آیوروید کے علم علاج کی سب سے مشہور اور مستند گرنتھ

چرک

مرتب: چرک اچاریہ

سلیس اور مکمل اردو ترجمہ

اسے 1913 میں لاہور سے شائع کیا گیا ۔

سنسکرت کی قدیم اور طبی لحاظ سے بہترین کتاب

ترتیب و تقدیم
محمد یونس عزیز
03350420190

آیورویدک علم علاج کے سب سے مشہور اور مستند گرنتھ

چرک

(مرتبہ چرک آچاریہ)

کا

سلیس اور مکمل اردو ترجمہ

جسے

آیورویدک فارمیسوٹیکل کمپنی لمٹیڈ گمٹی بازار۔ لاہور

نے

اپنے کارپردازان سے ترجمہ کرا کے اور زرکثیر لگا کر شائع کیا

اور فروری ۱۹۱۳ء میں

آریہ سٹیم پریس لاہور میں باہتمام لالہ شنکر داس پرنٹر چھپا

بار اول　　تعداد جلد ۱۰۰۰　　قیمت فی جلد مجلد سات روپے (معہ)

چرک کے اردو ترجمہ

کے

ستھانوں کی فہرست

نمبر شمار	نام ستھان	شروع صفحہ	تعداد ادھیائے
۱	سُوتر ستھان	۱	۳۰
۲	ندان ستھان	۳۶۴	۸
۳	ومان ستھان	۴۱۶	۸
۴	شاریر ستھان	۵۴۵	۸
۵	اِندریے ستھان	۶۶۷	۱۲
۶	چکتسا ستھان	۷۱۳	۳۰
۷	کلپ ستھان	۱۴۰۴	۱۲
۸	سِدّھی ستھان	۱۴۶۳	۱۲

اوم

دیباچہ

رسالہ آیورویدکے باقاعدہ مطالعہ کرنیوالے جانتے ہیں۔ کہ اپریل ۱۹۰۹ء میں آیورویدک فارمیسیوٹیکل کمپنی لمٹیڈ لاہور نے ایک بڑی جوکھوں کے کام پر ہاتھ ڈالا تھا جسکی انجام دہی کا ہندوستان بھر میں اب تک شاید کسی کو بھی حوصلہ نہ پڑا تھا۔ آیوروید کے مشہور مستند اور قدیم ترین سنسکرت گرنتھوں سشرت۔ چرک اور واگ بھٹ کا عام فہم اُردو زبان میں ترجمہ کرکے پبلک کے پیش کرنا درحقیقت ایک خاص ہمت چاہتا تھا۔

آیورویدک فارمیسیوٹیکل کمپنی لمٹیڈ لاہور جو محض آیوروید کے پرچار کیلئے ۱۹۰۵ء کے آغاز میں قائم ہوئی تھی۔ اور جس نے اب تک خالص ویدک ادویات مریضوں کو ارزاں ترین داموں پر بہم پہنچا کر ملک میں ایک خاص شہرت حاصل کرلی تھی۔ اس کمی کو بہ نظر غور دیکھ رہی تھی۔ کہ ان مقدس گرنتھوں کا عام فہم اردو زبان میں (جو اب تک ان بیش قیمت موتیوں سے محروم تھی حالانکہ دنیا کی دیگر تمام علمی زبانوں میں ان کتب کا ترجمہ ہوکر لوگوں کو مستفید کر رہا تھا) اب تک ترجمہ نہ ہونا نہ صرف عوام کے ایک بڑے حصے کو جو اردو کے سوا اور کوئی زبان نہیں جانتا۔ انکے مطالعہ سے محروم کر رکھا تھا۔ بلکہ امتداد زمانہ کی وجہ اور گردش ایام کے باعث سنسکرت زبان سے محروم ہوکر اور تو اور وہ لوگ بھی جن کیلئے یہ گرنتھ فخر کا باعث ہیں۔ انکی اصلی قدر و قیمت بھول گئے تھے۔ ناچار کمپنی نے جس کے آغاز کا مقصد ہی آیوروید کا پرچار تھا۔ پرماتما کا نام لیکر رسالہ آیوروید کے ساتھ ان گرنتھوں کا اُردو ترجمہ چھاپنا شروع کردیا۔ جو پہلے تو ماہوار ایک ایک جزو کے حساب سے نکلتا رہا مگر جب ان گرنتھوں کے سوتر ستھان ختم ہو چکے۔ تو شائقین کے زور دینے پر ہر گرنتھ کو الگ الگ مکمل کردینے کا قصد کرلیا گیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ سشرت کا مکمل ترجمہ اگست ۱۹۱۱ء میں چھپ کر فرہنگ و فہرست مضامین بمعیت پبلک کے ہاتھوں تک پہنچ گیا۔ ہم پبلک کے شکر گذار ہیں۔ کہ پبلک نے اس ترجمے کی کافی قدردانی کی۔ اور ہاتھوں ہاتھ کتاب بہ نظر گور بک گئی۔ چنانچہ اس وقت سشرت کی بہت تھوڑی کاپیاں کمپنی کے دفتر میں باقی رہ گئی ہیں۔

قیمت فی جلد مجلد جلد پختہ صرف سات روپے (معہ)

پبلک کی قدردانی کی رفتار کو دیکھ کر ہم نے بہت جلد چرک کے اُردو ترجمے کو بھی مکمّل کر دینے کا تہیّہ کر لیا۔ اور آج ہم نہائت مسرّت کے ساتھ چرک کا مکمّل اُردو ترجمہ لیکر حاضر خدمت ہوتے ہیں جو ہندو علم علاج کی سب سے پُرانی سب سے بہترین اور مُستند ترین کتاب ہے۔ اور جس کے اِس حصے کی قدر دانی کے دنوں میں جسے چکتسا ستھان کہتے ہیں۔ اب تک وُہ قدر و منزلت ہے۔ جو ناممکن ہے کہ کسی دُوسرے گرنتھ کو کبھی بھی حاصل ہو سکے۔

سُشرت اور چرک ہندو طبّ کے آسمان کے دو بڑے سُورجوں کا مرتبہ رکھتے ہیں سُشرت میں جہاں فن جراحی پر مبسوط طریقے سے بحث کی گئی ہے۔ وہاں چرک میں علم العلاج کا تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ اور ہر مرض کے دفعیئے کے لئے ایسے ایسے مجرّب اور مُستند نسخے درج کئے گئے ہیں۔ جو آج لاکھوں سال کا زمانہ گُذر جانے کے باوجُود بے نظیر آب و تاب کے ساتھ چمک رہے ہیں۔

پادری رجب علی ایڈیٹر پنجاب ریویو نے اپنے اخبار میں ایک دفعہ لکھا تھا۔ کہ "قدیم ہندو طبّ کا انگریزوں اور یونانیوں دونو کو مشکور ہونا چاہیئے۔ کیونکہ بھارت کے قدیم ویدوں نے نباتات اور معدنیات کے خواص دریافت کرنے میں نہائت ہی کوشش کی ہے۔ اور مغلیہ سلطنت کے دوران میں طب یونانی پر ویدک نے ایسے عظیم الشان احسانات کئے ہیں جنکا ایکا یک بھلا دینا ٹھیک نہیں۔ مُہلک امراض کے عجیب و غریب نسخے جو یُونانی قرابادین میں پائے جاتے ہیں۔ وُہ ویدک ہی سے حاصل کئے ہوئے ہیں انگریزی اور یُونانی دونو طبابتیں بہت سے امراض کے علاج سے عاری ہیں۔ اگر ہندوؤں کی موجودہ سنسکرت کتابوں کا اُردو میں ترجمہ ہو جائے۔ تو بلا شُبہ بہت ہی مفید ثابت ہو۔"

اگر پادری رجب علی آج زندہ ہوتے۔ تو وُہ دیکھتے۔ کہ اُن کے ظاہر کئے ہوئے خیال کو آیورویدک و یونانی ٹبّی کل فارمیسی کمپنی نے کس عالی حوصلگی سے عملی جامہ پہنانے کی کوشش کی ہے۔ بدھسٹ ریکارڈ آف دی ویسٹرن ورلڈ۔ میڈیسن آف اینشنٹ انڈیا۔ ڈلسن ورکس امپیریل انڈین گزیٹیر۔ انڈین لٹریچر ہسٹری آف انڈیا۔ اینیشنٹ اینڈ میڈیول انڈیا۔ البیرونیز انڈیا۔ رائلے اینیشنٹ ہندو میڈیسن۔ سائنیس آف لنگوتیج انیا لیبٹا میڈیکا ہسٹری آف میڈیسن اور ہسٹری آف ہندو کیمسٹری وغیرہ انگریزی ڈاکٹروں اور مؤرخوں

کی کتابوں کو اُٹھاؤ۔ اور دیکھو۔ کہ وہ اِن کتابوں کی تعریف میں کیسے رطب اللسان ہو رہے ہیں۔ اور کسطرح سے یکزبان ہوکر پکار رہے ہیں۔ کہ دُنیا بھر کی طبابتوں کی بنیاد یہی دو کتابیں ہیں۔

پھر انکی تعریف میں ہمارا کچھ لکھنا سُورج کو چراغ دکھانا ہی ہے۔ البتہ کتاب کی تاریخ کے متعلق چند الفاظ کا لکھ دینا نامناسب نہیں معلوم ہوتا۔ جسے اُمید ہے کہ ناظرین دلچسپی کے ساتھ ملاحظہ فرمائینگے چرک جنکے نام پر یہ گرنتھ مشہور ہے۔ اِسکے مصنّف نہیں۔ بلکہ مؤلف ہیں۔ اصل کتاب رشی اگنی ویش کی تصنیف ہے۔ جنکا سلسلۂ تلمّذ یوں کتاب کے آغاز میں بتایا گیا ہے۔ کہ رشی اگنی ویش کے گورو کا نام بھگوان اتری کمار پُنر وسو تھا جنہیں کرشن اتریہ بھی کہا جاتا ہے۔ پُنر وسو جی نے یہ علم مہرشی بھردواج جی سے سیکھا۔ جو دیوتاؤں کے سردار اندر کے شاگرد تھے۔ اِندر نے اشونی کماروں سے۔ اشونی کماروں نے دکھش پرجاپتی سے اور دکھش پرجاپتی نے برہما جی سے اس علم کے سبق لئے تھے۔

ہندو علم طبّ اور ہندو فن جرّاحی میں آیور وید کی دونوں شاخوں کے مُستند مورّخوں نے برہما جی کو ہی آیور وید کا بانی بیان کیا ہے۔ جو ہندو مائتھالوجی میں مبدائے عالم تسلیم کئے گئے ہیں۔

برہما سے اندر تک چاروں بزرگ علم طبّ اور فن جرّاحی دونوں شاخوں میں تعلیم پاتے رہے۔ آگے چلکر اندر نے دونوں شاخوں کو دو الگ الگ رشیوں کو سکھایا یعنی بھگوان دیو وداس دھنونتری دا کاشی کو تو فن جرّاحی کی تعلیم دی۔ جو اپنے بے نظیر کمال کی بدولت بجائے خود اس شاخ کے بانی تسلیم کئے گئے۔ اور جنکے شاگرد رشی سُشرت کی تصنیف سے سُشرت کا مشہور و معروف گرنتھ موجود ہے۔ اور علم طبّ زاہد کامل مہرشی بھردواج جی کو پڑھایا۔ جو بہت سے رشیوں کی تحریک پر اُنکی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ کیونکہ دُنیا میں امراض کے بڑھ جانے کے سبب لوگوں کی عبادت تعلّم و تعلیم اور برہمچریہ وغیرہ نیموں میں خلل پڑنے لگ گیا تھا۔ اِس لئے اِن رشیوں نے کوہ ہمالیہ کے دامن میں ایک دلکش مقام پر جمع ہوکر باقاعدہ طور پر بھردواج جی کو اپنا قائمقام منتخب کرکے اندر جی کی خدمت میں تحصیل طبّ کے لئے بھیجا تھا۔ افسوس ہے۔ کہ کتاب سے اُس مقام کا کوئی پتہ نہیں چلتا۔ البتّہ اُن رشیوں کی جماعت کے جو وہاں جمع ہوئے تھے۔ بیٹھنے والے ممبروں کے نام کتاب کے شروع میں بیان کئے گئے ہیں۔ اُن نامور

میں مہرشی اتری کمار پُنر وسُو کا نام بھی پایا جاتا ہے۔ پھر مہرشی بھردواج جب فارغ التحصیل ہو کر واپس آئے۔ اور عوام کے بھلے کی خاطر آیور وید کے پرچار کی غرض سے دیگر رشیوں کو اس کا اُپدیش سُنایا۔ تو سُننے والوں میں بھی مہرشی اتری کمار پُنر وسُو موجود تھے۔

ہندو طبّ کی تاریخ میں اِن اتری کمار کی ایک تصنیف کا بھی ذکر آتا ہے۔ جہاں انقلاب زمانہ سے برہم سنگھتا۔ دکھش سنگھتا۔ اشونی کمار سنگھتا۔ اندر سنگھتا اور بھاردواج سنگھتا کا لوپ ہو گیا۔ وہاں مہرشی اتری کمار کی کتاب بھی اب نادر الوجود ہے۔ لکھا ہے۔ کہ یہ رشی بڑے لائق فائق اور بنی نوعِ انسان کے دلی خیر خواہ تھے۔ اِس لئے آپ نے نہائت مہربانی سے اپنے چھ شاگرد بنائے۔ جن کے نام یہ ہیں۔ اگنی ویش بھیل جتوکرن۔ پراشر۔ ہاریت اور کھشار پانی۔

اِن چھیوں میں سے اگنی ویش زیادہ ذہین تھے۔ اِسلئے اُنہوں نے گورو کا اُپدیش سُنکر سب سے پہلے ایک گرنتھ لکھ ڈالا۔ جس کی متغیّر و متبدّل شُدہ شکل "چرک" کے نام سے مشہور ہے۔ اگنی ویش کے علاوہ دیگر شاگردوں کی تصانیف کا بھی ذکر آتا ہے اور ہندو طبّ کی تاریخ میں کبھی کبھی ہاریت سنگھتا و پراشر سنگھتا کا اب تک ذکر آ جاتا ہے مگر بدقسمتی سے یہ سب کُتب بھی آجکل نہائت کمیاب ہیں۔

اگنی ویش کی مرتّب کی ہوئی اصلی کتاب تو اب ملتی ہی نہیں لیکن اُس کتاب کی ترمیم و تنسیخ کے بعد چرک آچاریہ نے اپنے نام سے جس کتاب کو لوگوں کے ہاتھوں میں دیا۔ وُہ تھوڑے حصے کی کمی کے بعد ابتک دُنیا میں موجود ہے۔

اِس کتاب میں چرک آچاریہ کی ترمیم و تنسیخ کا پتہ ایک تو ہر ادھیائے کے خاتمے کی اُن عبارات سے ملتا ہے۔ جہاں لکھا ہے "اِتی شری اگنی ویش ورچتا یام چرک پرتی سنسکرتا یام"۔ پھر چکتساستھان کے تیسویں ادھیائے کے آخر میں ایک جگہ لکھا ہے۔ کہ "چرک کے ترمیم کئے ہوئے اور اگنی ویش کے تصنیف کئے ہوئے گرنتھ میں جو مروّج ہے چکتسا ستھان کے سترہ ادھیائے کلپ ستھان اور سدّھی ستھان نہیں ملتے تھے جنہیں درڑھ بل نے کپل بل وغیرہ کے گرنتھوں سے مُنتخب کر کے کتاب کے آخر میں لگا کر کتاب کو مکمّل کر دیا ہے"۔ یہی عبارت سدّھی ستھان کے بارھویں ادھیائے کے انجام میں پھر دوہرائی گئی ہے۔ بلکہ کہنا چاہیئے۔ کہ دوہرانے کے ساتھ ہی اسے کُچھ واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

وہاں لکھا ہے۔ کہ "اگنی ویش نے جو باتیں نامناسب اختصار سے بتائی تھیں۔ چرک آچاریہ نے اس گرنتھ میں اُن کو کافی تفصیل کے ساتھ بیان کر دیا ہے۔ اور جو باتیں بے ضرورت تفصیل کے ساتھ بیان کی تھیں۔ اُنہیں حسب ضرورت مختصر کر کے سمجھا دیا ہے۔"

"اسطرح اگنی ویش کے بنائے ہوئے گرنتھ کو چرک آچاریہ نے گویا نیا بنا دیا ہے۔ یہ گرنتھ کہیں کہیں سے مناسب سے زیادہ طویل اور کہیں کہیں سے مناسب سے زیادہ مختصر تھا۔ اسلئے چرک آچاریہ نے اسے از سر نو ترتیب دی۔ اور اسکے الگ الگ حصے کر کے اسے نہائت اعلےٰ بنا دیا ہے۔ اِس گرنتھ میں کسی بات کی کمی نہیں ہے۔ کسی قسم کا نقص بھی نہیں ہے۔ اور یہ نامکمل بھی نہیں ہے۔ پہلے نامکمل تھا۔ اور چکتسا استھان کے سترہ ادھیائے نیز کلپ ستھان و سِدّھی ستھان نہ ملتے تھے۔ "پنچ ند" نامی مقام کے رہنے والے "دِرڑھ بل" نے بہت سے دیگر گرنتھوں سے خوشہ چینی کر کے وہ ادھیائے اس میں لگا کر اسے مکمل بنا دیا ہے۔"

تو گویا یہ بات ظاہر و باہر ہے۔ کہ چرک اِس کتاب کا مصنف نہیں بلکہ وہ صرف اِسکا نظر ثانی کرنیوالا ہے جس نے تھوڑی تھوڑی کمی بیشی سے اِسکو بجائے خود الگ کتاب بنا کر اپنے نام سے موسوم کر دیا جو آجتک مشہور چلا آتا ہے۔ افسوس ہے۔ کہ کتاب سے چرک آچاریہ کے زمانے کا بھی پتہ نہیں چلتا لیکن یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ اُسکا زمانہ بھی بہت پرانا ہے۔ جو موجودہ تاریخی زمانہ سے بہت پہلے ہوا ہوگا کیونکہ دِرڑھ بل کے وقت میں بھی اِس گرنتھ کو اِسی شکل اور اِسی نام سے پہچانا جایا کرتا تھا۔ جس نے اِس میں ایزادی کی ہے۔ جو امتدادِ زمانہ کی وجہ سے اُس وقت گم ہو گئے ہونگے۔ اور کسی کو نہ ملتے ہونگے۔

"پنچ ند" نامی جس مقام کا وہ دِرڑھ بل رہنے والا تھا۔ وہ شاید وہی مقام ہو۔ جو آجکل پنجاب کے پانچوں دریاؤں کے ملنے کا مقام ہے لیکن درست طور سے اس بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا کیونکہ وہ کتابیں جن سے ایسے حوالے دریافت ہو سکتے تھے۔ مدت گذری۔ زمانے کے بے مہر ہاتھوں نے اُنکے حروف کو بالکل مٹا دیا ہوا ہے۔

اِس طرح سے موجودہ چرک اگرچہ کسی پہلو میں بھی نامکمل نہیں ہے۔ تاہم یہ وہ کتاب نہیں ہے جسے اگنی ویش کی تصنیف کہہ سکیں۔ یا جسے بالکل چرک آچاریہ کا ترتیب دیا ہوا گرنتھ ہی بتا سکیں۔ بلکہ "چرک" نامی گرنتھ کی موجودہ تعریف اِن الفاظ میں کی جا سکتی ہے۔ کہ مہرشی اتری کمار پُنر وسُو کے اپدیشوں

کو جو اگنی ویش نے جمع کئے۔ اور جنہیں چرک آچاریہ نے ترتیب دیا۔ اور اس ترتیب کا کچھ حصہ ضائع ہو جانے کیوجہ سے درڑھ بل نے اُس کمی کو دُوسرے گرنتھوں سے لیکر پُورا کیا۔ وہ "چرک" کہتے ہیں۔

اسطرح سے "چرک" نامی کتاب بلحاظ تاریخی زمانہ کے "سُشرت" سے بہت پیچھے کی بنی ہوئی ہے بلکہ "چرک" میں جا بجا راج رشی دھنونتری جی کے اقوال کا حوالہ دیکر بھی بتایا گیا ہے۔ کہ "فلاں مرض اگر فلاں فلاں طبی علاج سے دُور نہ ہو سکے۔ تو دھنونتری جی کی رائے کے مطابق مریض کا اپریشن کرانا چاہئے" لیکن اگر "سُشرت" کا زمانہ تصنیف لاکھوں برس پہلے تک پہنچتا ہے۔ کیونکہ اسکے مصنف رشی سُشرت مہرشی وشوامتر کے سب سے لائق فرزند تھے۔ جنہیں مریادا پرشوتم مہاراجہ رامچندر جی کا ہمعصر سمجھا جاتا ہے۔ اور ہندو ہسٹری کے مطابق اُس زمانے کو لاکھوں سال گذرتے ہیں۔ تو "چرک" کی بنیاد بھی کسی صُورت میں اُس وقت سے بہت پیچھے نہیں رکھی گئی ہوگی۔ یہی باعث ہے۔ کہ فی زمانہ پائی جانے والی قدیم سے قدیم سنسکرت تصانیف میں جہاں آیوروید کی مُستند کُتب کا حوالہ ملتا ہے۔ وہاں "سُشرت" اور "چرک" دونو گرنتھوں کے نام آتے ہیں۔ اور انہی دونو کو آیوروید کے شرومنی گرنتھ تسلیم کیا گیا ہے۔ گذشتہ صدی کا سب سے فاضل سنسکرت وِدیا کا بھنڈار اور ہندو قوم کی ڈوبتی ناؤ کا بچانے والا سوامی دیانند سرسوتی بھی جسکے کام کی قدر و وقعت آہستہ آہستہ لوگوں کے دِل و دماغ پر قبضہ جما رہی ہے۔ اپنی زبردست تصانیف میں انہی دونو کتابوں کو آیوروید کے مُستند گرنتھ تسلیم کرتا ہے۔

عربوں نے اپنے عروج کے آغاز میں جن سنسکرت کُتب کے تراجم سے اپنے علمی خزانے کو مالامال بنایا۔ اُن میں سے یہی دو گرنتھ اُنکے صیغہ جراحی اور طب کی بنیاد تھے۔ یہ نرا دعوےٰ ہی نہیں۔ بلکہ عروجِ اسلام کے ابتدائی ایام کی تاریخ کو اُٹھا کر ورق اُلٹتے جاؤ۔ اور ہمارے دعوے کے ثبوت مطالعہ کرتے جاؤ۔ اور انگریز مؤرخ تو کھُلے کھُلے لفظوں میں تسلیم کر رہے ہیں۔ کہ یورپین طب کی ترقی کا باعث یہ دونو کتابیں ہیں۔ اگر اُنکی رائیں یہاں پر نقل کی جائیں۔ تو مضمون بہت لمبا ہو جائیگا۔ لیکن اُن راؤں سے یہ دریافت کرکے حیرت آتی ہے۔ کہ دُنیا بھر کے علوم طب اِن کتابوں کے ممنونِ احسان ہیں پھر کیا چینی۔ تبتّی۔ عرب۔ گریک۔ انگریز۔ اٹالین اور فرینچ کوئی قوم نہیں ہے۔ جو سر اُٹھا کے کہہ سکے

کہ اُس نے علم طب کو خود ایجاد کیا کیونکہ محققین فرنگ نے بال کی کھال نکالکر بتادیا ہے۔ کہ علاوہ دیگر علوم کے طب میں آزاد ترقی کرنے کا دعوے بھی صرف ہندوؤں کو ہی زیب دے سکتا ہے۔ اور دوسری کوئی قوم اس دعوے میں اُن کی شریک نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ دوسری سب قوموں کے علوم طب کی بُنیاد سنسکرت کُتب طب کے تراجم پر ہی رکھی گئی تھی۔

زمانہ ہمیشہ ایک سا نہیں رہتا۔ کبھی چاندنی اور کبھی اندھیرا۔ کبھی دھوپ اور کبھی چھاؤں۔ کبھی دن اور کبھی رات۔ کبھی گرمی اور کبھی جاڑا یہی دَور ہمیشہ سے زمانے میں جاری ہے۔ اور اسی قُدرتی قانون کے مطابق آج ہندوؤں کی شکل بھی پہچانی نہیں جاتی۔ زمانے کے اُستاد آج اپنے شاگردوں کی شاگردی کے بھی ناقابل دکھائی دیتے ہیں۔ اپنے وِدیا کے بھنڈار کو جسے اُن کے بزرگوں نے مدّتوں کی محنتوں کے بعد فراہم کیا تھا۔ بھلا بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور اب وہ دُوسروں کے دست نگر بن رہے ہیں۔ حالانکہ اُس بھنڈار سے غیر لوگ موتیوں کی جھولیاں بھر بھر کے لے جا رہے ہیں۔ مگر مالک فاقہ کشی کر رہے ہیں۔ کیا عجیب بات ہے۔

یہی خیالات تھے جنہوں نے کمپنی کے کارکنوں کو ان گرنتھوں کے اُردو ترجمہ شائع کرنے کیلئے مجبور کر دیا تاکہ وہ لوگ بھی اِن سے لابھ اُٹھا سکیں جو سنسکرت سے ناآشنا ہیں اور اپنی ... سے سچے موتیوں کو پوت سمجھ رہے ہیں۔ شکر ہے کہ یہ دُوسری کتاب بھی مکمّل ہو کر پبلک کے ہاتھوں تک پہنچتی ہے۔ اب "واگ بھٹ" کی تکمیل کا کام باقی رہ گیا ہے۔ جس کا اصلی نام "اشٹانگ ہردے" ہے۔ مگر مصنّف کے نام پر واگ بھٹ کے نام سے مشہور ہے۔ اور جس میں چرک و سُشرت دونو کتابوں کے مضامین کو نہائت ترتیب سے بیان کیا گیا ہے۔ اگر پبلک نے ضرورت محسوس کی۔ تو عنقریب نہ صرف اُس کا ترجمہ بھی مکمّل کر دیا جائیگا۔ بلکہ دیگر قدیم سنسکرت طبّی تصانیف کو بھی اُردو جامہ پہنانے کی کوشش کی جائیگی۔ جو بہت سے انقلابات میں سے گذر کر ہمارے ہاتھوں تک پہنچی ہیں +

"مترجم"

آیورویدکے پرسدّھ گرنتھ

چرک کے مکمّل اُردُو ترجمہ

کے

ادھیاؤں کی فہرست

نمبر ادھیائے	نام ادھیائے	تفصیل مضامین	نمبر صفحہ
		سُوتر ستھان	
۱	دِیرگھ جیون	درازئ عُمر کے متعلّق چند اصولات کا بیان	۱
۲	اپامارگ تنڈل	وَمن وریچن وغیرہ پانچوں کرموں کیلئے چند ادویات	۲۰
۳	آرگ وَدھ	بتیس قسم کے مختلف مجرّب لیپ	۲۵
۴	کھڑوریچن شتاشرت	چھ سو مُسہل اور اُن کے چھ ماخذ	۳۱
۵	ماترا اشت	غذا کی مقدار اور دن رات کے کاموں کی تفصیل	۴۶
۶	تشیہ شتی	مُختلف موسموں کے متعلّق عام ہدایات	۶۳
۷	نویگان دھارنی	حوائجِ ضرُوریہ کے روکنے کے نقصان	۷۱
۸	اندریو پکرمینیہ	اِندریاں اور اُن کے فرایض	۸۲
۹	کھُڈّاک چتُش پاد	علاج کے چار اجزا (معالج - دوائی بیمار اور تیماردار)	۹۴
۱۰	مہا چتُش پاد	علاج کے چاروں اجزا کی صفات	۹۸

نمبر ادھیائے	نام ادھیائے	تفصیل مضامین	نمبر صفحہ
۱۱	تس ریشنی	زندگی۔ اقبال اور پرلوک کی تین بڑی خواہشات۔ جسم کے تین ستون۔ تین طرح کی طاقتیں۔ تین قسم کے آیتن۔ تین قسم کے روگ۔ تین طرح کے روگوں کے راستے اور تین طرح کے وَید	۱۰۴
۱۲	وات کلا کلیئر	وائو کے فوائد اور نقصان	۱۲۴
۱۳	سنیہہ	مختلف قسم کی چکنائیوں کے خواص	۱۳۰
۱۴	سویدن	پسینے کے فوائد اور اقسام وغیرہ	۱۴۳
۱۵	اُپ کلپنیہ	راجوں اور امیروں کو قے اور جلاب وغیرہ دینا	۱۵۵
۱۶	چکتسا پرابھرتی	اچھے معالج کی تعریف اور اچھے علاج کی علامات	۱۶۴
۱۷	شروروگ اور ہردے روگ	سر اور دل کی چند امراض کا بیان	۱۶۹
۱۸	ترشوتھی	تین قسم کی سوج	۱۸۴
۱۹	اشٹودری	اُدر روگ۔ مُوترا گھات کھشیر وکار۔ ویرج روگ۔ کوڑھ پڑکا۔ وِسرپ۔ اتیسار۔ اُداورت۔ گُلم روگ۔ پلیہہ وکار۔ کھانسی دمہ ہچکی ترشنا روگ دمن روگ۔ اروچی روگ۔ شروروگ ہردے روگ۔ پانڈو روگ۔ اُنماد روگ۔ اپسمار۔ اکھشی روگ کرن روگ پرتی شیائے مُکھ روگ گرہنی دوش۔ مدروگ مُوتر چھار روگ شوش نامردی سوجن کلاس رکت پت بخار۔ برن آیام گردھرسی کاملا۔ آم روگ۔ وات رکت۔ ارش اردت ستمبھ سنیاس مہاروگ کرمی روگ۔ پرمیہہ اور یونی روگوں کی الگ الگ اقسام کا شمار	۱۹۴

نمبر ادھیائے	نام ادھیائے	تفصیل مضامین	نمبر صفحہ
۲۰	مہا روگ	امراض کی پرکرتی ۔ مقام ۔ خرابیاں وغیرہ	۲۰۳
۲۱	اشٹونندتی	مذمت کے قابل آٹھ قسم کے آدمی	۲۱۲
۲۲	لنگھن ورنگھن	فاقہ کشی اور فربہی افزا وغیرہ تدابیر	۲۱۹
۲۳	سنتر پن	شکم سیری سے پیدا ہونے والی امراض	۲۲۵
۲۴	ودھی شونت	خون کی خرابیوں سے پیدا ہونے والے امراض	۲۲۹
۲۵	یجّا پرشی	شریر اور پُرش کی پیدائش ۔ مفید و مضر اغذیات اور بڑے بڑے آسووں کا بیان	۲۳۶
۲۶	آتریبیہ بھدّر کاپیہ	آتری کمار اور بھدّر کاپیہ وغیرہ رشیوں کی بات چیت غذا وغیرہ کے بارے میں	۲۵۱
۲۷	ان پان ودھی	مختلف قسم کی اغذیات و اشربات کی تفصیل	۲۷۵
۲۸	وودھاشت پتی	عمل ہاضمہ کے بعد پیدا ہونے والے سُکھ دُکھ	۳۲۲
۲۹	دش پرانایتنی	پران رہنے کے دس مقام اور اچھے وید کی شناخت	۳۳۱
۳۰	ارتھے دش مہامولی	ہردے سے نکلنے والی دس دھمنیوں کا حال اور سارے سوتر ستھان کا خلاصہ	۳۳۷

ندان ستھان

نمبر ادھیائے	نام ادھیائے	تفصیل مضامین	نمبر صفحہ
۱	جوَر ندان	بخار کی اقسام ۔ علامات اور اسباب	۳۶۴
۲	رکت پت ندان	رکت پت کے اسباب ۔ علامات اور اقسام	۳۶۵
۳	گلم ندان	گلم کے اسباب ۔ علامات اور اقسام	۳۷۰
۴	پرمیہہ ندان	پرمیہہ کی اقسام ۔ بواعث اور علامات	۳۷۶
۵	کشٹ ندان	کوڑھ کے بواعث ۔ اقسام اور علامات	۳۸۶
۶	شوش ندان	سوکھے کے اسباب اور علامات	۳۹۲

نمبر ادھیائے	نام ادھیائے	تفصیل مضامین	نمبر صفحہ
۷	اُنماد ندان	جنون کی اقسام ۔ علامات اور اسباب	۴۰۰
۸	اپسمار ندان	مرگی کی اقسام اور علامات	۴۰۷
		وِمان ستھان	
۱	رس وِمان	رس دربیہ ۔ دوش اور روگ نکے پربھاؤ سامتیہ ۔ آیتن اور بھوجنوں کے فوائد	۴۱۶
۲	تر وِدھی کُکھشی	غذا کی ٹھیک اور کم وبیش مقدار کھانے کے فوائد اور نقصان	۴۲۸
۳	جن پد وِدھونسنی	ہوا ۔ پانی ۔ مقام اور وقت سے پیدا ہونے والی امراض یعنی وبائیں جن سے عوام کا ستیاناس ہو جاتا ہے ۔	۴۳۴
۴	تر وِدھ روگ وشیش وگیان	امراض کی تشخیص کے تین ذرائع	۴۴۸
۵	سروتو وِمان	جسم کے تیرہ سروتوں کا حال	۴۵۲
۶	روگانیک وِمان	پرکرتیوں کی جُدا جُدا اقسام اور امراض کی جماعت بندی	۴۵۸
۷	ویادھی روپی وِمان	دو طرح کے مریض ۔ دو طرح کے وَید ۔ بیس قسم کے کِرم اور اُن کے بواعث	۴۶۶
۸	روگ بھشگ جتی	اُستاد اور شاگرد کی صفات ۔ اُمور ات قابلِ امتحان تحصیل علم کا طریق ۔ باہمی بات چیت کا طریق ارتھ لگانیکے چھپن اجزا اور بحث کرنے کے بہت سے طریقوں کا بیان	۴۷۷
		شاریر ستھان	
۱	پُرش	پُرش کی پیدائش اور فنا کا سلسلہ	۵۴۵
۲	اُتلیہ گوتریہ شریر	جماع سے وضع حمل تک کے حالات	۵۶۳
۳	کھُڈیکا گربھاؤکرانتی شریر	حمل کے اسباب ۔ زوال ۔ ترقی اور وضع حمل کے متعلق اتری کمار اور بھاردواج کی بات چیت	۵۷۲

ق

نمبر ادھیائے	نام ادھیائے	تفصیل مضامین	نمبر صفحہ
۴	مہتی گربھاوکرانتی	گربھ کی ترقی اور اُس کے اسباب وغیرہ کا بیان	۵۸۴
۵	پُرش وِدھیائے	پُرش اور عالم کی مشابہت	۵۹۹
۶	شریر وِچیا	تشریح اعضائے بدن	۶۰۸
۷	شریر سنکھیا	جسم کے حصے اور اُن کی الگ الگ مقدار	۶۱۹
۸	جاتی سوتریہ	اچھی اولاد پیدا کرنے اور اُس کے اچھی طرح سے تربیت کرنے کی تدابیر	۶۲۷
		اندریے ستھان	
۱	وَرن سوری	رنگ اور آواز وغیرہ سے عُمر کی مقدار کا اندازہ لگانا	۶۶۷
۲	پُش پت اِندریے	قریب المرگ اشخاص کی علاماتِ موت	۶۷۲
۳	پری مرشنی اِندریے	قریب المرگ شخص کو چھو کر اُس کی موت کا حال جاننا	۶۷۴
۴	اندریانیک اِندریے	عُمر کی مقدار جاننے کیلئے اندریوں کا امتحان کرنا	۶۷۷
۵	پُورب روپی اِندریے	لاعلاج امراض کی علامات قبل المرض	۶۸۰
۶	کت مانی شریریہ اِندریے	ترک کرنے کے قابل مریض	۶۸۵
۷	پن روپی اِندریے	مریض کے سایہ سے اُس کی بقیہ عُمر کا جاننا	۶۸۸
۸	اواک شرشی	موت کی دیگر متفرق علامات	۶۹۲
۹	یشیہ شیاوِمت	موت کی دیگر علامات	۶۹۶
۱۰	سدیومرنی	مرگ ناگہانی	۶۹۹
۱۱	انوجیوتی	نورانیت سے محروم ہو جانا	۷۰۱
۱۲	گومیہ چورنی	قاصد کے نیک و بد شگون سے زندگی اور موت کا پتہ لگانا	۷۰۴
		چکتسا ستھان	
۱-ق	ابھیا ملکیہ رسائن پاد	چھ رسائن دواؤں کے نسخے	۷۱۳

نمبر ادھیائے	نام ادھیائے	تفصیل مضامین	نمبر صفحہ
(ب)	پران کامیہ رسائن پاد	سترہ رسائن دواؤں کے نسخے	۷۲۵
(ج)	کر پرچیتی	سوم سدھ رسائنوں کے نسخے	۷۳۴
(د)	آیور وید سمتھان	آیور وید کی پیدائش اور دیوی رسائنوں کے نسخے	۷۴۲
۲-(۱)	سنیر یوگ شر مولی واجی کرن	کثیر الاولادی کیلئے قوت باہ کی ضرورت اور قوت باہ کے نسخے	۷۵۲
(ب)	آسکتی کھشیری	اولاد پیدا کرنے کے آٹھ نسخے	۷۵۹
(ج)	ماش پرن	طاقت اور ویرج بڑھانے والے نسخے	۷۶۲
(د)	واجی کرن	مبہی اور منی بڑھانے والے مجرب نسخے	۷۶۶
۳	جوڑ چکتسا	مختلف قسم کے بخاروں کی علامات اور معالجات	۷۷۲
۴	رکت پت چکتسا	مختلف قسم کے رکت پت روگوں کے معالجات	۸۱۹
۵	گلم چکتسا	مختلف قسم کے باؤ گولے کا علاج	۱۳۵
۶	پرمیہہ چکتسا	پرمیہہ روگ کی مختلف اقسام کے الگ الگ معالجات اور علامات	۱۵۸
۷	کشٹھ چکتسا	جذام کی مختلف اقسام کی علامات اور معالجات	۱۶۹
۸	راج یکھشما چکتسا	مرض سل کے معالجات اور علامات	۱۹۱
۹	ارش چکتسا	بواسیر کی اقسام - علامات اور معالجات	۹۱۳
۱۰	اتی سار چکتسا	مرض اسہال کی پیدائش - اقسام علامات اور معالجات	۹۴۷
۱۱	وسرپ چکتسا	وسرپ کی علامات - اقسام اور معالجات	۹۶۶
۱۲	مداتیہ چکتسا	اُن امراض کے معالجات جو شرابخوری کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔	۹۸۷
۱۳	دوِبرن چکتسا	زخموں اور پھوڑوں کے مختلف معالجات	۱۰۰۹

نمبر ادھیائے	نام ادھیائے	تفصیل مضامین	نمبر صفحہ
۱۴	اُنماد چکتسا	جنون کی اقسام - علامات اور معالجات	۱۰۲۴
۱۵	اپسمار چکتسا	مرگی کی اقسام - علامات اور معالجات	۰۳۹
۱۶	کھشت کھین چکتسا	زخم سینہ اور لاغری کے معالجات	۰۴۶
۱۷	مہاگدشوتھیو	اورام کی اقسام - علامات اور معالجات	۰۵۸
۱۸	اُدر چکتسا	علاجِ امراضِ شکم	۱۰۷۷
۱۹	گرہنی دوش چکتسا	سنگرہنی کی اقسام - علامات اور معالجات	۱۱۰۵
۲۰	پانڈو روگ چکتسا	کُہمس کی اقسام - علامات اور معالجات	۱۱۳۶
۲۱	ہکّا شواس چکتسا	ہچکی اور دمے کی اقسام - علامات اور اُن کے معالجات	۱۵۳
۲۲	کاس چکتسا	کھانسی کی اقسام - علامات اور معالجات	۱۱۷۱
۲۳	ومن چکتسا	قے کی اقسام - علامات اور معالجات	۱۱۹۵
۲۴	ترشا چکتسا	تشنگی کے اسباب - اقسام - علامات اور معالجات	۱۲۰۳
۲۵	وش چکتسا	مختلف زہروں سے پیدا شدہ امراض کے معالجات	۱۲۱۲
۲۶	ترمرمییہ چکتسا	سب سے بڑے تین مرم ستھانوں کے امراض اور اُن کے معالجات	۱۲۴۸
۲۷	اُرو ستمبھ چکتسا	اُرو ستمبھ کے اسباب - علامات اور معالجات	۱۲۹۳
۲۸	وات ویادھی چکتسا	امراضِ ریح کے معالجات	۱۳۰۱
۲۹	وات رکت چکتسا	وات رکت کے اسباب اقسام علامات اور معالجات	۱۳۲۷
۳۰	یونی ویاپت چکتسا	امراضِ فرج - نامردی اور امراضِ پستان کی اقسام - علامات اور معالجات نیز متفرق باتیں	۱۳۵۹

نمبر ادھیائے	نام ادھیائے	تفصیل مضامین	نمبر صفحہ
		کلپ ستھان	
۱	مدن کلپ	رائنسے کے ایک سو تینتیس مرکبات	۱۴۰۴
۲	جی موت کلپ	...موت کے انتالیس مرکبات	۱۴۱۵
۳	اکھشو اکو کلپ	کڑوی تونبی کے پینتالیس مرکبات	۱۴۱۷
۴	دھامار گو کلپ	گھیا توری کے ساٹھ مرکبات	۱۴۲۰
۵	وتسک کلپ	اندر جو کے اٹھارہ مرکبات	۱۴۲۳
۶	کرت ویدھن کلپ	کرت ویدھن کے ساٹھ مرکبات	۱۴۲۵
۷	ثیاما ترورت کلپ	ترُبد سیاہ کے ایک سو دس مرکبات	۱۴۲۷
۸	چترنگل کلپ	املتاس کے بارہ مرکبات	۱۴۳۷
۹	تل وک کلپ	لودھر کے سولہ مرکبات	۱۴۳۹
۱۰	مہاورکھش کلپ	تھوہر کے بیس مرکبات	۱۴۴۱
۱۱	سپتلا شنکھنی کلپ	سانلا اور شنکھنی کے انتالیس مرکبات	۱۴۴۴
۱۲	دنتی درونتی کلپ	دنتی اور درونتی کے اڑتالیس مرکبات اور چند متفرق ہدایات	۱۴۴۷
		سدھی ستھان	
۱	کلپنا سدھی	قے۔ جلاب۔ پسینہ۔ نسوار اور حقنے کا بیان	۱۴۶۳
۲	پنچ کرمیہ سدھی	مندرجہ بالا پانچوں کرموں کے قابل مریضوں کا بیان	۱۴۷۵
۳	دستی سوتریہ سدھی	وستی (حقنے) کا مفصل بیان	۱۴۹۰
۴	سنیہہ ویاپادکا سدھی	سنیہہ ستیاں اُن سے پیدا ہونیوالی امراض اور ان کے معالجات	۱۵۰۲
۵	نتیر ویاپادکا کی چکتسا	خراب وستی نتیر اور ناتجربہ کار ہاتھوں سے پیدا ہونیوالی خرابیاں اور انکے معالجات	۱۵۱۱

نمبر ادھیائے	نام ادھیائے	تفصیل مضامین	نمبر صفحہ
۶	وَمن ویرچن دیاپد سدّھی	قے اور جلاب سے واقع ہونیوالی خرابیوں کا علاج	۵۱۵
۷	وستی دیاپادکا سدّھی	حقنے سے واقع ہونے والی خرابیوں کا علاج	۵۲۹
۸	پراسرت یوگکا سدّھی	نازک مزاج اور تھکے ہوئے اشخاص کے لئے نرُوہن اور سنیہن کی مقداروں کا اندازہ	۵۳۹
۹	ترِی مرمیہ سدّھی	تینوں بڑے مرموں کی خرابیوں کے معالجات نیز اُن امراض کی علامات اور معالجات جو مرموں سے تعلّق رکھتے ہیں	۵۴۷
۱۰	وستی سدّھی	مختلف امراض کے لئے مفید اور مجرّب وستیوں کے نسُخے	۵۶۹
۱۱	پھل ماترا سدّھی	قے آور پھلوں اور جانوروں کیلئے وستیوں کا بیان	۵۷۶
۱۲	اُتر وستی سدّھی	مختلف قسم کی وستیوں کے اور نسُخے	۱۵۸۲

چرک

سوترستھان

پہلا ادھیائے

دیرگھ جیون (طویل العمری)

بھگوان اتری کمار پنرو سو بولے۔ اب ہم طویل العمری کا بیان کرتے ہیں۔

آیوروید کا ظہور:۔ زاہد کامل بھردواج رشی طویل العمر ہونے کی خواہش دل میں لیکر دیوتاؤں کے سردار اندر کی خدمت میں حاضر ہوئے کیونکہ وہی اس کام کے لائق سمجھا گیا تھا۔ سبب یہ تھا کہ سب سے پہلے اس آیوروید کو برہما جی سے دکھش پرجاپتی نے اور دکھش پرجاپتی سے اشونی کماروں نے پڑھا تھا۔ اور اشونی کماروں سے صرف اندر نے اسکی تعلیم پائی تھی۔ اسے بہت سے رشیوں کی تحریک سے بھردواج جی اندر کی خدمت میں گئے (تفصیل اس کی یوں ہے کہ جب امراض بڑھ گئے۔ اور لوگوں کے برت تپسیا، پاٹھ، عمر اور برہمچریہ وغیرہ نیموں میں خلل پڑنے لگا۔ تو جانداروں پر رحم

سلہ عبادت۔ ۱۲ سلہ تعلیم و تعلم۔ ۱۲

کھا کر مقدس رشی کوہ ہمالیہ کے قریب ایک دلکش مقام میں جمع ہوئے۔
جن میں انگرا۔ جمدگنی۔ وسشٹ۔ کاشیپ[1]۔ بھرگو۔ اتری کمار (پنروسو[2])۔
گوتم۔ سانکھیہ۔ پلست۔ نارد۔ بھکشواتری۔ بھردواج۔ کپنجل۔ وشوامتر
آشورتھ۔ بھارگو۔ چون۔ ابھی جت۔ گارگ۔ شانڈل۔ کونڈل۔ وارکھشی
یول۔ گالو۔ سانگ کرت۔ ویج واپی۔ کشک۔ وادرائن۔ وڑش۔ تسرلوم۔
کاپ۔ کاتیائن۔ کانکائن۔ کیکشے۔ دصوم۔ ماریچ کشیپ۔ شرکراکھش
ہربنہ آکھش۔ لوکاکھش۔ پینگی۔ ریوتج۔ شونک۔ شاکن۔ تیترے۔ ہیمتائن۔
ویکھانس۔ اور دال کھل وغیرہ بہت سے رشی منی ہی تھے۔
یہ سب کے سب برہم گیانی۔ شانت سروپ اور نیم پالنے والے تھے عبادت
کا نور انکے چہروں پر ہون کی آگ کی مانند چمک رہا تھا۔ اس دلکش مقام
میں خوشی خوشی جمع ہوکر یہ سب کے سب سوچنے لگے۔ کہ
صحت ہی دہرم۔ ارتھ۔ کام۔ اور موکش کے حصول کا سب سے
اعلٰے ذریعہ ہے۔
مگر بیماری ان چاروں چیزوں بلکہ زندگی اور اقبال کو ہی تباہ کردیتی ہے

---

[1] یعنی کشیپ خاندان کے بھرگو۔ ۱۲

[2] ان جمع ہونے والے رشیوں میں اتری نام کے دو رشی تھے۔ جیسا کہ نام پڑھنے سے ظاہر ہوگا۔ ایک کا نام بھکشواتری تھا اور دوسرے یہ رشی تھے۔ جنکا نام پنروسو اتری تھا۔ نہیں کرشن اتری ہی کہتے ہیں۔ یہ موخرالذکر رشی اگنی دیش کے گورو تھے۔ جو اس کتاب کا مصنف ہے ۱۲

چونکہ بیماری جانداروں کے لیئے ایک خوفناک دشمن ہے۔ اس لیئے اس کی بیخ کنی کی کوئی تدبیر نکالنی چاہیئے۔ یہ سنکر سب کے سب رشی سوچنے لگے۔

آخر کامل طور پر غور کرنے کے بعد سب کی یہ رائے قرار پائی کہ "اندر" کے سوا اور کوئی اس مشکل کا حل نہیں بتا سکتا۔ وہ دیوتاؤں کا سردار ہی بیماریوں کی بیخ کنی کی تدبیر بتائیگا۔

پھر سوال اٹھا۔ کہ ھزار آنکھوں[1] والے اندر کے گھر جاکر کون یہ تدبیر دریافت کرے۔ بھردواج رشی بولے۔ میں جاؤنگا۔ مجھے اجازت دیجائے۔ تمام رشیوں نے اُن کی تائید کی۔ اور بھردواج رشی کو یہ خدمت سپرد ہوئی۔

بھردواج رشی جب اندر کے محل میں پہنچے۔ تو اندر دیوتا کے اردگرد بہت سے رشی۔ منی اور دیوتا بیٹھے تھے۔ اور بل آسر کے مارنے والے اندر کا چہرہ آگ کی طرح دہک رہا تھا۔ بھردواج رشی نے درشن کرتے ہی آشیرواد دیگر رشیوں کا پیغام سنایا۔ اور عرض کی۔ ہے امرناتھ[2] میں اسلئے حاضر ہوا ہوں کہ دنیا میں تمام جانداروں کو ڈرا دینے والی بیماریاں پیدا ہوگئی ہیں۔ اور ہم میں سے کوئی ان کے دور کرنے کی تدبیر نہیں جانتا۔ آپ مہربانی کرکے ایسی تدبیر بتائیں جس سے جانداروں کا ان بیماریوں سے چھٹکارا ہو سکے۔

بھگوان اندر نے رشی کا مقصد سمجھکر آیوروید کا اپدیش ایسے طور سے سنایا کہ تھوڑے ہی میں سب کچھ آگیا۔ اس شاستر کے پڑھ لینے سے بیماریوں کے اسباب

---

[1] سہسر آکش۔ ہزار آنکھوں والا۔ مراد ہے نہایت دور اندیش آدمی سے۔ ۱۲

[2] امرناتھ۔ نہ مرنے والوں کا سردار۔ دیوتاؤں کا سردار۔ اندر۔ ۱۲

علامات اور معالجات کا علم جیسا کہ چاہیے ہو جاتا ہے۔ یہ شاستر صحت اور مرض دونوں کے لیے مفید ہے۔ یہ تری سوترا[1] آیوروید نہایت قدیم اور ثواب کا باعث ہے۔ اور پتامہ برہما جی نے اسے یوگ کے ذریعے معلوم کر کے سب سے پہلے ظاہر کیا تھا۔

مہرشی بھردواج نے نہایت یکسوئی سے اندر کا اپدیش سنکر بہت تھوڑی مدت میں بے کنار آیوروید شاستر کا کامل علم حاصل کر لیا۔ اور خود ہی بخوشی خاطر تمام رشیوں کو نہایت توجہ سے اپدیش سنایا۔

رشیوں نے ہی جانداروں کی بھلائی کے لیے اور طویل عمر پانے کی خواہش سے آیوروید کو سیکھا۔ اور اپنی تحقیقات سے خاص و عام دواؤں کے فوائد خواص اشکال اور استعمال وغیرہ معلوم کر کے آیور ویدوکت شاستر کا پورا پورا گیان حاصل کیا۔ اور اس گیان کے سبب سے راحت صحت اور طویل عمر پائی۔

جن رشیوں نے بھردواج کے منہ سے آیوروید کا اپدیش سنا تھا۔ انہی میں رشی اتری کے فرزند پنروسو بھی تھے۔ چونکہ یہ بنی نوع انسان کے دلی خیرخواہ تھے۔ اس لیے نہایت مہربانی سے آپ نے اپنے چھ شاگردوں کو آیوروید کا اپدیش سنایا۔ جن کے نام یہ ہیں۔ اگنی ویش بھیل جتوکرن۔ پراشر۔ ہاریت۔ اور کھشار پانی ان چھؤں شاگردوں نے بھی اپنے گرو کا اپدیش نہایت غور اور عزت سے سنا۔

پنروسو نے سب کو ایک ہی سا اپدیش دیا تھا۔ اپدیش میں کوئی اختلاف نہ تھا

---

[1] وات۔ پت اور کف ان تینوں کے لحاظ سے آیوروید کو تری سوتر کہتے ہیں۔ ۱۲

البتہ اگنی ولیش سب سے بڑھکر ذہین تھا یہی وجہ ہے کہ اس نے سب سے پہلے ایک گرنتھ لکھ ڈالا۔

اس کے بعد بھیل وغیرہ دوسرے شاگردوں نے بھی اپنے اپنے نام سے گرنتھ تصنیف کئے اور رشیوں کی جماعت کے سامنے اپنے گورو کو سنائے

ان نیک دل شاگردوں کے تصنیف کئے ہوئے سوتروں کو سنکر سب کے سب رشیوں نے تحسین و آفرین کہی۔ اور بلند آواز سے کہا کہ آپ لوگوں نے بنی نوع انسان کی بہتری میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔

سورگ کے رہنے والے دیورشی اور دیوتاؤں نے جب دنیا کے مہرشیوں کا تحسین و آفرین کا غل سنا۔ تو وہ نہایت خوش ہوئے۔ نسیم مشک بیز چلنے لگی۔ چاروں طرف اجالا ہو گیا۔ اور آکاش سے پھول برسنے لگے۔

پھر علم مجسم دیوتاؤں نے اگنی ولیش وغیرہ رشیوں کے ہر دے میں پرویش کر کے ان کی بدھی[۱]۔ سدھی۔ سمرن[۲] شکتی۔ میدھا[۳]۔ دھرتی[۴] نام نیک کھما[۵] اور دیا[۶] کو بے خلل اور لاثانی بنا دیا۔ اور وہاں جسقدر رشی تھے سب نے ان گرنتھوں پر اپنی اپنی رائے ظاہر کر کے خوشی کا اظہار کیا۔ اس لئے یہ گرنتھ اس دنیا میں عزت پا کر بنی نوع انسان کو نہایت مفید ثابت ہوئے۔

آیوروید آیو وہ ہے جس سے ہت (بھلائی) اہت (برائی) سکھ اور دکھ ہوتا ہے۔ اور وہ ودیا جس میں آیو کا ہت اہت اور مان ہے یعنی عمر کو قائم رکھنے۔ گھٹانے اور بڑھانے والی باتوں کا بیان ہے آیوروید

---

[۱] عقل [۲] قوت حافظہ [۳] جودت [۴] دھیرج [۵] عفو [۶] رحم۔

کہلاتی ہے۔

آیو (عمر) کے نام

شریر (جسم) اندریوں، من، اور آتما کے ملاپ کو بھی آ[illegible] کہتے ہیں۔ دھاری[1]، جیوت[2]، نتیگ[3] اور انوبندھ[4]۔ یہ سب آیو کے نام ہیں۔

وید جاننے والے آیوروید (عمر کے علم) کو نہایت نیک شمار کرتے ہیں جو انسان کے لیئے اس دنیا اور اگلے جہان دونوں جگہ کیواسطے مفید ہے۔ اس گرنتھ میں اسی آیوروید کا بیان کیا گیا ہے۔

دربیہ گن کرموں کی موافقت[5] ہمیشہ ترقی کا باعث ہوتی ہے۔ مگر ان کا اختلاف کمی کا سبب ہوتا ہے۔ سنسار کی ہر چیز کا رخ ان دونوں میں سے ایک طرف ضرور ہوتا ہے۔ سمانتا۔ (موافقت) دو چیزوں کے یکساں ہونے کو کہتے ہیں۔ اور ورِشیشتا (اختلاف) دو چیزوں کے متضاد ہونے کا نام ہے۔

---

[1] آیو کو دھاری اس لیئے کہتے ہیں۔ کہ شریر اندریوں، من اور آتما کو باہم دھارن کرتی ہے ۱۲ [2] "جیوت" اس کا نام اس لیئے رکھا گیا ہے کہ اسکا پھل "جیون" ہے ۱۲

[3] "آیو" کا نیتگ نام اس لیئے ہے۔ کہ ہر دم چلتی رہتی ہے ۱۲

[4] پورو کال کی اوستھا کو اُتر کال کی اوستھا سے ملاتی ہے اسلئے اسے انوبندھ کہا گیا ہے ۱۲

[5] فرض کرو کہ ایک گیلی چیز کیساتھ پانی ملایا جائے۔ تو گیلا پن اور بھی بڑھ جائیگا۔ کیونکہ دونوں کی خاصیت ایک سی ہے۔ لیکن اگر ایک گیلی چیز کے ساتھ ایک سوکھی چیز ملا دیجائے تو گیلا پن گھٹ جائیگا۔ کیونکہ دونوں کے خواص جدا جدا ہیں۔ اس اصول کے بموجب اشٹانگ ہردے کا مصنف رتنی واگھ بھٹ لکھتا ہے۔ کہ گوشت کے استعمال سے گوشت، مغز کے استعمال سے مغز اور ہڈی کے استعمال سے ہڈی بڑھتی ہے ۱۲

پرش

من۔ آتما اور شریر، جدا جدا تین حصے ہیں۔ جن کے باہمی ملاپ سے "پرش" بنتا ہے۔ جس پر تمام کاموں کا انحصار ہے۔ پرش ہی چیتن سروپ ہے۔ پرش ہی اس آیوروید کا مرجع ہے۔ اور اس پرش کیلئے ہی یہ آیوروید ظاہر کیا گیا ہے۔

دربیہ سنگرہ

مٹی۔ پانی۔ آگ۔ ہوا۔ اور خلا۔ آتما۔ من۔ وقت اور دشا (سمت) ان سب کا مجموعہ "دربیہ سنگرہ" کہلاتا ہے۔

اندریوں والے دربیہ کو چیتن (ذی روح) اور اندریوں سے خالی دربیہ کو اچیتن (بے جان) کہتے ہیں۔

گن اور کرم

ارتھ[1] ۔ گوروآدی[2] ۔ بدھی ۔ پریتن[3] ۔ اور پرآدی[4] وغیرہ کو "گن" کہتے ہیں۔ اور پریتن وغیرہ "کرم" کہلاتے ہیں۔

---

[1] روپ (شکل) رس (ذائقہ) گندھ (بو) سپرش (لمس) اور شبد (آواز) پانچوں ارتھ کہلاتے ہیں۔ ۱۲ [2] گورو (بھاری) لگھو (ہلکا) شیت (سرد) اوشن (گرم) سنگدھ (چکنا) روکھش (روکھا) مند (سست) تیکھشن (تیز) ستھر (قائم) سر (متحرک) مردو (نرم) کٹھن (سخت) وشد (سرائت کر جانیوالا) پچھل (لیسدار) کھر (کھردرا) سرن (ملائم) ستھول (کثیف) سوکھشم (لطیف) ساندر (ٹھوس) اور درب (رقیق) بیس گورو کہلاتے ہیں۔ ۱۲ [3] اچھیا (خواہش) دویش (نفرت) سکھ دکھ۔ کوشش۔ یہ پانچ پریتن کہلاتے ہیں [4] پر ( ) اپر ( ) یکتی (دلیل) سنکھیا (تعداد) سنجوگ (ملاپ) وبھاگ (جدے کرنا) پرتھکتو (علیحدگی) پرمان (مقدار) سنسکار اور ابھیاس یہ سب پرآدی کہلاتے ہیں۔ ۱۲

سموائے مٹی۔ پانی۔ آگ۔ وغیرہ دربیوں اور گندھ وغیرہ گنوں کی موافقت "سموائے" کہلاتی ہے۔ یعنی دربیہ اور گن کے ملنے کو "سموائے" کہتے ہیں۔

نیتہ سنبدھ اور اس ملاپ کو "نیتہ سنبدھ" کہا جاتا ہے۔ اس میں کبھی فرق نہیں پڑسکتا۔ کیونکہ جہاں دربیہ ہوگا۔ ضرور ہے۔ کہ وہاں گن ہو۔

دربیہ جس میں گن اور کرم ملے ہوئے رہتے ہیں۔ اور جو گن اور کرم کے ملاپ کا سبب ہے۔ اُسے "دربیہ" کہتے ہیں۔ اور جو کرم سے رہت کارن ہے۔ اُسے "گن" کہا جاتا ہے۔

جو دربیہ کے سنجوگ (ملاوٹ) اور وجوگ (جدائی) کا سبب ہے۔ اور جو دربیہ کا سہارا ہے۔ اُسے کرم کہا جاتا ہے۔

دھاتو سامیہ کرتو یہ (مفعول) میں جو کریا (فعل) ہے۔ اسے ہی کرم کہا جاتا ہے۔ دھاتوؤں کا ٹھیک حالت میں رکھنا دھاتو سامیہ کہلاتا ہے۔ اور دھاتو سامیہ (تندرستی) کا بیان کرنا ہی اس گرنتھ کا اصل مقصد ہے۔

یوگ کال (وقت) بُدھی (سمجھ) اور اندریوں میں سے ہر ایک کے تین یوگ۔ (۱) متھیا یوگ۔ (۲) ایوگ۔ اور (۳) اتی یوگ جسمانی اور مانسک بیماریوں کے اصلی سبب ہیں

جسم اور من صحت اور بیماری کے آدھار ہیں۔ اور جب کال۔ بدھی اور اندریوں کا ٹھیک ملاپ ہوتا ہے۔ تبھی صحت ہوتی ہے۔

آتما۔ بے عیب اور ازلی ہے۔ اور من۔ بھوت گن (مٹی۔ پانی۔ ہوا۔ آگ اور خلا) گُن اور اندریوں سے ملکر زندگی کا باعث ہے۔

آتما ابدی ہے۔ آتما ہی دیکھنے والی ہے۔ اور آتما ہی تمام کریاؤں کا شاہد ہے۔

دوش وات۔ پت اور کف یہ تینوں جسمانی بیماریوں کے بواعث ہیں ان کا نام دوش ہے۔

مانسک دوش رجوگن اور تموگن یہ دونوں مانسک (یعنی من کی بیماریاں ہیں۔

شاریرک دوش (جسمانی بیماریاں) دیپہ اور یکتی (دلیل) دونوں کا سہارا لیکر دوائیں استعمال کرنے سے جاتی رہتی ہیں۔ اور مانسک دوش۔ گیان۔ وگیان۔ دھیرج۔ سمرتی اور سمادھی سے دور ہوتے ہیں۔

وایو۔ روکھی۔ ٹھنڈی۔ لطیف۔ لگھو (ہلکی) متحرک۔ وِشد (پھیلنے والی) اور کھر (کھُردری) ہوتی ہے۔ وایو کی شانتی۔ اِن گنوں کے خلاف گن رکھنے والی چیزوں سے ہوتی ہے۔

پت۔ چکنا۔ گرم۔ تیز۔ پتلا۔ ترش اور چرپرا ہوتا ہے۔ اس کی شانتی اِن گنوں کے مخالف گنوں والی چیزوں سے جلدی ہوتی ہے۔

کف۔ بھاری۔ سرد۔ نرم۔ چکنا۔ میٹھا۔ قائم اور لیسدار ہوتا ہے۔ اور ان گنوں

لہ آتما کا گیان یعلم معرفت ٭ پرماتما کا گیان ٭ دہرم شاستر ٭ دنیوی خواہشات سے دل کو ہٹا کر پرماتما کی یاد میں لگ جانا۔ ۱۲

سے مخالف گنوں والی چیزوں سے شانت ہو جاتا ہے۔

قابل علاج بیماریوں کو مخالف تاثیر والی دواؤں سے آرام آجاتا ہے لیکن یہ دوائیں دیش (ملک) ماترا (مقدار) اور کال (وقت) کا خیال رکھ کر دینی چاہئیں۔ البتہ لاعلاج بیماریوں کا علاج کرنا مشکل ہے۔

رس

زبان کے ذریعے رس کا مزہ آتا ہے۔ پانی اور مٹی۔ اس کے پردھان دربیہ (خاص باعث) ہیں۔ اور آگ۔ ہوا۔ اور خلا اس کی مختلف قسموں کے بواعث ہیں۔

رسوں کے اقسام

میٹھا۔ کھٹا۔ نمکین۔ کڑوا۔ چرپرا اور کسیلا رس کی یہ چھ قسمیں ہیں۔

رسوں کی تاثیریں

میٹھا۔ کھٹا اور نمکین۔ یہ تینوں رس وایو کو فرو کرتے ہیں۔ میٹھا۔ کڑوا۔ اور کسیلا رس۔ پت کو دور کرتے ہیں۔ اور کسیلا۔ چرپرا۔ اور کڑوا رس کف کو دور کرتے ہیں۔

اثر کے لحاظ سے دربیوں کی قسمیں

تاثیر کے لحاظ سے دربیوں کی تین قسمیں بیان کی گئی ہیں بعض دوشوں (خرابیوں) کو شانت کرتے ہیں۔ بعض دھاتوؤں کو دوشت (خراب) کرتے ہیں۔ بعض صحت کے لئے مفید ہیں۔

نوعیت کے لحاظ سے دربیوں کی قسمیں

نوعیت کے لحاظ سے بھی دربیوں کی تین قسمیں ہیں (۱) جانگم[1] (حیوانی) جو جانداروں سے حاصل ہوتے ہیں۔ (۲) اودبھد[2] (نباتی) جو

---

[1] انگریزی میں انہیں animal Product کہتے ہیں۔
[2] " " Vegetable Product کہتے ہیں۔

درختوں۔ پودوں اور جڑی بوٹیوں سے حاصل ہوتے ہیں (۳) پارتھو[۱] (معدنی) جو معدنیات سے حاصل ہوتے ہیں۔

جانگم دربیہ شہد۔ دودھ۔ پتہ۔ چربی۔ مغز۔ خون۔ گوشت۔ وشٹا (بیٹھ) موت۔ چمڑا۔ مٹی۔ ہڈی۔ نس۔ سینگ۔ کھر۔ ناخن۔ بال لوم (روآں) روچن (گئو لوچن) وغیرہ یہ سب جانگم دربیہ ہیں۔

پارتھو دربیہ سونا۔ پنچ لوہ۔ (چاندی۔ تانبا۔ جست۔ قلعی۔ اور لوہے) کی میل۔ بالو (ریت) چونا۔ منسل۔ ہڑتال۔ منی (ہیرے وغیرہ) نمک۔ گیری اور سرمہ وغیرہ یہ سب پارتھو دربیہ ہیں۔

اودی بھد کی قسمیں اودی بھد دربیہ چار طرح کے ہوتے ہیں (۱) بنسپتی (جن درختوں میں صرف پھل آتا ہے) (۲) بیرُدھ (جو پھیل جاتے ہیں۔ انہیں لتا بھی کہتے ہیں۔ (۳) بالسپتیہ (جن درختوں میں پھل اور پھول دونوں لگتے ہیں) (۴) اوشدھ (جو پھل کے پک جانے پر سوکھ جاتے ہیں)

اودی بھد دربیوں کی تعداد جڑ۔ چھال۔ گودا۔ گوند۔ شاخ۔ رس۔ کونپل کھشار۔ دودھ۔ پھل۔ پھول۔ راکھ۔ تیل۔ کانٹے۔ پتے۔ شگوفے۔ کند۔ اور انگوریاں۔ اودی بھد دربیوں کے یہ حصے الگ الگ کام میں لائے جاتے ہیں۔

اودی بھد دربیوں میں سے سولہ دربیہ "مول پردہان" ہیں۔ انکی صرف جڑ ہیں ہی کام میں لائی جاتی ہیں۔ اُنیس دربیہ "پھل پردھان" ہیں۔ ان کے علاوہ دیگر ادویات کے پھل پھول۔ کند۔ مول۔ (جڑھ) وغیرہ سب ہی استعمال

---

[۱] انگریزی میں انہیں Mineral Product کہتے ہیں۔

کیئے جاتے ہیں۔

دیگر دربیونکا بیان

مہا سنیۃ (روغن) چار طرح کے ہوتے ہیں لون (نمک) پانچ قسم کے ہیں موت آٹھ قسم کے ہوتے ہیں۔ دودھ آٹھ طرح کے ہیں۔ شودھن کرتا (قے واسہال وغیرہ استفراغ) چھ قسم کے ہیں۔ جو شخص بیماریوں میں انہیں ٹھیک طرح سے استعمال کرنا جانتا ہے۔ اسی کو "آیورویدگیہ" (آیوروید کا ماہر) کہتے ہیں۔

مول پردھان دربیونکے نام

ہستی ونتی۔ خراسانی بچ۔ کالی تریوی۔ تریوی۔ بدھارا۔ ساتلا۔ شونیا۔ پرتیک شرنی۔ (ونتی) اندرائن۔ مال کنگنی۔ کنڈوری شن پشپی۔ وشانکا (مروڑ پھلی) اجگندھ۔ درونتی۔ کھیرنی۔ یہ سولہ دربیہ مول پردھان کہلاتے ہیں۔

مول پردھان دربیونکے فوائد

ان سولہ مول پردہان دربیوں میں سے شن پشپی۔ کنڈوری اور

سلہ راج نگھنٹو میں اس کے یہ نام لکھے ہوئے ہیں۔ ناگ ونتی۔ وارنی۔ شویت پشپی۔ مرگا کھشی۔ مرگیر وارو۔ مرگادنی۔ اور سفید پھولوں والی اندرائن۔

سلہ اسے عام طور پر دشنوکرانتی کہتے ہیں۔

سلہ ونتی دو طرح کی ہوتی ہے۔ لگھو اور برہت۔ برہت ونتی کو پرتیک شرنی کہتے ہیں

سلہ اس میں جھن جھن کی سی آواز آتی ہے۔

سلہ کوہ ہمالیہ میں پیدا ہوتی ہے۔ اس میں سے پیلے رنگ کا دودھ نکلتا ہے۔ اور کڑوا ہوتا ہے۔ اس کے پتوں پر جو کی شکل کے نشان ہوتے ہیں۔

نیچ یہ تین قے کرانے کے کام آتی ہیں۔ شوتیا اور مال کنگنی۔ شرو وریچن کے
لئے دیجاتی ہیں۔ باقی کی گیارہ چیزیں وریچن (مسہل) ہیں۔
اب پھل پردہان دربیوں کا بیان غور سے سنو!

پھل پردہان دربیونکے نام

شنکھنی (شنکھ پُشپی) واور ڈنگ ترپُش (کھیرا) مدن (مین پھل یا راڑا) آنوپ کلیتک۔ ستھلج کلیتک[1]۔ دھامارگو (راج توری) اکشواکو (کڑوی توبنی) جی موت (گھگربیل) کرت ویدھن (توری) پرکیرج (کرنجوا) اُدکیرج پرتیک پُشپی (بٹھ کنڈا) ابھیا (ہڑ) انتاکوٹ پُشپی (چورپُشپی) ہستی پرنی۔ کمپلکا (کمیلہ) آرگ وَدہ (املتاس) اور کنج پھل (اندرجو) یہ انیس پھل پردہان درتیہ ہیں

پھل پردہان درختونکے فوائد

ان میں سے دھامارگو اکشواکو جی موت۔ کرت ویدہن۔ مدن (مین پھل) کنج۔ ترپُش اور ہست پرنی یہ آٹھ چیزیں ومن (Emetic) اور آستھاپن (Enematic) کیلئے برتی جاتی ہیں۔
پرتیک پُشپی۔ نسوار اور قے کے لیئے دیجاتی ہیں۔
باقی کی دس وریچن کرتا (مسہل یا Purgative) ہیں۔

مہاسینہوں (روغنوں) کے نام اور انکے فوائد

سنیہ چار طرح کے ہوتے ہیں۔ ستو...

[1] ملٹھی کی قسم کی ایک چیز ہے جو دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک تری میں دوسری خشکی میں پیدا ہونے والی۔ تری میں پیدا ہونیوالی کو آنوپ کلیتک۔ اور خشکی میں پیدا ہونیوالی کو ستھلج کلیتک کہتے ہیں۔ ۱۲۰

(گھی) تیل۔ وسا (چربی) اور مجھا (مغز یا Marrow)

یہ کھانے۔ مالش کرنے۔ وستی کرم (حقنہ کرنے) اور سنیہ کرم کے کام میں لائے جاتے ہیں۔ یہ روغن سنگدھ کارک (چکناہٹ پیدا کرنے والے) طاقت دینے والے۔ اور جسم کے رنگ کو خوشنما بنانے والے ہیں۔ نیز وات۔ پت اور کف کو دور کرتے ہیں۔

لون (نمکوں) کے نام اور فوائد

نمک چار طرح کے ہوتے ہیں۔ سونچل نمک۔ سیندھا نمک۔ وِڈ نمک اور بھد نمک

یہ چکنے۔ گرم۔ تیز اور مقوی ہاضمہ ہوتے ہیں۔ اور لیپ کرنے۔ سنیہ کرم۔ پسینہ لانے۔ قے کرانے۔ دست لانے۔ نروہن وستی۔ انوواسن وستی۔ مالش۔ بھوجن۔ شرو ورِکچھ۔ شستر کرم۔ ورچی اور انجن کے کام میں لائے جاتے ہیں۔ نیز بدہضمی۔ اپھارہ۔ وات۔ باؤگولہ۔ دردشکم۔ اور پیٹ کے دوسرے امراض میں بھی مفید ہیں۔

موتروں کے نام اور فوائد

آتریہ سنگھتا میں مشہور مشہور موت آٹھ قسم کے بیان کئے گئے ہیں۔ جیسے

بھیڑ کا موت۔ بکری کا موت۔ گئو موت۔ بھینس کا موت۔ ہاتھی کا موت۔ اونٹ کا موت۔ گھوڑے کا موت۔ اور گدھے کا موت۔ یہ موتر گرم۔ تیز۔ روکھے۔ چرپرے اور نمکین ہوتے ہیں۔

موتروں کے معمولی کام

موتر۔ اتسادن۔ لیپ کرنے۔ آستھاپن اور جلاب میں برتے جاتے ہیں۔ سویدن کرم۔ اپھارہ۔ امراض شکم۔ بواسیر۔ باؤگولہ۔ کوڑھ۔ کلاس روگ۔ اپ ناہ۔ اور پرلیشک میں بھی ان کا استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ اگنی کو تیز کرتے۔ زہر کو دور کرتے اور

کیڑوں کو ہلاک کرتے ہیں۔ پانڈورو گیوں کے لئے تو نہایت ہی مفید ہیں،
موت اگر پیا جائے۔ تو کف کو شانت کر دیتا ہے۔ اور وات کو خارج کر دیتا ہے
اور پت کو نیچے لیجاتا ہے۔
اب علیحدہ علیحدہ انکے فوائد کا بیان کیا جائیگا۔

مُوتروں کے الگ الگ فوائد اور خاص

بھیڑ کا موت۔ چکنا اور تیز ہوتا ہے۔ پت کا اُورودھی ہے۔ یعنی پت کو نہ بڑھاتا ہے۔ نہ گھٹاتا ہے۔

بکری کا موت۔ کسیلا۔ میٹھا اور مفید ہوتا ہے۔ یہ وات وغیرہ کے دوشوں کو دور کرتا ہے۔

گئو موت۔ کچھ مٹھاس لئے ہوتا ہے۔ یہ تری ناشک (وات۔ پت۔ کف۔) کو دور کرنے والا۔ کیڑوں کو ہلاک کرنے والا۔ اور جذام کو دور کرنے والا ہے۔ پینے سے خارش کو دور کر دیتا ہے۔ اور پیٹ کے جملہ امراض کے لئے نہایت ہی مفید چیز ہے۔

بھینس کا موت۔ کھشار ملا ہوا اور دست آور ہوتا ہے۔ یہ بواسیر۔ سوج اور امراض شکم کو دور کر دیتا ہے۔

ہاتھی کا موت۔ نمکین مزہ رکھتا ہے۔ کرمی روگ اور کوڑھ میں بڑا مفید ہے۔ رُکے ہوئے پاخانے اور پیشاب کو مفید ہے۔ زہر۔ کف۔ اور بواسیر میں مفید ہے۔

اونٹ کا موت۔ کچھ کڑواہٹ لئے ہوتا ہے۔ یہ دمہ۔ کھانسی اور بواسیر کو دور کرتا ہے۔

گھوڑے کا موت ۔ چرپرا اور کڑوا ہوتا ہے ۔ یہ کوڑھ ۔ برن[1] اور زہر کے اثر کو دور کرتا ہے ۔

گدہے کا موت ۔ مرگی ۔ جنون اور خراب گرہوں کے دوشوں کو بھی دور کرتا ہے ۔ موتروں کا بیان ہو چکا ۔ اب دودھوں کا بیان سنو!

دودھ کے نام ۔ گن اور کرم

اب ہم دودہوں کے نام فوائد اور خواص کا بیان کرتے ہیں ۔ بھیڑ کا دودھ ۔ بکری کا دودھ ۔ گائے کا دودہ ۔ بھینس کا دودھ ۔ اونٹنی کا دودھ ۔ ہتھنی کا دودہ ۔ وڑوا (گدہی) کا دودھ ۔ اور عورت کا دودھ ۔ یہ تمام دودھ شیریں ۔ چکنے ۔ ٹھنڈے ۔ مفرح ۔ موٹا کرنے والے ۔ مغز بڑہانے والے ۔ طاقت دینے والے ۔ اور دل کو خوش کرنے والے ہوتے ہیں ۔ دودھ ۔ زندگی کے لئے نہایت مفید چیز ہے ۔ یہ تکان دمہ ۔ کھانسی اور رکت ۔ پت کو بھی دور کرتا ہے ۔ نیز ٹوٹی ہوئی ہڈی کو بھی جوڑ دیتا ہے ۔ تمام جانداروں کی مزاج کے موافق ہوتا ہے ۔ سن شمن اور سن شودہک بھی ہے ۔ پیاس کو بجھاتا ہے ۔ بھوک بڑہاتا ہے ۔ سوکھا اور سل میں بڑا مفید ہے ۔ پانڈو رروگ ۔ امل پت (کھٹے ڈکار آنا) سوکھا ۔ باؤ گولہ ۔ اودر دکار (پیٹ کی خرابی) اتیسار (اسہال) بخار ۔ جلن ۔ سوزش ۔ یونی وکار (حیض کی خرابی) شکر دوش (منی کی خرابی) موتر روگ ۔ گرہنی ۔ بدہ ورچ (پاخانہ کی گانٹھیں بنکر آنا) اور وات ۔ پت کے امراض میں فائدہ مند ہے ۔ نیز نسیہ ۔ آلیپ ۔ آنگاہ ۔ وَمن ۔ آستھاپن ۔ وریچن اور سنیہن کرموں میں استعمال کیا جاتا ہے ۔ ہر ایک دودھ کے الگ الگ گن کرم ۔ تفصیل کے ساتھ ان پان آدی ادھیائے (کھانے پینے کے بیان) میں کئے جائیں گے ۔

---

[1] پھوڑے ۔ پھنسی ۔ زخم اور چوٹ سب کو برن کہا جاتا ہے ۔ ۱۲

پھل مول پردھان درخت تین درخت اور بھی ہیں۔ جو پھل پردھان بھی ہیں۔ اور مول پردھان بھی۔ یعنی جنکے پھل اور جڑ ہیں۔ دونوں کام میں لائی جاتی ہیں۔ اور وہ یہ ہیں ۔(۱) تھوہر (۲) آک (۳) اشمنتک ان میں سے اشمنتک قے آور ہے۔ تھوہر کا دودھ دست آور ہے اور آک کا دُودھ قے اور جلاب دونوں میں کام آتا ہے۔

توک پردھان درختوں کے نام اور کرم تین درخت توک پردھان ہیں۔ یعنی جن کی صرف چھال ہی کام میں لائی جاتی ہے۔ کرنجوا۔ کرشن گندھا۔ اور لودھ۔ ان میں سے کرنجوا اور لودھ۔ دونوں دست آور ہیں۔ اور کرشن گندھا زہر بادیسوزح اور بواسیر کو فایدہ دیتا ہے۔

(۱) نا وَید تینوں توک پردھان اور تینوں پھل مول پردھان درختوں کا استعمال داد۔ وِدرَدی۔ گنڈھ روگ۔ کوڑھ اور الجی وغیرہ امراض میں بھی کرسکتا ہے۔ نیز یہ سنشودھن کرم (استفراغ) میں نہایت مفید ہیں۔

دواؤں کے جاننے والوں کے نام گدڑیئے۔ گوالے۔ چرواہے۔ بن باسی بنجارے۔ بھیل اور وہ لوگ جن کا کام ہمیشہ جنگلوں میں رہتا ہے۔ اوشدھیوں کے نام اور شکل کو بخوبی پہچانتے ہیں۔ لیکن صرف نام کے جاننے اور شکل کے پہچاننے سے اُن کے استعمال کا طریق نہیں آسکتا۔

لائق وَید کے صفات جو شخص دواؤں کے نام اور استعمال جانتا ہے [illegible] کی شکلیں پہچانتا ہے اُسے ہی اوشدھ تتو وِت [illegible]

کہتے ہیں۔ اور جو اوشد ھیوں کی نسبت سب کچھ جانتا ہے۔ اُسے "سروتھا بھشک" کہتے ہیں۔ جو شخص ملک وقت اور امراض کے موافق ادویات کا استعمال کرسکتا ہے۔ اوسے اُتم وَید (لایق وید) کہتے ہیں۔

دوائی کی ماہیت کا جاننا جس دوائی کی ماہیت معلوم نہ ہو۔ اُس کا استعمال زہر۔ ہتھیار۔ آگ اور بجلی کی طرح نقصان دہ ہوتا ہے۔ مگر جس دوائی کی ماہیت معلوم ہو۔ وہ امرت کی طرح فائدہ دیتی ہے۔

اوپری دوائی کے نقصان وہ دوا جس کا نام۔ گُن اور شکل معلوم نہیں۔ یا نام۔ فائدہ اور شکل معلوم ہے۔ مگر اس کے استعمال کا ٹھیک پتہ نہیں۔ وہ نہایت ہی نقصان دہ ہے۔ لیکن تیز سے تیز زہر بھی اگر مناسب طور پر استعمال کیا جائے۔ تو وہ اعلےٰ درجے کی دوائی کا کام دے جاتا ہے۔ اسلئے سمجھدار اور جینے کی خواہش کرنے والے اشخاص کو لازم ہے۔ کہ نالایق وید کی تجویز کی ہوئی نامناسب دوائی کبھی استعمال نہ کریں۔

نالائق وید سے بچنے کی ہدایت بجلی بھی اگر سر پر لوٹ پڑے۔ تو بچنے کی وجہ ہوسکتی ہے۔ مگر نالائق وید کی دی ہوئی دوائی کھا کر زندگی کی امید رکھنا فضول ہے۔

دوائی کی ماہیت سے ناواقف ہونے پر بھی جو مغرور پنڈت دُکھی صاحب فراش اور پناہ میں آئے ہوئے مریض کو دوائی دے دیتا ہے۔ اُس ملک الموت بے وقوف اور دھرم سے گرے ہوئے کے ساتھ بات کرنیوالا بھی دوزخ میں

جاتا ہے۔ زہر ہلاہل کھا لینا اچھا ہے۔ تانبے کا کاڑھا پی لینا بہتر ہے۔ اور دُھکتا ہوا لوہے کا گرم گرم گولا منہ میں رکھ لینا مناسب ہے۔ مگر عالمانِ شاستر کا لباس پہنکر پناہ میں آئے ہوئے اور بیماری سے دکھ اُٹھانے والے مریض سے کھانا کھانا۔ اور زر نقد لینا پاپ ہے۔

لائق وید کو ہدایت جو آدمی وید بننا چاہتا ہے۔ اُسے لازم ہے۔ کہ اس علم میں مہارت تامہ حاصل کر کے عوام الناس کی بہتری کا ہر وقت خیال رکھے۔ اچھی دوائی وہی ہے۔ جو مریض کو صحت بخشے۔ اور لائق وید وہی ہے۔ جو بیمار کو بیماری کے پنجے سے چھڑائے۔

دوائی کا ٹھیک استعمال تب ہی ہوتا ہے۔ کہ مریض صحت پائے۔ اور جب معالج کی محنت بار ور ہو جائے۔ جبھی اُسے سرب گُن سمپن (حکیم حاذق) کہنا چاہیئے۔

خلاصہ مطلب اتری کمار مہرشی پنر وسو نے اس ادھیائے میں ذیل کی باتیں بتائی ہیں۔ آیور وید کا ظہور۔ اس ظہور کا سبب آیور وید کی اشاعت۔ اگنی ویش وغیرہ رشیوں کا آیور وید کو سوتروں میں لکھنا۔ آیور وید کی تشریح۔ آیور وید کا کارن۔ کارج اور مقصد۔ دوشوں کا بیان۔ دواؤں کے اکٹھا کرنے کا طریق۔ رس اور رسوں والی چیزوں کی جانچ۔ تین قسم کی اشیاء۔ مول پردھان۔ پھل پردھان۔ روغن۔ نمک موت۔ دودھ۔ رس پردھان اور توک پردھان۔ چھ طرح کے درخت۔ ان سب کے خواص۔ استعمال نقصان اور فوائد۔ نیز وید کی صفات کا بیان کیا گیا ہے +

دوسرا ادھیائے

اپا مارگ تنڈل

بھگوان اتری کمار پنروسو بولے۔ اب ہم اپا مارگ تنڈل ادھیائے کا بیان کرتے ہیں۔

تخم پتھ کنڈا۔ مگھاں۔ کالی مرچ۔ واوڑنگ۔ تخم سہانجنہ۔ سرسوں۔ کبابہ۔ کالا زیرہ۔ نیاز بو۔ پیلو۔ چھوٹی الائچی۔ رینوکا۔ بڑی الائچی۔ تلسی۔ سفید تلسی۔ سیاہ قسم کی چھوٹی تلسی۔ مروا۔ سرس کے بیج۔ لہسن۔ ہلدی دارہلدی۔ سینڈھا اور سونچل نمک۔ مال کنگنی اور سونٹھ۔ یہ سب دوائیں شروورپچن ہیں۔ اور سر کی گرانی۔ درد سر۔ پینس۔ (پرانا زکام) آدھاسیسی (درد شقیقہ) کرمی روگ۔ مرگی۔ گھران ناش۔ (خوشبو۔ بدبو سونگھنے کی قوت کا زائل ہو جانا) اور غشی میں استعمال کیجاتی ہیں۔

قے آور دوائیں راڑا۔ ملٹھی۔ نیم۔ گھگربیل۔ توری۔ مگھاں۔ اندرجو کوڑی تومبی۔ اور راج اتری۔ یہ سب دوائیں کف روگوں میں قے کرانے کے لئے ایسے طریق سے دیجاتی ہیں۔ کہ جسم میں کسی طرح کی خرابی واقع نہ ہونے پائے۔

انتڑیوں کی خرابی کو دور کرنیوالی دست آور دوائیں ترلوی۔ ترپھلا۔ دہرٹ۔ بہیڑہ۔ آملہ۔ جمال گوٹا۔ نیلنی۔ ساتلا۔ بچ۔ کمیلہ۔ گوالکھشی۔ اندرائن کی جڑ۔ کھشیرنی

شروورپچن ان ادویات کو کہتے ہیں جن سے سر کی صفائی مطلوب ہوتی ہے۔

(سپلے دودھ والی دودہی) اُدکریہ۔ (کرنجوے کی قسم) پیلو۔ املتاس۔ واکھ درونتی۔ اور پھل۔ یہ دوائیں جلاب کے لئے اس وقت استعمال میں لائی جاتی ہیں۔ جب دوش معدے میں پہنچ جاتے ہیں۔

وستی کرم (حقنہ) کی دوائیں پاٹلا۔ ارنی۔ بل۔ شیوناک گنبھاری شال پرنی۔ پرشٹ پرنی۔ کٹیری۔ بلا۔ گوکھرو۔ کٹائی۔ ارنڈ۔ وش کھپرا۔ (جنگلی اٹ سٹ) جو۔ کلتھی۔ بیر۔ گلو۔ راڑا۔ پلاس۔ کنت ترن۔ (کھوی گھاس) چاروں تیل۔ اور پانچوں نمک۔ یہ سب دوائیں اپھارہ۔ قبض۔ اور آستھاپن (حقنہ) میں ہمیشہ استعمال کیجاتی ہیں۔ انو واسن وستی (حقنہ روغن) کے لئے بھی یہی دوائیں کام آتی ہیں۔ نیز یہ وات کے دُور کرنیوالی ہیں۔ گویا یہ دوائیں پانچ کرموں میں مفید ہیں۔

دوش (خرابی) کے اندر بڑھے ہونے پر سینہن[1] سویدن[2] وغیرہ کرا کے مقدار اور وقت کا خیال رکھ کر پنچ کرم[3] کریں۔ یُکتی[4] کا انحصار۔ ماترا[5] اور کال[6] پر ہے۔ اور سدھی[7] کا یکتی پر دار و مدار ہے۔

جو وید یکتی کا عالم ہے۔ وہ محض دوائیں جاننے والے ویدوں کا سرتاج کہلاتا ہے۔

اب ہم ان یواگوؤں[8] کا بیان کرتے ہیں۔ جو مختلف قسم کی دواؤں سے سدھ کئے جاتے ہیں۔ اس خیال سے کہ بہت سے امراض سے

---

[1] مرغن چیزوں سے تر کرنا۔ [2] پسینہ لانا۔ [3] پنج کرم یہ ہیں۔ ومن (قے) وریچن (جلاب) نسیہ (نسوار) نروہ (کاڑہوں کا حقنہ) اور آستھاپن (روغن کا حقنہ) [4] دوائی کا ٹھیک استعمال [5] مقدار [6] وقت [7] علاج کا سپھل ہونا۔ [8] جو آش۔

بیماروں کو چھٹکارا مل سکے۔

کالی مرچ۔ مگھ۔ چب۔ چیتا اور سونٹھ سے سدھ کیا ہوا۔ جوآش۔ ضعف ہضم اور درد شکم کو دور کرتا ہے۔

کیتھ۔ بل گری۔ چانگیری[1]۔ مٹھا[2]۔ اور انار سے سدھ کیا ہوا جوآش ہاضم اور سنگراہی[3] ہوتا ہے۔

لگھو پنچ مول سے سدھ کیا ہوا۔ جوآش واتج اتی سار (وات کے اسہال) کے لئے بڑا مفید ہے۔

شال پرنی۔ کھریٹی۔ بل گری اور پرشٹ پرنی سے سدھ کیا ہوا جوآش کھٹے انار کا رس ڈالکر پینا پت اتی سار اور کف اتی سار کو دور کرتا ہے۔

بکری کا ارد ھووک (آدھا پانی ملا ہوا دودھ) ۔مشک بالا نیلوفر سونٹھ۔ اور پرشٹ پرنی سے سدھ کیا ہوا جوآش رکت اتی سار (خونی اسہال) میں بڑا مفید ہے۔

انیس۔ سونٹھ۔ اور کھٹائی ڈالکر آش جو کا پینا آم اتی سار (بدہضمی) کے دستوں کو فائدہ مند ہے۔

بھکھڑا اور کٹیری سے سدھ کیا ہوا جوآش گڑ کی راب ملا کر پینے سے موتر کرچھر (دکھ موترا) دور ہو جاتا ہے۔

واوڑنگ۔ پپلا مول۔ سہانجنے کی چھال۔ کالی مرچ اور ادھ بلوئے دہی کے ساتھ سدھ کئے ہوئے جوآش میں سونچل نمک ڈالکر پینے سے کرمی روگ

---

[1] کھٹی انبی [2] ادھ بلویا دہی [3] قابض [4] ان ادویات کو کہتے ہیں شال پرنی پرشٹ پرنی۔ بڑی کنڈیاری۔ چھوٹی کنڈیاری اور بھکھڑا۔

دور ہو جاتا ہے۔

سائگی۔ اننت مول۔ بھنے ہوئے دھان۔ سونٹھ میں سدھ کیا ہوا۔
جو آش۔ شہد ڈال کر پینے سے پیاس کو بجھاتا ہے۔

باجی کے ساتھ پکایا ہوا۔ جو آش زہر کے اثر کو دور کرتا ہے۔ سور کے
مانس رس (شوپ) کے ساتھ سدھ کیا ہوا۔ آش جو موٹاپا پیدا کرتا ہے
بھنی ہوئی جوی کے ساتھ سدھ کیا ہوا جو آش شہد ملا کر پینے سے
لاغری ظاہر ہوتی ہے۔

تل اور نمک کے ساتھ سدھ کیا ہوا جو آش گھی ڈالکر پینے سے چکناہٹ
پیدا کرتا ہے۔

کشا (شہور گھاس) اور آنولے کے کاڑہے کے ساتھ سدھ کیا ہوا۔
شیاماک (سوانک) کا جو آش خشکی بڑھاتا ہے۔

دش مول کے کاڑہے میں سدھ کیا ہوا جو آش۔ کھانسی۔ ہچکی۔
دمہ۔ اور کف روگوں کو دور کرتا ہے۔

گھی تیل اور مدھ کے ساتھ سدھ کیا ہوا جو آش انتڑیوں کے
مرض کو دور کرتا ہے۔

ساگ۔ گوشت۔ تل یا ماش کے ساتھ سدھ کیا ہوا جو آش مل[1] کو
نکالتا ہے۔

جامن آم کی گٹھلی۔ کیتھ۔ کھٹائی۔ اور بل گری سے سدھ کیا ہوا جو آش مل کو روکتا ہے
جو کھار۔ چیتا۔ ہینگ۔ اور امل سید سے سدھ کیا ہوا جو آش۔ بھید[2] ہوتا

---

[1] پاخانہ پیشاب وغیرہ مل کہلاتے ہیں۔ [2] یعنی سُدوں کو توڑتا ہے۔

ہرڑ۔ پپلا مول۔ اور سونٹھ سے سدتھ کیا ہوا جو آش وایو کو خارج کرتا ہے۔

او ھ بلوئے دہی کے ساتھ تل کی کھلی سے سدھ کیا ہوا جو آش بکثرت گھی کھانے سے پیدا ہونیوالے امراض کی بیخکنی کرتا ہے۔

گائے کے گوشت کے ساتھ سدتھ کئے ہوئے جو آش میں انار دانے کی کھٹائی ڈالکر استعمال کرنے سے و کھم جور دور ہو جاتا ہے۔

کالی مرچ۔ آنولہ۔ گھی اور تیل کے ساتھ سدتھ کیا ہوا جو آش امراض گلو کے لئے مفید ہے۔ اور خوش آواز بناتا ہے۔ مرغ کے مانس رس (سوپ) میں سدتھ کئے ہوئے جو آش کے استعمال سے ویریہ مارگ (منی کا راستہ یورتیھرا یا احلیل) کی بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔

گھی اور دودھ کے ساتھ سدتھ کیا ہوا ماش کی دال کا جو آش مقوی باہ ہے۔

پوئی کے ساگ اور دہی کے ساتھ سدتھ کئے ہوئے جو آش کے استعمال سے مدٗ (نشہ) دور ہو جاتا ہے۔

اونگا کے بیج۔ دودھ اور گوہ کے مانس رس (سوپ) میں سدتھ کیا ہوا جو آش (کثرت بول اور بھسمک روگ سے پیدا ہونیوالی) بھوک کو دور کرتا ہے۔

اسطرح سے یہ اٹھائیس قسم کے جو آش ہیں۔ ومن وریچن وغیرہ پنچ کرموں سے تعلق دواؤں کا بھی مختصر طور پر بیان کیا گیا ہے پہلے ادھیائے

سلہ مدتین طرح کا ہوتا ہے۔ زہر کا۔ نشیلی چیزوں کا۔ اور ثمادجنیہ ہے

ہیں جو دوائیں پھل اور مول کے گیان کے لئے بیان کی گئی ہیں۔ اُنکا اس ادھیائے ہیں تکرار اسلئے ذکر کیا گیا ہے۔ تاکہ معلوم ہو جائے۔ کہ ومن وریچن وغیرہ پنج کرموں کے تعلق ہیں یہ کیونکر استعمال ہیں لائی جاسکتی ہیں۔ جس کا حافظہ تیز ہے۔ جو ادویات کے استعمال کے طریق اور امراض کے اسباب کو بخوبی جانتا ہے۔ جو جتیندریہ[1] ہے اور جو بیماری کو دیکھتے ہی پہچان جاتا ہے۔ وہی وَید ادویات کے استعمال سے علاج کرنے کے قابل ہے۔

تیسرا ادھیائے

آرگ ودھ

بھگوان اتری کمار نے فرمایا۔ اب آرگ ودھ ادھیائے کا ذکر کیا جاتا ہے۔

چھ قسم کے پرویہ (لیپ) } (۱) املتاس۔ پماڑ۔ اڑوسہ۔ گلو۔ راڑا۔ ہلدی۔ دار ہلدی۔

(۲) سرل کاشٹ۔ دیودارو۔ خیر۔ گل دھاوہ۔ نیم۔ واوڑنگ کنیر کی چھال (۳) بھوج گرنتھی (بھوج پتر کی گانٹھ) لہسن۔ سرس۔ بال چھڑ۔ گوگل سہانجنہ۔

(۴) مروا۔ اندر جو۔ سپت پرن[2]۔ پیلو۔ کٹھ۔ چنبیلی کے پتے۔

---

[1] جس نے کام کرودھ۔ لوبھ۔ موہ۔ اہنکار۔ پانچوں اندریوں کو اپنے بس میں کر لیا اُسی جتیندریہ کہتے ہیں۔
[2] یہ درخت بنگال کی طرف عام طور پر ہوتا ہے۔ اِسکے پتے سات سات اکٹھے ہوتے ہیں۔

(۵) بچ - ہر بنو - تر یوی - ونتی - بھلاوہ - گیری - رسونت -
(۶) منسل - ہڑتال - دھوم سا (دھواں) الائچی - ہیراکسیس - موتھا -
ارجن - لودھ - رال -

ان مندرجہ بالا چھ نسخوں میں سے کسی ایک کی ادویات جمع کر کے کوٹ لیں - اور اسے گولوجن کی بھاونا دیں - جب دواؤں کا رنگ زرد ہو جائے - انہیں پھر پیس ڈالیں - اور سرسوں کے تیل میں ملالیں - یہ لیپ ویدوں کے لئے نہایت کارآمد چیز ہیں - یہ لیپ قابل علاج کوڑھ نئے کلاس روگ (ایک قسم کا کوڑھ) سر کے گنج - کنٹھ مالا - زاد - بھگندر - تمام قسم کی بواسیر - بدہضمی اور پامار (کھجلی) وغیرہ کئی بیماریوں کو بہت جلد فائدہ دیتے ہیں -

دیگر لیپ } کٹھ - ہلدی - دار ہلدی - تلسی کے بیج - پرول - نیم - اسگندھ - دیو دارو - سہانجنہ - سرسوں - کباب - دھنیا - کیوٹی موتھا اور چورک - ان سب ادویات کو ہموزن لیکر کوٹ ڈالیں - اور آدھ بلوئے دہی کے ساتھ پیس لیں - پھر جہاں بدن پر لیپ کرنا منظور ہو - پہلے وہاں تیل لگالیں - اور بعد میں یہ لیپ آہستہ آہستہ ملیں - کھجلی - پھنسی - پت کوڑھ - اور سوج سب دور ہو جائینگے -

اوچورن اشیائے سفوف } کٹھ - نیلا تھوتھا - دار ہلدی - ہیراکسیس - کبیلہ - لودھ - موتھا - کھوی گھاس - رال - واوڑنگ منسل - ہڑتال - اور کنیر کی چھال - ان سب کا سفوف بنا رکھیں - اور

لہ سیاہ رنگ کا خشک کھردرا اور سخت سا داغ جو چہرے پر پیدا ہو کر جسم کو بدنما بنا دیتا ہے

داد۔ کھجلی۔ کنٹھہ۔ پاما (خارش تر) اور وچرچکا[1] روگوں میں اوپر تیل لگاکر اس سفوف کو دھوڑ دیا کریں۔

جذام کیلئے لیپ } منسل۔ ہڑتال۔ کالی مرچ۔ سرسوں کا تیل اور آک کا دودھ ان سب کو باریک پیسکر لیپ کرنے سے کوڑھ دور ہوجاتا ہے۔

دیگر } نیلا تھوتھا۔ وا وڑنگ۔ کالی مرچ۔ کٹھ۔ لودھ اور منسل انکا لیپ کرنے سے کوڑھ دور ہوجاتا ہے۔

دیگر } رسونت اور پماڑ کے بیجوں کو کیتھ کے پتوں کے رس میں پیس کر لیپ کرنے سے کوڑھ دور ہوجاتا ہے۔

دیگر } کرنجوے کے بیج۔ پماڑ کے بیج۔ اور کٹھ کو گئوموت میں پیس کر لیپ کرنا کوڑھ کے لئے سب سے عمدہ علاج ہے۔

دیگر } ہلدی۔ دار ہلدی۔ اندرجو۔ کرنجوے کے بیج۔ چنبیلی کی نئی کونپلیں۔ کنیر کی چھال کے بیج کا گودہ اور تل کھشار کو پیسکر لیپ کرنے سے کوڑھ جاتا رہتا ہے۔

دیگر } منسل۔ کٹج کی چھال۔ کٹھ۔ بال چھڑ۔ پماڑ کے بیج۔ کرنجوے کے بیج۔ بھوج گرنتھی (بھوج پتر کی گانٹھ) کنیر کی جڑ یہ سب دو دو تولہ لیکر سفوف بنالیں۔ اور اس سفوف کو آٹھ سیر کانجی[2] اور آٹھ سیر ڈھاک کے دودھ میں پکائیں حتیٰ کہ پکاتے پکاتے اسقدر گاڑھا ہوجائے

---

[1] چھوٹی چھوٹی پھنسیاں جنمیں خارش ہوتی ہے۔ اور بہتی رہتی ہیں۔ [2] جو کو جوکوب کرکے پانی ڈالکر رکھ دیا جائے تو چند دنوں کے بعد پانی کھٹا ہوجاتا ہے اُسے کانجی کہتے ہیں۔

کہ کڑچھی سے لگنے لگے۔ پھر آگ پر سے اُتار کر رکھ لیں۔ کوڑھ پر لیپ کرنے کے لئے یہ نہائیت ہی مفید چیز ہے۔

دیگر } املتاس کے پتے۔ یا کالی مرچ کے پتے یا کنیر کے پتے لیکر اَدھ بلوئے دہی میں پیس لیں۔ اور بدن پر تیل لگا کر لیپ کریں تو کوڑھ دور ہو جاتا ہے۔

وات روگوں (امراض ریح) **کیلئے لیپ** } بیر۔ کلتھی۔ دیو دار۔ راسنا۔ ماش۔ السی۔ تیل پھل[1]۔ کُٹھ۔ ریچ۔ سونف۔ جو کا آٹا۔ اور کانجی کو پکا کر وات[2] روگوں پر لیپ کرنے سے بڑا فائدہ ہوتا ہے۔

دیگر } آنوپ[3] دیش میں رہنے والے جانوروں اور مچھلیوں کے گوشت گرم مصالحہ کے ساتھ سِدھ کرکے گرم گرم لیپ کرنے سے وات روگ جاتے رہتے ہیں۔

دیگر } چاروں قسم کے سنیہہ[4] لیکر ان میں وش مول کا چورن اور خوشبودار[5] دوائیں ملا کر لیپ بنا لیں۔ یہ لیپ وات روگوں کے لئے بڑا ہی مفید ہے۔

دردِ شکم کیلئے لیپ } جو کا آٹا۔ زیرا۔ دھ بلوئے دہی میں جوکھار ڈالکر آگ پر گرم کرکے پیٹ پر لیپ کرنے سے دردِ شکم

---

[1] جیسے تل۔ سرسوں وغیرہ۔ مراد ان پھلوں سے ہے۔ جن سے تیل نکلتا ہے۔
[2] گنٹھیا۔ وجع المفاصل وغیرہ سے مراد ہے۔ [3] یعنی وہ جانور جو پانی والی جگہ کو پسند کرتے ہیں۔ مثلاً بھینس [4] یعنی گھی۔ تیل۔ چربی اور مغز۔ [5] جیسے بال چھڑ۔ مشک بالا۔ اگر۔ صندل اور کستوری وغیرہ۔

جاتا رہتا ہے۔

وات روگوں کے لئے دیگر لیپ } کٹھ۔ سونف۔ بچ۔ جو کا آٹا۔ تیل اور کانجی۔ ان سب کو جوش دیکر لیپ کرنے سے وات روگ جاتے رہتے ہیں۔

وات رکت وکار کیلئے لیپ } سونف۔ سویا۔ ملٹھی۔ جہوہ۔ کھریٹی۔ چرونجی۔ کسیرو۔ گھی۔ وداری کند۔ اور مصری سب کو پیسکر لیپ کرنے سے وات رکت کی خرابی دُور ہو جاتی ہے۔

دیگر } راسنا۔ گلو۔ ملٹھی۔ بلا۔ اتی بلا۔ جیوک[1]۔ رکھبک[2]۔ دودھ۔ گھی اور موم ہیں سے اول الذکر ساتوں ادویات کو کوٹ پیس کر دُودھ گھی اور موم ہیں ملا کر لیپ کرنے سے وات رکت وکار کو نہایت فائدہ پہنچتا ہے۔

دیگر } گیہوں کا آٹا۔ گھی اور بکری کا دودھ۔ ملا کر لیپ کرنے سے بھی وات رکت وکار رفع ہو جاتا ہے۔

شر روگ کے لئے لیپ } تگر۔ نیلوفر۔ چندن۔ کٹھ۔ اور گھی۔ ان سب کا لیپ کرنے سے سر درد کی تکلیف مٹ جاتی ہے۔

دیگر } پر پونڈریک۔ دیو دارو۔ کٹھ۔ ملٹھی۔ الائچی۔ کنول۔ اور نیلوفر۔ اِن سب کا سفوف کر کے گھی ہیں ملا کر لیپ کرنے سے سر کا درد دُور ہو جاتا ہے۔

---

[1] و [2] یہ اشٹ ورگ کی چیزیں ہیں۔ جو آج کل نایاب ہیں۔ ان کے عوض ہیں سیرٹی یا وداری کند ڈالی جاتی ہیں۔

دیگر } اگر۔ ایرکا۔ پدماکھ۔ اور چورک کا سفوف گھی میں ملا کر لیپ کرنے سے سر درد ہٹ جاتا ہے۔

درد پسلی کیلئے لیپ } راسنا۔ ہلدی۔ دارہلدی۔ خس۔ سونف۔ سویا۔ دیودارو۔ مصری۔ جیونتی کی جڑھ۔ گھی اور تیل۔ ان سب کو باریک پیس کر لیپ کرنے سے پسلی کا درد جاتا رہتا ہے

سوزش مٹانیوالا لیپ } کیوٹی موتھا۔ کنول۔ نیلو فر سید کنول کیسر پریونڈریک خس۔ لودھ۔ پرنیگو۔ پیت چندن۔ چندن کا سفوف کرکے گھی میں ملا کر لیپ کرنے سے جلن مٹ جاتی ہے۔

دیگر } بید۔ پدماکی۔ ملٹھی۔ اندرائن۔ کنول۔ کھبل گھاس۔ جوانسے کی جڑھ۔ کش کی جڑھ۔ کاہی کی جڑھ۔ مشک بالا اور ایرکا۔ ساروا مصری۔ سب کا سفوف کرکے گھی میں ملا کر لیپ کریں۔

دافع زہر لیپ } چھیل چھبیلا۔ الائچی۔ اگر۔ کٹھ چورک تگر۔ دال چینی دیودار راسنا۔ سرس اور نسمھالو۔ کو پانی میں پیس کر ٹھنڈا لیپ لگانے سے زہر کا اثر دور ہو جاتا ہے۔

پسینہ دور کرنیوالا لیپ } سرس۔ خس۔ ناگ کیسر اور لودھ کا لیپ کرنے سے امراض جلد دور ہو جاتے ہیں اور پسینے کا آنا رک جاتا ہے۔

دافع بدبو لیپ } تیج پات۔ مشک بالا۔ لودھ۔ خس اور چندن کا لیپ کرنے سے بدن کی بدبو جاتی رہتی ہے۔

خلاصہ } اس ادھیائے میں اتری کمارنے جو بے شمار مہرشیوں اور کاشیں

کے لئے جاتے ہیں۔ تینتیس قسم کے سدھتم اور انو بھوت لیپ بیشمار امراض کے لئے مفید ہیں۔ فائدہ عام کے لئے بیان کئے ہیں۔

چوتھا ادھیائے

کھڑوریچن شتاشرت

بھگوان اتری کمار بولے اب ہم کھڑوریچن شتاشرت ادھیائے کا بیان کرتے ہیں۔ اس ادھیائے میں چھ سو مسہلوں کا بیان ہے۔ جن کے چھ ماخذ ہیں۔ کاڑھے پانسو ہیں۔ ان کی پانچ قسمیں ہیں۔ اور اُن کے کی پانچ ترکیبیں ہیں۔

مہاکشائے (بڑے کاڑھے) پچاس ہیں۔ یہ خلاصہ بیان ہے۔ جن چھ سو مسہلوں کا نام کیا گیا ہے۔ ان سب کا اس ادھیائے میں مختصر طور پر ذکر کیا گیا ہے۔ کلپ ستھان کے بارہویں ادھیائے میں بالتفصیل بیان کیا جائے گا۔

راڑے سے ایک سو تینتیس ۱۳۳ قسم کے مسہل بنتے ہیں۔

جی موت سے انتالیس ۳۹ قسم کے مسہل تیار ہوتے ہیں۔

کڑوی توبنی سے پینتالیس ۴۵ قسم کے جلاب بنائے جاتے ہیں۔

دھامار گو توری سے ساٹھ ۶۰ قسم کے مسہل بنتے ہیں۔

اندر جو اٹھارہ ۱۸ مسہلوں میں پڑتا ہے۔

کرت وید من توری سے ساٹھ قسم کے۔ اور تربد سیاہ سے ایکسو دس قسم کے۔ املتاس سے بارہ طرح کے۔ لودھ سے سولہ قسم کے۔ تھوہر سے بیس قسم کے۔ ساتلا اور سکھنی سے اُنتالیس قسم کے۔ اور دنتی و دردنتی سے اڑتالیس قسم کے جلاب بنتے ہیں۔ اس تفصیل کے مطابق مسہلوں کے یہ چھ سو نسخے ہیں۔

مسہلوں کے چھ ماخذ (آشرے سنھان) یہ ہیں

دودھ۔ جڑھ۔ چھال۔ پتے۔ پھول اور پھل۔

ذائقے کے لحاظ سے کاڑھے پانچ طرح کے ہوتے ہیں۔ میٹھے۔ کھٹے۔ کڑوے۔ چرپرے اور کسیلے۔

کاڑھوں کے تیار کرنے کی پانچ ترکیبیں ہیں۔ سورس۔ کلک۔ شرت۔ شیت اور پھانٹ

سورس۔ دبا کر یا رگڑ کر کسی دوا کا رس نکالنے کو کہتے ہیں۔

کلک۔ جب رس سمیت کسی دوا کو کوٹ لیا جاتا ہو تو اُسے کلک یا لگدا کہا جاتا ہے

شرت۔ جب کسی دوا کو پانی کے ساتھ آگ پر خوب جوش دیا جائے۔ اور پھر نیچے اتار کر کسی موٹے کپڑے سے چھان لیا جائے۔ اُسے شرت یا جوشاندہ کہتے ہیں۔

شیت۔ دوا کو شام کے وقت ٹھنڈے پانی میں بھگو کر صبح کے وقت چھان لینے سے جو پانی نکلتا ہے۔ وہ شیت کہلاتا ہے۔

پھانٹ۔ گرم پانی میں دوا کو بھگو کر ہاتھوں سے ملکر چھان لینا پھانٹ یا خیساندہ کہلاتا ہے۔

یہ کاڑہے مندرجہ صدر ترتیب کے ساتھ ایک دوسرے سے طاقتور ہوتے ہیں۔ یعنی سودرس کلک سے کلک شرت سے۔ شرت شیت سے۔ اور شیت پھانٹ سے طاقتور ہوتا ہے۔

یہ کاڑہے مریض کی طاقت کا لحاظ رکھکر استعمال کرائے جاتے ہیں۔ نہ کہ انہیں تمام امراض میں یکجا استعمال کیا جاتا ہے۔

پچاس مہاکشاؤں کا اشارہ جو ذکر اوپر آیا ہے۔ اُنکا مختصر بیان نیچے درج کیا جاتا ہے۔

مہاکشائے کھٹک[1] — (۱) جیونیہ۔ زندگی بڑہانے والا۔ (۲) ورنگھنیہ موٹا کرنے والا۔ (۳) لیکھنیہ۔ لاغر کرنے والا۔ (۴) بھیدنیہ۔ سُدّے کاٹنے والا۔ (۵) سندھانیہ۔ ٹوٹی ہڈیوں کو جوڑنیوالا۔ (۶) دیپنیہ۔ قوت ہاضمہ بڑہانے والا۔

مہاکشائے چتشک[2] — (۱) بلیہ۔ طاقت بڑہانے والا (۲) ورنیہ۔ رنگ کو خوشنما بنانے والا۔ (۳) کنٹھیہ۔ خوش گلو بنانے والا۔ (۴) ہردیہ۔ دل کو قوت دینے والا۔

دوسرا کھٹک — (۱) ترپتگھن۔ متلی بیہر کردینے والا۔ یا جوع البقر کو روکنے والا (۲) آرشوگھن۔ دافع بواسیر (۳) کشٹ گھن۔ دافع جذام۔ (۴) کنڈوگھن۔ دافعِ خارش۔ (۵) کرمگھن۔ دافع کِرم (۶) وشگھن دافع زہر۔

---

[1] کھٹک سے مراد چھ قسموں کا مجموعہ ہے [2] چتشک سے مراد چھ کاڑوں کے مجموعہ ... کا مجموعہ ہے۔

دوسرا چتشک

(۱) ستنیہ جنن - چھاتیوں میں دودھ پیدا کرنے والا۔
(۲) ستینہ شودھن - چھاتیوں کے دودھ کو صاف کرنیوالا
(۳) شکر جنن - منی پیدا کرنے والا - (۴) شکر شودھن - منی کو صاف کرنیوالا۔

مہاکشائے سیتک[1]

(۱) سینہوپگ - سینہہ کرم[2] کے لیئے فائدہ مند۔
(۲) سویدوپگ - پسینہ لانیوالا - (۳) ومنوپگ - قے لانے والا - (۴) وریچنوپگ - دست لانے والا - (۵) آستھاپنوپگ - آستھاپن[3] کرنے والا - (۶) انوواسنوپگ - انوواسن[4] میں کام آنیوالا - (۷) شروویریچنوپگ - شروویریچن[5] کے لیئے فائدہ مند۔

مہاکشائے ترک[6]

(۱) چھردنگرہن - دافع قے - (۲) ترشنانگرہن - دافع تشنگی - (۳) ہکانگرہن - دافع ہچکی۔

مہاکشائے پنچک[7]

(۱) پرش سنگرہنیہ - پاخانے کے پتلاپن کو دور کرنے والا - (۲) پرش ورجنیہ - پاخانے کی خرابیوں کو دور کرکے رنگ بدلنے والا - (۳) موتر سنگرہنیہ - دافع کثرت البول - (۴) موتر ورجنیہ - پیشاب کا رنگ بدلنے والا - (۵) موتر وریچنیہ - مدر بول - یعنی پیشاب لانے والا۔

۱؎ سات تسموں کا مجموعہ - ۲؎ روغن کے ذریعہ اندرونی لسوں کو تر کرنے کے طریقہ کو سینہن کہتے ہیں - ۳؎ اینما یعنی حقنہ ۴؎ کا ڑہوں وغیرہ سے حقنہ کرنے کو کہتے ہیں۔ ۵؎ سر سے فضول رطوبتوں کا خارج کرنا - ۶؎ تین تسموں کا مجموعہ - ۷؎ پانچ قسموں کا مجموعہ

دوسرا پنچک (۱) کاس ہر۔ دافع کھانسی۔ (۲) شواس ہر۔ دافع دمہ۔ (۳) شوتھ ہر۔ دافع ورم (۴) جوہر۔ دافع بخار۔ (۵) شرم ہر۔ دافع تکان۔

تیسرا پنچک (۱) داہ پرشمن۔ دافع سوزش (۲) شیت پرشمن۔ سردی کو دور کرنیوالا (۳) اُدرد ھپرشمن۔ اُدرد ھ کو دور کرنے والا۔ (۴) انگ مرد پرشمن۔ اعضا شکنی کو دور کرنیوالا۔ (۵) شول پرشمن۔ درد کو دور کرنیوالا۔

چوتھا پنچک (۱) شونت آستھاپن۔ خون کو روکنے والا (۲) ویدنا ستھاپن۔ تکلیف دور کرنیوالا (۳) سنگیا ستھاپن۔ ہوش میں لانیوالا۔ (۴) پرجا ستھاپن۔ اولاد دینے والا۔ (۵) ویا ستھاپن۔ عمر قائم کرنیوالا۔

ہر مہاکشائے کی الگ الگ اقسام

یہ پچاس مہاکشائے ہیں۔ جن کے نام اوپر بیان کئے گئے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کے دس دس جزو ہیں اسطرح سے مہاکشاؤں کی کل پانسو دوائیں ہیں۔ اب الگ الگ ہر ایک کا بیان کیا جائیگا۔

جیونیہ مہاکشائے دشک[۱] جیوک۔ رشبھک۔ میدا۔ مہامیدا۔ کاکولی۔ کھیر کاکولی۔ مدگ پرنی۔ ماش

[۱] پنجابی میں چھباکی بولتے ہیں۔ ۲۔ ۱۲ دس۔ مجموعہ دشک کہلاتا ہے۔ جیوک۔ رشبھک۔ میدا۔ اور مہامیدا۔ دوائیں نہیں ملتیں۔ کاکولی کھیر کاکولی۔ دیکھو صفحہ ۳۶

جیونتی اور ملیٹھی۔ یہ دس جیونیہ مہاکشائے کی چیزیں کہلاتی ہیں۔

ورنگھینہ مہاکشائے دشک کھشیر و واری۔ راج ماش۔ بلا۔ کاکولی کھیرکاکولی۔ مہا بلا۔ گانگیروکی۔ بن کپاس۔ وداری کند۔ اور رشیہ گندھا۔ یہ دس ورنگھینہ مہاکشائے کی چیزیں ہیں

لیکھینہ مہاکشائے دشک موتھا۔ کٹھ۔ ہلدی۔ دار ہلدی۔ بچ۔ اتیس۔ کوڑ۔ چیترک۔ کرنج۔ چوک

یہ دس لیکھینہ مہاکشائے کی چیزیں ہیں۔

بھیدنیہ مہاکشائے دشک ترُبد۔ آک۔ ارنڈ۔ بھلاوہ۔ چترا۔ چتیا۔ کرنجوا۔ سنکھنی۔ کوڑ۔ چوک۔ یہ دس بھیدنیہ مہاکشائے کی چیزیں ہیں۔

سندھانیہ مہاکشائے دشک ملیٹھی۔ گلو۔ پرشنٹ پرنی۔ پاٹھا۔ مجیٹھ موچرس۔ گل دھاوا۔ لودھ۔ پرینگو

حاشیہ متعلقہ صفحہ ۳۴) لہ اسی نام سے کلکتہ میں ملتی ہے۔ لیکن انکی بابت بھی یہ نہیں کہہ سکتے کہ واقعی درست ہے۔ یہ اشٹ ورگ کی چیزیں ہیں۔ اور پہاڑوں میں ہوتی ہیں۔ مگر آیوروید کے تنزل کے بعد انکی کھوج چھوڑ دیگئی اور سستی سے انکی بجائے ویدوں نے آسانی سے ملجانے والی چیزیں استعمال کرنی شروع کر دیں۔ دراصل اشٹ ورگ نہایت ہی قوت رکھنے والی ہیں کہ جنکی تھوڑی مقدار کھانے سے بھی بڑی طاقت آجاتی ہے vitality قائم رہتی ہے۔ انہیں کے کھانے سے رشی لوگ جنگلوں میں رہ سکتے تھے۔ اور مجھے پورا یقین ہے۔ کہ اگر لگاتار کوشش اور کھوج کیجائے تو ضرور دستیاب ہوجائیں آجکل میدا و مہامیدا کی جگہ اور جیوک رشبک کی جگہ وداری کند استعمال کیے جاتے ہیں۔ ۱۲

اور کاپھل ۔ یہ دس سندھانیہ مہاکہنتائے کی چیزیں ہیں۔

دیپنیہ مہاکشائے دشک

پیپلی ۔ پیپلامول ۔ چب ۔ چیتا ۔ سونٹھ ۔ امل بید ۔ کالی مرچ ۔ اجمود ۔ بھلاوے کی گٹھلی ۔ اور ہینگ ۔ یہ دس دیپنیہ مہاکشائے کی چیزیں ہیں۔

بلیہ مہاکشائے دشک

اندرائن ۔ کونچ بیج ۔ مہاشتاور ۔ ستاور ۔ وداری کند ۔ اسگندھ ۔ شالپرنی ۔ کنگی ۔ بلا اور اتی بلا ۔ یہ دس بلیہ مہاکشائے کی چیزیں ہیں۔

ورنیہ مہاکشائے دشک

چندن ۔ کمل کیسر ۔ پدماکھ ۔ خس ۔ ملٹھی ۔ مجیٹھ ۔ سارِوا ۔ وداری کند ۔ بالچی اور کھبل گھاس ۔ یہ دس ورنیہ مہاکشائے کی چیزیں ہیں۔

کنٹھیہ مہاکشائے دشک

سار وا ۔ ایکھ کی جڑ ۔ ملٹھی ۔ پیپلی ۔ دواکھ ۔ وداری کند ۔ کاپھل ۔ ہنس پاد ۔ بڑی کنڈیاری اور چھوٹی کنڈیاری ۔ یہ دس کنٹھیہ مہاکشائے کی چیزیں ہیں۔

ہردیہ مہاکشائے دشک

آم ۔ آمڑا ۔ ڈھیو ۔ کرونڈا ۔ سماق دانہ ۔ امل بید ۔ کبل (چھوٹا بیر) بدر (بڑا بیر) انار اور بجورا ۔ یہ ہردیہ مہاکشائے کی چیزیں ہیں۔

ترپتگھن مہاکشائے دشک

سونٹھ ۔ چیتا ۔ چب ۔ وائوڑنگ مورواں ۔ گلو ۔ بچ ۔ موتھا ۔ پیپلی اور پٹول ۔ یہ دس ترپتگھن مہاکشائے کی چیزیں ہیں۔

ارشوگھن مہاکشائے دشک اندرجو۔ بل۔ چیتا۔ سونٹھ۔ اتیس۔ ہرڑ۔ جوآہاں۔ دارہلدی۔ بچ[1] چب۔ یہ دس ارشوگھن مہاکشائے کی چیزیں ہیں۔

کشٹگھن مہاکشائے دشک کتھا۔ ہرڑ۔ آملہ۔ ہلدی۔ بھلاوہ۔ سیتونا۔ املتاس۔ کنیر۔ واوڑنگ۔ چنبیلی کی تازہ کونپل۔ یہ دس کشٹ گھن مہاکشائے کی چیزیں ہیں۔

کنڈوگھن مہاکشائے دشک سرخ چندن۔ خس۔ املتاس۔ کرنجوا۔ نیم۔ اندرجو۔ سرسوں۔ ملٹھی۔ دارہلدی اور موتھا۔ یہ دس کنڈوگھن مہاکشائے دشک کی چیزیں ہیں۔

کرمگھن مہاکشائے دشک سہانجنا۔ کالی مرچ۔ تھوہر۔ کیمک۔ واوڑنگ۔ سنبھالو۔ اونگا۔ بھکرا۔ موسنک پرنی اور دودھ پرنی[2]۔ یہ دس کرمگھن مہاکشائے دشک کی چیزیں ہیں۔

وِشگھن مہاکشائے دشک ہلدی۔ مجیٹھ۔ راسنا۔ الائچی خورد۔ انت مول۔ چندن۔ نرملی۔ سرس۔ سنبھالو اور لسوڑا۔ یہ دس وِشگھن مہاکشائے کی چیزیں ہیں۔

ستنیہ جنن مہاکشائے دشک خس۔ شالی چاول۔ ساٹھی چاول۔ گنے کی جڑ۔ مونج کی جڑ[3]۔ کشا[4]

---

[1] موسنک پرنی کی ایک قسم ہے ۱۲۔ [2] ایک قسم کی نرم سی دوب ہوتی ہے ۱۲۔

کاہی۔ گندرا کی جڑھ۔ اتکٹ[1] کی جڑھ۔ کھوی گھاس۔ یہ دس ستینہ جنن مہا کشائے کی چیزیں ہیں۔

ستینہ شودھن مہاکشائے دشک باٹھا۔ سونٹھ۔ دیودارو۔ موتھا موروا۔ گلو۔ اندرجو۔ چرائتا۔ کٹکی۔ اور اننت مول یہ دس ستینہ شودھن مہاکشائے کی چیزیں ہیں۔

شکر جنن مہاکشائے دشک جیوک۔ رشبھک۔ کاکولی۔ کھیر کاکولی۔ مُدگ پرنی۔ ماش پرنی۔ میدا۔ مہا میدا۔ باندا بانجھڑ اور کاکڑا سنگی۔ یہ دس شکر جنن مہاکشائے کی چیزیں ہیں۔

شکر شودھن مہاکشائے دشک کٹھ۔ ایلوا۔ کائپھل۔ سمندر جھاگ کدمب کا گوند۔ کاہی کی جڑھ۔ تال مکھانہ۔ گنّے کی جڑھ۔ درخت اگست کے پھول۔ اور خس۔ یہ دس شکر شودھن مہاکشائے کی چیزیں ہیں۔

سنیہو پگ مہاکشائے دشک داکھ۔ ملیٹھی۔ گلوئے۔ میدا۔ سیالی کاکولی۔ کھیر کاکولی۔ جیوک۔ جیونتی۔ اور شال پرنی۔ یہ دس سنیہو پگ مہاکشائے کی چیزیں ہیں۔

سویدنو پگ مہاکشائے دشک سہانجنا۔ ارنڈ۔ آک۔ وِش کھپرا۔ سانٹھ جو۔ تل۔ کلتھی۔ ماش۔ اور بیر۔ یہ دس

---

[1] اس کا دوسرا نام سر ہے۔ جو ایک قسم کا گھاس ہوتا ہے۔ ۱۲

[2] ایک قسم کا پودا ہوتا ہے۔ جو درختوں کے اوپر لگتا ہے۔ ۱۲

سو یدنو پگ مہاکشائے کی چیزیں ہیں۔

ومنو پگ مہاکشائے دشک شہد۔ ملٹھی۔ کچنار۔ لسوڑا۔ کدمب جل بید۔ کند وری رشن لپٹیپی۔

آک اور اونگا۔ یہ دس منو پگ مہاکشائے کی چیزیں ہیں۔

وریچنو پگ مہاکشائے دشک داکھ۔ گنبھاری۔ فالسہ۔ ہرڑ۔ آملہ بہیڑا۔ کبل (چھوٹا بیر) بدر (بڑا بیر)

کرکندو۔ (جھاڑی کا بیر) اور پیلو یہ دس وریچنو پگ مہاکشائے کی چیزیں ہیں۔

آستھاپنو پگ مہاکشائے دشک تربد۔ بل۔ پیپلی۔ کٹھ۔ سرسوں۔ بچ۔ اندرجو۔ سونف۔ ملٹھی اور

راڑا۔ یہ آستھاپنو پگ مہاکشائے کی چیزیں ہیں۔

انو واسنو پگ مہاکشائے دشک راسنا۔ دیودارو۔ بل۔ راڑا۔ سونف دنتی کھیرا۔ لال ساٹھی۔ بھکڑا۔ ارنی۔

اور شیوناک۔ یہ دس انو واسنو پگ مہاکشائے دشک کی چیزیں ہیں۔

شرو ریچنو پگ مہاکشائے دشک ال کنگنی۔ نک چھکنی۔ مرچ۔ پیپلی۔ وڑنگ۔ سہانجنا۔ سرسوں۔ تخم

اونگا۔ اپراجتا کے بیج۔ اور مہاشونیا۔ یہ دس وریچنو پگ مہاکشائے کی

چیزیں ہیں۔

چھرد نگرہن مہاکشائے دشک جامن کے پتے۔ آم کے پتے۔ بجورا کھٹے بیر۔ انار۔ جو۔ ملٹھی۔ خس۔ مٹی

اور دھان کی کھیلیں۔ یہ دس چھردِ نگرہن مہاکشائے کی چیزیں ہیں۔

ترشنا نگرہن مہاکشائے دشک

سونٹھ۔ جواہاں۔ موتھا۔ پت پاپڑا چندن۔ چرائتا۔ گلو۔ مشک بالا۔ دھنیا

اور پٹول۔ یہ دس نگرہن مہاکشائے کی چیزیں ہیں۔

ہکا نگرہن مہاکشائے دشک

کچور۔ پوہکر مول۔ بیر کی گٹھلی چھوٹی کنڈیاری۔ بڑی کنڈیاری۔ باندا ہرڑ

پیپلی۔ جواہاں۔ اور کاکڑاسینگی۔ یہ دس ہکا نگرہن مہاکشائے کی چیزیں ہیں۔

پریش سنگرہن مہاکشائے دشک

پرینگو۔ اننت مول۔ آم کی گٹھلی شیوناک لودھ۔ موچرس۔ لاجونتی کنل دھاوہ

بھرنگی اور پدم کیسر۔ یہ دس پریش سنگرہن مہاکشائے کی چیزیں ہیں۔

پریش ورجنیہ مہاکشائے دشک

درخت جامن کی چھال۔ درخت شلکی کی چھال۔ کوہیج بیج۔ ملیٹھی۔ سیمر۔ سرل

گوند۔ جلی ہوئی مٹی۔ روداری کند۔ نیلوفر۔ اور تل کی گری۔ یہ دس پریش ورجنیہ مہاکشائے کی چیزیں ہیں۔

موتر سنگرہن مہاکشائے دشک

جامن۔ آم۔ پاکڑ۔ بڑ۔ آمڑا۔ گولر۔ پیپل بھلاوہ۔ کچنار اور خیر۔ یہ دس موتر

سنگرہن مہاکشائے کی چیزیں ہیں۔

موتر ورجنیہ مہاکشائے دشک

باندا۔ بھکڑا۔ اگست درخت کے پھول ہل ہل۔ پکھان بھید۔ دوب۔ کشا۔ کاہی

گندرا۔ اور اتکٹ مول۔ یہ دس موتر ورجینیہ مہاکشائے کی چیزیں ہیں۔

موتر ورجینیہ مہاکشائے دشک
پدم۔ نیلو فر نلنی کمد سوگندھک۔ پنڈریک شت پتر ملٹھی۔ پرنیگو اور

گل دھاوا۔ یہ دس موتر ورجینیہ مہاکشائے کی چیزیں ہیں۔

کاس ہر مہاکشائے دشک
داکھ۔ ہرڑ۔ آملہ۔ پیپلی۔ درالبھا۔ کاکڑا سینگی۔ کیٹھی رینلی سانٹھ۔ پنرواا۔ اور

بھوآملی۔ یہ دس کاس ہر مہاکشائے کی چیزیں ہیں۔

شواس ہر مہاکشائے دشک
کچور۔ پوہکر مول۔ امل بید۔ الائچی خورد ہینگ۔ اگر تلسی۔ بھوآملی جیونتی اور

گرنتھی پرن۔ یہ دس شواس ہر مہاکشائے کی چیزیں ہیں۔

شوتھ ہر مہاکشائے دشک
پاٹلا۔ ارنی۔ بل۔ شیوناک گنبھاری چھوٹی کنڈیاری۔ بڑی کنڈیاری۔

شال پرنی۔ پرشٹ پرنی اور بھکرٹا۔ یہ دس شوتھ ہر مہاکشائے کی چیزیں ہیں۔

جور ہر مہاکشائے دشک
نشاروا۔ کھانڈ۔ پاٹھا۔ مجیٹھ۔ داکھ۔ پیلو فالسہ۔ ہرڑ۔ آملہ۔ اور بہیڑا۔ یہ دس جور ہر

مہاکشائے کی چیزیں ہیں۔

شرم ہر مہاکشائے دشک
داکھ۔ کھجور۔ چرونجی۔ انار۔ بھگواڑہ۔ فالسہ۔ گنا۔ جو۔ اور ساٹھی چاول۔

یہ دس شرم ہر مہاکشائے کی چیزیں ہیں۔

داہ پرشمن مہاکشائے دشک دہانوں کی کھیل۔ چندن۔ گنبھاری کے پھل۔ ملٹھی۔ کھانڈ۔ نیلوفر۔ خس۔ اننت مول۔ گلو۔ اور مشک بالا۔ یہ دس داہ پرشمن مہاکشائے کی چیزیں ہیں۔

شیت پرشمن مہاکشائے دشک تگر۔ اگر۔ دھنیا۔ سونٹھ۔ اجوائن۔ بچ۔ کنڈیاری۔ ارنی۔ شیوناک اور گمہ۔ یہ دس شیت پرشمن مہاکشائے کی چیزیں ہیں۔

اُدردھ پرشمن مہاکشائے دشک تیند واجردنجی۔ بیر۔ خیر۔ کھید۔[1] ستون سال۔ ارجن۔ اسن اور اری مید۔ یہ دس اُدردھ پرشمن مہاکشائے کی چیزیں ہیں۔

انگ مرد پرشمن مہاکشائے دشک وداری کند۔ پرشنٹ پرنی۔ بڑی کنڈیاری۔ ارنڈ۔ کاکولی چندن۔ خس۔ چھوٹی الائچی اور ملٹھی۔ یہ دس انگ مرد پرشمن مہاکشائے کی چیزیں ہیں۔

شُول پرشمن مہاکشائے دشک پیپلی۔ پیپلامول۔ چب۔ چیتا۔ سونٹھ مرچ۔ اجمود۔ اج گندہ۔ زیرہ اور تھوہر۔ یہ دس شُول پرشمن مہاکشائے کی چیزیں ہیں۔

شونت ستھاپن مہاکشائے دشک شہد۔ ملٹھی۔ ناگ کیسر۔ موچرس ٹھیکرا۔ لودھ۔ گیرو۔ پدینگو۔

---

[1] اس سے سفید رنگ کا کتھہ نکلتا ہے۔ ۱۲

کھانڈ اور دھان کی کھیل۔ یہ دس شونت آستھاپن مہاکشائے کی چیزیں ہیں۔

ویدناستھاپن مہاکشائے دشک

سال۔ کایپھل۔ کدمب۔ پدماک کمل کیسر۔ موچرس۔ سرس۔ بید۔ ایل بالک۔ اور اشوک۔ یہ دس ویدناستھاپن مہاکشائے کی چیزیں ہیں۔

سنگیاستھاپن مہاکشائے دشک

ہینگ۔ کایپھل۔ اری مید بچ۔ گرنتھی پرن۔ برہمی۔ جٹاماسی۔ گوگل۔ اشوک۔ اور کوٹ۔ یہ دس سنگیاستھاپن مہاکشائے کی چیزیں ہیں۔

پرجاستھاپن مہاکشائے دشک

اندرائن۔ برہمی۔ شتاور مہاشتاور۔ پاٹلا۔ گلو۔ ہرڑ کوٹ۔ کھرہٹی۔ اور پرینگو۔ یہ دس پرجاستھاپن مہاکشائے کی چیزیں ہیں۔

ویاستھاپن مہاکشائے دشک

گلو۔ ہرڑ۔ آملہ۔ راسنا۔ شونت اپراجت۔ جیونتی۔ شتاور۔ منڈوک پرنی۔ شال پرنی اور پنرو۔ یہ دس ویاستھاپن مہاکشائے کی چیزیں ہیں۔

مندرجہ صدر سطور کے مطابق پانسو کشائے (کاڑھے) اور پچاس مہا کشائے (بڑے کاڑھے) ہیں۔ مہاکشائیوں کے نام ہی اوپر بیان کئے جاچکے ہیں۔ اگر انہیں پوری تفصیل سے بیان کیا جاتا۔ تو یہ بیان ناپیدا کنار بن جاتا۔ اور اگر بالکل اختصار سے کام لیا جاتا۔ تو مبتدیوں کے لئے بہت مشکل بن جاتی۔ ان کی سمجھ میں آنا محال تھا۔ اس لئے نہ ہی طوالت سے کام

لیا گیا ہے۔ اور نہ ہی اختصار سے۔ بلکہ تفصیل با لاجمال پر عمل کیا گیا ہے۔ یہ
بیان مبتدیوں کے لئے بھی مفید ہے۔ اور منتہی بھی اس سے بہت کچھ فائدہ
اٹھا سکتے ہیں۔ کیونکہ وہ اپنی سمجھ اور تجربے سے کام لے کر اس میں سے وہ باتیں
بھی نکال سکتے ہیں۔ جو بخوف طوالت درج نہیں کی گئیں۔ جب بھگوان اتری
کمار یہاں تک کہہ چکے۔ تو اگنی ویش نے سوال کیا۔

بھگوان! آپ نے جو پانسو کشائے[1] بیان کئے۔ وہ تعداد میں پورے
پانسو نہیں ہیں۔ کیونکہ ایک ہی چیز کا نام بار بار کئی مہاکشا ئیوں میں آیا ہے
اس کے جواب میں بھگوان اتری کمار نے فرمایا۔ اگنی ویش۔! سمجھدار آدمی
ایسا اعتراض نہیں کرتے۔ کیونکہ ایک ہی چیز الگ الگ خواص رکھنے کے سبب
الگ الگ ناموں سے پکاری جاتی ہے۔

میں تمہیں ایک مثال سناتا ہوں۔ غور سے سنو! ایک آدمی بہت سے
کام کرنے کی قابلیت رکھتا ہے۔ وہ ان مختلف کاموں کا فاعل ہونے کی وجہ
سے مختلف ناموں سے پکارا جاتا ہے۔ اسی طرح سے دواؤں کو بھی سمجھنا
چاہیئے۔ اگر کوئی دوائی تمام گنوں میں پوری ملجائے۔ جو ہر جگہ برتی جا سکے
تو ایسا کون شخص ہے۔ جو دوسری چیزوں کو یاد کرنے یا اپنے شاگردوں
کو بتانے کی بیفائدہ کوشش کرے۔

خلاصہ ادھیائے

ورچن تعداد میں چھ سو ہیں۔ جو جن چیزوں سے
بنائے جاتے ہیں۔ ان کے نام اس ادھیائے

---

[1] کشائے سے مراد کاڑھے کی اشیاء سمجھنی چاہیئے۔ ۱۲

میں خلاصتہً بیان کئے گئے ہیں۔ ان وریچنوں کے چھ آشرے ستھان (ماخذ) ہیں۔ انہیں رس[1] کہا جاتا ہے۔ ان میں سے نمکین کو چھوڑ کر باقی کے پانچوں کو کشائے کہتے ہیں۔ اس سبب سے کشائے بلحاظ ذائقہ پانچ طرح کے ہیں۔

مہاکشائے پچاس قسم کے بیان کئے گئے ہیں۔ ان کے الگ الگ اجزا ہی جن کی تعداد پانسو ہے۔ بیان ہوچکے ہیں۔ ان کے خواص وعلامات کا الگ الگ مفصل بیان فضول ہے۔ بیلہ یوں کے لئے اتنی تفصیل ہی کافی ہے۔ پچاس مہاکشائے ایسی ترتیب سے بیان کئے گئے ہیں کہ مبتدیوں کو ان کے استعمال کا پتہ لگ جائے۔ اور منتہی اپنی تیز بدہی کے سبب اس سے استفادہ کرسکیں۔

جو شخص دوائیوں کا بیرونی اور اندرونی استعمال جانتا ہے۔ اور انہیں کم وبیش یا علیحدہ کرکے استعمال کرنا سمجھتا ہے۔ وہی ویدوں میں سب سے اچھا وید ہے۔

پانچواں ادھیائے

ماترا اشت (مقدار غذا)

بھگوان اترے کمار بولے۔ اب ہم خوراک کی مقدار کا بیان کرتے ہیں

---

[1] میٹھا۔ کھٹا۔ کڑوا۔ کسیلا۔ نمکین۔ اور چرپرا۔ یہ چھ رس یا ذائقے کہلاتے ہیں۔ ۱۲

ہر شخص کو مناسب ہے۔ کہ مقدار مقرّرہ سے کم وبیش خوراک نہ کھائے جس کا اندازہ معدے کی قوت ہاضمہ کی کمی بیشی پر منحصر ہے۔ یعنی کھانا اتنا کھانا چاہئے جو طبیعت میں کسی قسم کی خرابی نہ پیدا کر سکے۔ اور وقت مناسب کے اندر ہضم ہو جائے۔ اس غذا کو "ماترا پرمان" کہا جاتا ہے۔

کھانے کی چیزیں

شالی چاول۔ ساٹھی چاول۔ مونگ۔ لوا۔ سفید تیتر۔ کالا ہرن۔ ششش[1]۔ خرگوش[2] اور شمبر[3] کے گوشت اگرچہ زود ہضم ہیں۔ مگر مقررہ مقدار کے موافق ہی کھانے چاہئیں باریک آٹے (میدے) کی روٹی۔ اکشو وکار[4]۔ کھیر وکار۔ ماش۔ آنوپ[5] دیشی جانوروں کا گوشت پانی میں رہنے والے جانوروں کا گوشت۔ اگرچہ ثقیل اور دیر ہضم ہیں۔ تاہم ان کا استعمال بھی مقررہ مقدار کے موافق ہی کیا جا سکتا ہے۔

لطیف و ثقیل غذا کے اوصاف

جن اشیاء کو اوپر لطیف و ثقیل بیان کیا گیا ہے۔ وہ بے سبب نہیں ہیں۔ بلکہ لطیف اشیاء میں اور اگنی کا عنصر بکثرت ہوتا ہے۔ ایسا ہی ثقیل اشیاء میں پرتھوی اور سوم (سردی) کا گن زیادہ ہوتا ہے۔

یہی سبب ہے کہ لطیف اشیاء اپنے طبعی خواص کی وجہ سے آگ بڑھاتی ہیں۔ اور پیٹ بھر کر کھانے سے پر بھی بہت کم خرابی پیدا کرتی ہیں۔

[1] و [2] و [3] ہرنوں کی مختلف قسموں کے نام ہیں۔ [4] گڑ۔ شکر۔ کھانڈ۔ اور ان سے تیار کردہ مٹھائیوں کو کہتے ہیں۔ [5] دہی۔ ملائی۔ ربڑی۔ کھویا سے مراد ہے یعنی دودھ کے متعلقات۔ [6] یعنی وہ جانور جو خشکی اور تری دونوں کو پسند کرتے ہیں۔ مثلاً بھینس۔

لیکن ثقیل اشیا انکے خلاف خواص رکھنے کی وجہ سے آگ کو کم کرتی ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ انکا پیٹ بھر کر کھانا بہت سی خرابیاں پیدا کر دیتا ہے۔ اگر آدمی ورزش کرتا ہو۔ اور طاقت ہاضمہ بہت تیز ہو۔ تو کوئی ہرج نہیں ہے[1]

خوراک اس لئے غذا کی مقدار معدے کی قوت پر منحصر ہے۔ یعنی جتنا ہضم ہو سکے اتنا ہی کھانا چاہیئے۔

ہر قسم کی ثقیل اشیا اس قدر مقدار میں کھانی چاہئیں کہ بھوک کا چوتھا یا نصف حصہ باقی رہے۔ لطیف اشیاء کا بھی پیٹ بھر کر کھانا اسلئے مناسب ہے۔ کہ معدے کی قوت بنی رہے۔

مقدار کے موافق کھایا ہوا کھانا طبیعت میں کوئی خرابی پیدا نہیں کرسکتا۔ بلکہ کھانے والے کے جسم میں طاقت پیدا کرتا ہے۔ اور اسے خوبصورت بناتا ہے۔ نیز جسمانی اور روحانی راحت دیتا اور عمر کو لمبا کرتا ہے۔

کھانا کھانے کے بعد کوئی چیز نہ کھانی چاہیئے۔ ثقیل اشیا (جیسے میدے کی کچوریاں۔ پوریاں۔ بڑے وغیرہ بھونے ہوئے چاول۔ چڑوے وغیرہ بھوک ہونے پر بھی خاص مقدار سے زیادہ نہیں کھانے چاہئیں۔

سوکھے گوشت۔ سوکھے ساگ۔ کمل کند اور بھسے کے کھانے کی عادت نہ ڈالنی چاہیئے۔ کیونکہ یہ ثقیل چیزیں ہیں۔

---

[1] مراد یہ کہ جو آدمی ورزش کرتا ہے۔ اُسے پیٹ بھر کر ثقیل کھانا بھی کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ نوشیرواں نے ایک دفعہ اپنے وزیر سے دریافت کیا تھا کہ کونسی تدبیر ہے۔ جس سے جسم تندرست رہے۔ اور عمر لمبی ہو جائے۔ اس نے جواب دیا۔ کہ ورزش اور کم خوری۔ ۱۲

اور بیماری سے لاغر ہونے والے کسی جانور کا گوشت نہ کھانا چاہیئے۔ کورچکا[51] - کلاٹ[52]
سور کا گوشت۔ گائے کا گوشت۔ بھینس کا گوشت۔ مچھلی۔ دہی۔ ماش اور لوک[53]
نہ کھانا چاہئیں۔

ساٹھی چاول۔ شالی چاول۔ مونگ۔ سیندھا نمک۔ آملہ۔ جو۔ انتریکش جل[54]
دودھ گھی جنگلی جانوروں کا گوشت۔ اور شہد کا ہر روز استعمال کرنا چاہیئے
وہ خوراک ہر روز کھانی چاہیئے۔ جس سے صحت قائم رہے۔ اور جو روگوں کو
پیدا نہ ہونے دے۔

حفظ صحت کے لئے روزانہ ہدایات

اب ہم جسم کی صحت کی حفاظت کے لئے ضروری امور مثلاً سرمہ لگانے
وغیرہ کے فوائد بیان کرتے ہیں۔

سرمے کے فوائد۔ سوویرانجن[55] (سرمہ) آنکھوں کے لئے نہایت مفید چیز
ہے۔ اسلئے اسے دونوں آنکھوں میں لگانا چاہیئے۔ ہر پانچویں یا آٹھویں رات
کو آنکھوں میں سے پانی نکالنے کے لئے رسونت ڈالنی چاہیئے۔ ایسا کرنے وا

---

[51] کورچکا - پھٹا ہوا دودھ۔

[52] بنا ہوا جمایا ہوا دودھ۔

[53] جو ایک مشہور اناج ہے۔

[54] وہ پانی جو مینہ برستے میں زمین پر پڑنے سے پہلے ہی جمع کرلیا جائے۔

[55] ڈاکٹر ہنٹر صاحب لکھتے ہیں کہ سوویرانجن دریائے سندھ کے کنارے کے متصل
صوبہ سوویر کے پہاڑوں میں ملتا ہے۔

آدمی کی آنکھوں کو کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی۔ خصوصاً "شلیشما"[له] کا تو خوف ہی نہیں رہتا۔

دن میں کبھی تیز سرمہ نہ لگانا چاہئے۔ کیونکہ پانی کے نکل جانے سے بصارت کمزور ہو کر سورج کی تیزی نہیں سہار سکتی۔ اسی سبب سے آنکھوں کا پانی رات کو ہی خارج کرنا چاہئے

"شلیشما" کو دور کرنیوالے سب عمل بصارت کو صاف کر کے بڑھا دیتے ہیں جس طرح سونے چاندی کے میلے زیور۔ تیل۔ کپڑا۔ بال اور دیت وغیرہ سے دھل کر چمکنے لگتے ہیں۔ ویسے ہی انسان کی آنکھیں سرمہ لگانے سے آشچیوتن (آنکھ میں دوا ٹپکانا) وغیرہ ڈالنے سے صاف ہو جاتی ہیں۔ اور بصارت بھی ایسی صاف ہو جاتی ہے۔ جیسے صاف آسمان میں صاف چاند دکھائی دیتا ہے۔

دھوم پان[ٹه] کی تدبیر ۔ رینکا۔ پرینگو۔ کلونجی۔ کیسر۔ نکھی۔ بالا۔ چندن تیج پات۔ دارچینی۔ الائچی۔ اُشیر۔ پدماکھ۔ دھیایک۔ ملٹھی۔ بالچھڑ۔ گوگل۔ اگر۔ کھانڈ۔ بڑ کی چھال۔ لودھ کی چھال۔ کیوٹی موتھا۔ رال۔ موتھا جیس چھیلیرا۔ کنول۔ نیلوفر۔ شال زیاس۔ شلئی۔ اور گرنتھ پرنی۔ ان سب دواؤں کو پیس کر ایک سرکنڈے پر جو بھر موٹا لیپ کر دیں۔ اس بتی کی موٹائی انگوٹھے کے برابر اور لمبائی آٹھ انگل سے زیادہ نہ ہونی چاہئے۔ جب لیپ سوکھ جائے تو سرکنڈے کو بیچ میں سے نکال لیں۔ اور اسے گھی چپڑ دیں۔ پھر اس بتی کو دھوان

له یعنی کف جس کے بڑھنے سے آنکھ میں موتیا بند وغیرہ ہو جاتا ہے۔

ٹه دھوان کا دھواں منہ کے ذریعے اندر لینا۔ حقہ کشی یا سگرٹ کے ذریعے سے۔

کی نلی (نے) میں لگالیں۔ اور اسکے ایک سرے پر آگ لگاکر منہ سے رونزدھو
پان کیا کریں۔ اسے "پرایوگکی دھومر پان" کہتے ہیں۔ چربی۔ گھی۔ موم۔ اور
"جیونیہ مہاکشائے دشک" کی دسوں چیزیں لیکر مندرجہ بالا ترکیب سے بتی بنا
لیں۔ اور دھوم پان کریں۔ اسے "سنیہکی دھومر پان" کہتے ہیں۔
شویت اپراجتا۔ مال کنگنی۔ ہڑتال۔ منسل۔ اگر اور تیج پات وغیرہ خوشبو
دواؤں کی پہلے کہی ترکیب سے بتی بنالیں۔ اور دھوم پان کریں۔ اس سے شرہ
ویریچن ہوتا ہے۔

دھوم پان کے فوائد گرانی جسم۔ سر درد۔ بگڑا ہوا زکام۔ آدھا سیسی
درد کان۔ درد چشم۔ کھانسی۔ ہچکی۔ دمہ۔ گلے کا بیٹھ جانا۔ دانتوں کی کمزوری
کان بہنا۔ ناک بہنا۔ آنکھوں سے پانی ٹپکنا۔ قوت شامہ کا زائل ہو جانا۔ گندہ
دہنی۔ درد دانت۔ اروچی۔ جبڑوں کا جکڑ جانا۔ گردن کا اکڑ جانا۔ خارش
کرمی روگ۔ بھس۔ کف سراو۔ آواز کا بگڑ جانا۔ گل شنڈی۔ اُپ جیبھکا۔ گنج
بالوں کا زرد پڑ جانا۔ بالوں کا گرنا۔ چھینکیں بکثرت آنا۔ اونگھ۔ بدھی موہ اور
کثرت خواب یہ سب بیماریاں دھوم پان سے دور ہو جاتی ہیں۔ بال مضبوط

[۵۱] جو لوگ کہتے ہیں۔ کہ مشہور سیاح کولمبس نے امریکہ والوں سے تمباکو پینا سیکھا تھا۔ اور سگرٹ
یا سگار یورپ والوں کی ایجاد ہیں۔ انہیں اس مقام کو غور کے ساتھ پڑھنا چاہیئے۔ کہ
ہندو لاکھوں برس پہلے دھوم پان کی ترکیب سے واقف تھے۔ اور یقیناً یہیں سے یہ
ترکیب امریکہ کو گئی تھی۔ کیونکہ ہندوؤں کا امریکہ کے ساتھ گہرا تعلق تھا۔ یہ لوگ وہاں
ہمیشہ جاتے آتے رہتے تھے۔ ارجن کی جو شادی پاتال دیش کے راجہ ناگ کی لڑکی سے
ہوئی تھی۔ وہ ایک مشہور تاریخی واقعہ ہے جو ہمارے دعوے کا کافی ثبوت ہے ✦

ہو جاتے ہیں۔ پیشانی طاقتور ہو جاتی ہے۔ تمام اندریوں کو قوت ملتی ہے اور
آواز بلند ہو جاتی ہے۔

مندرجہ بالا دھوم پان کرنے سے جس شخص کا ماتھا سُرخ ہو جاتا ہے۔ وہ
جترو ہڈی کے اوپر کے اعضا میں وات اور کف سے پیدا ہونے والے جملہ امراض
سے بچا رہتا ہے۔

دھوم پان کا وقت۔ دھوم پان کے دن میں آٹھ وقت ہیں۔ جنہیں
کف اور وات سے پیدا ہونے والے امراض بڑھ جاتے ہیں۔ یعنی غسل کرنے۔ کھا
کھانے۔ لیکھن کرم کرنے۔ چھینکیں لینے۔ داتن کرنے۔ نسیہ کرم کرنے۔ سرمہ لگا
اور سونے کے بعد داناوید ان آٹھ وقتوں میں دھوم پان کی اجازت دیتے ہیں
ان ہدایات پر عمل کرنے سے جترو ہڈی سے اوپر پیدا ہونے والے وات اور
کف کے امراض سے بچا رہتا ہے۔ ان آٹھ وقتوں میں سے ہر وقت میں تین بار
سے زیادہ دھوم پان نہ کرنا چاہئے۔

اگرچہ دھوم پان کے آٹھ وقت بیان کئے گئے ہیں۔ لیکن عقلمند کو پرایوگک
دھوم دن میں دو دفعہ سنیہک دھوم دن میں ایک دفعہ اور ویرچن دھوم دن
تین یا چار دفعہ سے زیادہ نہ پینا چاہیئے۔

آٹھ وقت کا تعین مرض کی زیادتی کے لئے ہے۔

دل۔ گلے اور اندریوں کا صاف ہونا۔ سر کا ہلکا پن۔ اور وات وغیرہ دوشوں
کی شانتی۔ یہ علامات ٹھیک دھوم پان کی ہیں۔ یعنی دھوم پان کرنے کے بعد
ان علامات کا ہونا ظاہر کرتا ہے کہ دھوم پان باوقت اور ٹھیک ہوا ہے۔
بے وقت اور مقدار سے زیادہ پینا بہرا۔ اندھا اور گونگا بنا دیتا ہے۔ رکت پت

میں مبتلا کردیتا ہے اور دوّار مرد (سر میں چکر آنا) کی بیماری پیدا کردیتا ہے۔
دھوم پان سے پیدا ہونے والے امراض میں گھی کا پینا۔ نسوا لینا سرمہ لگانا۔ اور
ترپن کرم فایدہ مند ہیں۔ یعنی جب وات پت کا بگاڑ ہو تو سینہن کرنا چاہئے۔
رکت پت میں شیت کا عمل اچھا رہتا ہے۔ اور کف پت میں روکھشن کریا
کرنی چاہئے۔

اب اُن اشخاص کا بیان کیا جاتا ہے جنہیں دھوم پان سے احتراز کرنا
چاہئے۔ جلاب لینے والے کو۔ وستی کرم کرانے والے کو۔ خونی امراض کے
مریض کو۔ جسے زہر دیا گیا ہو اُسے غمگین کو۔ حاملہ عورت کو۔ شراب پیئے ہوئے کو
غصیلے آدمی کو۔ پت روگی کو۔ اور رات بھر کے جاگنے والے کو۔ ہرگز ہرگز دھوم پان
نہ کرنا چاہئے۔

غشی۔ شک۔ پیاس۔ لاغری۔ اور کھبت روگ۔ میں بھی دھوم پان
کرنا منع ہے۔

شراب دودھ۔ گھی اور شہد میں سے کسی ایک کے کھانے کے بعد بھی دھوم پان
کرنا مناسب نہیں۔

دہی کے ساتھ کھانا کھا کر بھی دھوم پان کرنا مضر ہے۔

لاغر اور غصّے میں بھرا ہوا آدمی بھی دھوم پان نہ کرے۔

تالو شوکھ۔ تمر روگ سر کا درد۔ کنپٹی کا درد۔ روہنی روگ۔ پرمیہ اور
شراب سے پیدا ہونے والے امراض میں دھوم پان کرنا بھی خراب ہے
جو آدمی مندرجہ بالا حالات میں اور بے وقت دھوم پان کرتا ہے اُسکی
بیماری ایسے بڑھتی چلی جاتی ہے۔ جیسے آگ جنگل میں بڑھتی ہے۔

جب دوش سر، نتھنے یا آنکھ میں قایم ہو۔ تو دھوم پان کرنے کے قابل آدمی کو مناسب ہے۔ کہ نتھنوں سے دھوم پان کرے۔ نتھنوں سے پیا ہوا دھوآں منہ کے راستے سے نکالدیا چاہیئے۔ لیکن منہ سے پی کر نتھنوں کے راستے ہرگز نہ نکالیں۔ کیونکہ ایسی حالت میں دہوآں اوپر جاکر آنکھوں کو نقصان پہنچاتا ہے۔

دھوم پان کرنے والے آدمی کو چاہیئے کہ اپنے اعضا کو سیدھا کر کے اور آرام سے بیٹھ کر ایک نتھنے کو ہاتھ سے بند کر رکھے۔ اور دوسرے سے تین کش لگائے۔

دھوم پان کی نلی - ریچن دھوم پان کی نلی - اپنی چوبیس انگلی کے برابر ہونی چاہیئے۔ سینہک دھوم پان کی بتیس انگلی۔ اور پرایوگک دھوم پان کی چھتیس انگلی مناسب ہے۔

دھوم پان کی نلی تین پوریوں والی اور سیدھی ہونی چاہیئے۔ اس نلی کا سامنا سوراخ جھڑبیری کے بیر کے برابر ہو۔

اور جو چیزیں دستی نیتر یا پچکاری بنانے میں مستعمل ہوتی ہیں۔ وہی دھوم نلی کے بنانے میں کام آتی ہیں۔

لمبی نلی کی وجہ سے دور سے آیا ہوا۔ بیچ میں تین پوریوں سے لوٹ کر اور باریک منہ کی نلی کے سبب سے پتلا ہو کر مقدار کے مطابق مناسب وقت میں پیا ہوا دھوم اندریوں کو کسی طرح کی تکلیف نہیں پہنچاتا۔ جب دل۔ گلا اور سر ہلکے ہوجائیں۔ اور کف پتلا پڑ جائے۔ تو سمجھنا چاہیئے۔ کہ دھوم پان ٹھیک ہوا ہے۔

جس کی آواز صاف نہ ہو - گلے میں بلغم رُکی ہوئی ہو - اور سر بھاری محسوس ہو - تو سمجھ لو کہ اُسنے مقدار کے مطابق دھوم پان نہیں کیا - تالو - مورھا گلا سوکھ جائیں - اور ان میں آگ کی سی جلن معلوم ہو - بار بار پیاس لگے غشی آئے - خون بہنے لگے - سر میں چکر آنے لگیں - بیہوشی طاری ہو - اور اندریوں میں آگ سی لگی ہوئی محسوس ہو - تو سمجھ لینا چاہیئے - کہ مقدار سے زیادہ دھوم پان کیا گیا ہے -

انو تیل کیلئے ہدایت } اندریوں کے مناسب حال انو تیل کا ہمیشہ استعمال کرنا چاہیئے - لیکن پراورش - بسنت اور شرد موسموں میں انو تیل کا استعمال کرنے سے پرہیز رکھنا چاہیئے - ان موسموں میں جب آسمان بالکل صاف ہو تو انو تیل کا استعمال کرنے میں چنداں ہرج نہیں ہے -

نسیہ کرم } جو آدمی مناسب طریق سے ٹھیک وقت میں نسوار لیتا ہے اُسکو آنکھوں - ناک اور کانوں میں کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی اُسکے سر اور مونچھوں کے بال سفید یا کپل نہیں ہوتے - اُسکے بال گرنے سے رُک جاتے اور بڑھنے لگتے ہیں - اُسکے امراض منیا ستمبھ - دردسر - اُردت - جبڑوں کا جکڑا جانا - زکام - آدھا سیسی - اور سر کا نپنا دور ہو جاتے ہیں ماتھا و کھوپری کے سرا - سنالیو - سندہی اور کنڈرا مضبوط ہو جاتے ہیں - چہرے پر رونق آجاتی ہے - آواز میٹھی - قایم اور بلند ہو جاتی ہے -

سب اندریاں صاف اور اپنے کاموں میں مضبوط ہو جاتی ہیں - اُسکے جتروہڈی سے اوپر ہونے والی بیماریاں کبھی نہیں ہونے پاتیں - بڑھاپا بھی اُسکے

بالوں کو سفید نہیں کر سکتا۔ نہ ہی پیشانی پر شکن پڑتے ہیں۔

الو تیل کے بنانیکی ترکیب

صندل سرخ - اگر - تیج پات - دار ہلدی - دارچینی[5] - ملٹھی - کھریٹی - پدم کاشٹھ[5] - الائچی خورد - وا ڈرنگ - بل گری - نیلوفر - نیتر بالا خس - کیوٹی موتھا - دارچینی موتھا - ساروا - شال پرنی - دیودارو - پرشنٹ پرنی - جیونتی - ستاوری - رنیوکا - چھوٹی کنڈیاری - بڑی کنڈیاری - شلّکی - پدم کیسر۔

ان سب ادویات کو سو گنے انتریکھش جل (مینہ کے پانی) میں پکائیں جب تیل سے دس گنا کاڑھا رہ جائے۔ تو اُتار کر چھان لیں۔ اور اُسکے دس حصّے کر لیں۔ پھر تیل کو آگ پر رکھ کر اُس میں ایک حصّہ کاڑھا ڈالدیں۔ اور پکائیں۔ جب پانی جل جائے اور تیل باقی رہ جائے۔ کاڑھے کا دوسرا حصّہ ڈالیں اور جب پانی جل جائے۔ پھر تیسرا حصہ کاڑھے کا ڈال دیں۔ اسی طرح دسوں حصّے اُسمیں جلا دیں۔ آخر تیل کو اُتار کر اُس میں ہموزن بکری کا دودھ ملا لیں۔ یہ الو تیل بنانے کی ترکیب ہے۔

اب اس تیل کے نسیہ کرم میں استعمال کرنے کی ترکیب لکھی جاتی ہے۔ اس تیل کی مقدار چار تولے ہوتی ہے۔ ماتھے کو پسینہ لاکر تیل سے تر کر کے روئی کے پھوئے کے ساتھ اسکی تین دفعہ نسوار لیں۔ یہ عمل سات دفعہ ہر تیسرے دن کرنا چاہئیے۔

سلہ ۵ و سلہ ۵ دارچینی کا دو دفعہ ذکر آنے سے یہ مراد ہے کہ اور سب ادویات ہموزن ہوں مگر دارچینی دو حصّے ڈالی جائے۔ ایسا ہی دیگر مقامات پر بھی سمجھنا چاہئے۔

نسیہ گرم کرکے ایسے مقام میں بیٹھیں - جہاں ہوا نہ لگے - اپنے بدن کو گرم کھیر مفید غذا کھائیں - جتیندری رہیں - یہ تیل اندریوں کو طاقت دیتا ہے - اور وات پت کف کی خرابیوں کو دور کرتا ہے بشرطیکہ مناسب وقت میں اور ترکیب کے موافق استعمال کیا جائے -

داتن } دن میں دو تین دفعہ یعنی صبح و شام داتن ضرور کرنی چاہئے داتن کے لئے کسی کسیلے - کڑوے یا چرپرے درخت کی پتلی ٹہنی مناسب ہے - اُسکے ایک سرے کو دانتوں میں دبا دبا کر برش کیطرح بنالیں - اور دانتوں پر اسطرح سے ملیں - کہ مسوڑھوں کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچے -

فوائد } ہرروز داتن کرنے سے منہ کی بدبو اور بے ذائقہ پن دور ہو جاتا ہے - زبان - دانت اور مُنہ کا میل دور ہوکر بھوک بڑھ جاتی ہے -

داتن کے درخت - کرنجوا - کنیر - آک - مالتی - ارجن اور راسن وغیرہ درخت دانتوں کو صاف کرنے کے لئے اچھے سمجھے جاتے ہیں -

جیبھی - سونا - چاندی - تانبا - سیسہ اور پیتل ان سے زبان صاف کرنے کے لئے جیبھی بنوانی چاہئے - جو نرم اور ٹیڑھی ہوتی ہے - یہ سب زبان کے آپ بھرنش ہیں -

جیبھی کے فوائد - جیبھی کرنے سے زبان کی جڑ میں جمع ہونے والی میل

سلہ - آجکل بھارت ورش میں صرف ایک ہی دفعہ یعنی صبح کے وقت داتن کرنے کا رواج ہے - اور صرف مرد ہی داتن کرتے ہیں - مگر گجرات کاٹھیاواڑ میں مرد و عورت دونوں داتن کرتے ہیں -

اور وہ میل جو سانس کو روکتی ہے۔ دور ہو جاتی ہے۔ میل کے دور ہونے سے گندہ دہنی جاتی رہتی ہے۔ اور منہ خوشبودار ہو جاتا ہے۔ اسلئے ہر روز جبھی کرنی چاہیئے۔

مُنہ کو خوشبودار کرنیوالی اشیا } جو شخص اپنے منہ کو صاف اور خوشبودار رکھنا چاہتا ہے۔ نیز خواہش رکھتا ہے کہ اُسے خوب کھُلکر بھوک لگے۔ اُسے چاہیئے کہ جائیفل۔ مُنگ۔ سپاری۔ لونگ۔ ککول پھل۔ پان۔ کافور اور الائچی خورد منہ میں رکھے۔

تیل کے غرارے کرنا } تیل کے غرارے کرنے سے نیچے کے جبڑے کو طاقت پہنچتی ہے۔ آواز بلند ہو جاتی ہے۔ اور منہ کو قوت ملتی ہے۔ ذائقہ اچھا ہو جاتا ہے۔ اور کھانے کی خواہش اچھی ہو جاتی ہے۔ گلا خشک ہونے نہیں پاتا۔ ہونٹ پھٹنے کا اندیشہ نہیں رہتا۔ دانت گرنے نہیں پاتے۔ بلکہ مضبوط ہو جاتے ہیں۔ دانتوں کے درد سے بچاؤ رہتا ہے۔ کھٹائی کھانے سے دانت کھٹے نہیں ہونے پاتے۔ اور سخت سے سخت چیزوں کو بآسانی چبا سکتے ہیں۔

سر پر تیل لگانے کے فوائد } ماتھے پر ہر روز تیل لگانے سے سر میں درد نہیں ہونے پاتا۔ گنج نہیں ہوتا۔ بال سفید ہونے سے بچے رہتے ہیں۔ بال نہیں گرتے۔ سر اور تالو کی طاقت بڑھ جاتی ہے۔ بالوں کی جڑھیں مضبوط ہو جاتی ہیں۔ بال لمبے اور کالے ہو جاتے ہیں۔ سب اندریاں خوش رہتی ہیں۔ اور جلد نہایت نرم رہتی ہے۔ نیند گہری آتی ہے۔ اور راحت ملتی ہے۔

کانوں میں تیل ڈالنا ہر روز کانوں میں تیل ڈالنے سے کانوں میں و[illegible] کی بیماریاں نہیں ہونے پاتیں۔ مناگرہ۔ او[illegible] منوگرہ سے بچا ڈر رہتا ہے۔ بہراپن یا اونچا سنائی دینے کی شکایت رفع ہو جاتی ہے۔

جسم پر تیل لگانا تیل لگانے سے جسطرح مٹی کا گھڑا، چمڑا اور گاڑی کا دھرا سخت کام کرنے کے قابل بن جاتے ہیں۔ ویسے ہی تیل ملنے سے جسم مضبوط اور چمڑا خوشنما ہو جاتا ہے۔ وات سے پیدا ہونے والے امراض کا اندیشہ نہیں رہتا۔ اور جسم سخت سے سخت محنت کے کاموں کو برداشت کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔

تیل ملنے کے دیگر فوائد قوت لامسہ کا مقام جلد بدن ہے جسمیں وات زیادہ ہوتی ہے۔ تیل کی مالش جلد بدن کے لئے بڑی مفید ہے۔ اسلئے ہر روز تیل لگانے کی عادت ڈالنی چاہئے جو شخص ہر روز تیل کی مالش کراتا ہے۔ اُسے چوٹ بھی لگ جائے۔ تو زیادہ اثر نہیں محسوس ہوتا۔ کسی ایسے کام میں بھی جسمیں زیادہ زور لگانا پڑے۔ مالش کرانے والے کو کسی قسم کی تکلیف نہیں ہونے پاتی۔ ہر روز مالش کرانے والے کے تمام اعضا سڈول۔ مضبوط۔ طاقتور اور خوشنما ہو جاتے ہیں۔ اور اُسے بڑھاپا بھی زیادہ نہیں ستا سکتا۔

پاؤں میں تیل لگانے سے پاؤں کا کھردراپن۔ روکھاوٹ خشکی۔ تکان۔ اور پاؤں کا سو جانا دور ہو جاتے ہیں۔ پاؤں نرم۔ طاقتور اور مضبوط ہو جاتے ہیں۔ بصارت اچھی رہتی ہے۔ وات کی تیزی بھی فرو ہو جاتی ہے۔

گردھرسی نامی بیماری سے بھی بچاؤ رہتا ہے۔ بوائیاں بھی نہیں پھٹتیں۔ اور نہ ہی پاؤں کے سرا اور سنایو سکڑنے پاتے ہیں۔

شریر مارجن کے فوائد } شریر کے مارجن کرنے سے بدبو۔ گرانی۔ اونگھ خارش۔ میل۔ اُرچی۔ پسینہ۔ اور بھیانک پن دور ہو جاتے ہیں۔

سنان کے فوائد } نہانے سے جسم صاف ہوتا ہے۔ طاقتور ہوتا ہے عمر لمبی ہوتی ہے۔ تکان۔ پسینہ اور میل دور ہوتی ہے۔ جسمانی قوت بڑھتی ہے۔ اور حُسن بڑھتا ہے۔

صاف کپڑوں کے فوائد } پاک صاف کپڑوں کے پہننے سے حسن۔ اقبال اور عمر بڑھتی ہے۔ افلاس دور ہوتا ہے۔ دلکو فرحت حاصل ہوتی ہے۔ امیروں کے دربار میں بار ملتا ہے اور سب لوگ تعریف کرتے ہیں۔

پھول مالا پہننے کے فوائد } عطر وغیرہ خوشبودار اشیا لگانے اور خوشبودار پھولوں کی مالا پہننے سے طاقت بڑھتی ہے۔ بدن خوشبودار رہتا ہے۔ لاغری دور ہوتی ہے فرحت ہوتی ہے اور افلاس دور ہوتا ہے۔

رتن پہننے کے فوائد } رتن اور زیور پہننے سے دولت۔ خوشی عمر اور راحت بڑھتی ہے چہرے کا رعب اور اوج بڑھتا ہے اور سب طرح کی بدقسمتی دور ہو جاتی ہے۔

آب دست ۔ دونوں پاؤں۔ اور پاخانہ و پیشاب کے مقامات کو دھوکر

صاف رکھنے سے عقل صاف ہوتی اور عمر بڑھتی ہے۔ اور بدقسمتی دور ہوتی ہے

حجامت کے فوائد } سر کے بال۔ داڑھی اور مونچھ کے بال۔ اور ناخن وغیرہ کو کٹوا کر درست رکھنے سے طاقت عمر۔ پاکیزگی اور خوبصورتی بڑھتی ہے۔

جوتے کے فوائد } پاؤزار (جوتا) پہننا آنکھوں اور چمڑے کے لئے مفید ہے۔ دونوں پاؤں کو کانٹے کنکر وغیرہ سے بچاتا ہے۔ طاقت مضبوطی اور راحت کو بڑھاتا ہے۔

چھاتے کے فوائد } چھاتے کے لگانے سے ناگہانی گرنے والے اینٹ پتھر سے بچاؤ رہتا ہے جسم اور سر کی حفاظت ہوتی ہے۔ دھوپ۔ ہوا۔ گرد وغبار اور مینہ سے بچاؤ رہتا ہے

لاٹھی کے فوائد } لاٹھی یا چھڑی پاس رکھنے سے آدمی گرنے سے بچا رہتا ہے۔ دشمن قریب نہیں آتا جسم کی حفاظت رہتی ہے۔ خوف دور ہو جاتا ہے۔ اور عمر بڑھتی ہے۔

جس طرح گاؤں کا محافظ گاؤں کی اور رکھوالا ان کی ہر طرح سے حفاظت کرتا ہے۔ ویسے ہی آدمی کو اپنے جسم کی حفاظت کے لئے ہمیشہ ہوشیار رہنا چاہئے۔

وہ آدمی جو اپنی زندگی کی حفاظت کے لئے اُن تدابیر پر عمل کرتا ہے۔ جو موسم کے موافق ہیں۔ اور جو مطمئن زندگی بسر کرتا ہے۔ وہی زندگی کا لطف حاصل کرتا ہے۔

ادھیائے کا خلاصہ۔ اس ادھیائے کے آغاز میں خوراک کی مقدار

خوراک کے زود ہضم اور ثقیل ہونیکا بچار کھانے اور نہ کھانے کے قابل اشیا
کا بیان کیا گیا ہے۔
بعد ازاں۔ سرمہ۔ دھوم ورتی (سیگرٹ) دھوم ورتی بنانے کی تراکیب
دھوم پان کے فوائد۔ دھوم پان کے اوقات۔ دھوم پان کی مقدار۔ دھو
پان کی دیا پتی۔ دھوم پان کے پیت۔ اپیت اور اپیت کی علامات۔ زیا
پی جانے اور زیادہ پی جلنے کا علاج۔ دھوم پان کے ناقابل اشخاص۔
دھوم پان کا طریق۔ دھوم پان کی نلی کے اجزا۔ دھوم پان کی نلی کے اگلے
حصے کے سوراخ کی مقدار۔ اُسکے بنانے کی ترکیب۔ بالترتیب درج ہیں۔
پھر نسیہ کرم (ناس) کے فوائد۔ ناس لینے کی ترکیب۔ اور وقت
کا بیان ہے۔
آگے چلکر داتن کے فوائد۔ داتن کا طریقہ۔ داتن کا نتیجہ۔ داتن کے
درختوں وغیرہ کا بیان ہے۔
پھر تیل کے غرارے کرنے اور اُسکے فوائد کا ذکر ہے۔ پھر سر پر تیل لگا نے
کان میں تیل ڈالنے۔ بدن پر مالش کرنے۔ پاؤں پر مالش کرنے۔ مارجن۔
سنان۔ صاف کپڑے پہننے۔ پھول مالا پہننے۔ جواہرات پہننے۔ آب دست لینے
حجامت بنوانے۔ جوتا پہننے۔ چھاتہ لگانے اور لاٹھی پکڑنے کے فوائد بیان
کئے گئے ہیں ❖

چھٹا ادھیائے

بھگوان اتری کمار رپنر وسو بولے - اب ہم تسیہ شتی ادھیائے کا بیان کرتے ہیں -

جو شخص رتوؤں کے موافق کردنی اور ناکردنی آہار وہار کا فرق جانتا ہے - وہی حسن اور طاقت کو حاصل کرتا ہے - لیکن صرف غذا کی مقررہ مقدار کھانے سے ہی طاقت نہیں بڑھ سکتی - بلکہ کھانے پینے میں موسموں کا بھی لحاظ رکھا جانا ضروری ہے - ورنہ خلاف موسم چیز کا استعمال ضرور خرابی لائیگا۔

برس کے چھ حصّے } بھارت ورش میں رتوؤں کے موافق برس کے چھ حصّے کئے جاتے ہیں - ششر - بسنت اور گریکھم تین رُتیں اُسوقت ہوتی ہیں - جبکہ سورج اُترائن ہوتا ہے - اسوقت کو آدان کال[1] کہتے ہیں باقی کی تینوں رُتوں یعنی برکھا شرد اور ہمینت کو جبکہ سورج دکھیائن ہوتا ہے - وسرگ[2] کال کہتے ہیں -

[1] و [2] آدان کے معنے لینا ہیں - چونکہ پہلی تینوں رتوں میں سورج سب رسوں کو کھینچ لیتا ہے - اسلئے اُسوقت کو آدان کال کہتے ہیں - باقی کی تینوں رتوں میں سب رسوں کو واپس پھیر دیتا ہے - اسلئے اُسے وسرگ کال کہتے ہیں - کیونکہ وسرگ کے معنے چھوڑ دینا ہیں -

وسرگ کال کا بیان } وسرگ کال میں ہوا نہایت خشک نہیں چلتی - ا
آدان کال میں اس کے خلاف نہایت خشک
چلتی ہے -

وسرگ کال میں چاند بھی پورا طاقتور ہوتا ہے - اور اپنی ٹھنڈی کرنوں
سے عالم کو پُر کر کے مسرور رکھتا ہے - اسلئے وسرگ کال سومیہ کہلاتا ہے
یعنی نہ بہت گرم اور نہ بہت ٹھنڈا ہونے کے سبب نیچر کے موافق ہوتا
ہے -

آدان کال گرم ہوتا ہے - آدان وسرگ سورج - ہوا اور چاند اپنے
اپنے وقت - عادت اور راستے کے آدھین ہیں - اور وقت - رِتُو - رس
دوشش اور بل کو پیدا کرتے ہیں -

آدان کال کا بیان } آدان کال میں سورج اپنی کرنوں کے ذریعے
عالم کے رس کو چوس لیتا ہے -- اور ہوا بھی
نہایت تیز اور خشک ہو کر رس کو سُکھا دیتی ہے -- اس طرح سورج او
ہوا متواتر ششر - بسنت اور گریشم رتوؤں میں روکھاوٹ پیدا کر کے پھیل
جانے کے سبب آدمی کمزور ہو جاتا ہے -

وسرگ کال میں طاقت کے نشان } ورشا - شرد اور ہیمنت رتو
میں سورج دکھائی ہوتا
ہے - اور اسکی تیزی - وقت - راستہ - ابر - ہوا - اور مینہ کے سبب سے مدھم
ہو جاتی ہے - چاند کی طاقت بڑھتی جاتی ہے - بارش کے پانی برسنے کے
سبب گرمی مٹ جاتی ہے اور دنیا میں تری والے رس بڑھنے لگتے ہیں

اور کھٹے۔ نمکین و میٹھے رس بالترتیب بیش و کم زیادتی کو حاصل کر کے آدمیوں کی جسمانی طاقت کو بڑھانے کا باعث بنتے ہیں۔

مختلف رِتوؤں میں طاقت کی کمی بیشی } سرگ کال کی پہلی رِتو یعنی درشا میں اور آدان کال کی آخری رتو یعنی گرنکھیم میں آدمی نہایت کمزور ہو جاتا ہے۔ اور دونو کالوں کے وسط یعنی شرد اور بسنت رِتوؤں میں آدمی کے جسم میں اوسط درجے کی طاقت ہوتی ہے۔ باقی کے دونو رِتوؤں یعنی ہیمنت اور شِشِر میں طاقت بڑھی ہوئی ہوتی ہے۔

سردی میں زیادہ غذا کھانے کی وجہ } سردی میں جب آدمی زیادہ طاقتور ہو جاتے ہیں۔ تو اُن کی قوت ہاضمہ بھی زیادہ قوی ہو جاتی ہے۔ وجہ یہ ہے۔ کہ حرارت باہر کی ٹھنڈی ہوا کے چھونے کے سبب اندر ہی رُکی رہتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حرارت سردی میں مقدار مقررہ سے زیادہ اور ثقیل غذا کو بھی پکا دیتی ہے۔

سردی میں زیادہ غذا نہ کھانے کا نقصان } اگر اُس اندر گھُسی ہوئی حرارت کو کافی ایندھن یعنی غذا نہ ملیگی۔ تو وہ جسم کے رسوں کو خشک کر دیگی۔ اور جسم کمزور ہو جائیگا۔ اس لئے سردی میں ٹھنڈی ہوا خراب ہو کر کئی خرابیاں پیدا کریگی۔

سردی میں کھانے کے قابل اشیاء } مندرجہ بالا وجوہات سے سردی

میں مرغن۔ کھٹے۔ اور نمکین رس نیز اَدوک (پانی میں رہنے والے) اور انوپ (پانی کے نزدیک رہنے والے جانوروں کا (جو موٹے۔ تازے ہوں) گوشت یا مانس رس کھائیں۔

بلیشیہ (بلوں میں رہنے والے) یا پرسہ جانوروں کا گوشت کھائیں۔ اور اوپر سے مدرا[1] - سیدھو[2] اور مدھو[3] کا پئیں۔

جو آدمی گرمی کے موسم میں گائے کا دودھ یا گائے کے دودھ کے بھوجن مٹھائیاں۔ ایکھ اور اُس کے رس کی بنی ہوئی اشیاء نیز چربی - تیل۔ نئے چاول اور گرم پانی کا استعمال کرتے ہیں۔ اُنکی عمر بہت لمبی ہوتی ہے۔

سردی کے موسم میں تیل ملنا۔ اُبٹنا ملنا۔ سر میں تیل لگانا جنیتاک (پسینہ لینا) دھوپ سینکنا۔ گرم زمین۔ گرم مکان۔ گرم گھر۔ اور اچھی طرح سے ڈھکی ہوئی پالکی۔ بستر آسن وغیرہ کا استعمال کریں۔ رضائی۔ بھیڑئے کا چمڑہ۔ ریشمی کپڑے اون یا ... کے موٹے گرم کپڑے۔ اور باتصویر کمبل۔ ان میں سے بچھانیکے قابل کپڑے بچھونے اور اوڑھنے کے قابل اوڑھنے چاہئیں۔

گرم اور موٹے کپڑوں سے جسم کو ڈھانک رکھنا چاہئے۔ اور اگر کا گاڑھا گاڑھا لیپ کریں۔

رات کو سوتے وقت گدرائی ہوئی چھاتیوں والی۔ کام وتی اور اگرولیپتانگی[4] نازنین کو بغل گیر کرکے سوئیں۔

ششر آگم میں حسب طاقت جماع کرنا چاہئے۔

---

[1] و [2] و [3] تینوں شراب کی قسمیں ہیں۔

[4] جس کے جسم پر اگر کا لیپ ہوا ہوا ہے۔

تیمم آگم میں ہلکی اور وات پیدا کرنے والی غذا کو ترک کر دینا چاہئے۔ ہوا خوری غسل اور آدمنتھہ[1] کو بھی ترک کر دیں۔

ہیمنت اور ششر کی برابری } ہیمنت اور ششر دونوں کی رتو چریا (دستور العمل) اگرچہ یکساں ہیں۔ تاہم ششر میں تھوڑا سا فرق ہوتا ہے۔ ششر رتو میں آدان کال ہوتا ہے۔ اس لئے خشکی۔ اور (بادل۔ ہوا۔ بارش سے پیدا ہونے والی) سردی ظاہر ہو جاتی ہے۔ اسی سبب سے ششر میں ہیمنت کا سارا دستور العمل عمل میں لانے کے قابل ہوتا ہے۔ فرق صرف یہ ہے۔ کہ ششر میں زیادہ تر بے ہوا اور گرم گھر کا استعمال کرنا چاہئے۔ کڑوی چرپری کسیلی۔ وات پیدا کرنے والی ہلکی اور ٹھنڈی غذا نہیں کھانی چاہئے۔

بسنت رتو کا دستور العمل } ہیمنت رتو کا اکٹھا ہوا ہوا کف سورج کی کرنوں سے پگھل کر بسنت رتو میں قوت ہاضمہ کو دبا لیتا ہے اور یوں حرارت میں رکاوٹ ہو کر بہت سی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اس لئے بسنت رتو میں ومن۔ وریچن وغیرہ ضرور عمل میں لانے چاہئیں۔

بھاری سکھے۔ مرغن اور میٹھے کھانوں اور دن میں سونے سے پرہیز کرنا چاہئے۔

بسنت کے آغاز میں ورزش کرنا۔ مالش کرانا۔ دھوم پان کرنا۔ کول گرہ انجن لگانا۔ اور اچھے پانی سے شوچ وغیرہ کرنا چاہئے۔ جسم پر اگر اور چندن کا

---

[1] جو کے آٹے سے بنتا ہے۔

لیپ کرائیں۔ اور گیہوں کی روٹی کھائیں۔ شربھ۔ شش۔ این۔ لاوا۔ اور سفید تیتر کا گوشت کھائیں۔

مادھویک شراب پئیں۔ بسنت میں ہی استریوں اور درختوں کے جوبن کا لطف آتا ہے۔

گریکھم رِتُو کا بیان

گریکھم رِتُو میں سورج اپنی تیز کرنوں سے دنیا کے رس کو چوس لیتا ہے۔ اس رِتُو میں میٹھے اور ٹھنڈے اناج اور پتلے و مرغن شرُب مفید ہیں۔

کھانڈ ڈال کر ٹھنڈا منتھ پئیں۔ جنگلی جانوروں اور پرندوں کا گوشت کھائیں گھی۔ دودھ اور شالی چاولوں کی غذا استعمال کریں۔ ایسا کرنے سے آدمی کمزور نہیں ہوتا۔

گریکھم رتو میں تھوڑا سا شراب بھی نہ پینا چاہئے۔ اگر شراب پینے کی نہایت ہی آرزو ہو۔ تو بہت سا پانی ملاکر پئیں۔

نمکین۔ کھٹی۔ کڑوی اور گرم غذا نیز درزش وغیرہ محنت کے کاموں کو ترک کردیں۔

دن کے وقت ٹھنڈے مکان میں سوئیں۔ اور رات کو ایسی جگہ سوئیں۔ جہاں چاندنی چھٹک رہی ہو۔ جسم پر چندن کا لیپ کیا کریں۔ اور مکان کے اوپر کی چھت پر سوئیں۔ چندن ملے ہوئے ٹھنڈے پانی سے بھگوئے پنکھوں کی ہوا کھائیں۔ لونڈیاں خدمت میں حاضر ہوں۔ موتیوں اور ہیروں کے ہار پہنیں۔ جنگل۔ باغ۔ وغیرہ کی بہار لوٹیں۔ اور جماع سے مطلق پرہیز رکھیں۔

ورشارتو کا دستور العمل } آدان کال میں جسم کے کمزور ہوتے سبب قوت ہاضمہ بھی ضعیف ہو جاتی ہے۔ وہی حرارت ورشا رِتو میں وات وغیرہ کے خراب ہونے سے اور بھی کمزور ہو جاتی ہے۔

ورشارتو میں زمین سے بخارات نکلنے۔ مینہ کے برسنے۔ جل کے امل پاک اور اگنی بل کے زیادہ کمزور ہونے کے سبب۔ تینوں دوش بالکل خراب ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ورشارتو کی تمام معمولی ہدایتوں کو بھی عمل میں لانا چاہیئے۔ جس سے قوت قائم رہے۔ اور دوش بھی خراب نہ ہوں۔ اس رتو میں اُدمنتھ دن کا سونا۔ اوس۔ آبِ دریا۔ ورزش۔ دھوپ۔ جماع سے پرہیز رکھنا چاہیئے

کھانے پینے کی چیزوں میں شہد ڈال کر کھائیں۔ جس ٹھنڈے دن میں ہوا اور مینہ زیادہ ہوں۔ اُس دن کھٹائی۔ نمک اور چکنائی کا بکثرت استعمال کرنا چاہیئے ایسا کرنے سے بادی شانت رہتی ہے۔ اور قوت ہاضمہ میں بگاڑ نہیں ہوتا۔

جَو۔ گیہوں۔ پُرانے شالی چاولوں کا استعمال رکھیں۔ ساتھ ہی جنگلی جانوروں کے گوشت کا شوربا بھی پیئیں۔ شہد ملا کر تھوڑا تھوڑا مادھویک شراب یا پانی پیئیں۔ جسم پر اُبٹنا ملا کر سنان کریں۔ خوشبوئیاں لگائیں۔ اور پھولوں کے ہار پہنیں ہلکے اور صاف کپڑے پہنیں۔ نم دار اور گیلی جگہ پر بیٹھنے سے پرہیز رکھیں۔

شرد رِتُو کا دستور العمل } ورشا رِتو میں جسم سردی کو سہارنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ اور شرد رِتو میں سورج کی کرنوں کی تیزی سے پت خراب ہو جاتی ہے۔ اس لئے شرد رِتُو میں ایسے اناج کھانے چاہئیں جو میٹھے۔ ہلکے۔ ٹھنڈے قدرے چرپرے اور پت کو شانت کرنے والے ہوں۔ ایسے کھانے پینے کا استعمال مقدار کے موافق کریں۔ بادلوں کے دور ہو جانے پر

کپنجل۔ ہرن۔ دُنبہ۔ شربھ۔ اور ششش کا گوشت۔ شالی چاول۔ جو۔ اور گیہوں کا استعمال کریں۔

اس رِتو میں چرپری اشیا کھانا۔ گھی پینا۔ جلاب لینا۔ فصد کھلوانا اور دھوپ میں پھرنا بکلی منع ہے۔

چربی۔ تیل۔ اوس۔ جل چروں کا گوشت۔ آنوپ جانوروں کا گوشت۔ کھار۔ دہی۔ دن کا سونا۔ اور پوربی ہوا بھی اس رِتو میں مضر ہیں۔

ہنسودک جل کے فوائد } شرد رِتو کا پاک صاف پانی جو دن میں سورج کی شعاعوں سے گرم ہو کر رات کو چاند کی ٹھنڈی کرنوں سے ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ اور اس طرح قدرتی طور پر پکتا رہتا ہے۔ اور اگست کے اثر سے اُس کے تمام عیب پہلے ہی دور ہو جاتے ہیں۔ اُسے ہنسودک جل کہتے ہیں۔ یہ پانی نہانے اور پینے کے لئے امرت کی مانند ہے۔

اس رِتو میں اِسی رِتو کے کھلے ہوئے پھولوں کے ہار اور صاف کپڑے پہننا اور شام کے وقت چاند کی چاندنی کا لطف اُٹھانا نہایت مفید ہے۔

جس جس رِتو میں جو جو دستور العمل مناسب ہے۔ اُن سب کا بیان اوپر کر دیا گیا ہے۔

جس دستور العمل سے سُکھ نصیب ہوتا ہے۔ اُسے ایک ساتمیہ کہتے ہیں۔ لائق وید دوش اور مرض کے خلاف گُن رکھنے والی اشیاء کو ہی ساتمیہ تسلیم کرتے ہیں۔

خلاصہ } آدمی کو ہر رتو میں جو جو کام کرنے چاہئیں۔ یعنی ساتمیہ اور انکے اسباب۔ وہ سب اس ادھیائے میں بتائے گئے ہیں۔

ساتواں ادھیائے

پھر بھگون اتری کمار پُنر دسو بولے۔ کہ اب ہم "نویگان وھارنی" ادھیائے کا بیان کرتے ہیں۔

عقلمند آدمی کو مناسب ہے کہ پیشاب۔ پاخانہ۔ ویرج۔ باد مخالف۔ قے چھینک۔ ڈکار۔ جمائی۔ بھوک۔ پیاس۔ آنسو۔ نیند۔ اور محنت سے دم پھول جانے کے زور کو کبھی نہ روکے۔ انکے روکنے سے جو امراض پیدا ہوتے ہیں۔ علاج کے لئے اُن کی تفصیل سنو۔

پیشاب روکنے سے پیدا ہونیوالے امراض } پیشاب کے روکنے سے پاخانے اور پیشاب کے مقامات پر درد ہونے لگتا ہے۔ دُکھ موتر۔ سردرد۔ وِرام (پیشاب کا بند ہوجانا) پہلو میں درد۔ اور آناہ وغیرہ امراض پیدا ہوجاتے ہیں۔

تدبیر } موتر گھات میں پسینہ لانا۔ غسل کرانا۔ مالش کرنا۔ گھی پلانا۔ اور تینوں طرح کی دستی (نروہن۔ انوداسن اور آستھاپن دستی) مفید ہیں۔

پاخانہ روکنے کے نتائج } پاخانے کے زور کو روکنے سے پکو آشے اور سر میں درد ہونے لگتا ہے۔ باد مخالف اور پاخانہ بند ہوجاتا ہے۔ اپھارہ ہوجاتا ہے۔ اور پنڈلیوں میں تکلیف ہوتی ہے

تدبیر } پاخانہ روکنے سے جو تکالیف ظاہر ہوں۔ اُن میں پسینہ لانے۔ مالش کرنے غسل کرانے۔ جی چڑھانے۔ وستی کرم اور وایو کو نکالنے والی ادویات سے کام لینا چاہئے۔

ویرج روکنے کے نقصان } ویرج روکنے سے ذیل کی تکالیف آ گھیرتی ہیں۔ فوطوں میں درد ہونے لگتا ہے۔ جسم اینٹھتا ہے۔ دل بے قرار رہتا ہے۔ اور پیشاب بند ہو جاتا ہے۔

تدبیر } ایسی تکالیف میں جو ویرج روکنے سے پیدا ہوں مالش کرانا۔ غسل کرنا شراب خوری۔ مرغ کا گوشت کھانا۔ شالی چاول۔ دودھ نروہن دستی اور جماع کرنا مفید چیزیں ہیں۔

باد مخالف کا روکنا } باد مخالف کو روکنے سے وات۔ پیشاب اور پاخانہ بند ہو جاتے ہیں۔ اپھارہ۔ سستی۔ بے قراری۔ جٹھر اور بہت سے وات روگ پیدا ہو جاتے ہیں۔

تدبیر } ایسی حالت میں سنیہن۔ سویدن (پسینہ لانا) بتی چڑھانا۔ خوراک شربت۔ دستی کرم اور وات کو خارج کرنے والے علاج مناسب ہیں۔

قے کو روکنے کے نقصان } قے کو روکنے سے خارش۔ پت۔ اروچی چھائیاں۔ سوجن۔ پانڈو روگ۔ بخار۔ جذام۔ ہرلاس اور وسرپ وغیرہ بیماریاں آ گھیرتی ہیں۔

تدبیر } قے کو روکنے سے پیدا ہونے والی بیماریوں میں مناسب ہے کہ کھانا کھا کر قے کی جائے۔ پھر دھوم پان کریں۔ فاقہ کشی۔ فصد کھلوانا۔

خشک غذا کا کھانا۔ ورزش کرنا یا جلاب لینا بھی بہت مفید ہیں۔

چھینک کو روکنے کے نقصان } چھینک کے زور کو روکنے سے میا ہتمہ دگردن کا جکڑ جانا) دردسر۔ لقوہ۔
آدھا سیسی۔ اور اعضا کی کمزوری وغیرہ بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

تدبیر } چھینک کو روکنے سے پیدا ہونے والی بیماریوں میں جتروڈی سے اوپر تیل کی مالش کرانی چاہئے۔ نیز پسینہ لانا۔ دھوم پان کرنا۔
نسوار لینا۔ دات دور کرنے والی غذا اور غذا کے بعد گھی پینا بہت مفید ہیں۔

ڈکار روکنے کے مضرات اور علاج } ڈکار کو روکنے سے ہچکی۔ کھانسی۔ اروچی۔ لرزہ
دل اور پہلو میں بے چینی۔ یہ سب تکالیف پیدا ہو جاتی ہیں۔ مگر علاج ہچکی کا ہی کرنا چاہئے۔

جمائی روکنے کے نقصان اور علاج } جمائی کے زور کو روکنے سے جسم کا جھک جانا۔ ہاتھ پاؤں کا
اکڑ جانا۔ کھنچاوٹ۔ سستی۔ لرزہ۔ کپکپی وغیرہ عارضے لاحق ہو جاتے ہیں۔
ان امراض میں تمام وہی علاج کرنے چاہئیں۔ جو وات کو دور کرنے والے ہیں۔

بھوک کے روکنے کے مضرات اور علاج } بھوک روکنے سے لاغری۔ کمزوری۔
اعضا شکنی۔ رنگت کا بگڑ جانا۔ اروچی اور وہم وغیرہ عارضے پیدا ہو جاتے ہیں
ان عوارض میں مرغن۔ گرم اور ہلکی غذا نہایت مفید ثابت ہوتی ہے۔

پیاس کو روکنے کے مضرات اور علاج } پیاس کے زور کو روکنے سے گلے اور منہ میں خشکی ہو جاتی ہے۔ بہرا پن۔ تکان۔ دمہ اور دل کی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

ایسے امراض میں شیت کریا اور ترپن مفید ہوتے ہیں۔

آنسوؤں کو روکنے کے مضرات اور علاج } آنسوؤں کے زور کو روکنے سے پرتی شیائے زکام، امراض چشم۔ امراض دل۔ اروچی اور وہم پیدا ہو جاتے ہیں۔

ایسے امراض میں نیند لینا شراب خوری۔ اور جی بہلانے کی کہانیاں مفید ہوتی ہیں۔

نیند کو روکنے کے مضرات اور علاج } نیند کو روکنے سے جمائیاں آنے لگتی ہیں۔ اعضا شکنی ہوتی ہے اونگھ آتی ہے۔ امراض سر۔ آنکھوں میں بھاری پن وغیرہ امراض ستاتے ہیں۔

ایسے امراض میں گہری نیند لینا اور ہاتھ پاؤں کا آہستہ آہستہ دبوانا بہت مفید ہیں۔

سانس کے زور کو روکنے کے مضرات اور علاج } سانس کے زور کو روکنے سے باؤ گولہ امراض دل۔ اور غشی پیدا ہو جاتی ہے۔

ایسے امراض میں آرام لینا چاہیئے۔ اور روانت کو دور کرنیوالی تدابیر عمل میں لانی چاہئیں۔

پند سودمند } حوائج ضروریہ کے روکنے سے پیدا ہونیوالے امراض اوپر بیان ہو چکے

اگر کسی کی یہ خواہش ہو۔ کہ ان امراض میں سے کوئی مرض نہ ستائے تو وہ اوپر بیان کئے ہوئے حوائج کو کبھی مت روکے ۔

جو شخص اس دنیا اور پرلوک میں سکھی رہنا چاہتا ہے۔ اُسے چاہئے کہ مندرجہ ذیل تمام ویگوں کو روک دے ۔

نامناسب حوصلہ۔ جیسے مست ہاتھی کے پاس چلے جانا۔

من کا ویگ ۔ جیسے بُرے کام کی خواہش ۔

واکیہ ویگ ۔ جیسے بے سوچے سمجھے بک بک کئے جانا۔

اسی طرح کام ویگ (شہوت) کرم ویگ ۔ لالچ ۔ افسوس ۔ خوف ۔ غصہ ۔ اور حسد ۔ عشق ۔ اور پرائی دولت کا لالچ بھی بہت بُری چیزیں ہیں

سخت بولنے ۔ بہت بولنے ۔ جھوٹ بولنے ۔ اور بے وقت بولنے سے بھی پرہیز کرنا چاہئے ۔

اگر جی میں کسی دوسرے کو تکلیف پہنچانے کا خیال پیدا ہو۔ تو اُس خیال کو بھی روک دینا چاہئے ۔

استری بھوگ ۔ چوری ۔ اور ہنسا کے خیالات کو بھی قریب نہ آنے دینا چاہئے ۔

جو شخص دل ۔ زبان ۔ جسم اور عمل کے لحاظ سے معصوم ہے ۔ وہی نیکی کی تصویر اور سُکھی کہلا سکتا ہے ۔ اور وہی دھرم ۔ ارتھ اور کام (من کی مراد) کو حاصل کر سکتا ہے ۔

ورزش } جسم کی حرکت جو جسم کو مضبوط کرتی اور طاقت دیتی ہے ۔ اُسے ویایام (ورزش) کہتے ہیں ۔ اِسے مقدار کے موافق کرنا چاہئے ۔

ورزش کے فوائد } مقدار کے موافق ورزش کرنے سے جسم ہلکا اور مضبوط ہو

جاتا ہے۔ ہر کام کی طاقت آتی ہے۔ آدمی محنت کی برداشت کے قابل ہو جاتا ہے۔ دوش کھین ہو جاتے ہیں۔ اور قوت ہاضمہ بڑھ جاتی ہے۔

کثرت ورزش کے مضرات } کثرت ورزش سے تکان۔ لاغری۔ کمزوری پیاس۔ رکت پت۔ کھانسی۔ جلد جلد دم آنا بخار۔ اور قے وغیرہ امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔

ورزش۔ ہنسی۔ بولنا۔ پیدل سفر۔ بیداری اور استری سنگ خواہ ضرورت بھی ہو۔ لیکن عقلمند آدمی کو چاہیئے۔ کہ مقدار سے بڑھ کر ہرگز نہ کرے۔

ان اور ایسے ہی اور کاموں کے مقدار سے بڑھ کر عمل میں لانے سے آدمی اس طرح نشٹ ہو جاتا ہے۔ جیسے ہاتھی کو کھینچتے ہوئے شیر۔

عقلمند آدمی کو مناسب ہے کہ غیر مفید چیزوں کو خواہ اُنکی عادت بھی پڑ گئی ہو۔ آہستہ آہستہ چھوڑ دے۔ اور اُنکی بجائے آہستہ آہستہ مفید چیزوں کی عادت ڈالے۔

غیر مفید چیزوں کی عادت کو چھوڑنا اور مفید چیزوں کی عادت ڈالنا چوتھائی حصے کی ترتیب سے عمل میں لانا چاہیئے۔ کیونکہ ایسی چیز کا جس کی عادت پڑ گئی ہو یکا یک آغاز تکلیف دیتا ہے۔

شروع میں ایک دن درمیان دیکر پھر دو دن اور پھر تین دن بیچ میں لا کر آہستہ آہستہ غیر مفید چیزوں کو چھوڑ دیں اور مفید چیزوں کی عادت ڈالیں۔ اس طرح عمل کرنے سے کوئی تکلیف نہیں ہونے پاتی۔ بہ ترتیب چھوڑے ہوئے عیوب ہمیشہ کے لئے چھوٹ جاتے ہیں۔ اور بہ ترتیب اختیار کی ہوئی صفات ہمیشہ کے لئے مضبوط ہو جاتی ہیں۔

مختلف طبائع کا بیان بعض آدمی پیدائش سے ہی برابر کف پت والے ہوتے ہیں۔ بعض زیادہ بادی والے۔ بعض زیادہ پت والے اور بعض زیادہ کف والے ہوتے ہیں۔ ان میں سے جو برابر کف پت والے ہیں۔ وہ ہمیشہ تندرست رہتے ہیں۔ اور جن میں وات وغیرہ کوئی دوش زیادہ ہوتا ہے۔ وہ ہمیشہ بیمار رہتے ہیں۔ دوشوں کی زیادتی کے مطابق ہی اُن لوگوں کی طبائع (دیہہ پرکرتی) کے نام ہوتے ہیں۔

جن کے جسم میں وات کا غلبہ ہوتا ہے وہ وات پرکرتی کہلاتے ہیں۔ جن میں کف غالب ہوتا ہے۔ وہ کف پرکرتی اور جن میں پت زیادہ ہوتا ہے وہ پت پرکرتی کہلاتے ہیں۔

جس دوش کا مریض میں غلبہ ہو۔ اُس دوش کے خلاف فوائد رکھنے والی دوائیں اُس کے لئے مفید ہوتی ہیں۔ اور معتدل پرکرتی والے کے لئے ایسی دوائیں مفید ہوتی ہیں۔ جن میں سب رس برابر ہوتے ہیں۔

مل مارگ (میل کے راستے) جسم کے نچلے حصہ میں دو سوراخ ہیں ایک پاخانے کا اور دوسرا پیشاب کا۔ چہرے میں سات سوراخ ہیں۔ ایک منہ۔ دو نتھنے۔ دو آنکھ۔ اور دو کان۔ بدن میں جسقدر رونگٹے ہیں سب پسینہ نکلنے کے مارگ کہلاتے ہیں۔

اور ان سب کو جسم کے میل نکلنے کے راستے کہتے ہیں۔ یہ راستے میل کے خراب ہونے یا مقدار سے زیادہ میل کے اکٹھے ہونے کی وجہ سے خراب ہو جاتے ہیں۔ مل مارگوں کے بھاری ہونے سے میل کی زیادتی اور انکے ہلکا ہونے سے میل کی کمی ہوتی ہے۔

نیز ان مل مارگوں کے بھنچے یا کھلے ہونے سے بھی میل کی زیادتی یا کمی ہوتی ہے۔

علاج کا بیان } مل وغیرہ دوشوں کی کمی بیشی اور وات وغیرہ دوشوں کو اُنکی علامات سے شناخت کرکے جو خرابیاں قابل علاج ہوں۔ اُنکا علاج خرابی کے خلاف یا سبب کے خلاف فوائد رکھنے والی دواؤں سے مقدار اور وقت کا لحاظ رکھ کر کریں۔

حفظ صحت کے لئے ہدایت } جو آدمی حفظ صحت کے اصولوں کے خلاف چلتے ہیں۔ اُنہیں مندرجہ صدر امراض یا اور دوسری بیماریاں گھیر لیتی ہیں۔ اس لئے تندرست آدمی کو مناسب ہے کہ حفظ صحت کے اصولوں کی پیروی کے لئے ہمیشہ کمر بستہ رہے۔

جلاب وغیرہ کا وقت } بسنت رتو کے شروع یعنی چیت میں ورشا رتو کے شروع یعنی ساون میں اور ہیمنت رتو کے شروع یعنی اگھن میں سنیہن اور سویدن کرم کرکے۔ جلاب۔ وستی کرم۔ نسیکرم وغیرہ سے دوشوں کی زیادتی کو نکال دیں۔

اور ان کرموں کے بعد میں جیسی حالت ہو۔ اُسکے مطابق مناسب تدابیر سے کام لیں۔

جسم کے صاف ہوجانے پر وقت کو سمجھنے والا وید مناسب رسائن وغیرہ دوائیں دے سکتا ہے۔ جن سے جسم کی طاقت بڑھ جائے۔

مندرجہ صدر ہدایتوں پر عمل کرنے سے بیماری نہیں ہونے پاتی۔

کیونکہ سب دھاتو اور پرکرتی ٹھیک حالت میں رہتے ہیں۔ بلکہ دھاتو ترقی کرتے ہیں۔ اور بڑھاپا نزدیک تک نہیں آتا۔ اس طرح عمل کرنے سے کوئی

بیماری نہیں ہوتی۔

سب ہدایات کا بیان ہو چکا۔اب اُن تدابیر کو الگ الگ بتائینگے۔جن سے نج اور آگنتک روگ نہ ہونے پائیں۔

آگنتک دوش } بھوت۔زہر۔وایو۔آگ۔اور چوٹ وغیرہ سے جو خرابیاں ہوتی ہیں۔اُنہیں آگنتک کہتے ہیں۔ان سب امراض میں لوگوں کی اپنی عقل کا قصور ہے۔

پرگیا پرادھ روگ } حسد۔افسوس۔خوف۔غصہ۔غرور۔عداوت وغیرہ جو من کی خرابی سے پیدا ہوتے ہیں۔اُنہیں پرگیا پرادھ روگ (عقل کی خرابی سے پیدا ہونے والے) روگ کہتے ہیں۔

آگنتک خرابیوں کے روکنے کی تدبیر } دُشٹ بدھی کا ترک کرنا۔ کان۔آنکھ وغیرہ اعضا کو خراب حرکات سے روکنا۔قوت حافظہ کا بڑھانا۔ملک۔وقت اور آتما کا پہچاننا نیک چلن اور نیک عمل بننا یہ سب تدابیر آگنتک بیماریوں کے روکنے کے لئے ہیں۔عقلمند آدمی کو مناسب ہے۔کہ جن کاموں کو وہ اپنے لئے مفید سمجھے اُنہیں پہلے ہی سے کرتا رہے۔

جو بیماریاں ظاہر ہو چکی ہوں اُنکا علاج } بزرگوں کی نصیحت اور عقلمندوں کے دستور العمل پر چلنے سے وہ امراض جو ابھی ظاہر نہیں ہوئے رُک جاتے ہیں۔اور جو امراض ظاہر ہو چکے ہیں۔وہ شانت ہو جاتے ہیں۔

کن اشخاص کے ساتھ بات کرنا منع ہے } پاپ کرم چاری۔پاپ

بھاشی۔ پاپ شالی۔ دروغ گو۔ لڑائی پسند۔ مرم اُپ ہاسی۔ لُبدھک۔ پرسمپدّ دوہی شٹھ۔ پرنندک۔ پر استری گامی۔

پاپ کرموں سے نفرت نہ کرنے والے اور جو اپنے دھرم کو چھوڑ بیٹھے ہیں۔ ایسے آدمیوں کے ساتھ بات بھی نہ کرنی چاہیئے۔

کن اشخاص کی سیوا کرنی چاہیئے } وہ آدمی جو بُدھی۔ ودیا۔ عمر۔ شیل دھیرج۔ سمرتی اور سمادھی گنوں میں لاثانی ہیں۔ جو بوڑھوں کی خدمت کرنے والے ہیں۔ جو دھرم میں پورے ہیں۔ جن کی خصلتیں اعلےٰ ہیں۔ جو خرابیوں سے دور رہتے ہیں۔ جو ہر ایک کے ساتھ خوش خلقی اور ملنساری سے پیش آتے ہیں۔ جو شانت چت ہیں۔ جن کے آچار۔ بیوہار۔ سب قابلِ تعریف ہیں۔ اور جو سیدھے راستے کا اُپدیش کرتے ہیں۔ ایسے ہی آدمی سیوا کے قابل ہیں۔ ایسے نیک آدمی درشن کے قابل ہیں۔ اور ایسوں ہی کی باتیں سُننے سے پُن ہوتا ہے۔

عقلمند آدمی جو اس دنیا اور پرلوک میں سکھی رہنا چاہتا ہے اُسے آہار آچار۔ اور خواہشات میں سفید چیزوں کا استعمال رکھنا نہایت ضروری ہے۔

دہی کے فوائد و نقصان } رات کو دہی نہ کھانا چاہیئے۔ نہ ہی گھی اور کھانڈ ملائے بغیر کھانا مناسب ہے۔ یا دہی میں مونگ کا شوربا۔ شہد اور آملے کا شوربا ملا کر کھائیں۔ دہی کو گرم کرکے ہرگز نہ کھانا چاہیئے۔

رات کے وقت دہی کھانے سے دولت ضائع ہو جاتی ہے۔

گھی ملا دہی کف کرتا ہے۔ لیکن دایو کو ناش کرتا ہے۔ پت کو خراب نہیں ہونے

دیتا۔ اور کھانے کو ہضم کرتا ہے۔ کھانڈ ملا دہی پیاس اور جلن کو روکتا ہے۔ مونگ
کے شوربے میں ملایا ہوا دہی وات رکت کو دور کرتا ہے۔ شہد ملا ہوا دہی خوش
ذائقہ ہوتا ہے اور کم دوش کرتا ہے۔ گرم دہی رکت پت کرتا ہے۔ آملے
کے رس میں ملا ہوا دہی تینوں دوشوں کو دور کرتا ہے۔ دہی سے الفت رکھنے
والا جو شخص مندرجہ بالا ہدایات کو نظر انداز کر کے دہی کا استعمال کرتا ہے۔ اُسے
بخار۔ رکت پت۔ وسرپ۔ جذام۔ پانڈو روگ۔ وہم اور سخت قسم کے
یرقان میں گرفتار ہونا پڑتا ہے۔

ادھیائے کا خلاصہ { دیگ۔ ویگ سے پیدا ہونے والے امراض انکے علاج۔ روکنے کے قابل ویگ۔ مفید
ومضر اشیاء۔ عادت شدہ مضر اشیاء کا استعمال بہ ترتیب کم کرنا اور مفید اشیاء
کی بہ ترتیب عادت ڈالنا۔ مختلف طبائع۔ اور اُنکے مطابق غذا کا بیان۔
مل کے رُکنے سے پیدا ہونے والے امراض۔ نا ظاہر شدہ امراض کو دبا
دینا۔ ظاہر شدہ امراض کا علاج۔ سُکھ کے خواہشمند اور عقلمند آدمی کے
لئے قابل عزت اور قابل نفرت اشخاص کی تفصیل۔ دہی کھانے کی ترکیب
اور اس کے سبب۔ یہ سب باتیں اس ادھیائے میں بیان کی گئی ہیں۔

آٹھواں ادھیائے

پھر بھگوان اتری کمار نے فرمایا۔ کہ اب ہم اندریو پکرمنی ادھیائے کا بیان کرتے ہیں۔

اندریوں کا بیان } یہ مسلمہ امر ہے۔ کہ اندریاں پانچ ہیں۔ جن چیزوں سے یہ رزمت ہیں۔ وہ ... بھی پانچ ہی ہیں۔ انکے پانچ ہی ادھشٹان ہیں۔ اِنکے وِشے بھی پانچ ہی ہیں۔ اور انکی بُدھیاں بھی پانچ ہی ہیں۔

من اندریوں سے جدا چیز ہے۔ بعض لوگ من کو "ستو" بھی کہتے ہیں من آتما کی خواہش سے متحرک ہوکر کام کرتا ہے۔ اور اندریوں کی حرکات کا باعث ہے۔

من کا بیان } سوارتھ۔ اندربارتھ۔ اور سنکلپوں کی کثرت سے ایک ہی شخص میں بہت سے من ہونے کا امکان ہوتا ہے۔ رجوگُن۔ تموگُن۔ اور ستوگُن ان تینوں کے وجود سے بھی ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔ لیکن در اصل من بہت نہیں ہیں۔ کیونکہ ایک ہی شخص میں تمام کاموں کا پتہ ایک ہی وقت میں نہیں ملسکتا۔ اگر من ایک سے زیادہ ہوتے تو ایک وقت میں ایک سے زیادہ کاموں کو عمل میں لا سکتے۔

من کے مطابق جو گُن انسان میں قائم رہتا ہے۔ اُسی گُن کی کثرت کے لحاظ سے رشی لوگ من کو موسوم کرتے ہیں۔

اندریوں کا رہبر من ہے۔ اندریاں بھی من کی پس روبن کے اپنے فرائض کو پورا کرتی ہیں۔

اندریوں کے نام } باصرہ (دیکھنے کی قوت) سامعہ (سُننے کی قوت) شامہ (سونگھنے کی قوت) ذائقہ (چکھنے کی قوت) اور لامسہ (چھونے کی قوت)۔ یہ پانچ اندریاں ہیں۔

اندریوں کے دربیہ } روشنی۔ آکاش۔ پرتھوی۔ جل۔ اور وایو بترتیب ان پانچوں اندریوں کے پانچ دربیہ ہیں۔

اندریوں کے مرکز } دونو آنکھیں۔ دونو کان۔ دونو نتھنے۔ زبان اور جلد بدن یہ سب بہ ترتیب پانچوں اندریوں کے مرکز ہیں۔

پانچوں اندریوں کے فرائض } شکل۔ آواز۔ بُو۔ مزہ۔ اور مس یہ پانچوں بہ ترتیب مندرجہ بالا پانچوں اندریوں کے فرض ہیں۔

اندریوں کی بُدھی } پانچوں مندرجہ صدر اندریوں کی بُدھی ٹھیک ترتیب سے یہ ہے۔

درشن بُدھی۔ شروں بُدھی۔ گندھ بُدھی۔ سواد بُدھی۔ اور سپرش بُدھی یہ بُدھی اندریوں۔ اندریا رتھ۔ من اور آتما کے ملاپ سے پیدا ہوتی ہے۔ یہ بُدھیاں بھی دو طرح کی ہوتی ہیں (۱) کھنیک (استھائی) اور (۲) نشچہ آتمک (چیرستھائی)۔

اس طرح پانچوں اندریوں میں سے ہر ایک کی پانچ پانچ قسمیں ہونے سے کل پچیس اقسام ہیں۔

ادھیاتمک دربیہ گن } من۔ من کا کام۔ بُدھی اور آتما یہ چاروں ادھیاتمک دربیہ گنوں کے سنگرہ ہیں۔ یہ شُبھ اور اشبھ پرورتی اور نورتی کے سبب ہیں۔ یعنی یہ چاروں ملکر شُبھ کاموں میں پرورتی اور اشُبھ کاموں میں نورتی کراتے ہیں۔

کریا کی تعریف } جو کرم دربیہ کے سہارے سے ہوتے ہیں۔ اُنہیں ہی کریا کہا جاتا ہے۔

اندریوں کی خصوصیت } اگرچہ انومان سے یہ یقین کیا گیا ہے۔ کہ ہر اندری میں پانچوں عناصر کا جزو ہوتا ہے۔ تاہم نورانی عنصر آنکھ میں۔ آکاش میں۔ پرتھوی نتھنے میں۔ پانی ذائقے میں اور وایو لمس میں خصوصیت سے موجود ہوتے ہیں۔

تداتمک وشے گرہن کی خصوصیت } ان میں سے جو اندری جس عنصر سے مخصوص ہے۔ وہ تداتمک وشے (اُسی عنصر کے خواص) کو بالخصوص گرہن کرتی ہے۔ سبب یہ ہے۔ کہ دونوں کا مزاج ایک ہے۔ اور دونوں ایک دوسرے میں شامل ہیں۔ جیسے درشٹی کا دربیہ جیوتی ہے۔ اور جیوتی روپ کو گرہن کرتی ہے۔ کیونکہ روپ جیوتی کا گن ہے۔ درشٹی اور روپ دونوں میں جیوتی کا سوبھاؤ ہے۔ اس لئے درشٹی جیوتی سوبھاؤ والے روپ کو بالخصوص گرہن کرتی ہے۔

اندریوں کے اپنی بُدھی سے خلاف ہونے کا سبب } اندریوں کے وشے اتی یوگ[۱]۔ ایوگ[۲] اور متھیا یوگ[۳] کے سبب من سمیت اندریوں کو خراب کرتے

---

[۱] اتی یوگ۔ زیادہ کام لینا [۲] بے قاعدہ کام لینا [۳] اُلٹا کام لینا۔

ہیں۔ تب انکی بُدھی کا ناش ہو جاتا ہے۔

اندریوں کے سمیک یوگ (ٹھیک استعمال) کا نتیجہ } اگر اندریوں کا اپنے اپنے کاموں میں ٹھیک ٹھیک استعمال کیا جائے۔ تو من اور اندریاں سب ٹھیک حالت میں رہتے ہیں۔ اور اندریوں کی طاقت بھی بڑھ جاتی ہے۔

من کا وِشے } من کا وشے غور کرنا ہے۔ یہاں بھی من اور بدھی کے متھیا یوگ، اتی یوگ اور ہین یوگ۔ پرکرتی وکرتی کے بواعث ہیں۔ اس لئے مندرجہ ذیل اسباب سے ایسی کوشش کرنی چاہئے۔ کہ انوپ تپت یا انوپ ہت اندریاں اور من اپنی طبعی حالت میں قائم رہیں۔ یعنی ان میں کسی قسم کی خرابی نہ واقع ہو۔

طبعی حالت میں رکھنے کے اسباب } آتما کے موافق۔ اندریوں کے وشیوں کے سنیوگ اور بُدھی سے خوب سوچکر کرم کرلے سے یا دیش۔ کال اور آتما کے موافق مقرر کئے ہوئے کرموں کے کرنے سے من اور اندریاں اپنی طبعی حالت میں رہتی ہیں۔ اس لئے اُن اشخاص کو جو آتم سُکھ (روحانی راحت) کی خواہش رکھتے ہیں۔ مناسب ہے کہ ہمیشہ تمام طرح سے چت کو قائم رکھ کر اور ہوشیار کر کے سب سنت کرموں کی پیروی کریں۔ اس سے دو فائدے ہوتے ہیں۔ ایک حصُول صحت اور دوسرے اندریوں پر فتح یابی۔ اے اگنی ویش! اب میں سب سنت کرموں کا بیان کرتا ہوں۔

سنت کاریوں کا بیان } دیوتا۔ گئو۔ برہمن۔ گرو۔ بزرگ۔ سدھ اور

آچاریہ ان سب کی تعظیم و تکریم کرنی چاہئے۔ سب مفید دواؤں کا استعمال کرنا چاہئے
صبح اور شام جل سے شُدہ ہوکر سندھیا کرنی چاہئے۔ مل مارگ اور دونو پاؤں کو
ہمیشہ دھوکر صاف رکھے۔ پکھش میں تین دفعہ سر کے بال۔ داڑھی۔ مونچھ۔
لوم۔ اور ناخن کٹواتا رہے۔ ہر روز صاف کپڑے پہنے۔ ہر وقت خوش رہے۔
خوشبوئیاں پاس رکھے۔ سادھو پُرشوں کا سا لباس پہنے۔ سر کے بالوں کو کنگھی
سے صاف کرکے چوٹی کو باندھ لے۔ سر۔ کان۔ ناک اور پاؤں میں ہر روز
تیل لگائے۔ پہلے کہی ہوئی ترکیب سے دھوم پان کرے۔ گھر میں آنیوالے
مہمان کا خوشی کے ساتھ استقبال کرے۔ دُکھی کو تسلی دے۔ ہون کرے۔
یگیہ کرے۔ دان دے۔ چُتش پتھ کو نمسکار کرے۔ بلیدان کرے۔ غیر مقررہ
تاریخ کو آنے والے مہاتماؤں سے عزت سے پیش آئے۔ پتروں کا شردھا
پوروک سیوِن کرے۔ با موقعہ۔ مفید۔ مختصر اور بامعنی کلام کرے۔ جتیندری
رہے۔ دھرماتما بنے۔ غیروں کی بھی بہبودی کا خیال رکھے اور خود بھی ایسے
کام کرے۔ جن سے اُس کی اپنی بہتری ہوتی ہو۔ لیکن اپنے فعل کے نتیجے
کی امید نہ رکھے۔ محنت رکھے۔ عقلمند۔ باحیا۔ باحوصلہ۔ کام میں ہوشیار
عفو۔ خو۔ دھرماتما۔ اور دیدوں کا پیرو بنے۔ جو اشخاص انکساری۔ عقل اور
علم میں بڑھے ہوں۔ اُنکی عزت کرے۔ عمر میں بڑے۔ سدھ۔ مہاتما اور آچاریوں
کی خدمت کرے۔ چھاتہ۔ لکڑی۔ اور پگڑی کا استعمال کرے۔ آگا پیچھا دیکھ کر
چلے۔ گندی بیل وغیرہ سے بچے۔ نیک چلن رہے۔ جہاں میلے کچیلے چیتھڑے
ہڈیاں۔ کانٹے۔ ناپاک بال۔ تنکے۔ لوٹا کرکٹ۔ راکھ۔ کھوپری اور ٹھیکرے
وغیرہ پڑے ہوں وہاں سے ہوکر نہ گذرے۔ نہانے کی جگہ اور بلی دان کے مقام

پر سے ہرگز نہ گذرے۔ تھکاوٹ معلوم ہونے سے پہلے ہی محنت کا کام چھوڑ دے۔ تمام انسانوں کو بھائی جانے۔

غصہ وروں کے غصہ کو ٹھنڈا کرے۔ خائف اشخاص کو دھیرج دلائے مفلسوں پر رحم کھائے۔ وعدہ ایفائی کرے۔ سام۔ دام۔ ونڈ اور بھید میں سے سام کو افضل سمجھے۔ غیروں کے الفاظ کو نرمی سے برداشت کرے۔ اپنے غصے کو وہیں دبا دے۔ اور شانتی کی صفت کا اظہار کرے۔ محبت اور عداوت دونو کو ترک کر دے۔

اکرتویہ کرموں کا بیان } جھوٹ نہ بولے۔ پرایا مال غصب نہ کرے پرائی عورتوں کی خواہش نہ کرے۔ عداوت نہ رکھے۔ پاپ نہ کرے۔ پاپی سے بھی پاپ نہ کرے۔ پرائے عیوب کا اظہار نہ کرے۔ پرائے رازوں کا افشا نہ کرے۔ ادھرمی اور راج دروہی (باغی) کی مدد نہ کرے۔ بدمست۔ دھرم سے گرے ہوئے۔ ہتیا کاری۔ کمینے اور دُشٹ آدمیوں کے ساتھ نہ رہے۔ اونٹ وغیرہ بُری سواری پر نہ چڑھے۔ زانو سے اونچے سخت آسن پر نہ بیٹھے۔ ایسے پلنگ پر نہ سوئے جس پر بستر اور تکیہ نہ ہو۔ جو چھوٹا اور نیچا ہو۔ پہاڑوں کی خوفناک چوٹیوں پر نہ گھومے۔ درخت پر نہ چڑھے۔ پانی کے بہاؤ کے سامنے نہ نہائے پہاڑی کُولوں کے سایہ میں نہ بیٹھے۔ آگ کی لو کے سامنے نہ جائے۔ زیادہ کھل کھلا کر نہ ہنسے۔ آدمیوں کے درمیان بیٹھا ہو۔ تو اُن کے سامنے باد مخالف کو خارج نہ کرے۔ منہ کو ڈھانپے بغیر جمائی اور چھینک نہ لے۔ نہ ہی ہنستے ناک کو نہ کُریدے۔ دانتوں کو نہ پیسے۔ ناخنوں کو نہ توڑے۔ اپنی ہڈیوں کو

ضرب نہ لگائے۔ زمین پر لکیریں نہ کھینچے ۔ تنکے نہ توڑے۔ مٹی کے ڈھیلے نہ پھوڑے ۔ جسم کے اعضا سے خراب حرکات نہ کرے ۔ نورانی اجسام سورج چاند وغیرہ اور ناپاک آگ جیسے مُردہ جلانے والی آگ کی طرف نہ دیکھے۔ مُردے کو دیکھ کر "ہوں" کی آواز نہ نکالے ۔ چیتیہ بھُومی۔ دَھوَجا۔ گورو۔ اور قابل عزت بزرگوں کے سایہ کو نہ پھلانگے۔ دیو مندر۔ پوتر درخت ۔ چت ور۔ چورستہ۔ اُپ بن۔ شمشان اور وہ جگہ جہاں پر جیوانات کو قتل کیا جاتا ہے ایسے مقامات میں رات کے وقت نہ جانا چاہیئے ۔خالی گھر اور جنگل میں اکیلا نہ جائے ۔ بدکار عورت دوست اور نوکر کو کبھی ساتھی نہ بنائے۔

نیک آدمیوں کے ساتھ دشمنی نہ کرے ۔کمینوں سے محبت نہ کرے ۔ خراب دل والے کا اعتبار نہ کرے ۔ نیک صفات سے معرا شخص کی پناہ نہ لے ۔زیادہ حوصلہ۔ زیادہ نیند۔ زیادہ بیداری۔ زیادہ نہانا۔ زیادہ پینا زیادہ خوراک سب منع ہیں ۔ ایک پاؤں اُٹھا کر دیر تک نہ کھڑا رہے۔ سانپوں ۔ دانتوں والے جانوروں اور سینگ والے جانوروں کے قریب نہ جائے ۔ پوربی ہوا ۔سامنے کی ہوا۔ سامنے کی دھوپ۔ اوس ۔تیز ہوا سے بچے ۔ لڑائی نہ کرے ۔ آگ کو پوشیدہ جگہ میں نہ رکھے ۔ کھانا کھا کر ہاتھ نہ دھوئے بغیر اور آگ کو نیچے رکھ کر ہرگز نہ تاپے ۔تکان دور ہوئے بغیر۔ چہرے کا پسینہ سوکھے بغیر ۔ اور ننگا ہو کر کبھی سنان نہ کرے ۔جس دھوتی سے سنان کیا ہو۔ اُسے ماتھے پر نہ لگائے ۔ بالوں کے سروں کو پکڑ کر نہ کھینچے ۔جن کپڑوں سے سنان کیا ہو ۔ اُنہیں سنان کر کے نہ پہنے ۔رتن گھی مقدس اشیاء ۔مبارک اشیا اور پھولوں کو چھوئے بغیر گھر سے نہ نکلے ۔مقدس

اور مبارک اشیاء کو لیکر دکھن کی طرف نہ جائے۔ اپوتر اور نامبارک اشیاء کو بائیں ہاتھ میں لیکر نہ جائے۔

کھانا کھانے کے قواعد { رتن کو ہاتھ میں لئے بغیر۔ سنان کئے بغیر۔ کپڑے بدلے بغیر۔ جپ کئے بغیر۔ ہون کئے بغیر۔ دیوتاؤں کو ارپن کئے بغیر۔ گورو کو دیئے بغیر۔ اتتھی کو دیئے بغیر۔ بیکس کو دیئے بغیر۔ پھول مالا پہنے بغیر۔ ہاتھ پاؤں اور منہ دھوئے بغیر۔ منہ کو صاف کئے بغیر۔ شمال کو منہ کئے بغیر۔ پرسن چت ہوئے بغیر۔ بے وفا۔ وحشی۔ ناپاک اور بھوکے نوکروں کو دور کئے بغیر۔ ناپاک برتنوں میں۔ خراب جگہ میں۔ بیوقت بہت انبوہ میں۔ آگ میں۔ بلی ویشو دیو کو پہلا نوالہ سمرپن کئے بغیر۔ پروکھشن جل سے[۱] چھینٹے دیئے بغیر۔ منتروں کے پڑھے بغیر۔ سامنے رکھے کھانے کی مذمت کرکے اور مکار یا دشمن کے لائے ہوئے کھانے کو ہرگز نہ کھانا چاہیئے۔

مانس۔ سبز ساگ۔ سوکھا ساگ۔ پھل اور لڈو وغیرہ پکوانوں کے سوا باسی کھانا نہ کھائے۔ دہی۔ شہد۔ نمک۔ ستو اور گھی کے سوا اور سب اشیاء کو کھاتے کھاتے تھوڑا سا چھوڑ دے۔ رات کو دہی نہ کھائے۔ صرف ستوؤں کو پھانکنا نہ چاہیئے۔ بلکہ ان میں گھی اور کھانڈ ملا لے۔ رات کو نہ کھائے۔ کھانا کھانے کے بعد نہ کھائے۔ کئی اناجوں کے ستو نہ کھائے۔ دن میں دو دفعہ ستو نہ کھائے۔ پانی ملائے بغیر ستو نہ کھائے۔ دانتوں سے چبائے بغیر کوئی چیز نہ کھائے۔ بدن کو ٹیڑھا کرکے چھینک نہ لے۔ نہ سوئے اور نہ کھانا کھائے۔ پاخانہ۔ پیشاب وغیرہ ویگوں (جرائم ضروریہ) کو جبتک

---

[۱] جس پانی پر منتر پڑھے گئے ہوں۔

رفع نہ کرے ۔ اور کام نہ کرے ۔ ہوا ۔ آگ ۔ پانی ۔ چاند ۔ سورج ۔ دوج اور گورو کے سامنے تھوکنا ۔ باد مخالف خارج کرنا ۔ پاخانہ اور پیشاب کرنا منع ہیں ۔ راستے میں پیشاب نہ کرے ۔ بہت بھیڑ میں ۔ کھانا کھانے کے وقت ۔ جپ اور ہون کرتے ہوئے ۔ سبق پڑھتے وقت ۔ بلیدان اور مبارک کام کے وقت بلغم تھوکنا اور ناک صاف کرنا نہیں چاہئے ۔

استریوں سے برتاؤ کے قواعد

استری کا کہنا نہ موڑے ۔ استری پر پورا اعتبار بھی نہ کرے ۔ مخفی امور سے استری کو اطلاع نہ دے ۔ استری کو کوئی اختیار نہ دے ۔ رجسولا (حائضہ) گھبرائی ہوئی ۔ مریضہ ۔ ناپاک ۔ وحشی صفت ۔ کمینہ خصلت بدشکل ۔ بدچلن ۔ بدخوراک ۔ پھوہڑ ۔ بے شہوت ۔ دوسرے آدمی سے محبت کرنے والی ۔ اور بیگانی عورت سے ہمبستری نہ کرے ۔ استریوں سے علاوہ (یعنی گائے بھینس وغیرہ) سے صحبت نہ کرے ۔ یونی کو چھوڑ کر دیگر مقام میں گمن نہ کرے ۔

چینئیہ ستھان ۔ چیت ور ۔ چورستہ ۔ اُپ بن ۔ شمشان ۔ قتل گاہ ۔ پانی پدھالیہ ۔ دوج ستھان ۔ گورو ستھان ۔ اور دیو مندر میں استری گمن نہ کرے شام اور صبح کی سندھیا میں استری گمن نہ کرے ۔ . . . . ممنوعہ تاریخوں میں گمن نہ کرے ۔ ناپاک ہونے کی حالت میں اور دوائی کھانے کے بعد استری گمن نہ کرے ۔ وچار کے پورا ہونے کے بغیر ۔ محبت ظاہر ہوئے بغیر ۔ کچھ کھائے بغیر اور بہت کھانے کے بعد بھی استری گمن منع ہے ۔ جس شخص کو پاخانہ یا پیشاب زور سے آیا

ہٹا ہو۔ اُسے بھی تنگی سے بیٹھ کر استری گمن نہ کرنا چاہئے۔ محنت۔ ورزش۔ کشتی۔ فاقہ کشی۔ اور کلانتی سے تھکا ہُوا آدمی بھی استری گمن سے پرہیز رکھے۔ کھلی جگہ میں بھی استری گمن منع ہے۔

پڑھائی کے قواعد ساد ھو۔ مہاتما اور گورو کی نندا نہ کرے۔ ناپاک ہونے کی حالت میں ابھیچار کرم چیتیہ ستھان کا پوجن قابل عزت بزرگوں کی پوجا۔ اور تحصیل علم نہ کرے۔ جبکہ بے وقت بجلی گری ہو۔ بادل گرج رہا ہو۔ جس دن چاروں اطراف میں سرخی چھائی ہو۔ زلزلہ آیا ہو کوئی بڑا میلہ ہو۔ جس دن اُلکاپات ہو یعنی تارہ ٹوٹا ہو۔ سورج گرہن۔ چاند گرہن۔ اماوسیہ۔ صبح اور شام کے وقت پڑھائی منع ہے۔ گورو کے سوا دوسرے کے منہ سے اور اکھشروں کو چھوڑ چھوڑ کر نہ پڑھے۔ تعداد سے زیادہ نہ پڑھے۔ چلا کر۔ بُری آواز سے۔ حروف کے اجزا پر دھیان دیئے بغیر۔ نہایت جلدی سے۔ رُک رُک کر۔ نہایت کمزوری سے۔ بہت چلا کر یا بہت آہستہ سے نہ پڑھے۔ پڑھنے کے وقت کو ضائع نہ کرے۔ پڑھنے کے نیم کو بھی نہ توڑے۔

رات کے وقت ایسے مقام پر نہ جائے۔ جسے پہلے دیکھا نہ ہو۔ سندھیہ کے وقت کھانا۔ پڑھنا۔ استری گمن اور سونا سب منع ہیں۔ بچے۔ بوڑھے طامع۔ مورکھ۔ بدشہرت۔ اور نامرد کے ساتھ دوستی نہ رکھے۔ شراب نوشی قماربازی۔ اور رنڈی بازی کا خیال تک دل میں نہ لائے۔ مخفی اسرار کو ظاہر نہ کرے۔ کسی کی بے عزتی نہ کرے۔ مغرور نہ بنے۔ بے وقوف۔ بخیل اور چغل خور نہ بنے۔ برہمنوں کی نندا نہ کرے۔ گئو کو لاٹھی سے نہ مارے

بوڑھے۔ گورو۔ جماعت کے سردار۔ اور راجہ کی مخالفت نہ کرے۔ ان لوگوں کے سامنے نہ ہی زیادہ بکواس کرے۔ بھائی بندھو۔ خدمتگار۔ مشکل وقت میں مدد کرنے والے اور بھیدوں کے جاننے والوں کو باہر نہ نکالے۔ بے صبر ہونا اور غصہ کرنا نہ چاہیئے۔ نوکروں کو با موقع انعام اکرام دینا چاہیئے۔ دوستوں پر اعتبار رکھے۔ اکیلا سُکھی نہیں رہ سکتا۔ دُکھ دائک چلن اور کھانے سے پرہیز کرے۔ ہر شخص کا اعتبار کر لینا بھی ٹھیک نہیں ہے۔ نہ ہی ہر شخص پر بے اعتباری رکھنی چاہیئے۔ ہر وقت سوچ ہی میں نہ پڑا رہے کام کے وقت کو ہاتھ سے نہ دیدے۔ ناآزمودہ کام پر یک لخت ہاتھ نہ ڈال دے۔ اندریوں کا غلام نہ بن جائے۔ چنچل من کو زیادہ چنچل نہ ہونے دے۔ بُدھی اور اندریوں کو زیادہ محنت سے باز رکھے۔ کام کرنے میں زیادہ دیر نہ لگائے۔ غصہ اور محبت دونو کو روکے۔ افسوس میں نہ ڈوبا رہے کام کے ٹھیک ہو جانے پر زیادہ خوشی نہ ظاہر کرے۔ اُن چیزوں کا ہمیشہ استعمال رکھے جن سے جسم بنا ہے۔ اسباب کے نتیجے کا خیال رکھے۔ یعنی جو کام کئے ہیں۔ اُنکا پھل ضرور ملیگا۔ ہنیبو کا آرنبھ ہمیشہ ہے۔ اپنے تئیں کام کرنے والا نہ سمجھے۔ ایسی کوشش نہ کرے۔ جس میں پرنشارتھ کو نقصان پہنچے۔ اپ واد کی یاد نہ رکھے۔

ہون کے قواعد { سنان وغیرہ سے فراغت پاکر عمدہ گھی۔ چاول تیل کُنجا۔ اور سرسوں کا آگ میں ہون کرے۔ ہون کرنے کے بعد ذیل کے منتروں سے اپنے تئیں اشیرواد کرے (اصل منتروں کی ضرورت نہ سمجھ کر یہاں صرف انکے ترجمے پر اکتفا کیا جاتا ہے)

اگنی میرے جسم سے دور نہ ہو۔ وایو میرے پرانوں کو قائم رکھے۔ وشنو مجھے طاقت دے۔ اندر مجھے ویرج بخشے۔ شیو سب جلوں کو میرے جسم میں داخل کرے۔

"اپوہشٹا" اس منتر سے پانی کو چھوئے۔ دو دفعہ ہونٹ اور پاؤں کو دھو کر سر پر جل کے چھینٹے دیکر آکاش کی طرف جل کے چھینٹے مارے۔ جل سے شریر۔ ہردا۔ اور سر کو کھگوئے۔ ان کرموں کے بعد برہمچریہ برت دھارن کرے۔ گیان اپدیش۔دان۔ مترتا۔ مہربانی اور مسرت کو دھارن کرکے آتما کو سکھ دے۔

ادھیائے کا خلاصہ { اس اندریو پکرم ادھیائے میں اندرے پنچ پنچک من کے علامات۔ ست اور استیہ ضرتو یوں کا بیان۔ اور حفظ صحت کی تدابیر۔ بہت تفصیل سے بیان کی گئی ہیں۔ جو شخص ان تدابیر پر باوقت ہوشیاری سے عملدرآمد کرتا ہے اُس کی عمر سو برس سے کم نہیں ہوتی۔ سادھو۔ مہاتما ایسے شخص کی تعریف کرتے ہیں۔ اور دُنیا اس کے یش سے بھر جاتی ہے۔ ایسا دھرماتما آدمی تمام جانداروں کی محبت اور پُن آتما جیوؤں کے لوک میں باس حاصل کرتا ہے۔ اس لئے سب آدمیوں کو مناسب ہے۔ کہ اس ادھیائے میں کئے ہوئے نیک اعمال پر عملدرآمد رکھیں۔ جو نیک کام اس ادھیائے میں لکھنے سے رہ گیا ہے۔ وہ بھی کرنے کے قابل سمجھنا چاہئے۔

نواں ادھیائے

بھگوان اتری کمار پُنرو سو بولے۔ کہ اب گُھڈاک چُنتش پا د نامی ادھیائے کا بیان کیا جاتا ہے۔ یعنی علاج کے جو چار حصے ہیں۔ اِس ادھیائے میں اُنہی کا بیان ہے۔

(۱) وید (۲) اوشدھ (۳) تیمار دار اور (۴) مریض یہ چاروں چکتسا کے چار حصے ہیں۔

بیماری اور صحت } دھاتوؤں کا زہریلا ہو جانا وکار یا بیماری کہلاتا ہے اور اُن کی مساوات کو سواستھ یا صحت کہتے ہیں۔ سواستھ کو سُکھ اور وکار کو دُکھ بھی بولتے ہیں۔

چکتسا } دھاتوؤں کے بگڑنے پر اُنہیں مساوات کی حالت میں لانے کے لئے وید وغیرہ چاروں چیزوں کے اجتماع کو چکتسا کہتے ہیں۔

وید کے گُن } آیوروید ک شاستروں کا پورا ابھیاس۔ بہو درشتتا (کامل تجربہ کاری)، دکھشتا (کام میں ہوشیاری) اور پوترتا (صفائی) یہ چاروں وید کے گُن ہیں۔

اوشدھوں کے گُن } بھوتا (مقدار میں کم اور تاثیر میں زیادہ) یوگیتو (مرض کے موافق) انیک ودھی کلپنا (مختلف طرح سے استعمال میں آنے والی) سمپنا (گھُنی سڑی نہ ہونا) وشیدھ

کے یہ چار گن ہیں ۔

تیماردار کے گن } دواؤں کے بنانے اور مریض کو دینے میں ہوشیار ہونا۔ چالاک ہونا۔ مریض کی محبت۔ اور پاکیزگی یہ چاروں پریچارک (تیماردار) کے گن ہیں ۔

روگی کے گن } یادداشت ۔ وید کے حکم کی تعمیل کرنا۔ نڈر ہونا۔ (کڑوی کسیلی ادویات کے استعمال اور چیر پھاڑ سے نہ ڈرنا) مرض کی کیفیت بتا سکنا یہ چاروں مریض (روگی) کے گن ہیں ۔

یہ سولہ صفات والا پاد چتشٹ مرضوں کو دور کر دیتا ہے ۔ یعنی وید۔ دوائی ۔ پریچارک اور مریض اگر مندرجہ بالا صفات سے متصف ہوں ۔ تو مرض بلاشبہ جاتا رہتا ہے ۔

وید کی فضیلت } جس طرح رسوئی بنانے میں پکانے والا ۔ برتن۔ ایندھن اور آگ چاروں اسباب ہیں۔ تو بھی پکانے والا ہی باقی کے اسباب سے افضل ہے ۔ نیز سپہ سالار ۔ بھومی فوج اور ہتھیار یہ چاروں فتح کے اسباب ہونے پر بھی سپہ سالار باقیوں سے افضل ہے ۔ ایسے ہی چکتسا کے چاروں پادوں میں سے وید ہی کو افضل سمجھنا چاہئے ۔ اس بارے میں ایک اور تمثیل بھی ہے ۔ جیسے مٹی ۔ لکڑی پاٹ اور سوتر وغیرہ سب سامان ہونے پر بھی کمہار کے بغیر گھڑا نہیں بن سکتا ۔ اسی طرح دوائی ۔ پریچارک اور مریض ان تینوں کے ہونے پر بھی وَید کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا ۔

تینوں پادوں کے ہونے پر بھی جو وِکار بادلو لباب کی طرح دور ہوجا

ہے۔یا بڑھ جاتا ہے۔ ان دونوں میں لائق اور نالائق وَید ہی اصل سبب ہیں اگر وید لائق ہو۔ تو بیماری دور ہو جاتی ہے۔ اگر نالائق ہو۔ تو بڑھ جاتی ہے۔

مر جانا اچھا ہے۔ مگر نالائق وَید سے کبھی علاج نہ کرانا چاہئے۔

نالائق وید } نالائق وید چکتسا کرنے میں ایسا متامل ہوتا ہے۔ جیسے اندھا آدمی راستے کے نہ جاننے کی وجہ سے ڈرتا ہوُا اِدھر اُدھر ہاتھ پسار کر چلتا ہے۔ یا جیسے ہوا کے زور سے ناؤ ڈگمگاتی ہے۔ اتفاق سے اگر کسی ایسے مریض کو جس کی عمر باقی ہو۔ نالائق وید اچھا کر دے۔ تو وہ اس غرور سے کہ اب میں کامل وید ہو گیا ہوں۔ کئی اشخاص کو بے وقت ہی مار ڈالتا ہے

پران داتا وید } جس نے آیوروید شاستر کا اچھی طرح سے مطالعہ کیا ہے اُسکے مطالب کو اچھی طرح سے سمجھا سکتا ہے علاج کرنے کا حوصلہ رکھتا ہے۔ جس کے بہت سے کیس دیکھے ہیں۔ اُسی وید کو پران داتا کہتے ہیں۔

راج وید } جو امراض کے اسباب۔ علامات۔ علاج۔ اور انسداد ان چار باتوں کو جانتا ہے۔ وہی سب کا سرتاج اور راجہ کے لائق وید ہے۔

وید کا ضروری فرض } شستر۔ شاستر اور جل یہ تینوں اپنے پاتر (رکھنے والے) کے آدھین ہوتے ہیں شستر جیسے پاتر کے ہاتھ میں ہو گا۔ ویسا ہی پھل دیگا۔ اگر بہادر کے ہاتھ میں ہوگا

تو بے گناہوں کو قتل کریگا۔

اِسی طرح پانی اچھے برتن میں ہونے سے مفید اور ناپاک برتن میں ہونے سے نقصان دہ ہوگا۔ ایسے ہی شاستر اگر عقلمند کے پاس ہوگا۔ تو سنسار کو فائدہ پہنچائیگا۔ اگر بے وقوف کے پاس ہوگا تو دنیا کو نقصان دیگا۔ اس لئے معالج کو چاہئے۔ کہ پہلے بُدھی کو سدھارے۔

وَید کے گُن } جس وَید کو ودیا۔ وچار۔ وگیان یادداشت۔ یکسوئی۔ اور کام میں مہارت حاصل ہے۔ اُس کے لئے کچھ بھی ناممکن نہیں۔ اور وہ سخت سے سخت امراض کو بھی مغلوب کرلیتا ہے۔

ودیا بدھی۔ کامل تجربہ۔ مشق۔ سِدھی اور آشرہ۔ اگر ان میں سے ایک ایک صفت بھی کسی شخص میں ہو۔ تو وہ وید کہلانے کے لئے بہت ہے۔ اگر یہ سب گن کسی ایک شخص میں جمع ہوں۔ تو وہ بلاشبہ وید کہلا سکتا ہے۔ اور وہی جاندار وں کا محافظ ہوگا۔

دوش سے بچنے کی تدبیر } شاستر اُجالا کرنے والی روشنی کے موافق ہے۔ اور اپنی بدھی آنکھ کی طرح ہے۔ جیسے روشنی میں سب باتیں آنکھوں کے ذریعے سے معلوم ہو جاتی ہیں۔ ویسے ہی بُدھی اور شاستر کو اچھی طرح سے مطابق کرکے علاج کرنے سے معالج گناہگار نہیں ٹھہرتا۔

وید کو نصیحت } چونکہ چکتسا کے تین پاد وید کے بھروسے پر ہوتے ہیں۔ اس لئے اُسے مناسب ہے۔ کہ اپنے صفات

کو اعلےٰ بنانے کے لئے کوشش کرتا رہے۔ اور مریضوں پر اُلفت اور رحم کی نظر رکھے۔ قابل علاج بیماریوں میں حوصلہ دکھلائے۔ چکتسا کی نسبت یہ چاروں باتیں وید کے لئے نہایت ضروری ہیں۔

ادھیائے کا خلاصہ { چکتسا کے چار پاد ہر پاد کے چار چار گُن وِدِیہ پادوں سے وید کی فضیلت۔ وید کے گُن گیان بُدھی۔ کرنے اور نہ کرنے کے قابل فعل۔ چھ گُن۔ وید کہلانے کی قابلیت اُپدیش یہ سب باتیں اس ادھیائے میں بیان کی گئی ہیں۔

دسواں ادھیائے

بھگوان اتری کمار پُتر دسو کہنے لگے۔ اب ہم مہاچُتش پاد نامی ادھیائے کا بیان کرینگے۔

وید کہتے ہیں۔ کہ کھوڑش گُن[1] وِشِشٹ چتش پاد کا نام چکتسا ہے۔ یہی سولہ گُن جو پچھلے ادھیائے میں بیان کئے گئے ہیں۔ چکتسا کہلاتے ہیں۔ اگر یہ مناسب تدبیر کے ساتھ استعمال میں لائے جائیں۔ تو صحت کو قائم رکھنے کے لئے بہت ہیں۔

---

[1] سولہ صفات سے موصوف چاروں اجزاء سے مراد ہے جسکا بیان پچھلے ادھیائے میں کیا جا چکا ہے۔

مہرشی میترے جی نے اعتراض کیا۔ کہ یہ بات کیونکر ہو سکتی ہے۔ جبکہ بہت سے مریض جنکے پاس کافی سامان۔ اچھے تیماردار۔ اور وہ خود جتیندری اور سمجھدار ہوں۔ اور لائق ویدوں سے علاج کرائیں۔ مرض سے چھٹکارہ پا جاتے ہیں۔ مگر بہت سے ان سامانوں کے موجود ہونے پر بھی مر جاتے ہیں اس لئے معلوم ہوتا ہے۔ کہ چکتسا سے کچھ نہیں ہو سکتا۔

یہ بات تو ایسی ہے۔ جیسے سوکھے گڑھے۔ یا پانی سے بھرے ہوئے سمندر میں تھوڑا سا پانی ڈال دیا جائے۔ یا تیز رو ندی میں یا ریت کے بڑے ٹیلے پر ریت کی ایک مٹھی پھینک دی جائے۔

یہ بات بھی دیکھنے میں آتی ہے۔ کہ بہت سے ایسے مریض ہیں جنہیں نہ کوئی اعلےٰ دوائی ملتی ہے۔ جن کے پاس نہ اچھے نوکر ہیں جنکے پرہیز اور استعمال کا کوئی خیال نہیں رکھتا۔ اور جنکا نہ کوئی لائق وید علاج کرتا ہے ایسے مریض تو جی پڑتے ہیں۔ مگر بہت سے ایسے بھی ہیں۔ جنکے پاس یہ سب سامان موجود ہونے پر بھی وہ مر جاتے ہیں۔ پھر یہ دیکھنے میں آتا ہے۔ کہ علاج کرنے سے جی پڑتے ہیں۔ اور علاج نہ کرنے سے مر بھی جاتے ہیں۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ چکتسا کرنا اور نہ کرنا برابر ہے۔

میترے جی کے اعتراض کا جواب

جب میترے جی اپنی تقریر ختم کر چکے تو بھگوان اتری مکمار پنرو سو بولے۔

ہے میترے! آپکا یہ خیال ٹھیک نہیں ہے۔ کہ سولہ صفات بالا سے موصوف مریض مر بھی جاتے ہیں۔ اور جی بھی پڑتے ہیں۔ یہ شبہ بے بنیاد

ہے۔ کیونکہ چکتسا قابل علاج امراض میں بے اثر نہیں ہو سکتی۔ اور جو تم نے
یہ کہا ہے۔ کہ بہت سے مریض دوائی کے بغیر بھی جی پڑتے ہیں۔ اُنکے لئے
پوری چکتسا کی ضرورت نہیں ہے۔ تھوڑی ہی چکتسا سے اُنہیں بہت
فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ جیسے کوئی گرا ہوا آدمی خود اُٹھنے کی طاقت رکھتا ہے
لیکن جب دوسرا شخص اُسے سہارا دے۔ تو اُس کی محنت بچ سکتی ہے
اور وہ شخص بغیر کسی تکلیف کے جلدی اُٹھ بیٹھتا ہے۔ اسی طرح وہ مریض
بھی معمولی علاج سے تندرست ہو جاتا ہے۔

جو مریض علاج کرنے پر بھی مر جاتے ہیں۔ وہ سب علاج کے ہونے پر
بھی نہیں بچ سکتے۔ سبب یہ ہے۔ کہ تمام امراض قابل علاج نہیں ہوتے جو قابل علاج ہوتے ہیں
وہ بغیر علاج کے دور نہیں ہو سکتے۔ ناقابل علاج امراض کو تو تمام
ادویات بھی دور نہیں کر سکتی ہیں۔ اور مرنے کے قابل مریض کو تو لائق
سے لائق وید بھی نہیں بچا سکتا۔

جو وید مرض کی اچھی طرح سے تشخیص کر لیتے ہیں۔ اُنکی مثال ایسی ہے
جیسے تیر کے چلانے میں ماہر اور مشاق کماندار تیر و کمان کو لیکر تیر چلاتا ہے
اور قریب سے بڑے بڑے جسم والوں کو بیندھ دیتا ہے۔ مگر خود کچھ تکلیف
نہیں پاتا۔ اور اپنے مقصد کو حاصل کر لیتا ہے۔ اسی طرح سے معالج بھی
اپنے اعلےٰ صفات سے متصف۔ پورے سامان کے ساتھ اور غور کر کے کام
کو شروع کرنے والا قابل علاج امراض کو جلدی ہی اچھا کر دیتا ہے۔ اس لئے
چکتسا کرنا اور نہ کرنا برابر نہیں ہو سکتے۔ یہ ہمارا ہر تکش انوبھو ہے۔ کہ ہم مریض
کی ایسی دواؤں سے چکتسا کرتے ہیں۔ جو مرض کے خلاف خواص رکھتی ہیں

خشکی والے مریض کی تر دواؤں سے لاغر اور کمزور کی ترپن کے ذریعے سے چکنا کرتے ہیں۔ قوی اور موٹے آدمی کا اپ ترپن کرتے ہیں۔ یعنی اُسے لاغر ہونے والی دوائیں دیتے ہیں۔

گرمی کے مریض کی نسبت اُسچار سے اور سردی کے بیمار کی گرمی سے ضائع شدہ دھاتوؤں کو پورا کرکے اور بڑھے ہوئے دھاتوؤں کو کم کرکے ہم امراض کا اُنکے خلاف دوائیں دیکر علاج کرتے ہیں جس سے بیمار کی طبیعت ٹھیک ہو۔ اس طرح سے تدبیر کرنے سے دوا طبیب کے خاطر خواہ نتیجہ پیدا کرتی ہے۔

بیماری قابل علاج ہے یا ناقابل علاج۔ اس امر پر غور کرکے جو وید ٹھیک وقت پر علاج کا آغاز کرتا ہے۔ وہ یقیناً مرض پر غالب آجاتا ہے۔

ناقابل علاج مرض کے علاج کا نتیجہ

جو وید ناقابل علاج مرض کے علاج پر ہاتھ ڈال دیتا ہے۔ اُسکا مقصد۔ ودیا۔ اور یش ناش ہوجاتا ہے۔ اور ذلت اور مذمت ضرور ہوتی ہے۔

قابل علاج اور ناقابل علاج امراض کا فرق

قابل علاج امراض دو طرح کے ہوتے ہیں۔ (۱) سُکھ سادھیہ (۲) کرچھر سادھیہ۔

ناقابل علاج امراض بھی دو ہی طرح کے ہوتے ہیں۔ (۱) یاپیہ (۲) انُپکرم چکتسیہ

قابل علاج امراض کے اور اقسام

قابل علاج امراض کے تین اقسام اور بھی ہیں (۱) الپ سادھیہ (۲) مدھیہ سادھیہ (۳) اُتکرشٹ سادھیہ۔

ناقابل علاج امراض کے اقسام نہیں ہوسکتے۔ کیونکہ ان کی تو ایک ہی قسم "پران ناشک" ہے۔ اقسام صرف قابل علاج امراض ہی کے ہوتے ہیں۔

سُکھہ سادھیہ کے علامات } جس کے اسباب۔ علاماتِ ماقبل مرض اور علاماتِ مرض الپ (کمزور) ہوں۔ جس کے دوش۔ دُوشیہ۔ کال دیش اور پرکرتی (سبھاؤ) یکساں نہ ہوں۔ جس کے دوش اُپدرو چکتسیہ (مشکل العلاج) نہ ہوں۔ جس میں مرض کی رفتار اوپر اور نیچے دونو طرف نہ ہو۔ جو مرض نیا ہو۔ جس میں کوئی عارضہ پیدا نہ ہوگیا ہو۔ جس میں جسم ہر طرح کی ادویات برداشت کرسکنے کے قابل ہو اور پاد چتشٹ بھی ٹھیک ہو۔ تب وہ روگ سُکھہ سادھیہ روگ کہلاتا ہے۔

کرچھر سادھیہ کے علامات } جب مرض کے اسباب۔ علاماتِ ماقبل مرض اور علامات مرض درمیانہ درجے کے ہوں۔ جب کال۔ پرکرتی اور دُوشیہ باہم یکساں ہوں۔ حاملہ عورت۔ بوڑھے اور بچے کی بیماری۔ اور جب بیماری میں بہت سے عوارض نہ ہوں جب مرض شستر کریا۔ کھشار کریا اور اگنی کریا کے قابل ہو۔ تو مرض کو کرچھر سادھیہ کہا جاتا ہے۔

جب مرض ایک مارگ گامی ہو۔ لیکن چکتسا کے چاروں پاد مکمل نہ ہوں تو بھی اُسے کرچھر سادھیہ کہتے ہیں۔

جو مرض پُرانا نہ ہونے پر بھی دو مارگ گامی ہو۔ وہ بھی کرچھر سادھیہ

ــــــــ
لہ

سمجھنا چاہئے۔

پاپیہ کے علامات

اگر زندگی باقی ہو۔ تو لاعلاج امراض بھی باقاعدہ علاج کرنے سے پاپیہ ہو جاتے ہیں۔ یعنی آدمی کو کچھ دن تک زندہ رہنے دیتے ہیں۔

اگرچہ پاپیہ روگ میں کچھ شانتی بھی ہو جائے۔ تاہم تھوڑے سے سبب سے بھی وہ مرض بڑھ جاتا ہے۔

جب مرض گہرا۔ بہت دھاتوؤں میں قائم۔ مرم ستھانوں اور سندھیوں میں قائم۔ ہمیشہ نئے عوارض ظاہر کرنے والا۔ بہت پرانا اور دوی دوشج یعنی دو دوشوں سے پیدا ہونے والا ہو تو وہ کرچھر سادھیہ ہوتا ہے۔ تین دوشوں سے پیدا ہونے والے مرض کو لاعلاج سمجھنا چاہئے۔

پرتیا کھیائے مرض کے علامات

جب مرض دُش چکتسیہ ہو جائے۔ جب مارگ انوگامی ہو۔ بے قراری۔ بے چینی پیدا کرے۔ اندریوں کے بیوہار کو بند کر دے تو اُسے پرتیا کھیائے ویادھی کہتے ہیں۔

کمزور آدمی کی بڑھی ہوئی اور لاغر بنانے والی بیماری کو بھی پرتیا کھیائے ویادھی یعنی علاج کے ناقابل مرض کہتے ہیں۔ ایسے بیماروں کو ہاتھ نہ ڈالنا چاہئے۔

وید کو نصیحت

عقلمند وید کو مناسب ہے۔ کہ ان سب علامات سے پہلے اچھی طرح مرض کی تشخیص کرے۔ پھر قابل علاج مرض کا علاج شروع کرے۔ جو وید قابل علاج اور ناقابل علاج امراض کی بخوبی پہچان کر سکتا ہے۔ جو بہمہ صفت موصوف ہے۔ جیسکے پاس

سب سامان موجود ہے۔ وہ متیرے کی طرح فضول اعتراض نہیں کرتا۔

ادھیائے کا خلاصہ } اس مہاچتش پاد نامی ادھیائے میں چکتسا کے متعلق ادویات۔ پاد۔ گن۔ اور پربھاو وغیرہ کا بیان کیا گیا ہے۔

مہرشی اترسی کمار پنروسو اور متیرے رشی کی بات چیت۔ متیرے کا اعتراض اور مہرشی اتری کمار پنروسو کا جواب۔ سدھانت۔ چار طرح کی بیماری اُنکے الگ الگ علامات۔ اور وَید کو ایسی نصیحت جس سے وہ امراض پر غالب آسکتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ باتیں بیان کی گئی ہیں۔

گیارھواں ادھیائے

"اب تِس رَیشنی" ادھیائے کا بیان کیا جاتا ہے۔ جس میں تین بڑی سے بڑی خواہشوں کا بیان ہے۔

اس دُنیا میں ہر ایک آدمی کا فرض ہے۔ کہ من۔ بدھی۔ پورشں اور پراکرم کے ذریعے تین خواہشات کی چاہ رکھے۔ جو اس دُنیا اور پرلوک دونوں میں مفید ہیں۔

خواہشات کا بیان } (۱) زندگی کی خواہش (۲) اقبال کی خواہش اور (۳) پرلوک کی خواہش۔ یہ تینوں سب سے

بڑی خواہشات ہیں۔

پہلی خواہش کا بیان جن میں سے نمبر اول سب سے ضروری ہے۔ اس لئے پرانوں کی رکھشا سب سے پہلے کرنی چاہئے۔ سبب یہ ہے۔ کہ جان کے جانے کے ساتھ سب چیزیں چھوٹ جاتی ہیں بنسبت تندرست آدمی کو چاہئے۔ کہ صحت کی حفاظت کرے۔ اور بیمار کو مناسب ہے۔ کہ ہوشیاری سے بیماری کا علاج کرائے۔ انہی دو باتوں کا اس گرنتھ میں بیان ہے۔ اس گرنتھ کی ہدایت پر عمل کرنے سے یقیناً عمر بڑھ جاتی ہے۔

دوسری خواہش کا بیان زندگی کی حفاظت سے دوسرے درجے پر اقبال کی خواہش ہے۔ اقبال حاصل کرنے کی تدابیر عمل میں لانا بھی بہت ضروری ہے۔ کیونکہ زندگی کی حفاظت کے بعد اقبال کی خواہش ضروری ہے۔ اور اس پاپ سے بڑھ کر اور کوئی پاپ نہیں ہے۔ کہ زندگی تو طویل ہو جائے۔ اور پیسہ پاس نہ رہے۔ اس لئے کوشش کر کے اقبال بڑھائے۔ اب اقبال بڑھانے کی تدابیر کا ذکر کرتے ہیں۔

ایشورج کے حاصل کرنے کی تدابیر زراعت۔ مویشیوں کی پرورش۔ تجارت اور سرکاری نوکری۔ وغیرہ ایسے کام کرنے چاہئیں۔ جن سے لوگ مذمت نہ کریں اور جن سے زندگی اور دولت میں ترقی ہو۔

ایسے کرموں کے کرنے سے آدمی طویل العمری کو حاصل کرتا ہے۔ اور جگہ اس کی تعریف ہوتی ہے۔

تیسری خواہش کا بیان

مندرجہ بالا دونو خواہشوں کے بعد پرلوک سدھا سے پر بھی دھیان دینا ضروری ہے۔ یہاں پر یہ سوال ہوسکتا ہے۔ کہ اس دُنیا کو چھوڑنے کے بعد ہم ہونگے بھی۔ یا نہ ہونگے؛ اور اگر ہونگے تو کس حالت میں ہونگے۔ یہ سوال کیسے پیدا ہوا۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ بعض پرتیکش وادی[1] کہتے ہیں۔ کہ پُنر جنم اپرتیکش ہے۔ بعض ایسے بھی ہیں۔ جو شاستروں اور ویدوں کے موافق پُنر جنم کو مانتے ہیں۔ بعض یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ والدین ہی جنم کا اصلی باعث ہیں۔ بعضوں کی یہ بھی رائے ہے۔ کہ جیو سبھاؤ سے ہی پیدا ہوتے ہیں۔ بعض جیو کو پرنرمت[2] مانتے ہیں۔ بعضوں کی رائے میں جیو اپنی اچھیا سے ہی پید ہوتا ہے۔ بیشک اِن سب مختلف آرائے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ اب ہم یہاں بتائیں گے کہ پُنر جنم ہوتا ہے۔ یا نہیں؟

عقلمندوں کو چاہئیے۔ کہ الحاد اور شکوک کو ترک کردیں۔ سبب یہ ہے کہ پرتیکش بہت کم ہے اور اپرتیکش بہت زیادہ۔ اور اپرتیکش کے ہونے کے شاستر۔ انومان اور دلیل تین کارن ہیں۔ جن اندریوں کے ذریعے ہمیں پرتیکش کی ہستی محسوس ہوتی ہے۔ اُنہی کے ذریعے اپرتیکش کی ہستی بھی محسوس ہوتی ہے۔

یہ بھی دیکھنے میں آتا ہے۔ کہ نہایت قریب۔ بہت دور۔ کسی اور چیز سے ڈھکے ہونے۔ اندریوں کے کمزور ہونے۔ من کی چنچلتا۔

---

[1] وہ لوگ جو صرف پرتیکش چیز کا وجود مانتے ہیں۔ یعنے جو چیز پانچوں حواس ظاہری سے محسوس ہو سکے

[2] دوسرے کے سہارے۔ یعنی دوسرے کا بنایا ہوا۔

مختلف اشیاء کی یکسانیت ۔ اور کسی بڑی چیز سے محاط ہونے کی وجہ سے
پرتیکش چیز کا بھی پتہ نہیں لگ سکتا ۔ اس لئے امتحان کئے بغیر ہی یہ
کہہ دینا کہ جو چیز اندریوں کے ذریعے پرتیکش ہو ۔ اُسی کا وجود ہے ۔ دوسری کا
نہیں ۔ یہ بات بالکل بے دلیل ہے ۔ پھر شاستروں میں بھی پُنر جنم نہ ہونیکا
کوئی کارن نہیں ملتا ۔ اس لئے پُنر جنم نہ ماننا بالکل دلیل کے خلاف ہے ۔

ماتا پتا کو جنم کا باعث بنانے والوں کی غلطی

اگر کوئی یہ کہے کہ
ماں اور باپ کی آتما بچے کی صورت میں جنم لیتی ہے تو یہ بات دو طرح سے
ناممکن ہے ۔ (۱) تو یہ کہ اُنکی آتما مکمل طور پر بچے کا روپ دھارن کرتی
ہے (۲) جزوی طور پر ۔ اگر کوئی یہ کہے ۔ کہ ماں باپ کی آتما مکمل طور پر
بچے کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے ۔ تو بچے کے پیدا ہوتے ہی ماں اور باپ
میں سے ایک کو مرجانا چاہئے ۔ اگر کوئی یہ کہے ۔ کہ جزوی طور پر ماں باپ
کی آتما بچے کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے ۔ تو یہ بالکل ناممکن ہے کیونکہ
آتما نہایت لطیف اور ناقابل تقسیم ہے ۔ اُس کے حصے نہیں ہو سکتے ۔
اگر کوئی یہ کہے ماں باپ کی بدھی اور من بچے کی شکل میں ظاہر ہوتی ہیں
تو یہ بھی غلط ہے ۔ کیونکہ آتما کی طرح بُدھی اور من بھی لطیف اور ناقابل
تسلیم ہیں ۔

جن لوگوں کا یہ عقیدہ ہے ۔ کہ ماں باپ کی آتما ہی بچے میں ظاہر ہوتی
ہے ۔ تو اُنکے اعتقاد کے موافق چار طرح کی مخلوقات نہ ہونی چاہئے ۔ یعنی
سویدج ۔ انڈج ۔ اُدبھج ۔ اور جراثج ۔ کیونکہ سویدج اور اُدبھج مخلوق کی حالت

ہیں تو ماں باپ کا نام نشان بھی نہیں ہوتا۔

سبھاؤ سے جیو کے جنم مرن ماننے والوں کا کھنڈن

{پرتھوی جل۔ آگ۔ وایو۔ آکاش اور آتما ان چھٹوں کے الگ الگ سبھاوک لکشن ہیں

انکے ملنے اور جدا ہونے میں جیو کا کرم ہی کارن ہے۔ اس لئے جیووں کا سبھاوک جیون مرن کبھی نہیں ہو سکتا۔

پر نرمِت وادیوں کا کھنڈن

{آتما ازلی ہے۔ اور جس چیز کا آغاز نہیں۔ وہ پر نرمِت نہیں ہو سکتی۔ یعنی اس کا بنانے والا دوسرا کوئی نہیں ہو سکتا۔ اگر وہ "پر" آتما ہے۔ جو کہ جیو کی ساخت کا باعث ہے۔ تو بھی اِشٹ منتو یہ ہے۔ کیونکہ اس سے آستکتا میں کسی قسم کا خلل واقع نہیں ہوتا۔ سبب یہ ہے کہ شریر کا بنانے والا پرماتما ہے۔

اپنی خواہش سے جیو کی پیدائش ماننے والونکا کھنڈن

جو لوگ یہ کہتے ہیں۔ کہ سرشٹی خود بخود پیدا ہوتی۔ اور فنا ہوتی ہے۔ اُنکے مت میں نہ کوئی تجربہ ہے۔ اور نہ کوئی تجربے کی بات ہے۔ نہ کوئی فاعل ہے۔ نہ سبب۔ نہ دیو ہے۔ نہ رشی۔ نہ سدھ ہیں۔ نہ کرم۔ نہ کرم پھل ہیں۔ نہ آتما ہے۔ ایسے اعتقاد والے آدمی ناستک ہوتے ہیں۔ اس لئے عقلمندوں کو چاہیئے۔ کہ اس گمراہ کرنے والے مت کو تیاگ دیں۔ اور عقل کے چراغ سے تمام چیزوں کو بغور دیکھیں۔

سچ جھوٹ کا فرق } تمام چیزیں سچ اور جھوٹ دو طرح کی ہوتی ہیں ۔ اِنکی پریکشا چار طرح سے ہو سکتی ہے (۱) آپت اُپدیش (بزرگوں کے اقوال) سے (۲) پرتیکش سے (۳) انومان سے اور (۴) دلیل سے ۔

آپت اُپدیش کا بیان } جو لوگ رجوگن اور تموگن سے آزاد ہیں ۔ تپوبل اور گیان بل رکھتے ہیں ۔ ماضی حال اور مستقبل تینوں زمانوں کا حال جانتے ہیں ۔ جنکا بے عیب گیان ہمیشہ اکھنڈت ہے ۔ ایسے اشخاص کو ہی آپت ۔ شِشٹ اور گیانی کہتے ہیں ۔ اُن کی باتوں میں کسی طرح کا شک نہیں ہوتا ۔ وہ ہمیشہ سچ بولتے ہیں ۔ رجوگن اور تموگن سے آزاد ہونے کے سبب کبھی بھی جھوٹ نہیں بولتے ۔

پرتیکش کی تعریف } آتما ۔ حواس ظاہری و باطنی ۔ اور من کے ایک یوگ ہو جانے سے جو بدہی یعنی گیان ظاہر ہوتا ہے ۔ اُسے پرتیکش کہتے ہیں ۔

انومان کا بیان } پہلے پرتیکش گیان حاصل کر کے تین طرح (کاریہ ۔ کارن ۔ اور کاریہ کارن) کا تر کال (ماضی ۔ حال اور مستقبل) سمبندھی انومان کیا جاتا ہے ۔ جیسے دھوئیں کو دیکھ کر آگ کا خیال آتا ہے ۔ حمل کو دیکھ کر جماع کا انومان کیا جاتا ہے ۔

دلیل کا مقصد } جل ۔ کھیت ۔ بیج اور موسم ان چاروں کے ملنے سے اناج پیدا ہوتا ہے ۔ اِسی طرح سے چھ دھاتوؤں

دپرتھوی۔ جل۔ اگنی۔ وایو۔ آکاش اور آتما) کے ملنے سے حمل ظاہر ہوتا ہے۔
اسی طرح سے گھس جانے والی لکڑی۔ گھسائی جانے والی لکڑی اور گھسنے والا
شخص ان تینوں کے ملنے سے آگ ظاہر ہوتی ہے۔ اسی طرح با دلیل علاج
یا دوا کی سمپت سے بیماریاں بھی شانت ہو جاتی ہیں۔

یکتی کی تعریف

جو بدھی بہت سے اسباب کے ملنے سے ظاہر ہوئے بھاووں کو دیکھتی ہے۔ اُسی کو یُکتی (دلیل) کہتے ہیں۔ یہ یُکتی ترکال ویاپنی ہے۔ اور اِسی کے ذریعے سے دھرم۔ ارتھ اور کام کا حصول ہوتا ہے۔

چاروں قسم کی پریکھشاؤں کا اوپر ذکر ہو چکا ہے۔ اس کے سوائے اور کوئی پریکھشا نہیں ہے۔ اور اِسی سے ہی سب پریکھشاؤں کی پریکھشا کی جاتی ہے۔ اِس سے پریکھشا کے قابل سچ جھوٹ اور پُنر جنم کا گیان ہوتا ہے۔

آپت آگم کا پھل

اب آپت گرنتھوں (مقدس کتب) کا ذکر کیا جاتا ہے۔

وید۔ پریکھشکوں کے مستند کئے ہوئے وید ارتھ کے موافق گرنتھ۔ بزرگوں کے فرمائے ہوئے۔ اور شاستروں کے بچن جو دنیا کے فائدے کے لئے مروج ہوں۔ آپت آگم کہلاتے ہیں۔ اس آپت آگم سے دان۔ تپ۔ یگیہ ستیہ۔ اہنسا۔ اور برہمچریہ حاصل ہوتا ہے۔ اور اس دنیا میں صحت۔ خوشی اور ترقی اور عاقبت میں بھکتی اور مکتی ملتی ہے۔ بزرگوں نے شاستروں میں کہا ہے۔ کہ جنکے من رجوگن اور تموگن سے خراب ہو گئے ہیں۔ انہیں مکتی

نہیں ملتی۔

پرتکیش کا پھل ویدوں اور ویدوں کے ارتھ جاننے والے سوہا[illegible] اور خوف۔ مرض۔ عداوت۔ حرص اور موہ سے پاک۔ عارف۔ بزرگ۔ کرم کرنے میں کمربستہ۔ ستوگن وششٹ بدھی کی اشاعت میں مستعد۔ اور قدیم سے قدیم مہرشیوں نے اپنے جسم لطیف کی آنکھوں سے پُنرجنم کو دیکھا۔ اور اس کی اشاعت کی ہے۔ اس لئے پُنرجنم کا ہونا قابل تسلیم اور پرتیکش پرمانوں سے ثابت شدہ ہے۔

انومان کا پھل پُنرجنم کے بارے میں مندرجہ ذیل انومان سدھی پر[illegible] پر بھی ضرور دھیان دینا چاہئے۔

جیسے بچوں کے جسم کی کیفیت ماں باپ کے جسم کی کیفیت سے بالکل جداگانہ ہوتی ہے۔ جو بچے کہ سارے قضا ماں باپ کے ہمشکل ہوں۔ انکے بھی رنگ۔ آواز۔ قد و قامت۔ من۔ بُدھی۔ اور قسمت میں فرق ہوتا ہے۔ مثلاً ماتا پتا گورے ہیں۔ اور بچے کالے۔ ماں باپ بدشکل ہیں۔ اور لڑکے خوبصورت جب سب کی پیدائش ایک ہی طرح ہوتی ہے۔ تو کوئی گورا اور کوئی کالا کیوں ہوتا ہے۔

کسی کا جنم اعلےٰ خاندان میں ہوتا ہے۔ اور کسی کا اونے گھرانے میں۔ کوئی نوکر ہوتا ہے۔ اور کوئی مالک۔ کسی کی عمر سُکھ سے کٹتی ہے۔ اور کوئی زندگی بھر دُکھ اُٹھاتا ہے۔ عمر کا اختلاف بھی غور کے قابل ہے۔ یعنی کوئی تو پیدا ہوتے ہی مرجاتا ہے۔ کوئی جوانی میں مرتا ہے۔ کوئی بوڑھا ہو کر مرتا ہے۔

اِس جنم میں کیئے ہوئے کرم کے نتیجے کا نہ ملنا۔ اور اس جنم میں نہ کیئے ہوئے

کرم کے نتیجے کا ملنا۔ بے علم بچوں کا رونا۔ ماں کی چھاتیوں سے دودھ چوسنا۔ ہنسنا۔ ڈر جانا۔ وغیرہ باتوں سے بھی پہلے جنم کا ہونا پرتیت ہوتا ہے۔

آدمی کرم ایک جیسے کرتے ہیں۔ مگر انکے نتیجے میں فرق پڑ جاتا ہے۔ کوئی شخص ایک کام کے کرنے میں ہوشیار ہے۔ اور دوسرا اُسی کام کے کرنے میں سُست ہوتا ہے۔ بعضوں کو اس جنم میں بھی اپنے پہلے جنم کا حال معلوم رہتا ہے۔ ایک ہی چیز ایک کو بھلی لگتی ہے۔ اور دوسرے کو اُس سے نفرت ہوتی ہے۔ ان سب باتوں سے انومان ہوتا ہے۔ کہ جو اپنے کئے ہوئے کرم ہیں وہ ضائع نہیں جاتے۔ نہ ہی کسی طرح سے دور ہو سکتے ہیں۔ جو کرم پھل ہم اس جنم میں بھوگ رہے ہیں۔ یہ ہمارے پورب جنم کے کرموں کا پھل ہے۔ اِسی کو دَیو (قسمت) بھی کہتے ہیں۔ یہ کرم ہم جہاں جائینگے۔ ہمارے ساتھ رہینگے۔ کسی طرح سے دور نہیں ہو سکتے۔ جو کرم ہم اس جنم میں کرتے ہیں۔ اُنکا پھل ہمیں اگلے جنم میں بھوگنا پڑیگا۔ پھل کو دیکھ کر بیج کا اور بیج کو دیکھکر پھل کا انومان ہوتا ہے۔ یعنی پھل بیج کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ اور بیج سے پھل ضرور ہوگا۔

ان سب باتوں سے ظاہر ہے۔ کہ پُنرجنم ضروری ہے۔ یعنی تین جنموں کا انومان تو اِسی جنم میں ہوتا ہے۔ کہ جو کچھ ہم اب بھوگ رہے ہیں۔ وہ پہلے جنم کے کرموں کا پھل ہے۔ اور جو کرم اب کر رہے ہیں۔ اُسکا پھل بھی اگلے جنم میں ضرور ملیگا۔

یُکتی (دلیل) سے پُنرجنم کا ثبوت

یہ بات دلیل سے ثابت ہوتی ہے کہ پرتھوی۔

اگنی۔ جل۔ وایو۔ آکاش اور آتما کے ملاپ سے حمل کا ظہور ہوتا ہے۔ آتما کے ساتھ پرلوک کا تعلق ہے۔ فاعل اور مفعول کا تعلق ہونے سے فعل کا ظہور ہوتا ہے۔ کئے ہوئے کام کا نتیجہ بھی نکلتا ہے۔ نہ کئے ہوئے کا نتیجہ بھی نہیں ہوتا۔

سبب یہ ہے۔ کہ بیج کے بغیر کونپل بھی نہیں اُگتی۔ کرم جیسا ہی پھل بھی ہوتا ہے۔ یہ ہرگز نہیں ہوسکتا۔ کہ بیج تو اور بویا جائے۔ اور پھل اور ملے۔ جو بو کر گیہوں کی امید نہیں رکھی جاسکتی۔ یہ یُکتی کہلاتی ہے۔

اس طرح سے بزرگوں کے اقوال۔ پرتیکش۔ انومان اور یُکتی ان چاروں پرمانوں سے شاستروں میں پُنر جنم کا وجود ملتا ہے۔

پرلوک کی خواہش کے لئے مناسب کرم

گورو کی سیوا۔ وید شاستر کا مطالعہ۔ برہم چریہ وغیرہ برتوں کا پالن کرنا۔ گرہست آشرم۔ اولاد پیدا کرنا۔ بھرتیہ[1] پالن۔ اتتھی ستکار خیرات جسمانی۔ زبانی اور دلی کاموں میں تکلیف نہ ماننا جسم۔ حواس۔ من محسوسات۔ بدھی اور آتما کی آزمائش۔ اور دل کی یکسوئی وغیرہ کاموں میں دل کو لگانا چاہئے۔ انکے علاوہ اسی طرح کے جو اور کرم ہیں۔ اور جنکی بھلے پُرشوں نے تعریف کی ہے۔ جو سورگ کا راستہ دکھانے والے اور برتی کو یکسو کرنے والے ہیں۔ ایسے کرموں کو کرنا چاہئے۔ ایسا کرنے سے اس دنیا میں عزت اور پرلوک میں سورگ ملتا ہے۔

اس طرح یہ تیسری خواہش کا بیان کیا گیا ہے۔

---

[1] جو لوگ اپنے سہارے زندگی بسر کرتے ہیں۔ انکی پرورش کرنا۔

طویل العمری کے تین ذرائع } جسم کے تین اُپ ستمبھ[1] ہیں۔ تین طرح کا بل ہے۔ تین آئین[2] ہیں تین روگ ہیں۔ تین روگ مارگ ہیں۔ تین طرح کے وید ہیں۔ اور تین ہی طرح کی اوشدھی ہوتی ہے۔

تین اُپ ستمبھ } جسم کے تین اُپ ستمبھ کھانا۔ سونا اور برہمچریہ ہیں۔ ان تینوں اُپ ستمبھوں کے ذریعے بترکیب مناسب کام لینے سے جسم کی طاقت اور خوبصورتی کی ترقی ہوتی ہے۔ جب تک زندگی ہے۔ تب تک سنسکار پورک برتاؤ کرنا چاہئے۔ جو سنسکاروں پر نہیں چلتے۔ وہ بیمار ہو جاتے ہیں۔ انکا مفصل بیان آگے آئیگا۔

تین طرح کے بل } بل تین طرح کا ہوتا ہے۔ سہج۔ کالج۔ اور یُکتی کرت ان میں سے سہج یا سبھاوک بل وہ ہے۔ جو شریر اور من کی پرکرتی کے موافق ہوتا ہے۔ کالج یا کال کرت بل اُسے

---

[1] سنسکرت میں جسم کو "ترستھون" کا نام دیا گیا ہے۔ یعنی کف۔ وات اور پت تین ستونوں والا۔ جب یہ مناسب حالت میں رہتے ہیں۔ جسم تندرست رہتا ہے لیکن مکانوں میں ستونوں کے علاوہ کھنبوں کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے وات۔ پت۔ اور کف ان تین ستونوں کے سہارے کے لئے کھانا۔ سونا۔ اور برہمچریہ یہ تین اُپ ستمبھ (کھنب) شمار کئے گئے ہیں۔ اگر ان تینوں سے بہ ترکیب مناسب کام لیا جائے۔ تو وات۔ پت۔ اور کف تینوں ٹھیک حالت میں رہکر جسم کو بہت دنوں تک زندہ رکھتے ہیں۔

[2] تین۔ کوشش سے مراد ہے۔

کتے ہیں - جو رتوؤں اور اوستھاؤں کے موافق ہوتا ہے -

ویکنی کرت بل وہ ہے - جو خوراک اور ورزش کے مناسب ترکیب سے عمل میں لانے سے بڑھتا ہے -

تین آتین آتین تین ہوتے ہیں - محسوسات - کال اور کرم کا (۱) اتی یوگ - (۲) ایوگ اور (۳) متھیا یوگ - جیسے نہایت چمکدار اور روشن اجسام کا دیر تک ٹکٹکی باندھ کر دیکھتے رہنا - درشن اتی یوگ کہلاتا ہے -

آنکھ کو بالکل کسی کام میں نہ لانا یعنی کسی چیز کو بھی نہ دیکھنا درشن ایوگ کہلاتا ہے -

نہایت دور - اور نہایت قریب کی چیزوں کو دیکھنا - نہایت لطیف چیزوں کو دیکھنا - اُگر - مہیب - عجیب وغریب - دویشئی (نہ بھانے والی) وبیھنس (ڈراؤنی) اور وِکرت (بد وضع) وغیرہ اشیاء کا دیکھنا - درشن متھیا یوگ کہلاتا ہے -

نہایت بلند آواز - ڈھول کی آواز - اور سخت چلاہٹ کا سننا شرون اتی یوگ کہلاتا ہے -

کسی بات کا بالکل ہی نہ سننا شرون ایوگ کہلاتا ہے -

مکروہ آواز - کسی پیاری چیز کے ناش ہو جانے کی آواز یا خبر - اور مہیب آواز کا زیادہ سننا شرون متھیا یوگ ہے -

نہایت تیز - نہایت گرم - نہایت ابھشیندی خوشبوؤں کا بکثرت سونگھنا گندھ اتی یوگ کہلاتا ہے -

خوشبودار چیزوں کا بالکل نہ سونگھنا گندھ ایوگ کہلاتا ہے۔
سڑی ہوئی۔ خراب۔ ناپاک۔ گیلی۔ زہریلی ہوا۔ اور مردے کی بدبو کا سونگھنا
گندھ متھیا یوگ کہلاتا ہے۔
رسوں کا بکثرت استعمال کرنا رس اتی یوگ ہے۔
کھانے کے قابل اشیاء کا بالکل نہ کھانا رس ایوگ ہے۔
مزاج کے مخالف اشیاء کا کھانا رس متھیا یوگ ہے۔
نہایت سرد اور نہایت گرم چیزوں کا چھونا بکثرت نہانا۔ بہت تیل ملنا۔
اُتسا دن (اُبھارنے والی) چیزوں کا زیادہ استعمال کرنا سپرش اتی یوگ کہلاتا
ہے۔
ان اشیا کا بالکل استعمال ہی نہ کرنا سپرش ایوگ ہے۔
اونچے نیچے میں چلنا۔ پھرنا۔ سونا۔ چوٹ لگنا۔ ناپاک۔ میلی کچیلی اشیاء کا
جسم میں لگانا سپرش متھیا یوگ ہے۔
ان سب اندریوں میں سے سپرش اندری سب میں موجود ہوتی ہے سبب
یہ ہے کہ سپرش اندری سب اندریوں میں مشترک ہوتی ہے۔ اس لئے جب
اشیاء کا اندریوں سے سپرش یا ملاپ ہوتا ہے۔ تو فعل عمل میں آتا ہے۔
جب کہ آنکھ کی پتلی سے روشنی کی کرن چھوتی ہے۔ تب آنکھ دیکھنے لگتی ہے۔
ڈھول کی آواز جب ہوا کے ذریعے سے کانوں کو چھوتی ہے۔ تو کان سنتا
ہے۔ جب ہوا کے ذریعے سے کسی چیز کی بو ناک میں پہنچتی ہے۔ تو ناک سونگھتا
ہے۔ جب بھوجن رس اندری سے سپرش کرتا ہے۔ تب زبان کو ذائقہ حاصل
ہوتا ہے۔ ان تمثیلات سے ظاہر ہے۔ کہ سپرش اندری سب اندریوں میں

مشترک ہے۔

من اور سپرش اندری کے نت سمبندھ سے یہ مطلب ہے۔ کہ ان میں سے
جس کام کو ایک کرتا ہے۔ دوسرا بھی اسی کو کرتا ہے۔ مگر چونکہ من سوکھشم ہے
اس لئے تمام اندریوں کے فرائض کی ایک ہی وقت میں نگرانی نہیں
کرسکتا۔ لیکن جہاں سپرش اندری جاتی ہے۔ وہاں من بھی چلا جاتا ہے۔
اور سپرش اندری کا من سے نت سمبندھ ہے۔ اس لئے من بھی ویاپک ہے
یہ بات پہلے کہی جاچکی ہے۔ کہ سپرش اندری میں وایو زیادہ ہوتا ہے۔ اور
وایو بھی ویاپک ہے۔ چونکہ سپرش بھی ویاپک ہوتا ہے۔ اس لئے سپرش
گیان کی پانچ اقسام ہیں۔ اس لئے یہ پانچ طرح کا "ساتمیہ (ناموافق) اندر
وشئے سنیوگ۔ ایوگ۔ اور متھیا یوگ سے تین طرح کا ہوتا ہے۔

کرم کرت آیتن } بانی۔ من۔ اور شریر کی پرورتی کا نام کرم ہے۔
بانی۔ من۔ اور شریر کی نہایت پرورتی کو اتی یوگ
اور انکی بالکل اپرورتی کو ایوگ کہتے ہیں۔

چغلی کرنا۔ جھوٹ بولنا بے وقت بات کرنا۔ جھگڑا کرنا۔ بدکلامی کرنا
بدصحبت رکھنا۔ دُکھ دینے والی اور سخت بات کہنا۔ بانی کا متھیا یوگ
کہلاتا ہے۔

بانی کا متھیا یوگ } نندا کرنا۔ جھوٹ بولنا۔ بے وقت بات کہنا
لڑائی جھگڑا۔ اور اچھا نہ لگنے والا کلام کرنا۔
بیہودہ گپیں ہانکنا۔ کلیش پیدا کرنے والی باتیں بولنا۔ اور سخت کلام
کرنا۔ بانی کے متھیا یوگ کہلاتے ہیں۔

من کا متھیا یوگ } خوف۔ افسوس۔ غصہ۔ لالچ۔ موہ۔ مان۔ ایرشا اور بے فائدہ افکار من کے متھیا یوگ ہیں۔

شریر کا متھیا یوگ } پیشاب پاخانہ وغیرہ حاجات کا روکنا۔ یا زور دیکر پیشاب پاخانے وغیرہ کا نکالنا۔

مہیب مقامات سے گرنا۔ پھسلنا۔ چلنا۔ بدن کے اعضا کو خراب طریق سے رکھنا۔ اعضا کو خراب کرنا۔ چوٹ کھانا۔ بکثرت مالش کرنا۔ سانس روکنا بدن کو دُکھ دینا شریر کے متھیا یوگ کہلاتے ہیں۔

کرم کا متھیا یوگ } اتی یوگ اور ایوگ کو چھوڑ کر بانی من اور شریر سے کیا ہوا کرم جس سے نقصان یا تکلیف پیدا ہو۔ اُسے اِن تینوں کا متھیا یوگ سمجھنا چاہیئے۔ ان تین پرکار کے کرموں کی تینوں تبدیلیاں بُدھی کے اپرادھ سے اُتپن ہوتی ہیں

کال اتی یوگ وغیرہ کا بیان } سردی۔ گرمی اور بارش والی ہیمنت گریکھم اور ورشا رتوؤں کو کال کہتے ہیں۔

سردی۔ گرمی اور بارش کا اپنی اپنی رتو میں بکثرت ہونا کال اتی یوگ کہلاتا ہے۔

سردی میں سردی۔ گرمی میں گرمی برسات میں ورشا کا بالکل نہ ہونا کال ایوگ ہے۔ اور اپنے خواص سے الگ خواص رکھنا جیسے سردی میں گرمی پڑنا یا گرمی میں سردی کا ہونا کال کرت متھیا یوگ ہے۔

کال کا دوسرا نام "پری نام" بھی ہے۔ یعنی تبدیلی کرنے والا۔

یہ اندری وشیوں کا اساتمبہ پر گیا سنیوگ پر گیا اپرادھ اور پرنیام کا بیان ہے۔

اساتمبہ اندریارتھ سنیوگ۔ پرگیااپرادھ۔ اور پرنیام ان تینوں کی تین تین تبدیلیاں یعنی اتی یوگ۔ ایوگ۔ اور متھیا یوگ امراض کا باعث ہیں جب ان کا ٹھیک یا موافق یوگ ہوتا ہے۔ تب یہ صحت کا سبب ہوتی ہیں۔ اور نظام عالم کی ہستی کا انحصار صرف سمیک یوگ۔ اتی یوگ اور متھیا یوگ پر ہی منحصر ہے۔

تین پرکار کے امراض } روگ تین طرح کے ہوتے ہیں (۱) نشاریہ (۲) آگنتک اور (۳) مانسک۔

ان میں سے جو روگ شریر کے دوشوں (وات۔ پت اور کف) کے بگڑنے سے پیدا ہوتے ہیں۔ وہ "نج" کہلاتے ہیں۔

جو روگ خوف۔ زہر۔ وایو۔ آگ۔ چوٹ وغیرہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ وہ آگنتک کہلاتے ہیں۔

ابھیشٹ (دلپسند) چیزوں کے نہ ملنے اور اننشٹ (خلاف خواہش) چیزوں کے ملنے سے جو روگ پیدا ہوتے ہیں۔ انہیں مانسک روگ کہتے ہیں۔

مانسک روگوں کے لئے ضروری تدبیر } مانسک روگوں میں عقلمند کو مناسب ہے۔ کہ عقل سلیم سے اپنے نفع و نقصان پر غور کر کے مضر دھرم ارتھ اور کام کو ترک کردے۔ اور مفید دھرم۔ ارتھ اور کام پر عمل کرنے کی

کوشش کرے۔ اس دنیا میں دھرم۔ ارتھ اور کام کے سوائے کسی دوسری طرح سے مانسک سُکھ دُکھ حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اِن تینوں کے کرنے میں کمربستہ رہنا چاہئے۔ اسی سبب سے ودیا وانوں اور بزرگوں کی سیوا کرنا مناسب ہے۔ نیز دیش۔ کال۔ بل شکتی اور گیان کے مطابق کام کرنے کی کوشش کرنی

دھرم۔ ارتھ اور کام کا حصول ہی مانسک روگوں کی دوائی ہے۔ ان وشیوں کے عالموں کی سیوا۔ آتم گیان وغیرہ سے دیش۔ کال۔ بل شکتی اور گیان کی موافقت کرنی چاہئے۔

روگ مارگ } روگوں کے تین راستے ہیں (۱) شاکھا (۲) مرم استھی سندھی اور (۳) کوشٹ۔

باہیہ روگ مارگ } رکت وغیرہ ساتوں رس اور جلد بدن شاکھا کہلاتے ہیں۔ انہیں ہی باہیہ روگ مارگ کہتے ہیں۔

مدھیم روگ مارگ } مرم استھان۔ مثانہ۔ دل۔ سر۔ ہڈیوں کے جوڑ اور ان سے ملی ہوئی سنایو۔ کنڈرا وغیرہ مدھیم روگ مارگ کہلاتی ہیں۔

ابھیانتر روگ مارگ } کوشٹ کے دیگر ہم معنے نام یہ ہیں۔ مہاسروتہ شریر مدھیہ۔ مہانمن اور آم پکو آشے۔ یہ سب ابھیانترک روگ مارگ ہیں۔

شاکھا انوساری روگ } گل گنڈ۔ پِٹڑکا۔ الجی۔ اپچی۔ چرم کیل ادھی مانس۔ السک۔ کُشٹ۔

وینگ وغیرہ - اور یہی سارنج روگ - وِسرپ - شوتھ - گُلم - ارش - و دِردِہی - وغیرہ شاکھا انوساری روگ کہلاتے ہیں -

مدھیم مارگ انوساری روگ } پکشا گھات - انگ گرہ - اپتانک - اَردِت - شوکھ - راج یکھیما - استھی شول - سندھی شول گُدُ ابھرنش - وغیرہ اور شِر روگ - ہردے روگ اور روستی روگ وغیرہ مدھیم مارگ انوساری روگ کہلاتے ہیں -

کوشٹ انوساری روگ } جور - اتیسار - ومن - السک - وِشوچکا - کاس - شواس - ہِکّا - آناہ - اُدر - گُلم - پلیہ وغیرہ اور ابھینتر مارگ گامی وِسرپ - شوتھ - گلم - ارش اور وِدردھی وغیرہ کوشٹ انوساری روگ کہلاتے ہیں -

تین پرکار کے وید } اس دنیا میں تین پرکار کے وید ہوتے ہیں (۱) بھشک چھندچر (۲) سِدھ سادھت (۳) وید گُن یکت۔

بھشک چھندچر } جو شخص ویدوں کی طرح ساز و سامان - ادویات اور کتابیں جمع کر کے رکھتا ہو - یا ویدوں کی طرح ٹیم ٹام بنائے رکھے - اُسے پرتی روپک یا بھشک چھندچر کہتے ہیں۔

سِدھ سادھت وید } کیرتی - جس اور گیان سے یکت - سِدھوں کے نام سے وَید ہونے کا نام پانے والا لیکن خود اُن سِدھوں کی اُس میں ایک بھی بات نہ ہو - اُسے سِدھ سادھت کہتے ہیں - سِدھ سادھت وید کے یہ معنے بھی ہیں - کہ دو آدمی

آپس میں سازش کریں۔ ایک اُن میں سِدھ ویدین جائے۔ اور دوسرا لوگوں میں یہ مشہور کرتا پھرے۔ کہ فلاں وید بڑا کامل ہے۔ اور اس طرح سے اُس مصنوعی وید کی دنیا میں عزت اور مان بن جائے۔ تو اُسے سِدھ سادھت وید کہتے ہیں۔

ویدگُن ٹِکت } دواؤں کے استعمال میں ماہر کامل۔ گیان وگیان سے واقف۔ سِدھ سمپن۔ صحت بخشنے والا۔ زندگی دینے والا۔ اور طاقت بڑھانے والا شخص ہی ویدگُن ٹِکت کہلاتا ہے۔

اوشدھیوں کی اقسام } اوشدھی تین پرکار کی ہوتی ہے۔ (۱) دَیو ویپاشرے (۲) ٹِکتی ویپاشرے (۳) ستووجے۔

منتر۔ اوشدھی دھارن۔ منی دھارن۔ منگلاچرن۔ بلیدان۔ اُپہار ہون۔ نیم۔ پرائسچت۔ اُپ واس۔ سوستی واچن۔ پرنی پات تیرتھ جاترا وغیرہ کو دیو ویپاشرے کہتے ہیں۔

موافق وناموافق کا وچار کرکے کھانا۔ اور ٹھیک ترکیب سے اوشدھ کا استعمال کرنا ٹِکتی ویپاشرے کہلاتا ہے۔ مضر وشیوں سے من کا روکنا ستووجے ہے۔

شاریرک روگوں کے لئے اوشدھیوں کی اقسام } واتا وغیرہ شاریرک

دوشوں کے خراب ہونے پر عموماً تین طرح کا علاج کیا جاتا ہے۔ جو شریر سے تعلق رکھتا ہے۔ جیسے (۱) انتہ پریمارجن (۲) بہی پریمارجن (۳) شستر پرنی دھان

انتہ پریمارجن } جو دوائیں شریر کے اندر داخل ہو کر کھانے سے پیدا ہونے والی خرابیوں کو دور کرتی ہیں۔ اُنہیں انتہ پریمارجن کہتے ہیں۔

بہی پریمارجن } جو دوائیں بیرونی قوت لامسہ وغیرہ کا سہارا لیکر مالش۔ پسینہ۔ لیپ پرشیک اور سلنے کے ذریعے امراض کو دور کرتی ہیں وہ بہی پریمارجن کہلاتی ہیں یعنی جو دوائیں جیسے لیپ۔ مالش اُبٹنے وغیرہ کے کام میں آتی ہیں۔ وہ بہی پریمارجن کہلاتی ہیں۔

شستر پرنی دھان } اوزاروں سے چھیدن۔ بھیدن۔ ویدھن۔ دارن لیکھن۔ اُنت پاٹن۔ پرچھن (پچھنے لگانا) سیون ایشن (پردو ڈالنا) کھشار اور جونک وغیرہ لگانا شستر پرنی دھان کہلاتا ہے۔

عقلمند آدمی روگ کے ظاہر ہونے پر بہی پریمارجن۔ انتہ پریمارجن اور شستر پرنی دھان کرموں سے ہی سُکھ اور شانتی کو حاصل کرتا ہے۔

بچوں کی جہالت کا نتیجہ } بچے بے سمجھی کے باعث اپنی بیماری کو ابتدا میں نہیں جان سکتے جیسے جاہل آدمی اپنے دشمنوں سے ناواقف رہتا ہے۔ انکا روگ ابتدا میں بہت ہلکا ہوتا ہے۔ پھر آہستہ آہستہ بڑھتا چلا جاتا ہے۔ آخر کار وہی روگ بڑھ کر جاہلوں کی زندگی کا خاتمہ کر ڈالتا ہے۔ بے وقوف آدمی اُس وقت تک خبردار نہیں ہوتے۔ جب تک بیماری مشکل العلاج نہ ہو جائے پھر نہایت تکلیف کے سبب سے اُس خرابی کے روکنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور بیٹے۔ استری اور سمبندھیوں کو بلاکر کہتا ہے۔ کہ میرا سب کچھ صرف ہو جائے۔ لیکن کسی ایسے معالج کو لاؤ۔ جو مجھے تندرست کر دے۔ لیکن اُس وقت اُس کمزور۔ بیمار۔ لاغر۔ نازک اندام۔ عاجز اور عمر شکستہ کو

کون بچا سکتا ہے۔ وہ بیوقوف اُس وقت کسی اچھے وید کے نہ ملنے کے سبب اپنی جان کو اس طرح سے ضائع کر ڈالتا ہے۔ جیسے اپنی دُم سے ہی بندھی ہوئی گوہ کسی طاقتور کے کھینچنے سے اپنی جان دے دیتی ہے۔

مریض کے لئے ضروری ہدایت } اس لئے جو شخص اپنے سُکھ کی خواہش رکھتا ہے اور تندرست رہنا چاہتا ہے۔ اُسے مناسب ہے۔ کہ مرض سے بیشتر یا مرض کے ہوتے ہیں یا مرض کی ابتدائی حالت میں اوشدھی کے ذریعے اُسے روکنے کا بندوبست کرے۔

خلاصہ ادھیائے } اس تِس ریشنی نامی ادھیائے میں تین خواہشات اُپ ستمبھ۔ بل۔ کارن۔ روگ۔ روگ مارگ۔ وید اور اوشدھیوں کے تین تین حصے کرکے سب کی علامات بیان کی ہیں۔ انہی چوبیس اقسام کے ہونے اور نہ ہونے پر علاج کا انحصار ہے۔

بارھواں ادھیائے

بھگوان اتری کمار پُنر وسو بولے۔ اب ہم واتؔ کلا کلیشر" نامی ادھیائے کا بیان کرتے ہیں۔ جس میں وایو کے فوائد و نقصانات کا ذکر ہے۔ نیز جس میں وایو کا لطیف اور نہایت لطیف بیان ہے۔

رشیوں کا سوال ـ سب مہرشی وایو کے فوائد ونقصانات کا علم حاصل کرنے کی خواہش سے جمع ہوکر آپس میں باتیں کرنے لگے - کہ ہوا میں کون کون سے فوائد ہیں - اور ہوا کے بگڑ جانے کا کیا باعث ہے - اور بگڑی ہوئی ہوا کے صاف کرنے کی کیا تدبیر ہے؟ اور جب کہ ہوا اسنگھات (نہ بہت پتلی اور نہ بہت گاڑھی) اور انوستھت (چنچل) ہے اس میں خراب کرنے والی اور صاف کرنے والی اشیا کس طرح سے مل سکتی ہیں خراب کرنے والی اشیاء اسے کس طرح سے خراب کرتی ہیں - اور صاف کرنے والی اشیا اسے صاف کیونکر کرتی ہیں خراب اور صاف ہوا جسم کے اندر اور باہر رہتی ہے - جب یہ اندر ہوتی ہے - تو کیا کام کرتی ہے - اور جب باہر ہوتی ہے - تو کیا کرتی ہے؟

سنڈکرت کے فرزند کرش کا جواب ـ یہ سوالات سنکر سنڈکرت کے فرزند کرش جی بولے - کہ ہوا میں چھ گن ہیں - روکھا پن - ہلکا پن - سردی - دارن پن کھرپن - اور وِشدپن -

یہ جواب سنکر کمار شرا بھردواج جی بولے -

بھردوج کی رائے ـ یہ ایسے ہی ہے - جیسا آپ نے فرمایا ہے - ہوا میں یہ ہی گن ہوتے ہیں - اور ایسی ہی تاثیر والی اشیا سے ملی ہوئی وہ ہوا خراب ہو جاتی ہے - اس لئے برابر گن والی اشیا کا ملنا ہی دھاتوؤں کو بڑھا دیتا ہے -

والہیک کی رائے ـ یہ سنکر کنک رشی کے فرزند والہیک بولے

کہ یہ ٹھیک ہے جو آپ نے فرمایا ہے۔ یہ ہی اشیا وایو کو خراب کرتی ہیں۔ جو وایو کے خلاف گُن رکھتی ہیں۔ خراب کرنے والی اشیا کے برخلاف گن رکھنے والی اشیا وایو کو صاف کرتی ہیں۔

وڑش دھامارگو کی رائے } یہ سنکر وڑش دھا مارگو بولے۔ کہ آپ کا فرمانا بجا ہے۔ ہوا کی خرابی اور صفائی کے یہی بواعث ہیں۔ اور یہ اشیا جس طرح اس لطیف اور چنچل ہوا سے بے ملے اُسے صاف اور خراب کرتی ہیں۔ اُس کا بیان مجھ سے سنیں

شریر سمبندھی ہوا کو خراب کرنے والی اشیا روکھی۔ ہلکی۔ ٹھنڈی۔ وارن۔ کھر۔ وشد اور سشنک ہوتی ہیں۔ اور اُسے صاف کرنے والی اشیا مرغن بھاری۔ گرم۔ شلکھش نرم۔ لیسدار اور گھن کارک ہوتی ہیں۔ اس طرح کے اجسام میں داخل ہوکر ہوا صاف ہوجاتی ہے۔

واریہ ودِ کی رائے } راج رشی واریہ ودِ تمام رشیوں کی متفقہ رائے سنکر بولے۔ کہ آپ نے جو کچھ فرمایا۔ وہ بلا شبہ مدلل اور صحیح ہے۔ اب میں اُن کرموں کا ذکر کرونگا۔ جنہیں خراب اور صاف ہوا جسم کے اندر جاکر یا باہر رہ کر انجام دیتی ہے۔ میں ایسی وایو کو نمسکار کرکے دلائل اور بزرگوں کے اقوال سے ثابت کرونگا۔

وایو کی اقسام اور اُنکے کام } وایو بدن کے رکت۔ مانس وغیرہ تنتروں اور رساین کنڈا وغیرہ نیروں کو قائم رکھتی ہے۔ اس کی پانچ قسمیں ہیں۔ (۱) پران (۲) اُدان (۳) سمان (۴) پان اور (۵) اپان۔

وایو شریر کی بہت سی چیشٹاؤں کی پرورتک۔ خراب خواہشوں سے من کو روکنے والی اور دل پسند کاموں میں من کو لگانے والی ہے۔ اس سے تمام گیان اندریہ اور کرم اندریاں اپنے اپنے فرائض کی ادائیگی کے لئے مستعد رہتی ہیں۔ یہ تمام اندریوں کے وشیوں کو من کے پاس لے جاتی ہے۔ جسم کے تمام دھاتوؤں کو اکٹھا رکھتی ہے۔ اعضائے بدن کو ملائے رکھتی ہے۔ بانی کی پرورتک۔ آواز اور حس کی پرکرتی۔ کرن اندری اور سپرش اندری کی اصل ہرش اور اُتساہ کی پیدا کرنے والی۔ اگنی بڑھانے والی اور دوشوں کی خشک کرنے والی ہے۔ میل کو خارج کرنے والی۔ جسم کے بڑے اور چھوٹے سوراخوں کو صاف رکھنے والی۔ رحم میں جنین کو ٹھرانے والی۔ اور عمر کو قائم رکھنے والی۔ وایو ان صفات سے اُس وقت موصوف ہوتی ہے۔ جبکہ وہ صاف ہو۔ اور اُس میں کوئی خرابی نہ ہو۔

خراب وایو کے کام } جب وایو جسم کے اندر خراب ہو جاتی ہے۔ تو وہ کئی طرح کے امراض سے جسم کو تکلیف دیتی ہے۔ طاقت۔ رنگ۔ آرام۔ اور عمر کو تباہ کر دیتی ہے۔ من کو بیاکل رکھتی ہے۔ تمام اندریوں کو خراب کر دیتی ہے۔ حمل کو گرا دیتی ہے۔ اُس کی شکل کو بگاڑ دیتی ہے۔ اور وضع حمل میں دیر لگا دیتی ہے۔ خوف افسوس۔ محبت۔ عاجزی۔ اور افسردگی بڑھاتی ہے۔ اور جان کو ہلاک کر دیتی ہے۔ شریر سے باہر چلنے والی ہوا کے کام یہ ہیں۔ جب وہ پرکرتی میں قائم ہو جاتی ہے۔

باہیہ (بیرونی) وایو کے کام } پرتھوی کو قائم رکھنا۔ اگنی کو

روشن کرنا۔سورج۔چاند۔تاروں وغیرہ کے سموہ کی اپنے اپنے چکر میں رفتار قائم رکھنا۔بادلوں کا بنانا۔مینہ کا برسانا۔چشموں کا بہانا۔پھلوں کا اگانا۔ اور پھولوں کا کھلانا۔نباتات کا اُگانا۔ رتوؤں کا بہ ترتیب رکھنا۔سونا تانبا۔ہیرا وغیرہ جدا جدا معدنیات کی شکل وصورت کا رنگ برنگ بنانا۔ بیج سے انگور نکلوانا۔سبزی بڑھانا۔تری کو خشک کرنا۔اور خرابیوں کو دور کرنا۔یہ سب بیرونی صاف ہوا کے کام ہیں۔

کُپت باہیہ (بیرونی) وایو کے کام } پہاڑوں کی چٹانوں کو توڑنا۔درختوں کی بیخ کنی۔سمندروں میں طوفان مچانا۔زلزلے۔بادلوں کی گرج۔گہر گرد و غبار ریت۔مچھلی۔مینڈک۔سانپ۔کھار۔خون۔پتھر اور بجلی وغیرہ کا گرانا چھئوں رتوؤں میں خرابی واقع ہوجانا۔فصلوں کا خراب ہونا۔وبائی امراض کا پیدا ہونا۔موجودات کی تباہی قیامت خیز مینہ۔آگ۔ہوا اور سورج کا وِسرجن یہ سب بیرونی کُپت ہوا کے کام ہیں۔

وایو کے معمولی کام } یہی سب صفات سے موصوف ہوا۔پیدائش کی وجہ ہے اور لازوال ہے۔اور جانداروں کو مارتی اور پیدا کرتی ہے۔یہی موت جم۔نینتا۔پرجاپتی۔آدیتہ۔وِشوکرما۔ وِشوسروپ۔سروگ۔سب کاموں کی رچنے والی۔تمام نظر آنے والی چیزوں سے لطیف وِبھو۔وِشنو۔سرولوک گامی۔اور بھگوان ہے۔

ماریچی کا سوال } وار یہ وِد کی اس بات کو سنکر ماریچی رشی بولے۔ کہ اگر یہ بات یوں ہی ہے۔جیسا کہ آپنے فرمایا ہے

تو آیورویدشاستر میں کیا طاقت ہے - کہ اس کے سروپ کو سمجھ سکے یا اس کا بیان کرسکے اور آیوروید کے بیان میں اس کا ذکر کرنے سے فائدہ ہی کیا ہے +

واریہ وِد کا جواب واریہ وِد نے جواب دیا - کہ یہاں پر اس کا بیان کرنے سے یہ مطلب ہے - کہ اگر وید وایو کو نہایت طاقتور - نہایت کھُردری - نہایت جلد باز - اور نہایت خرابی کرنے والی نہ سمجھیگا - تو کوپت ہونے والی وایو کو بڑھ جانے سے روکنے کی کیسے کوشش کرسکیگا - وایو کا ٹھیک حالت میں رکھنا صحت - طاقت اور خوبصورتی کو بڑھاتا ہے نیز تیج تروتازگی - گیان اور طویل العمری کا بھی باعث ہے +

ماریچی کی رائے یہ سُنکر ماریچی رشی بولے - کہ اندرونی پت ہی کوپت ہو کر اشُبھ اور صاف ہونے پر تمام شُبھ کرم کرتی ہے - یعنے بگڑی ہوئی اور ٹھیک پت ہی بیماری اور صحت کا باعث ہے +

پت کی گرمی صاف ہونے اور بگڑنے پر پاک (پکاتا) - اپاک (نہ پکانا) - درشن - ادرشن اُشما کی ٹھیک مقدار - اُشما کی کم وبیش مقدار - پرکرتی (ٹھیک حالت) وکرتی (خرابی) ورن (صاف رنگت) اَ ورن (بگڑی ہوئی رنگت) شوریہ (بہادری) آشوریہ (بُزدلی) بھیے (خوف) ابھیے (نڈری) - کرودھ - اکرودھ - ہرش - دُکھ - موہ - اموہ - پرسنتا پرسنتا وغیرہ بہاریہ - پیر - منترتا - شتنرتا - وغیرہ اور بھی کئی باتیں ہوتی ہیں - یعنے اُشما کی ٹھیک حالت میں ہونے پر پاک - درشن ماترا وغیرہ ہوتے ہیں - اور کوپت ہونے پر اس کے برخلاف +

کاشیپ کی رائے ماریچی کی بات سُنکر کاشیپ جی بولے - کہ سوم اشانتی ہی شریر میں کف کے اندر رہتا ہے - وہ کوپت ہو کر شُبھ اور اشُبھ نتائج کا باعث بنجاتا ہے +

کف کی شیتلتا کے فوائد درڑھتا (مضبوطی) - شتھلتا (ڈھیلاپن) اپچیہ (موٹا پن) کرشتا (لاغری) - اُتساہ - آلسیہ (سُستی) - مردمیت - نامردی - گیان - اگیان اور بیوقوفی وموہ وغیرہ بہت سے متضاد گن اس میں ہوتے ہیں - یعنے کف کی شیتلتا کے

ٹھیک ہونے کی حالت میں ورڑھنا۔ گُپشٹی۔ اَلتساہ وغیرہ اور کوبت ہونے پر شتھلتا۔ کرشتا۔ آلسیہ وغیرہ ہوتے ہیں +

آترییہ کی رائے کاشیپ کی بات سُنکر اتری کمار پُنر وسو جی بولے کہ آپ سب مہاتماؤں نے منش کے مفید و مضر بہت سی باتوں کا بیان کردیا ہے۔ بلاشبہ جب کف۔ وات اور پت بے عیب ہوتے ہیں۔ تو منش کی سب کرم اندریوں اور گیان اندریوں کو ٹھیک حالت میں رکھتے ہیں۔ پُرشارتھ۔ ورن۔ سُکھ اور طویل عمر دیتے ہیں۔ اِنہی کے ٹھیک رہنے سے منش اِس دُنیا میں دھرم۔ ارتھ اور کام کو حاصل کرتا ہے۔ اور پرلوک میں نجات کو حاصل کرتا ہے۔ اِنہی کے بگڑنے سے آدمی ایسی مصیبتوں میں پھنس جاتا ہے جیسے تینوں رتو یعنے سردی۔ گرمی اور ورشا خراب ہوکر اُپ گھات کال (متضاد موسم) میں نامبارک نتائج کا باعث بن جاتی ہیں +

سب رشی۔ بھگوان۔ آترے کمار کا قول سُنکر اُن کی تائید کرنے لگے۔ اور ان کی تعریف میں رطب اللسان ہوئے۔ جیسے دیوتا لوگ اندر کی تعریف کرتے ہیں +

ادھیائے کا خلاصہ اس وات کلا کلیئہ نامی ادھیائے میں وایو کے چھ گُن دو ہیتو۔ دو دھ کرم۔ کف اور پت کے جدا جدا دو دو کرم۔ وار یہ وو۔ کشیپ۔ ماریچی وغیرہ مہرشیوں کی جدا جدا رائیں اور پنر وسو کا سدھانت یہ سب باتیں لکھی گئی ہیں +

تیرھواں ادھیائے

بھگوان اتری کمار پُنر وسو جی بولے۔ اب "سنیہہ" نامی ادھیائے کا بیان کیا جائیگا

اگنی ویش کا سوال ایک دن جب کہ اتری کمار پُنر وسو سانکھ مت کے بہت سے پیرو رشیوں کی جماعت کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ تو ایتا شک مٹانے اور عوام کے بھلے کیلئے اگنی ویش نے اُن سے مندرجہ ذیل سوالات

دریافت کئے :-

مہاراج! تیل کن کن چیزوں سے پیدا ہوتے ہیں - تیل کی کتنی قسمیں ہیں؟ الگ الگ تیلوں کے فوائد کیا کیا ہیں؟ کونسا تیل کس وقت لیا جاتا ہے! اُس کا انوپان کیا ہے - ان کے استعمال کے طریقے کیا کیا ہیں؟ اُن کی مقدار کیا ہے؟ کس طرح - نسکتہ اور کن بیماریوں میں کونسا تیل استعمال کیا جاتا ہے؟ کس کے لئے کونسا تیل مفید ہے سنیہن میں کونسا تیل اچھا ہے - اور سنیہہ کے لائق کون ہے؟ کون سنیہن کے لائق نہیں؟ سنگدھ اور اتی سنگدھ کی کیا علامتیں ہیں؟ سنیہہ پان کرنے سے پہلے سنیہہ پان کرنے سے پیچھے - اور سنیہہ کے ہضم ہو جانے پر کون کون سی چیز مفید اور کون کون سی مضر ہے؟ مردو کوشٹ اور کرور کوشٹ کسے کہتے ہیں؟ سنیہہ کے دیاپت کون کون سے ہیں؟ اور اُن کے دور کرنے کی کیا تدابیر ہیں؟ اچھے اور سنشودھن سنیہہ میں کونسی ورتی کا استعمال کرنا مناسب ہے؟ تیلوں کے کھانے کی کتنی ترکیبیں ہیں؟

اے مخزن علم! میں سنیہہ کا حال جاننے کی خواہش رکھتا ہوں - مجھے تیل کے متعلقہ تمام باتوں کا حال بتلائیے؟

پُنروسو کا جواب اگنی ویش کے سوالات سنکر پُنروسو جی بولے - کہ سنیہہ کی یونی (ماخذ) دو ہیں - (۱) ستھاور اور (۲) جنگم +

جیسے تل - چرونجی - اَبھشک[۵۱] - جہیڑا - چترا - ہرڑ - ارنڈ - مہوا - سرسوں - کسم کے بیج - بلو پھل - بھلاوہ - مولی کے بیج - السی - نکوچک[۵۲] - اخروٹ - کنجا اور شہانجنے کے بیج - ان سب میں سے تیل نکلتا ہے - اور یہ سب "ستھاور یونی تیل" ہیں +

مچھلی[۵۳] - پشو پکھشی - یہ تیل کی "جنگم یونیاں" ہیں - اور ان کے دہی - دودھ - گھی -

---

۵۱ کوہ ہمالیہ پر ایک درخت میں اخروٹ کی طرح کا پھل لگتا ہے + ۵۲ نبوزے + ۵۳ اس سے ثابت ہو سکتا ہے کہ پرانے ہندو مچھلی کا تیل نکالنا جانتے تھے - اور اس کے فوائد سے بھی آگاہ تھے +

گوشت۔ چربی۔ اور مجھا کا بھی سینہہ کی جماعت میں شمار کیا گیا ہے +

خاص امراض میں تیلوں کے فائدے سب تیلوں سے بلحاظ طاقت بڑھانے اور سینہن کرم کے تلوں کا تیل بہت افضل ہے۔ ویچن یعنے جلاب کے لئے ارنڈ کا تیل اچھا ہے +

جنگم تیلوں میں سے گھی۔ تیل۔ چربی اور مجھا بہت ہی اُتم ہیں۔ کیونکہ یہ سنسکار انورتی ہیں۔ (یعنے انہیں جس چیز میں ملا دیا جائے۔ اُس کے گُن اختیار کر لیتے ہیں۔ مگر اپنے گُن کو بھی نہیں چھوڑتے) +

گھی کے فوائد گھی وات پت کو دُور کرتا ہے۔ رس۔ شکرا اور اوج کو بڑھاتا ہے جلن کو مٹاتا ہے۔ نرمی ظاہر کرتا ہے۔ اور آواز و رنگت کو پر بھلت کر دیتا ہے +

تیل کے فوائد تیل وات کو دور کرتا ہے۔ کف کو نہیں بڑھاتا۔ لیکن طاقت کو بڑھانے والا ہے۔ چمڑے کے لئے مفید چیز ہے۔ گرم۔ ستھر کرنے والا۔ اور یجو نی شودھک ہے +

چربی کے فوائد چربی بندھے ہوئے۔ ٹوٹے ہوئے۔ اور ضرب خوردہ مقامات کے لئے مفید ہے۔ بھرنشٹ یونی۔ درد کان۔ درد سر۔ مردمی۔ ترو تازگی سینہن اور ورزش کے لئے بھی فائدہ مند ہے +

مجھا کے فوائد مجھا سے طاقت۔ شکر۔ کف۔ میدا اور مجھا بڑھ جاتی ہے۔ خصوصاً مجھا کو بڑھاتی ہے۔ ہڈیوں کو طاقتور بناتی ہے۔ اور سینہن کرم کے لئے بہت مفید ہے +

مختلف سینہوں کے اوقات شرد رتو میں گھرت پان کرنا چاہیئے۔ بسنت رتو میں چربی اور مجھا۔ ورشا رتو میں تیل پان کرنا مفید ہے۔ جب نہایت سردی یا نہایت گرمی ہو۔ تب سینہہ پان نہ کرنا چاہیئے۔ اگر گرمی کے موسم میں وات پت کی زیادتی ہو تو رات کو سینہہ پان کریں۔ کف کی زیادتی کی حالت میں دن کے وقت سینہہ

پان کرنا چاہئے۔ سردی کے موسم میں ایسے وقت سنیہہ پان کریں۔ کہ سورج بادلو
میں نہ دھنسا ہو۔ وہ شخص جس میں وات یا پت کی زیادتی ہو۔ نہایت گرمی کے
وقت اور دن میں سنیہہ پان نہ کرے۔ اگر کریگا۔ تو غشی۔ پیاس۔ جنون۔ اور یرقان
کی شکایتوں سے دکھ پائیگا۔ وہ شخص جس میں شلیشما کی زیادتی ہو۔ اگر سردی کے
موسم میں رات کے وقت سنیہہ پان کریگا۔ تو اُسے اپھارہ۔ اروچی۔ شول۔ اور
پانڈو روگ پیدا ہو جائینگے +

سنیہہ کا انوپان گھی پینے کے بعد گرم پانی پینا چاہئے۔ تیل پینے کے بعد مانس
رس پئیں۔ چربی اور مجھا پان کرکے چاول کے مانڈ کا انوپان بنائیں۔ یا سب
قسم کے انو پان کے بعد گرم پانی ہی پی لیں +

وچارناؤں کی تعداد جب کسی دوسری چیز میں ملاکر سنیہہ پان کیا جائے
تو اُسے وچارنا کہتے ہیں۔ یہ چوبیس قسم کی ہوتی ہیں۔ جیسے بھات۔ ولیپی۔ مانس رس
مانس۔ دودھ۔ دہی۔ جو آش۔ دال ساگ۔ کامبلیک یوش۔ کھڑیوش۔ ستو
تلوں کی پیٹھی۔ شراب۔ اولیہ۔ کھانے کے قابل اشیاء۔ مالش کی اشیاء۔ وستی کی
چیزیں۔ اُترہ دستی کی چیزیں۔ گنڈوش۔ کرن تیل۔ نسیہ تیل۔ کرن ترپن۔ اکھ
ترپن۔ ان چوبیس پرکار سے سنیہہ استعمال کیا جاتا ہے +

جو سنیہہ کسی دوسری چیز میں ملانے کے بغیر پان کیا جاتا ہے۔ اُس کی وچارنا
نہیں ہوسکتی۔ اِس خالص سنیہہ کو وید لوگ اعلےٰ درجے کا بیان کرتے ہیں۔

سنیہہ کی چونسٹھ وچارنائیں دو۔ دو۔ تین تین۔ چار چار وغیرہ رسوں کے
ملانے اور الگ کرنے سے چھ رسوں کا پھیلاؤ تریسٹھ طرح کا ہو جاتا ہے۔ اِسی
سبب سے اشیاء میں تریسٹھ طرح کے رس ہیں۔ اِس سنیہہ کو اُن رسوں میں ک
سے سنیہوں کی بھی تریسٹھ اقسام ہو جاتی ہیں +

مندرجہ بالا خالص سنیہ صرف ایک ہی طرح کا ہوتا ہے۔ اس طرح سے سنیہ کی
وچارنائیں جو نسٹھ پرکار کی ہوتی ہیں۔ یہ سب موافقت۔ رتو۔ وبیادھی۔ اور
پُرش کا وچار کر کے استعمال میں آتی ہیں ✤

ماتراؤں کا بیان سنیہ ماترا تین طرح کی ہوتی ہیں۔ جو ماترا ایک دن اور
ایک رات میں ہضم ہوتی ہیں۔ اُنہیں پردھان ماترا یعنے پوری خوراک کہتے ہیں
جو پوری ایک دن میں ہضم ہوتی ہیں۔ اُنہیں مدھیم ماترا کہتے ہیں۔ اور جو آدھے ہی
دن میں ہضم ہو جاتی ہیں۔ اُنہیں ہرسو ماترا کہتے ہیں۔ اس طرح سینہ کی تینوں ماتراؤں
کی مقدار بیان کی گئی ہے ✤

اب اُن ماتراؤں کے استعمال کا طریقہ بیان کیا جاتا ہے۔ یعنے کس شخص کے
لئے کونسی ماترا دیئے جانے کے قابل ہوتی ہے ✤

اُتم ماترا کے لائق شخص جو شخص ہمیشہ چکنی چیزوں کے کھانے کی عادت
رکھتے ہیں۔ جو بھوک اور پیاس کو بہت دیر تک روک سکتے ہیں۔ جن کی قوت ہاضمہ
تیز ہوتی ہے۔ جو نہایت طاقتور ہیں۔ جنہیں گلم کی بیماری ہے۔ جنہیں سانپ
نے کاٹ کھایا ہے۔ وسرپ۔ اُنمت۔ موتر کرچھر اور گاڑھ ورچ (سخت پاخانہ
کے مریضوں کے لئے پردھان ماترا مفید ہوتی ہے ✤

اب پردھان ماترا کے پینے کے فوائد بیان کئے جاتے ہیں :۔

پردھان ماترا کے فوائد اگر وہ اُتم ماترا ٹھیک ترکیب سے دیجائے تو وکاروں
کو جلدی ہی شانت کر دیتی ہے۔ دوشوں کو کھینچ لیتی ہے اور روم روم میں گھس
جاتی ہے۔ طاقتور ہوتی ہے۔ اور بدن و اعضائے بدن نیز من کو تازہ دم کرتی ہے ✤

مدھیم ماترا کے قابل اشخاص جو شخص [illegible]۔ وبھوٹک۔ پڑکا۔ کھجلی اور پاما
میں مبتلا ہو۔ کوڑھ۔ پرمیہہ۔ اور وات رکت سے تکلیف پا رہا ہو۔

تکلیف نہ ہو۔ جس کا گوشت نرم ہو۔ جس کی طاقت درمیانہ درجے کی ہو۔ ایسے اشخاص کا
مدھیم ماترا پان کرنا مفید ہے +

مدھیم ماترا کے فوائد مدھیم ماترا نرم مسہل ہے۔ طاقت کو زائل نہیں کرتی۔ اس سے
بالکل بے ضرر سنیہن کریا ہوتی ہے۔ اور سنشودھن کرم میں کام آتی ہے +

ہرسو ماترا کے قابل اشخاص بوڑھے۔ بچے۔ نازک مزاج۔ راحت طلب۔ اور ایسے اشخاص
کو جنکا گوشت بذریعہ غیر مفید مسہل کے خالی ہو چکا ہے۔ جن کی قوت ہاضمہ کمزور ہے۔
جن کے امراض بخار۔ اتیسار۔ اور کھانسی پرانے ہو گئے ہیں۔ جو بہت کمزور ہو چکے ہیں۔
ہرسو ماترا کا پان کرنا فائدہ مند ہے +

ہرسو ماترا کے فوائد اس ماترا کو چھوڑ دینے سے کوئی خرابی نہیں ہوتی۔ یہ ماترا سنگدھ۔
ورنکھن اور پشٹی اور بل کرنے والی ہے۔ اسے زیادہ مدت تک استعمال کرنے سے بھی
کسی طرح کا اُپدرو نہیں پیدا ہوتا +

گھرت پان کے قابل اشخاص جن اشخاص کی پرکرتی وات پت والی ہے۔ جو
وات پت کے مریض ہیں۔ جو اپنی آنکھوں کی قوت باصرہ کو زیادہ بڑھانا چاہتے ہیں۔
جنہیں کھے کا مرض ہے۔ بوڑھے۔ بچے اور کمزور اشخاص۔ عمر بڑھانے کے خواہش مند۔
بل۔ حسن۔ اور آواز کو بڑھانے کے تمنائی۔ موٹے تازے بننے کے آرزو والے۔ اولاد
کی چاہ رکھنے والے۔ اعضائے بدن کو نازک بنانے کے آرزومند۔ کانتی۔ تیج۔ قوت حافظ
بدھی اور اندریوں کو بلوان بنانے کے متمنی۔ اور داہ۔ وش۔ شستر اور اگنی سے تکلیف
پائے ہوئے اشخاص کو گھرت پان کرنا چاہئے +

تیل پان کے قابل اشخاص جن اشخاص کا کف اور میدا بہت بڑھ گیا ہے
جن کا گلا اور پیٹ بہت موٹا اور مانس بڑھ گیا ہے۔ جو وات روگی؛ وروات پرکرتی والے
ہیں۔ جو طاقت۔ چھریرا پن۔ ہلکا پن (چستی) بدن کی مضبوطی اور اعضاء کی مضبوطی

کی خواہش رکھتے ہیں۔ اور جو اپنے بدن کی جلد کو چکنی چمکدار اور نرم بنانا چاہتے ہیں۔ جن کے گوشت میں کیڑے پڑ گئے ہیں۔ جن کا کوٹھا سخت ہے۔ جو ناڑی روگ میں مبتلا ہیں۔ اور جنہیں تیل پان کی عادت ہے۔ ایسے سب اشخاص کو تیل پان کرنا مفید ہے۔

وساپان کے قابل اشخاص | جو شخص ہوا اور دھوپ کو سہار سکتے ہیں۔ جنکے جسم میں خشکی ہے۔ جو بوجھ ڈھونے اور سفر کرنے کی وجہ سے کمزور ہوگئے ہیں۔ جن کا دبریہ اور خون خشک ہوگیا ہے۔ جن کا کف اور مید اکھین ہوگیا ہے۔ جن کی ہڈی۔ سندھی۔ سرا۔ سنایو۔ مرم اور کوشٹ میں سخت درد ہوتا ہے۔ جن کی وایو بلوان ہوکر اور مساموں کو روک کر اندر ٹھہر گئی ہے۔ جن کی قوت ہاضمہ تیز ہے۔ اور جنہیں وساپان کرنا موافق ہے۔ ایسے سنیہہ پان کے قابل اشخاص کو وساپان کرنا چاہئے +

مجھاپان کے قابل اشخاص | جن اشخاص کی قوت ہاضمہ تیز ہے۔ جو مشکل کاموں کو کر سکنے کے قابل ہیں۔ جو کثرت سے خوراک کھاتے ہیں۔ جو سنیہہ سیون کے عادی ہیں۔ جو وات روگی ہیں۔ جن کا کوٹھا سخت ہے۔ ایسے سنیہہ کرم کے قابل اشخاص کو مجھاپان کرنا چاہئے +

سنیہہ پان کی میعاد | جن جن اشخاص کے لئے جو جو سنیہہ سنیہہ پان مد کا بیان کر دیا گیا ہے۔ سنیہہ پان کی میعاد زیادہ سے زیادہ سات راتیں اور کم از کم تین رات

سنیہہ کرم کے قابل اشخاص | جو شخص سویدن کرم کے قابل ہیں۔ جو ومن ویریچن وغیرہ کے ذریعہ سنشودھن کے لائق ہیں۔ جن کے بدن میں خشکی ہے۔ جو وات روگی ہیں۔ جو ہمیشہ ورزش کرتے ہیں۔ شراب پیتے ہیں اور استری گمن کرتے ہیں۔ اور متفکر اشخاص کو سنیہہ کرم کرنا بہت فائدہ دیتا ہے +

سنیہہ کرم کے ناقابل اشخاص | جن اشخاص کے لئے ومن ویریچن کے بغیر

روکھشن کریا مناسب ہے۔ جن کا کف اور میدا بڑھ گیا ہے۔ جن کے منہ اور گدے
پانی بہتا ہے۔ جن کی قوت ہاضمہ ہمیشہ ہی کمزور رہتی ہے۔ جو پیاس اور غشی میں مبتلا
رہتے ہیں۔ حاملہ عورتیں۔ تالو شوش مرض کے مریض۔ اروچی۔ ومن روگ۔ جٹھر روگ
آمر روگ۔ اور وش روگ کے روگی۔ کمزور۔ خائف اور سنیہہ پان سے نقصان اُٹھانے
والے۔ شراب خور۔ اور وستی کرم کے بعد سنیہن اور سنیہہ کرم ہرگز نہ کرنے والے۔
اشخاص کو سنیہہ پان کرانا وارن روگ پیدا کر دیتا ہے +

اسنگدھ کی علامات | پاخانے کا سدے بن جانا۔ اور خشک ہو جانا۔ وایو کا
بگڑ جانا۔ قوت ہاضمہ کا کمزور ہو جانا۔ جلدِ بدن کا کھردرا اور خشک ہو جانا۔ یہ سب علامات
اُس حالت کی ہیں۔ جبکہ سنیہہ پان کرتے پر بھی ٹھیک سنیہن نہیں ہوتا +

سمیک (ٹھیک) سنگدھ کی علامات | بادِ مخالف کا خارج ہونا۔ قوت ہاضمہ کا
تیز ہو جانا۔ پاخانے کا چکنا اور نرم ہو جانا۔ جسم کا چکنا اور نرم ہو جانا۔ یہ سب سمیک
سنگدھ کی علامات ہیں +

اتی سنگدھ کی علامات | زردی۔ گرانی۔ جڑتا۔ پاخانے کا کچا آنا۔ غنودگی کھانے
سے تنفر۔ اور جی متلانا۔ یہ سب اتی سنگدھ کی علامات ہیں +

سنیہہ پان سے پہلے کرنے کے قابل کرم | جس دن سنیہہ پان کرنے کا ارادہ
ہو۔ اُس سے ایک دن پہلے پتلا۔ گرم۔ اَن ابھشینیدی (دیبے لیس) اور تھوڑا سا کھانا
کھائیں۔ مگر اُس کھانے میں روغن زیادہ نہ ڈالا گیا ہو۔ اور کئی مختلف چیزوں سے
مِلکر نہ بنا ہو +

سنیہہ پان کے بعد کے کرم | سنیہہ پان کے بعد اگر بھوک لگے تو کھانے کے
وقت سنشمن سنیہہ کا پان کرنا چاہیئے۔ بعد ازاں رات کے کھانے کے ہضم ہو
جانے پر سنشودھن سنیہہ کا استعمال کریں۔ اُس وقت جبکہ پہلی رات کو سنیہہ پان

کمبا بتا +

سنیہہ پان کئے ہوئے شخص کے کرنیکے قابل کرم | سنیہہ پان کرنے کے بعد گرم پانی پینا چاہئے - اور برہم چریہ سے رہنا چاہئے - دن کے وقت نہ سوئیں - پاخانہ - پیشاب باد مخالف اور دیگر ویگوں کے زور کو نہ روکیں - ورزش - چلاہٹ - غصہ - افسوس سردی اور دھوپ سے بچیں - اور ایسی جگہ میں سوئیں بیٹھیں - جہاں ہوا کی آمدورفت سے بچاؤ رہے +

ادھی سنیہہ پان کے نقص | جو سنیہہ پان پہلے کیا جا چکا ہے - اُس کے ہضم ہوئے بغیر ہی اگر پھر سنیہہ پان کر لیا جائے - تو سنیہہ پان کے اس غلط استعمال سے بڑے خوفناک امراض پیدا ہو جاتے ہیں +

کوشٹ انوسار سنیہہ پان کا طریق | نرم کوشٹ والا آدمی تین ہی دن تک اچھی طرح سنیہہ کے استعمال کرنے سے سنگدھ ہو جاتا ہے - اور سخت کوشٹ والا آدمی سات دن تک سنیہہ پان کرنے سے سنگدھ ہوتا ہے +

نرم کوشٹ والے کے لئے وریچن اشیاء | گڑ - گنے کا رس - دہی کا پانی - دودھ میٹھا ہوا دہی - کھیر - کھچڑی - گھی - گنبھاری کا رس - ترپھلے کا کاڑھا - انگور کا رس - پیلو کا رس - کبھی کبھی گرم پانی - اور نئی شراب کے پینے سے نرم کوشٹ والے شخص کو لگ جاتا ہے - لیکن سخت کوشٹ والے کو ان چیزوں سے ہرگز وریچن نہیں ہو سکتا - بلکہ اُسے واتج گرہنی روگ ہو جاتا ہے +

نرم کوشٹ کی علامات | جس شخص کی گرہنی میں پت زیادہ - کف تھوڑی اور وا ہلکی ہو - اُسے نرم کوشٹ کہتے ہیں - ایسے شخص کو بآسانی جلاب لگ جاتا ہے +

سنیہہ والی اگنی کی تیزی | جس شخص کی گرہنی میں پت زیادہ اور اگنی تیز ہوتی ہے - اُس شخص کا استعمال کیا ہوا سنیہہ اگنی کی وجہ سے بہت جلد بھسم ہو جاتا ہے

اور وہ اگنی اُس سنیہہ کو ہضم کر کے جسم کے اوج کو کمزور کرتی ہوئی بے شمار خرابیوں والی
پیاس کو پیدا کر دیتی ہے۔ ثقیل چیزوں کا کھانا بھی اُس سنیہہ والے شخص کی بھڑکی ہوئی
آگ کو نہیں بُجھا سکتا۔ وہ شخص اگر اُس وقت ٹھنڈا پانی نہ پئے۔ تو وہ اس طرح
جلنے لگتا ہے۔ جیسے نہایت زہریلا سانپ پٹاری میں بند ہونے کی وجہ سے اپنے
ہی زہر سے جل جاتا ہے +

سنیہہ کے نہ ہضم ہونے کا علاج اگر سنیہہ کے نہ ہضم ہونے سے پیاس
بڑھ جائے۔ تو وید کو چاہئے کہ قے کرائے۔ اگر پھر بھی کچھ باقی رہ جائے۔ تو ٹھنڈا
پانی پلا کر اور رو کھا کھانا کھلا کر پھر قے کرائے +

گھرت پینے کی ممانعت صرف پت کی زیادتی میں ہی گھرت پان کی ممانعت نہیں
ہے۔ بلکہ آم ملی ہوئی پت میں تو گھرت پان کبھی نہ کرنا چاہئے۔ ایسی حالت میں گھرت
پینا گھی کو تمام جسم میں پھیلا کر ہوش و حواس بگاڑ دیتا ہے۔ اور بعض دفعہ مار بھی
ڈالتا ہے +

سنیہہ وِبھرم کے نقصان سنیہہ وبھرم یعنے غلط سنیہہ پان سے تندرا جی متلا
اپھارہ بخار ستمبھ بیہوشی۔ کوڑھ۔ کھجلی۔ پنڈ دروگ۔ سوج۔ بواسیر۔ اروچی
پیاس۔ جبھڑ روگ۔ گرہنی روگ۔ جڑتا۔ زبان کا بند ہو جانا۔ شول اور آم روگ
یہ سب امراض پیدا ہو جاتے ہیں +

سنیہہ وبھرم کے نقصانات کا علاج ان بیماریوں میں بھی قے کرانا مفید ہے
اور ہضم ہونے کا انتظار کر کے سویدن کرائیں۔ اِس طرح بیماری کی طاقت کا اندازہ
کر کے ویرچن کے ذریعے دوشوں کو دُور کریں۔ ایسی حالت میں تکر سے بنے ہوئے
ارشٹ کا استعمال اور رو کھا کھانا کھانا۔ گو موتر کا پینا۔ اور ترپھلے کا کاڑھا
پینا مفید ہیں +

سنیہہ پان کی خرابیاں | بے وقت اور بے موقعہ سنیہہ پان کرنے سے مقدار کے موافق نہ پینے سے متصیا دھار اور بکثرت استعمال کرنے سے سنیہہ کئی امراض کا باعث بن جاتا ہے +

سنیہہ پان میں جلاب کی ترکیب | سنیہہ پان کرنے سے کئی قسم کی خرابی پیدا ہونے پر تین دن تک سنیہہ پان کو بند کر دینا چاہیئے - اور ان تین دنوں میں پتلے اور گرم مانس رس اور بھات کا استعمال کرتے رہیں - پھر سنیہہ پان کریں +

سنیہہ پان میں قے کی تدبیر | جو شخص سنیہہ پان کر کے قے کرنا چاہے - وہ ایک دن آرام لیکر اوپر کے طریق پر عمل کرے - سنشودھن سنیہہ پان کرنے میں دیکھ پینے والے کے موافق نیموں کا پابند رہنا چاہیئے +

درڈ پانتر مشرت سنیہہ کا طریق | جنہیں سنیہہ سے نفرت ہو - اور جنہیں ہمیشہ سنیہہ پان کرنے کی عادت ہو - جنکا گوشٹ نرم ہو - جو تکلیف کو برداشت نہ کر سکتے ہوں - جو شراب خوار ہیں - ایسے لوگوں کو دوسری چیزیں ملاکر سنیہہ پان کرانا چاہیئے +

سنیہہ میں ملانے کے قابل یوش | لوا - تیتر - مور - سؤر - مرغا - گائے - بکرا مینڈھا - مچھلی - ان کے مانس یوش (گوشت کا شوربہ) کے ساتھ سنیہہ پان کیا جا سکتا ہے +

یوش سینو کی چیزیں | جو - بیر - کلتھی کے یوش میں مختلف سنیہہ - گڑ - شکر انار - دہی اور ترکٹا ڈالکر سنیہہ پان کریں +

سنگدھ کرنے کی ترکیب | سنیہہ اور گوڑ کی راب میں تل ملاکر کھانا کھانے سے پہلے نوش کرنا جسم کو سنگدھ کرتا ہے - یا کھچڑی - تل اور کا مبلک کے یوش میں بہترین سنیہہ ڈالکر پینا بھی بدن کو سنگدھ کرتا ہے +

روکھشن کے لئے سنیہن کی ترکیب راب۔ سونٹھ۔ تیل اور شراب کو ملا کر خشکی زدہ آدمی کو پلانا چاہیئے۔ اور ان کے ہضم ہو جانے پر گھی میں پکا ہوا گوشت کھلانا چاہیئے +

وات ادھک پُرش کے سنیہن کی ترکیب جس شخص کے جسم میں وات کی زیادتی ہو۔ اُسے تیل۔ مجھا یا چربی میں ملا کر سُرا منڈ پینا چاہیئے۔ یا دودھ میں راب ملا کر پیجئے +

سنیہن کی دوسری ترکیب نیم گرم دودھ میں سنیہہ اور شکر ملا کر پینے سے بھی سنیہن ہو جاتا ہے۔ دہی کی ملائی اور گڑ کی راب ملا کر پینے سے بھی سنیہن ہو سکتا

سنیہن کے لئے اُرد کی کھیر پانچ پرکرتی کی پیسیا میں اُرد کی کھیر اور بہت گھی ملا کر کھانے سے بہت جلد سنیہن ہو جاتا ہے +

پانچ پرکرتی کی پیسیا گھی۔ تیل۔ چربی۔ مجھا اور چاول ہر ایک دو دو پل لیکر پکالیں۔ اسے پانچ پرکرتی کی پیسیا کہتے ہیں۔ سنیہن کی خواہش رکھنے والوں کو اسے استعمال کرنا چاہیئے

کوڑھی۔ سوجن والا اور پرمیہہ کا مریض۔ یہ لوگ گرامیہ۔ آنوپ۔ اودک جانوروں کا گوشت۔ گڑ۔ دہی۔ دودھ۔ اور تیل کا سنیہہ کرم کے لئے ہرگز استعمال نہ کریں۔ بلکہ انہیں مناسب سنیہوں سے سِدّھ کرکے استعمال کرنا چاہیئے۔ مثلاً پیپل۔ ہرڑ اور ترپھلے کے ساتھ سدھ کئے جا سکتے ہیں۔ یا ادرک۔ آملہ اور کھٹی دھی کے جوش میں سدھ کرکے ترکٹ کے سفوف کے ساتھ سنیہہ پان کرنے سے سنگدھ کرتے ہیں +

سنیہن گھی جو۔ بیر اور کلتھی کا جوش۔ دودھ۔ شراب۔ دھی۔ یا دودھ کا گھی انہیں سدھ کرنے سے جو گھرت تیار ہوتا ہے۔ وہ سنیہن کرم کے لئے بہت مفید ہوتا ہے +

یونی اور شکر دوش کے لئے سنیہن گھرت تیل۔ مجھا۔ چربی اور گھی انہیں بیر اور ترپھلے کے رسوں میں سدھ کرنے سے جو گھی تیار ہوتا ہے۔ وہ یونی اور ویرج دوش

کے لئے بڑا مفید ہوتا ہے +

زیادہ مقدار میں سنیہہ پان کرنے کی مثال جس طرح کپڑے پر اگر خاص مقدا
میں پانی ڈالا جائے - تو وہ اُسے جذب کر لیتا ہے - اگر زیادہ ڈالا جائے - تو کپڑا اُسے
جذب نہیں کر سکتا - بلکہ پانی خود بخود ٹپکنے لگتا ہے - اسی طرح قوت ہاضمہ بھی مقدار مق
تک کے کھانے کو ہضم کر سکتی ہے - اور اگر مقدار مقررہ سے زیادہ کھانا کھا لیا جائے
تو وہ دستوں کے ذریعے سے خود بخود باہر نکل جاتا ہے - یا اگر مٹی کے ڈھیلے پر زیادہ پا
ڈالا جائے - تو وہ اُسے پھوڑ کر بہ نکلتا ہے - اسی طرح سنیہہ کا زیادہ پینا پچ نہیں سکت
اور باہر نکل جاتا ہے +

نمکین سنیہہ کے فوائد نمک ملا سنیہہ بہت جلد سنیہن کرتا ہے - نمکین سنیہہ
ابھشیندی - ارو کھش - لطیف اور دیا پک ہوتا ہے +

سنیہہ وغیرہ کرموں کی ترتیب پہلے سنیہہ پان کرنا چاہیئے - پھر سویدن کرم
ان دونوں کے بعد مرض اور ویرچن کے ذریعے سنشودہن کرنا چاہیئے +

ادھیائے کا خلاصہ اس ادھیائے میں رشی اتری کمار پنرو سونے سنیہہ کی اقس
سنیہہ کی ترکیب ہیں اور اتی یوگ کی خرابیاں - اُن خرابیوں کے دور کرنے کی تدابیر
علاج وغیرہ سب باتیں اگنی ویش کے سوالوں کے جواب میں ظاہر فرمائی ہیں +

چودھواں ادھیائے

بھگوان اتری کمار پُنر دسو بولے۔ کہ اب سوید ادھیائے کا بیان کیا جاتا ہے

سویدن کرم کا فائدہ

اب سویدنوں کا بیان کیا جاتا ہے۔ جن کے ٹھیک استعمال سے سویدن سے ٹھیک ہو جانے والے وات اور کفج امراض شانت ہو جاتے ہیں۔ سنیہن کرم کرانے کے بعد سویدن کرم کے ذریعہ وایو کو جیت لینے سے پاخانہ۔ پیشاب اور بیرج کسی طرح رُکنے نہیں پاتے۔ بلکہ آسانی سے نکل جاتے ہیں۔

جیسے سُوکھی ہوئی لکڑی بھی چکنائی لگا کر آگ پر سینکنے سے ایسی نرم ہو جاتی ہے۔ کہ اُسے جدھر چاہیں۔ اُدھر ہی موڑ لیں۔ ویسے ہی سنیہن اور سویدن کرموں سے زندہ منشیہ کو جو فوائد پہنچ سکتے ہیں۔ اُن کا ذکر ہی کیا ہے۔ روگ۔ رتو اور دیادھی ان تینوں کے موافق یعنی نہ زیادہ گرم نہ زیادہ ٹھنڈا ٹھیک ٹھیک چیزوں سے تیار کیا ہوا سویدن جسم کے ٹھیک حصے پر مناسب ترکیب سے لگانے پر اپنا اثر دکھاتا ہے۔

سویدن کی اقسام

خرابی کی حالت میں جسم کے ٹھنڈا ہو جانے پر اگر مریض طاقتور ہو۔ تو مہا سوید کا پریوگ کریں۔ اگر کمزور ہو۔ تو دُربل سوید۔ اگر طاقت درمیانہ درجے کی ہو۔ تو مدھیم سوید کرنا چاہیئے۔

روگوں کے موافق سویدن کی ترکیب

وات کف روگ میں سنگدھ اور روکھش سویدن استعمال کرنا چاہیئے۔ جب وایو آم آشے میں پہنچ جائے۔ تب پہلے روکھش کرم کر کے سویدن کرنا چاہیئے۔ جب کف پکو آشے میں پہنچ جائے۔

تو پہلے سنیہن کرم کر کے بعد میں سویدن کرم کرنا چاہیئے۔

سویدن کے ناقابل اعضا انڈکوش۔ ہردا اور آنکھوں میں سویدن کرم نہ کرنا چاہیئے۔ اگر خاص طور پر ضرورت ہی ہو۔ تو ہلکا سویدن کرنا چاہیئے۔ ونکھین میں مدھیم سویدن کرنا چاہیئے۔ اِن اعضائے کے علاوہ باقی اعضائیں مقررہ ترکیب کے موافق سویدن کرم کرنا چاہیئے۔

آنکھ میں سویدن کرنے کی تدبیر اگر آنکھوں پر سویدن کرم کرنے کی ضرورت محسوس ہو۔ تو پہلے آنکھوں کو ڈھانک کر صاف کپڑے یا گیہوں کے آٹے کے گولے یا پدم یا نیلوفر کے پتّے سے سویدن کرنا چاہیئے۔

ہردے میں سویدن کرنے کی ترکیب ٹھنڈے موتیوں کی مالا۔ ٹھنڈا برتن۔ جل سے بھیگے ہوئے کنول کے پھول۔ یا ہاتھوں کے ذریعے سویدن کرم والے شخص کے ہردے کو چھونا چاہیئے۔

سویدن کو روکنے کا وقت سردی اور درد کے دُور ہونے پر جڑتا اور بھاری پن کے دُور ہونے پر اور نرمی کے آنے پر سویدن کرم بند کردیں۔

اتی سویدن کی علامات پت کا خراب ہوجانا۔ غشی۔ جسم کی سُستی پیاس۔ جلن۔ پسینہ آنا۔ اعضائے بدن کا کمزور ہوجانا۔ یہ سب اتی سویدن کی علامات ہیں۔

اتی سویدن کا علاج اسی ستھان کے لسیہ شتی نامی چھٹے ادھیائے میں جو گرشیم رتو کا طریق عمل لکھا گیا ہے۔ وہی مدھر سنگدھ اور شیتل ودھی اتی سویدت مریض کی حالت میں بھی عمل میں لانی چاہیئے۔

سویدن کرم کے ناقابل مریض جن اشخاص کو کسیلی چیزیں کھانے کی عادت ہے۔ جو ہمیشہ شراب پیتے ہیں۔ حاملہ عورتیں۔ رکت پت سکے

مریض - پت روگی - لاغر آدمی - مدھو پرمیہ کے مریض - وِدگدھ بھرشٹ - ناڑی والے مریض - وِش روگی - مدھیہ روگی - تھکے ہوئے اشخاص - مورچھا گرست - نہائیت موٹے - پت سے پیدا ہونے والے پرمیہ روگی - تشنگی کے بیمار - بھوک کے ستائے ہوئے - غصیلے - متفکر - کاملا کے بیمار - اُدر روگی - رکھیت روگی - آڑھیہ روگی - کمزور - نہائیت خشک - اوج کھین اور تمر روگی ایسے اشخاص کو سویدن دینا منع ہے۔

سویدن کے قابل مریض ہچکی - دمہ - بھاری پن - درد کان - منیا ستمبھ - دردسر - سُور بھنگ - گل گرہ - اردت - ایک انگ گھات - سرو انگ گھات - وِنامک - کوشٹ آناہ - کوشٹ بیندھ - شکر اگھات - جمائی - پسلی پیٹھ - کمر اور کوکھ میں درد ہونا - گردھرسی - موتر کرچھر - انڈ وردھی - انگ مرد پاد اُرو - زانو اور جنگھا میں درد - سوجن - کھلّی روگ - آم روگ - شیت روگ - کمپن روگ - وات کنٹک - سنکوچ - ہر طرح کا درد - ستمبھ - بھاری پن اور سرو انگ دکاروں میں سویدن کرم مفید ہوتا ہے۔

پنڈ سوید کا بیان تل - اُرد - کلتھی - اناج - گھی - تیل - گوشت اور بھات پکا کر یا کھیر کرشارا اور گوشت پکا کر کولا بنا کے سویدن کرم کریں - اسے پنڈ سوید کہتے ہیں۔

کف روگیوں کو پسینہ لانے کی ترکیب گائے - گدھا - اونٹ - سُور اور گھوڑے کے گوبر اور جَو کی بھوسی ملا کر یا ریت - پانشو - پتھر کا چورا - گائے کے گوبر کا خشک چورا - لوہے کا بُرادہ - ان سب کو ملا کر کپڑے کی پوٹلی میں گرم کر کے کف روگی کو پسینہ دیں۔

وات روگی کو پہلے بیان کردہ پنڈ سوید دینا چاہیئے۔

پرستر سوید پرستر سوید میں بھی حسب ضرورت یہ ہی اشیاء مفید ہیں پنڈ سوید اُسے کہتے ہیں۔ جس کی چیزوں کو پیس کر اُنکا لگدا بنا لیا جاتا ہے اور پرستر سوید اُسے کہتے ہیں۔ جس کی چیزوں کو کوٹ کر کپڑے کی پوٹلی میں بھر کے تکلیف کی جگہ پر ٹکور کی جاتی ہے۔

سویدن کی آسان تدبیر بھُوگرہ (تہ خانہ) اور جنیاک (گرم کیا ہُوا مکان) کو پہلے بے دُھوئیں کے کوئلوں سے خُوب گرم کرلیں۔ پھر اُس میں مریض کو بٹھادیں۔ ایسا کرنے سے نہائیت آسانی سے پسینہ آجاتا ہے۔

ناڑی سویدن کی ترکیب گرامیہ[۱]۔ آنوپ[۲] اور اودک[۳] جانوروں کا گوشت دُودھ۔ بکرے کا سر۔ سُؤر کا درمیانی حصہ۔ سُؤر کا پتہ اور رُدھر سنیہ یکت انڈی آدی کے بیج۔ تِل اور چاول لے کر اِن سب کو اوٹا (پکا) کر چھان لیں پھر اس کاڑھے سے سویدن کرائیں۔ یہ ناڑی سوید کے لیئے بڑا مفید ہے۔

ناڑی سوید کی دوسری ترکیب وید کو چاہیئے۔ کہ دیش اور کال کا دھیان کرکے موافق اور مناسب طریقے سے مندرجہ ذیل سویدن کرائے۔

برنا۔ گلو۔ ارنڈ۔ رکت سہجنا۔ مولک۔ سرسوں۔ اڑوسہ کے پتے۔ بانس کے پتے۔ آک کے پتے۔ سفید کچنار کے پتے۔ سہجنا۔ شیریہ۔ مالتی۔ کالی تلسی اور سفید تلسی کے پتے لیکر اِن کا کاڑھا بنالیں۔ اور اس کو ناڑی سوید کے لیئے استعمال میں لائیں۔

ناڑی سوید کی تیسری ترکیب اجوائن۔ پنچ مول۔ مدھیہ۔ دہی کا توڑ (مٹھا)۔ مُوتر۔ امل اور سنیہ ان سب کا کاڑھا بنا کر ناڑی سوید کے

لئے استعمال میں لائیں۔

اُوپر کے کاڑھوں سے سویدن کرنیکی ترکیب ان کاڑھوں کو ایک بڑے برتن میں بھر کر سویدن کے لئے مریض کو اس کے بیچ میں بٹھاویں اسی طرح سے سویدن کے لئے اُس برتن میں گھی۔ دُودھ اور تیل بھر کر بھی سویدن کرم کیا جاتا ہے۔

سویدن لیپ کی ترکیب گیہوں کا آٹا۔ جَو کا آٹا۔ کانجی۔ سینہہ۔ کِنو اور نمک کا لیپ سویدن کے لئے بُہت عُمدہ چیز ہے۔

سویدن لیپ کی دوسری ترکیب گندھ درویہ۔ کِنو۔ جیونتی۔ سولف السی اور کُٹھ کو پکا کر لیپ کرنے سے بھی سویدن کرم ہو جاتا ہے۔

لیپ پر پٹّی باندھنے کا سامان لیپ پر روئی دار اور بدبو سے پاک چمڑے کی پٹّی باندھ دینی چاہیئے۔ تاکہ اس جگہ پر گرمی پہنچ سکے۔ اور سردی دُور رہے۔ اگر ایسا چمڑا نہ مل سکے۔ تو ریشمی۔ اُونی یا معمولی روئی کے کپڑے کی پٹّی بھی باندھی جا سکتی ہے۔

لیپ بندھن کا وقت لیپ پر جو پٹّی رات کے وقت باندھی گئی ہو۔ اُسے دن کے وقت اور دِن کی باندھی ہوئی کو رات کے وقت کھول دینا چاہیئے۔ اِس کا سبب یہ ہے۔ کہ بندھے رہنے کی وجہ سے جو گرمی پیدا ہو جاتی ہے۔ وُہ اگر بُہت دیر تک رُکی رہے۔ تو جلن پیدا کر دیتی ہے لیکن اسے کھول دینے سے وُہ ٹھیک ٹھکانے پر آجاتی ہے۔ لیکن اگر سردی کا موسم ہو۔ تو پٹّی مندرجہ صدر وقت سے بھی زیادہ عرصے تک بندھی رہنے دی جا سکتی ہے۔

سویدن کے تیرہ اقسام

یہ ہیں (۱) سنکر سوید (۲) پرستر سوید (۳) ناڑی سوید (۴) پری شیک سوید (۵) اوگاہن سوید (۶) جنیتاک سوید (۷) اشم گھن سوید (۸) کرشو سوید (۹) کٹی سوید (۱۰) بھو سوید (۱۱) کمبھک سوید (۱۲) کوپ سوید (۱۳) ہولاک سوید۔

ذیل میں ان کا مفصّل بیان کیا جاتا ہے۔

سنکر سوید دواؤں کو کوٹ پیس کر گولہ سا بنا کے کپڑے میں رکھ کر اور پوٹلی بنا کے آگ پر سینک سینک کر متورم جگہ پر آہستہ آہستہ لگانا سنکر سوید کہلاتا ہے۔

کبھی کبھی اس نگدے کو کپڑے میں رکھنے کی بھی ضرورت نہیں پڑتی - اور پوٹلی کے بغیر ہی اُسے جائے ماؤف پر لگایا جاتا ہے۔

پرستر سوید پہلے مریض کے تمام جسم پر تیل لگادیں۔ پھر پتھر کی شِلا پر ریشمی یا اُونی کپڑا بچھا کر یا پنچانگل۔ انڈی یا آک کے پتے بچھا کر اُوپر مریض کو سُلادیں۔ پھر شوک دھانیہ۔ شم دھانیہ اور پُلک دھانیہ سے - یا ویشوار اور لوپری (اُسکر کا) سے سویدن کرائیں۔ اِسے پرستر سوید کہتے ہیں۔

ناڑی سوید سویدن کرتا (پسینہ آور) چیزوں کی جڑھیں۔ پھل - پتے کونپل وغیرہ یا گرم تاثیر والے لپشو۔ پکھشیوں کے گوشت۔ سر۔ پاؤں وغیرہ اور مناسب کانجی۔ نمک۔ سنیہہ۔ پیشاب۔ دُودھ وغیرہ کو ایک ایسی ہانڈی میں بھریں۔ جس میں سے بھاپ نہ نکلنے پاوے۔ اس ہانڈی کو آگ پر رکھ کر خُوب پکائیں۔ پھر اس ہانڈی میں ایک نلی لگائیں۔ جو سرکنڈے کی بنی ہو

یا بالنس کے پتے یا آک کے پتے کی بنی ہو۔ یہ نلی ہاتھی کے سُونڈ کے اگلے حصہ کی طرح موٹی ہونی چاہیئے۔ اور اس کی لمبائی ایک ویام[1] ہو۔ یا نصف ویام بھر لمبی بنائیں۔ اس نلی کے نچلے حصہ کا محیط ¼ ویام اور اُوپر کے سرے کا محیط ⅛ ویام کے برابر ہو۔ اگر اس نلی میں کوئی سوراخ رہ جائے۔ تو اُسے وات ناشک چیزوں کے پتّوں سے بند کر دیں۔ تاکہ اس میں سے بھاپ نہ نکل سکے۔ یہ نلی دو یا تین مقامات سے مُڑی ہوئی ہونی بھی لازمی ہے۔ جب یہ نلی بن گئی۔ تو پھر مریض کے بدن پر وات ناشک چیزوں سے سدھ کیا ہوا تیل لگا دیں۔ اور ہانڈی پر اس نلی کا وُہ سرا لگا دیں۔ جس کا محیط تنگ ہے اور دُوسرا بڑا سرا مریض کے بدن کی طرف کر کے اُسے بھاپ دیں۔

نلی کے دو تین جگہ سے ٹیڑھا کرنے کی یہ وجہ ہے۔ کہ اگر اسے سیدھا رکھا گیا۔ تو بھاپ سیدھی بدن پر لگ کر بدن پر جلن پیدا کر دیگی۔ اس طرح سے رُک رُک کر جائیگی۔ اور اس کا زور کم ہو جائیگا۔ اور سویدن نہائیت آرام سے ہوگا۔ یہ ایک قسم کا بھپارہ ہے۔ اسی کو ناڑی سوید کہتے ہیں۔

پری شیک وات ناشک یا تری دوش ناشک چیزوں کی جڑھیں پھل پتے اور کونپلوں کا کاڑھا بنا کر کسی گھڑے۔ ہانڈی یا نلکے میں بھر لیں۔ پھر مریض کے بدن پر وات ناشک چیزوں سے سدھ کئے ہوئے تیل کی مالش کر کے اُسے کپڑے سے ڈھانک دیں۔ اور مریض کے بدن پر سہارتا سہارتا ہُوا اُوہ کاڑھا ڈال دیں۔ اسے پری شیک کہتے ہیں۔

---

[1] دونو ہاتھوں کو کھول کر ماپیں اور جو فاصلہ دائیں ہاتھ کی درمیانی اُنگلی کے سرے سے بائیں ہاتھ کی درمیانی اُنگلی کے سرے تک ہوگا۔ وہ فاصلہ ایک ویام کہلاتا ہے۔

اُوگاہن وات ناشک اشیاء کا کاڑھا کر کے اُس میں دُودھ۔ تیل۔ گھی اور مانس رس ملائیں۔ پھر اُسے گرم پانی کے ایک بڑے برتن (ناند) میں ڈال کر مریض کو اس ناند میں بٹھا دیں۔ اسے اوگاہن سوید کہتے ہیں۔

جنیتاک جنیتاک بنانے کے لئے نیچے لکھی ہوئی ترکیب کے موافق جگہ تلاش کرنی چاہیئے۔

یعنی وہ جگہ مریض کے گھر کے شمال یا مشرق میں ہونی چاہیئے۔ سرسبز اور وسیع ہو۔ نیز اُس کی مٹی سیاہ رنگ کی اور مزے میں میٹھی ہونی چاہیئے۔ یا زرد رنگ کی ہو۔ یہ مقام دریا۔ باؤلی یا تالاب کے جنوبی یا مغربی کنارے پر صاف ہموار اور الگ قطعہ پر واقع ہو۔ ایسے مقام پر پانی سے سات۔ آٹھ ہاتھ کی دُوری پر ایسا مکان بنوائیں۔ جس کا مُنہ مشرق یا شمال یا پانی کی طرف ہو۔ اس مکان کی بلندی اور لمبائی چوڑائی سولہ ہاتھ کی ہونی چاہیئے۔ اور مکان کو مٹی سے لپوا پتوا کر صاف رکھنا چاہیئے۔ نیز اس میں بہت سی کھڑکیاں اور جھروکے بھی ضرور رکھیں۔ اس مکان کے بیچ میں ایک ہاتھ بلند اور اتنا ہی چوڑا چبوترہ سا بنوائیں۔ جو چاروں طرف سے کوٹھڑی کی دیواروں کو چھوتا ہو۔ مگر دروازے کی طرف جگہ خالی چھوڑ دیں۔ اسطرح سے یہ جنیتاک بنتا ہے۔

جنیتاک سویدن کی ترکیب اس کوٹھڑی کے بیچوں بیچ میں چار ہاتھ چوڑا اور آدمی کی بلندی سے دوگنا اُونچا مٹی کا ایک بھٹا بنائیں۔ اور اُس پر بہت سے سوراخوں والا ایک ڈھکنا رکھ دیں۔ اور اس میں خیر اور اشوکرن کی لکڑیاں بھر کر آگ لگا دیں۔ جب لکڑیاں بالکل جل چکیں۔ اور بے دھُواں کوئلے رہ جائیں۔ اور مکان آگ سے ایسا گرم ہو جائے۔ کہ سویدن کرم کے

قابل ہو۔ تو مریض کے جسم پر وات ناشک ادویات سے سدھ کیا ہوا تیل مل کرا ور اُسے کپڑے سے ڈھانپ کر اُس مکان میں داخل کردیں۔ اور اُسے سمجھا دیں۔ کہ شانتی اور کلیان حاصل کرنے کے واسطے تو اندر جا۔ اور اس چبوترے پر چڑھ کر کبھی کروٹ جس سے تکلیف نہ محسوس ہو۔ سو جانا۔ تجھے پسینہ آتے آتے خواہ غشی بھی آجاوے۔ لیکن چبوترے سے نیچے نہ اُتریو۔ جب تک سانس نہ رُکنے لگے۔ اور اگر تو گھبرا کر چبوترے سے اُتر کر دروازے کی طرف آجائیگا۔ تو پسینے کے زور اور بیہوشی کے سبب سے فوراً جان دیدیگا اس لئے تو چبوترے کو ہرگز مت چھوڑیو۔ جب تجھے یہ معلوم ہونے لگے۔ کہ سب بوجھ دُور ہوگیا۔ اور ٹھیک طور پر پسینہ آگیا۔ تمام روئیں کھُل کر سارا جسم ہلکا ہوگیا۔ اور جب یہ معلوم ہونے لگے۔ کہ بندھ۔ سُپتی۔ ستمبھ۔ ویدنا اور بھاری پن دُور ہوگئے۔ تب چبوترے سے اُتر کر آہستہ آہستہ دروازے کی طرف آ۔ نکلتے ہی آنکھوں کو صاف کرنے کے لئے فوراً ٹھنڈے پانی کا استعمال نہ کرے۔ سنتاپ اور کلم کے دُور ہونے پر تھوڑی دیر کے بعد سہارتے سہارتے گرم پانی سے سنان کرے۔ پھر کھانا کھائے۔ اسے جنیتاک سوید کہتے ہیں۔

اشم گھن سوید ایک اتنی بڑی پتھر کی شلا پر جو مریض کے برابر لمبی ہو وات ناشک لکڑیوں کا ڈھیر لگا کر آگ دیدیں جب لکڑیاں جل چکیں۔ تو انگاروں کو بُہار کر گرم پانی سے شلا کو دھو ڈالیں۔ پھر شلا کے اوپر ریشمی یا اُونی کپڑا بچھا دیں۔ اور مریض کے بدن پر وات ناشک تیل مل کر اُس شلا پر لٹا دیں۔ اور اُسے مرگ۔ چرم۔ باگھمبر اور کمبل وغیرہ سے ڈھانک دیں۔ اس طرح نہائیت آسانی سے سویدن کرم ہوتا ہے۔

اور اِس کریا کو اشم گھن سوید کہتے ہیں۔

کرشو سوید جگہ کو اچھی طرح سے دیکھ بھال کر مریض کی چارپائی کے نیچے ایک گڑھا کھودیں۔ جس کا منہہ اُوپر سے تنگ ہو۔ اِس گڑھے میں جلتے ہوئے بے دھُواں انگارے بھر دیں۔ اور مریض کو چارپائی پر لٹا دیں اِس طرح سے نہائیت سُکھ سے سویدن ہوتا ہے ۔ اس کریا کو کرشو سوید کہتے ہیں۔

کُٹی سوید ایک ایسا گول سا مکان بنوائیں۔ جو نہ بہت اُونچا اور نہ بہت چوڑا ہو۔ نہ ہی اُس میں کوئی جھروکہ یا دریچہ ہو۔ اِس کی دیواریں خُوب گھنی ہوں۔ اُن دیواروں پر کُٹھ وغیرہ چیزوں کا لیپ کر دیں۔ اُس کُٹی کے بیچ میں ایک چارپائی بچھوائیں۔ جس پر خوبصورت تصویر دار کمبل۔ باگھمبر۔ ریشمی کپڑے۔ جھول اور دیگر قسم کے کمبل یا کپڑے بچھائے جائیں۔ پھر مکان کے سب اطراف پر جلتے ہوئے انگارے رکھ دیں۔ بعد ازاں مریض کے جسم پر تیل مل کر اُس چارپائی پر لٹا دیں۔ تو نہائیت آرام سے سویدن کرم ہوتا ہے ۔ اِسے کُٹی سوید کہتے ہیں۔

بھُو سوید اشم گھن سوید کی جو ترکیب بیان کی گئی ہے ۔ وہی ترکیب بھُو سوید کی بھی ہے ۔ فرق صرف اتنا ہے ۔ کہ بھُو سوید میں پتھّر کی شِلا کی بجائے ہموار اور صاف زمین سے کام لیا جاتا ہے ۔

کُمبھی سوید وات ناشک ادویات کے کاڑھے سے ایک کُمبھی کو بھر کر اُس کا آدھا یا تین چوتھائی حصہ زمین میں گاڑ دیں۔ اور اُس پر آسن یا چارپائی بچھوائیں۔ جو بستر اُس پر بچھایا جائے ۔ وہ بہت گاڑھا نہ ہونا

چاہیئے۔ اِس کُمبھی میں لوہے یا پتھر کے گولوں کو سُرخا سُرخ کرکے ڈالتے رہیں۔ اِس سے بھاپ اُٹھیگی۔ پھر مریض کے بدن پر وات ناشک ادویات سے سِدّھ کیا ہُوا تیل مل کر آسن یا چارپائی مذکور پر بٹھاویں۔ کُمبھی میں سے اُٹھنے والی بھاپ کے لگنے سے مریض کے بدن پر پسینہ آنے لگیگا۔ اِس کریا کو کُمبھی سوید کہتے ہیں۔ یہی سٹیم باتھ ہے۔

کُوپ سوید زمین میں ایک گڑھا کھدوائیں۔ جو چارپائی کے برابر لمبا چوڑا اور اِس سے دوچند گہرا ہو۔ یہ گڑھا بروات ستھان میں اندر سے چوڑا اور لیپا پوتا ہُوا ہونا چاہیئے۔ اس گڑھے میں ہاتھی۔ گھوڑے گائے۔ گدھے اور اُونٹ کا سُوکھا ہُوا گوبر ڈال کر آگ دیدیں۔ جب گڑھا خُوب گرم ہو جائے۔ تو مریض کے بدن پر تیل مل کر اور اُسے کپڑے سے ڈھانک کر چارپائی پر بٹھادیں۔ نہائیت آرام سے پسینہ ہو جاویگا۔ اِس عمل کو کُوپ سوید کہتے ہیں۔

ہولاک سوید ہاتھی۔ گھوڑے۔ گائے۔ گدھے اور اونٹ کے خُشک گوبروں کا ایک چبوترہ بنوائیں۔ اور اُسے آگ دیدیں۔ جب وُہ جل چُکے۔ اور دُھواں بند ہو جائے۔ تو اُس پر چارپائی بچھاکر اوپر مریض کو بٹھاویں۔ مگر بیمار کو چارپائی پر بٹھانے سے پیشتر تیل ملکر کپڑے سے ڈھانک لیں۔ بڑی سہولت سے پسینہ ہو جائیگا۔ اِس عمل کو ہولاک سوید کہتے ہیں۔ مہرشیوں نے اِس عمل کو نہائیت آرام دہ بیان کیا ہے۔

یہ تیرہ قسم کے سویدن کرم جن کا اُوپر بیان ہو چُکا ہے۔ آگ کے ذریعے کئے جاتے ہیں۔

آگ کے بغیر سویدن کرنے کی ترکیب

ورزش۔ گرم مقامات میں رہائش۔ بھاری کپڑے پہننا۔ بھوک۔ بکثرت پانی پینا۔ خوف۔ غصہ۔ اُپ ناہ۔ لڑائی۔ دُھوپ یہ دس کرم ایسے ہیں۔ کہ ان سے بغیر آگ کے ہی سویدن کرم ہو سکتا ہے۔

اس طرح دو قسم کا سویدن کرم ہوتا ہے۔ (۱) آگ کے ذریعے۔ اور (۲) بلا آگ کے۔

اسی طرح ایکانگ گت سوید۔ اسی طرح سنگدھ سوید اور روکھش سوید تین جوڑے یعنی چھ سویدن کرم کہے گئے ہیں۔

سنگدھ سویدن کرم سے فراغت پاکر مریض کو مناسب خوراک کھانی چاہیئے جسدن سویدن کرم کیا جائے۔ اُسدن کسی قسم کی محنت کا کام نہ کرنا چاہیئے

ادھیائے کا خلاصہ

اس ادھیائے میں سویدن کرم کے فوائد۔ سویدن کے قابل امراض۔ سویدن کے قابل مریض۔ سویدن کی ترکیب۔ سویدن کی اقسام مختلف مقامات کے لحاظ سے سویدن کی علامات۔ اتی سویدن کا علاج۔ سوید کے نا قابل اشخاص۔ سوید کے قابل اشخاص۔ سویدن کی اشیا۔ سویدن کی اشیا کو تیار کرنے کی تراکیب۔ تیرہ طرح کے سویدن جو آگ کے ذریعے سے عمل میں آتے ہیں۔ دس طرح کے سویدن جو بغیر آگ کے عمل میں لائے جاتے ہیں۔ مختصر طور پر چھ پرکار کے سویدن یہ سب باتیں اس ادھیائے میں بیان کی گئی ہیں۔

جو کچھ بات سویدن کے متعلق کہنے کے قابل تھی۔ وہ سب کہی گئی ہیں۔ یہ سب باتیں مہرشی پُنروسو کی کہی ہوئی ہیں۔ اس لئے تمام اشخاص کو ان پر عمل کرنا چاہیئے۔

پندرھواں ادھیائے

بھگوان اتری کمار پُنر وسو بولے۔ کہ اب ہم کلپنی ادھیائے کا بیان کیا جاتا ہے۔

وَید کو چاہیئے۔ کہ جب وہ کسی راجہ یا راجہ کے برابر شخص یا کسی دولتمند شخص کو جسے ہر طرح کے سامان واسباب حاصل ہوں۔ ومن (قے) اور ویرچن (مسہل) کرانے کا ارادہ کرے۔ تو دوائی کھلانے سے پیشتر ہر طرح کا سامان جمع کر لے۔ کیونکہ ومن۔ ویرچن کے ٹھیک ٹھیک ہو جانے کے بعد مریض کے سمادھان کے لیئے اِن چیزوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ اور اگر اُس دوائی سے کسی قسم کی خرابی واقع ہو جائے۔ تو اُس خرابی کو روکنے کے لیئے ادویات کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر مرض یکایک آگھیرے۔ اور مندرجہ بالا اشیاء مہیا نہ ہو سکی ہوں۔ تو پھر ان کا جلدی اکٹھا ہونا بہت مشکل ہوتا ہے۔ باوجودیکہ گھر میں بے شمار روپیہ پڑا ہو۔

اگنی ویش کا سوال جب مہرشی پُنر وسو اِس طرح سے کہہ رہے تھے تو اگنی ویش نے سوال کیا۔ کہ مہاراج! گیان دان وَید کو تو پہلے ہی سوچ سمجھ کر ایسی دوائی دینی چاہیئے۔ جس سے حسب خواہش نتیجہ نکلے۔ یعنی اُس دوائی سے کسی قسم کی خرابی نہ ہونے پائے۔ دواؤں کا ٹھیک استعمال ہی تمام کامیابی کے حصول کا ذریعہ ہے۔ اور اُن کا غلط استعمال تمام بیماریوں کا سبب ہے۔ اگر ٹھیک اور غلط طور پر ادویات کے استعمال

کا نتیجہ برابر ہو۔ یعنی مفید یا مضرّ نکلے۔ تو پھر آیوروید کا گیان اور ناواقفیت دونو ہی برابر ہیں۔

مہرشی پُنروسو کا جواب یہ سُن کر مہرشی پُنروسو جی بولے۔ کہ اے اگنی ویش! جو اعتراض تم نے کیا ہے۔ ایسا اعتراض اور اشخاص بھی کر سکتے ہیں۔ کہ ہر ایک دوائی بے فائدہ ہے۔ لیکن ایسا لائق فائق کوئی نہیں ہے۔ جو ان ادویات کے بے فائدہ طریق استعمال بتائے۔ اور نہ ہی کوئی ایسا آدمی ہے۔ جو اُس طریق استعمال کو اچھی طرح سے سمجھ کر اس پر عمل کرے۔ دوش۔ دوائی۔ دلیش۔ کال۔ بل۔ شریر۔ آہار۔ ساتمیہ۔ ستو۔ پرکرتی اور عُمر کی الگ الگ حالتیں نہائیت لطیف ہیں۔ ان میں تفریق کرنا بُہت مشکل ہے۔ اِن سب باتوں پر غور کر کے ادویات استعمال کرنے سے نہائیت صاف اور منوّر عقل والے شخص کی عقل بھی حیران رہ جاتی ہے۔ پھر بیچارے کم عقل والے کا تو کہنا ہی کیا ہے۔

اِسی سبب سے ہم اِن ہر دو باتوں کا مفصّل طور پر بیان کرینگے۔ یعنی ادویات کا ٹھیک استعمال اور مرض کے ظاہر ہونے پر اُسے دُور کرنے کی تدابیر سدھی ستھان میں کہی جائینگی۔ اگرچہ اُپ کلپنی کے ذرائع بیشمار ہوتے ہیں۔ لیکن ذیل میں اِن کا مختصر طور پر بیان کیا جاتا ہے۔

رہائش کا مقام سب سے پہلے رہنے کے واسطے لائق انجینئروں اور کاریگروں سے ایسا پختہ سنگین مکان بنوائیں۔ جس میں تیز ہوا داخل نہ ہو سکتی ہو۔ اُسی میں ایک فراخ اور ہوادار کمرہ بھی بنوائیں۔ جس میں ہر طرف سے ہوا آ جا سکتی ہو۔ وہ لمبا چوڑا بھی اتنا ہونا چاہیئے۔ جس میں چلنے پھرنے

سے کسی قسم کی دقّت نہ ہو۔ مکان مذکور کسی اور اونچے مکان کے دامن میں بھی نہ ہو۔ جس سے ہوا اور روشنی کے رُک جانے کا اندیشہ ہو۔

یہ مکان اس طریق سے بنوانا چاہیئے۔ کہ اُس میں دُھوپ۔ دُھول اور دہُواں بھی نہ گُھس سکے۔ اور خراب آوازیں۔ اَنشٹ سپرش۔ رُوپ۔ رس اور گندہ بھی نہ داخل ہو سکیں۔ اس مکان میں اُوپر جانے کے لئے چوڑی اور کم اُونچی سیڑھیاں بھی بنی ہوئی ہونی چاہئیں۔ نیز اوکھلی مُوسل۔ پاخانہ کی جگہ۔ غسل خانہ اور رسوئی خانہ بھی ضرور ہو۔

مکان کے تیار ہو جانے کے بعد اس میں فرمانبردار۔ پاک صاف۔ خیر خواہ۔ ہوشیار۔ خدمت کرنے والے اور ہر کام میں چُست نوکر رکھے جائیں۔ جو نہلانے دُھلانے۔ ہاتھ پاؤں دابنے۔ سہارا دے کر اُٹھانے بستر بچھانے اور دوائیں کُوٹنے پیسنے میں ہوشیار ہوں۔ اور کسی کام کے کرنے میں بے دلی نہ دکھائیں۔

نیز گوّیئے۔ باجہ بجانے والے۔ کتھک۔ شاعر اور گاتھا کہنے والے۔ اتہاس پُران کے بخوبی جاننے والے۔ صلاحکار۔ دیش اور کال کے پہچاننے والے وغیرہ مصاحب (سبھاسد) رکھے جائیں۔ اسی مکان میں لوا تیتر ششش (ہرن) این (کالاہرن) کال پچھ۔ مرگ ماترکا اور مینڈھا وغیرہ جانوروں کو بھی رکھنا چاہیئے۔

اس مکان میں گائیں ایسی رکھی جائیں۔ جو شیر دار ہوں۔ اور مرکھنی نہ ہوں۔ تندرست ہوں۔ جنکے بچّے جیتے ہوں۔ ان کے واسطے گھاس چارے کا پُورا پُورا بندوبست رکھیں۔ اور گئوشالہ کو بھی ہمیشہ پاک صاف رکھیں

پانی کے برتن۔ آچمنی۔ اُدکوشٹ (چھوٹا برتن) گنگا ساگر۔ کلسہ۔ گھڑا۔ تھالی۔ کونڈا۔ کمبھ۔ کنڈ۔ پیالہ۔ کڑچھی۔ پانی کا مٹکا۔ بٹلا۔ منقش دری۔ مرگ چھالا۔ سُوتی اور اُونی کپڑے۔ بستر اور آسن وغیرہ اس مکان میں مہیا کر کے رکھنے چاہئیں۔

اِس مکان کے لئے پانی کا گنگا ساگر۔ پیک دان۔ بچھونا۔ چادر۔ تکیہ۔ دری۔ غالیچے وغیرہ بھی بہم پہنچانے چاہئیں۔

اس میں سنیہ۔ سوید۔ مالش۔ پردیہہ۔ پریشیک۔ انولیپن۔ ومن۔ ویرچن آستھاپن۔ انوواسن۔ شرو ویرچن اور پاخانہ و پیشاب کے خارج کرنے کے برتن خوب دُھلے ہوئے۔ چکنے کھردرے یا درمیانہ درجے کے ہونے چاہئیں۔ پتھر کی ایک سِل اور دیگر اوزاروں کو بھی جمع رکھیں۔ حقے کی نے۔ وستی کی نلی اور اُتر وستی کی نلی بھی مہیا رکھیں۔

نیز اس مکان میں کُش مست (برش) تولنے کا کانٹا (چھوٹی ترازو) مان بھانڈ (تولنے کے باٹ اور ماپنے کے برتن) گھی۔ تیل۔ وسا۔ مجھا۔ شہد۔ گڑ کی راب۔ نمک۔ ایندھن۔ پانی۔ مدھو (مہوے کی شراب) سیدھو۔ سُرا۔ سَووِیر۔ تشودک۔ میریہ۔ میدک۔ دہی۔ دوہی بھنڈ۔ اُدسوِت۔ دھانیہ امل اور ہر طرح کے موتر اکٹھے کریں۔

شالی چاول۔ ساٹھی چاول۔ مُونگ۔ اُرد۔ جو۔ تل۔ کلتھی۔ بیر۔ داکھ۔ فالسے ہرڑ۔ آملہ۔ بہیڑا ہر طرح کی سنیہن اور سویدن اشیاء۔ ومن کارک اور ویرچن چیزیں۔ قابض۔ ہاضم۔ بھوک لگانے والی۔ شانتی دایک اور دافع وات وغیرہ ادویات بھی جن کا پہلے ذکر آچکا ہے۔ مہیا کریں۔ علاوہ ازیں اور

دوائیاں بھی جن کی ضرورت معلوم ہو۔ مکان مذکور میں جمع رکھیں۔ اور وہ دوائیں بھی بہم پہنچائیں۔ جو مرض کے شانت ہونے کے بعد مفید ہوں۔
اِن سب سامانوں کو جمع کر کے مناسب طریق سے سنیہن اور سویدن کرنے کے بعد جس دوائی کی ضرورت ہو۔ اس کا استعمال کرائیں۔ اگر سنیہن یا سویدن کے بعد کسی قسم کی شاریرک یا مانسک سخت خرابی لیکایک ظاہر ہو جاوے۔ تو اِس خرابی کا ہی علاج کریں۔ اور سنیہن یا سویدن کو بند کر دیں جب وہ خرابی دُور ہو جائے۔ تو پھر سنیہن یا سویدن کے ذریعے علاج کا آغاز کر دیں۔ جب وہ شخص سنیہن یا سویدن کے بعد خندان و فرحاں۔ تندرست اور سُکھی دکھائی دے۔ اور پہلا کھانا پچ گیا ہو۔ تب اُسے اشنان کرائیں۔ پھر جسم پر چندن وغیرہ کا لیپ کر کے مالا اور صاف کپڑے پہنائیں۔ پھر دیوتا۔ اگنی۔ دوج۔ گورو۔ بزرگ اور ویدوں کی پوجا کرا کے شُبھ گھڑی میں برہمنوں سے ہَون کرائیں۔ اور اُن کی اشیرباد حاصل کر کے مناسب کاڑھا پلائیں۔ اِس کاڑھے میں شہد ملٹھی۔ سیندھا نمک۔ پھانت اور مین پھل (راڑا) ڈالے جاتے ہیں۔
مین پھل کے کاڑھے کی مقدار کا اندازہ نیز اور سب سنشودھن کاڑھوں کی مقدار کا اندازہ ہر ایک مریض کی اپنی اپنی حالت پر منحصر ہے۔ جس قدر مقدار کاڑھے مذکور کی پینے سے خرابی دُور ہو جائے۔ وہی اُس کی مقدار کا اندازہ سمجھنا چاہیئے۔ یا جس قدر کاڑھا پینے سے اتی یوگ اور ایوگ نہ ہو اُسے بھی اُس کا اندازہ سمجھ لیں۔

کاڑھا پینے کے بعد کے کام:- اِس کاڑھے کو پی کر کچھ دیر تک

انتظار کریں۔ اور جب پسینے کے نکل چکنے کے بعد یہ معلوم ہو۔ کہ دوش شانت ہو گئے ہیں۔ یا جب رونگٹے کھڑے ہونے سے یہ معلوم ہونے لگے۔ کہ دوش اپنے مقام سے چلنے لگ پڑے ہیں۔ یا جب پہلوؤں میں درد ہونے سے معلوم ہونے لگے۔ کہ دوش پہلوؤں میں جا پہنچے ہیں۔ یا جب جی متلانے اور مُنہہ سے پانی بہنے سے معلوم ہونے لگے۔ کہ دوش اُوپر کو جانے لگے ہیں۔ تو مریض کو گھٹنوں تک بلند آسن بیٹھنے کو دیں۔ اس آسن پر نہائیت آرام دِہ بچھونے بچھے ہوں۔ تکیئے لگے ہوں۔ تاکہ اُسے کسی قسم کی تکلیف نہ ہونے پائے۔ اور پرتی گرہوں (پیک دان اور پاخانہ و پیشاب کرنے کے برتنوں) کو اُس کے پاس رکھ دیں۔

کئی آدمی ایسے بھی موجود ہونے چاہئیں۔ جو مریض کی پیشانی کو تھام رکھیں اُس کے مونڈھوں کو سہارا دیتے رہیں۔ نابھی کے مقام کو ملتے رہیں۔ پیٹھ کو ملتے رہیں۔ لیکن وُہ آدمی ایسے ہونے چاہئیں۔ جن سے مریض خوش ہو۔ اور مریض کو یہ بات کہہ دیں۔ کہ ہونٹ تالو اور گلے کو کھول کر بے تکلّف آنے والی قے کو باہر نکال دے۔ یا گردن۔ سر اور بدن کو تھوڑا سا جھکا کر بے ناخن دو اُنگلیاں یا نیلوفر کا پتّا یا کمودنی یا سوگندھک کا ڈنٹھل گلے میں ڈال کر قے کر دے۔

ومن کے بعد وَید کا فرض مریض کو مندرجہ صدر ترکیب سے ومن کرانا چاہیئے۔ ومن کرانے کے بعد وَید کو چاہیئے۔ کہ ہوشیاری سے اُس برتن کا ملاحظہ کرے۔ جس میں ومن وغیرہ کی گئی ہے۔ اِس سے یہ معلوم ہو جائیگا۔ کہ ومن ٹھیک طرح سے ہُوا ہے یا نہیں۔ یا ومن کا یوگ۔ ایوگ یا اتی یوگ

ہُوا ہے۔ نیز اس سے روگ کی ٹھیک ٹھیک علامات معلوم ہو جائینگی۔ اس لئے ومن وغیرہ ویگوں کو نہایت ہوشیاری سے معائنہ کرنا وید کا ضروری فرض ہے۔

ومن کی یوگ اور ایوگ علامات اب ومن کے یوگ۔ ایوگ اور اتی یوگ کا بیان کیا جاتا ہے۔

ومن کا بالکل نہ ہونا۔ صرف پی ہوئی دوائی کا ہی نکل جانا۔ اور ویگ اور دوائی دونوں کا ہی بند ہو جانا ومن کا ایوگ کہلاتا ہے۔

مناسب وقت پر ومن کا ہونا۔ ومن کا زیادہ نہ ہونا۔ وات۔ کف وغیرہ دوشوں کا ٹھیک طور سے خارج ہونا۔ دوائی کا سویم ستھت ہونا یہ ومن کے ٹھیک یوگ کی علامات ہوتی ہیں۔

دوش کی مقدار کے موافق سمیک یوگ ہونے پر بھی اس بات پر غور کرنا ضروری ہے۔ کہ ومن تیز ہے یا نرم یا درمیانہ درجے کا۔ اتی یوگ کی حالت میں ومن جھاگ دار۔ خون آمیز اور چپدرکاؤں سے ملی ہوتی ہے۔

ومن کے یوگ اور اتی یوگ میں مندرجہ ذیل عوارض پیدا ہو جاتے ہیں۔

اپھرا۔ پیٹ کا اینٹھنا۔ پری سراو۔ ہردے کا رُکنا۔ انگ گرہ۔ جیوا دان۔ جیوا وِبھرنش۔ جکڑن اور کلانتی۔

جب وید کو یہ معلوم ہو جائے۔ کہ ومن کا سمیک یوگ ہو گیا ہے۔ تو مریض کے ہاتھ۔ پاؤں اور منہ کو دھلوا دے۔ پھر تھوڑی دیر آرام دے کر سنیہک ویرچن یا شمن دھوم میں سے جو مناسب سمجھا جائے۔ اُسے طاقت کے موافق پان کرا کے پھر پانی سے ہاتھ پاؤں دھلوا دے پھر اُسے بزوات

مقام میں بٹھا کر یہ بات سمجھا دے۔کہ اونچی بولنا۔بہت دیر تک بیٹھنا۔بہت دیر تک پڑے رہنا۔بہت گھومنا۔غصہ۔افسوس۔سردی۔دھُواں۔اوس۔ہوا۔سواری۔جماع۔شب بیداری۔دِن کا سونا۔متضاد غذا کھانا۔بدہضمی میں کھانا کھا لینا۔موافق۔بے وقت۔بے اندازہ۔لطیف۔ثقیل یا زہریلی غذا کا کھانا پیشاب وغیرہ حاجات کے زور کو روکنا۔یا زور سے اِن حاجات کا خارج کرنا بالکل منع ہیں۔نیز اُسے وید سمجھا دے۔کہ کھانا ہر قسم کا کھاتا رہے۔

مریض کو چاہیئے۔کہ اِن سب باتوں پر اچھی طرح سے عمل کرے۔بعد میں مریض کو شام کے وقت یا دُوسرے دِن سہارتے ہوئے گرم پانی سے سنان کرا دینا چاہیئے۔اور پھر نہائت اعلےٰ درجہ کے رکت شالی چاول تیج سمیت نیم گرم یواگو کے ساتھ مریض کی طاقت دیکھ کر کھلاویں۔اسی طرح دُوسرے اور تیسرے کھانے کے وقت بھی کریں۔چوتھے کھانے کے وقت اچھے شالی چاولوں اور گھی و نمک کی ولیپی بنوا کر یا اُن چاولوں میں تھوڑا سا گھی اور نمک ملا کر گرم پانی کے ساتھ کھلاویں۔ایسے ہی پانچویں اور چھٹے کھانے کے وقت بھی ولیپی ہی کھلائیں۔ساتویں کھانے کے وقت دو مٹھی چاول اچھی طرح سے بھگو کر بھات بنا لیں۔اس بھات میں تھوڑا سا نمک اور گھی ملا کر مُونگ کے یُوش کے ساتھ نوش کرائیں۔اور گرم پانی پلائیں۔آٹھویں اور نویں کھانے کے وقت بھی اسی تدبیر پر عمل کریں۔دسویں کھانے کے وقت لوا تیتر وغیرہ پرندوں میں سے کسی کے گوشت کے رس کے ساتھ بھات کھلائیں۔مگر بھات میں تھوڑا سا نمک ملا لینا چاہیئے۔اور بھات نرم (پتلا) ہو۔اُوپر سے گرم پانی پلوائیں۔گیارھویں اور بارھویں کھانے کے وقت میں بھی اسی طرح

سے کرنا چاہیئے۔ بارھویں کھانے کے وقت کے بعد آہستہ آہستہ معمولی غذا کی طرف قدم بڑھائیں۔ اور ساتویں دن معمولی غذا کا استعمال کریں۔

وریچن کی ترکیب اس کے بعد مریض کا علاج سنیہن۔ سویدن وغیرہ کے ذریعے سے کریں۔ جب مریض خوش خوش اور تندرست نظر آئے۔ اور کھانے کو بخوبی طور پر ہضم کرنے لگے۔ تو ہوم۔ بلی۔ منگل پاٹھ اور پرائشچت کر کے شبھ دن۔ نکھشتر۔ کرن اور مہورت میں برہمنوں سے ہون کرا کر تولہ بھر لسوڑھ کی نگدی بنا کر پانی میں گھول کر مریض کو پلاویں۔ اور دوش۔ اوشدھ۔ دیش۔ کال۔ بل۔ شریر۔ آہار۔ سا تمیہ۔ ستو۔ پرکرتی اور وَیہ کی مختلف حالتوں اور دیگر خرابیوں کو اچھی طرح سے دیکھیں۔ جب وریچن کرم بطور احسن انجام پا جائے تو پہلی سی طاقت حاصل ہونے سے پہلے ومن کے بیان میں لکھی ہوئی تمام تدابیر کو عمل میں لائیں۔ وریچن میں دہوم پان کی سخت ممانعت ہے۔ جب مریض پہلی سی طاقت کو دوبارہ حاصل کر لے۔ اور خوش و خورم و تندرست ہو۔ اور اُسے کھانا ہضم ہونے لگ جائے۔ تب اُس کا سر دُھلا کر جسم پر چندن وغیرہ کا لیپ کرا کے مالا۔ صاف کپڑے اور مناسب زیور پہنا کر دوستوں اور ہمقوموں سے ملنے اور کاروبار کرنے کی اجازت دیں۔

اس طرح سے راجہ۔ راجہ کے ہمرتبہ اشخاص اور دولت مند آدمیوں کا سنشودھن کیا جاتا ہے۔

لیکن جب مفلس آدمی ایسے ہی مرض میں گرفتار ہو جائے۔ تو وہ مناسب وقت دیکھ کر ومن۔ وریچن ادویات کھا لے۔ اُسے مندرجہ بالا سامانوں کے اکٹھا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ ان اسبابوں کا اکٹھا کرنا اُس

کی طاقت سے باہر ہے۔ اور سب لوگ سب اشیاء کو اکٹھا بھی نہیں کر سکتے۔ اور یہ بات بھی نہیں ہے۔ کہ سخت امراض غریبوں کو نہ ہوتے ہوں۔ مرض کے رُونما ہونے پر حسب توفیق دوائی کا استعمال کرنا چاہیئے۔ اور حسب توفیق کپڑے اور خوراک کا انتظام کریں۔

سنشودھک دوائیں فضلات کو خارج کرتی ہیں۔ مرض کو دُور کرتی ہیں۔ طاقت بڑھاتی ہیں۔ رنگت کو صاف کرتی ہیں۔ اور عُمر کو بھی دراز کرتی ہیں۔

ادھیائے کا خلاصہ مہرشی پُنر دسو نے اس ادھیائے میں راجاؤں اور دولتمند اشخاص کے لئے وَمن۔ ویرچن کی ترکیب۔ سامان و اسباب اُس کا مقصد۔ وَمن ویرچن کی مقدار۔ وَمن ویرچن کے یوگوں کی علامات۔ ایوگ اور اتی یوگ کی خرابیاں اور عوارض۔ نیز وَمن ویرچن سے شُدھ ہونے والے اشخاص کے استعمال کے قابل اشیاء۔ اور سنشودھن کرم کی تفصیل بیان کی ہے +

سولھواں ادھیائے

بھگوان اتری کمار بولے۔ اب ہم چکتسا پر اُبھرتی ادھیائے کی تشریح کرتے ہیں۔ جس میں اچھے علاج کرنے والے وَید کا بیان ہے۔

جو وَید علاج کرنے میں ہوشیار۔ شاستروں کا ماہر اور کرم کرنے میں مستعد ہے۔ وہ جس شخص کو ویرچن دیتا ہے۔ وُہ ٹھیک علاج ہونے کے سبب مرض سے مخلصی پاکر راحت حاصل کرتا ہے۔

لیکن متکبّر اور بے علم وَید جس شخص کو وریچن دیتا ہے۔ وہ چکتسا کے ایوگ اور
اتی یوگ (غلط علاج) کی وجہ سے امراض میں گرفتار ہو کر دُکھ اُٹھاتا ہے۔

سمیک ورکت | کمزوری۔ جسم کا ہلکا پن۔ گلانی۔ مرض کی کمی۔ کھانے
کی خواہش۔ ہردے اور رنگت کی صفائی۔ بھوک اور پیاس۔ مناسب وقت
پر پاخانہ و پیشاب وغیرہ حوائج ضروریہ کا اخراج۔ بُدھی۔ اندری اور من کی
شُدھی۔ بادِ مخالف کا اخراج اور جٹھر اگنی کی بڑھتی یہ سب سمیک ورکت
کی علامات ہیں۔

اَورکت | مُنہہ میں بار بار پانی بھر آنا۔ ہردے کی گرانی۔ کف او۔ پت
کا تنگی سے نکلنا۔ اپھارہ۔ اروچی۔ ومن۔ کمزوری نہ ہونا۔ گرانیٔ بدن جنگھوں
اور اُرو کا سُست پڑ جانا۔ نندرا۔ آردرتا۔ پینس اُدھبو اور وایو نگرہ۔ یہ
سب اَورکت کی علامات ہیں۔

اَتی وِرکت | پاخانہ۔ پت۔ کف اور بادِ مخالف کے باآہستگی خارج ہونے
کے بعد ایسا خون نکلنا جو میدا اور گوشت کے دُھلے ہوئے پانی کے رنگ
کا سا دکھائی دیتا ہے۔ کف اور پت کے بغیر پانی سا نکلنا۔ کالا سا خون نکلنا
پیاس کا غالب ہونا اور وایو کا کوپت ہونا یہ سب اتی وِرکت کی علامات ہیں۔

ومن اتی یوگ | اتی ومن کی علامات بھی اتی ورکت کی سی ہی ہوتی
ہیں۔ ان کے علاوہ اُردھ گامی۔ وات روگ اور زبان کا بند ہو جانا
اس میں زیادہ ہوتا ہے۔

اس لئے ومن وریچن ایسے وَید کی صلاح سے کرانا چاہیئے۔ جو علاج
کرنے میں ہوشیار ہو۔ اور مہارت کامل رکھتا ہو۔ ایسا کرنے سے عُمر لمبی

ہوتی ہے۔ اور راحت ملتی ہے۔

سنشودھن کے لائق امراض اُدپاک۔ اردچی۔ سنھولتا۔ پانڈو تا گرانی۔ کلانتی۔ پڑکا۔ کوٹھ۔ کنڈو۔ ارتی۔ آلسیہ۔ شرم۔ دُربلتا۔ دُرگندھی۔ شتھلتا۔ کف اور پت کا نکلی سے نکلنا۔ ندرا ناش۔ اتی ندرا۔ تندرا۔ نامردی اُگیانتا۔ بُرے بُرے خواب آنا۔ بل ناش اور ورن ناش۔

یہ امراض اُن آدمیوں کو ہوتے ہیں۔ جو مقوی ادویات کے ذریعہ سے اتی ترپت کئے جاتے ہیں۔ نیز اُن اشخاص کو بھی گھیر لیتے ہیں۔ جن کے بدن میں دوش بکثرت جمع ہو جاتے ہیں۔

ایسے اشخاص کو سنشودھن کرانا مفید ہوتا ہے۔ یہ سنشودھن دو طرح کا ہوتا ہے۔ (۱) اُردھ گامی اور (۲) انولومی یا ادھوگامی

ان دونوں میں سے کوئی ایک یا ہر دو دوشوں کے مطابق اور مریض کی طاقت کا خیال کر کے دینے چاہئیں۔

سنشودھن کا فائدہ سنشودہن کے ذریعے کوشٹ کے صاف ہو جانے سے قوّت ہاضمہ بڑھ جاتی ہے۔ مرض فرو ہو جاتا ہے۔ طبیعت پہلے کی طرح ہو جاتی ہے۔ اندری من۔ بُدھی اور ورن کھل جاتے ہیں۔ طاقت مضبوطی اور مردی بڑھ جاتی ہے۔ بڑھاپا دیر سے آتا ہے۔ آدمی تندرست رہتا اور طویل عُمر پاتا ہے۔ اس لئے ٹھیک طور سے اور مناسب وقت پر سنشودھن ادویات کا استعمال کرنا چاہیئے۔

سنشودھن کی فضیلت فاقہ کشی اور ہاضم ادویات سے مغلوب کئے ہوئے امراض تو پھر بھی سر اُٹھا سکتے ہیں۔ لیکن سنشودہن ادویات

سے دُور کی ہوئی بیماریاں پھر ہرگز مُنہہ نہیں دکھا سکتیں۔ جو دوش اور درخت جڑھ سے دُور نہیں کئے جاتے۔ وُہ یقینی طور پر پھر بھی اُبھر آتے ہیں

دواؤں سے لاغر ہونیوالے کے لئے مناسب طریق

جو شخص وِمن ویرچن ادویات کے کثرت استعمال سے لاغر ہو گیا ہو۔ اُسے موٹا کرنے والی خوراک دینی چاہیئے۔ گھی۔ مالنس رس۔ دودھ اور مفرّح دِل یُوشوں کے ساتھ سِدھ کی ہوئی غذا کھلائیں۔ اُسے مالش۔ اُتسادن بسنان نروہن اور انواسن کرم بھی کرائیں۔ ایسا کرنے سے راحت اور طویل عُمر نصیب ہوتی ہے۔

وِمن ویرچن کے اتی یوگ کا علاج

وِمن ویرچن کے اتی یوگ کی حالت میں گھی پینا مفید ہوتا ہے۔ یا مدھر آدی گن سے سِدّھ کیا ہوا تیل یا مرغن اینمہ فائدہ دیتا ہے۔

وِمن ویرچن کے ایوگ کا علاج

جس شخص کو وِمن یا ویرچن کا ایوگ ہو جائے۔ اُسے سینہہ پان کرا کے پھر سنشودھن دینا چاہیئے۔ اور پہلے بیان کردہ اتوکرم کا خیال رکھ کر مقدار۔ وقت اور طاقت کے موافق عمل کریں۔ اور پییا ولیپی وغیرہ کھانے کو دیں۔

سینہن۔ سویدن اور سنشودھن میں متھیا آچرن رکھنے سے جو عوارض پیدا ہو جاتے ہیں۔ اُن سب کا بیان سِدّھی ستھان میں کیا جائیگا۔ دھاتوؤں کے سبب اور آہار وغیرہ کی بے ترتیبی سے جسم کے دھاتو بے ترتیب ہو جاتے ہیں۔ اور ان کے باترتیب ہونے سے باترتیب رہتے ہیں۔ صِرف اِن دھاتوؤں کی نیچر میں بے ترتیبی اور ترتیب ہوتی ہے۔ اِن دھاتوؤں کے اُتپن ہونے

کا باعث پرورتی ہے۔ لیکن ان کے ناش میں کسی سبب کو دخل نہیں ہے بعضوں کی یہ بھی رائے ہے۔ کہ ہیتو کا اورتن ہی اُنکے ناش کا سبب ہے۔

اگنی ویش کا سوال جب مہرشی پُنر وسو جی یہاں تک کہہ چکے۔ تو اگنی ویش نے پوچھا۔ بھگون! اگر سوبھاؤ (باترتیبی اور بے ترتیبی) ہی ناش کا باعث ہے۔ تو لائق وَید کا کیا کام ہے۔ وُہ دھاتیں کون کون سی ہیں جنہیں وَید دوائی کے ذریعے پرکرتی کے موافق کر سکتا ہے؟ چکتسا کیا ہوتی ہے؟ اور کس لئے کی جاتی ہے؟

مہرشی پُنر وسو کا جواب شاگرد کی اس بات کو سُن کر مہرشی پُنر وسو بولے۔ بیٹا! اس بارے میں مہرشیوں نے جو دلائل بیان کئے ہیں۔ اُنہیں سُنو۔ ناش کے کارن کے ابھاؤ سے موجودات کا ناش ہونا سمجھ میں نہیں آسکتا۔ جیسے ہمیشہ چلنے والے وقت کا کوئی ناش کارن معلوم نہیں ہوتا۔ جیسے اپنی تیز رفتاری سے گیا ہُوا کال بھُوت کال کہلاتا ہے۔ اور اُس کال کے نشٹ ہونے کا کوئی کارن معلوم نہیں ہوتا۔ ایسے ہی دَربیوں کی بھُوت اوستھا ہوجاتی ہے۔ اور اس بھُوت اوستھا کو ہی دربیوں کا ناش کہتے ہیں۔ درحقیقت دربیوں کا ناش نہیں ہوتا۔

چکتسا کی تعریف جس عمل سے دیہہ کے دھاتو برابر ہو جاتے ہیں۔ اسی عمل کو روگوں کی چکتسا کہا جاتا ہے۔ اور اسی عمل میں مہارت حاصل کرنا وَید کا فرض ہے۔

چکتسا کا مقصد چکتسا اس لئے کی جاتی ہے۔ کہ دھاتو بے ترتیب (کم و بیش) نہ ہونے پائیں۔ اور سمان دھاتو ہمیشہ ویسی ہی حالت میں قائم رہیں۔

وِشم (کم وبیش کرنے والے) ہیتوؤں کے ترک کرنے اور سم ہیتوؤں (یکساں رکھنے والے اسباب) کے عمل میں لانے سے دھاتو وِشم (کم وبیش) نہیں ہونے پاتے۔ اور یکساں رہتے ہیں۔ اِس لئے سم ہیتوؤں سے دھاتوؤں کو سمان رکھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

انہی وجوہات سے چکتسا میں قابل وَید ہی دیہہ کو دُنیا میں سُکھ۔ عُمر۔ دھرم۔ ارتھ کام اور عاقبت میں اُبھے دان دیتا ہے۔ اِس لئے وَید کو داتا بھی کہا گیا ہے۔

ادھیائے کا خلاصہ اِس ادھیائے میں لائق معالج کی صفات۔ نالائق معالج کی مذمت۔ سنشودھن ادویات کے یوگ۔ ایوگ اور اتی یوگ کی علامات بھودوش کی علامات۔ سنشودھن کے فوائد۔ سدھی اور مرض کے متعلق چکتسا سوتر۔ چکتسا کی تدبیر۔ وَید کا فرض وغیرہ سب باتیں بیان کی گئی ہیں۔

سترھواں ادھیائے

بھگوان اتری کمار پنروسو بولے۔ اب اُس ادھیائے کی تفصیل بیان ہوگی جس میں سر کی کچھ امراض کا بیان ہے۔

اگنی ویش کا سوال اگنی ویش نے پُوچھا۔ مہاراج! دیہہ دھاری منشوں کے سر اور دل کے امراض کس قدر ہیں؟ وات۔ پت اور کف وغیرہ کی کمی بیشی کے سبب سے پیدا ہونے والے مرض کتنے ہیں؟ کھشے روگ کے قسم کے ہیں؟ اور دوشوں کے راستے کے پرکار کے ہیں؟

پُنروسو کا جواب اگنی ویش کے سوال کو سُن کر بھگوان پُنروسو جی بولے

کہ عزیزمن! جو سوال تم نے پوچھا۔ بہت ضروری ہے۔ اب اسکا مفصل جواب بغور سُنو

روگوں کی تعداد سر کے امراض پانچ ہیں۔ امراضِ دل بھی پانچ ہی ہیں۔ دوشوں کی کمی بیشی سے پیدا ہونے والے امراض کی تعداد باسٹھ ہے۔ گلے روگ اٹھارہ قسم کے ہوتے ہیں۔ مدھومیہہ سمبندھی پڑکا سات طرح کی ہیں۔ اب ان کا مشرح بیان کیا جاتا ہے۔

امراض سر کے بواعث پاخانہ۔ پیشاب وغیرہ حوائج ضروریہ کا روکنا۔ دن میں سونا۔ شب بیداری۔ شراب خوری۔ چلّانا۔ اوس کھانا۔ مشرقی ہوا کا لگنا۔ کثرت جماع۔ ناموافق بُو سونگھنا۔ دھول۔ دھوآں۔ سردی اور دھوپ کھانا۔ ثقیل ترش اور سبز ساگ کھانا۔ نہایت سرد پانی پینا۔ سر میں چوٹ لگنا۔ دُشٹ آم۔ گریہ وزاری۔ آنسوؤں کو روکنا۔ ابر گھر آنا اور افسوس کرنا امراض سر کے بواعث ہیں۔

مُلک اور موسم کی ناموافقت سے وات وغیرہ دوش خراب ہوکر سر کے خُون کو خراب کر دیتے ہیں۔ اور پھر مختلف قسم کے عوارض سر میں پیدا ہو جاتے ہیں۔

سر کی تعریف جہاں جانداروں کے پران رہتے ہیں۔ جو سب اندریوں کا سہارا ہے۔ جو سب اعضا میں سے افضل عضو ہے۔ وہی سر کہلاتا ہے۔

آدھا سیسی۔ سارے سر کا درد۔ زکام۔ مُکھ روگ۔ ناسہ روگ۔ کرن روگ۔ اکھشی روگ۔ سر چکرانا۔ اردِت۔ شرا کمپ۔ گل گرہ۔ مینا ستمبھ۔ ہنوگرہ وغیرہ بہت سے امراض وات وغیرہ دوشوں سے پیدا شدہ اور کرمی سمبھو ہوتے ہیں۔

مہرشیوں نے جو پانچ پرکار کے امراض سر بیان کئے ہیں۔ اب اُن کے الگ الگ اسباب وعلامات بیان کئے جاتے ہیں۔

سر کے واتج روگوں کے بواعث چلّانا۔ بکواس کرنا۔ تیز شراب

پینا - زیادہ جاگنا - سرد ہوا کھانا - کثرت جماع - پاخانہ اور پیشاب وغیرہ حوائج ضروریہ کا روکنا - فاقہ کشی - چوٹ لگنا - ومن اور وریچن کا استعمال - گریہ وزاری افسوس خوف - بوجھ اُٹھا کر چلنا - سفر کرنا اور اتی کرشن یہ سب واتج روگوں کے بواعث ہیں - ان کی وجہ سے وایو سر کی نسوں میں داخل ہو کر خراب ہو جاتی ہے - اور نہایت درد ہونے لگتا ہے - کنپٹیاں مارے درد کے پھٹنے لگتی ہیں - گردن کے پچھلے حصے میں بھی درد ہوتا ہے - ابروؤں کا درمیانی حصہ یعنی پیشانی درد کی وجہ سے پھٹی جاتی ہے - سر میں اس طرح سے چکر آنے لگتے ہیں - گویا اس کے سب جوڑ جُدا جُدا ہو رہے ہیں - سر کی نسیں پھول جاتی ہیں - گردن اکڑ جاتی ہے

سر کی واتج بیماریوں میں سنگدھ اور گرم کریائیں عمل میں لانی چاہئیں -

سر کے پتج روگوں کے بواعث کڑوی - ترش - نمکین اور کھشار ملی اشیا کا کھانا - شراب خوری - غصہ - دھوپ اور آگ کا سینکنا سر کے پتج روگوں کے بواعث ہیں - ان کی وجہ سے پت خراب ہو کر امراض سر کو پیدا کر دیتی ہے - جلن اور درد ہونے لگتا ہے - سر میں ٹھنڈی چیزیں لگانے کی خواہش ہوتی ہے - آنکھیں جلتی معلوم ہوتی ہیں - پیاس لگتی ہے - پسینہ اور چکر آنے لگتے ہیں -

سر کے کفج روگوں کے بواعث کثرتِ نشست - کثرتِ خواب اور ثقیل اور مرغن غذا کے بکثرت استعمال سے کف سر میں خراب ہو کر امراضِ سر کو پیدا کر دیتا ہے - سر میں میٹھا میٹھا درد ہونے لگتا ہے غنودگی سی طاری ہو جاتی ہے - آنکھوں تلے اندھیرا آجاتا ہے - نندرا - سستی اور کھانے سے نفرت پیدا ہو جاتی ہے -

تردوشج امراضِ سر کی علامات وات سے پیدا ہونے والی امراضِ سر میں درد۔ چکر اور لرزہ ہوتا ہے۔ پت سے داہ۔ مد اور پیاس پیدا ہو جاتی ہے۔ کف سے گرانی اور تندرا آمنہہ دکھاتی ہے۔ اور تینوں دوشوں سے پیدا ہونے والے امراضِ سر میں مندرجہ بالا سب علامات ظاہر ہو جاتی ہیں۔

کرمج شروروگ کا باعث تِل۔ دُودھ۔ گڑ۔ ناقابلِ ہضم۔ سڑا ہوا اور منفا چیزوں سے بنا ہوا کھانا کھانے سے رکت۔ کف اور مانس خراب ہو کر مختلف خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ جو خوفناک امراض کا باعث بن جاتی ہیں۔ وِیُوچھید۔ درد۔ خارش سوج۔ بدبو اور بے چینی ہونے لگتی ہے۔ اور اِن علامات سے کرمی روگ کا پتہ لگتا ہے۔ نیز کیڑوں کے دکھائی دینے سے کرمی روگ معلوم ہوتا ہے۔

دِل کے واتج روگوں کے بواعث افسوس۔ فاقہ کشی۔ ورزش۔ روکھے سوکھے اور قلیل المقدار کھانا کھانے سے وایو ہردے میں داخل ہو کر سخت بےچینی کو پیدا کر دیتی ہے۔ اور اس بے چینی کی وجہ سے ہردے میں لرزہ۔ اینٹھنا۔ جڑتا پرمود۔ شونیتا اور اختلاج ہوتا ہے۔ اور یہ علامات کھانا ہضم ہونے کے بعد تو بہت ہی بڑھ جاتی ہیں۔ یہ سب ہردے کے واتج روگوں کی علامات ہیں۔

دِل کے پتج روگوں کے بواعث گرم۔ ترش۔ نمکین۔ کھاری۔ کڑوی اور ثقیل غذا کے کھانے۔ شراب نوشی کرنے اور غصہ اور افسوس کی وجہ سے پت خراب ہو کر دل میں جلن۔ مُنہہ میں کڑواہٹ۔ کھٹے ڈکار۔ پیاس۔ غشی بھرم اور پسینہ کا باعث بن جاتا ہے۔ یہ سب علامات پتج ہردے روگوں کی ہیں۔

دِل کے کفج روگوں کے بواعث کثرت خوراک۔ ثقیل اور مرغن چیزوں کا کھانا۔ مانسک اور شاریرک ورزشوں سے بلکلّ احتراز اور بہت ہی

سونا کنج ہردے روگوں کے بواعث ہیں۔ اِن امراض میں ہردے کی ستمبھتا شونیہ آردرتا۔ گرانی۔ تندرا اور اروچی پیدا ہوجاتی ہے۔ اور ہردا ایسا معلوم ہوتا ہے گویا پتھروں سے لدا ہوا ہے۔

سنیپاتک ہردے روگوں کا بیان مندرجہ بالا تینوں دوشوں کی الگ الگ علامات اور اسباب اگر یکجا پائی جائیں۔ تو سنّپاتک ہردے روگ سمجھنا چاہیئے۔ سنّپاتک روگ کی حالت میں جو بیوقوف تِل۔ دُودھ اور گڑ وغیرہ چیزوں کا استعمال کرتا ہے۔ اُسے کرمی روگ ہوجاتا ہے۔ اور اُس کے مرم ستھانوں میں کلید اور رس پیدا ہوجاتا ہے۔

کرمج ہردے روگ کی علامات کرمج ہردے روگ والے بدنصیب کے مرم ستھان متعلقہ ہردے میں کیڑے پیدا ہو ہو کر چلنے لگتے ہیں۔ اور اُسے کھاتے رہتے ہیں۔ اُس کے ہردے میں سُوئی چُبھنے کا سا درد ہوتا ہے۔ کھجلی ہوتی ہے۔ اور نہائیت سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اِن علامات سے اِس مُہلک بیماری کو کرمی روگ سمجھ کر بُہت جلد اِس کے دُور کرنے کی تدبیر کرنی چاہیئے۔ کیونکہ یہ روگ بڑا شنگھرکاری ہوتا ہے۔

سنّپاتک وِکار کی اقسام دو دو دوشوں کے غلبے سے تین۔ ایک ایک کے غلبے سے بھی تین۔ ایک کی کمی۔ دوسرے کے اعتدال اور تیسرے کے غلبے سے چھ اور تینوں کی برابری سے ایک۔ یہ تیرہ اقسام سنّپاتک وِکاروں کی ہیں۔

سنسرگ وِکاروں کی اقسام دو دو دوشوں کے سنسرگ سے چھ ایک ایک کی یکجا وِردھی سے تین اور تینوں کی الگ الگ وردھی سے تین اقسام ہوتی ہیں۔ تیرہ اوّل الذکر اور بارہ یہ۔ اس طرح سے کُل پچیس اقسام ہیں۔

ایسے ہی ایک ایک دوش کی کمی اور بیشی سے بھی پچیس اقسام ہوتی ہیں۔
اب کمی اور بیشی کے علاوہ وکلپوں کا بیان سُنو۔
ایک کی بیشی ایک کے اعتدال اور ایک کی کمی سے چھ اقسام اور ہوتی ہیں۔
دو دو کی بیشی اور ایک ایک کی کمی۔ نیز دو دو کی کمی اور ایک ایک کی بیشی سے چھ اقسام اور ہیں۔
یہ کُل مِل کر دوشوں کے باسٹھ بھید ہیں۔
ان سب اقسام کی تشریح سشرت میں بہ تفصیل بیان کی گئی ہے۔

وایو پریرت پت کی علامات کف کے کم ہو جانے سے جب وایو پرکرتی کے پت کو اس کے اصلی مقام سے نکال کر جسم کے مختلف حصوں میں لے جاتی ہے۔ تو اُن حصوں میں جلن ستھرتا۔ تکان اور کمزوری پیدا ہو جاتی ہے۔

وایو پریرت کف کی علامات پت کے کم ہو جانے سے جب وایو پرکرتی کے کف کو اُس کے اصلی مقام سے نکال کر جسم کے مختلف حصوں میں لے جاتی ہے۔ تو اُن حصوں میں درد ٹھنڈک ستمبھتا اور بھاری پن پیدا ہو جاتا ہے۔

پت پریرت وات کی علامات کف کے کم ہو جانے سے جب پت پرکرتی کے وات کو روک دیتا ہے۔ تو جلن اور درد پیدا ہو جاتا ہے۔

پت پریرت کف کی علامات وایو کے کم ہو جانے سے جب پت پرکرتی کے کف کو روک دیتا ہے۔ تو تندرا۔ گرانی اور بخار پیدا ہو جاتا ہے۔

کف پریرت وات کی علامات پت کے کم ہو جانے سے جب کو پت کف وات کو روک دیتا ہے۔ تو ٹھنڈک۔ گرانی اور تکلیف پیدا ہو جاتی ہے۔

کف پریرت پت کی علامات وات کے کم ہو جانے سے جب کف

پرکرتی کے پت کو روک دیتا ہے۔ تو ہاضمہ کمزور ہو جاتا ہے۔ اور شروگرہ کی بیماری ہو جاتی ہے۔ نیز نیند۔ تندرا۔ پرلاپ۔ ہردے روگ۔ گاترگورو۔ ناخن وغیرہ کا زرد پڑ جانا اور کف کا نکلنا وغیرہ علامات ظاہر ہو جاتی ہیں۔

کھین وات کی علامات وات کی کمی والے شخص کا کف پت کو ساتھ لے کر جسم میں گھومنے سے اروچی۔ اپری پکوتا۔ اُوساد۔ گرانی۔ ہرلاس۔ مکھ سراؤ ویدنا۔ پانڈوتا۔ اُنمتا۔ دستوں کی بے ترتیبی اور قوت ہاضمہ کی بے ترتیبی وغیرہ شکایات پیدا کر دیتا ہے۔

کھین پت کی علامات پت کی کمی والے شخص کا کف وایو کو ساتھ لے کر جسم میں گھومنے سے ستمبھتا۔ ٹھنڈک۔ سوچی۔ ودھ سم ویدنا اور ستھرتا پیدا کرتا ہے۔ نیز گرانی۔ ضعف ہضم۔ اروچی۔ لرزہ۔ ناخن وغیرہ کا سفید پڑ جانا اور جسم کا کھردرا ہو جانا وغیرہ شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔

ہین کف کی علامات کف کے کم ہو جانے سے وات اور پت دونوں کوپت ہو کر مندرجہ ذیل عوارض پیدا کر دیتے ہیں۔ چکر آنا۔ جسم کا اینٹھنا۔ تود۔ جلن۔ نہایت بے چینی۔ انگ مرد۔ پری شُشکتا۔ ویدنا اور منہہ ناک وغیرہ سے دھوآں سا نکلنا

کھین وات پت کی علامات وات اور پت دونوں کے کم ہو جانے سے کف جسم کے تمام سروتوں کو نہایت دلت کرتا ہُوا چیشٹا ناس۔ مودرچھا۔ اور نگرہ وغیرہ خرابیاں پیدا کر دیتا ہے۔

کھین کف وات کی علامات کف اور وات دونوں کے کم ہو جانے سے پت جسم کو تیج دینے والے اوج اور دھاتو وغیرہ کو وِکلت کر کے گلانی۔ اندریوں کی کمزوری۔ پیاس۔ غشی اور کرم کرنے میں اسمرتھتا پیدا کر دیتی ہے۔

کھین کف پت کی علامات پت اور کف دونو کے کھین ہو جانے سے وایو مرم ستھانوں میں سخت تکلیف پیدا کرکے بیہوشی اور جسم میں لرزہ پیدا کر دیتی ہے

تینوں دوشوں کے سامانیہ ہونے کی علامات وات۔ پت اور کف جب بڑھ جاتے ہیں تو طاقت کے مطابق اپنی اپنی علامات پیدا کر دیتے ہیں۔ اور کھین ہونے پر اپنی اپنی علامات ترک کر دیتے ہیں۔ اور سمان ہونے پر سب علامات کو یکساں حالت میں ظاہر کرتے ہیں۔

وات وغیرہ تینوں دوشوں۔ رس وغیرہ ساتوں دھاتوؤں اور مل و اوج میں کھینتا ہو سکتی ہے۔ اِن میں سے وات وغیرہ تینوں دوشوں کی کھینتا کا بیان کیا جا چکا ہے۔ اب باقیوں کا بیان کیا جاتا ہے۔

کھین رس کی علامات رس کے کھین ہونے سے دِل بیقرار رہتا ہے بلند آواز برداشت نہیں ہو سکتی۔ درد ہوتا ہے۔ اور تھوڑے کام سے بھی دِل دھڑکنے لگ جاتا ہے۔

کھین رکت کی علامات کھُردراپن۔ ہڑ پھوٹن۔ ملانتا اور چمڑے کی خشکی یہ سب رکت کھین ہونے کی علامات ہیں۔

مانس کھین کی علامات مانس کے کھین ہونے سے رکت کھین کی سب علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور کمر۔ گردن و پیٹ خصوصاً سُوکھ جاتے ہیں۔

کھین میدا کی علامات میدا کے کھین ہونے سے سندھیوں میں بُری پھوٹن اور آنکھوں میں گلانی اور تکان ہو جاتی ہے۔ اور پیٹ کے چمڑے میں لاغری آجاتی ہے

استھی کھین کی علامات استھی کے کھین ہونے سے بال۔ روئیں۔ ناخن۔ مونچھ اور دانت گر پڑتے ہیں۔ سندھیاں شتھل ہو جاتی ہیں۔

مجّھا کھین کی علامات | مجّھا کے کھین ہونے سے ہڈیاں بُھربُھری ہو جاتی ہیں۔ ہلتی جُلتی نہیں۔ وزن میں بھی ہلکی ہو جاتی ہیں۔ اور مُنش ہمیشہ وات روگوں میں گرفتار رہتا ہے۔

شُکر کھین کی علامات | ویرج کے کھین ہونے سے کمزوری، مُکھ شوش، زردی رنگت۔ انگ ساد۔ پرشیہ م کلیونا ہو جاتی ہے۔ اور ویرج نہیں نکلتا۔

وِشٹا کھے (قلّتِ براز) کی علامات | وِشٹا کے کھین ہونے سے وایو آنتوں کو دُکھ دیتی ہے۔ مریض کے جسم کو روکھا بنا دیتی ہے۔ اور کوکھ شی کو اُونچا کر کے ٹیڑھی یا اُوپر کو جاتی ہے۔

موتر کھین (قلت پیشاب) کی علامات | قلّت پیشاب کی حالت میں مُوتر کرچھ پیشاب کے رنگ میں تبدیلی۔ کثرت تشنگی اور مُکھ شوش پیدا ہو جاتی ہے۔

مل کھین کی علامات | دیگر مل مارگ جب مل سے خالی ہو جاتے ہیں یعنی جب اُن میں سے مل نہیں نکلتا۔ تب شونیتا ہلکاپن اور شرھتا پیدا ہو جاتی ہے۔

اوج کھین کی علامات | اوج کے کم ہو جانے کی حالت میں آدمی کمزور ہو جاتا ہے ہمیشہ خائف اور غمگین رہتا ہے۔ اس کی سب اندریاں بے چین رہتی ہیں۔ چہرے کا جمال ضایع ہو جاتا ہے۔ دِل پریشان رہتا ہے۔ خشکی اور لاغری رہتی ہے۔

اوج کی تعریف | جو چیز زردی مایل ہردے میں رہتی ہے۔ اُسے اوج کہتے ہیں۔ اُس کے نہ رہنے سے دیہہ کا بھی ناش ہو جاتا ہے۔

دھاتو کھے کے بواعث | ورزش۔ فاقہ کشی۔ فکر۔ خشک غذا۔ قلیل غذا۔

پررت بھوجن ۔ ہوا ۔ دھوپ ۔ خوف ۔ افسوس ۔ روکھش پان ۔ بیداری ۔ کف رکت ۔ ویرج اور مل کا بکثرت خارج ہونا ۔ کھانسی اور بھوت اُپگھات وغیرہ بواعث سے دھاتو کم ہو جاتے ہیں ۔

مدھومیہہ (ذیابیطس) کے بواعث ثقیل ۔ مُرغن ۔ ترش اور نمکین اشیاء کا بکثرت کھانا نئے اناج کا کھانا ۔ نئے پانی کا پینا ۔ آرام دہ آسن اور آرام دہ بچھونے کے بکثرت استعمال کرنے سے ۔ محنت نہ کرنے سے ۔ غور نہ کرنے سے ۔ ومن ویرچن کے نہ لینے سے کف ۔ پت ۔ میدا اور گوشت بہت بڑھ جاتے ہیں ۔ جب یہ بڑھ کر وایو کی رفتار کو روک لیتے ہیں ۔ اور رُکی ہوئی وایو اوج کو پکڑ کر وستی ستھان میں پہنچا دیتی ہے ۔ تو دارن مدھومیہہ روگ پیدا ہو جاتا ہے ۔

پڑکا کے بواعث اِس بیماری میں بڑھے ہوئے کف ۔ وات اور پت اپنے اپنے رُوپوں کو ظاہر کر دیتے ہیں ۔ پھر کھے روگ کو پیدا کر کے خود کمزور ہو جاتے ہیں ۔ اِس روگ کے علاج میں دیر لگانے سے سات دارن پڑکا پیدا ہو جاتی ہیں ۔ جو زیادہ گوشت والے مقامات ۔ مرم ستھانوں اور سندھیوں میں ہوتی ہیں ۔

پڑکاوں کے نام سات پڑکاؤں کے نام یہ ہیں ۔ (۱) شراوکا (۲) کچھپکا (۳) جالنی (۴) سرشپی (۵) الجی (۶) ونتا اور (۷) وِدردھی

شراوکا جو پڑکا چاروں طرف کناروں سے اُونچی ۔ درمیان میں نیچی اور سیاہی مائل رنگ کی ہو ۔ جس میں سے مواد بہتا ہو ۔ کلید اور درد ہوتا ہے ۔ اور سروے کی شکل کی ہو ۔ اُسے شراوکا کہتے ہیں ۔

کچھپکا جس پڑکا میں گہرا اور سوئی کے سے چبھنے کا سخت درد ہو ۔ جو

بہت بیچ میں پھیل گئی ہو۔ چکنی ہو۔ اور کچھوے کی پُشت کی طرح نظر آتی ہو۔ اُسے کچھپی کہتے ہیں۔

جالنی | جو پڑکا ستبدھ۔ لسنوں کے جال سے بھری ہوئی۔ سنگدھ مواد والی بہت اندر پھیلی ہوئی ہو۔ جس میں درد اور تود زیادہ ہوتی ہو۔ اور جس میں چھوٹے چھوٹے سوراخ ہوں۔ اُسے جالنی کہتے ہیں۔

سرکھپی | جو پڑکا بہت بڑی نہ ہو۔ جلدی پک جائے۔ جس میں بہت درد ہوتا ہو۔ اور جس میں سرسوں کے برابر چھوٹی چھوٹی بہت سی پڑکائیں ہوگئی ہوں۔ اُسے سرکھپی کہتے ہیں۔

الجی | جس سے اُٹھنے کے وقت چمڑے میں سخت جلن ہو۔ جس میں پیاس موہ اور بخار کا غلبہ ہو۔ جو ایک جگہ سے دُوسری جگہ پر سرک جائے۔ جس کی وجہ سے آگ کے جلنے کا سا درد ہو۔ اُسے الجی کہتے ہیں۔

ونتا | جس پڑکا میں گہرا درد اور کلید ہو۔ جو پیٹ یا پیٹھ میں پیدا ہو۔ بہت گہری اور نیلے رنگ کی ہو۔ اُسے ونتا کہتے ہیں۔

وِدردھی کی اقسام | وِدردھی دو طرح کی ہوتی ہے۔ (۱) بیرونی اور (۲) اندرونی

بیرونی وِدردھی | چمڑے۔ سنایو یا گوشت میں ہوتی ہے۔ اِس کی شکل کنڈرا کی سی ہوتی ہے۔ اور اِس میں سخت درد ہوتا ہے۔

اندرونی وِدردھی | سرد۔ وداہی۔ گرم۔ روکھی اور خشک غذا بکثرت کھانے متضاد۔ ثقیل۔ سنکلشٹ۔ بے ترتیب اور ناموافق غذا کھانے۔ بکثرت شراب خواری۔ حوائج ضروریہ کے روکنے۔ محنت کشی۔ متضاد ورزش۔ بُری طرح سونے۔ بوجھ ڈھونے۔ سفر کرنے اور کثرت جماع کی وجہ سے مل جب گوشت اور خون میں

داخل ہوکر بڑی گہری گانٹھ (گرنھتی) پیدا کر دیتا ہے۔ تو اُسے انتر وِدردھی کہتے ہیں۔

گرنھتی کے مقامات یہ گرنھتی ہردے۔ کلوم۔ یکرت پلیہہ۔ کوکھ۔ ہردو وِرک ناابھی۔ ونکھشن اور وستیوں میں پیدا ہوکر بہت دُکھ دیتی ہے۔

وِدردھی کی وجہ تسمیہ خراب خُون کی کثرت کی وجہ سے یہ گانٹھ پیدا ہو کر جلدی پک جاتی ہے۔ اِس کے جلدی پک جانے کی وجہ سے ہی اسے وِدردھی کہتے ہیں۔

پرتیک دوشج وِدردھی کی علامات جب بندھن اور چھیدن کا سا درد بھرم۔ آناہ۔ شبد۔ کھیورن اور سرپن (کیڑوں کے رینگنے کی سی تکلیف) ہو۔ تو واتج وِدردھی سمجھنی چاہیئے۔ پیاس۔ جلن۔ موہ۔ مد اور بخار کے ہونے سے پتج وِدردھی سمجھنی چاہیئے۔ جمائی۔ اُتکلیش۔ اروچی۔ ستمبھتا اور شیتلتا کے ہونے سے کفج وِدردھی سمجھنی چاہیئے۔ جب ان سب وِدردھیوں میں نہایت گہرا درد ہوتا ہو۔ پتت (گرم) ششتر سے متھنے کا سا درد ہوتا ہو۔ اُلکاگن سے جلنے کی مانند جلن ہوتی ہو۔ اور اُن کے پکنے کے وقت بیسیوں بچھوؤں کے ڈنک لگنے کی سی تکلیف ہوتی ہو۔ تو یہ علامات تردوشج وِدردھی کی ہوتی ہیں۔ وات وِدردھی میں سے رقیق۔ رُوکھا۔ سُرخ اور جھاگ دار مواد بہتا رہتا ہے۔ پت وِدردھی میں سے تِل۔ اُڑد اور کلتھی کے پانی کا سا مواد بہتا ہے۔ اور کف وِدردھی میں سے سفید۔ گاڑھا۔ لجلجا اور بکثرت مواد خارج ہوتا ہے۔ اور سنپاتج وِدردھی میں سے سب دوشوں کی مِلی جُلی علامات والا مواد نِکلتا ہے۔

اب اِن وِدردھیوں کی (مخصوص مقامات کے موافق قابلِ علاج اور ناقابلِ علاج

جاننے کے لئے) الگ الگ علامات کا بیان کیا جاتا ہے۔

وِدردھی کے پردھان مرم یعنی ہردے میں ہونے سے دل کا گھٹنا۔ تمک شواس پرموہ۔ کھانسی اور دمہ پیدا ہوجاتا ہے۔

کلوم یعنی پپاسا ستھان میں وِدردھی کے ہونے سے امراض پیاس۔ مُکھ شوش اور گل گرہ پیدا ہوجاتی ہیں۔

یکّرت میں ودردھی کے ہوجانے سے مرض دمہ اور پلیہہ میں ہونے سے شواس کا اورودھ ہوجاتا ہے۔

کوکھشی میں وِدردھی کے ہونے سے کوکھ۔ پسلی اور کندھوں کا درد پیدا ہوجاتا ہے۔

وَرِک میں ہونے سے ساری پیٹھ میں جکڑاہٹ۔ نابھی میں ہونے سے ہچکی۔ ونکھشن میں ہونے سے دونو اُرو میں شتھلتا۔ وستی میں ہونے سے مُوتر کرِچھر اور دُرگندھت پرلیش اُلسرگ نامی بیماریاں پیدا ہوجاتی ہیں۔ یہ سب علامات مختلف حصص جسم میں پیدا ہونے والی وِدردھیوں کی ہیں (وِدردھی کو ہندی میں بدھ اور پنجابی میں وَدّھ کہتے ہیں)۔

وِدردھیوں کی قابلِ علاج اور ناقابلِ علاج علامات

نابھی سے اُوپر پیدا ہونے والی وِدردھی جو پک کر پھوٹ جاتی ہے۔ اس میں سے منہ کے راستے مواد نکلتا ہے۔ اور جو نابھی سے نیچے پیدا ہوتی ہے۔ اگر وہ پک کر پھوٹ جائے۔ تو اس میں سے گُدا کے راستے سے مواد نکلتا ہے۔ مگر نابھی میں ہونے والی ودردھی میں سے دونو راستوں سے مواد نکلتا ہے۔ ان میں سے جو وِدردھی ہردے۔ نابھی اور وستی میں پیدا ہوکر پک جاتی

ہے۔ یا سنپات سے پیدا ہو کر پک جاتی ہے۔ وُہ مُہلک ہوتی ہے۔
باقی وِدردھیاں ہوشیار اور ماہر معالج کے علاج سے شانت ہو جاتی ہیں۔
اس لئے تازہ پیدا شدہ ششتر سرپ بجلی اور آگ کی مانند وِدردھیوں کا
سنیہن اور ویچن کے ذریعے سے بہُت جلد علاج کرنا چاہیئے۔ باقی سب
وِدردھیوں کا علاج گُلم روگ کی طرح کرنا چاہیئے۔ یہ تمام ٹِپکائیں پرمیہہ کے
بغیر بھی دُشٹ میدا سے پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور جب تک جڑھ نہیں پکڑتیں
نظر نہیں آتیں۔

نہائیت کف وشٹ میدا والے شخص کو شراوکا۔ کچھپکا اور جالنی تین
ٹِپکا ہو جاتی ہیں۔ یہ نہائیت طاقتور اور مشکل العلاج ہوتی ہیں۔
جلپ میدا والے شخص کو سرکھپی۔ الجی۔ ونتا اور وِدردھی چار ٹِپکا ہو جاتی ہیں
اور اگر ان میں پت کا غلبہ نہ ہو۔ تو انہیں قابلِ علاج سمجھنا چاہیئے۔
جس پرمیہہ روگی کے مرم ستھان۔ کندھے۔ گُدا۔ کرن پانی۔ پستان اور پاد
سندھی میں یہ ٹِپکا ہو جاتی ہیں۔ وُہ نہیں بچ سکتا۔

دیگر ٹِپکائیں مندرجہ بالا ٹِپکاؤں کے سوا خونیں۔ زرد۔ کالی۔ لال مٹیالی
پانڈو ورن کی۔ خاکستری اور گہری نیلی وغیرہ رنگوں کی ٹِپکائیں ہوتی ہیں۔ اِن
میں سے بعض نرم۔ بعض سخت۔ بعض کثیف۔ بعض لطیف۔ بعض کم زور والی
بعض زیادہ زور والی۔ بعض کم درد والی اور بعض زیادہ درد والی ہوتی ہیں۔
اِن ٹِپکاؤں میں کف۔ وات اور پت کی جیسی جیسی علامات پائی جائیں اُنہی
سے پہچانی جاتی ہیں۔ اِن ٹِپکاؤں کا علاج عوارض کے پیدا ہونے سے
پہلے ہی کرنا چاہیئے۔

پڑکاؤں کے عوارض پیاس۔ دمہ۔ سانس سنکوتھ۔ موہ۔ ہرکا۔ مد۔ بخار منت تا اور سنسروددھ یہ پڑکاؤں کے عوارض ہیں۔

دوشوں کی رفتار دوشوں کی تین حالتیں ہوتی ہیں (۱) کھے (کم ہوجانا) (۲) ستھان (جوں کا توں بنے رہنا اور (۳) ورِدھی (بڑھ جانا)۔

اِن کی رفتار کے بھی تین ہی مارگ ہیں (۱) اُوردھ مارگ (۲) ادھو مارگ اور (۳) ترِیک مارگ۔

دوشوں کے تین ستھان اور بھی ہیں (۱) کوشٹ (۲) شاکھا اور (۳) مرم استھان سندھی۔

اِس طرح وات۔ پت اور کف کی تین تین اقسام ہوکر نو طرح کی رفتار ہوتی ہے

دوشوں کے کھے آدی کال تینوں دوشوں کے سنچے (اجتماع) پرکوپ (خرابی) اور اُپ شم (شانتی) چھٹوں رتوؤں میں بہ ترتیب ایک ایک کرکے ہوتے ہیں۔ اور اِس گنتی کا آغاز ورشا رِتو سے ہوتا ہے۔ اِن تینوں حالتوں کا نام کال کرت ہے۔ یعنی یہ سنچے پرکوپ اور اُپ شم کال کے پربھاؤ سے ہوتے ہیں۔

اِس کی دو قسمیں اور بھی ہیں (۱) پراکرت اور (۲) وِکرِت

پرکرِت پِت کا کرم ٹھیک پت کی گرمی سے آدمی کی قوّت ہاضمہ بڑھتی ہے۔ اور خراب شدہ پت بہت سی خرابیوں کو پیدا کرتا ہے۔

پرکرت کف کا کرم پرکرت کف جسم کی طاقت ہے۔ اور وہیں خراب ہوجانے پر مل کہلاتا ہے۔ کف ہی جسم کا اوج کہلاتا ہے۔ اور خراب ہوجانے پر خرابیوں کا چشمہ بن جاتا ہے۔

پرکرتستھ وایو کا کرم پرکرتستھ وایو ہی آدمی کی تمام خواہشوں کا وجود ہے۔ اور یہی جانداروں کی جان ہے۔ اس کے خراب ہو جانے پر بے شمار بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور آخر جان جاتی رہتی ہے۔

یہ روگ روپی دشمن ہمیشہ آدمی کے قریب رہتا ہے۔ اس لئے عقلمند شخص کو چاہیئے۔ کہ آتما کی پرکھشا کر کے طویل عمر حاصل کرنے کے لئے ہمیشہ کوشش کرتا رہے۔

ادھیائے کا خلاصہ اس ادھیائے میں تتو درشی اور پرجا ہتیشی بھگوان اترے کمار نے شرو روگ۔ ہر دسے روگ دوشوں کی کمی بیشی سے پیدا ہونے والی باسٹھ اقسام کی بیماریاں۔ اٹھارہ کھے روگ۔ سات پڑکا اور دوشوں کی نوگتی وغیرہ باتوں کا بیان فرمایا ہے۔

اٹھارہواں ادھیائے

بھگوان اترے کمار بولے۔ اب تر شوتھی ادھیائے کا بیان کیا جاتا ہے۔

شوتھ کی اقسام شوتھ (سوج) تین طرح کی ہوتی ہے:۔

(۱) واتج (۲) پتج اور (۳) کفج

شوتھ (سوج) کی عام طور پر دو قسمیں ہیں۔ (۱) نج اور (۲) آگنتک

آگنتک سوج کے بواعث ان میں سے آگنتک سوج چھیدن۔ بھیدن۔ کھنن۔ بھنجن۔ پچھن (کچلنے) اُت پیشن (دبانے) پرہار۔ او بندھن۔ ویشٹن۔ ویدھن اور بیٹرن سے پیدا ہوتی ہے۔ یا بھلاوے کے پھل

پھول اور رس کے لگنے۔ کینچ کی پھلی چھونے۔ شوک نامی کیڑوں کے پڑنے مضرّ پتّوں۔ بیلوں اور گُلّم کے چھونے سے پیدا ہو جاتی ہے۔ زہریلے جانور کے پسینے۔ لعاب اور پیشاب کے لگ جانے یا زہریلے اور بے زہر جانوروں کے ڈاڑھ۔ دانت سینگ اور ناخن کے لگ جانے یا سمندری پانی۔ خراب ہوا۔ برف اور آگ کے چھو جانے سے بھی آگنتک سوج ہو جاتی ہے

نج اور آگنتک سوجوں میں فرق

آگنتک سوج تو اپنے ہونے کے بواعث سے پہلے ہی پہچان لی جاتی ہے۔ مگر نج سوج ظاہر ہونے کے بعد خاص علامات سے پہچانی جاتی ہے۔ مطلب یہ۔ کہ آگنتک میں تو پہلے سوج ہوتی ہے۔ اور بعد میں کف۔ وات۔ پت خراب ہوتے ہیں۔ یعنی جیسا سبب ہوتا ہے۔ ویسا ہی دوش بھی خراب ہو جاتا ہے۔ اور نج شوتھ میں پہلے دوش خراب ہوتے ہیں۔ اور بعد میں سوج ہو جاتی ہے۔

آگنتک سوج کی شانتی کی تدابیر

آگنتک سوج بندھن۔ منتر اگد۔ لیپ۔ سینک۔ لوارپن وغیرہ سے شانت ہو جاتی ہے۔

نج سوج کی پیدائش کے بواعث

نج سوج سنیہن۔ سویدن ومن۔ وریچن۔ آستھاپن۔ انوواسن اور شرووریچن کے غلط استعمال کرنے۔ پتھیہ کے غلط طور سے عمل میں لانے اور ومن۔ السک۔ وسوچکا۔ شواس کھانسی۔ اتی سار۔ شوش۔ پانڈو روگ۔ بخار۔ اُدر روگ۔ پردر۔ بھگندر۔ ارش وغیرہ امراض سے نہایت کمزور ہونے کے سبب پیدا ہو جاتی ہے۔ یا کوڑھ۔ کھجلی۔ پڑکا کے باعث یا ومن۔ چھینک۔ ڈکار۔ ویریہ۔ ادھو وایو پیشاب اور پاخانے کے زور کو روکنے سے یا چرم روگ اور فاقہ کشی سے

یا نہائیت ثقیل۔ تُرش اور نمکین چیزیں۔ لِشّان۔ پھل۔ ساگ۔ راگ۔ دہی سبز ساگ۔ شراب۔ مدک۔ پھُوٹا ہؤا کلّا۔ نیا اناج۔ شُوک دھانیہ۔ شمی دھانیہ۔ آنوپ اور اودک جانوروں کے گوشت کھانے سے یا مٹی کیچڑ اور ٹھیکریاں کھانے سے یا بکثرت نمک کھانے سے یا حمل گرانے سے یا بے وقت حمل گرنے سے یا بچّہ پیدا ہونے کے بعد خراب آہار بیوہار رکھنے سے یا دوشوں کے بڑھ جانے سے بج سوج پیدا ہو جاتی ہے۔

واتج سوج سرد۔ خُشک۔ ہلکی اور وِشد چیزوں کے کھانے سے یا محنت اور فاقہ کشی کے سبب سخت لاغر ہو جانے سے یا کھیپن وغیرہ کی وجہ سے وایو کوپت ہو کر چمڑے۔ ماس اور خُون میں داخل ہو جاتی اور سوج پیدا کر دیتی ہے۔ یہ سوج بُہت جلد بڑھ جاتی ہے۔ اور جلدی ہی شانت ہو جاتی ہے۔ اِس سوج کا رنگ کالا۔ سُرخ یا چمڑے کے رنگ کا سا ہوتا ہے۔ یہ سوج متحرک اور سپندن یکت ہوتی ہے۔ اِس سوج سے چمڑا اور رونگٹے کھُردرے۔ سخت اور پھٹے سے ہو جاتے ہیں۔ اِس سوج میں چھیدن۔ بھیدن۔ پیڑن اور بیدھن کا سا درد ہوتا ہے۔ اور چیونٹیاں سی چلتی معلوم ہوتی ہیں۔ کبھی کبھی ایسا معلوم ہونے لگتا ہے گویا سرسوں کا لیپ کیا گیا ہے۔ یہ سوج کبھی سُکڑ جاتی ہے۔ اور کبھی پھیل جاتی ہے۔ یہ سب علامات واتج سوج کی ہیں۔

پتج سوج گرم۔ تیکھشن۔ چرپری۔ کھشار۔ نمکین اور خراب ہضم غذا کھانے یا آگ اور دُھوپ سینکنے سے پت کوپت ہو کر چمڑے۔ گوشت اور خُون میں داخل ہو کر سوج پیدا کر دیتا ہے۔ یہ سوج بُہت جلد اُٹھ آتی ہے۔ اور جلدی

ہی شانت ہوجاتی ہے۔ اس سوج کا رنگ سیاہ۔زرد۔نیلا یا تانبے کا سا ہوتا ہے۔ یہ چھونے میں گرم اور نرم ہوتی ہے۔ اس کے روئیں کپل اور تانبے کے رنگ کے سے ہوتے ہیں۔ اور اس میں کھینچنے اور جلنے کی سی تکلیف ہوتی ہے۔ اور بھاپ سی اُٹھتی معلوم ہوتی ہے۔ اوپر پسینہ آتا ہے مواد بھی بہتا ہے۔ اور اس کے لئے گرم چیز ناقابل برداشت ہوتی ہے۔ ایسی علامات والی سوج کو پت سوج سمجھنا چاہیئے۔

کفج سوج ثقیل۔میٹھی۔سرد اور مرغن چیزوں کے کھانے۔ بکثرت سونے اور بہت ورزش کرنے سے کف کوپت ہوکر چمڑے۔گوشت اور خون میں داخل ہوکر سوج پیدا کردیتا ہے۔ یہ سوج آہستہ آہستہ بڑھتی ہے۔ اور آہستہ آہستہ ہی شانت ہوتی ہے۔ اس کا رنگ زرد اور سفید ہوتا ہے۔ یہ چکنی۔شلاکھشن۔بھاری۔سخت اور گیلی ہوتی ہے۔ اس سوج کے رونگٹوں کا اگلا حصہ سفید ہوتا ہے۔ یہ سوج گرمی کو سہار سکتی ہے ان علامات والی سوج کو کفج سوج سمجھنا چاہیئے۔

زیادہ دوشوں والی سوج جس سوج میں دو دو دوشوں کی علامات پائی جائیں۔ وہ دوئی دوشج سوج کہلاتی ہے۔ اس کی تین قسمیں ہیں۔ اور جس میں تینوں دوشوں کی علامات پائی جائیں۔ وہ سنپاتک سوج کہلاتی ہے۔ یہ ایک ہی طرح کی ہوتی ہے۔

اس طرح جدا جدا اقسام اور پرکرتیوں سے شوتھ دو۔تین۔چار یا سات طرح کی ہوتی ہے۔

دو قسم کی شوتھ جیسے اگنتک اور نج

تین طرح کی جیسے واتج۔ پتج اور کفج۔
چار طرح کی جیسے وات پتج۔ وات کفج - پت کفج اور سنپاتک
سات طرح کی جیسے واتج۔ پتج۔ کفج - وات پتج۔ وات کفج پت کفج اور سنپاتک
چونکہ سب قسم کی شوتھوں میں سوج لازمی بات ہے۔ اِس لئے شوتھ کو ایک طرح کا بھی مانا جاتا ہے۔
اب ذیل میں مختصر طور پر شوتھوں کا بیان کیا جاتا ہے۔

واتج شوتھ جس سے اعضائے بدن مشتعل پڑ جائیں۔ اور سوئے ہوئے سے معلوم ہوں۔ جس میں درد ہو۔ اور دبانے پر فوراً اونچی ہو جائے۔ سُرخ رنگ کی ہو۔ رات کے وقت شانت ہو جائے۔ اور سنیہن۔ گرم سینک اور مَلنے سے دُور ہو جائے۔ اُسے واتج شوتھ کہتے ہیں۔

پتج شوتھ جو سوج پیاسے اور بُخار والے کو ہو جائے۔ جس میں درد اور جلن ہو۔ جس میں پسینہ آئے۔ اور کلید ہوتا ہو۔ جس سے بدبو آتی ہو۔ جس سے مریض کی آنکھیں۔ منہہ اور چمڑا زرد پڑ جائیں۔ اور جو پہلے وسط جسم میں پیدا ہو۔ جس کا چمڑا پتلا ہو۔ اور جس کی وجہ سے دست لگ جائیں۔ اُسے پتج شوتھ سمجھنا چاہیئے۔

شلیشمک شوتھ جو سوج چھونے سے سرد معلوم ہو۔ آہستہ آہستہ بڑھے۔ جس میں کھجلی ہوتی ہو۔ جو پانڈو رنگت ہو۔ جو دبانے کے بعد پھر اُونچی ہو جائے۔ اُسے کفج شوتھ کہتے ہیں۔

اور جسے چھیدنے سے خُون نہ نکلے۔ بلکہ نہائیت وقّت سے لجلجا سا مواد نکلے۔ اُسے کف سمبھو شوتھ کہتے ہیں۔

سنسرگج شوتھ جس شوتھ میں مندرجہ بالا دودو دوشوں کے اسباب اور اُن کی علامات پائی جائیں۔ اُسے دوئی دوشج اور جس میں تینوں دوشوں کے اسباب اور اُن کی علامات پائی جائیں۔ اُسے سنپاتک بولتے ہیں۔

مشکل العلاج شوتھ جو سوج آدمی کے پاؤں اور عورت کے مُنہہ سے شروع ہوکر سب جسم پر پھیل جاتی ہے۔ اُسے کشٹ سادھیہ (مشکل العلاج) کہتے ہیں۔

سخت مشکل العلاج شوتھ جو سوج عورت یا مرد کے عضو مخصوص سے شروع ہوکر پھیل جاتی ہے۔ یا جو اور عوارض سے ملی ہوتی ہے۔ وُہ سخت مشکل العلاج (اتی کشٹ سادھیہ) سمجھنی چاہیئے۔

شوتھ کے عوارض قَے۔ دمہ۔ اروچی۔ پیاس۔ بخار۔ اتی سار اور کمزوری یہ سات شوتھ کے عوارض ہیں۔

اُپ جبھکا کا باعث جب کف کو پت ہوکر زبان کی جڑھ میں ٹھہر جاتا ہے۔ تو سوج پیدا ہوکر اُپ جبھکا[۱] نامی بیماری ہوجاتی ہے۔

گل شُنڈکا کا باعث جب کف کو پت ہوکر زبان کی جڑھ میں (جسے کاکل کہتے ہیں) ٹھہر جاتا ہے۔ تو سوج پیدا کرکے گل شُنڈکا[۲] نامی بیماری کو پیدا کر دیتا ہے۔

گل گنڈ کا باعث جب کف کو پت ہوکر گلے کے بیچ میں ٹھہر جاتا ہے۔ تو سوج پیدا ہوکر گل گنڈ[۳] روگ پیدا ہوجاتا ہے۔

---

[۱] اسے انگریزی میں Renula کہتے ہیں۔
[۲] اسے انگریزی میں Enlarged Tonsil کہتے ہیں۔
[۳] اسے انگریزی میں Bronchocele کہتے ہیں

گل گرہ کا باعث جب کف کوپت ہوکر گلے کے باہر جم جاتا ہے۔ تو سوج پیدا ہوکر گل گرہ نامی بیماری پیدا ہوجاتی ہے۔

وسرپ کا باعث جب پت کوپت ہوکر رکت کے ساتھ چمڑے میں پھیل جاتا ہے۔ تو اُس سے اُرن رنگ کی شوتھ پیدا ہوکر وسرپ[۱۵۱] روگ پیدا ہوجاتا ہے۔

پڑکا کا باعث جب پت کوپت ہوکر اور رکت سے مل کر چمڑے میں ٹھہر جاتا ہے۔ تو سُرخ رنگ کی سوج پیدا ہوکر پڑکا پیدا کردیتی ہے۔

شنکھک کا باعث جب پت کوپت ہوکر کنپٹیوں میں ٹھہر جاتا ہے۔ توسوج پیدا ہوکر دارن شنکھک روگ پیدا ہوجاتا ہے۔

نیلکا وغیرہ کا باعث جب پت کوپت ہوکر خون میں مل کے خشک ہو جاتا ہے۔ تو دیہہ میں تل۔ پپلو۔ وینگ (چھائیاں) اور نیلکا (نیلے داغ) وغیرہ پیدا ہوجاتے ہیں۔

کرن مول کا باعث جب پت کوپت ہوکر کان کی جڑھ میں ٹھہر جاتا ہے۔ تو بخار کے بعد شوتھ پیدا ہوکر کرن مول نامی بیماری پیدا ہوجاتی ہے۔

پلیہ کا باعث جب والو کوپت ہوکر پلیہ کو پھیلا دیتی ہے۔ تو پسلیوں میں درد ہو ہو کر پلیہ[۱۵۲] بڑھ جاتی ہے۔

گلم کا باعث جب والو کوپت ہوکر گلم استھان میں ٹھہر جاتی ہے تو اس میں تکلیف اور درد پیدا ہوکر گلم روگ ہوجاتا ہے۔

سے ۱۵۱ اسے انگریزی میں Erysipelas کہتے ہیں
سے ۱۵۲ اسے انگریزی میں Spleen کہتے ہیں۔

برندھن کا باعث جب وایو کو پت ہو کر تکلیف دِہ وایو کو پیدا کر کے وَنکھشن کے راستے انڈکوش میں پُہنچ جاتی ہے۔ تو برندھن روگ پیدا ہو جاتا ہے۔

اُدر کا باعث جب وات کو پت ہو کر چمڑے اور گوشت میں ٹھہر کر کوکھشی میں شوتھ پیدا کر دیتی ہے۔ تو اُسے اُدر روگ کہتے ہیں۔

آناہ کا باعث جب وات کو پت ہو کر اور کوکھ کا سہارا لے کر ٹھہر جائے کہ۔ نہ اُوپر کو جا سکے اور نہ نیچے کو۔ تو آناہ روگ پیدا ہو جاتا ہے۔

ادھی مالس اور اربُد وغیرہ روگ بھی سوج کی معمولی علامت رکھنے کے سبب سے شوتھ کی اقسام میں ہی شمار کئے گئے ہیں۔ اگرچہ اُن کے نام اور رُوپ الگ الگ بھی ہیں۔

روہنی کا باعث جب وات۔ پت اور کف تینوں ایک ساتھ کوپت ہو جائیں۔ اور زبان کی جڑھ میں ٹھہر کر جلن اور سوج پیدا کر دیں۔ یا بکثرت سوج پیدا کر کے مختلف قسم کی تکلیف دیں۔ تو اس روگ کو روہنی کہتے ہیں۔ اِس بیماری میں مُبتلا ہونے والا آدمی تین دِن سے زیادہ زندہ نہیں رہ سکتا۔ لیکن اگر کسی لایق معالج کے زیرِ علاج آجائے۔ تو تندرست بھی جلدی ہی ہو جاتا ہے۔

قابلِ علاج اور ناقابلِ علاج شوتھ اسی طرح بہت سے سخت امراض بھی قابلِ علاج ہو جاتے ہیں۔ اور علاج نہ کئے جانے یا غلط علاج کئے جانے سے یہی امراض جانداروں کی جان کو بھی ہلاک کر ڈالتے ہیں۔

بُہت سے ایسے امراض بھی ہیں۔ جو بذاتِ خود مُردہ ہوتے ہیں۔ اور خواہ اُن کا علاج کیا جائے یا نہ کیا جائے۔ خود بخود اچھے ہو جاتے ہیں۔

کئی امراض لاعلاج بھی ہوتے ہیں۔ اور کئی یا پیہ ہوتے ہیں۔ ایسے امراض کا کوشش کے ساتھ علاج کرنے سے آدمی کچھ دِنوں تک زندہ رہ سکتا ہے۔ مگر بالکل تندرست نہیں ہو سکتا۔

بہت سے امراض ایسے بھی ہیں۔ جن کا خواہ کس قدر علاج کیا جائے۔ مگر وُہ اچھے ہونے میں نہیں آتے۔ ایسے امراض کے علاج کے لئے بیوقوف ہی کوشش کیا کرتے ہیں۔ عقلمند ایسے امراض کے علاج کے پاس تک نہیں جاتے۔

ویادھیوں کی اقسام دیادھیاں دو طرح کی ہوتی ہیں (۱) سادھیہ اور (۲) اسادھیہ

اِن کی دو اقسام اور بھی ہیں۔ (۱) مردو اور (۲) دارن۔ اس طرح سب مل کر چار طرح کی ہوتی ہیں۔

امراض کی تعداد شمار سے بڑھ کر ہے تمام امراض بواعث۔ رنگ۔ درد۔ مقام۔ شکل اور نام کے لحاظ سے الگ الگ ہونے کے سبب بے شمار ہوتے ہیں۔ تاہم اِس کتاب میں مقدور کے موافق اُن کا بیان کر دیا گیا ہے۔

اِن امراض کی پرکرتی کی موافقت کا خیال رکھ کر علاج کرنا چاہیئے۔ یعنی امراض کی پرکرتیوں کا باہم مقابلہ کرکے علاج کرنا چاہیئے۔

اِس لئے امراض کے نام جاننے والے وَید کو کسی نئی بیماری کے دیکھنے سے جس کا نام شاستر میں نہ ملے۔ گھبرا نہ جانا چاہیئے۔ کیونکہ تمام امراض کا نشچہ نام سے نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ہی اس شاستر میں سب روگوں کے نام دیئے گئے ہیں۔

مختلف قسم کے شلیوں کے مختلف مقاماتِ جسم میں سے نکالنے کی اور دیکھنے کی تجویز کو ینیتر کہا جاتا ہے۔ بواسیر۔ بھگندر وغیرہ امراض میں شستہ کھشار اور اگنی کے استعمال اور تکلیف زدہ اعضا کے ماسوا حصوں کو محفوظ رکھنے کے لئے وستی وغیرہ کرم میں جو اوزار استعمال کئے جاتے ہیں۔ وہ بھی ینیتر کہلاتے ہیں۔ مثلاً گھڑکا۔ الابو۔ سینگی اور جامبوشٹ وغیرہ۔ چونکہ مختلف امراض میں مختلف کرم کرنے پڑتے ہیں۔ اسلئے حسب ضرورت اپنی سمجھ کے مطابق مختلف ینیتر بنائے جا سکتے ہیں۔

عام طور پر ذیل کے ینیتر کام میں آتے ہیں۔

کنک۔ سنگھ۔ ریچھ۔ کوے۔ ہرگ اور پکھشیوں کے مکھوں کے ہم شکل ینیتر۔ جن کے نام بھی انہی جانوروں کے نام کے مطابق ہوتے ہیں۔

سوستک ینیتر اٹھارہ انگل لمبے ہوتے ہیں۔ اور ان کا زیادہ حصہ لوہے کا ہوتا ہے۔ اور ان کے جوڑ کے مقام پر مسور کے دانے کا ہم شکل کیل لگا ہوتا ہے۔ اور ان کے پکڑنے کا مقام خمدار ہوتا ہے۔

یہ ینیتر ہڈیوں کے شلیوں کو نکالنے کے لئے کام آتے ہیں۔

سندنش ینیتر سولہ انگل لمبے ہوتے ہیں۔ اور ان کے منہ کھلے رہتے ہیں۔ یہ چمڑے۔ سرا۔ سنایو اور گوشت کے شلیوں کو نکالنے کے کام آتے ہیں۔

دوسری قسم کے سندنش ینیتر چھ انگل لمبے ہوتے ہیں۔ جو نہایت باریک شلیوں اور پلکوں کے چھوٹے چھوٹے بالوں کو نکالنے کے کام آتے ہیں۔

مچنڈی ینیتر کا منہہ باریک دندانہ دار ہوتا ہے۔ یہ ینیتر سیدھا ہوتا ہے

اور اس کے آخری سرے میں اُنگلی ڈالنے کے واسطے دو گول حلقے ہوتے ہیں۔ یہ نیتر گہرے برن میں سے گوشت۔ ارم اور بقایا مواد کے نکالنے کے کام آتا ہے۔

تال نیتر بارہ اُنگل لمبے ہوتے ہیں۔ اور مچھلی کے تال جیسے ایک یا دو تالوں سے مل کر بنے ہوتے ہیں۔ یہ نیتر کرن ناڑی کے شلیوں کے نکالنے میں کام آتے ہیں۔

ناڑی نیتر۔ بیچ میں سے کھلے ہوتے ہیں۔ اور ان کے مُنہہ مختلف اشکال کے ہوتے ہیں۔ یہ سروتوں میں گھُسے ہوئے شلیوں اور بیماریوں کو دیکھنے کے کام آتے ہیں۔ اور عمل جراحی کو آسان بنانے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ یا اُن میں سے مواد کو کھینچ لیتے ہیں۔ اِن کی گولائی اور لمبائی سروت کے مطابق ہوتی ہے۔ مثلاً کنٹھ (گلے) کے شلیہ کو دیکھنے کے لئے دس اُنگل لمبا اور پانچ انگل گول ناڑی نیتر ہونا چاہیئے۔

چیتش کرن وارنگ کے سنگرہ کے لئے پانچ مُنہہ اور پانچ سوراخ والا ناڑی نیتر استعمال کیا جاتا ہے۔ اور دو کرن وارنگ کے سنگرہ کے لئے صرف تین سوراخ والا ناڑی نیتر کام میں لایا جاتا ہے۔ اور اِن کی لمبائی اور گولائی حسب ضرورت کم وبیش ہو سکتی ہے۔

کرن وارنگ کے ستھان۔ گولائی اور لمبائی کی مطابقت سے دوسرے ناڑی نیتر بھی بنائے جا سکتے ہیں۔

شلیہ نرگھاتنی ناڑی نیتر کا سرا پدم کرنکا کی مانند ہونا چاہیئے۔ یہ شلیہ بارہ انگل لمبا اور اس کا چوتھا حصہ کھلا ہونا چاہیئے۔

بواسیر کے دیکھنے کے واسطے گائے کے ستھن کا ہم شکل اور چار انگل لمبا ینتر ہونا چاہیئے۔ اس کا محیط پانچ اونگل کا ہونا چاہیئے۔
عورتوں کی بواسیر دیکھنے کے لئے اس کا محیط چھ اونگل کا ہونا چاہیئے اور اس کے دونو طرف سوراخ ہونے چاہئیں۔
جب اس میں عمل جراحی بھی کرنا ہو۔ تو صرف ایک ہی سوراخ ہونا چاہیئے اس ینتر کے درمیان میں تین اونگل لمبا اور انگوٹھے کے برابر چوڑا سوراخ ہونا چاہیئے۔ اور سوراخ کے ارد گرد نصف اونگل بلند کرنکا الگی ہونی چاہیئے۔
شمیہ اکھیہ ناڑی ینتر مندرجہ صدر ینتر ہی کی مانند ہونا چاہیئے۔ مگر اس میں سوراخ نہ ہو۔ یہ ینتر بواسیر کو دبانے کے کام آتا ہے۔ بھگن میں استعمال کرتے ہوئے اسی ینتر کی کرنکا دور کردینی چاہیئے۔
ناک کے اربد اور بواسیر روگ میں ایک سوراخ والا ناڑی ینتر استعمال کرنا چاہیئے۔ جس کی لمبائی دو اونگل اور چوڑائی پردیشنی انگلی کے برابر ہونی چاہیئے۔ اور شکل اس ینتر کی طرح ہونی چاہیئے۔ جو بھگندر میں کام آتا ہے۔
انگلی ترانک ینتر دانت یا لکڑی کا اور چار اونگل لمبا ہونا چاہیئے۔ اس میں دو سوراخ ہوں۔ اور اس کی شکل گائے کے ستھن کی ہونی چاہیئے۔ یہ ینتر منہ کے سوراخ میں آسانی سے جا سکتا ہے۔ اور دانتوں سے انگلی کا بچاؤ رہتا ہے۔ یونی کے برن کو دیکھنے کے واسطے جو ناڑی ینتر بنایا جائے۔ وہ بیچ میں سے کھوکھلا اور سولہ انگل لمبا ہونا چاہیئے۔ اس کے ایک سرے پر انگشتری نما حلقہ لگا ہو۔ اور یہ ینتر چوکون ہونا چاہیئے اس کا منہ کنول کے شگوفے کی مانند ہونا چاہیئے۔ یہ ینتر چار سلاخوں

سے گہرا ہونا چاہیئے۔ تاکہ یونی کے اندر جاکر اُس کا مُنہہ پھیل سکے۔
ناڑی برن کو دہونے اور مالش کرنے کے لئے چھ اونگل لمبا ینتر ہونا چاہیئے
جس کا مُنہہ اور جڑھ دستی ینتر کا سا ہونا چاہیئے۔ یعنی مُنہہ مٹر جیسا اور
دوسرا سرا انگوٹھے کے برابر موٹا ہونا چاہیئے۔ اُس کے مُنہہ کی طرف
کرنکا نہ ہونی چاہیئے۔ اور جڑھ کی طرف نرم چمڑے کی تھیلی سی لگی ہو۔
جلودھر میں کام آنے والا ناڑی ینتر دو مُنہہ والا ہونا چاہیئے۔ اس کی ناڑی
لچک دار ہونی چاہیئے۔
دہوم پان اور وستی وغیرہ کے ینتر اُنکے موقعوں پر بیان کر دئے گئے ہیں۔
سینگی کا مُنہہ تین اونگل چوڑا ہونا چاہیئے۔ اور لمبائی اٹھارہ اونگل
اس کے دوسرے سرے پر سرسوں کے برابر سوراخ ہونا چاہیئے۔ اور
اس سرے کی شکل مستورات کے پستان کے سرے کی سی ہونی چاہیئے
اور سینگی سے خوب مضبوطی کے ساتھ پیوست ہونا چاہیئے۔
الابو کی لمبائی بارہ اونگل ہونی چاہیئے۔ اور محیط اٹھارہ اونگل اور مُنہہ چار
اونگل چوڑا ہونا چاہیئے۔ اس کے اندر اگنی ہونی چاہیئے۔ یہ کف رکت
کو نکال دیتا ہے۔
گھٹکا کی لمبائی چوڑائی بھی الابو کی طرح ہی ہوتی ہے۔ یہ گُلم کو دبانے یا
اُبھارنے کے کام آتا ہے۔
شلاکا ینتر مختلف کام میں آتے ہیں۔ اور مختلف شکلوں کے ہوتے
ہیں۔ اور حسب ضرورت کم و بیش بنائے جا سکتے ہیں۔
الیشن کرم میں جو شلاکا ینتر استعمال ہوتا ہے۔ اس کے دونوں مُنہہ

گنڈیوں کے مُنہہ کی طرح ہوتے ہیں۔ یہ ینتر بیچ میں سے موٹا اور
سروں پر سے پتلا ہوتا ہے۔
شلاکا ینتر سروتوں میں سے شلیہ نکالنے کے کام آتے ہیں۔ ان کے
دو مُنہہ مسُور کی دال کی مانند ہوتے ہیں۔ ان کی لمبائی آٹھ یا نو انگل
کے قریب ہونی چاہیئے۔
شنکو کی چھ قسمیں ہیں جن میں سے دو بارہ اور سولہ انگل لمبے ہوتے ہیں
ان کے مُنہہ سانپ کے پھن کی مانند ہوتے ہیں۔ اور یہ دیوہن کرم میں
کام آتے ہیں۔ دو دس اور بارہ انگل لمبے ہوتے ہیں۔ ان کے مُنہہ
سر نکھ کی مانند ہوتے ہیں۔ اور ہلانے میں کام آتے ہیں۔ دو ورش کی شکل
کے ہوتے ہیں۔ اور شلیہ نکالنے کے کام آتے ہیں۔
ایک اور قسم کا شنکو ہوتا ہے۔ جسے گربھ شنکو کہتے ہیں۔ اس کا اگلا سرا
خمدار ہوتا ہے۔ یہ آٹھ انگل لمبا ہوتا ہے۔ اور عورتوں کے موڑھ گربھ
نکالنے کے کام آتا ہے۔
پتھری کے نکالنے کے لیئے سرپ پھن نامی ینتر کام میں لایا جاتا ہے۔
اس کا مُنہہ سانپ کے پھن کی مانند ہوتا ہے۔
سر نکھ مکھ ینتر چار انگل لمبا ہوتا ہے۔ اور دانت نکالنے کے کام آتا ہے۔
چھ شلاکا ینتر پر مارجن (صاف کرنے) کے کام آتے ہیں۔ جن کے
اگلے سرے پر روئی لپیٹی ہوتی ہے۔ ان میں سے دو شلاکا دس اور بارہ
انگل لمبے ہوتے ہیں۔ جو گدا کی صفائی کے لیئے کام آتے ہیں۔
دو شلاکا چھ اور سات انگل لمبے ہوتے ہیں۔ اور ناک کی صفائی کے

لئے کام آتے ہیں۔

دو شلاکا ینتروں کی لمبائی آٹھ اور نو انگل لمبی ہوتی ہے۔ اور کان کی صفائی کے لئے کام آتے ہیں۔

کرن شودہن کا ایک سرا پیپل کے پتے کی مانند اور مُنہہ سرودے کی طرح ہوتا ہے۔ شلاکا اور جامبوشٹ ینتروں میں سے تین کھشار کرم میں اور تین اگنی کرم میں استعمال کرنے چاہئیں۔ مگر وہ موٹے اور لمبے ہونے چاہئیں۔

جو شلاکا ینتر انتر ردھی میں مستعمل ہو۔ اس کا وسطی اور اوپر کا حصہ ڈنڈے کی طرح گول ہونا چاہیئے۔ اور نچلا حصہ ہلال کی شکل کا ہونا چاہیئے۔

جو شلاکا ینتر ناک کی بواسیر اور اربد کے جلانے میں استعمال کیا جائے۔ اُس کا مُنہہ بیر کی گٹھلی کے دل کا ہم شکل ہونا چاہیئے۔

کھشار اور اوشدھ کرم میں تین شلاکا ینتر کام آتے ہیں۔ جن کی لمبائی آٹھ انگل اور جن کے مُنہہ ہلالی شکل کے اور کنینی و مدھیما اور انامکا انگلیوں کے ناخنوں کے برابر ہوتے ہیں۔

عضو تناسل کی صفائی اور سرمہ لگانے کے ینتر اُنکے اپنے اپنے اذکار میں بیان کئے گئے ہیں۔

انو ینتر یعنی چھوٹے ینتر یہ ہیں:۔ اَلِیکان۔ رسی۔ کپڑا۔ پتھر۔ مُگر۔ بدھر۔ انتر۔ جبھا۔ بال۔ شاکھا ناخن۔ مُنہہ۔ دانت۔ کال۔ پاک۔ ہاتھ۔ پاؤں۔ خوف۔ خوشی وغیرہ انو ینتر کہلاتے ہیں۔ عقلمند آدمی اپنی سمجھ کے مطابق مناسب موقعہ پر ان کا استعمال کرلے۔

ینتروں کے کرم یہ ہیں:۔ نرگھاتن۔ اُن ستھن۔ پُورن۔ مارگ شدھی۔ سم ویوہن

آہرن - بندھن - پٹرن - آچوشن - اُن نمن - نامن - چالن - بھنگ - دیا ورتن اور رجوکرن -

کنک مُکھ بہترسب سے افضل سمجھا گیا ہے۔ کیونکہ ہر ایک مقام میں آسانی سے داخل ہوکر آسانی سے نکل آتا ہے۔ اور پکڑے جانے کے قابل چیز کو پکڑ کر نکال دیتا ہے۔ اور ہر جگہ پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔

چھبیسواں ادھیائے

اب شسترودھی کا بیان کیا جاتا ہے۔

شستر تعداد میں چھبیس ہوتے ہیں۔ ان میں سے جو حسب طریقہ اور ہوشیار کاریگروں کے ساختہ ہوں۔ نیز بالوں کی صفائی کر سکتے ہوں۔ عموماً چھ انگل لمبے ہوں۔ خوبصورت اور تیز دھار ہوں۔ اور بسہولت گرفت میں آسکتے ہوں۔ دیکھنے میں بھدّے نہ ہوں۔ اور آب دینے سے اُن کا رنگ نیلے کنول کا سا ہوگیا ہو۔ اور اُن کی شکل بھی ویسی ہی ہو۔ جیسی کہ اُن کے نام سے ظاہر ہوتی ہو۔ ایسے شستروں کو ہمیشہ اپنے پاس رکھنا چاہیئے ان شستروں کے پھل ان کی لمبائی کے نصف یا چوتھائی یا چھٹے یا ساتویں حصے کے برابر ہوتے ہیں۔

منڈل اگر نامی شستر کی شکل ترجنی اُنگلی کے ناخن کے اندرونی حصے کی مانند ہوتی ہے۔ یہ پوتھکی اور شُنڈکی کے لیکھن اور چھیدن میں کام آتا ہے ودھی پتر نامی شستر چھُرے کا ہمشکل ہوتا ہے۔ اور چھیدن۔ بھیدن و

پاٹن کے کام آتا ہے۔ اور ایسی سوج کی حالت میں استعمال کیا جاتا ہے۔ جو ہموار اور اُبھری ہوئی ہو۔ گنبھیر سوج میں دُوسری قسم کا وردھی پتر استعمال کیا جاتا ہے جسکا اگلا حصہ پُشت کی طرف سے خمدار ہوتا ہے۔

اُت پل پتر نامی شستر لمبا ہوتا ہے۔ اور اردھ دھارا باریک منہہ والا ہوتا ہے۔ یہ دونو چھیدن اور بھیدن میں کام آتے ہیں۔

سرپ مکھ شستر ناک اور کان کی بواسیر کے چھیدن میں کام آتا ہے۔ اِس کا پھل نصف اونگل کے برابر ہوتا ہے۔

ایشمنی شستر شلیہ کی رفتار کے جانچنے میں کام آتا ہے۔ یہ شستر ملائم ہوتا ہے۔ اور اس کا مُنہہ گنڈوئے کے مُنہہ کی مانند ہوتا ہے۔

ایشنی کی ایک قسم سوچی مُکھ (سوئی کے مُنہہ کی مانند) ہوتی ہے۔ یہ بھیدن کرم میں کام آتی ہے۔ اِس کی جڑھ کی طرف سوراخ ہوتا ہے۔

وتیس مکھ شستر بید کے پتے کا ہمشکل ہوتا ہے۔ اور ویدن کرم میں کام آتا ہے۔ شراری مکھ اور کُشائے شستر مواد بہانے کے کام آتے ہیں۔ اور ان کے پھل دو دو اُنگل لمبے ہوتے ہیں۔

انتر مکھ نامی شستر بھی انہی کا سا ہوتا ہے۔ اِس کا پھل ڈیڑھ اونگل کے برابر لمبا ہوتا ہے۔

اردھ چندر شستر بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔

وریہہ وکتر شستر کا پھل بھی ڈیڑھ اونگل ہوتا ہے۔ یہ شستہ شرا اور پیٹ کے ویدھ کے کام آتا ہے۔

کُٹھاری شستر گائے کے دانت کی مانند موٹا اور اِس کا مُنہہ نصف اونگل

کے برابر ہوتا ہے۔ اور ہڈی کے اوپر کی سرا کو ویدھن کرنے کے کام آتا ہے
تانبے کی سلائی دو مُنہہ والی ہوتی ہے۔ اس کا مُنہہ کروک (لال بالسنے کے
پھول) کی مانند ہوتا ہے۔ یہ لنگ ناش کے ویدھن کے کام آتی ہے۔
اُنگلی شستر۔ اس کا پھل انگوٹھی کے ساتھ لگا ہوتا ہے۔ اور نصف
اُنگلی طویل ہوتی ہے۔ اس کا کام وردھی پتر یا منڈلاگر شستر کا سا ہوتا ہے
اور یہ ولیشنی اُنگلی کے اگلے پورے پر سُوت کے ساتھ باندھا جاتا ہے
اور گلے کے سروت کے امراض میں چھیدن اور بھیدن کے کام آتا ہے
وڑش شستر۔ شنڈکا اور ارم وغیرہ کے پکڑنے کے کام آتا ہے۔ اس
کا مُنہہ آنکس کی طرح خمدار ہوتا ہے۔
کرپتر شستر۔ ہڈیوں کے چھیدن میں کام آتا ہے۔ اس کی دھار دندانہ دار
ہوتی ہے۔ یہ دس اونگل لمبا اور دو اونگل چوڑا ہوتا ہے۔ اس کا دستہ
خوبصورت اور بڑا مضبوط ہونا چاہیئے۔
کرتری شستر۔ سنایو۔ سُوتر اور بال وغیرہ کاٹنے کے کام آتا ہے۔
نکھ شستر۔ ٹیڑھی اور سیدھی دھار والا ہوتا ہے۔ اس کا مُنہہ دو طرف
ہوتا ہے۔ اور نو اُنگل لمبا ہوتا ہے۔ یہ باریک شلیہ کے نکالنے اور چھیدن
بھیدن اور چھپی ہوئی چیز کے لیکھن میں کام آتا ہے۔
دنت لیکھن شستر کے چار پہلو ہوتے ہیں۔ اور ہر طرف ایک ایک
دھار ہوتی ہے۔ یہ دانتوں کی صفائی کے کام آتا ہے۔
سوچی شستر (سوئی) تین قسم کے ہوتے ہیں۔ گول۔ گوڑھ اور درڑھ
یہ سینے کے کام آتے ہیں۔ جس جگہ گوشت بہت موٹا ہو۔ وہاں تین اُنگل

لمبی اور سرکونی سوئی کا استعمال ہوتا ہے۔جہاں گوشت تھوڑا ہو۔ اور ہڈی جوڑ وغیرہ کے برتنوں کو سینا ہو۔ وہاں دو اونگل لمبی سوئی کا استعمال کرنا چاہئے۔ پکو اور آم آشئے کے مرم ستھانون میں باریک مُنہہ والی قوس نما اور ڈھائی اونگل لمبی سوئی کا استعمال کرنا چاہیئے۔

سوچی کورچ شستر۔ چار اونگل لمبی اور بالکل گول سات یا آٹھ سوئیوں کو باندھ کر بنایا جاتا ہے۔ اور نیلکا۔ وینگ نیز بالوں کے گرانے اور گوٹنے کے کام آتا ہے۔

کھج شستر۔ ایسے آٹھ کانٹوں سے مل کر بنتا ہے۔ جو آدھ انگل لمبے اور گول مُنہہ والے ہوتے ہیں۔ اسکے ذریعہ ناک کو متھ کر خون نکالا جاتا ہے

یُوتھکا شستر۔ کرن پالی کے ویدن میں کام آتا ہے۔ اس کا مُنہہ پھول کے شگوفے کی طرح ہوتا ہے۔

آرا شستر کا مُنہہ نصف اونگل اور گول ہونا چاہیئے۔ اور پچھلا حصہ چوکور۔ یہ ایسی سوج کو جس کے پکنے میں شبہ ہو۔ دیکھنے کے کام آتا ہے۔ نیز موٹی کرن پالی کو بیندھنے کے کام آتا ہے۔ جب کرن پالی بہت موٹی ہو تو اُس کے بیندھنے کے لئے ایسا سوچی شستر لینا چاہیئے۔ جو تین اُنگل لمبا اور تین چوتھائی کھوکھلا ہو۔

جونک۔ کھشار۔ داہن۔ کانچ۔ اُپلے۔ ناخن وغیرہ انو شستر کہلاتے ہیں۔ اور ان میں لوہے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ایسے ہی حسب ضرورت اور بھی نیتر و شستر بنائے جا سکتے ہیں۔

تمام شستر اُت پاٹن۔ پاٹن۔ سیویہ۔ ایشن۔ لیکھن۔ پرچھن کُٹّن۔ چھیدیہ۔

بھیدنیہ۔ وَیدِ۔ منتھ۔ گرہ اور داہ کے کام آتے ہیں۔

کُند ہونا۔ کھنڈاپن۔ پتلاپن۔ موٹاپن۔ چھوٹائی۔ لمبائی۔ خم اور کھُردری دھار یہ ششتروں کے آٹھ دوش (عیب) کہلاتے ہیں۔

چھیدن۔ بھیدن اور لیکھن کرموں کے لئے ششتروں کو بڑی ہوشیاری سے دستے اور پھل کے درمیان میں سے ترجنی۔ مدھیما اور نرانگشت کے ساتھ پکڑنا چاہیئے۔ وسراون کرم کے لئے انہیں ترجنی اور انگوٹھے کے ساتھ دستے پر سے پکڑیں۔

دریہہ مکھ ششتر کو مُنہہ سے اسطرح پکڑیں۔ کہ اُسکا پچھلا سرا ہتیلی سے گھرا ہُوا ہو باقی ہتھیاروں کو پچھلی طرف سے اسطرح پکڑیں جس سے کہ سہولت ہو۔

ششتر کا کیس نو اونگل چوڑا۔ بارہ اونگل لمبا اور مضبوط ہونا چاہیئے نیز اس میں ہر اوزار کا الگ الگ خانہ بنا ہُوا ہو۔ یہ کیس ریشم۔ پتّوں۔ اُون۔ کوشیج۔ دُکول یا نرم چمڑے کا اور مضبوطی سے سیا ہونا چاہیئے۔ اسے بند کرنے کے واسطے اُوپر کے ڈھکنے میں سلائی لگی ہونی چاہیئے۔

نازک مزاج اشخاص کا خُون نکالنے کے لئے جونکوں سے کام لینا چاہیئے لیکن جو جونکیں خراب پانی۔ مچھلی۔ مینڈک اور سانپ کی لاش کی سڑاند سے پیدا ہوں۔ سُرخ۔ سفید۔ سیاہ۔ چنچل۔ موٹی۔ لیسدار۔ دھاری دار اور بالوں والی ہوں۔ وُہ زہریلی ہوتی ہیں۔ ایسی جونکوں کے لگانے سے خارش۔ پاک۔ بخار۔ جگر وغیرہ کی تکلیف ہوجاتی ہے جب کبھی غلطی سے ایسی حالت ہوجائے۔ تو زہر یارکت پت کا سا علاج کرنا چاہیئے۔

صاف پانی سے پیدا ہونے والی۔ بے زہر۔ خاکستری رنگ کی۔ گول

نیلے رنگ کی دھاریوں والی۔ کُشا کے رنگ کی پُشت والی۔ پتلی اور زرد شکم والی جونکیں اچھی ہوتی ہیں۔

اِن میں سے بھی جن جونکوں کا خُون اچھی طرح سے نہ نکالا گیا ہو۔ جو متواتر لگائی جاتی رہی ہوں۔ جو پانی کو پاکر خوش ہو جاتی ہوں۔ وہ مست جونکیں کہلاتی ہیں۔ اور لگانے کے قابل نہیں ہوتیں۔

جن جونکوں کا لگانا منظور ہو۔ اُنہیں ہلدی کے پانی میں ڈبو کر کانجی۔ تکر۔ یا پانی میں ڈال کر نکال لیں۔ اور پھر لگائیں۔ اگر جونکیں چمٹ نہ سکیں۔ تو بدن کی جگہ پر تھوڑا سا گھی لگا لینا چاہیئے۔ یا وہاں سے شستر کے ساتھ تھوڑا سا خُون نکال لینا چاہیئے۔ اور جب وُہ خُون کو پینا شروع کریں۔ تو اُن کو نرم کپڑے سے ڈھانپ دیں۔

جونکیں خراب خُون کو صاف میں سے یُوں الگ کر لیتی ہیں۔ جیسے ہنس پانی ملے دودھ میں سے دودھ کو پی لیتا ہے۔ اور پانی کو چھوڑ دیتا ہے۔

جونکوں کے کاٹنے کی جگہ پر اگر سوئی چُبھنے کا سا درد ہو۔ یا خارش معلُوم ہوتی ہو۔ تو جونکوں کو فوراً اُتار لینا چاہیئے۔ اور اِن میں سے خُون نکال دینا چاہیئے جونکوں کے مُنہ کو نمک اور تیل لگا کر نرم کنڈن سے خُون نکالنا چاہیئے۔ پھر اُنہیں سات دن تک کسی جگہ نہ لگائیں۔ تاکہ وُہ مست نہ ہو جائیں۔

اگر جونکوں کا پیا ہُوا خُون بخوبی نکل جائے۔ تو وُہ جوں کی توں ہو جاتی ہیں لیکن اگر اُن کو زیادہ دبا کر خُون نکالا جائے۔ تو وہ تھک جاتی ہیں۔ یا مر جاتی ہیں۔ لیکن اگر خُون بخوبی نہ نکالا جائے۔ تو وُہ جکڑ جاتی ہیں۔ اور مست ہو جاتی ہیں۔

ان جونکوں کو ایک گھڑے سے دُوسرے گھڑے میں بدلتے رہنا چاہیئے اور ان گھڑوں میں چکنی مٹی ملا پانی بھرا ہونا چاہیئے۔ اس طرح سے اُن کی سڑاند اور رال وغیرہ دُور ہو جاتی ہے۔ ورنہ اُن کے زہریلے ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

اگر دنشوں میں سے خُون اچھی طرح سے نہیں نکل سکا۔ تو ہلدی۔ گُڑ اور شہد ملا کر لگا کر خُون نکال دینا چاہیئے۔ بعد میں ایک سو پانی سے دہوئے ہوئے گھی کا پھویہ لگانا چاہیئے۔ اور ٹھنڈی چیزوں کا لیپ کریں۔

خراب خُون کے نکل جانے سے تکلیف زدہ عضو کو فوراً آرام ہو جاتا ہے اپنے مقام سے ہلا ہُوا خراب خُون دنش کے مقام پر پُہنچ کر ٹھہر جاتا ہے۔ اور وہاں پر پڑا رہنے سے خرابی کا باعث بن جاتا ہے۔ اس لئے ایسے خُون کو دوبارہ جونکیں لگوا کر نکلوا دینا چاہیئے۔

رکت پت کے خراب ہونے پر الابو اور گھڈکا نہ لگوائیں۔ کیونکہ اِن میں اگنی کا ملاپ ہوتا ہے۔

الابو اور گھڈکا کف وایو کی خرابی میں خُون نکالنے کی غرض سے لگوانے چاہئیں کف سے خراب شُدہ خُون میں سینگی ہرگز نہ لگوائیں۔ کیونکہ اِس سے کف اُلٹا خرابی کا باعث بن جاتا ہے۔

وات پت کی خرابی میں سینگی سے خُون نکلوانا چاہیئے۔ اور جس حصے سے خُون نکلوانا ہو۔ اُس حصے کے اُوپر کی طرف رسی یا کپڑے کو ہموار طور پر مضبوطی سے باندھ دینا چاہیئے۔

سنایو۔ سندھی۔ ہڈی اور مرم ستھانوں کو چھوڑ کر پچھنے لگانے چاہئیں۔

اور پچھنے نیچے سے شروع کر کے اُوپر کو لے جانے چاہئیں۔ وُہ نہ بہت گھنے ہوں۔ نہ ترچھے ہوں اور نہ گہرے۔ اور نہ ایک پر دُوسرا لگے۔

کسی ایک حصّے میں رُکے ہوئے خراب خُون کو پچھنوں سے اور جمے ہوئے خُون کو جونکوں سے نکال دینا چاہیئے۔ سوئے ہوئے حصے کو سینگی سے ٹھیک کرنا چاہیئے۔ اگر وُہ خُون سب جگہ پھیلا ہُوا ہو۔ تو فصد سے نکالدینا چاہیئے خُون کی پنڈی میں پچھنے لگانے چاہئیں۔ جب خُون گاڑھا ہو۔ تو جونکیں لگوائیں۔ اگر جلد میں ہو۔ تو الابو۔ گھٹکا اور سینگی لگوائیں۔ اگر خراب شُدہ خُون سارے حصہ میں پھیلا ہُوا ہو۔ تو فصد کرائیں۔

وات پت اور کف کے مقامات میں ٹھہرے ہوئے خراب خُون کو سینگی جونک اور الابو سے بالترتیب دُور کرنا چاہیئے۔ جس جگہ سے خُون نکالا گیا ہے۔ وہاں ٹھنڈے لیپوں کے لگانے سے اگر وات کے سبب درد سوج یا خارش ہو جائے۔ تو اُس مقام پر گرم گھی سے سنچن کرنا چاہیئے

ستائیسواں ادھیائے

اب شراویدودھی (بیر فصد) کا بیان کیا جاتا ہے۔

اچھا خُون میٹھا اور قدرے نمکین ہوتا ہے۔ وہ نہ گرم ہوتا ہے۔ نہ سرد اور نہ گاڑھا۔ اس کا رنگ پدم۔ بیر بہوٹی اور سونے کے رنگ کا سا۔ نیز بھیڑ اور خرگوش کے خُون کے رنگ کا سا سُرخ ہوتا ہے۔ اور اس اچھے خُون سے ہی جسم کا قیام ہے۔

خُون عام طور پر پت اور کف سے خراب ہوجاتا ہے۔ پھر اس سے مندرجہ ذیل امراض پیدا ہوجاتی ہیں:۔ وسرپ۔ وودرھی تلی۔ گلم۔ اگنی مند۔ بخار۔ مُنہہ۔ آنکھ اور سر کے امراض۔ مد۔ پیاس۔ مُنہہ کا ذائقہ نمکین ہوجانا۔ کشٹھ۔ وات رکت۔ پت رکت۔ چرپرے اور کھٹّے ڈکاروں کا آنا۔ بھرم چکر۔ نیز جن بیماریوں کو سرد۔ گرم۔ مرغن۔ روکھے وغیرہ ٹھیک علاجوں سے بھی آرام نہ آسکے۔ وُہ بھی خُون کی خرابی سے سمجھنی چاہئیں۔ ان بیماریوں میں خُون نکالنے کے لئے فصد کرانا چاہیئے۔ سولہ سال سے کم اور ستّر سال سے اُوپر کی عُمر میں فصد کرانا منع ہے۔

اَسنگدھ۔ اسویدت یا اتی سویدت۔ واتج روگ والے۔ حاملہ۔ زچہ۔ بدہضمی والے۔ پت رکت والے۔ دمہ اور کھانسی کے مریض۔ اتی سار والے۔ پیٹ کی امراض والے۔ قے۔ پانڈو روگ والے۔ سارے جسم کی سوج والے۔ سنیہہ پان کرنے والے اور سنیہن سویدن وغیرہ پانچوں کرموں میں۔ پرورت شخص کو بھی فصد کا کرانا منع ہے۔

فصد کھولنے سے پہلے شرا کو باندھ لینا چاہیئے۔ شگاف ترچھا نہ دیں۔ اور نہ ایسی شرا کو بیندھیں۔ جو اُبھری ہوئی نہ ہو۔ بہت سردی اور بہت گرمی۔ زیادہ ہوا چلنے اور ابر محیط آسمان ہونے کے وقت فصد نہ کھولنی چاہیئے۔ ان حالتوں میں فصد جبھی کرانی چاہیئے۔ جبکہ مرض کی شدّت میں فصد کی نہائیت ہی ضرورت محسوس ہو۔

سر اور آنکھ کی امراض میں پیشانی۔ اپانگ یا ناک میں سے فصد کھلوانا چاہیئے کان کی امراض میں کان کے پاس کی شرائیں سے فصد کھلوانا چاہیئے۔

ناک کی امراض میں ناک کے قریب کی شرا کھولنی چاہیئے۔
بگڑے ہوئے زکام میں ناک اور پیشانی کی شرا کا فصد کھلوانا چاہیئے۔
مُنہہ کی امراض میں زبان۔ ہونٹ۔ جبڑا اور تالو کے پاس کی شرا کا فصد کھلوائیں۔
جترو ہڈی کے اُوپر کی گرنھیوں میں گردن۔ کان۔ شنکھ اور سر
کی شرا کا فصد کھلوائیں۔
اُنماد میں چھاتی۔ اُپانگ اور للاٹ کے پاس کی شرا کا فصد کھلوائیں۔
مرگی میں جبڑوں کے جوڑ کی شرا کا فصد کھلوانا چاہیئے۔ یا اُس
شرا کا جو سارے جبڑوں میں واقع ہے۔ یا ابروؤں کے درمیان
کی شرا کا فصد کھلوانا چاہیئے۔
دودھی اور پسلی کے درد میں پسلی۔ کوکھ اور پستانوں کے بیچ میں
واقع ہونے والی شرا کا فصد کھلوائیں۔
تیسرے دن کے تپ میں کندھوں کی درمیانی شرا کا فصد کھولیں۔
چوتھے دن کے تپ میں سکند کے نیچے جانیوالی شرا کا فصد لینا چاہیئے۔
اُس پیچش میں جس میں سخت درد بھی ہوتا ہو۔ شرونی سے نیچے دو
اونگل واقع ہونے والی شرا کا فصد کھلوانا چاہیئے۔
منی اور اعضائے تناسل کی بیماریوں میں عضو تناسل کی شرا سے خون نکالنا چاہیئے
گل گنڈھوں میں ران کی شرا سے خون نکالا جانا چاہیئے۔
رینگھن کے درد میں زانو سے چار اونگل نیچے یا چار اونگل اوپر کی شرا میں سے خون نکالیں
ٹانگ کے درد میں گھٹنے سے چار اونگل اُوپر۔
کروشٹک شیرش میں بھی گھٹنے سے چار اونگل اُوپر فصد کھلوائیں۔

اِن گُنوں والے اور خرابی سے پاک پت کے کرم اور لکھشن یہ ہوتے ہیں۔ نہ
جسم کے اُس عضو میں داخل ہو کر جس میں اُس کا مقام ہے۔ وُہ داہ۔
اُشما۔ پاک۔ سوید۔ کلید۔ کوتھ۔ کنڈو۔ سراؤ اور روگ پیدا کر دیتا ہے۔
اور اگر بُو۔ رنگ۔ رس اور کرم پت کے مطابق ہوں۔ تو اِن علامات والی
خرابی کو پت وکار سمجھنا چاہیئے۔

پت کی خرابیوں کا علاج

پت کی خرابی کا علاج میٹھے۔ تیکھے۔ کسیلے اور ٹھنڈے اُپ چاروں کے ذریعے کرنا چاہیئے۔ یا پت کو دُور کرنے والے سینہن۔ وریچن۔ پردیہہ۔ پری شیک اور ابھینگ کے ذریعے مقدار اور وقت کا لحاظ رکھ کر علاج کریں۔ پت کی خرابیوں میں وریچن سب سے افضل علاج ہے۔ وریچن چیز پہلے ہی آم آشے میں داخل ہو کر خرابی کرنے والے پت کو جڑھ سے اُکھاڑ دیتی ہے۔ اور اُس خراب شُدہ پت کے دُور ہونے پر سارے جسم کی پت کی خرابی خود بخود ٹھیک ہو جاتی ہے۔ جیسے گھر کے درمیان کی آگ کے بُجھا دینے سے گھر خود بخود ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔

کف سے پیدا ہونے والی خرابیوں کے نام

یہ ہیں۔ ترپتی (بے کھائے پیٹ بھرا ہُوا معلوم ہونا) تندرا (اُونگھ) ندرا ادھک (کثرتِ خواب) ستے مِتیہ (گیلا پن) گورو گاترتا (گرانیٔ بدن) آلسیہ (سُستی) مکھ مادُھریہ (مُنہ کا میٹھا ہونا) مکھ سراؤ (مُنہ میں سے رالیں بہنا) اُدگار (ڈکار) شلیشمو گرن (کف کا نکلنا) مل ادھک (کثرت سے پاخانہ آنا) کنٹھوپ لیپ (گلے میں کف کا رکا ہُوا معلوم ہونا) ولاس (کف کا اخراج) ہردے اُپ لیپ (ہردے میں کف کی رُکاوٹ) دھمنی پرتی چیے (نسوں میں گرانی) گل گنڈ (گلے میں

گانٹھ پڑ جانا۔ (گلہڑ) اتی ستھولیہ (کسی عضو کا نہائت موٹا ہو جانا) شیت
اگنا (قوت ہاضمہ کی کمزوری) اُدرد۔ شوتیا و بھاساتا (جسم کا سفید پڑ جانا)
شویت موتر نیتر ورچتو (پیشاب۔ آنکھ اور پاخانہ کا سفید ہو جانا)
یہ بیس قسم کی کف سے پیدا ہونے والی وُہ خرابیاں ہیں۔ جو عام طور پر
دیکھنے میں آتی ہیں۔ ورنہ کف سے پیدا ہونے والی خرابیوں کی اقسام
بے شمار ہوتی ہیں۔
مندرجہ بالا کف کی خرابیوں اور اُن خرابیوں میں جن کا نام نہیں لکھا گیا کف
کی طبعی حالت۔ خرابی سے پاک کف کے کرم اور علامات نیز جسم کے اُس
عضو کا ملاحظہ کر کے لائق وید کو چاہیئے۔ کہ بے جھجک ہو کر کف کی خرابی سمجھ لے

کف کی طبعی وغیرہ علامات چکناہٹ۔ سردی۔ سفیدی۔ مٹھاس
بھاری پن اور مندتا یہ کف کے آتم سروپ (طبعی حالتیں) ہیں۔
اس کف کی علامات اور کرم یہ ہوتے ہیں۔ کہ جسم کے اعضا میں داخل
ہو کر وہاں سفیدی۔ ٹھنڈک۔ کھجلی۔ ستھرتا۔ بھاری پن۔ چکناہٹ۔ جڑتا۔
سپتی۔ کلید۔ اُپ دیہہ۔ بندھ۔ میٹھا پن اور چرکارتو کر دیتا ہے۔ ان علامات
کے ہونے پر کف کو خراب سمجھنا چاہیئے۔

کف کی خرابی کا علاج کف کی خرابی میں کٹو۔ تکت۔ کسیلی۔ تیکھشن
گرم اور خشک چیزیں استعمال کرنی چاہئیں۔ یا کف کو دُور کرنے والے
سویدن۔ ومن۔ شرو ویرچن اور ویایام وغیرہ کے ذریعے مقدار اور وقت
کا لحاظ رکھ کر علاج کریں۔ کف کی خرابیوں میں ومن (قے) سب سے افضل
علاج ہے۔ ومن کارک (قے آور) دوائی آم آشے میں داخل ہو کر خراب شدہ

کف کو جڑ سے اُکھاڑ ڈالتی ہے۔ اور اس کف کے دُور ہو جانے سے سارے جسم کی کف کی اندرونی خرابیاں خود بخود دُور ہو جاتی ہیں۔ جیسے کھیت کے بندھ کے ٹوٹ جانے سے پانی کے نکل جانے کے سبب دھان وغیرہ کی زراعت خود بخود خشک ہو جاتی ہے۔

ادھیائے کا خاتمہ پہلے مرض کا پھر دوائی کا ملاحظہ کرنا چاہیئے۔ اور اِن دونوں پر بخوبی غور کر کے علاج شروع کرنا چاہیئے۔

دوائی اور اُس کے طریق استعمال کو جاننے والا جو وید مرض کی تشخیص کے بغیر علاج شروع کر دیتا ہے۔ وُہ کامیاب بھی ہو جاتا ہے۔ اور ناکامی بھی حاصل کر لیتا ہے۔

لیکن جو وید امراض کی اقسام۔ دوائی کے استعمال۔ دیش۔ کال اور مقدار کو جانتا ہے۔ وُہ یقینی طور پر کامیابی حاصل کر لیتا ہے۔

ادھیائے کا خلاصہ اس مہاروگ ادھیائے میں مہرشی پُنروسُو نے امراض کا مجموعہ۔ اُن کی پرکرتی۔ اُن کے مقامات۔ وِکار۔ دواؤں کی فضیلت امراض کی تفصیل۔ امراض کے اقسام۔ دوشوں کے مقامات۔ روگوں کے گُن۔ روگوں کی انیک قسمیں۔ الگ الگ دوشوں کی طبعی حالتیں۔ خراب شُدہ دوشوں کے کرم اور علامات۔ دوشوں کا الگ الگ علاج وغیرہ سب باتیں بیان کی ہیں۔

اکیسواں ادھیائے

بھگوان اتری کمار بولے۔ اب "اشٹونندتی ادھیائے" کی تفصیل بیان کرتے ہیں۔

آٹھ ننِدنیہ پُرش

اس شاستر میں جسم کے لحاظ سے آٹھ آدمی نندت سمجھے گئے ہیں۔ (۱) نہائت لمبے (۲) نہائت چھوٹے (۳) بہت بالوں والے (۴) بے بال (۵) نہائت کالے (۶) نہائت گورے (۷) نہائت موٹے اور (۸) نہائت لاغر

نہائت موٹے آدمی کے آٹھ عیوب

نہائت موٹے اور نہائت لاغر آدمی میں ذیل کے عیوب ہوتے ہیں۔ خصوصاً نہائت موٹے میں عموماً پائے جاتے ہیں۔ یعنی عُمر کا کم ہو جانا۔ بڑھاپا۔ اُپ رودھ۔ طاقتِ جماع میں کمی۔ کمزوری۔ بدبو۔ پسینے کی کثرت۔ کثرتِ گرسنگی اور کثرتِ پیاس۔

نہائت موٹاپے کی وجہ

بکثرت غذا کھانا میٹھی۔ ثقیل۔ سرد اور مرغن چیزیں بکثرت کھانا۔ ورزش نہ کرنا۔ دن میں سونا۔ عیش وعشرت میں پڑے رہنا اور تفکرات سے بالکل الگ رہنا نہائت موٹاپے کی وجوہات ہیں موٹاپے کا ایک اور باعث ماں باپ کا موٹا ہونا بھی ہے۔

موٹے آدمی کی میدا ہی بڑھتی جاتی ہے۔ اور دوسرے دھاتو نہیں بڑھتے اس لئے اُس کی عُمر کم ہوتی چلی جاتی ہے۔ نہائت شتھلتا۔ نزاکت۔ اور میدا کے بھاری ہونے کی وجہ سے بے وقت بڑھاپا آدباتا ہے۔ وین سے

کم ہونے اور میدا کی کثرت کے سبب جماع میں وقت ہوتی ہے۔ اور دھاتوؤں کے یکساں نہ ہونے کی وجہ سے کمزوری گھیرے رہتی ہے۔
میدا کے دوشوں ا. میدا کے خواص اور میدا کے پسینہ آور ہونے کی وجہ سے جسم میں سے بدبو آنے لگتی ہے۔
کف کے سنسرگ - ولاپن - کثرت اور محنت کے برداشت نہ ہو سکنے کی وجہ سے پسینہ بہت آتا ہے۔ قوت ہاضمہ کی تیزی اور گوشت میں وایو کی کثرت کے سبب سے بھوک اور پیاس بہت لگتی ہے۔
میدا کے بہت بڑھ جانے سے وایو کی آمدورفت کے راستے رک جاتے ہیں۔ اس لئے وہ عام طور پر گوشت کے اندر ہی گھومتی رہتی ہے۔ اور اپنی تیزی سے جٹھر اگنی (قوت ہاضمہ) کو دھونک کر تیز کرتی رہتی ہے اور غذا کو بھی خشک کر دیتی ہے۔ اسی لئے غذا جلد ہضم ہو جاتی ہے۔ اور کھانے کی خواہش پھر تازہ ہو جاتی ہے۔ اگر غذا کے ملنے میں کچھ دیر ہو جائے تو بے شمار قسم کے مہلک عارضے پیدا ہو جاتے ہیں۔ موٹے آدمی کے لئے اگنی اور وایو ہی خاص طور پر نقصان دہ ہوتی ہیں۔ یہ دونوں ہی موٹے آدمیوں کو اس طرح سے جلا دیتی ہیں۔ جیسے روشن آگ جنگل کو جلا دیتی ہے۔

میدا کے بکثرت بڑھ جانے کے عیوب

میدا کے بکثرت بڑھ جانے سے وات پت کف لیکایک مہلک خرابیوں کو پیدا کر کے شریر کا ناش کر دیتے ہیں۔ میدا اور مانس کے بکثرت بڑھ جانے سے آدمی کے چوتڑ - چھاتیاں - پیٹ اور پہلو بڑھ کر لٹک پڑتے ہیں۔ اس نامناسب موٹاپے کی وجہ سے ہی آدمی اتی ستھول کہلاتا ہے۔

اب نہائت لاغر شخص کے عیوب وغیرہ کا بیان کیا جاتا ہے۔

لاغری کے اسباب خشک غذا کا کھانا۔ فاقہ کشی۔ کم خوری۔ کریا[1] کا اتی یوگ۔ افسوس۔ حوائج ضروریہ کا روکنا۔ خشک چیزوں کا جسم پہ ملا۔ غسل نہ کرنا۔ طبعی لاغری۔ بڑھاپا۔ غصہ اور بیماری یہ لاغری کے اسباب ہیں

لاغر آدمی کی برداشت سے بڑھ کر کام ورزش۔ بھوک سے زیادہ کھالینا۔ بھوک۔ پیاس۔ نشیلی چیزوں کا کھالینا۔ سردی۔ گرمی اور جماع لاغر آدمی سے برداشت نہیں کئے جا سکتے۔

لاغر شخص کو ہونے والی امراض تلی۔ کھانسی۔ دق۔ دمہ۔ گلم۔ بواسیر امراض شکم اور گرہنی روگ لاغر شخص کو عموماً ہو جاتے ہیں۔

لاغری کی علامات لاغر شخص کے چوتڑ۔ پیٹ اور گردن سوکھ جاتے ہیں۔ جسم پر رگوں اور نسوں کا جال نمایاں ہو جاتا ہے۔ بدن پہ ماس کا نام تک نہیں رہتا۔ صرف ہڈیاں اور چمڑا ہی رہ جاتا ہے۔ اور ہڈی وسندھیوں کے جوڑ بہت موٹے ہو جاتے ہیں۔

نہائت موٹا اور نہائت لاغر دونو آدمی ہمیشہ ہی بیمار رہتے ہیں۔ ان میں سے موٹے کو لاغر کرنے والی اور لاغر کو موٹا کرنے والی دوائیں دینی چاہئیں موٹاپے اور لاغری دونو میں سے لاغری اچھی ہے۔ اگرچہ اِن کے کام یکساں ہیں۔ اور دونو ہی بیماریوں میں گھرے رہتے ہیں۔ لیکن بیماری کے وقت موٹے آدمی کو زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔

اعتدال کی علامات جس کا گوشت معتدل مقدار والا ہے۔ یعنی نہ بہت

---

[1] یعنی وِمن وریچن وغیرہ کریاؤں کا کافی سے زیادہ عمل میں لانا۔

موٹا اور نہ بہت پتلا۔ جس کا قد درمیانہ درجے کا ہے۔ اُسکی سب اندریاں
مضبوط ہوتی ہیں۔ اس لئے اُس کی طاقت نہیں گھٹتی۔ جو بھوک۔ پیاس
اور دھوپ کو سہ سکتا ہے۔ جو سردی اور محنت طلب کاموں کو سہار
سکتا ہے۔ جس کی قوّت ہاضمہ اور جٹھراگنی معتدل ہے۔ وہی سمان مانس
(اعتدال والا) کہلانے کا مستحق ہے۔

موٹے آدمیوں کو لاغر کرنے کے لئے ثقیل اور اپ ترپن (کم خوراک) اچھی
ہے۔ اور لاغر آدمیوں کو موٹا کرنے کے واسطے ہلکی اور سن ترپن (شکم سیر)
چیزیں دینی چاہئیں۔

موٹے آدمیوں کا علاج موٹے آدمی کو لاغر کرنے کے لئے وات ناشک
نیز کف اور میدا کو دُور کرنے والی غذائیں۔ خشک۔ گرم اور تیز وستی اور
خشک اُدورتن استعمال میں لانے چاہئیں۔ گلو اور ناگر موتھا کا کاڑھا
یا ترپھلے کا کاڑھا یا تکّر اور ارشٹ یا شہد یا واوڑنگ۔ سونٹھ۔ جو کھار۔
لوہ چُورن۔ شہد۔ جو اور آملے کا استعمال مفید ہے۔

یا بلو آدی پنچ مول کے کاڑھے میں شہد ملاکر پلانا چاہیئے۔ یا شلاجیت
اور ارنی کا رس ملاکر پینا بھی مفید ہے۔

پرساتکا۔ پرنگو۔ سوانکھیا۔ یوکا۔ جو جوار۔ کودوں۔ مُونگ۔ کُلتھی۔ موٹھ اور
ارہر کو پٹول یا آملے کے رس کے ساتھ دیں۔ اور اوپر سے شہد
ملا ہؤا پانی پلائیں۔

نہایت موٹاپے کو دُور کرنے کے لئے میدا ناشک۔ مانس ناشک اور
کف ناشک ارشٹ کا انوپان کرنا بہت اچھا ہے۔

اگر موٹاپا دُور کرنے کی خواہش ہو۔ تو بیداری۔ جماع۔ ورزش اور تفکرات کو رفتہ رفتہ بڑھا دیں۔

لاغری کا علاج نیند۔ خوشی۔ آرام دِہ نشستگاہ۔ آرام دہ بستر۔ دِلی تسکین۔ اطمینان۔ بے فکری۔ ترکِ جماع۔ ترکِ محنت۔ خوش کرنے والی چیزوں اور آدمیوں کا دیکھنا۔ تازہ اناج۔ تازہ شراب۔ گرامیہ۔ انوپ۔ اور اُودک جانوروں اور پرندوں کے گوشتوں کے رس۔ خوش ذائقہ پکا ہُوا گوشت۔ دہی۔ گھی۔ دُودھ۔ گنّا۔ شالی چاول۔ اُرد۔ گیہوں۔ گُڑ۔ کھانڈ۔ شکر مصری۔ مرغن اور شیریں دستی۔ تیل کی دائمی مالش۔ مرغن اُدورتن۔ غسل کرنا۔ چندن لگانا۔ پھُول مالا پہننا۔ صاف کپڑے پہننا۔ ٹھیک موقعے پر ومن وریچن کے ذریعے اندرونی صفائی کرنا۔ رسائن اور مقوی ادویات کا استعمال۔ یہ سب لاغری کو دُور کر دیتے ہیں۔ کاموں کے کرنے میں متفکر نہ ہونا۔ مرغن اشیائ کا کھانا اور نیند بھر کر سونا آدمی کو سئور کی مانند دن بدن موٹا کرتا جاتا ہے۔

نیند کی وجہ جب من تھک جاتا ہے۔ تب کرم اندریاں بھی تھک کر اپنے کاموں کو چھوڑ دیتی ہیں۔ اور فوراً نیند آجاتی ہے۔

نیند کے کام سُکھ۔ دُکھ۔ موٹاپا۔ لاغری۔ طاقت۔ کمزوری۔ وِرِشتا کلیوتا۔ گیان۔ اگیان۔ اور زندگی و موت یہ سب نیند پر انحصار رکھتے ہیں۔

اَیکت نیند بے وقت۔ اندازے سے زیادہ اور بالکل نہ سونا آدمی کے سُکھ اور عُمر کو اِس طرح ضائع کر دیتا ہے۔ جیسے رات کا اُشٹا کال بزودی گذر جاتا ہے۔

اُچیت نیند کے فوائد اِسی نیند کا باطریقہ سیون کرنا طویل العُمری اور

صحت کو اس طرح سے بڑھا دیتا ہے۔ جیسے یوگی کے پاس سدھی کے ذریعہ سے ستیہ بدھی چلی آتی ہے۔

دن کا سونا گیت گانے۔ پڑھنے۔ شراب پینے۔ جماع کرنے۔ محنت طلب کام انجام دینے۔ بوجھ ڈھونے اور سفر کرنے سے تھک جانے والے اشخاص۔ نیز اجیرن کے بیمار۔ کھیت روگی۔ کھین روگی۔ بڈھے۔ بچے۔ کمزور۔ پیاسے۔ اتی سار سے تنگ آئے ہوئے۔ مریض شول۔ دمہ کے مریض۔ ہکا روگی۔ لاغر۔ گرے ہوئے۔ چوٹ کھائے ہوئے۔ امنت سواری پر چڑھنے اور رات بھر جاگنے سے تھک جانے والے۔ نیز غصہ۔ افسوس اور خوف سے مضمحل ہونے والے اور دن کے سونے کے عادی اشخاص کے لئے دن میں سونے کی عام اجازت ہے۔

دن میں سونے سے مندرجہ بالا اشخاص کے دھاتو یکساں ہو جاتے ہیں۔ طاقت بڑھتی ہے۔ کف اعضائے بدن کو تروتازہ کرتا ہے۔ اور عمر بھی لمبی ہو جاتی ہے۔ گرکھم رتو کے آوان کال میں چونکہ جسم روکھا ہو جاتا ہے۔ وایو بڑھ جاتی ہے۔ اور راتیں چھوٹی ہو جاتی ہیں۔ اسلئے دن میں سونا مفید ہوتا ہے گرکھم کے سوا دیگر موسموں میں دن کے سونے سے کف اور پت خراب ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ان موسموں میں دن کے سونے سے پرہیز کرنا چاہئیے

ان اشخاص کی تفصیل جنہیں دن میں سونا منع ہے میدا والے۔ ہمیشہ مرغن چیزوں کے کھانے والے۔ کف پرکرتی والے۔ کف روگی اور دوشی وش کے ستائے ہوئے اشخاص کو دن کا سونا بلکل منع ہے۔

دن میں سونے کی خرابیاں ہلیمک۔ دردِ سر۔ ستمتا۔ گرانی بدن۔

اعضا شکنی۔ اگنی ناش (ضعفِ ہضم)۔ ہر دسے پر لیپ۔ سوج۔ اروچی۔ ہرلاّس۔ پینس (بگڑا ہوا زکام)۔ اردھا و بھیدک۔ پتّی۔ پھنسی۔ پڑکا۔ کھجلی۔ اُونگھ۔ کھانسی۔ امراضِ گلو۔ ضعفِ حافظہ۔ انتشارِ عقل۔ سر و تا اور دودھ۔ بخار۔ اعضائے بدن میں کمزوری اور وِش ویگ کی پرورتی وغیرہ امراض دن میں سونے سے پیدا ہو جاتے ہیں۔ اسلئے یہ سوچ کر دن میں سونا چاہیئے کہ دن کا سونا کس کے لئے مفید ہے اور کس کیلئے مضرّ ہے۔

رات کا جاگنا خشکی پیدا کرتا ہے۔ اور دن کے سونے سے سنگدھتا آتی ہے بیٹھے بیٹھے سونے سے نہ خشکی ہوتی ہے اور نہ سنگدھتا۔

جسم کی پرورش کے لئے جسطرح کھانا ضروری ہے۔ ویسے ہی نیند بھی ضروری چیز ہے۔ موٹاپے اور لاغری دونوں ہی میں غذا اور نیند دونوں ہی خاص علاج ہیں۔

نیند کے نشٹ ہو جانے کا علاج مالش۔ اُتسادن۔ غسل۔ گرامیہ آنوپ اور اودک پشو پکھشیوں کے گوشت کا مانس رس پینا۔ شالی چاول۔ دہی۔ دودھ۔ سنیہ اور شراب کا استعمال۔ خوش رہنا۔ مفرح خوشبویات سونگھنا۔ دِل پسند راگ سُننا۔ ٹانگیں دبوانا۔ نیتر سن ترپن۔ سر پر لیپ کرنا آرام دہ مکان اور ٹھیک وقت پر سونا۔ یہ تدابیر اس وقت عمل میں لانی چاہئیں جبکہ بیماری کی وجہ سے یا کسی اور سبب سے نیند نہ آتی ہو۔ ایسا کرنے سے نیند آنے لگ جاتی ہے۔

نیند اُڑ جانے کی وجوہات کائے وریچن۔ شرو وریچن۔ ومن۔ خوف۔ فکر۔ غصہ۔ دہوم پان۔ جماع۔ فصد کھلوانا۔ فاقہ۔ تکلیف دہ بستر۔

ستوگن کی کثرت اور تموگن کی کمی یہ اسباب آئی ہوئی نیند کو بھی بھگا دیتے ہیں اور ان سب کو نیند کے ناش ہونے کا باعث سمجھنا چاہیئے۔ نیز بیتھا کاریہ عمر۔ وقت۔ خرابی۔ پرکرتی اور وایو کو بھی۔

ادھیائے کا خاتمہ نیند کئی قسم کی ہوتی ہے۔ جیسے تموگنی۔ کف سے پیدا ہونے والی۔ من اور جسم کے تھکنے سے آنے والی۔ آگنشک روگ کسی ویادھی یا رات کے پربھاؤ کی وجہ سے آنے والی۔

ان میں سے رات کے پربھاؤ کی وجہ سے آنے والی نیند کو بھوت دھاتری (یعنی جانداروں کے پالنے والی) کہتے ہیں۔ تموگن سے پیدا ہونے والی کو اگھ مول (پاپوں کی جڑھ) کہتے ہیں۔ اور کسی اور وجہ سے پیدا ہونے والی کو ویادھی اُپتن یعنی بیماریوں سے پیدا ہونے والی۔

ادھیائے کا خلاصہ بھگوان پُنروسو نے اشٹ نندتی ادھیائے میں نندت شخصوں خصوصاً دو نندنیہ۔ پُرشوں کی نندا کے کارن۔ دوش۔ علاج۔ نیند کے یوگیہ پُرش۔ نیند کا وقت۔ نیند کے ایوگیہ پرش۔ بے وقت نیند کثرت خواب اور نیند کے اُڑ جانے کا علاج۔ نیند کی قسمیں اور نیند کی پیدائش کے اسباب کا بیان کیا گیا ہے۔

بائیسواں ادھیائے

بھگوان اتری کمار بولے۔ کہ اب لنگھن ورنگھن ادھیائے کا بیان کرتے ہیں۔

جو شخص لنگھن۔ ورنگھن۔ روکھشن۔ سنیہن۔ سویدن اور ستمبھن کے ٹھیک اوقات جانتا ہے۔ وہی اچھا بھشگ کہلاتا ہے۔

اگنی ویش کا سوال یہ سُن کر اگنی ویش بولا۔ لنگھن کیا ہوتا ہے؟ اور کیسے دیا جاتا ہے۔ ورنگھن کیا ہے اور کون اُس کے لائق ہے؟ روکھشن کیا ہے۔ اور کون اس کے قابل ہے؟ ستمبھن کیا ہے۔ اور ستمبھن کے لائق کون ہے؟ سنیہن کیا ہے اور کون اُس کے قابل ہے؟ سویدن کیا ہے اور کون اُس کے لائق ہے؟ یہ باتیں ہمیں مفصل طور پر بتائیں۔ کیونکہ اِن چھیوں کرموں کے ٹھیک یوگ۔ ایوگ اور اتی یوگ کی علامات آپ ہی بیان کر سکتے ہیں۔

اتری کمار کا جواب بھگوان پنر وسو نے جواب دیا۔ جو جسم میں کمی پیدا کرتا ہے۔ اُسے لنگھن کہتے ہیں۔ جو جسم کو موٹا کرتا ہے۔ ورنگھن کہلاتا ہے۔ جو جسم میں رکھاوٹ۔ کھردراپن اور وشدتا پیدا کرتا ہے۔ اُسے روکھشن کہتے ہیں۔ جو جسم میں چکناہٹ۔ ابھشیند۔ ملائمت اور کلید کرتا ہے۔ وہ سنیہن کہلاتا ہے۔ جو ستمبھتا اور شیت کا ناش کرتا ہے۔ اور جس سے پسینہ آتا ہے۔ اُسے سویدن کہتے ہیں۔ جو حرکت والی۔ چلنے والی اور رقیق چیزوں کو گاڑھا کرتا ہے۔ اُسے ستمبھن کہتے ہیں۔

لنگھن چیزوں کے خواص جو چیزیں ہلکی۔ گرم۔ تیز۔ وشد۔ روکھی لطیف۔ کھر۔ سر اور عموماً سخت ہوتی ہیں۔ وہ لنگھن چیزیں کہلاتی ہیں۔

ورنگھن چیزوں کے خواص جو چیزیں بھدی۔ سرد۔ نرم اثر۔ چکنی گاڑھی۔ لطیف اور چھل ہوتی ہیں۔ نیز مند اور ستھر ہوتی ہیں۔ وہ چیزیں ورنگھن کہلاتی ہیں۔

روکھشن چیزوں کے خواص جو چیزیں روکھی۔ ہلکی۔ کھُر۔ تیز۔ گرم۔ ستھر اور اچھل اور عموماً سخت ہوں۔ وہ روکھشن کہلاتی ہیں۔

سنیہن چیزوں کے خواص جو چیزیں رقیق۔ لطیف۔ سَر۔ مرغن۔ پچھل۔ بھاری۔ سرد اور عموماً مند اور نرم اثر ہوتی ہیں۔ اُنہیں سنیہن کہتے ہیں۔

سویدن چیزوں کے خواص جو چیزیں گرم۔ تیز۔ سَر۔ مرغن۔ روکھی لطیف۔ رقیق۔ ستھر اور عموماً بھاری ہوتی ہیں۔ وہ سویدن کہلاتی ہیں۔

ستمبھن چیزوں کے خواص جو چیزیں سرد۔ مند۔ نرم اثر۔ روکھی۔ لطیف۔ رقیق۔ سَر اور عموماً ہلکی ہوتی ہیں۔ اُنہیں ستمبھن کہتے ہیں۔

لنگھن کرم چاروں قسم کے سنشودھن (قے۔ دست۔ شرو ویرچن اور وستی کرم) پیاس۔ وایو۔ دھوپ۔ پاچن۔ فاقہ کشی اور ورزش کو لنگھن کرم کہتے ہیں۔

سنشودہن کے ذریعے لنگھن کے قابل اشخاص جن شخصوں میں کف۔ پت رکت اور مل بکثرت ہو۔ جن کا وایو خراب ہو۔ جن کا جسم بڑا ہو۔ اور جو طاقت ور ہوں۔ وہ سب سنشودھن کے ذریعے لنگھن کرانے کے قابل ہوتے ہیں۔

پاچن کے ذریعے لنگھن کے قابل اشخاص جن کی بیماری اوسط درجہ کی ہو۔ اور کف و پت سے پیدا ہوئی ہو نیز قے۔ اتیسار۔ ہردے روگ وِسوچکا۔ السک۔ بخار۔ بِنبدھ۔ گورَو۔ اُدگار۔ ہرلاس اور اروچی وغیرہ بیماریوں کے مریضوں کو پاچن کے ذریعے لنگھن کرانا چاہیئے۔

اُپواس (فاقہ کشی) کے ذریعے لنگھن کے قابل اشخاص
جب مندرجہ بالا امراض کمزور سے ہوں تب انہیں پیاس روک کر اور فاقہ کشی سے مغلوب کرنا چاہیئے۔

اوسط درجے کی بیماریوں کا علاج
اوسط درجے کی بیماریونکو ورزش دھوپ اور وایو کے ذریعے شانت کرنا چاہیئے۔ اور طاقتور مریض کو اگر یہی بیماریاں کمزور سی ہوں۔ تو آسانی سے شانت ہو جاتی ہیں۔

ششر رتو میں لنگھن کے قابل اشخاص
جن شخصوں کو چمڑے کی بیماریاں ہیں۔ جو پرمیہہ روگی ہیں۔ اور جو سگندھ۔ ابھشیندی اور ستھول ہیں۔ ایسے ہی جو وات روگی ہیں۔ اُنہیں ششر رتو میں لنگھن دینا مفید ہوتا ہے۔

ورنگھن گوشت
اُن ہرنوں۔ مچھلیوں اور پرندوں کا گوشت ورنگھن ہوتا ہے۔ جو زہر میں بجھے تیروں سے نہ مارے جائیں۔ جنہیں کوئی بیماری نہ ہو۔ اور جو آزاد پھرتے ہوں۔

ورنگھن کے قابل مریض
کھین روگی۔ کھیئت روگی۔ لاغر۔ بوڑھے۔ کمزور ہر روز سفر کرنے والے۔ ہر روز جماع کرنے والے اور شرابخور ورنگھن کے قابل ہوتے ہیں۔ ورنگھن گرمیم رتو میں بھی دیا جاتا ہے۔

گوشت کے ذریعے ورنگھن کے لائق بیماریاں
جو شخص سوکھے۔ بواسیر اور گرہنی وغیرہ سے تکلیف اُٹھا رہے ہیں۔ اور بیماری کی وجہ سے لاغر ہو رہے ہیں۔ ان کے لیئے گوشت خور جانوروں کا رس ورنگھن اور لگھو ہوتا ہے۔

ہر ایک کے لیئے مفید ورنگھن کرم
نہانا۔ اُتسادن۔ سونا۔ مدھو۔ سنیہن وستی۔ کھانڈ۔ دودھ اور گھی یہ چیزیں سب کیلیئے ورنگھن کرنیوالی ہیں۔

روکھشن کرنے والے کرم کڑوی تیکھی اور کسیلی چیزوں کا کھانا۔ جماع میں بے قاعدگی۔ کھلی تِل کے لڈو۔ تگر اور شہد یہ سب چیزیں روکھشن کرتی ہیں۔

روکھشن کے قابل بیماریاں وُہ روگ جن میں کف اور سر دبکثرت ہوتا ہے۔ جن میں وات وغیرہ دوش بہُت بڑھ گئے ہیں۔ مرم ستھانوں کے روگ اور اُروستمبھ کے روگ روکھشن کے قابل ہوتے ہیں۔

اتنا کہہ کر بھگوان اُتری کمار بولے۔ کہ سنیہہ کی اقسام اور سنیہہ کے قابل اشخاص۔ سویدن کی اقسام اور سویدن کے قابل اشخاص کی تفصیل میں نے سنیہن ادھیائے اور سویدن ادھیائے میں بیان کردی ہے۔

ستمبھن چیزوں کا بیان رقیق۔ تنو۔ سرد۔ سرد تاثیر والی۔ مزیدار تکت اور کسیلی چیزیں ستمبھن کرتی ہیں۔

ستمبھن کے قابل مریض جو مریض پت۔ کھشار اور اگنی کے جلائے ہوئے ہیں۔ جو وَمن اور اتی سار سے تکلیف اُٹھا رہے ہیں۔ جو زہر اور سویدن کے اتی یوگ سے عاجز آئے ہوئے ہیں۔ ایسے ہی دیگر مریض بھی ستمبھن کے قابل ہوتے ہیں۔

ٹھیک لنگھن کی علامات باد مخالف۔ پیشاب اور پاخانہ اچھی طرح سے خارج ہوجائیں۔ جسم ہلکا ہوجائے۔ ہردا۔ ڈکار گلا اور منہ صاف ہوجائے پسینہ آئے۔ بھُوک بڑھ جائے۔ اور پیاس لگے۔ کھانے کی خواہش پیدا ہوجائے۔ اور انتر آتما دُکھا ہین ہوجائے۔ تو سمجھ لو۔ کہ لنگھن ٹھیک ہُوا ہے۔

اتی لنگھن کی علامات ہڈی کے جوڑوں میں پھٹنے کی سی تکلیف ہو۔

انگڑائیاں آئیں۔ کھانسی ہو منہہ سوکھے۔ بھوک گھٹ جائے۔ کھانے کی خواہش نہ رہے۔ پیاس لگے۔ کان اور آنکھیں کمزور ہو جائیں۔ من پریشان ہو جائے بار بار ڈکار آئیں۔ ہردے کا موہ اور جٹھراگنی و طاقت زائل ہو جائے۔ تو اتی لنگھن سمجھنا چاہیئے۔

ٹھیک ورنگھن کی علامات ٹھیک ورنگھن ہونے کی حالت میں جسم طاقتور اور مضبوط ہو جاتا ہے۔ لاغری دُور ہو جاتی ہے۔ اور اتی ورنگھن کی حالت میں جسم بہت موٹا ہو جاتا ہے۔

ٹھیک روکھشن کی علامات ٹھیک لنگھن اور اتی لنگھن کی جو علامات بیان کی گئی ہیں۔ وہ ٹھیک روکھشن اور اتی روکھشن کی بھی سمجھنی چاہیئں۔

ٹھیک ستمبھن کی علامات طاقت کا حصول اور خرابیوں کا دور ہو جانا ٹھیک ستمبھن کی علامتیں ہیں۔

اتی ستمبھن کی علامات بدن کا کالا پڑ جانا۔ گاتریں جکڑاہٹ۔ اُدویگ ہنو گرہ۔ ہردے کا رُکنا اور پاخانہ کا رُک جانا اتی ستمبھن کی علامات ہیں۔

یہ سمیک کرموں کا بیان ہے۔ اِن کی ادویات اور دھاتوؤں کی اشانتی اور زیادتی کا بیان بھی اُوپر ہی کر دیا گیا ہے۔ تمام بیماریوں کا چھ قسم کا علاج بھی لکھا گیا ہے۔ ان تمام معالجات کا استعمال۔ مقدار اور وقت کا لحاظ رکھ کر کرنا چاہیئے۔ ایسا کرنے سے قابلِ علاج بیماریاں آسانی سے دُور ہو جاتی ہیں۔

ادھیائے کا خلاصہ اِس ادھیائے میں اگنی ویش کے سوال کے جواب میں بھگوان اتری کمار نے بیان کیا ہے۔ کہ تینوں دوشوں کے

مختلف سنسرگوں کی وجہ سے علاج بھی کئی قسم کا ہوتا ہے۔ جیسے اگر وات اور پت کے ملنے سے کوئی خرابی ہو۔ تو وات اور پت ناشک دونو قسم کی دوائیں ملا کر دینا چاہیئے۔

جس طرح وات۔ پت اور کف اپنی تثلیث کو نہیں چھوڑتے۔ اسی طرح لنگھن وغیرہ کرم بھی اپنی تسدلیس کو نہیں چھوڑتے۔ یہ سب باتیں اس ادھیائے میں بیان کی گئی ہیں +

تیئسواں ادھیائے

پھر بھگوان اتری کمار بولے۔ اب سنترپن ادھیائے کی تفصیل بیان کی جائیگی:

جو شخص مرغن۔ شیریں۔ ثقیل اور لیسدار چیزوں کا استعمال رکھتا ہے۔ نیا اناج۔ نئی شراب۔ خشکی اور تری کے جانوروں کے گوشت۔ دودھ۔ گڑ کی بنی چیزیں نیز دیگر مقوّی غذائیں بکثرت کھاتا ہے۔ اور ورزش سے نفرت رکھ کر دن کو سویا کرتا ہے۔ پلنگ پر پڑا رہتا ہے۔ یا سکھ آسنوں پر بیٹھا رہتا ہے۔ اُسے سنترپن سے پیدا ہونے والی بیماریاں ہوجاتی ہیں۔

سنترپن سے پیدا ہونیوالی بیماریاں پریہہ۔ کھجلی۔ ٹرکا۔ پتّی۔ پانڈوروگ۔ بخار۔ کوڑھ۔ آم دوش۔ مُوتر کرچھر۔ اروچی۔ اونگھ۔ کلیوتا۔ کثرت فربہی۔ کاہلی۔ گرانی بدن۔ اندرے سروتوں کا اوردھ۔ بدھی کا موہ۔ پرمیلک۔ شوپھ اور اسی طرح کی اور بھی بہت سی بیماریاں اُس شخص کو آگھیرتی ہیں۔ جو بہت جلد اِن کا علاج نہیں کرتا۔

ایسے اشخاص کے لئے قے۔ دست۔ فصد کھلوانا۔ ورزش۔ فاقہ کشی دھوم پان پسینہ لینا۔ ہڑ اور شہد کا استعمال خشک چیزوں کا کھانا۔ ایسے ہی کنڈو اور کوڑھ کو دُور کرنے والے چُورن اور لیپ مفید ہوتے ہیں۔

موہ وغیرہ کے دُور کرنیوالا کاڑھا ترپھلا۔ املتاس۔ پاٹھا۔ سپت پرن اندر جَو۔ موتھا۔ نیم اور راڑا لیکر ان میں پانی ڈال کر جوش دے لیں۔ اور پھر اُسے چھان کر پی لیں۔

مقدار اور وقت کے مناسب اس کاڑھے کا استعمال کرنے سے سنترپن کی وجہ سے پیدا ہونیوالی موہ وغیرہ بیماریاں ضروری طور پر دُور ہو جاتی ہیں۔

چمڑے کی خرابی کو دُور کرنے والا کاڑھا موتھا۔ املتاس۔ پاٹھا۔ ترپھلا۔ دیودارو۔ گوکھرو۔ خیر۔ نیم۔ ہلدی اور کڑا سک لیکر ان کا کاڑھا بنا کے جو شخص دوشوں کے موافق ہر روز صبح کے وقت پیتا ہے۔ اُسکے سنترپن سے پیدا ہونے والے سب دوش دُور ہو جاتے ہیں۔

انہی دواؤں کو تیل میں ملا کر اُبٹنا کرنے سے گھسنے سے یا ان دواؤں کے کاڑھے میں پانی ملا کر سنان کرنیسے سنترپن کی وجہ سے پیدا ہونے والے چمڑے کے تمام دوش شانت ہو جاتے ہیں۔

پیشاب کی خرابی کو دُور کرنیوالا کاڑھا کوٹھ۔ گومیدک۔ ہینگ۔ بگلے کی ہڈی۔ تریکٹا۔ بچ۔ اڑو چھوٹی الائچی۔ گوکھرو۔ خراسانی اجوائن اور پاکھان بھید ان ادویات کو لسی یا دہی کے مٹھے یا بیر کے کاڑھے کے ساتھ استعمال کریں تو موتر کرچھر اور پرمیہہ دُور ہو جاتے ہیں۔

پرمیہہ وغیرہ کو دُور کرنے والا کاڑھا دہی کی لسی۔ ہرڑ۔ ترپھلا اور اشٹ

کے استعمال سے پرمیہہ وغیرہ بیماریاں دُور ہو جاتی ہیں۔

سونٹھ۔مرچ۔پیپل۔ترپھلا۔شہد۔واوڑنگ۔اجمود۔جَو کے ستو۔گھی اور اگر کا پانی (لوہودک) سب کو ملا کر استعمال کرنے سے سنترپن سے پیدا ہونے والی بیماریاں شانت ہو جاتی ہیں۔

دیگر ادویات ترکٹا۔واوڑنگ۔سُہانجنے کے بیج۔ترپھلا۔کُٹکی۔کٹیری۔ہردو۔ہلدی ہردو۔پاٹھ۔اتیس۔شال پرنی۔ہینگ۔کیوک کی جڑھ۔اجوائن۔دھنیا۔چیتا۔سونچر نمک۔کالا زیرہ اور ہاڑ بیر۔ان سب کا سفوف بنالیں۔اس سفوف میں اسی کے ہموزن تیل۔گھی اور شہد ملائیں۔اور سب کے سولہ گُنے جَو کے ستو ملا کر کھانے سے سنترپن سے پیدا ہونے والے پرمیہہ۔سُوڑھ وات۔کوڑھ۔بواسیر۔کاملا۔تلی۔پانڈو روگ۔سوج۔مُوتر کرچھر۔اروچی۔ہردید روگ۔راج یکھیما۔کھانسی۔دمہ۔گل گرہ۔کرمی روگ۔گرہنی دوش۔برص اور کثرت فربہی وغیرہ امراض دُور ہو جاتے ہیں۔اگنی سندیپن ہوتی ہے۔حافظہ اور بُدھی بڑھ جاتی ہے۔

جو شخص ہمیشہ ورزش کرتا ہے۔پہلے کھانے کے ہضم ہو جانے کے بعد دُوسرا کھانا کھاتا ہے۔اور جَو اور گیہوں کی غذا کھاتا ہے۔وُہ دوشوں سے مخلصی پا کر کثرت فربہی سے بھی چھٹکارا پا لیتا ہے۔

سنترپن سے پیدا ہونے والی بیماریوں اور اُن کے معالجات کا ذکر ہو چکا ہے۔اب اپ ترپن (فاقے) سے پیدا ہونے والی بیماریوں اور اُنکے معالجات کا بیان کیا جاتا ہے۔

اپ ترپن سے جٹھر اگنی۔طاقت۔رنگت۔اوج۔منی۔گوشت اور پُرشارتھ

کم ہو جاتا ہے۔ کھانسی۔ بخار۔ الو بندھ۔ پارشو شول۔ اروچی۔ بہرہ پن۔ مرگی۔ پرلاپ۔ ہردے ویدن۔ پاخانہ اور پیشاب کا رک جانا۔ جنگھا۔ ارو اور ترک میں تکلیف۔ پوروں اور ہڈیوں کے جوڑوں میں بھیدن اور دیگر واتج بیماریاں نیز اردھو وات روگ پیدا ہو جاتے ہیں۔

ان بیماریوں میں سنترپن دوائیں دینی چاہئیں۔ نیز حسب طاقت سنترپن دواؤں کا باقاعدہ استعمال بھی مفید ہوتا ہے۔ کھے روگ کا نیا مریض سنترپن سے جلدی ہی طاقت حاصل کر لیتا ہے۔ لیکن کھے روگ کے پرانے بیمار کو سنترپن ادویات کا مستقل طور پر باقاعدہ استعمال کرنا چاہیئے۔

بہت پرانی بیماریوں میں جسم۔ اگنی۔ دوش۔ دوائی مقدار اور وقت کا لحاظ رکھ کر آہستہ آہستہ سنترپن دواؤں کا ابھیاس کریں۔

ایسے مریض کے لئے بانس رس۔ دودھ۔ گھی۔ سنان۔ وستی کرم۔ مالش نیز اور ترپن کرنے والی چیزیں مفید ہیں۔

اب ان سنترپنوں کا بیان کیا جاتا ہے۔ جو بخار۔ کھانسی۔ کرش۔ موتر کرچھر۔ پیاس اور اردھو وات کے مریضوں کے لئے مفید ہوتے ہیں۔

پشٹی کارک منتھ شکر۔ پپلا مول۔ گھی اور شہد ہموزن لیکر اور انہیں دوگنے ستو ملا کر منتھ بنا لیں۔ یہ منتھ نہایت پشٹی دینے والا ہے۔

ستو۔ شہد اور شکر کا کھانا ادھو وایو۔ مل۔ موتر۔ کف اور پت کو ٹھیک رستے پر لے جاتا ہے۔

موتر کرچھر کے دور کرنے والا ترپن راو۔ ستو۔ گھی۔ دودھی منڈ اور کھٹی کانجی کا ترپن پینے سے موتر کرچھر اور اداورت روگوں کو آرام ہو جاتا ہے۔

مدھیہ کی خرابی کو دُور کرنے والا ترپن کھجور، کشمش۔ ورکھشا مل۔ املی انار۔ فالسے اور آملے کا ترپن مدھیہ وکاروں کے لئے نہائت مفید چیز ہے۔

طاقت اور خوبصورتی بڑھانے والا ترپن میٹھی اور کھٹی چیزیں لیکر پانی میں ملائیں۔ اور اس میں گھی ملالیں۔ یا نہ ملائیں۔ یہ ترپن طاقت خوبصورتی اور خوبصورتی کو بڑھا دیتا ہے۔

ادھیائے کا خلاصہ اس ادھیائے میں سنترپن اور اپترپن سے پیدا ہونے والی بیماریاں اور اُن کے معالجات بیان کئے گئے ہیں ÷

چوبیسواں ادھیائے

بھگوان اتری کمار بولے۔ اب ودھی شونت ادھیائے کا بیان کیا جاتا ہے۔

صاف خون جو شخص مُلک۔ وقت اور طبیعت کے موافق طرز معاشرت رکھتے ہیں۔ اُن کا خون صاف پیدا ہوتا ہے۔ اور وہی صاف خون طاقت خوبصورتی اور عمر کو بڑھا دیتا ہے۔ پران بھی خون ہی کا انوگمن کرتے ہیں۔

فسادِ خون کے بواعث خراب نیز بہت تیز اور گرم چیزوں کے کھانے شراب پینے۔ نہائت نمکین۔ کھاری۔ کھٹی اور کڑوی چیزوں کے کھانے۔ کلتھی۔ اُرد۔ چولا۔ تل اور تیل کے کھانے۔ پنڈالو مُولی وغیرہ کند اور ہر قسم کا سبز ساگ بکثرت کھانے۔ تری خشکی۔ پہاڑ اور پرسہ کے جانوروں اور پرندوں کا گوشت بکثرت کھانے۔ دہی۔ کھٹائی اور دہی کا مٹھا ملی ہوئی چیزوں کے کھانے۔ شراب اور سوویرے کے استعمال کرنے متضاد۔ اُپ کلپن اور سڑے

ہوئے اناج کے کھانے۔ رقیق چکنی اور ثقیل چیزوں کو کھا کر دن میں سو رہنے۔ بکثرت غذا کھانے۔ نہائت غصّہ کرنے۔ دہوپ اور آگ کے تاپنے سے تے کو روکنے۔ وقت پر فصد نہ کھلوانے۔ محنت کرتے وقت چوٹ سنتاپ اور بدہضمی میں کھانا کھانے نیز سرد کال کے سوبھاؤ سے خون خراب ہو جاتا ہے

خراب خون کی خرابیاں خراب خون سے بیشمار بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ جیسے مُکھ پاک۔ امراضِ چشم۔ گھران دُرگندھی۔ مُکھ دُرگندھی۔ گلم روگ اُپ کش۔ وِسرپ۔ رکت پت۔ پرمیلکا۔ وِدردھی۔ رکت میہہ۔ پردر۔ وات رکت وِدَرنت۔ اگنی ناش۔ پپاسا۔ گرانیٔ بدن۔ سنتاپ۔ سخت کمزوری۔ اروچی۔ دردِ سر۔ کھائے پیئے کا نہ پکنا۔ تیز اور کھٹے ڈکار۔ کلانتی۔ کرودھ کی زیادتی۔ پریشانیٔ خیال۔ مُنہہ کا کھاری پن۔ پسینہ۔ جسم کی بدبو۔ مدا یتہ۔ لرزہ۔ سُور بھنگ گھر بھنگ۔ تندرا۔ اتندرا۔ اندھکارتا۔ کھجلی۔ ویدنا۔ پِتّی۔ پھُنسی۔ کوڑھ اور چرم دل وغیرہ دیگر خرابیاں بھی خون کی خرابی سے پیدا ہو جاتی ہیں۔

وُہ سادھیہ (قابلِ علاج) بیماریاں بھی جو سرد۔ گرم۔ مرغن اور خشک معالجات سے دُور ہونے میں نہیں آتیں۔ فسادِ خون کی وجہ سے سمجھنی چاہئیں۔

خرابیٔ خون کیلئے مناسب تدابیر امراضِ خون کے لئے پت کو دُور کرنے والی تدابیر عمل میں لانی چاہئیں۔ اِن بیماریوں میں مسہل۔ فاقہ کشی اور فصد کھولنا بھی مفید ہوتا ہے۔ مریض کی جسمانی طاقت۔ دوش۔ صاف خون کی مقدار اور خون کے بگڑنے کا مقام دیکھ کر فصد کھلوانی چاہیئے۔

ہر ایک دوش سے خراب ہونے والے خون کی الگ الگ علامات وات سے خراب ہونے والا خون سُرخ رنگ کا۔ وِشد۔ پتلا اور

جھاگ دار ہوتا ہے۔
پت سے خراب ہونے والا خُون زردی مائل سیاہ ہوتا ہے۔ اور گرمی کی وجہ سے بہت دیر کے بعد جمتا ہے۔
کف سے خراب ہونے والا خُون قدرے پانڈو رنگ کا۔ لیسدار۔ تاروں والا اور گاڑھا ہوتا ہے۔
جس خُون میں دو دو دوشوں کی علامات پائی جاتی ہیں۔ وہ سنسرگ دُوشت اور جس میں تینوں دوشوں کی علامات پائی جاتی ہیں۔ وہ سپناتک دُوشت کہلاتا ہے۔

صاف خُون کی علامات جو خُون سونے کے رنگ کی مانند چمکتا ہوا اور بیر بہوٹی کے سے لال رنگ والا یا پدم راگ منی۔ مہاور یا لال چرمٹھی کی مانند ہوتا ہے۔ وُہ صاف خون کہلاتا ہے۔

فصد کھلوانے کے بعد کی تدابیر فصد کھلوانے کے بعد نہ زیادہ گرم اور نہ زیادہ سرد بلکہ لطیف اور اگنی سندیپن کھانا کھانا چاہیئے۔ سبب یہ ہے۔ کہ فصد کھلوانے کے بعد جسم میں خُون چنچل ہو جاتا ہے۔ اسلئے جٹھر اگنی کی حفاظت نہائت ضروری ہے۔

صاف خُون والے شخص کی علامات جس شخص کا رنگ کھلا ہوُا اور اندریاں خوش ہوتی ہیں۔ اور اندریوں کے فرائض بخوبی انجام پاتے ہیں۔ قوت ہاضمہ کی طاقت میں کوئی بھی نقص نہیں ہوتا۔ بلکہ سُکھ پُشٹی اور بل سے ہضم کا عمل انجام پاتا ہے۔ اُسے صاف خُون والا سمجھنا چاہیئے۔
میلی غذا کھانے والے اور رجوگن یا موہ سے گھیری ہوئی آتما والے شخص

کے خراب ہوئے ہوئے دوش الگ الگ یا ملکر رکت واہی اور رس واہی سروتوں کو روک کر ٹھہر جاتے ہیں۔ اور بہت سی خرابیاں پیدا کر دیتے ہیں۔ جن میں سے تین یہ ہیں۔ مد۔ مورچھا اور سنیاس۔ یہ تینوں خرابیاں ہیتو لنگ اور شانتی کے لحاظ سے کم و بیش طاقتور ہوتی ہیں۔

خراب وایو کا کام | وایو کوپت ہو کر جب دربل ہوئے ہوئے چت کو گھیر لیتی ہے۔ تب من کو کھیوبھت کر کے بیہوش کر دیتی ہے۔

خراب کف پت کا کام | کوپت پت اور کوپت کف منش کے من کو کھیوبھت کر کے گیان کا ناش کر دیتے ہیں۔ اب اس کی خصوصیت کا بیان کیا جاتا ہے۔

وات کرت اُنماد کی علامات | جو شخص بہت بک بک کرے۔ اور جلدی جلدی بولے۔ جس کی چیشٹا اور دیاپار کچھ کے کچھ ہو جائیں۔ یا جس کے منہ کی رنگت روکھی ہو جائے۔ یا سرخی لیئے کالی پڑ جائے۔ اُسے وات جنت اُنماد روگ سمجھنا چاہیئے۔

پت جنت اُنماد کی علامات | پت سے پیدا ہونے والے انماد روگ میں آدمی غصے سے بھرے ہوئے سخت کلام منہ سے نکالتا رہتا ہے۔ دوسروں کو مارنے لگتا ہے۔ ننگے کو پسند کرتا ہے۔ اُس کے منہ کی شکل بھی رکت پت اور کالی پڑ جاتی ہے۔

کف جنت اُنماد کی علامات | کف سے پیدا ہونے والے اُنماد روگ میں آدمی بے جوڑ باتیں بکنے لگتا ہے۔ تندرا اور آلسیہ سے گھرا رہتا ہے۔ اُس کے بدن کا رنگ پانڈو ہو جاتا ہے۔ اور وہ ہر دم ٹکٹکی جمائے رہتا ہے۔

سنپاتج اُنماد روگ کی علامات سنپاتج اُنماد میں مندرجہ بالا تینوں قسم کے اُنمادوں کی علامات پائی جاتی ہیں۔

شراب پینے سے پیدا ہونے والے مدروگ کی علامات شراب پینے سے پیدا ہونے والا مدروگ جلدی ہی پیدا ہوتا ہے۔ اور جلدی ہی دُور ہو جاتا ہے۔

شراب۔ زہر اور خون سے پیدا ہونے والے مدروگوں میں سے وات پت اور کف کے بغیر کوئی بھی نہیں ہو سکتا۔

وات جنت مورچھا کی علامات جب مریض آسمان میں نیلاہٹ۔ سیاہی اور سُرخی دیکھتا ہُوا اندھیرے میں داخل ہونے کی مانند بے سُدھ ہو جائے۔ اور پھر جلدی ہی ہوش میں آجائے۔ کانپنے۔ اعضا شکنی محسوس کرے۔ نیز ہردے ویدن۔ لاغری۔ رنگت کی سیاہی یا سُرخی ہو۔ تو اُسے واتج مورچھا سمجھنا چاہیئے۔

پتج مورچھا کی علامات جب مریض آسمان میں سُرخ۔ سبز۔ زرد وغیرہ رنگوں کو دیکھتا ہُوا اندھیرے میں داخل ہونے کی مانند بے سُدھ ہو جائے۔ اور خراب پسینہ آنے پر ہوش میں آئے۔ نیز پیاس اور سنتاپ سے دُکھی ہو۔ آنکھوں میں رکت پت کے نشان ہوں۔ جسم کا رنگ زرد پڑ جائے۔ اور جسم ڈھیلا ہو جائے۔ ان علامات کی موجودگی میں پتج مورچھا سمجھنی چاہیئے

کف جنت مورچھا کی علامات کف جنت مورچھا میں آسمان بادلوں اور کُہر سے گھرا معلوم ہوتا ہے۔ اور ایسا ہی دیکھتے دیکھتے مریض کو اندھیرے میں داخل ہونے کی طرح غشی سی آجاتی ہے۔ اور بہت دیر کے بعد ہوش

آتی ہے۔ اور مریض کو اپنے پاؤں بھاری گیلے کپڑوں یا گیلے کپڑوں سے لپٹے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ اس مرض میں مُنہہ سے پانی بہتا ہے۔ اور ہرلاس بھی ہوتا ہے۔

سنپاتج مورچھا کی علامات سنپاتج مورچھا میں تینوں دوشوں کی ملی جُلی علامات پائی جاتی ہیں۔ اور مرگی کے بیمار کی طرح مریض یکایک گر پڑتا ہے۔ لیکن مرگی اور سنپاتج مورچھا میں اتنا فرق ہے۔ کہ مرگی کا بیمار خوفناک حرکات کرنے لگ جاتا ہے۔ اور سنپاتج مورچھا کا مریض ایسا نہیں کرتا۔ وات وغیرہ دوشوں کے دُور ہو جانے پر مدروگ اور مورچھا خود بخود شانت ہو جاتے ہیں۔ لیکن سنیاس روگ دوائی کے بغیر دُور نہیں ہو سکتا۔

سنیاس روگ کی علامات پرانوں میں آسرا لینے والے وات وغیرہ دوش زبان۔ جسم اور من کی چیشٹا کا ناس کر دیتے ہیں۔ اور منش کو کمزور کر دیتے ہیں۔ سنیاس روگ کا مریض لکڑی کی طرح اکڑ کر اور مُردہ سا ہو کر گر پڑتا ہے۔ اگر اُس وقت کوئی جادو اثر علاج نہ کیا جائے۔ تو مریض بہت جلد ہلاک ہو جاتا ہے۔

برتن کے گہرے پانی میں ڈُوبنے سے پہلے ہی جسطرح اُسے فوراً نکال لیا جاتا ہے۔ ویسے ہی سنیاس روگ کے جڑھ پکڑنے سے پہلے ہی اُس کا علاج کرنا چاہیئے۔

تدبیر علاج انجن۔ اوپیڑن۔ دھوم پان۔ پردھمن۔ سوئی سے چھیدنا۔ گرم شستر سے داغ دینا۔ ناخنوں کے بیچ میں درد کرنا۔ بالوں اور رونگٹوں کا اُکھاڑنا۔ دانتوں سے کاٹنا۔ کینچ کی پھلی کا ملنا یہ سب تدابیر سنیاس روگی کو

ہوش میں لانے کے لئے عمل میں لانی چاہئیں۔

ہوش میں لانے کی دیگر تدابیر اگر مندرجہ صدر تدابیر سے مریض کو ہوش نہ آئے۔ تو اُس کے منہ میں مختلف قسم کے سنمور چھپت مدنیز بہت ہی کڑوی تیز اور تیلی چیزیں متواتر ڈالتے رہیں۔ یا سونٹھ کو بجورے کے رس میں رگڑ کر دیں۔ یا سونچر نمک۔ شراب۔ کھٹائی۔ کانجی۔ ہینگ اور مرچ کا سفوف دیویں۔ اور یہ ادویات اُسوقت تک استعمال کرائیں۔ جب تک ہوش نہ آ لے۔

ہوش میں آنے کے بعد مریض کو کھانے کے لئے لطیف غذا دینی چاہیئے اور حیرانی بڑھانے والی باتیں سُنانی چاہئیں۔ پہلی باتیں یاد کرائیں۔ اور میٹھی میٹھی باتیں سنائیں۔ خوش آواز گیت اور باجے بجا کر سنائیں۔ طرح طرح کی خوبصورت تصویریں دکھائیں۔

ہوش میں آنے کے بعد مریض کی ہوش کو قائم رکھنے کیلئے ومن۔ وریچن۔ دہوم پان۔ انجن۔ کَوَل کرہ۔ فصد کھلوانا۔ ورزش۔ اُدھرشن وغیرہ کرموں سے مریض کا علاج کریں۔ اور اس بات کا خاص خیال رکھیں۔ کہ اُس کا من کسی طرح سے نہ بگڑنے پائے۔ کیونکہ من کا بگڑنا ہی اِس مرض کا اصلی سبب ہے۔

مد اور مورچھا روگوں میں پہلے سنیہن اور سویدن کرم کرنا چاہیئے۔ پھر دات وغیرہ دوشوں کی خرابی اور مریض کی طاقت کو دیکھ کر اُن کے موافق ہی ومن وریچن۔ شر وویریچن۔ سنیہن وستی۔ روکھشن وستی کرموں کو عمل میں لائیں۔

مد اور مورچھا روگوں میں اٹھائیس ادویات سے تیار کردہ گھی۔ تیز گھی اور مہا کھٹ پل گھی مفید ہوتے ہیں۔

یا ترپھلے کے کاڑھے میں گھی۔ شہد اور شکر ملا کر کھانا بھی مفید ہوتا ہے۔

یا شلاجیت یا دودھ یا پیپل یا چیتا یا رسائن ادویات یا گوسبھ گھرت کا استعمال مفید ہوتا ہے۔

نصد کا کھولنا۔ وید وغیرہ ست شاستر کا پڑھنا پڑھانا اور مہاتماؤں کا ست سنگ کرنے سے مد اور مورچھا روگ دُور ہو جاتے ہیں۔

ادھیائے کا خلاصہ اس ادھیائے میں صاف خون کی علامات خرابیٔ خون کی علامات و اسباب۔ خراب خون سے پیدا ہونے والے امراض۔ ان کے معالجات۔ مد۔ مورچھا اور سنیاس روگوں کے پیدا ہونے کے اسباب۔ ان کے علامات اور ان کے معالجات کا بیان کیا گیا ہے۔

پچیسواں ادھیائے

بھگوان اتری کمار پُنر وسو بولے۔ اب یجاپُرشی ادھیائے کی تفصیل بیان کیجاتی ہے بہت سے رشیوں نے ملکر بھگوان پُنر وسو کی خدمت میں جنہوں نے تپسیا کی طاقت سے دھرم کے سبب لکھشنوں کو ترکش کر رکھا تھا۔ عرض کی کہ آتما۔ اندریوں من اور اندریوں کے وشیوں کے مجموعے یعنی منش کے امراض کی پیدائش کسطرح سے ہوئی۔ مہربانی کر کے بیان فرمائیں۔

یہ سُنکر وریک نامی کاشی کا راجہ رشیوں کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ اور بولا۔ کہ جہاں سے منش کا آغاز ہوا ہے۔ وہیں سے امراض کی بھی ابتدا ہوئی ہے۔ یہ ٹھیک ہے یا نہیں۔ جب راجہ مندرجہ بالا سوال کر چکا۔ تو مہرشی پُنر وسو تمام رشیوں سے یوں مخاطب ہوئے۔ کہ:۔

آپ سب لوگوں کے شکوک گیان اور وگیان سے دُور ہو گئے ہیں۔ اسلئے آپ لوگ ہی کاشی راج کے سوال کا جواب دیجئے۔

مودگل کی رائے یہ سُنتے ہی پرکشش کا بیٹا مودگل اُٹھا۔ اور بولا۔ کہ آتما سے ہی پُرش پیدا ہوتے ہیں۔ اور آتما ہی اِن سب کا کارن ہے۔ آتما ہی سے کرم جمع ہوتے ہیں۔ اور آتما ہی اُن کرموں کا پھل بھوگتا ہے۔ چتنیا دھاتو کے بغیر اور کسی طرح سے سُکھ اور دُکھ کی پرورتی نہیں ہو سکتی۔

شرلوما کی رائے شرلوما رشی بولے۔ کہ جو کچھ آپ نے فرمایا۔ وُہ ٹھیک نہیں ہے۔ کیونکہ آتما طبعی طور پر دُکھ سے دویش رکھنے والی چیز ہے وُہ دُکھ میں خود بخود کیسے پھنس سکتی ہے۔ من ہی جس کا نام ستو ہے۔ رجوگن اور تموگن سے مغلوب ہو کر جسم کے وکاروں کی پیدائش کا کارن ہوتا ہے۔

واریو ود کی رائے یہ سُنتے ہی واریو ود بولے۔ کہ یہ بھی ٹھیک نہیں ہے اکیلا من ہی اُن کا کارن نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ شریر کے بغیر نہ تو شاریرک روگ ہی ہو سکتے ہیں۔ اور نہ من ہی قائم رہ سکتا ہے۔ میری رائے میں تو تمام جاندار اور تمام امراض رس سے ہی پیدا ہوتے ہیں۔ اور رس جل میں ہوتا ہے۔ اس لئے جل ہی اُن کا کارن ہے۔

ہرنیاکش کی رائے یہ سُنکر ہرنیاکش رشی بولے۔ یہ بات بھی ٹھیک نہیں کیونکہ آتما رس سے نہیں پیدا ہو سکتی۔ نیز من بھی رس سے نہیں پیدا ہو سکتا۔ کیونکہ وُہ اتی ندرے ہے۔ بعض بیماریاں ایسی بھی ہیں۔ جو صرف آواز سے پیدا ہوتی ہیں۔ میری رائے میں تو نُش چھ دھاتوؤں (یعنی مٹی۔ پانی آگ۔ ہوا۔ آکاش اور آتما سے پیدا ہوتا ہے۔ اور اس بات کو قدیم سانکھیہ

تتو وتیاؤں نے بھی تسلیم کیا ہے۔

شونک کی رائے | یہ سُنکر رشی شونک بولے۔ کہ ماں باپ کے بغیر مُنش چھ دھاتوؤں سے کیسے پیدا ہو سکتا ہے۔ ہمیشہ دیکھنے میں آتا ہے۔ کہ آدمی سے آدمی۔ گائے سے گائے اور گھوڑے سے گھوڑا پیدا ہوتا ہے۔ اور بہت سی بیماریاں ماں باپ ہی سے ورثہ میں ملتی ہیں۔ اس لئے ماں باپ ہی مُنش اور رَدگو کی پیدائش کا باعث ہیں۔

بھدرکاپیہ کی رائے | یہ سُنکر بھدرکاپیہ رشی بولے۔ یہ بھی ٹھیک نہیں ہے۔ سبب یہ کہ اندھے کا بیٹا اندھا نہیں ہوتا۔ اس لئے ماں باپ پُرش اور روگ کے کارن نہیں ہیں۔ چونکہ جیو کرم سے پیدا ہوتا ہے۔ اور روگ بھی کرم سے ہی پیدا ہوتے ہیں۔ اس لئے کرم کے بغیر پُرش اور روگوں کی پیدائش اور کسی طرح سے نہیں ہو سکتی۔

بھردواج کی رائے | یہ سُنکر بھردواج جی بولے۔ یہ بات اس طرح سے نہیں ہو سکتی۔ کرم سے پہلے کریت ہوتا ہے۔ یعنی کرم خود بخود نہیں ہو سکتا۔ اُس کے کرنے والا کوئی نہ کوئی ضرور ہوتا ہے۔ کوئی بنا کیا ہوا کرم ایسا نہیں دیکھا گیا جس سے پُرش پیدا ہوا ہو۔ اسلئے کرم پُرش کا کارن نہیں ہے۔ در حقیقت پیدائش کا سبب سوبھاؤ ہے۔ اور یہی سوبھاؤ بیماری اور پُرش کی پیدائش کا کارن ہے۔ جسطرح مٹی۔ پانی۔ ہوا اور آگ میں سوبھاؤ سے ہی سختی۔ پتلا پن۔ حرکت اور تیزی پیدا ہو جاتے ہیں۔ ویسے ہی پُرش اور روگ بھی سوبھاؤ سے ہی پیدا ہو جاتے ہیں۔

کانکائن کی رائے | یہ سُنکر کانکائن رشی بولے۔ کہ یہ بات ٹھیک نہیں ہے کیونکہ آغاز میں پھل نہیں ہو سکتا۔ گو موجودہ پدارتھوں کی سِدھی اور اسِدھی سوبھاؤ

سے کیوں نہ ہو۔ بلکہ پرماتما ہی چیتن اور اچیتن جگت اور سکھ دکھ کا پیدا کرنے والا ہے۔

بھکشور آترے کی رائے یہ سنکر بھکشور آترے بولے۔ کہ یہ بات اس طرح نہیں ہے۔ کیونکہ اپنے بچوں سے محبت کرنے والا پرجاپتی بڑے آدمی کی طرح اپنے بچوں کو کشٹ دینا نہیں چاہتا۔ میری رائے میں تو پرش کال ہی سے پیدا ہوتا ہے۔ اور اس کے امراض بھی کال ہی سے پیدا ہوتے ہیں۔ تمام دنیا کال کے تابع ہے۔ اسلئے کال ہی کو سب کا کارن سمجھنا چاہیئے۔

مہرشی پنروسو کا ارشاد آپس میں اسطرح بحث کرتے ہوئے رشیوں کو مہرشی پنروسو کہنے لگے۔ کہ اس طرح مت جھگڑو۔ اپنی اپنی بات پر ضد کرنا سچائی سے دور لیجاتا ہے۔ اس طرح آپس میں بحث کرکے ٹھیک نتیجے پر پہنچنا ویسا ہی مشکل ہے۔ جیسا کہ کولھو کے ڈنڈے پر بیٹھ کر منزل مقصود پر پہنچنا۔ اس لئے اسیات کو چھوڑکر اصل بات کے معلوم کرنے کے لئے مستعد ہوجانا چاہیئے۔ جب تک اندھیرا دور نہ ہوگا۔ ٹھیک نتیجے پر نگاہ نہیں پہنچ سکیگی۔

جو چیزیں منش کی صحت اور سکھ کا کارن ہیں۔ وہی چیزیں جب بے طریقہ استعمال کی جائیں۔ تو مضر صحت ہوجاتی ہیں۔

ورمک کا سوال بھگوان اتری کمار کے اس ارشاد کو سنکر راجہ ورمک والی کاشی بولے۔ کہ مہاراج! سکھ نمتوں سے پیدا ہونے والے پرش کے دکھ۔ نمتوں سے پیدا ہونے والے امراض کے کیا کارن ہیں تفصیل سے بیان فرمائیے۔

بھگوان اتری کمار کا جواب بھگوان اتری کمار نے جواب دیا۔ کہ صرف مفید غذا کا کھانا ہی سکھوں کا کارن ہے۔ اور غیر مفید غذا کا کھانا ہی دکھوں کا باعث ہے

اگنی ویش کا سوال یہ سُنکر اگنی ویش نے سوال کیا۔ کہ بھگون! ہم مفید اور مضر غذا کی ٹھیک ٹھیک علامات کس طرح سے جان سکتے ہیں۔ جو مفید اور مضر غذا۔ مقدار۔ وقت۔ کریا۔ دیش۔ دیہہ۔ دوش اور پُرش کی عُمر کے مختلف حصوں سے اختلاف رکھتی ہیں۔

اتری کمار کا جواب بھگوان اتری کمار نے جواب دیا۔ کہ جو غذا شریر اور دھاتوؤں کی سمان حالت کو قائم رکھتی ہے۔ اور جس سے کم و بیش ہونیوالے دھاتو سمان ہو جاتے ہیں۔ اُسے مفید غذا سمجھنا چاہیئے۔ لیکن ان علامات کے برعکس علامات رکھنے والی غذا مضر ہوتی ہے۔ یہ ہی مفید و مضر غذا کی علامات ہیں۔

اگنی ویش کا سوال یہ سُنکر اگنی ویش نے پُوچھا۔ مہاراج! عام ویدان علامات کو نہیں سمجھ سکتے۔ جو آپ نے خلاصے کے طور پر فرمائی ہیں۔ براہ مہربانی مفصّل طور پر ارشاد فرمائیں۔

اتری کمار کا جواب یہ سُنکر بھگوان اتری کمار بولے۔ کہ جو شخص گُن۔ دربیہ کرم۔ سمر وآو یو اور مقدار کی اقسام سے غذا کی اصلیت کو جانتے ہیں۔ اُن کے لئے تو اتنا بیان ہی کافی ہے۔ اب وُہ بیان کیا جاتا ہے۔ جس سے معمولی وید بھی غذا کی اصلیت معلوم کر سکیں۔ غذا کی مقدار وغیرہ کی کئی اقسام ہیں۔ اب مختلف قسم کی غذاؤں کی علامات اور اُن کے اقسام کا بیان کیا جائیگا۔

غذا کی اقسام نتیجے کے ایک ہونے کی وجہ سے سب قسم کی غذاؤں کو ایک وِدھتو کہتے ہیں۔ یعنی غذا خواہ کسی قسم کی ہو۔ اُس کا مقصد ایک ہی ہوتا ہے۔ اس لئے غذا کی ایک ہی قسم ہے۔

اُت پتی کی وجہ سے غذا دو قسم کی ہوتی ہے۔ یعنی ستھاور اور جنگم۔ یہ دونو

غذا کی اُت پتی کے کارن ہیں۔

غذا کا پربھاؤ دو طرح کا ہوتا ہے۔ ایک غیر مفید۔ دُوسرا مفید

غذا کے استعمال کے طریق چار طرح کے ہوتے ہیں۔ (۱) پان (۲) اشن (۳) بھکھیہ اور (۴) لیہیا

رس (ذائقہ) کی چھ قسمیں ہیں (۱) میٹھا (۲) کڑوا (۳) نمکین (۴) چرپرا (۵) کسیلا اور (۶) کھٹا اس لئے غذا میں چھ قسم کا مزہ ہوتا ہے۔

غذا میں بیس گن ہوتے ہیں یعنی ثقیل۔ لطیف۔ سرد۔ گرم۔ مرغن۔ خشک۔ مند۔ تیز۔ قائم۔ سَر۔ نرم۔ سخت۔ وشد۔ لیسدار۔ شلاکھشن۔ کھر۔ سوکھشم ستھول۔ ساندر اور دُروا۔

مختلف چیزوں کے آپس میں ملانے سے غذا کی کئی قسمیں بن جاتی ہیں۔

اب ہم ان اقسام کا بیان کرینگے۔ جو منش کی پرکرتی کے موافق نہایت مفید ہوتی ہیں۔ یا سخت مضر ہیں۔

مفید چیزوں کا بیان

شُوک دھانیوں میں لال چاول مناسب غذا ہیں۔ شمم دھانیوں میں مُونگ۔ پانیوں میں مینہہ کا پانی۔ نمکوں میں سے سیندھا نمک۔ ساگوں میں سے جیونتی کا ساگ۔ جنگلی جانوروں کے گوشتوں میں سے این نامی ہرن کا گوشت۔ پرندوں میں سے لوے کا گوشت۔ بلیشیوں میں سے گوہ کا گوشت۔ مچھلیوں میں سے روہو مچھلی کا گوشت۔ گھرتوں میں سے گائے کا گھی۔ دودھوں میں سے گائے کا دودھ۔ تیلوں میں سے تِلوں کا تیل۔ آنوپ چربیوں میں سے سُور کی چربی۔ مچھلی کی چربیوں میں سے چُلّو کی چربی۔ پانی میں رہنے والے جانوروں کی چربیوں میں سے پاک ہنس کی چربی۔ بکھیر کر کھانے

والے پرندوں کی چربیوں میں سے مرغ کی چربی۔ پتّے ڈالی کھانے والے مویشیوں کی چربیوں میں سے بکری کی چربی اعلےٰ درجے کی ہوتی ہے کندوں میں سے ادرک۔ پھلوں میں سے کشمش۔ اکھشووکاروں میں سے کھانڈ اچھی ہوتی ہے۔

اس طرح سوبھاؤ کے موافق مفید چیزوں میں سے جو سب سے اچھی چیزیں ہیں۔ اُن کا بیان کیا گیا ہے۔

ردّی چیزوں کا بیان اب اُن چیزوں کا بیان کیا جاتا ہے۔ جو نہائت خراب ہیں جیسے شُوک دھانیوں میں سے چھوٹا جو۔ شمی دھانیوں میں سے اُرد۔ پانیوں میں سے ندی کا برساتی پانی۔ نمکوں میں سے اوسر زمین کا کھار نمک۔ ساگوں میں سے سرسوں کا ساگ۔ چارپائیوں میں سے گائے کا مانس پرندوں میں سے کبوتر کا گوشت۔ بلیشیوں میں سے مینڈک کا گوشت۔ مچھلیوں میں سے چلی چم مچھلی کا گوشت۔ گھرتوں میں سے بھیڑ کا گھی۔ دودھوں میں سے بھیڑ کا دُودھ۔ ستھاور تیلوں میں سے کسوم کا تیل۔ آنوپ جانوروں کی چربیوں میں سے بھینس کی چربی۔ مچھلی کی چربیوں میں سے کُمبھیر مچھلی کی چربی۔ جل چر پرندوں کی چربیوں میں سے جل کوے کی چربی۔ کندوں میں سے مُولی۔ وشکر پرندوں میں سے چمگادڑ کی چربی۔ شاکھاد جانوروں کی میداؤں میں سے ہاتھی کی میدا پھلوں میں سے لکچ۔ اکھشووکاروں میں سے گڑ کی راب نہائت ردّی اور مضر چیزیں ہیں۔

کھانے میں مفید اور غیر مفید چیزوں کا بیان کر دیا گیا ہے۔ اب کرموں اور اوشدھ علیحدہ میں سے جو پردھان ہے۔ اُن کا اُنکی مددگار چیزوں کے ساتھ بیان کیا جائیگا۔

زندگی بچانے والی چیزوں میں سے اناج۔ آشوتن دیوں میں سے پانی۔ داف
تکان چیزوں میں سے شراب۔ زندگی کو بڑھانے والی چیزوں میں سے دودھ
موٹا کرنے والی چیزوں میں سے گوشت۔ کھانے کی خواہش بڑھانے والی
چیزوں میں سے نمک اور مفرحات میں سے کھٹائی سب سے اچھی چیزیں
ہیں۔ ایسے ہی طاقت دینے والی چیزوں میں سے مرغ کا گوشت۔ مضبوط کرنے
والی چیزوں میں سے مگرمچھ کا دیرج۔ کف پت کو دور کرنے والی چیزوں میں
سے شہد سب سے اچھی اشیا ہیں۔

وات پت کو دور کرنے والی چیزوں میں سے گھی۔ وات کف کو دور کرنے والی
چیزوں میں سے تیل۔ کف کو دور کرنے والے کرموں میں سے ومن۔ پت کو
دور کرنے والے کرموں میں سے دریچن۔ وات کو دور کرنے والے کرموں
میں سے وستی کرم۔ نرم کرنے والی چیزوں میں سے سویدن کرم۔ درڑھ کرنے
والے کرموں میں سے ورزش۔ لاغر کرنے والے کرموں میں سے جماع سب
سے بڑھ کر ہیں۔ نامرد کرنے والی چیزوں میں کھشار۔ اناج کا ذائقہ بگاڑنے
والی چیزوں میں سے تیل۔ گلے کے بگاڑنے والی چیزوں میں سے کچا کینتھ
دل کو ضرر پہنچانے والی چیزوں میں سے بھیڑ کا گھی۔ ... کو دور کرنے چھاتیوں
میں دودھ بڑھانے۔ آتما کے موافق۔ خون کو سنگرہ کرنے اور رکت پت کو دور
کرنے والی چیزوں میں سے بکری کا دودھ سب سے اچھا ہے۔ کف پت
بڑھانے والی چیزوں میں سے بھیڑ کا دودھ۔ نیند لانے والی چیزوں میں سے
بھینس کا دودھ۔ ابھشیندی چیزوں میں سے منڈ[1] ... لاغر کرنے والے

---

[1] جو دودھ ادھ جلا رہ جائے۔ اور جس میں کھٹائی وغیرہ کوئی بھی مزہ نہ ہو۔ اسے منڈ ہی کہتے ہیں۔

اناجوں میں سے گویدک اناج خشکی کرنے والوں میں سے اُدّالک انلج۔
پیشاب آور چیزوں میں سے گنّا۔ وات کرنے والی چیزوں میں سے جامن۔
کف پت کرنے والی چیزوں میں سے ششکلی (تِل کی پُوری) امل پت
کرنے والی چیزوں میں سے کلتھی اور کف پت کرنے والی چیزوں میں سے
اُرد سب سے اچھی چیزیں ہیں۔
وَمن۔ آستھاپن وستی اور انوواسن وستی کے لیئے مین پھل۔ سُکھ کے
ساتھ وریچن کرنے والی چیزوں میں تریوی۔ ہلکی جلاب آور اشیاء میں املتاس
تیز جلاب آور چیزوں میں تھوہر کا دُودھ۔ شر دوریچن کرنے والی چیزوں میں
اونگا کے بیج۔ کرموں کو دُور کرنے والی چیزوں میں واوڑنگ۔ دافع زہر اشیاء
میں سرس کے بیج۔ کوڑھ دُور کرنے والی چیزوں میں خیر۔ وات دُور کرنے
والی چیزوں میں راسنا۔ عمر کو قائم کرنے والی چیزوں میں آملہ۔ نہایت مفید
چیزوں میں ہرڑ۔ طاقت دینے والی اور وات کو دُور کرنے والی چیزوں میں ارنڈ
کی جڑھ۔ دیپن کرتا۔ پاچن کرتا اور آناہ ناشک اشیاء میں پپلا مُول۔ دیپن کرتا
نیز گدا شول اور گدا شوتھ کو دُور کرنے والی چیزوں میں چیتے کی جڑھ۔ ہچکی۔ دمہ
کھانسی اور پسلی کے درد کو دُور کرنے والی چیزوں میں پوہکر مُول۔ سنگراہک
دیپن کرتا اور پاچن کرتا چیزوں میں موتھا۔ جلن کو دُور کرنے والی۔ دیپن کرتا اور
وَمن دا اتیسار کے دُور کرنے والی چیزوں میں نیتر بالا۔ سنگراہک۔ پاچن کرتا اور
دیپن کرتا چیزوں میں شیونا ک۔ سنگراہی اور رکت پت ناشک چیزوں میں اننت مول
سنگرہ کرتا۔ وات ناشک۔ دیپن کرتا نیز کف رکت اور بندھ ناشک چیزوں
میں گلو۔ سنگراہک۔ دیپن کرتا اور وات کف ناشک چیزوں میں بل گری۔

دیپن کرتا۔ پاچن کرتا۔ سنگرہ کرتا اور تمام دوشوں کو دُور کرنے والی چیزوں میں انیس۔ سنگرہ کرتا اور رکت پت دُور کرنے والی چیزوں میں نیلوفر۔ کمودنی اور پدم کا کیسر۔ اور پت کف ناش کرنے والی چیزوں میں جو النسہ سب سے اچھی چیزیں ہیں۔

رکت پت کے اتی یوگ کو دُور کرنے والی چیزوں میں گندھ پرینگو۔ کف۔ پت رکت۔ سنگراہک اور لاغر کرنے والی چیزوں میں کُڑا کی چھال۔ سنگراہک اور رکت ناشک چیزوں میں کھنبھاری۔ سنگراہک۔ وات ناشک۔ دیپن کرتا اور وِرشیہ چیزوں میں پرشٹ پرنی۔ پُشٹی کرتا اور تمام دوشوں کو دُور کرنے والی چیزوں میں ودارکند۔ سنگراہک۔ بل کرتا اور وات ناشک چیزوں میں کھریٹی۔ مُوتر کرچّھر اور وات ناشک چیزوں میں گوکھرو۔ چھیدن کرتا۔ دیپن کرتا۔ انولومن کرتا اور وات ناشک چیزوں میں ہنگو نریاس۔ بھیدنی۔ دیپنی۔ انولومک اور وات کف ناشک چیزوں میں امل دیت۔ سنسنی۔ پاچنی اور ارش ناشک چیزوں میں جوکھار۔ گرہنی دوش۔ ارش وکار اور زیادہ گھی کھانے سے پیدا ہونے والے وکاروں کو دُور کرنے والی چیزوں میں ہر روز مٹھا پینا۔ گرہنی دوش۔ شوتھ اور ارش وکار ناشک چیزوں میں گوشت خور جانوروں کا گوشت کھانا۔ رسائن چیزوں میں دودھ اور گھی کا ابھیاس۔ پُشٹی کارک اور اُداورت ناشک چیزوں میں ہموزن ملے ہوئے گھی اور ستوؤں کا ابھیاس۔ دانتوں کو مضبوط کرنے اور کھانے کی خواہش کو بڑھانے والی چیزوں میں تیل کے گنڈوش کا ابھیاس۔ داہ شانت کرنے والے لیپن دربیوں میں چندن اور گلو۔ شیت ناشک لیپوں میں راسنا اور اگر۔ داہ ناشک۔ توچا دوش ناشک اور سنیہہ ناشک لیپوں

میں لامجک اور خس۔ اور وات ناشک۔ ابھینگ اور لیپوں میں کُٹھ سب سے افضل ہیں۔
آنکھوں کے لئے مفید پُشٹی کارک۔ بالوں کے لئے مفید۔ گلم کے لئے مفید۔ رنگت پیدا کرنے والی۔ ۔ ورجنی اور برن پورک چیزوں میں ملہٹی۔ پران داتا اور ہوشیار کرنے والی چیزوں میں وایو۔ آم۔ ستمنا۔ سردی۔ شُول اور لرزہ وغیرہ کو دُور کرنے والی چیزوں میں اگنی۔ ستمبھنی چیزوں میں پانی۔ اتی شئے ترشنا دُور کرنے والی چیزوں میں گرم گرم مٹی کا ڈھیلا ڈال کر بجھا ہُوا پانی۔ آم کرنے والی چیزوں میں بکثرت غذا کھانا جٹھر اگنی کو بڑھانے والی چیزوں میں ہاضمہ کے مطابق غذا کھانا۔ قابل استعمال چیزوں میں آتما کے موافق چیشٹا اور آہار صحت دینے والی چیزوں میں ٹھیک وقت پر غذا کھانا۔ صحت کو بگاڑنے والے کرموں میں مل مُوتر وغیرہ کے ویگ کو روکنا۔ آہار کے گُنوں میں ترپتی (سیری)۔ مفرح چیزوں میں مدھ۔ حوصلہ اور حافظہ ناش کرنے والی چیزوں میں مدھیہ آکھیپ۔ مشکل الہضم غذاؤں میں ثقیل غذا۔ زود ہضم کرموں میں ایکاشن (دن میں ایک مرتبہ غذا کھانا)۔ لاغر کرنے والے کرموں میں جماع۔ نامرد کرنے والے کرموں میں ویرج کا روکنا۔ اور غذا میں خواہش گھٹانے والا باسی بھوجن ہوتا ہے۔
عُمر کو گھٹانے والے کرموں میں فاقہ کشی۔ لاغر کرنے والے کرموں میں کم خوری۔ گرہنی کو خراب کرنے والے کرموں میں اجیرن کی حالت میں بھوجن کھانا۔ ہاضمہ کو بے ترتیب کرنے والے کرموں میں بے ترتیب غذا کھانا۔ بکثرت روگ پیدا کرنے والے کرموں میں متضاد کھانوں کا ملا کر کھانا۔ سب طرح کے

مفید کرموں میں شانتی۔ سب طرح کے غیر مفید کرموں میں آیاس۔ خرابیاں
پیدا کرنے والے کرموں میں اندریوں اور وشیوں کا متھیا یوگ۔ بدقسمت
بنانے والے کرموں میں حائضہ عورت سے جماع کرنا۔ عُمر کو بڑھانے والے
کرموں میں برہمچریہ۔ وُرِشتا کرنے والے کرموں میں سنکلپ۔ اَورِشتا کرنیوالے
کرموں میں مَن کی اُپ پھلتا۔ جان کو ہلاک کرنے والے کرموں میں طاقت سے
بڑھ کر کام کرنا۔ روگ بڑھانے والے کرموں میں وِشاد۔ تکان دُور کرنے
والے کرموں میں سنان۔ پرسّن کرنے والے کرموں میں خوشی۔ کھَے پیدا
کرنے والے کرموں میں افسوس۔ موٹا کرنے والے کرموں میں قناعت۔ نیند
لانے والے کرموں میں تروتازگی۔ اونگھ لانے والے کرموں میں نیند۔ طاقت
دینے والے کرموں میں سب رسوں کا ابھیاس۔ کمزوری کرنے والے کرموں
میں ایک رَس کا ابھیاس۔ کرشنی کرموں میں گربھ شلیہ کا نکالنا۔ اُدھار
یعنی نکالنے کے کرموں میں اجیرن اَنّ۔ مرد دواؤں سے علاج کے قابل
بُوڑھا۔ تیز دواؤں اور ورزش کے ناقابل منشیوں میں سے حاملہ عورت۔ مشکل العلاج
بیماریوں میں سے سنّپات۔ وِشم چکتساؤں میں آم چکتسا اُتکرشٹ ہیں۔
روگوں میں بخار۔ دیرگھ روگوں میں کوڑھ۔ روگ سموہوں میں راج یکھشما۔
انوشنگی روگوں میں پرمیہہ۔ انوشستروں میں جونک۔ پنچ کرموں میں وستی کرم
ادویات پیدا کرنے والی زمینوں میں ہمالہ۔ تندرست مُلکوں میں مُروبھومی۔ اد...
میں سوم۔ اہتکاری دیشوں میں جل پرایا دیش۔ روگی کے گنوں میں وَید کی
آگیا کا پالن کرنا۔ چکتسا کے انگوں میں وید۔ درجنیہ منشیوں میں ناستک۔
کلیش دینے والے کرموں میں لوبھ۔ اَنشٹ کاریوں میں وید کی آگیا کا پالن

نہ کرنا۔ آرت لکھشنوں میں اُسھرتا۔ وید کے گُنوں میں یوگیہ۔ ندان (تشخیص) کرنے میں ویدوں کی جماعت۔ ادویات میں پہچان۔ سادھنوں کے متعلق چلتا سمبندھی شاستروں میں ترک۔ کال گیان کے پریوجنوں میں پُورن گیان۔ ویوسایہ اور کال کے ناش کرتے ہیں ان اُدیوگ۔ روگوں کی تشخیص میں تجربہ اور مشاہدہ۔ خوف پیدا کرنے والے کرموں میں اُسمرتھتا۔ بدھی کے بڑھانے والے کرموں میں ودیا کے جاننے والوں سے بارتالاپ کرنا۔ شاستر ادھی گم ہتیموؤں میں آچاریہ۔ امرتوں میں آیوروید۔ انوشٹھان کے قابل کرموں میں راست گفتاری۔ سروا ہتکاری کرموں میں بے جوڑ بات۔ اور سب طرح کی سُکھ دائی وستوؤں میں سب وستوؤں کا تیاگ اُتم ہے۔

اس ادھیائے میں ایک سو باون باتوں کا بیان کیا گیا ہے۔ جو اپنی اپنی اجناس میں اعلےٰ سمجھی جاتی ہیں۔ یہ ہی سب باتیں الگ الگ امراض کی شانتی کے لئے مناسب ہیں۔ جو برابر پھل دینے والی ہیں۔ اور وُہ جو پھل وغیرہ کھانے میں اچھی ہیں۔ نیز جو نکمی ہیں۔ وُہ سب یہاں بیان کر دی گئی ہیں۔

وات پت اور کف سے پیدا ہونے والے روگوں کے شمن کرنے میں جو جو نہایت مفید ہیں۔ نیز دیگر امراض کے شانت کرنے میں بھی جو جو افضل ہیں۔ وُہ سب بھی بیان کر دی گئی ہیں۔

ان سب باتوں پر غور کر کے لائق وید کو چاہیئے۔ کہ علاج کرنے کے لئے تیار ہو۔ اس طرح کرنے سے وُہ ہمیشہ دھرم اور خواہش کو حاصل کرتا ہے۔ جو جو چیزیں زندگی بسر کرنے کے لئے ضروری ہیں۔ اور من کو بھاتی ہیں۔ وُہ پتھیہ ہیں۔ جن سے نفرت ہوتی ہے۔ وہ اپتھیہ کہلاتی ہیں۔ اپتھیہ کی طرف نظر بھی نہ

کرنی چاہیئے۔ پتھیہ اور اپتھیہ میں سے دونوں ہی مقدار۔ وقت۔ کریا۔ بھومی۔
جسم۔ دوش اور گن انتر کو پراپت ہو کر اپنے ویسے ویسے بھاوں کو دکھاتی ہیں
یعنی مفید یا غیر مفید ثابت ہوتی ہیں۔ اگرچہ ان کے سوبھاؤ بروشٹ کر دئے
گئے ہیں۔ لیکن وہ سبھاؤ۔ مقدار۔ وقت وغیرہ کے آشرے ہیں۔ اس لئے اگر
کامیابی کی خواہش ہو۔ تو ان دونوں پر اچھی طرح سے غور کر کے علاج کرنا چاہیئے

اگنی ویش کا سوال پھر اگنی ویش بولا۔ ہم نے آپ سے جو کچھ دریافت کیا
تھا۔ اس کا جواب ہمیں مل گیا۔ اب ہم آسوورییوں کے لکھشن سننا چاہتے
ہیں۔ اگر مفصّل طور پر بیان فرمائیں۔ تو آپ کی کرپا ہوگی۔

اتری کمار کا جواب بھگوان اتری کمار بولے۔ کہ دھانیہ۔ پھل۔ مُول۔ سار
پھول۔ ڈنٹھل۔ پتے اور چھال ان آٹھ چیزوں سے آسو بنتا ہے۔ ایک طرح
کی چینی سے بھی آسو بنتا ہے۔ اس طرح سب ملا کر آسو یعنی مدھیہ نو قسم
کے ہوتے ہیں۔

ان میں سے مختلف قسم کی چیزیں ملانے یا جُدا کرنے سے بیشمار اقسام کے
مدھیہ بن جاتے ہیں۔ جو نہایت مفید پتھیہ ہیں۔ وہ چوراسی قسم کے ہوتے ہیں۔

دھانیہ آسوؤں کی گنتی سُرا۔ سَووِیر۔ تشودک۔ میَیریہ۔ میدک اور
دھانیامل۔ یہ چھ دھانیہ آسو ہیں۔

پھل آسوؤں کی گنتی کشمش۔ کھجور۔ کھنباری پھل۔ کھیرنی۔ کیتکی پھل۔
فالسہ۔ ہرڑ۔ آملہ۔ بہیڑا۔ جامن۔ کیتھ۔ کووَل (بڑا بیر) بیر۔ جھڑبیری کا بیر
پیلو۔ پیال۔ کٹھر۔ بڑ۔ پیپل۔ پاکڑ۔ آنوڑا۔ گولر۔ اجمود۔ سنگھاڑا اور شنکھنی یہ
چھبیس قسم کے پھل آسو ہیں۔

مُول آسووں کا شمار شال پرنی۔ اسگندھ۔ سہانجنا۔ شتاور۔ کالی لسوتھ۔ لال لسوتھ۔ دنتی۔ درونتی۔ بیل پھل۔ ارنڈ اور چیتے کی جڑھ یہ گیارہ مُول آسو ہیں۔

سار آسووں کا شمار سال۔ پرنیگو۔ اشوکرن چندن۔ تنس۔ کھیر۔ سفید کھیر۔ ست پرنی۔ ارجن۔ اسن۔ دُرگندھ۔ کھدر۔ تنیدوا۔ کھنی شمی بیر۔ شنشپا۔ پسوس۔ اشوک۔ دھامن اور مہوا یہ بیس طرح کے سار آسو ہیں۔

پُشپ آسووں کی تعداد پدم۔ نیلوفر۔ نلن۔ کمد۔ سوگندھک۔ پُنڈریک۔ صدبرگ۔ مہوا۔ پرنیگو اور دھائے۔ یہ دس قسم کے پُشپ آسو ہیں۔

پتر آسووں کا شمار پرول اور تاڑ ان دونوں کے پتوں سے مدبنائے جاتے ہیں۔ انہیں پتر آسو بولتے ہیں۔

کانڈ آسو اکھ۔ کانڈ اکھ۔ اکھشووالکا اور پونڈریک ان چار قسم کے گنوں سے جو مدھیہ بنائے جاتے ہیں۔ انہیں کانڈ آسو کہتے ہیں۔

توگ آسووں کی تعداد لودھ۔ پٹھانی لودھ۔ ایلوا اور سپاری ان چاروں کی چھال سے جو مدھیہ بنائے جاتے ہیں۔ وہ توگ آسو ہوتے ہیں۔

شرکرا آسو کی تعداد چینی سے بنا ہوا شرکرا آسو ایک ہی طرح کا ہوتا ہے۔

آسو کے لغوی معنے یہ مدھیہ آسُوتتو ہونے کی وجہ سے آسو کہلاتے ہیں۔ یعنی نیتر میں عرق کھینچنے سے بنائے جاتے ہیں۔

یہ سب چوراسی طرح کے مدھیہ ہوتے ہیں۔ یہ مدھیہ کسی کے سنیوگ سے نہیں بنتے۔ الگ الگ چیزوں کے ساتھ ملانے سے یا الگ الگ کرنے سے

مدھیہ انیک پرکار کے بن جاتے ہیں۔ اور اِن کے بنانے کی بھی مختلف ترکیبیں ہیں۔ دیگر چیزوں کے ملانے سے سنسکار کرتے ہوئے مدھیہ اُن کا گن گرہن کر لیتے ہیں۔ اور اپنے جزوِ اعظم کے گُن کا بھی تیاگ نہیں کرتے۔
الگ الگ طرح سے بنائے ہوئے اُن آسووں کے نتیجوں کا امتحان کر کے اُن اُن آسووں کا سینوگ۔ سنسکار۔ دیش۔ کال اور ماترا وغیرہ کے موافق استعمال کیا جا سکتا ہے۔
اس طرح سے یہ چوراسی پرکار کے آسووٗں کا بیان کیا گیا ہے۔ جو من۔ شریر۔ اگنی اور بل کو بڑھاتے ہیں۔ اندرا۔ شوک اور ارُوچی کا ناش کرتے ہیں۔ اور فرحت بخشتے ہیں۔
اس یجّاپرشی ادھیائے میں بھگوان پُنروسو نے شریر اور پُرش کی اُتپتی کا بیان۔ بھیشیہ کا بیان نیز پردھان آسووں کا بیان فرمایا ہے۔

چھبیسواں ادھیائے

پھر بھگوان اتری کمار بولے۔ اب آتریہ بھدر کاپیہ نامی ادھیائے کی تفصیل بیان کرتے ہیں۔ یعنی جس میں اتری کمار اور بھدرکاپیہ وغیرہ رشیوں کے سمواد کا بیان ہے آتریہ۔ بھدرکاپیہ۔ شاکنتیہ۔ پُورناکھیہ مَودگلیہ۔ ہرنیاکھش۔ کوشک۔ لشں پاپ کمار شرا نام بھردواج۔ شریمان برپ ورواریووِد۔ ودیہہ کے مہاراج نمی۔ وڑش اور واہیک دیش کے ویدوں کے سرتاج کانکائن باہیک یہ سب مہرشی جو عمر میں بھی بوڑھے تھے۔ اور علم میں بھی بزرگ تھے۔ جنہوں نے

اپنی اندریاں جیت رکھی تھیں۔ ایک خوبصورت اور خوش فضا چیتر رتھ نامی
بن میں جمع ہوئے۔ ان سب مہاتماؤں کی خواہش تھی۔ کہ کچھ دن سکھ پورک
اس بن میں ٹھہریں۔ ایک دن جبکہ وُہ سب بیٹھے ہوئے تھے۔ ان میں رس
اور آہار کے نشچے کے متعلق چرچا ہوئی۔ اور سب اپنی اپنی رائے ظاہر کرنے لگے

بھدر کاپیہ کی رائے بھدر کاپیہ بولا۔ کہ رس ایک ہوتا ہے۔ اُس کے
جاننے والے اس کو پنچ اندریوں کے وشیوں میں سے زبان کا ایک وشہ مانتے
ہیں۔ یہ رس جل کے سوا اور کچھ نہیں۔

شاکنتے کی رائے شاکنتے برہمن بولے۔ کہ ہماری سمجھ میں رس دو پرکار
کے ہوتے ہیں۔ (۱) چھیدنی (شریر کے دوشوں کا نکالنے والا) (۲) اُپ شمنی
(دوشوں کو شانت کئے بغیر نکالنے والا)

پُورناکھیہ مُودگلیہ کی رائے پُورناکھیہ مُودگلیہ بولے۔ کہ ہماری سمجھ میں
رس تین طرح کا ہوتا ہے (۱) چھیدنی (۲) اُپ شمنی اور (۳) سادھارن

ہرنیا کھش کی رائے ہرنیا کھش کوشک بولے۔ کہ رس چار پرکار کے ہوتے
ہیں (۱) مفید مزیدار (۲) غیر مفید مزیدار (۳) غیر مفید بےمزہ (۴) مفید بےمزہ

کُمار شرا بھردواج کی رائے کُمار شرا بھردواج بولے۔ کہ رس پانچ
طرح کا ہوتا ہے (۱) بھوم (۲) اُدک (۳) آگنیہ (۴) وایبیہ اور (۵) آنترکھش

واریو وِد کی رائے راج رشی واریو وِد بولے۔ کہ رس چھ قسم کے ہوتے
ہیں (۱) ثقیل (۲) لطیف (۳) سرد (۴) گرم (۵) مرغن اور (۶)
خشک۔

نِمی کی رائے وِدیہ ادھی پتی نِمی مہاراج بولے۔ کہ رس سات ہوتے

ہیں (۱) میٹھا (۲) کھٹا (۳) نمکین (۴) کڑوا (۵) چرپرا (۶) کسیلا اور (۷) کھشار

وڑش کی رائے دھامارگو وڑش کہنے لگے۔ کہ رس آٹھ قسم کے ہوتے ہیں (۱) میٹھا (۲) کھٹا (۳) نمکین (۴) کڑوا (۵) چرپرا (۶) کسیلا (۷) کھشار اور آٹھویں بے مزہ۔

کانکائن واہیک کی رائے کانکائن واہیک بولے۔ کہ رس بے تعداد ہوتے ہیں۔ سبب یہ ہے۔ کہ اُن کے آشرے۔ گُن۔ کرم اور سنسکار بے تعداد ہیں۔

آتریہ کی رائے بھگوان اتری کمار پُنروسو بولے۔ کہ رس (۱) میٹھا (۲) کھٹا (۳) نمکین (۴) کڑوا (۵) چرپرا اور (۶) کسیلا۔ چھ ہی طرح کا ہوتا ہے۔ ان چھئوں کی پیدائش کا باعث پانی ہے۔ چھیدن اور اُپ شمن یہ دو اُن کے کرم ہیں۔ اِن دونو کے آپس میں مل جانے سے اُن میں ایک سادھارن دھرم پیدا ہو جاتا ہے۔ رس کے دو بھید ہیں (۱) مزیدار اور (۲) بے مزہ۔ اِن کے دو ہی پربھاؤ ہوتے ہیں۔ (۱) مفید اور (۲) غیر مفید اور پنچ مہا بھوتوں کے دکار ہی اِن کے آشرے ستھان ہیں۔ یہ سب آشرے۔ پرکرتی۔ وکرتی۔ وچار دلیش اور کال کے آدھین ہیں۔ اُن دربیہ سنگیک آشریوں میں گورو۔ لگھو شیت۔ اُشن۔ سنگدھ اور روکھش وغیرہ گُن ہوتے ہیں۔

کھشار رس نہیں ہے کھشار کھشرن (چورن) سے بنایا جاتا ہے۔ اس لئے اسے کھشار کہتے ہیں۔ کھشار رس نہیں ہوتا۔ بلکہ ایک قسم کا دربیہ ہے۔ کیونکہ یہ بہت سے رسوں سے پیدا ہوتا ہے۔ اور اسی لئے یہ بہت سے رسوں کا مجموعہ ہوتا ہے۔ جن میں سے اس میں چرپرا اور نمکین رس زیادہ ہوتے ہیں۔ اِس میں دیگر اندریوں کے وشئے بھی ہوتے ہیں۔ اس کے بنانے

کی تراکیب بھی بے شمار ہیں۔

بے ذائقہ رس رسوں کی پرکرتی (جل) میں اُدیکت یعنی اسپشٹ بھاؤ ہوتا ہے۔ اسی طرح انورس یعنی کئی رسوں کے ملنے سے جو رس نیون ہو۔ اُس میں اُویکتا ہوتی ہے۔ اور انورس سمنوٹ دربیوں میں اسپشٹا ہوتی ہے۔ انورس سمنوٹ دربیہ اُسے کہتے ہیں۔ کہ جب ایک رس میں کئی رس ہوں۔ اور ایک اُن میں نیون ہوتا ہے۔ اُس نیون رس میں اسپشٹا کہتے ہیں۔

رس بے شمار نہیں ہیں کانکائن والہیک نے جو کہا تھا۔ کہ رس بیشمار ہیں۔ اس کے جواب میں بھگوان اتری کمار کہتے ہیں۔ کہ اگرچہ رسوں کے آشرے۔ گُن۔ کرم اور سنسکار بیشمار ہوتے ہیں۔ لیکن رس بے شمار نہیں ہو سکتے۔ اور نہ وہ اپنے آشرے سے الگ ہو سکتے ہیں۔ جیسے کھانڈ خواہ کسی چیز میں ملائی جائے۔ وُہ اپنی مٹھاس کو نہیں چھوڑتی۔ یعنی کھانڈ سے خواہ کتنی ہی قسم کی چیزیں بنائی جائیں لیکن مٹھاس سب میں بنی رہتی ہے۔ اس لئے مٹھاس بہت نہیں ہوتی۔ ایک ہی بنی رہتی ہے۔ دُوسری بات یہ ہے کہ مٹھاس چینی سے الگ کچھ نہیں ہے۔ یعنی جو مٹھاس ہے۔ وہی کھانڈ ہے۔ باہم بیشمار طرح سے ملنے کے باوجود اِن چھ رسوں کی تعداد میں کچھ فرق نہیں پڑ سکتا۔ اگرچہ ان کے گُن اور سوبھاؤ بیشمار ہو جاتے ہیں۔ اس لئے عقلمند آدمی کبھی نہیں کہہ سکتا۔ کہ سنسرشٹ رسوں کے کرم بیشمار ہوتے ہیں

اب انہی کارنوں کے مقابلے سے بے ملے چھئوں رسوں کی الگ الگ علامات بیان کی جائینگی۔ پہلے دربیوں کی اقسام کے متعلق کچھ ذکر کیا جائیگا۔

دربیوں کا بیان آیورویدشاستر کے مطابق تمام دربیہ پنچ مہابھوتوں

(مٹی۔پانی۔ہوا۔آگ اور خلا) سے بنے ہوئے ہیں۔ان کی دو قسمیں ہیں
(۱) چیتن (ذی روح) (۲) اچیتن (بے جان)

ان دربیوں کے شبد سپرش وغیرہ بیس گن اور ومن ویرچن وغیرہ پانچ کرم ہیں۔

پارتھو دربیوں کے گن کرم | ان میں سے بھاری۔کھر۔کٹھن۔مند۔ستھر وشد۔گاڑھے۔موٹے اور گندھ گن پارتھ دربیوں کے ہوتے ہیں۔ یہ دربیہ پشٹائی۔کھٹورتا۔گورتا اور درڑھتا کرم کرتے ہیں۔

آپیہ دربیوں کے گن کرم | رقیق۔مرغن۔سرد۔مند۔مردو۔چکھل۔سر اور رس سے اتینت یکت دربیہ کو آپیہ دربیہ کہتے ہیں۔یہ اُت کلیہ۔سنگدھتا بندھ۔ابھشیندتا اور آلہادتا کرتے ہیں۔

آگنیہ دربیوں کے گن کرم | جو دربیہ گرم۔تیز۔سوکھشم۔ہلکے۔خشک وشد۔رُوپ گنوں سے اتینت یکت ہوتے ہیں۔انہیں آگنیہ دربیہ کہتے ہیں۔یہ دربیہ داہ۔پاک۔کانتی۔پرکاش اور ورن کا باعث ہیں۔

وائے ویہ دربیوں کے گن کرم | جو دربیہ ہلکے۔سرد۔خشک۔کھر۔وشد سوکھشم اور سپرش گنوں سے اتینت یکت ہوں۔انہیں وائے ویہ دربیہ کہتے ہیں۔یہ دربیہ روکھشتا۔گلانی۔وچرن۔وشدتا اور لگھوتا کرمونکو کرتے ہیں۔

آکاشیہ دربیوں کے گن کرم | جو دربیہ مردو۔لگھو۔سوکھشم۔سلکھشن۔اور شبد ان سے اتینت یکت ہوں۔انہیں آکاشیہ دربیہ کہتے ہیں۔یہ دربیہ مردوتا۔سُشرتا اور لگھوتا کرتے ہیں۔

مندرجہ بالا اپدیش کے بموجب دنیا میں ایسا کوئی دربیہ نہیں ہے۔جو اوشدھ نہ ہو سکتا ہو۔یہ دربیہ یکتی اور وشے کے موافق پریکت کئے جانے پر پھل دائک

ہوتے ہیں۔ صرف گُن کے پربھاؤ سے کاریہ کاری نہیں ہو سکتے۔

تمام دربیہ اپنے پربھاؤ یا اپنے گُن کے پربھاؤ سے یا اپنے اور اپنے گُن دونو کے پربھاؤ سے مناسب وقت پر ادھشٹان اور یوگ کو پراپت کر کے جو کاریہ کرتے ہیں۔ اُسے کرم کہتے ہیں۔ اور جس کے ذریعے اُس کاریہ کا سمپادن ہوتا ہے۔ وہ ویریہ کہلاتا ہے۔ جس وقت یہ کاریہ کیا جاتا ہے۔ اُسے کال کہتے ہیں۔ جس طرح کیا جاتا ہے۔ اُسے اُپائے کہتے ہیں۔ اور اُس کرم کے ذریعے جو مقصد سدھ کیا جاتا ہے۔ اُسے پھل کہتے ہیں۔

رس کے وکلپ کا شمار دربیہ۔ دیش اور کال کے پربھاؤ سے چھیوں رسوں کے تریسٹھ بھید ہوتے ہیں۔ اب ہم اُن کا بیان کرینگے۔

رسوں کے وکلپوں کا مفصّل بیان میٹھے رس کے کھٹّے وغیرہ باقی رسوں سے اور کھٹّے کے نمکین وغیرہ باقی رسوں سے اور اسی طرح بہ ترتیب دو دو رسوں کے ملنے سے پندرہ وکلپ ہوتے ہیں۔

تین تین رسوں کے سنیوگ سے بیس وکلپ ہوتے ہیں۔ چار چار رسوں کے سنیوگ سے پندرہ وکلپ ہوتے ہیں۔ میٹھے اور کھٹّے رسوں کا باقی کے لون وغیرہ تین تین رسوں کے ساتھ یوگ ہوتا ہے۔ اور باقی چاروں کا ایک یوگ ہوتا ہے۔

چھ رسوں میں سے ایک ایک کو چھوڑ کر پانچ پانچ رسوں والے چھ وکلپ ہوتے ہیں۔ چھیوں رسوں کا ایک وکلپ ہوتا ہے۔ الگ الگ چھیوں رسوں سے چھ وکلپ ہوتے ہیں۔ اسی طرح دربیوں میں سب مل کر تریسٹھ طرح کے رس وکلپ ہوتے ہیں۔

رسوں کے پریوگ وغیرہ کا بیان

رسوں کے یہ ترلیسٹھ وکلپ رس اور انورس کی کلپنا اور کمی بیشی کے لحاظ سے بے شمار اقسام کے ہو جاتے ہیں۔ رسوں کے سنیوگ ستاون طرح کے ہیں۔ اور وکلپ ترلیسٹھ طرح کے۔ اس طرح رسوں کی قابلیت دیکھ کر رس جاننے والے لوگوں نے ان کی تقسیم کی ہے۔ جو ویدا اپنی چکتسا کو سپھل کرنا چاہے۔ اُسے چاہیئے۔ کہ دوش اور اوشدھیوں پر غور کر کے کہیں ایک رس اور کہیں ملے ہوئے زیادہ رسوں کا استعمال کرے۔

عقلمند وید روگوں میں ایسی دواؤں کا استعمال کرتا ہے۔ جو ملے جُلے زیادہ رسوں والی یا ایک ہی رس والی ہوتی ہیں۔ جو وید رسوں کے وکلپوں کو جانتا ہے۔ اور دوشوں کے وکلپوں سے بھی ماہر ہے۔ وہ روگوں کے بواعث اور لنگ جاننے میں اور شانتی کی تدابیر کرنے میں کبھی غفلت نہیں کرتا۔

دربیوں میں دو طرح کا رس دیکھنے میں آتا ہے (۱) وَیکت اور (۲) اَویکت۔ اس اَویکت کو ہی انورس کہتے ہیں۔ سُوکھی یا گیلی چیز کے زبان پر رکھتے ہی جو ذائقہ معلوم ہوتا ہے۔ وُہ اس چیز کا وَیکت رس ہوتا ہے۔ اور جو پیچھے پراپت ہوتا ہے۔ وُہ انورس کہلاتا ہے۔ لیکن یہ انورس چھیوں رسوں ہی کے انترگت ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ تو پہلے فیصلہ ہو چُکا ہے۔ کہ دُنیا میں کوئی ساتواں رس ہی نہیں ہے۔

دربیوں کے چوبیس گُن پہلے بیان ہو چکے ہیں۔ ان کے علاوہ ان میں دس گُن اور بھی ہوتے ہیں۔ جیسے پَرتو۔ اپَرتو۔ یُکتی۔ سنکھیا۔ سنیوگ۔ وبھاگ۔ پرِتھکتو۔ پرمان۔ سنسکار اور ابھیاس۔ یہ گُن علاج کی کامیابی کے

ذریعے ہیں۔اب ان کے لکھشنوں کا بیان کیا جاتا ہے۔

پرتو اور اپرتو کا لکھشن دیش۔کال۔وسا۔مان۔پاک۔ویریہ اور رس وغیرہ میں پرتو اور اپرتو گن ہوتے ہیں۔جیسے مرودیش سواستھ کرتا ہونے کے لحاظ سے پرتو گن وششٹ ہے۔اور آنوپ دیش اسواستھ کرتا ہونے کے لحاظ سے اپرتو گن وششٹ ہے۔وسرگ کال پر ہے۔اور آدان کال اپر ہے۔اسی طرح مان۔پاک وغیرہ کو سمجھنا چاہیئے۔

یکتی کا لکھشن دوشوں کا وچار کرکے جو اوشدھ کا پریوگ کیا جاتا ہے اس استعمال کا نام یکتی ہے۔

سنکھیا کا لکھشن دربیوں کی گنتی کا نام سنکھیا ہے۔

سنیوگ کا لکھشن دربیوں کے ملنے کا نام سنیوگ ہے۔یہ سنیوگ تین طرح کا ہوتا ہے۔جیسے دوندو کرمج۔ سروکرمج اور ایک کرمج۔

دوندو کرمج سنیوگ۔جیسے دو بھو کے مینڈھوں کا سنیوگ۔

سروکرمج سنیوگ۔جیسے بہت سے دانوں کو ایک برتن میں پکانا۔اور ایک کرمج جیسے درخت پر کوّے کا بیٹھنا۔یہ تینوں سنیوگ انتیہ ہوتے ہیں۔

وبھاگ کا لکھشن وبھاگ کے معنی وبھگتی۔ویوگ اور بھاگ ہے۔

پرتھکتو کا لکھشن نہ ملنے کا نام پرتھکتو ہے۔یہ علیحدگی تین طرح کی ہوتی ہے۔ایک جیسے گھٹ اور پٹ ملا کر رکھنے سے بھی دونو الگ ہوتے ہیں۔دوسرے جیسے بیل اور گھوڑوں کا جھنڈ۔اگرچہ جھنڈ ایک ہی ہے تاہم دونو جنسیں الگ الگ ہیں۔تیسرے جیسے اناج کا ڈھیر۔اگرچہ ایک

ہی چنیر کا ہے۔ تاہم ایک ہی قسم کے بہت دانے ہونے سے ان میں پرتھکتا ہوتی ہے۔

پرمیان سنسکار کا لکھشن پرمیان مقدار یا وزن کا نام ہے۔ مختلف دربیوں کے ملنے سے جو گن پیدا ہوتے ہیں۔ ان کا نام سنسکار ہے۔

ابھیاس کا لکھشن دربیہ کے ابھیسن۔ شیلن اور سنتت کریا کو ابھیاس کہتے ہیں۔

اس طرح پَرَ وغیرہ کے اپنے اپنے لکھشنوں کے موافق گن بیان کر دئے گئے ہیں۔ جو ان گنوں کو نہیں جانتا۔ وہ اچھی طرح سے علاج نہیں کر سکتا۔ گن گنوں کے سہارے سے نہیں ہوتے۔ اس لئے وید کو چاہیئے۔ کہ رسوں کے گنوں کو دربیوں کا گن سمجھے۔

لیکن یہاں پر مصنف کا مقصد کچھ اور ہے۔ اس لئے ملک اور وقت وغیرہ کا اچھی طرح سے معائنہ کرکے اور مصنف کے مقصد کو سمجھ کر عمل کرے۔ اس کی مثال یہ ہے۔ کہ گورو۔ لگھو وغیرہ گن دربیوں کے آسرے سے ہوتے ہیں۔ یہ میٹھے وغیرہ رسوں کے گن نہیں ہیں۔ لیکن رس دربیہ کے ساتھ ہیں اس لئے دربیوں کے گن رسوں کے گن کہلاتے ہیں۔

اب رسوں کے چھ وبھاگوں اور پنچ مہا بھوتوں سے اُن کی پیدائش کا حال بیان کیا جائیگا۔

آکاش کا پانی سرد ہوتا ہے۔ یہ پانی طبعاً سرد اور ہلکا ہوتا ہے۔ اور اس کا رس اُویکت (بے ذائقہ) ہوتا ہے جب یہ زمین پر پڑتا ہے۔ تو اس میں پنچ مہا بھوتوں کے گن مل جاتے ہیں۔ اور سب ستھاور و جنگم موتیوں

میں پرسنا پیدا کر دیتا ہے۔ اِن صُورتوں میں یہ چھٹوں رس پھیل جاتے ہیں

رسوں کی پیدائش اِن چھٹوں رسوں میں سے مدھر (میٹھا) رس سوم (سرد) گن کی زیادتی کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ پرتھوی اور اگنی کے گنوں کی زیادتی کی وجہ سے نمکین رس۔ وایو اور اگنی کے گنوں کی زیادتی کی وجہ سے چرپرا رس۔ وایو اور آکاش کے گنوں کی زیادتی کی وجہ سے کڑوا رس۔ اور وایو و پرتھوی کے گنوں کی زیادتی کی وجہ سے کسیلا رس پیدا ہوتا ہے۔ اس طرح سے چھٹوں رس پیدا ہوتے ہیں۔

پنچ مہا بھوتوں کی کمی بیشی سے ستھاور اور جنگموں کے رنگوں اور شکلوں میں اختلاف واقع ہو جاتا ہے۔ نیز کال میں چھ رتو ہوتے ہیں۔ اِن کی وجہ سے پنچ مہا بھوتوں میں کمی بیشی ہو جاتی ہے۔

اِن میں سے جن رسوں میں اگنی اور وایو کے گن زیادہ ہوں۔ وُہ عموماً اُوپر کو جاتے ہیں۔ یعنی جسم کے اُوپر کے حصے میں پھیل جاتے ہیں۔ سبب یہ ہے۔ کہ وایو میں لطافت اور حرکت دو گن ہیں۔ اور وہ ہلکی ہونے کی وجہ سے اُوپر کو اُٹھتی ہے۔ اگنی بھی اُوپر ہی کو جاتی ہے۔ انہی وجوہات سے اگنی اور وایو کے گن والے رس اُوپر کو جاتے ہیں۔

جو رس مندرجہ بالا تتوؤں سے ملے ہوتے ہیں۔ وُہ اُبھے گامی ہوتے ہیں یعنی اُوپر نیچے دونو طرف کو جا سکتے ہیں۔

اب اِن چھٹوں رسوں کے گن اور کرم دربیوں کے موافق بیان کئے جائینگے

میٹھے رس کے گن میٹھا رس جسم کے موافق ہوتا ہے۔ اِس لئے یہ رس خون۔ گوشت۔ میدا۔ ہڈی۔ مغز اور ویرج کو بڑھاتا ہے۔ عُمر کو لمبا کرتا ہے

چھئوں اندریوں کو تروتازہ کرتا ہے۔ طاقت اور خوبصورتی کو بڑھاتا ہے پت وش اور وایو کو دُور کرتا ہے۔ پیاس کو بجھاتا ہے۔ چمڑے۔ بالوں اور گلے کے لئے مفید ہے۔ پرینن کرتا ہے۔ فرحت دیتا ہے۔ سیر کرتا ہے۔ اور مضبوط بناتا ہے۔ لاغر کو موٹا کرتا ہے۔ اور کھنیت کو سندھان کرتا ہے۔ ناک مُنہ گلا۔ ہونٹ اور تالو کو تازگی بخشتا ہے۔ جلن کو شانت کرتا اور غشی کو دور کرتا ہے۔ بھنوروں اور چیونٹیوں کو نہائت بھاتا ہے۔ سنگدھ (مرغن) شیتل (سرد) اور بھاری ہوتا ہے۔

بکثرت میٹھا رس کھانے کے نقصان | ایسا گُن والا ہونے کے باوجود بکثرت کھائے جانے پر یہ میٹھا رس موٹاپا۔ ملائمت۔ سُستی۔ کثرتِ خواب۔ گرانی۔ اروچی۔ ضُعفِ ہضم۔ مُنہ اور گلے کے گوشت کی زیادتی۔ دمہ۔ کھانسی۔ زکام۔ السک۔ شیت جور۔ اناہ۔ مُنہ کی مٹھاس۔ قے کی خواہش سنگیاناش۔ سوَر بھنگ۔ گل گنڈ۔ گنڈ مالا۔ شلیپد۔ گلے کی سوج۔ بستی دیش دھمنی اور گُدا میں اُپ لیپ۔ اکھشی روگ اور ابھشینددِ وغیرہ انیک پرکار کے کف روگوں کو پیدا کرتا ہے۔

کھٹے رس کے گُن | کھٹا رس کھانے میں خواہش پیدا کرتا ہے جٹھراگنی کو سندیپن کرتا ہے۔ جسم کو تروتازہ کرتا ہے۔ جیرن کرتا ہے۔ من کو ہوشیار کرتا ہے۔ طاقت کو بڑھاتا ہے۔ بادِ مخالف کو نکالتا ہے۔ ہردے کی ترپتی کرتا ہے۔ اس سے مُنہ میں پانی بھر آتا ہے۔ آہار کو جذب کرتا ہے۔ کلیدتا پیدا کرتا ہے۔ اور فرحت دیتا ہے۔ یہ رس ہلکا۔ گرم اور مرغن ہوتا ہے۔

بکثرت کھٹا کھانے کے نقصان | مندرجہ بالا گُنوں والا ہونے کے باوجود

بکثرت کھائے جانے پر یہ کھٹا رس دنت ہرش کرتا ہے۔ ترپتی کرتا ہے۔
یعنی کھانا کھانے کے بغیر ہی پیٹ بھرا ہؤا معلوم ہوتا ہے۔ آنکھوں کو
بند کر دیتا ہے۔ رونگٹوں کو کھڑا کر دیتا ہے۔ کف کو پتلا کرتا ہے۔ پت کو بڑھاتا
ہے۔ خون کو خراب کرتا ہے۔ گوشت کو جلاتا ہے۔ جسم کو شتھل کرتا ہے۔
کھین۔ کھیت کھین اور دربل اشخاص کو سوج پیدا کر دیتا ہے۔ یہ رس گرم
ہونے کی وجہ سے ابھی ہت (چوٹ خوردہ) کھیت (زخم خوردہ) دشٹ
(دانتوں سے کاٹا ہؤا) دگدھ۔ بھگن۔ شول یکت۔ چیت۔ مردن کیا ہؤا
پری شرپت۔ مروت چھن۔ ودھ اور اُت لشٹ وغیرہ ستھانوں کو پکا دیتا
ہے۔ نیز گلے۔ وکھیہ ستھل اور ہردے میں جلن پیدا کرتا ہے۔

نمکین رس کے گن نمکین رس ہاضم۔ کلیدن کرتا۔ اگنی سندپن۔
چیاون۔ چھیدن۔ بھیدن۔ تیکھشن۔ سر (نکالنے والا) وکاشی ادھاسرنس
اوکاش کرتا۔ وات ناشک۔ ستمبھ ناشک۔ بندھ ناشک۔ سنگھات ناشک
ہوتا ہے۔ یہ رس تمام رسوں کے خلاف ہوتا ہے۔ اس سے منہ میں سے
رالیں ٹپکنے لگتی ہیں۔ کف پڑنے لگتا ہے۔ یہ رس رونگٹوں کے سوراخوں
کو صاف کر دیتا ہے۔ تمام جسم کے اعضا کو نرم کرتا ہے۔ کھانے کو دلپسند
بناتا ہے۔ اس کے آہار میں یوگ ہوتا ہے۔ یہ نہایت بھاری۔ مرغن اور
گرم ہوتا ہے۔

بکثرت نمکین رس کھانے کے نقصان مندرجہ بالا صفات کے باوجود بکثرت کھایا ہؤا
نمکین رس پت کو پرکوپت کرتا ہے۔ خون کو
بڑھا دیتا ہے۔ پیاس لگاتا ہے۔ غشی اور تاپ پیدا کر دیتا ہے۔ جسم کو

ودیرن کرتا ہے۔گوشت کو گلا دیتا ہے۔گلت کُشٹ پیدا کر دیتا ہے۔ وِش کو دوشت کرتا ہے۔ ورم کو پھاڑ دیتا ہے۔ دانتوں کو سیاہ کر دیتا ہے۔آدمی کو نامرد بنا دیتا ہے۔جسم میں سُکڑن۔ بالوں میں سفیدی اور سر میں گنج پیدا کر دیتا ہے۔رکت پت۔ امل پت۔ وسرپ۔ وات رکت۔ وچرچکا۔اندر لپت وغیرہ بیماریاں پیدا کر دیتا ہے۔

چرپرے رس کے فوائد چرپرا رس مُنہ کی صفائی کر دیتا ہے جٹھراگنی کو سندیپن کرتا ہے۔کھائے ہوئے پدارتھ کو خُشک کر دیتا ہے۔ ناک میں سے پانی بہا دیتا ہے۔آنکھوں میں سے آنسو نکال دیتا ہے۔ اِندریوں کو وِکسِت کرتا ہے۔السِ شوتھو۔ اُپ چے۔ اُدرد۔ ابھشیند۔سینہہ۔سوید کلیہ اور مل کو دُور کر دیتا ہے۔کھانے کو مزیدار بناتا ہے۔خارش کو دُور کرتا ہے۔برن کو بھر دیتا ہے۔کرموں کو مار ڈالتا ہے۔ مالنس کا لیکھن کرتا ہے خُون کی گانٹھوں کو توڑ دیتا ہے۔بندھ کو دُور کر دیتا ہے۔ روم کُوپوں (رونگٹوں کے سوراخوں) کو سُپھٹ کرتا ہے۔ اور کف کو شانت کرتا ہے۔ یہ رس لگھو (ہلکا)۔ اُوشن (گرم) اور روکھش (خُشک) ہوتا ہے۔

چرپرا رس بکثرت کھانے کے نقصان مندرجہ بالا صفات کے باوجود بکثرت کھایا ہُوا چرپرا رس اتمینت وپاک کی وجہ سے نامرد بنا دیتا ہے رس اور ویرج کے پربھاؤ سے موہ۔ ملنیتا۔ شتھلتا۔ لاغری۔غشی۔کجی۔ اور بھرم پیدا کرتا ہے۔ گلے میں درد اور جسم میں تاپ پیدا کر دیتا ہے۔طاقت کو گھٹاتا ہے۔پیاس کو بڑھاتا ہے۔یہ رس وایو اور اگنی کی کثرت کی وجہ سے بھرم۔داہ۔لرزہ۔تود۔بھید وغیرہ تکالیف سے تکلیف زدہ پاؤں۔بازو

پسلی۔ پیٹھ وغیرہ میں واتج بیماریوں کو پیدا کر دیتا ہے۔

کڑوے رس کے فوائد کڑوا رس بذاتِ خود اروچک کرتا ہوتا ہے۔ لیکن اپنے کھائے جانے کے بعد کھانے کی خواہش بڑھا دیتا ہے۔ وِش کو ناش کرتا ہے۔ کرموں کو دُور کر دیتا ہے۔ غشی۔ جلن۔ کنڈو۔ کُشٹ اور پیاس کو رفع کرتا ہے۔ چمڑے اور گوشت کو مضبوط بناتا ہے۔ بخار کو دُور کرتا ہے۔ اگنی سندیپن ہے۔ پاچن۔ ستینہ۔ شودھن اور لیکھن ہوتا ہے۔ کلیہ۔ میدا۔ چربی۔ مغز۔ السکا۔ پُویہ۔ پسینہ۔ پیشاب۔ پاخانہ۔ پت اور شلیشما کو خشک کر دیتا ہے۔ یہ رس روکھش (خشک) شیتل (سرد) اور لگھو (ہلکا) ہوتا ہے۔

کڑوا رس بکثرت کھانے کے نقصان مندرجہ بالا فوائد کے باوجود کڑوا رس بکثرت کھانے سے بوجہ روکھش (خشک) کھر اور وِشد ہونے کے رس۔ خون۔ گوشت۔ میدا۔ ہڈی۔ مغز اور ویرج کو خشک کر دیتا ہے۔ سروتوں کے مجمع کو کھر درا بنا دیتا ہے۔ جسم کو کمزور۔ لاغر اور گدھ بنا دیتا ہے۔ مُنہ کو سُکھاتا ہے۔ نیز اور بہت سے واتج وِکاروں کے لئے مفید ہے۔

کسیلے رس کے فوائد کسیلا رس سنشمن کرتا۔ سنگراہی۔ دھارک۔ برن پیٹرن کرتا۔ روپن کرتا۔ ستمبھن کرتا۔ نیز کف اور رکت پت کا شانت کرنے والا ہے۔ اور جسم کی کلیدتا کو دُور کرتا ہے۔ یہ رس روکھش (خشک) شیتل (سرد) اور گورو (بھاری) ہوتا ہے۔

بکثرت کسیلا رس کھانے کے نقصان مندرجہ بالا فوائد کے باوجود کسیلا رس بکثرت کھانا مُنہ کو سوکھاتا ہے۔ ہردے کو تکلیف دیتا ہے۔

پیٹ میں اپھارہ کرتا ہے۔ زبان کو روکتا ہے۔ سروتوں کو بند کرتا ہے۔ جسم کو سیاہ کر دیتا ہے۔ نامرد کر دیتا ہے۔ پیٹ میں گڑگڑاہٹ کر کے ہضم ہوتا ہے باد مخالف۔ پیشاب اور پاخانہ کو روکتا ہے۔ لاغری۔ ملانتا۔ پیاس اور ستمبھن بھی کرتا ہے۔ یہ رس کھر۔ وشد اور روکھش سبھاؤ والا ہونے کی وجہ سے پکھشا گھات۔ ہنوگرہ۔ اپتانک اور اروت وغیرہ وات وکاروں کو پیدا کر دیتا ہے

اس طرح چھئوں رس الگ الگ مقدار کے مطابق کھانے سے فائدہ دیتے ہیں۔ اور مقدار کے زیادہ استعمال کرنے سے نقصان دیتے ہیں۔ اس لئے عقلمند وید کو چاہیئے۔ کہ فائدہ حاصل کرنے کے لئے ان کا مقدار کے موافق استعمال کرے۔

رسوں کے ویریہ کا بیان جو دربیہ رس اور وپاک دونوں میں میٹھے ہیں وہ شیت ویریہ ہوتے ہیں۔ جو رس اور وپاک دونوں میں کھٹے ہیں۔ وہ اُشن ویریہ ہوتے ہیں۔ اور جو رس اور وپاک دونوں چرپرے ہوتے ہیں۔ وہ بھی اُشن ویریہ ہوتے ہیں۔

دربیوں کے گن رسوں کے مطابق لکھے گئے ہیں۔ اب ویریہ اور وپاک کے خلاف دربیوں کا بیان کیا جائیگا۔

وید کو دودھ۔ گھی۔ چوّیہ۔ چینیا اور ایسے ہی دیگر دربیوں کا رس کے موافق نہ دلیش کرنا چاہیئے۔

بعض بعض میٹھے اور بعض بعض کسیلے دربیہ بھی اوشن ویریہ ہوتے ہیں۔ جیسے مہاپنچ مول اگرچہ تلت کشائے ہے۔ لیکن ویریہ میں اوشن (گرم) ہوتا ہے۔ اور آنوپ مانس اگرچہ میٹھے ہیں۔ لیکن ویریہ میں اوشن ہیں۔ اس

طرح لوَن رس یکت سیندھا نمک اور امل رس یکت آملہ اوشن ویریہ نہیں ہیں۔ اور آک۔ اگر اور گلو تکت (کڑوا) رس ہونے پر بھی اوشن ویریہ ہیں۔
بعض امل رس سنگراہی ہوتے ہیں۔ اور بعض بھیدن کرتا۔ جیسے امل رس والا کَیتھ سنگراہی ہے۔ اور آملہ بھیدک۔ کٹو (چرپرا) رس اوُرشیہ ہوتا ہے تو بھی کٹو رس والے پیپل اور سونٹھ وِرشیہ ہیں۔
کشائے رس ستمبھن کرتا اور شیتل ہوتا ہے۔ تو بھی کشائے رس والی ہرڑ اس سے وِردھ ہوتا ہے۔
مندرجہ بالا بواعث سے رس کے مطابق تمام دربیوں کے گُن نردیش نہیں کئے جا سکتے۔ کیونکہ بعض دربیوں میں رس کچھ ہوتا ہے۔ اور ویریہ کچھ۔
اسی طرح برابر رس والے دربیوں میں بھی دیگر گُن دیکھنے میں آتے ہیں۔

رس اور ویریہ کے لحاظ سے دربیوں کی فضیلت

روکھشتا کے لحاظ سے کشائے رس تمام روکھش رسوں سے اُتّم ہوتا ہے۔ یعنی روکھشتا میں چرپرا رس درمیانہ درجے کا اور کڑوا رس ادنےٰ درجے کا ہوتا ہے۔ ایسے ہی سنگدھ (مرغن) دربیوں میں دھینت کے لحاظ سے مدھر (میٹھا) رس اُتّم۔ امل (کھٹا) رس درمیانہ درجے کا اور نمکین رس ادنےٰ درجے کا ہوتا ہے
شیتلتا (سردی) کے لحاظ سے میٹھا کسیلا اور کڑوا رس بہ ترتیب اُتّم۔ مدھّم (اوسط درجے کے) اور نکرشٹ (ادنےٰ درجہ کے) ہوتے ہیں۔
بھاری پن (ثقالت) کے لحاظ سے میٹھا رس اُتّم۔ کسیلا درمیانہ درجے کا اور نمکین رس ادنےٰ درجے کا ہوتا ہے۔
ہلکے پن (لطافت) کے لحاظ سے کڑوا رس اُتّم۔ چرپرا درمیانہ درجے کا اور

کھٹا ادنے درجے کا ہوتا ہے۔ بعض آچاریوں کی یہ بھی رائے ہے۔ کہ ہلکے پن کے لحاظ سے نمکین رس ادنے درجے کا ہوتا ہے۔

کھٹے اور نمکین رس دونوں میں سے نمکین رس لگھوتا اور گوروتا ہر دو لحاظ سے ادنے درجے کا ہے۔

اب وپاکوں کے لکھشن بیان کئے جائینگے۔

وپاک کا بیان چرپرے۔ کڑوے اور کسیلے رسوں کا وپاک عموماً چرپرا ہوتا ہے۔ امل رس کا امل (کھٹا) اور میٹھے و نمکین کا میٹھا وپاک ہوتا ہے۔

سنگدھ بھاو کو حاصل کرنے والے مدھر (میٹھے) لون (نمکین) اور امل (کھٹے) رس عموماً باد مخالف۔ پاخانہ اور پیشاب کے تیاگ کرنے میں سُکھ دینے والے ہوتے ہیں۔

روکھش بھاؤ کو حاصل کرکے چرپرا۔ کڑوا اور کسیلا یہ تینوں رس ادہو مکھ وایو (باد مخالف) پاخانہ پیشاب اور ویرج کے تیاگ کرنے میں دکھ دینے والے ہیں۔

وپاک میں چرپرے رس کے فوائد وُہ رس جو کہ وپاک میں چرپرا ہوتا ہے۔ وُہ ویرج ناشک پاخانہ اور پیشاب کے روکنے والا اور وات پیدا کرنے والا ہوتا ہے۔

وپاک میں میٹھے رس کے فوائد وہ رس جو کہ وپاک میں میٹھا ہوتا ہے۔ وُہ مل۔ مُوتر نسّارک نیز کف اور ویرج وردھک ہوتا ہے۔

وپاک میں کھٹے رس کے فوائد وہ رس جو کہ وپاک میں کھٹا ہوتا ہے۔ وُہ مل مُوتر نسّارک اور ویرج کو نشٹ کرنے والا ہوتا ہے۔

وپاک میں میٹھے۔ وپاک میں چرپرے اور وپاک میں کھٹے درمیوں میں میٹھا

رس بھاری ہوتا ہے۔ اور باقی دونو ہلکے ہوتے ہیں۔

وپاکوں کو پہچاننے کا طریق دربیوں کے خاص خاص گنوں سے وپاک کے علامات کی اِمتنا۔ مدھمتا اور نکرشٹ جانی جاتی ہے۔

بعض آچاریہ ویرج کو آٹھ قسم کا جانتے ہیں۔ جیسے تیکھشن۔ روکھش۔ مردو سنگدھ۔ لگھو۔ اُشن۔ گورو اور شیتل

بعضوں کی رائے ہے۔ کہ ویریہ دو ہی طرح کا ہوتا ہے۔ (۱) شیتل (سرد) اور (۲) اُشن (گرم)

جس کے ذریعے سے کاریہ کیا جاتا ہے۔ اُسے ویریہ کہتے ہیں۔

جو دربیہ ویریہ سے خالی ہے۔ وُہ کچھ نہیں کر سکتا۔ جو کریا کی جاتی ہے۔ وُہ ویریہ ہی سے کی جاتی ہے۔ یعنی ہر ایک دربیہ میں ویریہ ہی ایسی چیز ہے۔ جس سے کامیابی حاصل ہوتی ہے۔

رس۔ وپاک اور ویریہ کے لکھشن دربیہ کو زبان پر رکھتے ہی جو مزہ آتا ہے۔ اُسے رس کہتے ہیں۔ اُس رس کے ہضم ہو جانے پر جو کرم ہوتا ہے۔ اُسے وپاک کہتے ہیں۔ سواد لینے اور پک جانے کے بعد جو کریا ہوتی ہے اُسے ویریہ کہتے ہیں۔

پربھاؤ کا لکھشن جن دربیوں میں رس۔ ویریہ اور وپاک برابر ہوں۔ اُن میں سے اگر کسی ایک میں کچھ کرم خاص ہو۔ تو اُس کرم کو اُس دربیہ کا پربھاؤ کہتے ہیں۔ جیسے دنتی اور چیتا ویریہ اور وپاک میں برابر ہیں۔ لیکن دنتی میں ویرچن بھاؤ زیادہ ہے۔

یعنی چیتے کا رس چرپرا ہے۔ یہ وپاک میں بھی چرپرا ہی ہوتا ہے۔ اس کا ویریہ

اُشن (گرم) ہوتا ہے ایسے ہی دنتی بھی رس اور وپاک میں چرپری اور ویریہ میں اُشن ہے۔ لیکن دنتی میں ایک طاقت اور ہے۔ جس سے وُہ دست لادیتی ہے۔ یہی طاقت اُس کا پربھاؤ کہلاتی ہے۔

پربھاؤ کی دیگر مثالیں وِش وشگھن ہوتا ہے۔ اِس میں پربھاؤ ہی باعث ہے۔ یعنی جن دربیوں کے کھانے سے دوش اُوردھ گامی (اُوپر کو جانیوالے ہوتے ہیں۔ اور جن کے سیون سے انولومن ہوتے ہیں۔ اُن میں بھی پربھاؤ ہی کارن ہے۔ نیلم وغیرہ منیوں کے شُبھ اور اُشبھ دو طرح کے کرم ہوتے ہیں۔ اُن میں بھی پربھاو ہی کارن ہے۔ اس پربھاؤ کے کارن کا بیان نہیں کیا جا سکتا۔

بعض دربیہ رس سے۔ بعض ویریہ سے۔ بعض گُن سے۔ بعض پاک سے اور بعض پربھاؤ سے اپنا اپنا کام کرتے ہیں۔ اگر رس۔ وپاک۔ ویریہ اور پربھاؤ کے گُن برابر ہوں۔ تو رس کو وپاک۔ رس اور وپاک کو ویریہ۔ اور رس۔ وپاک اور ویریہ ان تینوں کو پربھاؤ جیت لیتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ برابر رس اور وپاک والی دواؤں میں وپاک والی اپنا زیادہ پھل دیگی۔ برابر رس۔ وپاک اور ویریہ والی دواؤں میں ویریہ والی دوائی زیادہ پھل دے گی۔

اسی طرح برابر رس۔ وپاک ویریہ اور پربھاؤ والی دواؤں میں پربھاؤ والی دوائی زیادہ پھل دیگی۔ اس طرح رس۔ وپاک وغیرہ کا یہ سوبھاوک بل نرولیش کیا گیا ہے۔ یہ اُتر ونربلشٹ ہے۔

رس۔ وپاک۔ ویریہ اور پربھاؤ کا سمیک ورنن کیا گیا ہے۔ اب چھؤں

رسوں کے سوروپ گیان کا بیان کیا جائیگا۔

میٹھے رس کا سروپ میٹھا رس سنگدھتا۔ پرین۔ پرسنّا اور مردوتا سے معلوم کیا جاتا ہے۔ اگر اسے منہہ میں رکھا جائے۔ تو یہ سارے منہہ میں پھیل جاتا ہے۔ اور منہہ لیسا ہُوا معلوم ہونے لگتا ہے۔ اِن علامات سے میٹھا رس معلوم ہوتا ہے۔

کھٹے رس کا سروپ جس سے دانت کھٹّے ہو جاتے ہیں۔ منہہ سے رالیں ٹپکنے لگتی ہیں۔ پسینے آجاتے ہیں۔ اور منہہ میں چیتنتا سی ہو جاتی ہے۔ نیز جس کے کھاتے ہی منہہ اور گلے میں جلن ہونے لگتی ہے۔ اُسے کھٹّا رس کہتے ہیں۔

نمکین رس کا سروپ جو منہہ میں ڈالنے سے گھُل جاتا ہے۔ کلید اور ہلکا پن پیدا کرتا ہے۔ رالیں بہاتا ہے۔ اور منہہ میں جلدی سوزش کر دیتا ہے۔ اُسے نمکین رس کہتے ہیں۔

چرپرے رس کا سروپ جو زبان پر پڑتے ہی تیکھشنتا اور سُوئی گڑنے کی طرح تکلیف دیتا ہے۔ منہہ میں جھلّاٹ کر دیتا ہے۔ اور جس سے منہہ ناک اور آنکھ ٹپکنے لگتی ہے۔ اُسے چرپرا رس کہتے ہیں۔

کڑوے رس کا سروپ جو رس زبان پر پڑتے ہی اُس کا ناش کر دیتا ہے۔ جس کے مزے سے جی بگڑ جاتا ہے۔ جو منہہ میں وِشدتا کرتا ہے۔ شوش کو دُور کرتا ہے۔ اُسے کڑوا رس کہتے ہیں۔

کسیلے رس کا سروپ جو رس زبان میں وِشدتا۔ ستمبھنتا اور جڑتا کرتا ہے۔ اور گلے کو باندھ سا دیتا ہے۔ اُسے کسیلا رس کہتے ہیں۔ یہ رس

روکاشی بھی ہوتا ہے۔

اگنی ویش کا سوال جب بھگوان اتری کمار مندرجہ بالا باتیں بیان کر چکے۔ تب اگنی ویش نے پوچھا۔ کہ بھگون! آپ نے دربیہ اور کرموں کے بارے میں جو سچّا اور پُرمعنی اُپدیش دیا ہے۔ وُہ ہم نے سارا سُن لیا ہے۔ اب ہم متضاد خوراک سے پیدا ہونے والی خرابیوں کی علامات مفصّل طور پر سنّنا چاہتے ہیں۔ ہماری یہ خواہش پُوری کیجئے۔

بھگوان اتری کمار کا جواب اگنی ویش کی اس درخواست کو سُنکر بھگوان اتری کمار بولے۔ کہ دیہہ اور دھاتو کے خلاف دربیہ۔ دیہہ اور دھاتوؤں میں مخالفت پیدا کر دیتے ہیں۔ کتنے ہی باہمی متضاد دربیہ ملنے سے کتنے ہی سنسکار سے کتنے ہی دیش۔ کال اور ماترا کی مخالفت سے اور کتنے ہی سوبھاؤ سے متضاد ہو کر مخالفت پیدا کرتے ہیں۔

سنیوگ ورُدھ آہار مچھلی اور دودھ کو ایک ساتھ نہ کھانا چاہئیے یہ دونو میٹھے ہوتے ہیں۔ دونو کا وپاک بھی میٹھا ہوتا ہے۔ اور اس میٹھے وپاک کی وجہ سے مہا ابھشینڈی ہو جاتے ہیں۔ لیکن مچھلی اُشن ویریہ ہے۔ اور دودھ شیت ویریہ۔ اس ویریہ کی مخالفت کی وجہ سے خُون کو خراب کر دیتے ہیں۔ اور مہا ابھشینڈی ہونے کی وجہ سے سروتوں کے مارگو نکو روک دیتے ہیں۔

بھگوان اتری کمار کی اس بات کو سُنکر بھدر کاپیہ نے اگنی ویش سے کہا۔ کہ چلی چم نام کی مچھلی کے سوا خواہ دیگر سب قسم کی مچھلیوں کو کھالے۔ یہ مچھلی ایک چھلّی سے ہی ڈھکی رہتی ہے۔ اور اس کے سب جسم پر سُرخ رنگ

کی دھاریاں سی ہوتی ہیں۔ یہ مچھلی دیکھنے میں روہو کی مانند معلوم ہوتی ہے۔ یہ عموماً زمین پر رینگا کرتی ہے۔ اگر اسے دودھ کے ساتھ کھالیا جائے۔ تو خون اور بندھ سے ہونے والی بیماریوں میں سے کوئی نہ کوئی بیماری ضرور ہی پیدا ہوجاتی ہے۔ اور بعض دفعہ موت بھی آگھیرتی ہے

بھگوان اتری کمار کی رائے بھگوان اتری کمار بولے۔ کہ یہ بات اتنی ہی نہیں ہے۔ بلکہ کسی قسم کی مچھلی کو بھی دودھ کے ساتھ نہ کھانا چاہیئے۔ خصوصاً چلی چم کو تو بھول کر بھی نہ کھائیں۔ کیونکہ یہ نہائت ابھشیندی ہونے کی وجہ سے نہائت مہلک بیماریوں کو پیدا کردیتی ہے۔ اور آم وِش کو خراب کردیتی ہے۔ گرامیہ۔ آنوپ اور اَودک جانوروں کا گوشت۔ مدھو۔ تِل۔ گڑ۔ دُودھ۔ اُرد۔ مُولی۔ کمل نال اور اُگے ہوئے دھانیہ کے ساتھ نہ کھائیں۔ اگر کھائیں۔ تو بہرہ پن۔ اندھا پن۔ لرزہ۔ جڑتا۔ وکلتا۔ مُوکتا۔ گِنگناہٹ اور مرتیو وغیرہ کی تکلیف ہوجاتی ہے۔

پُشکر اور روہنی کا ساگ اور سرسوں کے تیل میں بُھنا ہوا کبوتر کا گوشت شہد اور دُودھ کے ساتھ نہ کھانا چاہیئے۔ اگر کوئی کھائیگا۔ تو رکت۔ ابھشیند۔ دھمنی۔ پرتی چے۔ اپسمار۔ شنکھک۔ گل گنڈ اور روہنی میں سے کوئی ایک بیماری آگھیرتی ہے۔ اور بعض دفعہ موت بھی آجاتی ہے۔

مُولی۔ لہسن۔ سہانجنا۔ تلسی۔ سفید تلسی۔ سُرسا انہیں کھاکر دُودھ پینے سے کوڑھ ہوجاتا ہے۔

بھتوے کا ساگ۔ پکا ہُوا کُلفہ شہد اور دُودھ کے ساتھ نہ کھانا چاہیئے۔ اِس کے کھانے سے موت واقع ہوجاتی ہے۔ اور بل۔ ورن۔

تیج اور ویرج کا ناش ہوجاتا ہے۔ نیز بہت سی اور مہلک بیماریاں اور نامردی آگھیرتی ہے۔

اسی طرح پکے ہوئے لکچ پھل کو اُرد کی دال کے یُوش نیز گڑ اور گھی کے ساتھ نہ کھائیں۔ کیونکہ یہ باہم متضاد ہیں۔

اسی طرح آم۔ آمڑا۔ بجورا۔ لکچ۔ کروندا۔ موچ۔ جمبھیری۔ بیر۔ کوشام۔ بھویہ۔ جامن۔ کیتھ۔ اِملی۔ پاٹلے وت۔ اخروٹ۔ پنس۔ ناریل۔ آنار۔ آملہ نیز اسی طرح کے اور بھی در بیہ نیز ہر طرح کے پتلے یا گاڑھے پدارتھ دُودھ کے مخالف ہوتے ہیں۔

کنگنی۔ بن مُدگ۔ موٹھ۔ کُلتھی۔ اُرد اور چَورا یہ دودھ کے ساتھ متضاد ہوتے ہیں۔

کُسم کا ساگ۔ سُرا سے بنا ہُوا شراب۔ مَیریہ اور شہد یہ بھی ملا کر نہ کھائیں۔ کیونکہ وات کو نہائت کوپت کرتے ہیں۔

سرسوں کے تیل میں بُھنا ہُوا ہارِیت کا گوشت نہائت متضاد ہوجاتا ہے۔ اور کف کو کوپت کرتا ہے۔

تِل کے کلک میں سِدّھ کیا ہُوا پوئی کا ساگ اتیسار پیدا کرتا ہے۔

بلاکا کا گوشت وارنی اور کلماش کے ساتھ نہ کھانا چاہیئے۔

بلاکا کے گوشت کو اگر سؤر کی چربی کے ساتھ بھُون کر کھائیں۔ تو بہت ہی جلد موت ہوجاتی ہے۔

مور کے گوشت کو ارنڈ کے تیل میں ارنڈ کی لکڑیوں کی آگ پر بھُونیں۔ تو تو یہ گوشت بہت جلد پرانوں کا ناش کردیتا ہے۔

میور کا مالس بھسم پانشو اور شہد سے ملا ہوا کھانے سے بھی فوراً موت واقع ہو جاتی ہے۔
مچھلی کے تیل میں سدھ کی ہوئی پیپل۔ مکوئے اور شہد کا کھانا بھی مرتیو دائک ہوتا ہے۔
شہد کو گرم کر کے یا اوشن کرم کے بعد مدھو سیون کرنے سے بھی موت واقع ہو جاتی ہے۔
یہ باہمی متضاد آہار سوال کے جواب میں بتائے گئے ہیں۔
وہ آہار جو دوشوں کو اتیجت کرتا ہے۔ لیکن انہیں شریر سے باہر نہیں نکال سکتا۔ وہ سب غیر مفید ہوتا ہے۔

متضاد غذا کے کرم نامردی۔ نابینائی۔ وسرپ۔ جلودھر۔ وسپھوٹک انماد۔ بھگندر۔ موُرچھا۔ مد۔ اپھرا۔ گل گرہ۔ پانڈو روگ۔ آم وش۔ کلاس۔ کوڑھ۔ گرہنی روگ۔ شوش روگ۔ رکت پت۔ جور۔ پینس۔ اپتیہ دوش اور مرتیو یہ سب متضاد ان کے کھانے سے ہو جاتے ہیں۔
متضاد ان کے کھانے سے پیدا ہونے والے مندرجہ بالا امراض نیز دیگر امراض میں نیچے لکھے ہوئے اُپائے کرنے سے اُن کا دفعیہ ہو سکتا ہے۔ جیسے ومن۔ وریچن۔ درودھی دربیوں کے ویگ کا سنشمن اور رودھی دربیوں کا پورو ابھیاس۔ ان ہیتوؤں سے مندرجہ بالا روگ نہیں ہونے پاتے۔
ومن۔ وریچن اور سنشمن درودھ آہار سے پیدا ہونے والے روگوں کو نشٹ کر دیتے ہیں۔ نیز پہلے ہی سے درودھ آہار کا ابھیاس کسی

قسم کی خرابی نہیں ہونے دیتا ہے۔

رس کے نشچے کرنے میں الگ الگ رشیوں کی رائیں۔ دربیوں کے گن اور کرم۔ دربیوں کی تعداد۔ رس اور انورس کے لکھشن۔ پر اور اپر وغیرہ گنوں کے الگ الگ لکھشن۔ پنچ بھوت آتمک رسوں کے چھ بھید۔ اُن کے ہیتو۔ وُہ گُن جن کی زیادتی سے رس اُور دھوشودھن وادھوشودھن کرتے ہیں۔ چھئوں رسوں کے جُدا جُدا چھ وبھاگ۔ دربیوں کے گن اور کرم میں اُدیش اور اَپ واد۔ گوروآدی گنوں میں رسوں کی فضیلت۔ مدھیمتا اور نکرشٹتا۔ ویاک اور پربھاؤ کے چینہہ۔ ویریہ سنکھیا۔ وِنشچے۔ سواد لینے پر چھئوں رسوں کے الگ الگ لکھشن۔ وِرودھ آہار۔ وِرودھ آہار کے کرم۔ وِرودھ آہار سے پیدا ہونے والی امراض اور اُن کا علاج۔ یہ سب مہرشی پُنروسو نے اس آتریہ بھدر کاپیہ نامی ادھیائے میں بیان کی ہیں۔

ستائیسواں ادھیائے

اِس کے بعد بھگوان اتری کمار پُنروسو بولے۔ کہ اب ہم اَنّ پان وِدھی نامی ادھیائے کی تفصیل بیان کرینگے۔

دِل پسند۔ رنگ۔ بو۔ رس اور سپرش گنوں والے نیز حسب ترکیب تیار کئے ہوئے اَنّ پان میں جانداروں کی زندگی ہوتی ہے۔ اَنّ پان کا پھل پرتکش دیکھنے میں آتا ہے۔ یہ اَنّ پان اندر کی جٹھر اگنی کیواسطے

ایندھن کا کام دیتے ہیں۔ یہ من کو پرپھلت کرتے ہیں۔ مناسب یُتی
سے ان کا استعمال شریر کے تمام دھاتوؤں۔ بل۔ ورن اور اندریوں
کو بھی پرپھلت کر دیتا ہے۔ اسی اَنّ پان کا وپریت سیون کرنا غیر مفید
ہوتا ہے۔ اسی سبب سے مفید اور غیر مفید اَنّ پان کا گیان ہونے
کے لئے تمام ودھی مفصّل بیان کی جائیگی۔

اَنّ پان آدی کے طبعی کرم | اَنّ پان میں سے پانی سو بھاؤ ہی
سے کلید تا کرتا ہے۔ لَون وِشنید کرتا ہے۔ کھشار پاچک ہے۔
مدھو بُرن روپک ہے۔ گھرت سنگدھ کرتا ہے۔ دُودھ پران داتا
ہے۔ مانس درنگھن کرنے والا ہے۔ رس پرسّن کرتا ہے۔ مدھیہ
جیرن کرتا ہے۔ رِشید ھوکرشن کارک ہے۔ دراکھشا سوا گنی سندیپن
ہے۔ پھانت (راب) کف۔ وات۔ پت کا سنچے کرنے والی ہے۔
دہی سوج کو پیدا کرتا ہے۔ پیناک۔ کھل اور ساگ گلانی کارک ہیں۔
اُرد کی دال پاخانہ بڑھا دیتی ہے۔ کھشار درشٹی اور ویریہ کا ناش کرتا
ہے۔ انار اور آملے کو چھوڑ کر عموماً سب کھٹّے دربیہ پت پیدا کرنے
والے ہوتے ہیں۔ مدھو۔ پُرانے چاول۔ جَو اور گیہوں کو چھوڑ کر دیگر
سب مدھر دربیہ کف پیدا کرنے والے ہوتے ہیں۔ بیت کی کونپل
اور پڑول کو چھوڑ کر عموماً سب کڑوے پدارتھ وات کارک اور اَوِرشیہ
ہوتے ہیں۔ اسی طرح پیپل اور سونٹھ کو چھوڑ کر عموماً سب چرپرے
دربیہ وات پیدا کرنے والے اور اَوِرشیہ ہوتے ہیں۔
اب آہار دربیوں کے الگ الگ ورگ بنا کر بتایا جائیگا۔

ورگوں کے نام شُوک دھانیہ ورگ۔ شمی دھانیہ ورگ۔ مانس ورگ
شاک ورگ۔ پھل ورگ۔ ہرت ورگ۔ مدھیہ ورگ۔ امبو ورگ۔ گنّو رس
ورگ۔ اکھشو ورگ۔ یہ شُوک دھانیہ وغیرہ دس ورگ ہیں۔ نیز دو ورگ
اور بھی ہیں (۱) کرتا نہار ورگ (۲) تیل ورگ
اب اِن سب ورگوں کے رس ویریہ۔ وپاک اور پربھاؤ کا بیان کیا جائیگا
شُوک دھانیہ ورگ رکت شالی۔ مہا شالی۔ کلم۔ شکنا ہرت۔ جَور تک
ویرگھ شوک۔ گور۔ پانڈوک۔ لانگول۔ سگندھک۔ لوہ بال۔ شالو۔ پرمودک
پتنگ۔ پتنی نیز دیگر شالی دھانیہ جو اچھے ہوتے ہیں۔ وہ شیت ویریہ
رس اور وپاک میں میٹھے۔ الپ وات کارک۔ مل کو باندھنے والے۔ مل
کو کم کرنے والے۔ سنگدھ۔ ورنگھن کرتا۔ ویرج پیدا کرنے والے
اور مُوتر کارک ہوتے ہیں۔
(یہ شالی دھانیوں کی جنس سے ہیں۔ انکا خاص بیان دیگر جگہ کیا جائیگا
شالی دھانیوں کے گن مندرجہ بالا شالی دھانیوں میں سے
رکت شالی بہت اُتم ہوتے ہیں۔ یہ پیاس کو دُور کرنے والے اور
تردوش گھن ہوتے ہیں۔
رکت شالی سے مہا شالی گنوں میں کم ہوتے ہیں۔ مہا شالی سے کلم۔ اسی
طرح بہ ترتیب گنوں میں کم ہوتے چلے گئے ہیں۔
یُوک آدی یُوک۔ ہاین۔ پانسو واپی۔ نیشدھ وغیرہ شالی دھان
گن اور اوگن میں مندرجہ بالا شالی دھانیوں کا انوکرن کرتے ہیں۔
اور بہ ترتیب پہلے سے دُوسرا گنوں میں کم ہیں۔

ساٹھی چاولوں کے گُن ساٹھی چاول شیتل۔سنگدھ۔بھاری۔ مدھر۔تردوش ناشک اور درڑھتا کارک ہوتے ہیں۔سفید ساٹھی چاول گُنوں میں بُہت اتکرش ہوتے ہیں۔اور کالا ساٹھی چاول سفید سے گُنوں میں کم درجے پر ہوتا ہے۔

ورک۔اُدّالک۔چین۔شارد۔اُجُولْ۔درُدر۔گندھن اور کوردوندیہ سب ساٹھی چاولوں سے گُنوں میں کم ہیں۔

وریہہ اور پائل کے گُن وریہہ دھانیہ رس میں میٹھا۔پاک میں کھٹا۔پت کرتا اور بھاری ہوتا ہے۔پائل دھانیہ بھی وریہہ دھانیہ کی قسم سے ہے۔یہ مل اور مُوتر کو بڑھا دیتا ہے۔گرمی بُہت کرتا ہے۔ اور تردوش کرنے والا ہے۔

کوردُوش اور شیاماک کے گُن کودوں۔سونکھیا۔کسیلے۔میٹھے ہلکے۔وات کرتا۔کف پت ناشک۔شیتل۔سنگراہی اور شوشن کرتا ہوتے ہیں۔

شیاماک (سونکھیا) کی مانند گُنوں والے دھانیہ ہستی شیاماک۔نیوار۔تود۔پرنی۔گویدھک پرشاتک۔امبھا شیاماک۔لوہتیا لُو۔ پرنیگو۔مُکندر۔اِجمُوْ۔گندونی۔چرُوکا۔برک۔شمبر۔اُتکٹ اور جُورنا ہُو۔اِن سب کے گُن شیاماک کی مانند ہوتے ہیں۔

جَو کے گُن جَو رُوکھش۔شیتل۔بھاری۔میٹھے۔بہوادہو وایو کارک بہوپُرِیش کارک۔درڑھتا کاری۔کسیلے۔بل کرتا اور کفج وکاروں کے ناش کرنے والے ہوتے ہیں۔

وینو جو کے گُن بانسی جو رو کھشن۔ رس میں کسیلا۔ مُدھر۔ کف پت ناشک۔ میدناشک۔ کرمی ناشک۔ وِش ناشک اور بل کرتا ہوتے ہیں۔

گیہوں کے گُن گیہوں بَرن روپن کرتا۔ وات ناشک۔ مُدھر شیتل جیون کرتا۔ ورنکھن کرتا۔ ورشیہ۔ سنگدھ۔ درڑھتا سمپادک اور بھاری ہوتے ہیں۔

شمی دھانیہ ورگ

مُونگ کے گُن مُونگ کی دال کسیلی۔ مُدھر۔ روکھش۔ شیت ویریہ پاک میں چرپری۔ ہلکی۔ وِشد اور کف پت ناشک ہوتی ہے۔

راج ماش کے گُن راج ماش یعنی چَولا روکھش۔ کسیلا۔ وات کرتا کف پت ناشک۔ وشٹمبھی اور اَورشیہ ہوتا ہے۔

اُرد کے گُن اُرد پُشٹی کارک۔ اتینت وات ناشک۔ سنگدھ۔ اُوشن۔ مدھر۔ گورو۔ بل کرتا۔ ل وردھک اور بہت جلد بنستو پرواُنک ہیں۔

کُلتھی کے گُن کُلتھی گرم۔ کسیلی۔ پاک میں امل۔ کف ناشک۔ شکر ناشک۔ وات ناشک۔ سنگراہی۔ کھانسی۔ ہچکی۔ دمہ اور بواسیر کے لئے مفید ہوتی ہے۔

موٹھ کے گُن موٹھ رس میں میٹھا۔ پاک میں بھی میٹھا۔ سنگراہی۔ رُوکھش شیتل نیز رکت پت اور بخار کے لئے مفید ہوتا ہے۔

چنے کے گُن چنا۔ مسور۔ کھساری اور مٹر ہلکے۔ شیتل۔ میٹھے۔ کسیلے روکھش اور کف پت کے لئے مفید ہوتے ہیں۔ ان کی دال بھی اچھی بنتی ہے۔ نیز لیپ کے بھی کام آتے ہیں۔ اِن میں سے مسور۔ سنگراہی

اوزسٹر نہائت وات کرتا ہوتے ہیں۔

تل کے گن | تل سنگدھ۔گرم۔میٹھے۔تیز۔کسیلے۔چرپرے۔چمڑے اور بالوں کے لئے مفید۔بل کرتا۔وات ناشک اور کف پت کرنے والے ہوتے ہیں۔

شموی کے گن | ہر قسم کی شموی بھاری۔میٹھی۔شیتل۔بل ناشک۔روکھش۔سنگدھ اور طاقتور آدمی کے کھانے کے قابل ہوتی ہے۔شموی رُوکھی۔کسیلی اور کوشٹ میں وات کو خراب کرنے والی ہوتی ہے۔نہ یہ وِرشیہ ہے۔نہ آنکھوں کے لئے مفید ہے۔اور پیٹ میں گُڑگُڑاہٹ پیدا کرکے ہضم ہوتی ہے۔

ارہر وغیرہ کے گُن | ارہر کف پت کا ناش کرنے والا اور وات کرتا ہوتا ہے۔ ونچی اور ایڑنج کف وات کا ناش کرنے والے ہیں۔ کول شموی اور کینچ میں اُرد کے سے گُن ہوتے ہیں۔

مانس ورگ

پرسہہ جانوروں کے نام | گائے۔گدھا۔خچّر۔اونٹ۔گھوڑا۔چیتا شیر۔ریچھ۔بندر۔بھیڑیا۔ویاگھر۔چرخ۔نیولا۔بلّی۔چُوہا۔لوپاک۔گیدڑ شکرا۔کُتا۔نیل کنٹھ۔کوّا۔باز۔مدھوما۔چیل۔گِدھ۔اُلّو۔کلنگ۔ابابیل اور کُرریہ پرسہ جاتی کے جانور کہلاتے ہیں۔

بھومی شئے جانوروں کے نام | شوتیا۔شیاما۔چتر پرشٹ۔ کاکل۔کاکلی مرگ۔کوچیکا۔چلّ۔ڈاک۔میڈکا۔گوہ۔شلکی۔شنڈک۔ کدلی۔نکل۔سیہہ یہ بھومی شئے جانور کہلاتے ہیں۔

آنوپ جانوروں کے نام سُوَر۔ سُرہ گائے۔ گینڈا۔ بھینسا۔ اوجھ۔ ہاتھی۔ بارہ سنگا۔ سرمر (سُوَر کی قسم) اور سرُرو یہ آنوپ جانور ہیں۔

وارشیوں کے نام کچھوا۔ کینکڑا۔ مچھلی۔ سونس۔ گھڑیال۔ شُکتی۔ گھونگا۔ اُدر۔ کُمبھیر۔ آبُو لُوپی۔ مگر وغیرہ وارشیہ یعنی پانی میں رہنے والے جانور کہلاتے ہیں۔

جل چر پکھشیوں کے نام ہنس۔ کرونچ۔ بلاکا (چھوٹا بگلا) بک (بڑا بگلا) چکوا۔ جل کاک۔ شراری۔ پُشکاراہو کیسری۔ منی تُنڈک مرنال کنٹھ۔ مدگُو۔ کادمب۔ کاک تُنڈ۔ اُت کروش۔ پُنڈریک۔ میگھ راؤ مرغابی آرا۔ نندی مُکھ۔ واٹی سُمکھ۔ سہچاری۔ روہنی۔ کام کالی۔ سارس۔ رکت شیرشک۔ چکرواک وغیرہ جل چر پکھشی کہلاتے ہیں۔

جانگل پشوؤں کے نام پرشت۔ شربھ (گورخر) وام۔ شوولشٹہ مرگ ماترکا۔ ششش۔ اُرن۔ کُرنگ۔ گوکرن۔ کوہ کارک۔ چارُشک ہرن این۔ شمبر۔ کال پُچھک۔ رِشیہ و رپوت یہ جانگل پشوؤں کے نام ہیں اور ایک طرح سے ہرن کی مختلف قسمیں ہیں۔

وشکر پکھشیوں کے نام لوا۔ ورتیرک۔ بٹیر۔ کپنجل۔ چکور۔ چکو کُرکبھ۔ رکت ورتک۔ ورتک۔ ورتکا۔ مور۔ تیتر۔ مرغ۔ کنک۔ شاریپد اندرابھ۔ گوندو (سارس) گری ورتکا۔ ترکر۔ اُڈکر۔ وارتر یہ وشکر پکھشی کہلاتے ہیں۔

پرتُد پکھشیوں کے نام شت پتر۔ بھرنگ راج۔ کوئشٹی۔ جیو۔ جیوک۔ کیرات۔ کوکل۔ داتیوہ۔ گوپا پُتر۔ پریا تمک۔ لٹوا۔ لدوشک۔

دوّرو - وڑبھا - ڈنڈ مالو - جٹی - ڈُنڈبھی - پاکار - لوہ پرشٹ - کُلنگک - کپوت
شُکر - شکشٹ - چرٹی - ٹکُوٹشٹکا - شارکا - کل وِنک - چٹک - انگار -
چُوڑک - پاراوت - پاناوِک یہ سب پُرتد پکھشی کہلاتے ہیں۔
جوزبردستی آہار کو چھین لیتے ہیں۔ وہ پرسہ کہلاتے ہیں۔ اسی طرح
بِل میں رہنے والے بھوشیہ - جل کے کنارے پر رہنے سے آنوپ
جل میں رہنے سے جلیشیہ - جل میں وِچرنے سے جل چر - زمین پر
پیدا ہونے والے اور جنگل میں رہنے والے جانگل - پنجوں سے بکھیر
کر کھانے والے وِشکر اور چونچ سے پھوڑ کر کھانے والے جانور
پُرتد کہلاتے ہیں۔

پرسہہ وغیرہ جانوروں کے مانسوں کے فوائد

پرسہ - بھوشیہ - آنوپ - جلج اور جل چر جانوروں کا گوشت بھاری - سنگدھ
میٹھا - مقوی - پُشٹی بڑھانے والا - وِرشیہ - اتینت وات ناشک -
اور کف پت بڑھانے والا ہوتا ہے - جو ہمیشہ ورزش کرتے ہیں - اور
جن کی قوّت ہاضمہ بہت تیز ہے۔ انہیں اِنکا گوشت کھانا فائدہ دیتا ہے -

پرسہہ جانوروں کے مانس کے گن

وَید کو چاہیئے - کہ گوشتخور
پرسہہ جانوروں کا گوشت بواسیر کے پُرانے بیمار - گرہنی دوش
والے اور سُوکھے کے مریض کو بالخصوص استعمال کرائے۔
وِشکر - پُرتد اور جانگل جانوروں کے گوشت ہلکے - شیتل - مدھر اور
کسیلے ہوتے ہیں - اور آدمیوں کیلئے مفید ہوتے ہیں - یہ پت پردھان
وات مدھیم اور کف الو کامی سنپات کے لِئے مفید ہیں۔

بکرے کے گوشت کے فوائد بکرے کا گوشت نہائت شیتل بھاری اور سنگدھ نہیں ہوتا ہے۔ یہ دوش کرتا بھی نہیں ہے خصوصاً آدمی کے شاریرک دھاتوؤں کے عین موافق ہوتا ہے۔ اس لئے اَن ابھشیندی اور ورنگھن ہوتا ہے۔

بھیڑے کا گوشت بھیڑے کا گوشت میٹھا اور ٹھنڈا ہونے کی وجہ سے بھاری اور ورنگھن ہوتا ہے۔

بکرا اور بھیڑا مشّریونی کہلاتے ہیں۔ یعنی جنگلی بھی ہوتے ہیں۔ اور پالتو بھی۔ اس سبب سے اِن کے ٹھیک ٹھیک گُن معلوم نہیں ہو سکتے۔ اسلئے ان کے گُن گوشت کے عام گُنوں جیسے ہی بیان کئے گئے ہیں۔

بعض بعض گوشتوں میں جو خاص گُن ہوتے ہیں۔ وہ ہر ایک کے بیان میں الگ طور پر بیان کئے جائینگے۔

مور کا گوشت مور کا گوشت آنکھ۔ کان۔ بُدھی۔ اگنی۔ اوستھا۔ ورن۔ کنٹھ سور اور آیو کے لئے نہائت مفید چیز ہے۔ نیز بل کرتا۔ وات ناشک۔ مانس وردھک اور ویریہ وردیک ہوتا ہے۔

ہنس کا گوشت ہنس کا گوشت بھاری۔ گرم۔ سنگدھ اور مدھر ہوتا ہے۔ آواز۔ رنگت اور بل کو بڑھاتا ہے۔ ورنگھن۔ ویریہ کارک اور بادی کو دُور کرنے والا ہے۔

مرغ کا گوشت مُرغ کا گوشت سنگدھ۔ گرم۔ ورشیہ۔ ورنگھن اور سوَر اُنّی جک ہوتا ہے۔ بل کارک۔ اتینت وات ناشک اور

سویدن کرتا ہے۔
دھنو اور آنوپ دیش کے جانوروں کا گوشت بھاری۔ گرم اور میٹھا ہوتا ہے۔

تیتر کا گوشت تیتر کا گوشت وات ادھک اور تردوش کو جلدی دُور کرنے والا ہوتا ہے۔

کپنجل کا گوشت کپنجل یعنی سفید تیتر کا گوشت شیتل۔ میٹھا اور ہلکا ہونے سے مندوات والے پت کف روگوں اور رکت والے پت کف وکاروں میں مفید ہوتا ہے۔

کپوت کا گوشت گھریلو کبوتر کا گوشت کسیلا۔ میٹھا۔ شیتل۔ رکت پت ناشک اور سوادو پاکی ہوتا ہے۔

جنگلی کبوتر کا گوشت جنگلی کبوتر کے بچّے کا گوشت گھریلو کبوتروں کے گوشت سے کچھ ہلکا۔ شیتل اور سنگراہی ہوتا ہے۔

طوطے کا گوشت کسیلا۔ پاک میں میٹھا۔ روکھش۔ شیتل۔ شوش ناشک۔ کھشے ناشک۔ سنگراہی۔ ہلکا اور اگنی سندیپن ہوتا ہے۔

خرگوش کا گوشت کسیلا۔ وِشد۔ روکھش۔ شیتل۔ پاک میں چرپرا۔ ہلکا۔ میٹھا اور ہین والیو والے سنپات کے لئے مفید ہوتا ہے۔

چڑے کا گوشت میٹھا۔ سنگدھ۔ بل وردھک۔ سنپات ناشک اور بادی کی کثرت کا ناش کرنے والا ہوتا ہے۔

شِوا کا گوشت گیدڑ کا گوشت میٹھا۔ پاک میں چرپرا اور نیند کا ناش کرنے والا ہوتا ہے۔

این کا گوشت ہلکا۔ بل اور مُوتر کو روکنے والا اور شیتل ہوتا ہے۔

گوہ کا گوشت پاک میں مزے دار۔ کسیلا۔ رس میں چرپرا۔ وات پت ناشک۔ ورنگھن کرتا اور بل وردہک ہوتا ہے۔

شلّکی کا گوشت شلّکی یعنی سیہہ کا گوشت میٹھا۔ کھٹّا۔ پاک میں چرپرا۔ وات۔ پت اور کف ناشک۔ کھانسی اور دمے کو دُور کرنے والا ہوتا ہے۔

روہو مچھلی کا گوشت روہو مچھلی پانی کے اوپر کی سبز کائی کھاتی ہے۔ کبھی نہیں سوتی۔ اس لئے اسکا گوشت اگنی سندیپن۔ پاک میں ہلکا اور نہایت طاقت دینے والا ہوتا ہے۔

مچھلی کا گوشت عام مچھلیوں کے گوشت بھاری۔ گرم۔ میٹھے۔ بل دینے والے۔ ورنگھن۔ وات ناشک۔ سنگدھ۔ ورشیہ اور بیشمار اقسام کے دوشوں کو پیدا کرتے ہیں۔

سؤر کا گوشت سنگدھ۔ ورنگھن۔ وَرِشیہ۔ شرم ناشک۔ وات ناشک۔ بل کرتا۔ روچک۔ سویدن اور بھاری ہوتا ہے۔

کچھوے کا گوشت بل کرتا۔ وات ناشک۔ وَرِشیہ۔ آنکھوں کے لئے مفید۔ طاقت بڑھانے والا۔ عقل افزا۔ قوّت حافظہ بڑھانے والا۔ پیتھیہ اور شوش ناشک ہوتا ہے۔

گائے کا گوشت صرف وات روگوں۔ پینس۔ وِکھم جور۔ سُوکھی کھانسی۔ پرشیرم۔ اتی اگنی اور مانس کھشے میں ہتکاری ہوتا ہے۔

بھینس کا گوشت سنگدھ۔ گرم۔ میٹھا۔ وَرِشیہ۔ بھاری۔

ترپتی کرتا۔ ورڑھتا کارک۔ برہتو۔ اُتساہ اور نیند کا لانے والا ہے۔

انڈوں کے فوائد ہنس چکور۔ مرغ۔ مور اور چڑیوں کے انڈے ویریہ کھنیتا۔ کھانسی۔ ہردے روگ اور کھیت روگ میں مفید ہوتے ہیں۔ یہ پاک میں مدھر اور سدھیہ بل کرتا ہوتے ہیں۔

گوشت کی فضیلت گوشت کے سوائے جسم کو ورنگھن اور درڑھ کرنے والا اور کوئی پدارتھ نہیں ہے۔

شاک ورگ

ساگوں کے نام پاڈھر۔ مُوشا۔ سشٹی (کچور)۔ بتھوا اور چوپتیا یہ ساگ سنگراہی اور تردوش کو ناش کرنے والے ہیں۔ لیکن بتھوا مل بھیدک بھی ہے۔

مکوکا ساگ مکوکا ساگ تردوش کو ناش کرنے والا۔ وُرشیہ۔ رسائن نہ بہت گرم۔ نہ بہت ٹھنڈا۔ کنٹھ کے لئے مفید۔ مل بھیدک اور کوڑھ کا دُور کرنے والا ہوتا ہے۔

راج کھیوک کے گُن راج کھیوک یعنی دودھی کا ساگ تردوش ناشک۔ ہلکا۔ سنگراہی خصوصاً گرہنی اور ارش وکار میں بہت مفید ہوتا ہے۔

کال ساگ اور کرال ساگ کال ساگ چرپرا۔ سندیپن۔ وِش دوش کا دُور کرنے والا اور سوج کا دُور کرنے والا ہوتا ہے۔

کرال ساگ ہلکا۔ گرم۔ وات کرتا اور روکھش ہوتا ہے۔

چانگیری ساگ کے فوائد چانگیری ساگ اگنی سندیپن۔ گرم ویریہ

سنگراہی اور کف وات روگوں کے لئے مفید ہوتا ہے۔ یہ ساگ گرہنو
وکار اور ارش روگ میں بھی مفید ہے۔

پوئی کا ساگ پوئی کا ساگ پاک میں میٹھا۔ بھیدن کرتا۔ کف ورکت
ورشیہ۔ سنگرھ۔ ٹھنڈا اور مدکو ناش کرنے والا ہوتا ہے۔

چولائی کا ساگ چولائی کا ساگ رُوکھا۔ مدناشک۔ وِش ناشک
رکت پت روگوں میں مفید۔ رس میں میٹھا اور ٹھنڈا ہوتا ہے۔

منڈوک پرنی وغیرہ ساگوں کے فوائد منڈوک پرنی بیت
کی کونپل۔ کنچیلا۔ بن تانتک۔ سرڑ۔ پاٹھا۔ کموڑا۔ باپچی۔ پرؤل۔ کٹکی
ورش پُشپیہ (اڑوسہ کے پھول) شارنگ اِشٹا۔ کیوک۔ کریلا۔
ناڑی سٹر۔ گوبھی۔ بینگن۔ تل پرنی۔ کُلک۔ کارکش۔ نیم کا ساگ اور
پت پاپڑہ یہ ساگ کف۔ پت کو دُور کرنے والے۔ کڑوے ٹھنڈے
اور چرپرے ہوتے ہیں۔

سوپیہ ساگ کے فوائد سب قسم کے سوپیہ ساگ (جن سے
دال بنتی ہے) فنجی۔ چلیک۔ تُمبک۔ سب قسم کے آلو۔ سب قسم
کے پتّوں کے ساگ۔ کٹنجر۔ شن۔ شالملی کا پھول۔ کچنار۔ ہُل ہُل۔
چورا۔ کودِدار۔ پُنڈار۔ مُوشک پرنی۔ جیا پوتا۔ الوٹاک۔ پالک۔
مارش۔ کُلمب۔ نالکا۔ سمرپُو۔ کُسم۔ برک دھوم۔ لاکھشمنا۔ چک ورڑ
کنول نال۔ ننندی ورکھش۔ لونکا۔ جو ساگ۔ کاشمی پھل۔ باپچی۔
شال پرنی۔ شال کلیانی۔ تریرنی اور پیلو پرنکا یہ سب ساگ بھاری
روکھش اور عموماً دستہ‌بستہ کے ساتھ ہضم ہوتے ہیں۔ یہ میٹھے

شیت ویریہ اور مل بھیدک ہوتے ہیں۔

ساگوں کی معمولی ترکیب مندرجہ بالا ساگوں کو اُبال لیں۔ اور پک جانے پر نچوڑ کر گھی میں بگھار لیں۔ پھر اُن کا استعمال کریں۔ تو یہ مفید ہوتے ہیں۔

شن۔ کووِدار۔ کچنار۔ اور سمیر کے پھولوں کا ساگ سنگراہی ہوتا ہے خصوصاً رکت پت کے لئے نہائت مفید ہوتا ہے۔

بڑ۔ گولر۔ پیپل۔ پاکھر۔ کمل وغیرہ کے پتے سیکے لیے۔ ستمبھن کرتا۔ شیتل اور پت اتی سار کے لئے مفید ہوتے ہیں۔

گلو کا ساگ بادی کو دُور کرتا ہے۔ گنڈیر اور چیتے کا ساگ کف کو دُور کرتا ہے۔ گج پیپل۔ بلوپرنی اور بل پتر کا ساگ وات ناشک ہوتے ہیں۔ بھانڈی۔ شتاور۔ کھریٹی۔ جیونتی۔ پرؤنی اور پرب پُشپا کا ساگ وات پت ناشک ہوتا ہے۔ کلہاری اور ارنڈ کے پتوں کا ساگ ہلکا۔ مل بھیدک اور کڑوا ہوتا ہے۔ تل۔ بیت اور پنچانگل کے ساگ وات کرتا۔ چرپرے۔ کڑوے اور دست آور ہوتے ہیں۔ کُسم کے پتوں کا ساگ روکھش۔ کھٹا۔ گرم۔ کف ناشک اور پت وردھک ہوتا ہے۔

کھیرے ککڑی کا ساگ کھیرے اور ککڑی کا ساگ مزیدار۔ بھاری وشٹمبھی اور ٹھنڈا ہوتا ہے۔ کھیرے کا ساگ نہائت لذیذ۔ روکھش اور پیشاب آور ہوتا ہے۔ پکی ہوئی ککڑی کا ساگ داہ۔ ترشنا اور کلانتی کو دُور کرتا ہے۔

گھیا کا ساگ گھیا مل بھید ک۔ روکھش۔ شیتل اور بھاری ہوتا ہے۔

پھوٹ کا ساگ پھوٹ اور ککڑی کا ساگ گھیا کے ساگ کا سا ہی ہوتا ہے۔ اور مل بھید کے لئے مفید ہے۔

پیٹھے کے گن پیٹھے کا ساگ کھشاریکت۔ میٹھا۔ کھٹا اور ہلکا ہوتا ہے۔ موتر بہت لاتا ہے۔ پاخانہ زیادہ لاتا اور تمام دوشوں کو دور کر دیتا ہے۔

کیلوٹ۔ کدمب۔ ندی ماش اور اندوک کے ساگ وشد۔ بھاری ٹھنڈے اور ابھشیندی ہوتے ہیں۔

اُت پل کا ساگ نیلوفر کے پتوں کا ساگ کسیلا اور رکت پت کا دور کرنے والا ہوتا ہے۔

تال اور کھجور کے فوائد تال کے پتے اور چیتا کا ساگ اُرا کھیت کی تکلیف کو دور کرتا ہے۔ اسی طرح کھجور اور تال کی کونپلیں رکت پت اور کئے کو دور کرتی ہیں۔

بھروٹ۔ کمل نال۔ کمل کند۔ کروچپادن۔ کسیرو۔ سنگھاڑا اور کلوڈے بھاری۔ وشٹمبھی اور ٹھنڈے ہوتے ہیں۔ کمد اور اُت پل کی نال۔ پھول اور پھل ٹھنڈے۔ مزیدار۔ کسیلے اور کف وات کو پرکوپت کرتے ہیں۔

پشکر بیج کے فوائد پُشکر بیج کا ساگ کسیلا۔ قدرے وشٹمبھی رکت پت ناشک تیز رس اور پاک میں میٹھا ہوتا ہے۔

مُنجاتک کے فوائد مُنجاتک طاقت دینے والا۔ ٹھنڈا۔ بھاری۔ سنگدھ۔ ترپتی کرنے والا۔ ورنگھن۔ وات پت ناشک۔ میٹھا اور نہائت وِرشیہ ہوتا ہے۔

وداری کند کے فوائد وداری کند جیون کرتا۔ ورنگھن۔ وِرشیہ گلے کے لئے مفید۔ پتھیہ۔ رسائن۔ بل کرتا۔ مُوتر کاری۔ میٹھا اور ٹھنڈا ہوتا ہے۔

املیکا کند کے فوائد املیکا کند گرہنی وکار اور ارش روگ کے لئے مفید ہوتا ہے۔ ہلکا ہوتا ہے۔ نہائت گرم نہیں ہے کف وات ناشک۔ سنگراہی اور مدا ییتہ کے لئے مفید ہے۔

سرسوں کا ساگ سرسوں کا ساگ تردوش کرتا اور مل مُوتر کا روکنے والا ہوتا ہے۔

پنڈالو کے فوائد پنڈالو سرسوں ہی کی مانند ہوتا ہے۔ لیکن کند ہونے کی وجہ سے ذائقہ دار ہے۔

سانپ کی چھتری کو چھوڑ کر اور جتنے چھتر جاتی کے ساگ ہیں۔ وہ ٹھنڈے پینس کرتا۔ میٹھے اور بھاری ہوتے ہیں۔

پھل ورگ

داکھ کے فوائد داکھ پیاس۔ داہ۔ بخار۔ دمہ۔ رکت پت۔ کھیت روگ۔ وات پت۔ اُداورت۔ سُور بھنگ۔ مدا ییتہ۔ مُنہہ کی کڑواہٹ مُکھ شوش اور کھانسی کو بہت جلد دُور کر دیتی ہے۔ یہ ورنگھن کرتا۔ وِرشیہ۔ میٹھی۔ سنگدھ اور ٹھنڈی بھی ہوتی ہے۔

کھجور کے فوائد کھجور میٹھی۔ ورنگھن۔ وَرِشیہ۔ گورو اور ٹھنڈی ہوتی ہے۔ یہ کھشئی۔ چوٹ۔ واہ اور وات پت میں مفید ہوتی ہے

پھلگو۔ فالسہ اور مہوا پھلگو ترپتی کرنے والا۔ ورنگھن۔ بھاری وشٹمبھی اور ٹھنڈا ہوتا ہے۔

فالسہ اور مہوا وات پت کے لئے مفید ہیں۔ نیز ترپتی کرتا۔ ورنگھن بھاری۔ وشٹمبھی اور ٹھنڈے ہوتے ہیں۔

آلوڑے کے فوائد آلوڑا میٹھا۔ ورنگھن۔ بل کارک۔ ترپتی کرتا بھاری۔ سنگدھ۔ کف کارک۔ شتیل۔ وَرِشیہ اور گرگراہٹ کرکے پچتا ہے۔

تال۔ ناریل پکا ہُوا تاڑ پھل اور ناریل ورنگھن۔ سنگدھ۔ ٹھنڈ بل کارک اور میٹھا ہوتا ہے۔

بھویہ کے فوائد بھویہ میٹھا۔ کھٹا۔ کسیلا۔ وشٹمبھی۔ بھاری۔ ٹھنڈا۔ کف پت ناشک۔ سنگراہی اور مُنہہ کو شُدھ کرنے والا ہوتا ہے۔

کچے پھلوں کے فوائد فالسہ۔ داکھ۔ بیر۔ اُرک۔ کرکندھو اور بڑہو یہ کھٹے اور کف پت پرکوپی ہوتے ہیں۔

پکے ہوئے اُرک کے فوائد اچھی طرح سے پکا ہُوا اُرک نہائت گرم نہیں ہوتا۔ بھاری۔ مدھر پرایہ۔ ذائقہ دار۔ ورنگھن۔ قدر دوش کرتا اور زود ہضم ہوتا ہے۔

پالیوت کے گُن پالے وت دو قسم کا ہوتا ہے۔ ٹھنڈا اور گرم

ٹھنڈا پاسے وت میٹھا اور گرم کھٹا ہوتا ہے۔ اس میں دو ہی گن بھی ہوتے ہیں۔ اروچی ناشک اور زیادہ اگنی کا دور کرنے والا۔

کھنبھاری۔ تود کھنبھاری پھل کے گن بھویہ کی نسبت کم ہوتے ہیں۔ اور تود کے گن کھٹے ناسے کی نسبت کم ہیں۔

ٹنک کے گن ٹنک کسیلا۔ میٹھا۔ وات کرتا۔ بھاری اور ٹھنڈا ہوتا ہے۔

کیتھ کے گن کیتھ کا کچا پھل وش گھن۔ سوربھنگ کرنے والا۔ سنگراہی اور وات کرتا ہوتا ہے۔

پکا ہوا کیتھ پھل کھٹا۔ میٹھا۔ کسیلا اور خوشبودار ہونے کی وجہ سے روچی کرتا۔ دوش ناشک۔ وش ناشک۔ سنگراہی اور بھاری ہوتا ہے

بلو کے گن پکا ہوا بل دشر پاچیہ۔ دوش کرتا اور ادھو وایو کو دور کرنے والا ہوتا ہے۔

کچا بل سنگدھ۔ گرم۔ تیز۔ اگنی سندیپن اور کف وات ناشک ہوتا ہے۔

آم کے گن کچا آم وات رکت اور پت کارک ہوتا ہے۔ کم بھرا ہوا پت وردھک ہوتا ہے۔ پکا ہوا آم وات ناشک۔ مانس وریہ اور بل کو بڑھانے والا ہوتا ہے۔

جامن کے گن جامن کسیلا۔ قدرے میٹھا۔ بھاری۔ وشٹمبھی ٹھنڈا۔ کف پت ناشک۔ سنگراہی اور نہایت وات کرنے والا ہوتا ہے۔

بیر کے گن بیر میٹھا۔ سنگدھ۔ بھیدن کرتا اور وات پت ناشک ہوتا ہے۔

سوکھا بیر کف وات ناشک اور پت میں ورودھی نہیں ہوتا۔

سیب کے گن سیب کسیلا۔ میٹھا۔ ٹھنڈا اور سنگراہی ہوتا ہے

کنگیری۔ کریل۔ بھی۔ تودن کنگیری۔ کریل۔ بھی۔ تودن اور دھن دن میٹھے۔ کسیلے۔ ٹھنڈے اور پت کف کے ناش کرنے والے ہوتے ہیں۔

کھرنی۔ پنس۔ کیلا۔ چرونجی یہ چاروں پھل میٹھے۔ کسیلے۔ سنگدھ ٹھنڈے اور بھاری ہوتے ہیں۔

لوٹی کے گن لوٹی پھل کسیلا۔ وشد اور سنگ ہت ہونے کی وجہ سے روچی بڑھانے والا۔ کھانے کے قابل۔ روکھا اور وات کرتا ہوتا ہے۔

کدمب آدی کے فوائد کدمب۔ کھتا کھش۔ پیلو۔ کیتکی پھول۔ گنٹائی اور جل آنولہ یہ دوش ناشک اور پت ناشک ہوتے ہیں۔

گوندی پھل کا گن گوندی پھل کڑوا۔ میٹھا۔ سنگدھ۔ گرم اور کف وات ناشک ہوتا ہے۔

تیندو پھل کف ناشک۔ کسیلا۔ میٹھا اور ہلکا ہوتا ہے۔

آملہ آملے میں لون رس کے سوا باقی پانچوں رس ہوتے ہیں۔ یہ سوید۔ میدہ۔ کف اُت کلید اور پت روگوں کو ناش کرتا ہے۔

بہیڑا روکھش۔ میٹھا۔ کسیلا۔ کھٹا۔ اتینت کف ناشک نیز رس

رکت۔ مالنس اور میدا میں پیدا ہونے والے روگوں کو نشٹ کر دیتا ہے۔

انار کھٹا انار کسیلا۔ میٹھا وات ناشک۔ سنگراہی۔ اگنی سندیپن سنگدھ۔ گرم۔ دِل پسند اور کف پت کا اوِرودھی ہوتا ہے۔

جو انار روکھش۔ امل ہوتا ہے۔ وہ پت وات کو پرکوپت کر دیتا ہے۔ میٹھا انار پت کو دُور کرتا ہے۔ اور یہی سب سے اچھا سمجھنا چاہیئے۔

برکھش امل کے گُن برکھش امل یعنی وشاول سنگراہی۔ روکھش گرم اور وات کف روگوں کے لئے شست ہوتا ہے۔

املی پکی ہوئی املی کے کنارے برکھش امل کی نسبت فوائد میں کم ہوتے ہیں۔

امل بیت امل بیت اور برکھشامل کے گُن ایک سے ہی ہوتے ہیں۔ لیکن امل بیت میں بھیدن گُن زیادہ ہوتا ہے۔

بجورا بجورے کا کیسر شُول۔ اروچی۔ ببندھ۔ منداگنی۔ مہاپتہ۔ ہچکی۔ کھانسی۔ دمہ۔ قے اور مل روگوں نیز وات کف سے پیدا ہونے والی بیماریوں میں مفید ہے۔ یہ ہلکا اور ٹھنڈا ہوتا ہے۔ کیسر کے سوائے بجورے کے دیگر حصوں میں اس کے خلاف گُن ہوتے ہیں۔

کچور بے چھلکا کچور بروچن۔ دیپن۔ دِل پسند۔ خوشبودار۔ کف وات ناشک ہوتا ہے۔ نیز دمہ۔ ہچکی اور بواسیر کیلئے مفید ہے۔

ناگ رنگ کے گُن ناگ رنگ یعنی نارنگی میٹھی قدرے کھٹی۔ دِل پسند بھوجن میں روچی بڑھانے والی۔ بھاری اور وات

ناشک ہوتی ہے۔

بادام وغیرہ بادام۔ پستہ۔ اخروٹ۔ مُکلک۔ نکوچک اور ارومان بھاری۔ گرم۔ سنگدھ۔ میٹھے۔ بل کرتا۔ وات ناشک۔ ورنگھن۔ وُرِشیہ اور کف پت وردہک ہوتے ہیں۔

پیال چرونجی میں بادام کے سے ہی گن ہوتے ہیں۔ لیکن اس میں گرم گُن نہیں ہوتا ہے۔

لسوڑے کے گن لسوڑا کف کارک۔ میٹھا۔ ٹھنڈا اور بھاری ہوتا ہے۔

انکوٹ کے گُن انکوٹ پھل کف کارک۔ بھاری۔ وشٹمبھی اور اگنی ناشک ہوتا ہے۔

شمی شمی پھل بھاری۔ گرم۔ میٹھا۔ روکھش اور کیش ناشک ہوتا ہے۔

کنجا کنجا وشٹمبھی اور پت کف کا اَور ودھی ہوتا ہے۔ آلو اڑا۔ کمرکھ۔ کھٹا کروندا اور ایراوت پھل رکت پت کارک ہوتے ہیں۔

وارتاک وارتاک وات ناشک۔ اگنی سندیپن اور کنٹھ تکت ہوتا ہے

پت پاپڑے کے گن پت پاپڑا وات کرتا اور کف پت ناشک ہوتا ہے۔

اَکھشکی پھل اکھشکی پھل پت کف ناشک۔ کھٹّا اور وات کرتا ہوتا ہے۔ یہ پک کر میٹھا۔ اگل پاکی اور وات پت ناشک ہوجاتا ہے

اشوتھ وغیرہ کے گن اشوتھ (پیپل) گولر۔ پاکر اور بڑ

کے پھل کسیلے، کھٹ مٹھے۔ وات کرتا اور بھاری ہوتے ہیں۔

بھلاوے کی گٹھلی بھلاوے کی گٹھلی آگ کی طرح جلانے والی ہوتی ہے۔ اس کا چھلکا اور گودا میٹھا اور ٹھنڈا ہوتا ہے۔

ہرِت ورگ

ادرک اور سونٹھ روچی کرتا۔ اگنی سندیپن اور وِریشیہ ہوتے ہیں۔ وات۔ کلیشم اور بندھ کے لئے ادرک کا رس مفید ہوتا ہے۔

جنبھیری روچی کرتا۔ اگنی سندیپن۔ تیز۔ خوشبودار۔ منہہ کو پرسن کرنے والی۔ کف وات ناشک اور بھوجن کو پچانے والی ہوتی ہے۔

مُولی کچی مُولی دوش ناشک۔ پرانی مولی تر دوش کرنے والی۔ گھی میں بگھاری ہوئی مُولی وات ناشک اور سوکھی کف وات ناشک ہوتی ہے۔

تُلسی ہچکی۔ کھانسی۔ دمہ۔ وِش اور پسلی کے درد کو دُور کرتی ہے۔ پت کارک ہوتی ہے۔ کف وات کا ناش کرتی ہے۔ اور دُرگندھی کو دُور کرتی ہے۔

اجوائن وغیرہ اجوائن۔ ارجک۔ سہانجنا۔ شالیہ۔ بن اجوائن یہ دل پسند۔ روچی ورِدبک اور پت کو دُور کرنے والی دوائیں ہیں۔

گنڈیرادی کے گُن گنڈیر۔ جل پیپل۔ تُمبر (نیپالی دھنیا) اور شرنگ ویرکا۔ یہ تیکھشن۔ گرم۔ چرپرے۔ روکھش اور کف وات ناشک ہوتے ہیں۔

بھوس ترن قوتِ مردمی کا زائل کنندہ۔ چرپرا۔ رُوکھا۔ گرم اور

مکھ شودیک ہوتا ہے۔

کالازیرہ کالازیرہ کف وات کا دُور کرنے والا۔ وستنی روگ اور درد کا دافع ہوتا ہے۔

دھنیا وغیرہ دھنیا۔ اج گندھ اور سُکھا روچن۔ سگندھت نہ زیادہ چرپرا اور دوشوں کو نکالنے والا ہوتا ہے۔

گاجر گاجر سنگراہی تیکھشن۔ وات کف بواسیر میں مفید۔ پت رہت پرکرتی والے منش کے لئے بھوجن اور سویدن میں مفید ہوتی ہے۔

پیاز پیاز کف کرتا اور وات ناشک ہوتا ہے۔ پت کرتا بھی نہیں ہے۔ آہار میں کام آتا ہے۔ بل کرتا۔ بھاری۔ وِرشیہ اور روچک ہوتا ہے۔

لہسن کرمی ناشک۔ کُشٹ ناشک۔ کلاس ناشک۔ وات ناشک۔ گلم ناشک۔ سنگدھ۔ گرم۔ وِرشیہ۔ چرپرا اور بھاری ہوتا ہے۔

اِن چیزوں کے خُشک پھل کف وات ناشک ہوتے ہیں۔

مدھیہ ورگ

مدھیہ سوبھاوک۔ امل اور گرم ہوتا ہے۔ اور وپاک میں کٹنی امل ہوتا ہے۔ یہ مدھیوں کے سامانیہ لکھشن ہیں۔ خاص لکھشن آگے بیان کئے جائینگے۔

سُرا کے گُن سُرا کرش روگ۔ بدھ مُوتر روگ۔ گرہنی دکار

ارش وکار۔ستینہ کھے روگ اور رکت کھے روگ کے لئے مفید ہوتا ہے۔اور بادی کو دُور کرتا ہے۔

مدرا کے گن وات کو دُور کرنے والا مدرا ہچکی۔دمہ۔زکام۔کھانسی بدھ مل۔اروچی۔ومن۔آناہ اور ببندھ روگوں کے لئے مفید ہوتا ہے

جنگل مدھیہ کے گُن جنگل مدھیہ شُول۔پرواہکا۔آٹوپ۔کف اور ارش وکاروں کے لئے مفید ہے۔یہ سنگراہی۔روکھش۔گرم شوبھ کو دُور کرنے والا اور کھائے ہوئے بھوجن کو ہضم کرنیوالا ہے

ارشٹ کے گُن ارشٹ سوج۔بواسیر۔گرہنی دوش۔پانڈو روگ۔اروچی۔بخار اور کف سے پیدا ہونے والے روگوں کو دُور کرتا ہے۔روچک اور اگنی سندیپن ہے۔

شرکرا مدھیہ کے گُن شرکرا سے بنا ہُوا مدھیہ مکھ پریہ۔سکھ مادک (ہلکا۔نشہ آور) سگندھت۔وستی روگوں کو دُور کرنے والا اور سوپاچیہ ہوتا ہے۔پُرانا ہو جانے پر دِل پسند اور وات کارک بھی ہو جاتا ہے۔

پکورس کے گُن رس پکا کر بنایا ہُوا مدھیہ۔روچی کرتا۔اگنی سندیپن دِل پسند۔شوش ناشک۔شوبھ ناشک۔ارش ناشک۔سنیہہ وکار ناشک۔کف وکار ناشک اور ارن کارک ہوتا ہے۔

ٹھنڈے رس کے گُن کچّے رس سے بنا ہُوا مدھیہ پاچک۔ببندھ ناشک۔سُوَر شودھک۔ورن شودہک اور لیکھن ہوتا ہے نیز شوبھ روگ۔اُدر وکار اور ارش روگ کیلئے بھی مفید ہوتا ہے۔

گوڑ مدھیہ کے گُن گوڑ سے بنا کر شُدھ کیا ہُوا مدھیہ وشٹ اور ادھو وایو کو بھیدن کرتا ہے۔ ترپتی کرتا اور اگنی سندیپن ہوتا ہے۔

آکھشکی کے گُن بہیڑے سے بنا ہُوا مدھیہ پانڈو روگ اور بَرن روگ میں مفید ہوتا ہے۔ اور اگنی سندیپن ہے۔

سُرا اسَو کے گُن سُرا آسو تیز نشہ لاتا ہے۔ وات ناشک اور مزے دار ہوتا ہے۔

مدھو آسو اور میریہ کے گُن مدھو آسو چھیدن کرتا اور تیکھشن ہوتے ہیں۔ میریہ میٹھا اور بھاری ہوتا ہے۔

دھاتکیہ آسو کے گُن دھاوے کے پھُولوں سے چوایا ہُوا پُرانا آسو روکھا۔ روچی کرتا اور سندیپن ہوتا ہے۔

داکھ اور اکھ کا آسو داکھ اور اکھ کے رس کو ملا کر بنایا ہُوا آسو گنوں میں مادھویک کے سمان ہوتا ہے۔ لیکن زیادہ گرم نہیں ہوتا۔

مدھو کے گُن مدھو آسو روچی کرتا۔ اگنی سندیپن۔ ہردے پریہ بل کرتا۔ پت اور ودھی۔ ببندھ ناشک۔ کف ناشک۔ ہلکا اور الپ وات کرتا ہوتا ہے۔

جَو اور گیہوں وغیرہ کا مدھیہ جَو کا بنایا ہُوا سُرا اور اُسکا منڈ رُوکھا۔ گرم۔ وات پت کرتا اور بھاری ہوتا ہے۔ اور گڑگڑا پیدا کر کے ہضم ہوتا ہے۔

گیہوں کا مدھیہ کف کرتا ہوتا ہے۔

سَوویر تُشودک کے گُن سَوویر اور تُشودک دیپن اور پاچن

ہوتے ہیں۔ ہردے روگ۔ پانڈو روگ اور کرمی روگ کو دُور کرتے ہیں۔ گرہنی اور ارش روگ میں مفید ہوتے ہیں۔ نیز بھیدن کرتا ہیں

امل کانجی کے گن | امل کانجی کو شریر پر لگانے سے داہ جور شانت ہو جاتا ہے۔ پینے سے کف وات دُور ہو جاتے ہیں۔ ببندھ ناشک ہیں۔ اُولنسر سی اور اگنی سندیپن ہیں۔

نئے اور پرانے مدھیہ کے گن | نیا مدھیہ عموماً بھاری اور وات وغیرہ دوشوں کا اُتی جنک ہوتا ہے۔

پُرانا مدھیہ تمام سروتوں کا شودھن کرتا۔ اگنی سندیپن۔ ہلکا۔ روچی وردہک۔ ہرش کرتا۔ آہلادکارک۔ بل کارک۔ بھئے۔ شوک اور شرم ناشک۔ پرگلبھتا دینے والا۔ ویریہ بڑھانے والا۔ کانتی دائک۔ سنشوش دائک۔ پشٹی کارک اور بل کرتا ہوتا ہے جب ستوگن وششٹ یعنی سداچاری شخص اسے پیتا ہے۔ تو یہ امرت کی طرح پھل دائک ہوتا ہے۔ اگر دُراچاری منش اس کا پان کرتا ہے۔ تو اُسے زہر کی طرح لگتا ہے۔

جل ورگ

میگھوں کا پانی آکاش سے برستے وقت سب ایک ہی طرح کا ہوتا ہے۔ برستے وقت اور پرتھوی پر گرا ہُوا پانی دیش اور کال کے لحاظ سے الگ الگ گنوں والا ہو جاتا ہے۔ آکاش سے گرتے وقت کال انوورتی چندرما۔ وایو اور سُوریہ سے سپرش کرتا ہے۔ اور پرتھوی پر برسنے کے بعد پرتھوی کے سرد۔ گرم۔ سنگدھ

اور روکھشں وغیرہ گنوں سے سپرش کر کے اپنے گن وششٹ ہوجاتا ہے
دو یہ جل میں سوبھاوک چھ گن ہوتے ہیں۔ ٹھنڈا پن۔ پوترتا کلیان کارتا
سوچھتا۔ نرملتا اور ہلکا پن۔ برسنے کے بعد وہ جل جیسے برتن میں
ہوتا ہے۔ ویسا ہی اُس کا گن ہوجاتا ہے۔
جیسے بعض آچاریوں کی یہ رائے ہے۔ کہ سُرخ رنگ کی پرتھوی کا
پانی میٹھا۔ بھوسلے رنگ کی پرتھوی کا پانی کھٹا۔ پانڈوروگ کی پرتھوی
کا پانی نمکین۔ پیلی کا کڑوا۔ نیلی کا چرپرا اور سفید کا کسیلا ہوتا ہے۔

ہمالیہ کی ندیوں کے گن | کوہ ہمالیہ سے نکلی ہوئی ندیاں پتھروں
سے ٹکر کھاتی ہوئی نہائت تیزی سے بہتی ہیں۔ اس لئے اُن
کا پانی نرمل۔ سفید۔ بدیہ جنک اور دیوتا ورشیوں کے پینے کے قابل
ہوتا ہے۔

ملیاچل کی ندیوں کے گن | ملیاچل سے نکلی ہوئی ندیاں بالو
اور پتھروں میں سے ہو کر بہتی ہیں۔ اسلئے اِن کا پانی نرمل ہوتا
ہے۔ اور امرت کی طرح گن کاری ہوتا ہے۔

مغرب کو بہنے والی ندیوں کے گن | مغرب کو بہنے والی ندیوں
کا پانی نرمل اور ہیتیہ ہوتا ہے۔

مشرق کو بہنے والی ندیوں کے گن | مشرق کو بہنے والی
ندیوں کا پانی اور ایسی ندیوں کا پانی جو تیزی سے نہیں بہتیں
بھاری ہوتا ہے۔

دیگر ندیوں کا پانی | پاری پاتر۔ بندھیاچل اور سہیادری سے

نکلی ہوئی ندیوں کا جل شِرو روگ۔ ہردروگ۔ کوڑھ اور شلیپد
روگوں کا پیدا کرنے والا ہے۔
مٹی کیچڑ۔ سانپ۔ چوہے وغیرہ کے مل سے خراب شدہ پانی والی
اور برشا کے جل سے بہنے والی ندیوں کا پانی سب دوشوں کو
پیدا کردیتا ہے۔

کنوئیں وغیرہ کے پانی کے گن | باؤلی۔ کنواں۔ تالاب۔ سروور
اور جھرنے کا پانی آنوپ دیش۔ شیل دیش اور دھنو دیش کے گن
اوگنوں کے موافق ہوتا ہے۔ یعنی جیسے دیشوں میں یہ ہوتے ہیں
اُنہی دیشوں کے گن اوگن باؤلی۔ کنوئیں وغیرہ کے پانیوں میں
بھی پائے جاتے ہیں۔

ممنوع پانی | پتے۔ کائی اور کیچڑ کے پڑنے سے جل گلگلا۔ کرمی کارک
گلن۔ بدرنگ۔ بے ذائقہ۔ گاڑھا۔ بدبودار اور غیر مفید ہوتا ہے۔
سمندر کا پانی بدبودار۔ تردوش کرتا اور نمکین ہوتا ہے۔

دُگدھ ورگ

گائے کے دُودھ کے گن | گائے کا دُودھ مزیدار۔ ٹھنڈا۔ مردو۔ سنگدھ
بہل۔ شلکھشن۔ پچھل۔ بھاری۔ مند اور پرسن کرتا ہوتا ہے۔ اور اوج
کی سمانتا کی وجہ سے اوج دھاتو کو بڑھا دیتا ہے۔ جانداروں کیلئے
دُودھ سب سے اچھا اور رسائن ہوتا ہے۔

بھینس کے دودھ کے گن | گائے کے دُودھ کی لنسبت بھینس
کا دُودھ بہت بھاری اور بہت ٹھنڈا ہوتا ہے۔ چکنائی میں قدرے

کم ہے۔ نیز اندرا اور اتی اگنی کے لئے مفید ہوتا ہے۔

اونٹنی کے دودھ کے فوائد اونٹنی کا دودھ روکھا۔ گرم۔ قدرے نمکین اور ہلکا ہوتا ہے۔ وات۔ کف۔ آناہ۔ کرمی روگ۔ شوپھ۔ اُدر روگ اور ارش روگ کے لئے مفید ہوتا ہے۔

گھوڑی وغیرہ کے دودھ کے گن گھوڑی وغیرہ سُم دار جانوروں کا دودھ بل کرتا۔ درڑھتا کرنے والا۔ گرم۔ قدرے کھٹا۔ قدرے نمکین روکھش اور شاکھاگت وایو کو دُور کرنے والا ہوتا ہے۔

بکری کے دودھ کے گن بکری کا دودھ کسیلا۔ میٹھا۔ ٹھنڈا سنگراہی۔ ہلکا۔ رکت پت اتی سار ناشک اور کھے کاس جور ناشک ہوتا ہے۔

بھیڑ کے دودھ کے گن بھیڑ کا دودھ ہچکی اور شواس کو پیدا کرتا ہے۔ گرم ہوتا ہے۔ اور کف پت کو کرنے والا ہے۔

ہتھنی کے دودھ کے گن ہتھنی کا دودھ بل کرتا۔ بھاری اور نہائت مضبوط کرنے والا ہوتا ہے۔

عورت کے دودھ کے گن استری کا دودھ جیون۔ ورنگھن کرتا۔ ساتمیہ۔ سنیہن کرتا۔ رکت پت میں نسیہ اُپ یوگی۔ اور اکھشی شُول میں ترپن کے لئے مفید ہے۔

دہی کے گن رُچی کرتا۔ اگنی سندیپن۔ پُشٹی کرتا۔ سنیہن کرتا۔ اور بل وردہک ہوتا ہے۔ پاک میں کھٹا۔ گرم ویریہ۔ وات ناشک منگل کاری اور ورنگھن ہوتا ہے۔ پینس۔ اتی سار۔ شیت جور۔

وشم جور۔ اروچی۔ موتر کرچھر اور کرشتا کے لئے مفید ہوتا ہے۔

دہی کے نکھیدھ شرد۔ گریکھم اور بسنت رتوؤں میں عموماً دہی کا کھانا منع ہے۔ رکت پت اور کف جنت وکاروں میں بھی غیر مفید ہوتا ہے

منڈک دہی کے گن تردوش کو دور کرتا ہے۔ جمنے پر وات ناشک اور ویریہ وردھک ہو جاتا ہے۔

دہی کی ملائی کف وات ناشک ہوتی ہے۔ اور دہی کا توڑ سروتوں کا شودھن کرنے والا ہے۔

تکر کے گن سوجن۔ ارش روگ۔ گرہنی روگ۔ موتر کرچھر۔ ادر روگ اروچی۔ سنیہہ پان ادھک روگ۔ پانڈو روگ اور وش روگ میں ہت ہوتا ہے۔

نونیت کے گن تازہ نکالا ہوا نونیت سنگراہی۔ دیپن اور دل پسند ہوتا ہے۔ گرہنی روگ اور ارش روگوں کا دور کرنے والا ہے۔ نیز اردت روگ اور اروچی کو ناش کرتا ہے۔

گھرت کے گن گھی قوت حافظہ۔ بدھی۔ جٹھر اگنی۔ ویریہ۔ اوج کف اور مید کو بڑھاتا ہے۔ وات پت۔ وش انماد۔ شوش روگ دربھاگیہ اور وش روگ کو دور کرتا ہے۔ یہ سب کا رسے سویدلوں میں اچھا۔ ٹھنڈا نیز رس اور پاک میں میٹھا ہوتا ہے۔ حسب ترکیب گھی کا استعمال کرنا سہسر ویریہ اور سہسر کرم کاری ہوتا ہے۔

پرانے گھی کے گن پرانا گھی مدرتیہ۔ اپسمار۔ مورچھا۔ شوتھ۔ انماد

وِش روگ۔ یونی شُول۔ کرن شُول اور شِر اشُول کو دُور کر دیتا ہے۔ بکری اور بھینس وغیرہ کا گھی اِن کے دُودھوں کے گُنوں کی طرح ہوتا ہے۔

پی یُوش وغیرہ کے گُن پی یُوش مورٹا اور کلاٹ وغیرہ دیپت اگنی والے نیز اس شخص کو جسے نیند نہ آتی ہو۔ مفید ہیں۔ یہ بھی ترپتی کرتا۔ وِرشیہ۔ ورنگھن اور وات ناشک ہوتے ہیں۔

تکرپنڈکا اور تکر کورچکا وِشد۔ بھاری۔ روکھشن اور سنگراہی ہوتے ہیں مٹھے میں جو چھوٹی چھوٹی گھی کی سی گانٹھیں پڑ جاتی ہیں۔ انہیں تکرپنڈکا بولتے ہیں۔

اکھشو ورگ

اکھ کارس دانت سے چُوسا ہُوا اکھ کارس وِرشیہ۔ ٹھنڈا۔ ستھر۔ سنگدھ۔ ورنگھن۔ میٹھا اور کف کارک ہوتا ہے۔ کولہو سے پیلا ہُوا اکھ کارس بھی مندرجہ بالا گُنوں والا ہوتا ہے۔ لیکن یہ داہ کرتا ہے۔

پونڈے کے رس کی نسبت گنّے کا رس شیتل۔ سوچھتا اور مٹھاس میں زیادہ ہوتا ہے۔

گوڑ کے گُن گوڑ اتینت کرمی روگ کا پیدا کرنے والا۔ مجھا۔ رکت۔ میدا اور مانس کا بڑھانے والا ہوتا ہے۔

کھشُدر گُڑ جو رس کے کاڑھنے سے تین چوتھائی۔ آدھا یا چوتھائی رہ جاتا ہے۔ وہ حسب ترتیب بھاری ہوتا ہے یعنی چوتھائی والے سے آدھا۔ آدھے والے سے تین چوتھائی والا بھاری ہوتا ہے۔

دھویا ہُوا گُڑ سو لیپ مل کارک ہوتا ہے۔
مصری۔ کھانڈ اور شکر گُڑ کی نسبت صاف ہوتی ہیں۔ یہ جتنی زیادہ صاف ہوتی ہیں۔ اُتنی ہی اِن میں ٹھنڈک ہوتی ہے۔ یہ تینوں بیقا پورو سوچھ ہوتی ہیں۔
گُڑ سے بنی ہوئی شکر ورشیہ ہوتی ہے۔ اور کھین وکھیت روگوں کے لئے مفید اور سنگدھ ہوتی ہے۔
جوالسنے کی شکر کسیلی۔ میٹھی۔ ٹھنڈی اور قدرے چرپری ہوتی ہے مدھو شرکرا روکھش۔ ومن اور اتی سار کو دُور کرنے والی۔ نیز چھیدن ہوتی ہے۔
سب قسم کی شکر پیاس۔ رکت پت اور داہ کے لئے مفید ہوتی ہے۔

شہد کی اقسام شہد چار قسم کا ہوتا ہے (۱) ماکھشک (۲) بھرامر (۳) کھشودر اور (۴) پوتک
اِن میں ماکھشک سب سے اچھا ہوتا ہے۔ اور بھرامر سب سے بھاری ہوتا ہے۔

شہد کے رنگ ماکھشک تیل کے رنگ کا سا ہوتا ہے۔ بھرامر سفید۔ کھشودر (چھوٹی مکھیوں کا بنایا ہُوا) کپل اور پوتک گھی کے رنگ کا سا ہوتا ہے۔

شہد کے فوائد شہد وات کارک۔ بھاری۔ ٹھنڈا۔ رکت پت اور کف ناشک۔ سندھان کرتا۔ چھیدن۔ روکھش۔ کسیلا اور میٹھا ہوتا ہے۔

شہد زہریلے پھولوں سے اکٹھا ہوتا ہے۔ اس کو گرم کرکے یا اسے پی کر اوپر سے گرم چیز کا پینا ٹھیک نہیں ہے۔ ایسا کرنے سے جان چلی جاتی ہے۔ یہ بھاری۔ رُوکھا۔ کسیلا اور ٹھنڈا ہوتا ہے۔ اسلئے اس کا تھوڑا ہی سیون کرنا چاہیئے۔

مدھو کا نکھیدھ شہد کے کثرت استعمال سے پیٹ میں آم ہو جاتا ہے۔ اسے مدھو آم کہتے ہیں۔ یہ اتینت ہی کلیش کارک ہوتا ہے۔ اگر اس میں چکتسا کا ورودھ ہو جائے۔ تو منش کو زہر کی طرح مار ڈالتا ہے۔

کیونکہ آم روگ میں تھوڑی گرم کریا کرنی پڑتی ہے۔ اور گرم کریا مدھو آم میں منع ہے۔ اس لئے یہ مدھو آم دارن روگ ہے۔ اور اس سے آدمی زہر کھانے کی طرح مر ہی جاتا ہے۔

مدھو کا یوگ واہی ہونا یہ بہت سی چیزوں سے بنتا ہے۔ اسلئے یوگ واہی کہلاتا ہے۔ یعنی جس دوائی میں ملایا جاتا ہے۔ اُسکے فوائد کو نہائت اُت کرشٹ کر دیتا ہے۔

کرتان ورگ

منڈ کے گن پیپل۔ سونٹھ۔ کھیل اور داڑما اِمل ڈال کر گرم کیا ہوا منڈ اگنی کو بڑھاتا ہے۔ اور وات کا انولومن کرتا ہے۔ سروتوں کو نرم کرتا ہے۔ اور پسینہ پیدا کرتا ہے۔ جس شخص نے لنگھن کیا ہو۔ یا وریچن لیا ہو۔ یا سنیہہ کے جیرن ہونے پر جسے پیاس لگی ہو۔ اُس کے لئے منڈ زندگی بخش چیز ہے۔ کیونکہ یہ اگنی سندیپن اور ہلکا ہوتا ہے۔

لاج منڈ کے گن لاج منڈ پیاس اور اتیسار کو دُور کرتا ہے۔ دھاتوؤں کو سمان کرتا ہے۔ کلیان کاری ہوتا ہے۔ اگنی سندیپن ہے۔ داہ اور مورچھا کو دُور کرتا ہے۔ منداگنی کے مریض۔ وِشم اگنی روگی۔ بچے۔ بوڑھے۔ عورت اور نازک مزاج اشخاص کو اچھی طرح سنسکار کیا ہوا لاج منڈ دینا چاہیئے۔ یہ بھوک اور پیاس کو دُور کرتا ہے۔ وَمن اور وریچن سے شدھ ہونے والے اشخاص کے لئے مفید چیز ہے۔ اور مل ناشک ہوتا ہے۔

پیپا اور ولیپی پیپا بھوک۔ پیاس۔ گلانی۔ کمزوری اور کُکھشی روگوں کو دُور کرتی ہے۔ پسینہ لاتی ہے جٹھر اگنی کو بڑھاتی ہے۔ ادھو وایو اور مل کو نکالتی ہے۔

ولیپی ترپن کرتا۔ سنگراہی۔ ہلکی اور ہردے کیلئے ہتکاری ہوتی ہے

بھات کے گن اچھے دُھلے ہوئے چاولوں کو پکا کر پیچھ نکال ڈالیں۔ اور گرم گرم کھائیں۔ یہ ہلکے ہوتے ہیں۔

بھنے ہوئے چاول وِش روگ اور کف روگ کے لئے مفید ہوتے ہیں۔ بے دُھلے چاولوں کا بھات جو اچھی طرح سے نہ پکا ہو۔ اور اس کی پیچھ نکالی گئی ہو۔ نیز ٹھنڈا بھی ہو گیا ہو۔ تو وہ بھاری ہوتا ہے۔ گوشت۔ ساگ۔ چربی۔ تیل۔ گھی۔ مجّھا اور پھلوں کے ساتھ سِدھ کئے ہوئے چاول طاقت دینے والے۔ سیری کرنے والے۔ دلپسند بھاری اور ورنگھن ہوتے ہیں۔ اُڑد۔ تل۔ دُودھ اور مُونگ کے ساتھ سِدھ کئے ہوئے چاول بھی مندرجہ بالا گُنوں والے ہوتے ہیں۔

کلماش بھاری۔ روکھش۔ وات کرتا اور مل بھیدک ہوتے ہیں۔
دال۔ گیہوں اور جَو کی الگ الگ چیزوں کا بھاری یا ہلکا وغیرہ گُن
اُن چیزوں کے انوسار ہوتا ہے۔
اَکرت یُوش۔ کرِت یُوش۔ پتلے مالس آدی رس۔ کھٹائی سمیت سُوپ
بے کھٹائی سُوپ بہ ترتیب بھاری ہوتے ہیں۔
جس یُوش میں گھی۔ نمک۔ مرچ اور سونٹھ وغیرہ مصالحے نہیں ڈالے
جاتے۔ اُسے اَکرتیہ یُوش کہتے ہیں۔ اور جس میں نمک۔ گھی وغیرہ
مصالحے ڈالے جاتے ہیں۔ اُسے کرتیہ یُوش کہتے ہیں۔
ستّو وات کرتا۔ روکھش۔ مل بڑھانے والے اور الولومن کرتا ہوتے
ہیں۔ اِن کے کھانے سے آدمی فوراً سیر ہو جاتا ہے۔ یہ سدھیا بل
دینے والے بھی ہوتے ہیں۔

شالی دھانیہ کے ستّو شالی دھائیوں کے ستّو میٹھے۔
ہلکے۔ ٹھنڈے۔ گراہی۔ رکت پت ناشک۔ ترشا ناشک۔ چھرِد
ناشک اور جوَر ناشک ہوتے ہیں۔

جَو کی روٹی کے گُن جَو کی روٹی یا باٹی اُداورت۔ زکام۔ کھانسی۔
پرمیہہ اور گل گرہ وغیرہ امراض کو دُور کرتی ہے۔
دھان کی جنس کے خوردنی پدارتھ عموماً لیکھن ہوتے ہیں۔ خُشک
ہونے سے سیری کرنے والے اور وشٹمبھی ہونے سے دُشپاچیہ
ہوتے ہیں۔
اُگے ہوئے دھانیہ کی پُوری۔ اندر میٹھا بھری ہوئی پُوری یعنی گجھیا

دال کے منگوڑے وغیرہ نہائت بھاری ہوتے ہیں۔

پھل۔گوشت۔ساگ۔تِل۔پشٹک اور شہد سے سنسکار کئے ہوئے خوردنی پدارتھ وَرشیہ۔بل کارک۔بھاری اور وَرہن آتمک ہوتے ہیں۔

وِلیشوار کے گُن ولیشوار بھاری۔سنگدھ۔بل اور پُشٹی بڑھانے والا ہوتا ہے۔

دُودھ اور گنّے کے رس کے بنے ہوئے پشٹک بھاری۔سیری کرنے والے اور وَرشیہ ہوتے ہیں۔

گیہوں کے پدارتھ گیہوں کے بیشمار اقسام کے خوردنی پدارتھ جو گھی ڈال کر اور گھی ہی میں سِدّھ کئے جاتے ہیں۔ وہ سب بھاری تر پتی کرتا۔وَرشیہ اور دل پسند ہوتے ہیں۔گیہوں کے آٹے سے بنے ہوئے پدارتھ سنسکار سے ہلکے ہوتے ہیں۔

دھانا۔پاپڑ اور پُوا وغیرہ پدارتھ جیسی چیزوں سے بنتے ہیں۔ویسے ہی گُن رکھتے ہیں۔

چڑوے بھاری ہوتے ہیں۔ بھُنے ہوئے تھوڑے کھانے چاہئیں۔ جَو کی دھانی گُڑگڑاہٹ کر کے ہضم ہوتی ہے۔ چھلکے سمیت دھانی ل کو پھاڑ دیتی ہے۔

دال کے بنے ہوئے پدارتھ وات کرتا۔روکھش اور ٹھنڈے ہوتے ہیں۔یہ مرچ۔تیل یا گھی اور نمک ڈال کر بنائے جاتے ہیں۔ ان کا تھوڑا کھانا ہی اچھا ہے۔

پاک کے گُن مردو پاک والے پدارتھ اور ستھول وکڑے دربیہ

اوراتی پاک پدارتھ بھاری نیز کشٹی اوربل کو بڑھانیوالے ہوتے ہیں۔
دربیوں کے سنیوگ سنسکار اور پرمان وغیرہ باتیں اپنی عقل سے بتانی چاہئیں۔ اور اسی کے موافق اُن کا بھاری پن و ہلکا پن سمجھنا چاہیئے۔

مودک کے گن انیک دربیوں سے یکت اور خامی پختگی و نرمی سے ورجت لڈو بھاری۔ ورشیہ۔ دل پسند اور ناقتوروں کے لئے مفید ہوتے ہیں۔

رسالے کے گن سکھرن۔ ورنکھن۔ ورشیہ۔ سنگدھ بل کرتا اور بھوجن میں رُچی بڑھانے والا ہوتا ہے۔

گڑ ملے دہی کے گن گڑ ملا ہوا دہی سنیہن کرتا۔ ترپتی کرتا۔ دل پسند اور وات ناشک ہوتا ہے۔

پانک کے گن داکھ۔ کھجور اور بیر کا پانک بھاری اور وشٹمبھی ہوتا ہے۔ فالسہ۔ شہد اور اکھشووکار کا پانک مرچ۔ کھٹائی وغیرہ مصالحوں کے ملنے سے بنتا ہے۔ اِن میں دربیوں کی مقدار دیکھ کر اُن کے گن اور کرم جانے جاتے ہیں۔

راگ کھانڈو کے گن راگ کھانڈو چرپرا۔ کھٹا۔ مزیدار۔ نمکین اور ہلکا ہوتا ہے۔ یہ خوش ذائقہ۔ مفرح دل۔ اگنی سندیپن اور کھانے کی رُچی بڑھانے والا ہے۔

آم اور آملوں کا اویہہ آم اور آملوں کا اویہہ درنکھن۔ بل ورد ھک رُچی اور ترپتی کرتا ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ سنگدھ۔ میٹھے اور بھاری ہوتے ہیں

اولبیوں کے سنیوگ۔ سنسکار اور وربیوں کی مقدار کا اندازہ کرکے اس کے موافق ہی اُن کے گُن اور کرم سمجھنے چاہئیں۔

شُکت کے گن شُکت رکت پت اور کف کو نکالنے والا اور وات کو انولومن کرنے والا ہوتا ہے۔ کند مُول اور پھلوں کا آچار شُکت یعنی سرکے میں ڈالنے سے سرکے کی طرح گُن کاری ہو جاتا ہے۔

شنڈاکی کا گُن شنڈاکی۔ آچار اور اینہ کا لامل روچی کرتا اور ہلکے ہوتے ہیں۔

ہاریوگ ورگ

تیل کے گُن تیل (یعنی تِلوں کا تیل) رس میں کسیلا۔ مزیدار۔ لطیف گرم۔ وَیوائی۔ پت کرتا۔ وِشٹ اور مُوتر کو روکنے والا۔ شلیشما کو نہ بڑھانے والا۔ وات ناشک۔ دربیوں میں سب سے اچھا بل کرتا چمڑے کے لئے مفید۔ میدھا اور اگنی وردھک نیز سنیوگ اور سنسکار سے تمام روگوں کا دُور کرنے والا ہوتا ہے۔

پُرانے زمانے میں دَیتیوں کے بادشاہ تیل کے پریوگ سے اَجرَ۔ نِروِکار اور گِت شرم ہو گئے۔ اور لڑائی میں اُنہیں نہائت طاقت نصیب ہوئی تھی۔

ارنڈ تیل کے گن ارنڈ کا تیل میٹھا۔ بھاری۔ کف بڑھانے والا۔ وات رکت ناشک۔ گلم ناشک۔ ہردے روگ ناشک اور جیرن جُور ناشک ہوتا ہے۔

سرسوں کے تیل کے گُن سرسوں کا تیل چرپرا۔ گرم۔ رکت

پت پردوشک۔ کف۔ ویریہ اور وات کا ناش کرنے والا اور کنڈو
اور پت کو دُور کرتا ہے۔

پیال کے تیل کے گن پیال کا تیل میٹھا۔ بھاری اور کف وِرِدھک
ہوتا ہے۔ اور نہایت گرم نہ ہونے کی وجہ سے وات پت درپیوں
کے سنیوگ میں مفید ہوتا ہے۔

السی کا تیل میٹھا۔ کھٹّا اور وپاک میں چرپرا ہوتا ہے۔ یہ
اُوشن ویریہ۔ وات روگ میں مفید اور رکت پت کو پرکوپت
کر دیتا ہے۔

کُسم کا تیل گرم۔ وپاک میں چرپرا اور بھاری ہوتا ہے خصوصاً
دداہی اور سب قسم کے روگوں کو پرکوپت کرتا ہے۔

پھلوں کے گن پھلوں کے اور تیل بھی جو کھانے کے قابل ہوتے
ہیں۔ اُن کے گن اور کرم اُن پھلوں کے موافق ہوتے ہیں۔

مجھّا اور وسا کے گن مجھّا اور وسا میٹھی۔ ورنھن۔ وِرشیہ اور
بل کارک ہوتی ہیں۔ ٹھنڈک اور گرمی میں جنتو کے موافق ہوتی ہیں۔

سونٹھ کے گن سونٹھ سنگدھ۔ اگنی سندیپن۔ وِرشیہ۔ اوشن۔
وات کف ناشک۔ وپاک میں میٹھی۔ دل پسند اور رُچی وردھک ہوتی ہے

پیپل کے گن ہری پیپل کف کرتا۔ میٹھی۔ بھاری اور سنگدھ
ہوتی ہے۔ سُوکھی پیپل کف وات ناشک، چرپری۔ گرم اور وِرشیہ
ہوتی ہے۔

مرچ کے گن مرچ گرم نہیں ہوتی۔ یہ اوِرشیہ۔ ہلکی اور رُوچی بڑھ

والی ہوتی ہے۔ چھیدن کرتا اور شوشک ہوتی ہے۔ اسلئے اگنی سندیپن اور کف وات کو دُور کرنے والی ہوتی ہے۔

ہینگ کے گن ہینگ کف وات اور بندھ کو دُور کرنے والی۔ چرپری گرم۔ اگنی سندیپن اور ہلکی ہوتی ہے۔ یہ شُول کو دُور کرنے والی۔ ہاضمہ اور روچی بڑھانے والی ہوتی ہے۔

سیندھے نمک کے گن سیندھا نمک روچی بڑھانے والا۔ دیپن۔ دل پسند۔ آنکھوں کے لیئے مفید اور اُودا ہی ہوتا ہے۔ یہ تردوش کو دُور کرنے والا۔ میٹھا اور سب نمکوں میں سے اچھا ہوتا ہے۔

سونچر نمک کے گن تیکھشنتا۔ اوشنتا۔ ہلکاپن اور سگندھتا کے سبب سونچر نمک روچی وردہک بندھ کو دور کرنے والا۔ دل پسند اور اُدگار شودہک ہوتا ہے۔

بڑ نمک کے گن بڑ نمک سوکھشم۔ گرم اور ویوائی ہونے کے سبب اگنی سندیپن اور شول ناشک ہوتا ہے۔ یہ شریر کی اُوردھو وایو اور ادہو وایو دونو کا انولومن کرتا ہے۔

اُدبھد نمک قدرے کڑوا۔ چرپرا۔ کھشار ملا۔ تیز اور اُت کلید ہوتا ہے۔

کالا نمک کالے نمک کے گن سونچر نمک کے گنوں کے موافق ہوتے ہیں۔ اور ان میں کچھ فرق نہیں ہے۔

سمندر نمک اور پانشو نمک سمندر نمک قدرے میٹھا اور پانشو نمک قدرے کڑوا اور چرپرا ہوتا ہے۔

کانچ نمک کانچ نمک روچی بڑھانے والا بسنسرن اور
وات ناشک ہوتا ہے۔

جَو کھار جَو کھار ہردے روگ۔ پانڈو روگ۔ گرہنی دوش۔ تلی۔ آناہ۔
گل گرہ۔ کف کی کھانسی اور بواسیر کو دُور کرتی ہے۔

کھاروں کے گن کھار تیز۔ گرم۔ ہلکی۔ روکھش۔ کلیدی
پاکی۔ ووارک۔ داہک۔ اگنی سندیپن۔ چھیدن اور اگنی کے
سمان ہوتی ہیں۔

زیرہ اور دھنیاں کاردی۔ گنجکا۔ اجاجی۔ کبری اور دھانیہ تمرو یہ
روچک۔ دیپن۔ وات ناشک۔ کف ناشک اور دُرگندھ ناشک
ہوتے ہیں۔

خوردنی اشیا کی تعداد مقرر نہیں کی جاسکتی۔

شُوک دھانیہ اور شمی دھانیہ ایک برس کے اندر کے ہی اچھے ہوتے
ہیں۔ پُرانے عُموماً خشک ہوتے ہیں۔ اور بہت نئے بھاری ہوتے
ہیں۔ اِن میں سے جو بہت جلد ہضم ہو جاتے ہیں۔ وہی بہت ہلکے
ہوتے ہیں۔ اِن کے چھلکے دُور کر کے پکتی کے موافق بھُون کر سینکی
ہوئی دال و پاک میں ہلکی ہوتی ہے۔

ممنوع گوشت مرے ہوئے۔ لاغر۔ بہت موٹے۔ بڈھے۔ بچے
زہر سے مرے ہوئے۔ اگوچر بھرت زایک مُلک میں پیدا ہو کر دُوسرے
ملک میں پرورش یافتہ) ویا گھر وغیرہ کے مارے ہوئے جانوروں کا
گوشت ترک کر دینا چاہیئے۔ ان کے علاوہ دیگر گوشت مفید۔

ورنگھن اور بل وردھک ہوتے ہیں۔

مالش رس کے گن مالش رس جانداروں کی جان کی حفاظت کرتا اور نہائت دل پسند ہوتا ہے سوکھے ہوئے۔ بیماری سے چھوٹے ہوئے لاغر۔ لشٹ ویریہ والے اور بل اور ورن کی وردھی چاہنے والوں کے لئے مالش رس امرت کی مانند مفید ہوتا ہے۔

بیماری کے مطابق سنسکار کیا ہوا مالش رس تمام روگوں کو دور کرتا ہے۔ یہ گلے کی آواز کو صاف کرتا۔ اوستھا۔ عمر۔ عقل اور اندریوں کے بل کو بڑھاتا ہے۔ ہمیشہ ورزش کرنے والے۔ جماع کرنے والے اور شراب خور اگر ہمیشہ مالش رس کا استعمال کرتے رہیں۔ تو نہ تو انہیں کسی طرح کی بیماری ہوتی ہے۔ اور نہ ہی وہ کمزور ہوتے ہیں۔

ممنوع ساگ کرم خوردہ۔ ہوا یا دھوپ کا مارا ہوا۔ سوکھا۔ پرانا بے موسم پیدا شدہ۔ گھی یا تیل کے بغیر پکایا ہوا۔ اُبال کر نہ نچوڑا ہوا ساگ کھانا منع ہے۔

ممنوع پھل پُرانے۔ کچّے۔ کرم خوردہ۔ ہوا اور دھوپ کے مارے ہوئے۔ ادیشیج۔ اکالج (بے موسم پیدا شدہ) اور سڑے ہوئے پھل نہ کھانے چاہئیں۔

تمام ہرے ساگ دیگر ساگوں کی طرح سدّھ کر کے کھانے چاہئیں سدّھ کئے بغیر کھانا ٹھیک نہیں ہے۔

شراب۔ جل اور گودے وغیرہ کے گن اوگن اُن کے الگ الگ ورگوں میں بیان کئے گئے ہیں۔

انوپان انوپان آہار کے گنوں کے خلاف ہوتا ہے۔ یعنی جیسا بھوجن کریں۔ اس کے خلاف گنوں والا انوپان کرنا چاہیئے۔ یہ انوپان ان کے انوروپ اور دھاتوؤں کے خلاف نہ ہونا چاہیئے۔ چوراسی طرح کے آسوؤں کا بیان پہلے ہی کر دیا گیا ہے۔

فلاں پانی پینے کے قابل ہے یا نہیں؟ اس بات کا امتحان کرکے پانی پینا چاہیئے۔

وات روگوں میں سنگدھ اوشن انوپان مفید ہوتا ہے۔ تپ میں میٹھا اور ٹھنڈا۔ کف روگوں میں روکھش اوشن اور رکھے روگوں میں مانس رس کا انوپان کرنا چاہیئے۔

دودھ کا انوپان فاقہ کشی۔ سفر اور جماع سے تھکے ہوئے۔ نیز وایو اور دھوپ میں کام کرنے والے اشخاص کو دودھ کا پینا امرت کی طرح مفید ہوتا ہے۔

لاغر اشخاص کو تر و تازہ کرنے کے لئے سراپان مفید چیز ہے۔ نہائت موٹے اشخاص کو لاغر کرنے کے لئے شہد ملا پانی اچھا ہے۔

تندرا۔ شوک۔ بھے اور کلانتی سے جن کی اگنی مند پڑ گئی ہو نیز جنہیں نیند نہ آتی ہو۔ یا جو ہمیشہ شراب اور گوشت کا استعمال کرنے کے عادی ہوں۔ انہیں شراب کا پینا ہی مفید ہوتا ہے۔

انوپان کے کرم انوپان ترپتی کرتا ہے۔ کھائے ہوئے سخت پدارتھ کو نرم کر دیتا ہے۔ برنیا کرتا ہے۔ پریا پتی کرتا ہے۔ ان کے اجتماع کو جدا کر دیتا ہے۔ مردو کرنے والا۔ کلید کرتا اور پاچک ہوتا

ہے۔ پرنیام میں سُکھ دیتا ہے۔
ٹھیک طور پر استعمال کیا ہُوا انوپان منشوں کو بہت جلد ترپت کر دیتا ہے۔ کھانا ہضم کر دیتا ہے۔ اور عُمر و طاقت کو بڑھا دیتا ہے۔

جل پینے کا نکھید اور دھانگ وایو کا مریض۔ ہچکی۔ دمہ۔ اور کھانسی کا ستایا ہُوا۔ گانے۔ بولنے اور پڑھنے میں تکلیف اٹھانے والا۔ جس کے وکھش ستھل میں کھَیت ہے۔ ایسے اشخاص کو کھانا کھا کر پانی نہ پینا چاہیئے۔ کیونکہ وہ پانی گلے اور مردے میں ٹھہر جاتا ہے۔ اور آہار کی سنگرھتا کو نشٹ کر کے دوشوں کو پیدا کر دیتا ہے۔
اس جگہ عموماً نہائت مفید انوپانوں کا بیان کیا گیا ہے۔ سبب یہ ہے۔ کہ تمام دربیوں کے نام نہیں شمار کرائے جا سکتے۔ جس طرح مختلف ممالک میں پیدا ہونے والی مختلف دواؤں کے نام نہیں جانے جا سکتے۔ ویسے ہی تمام دربیوں کے نام بھی گنتی میں نہیں آ سکتے۔ لیکن بیان کردہ چند دربیوں کے موافق ہی دیگروں کو بھی سمجھ لینا چاہیئے۔
کھانے کے قابل جانوروں کے رہنے کے مقام۔ جسمانی اعضا۔ خصلت۔ دھاتو۔ کریا۔ تذکیر و تانیث۔ قد۔ سنسکار اور ماترا وغیرہ سب باتوں کا امتحان کر لینا چاہیئے۔
آنوپ چر۔ جل چر۔ آکاش چر اور دھنوچر کی آزمائش بموجب میں ہوتی ہے۔ جلج۔ آنوپج۔ جل چر۔ آنوپ چر اور بھاری چیزوں کے کھانیوالے

سب جیو بھاری ہوتے ہیں۔

دھنوج۔ دھنوچاری اور ہلکے پدارتھ کھانے والے جیووں کا گوشت ہلکا ہوتا ہے۔

اعضائے جسم کا بیان سکتھ۔ سر اور کندھا وغیرہ یہ جسم کے اعضا ہوتے ہیں۔

سکتھ کے گوشت سے کندھے کا گوشت۔ کندھے کے مالس سے کروڑ کا مالس۔ کروڑ کے مالس سے سر کا مالس بھاری ہوتا ہے۔ دوا انڈکوش۔ چمڑا۔ میڈھر۔ شرونی۔ ہردو ورّک۔ یکرت اور گردا یہ سب مالس کے لحاظ سے بہت بھاری ہوتے ہیں۔ وسطِ جسم کا گوشت اِن سے بھاری ہوتا ہے۔ اور ہڈی سب سے بھاری ہوتی ہے۔

سوبھاؤ مُونگ۔ لوا اور کپنجل سوبھاؤ سے ہلکے ہوتے ہیں۔ اُرد۔ سُور اور بھینس سوبھاؤ سے بھاری ہوتے ہیں۔

رکت سے لیکر ویریہ تک سب دھاتو بہ ترتیب بھاری ہوتے ہیں۔ ہم جنس ہونے پر بھی کاہل جانداروں کے گوشت سے زیادہ محنت کرنے والے جانداروں کا گوشت بہت ہلکا ہوتا ہے۔ مذکّر جانوروں کی نسبت مؤنث جانوروں کا گوشت ہلکا ہوتا ہے۔

ہم جنس جانداروں میں سے بڑے جسم والے جانداروں کا گوشت بھاری ہوتا ہے۔ اور چھوٹے جسم والے جانداروں کا گوشت ہلکا ہوتا ہے۔

سنسکار سے بھاری دربیہ ہلکے اور ہلکے بھاری ہوجاتے ہیں۔ جیسے دھان سے کھیل ہلکی ہوتی ہے۔ اور ستّو سے بنّدھ کئے ہوئے پدارتھ بھاری ہوتے ہیں۔

کم بھوجن سے بھاری پدارتھ ہلکے اور زیادہ بھوجن سے ہلکے پدارتھ بھی بھاری ہوجاتے ہیں۔

دربیوں کے بھاری اور ہلکے ہونے کی وجہ اُن کی مقدار کی بیشی و کمی ہی ہے۔ بھاری پدارتھوں کا تھوڑا بھوجن اور ہلکے پدارتھوں کو سیر ہو کر کھائیں۔ یعنی جیسی جٹھر اگنی ہو۔ ویسا ہی بھوجن کریں۔

بل۔ صحّت اور آیو یہ سب جٹھر اگنی پر انحصار رکھتے ہیں۔ یہ اگنی مناسب انوپان رُوپی ایندھن سے جلتی ہے۔ اور انوچیت سے بُجھ جاتی ہے۔

عموماً کم طاقت۔ آلسی۔ مریض۔ نازک مزاج اور عیش پسند اشخاص کو دربیوں کے ہلکاپن اور بھاری پن پر اچھی طرح سے غور کرلینا چاہیئے۔

دیپت اگنی والے۔ تیز پدارتھ کھانے والے۔ محنتی اور پیٹو اشخاص کے لئے اشیا کے ہلکے اور بھاری پن پر غور کرنے کی کچھ بھی ضرورت نہیں ہے۔

مُنش کو لازم ہے۔ کہ ہمیشہ سوچ بچار کر نیتر ماترا اور کال پر دھیان دے کر جٹھر اگنی میں انوپان رُوپی ایندھن کی آہوتی دے دے کر پرچنڈ رکھے۔

جو ہمیشہ اگنی ہوتری بن کر اندرونی آگ میں ہتھیہ دربیوں کا ہون کرتا ہے جو ہمیشہ پرماتما کے نام کا جپ کرتا ہے۔ جو ہمیشہ پاتر کو دان دیتا ہے۔ جو ہمیشہ شبھ کاریوں میں کمربستہ ہے۔ جو کھان پان اور ساتمیہ کو جانتا ہے۔ اُسے کارن کے ابھاؤ سے ہونے والے روگ بھی نہیں ہونے پاتے۔ وہ مفید کھانے کھا کر تندرست۔ جیتندریہ اور صاحب اقبال ہو کر سو برس تک زندگی بھوگتا ہے۔

ادھیائے کا خلاصہ اس انّ پان ودھی نامک ادھیائے میں بارہ ورگوں کے ذریعے تمام انّ پان کے گُن بیان کئے گئے ہیں۔ اس میں انّ پان کے ہلکے اور بھاری پن کا وچار۔ انوپان کی ودھی۔ اُن کی پریکھشا درج ہے۔ جانداروں کی جان انّ ہے۔ اور انّ ہی سے دُنیا زندہ ہے۔ رنگت کی خوبصورتی۔ گلے کی خوش آوازی۔ زندگی۔ جلال۔ سکھ۔ تروتازگی۔ طاقت اور میدھا یہ سب اناج پر ہی منحصر ہیں۔

زندگی بچانے کے لئے جو کرم کئے جاتے ہیں۔ وہ لوکک ہوتے ہیں۔ اور جو سورگ پراپتی کے لئے کئے جاتے ہیں۔ وہ ویدک کرم ہوتے ہیں۔ اسی طرح ارتھ۔ دھرم۔ کام اور موکھش کے لئے جو کرم کئے جاتے ہیں۔ وہ انّ پر انحصار رکھتے ہیں ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

اٹھائیسواں ادھیائے

پھر بھگوان اُتری کمار بولے۔ کہ اب ہم وِودھاشِت پِتی ادھیائے کی تفصیل بیان کرتے ہیں۔

مفید کھانے سے کرم مختلف اقسام کے کھائے ہوئے۔ پیئے ہوئے۔ چاٹے ہوئے اور چبائے ہوئے مفید کھانے جانداروں کی اندرونی آگ سے اور اپنی گرمی کی وجہ سے اچھی طرح ہضم ہوکر مناسب وقت پر تمام استھر دھاتوؤں کا پاک ہو جاتا ہے۔ اور دھاتو۔ اُشما نیز وایو کے سروتوں میں کسی قسم کا اُپدرو بھی نہیں ہوتا۔ صرف جسم کی رس۔ رکت وغیرہ دھاتوؤں کو بڑھا کر شریر میں پشٹی۔ بل۔ ورن۔ سُکھ اور آیو کو بڑھاتا ہے۔ کیونکہ دھاتوؤں کے انوروپ آہار ہی سے دھاتو برابر استھر رہتی ہے۔

جب کھانا پیٹ میں جاکر ہضم ہو جاتا ہے۔ تب اُس سے دو چیزیں پیدا ہوتی ہیں (۱) پرساد اکھیہ رس اور (۲) کِٹّ۔ جسے مل بھی کہتے ہیں۔

کِٹّ سے کرم کِٹّ سے مُوتر۔ پسینہ۔ مل۔ وایو۔ پت اور کف پیدا ہوتے ہیں۔ اسی سے کان۔ آنکھ۔ نتھنے۔ مُنہہ۔ روم کُوپ اور پرجنندر آدمی کا مل پیدا ہوتا ہے۔ نیز کیس۔ داڑھی۔ مُونچھ۔ روم اور ناخن وغیرہ بھی اسی سے پیدا ہوتے ہیں۔

پرسادا کھیہ رس کے گُن آہار رس سے ہی رس۔ خُون۔ گوشت۔ میدا۔ ہڈی۔ مجھّا۔ ویریہ اور اوج مضبوط ہوتے ہیں۔ دہاتو پرساد سنگیک۔ پنچ اندریہ دربیہ اور شریرک سندہی۔ بندھن اور پچّھ آدک بھی سب رس ہی سے طاقت پاتے ہیں۔

یہ تمام مل اکھیہ اور پرساد اکھیہ دھاتو گُن۔ رس اور مل سے پُشٹ ہو کر ویے اور شریر کے انوسار اپنے اپنے پرمان کی حفاظت کرتے ہیں۔ اسی طرح اپنے اپنے پرمان میں ستھت رس اور مل بھی سم دھاتو کے آشرت دیہہ کے دھاتو سامیہ کو ستھت رکھتے ہیں۔ جو پرساد اکھیہ دھاتو کئی وجوہات سے گھٹ بڑھ جاتے ہیں۔ اب اروگیتا کے نمت آہار کے ذریعے اُن کی کمی بیشی کر کے رس اُن کی سمانتا کر دیتا ہے۔

اسی طرح کِٹّ ملوں کی سمانتا کرتا ہے۔ جب یہ مل اپنے پرمان سے بڑھ جاتے ہیں۔ تب سرد یا گرم گُن والے دربیوں سے اُپ چار کئے جانے پر شریر کے دھاتوؤں کی سمانتا کرتے ہیں۔

ان مل اکھیہ اور پرساد اکھیہ دھاتوؤں کے سروت آین مکھ ہیں۔ یہ آین مکھ ستھا دیبھاگ اپنے اپنے دھاتوؤں کا پوشن کرتے ہیں۔ اس طرح یہ شریر بھی بھکش۔ بھوجیہ۔ لیہیہ اور پیہ پدارتھوں سے پیدا ہوتا ہے۔ اور اس شریر میں یہ بھکش۔ بھوجیہ۔ لیہیہ اور پیہ پدارتھ ہی بیماریاں پیدا کرتے ہیں۔

ان ہیتوؤں سے ہتکاری اور اہتکاری آہاروں کا سیون ہی

اچھا یا بُرا ہوتا ہے۔

اگنی ویش کا سوال جب بھگوان اتری کماریوں کہہ رہے تھے۔ تب اگنی ویش نے پُوچھا۔ کہ مہاراج! یہ بات عموماً دیکھنے میں آتی ہے۔ کہ مفید غذا کھانے والے اشخاص بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اور غیر مفید غذا کھانے والے تندرست رہتے ہیں۔ اس لئے مفید اور غیر مفید غذا کس طرح سے تندرستی اور بیماری کا باعث ہو سکتی ہے؟

اتری کمار کا جواب یہ سُنکر بھگوان اتری کمار بولے۔ کہ مفید غذا کھانے والے اشخاص کو ایسی بیماریاں نہیں ہونے پاتیں۔ جن کا باعث وُہ مفید غذا ہوتی ہو۔ اور یہ بات بھی نہیں ہے۔ کہ صرف مفید غذا کھانے سے ہی تمام بیماریوں سے چھٹکارا ہو جائے۔ مفید غذا کے کھانے پر بھی امراض کے دیگر بواعث نظر آتے ہیں۔ جیسے کال۔ ویریہ۔ پرگیا پرادھ اور پرنیام نیز شبد۔ سپرش۔ روپ۔ رس اور گندھ کی اسامتیا۔ یہ تمام روگ پرکرتیاں سمیک ریتی سے رستے کو اختیار کرنے والے پُرش کے روگوں کو پیدا کر دیتی ہیں۔ یہی سبب ہے۔ کہ مفید غذا کھانے والے شخص امراض میں گرفتار نظر پڑتے ہیں۔

غیر مفید غذا کھانے والے اشخاص کو بھی فوراً کارن وش کے سبب روگ نہیں پیدا ہوتا۔ اور وہ کارن یہ ہے۔ کہ اُس کے سبب اپچار اپتھیہ اور برابر دوش والے نہیں ہوتے ہیں۔

تمام دوش بھی برابر طاقت والے نہیں ہوتے۔ اور نہ تمام اعضائے بدن بھی بیماری کے سہنے کے قابل ہوتے ہیں۔ وہ ہی اپتھیہ۔ دلیش کال۔ سنیوگ۔ ویریہ اور پرمان کے اتی یوگ سے اتینت اپتھیہ ہو جاتے ہیں۔ وہی دوش سنسرشٹ یونی کئی کارنوں سے مثلاً مخالف علاج۔ گمبھیر انوگت۔ پُرانا۔ پران ستھان اور مرم ستھان میں پیدا ہوا نہائت تکلیف دہ اور موت کا باعث ہوتا ہے۔

نہائت موٹے۔ نہائت لاغر۔ گوشت اور خُون سے خالی۔ کمزور۔ ناموافق غذا سے اُپ چِت۔ کم خور اور کم طاقت بدن والے بیماری سہنے کے قابل نہیں ہوتے۔ مندرجہ بالا علامات سے مخالف علامات والے بیماری سہنے کے قابل ہوتے ہیں۔

اہنی اپتھیہ ہار۔ دوش اور شریر کے بھید سے روگ مردو اور دارن ہوتے ہیں۔ نیز جلدی پیدا ہونے والے دیر میں شانت ہونے والے ہوتے ہیں۔

یہ ہی وات۔ پت اور کف مختلف مقامات میں کوپت ہو کر مختلف امراض کو پیدا کر دیتے ہیں۔ اسلئے رس آدی ستھانوں میں دوش کوپت ہو کر جس جس مقام میں جو جو بیماری پیدا کرتے ہیں۔ اُن کی الگ الگ تفصیل بیان کرتے ہیں۔

رس کے خراب ہونے سے جو روگ پیدا ہوتے ہیں۔ وہ یہ ہیں اَشردھا۔ اروچی۔ مکھ وِرست۔ نوالے کے ذائقے کا ناش ہو جانا۔ ہرلاس گرانی۔ تندرا۔ انگ مرد۔ بخار۔ تمو روگ۔ پانڈو روگ۔ سرو توروودھ۔

نامردی - انگ گلانی - کرشانگتا - مند اگنی - جسم میں بے وقت جھریاں پڑنا۔ اور بالوں کا سفید ہو جانا۔

اب رکت کے خراب ہو جانے سے پیدا ہونے والے روگوں کا بیان کرتے ہیں۔ اور وہ یہ ہیں۔

وِسرپ - پڑکا - رکت پت - رکت پرور - گُدپاک - میڈھر پاک - آسیہ پاک - پلیہہ - گلُم - وِدرودھی - نیلکا - کاملا - وینگ - پِپلو - تِل کالک - داہ - چرم دل - برص - پاما - پتّی اور رکت منڈل یہ سب روگ رکت کے دوشت ہونے سے پیدا ہوتے ہیں۔

اب اُن امراض کے نام بیان کئے جاتے ہیں۔ جو مانس کے خراب ہونے سے پیدا ہوتے ہیں۔ اور وُہ یہ ہیں۔

ادھی مانس - اربُد - کیل - گل شنڈکا - شالُوک - پوتی مانس - الجی - گل گنڈ - گنڈمالا - اُپ جہبکا - یہ سب مانس کی خرابی سے پیدا ہونے والے روگ ہیں۔

اب میدا کی خرابی سے پیدا ہونے والے روگوں کا بیان کرتے ہیں۔ اَشٹونندتی ادھیائے میں بیان کئے ہوئے نیز پرمیہہ کے پیشتر بیان کردہ اقسام یہ سب میدا کی خرابی سے پیدا ہوتے ہیں۔

اب استھی دوشج روگوں کے نام بیان کئے جاتے ہیں۔

ادھیہ استھی - ادھی دنتی - دنت بھید - دنت شُول - استھی بھید استھی شُول - وِدرنتا - نیز بال - رونگٹے - ناخن اور اِم شر دوش یہ سب بیماریاں ہڈی کی خرابی سے پیدا ہوتی ہیں۔

اب مجّھا دوش روگوں کا بیان کیا جاتا ہے۔ پوروں میں درد۔ بھرم مور چھپا۔ تمو درشن۔ موٹی جڑھ والے ارشک اور پروروں میں پیدا ہونے والے ارشک یہ سب امراض مجھا کی خرابی سے پیدا ہوتے ہیں
اب شکر دوش یعنی ویرج کی خرابی سے پیدا ہونے والے روگوں کا بیان کیا جاتا ہے۔
کلیوتا۔ اہرشن اور اپر سنتا یہ ویریہ کے دوش سے پیدا ہوتے ہیں۔ نیز ویریہ دوش والے اشخاص کی سنتان اگر ہوتی بھی ہے۔ تو دائم المریض۔ نامرد۔ کم عمر اور بدشکل ہوتی ہے۔ اوّل تو اس سے گربھ ہی نہیں ہوتا۔ یا وقت سے پہلے ساقط ہو جاتا ہے۔ یا بہہ جاتا ہے بگڑا ہوا ویریہ منشوں کو استری اور سنتان سمیت دُکھی کرتا ہے۔

کوپت دوشوں کے کرم | جب وات وغیرہ دوش اندریوں کا سہارا لے کر کوپت ہوتے ہیں۔ تب اندریوں میں اُپ تاپ اور اُپ گھات کرتے ہیں۔ جب یہی دوش سنایو۔ شرا اور کنڈرا میں خراب ہوتے ہیں۔ تب منش کو ستمبھتا۔ سنکوچ۔ کھلّی۔ گرنتھی روگ اور سپت روگ ہو جاتے ہیں۔
جب دوش مل کا آسرا لے کر بگڑتے ہیں۔ تب مل بھید اور ملوں کو دوشت کرتے ہیں۔ اور ملوں کو اتینت روکتے ہیں نیز اتینت نکالتے ہیں۔
مختلف انواع کے غیر مفید آہاروں کے کھانے۔ پینے۔ چاٹنے اور چبانے سے منشیوں کو جو جو خرابیاں ہوتی ہیں۔ اُن سب کا بیان

کیا گیا ہے۔ جو شخص یہ چاہتا ہے۔ کہ اُسے یہ بیماریاں نہ ہوں۔ اُسے چاہیئے۔ کہ مفید غذا کھائے۔ مفید غذا کھانے سے غذا سے پیدا ہونے والی بیماریوں میں سے اُسے کوئی بیماری نہ ہوگی۔

رس کی خرابی سے پیدا ہونیوالے امراض کا علاج رسج روگوں کا علاج صرف ایک فاقہ کشی ہی ہے۔

رکتج دوشوں کا علاج رکت کی خرابی سے پیدا ہونے والی بیماریوں کا علاج شونت ادھیائے میں بیان کیا گیا ہے۔

مانسج دوشوں کا علاج مانس کی خرابی سے پیدا ہونے والی بیماریوں کا علاج سنشودھن۔ سشتر کرم۔ اگنی کرم اور کھشار کرم ہیں۔

میدوج دوشوں کا علاج میدا کی خرابی سے پیدا ہونے والی بیماریوں کا علاج اشٹونندتی ادھیائے میں بیان کیا گیا ہے

استھج دوشوں کا علاج استھی کی خرابی سے پیدا ہونیوالی بیماریوں میں پنچ کرم اور تکت گن والی دوائیں ڈال کر سدّھ کئے ہوئے دودھ اور گھی کی وستی مفید ہے۔

مجھا اور شکر دوشوں کا علاج مجھا اور شکر کی خرابی سے پیدا ہونے والے روگوں میں میٹھی اور کڑوی دواؤں کا استعمال مفید ہوتا ہے۔ نیز ٹھیک وقت پر مقدار کے موافق غذا کھانا۔ ورزش جماع اور سنشودھن کرنا بھی مفید ہے۔

اندریہ جنیہ روگوں کی شانتی چکتسا ستھان کے تری مرمیہ ادھیائے

میں بیان کی جائے گی۔
سنایو وغیرہ میں پیدا ہونے والے روگوں کا علاج وات روگو
میں بیان کیا جائیگا۔ لوَنگان دھارنیہ ادھیائے میں بہت سے
امراض کا علاج بیان کیا گیا ہے۔
ملیچھ وکاروں کی شانتی کی تدابیر بھی کہیں کہیں بتائی گئی ہیں۔
ورزش۔ اُشما کی تیزی۔ غیر مفید آہار وہار اور وایو کی شیگھر گمن
شکتی (تیز رفتاری کی طاقت) سے دوش کوشٹ ستھان سے
شاکھاؤں میں چلے جاتے ہیں۔ اگر اتیجت نہ ہوں۔ تو وہیں ٹھہرے
رہتے ہیں۔ اور ادیش اور اکال میں خراب نہیں ہوتے۔ پھر ہتیو کی
پرتیکشا کرکے دوشوں کی کثرت۔ ابھشیندی چیزوں کے کھانے۔
پاک۔ شروتا سموہ۔ مکھ شدھ ہونے نیز وایو کے نگرہ سے مل
شاکھا کو چھوڑ کر پھر کوشٹ میں آجاتے ہیں۔
جو روگ ظاہر نہیں ہوئے۔ اُن کی پیدائش کو روکنے کے لئے
نیز جو پیدا ہو گئے ہیں۔ اُن کی شانتی کے لئے روگوں کا جو علاج بیان
کیا گیا ہے۔ اُسکا اُلنبھن کرنا سکھ کے طلبگار کو مناسب ہے۔
تمام جانداروں کے سُکھ کے لئے تمام کاریوں کی پرورتی ہے۔
گیان سے ٹھیک راستے میں پرورتی ہوتی ہے۔ اور اگیان سے
غلط راستے میں۔ گیانی اشخاص مفید اور غیر مفید کا امتحان کرکے مفید
کاموں کو اختیار کرتے ہیں۔ دنیوی اشخاص جن کی آتما کو رجوگن او
موہ نے گھیرا ہوا ہے۔ وہ مضر ہونے پر بھی پیاری چیز کو اختیار کر

لیتے ہیں۔ ودّیا۔ بدھی۔ سمرتی۔ دڑھتا۔ دھرتی۔ ہت سیون۔ واک شُدھی۔ شم اور دھیریہ۔ یہ سب ہت اہت پریکھشک کا آسرا لیتے ہیں۔ اور یہ سب گُن موہ اور تموگن والے شخص کے نزدیک نہیں جاتے۔ اسی موہ اور تموگُن سے مختلف قسم کے جسمانی اور روحانی روگ پیدا ہو جاتے ہیں۔

بدھی کے دوش سے ہی مُنش غیر مفید پانچ کرموں کو کرتے ہیں۔ بدھی ہی کے دوش سے مل مُوتر وغیرہ کے دیگوں کو روکتے ہیں۔ اور نہائت ساہس کے کام کر بیٹھتے ہیں۔ اور دُکھ پیدا کرنے والے کاموں کو اختیار کرتے ہیں۔

گیانی شخص نرمل گیان کے سبب ویسے کاموں میں نہیں پھنستا۔ وہ کوئی ایسی چیز نہیں کھاتا جس سے روگ یا تکلیف ہو سکے۔ اس لئے مفید و غیر مفید غذا کی آزمائش کر کے ہی اُسے کھانا چاہیئے۔ کیونکہ آہار ہی دیہہ کی اُت پتی کا کارن ہے۔

آہار ودھی کے بیان میں جو آٹھ اُپدیش بیان کئے گئے ہیں۔ اُن کے اچھے اور بُرے نتیجے کو اچھی طرح سے سوچ کر غذا کھائیں عقلمند شخص کو چاہیئے۔ کہ قابلِ ترک اپتھیہ آہار کو ترک کر دے۔ اور جو شخص کہ بیماری کے پیدا ہو جانے پر بھی اُس اپتھیہ کے ترک کرنے کے ناقابل ہوتا ہے۔ اُس روگ کے ہونے پر عقلمند کو سوچ کرنا مناسب نہیں ہے۔

ادھیائے کا خلاصہ	اس ادھیائے میں آہار سے پیدا ہونے

والے کرم اور روگ۔ مفید اور غیر مفید آہار کی قسمیں۔ سُکھ دُکھ
کے بھید۔ جسمانی اور روحانی دُکھ۔ الگ الگ دھاتوؤں سے
پیدا ہونے والے امراض کے نام۔ اُن کے شمن کی تدابیر۔ کوشٹ
سے شاکھاؤں اور شاکھاؤں سے کوشٹ میں جا کر دوشوں کے
خراب ہونے کا بیان۔ گیانی اور جاہل کا فرق اور تندرست شخص
کے لئے غیر مفید ہتھیہ کو چھوڑنے کا اُپدیش۔ یہ سب باتیں بیان
کی گئی ہیں *

انتیسواں ادھیائے

بھگوان اتری کمار پُنر دسو بولے۔ کہ اب ہم دش پرانا تینی ادھیائے
کا بیان کرتے ہیں۔

پرانا ستھانوں کے نام | جن ستھانوں میں پران رہتے ہیں
وُہ دس ہیں:- (۱) دونو آنکھیں (۲) پیشانی (۳) ہردہ (۴)
دستی (۵) مرم (۶) گلا (۷) رکت (۸) ویرج (۹) اوج۔
اور (۱۰) گُدا

پرانا ستھان تمام اندریوں۔ وگیان۔ چیتنا ہیتو اور روگوں کو جاننے
والے وِدوان کو پران ابھی سر کہتے ہیں۔
وید دو طرح کے ہوتے ہیں (۱) روگوں کے ناش کرنیوالے "پران ابھی سر"
اور (۲) پرانوں کے ناش کرنے والے "روگ ابھی سر"

اگنی ویش کا سوال اگنی ویش نے پوچھا۔ کہ بھگون! ہم اچھے اور بُرے معالجوں میں کس طرح سے تمیز کر سکتے ہیں؟

اچھے وید کی علامات بھگوان اتری کمار بولے۔ کہ جو اُتم کُل میں پیدا ہوئے ہوں۔ جو بہو شُرت اور درشٹی کرما ہوں۔ پر بین ہوں۔ پوتّر ہوں۔ جن کا ہاتھ شستر کرم میں نہ کانپے۔ جس کے پاس ہر طرح کا سامان ہو۔ جس کی تمام اندریاں یتھاوت ہوں۔ جو سو بھاؤ اور پرتی پتی کو پہچانتے ہوں۔ وُہ ہی پران ابھی سر اور روگ کو ناش کرنے والے ہوتے ہیں۔ صرف ایسے ہی وید شریر گیان۔ شریر اُت پتی گیان۔ پرکرتی وکار گیان میں ماہر ہوتے ہیں۔ یہ ہی سُکھ سادھیہ۔ کشٹ سادھیہ۔ یاپیہ اور پرتیا کھیہ روگوں کی پیدائش۔ پورو روپ لنگ۔ ویدنا اور اُپ شمن وغیرہ دیگر باتوں کو اچھی طرح سے جانتے ہیں۔ یہ ہی ترِ ودھی (ہیتو۔ لنگ اور اوشدھ) آیور وید کے سنگرہ کرتا نیز تین طرح کی اوشدھیوں کے ویاکھاتا ہوتے ہیں۔

یہ ہی پینتیس طرح کے مُول پھل۔ چار طرح کے مہا سنیہہ۔ پانچ طرح کے نمک۔ آٹھ طرح کے مُوتر۔ آٹھ طرح کے دُودھ۔ چھ طرح کے کھیر پردھان اور تُوک پردھان درخت۔ شرو ویچن آدی پنچ کرمو کے آشریہ دربیہ۔ اٹھائیس طرح کے یُواگو۔ بتیس طرح کے چورن اور پردیہہ۔ چھ سو ویچن۔ پالنو کاڑھے نیز صحت کے لئے بھوجن پان۔ نیّم۔ ستھان۔ بھرمن۔ بستر۔ آسن۔ ماترا دربیہ۔ انجن۔

وہوم پان۔ لنسیہ کرم۔ مردن۔ پریمارجن۔ ویگ دھارن۔ ویگ پری تیاگ۔ ورزش۔ اندریوں کے موافق وچار۔ چکتسا نیز سداچار میں کُشل ہوتے ہیں۔

جو چکتسا کے چاروں پاد اور سولہ گُنوں سے یکت اوشدھیوں کا وچار۔ تین ایشن اور وات کلا کل گیان میں ماہر ہوجاتا ہے۔ وہی چاروں قسم کے سنیہہ۔ چوبیس طرح کی وچرنا اور اُپ کلپنی ادھیائے میں بیان کی ہوئی چونسٹھ طرح کی چیزوں کی ویوستھا کرنے والے ہوتے ہیں۔ وہی مختلف طرح سے پریوگ کی ہوئی سنیہن۔ سویدن۔ ومن اور ویریچن کرنے والی اوشدھیوں کے استعمال میں ماہر ہوتے ہیں۔ وہی شرورُوگ آدی دوشانش وکلپ سے پیدا شدہ روگ۔ دوشوں کا کھئے۔ ٹرکا۔ وردھی۔ تین طرح کے شوتھ۔ شوتھوں کے مختلف انوبندھ۔ اڑتالیس طرح کے روگ ادھی کرن۔ اسّی پرکار کی وات ویادھی۔ چالیس طرح کی پِتّ ویادھی۔ بیس طرح کی شلیشمک ویادھی۔ نندا کے لائق اتی ستھول اور اتی کرش اور اُن کے بواعث۔ لکھشن اور چکتسا۔ چھ قسم کی لنگھن آدی چکتسا۔ سنترپن اور اپ ترپن سے پیدا ہونے والے روگ۔ اور اُن کے سوروپ اور چکتسا۔ رودھر جنیہ ویادھی۔ مد۔ مورچھا۔ سنیاس انکے ہیتو۔ رُوپ اور اوشدھ میں کُشل ہوتے ہیں۔ وہی آہار ودھی نشچے۔ سوبھاؤ سے اہتکر آہار جنیہ وکار۔ چوراسی پرکار کے آسو۔ رس اور انورس کے آشرے بھوت دربیوں کے

گنوں کا نتیجے ۔ سو کلپ ۔ اور ویر ودھک جل پان کے بارہ ورگ گن پر بھاؤ ۔ انوپان گن ۔ مختلف اقسام کے اناج ۔ آہار کی گتی ۔ مفید اور اور غیر مفید وشیش یوگوں کا شبھ اشبھ ۔ رس ۔ رکت آدی دھاتو آشرت روگوں کی دوائی ۔ دس پرانا یتن نیز اس سے اگلے ادھیائے ہیں جو کچھ بیان کیا جائیگا ۔ وہ سب یعنی تنتر ودلیش ۔ تنتر لکھشن ۔ گرہن ۔ دھارن ۔ وگیان ۔ پریوگ ۔ کرم ۔ کاریہ ۔ کال اور کرتری کرن ان سب وشیوں میں کشل ہوتے ہیں ۔

وہی سمرتی ۔ متی ۔ شاستر یکتی اور گیان میں کشل ہوتے ہیں ۔ اور اپنے شیل اور گن کے ذریعے تمام جانداروں ۔ ماں ۔ باپ ۔ بھائی اور عزیزوں کی طرح مشفقانہ بھاؤ رکھتے ہیں ۔ اے اگنی ویش! وہی پران ابھی سر اور روگ ہنتا ہوتے ہیں ۔

روگ ابھی سر کی علامات مندرجہ صدر علامات سے خلاف علامات رکھنے والے روگ ابھی سر اور پران ہنتا ہوتے ہیں جیسے جو وید کا جھوٹا بھیس بنا لیتے ہیں ۔ اور کانٹے کی طرح منشیوں کو دکھ دیتے ہیں ۔ ویدوں کے آچرن کرتے کرتے راجاؤں کی بیخبری سے راج میں آ داخل ہوتے ہیں ۔ ایسے ویدوں کی شناخت کی یہ علامات ہیں ۔ کہ وہ ویدوں کا بھیس بنا کر دولت کے لالچ سے اپنی آپ تعریف کرتے ہوئے شاہراہوں میں پھرتے ہیں ۔ اگر کہیں کوئی روگی ہو ۔ تو اُس طرف سے ہو کر نکلتے ہیں ۔ اور اپنے ویدک گنوں کی تعریف اونچے سے سنا سنا کر کرتے ہیں ۔ اگر کوئی اور وید

اُن کا مقابلہ کرے۔ تو برابر اس کے عیوب کا ذکر کرتے رہتے ہیں۔
اور پریہرش۔ اُپ جاپ اور سیوا وغیرہ کے ذریعے یعنی مختلف
طرح سے آشواسن کر کے مریض کے اقربا کو اپنا کر لیتے ہیں۔ اور
بظاہر کسی قسم کا لالچ نہیں دکھاتے۔ اثنائے علاج میں بار بار
اپنی قابلیت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور اپنی جہالت کو چھپانے کی
کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اور جب مریض کو اچھا کرنے کے قابل
نہیں رہتے۔ تو کہہ دیتے ہیں۔ کہ مریض سامگری رہت (مفلس)
ہے۔ اپچاری ہے۔ جیتندریہ نہیں ہے۔ اپتھیہ کر لیتا ہے۔ اس
طرح سے اپنا دوش مریض کے ماتھے مڑھنے کی کوشش کرتے
ہیں۔ اور مریض کا بُرا حال دیکھ کر اس سبب سے کہ اپنی بڑائی میں
بٹہ نہ لگے۔ دُوسری جگہ چلے جاتے ہیں۔ معمولی آدمیوں کے سامنے
اُکشل کی طرح اپنی کوشل کی ڈینگیں مارتے ہیں۔ ایسی باتیں
کہتے ہیں۔ جن سے سنجیدہ آدمیوں کی سنجیدگی بھی ٹوٹ جائے۔
اور اگر کبھی راستے میں کسی وِدوان سے ملاقات ہو جائے۔ تو وُہ
اُس راستے سے بچ کر نکل جاتے ہیں۔ اگر اُنہیں شاستر کا کوئی شلوک
یاد ہو۔ تو خواہ موقع ہو یا نہ ہو۔ ہر وقت بول اُٹھتے ہیں۔ وہ شاستر
وچار کی اچھا نہیں رکھتے۔ اور شاستر وچار کے نام سے موت
کی طرح کانپنے لگتے ہیں۔ اور ان کا کوئی گورو۔ شاگرد۔ ہم جماعت
اور وِوادی نہیں ملتا۔

جیسے شکاری پرندوں کو پکڑنے کے لئے جنگل میں اپنا جال

پھیلاتا ہے۔ اسی طرح وَید کا بھیس بنانے والے شخص مریضوں کو پھسلاتے ہیں۔ وہ شاستر گیان سے خالی۔ اَدرشٹ۔ کرم۔ کال۔ ماتر وغیرہ کے گیان سے ہین سروتھا تیاگ کے یوگ ہوتے ہیں۔ اور جم دُوت کی طرح دُنیا میں پھرتے ہیں۔

دووان مریض کو چاہیئے۔ کہ جو شخص روزی کی خاطر وید ابھمانی اور مُورکھ وشارد ہو۔ اُسے ترک کرے۔ ایسا وید ہوا کھانے والے سانپ کی طرح ہوتا ہے۔

جو شخص شاستر کو جانتا ہے۔ دکھش ہے۔ پوّتر ہے۔ کرم میں نپُن ہے۔ جت ہست اور جیتندریہ ہے۔ اُسے ہمیشہ عزّت دینی چاہیئے۔

ادھیائے کا خلاصہ اس وش پرانا ییتنی ادھیائے میں سوتر ستھان کے ادھیاؤں کی فہرست۔ دو طرح کے وَید اور پرانوں کے مقامات کا بیان کیا گیا ہے ۞

تیسواں ادھیائے

پھر بھگوان اتری کمار بولے۔ کہ اب ہم "ارتھے دش مہا مُولی" ادھیائے کی تفصیل بیان کرینگے۔

دل میں دس دھمنیاں لگی ہوئی ہیں۔ یہ نہائت نتیجہ خیز ہیں۔ مہت اور ارتھ یہ دونوں دل کے مرادف لفظ ہیں۔

چھئوں اَویَو (دو ہاتھ۔ دو پاؤں۔ سر اور دھڑ) انگ۔ وِگیان۔ پنج اندریاں۔ پانچوں اندریوں کے وِشے۔ صفات سے موصُوف آتما مَن اور بچار یہ سب ہردے کے آدھین ہوتے ہیں۔

حکمائے حاذق کی رائے ہے۔ کہ تمام ورتمان پدارتھوں کا انحصار دِل پر ہی ہوتا ہے۔ جیسے گھر کے اگلے حصّے میں چھپّر کا بوجھ سنبھالنے کے لئے ٹیڑھی لکڑیاں لگائی جاتی ہیں۔

اسی دِل پر کسی قسم کی چوٹ لگنے سے غشی واقع ہوجاتی ہے۔ اور کسی قسم کا زخم آجانے سے موت آجاتی ہے۔

مہا مُولی نام کی وجہ تسمیہ جس سے پرش کا گیان خصوصیت کے ساتھ ہوتا ہے۔ اُسے آدھار یعنی زندگی کہتے ہیں۔ یہ ہردے کے آدھین ہوتی ہے۔ پرم اُتکلشٹ اوج دھاتو کا ستھان بھی ہردا ہی ہے۔ چیتنیہ رُوپ کہا تر سے ستھان بھی ہردا ہی ہے۔ انہی وجُوہات سے ویدوں نے

وہ سیکو مہت یعنی بڑا اور ارتھ یعنی پریوجن وان بیش مہا رتن کہا ہے

اور یہی مہت دسوں دھمنیوں کا مُول ہے۔ اِس لِئے دھمنیوں کا نام مہامُول رکھا گیا ہے۔ یعنی جن کی جڑھ ہردا ہے۔

اوج دھاتو کے گُن کرم جسم میں چاروں طرف اِنہی دھمنیوں کے ذریعے اوج جاتی ہے۔ اسی اوج دھاتو سے پری پُورت ہو کر تمام دیہہ دھاری چلتے۔ پھرتے اور زندہ رہتے ہیں۔ اس اوج دھاتو کے بغیر پرانیوں کا جیون نشٹ ہو جاتا ہے۔ آدمیوں میں یہی اوج دھاتو گربھ کا سار ہے۔ یہ رس گربھ پیدا کرنے والے رس کا بھی رس ہے۔ اور گربھ پیدا کرنے سے پہلے وُہ ہردے ہی میں رہتا ہے۔ اس کے نشٹ ہونے کے بغیر ناش نہیں ہو سکتا۔ یہی ہردے میں قایم رہ کر زندگی کو قایم رکھتا ہے۔ یہی شریر کا بل ہے۔ دیہہ اور پران اسی کے آشرے سے ہوتے ہیں۔

مہا پھلا کے لغوی معنے چونکہ دھمنیاں مہت یعنی دل سے نکلتی ہیں۔ نیز یہ مختلف طرح کے کاریہ کرتی ہیں۔ اس لئے انہیں مہا پھلا کہتے ہیں۔

دھمنی وغیرہ کے لغوی معنے دھمان یعنی چنچل ہونے کی وجہ سے انہیں دھمنی بولتے ہیں۔ ان میں سے ہو کر رس رکت وغیرہ بہتے رہتے ہیں۔ اس لئے انہیں سروت کہتے ہیں۔ اور اِن کے ذریعے خُون ایک مقام سے دُوسرے مقام تک جاتا ہے۔ اسلئے انہیں سرا کہتے ہیں۔

اُس مہت نامی ہردے۔ مہامُول نامی دھمنی اور اُس اوج کی جسمانی دُکھوں سے حفاظت کرنی چاہیئے۔

جو چیزیں ہردے کے لئے مفید ہیں۔ اوج کو بڑھانے والی ہیں۔ اور

سروتا سموہ کو فرحت دینے والی ہیں۔ اُن کا یتن پوروک سیون کرنا چاہیئے
نیز شانتی اور گیان کا حصول بھی ضروری ہے۔ اگرچہ زندگی کے بڑھانے کی
کئی تدابیر ہیں۔ لیکن اُن سب میں سے ایک بڑھ کر ہے۔ ایسے ہی بل
بڑھانے کے لئے بھی ایک ہی سب سے بڑا اوپائے ہے۔ ورنگھن کرنے
والوں میں ایک۔ آنند بڑھانے والوں میں ایک۔ ہرش کرنے والوں
میں ایک اور مارگوں میں ایک مارگ سب سے افضل ہوتا ہے۔
جانداروں کی زندگی بڑھانے میں اہنسا سب سے اچھا اُپائے ہے۔
بل بڑھانے والوں میں سے سب سے افضل ویریج ہے۔
ورنگھن کرنے والوں میں سے سب سے اچھی وِدّیا ہے۔ یہ شاریرک اور
مانسک بلوں کو بڑھاتی ہے۔
آنند بڑھانے والوں میں اندری سنجم سب سے اچھا اُپائے ہے۔
ہرش کرتاؤں میں تتو گیان پردھان ہے۔ اور گتیوں میں برہمچریہ
پردھان اُپائے ہے۔
یہ سب آیوروید کے جاننے والوں کی رائے ہے۔
جو شخص اس آیورویدکے ستھان ادھیائے کی تفصیل نیز اُس کے
متعلق اعتراضات کی تردید کر سکتے ہیں۔ وُہ ہی آیورویدوت کہلاتے ہیں۔
رشی کرت گرنتھوں کا ٹھیک طور پر رشیوں کے مقرّر کردہ قواعد کے
موافق شُدھ پاٹھ کر سکنا واکیہ شا ویاکھیا کہلاتی ہے۔
ارتھ تتو میں بُدھی دوارا سمیک رُوپ سے پرویشٹ ہوکر بانی دوارا
وستار پوروک اور سنکھشیپ سے پرتگیا۔ ہیتو۔ اُداہرن۔ ترک دوارا وچار

اور پھل وچار کے ساتھ اُتم۔ مدھیم اور نکرشٹ تینوں طرح کے ششیوں کو اچھی طرح گیان کرا دینا واکیارتھ دوارا ویاکھیا کہلاتی ہے۔ شاستر کے مشکل مُشکل مقاموں میں الگ الگ بھید اور وچار دوارا ویاکھیا کرنا اُدیوشا ویاکھیا کہلاتی ہے۔

اگر پُوچھنے والے یہ پُوچھ بیٹھیں۔ کہ آیور وید کے جاننے والے رگ وید۔ شام وید۔ یجر وید اور اتھر وید چاروں ویدوں میں سے کس وید کا اُپدیش کرتے ہیں؟ آیو کیا چیز ہے؟ آیور وید کہاں سے آیا ہے اور کیا چیز ہے؟ یہ نِتیہ ہے یا انتیہ؟ اس کے رنگ کیا ہیں؟ کن لوگوں کو اسے پڑھنا چاہیئے؟ اس کے پڑھنے کا پریوجن کیا ہے؟

تو وید کو جواب دینا چاہیئے۔ کہ رگ۔ شام۔ یجر اور اتھرو اِن چاروں ویدوں میں سے اتھرو وید میں آیوروید کا اُپدیش ہے۔ کیونکہ اتھرو وید میں ہی سوستی ین۔ بلی۔ منگل۔ ہوم۔ نیمّ۔ پرائشچت۔ اُپ واس اور منتر آدی سپرش گرہ کے ذریعے چکتسا کا اُپدیش دیا گیا ہے۔ آیو کے ہت کے لئے چکتسا شاستر کا اپدیش دیا گیا ہے۔ اِس طرح وید کا ورنن کر کے آیو کا ورنن کیا جاتا ہے۔

آیو کے مرادف الفاظ یہ ہیں۔ چیتنا۔ پرورتی جیوت۔ انوبندھ اور دھاری چیتنیہ اوستھا کا نام آیو ہے۔ سُکھ دُکھ چلنے پھرنے وغیرہ کی پرورتی ہونے سے آیو کو پرورتی کہتے ہیں۔

جیون کال کا نام آیو ہے جب تک اندریوں من اور آتما کا انوبندھ یعنی سنیوگ رہتا ہے۔ اُس کال کو آیو کہتے ہیں۔

دھار کا مطلب پہلے بیان ہو چکا ہے۔
جس سے آیو جانی جاتی ہے۔ اُسے آیور وید کہتے ہیں۔ آیو کس طرح جانی جاتی ہے؟ اب یہ بات بیان کی جاتی ہے۔ آیو اپنے لکھشنوں۔ سُکھ۔ دُکھ۔ مفید و مضر اور پرمان واپرمان سے جانی جاتی ہے یعنی فلاں چیز اپنے گُن اور کرم سے آیو کو بڑھانے والی ہے۔ اور فلاں آیو کا نشٹ کرنے والی ہے جس علم میں اِن باتوں کا بیان کیا گیا ہے۔ اُسے آیور وید کہتے ہیں۔
یہ بھی جان لینا چاہیئے۔ کہ اس شاستر میں صرف اُنہی دربیوں اور اُن کے گُن کرموں کا ذکر ہے۔ جو آیو بڑھانے والے اور گھٹانے والے ہیں۔ لکھشنوں سے آیو کا جاننا اچھی طرح سے اوپر بیان کیا جا چکا ہے۔
جو شخص جسمانی اور رُوحانی امراض سے بری ہے۔ جو جوانی میں بالخصوص تروتازہ ہے۔ جو کافی بل۔ ویرج۔ پورش اور پراکرم رکھتا ہے۔ جو خاطر خواہ گیان۔ وگیان۔ اندری۔ اندریارتھ اور بل رکھتا ہے۔ جسے بردھی وردھی اور انواع واقسام کے اسباب عشرت میسر ہیں۔ اور جو اچھا وچار وان ہے۔ ایسے شخص کی آیو کو سُکھ آیو کہتے ہیں۔
اِن لکھشنوں کے خلاف لکھشنوں والی آیو کو دُکھ آیو بولتے ہیں۔
جو شخص تمام جانداروں سے محبّت رکھتا ہے۔ جسے پرائے دھن سے نفرت ہے۔ جو شخص راستی پسند ہے۔ شانت سبھاؤ رکھتا ہے۔ سوچ سمجھ کر کام کرتا ہے۔ جو اپرمت ہے۔ جو دھرم۔ ارتھ اور کام تینوں ورگوں کو پرسپران اُپ ہت کرم سے بھوگتا ہے۔ پوجا کے یوگیہ اشخاص کی اچھی طرح سے پوجا کرتا ہے۔ جو گیان وگیان جانتا ہے۔ اور شانتی شیل ہے۔

جو بُوڑھوں کی سیوا کرتا ہے۔ جس نے راگ۔ دویش۔ ایرشا۔ مد اور مان کے ویگوں کو اچھی طرح سے مغلوب کر رکھا ہے۔ جو ہمیشہ کئی قسم کے دان کرتا ہے۔ جو ہمیشہ تپسّیا۔ گیان اور شانتی میں لین رہتا ہے۔ جو ادھیاتم ودیا اور ادھیاتم گیان میں ماہر ہے۔ جو دُنیا اور عاقبت دونو جگہ کا سُکھ چاہتا ہے۔ اور جو سمرتی مان ہے۔ ایسے پُرش کی آیو کو ہت آیو کہتے ہیں۔

اِن لکھشنوں سے خلاف لکھشنوں والی آیو کو اَہت آیو سمجھنا چاہیئے۔

آیو کا پرمان۔ اندریوں کے وِشے۔ اندر سے گن۔ من۔ بُدھی اور چیشٹا وغیرہ میں یکایک خرابی پیدا ہو جانے کے لکھشنوں سے جانا جاتا ہے۔ یعنی جب اِندریوں وغیرہ میں بلا سبب خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔ تو آیو کو پرمان سمجھا جاتا ہے۔

اسی سبب سے یہ چھن بھر میں۔ ایک دِن میں۔ تین دِن میں۔ پانچ دن میں سات دِن میں۔ دس دِن میں۔ بارہ دِن میں۔ ایک پکش میں۔ مہینے بھر میں۔ ششماہی میں یا برس دن میں اپنے سوبھاؤ کو پراپت ہوتا ہے یعنی بیوہار کا خاتمہ ہو کر موت کو حاصل کر لیتا ہے۔ یہ آیو کا پرمان ہے۔

آیوروید کے ارشٹ ادھی کار میں دیہہ۔ پرکرتی اور لکھشن کا آشرے لیکر آیو کا پرمان نِروِشٹ کیا گیا ہے۔ تندرست شخص کی صحت کی حفاظت کرنا اور مریض کے مرض کو شانت کرنا یہ آیوروید کا پریوجن ہے۔ یہ آیوروید انت ہے۔ کیونکہ اِس کا کوئی آغاز نہیں۔

سوبھاوِک سِدھ لکھشنوں اور ورتمان دربیوں کے سوبھاوک ازلی ہونے

سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی۔ کہ آیو کے پرواہ میں اور بدھی کے پرواہ میں کبھی وِچھید ہؤا ہو۔ آیوروید کے جاننے والے بھی نتیہ ہیں۔ اسلئے آیوروید کی معلومات۔ علم اور عالم یہ تینوں نتیہ ہیں۔

سُکھ اور دُکھ اِن دونو کا بھی آغاز نہیں ہے۔ نیز اِن کے دربیہ۔ ہیتو۔ اور لکھشن بھی انادی ہیں۔ کیونکہ اِن کا پرسپر سنیوگ ہوتا ہے۔ یہ آیوروید کا ارتھ سنگرہ ہے۔

آیوروید کا لکھشن یہ ہے۔ کہ گورو (بھاری) لگھو (ہلکے) شیت (ٹھنڈے) اُشن (گرم) سنگدھ (مرغن) روکھش (خشک) وغیرہ دربیوں میں یکساں طور پر زیادتی اور وشیشتا سے کمی ہوتی ہے۔ یعنی بھاری پدارتھ کا استعمال کرنے سے بھاری پدارتھ کی زیادتی اور ہلکے پدارتھ کا ابھیاس کرنے سے ہلکے پدارتھ کی کمی ہوتی ہے۔ اسی طرح سے دیگر شیت اوشن وغیرہ کو بھی جاننا چاہیئے۔

مندرجہ صدر ہیتو سے دربیوں کے سوبھاؤ نتیہ ہوتے ہیں۔ پرتھوی وغیرہ دربیوں کے گُن بھی نتیہ ہوتے ہیں۔ اِن مندرجہ بالا وجوہات سے آیوروید کو نتیہ سمجھنا چاہیئے۔

دربیہ اور اُن کے گُن نتیہ بھی ہوتے ہیں۔ اور انتیہ بھی۔ سبب یہ ہے۔ کہ جب دربیہ نتیہ ہوں۔ تو اُن کے گُن بھی نتیہ ہی ہونگے۔

آیوروید پہلے نہ تھا اور پھر اِس کا ظہور ہؤا۔ یہ بات ناممکن ہے۔ اِس کا ظہور اَوبودھ انترگیان اور اُپدیش اِن دو کارنوں کے سوا اور کسی طرح سے نہیں ہو سکتا۔

بعض آچاریوں کی یہ بھی رائے ہے۔ کہ انہی دو کارنوں سے اس کا ظہور ہوا ہے۔ لیکن بعضوں کی رائے میں اسکا ظہور سوبھاوک ہی ہوتا ہے اس کے لکھشن کا ادھیکار کرکے جو اس ادھیائے میں بیان ہوا ہے۔ نیز اس سے پہلے ادھیائے میں لکھا گیا ہے۔ جیسے آگ میں گرمی۔ پانی میں پتلاپن اور دور تمام دربیوں میں نتّیتو (ازلیّت)۔ آیوروید میں اسی طرح ہمیشگی ہے۔ اور جس طرح یہ کہہ چکے ہیں۔ کہ بھاری دربیوں کے ابھیاس کرنے سے بھاری پدارتھوں میں زیادہ اور ہلکے دربیوں کے ابھیاس سے ہلکے پدارتھوں میں کمی واقع ہوتی ہے۔ اسی طرح سے اور کو بھی سمجھنا چاہیئے۔

اَؤ بودھ سے ایشوری گیان مُراد ہے۔ یہ گیان سرشٹی کے آغاز میں برہماجی کے ہردے میں ڈالا گیا تھا۔ اور اُپدیش کا مطلب یہ ہے۔ کہ اس آیوروید کا اُپدیش اندر نے بھردواج سے اور بھردواج نے پُنروسو آدی رشیوں سے کیا۔

آیوروید کے آٹھ انگ اس آیوروید کے آٹھ انگ ہیں۔ (۱) کائے چکتسا (دواؤں کے کھانے سے جسم کو نروگ کرنا) (۲) شالاکیہ (منتروں سے چیر پھاڑ کر علاج کرنا) (۳) شلیہ ہرترک (جسم میں گڑے ہوئے کانٹے۔ سوئی اور دیگر اوزاروں کو نکالنا (۴) وشکرویرودھک پرشمن (زود اثر اور دیر اثر زہر اور متضاد ادویات کے زہر کو دور کرنا) (۵) بھوت ودیا (۶) کومار بھرتیک (بچوں کی تربیت) (۷) رسائن اور (۸) واجی کرن

آیوروید کے مطالعہ کے قابل شخص برہمن۔ کھشتری اور ویشیہ ان تینوں کو آیوروید پڑھانا چاہیئے۔

برہمنوں کو پرانی ماتر کی بہتری کے لئے پڑھنا چاہیئے۔ کھشتریوں کو اپنے فائدے کے لئے اور ویشیوں کو روزی کمانے کی خاطر پڑھنا چاہیئے نیز عام طور پر دھرم۔ ارتھ اور کام کی پراپتی کے لئے سب کو ہی اس کا پڑھنا واجب ہے۔ آیوروید کے بغیر اس ترّی ورگ کی سدّھی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ ان کی سدّھی صحّت پر اور صحّت آیوروید پر منحصر ہے۔

آیوروید سے دھرم کا حصُول جوگیانی۔ دھارمک اور دھرم پرکاشک شخص۔ ماتا پتا۔ بھائی بندھو اور بزرگوں کی بیماریوں کے شانت کرنے میں حتے المقدور کوشش کرتا ہے۔ اور آیورویدک وشیوں کا پٹھن پاٹھن کرتا رہتا ہے۔ وُہ سب سے اچھا دھرم کے راستے کا مسافر ہے۔

آیوروید سے ارتھ کا حصُول راجا۔ دھنی۔ سیٹھ اور ساہوکاروں سے دھن کی پراپتی۔ آتم رکھشا۔ اپنے پریوار والوں کی امراض سے حفاظت کرنا یہ سب ارتھ پراپتی کہلاتا ہے۔

آیوروید سے کام پراپتی علم دوستوں سے پریم اور تعریف حاصل کرنا۔ عزت پانا۔ علاج کے لئے لوگوں کا اُس کے پاس آنا۔ سنمان سُشرشا اور دوستوں کو امراض سے چھٹکارا دلانا یہی اس آیوروید سے کام پراپتی کہلاتی ہے۔

اُوپر جو سوال کئے گئے تھے۔ اُن کا یتھارتھی جواب دیا جا چکا۔

اس کے بعد اگر ودیارتھی وید سے پوچھ بیٹھیں۔ کہ تنتر۔ تنتر ارتھ۔ ستھان۔ ستھان ارتھ۔ ادھیائے۔ ادھیائے ارتھ۔ پرشن اور پرشن ارتھ کیا ہیں؟ تو وید کو چاہیئے۔ کہ واکیہ۔ واکیہ ارتھ اور آویو ارتھ کے ذریعے اِنکا جواب پُورے طور پر دے کر اُن کی تسلّی کرے۔

آیوروید کے مرادف الفاظ یہ ہیں۔ شاکھا۔ وِدّیا۔ سُوتر گیان۔ شاستر لکھشن اور تنتر۔

تنتر ارتھ یعنی تنتر کا وِشے اُس کے لکھشنوں کے ذریعے بیان کر دیا گیا ہے یہ تنتر وِشے اس کے پرکرنوں کا بودھ کر لینے سے سمجھ میں آجاتا ہے۔

پرکرن دس ہوتے ہیں (۱) شریر (پانچوں تتوں کا بنا ہوُا دیہہ) (۲) وِرتی (مختلف انواع کے بھرن پوشن) (۳) ہیتو (امراض کے اسباب) (۴) کرم (علاج) (۵) کال (رتو یا مریض کی عمر کا وچار) (۶) کرتری (معالج) (۷) کرن (علاج کے سادھن اُپائے) اور (۸) وِدھی وِنشچہ (ادویات کے ملانے وغیرہ کی ترکیب)

اِس گرنتھ کے آٹھ ستھانوں کے نام یہ ہیں:۔ (۱) شلوک ستھان (سُوتر ستھان) (۲) ندان ستھان (۳) ومان ستھان (۴) شاریر ستھان (۵) اندریے ستھان (۶) چکتسا ستھان (۷) کلپ ستھان اور (۸) سِدّھ ستھان

یہ سُوتر ستھان اس تمام گرنتھ کا خلاصہ ہے۔ یہ حصہ مالا کے دھاگے کی طرح ہے۔ اِس میں باقی کے سب ستھان موتیوں کیطرح پروئے ہوئے ہیں۔ ندان ستھان میں امراض کی تشخیص کا بیان ہے۔

وِمان ستھان میں امراض کا بیان ان کے گھٹنے بڑھنے کا برتانت اور

ادویات کا ذکر بھی ہے۔
شاریر ستھان میں جسم کی پیدائش کے متعلّق ویاکھیان ہیں۔
اندریے ستھان میں اندریوں کے بارے میں وچار درج ہے۔
چکتسا ستھان میں بالخصوص امراض کا علاج درج ہے۔
کلپ ستھان میں ادویات کے ملانے اور استعمال کرنے کی ترکیب درج ہے
سدّھ ستھان میں ادویات کی تاثیریں لکھی گئی ہیں۔
سوتر ستھان میں تیس ادھیائے ہیں۔ ندان۔ ومان اور شاریر ان تینوں ستھانوں میں آٹھ آٹھ ادھیائے ہیں۔ اندریے ستھان میں بارہ ادھیائے ہیں۔ چکتسا ستھان میں تیس ادھیائے ہیں۔ اور کلپ اور سدّھ ستھان میں بارہ بارہ ادھیائے ہیں۔
ہر ایک ستھان میں الگ الگ مضمون بیان کیا گیا ہے۔
تمام گرنتھ میں ایک سو بیس ادھیائے ہیں۔ ان میں سے سوتر ستھان کے ادھیاؤں کے نام یہ ہیں:۔
دیرگھ جیونیہ۔ اپامارگ تنڈلیہ۔ آرگودھیہ۔ ادرکھڑ وریچن شا شریہ۔
یہ چار ادھیائے بھیشج چتشک کہلاتے ہیں۔ یعنی ان میں اوشدھیوں کا بیان درج کیا گیا ہے۔
ماتراشتی۔ تسیا شتی۔ نویگان دھارنی اور اندریو پکرمنی ان چار ادھیاؤں میں حفظ صحت کا بیان ہے۔
کھڑاک چتشپاد۔ مہا چتشپاد۔ تسرلشینی اور وات کلا کلیہ ان چار ادھیاؤں میں کرتویہ اکرتویہ کا بیان ہے۔

کینا شرسی۔ ترشوبھی۔ اشٹودری اور مہاروگ ادھیائے اِن چار وئیں روگوں کا بیان درج ہے۔

سنیہہ ادھیائے۔ سوید ادھیائے۔ اُپ کلپنی اور چکتسا پرابھرتی ان چار ادھیاؤں میں اُپ کلپنا کا بیان ہے۔

اشٹونندتی۔ لنگھن ورنگھنیہ۔ سنترپنیہ اور ودھی شونتیہ ان چار ادھیاؤں میں امراض کے متعلّق ادویات استعمال کرنے کی ترکیب درج ہے۔

یجّا پُرشی۔ آتریہ بھدر کا پیہ۔ آنّ پان اور ودِھا شِت پیتیہ ان چار ادھیاؤں میں آنّ پان کا بیان ہے۔

دش پراناتینی اور ارتھے دش مہامُولی اِن دو لو ادھیاؤں میں پران اور دیہہ کے بارے میں وَید کے گُن اوگن بتائے گئے ہیں۔

اس ستھان میں اوشدھ چتشک۔ سوا ستھ چتشک۔ نردیش چتشک۔ کلپنا چتشک۔ روگ چتشک۔ یوجنا چتشک اور آنّ پان چتشک کی سات چوکڑیاں بترتیب بیان کی گئی ہیں۔ باقی کے دو ادھیاؤں میں تمام سوتر ستھان کا خلاصہ درج ہے۔ اس طرح سب مل کرتیس ادھیائے ہوتے ہیں۔

یہ ستھان بڑے بڑے اسرار کا دفینہ ہے۔ اور سارے گرنتھ کا سرتاج ہے۔ اِس میں نہائت مفید مطلب اور گہرے مضامین والے چتشکوں کا بیان کیا گیا ہے۔

اِس ستھان میں جو مضامین بیان ہوئے ہیں۔ وہ عموماً شلوکوں میں ہیں۔ اور سارے گرنتھ کا اِس میں خلاصہ درج ہے۔ اس لئے اس

ستھان کو شلوک ستھان یا سُوتر ستھان کہتے ہیں۔

ندان ستھان کے ادھیاؤں کے نام

جور ندان۔ رکت پت ندان۔ گُلم ندان۔ پرمیہہ ندان۔ کُشٹ ندان۔ شوش ندان۔ اُنماد ندان اور اپسمار ندان یہ آٹھ ادھیائے ندان ستھان میں بیان ہوئے ہیں۔

وِمان ستھان کے ادھیاؤں کے نام

رس وِمان۔ تر وِدھ کُکھشی وِمان۔ جنپ دودھوسنی وِمان۔ تر وِدھی روگ وشیش وگیانیہ وِمان۔ سروتو وِمان۔ روگانیک وِمان۔ ویادھی رُوپیہ وِمان اور روگ وِشیج جیتی وِمان۔ یہ آٹھوں ادھیائے نہائت مفید اور گہرے مضامین سے بھرے ہوئے ہیں۔

شاریر ستھان کے ادھیاؤں کے نام

کتی دھا پُرشی شاریر اَتُلیہ گوتری شاریر۔ کھڈیکا گربھا وکرانتی شاریر۔ مہتی گربھا وکرانتی شاریر پُرش وِچے شاریر۔ شاریہ وِچے شاریر۔ شاریر سنکھیا شاریر اور جاتی سُوتری شاریر۔

شاریر ستھان میں یہ آٹھ ادھیائے اتری کمار پُنروسو جی نے بیان کئے ہیں۔

اندریے ستھان کے ادھیاؤں کے نام

ورن سبریہ اندریہ پُشپتک اندریے۔ پری مرشنیہ اندریے۔ اِندریانیہ اندریے۔ پُوروُروپیہ اندریے۔ کتی مانی شاریر اندریے۔ پنّ رُوپیہ اِندریے۔ یشیہ شیاو نمتی اندریے سدھیومرنیہ اِندریے۔ انوجیوتیہ اندریے اور گومے چورنیہ اِندریے۔

اندریے ستھان میں یہ بارہ ادھیائے ہیں۔

چکتسا ستھان کے ادھیاؤں کے نام

ابھیا مل کیہ سائن پاد - پران کامیہ رسائن پاد - کر پرچتیہ رسائن پاد - آیورویدستھانیہ سائن پاد - سنیوگ شر مولییہ واجی کرن پاد - آسکت کھیریہ واجی کرن پاد - مائش پرن ترتیہ واجی کرن پاد - یہ چار چار کے دو چتشک ہیں - اور ان میں سے پہلا چتشک رسائن سنگیک ہے - اور دوسرا واجی کرن سنگیک - یہ دونو چتشک دو ادھیائے مانے گئے ہیں - باقی کے اٹھائیس ادھیائے یہ ہیں :- جور چکتست - رکت پت چکتست - گلم چکتست - پرمیہہ چکتست کُشٹ چکتست راج یکھشا چکتست - ارش چکتست - اتیسار چکتست - وسیرپ چکتست - مداتیہ چکتست دوئی برنیہ چکتست - اُنماد چکتست - اپسمار چکتست - کھشت کھین چکتست - شوتھ چکتست - اُدر چکتست - گرہنی روگ چکتست - پانڈو روگ چکتست - ہکا شواس چکتست کاسے چکتست - چھردو چکتست - ترشنا چکتست - وش چکتست - ترمرمیہ چکتست - اُرو ستمبھ چکتست - وات ویادھی چکتست - وات جنیہ وات رکت چکتست اور یونی ویاپت

کلپ ستھان کے ادھیاؤں کے نام

مدن کلپ - جی موت کلپ - اکھشواکو کلپ - دھامالگو کلپ - وتسک کلپ - کرت ویدھن کلپ - شیاما تر ورت کلپ چترنگل کلپ - تلوک کلپ - مہا ورت کلپ - سپتلا شنکھنی کلپ اور دنتی درونتی کلپ - اس طرح کلپ ستھان کے یہ بارہ ادھیائے ہیں -

سدھ ستھان کے ادھیاؤں کے نام

کلپنا سدھی - پنچہ کرم سدھی - دستی مُوتر سدھی - سنیہہ دیاپ آدی سدھی - نیتر ویاپ آدی سدھی - دمن وریچن ویاپت سدھی - دستی دیاپ آدی سدھی - پراسرت یوگکا سدھی - ترمرمیہ سدھی - دستی سدھی - پھل ماترا سدھی اور اُتر سدھی اس طرح یہ بارہ ادھیائے ہیں -

اِنہی ادھیاؤں کے ساتھ ہی یہ گرنتھ بھی ختم ہو جاتا ہے۔

پرشن کا لکھشن گرنتھ سنگرہ میں سے آمنا کے انوسار ودھی پوروک کچھ سندگدھ وشیوں کے جاننے کیلئے جو جگیاسا کی جاتی ہے۔ اُسے پرشن کہتے ہیں۔

اُتر کا لکھشن پرشن کے وشئے کے انوسار یکتی پوروک اُسی گرنتھ میں جو سمادھان کیا جاتا ہے۔ اُسے اُس پرشن کا اُتر کہتے ہیں۔

تنتر آدی کے معنے تنترن یعنی سُوتر کی طرح گرتھت ہونے سے تنتر کہا تا ہے۔ ارتھ یعنی وشیوں کی رہنے کی جگہ ہونے سے سوتر ستھان آدی کو ستھان کہتے ہیں کسی ایک وشے کا ادھیکار کرکے جو دیا کھیا کی جاتی ہے اُس تمام وشئے کا نام ادھیائے ہے۔

اِسطرح تمام پرشنوں کا اُتر دیا گیا۔ جو پہلے بیان ہو چکے ہیں۔ اور اس تمام ستھان کی فہرست مفصّل بھی لکھ دی گئی بعض اشخاص بلو گراہی یعنی چکنسا کے کسی خاص حصّے کو جاننے والے ہوتے ہیں۔ اُنکے اُتپات ورتک پکھشیوں کے اُتپات کیطرح پاوک ہوتے ہیں یعنی جیسے یہ پکھشی ایک پتّے کو لیکر اُت پات کرنے لگتا ہے اِسی طرح ایک وشئی وید بھی کرتے ہیں۔ یہ جلدی ہی ادھیر ہو جاتے ہیں۔ اِسلئے اُنہیں پہلے ہی مندرجہ بالا پرشن اشٹک (آٹھوں سوالوں) کا اُپدیش کر دینا چاہیئے۔ اُتمتا اور ادھمتا کی آزمائش کے لئے مندرجہ بالا آٹھوں پرشنوں کا پُورا گیان ہی بل ہے۔

جنہیں شاستر کا پُورا بل نہیں ہے۔ اور جو تھوڑا سا جانتے ہیں۔ وہ شاستر کا نام سُنتے ہی خوفزدہ ہو کر ایسے بھاگتے ہیں۔ جیسے چھوٹے چھوٹے پرندے تینچا کی پھٹکار سے ہی گھبرا کر اُڑ جاتے ہیں۔

کمزور مویشیوں کے درمیان جا کر جو مویشی بھیڑئے کے سے خواص دکھائے جب وہ خود بھیڑئے کے سامنے ہوتا ہے۔ تو اپنے اصلی خواص کو ظاہر کر دیتا ہے۔ اسی طرح نیم وید جاہلوں کے بیچ میں بیٹھ کر اپنی بڑائی کی ڈینگیں مارتا ہے لیکن جب وہ کسی پنڈت کے سامنے آتا ہے۔ تو اُس کا سب پاج اکھڑ جاتا ہے۔ کم عقل اور کم علم اشخاص ودوانوں کے درمیان باتوں سے ڈھپے ہوئے بوڑھے نیولے کیطرح چھپ

رہتے ہیں لیکن انکے سامنے آکر دم نہیں مار سکتے۔ اور رفو چکر ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔
اچھے وید کو چاہیئے۔ کہ اچھے آدمی سے بگاڑ نہ کرے۔ خواہ وہ کم علم بھی ہو۔ اور آتما
ابھمانی کو مندرجہ صدر آٹھوں پرشنوں کے ذریعے نیچا دکھا دے۔ لیکن فریبی اور بیوقوف
مفت کی بکواس کیا کرتے ہیں۔ اُن کی باتوں پر دھیان نہ دے۔
میٹھی زبان والے اور نیک آدمی ٹھیک بات کے اظہار کیلئے تھوڑا اور یکتی پورک بولتے
ہیں۔ یہ لوگ اہنکار کو چھوڑ دیتے ہیں۔ اور کم علم نادانوں سے بات بھی نہیں کرتے۔
جو اشخاص پرائی ماتر پر مہربانی کرتے ہیں۔ اور تتو گیان میں جنکی نہائت رغبت ہے۔
وہ مسائل کے تصفیے کے لئے بات چیت کرنے میں ہمیشہ کمر بستہ رہتے ہیں۔
جھوٹ کے بکھشپاتی پرشنوں کا اُتر نہ دینے والے فریبی اور بدخلق اشخاص شاستر میں مہارت نہیں حاصل کر سکتے
جو وید روگوں کے شانت کرنے کے اُپائے اچھی طرح سے جانتا ہے وہی عزت کے لائق ہے
تمام دُکھ جو دو طرح کے ہوتے ہیں (یعنی شاریرک اور مانسک) ان سب کی بنیاد
جہالت ہے۔ اور تمام سُکھ بے عیب گیان کا نتیجہ ہیں۔
جسطرح سورج کی روشنی سے اُجالا ہو کر جانداروں کے فوائد کا باعث بنتا ہے۔ ویسے ہی یہ آیوروید
شاستر بھی جو گہرے اسرار کا مخزن ہے۔ منشیوں کے ہر قسم کو پرکاشمان کر دیتا ہے۔

ادھیائے کا خلاصہ ہردے سے نکلنے والی دس مہامولا۔ انکے مرادف۔ آیُن۔
کھڑنگ آیور وید کے جاننے والوں کی تعریف ستیک اور اشٹک پرشن اور انکے اُتر۔ اُتر دینے کا طریق۔ اُتر
کی تعریف۔ چھطرح کے ایک دیشی وید یہ سب باتیں اس اُرتھے دش مہامولی نامی ادھیائے میں بیان کی گئی ہیں۔
اس ادھیائے میں اس تمام سوتر ستھان کا خلاصہ بھی بیان کیا گیا ہے۔ جیسے پھولوں کی
مالا گوندھنے کیلئے سوت کام میں لایا جاتا ہے۔ ویسے ہی بہت سے مضامین کے اجتماع کیلئے
بھگوان اتری کمار پُنروسو نے یہ سوتر ستھان تصنیف کیا ہے۔

چرک

ندان ستھان

پہلا ادھیائے

بھگوان مُنیِر وسُو بولے۔کہ اب جُوز ندان کا بیان کیا جاتا ہے۔ اس ستھان میں آئے ہوئے الفاظ ہیتو۔ نمِت۔ آیتن۔ کرتا۔ کارن۔ پرتی رَے۔ اور سمُت تھان کو ندان کا مرادف سمجھنا چاہیئے۔

روگ تین طرح سے پیدا ہوتا ہے۔

(۱) اساتمیہ اندری ارتھ سنیوگ۔یعنی نامطابق اِندرے وِشیوں کے بھوگ سے۔

(۲) پرگیا پرادھ۔یعنی بدھی کے دوش سے۔

(۳) پرنیام یعنی وقت سے۔

شاریرک روگ تین طرح کے ہوتے ہیں۔

(۱) آگنیہ یعنی پتج

(۲) سومیہ یعنی کفج

(۳) وائے وے یعنی واتج

مانسک روگ دو طرح کے ہوتے ہیں۔

(۱) راجس یعنی رجوگن سے پیدا ہونے والے۔

(۲) تامس یعنی تموگن سے پیدا ہونے والے۔

ویادھی۔ آمے۔ گد۔ آتنک۔ یکھشما۔ جور۔ وکار اور روگ یہ سب لفظ ایک ہی معنوں میں آتے ہیں۔

ندان[۱]۔ پورب روپ[۲]۔ لنگ[۳]۔ اُپ شے[۴] اور سمپراپتی[۵] ان پانچوں کے ذریعے سے مرض جانا جاتا ہے۔

ندان مرض کے سبب کو ندان کہتے ہیں

پورب رُوپ مرض کی پیدائش سے پہلی علامات کو پورب رُوپ یا پراگ رُوپ کہا جاتا ہے۔

لنگ جب مرض پیدا ہو چکے۔ اور پورب رُوپ اپنی شکل اختیار کر لے۔ تو اُس حالت کو روگ کا لنگ کہتے ہیں۔

لنگ۔ آکرتی۔ لکھشن۔ چینہہ۔ سن ستھان۔ وے انجن اور رُوپ ایک ہی معنوں میں مستعمل ہوتے ہیں۔

اُپ شے ہیتو وپریت (سبب کے خلاف) ویادھی وپریت (مرض کے خلاف) اور ارتھکر وپریت (مقصد کے خلاف) اوشدھ (دوائی)۔ آہار (غذا) اور وہار (ہوا)

کا سیون کرنا اُپ شے کہلاتا ہے۔

سم پراپتی سم پراپتی۔ جاتی اور اَگتی یہ تینوں ہم معنی لفظ ہیں۔

سم پراپتی کے پانچ اقسام ہیں:۔

(۱) سنکھیا (شمار) (۲) پرادھانیہ (۳) ودھی (۴) وکلپ اور (۵) بل کال

سنکھیا سم پراپتی آٹھ قسم کے بخار۔ پانچ قسم کے گلم۔ سات قسم کے جذام وغیرہ امراض کے شمار کو سنکھیا سم پراپتی کہتے ہیں۔

پرادھانیہ سم پراپتی دوشوں کے اُدھک تر اور اَدھک تم یوگوں میں روگ کی جو پردھانتا اور اَپردھانتا ہوتی ہے۔ اسے پرادھانیہ سم پراپتی کہتے ہیں۔

جب دو دوشوں میں سے ایک زیادہ ہوتا ہے۔ تو اُسے اُدھک تر یوگ کہتے ہیں۔

اور جب تین دوشوں میں سے ایک زیادہ ہوتا ہے۔ تو اُسے اُدھک تم یوگ کہتے ہیں۔

ودھی سم پراپتی ویادھی کے اقسام کے مطابق ہوتی ہے۔ جیسے شاریرک اور آگنتک کے لحاظ سے دو طرح کی۔ تینوں دوشوں کے لحاظ سے تین طرح کی۔ اور سادھیہ (قابلِ علاج) اسادھیہ (ناقابلِ علاج)۔ مردو (نرم) اور دارُن (سخت) ہونے کے لحاظ سے چار طرح کی ویادھیاں ہوتی ہیں۔ ویسے ہی ودھی سم پراپتی بھی ہوتی ہے۔

وکلپ سم پراپتی ملے ہوئے وات وغیرہ دوشوں کے اشانش بل

کی کلپنا کا نام وکلپ سمپراپتی ہے۔

بل کال سمپراپتی موسم۔ دن۔ رات اور غذا کے اوقات کے فرق سے مرض کے بل اور کال میں فرق پڑ جاتا ہے۔ اِس سے بل کال سمپراپتی کہتے ہیں۔

اس لئے وید کو چاہیئے۔ کہ خوب ہوشیاری اور عقلمندی کے ساتھ ہیتو وغیرہ سے مرض کا بخوبی معائنہ کرے۔

مندرجہ بالا ندان ستھان کا خلاصہ بیان کیا گیا ہے۔ اب تفصیل کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے۔

پہلے اُن آٹھ طرح کی ویادھیوں کا بیان کرتے ہیں۔ جو لوبھ وغیرہ بُرے کاموں سے پیدا ہوتی ہیں۔ ساتھ ہی تھوڑا تھوڑا علاج بھی بتاتے ہیں۔ مفصّل علاج چکتسا ستھان میں لکھینگے۔

جوَر (بخار) کی قسمیں

جوَر کا بیان سب سے پہلے لکھا جاتا ہے۔ کیونکہ جسمانی امراض میں سے جوَر سب سے پہلی بیماری ہے۔

منشیوں کا جوَر آٹھ طرح کا ہوتا ہے (۱) واتج (۲) پتج (۳) کفج (۴) وات پتج (۵) وات کفج (۶) پت کفج (۷) وات پت کفج یعنی سنپاتج اور (۸) آگنتک۔

اب جوَر کے ندان۔ پُورب رُوپ۔ لِنگ۔ اُپ شئے اور سمپراپتی کا الگ الگ بیان کرتے ہیں۔

وایو کے کوپ (خراب ہونے) کا سبب خُشک ہلکی اور ٹھنڈی چیزوں - ورزش - وَمن (قے آور) - ورِیچن (دست آور) اور آستھاپن چیزوں کا بکثرت استعمال - مل مُوتر وغیرہ ویگوں کا روکنا - فاقہ کشی - چوٹ آجانا - جماع کرنا - اُدویگ - غم والم - فصد کھلوانا - شب بیداری - اعضائے بدن کا بے طریقہ استعمال کرنا وایو کو خراب کر دیتا ہے۔

نہائت خراب (اتی کوپت) وایو کے کام وُہ وایو جب بُہت خراب ہو جاتی ہے - تب آم آشے (انتڑیوں) میں داخل ہو کر پیٹ کی اُشما میں مِل جاتی ہے - اور آہار کے پرنیام یعنی رس کا آسرا لے کر رس واہی اور سوید واہی راستوں کو روک کر جٹھر اگنی کو مدھم کر دیتی ہے - اور پکو آشے (معدے) میں سے وہاں کی اُشما کو باہر نکال کر شریر پر حملہ کرتی ہے - اس لئے بخار پیدا کر دیتی ہے - جسے وات جُوَر کہتے ہیں -

وات جُوَر کی علامات اس وات جُوَر کے لکھشن یہ ہوتے ہیں - اس کے شروع اور آخر میں جسم کی اُشما بے ترتیب (کم وبیش) ہوتی ہے - کھانا ہضم ہونے کے وقت - دِن کے آخری حصے میں - پسینے کے آخر میں وات جُوَر کی ابتدا یا زیادتی ہوتی ہے - اس بخار میں ناخن - آنکھیں - چہرہ - پیشاب اور پاخانہ بالخصوص نہائت پُرش اور اُرن ہو جاتے ہیں - جسم میں کُلتی بھاؤ پیدا ہو جاتا ہے - اور مختلف اعضا میں مختلف قِسم کی تکلیف ہوتی ہے - دونو پاؤں کا بے حس ہو جانا - دونو پنڈلیوں کا اینٹھنا - دونو زانوؤں اور اُن کے جوڑوں کا وِشلیشن - دونو اُروؤں میں سُستی - کمر - پسلی - پُشت - کندھے - بازو - اَلش (دوش یعنی کندھے کے اُوپر کا حِصّہ) اور ہردے میں ٹوٹنے - پھٹنے - ناش ہونے - متھنے

اورسوئی چُبھنے کی سی تکلیف ہونا۔ ہنوگرہ (جبڑے کا جکڑ جانا)۔ کرن ناد (کانوں میں آواز آنا) کنپٹیوں میں تکلیف ہونا۔ مُنہ میں کسیلاپن ہونا۔ ذائقہ بگڑ جانا۔ مُنہ سُوکھنا۔ تالوشوش۔ گلا سُوکھنا۔ کثرت پیاس۔ پہلو میں درد ہونا۔ ابکائیاں آنا۔ خُشک کھانسی۔ چھینک اور ڈکار کا رُک جانا۔ اَنّ رس کا مُنہ میں بھر جانا۔ اروچی۔ وپاک۔ وشاد۔ جمائی۔ ونام (جسم کا ٹیڑھا ہوجانا) لرزہ۔ تکان۔ چکر رونگٹوں کا کھڑا ہوجانا۔ دنت ہرش (دانتوں کا تُرش ہوجانا)۔ اُشما ابھیپرائے (گرم چیزوں کی خواہش ہونا) اورندان کے موافق رُوکھی۔ ہلکی۔ ٹھنڈے وغیرہ گُنوں سے خلاف گُن والی چیزوں کے استعمال سے صحت ہوتی ہے۔ یہ سب وات جوَر کی علامات ہیں۔

پت کی خرابی کا سبب گرم۔ کھٹے۔ نمکین۔ کھاری۔ چرپرے اور ثقیل کھانوں کے بکثرت استعمال کرنے۔ نہائت تیز دُھوپ اور آگ کے تاپنے۔ تھک جانے۔ غصہ کرنے اور کھانے میں بے ترتیبی ہونے سے پت خراب ہوجاتا ہے۔

خراب شدہ پت کے کرم وہ پت جب کوپت ہوکر اپنے مقام آم آشئے سے اُشما کو ساتھ لے کر اور کھانے کے ٹھیک ہضم ہوجانے پر پیدا ہونے والے رس سے ملکر رس واہی اور سوید واہی مارگوں کو روک دیتا ہے۔ تب اُس کے پتلے ہوجانے کی وجہ سے جٹھر اگنی مدھم ہوجاتی ہے۔ اور معدے سے اُشما باہر نکل جاتی ہے۔ پت شریر کو اکیلا پاکر اُس پر حملہ آور ہوجاتا ہے۔ اور پت جوَر پیدا کردیتا ہے۔

پت جوَر کی علامات اس پت جوَر کی یہ علامات ہیں:۔ شریر

میں یکایک ہی بُخار آنکلتا ہے۔ اور یکایک ہی بڑھ جاتا ہے۔ ہضم طعام کے وقت۔ ذوپہر کے وقت۔ نیم شب کے وقت اور سرود رتو میں بُخار کی زیادتی ہوتی ہے۔ مُنہہ میں کڑواہٹ ہوتی ہے۔ گلا۔ ہونٹ اور تالو پک جاتے ہیں۔ پیاس لگتی ہے۔ چکر آتے ہیں۔ موہ اور غشی ہو جاتی ہے۔ قے میں پت گرتا ہے۔ اتی سار ہوتے ہیں۔ کھانے میں اروچی۔ پسینہ۔ پرلاپ اور سُرخ رنگ کی پھنسیاں یہ سب پت جوَر کی علامات ہیں۔ ناخن۔ آنکھیں۔ بدن۔ پیشاب۔ پاخانہ اور چمڑے کا رنگ نہائت سبز یا ہلدی کا سا ہو جاتا ہے۔ اُشما بڑھ جاتی ہے۔ تیز جلن پیدا ہوتی ہے۔ بیمار کو ٹھنڈی چیزوں کی خواہش ہوتی ہے۔ اس کے ندان میں جو اُشن آدی چیزیں بیان کی گئی ہیں۔ وُہ انوپ شے یعنی روگ بڑھانے والی ہیں۔ ان کے خلاف دربیہ اُپ شے کہلاتے ہیں۔

کف پرکوپ کا سبب چکنے۔ میٹھے۔ بھاری۔ ٹھنڈے۔ پچھّل۔ کھٹے اور نمکین کھانے بکثرت کھانا۔ دن کو سونا۔ ہرش اور ویایام (ورزش) کا بکثرت معمول کرنا کف کو کوپت کر دیتا ہے۔

خراب شُدہ کف کے کرم یہ کف جب کوپت ہوتا ہے۔ تب آم آشے میں داخل ہو کر وہاں رہنے والی اُشما سے ملتا ہُوا ٹھیک وقت پر ہضم ہونے والے طعام کے رس پر حملہ کرتا ہے۔ اور رس واہی نیز سویدواہی مارگوں کو روگ کر جٹھراگنی کو مدھم کر دیتا ہے۔ اور معدے سے اُشما کو باہر نکال دیتا ہے۔ اِس طرح جب شریر اکیلا رہ جاتا ہے۔ تب اُس پر حملہ آور ہو کر کف جوَر کو پیدا کر دیتا ہے۔

کف جوَر کی علامات کف جوَر کی یہ علامات ہیں۔ جیسے شریر میں

جُور ایک ساتھ آکر بڑھ جاتا ہے۔ کھانا کھاتے ہی۔ دوپہر سے پہلے۔ پہلی رات میں۔ نیز لبنت رتو میں اس کا زور خصوصیت سے ہوتا ہے۔ جسم میں گرانی کھانے میں اروچی۔ کف کا بہنا۔ مُنہہ کا میٹھا پن۔ ہرلّاس۔ ہردے اوپ لیپ آردرتا۔ تے۔ اگنی ماند۔ کثرت خواب۔ ستمبھتا۔ تندرا۔ دمہ۔ کھانسی زکام۔ آنکھ ناخن۔ بدن۔ پیشاب۔ پاخانہ اور جلد بدن میں نہائت سفیدی۔ نیز بدن پر سفید رنگ کی بہت سی چھوٹی چھوٹی پھنسیاں ہو جانا۔ روگی کو گرم چیزوں کی نہائت خواہش ہونا کف جور کی علامات ہیں۔ اس کے ندان میں کہے ہوئے چکنے میٹھے وغیرہ دربیہ آن اُپ شئے کرتا ہیں۔ اور اُن کے مخالف اُپ شئے کرتا ہیں۔

دوندوج جوروں کا ندان بے ترتیب کھانا کھانے سے۔ فاقہ کشی سے۔ موسم کی تبدیلی سے۔ رتو ویاپتی (موسم کے اتی یوگ۔ ایوگ اور متھیا یوگ سے۔ ناموافق بُو کے سونگھنے سے۔ زہریلے پانی کے پینے سے۔ وِش دوش سے۔ پہاڑ وغیرہ پر سے گر پڑنے سے۔ پارے وغیرہ کے دوش سے۔ سنیہن سویدن۔ وَمن۔ وریچن۔ آستھاپن۔ انوواسن اور شرو وریچن کے خلاف قاعدہ استعمال کرنے سے۔ استریوں کے بے وقت بچہ ہونے سے۔ وضع حمل کے بعد متھیا آچار رکھنے سے۔ وات۔ پت اور کف میں سے دو دو یا تینوں کے ملے ہوئے ہیتوؤں سے دو دو یا تینوں ایک ساتھ کوپت ہو جاتے ہیں۔

مندرجہ صدر بخاروں کی علامات یہ دو دو دوش نیز تینوں یکجا کوپت ہو کر کف واتج۔ کف پتج۔ وات پتج۔ اور کف وات پتج جوروں کو پیدا کر دیتے ہیں۔ دوندوج جوروں میں دونو دوشوں کی علامات پائی جاتی ہیں۔

اور جس جوَر میں تینوں دوشوں کے لکھشن پائے جاتے ہیں۔ اُس کو سنپاتک جوَر کہتے ہیں۔

آگنتک جوَر کا سبب ابھی گھات (چوٹ) ابھش ونگ۔ ابھی چار اور ابھی شپ سے پیدا ہونے والا جوَر آگنتک کہلاتا ہے۔ یہ جور کی آٹھویں قسم ہے۔

ابھی چار۔ منتر وغیرہ سے کیا ہوُا مارن پریوگ ابھی چار کہلاتا ہے۔

ابھی شاپ۔ رشیوں مُنیوں اور بزرگوں کی بد دُعا ابھی شاپ کہلاتی ہے۔

ابھش ونگ۔ کُشتی میں ہار جانے۔ آکرودش اور کام اُت پتی وغیرہ سے جو بخار ہو جاتا ہے۔ وُہ ابھش ونگ کہلاتا ہے۔

آگنتک جوَر میں دوش اُت پتی یہ آگنتک جوَر پیدا ہو کر کچھ عرصہ تک اکیلا رہتا ہے۔ پھر اس میں وات وغیرہ دوش مِل جاتے ہیں۔ یعنی تمثیلاً ابھی گھاتج جوَر میں پہلے چوٹ لگتی ہے۔ پھر اس کے صدمے سے بخار ہو جاتا ہے۔ اور پھر اُس میں دوش پیدا ہو جاتے ہیں۔ یعنی وایو دُوشت رکت سے مِل کر آشرا کر لیتی ہے۔

ابھش ونگج جوَر میں وات پت ملتے ہیں۔

ابھی چارج اور ابھی شاپج جوَر میں تینوں دوش ملتے ہیں۔

آگنتک جوَر کے لکھشن۔ چکتسا اور ندان مندرجہ صدر واتج وغیرہ ساتوں پرکار کے بخاروں سے الگ ہوتے ہیں۔

جور کی پرکرتی کا شمار عام طور پر ایک ہی طریق سے علاج کئے جانے کے سبب جوَر ایک ہی طرح کا ہوتا ہے۔ لیکن پرکرتی میں آٹھ طرح کا ہوتا ہے

جوَر ایک ہی طرح کا ہوتا ہے۔ کیونکہ سب طرح کے جوَروں میں سنتاپ کا ہونا ایک مشترکہ علامت ہے۔

جو لوگ جوَر کی رَج اور آگنتک دو اقسام بیان کرتے ہیں۔ ان کا مقصد اس بیان سے اور ہوتا ہے۔ اس نج کی بھی وات وغیرہ کے وکلپ سے الگ الگ ابھیپرائے کے موافق دو تین۔ چار اور سات اقسام ہیں۔

جوَر کے پوَرو رُوپ مُنہہ کا بے ذائقہ پن۔ گرانیٔ جسم۔ کھانے کی خواہش نہ ہونا۔ آنکھوں میں سُرخی اور آکُلتا۔ نیند کا زیادہ آنا۔ بے چینی ہونا۔ جمائیاں آنا۔ اُداسی۔ لرزہ۔ تکان۔ چکر آنا۔ پرلاپ۔ رونگٹے کھڑے ہو جانا۔ دانتوں کا تُرش سا ہو جانا۔ آواز۔ گائن۔ وات اور آپت کا کبھی اچھا اور کبھی بُرا لگنا۔ اروچی۔ اَوِپاک۔ کمزوری۔ اعضا شکنی۔ گرانیٔ اعضا۔ الپ پرانتا۔ دِیرگھ سوترتا آلسیہ جُستی کے کاموں میں اچھیا نہ ہونا۔ اچھے کاموں کے خلاف خواہش ہونا۔ بزرگوں کے کلام میں اعتقاد نہ رہنا۔ بچّوں سے نفرت۔ دھرم سے لاپرواہ پھول مالا۔ چندن لیپ اور بھوجن وغیرہ سے تکلیف محسوس ہونا۔ میٹھی چیزوں کی خواہش نہ ہونا۔ کھٹّے۔ نمکین اور چرپرے پدارتھوں کا اچھا لگنا یہ سب جوَر کے پوَرو رُوپ ہوتے ہیں۔

یہ سب علامات سنتاپ سے پہلے ہوتی ہیں۔ اور ہر ایک جوَر کے لکھشن کم و بیش سنتاپ یُکت مریض کے بھی ہوتے ہیں۔

جوَر مہیشور کے کرودھ سے پیدا ہوا ہے۔ یہ جانداروں کا ہلاک کرنے والا۔ دیہہ۔ اِندریوں اور مَن کو تپانے والا ہوتا ہے۔ عقل۔ طاقت۔ رنگت۔ خوشی اور حوصلے کو زائل کر دیتا ہے۔ اور تکان۔ کلانتی۔ ارتی۔ موہ اور آہار اُپ رودھ

(کھانے کی خواہش نہ ہونے) کو پیدا کر دیتا ہے۔

چونکہ جُوَر شریر کو جیرن (کمزور) کر دیتا ہے۔ اِس لئے اِسے جُوَر کہتے ہیں۔ اِس کے سوا اور کوئی بیماری ایسی کمزور کرنے والی۔ مُشکل العلاج اور بہت سے عوارض والی نہیں ہوتی۔

جُوَر تمام امراض کا ادھی پتی ہے۔ اور تمام پشو پنکھیوں کو گھیر لیتا ہے مختلف حالات کے مطابق اِس کے نام بھی الگ الگ ہوتے ہیں۔

تمام پران دھاری جیو جُوَر کے ساتھ پیدا ہوتے اور جُوَر ہی کے ساتھ مر جاتے ہیں۔ جُوَر ہی مہاموہ کا سرُوپ ہے۔ اِسی کے سبب پیدائش کے وقت مُنش کو اپنے پہلے جنم کی کچھ بھی یاد نہیں ہوتی۔

جُوَر کے پُوروُروپ میں کرنے کے قابل کرم

جُوَر کے پُوروُروپ کی حالت میں مفید اور ہلکی غذا کھانی چاہیئے۔ یا فاقہ کشی کریں۔ سبب یہ ہے کہ جُوَر آم آشے سے پیدا ہوتا ہے۔ جُوَر کے پیدا ہو جانے کے بعد کاڑھا پینا۔ مالش کرنا۔ پسینہ لینا۔ پردیہہ۔ پری شیک۔ انولومن۔ قَے۔ دست۔ آستھاپن۔ انوواسن۔ اُپ شمن۔ نسوار۔ دہوم پان۔ انجن یا دُودھ پان کا حسب ضرورت استعمال کرنا چاہیئے۔

جُوَر میں گھرت پان کرنا

تمام اقسام کے جیرن جُوَروں میں حسب ترکیب اچھی طرح سے سنسکار کیا ہُوا گھرت پان کرنا بُہت مفید ہوتا ہے۔ کیونکہ مناسب ادویات سے شودھا ہُوا گھی چکنا ہونے کے سبب وات کو شانت کرتا ہے مختلف ادویات کے سنسکار سے کف کو اور ٹھنڈا ہونے کی وجہ سے پت اور اُشما کو فرو کرتا ہے۔ اِس لئے تمام انواع کے جیرن جُوَروں میں

گھی ایسی مفید چیز ہے۔ جیسے آگ سے جلی ہوئی چیزوں کے لئے پانی مفید چیز ہے۔ مثلاً جس طرح کسی مکان میں آگ لگ جائے۔ تو اُسے بجھانے کے واسطے پانی ڈالتے ہیں۔ ویسے ہی جیرن جوَر پیدا ہو جانے پر اُسکی شانتی کے واسطے گھی کا استعمال مفید ہوتا ہے۔ گھی اپنی چکنائی کی وجہ سے وات کو شانت کرتا ہے۔ اپنی ٹھنڈک سے پت کو روکتا ہے۔ کف کی طرح گُن کرتا ہونے پر بھی ادویات کے سنسکار سے کف کو دُور کرتا ہے۔

گھرت کی طرح اور کوئی ایسا سنیہہ نہیں ہے۔ جو مختلف دربیوں کے سنسکار سے اُن کے گنوں کو اختیار کرلے۔ اور اپنے گنوں کو بھی ترک نہ کرے۔ اسی سبب سے سب سنیہوں میں سے گھی اعلےٰ درجے کی چیز ہے۔

ادھیائے کا خلاصہ اس ادھیائے میں بھگوان پُنرو سو اپنے شاگرد اگنی ویش کو امراض کے تین ہیتو۔ اُن کے مرادف الفاظ۔ پانچ طرح کے امراض۔ اُن کے لکھشن۔ مرادف الفاظ۔ امراض کا پانچ طرح کا مجموعہ امراض۔ جوَروں کی آٹھ قسمیں۔ اُن کے وِپرکرِشٹ اور سن نکرِشٹ کارن۔ جوَر کے پُوروُ رُوپ۔ رُوپ اور علاج کا مجمل بیان بتاتے ہیں۔

دُوسرا ادھیائے

بھگوان پُنر وسو بولے۔ اب رکت پت ندان نامی ادھیائے کی تفصیل بیان کی جائیگی۔

جسطرح پت پیدا ہوکر رکت پت کہلانے لگتا ہے۔ اُسکا بیان کیا جاتا ہے جب کوئی شخص ترَیک۔ اُدّالک اور کودوں ملی غذا عموماً ہر روز کھاتا ہے۔ یا کسی اور غذا کا استعمال کرتا ہے۔ جو نہائت گرم اور تیکھشن ہے۔ یا چُورا۔ اُرد۔ کلتھی۔ کھشار اور دال ملی غذا۔ یا دہی۔ منڈ۔ اُدسوِت (نصف پانی ملی چھاچھ) چرپری چیزیں۔ کھٹائی۔ کانجی یا سؤر۔ بھینسا۔ مینڈھا۔ مچھلی اور گائے کا گوشت۔ پنیاک۔ پنڈالو کا ساگ۔ مُولی۔ سرسوں۔ لہسن۔ کنجا۔ سہانجنا۔ کھرپشپ (از قسم تلسی) بُھوس ترن وغیرہ۔ سُرس (از قسم تلسی)۔ کُٹھیر (تلسی) گنڈیر۔ کال ساگ۔ پرناس (تلسی) کھشوک۔ مروا۔ اُپ ونشک (چٹنی وغیرہ) سُرا۔ سوویر۔ تُشودک۔ مَیریہ۔ میدک۔ مدھُولک۔ کُبلی (بیر)۔ بدر (از قسم بیر) یا دیگر کھٹائی ملی چیزوں کا بکثرت استعمال کرتا ہے۔ یا گرمی سے تپا ہُوا آدمی کھانا کھانے کے بعد پشٹان کار کا بکثرت استعمال کرتا ہے۔ یا جو اُنہی چیزوں کی مقدار سے زیادہ اور بے وقت دُودھ کے ساتھ استعمال کرتا ہے۔ یا کُٹکی کا ساگ اور کالے کبوتر کا مانس سرسوں کے تیل اور کھشار کے ساتھ پکا کر کے کھاتا ہے۔ یا کُلتھی۔ اُرد۔ پنیاک۔ جامن۔ اور لکچ وغیرہ پکّے پھلوں کو کانجی کے ساتھ یا کچّے پھلوں کو دودھ کے ساتھ گرمی سے تپا ہُوا شخص بکثرت

استعمال کرتا ہے۔ ایسے شخص کا پت کوپت ہوجاتا ہے۔ اور اُس کا رکت (خُون) اپنے اندازے سے بڑھ جاتا ہے۔

رکت کے خراب ہونے کا سبب اس طرح خُون کے اندازہ سے بڑھ جانے پر پت کوپت ہوکر شریر میں پھیل جاتا ہے۔ اور یکرت اور پلیہہ (تلی) سے پیدا ہونے والے رکت واہی سروتوں پر رکت کے جمع ہوجانے سے اُن کے بھاری ہوجانے والے مکھوں پر حملہ کرکے ٹھہر جاتا ہے۔ جب وُہ پت رکت کو خراب کر دیتا ہے۔

رکت پت کی وجہ تسمیہ اس طرح پت کے رکت کے ساتھ ملنے سے او اندر والے رکت کے پت کے ذریعے خراب ہونے سے نیز رکت کی طرح بو اور ویسا ہی رنگ ہوجانے سے پت کو ومت پت یا رکت پت کہتے ہیں۔

رکت پت کے پُورو رُوپ کھانے کی خواہش نہ ہونا۔ کھانے کا ہضم نہ ہوکر جلن پیدا کر دینا۔ شکت اور کھٹے رس کی سی بو لئے ہوئے ڈکار آنا۔ بار بار قے ہونا۔ چہرہ میں ہیبتناکی۔ آواز کا ٹوٹ جانا۔ اعضا کا بھاری ہوجانا۔ پری داہ۔ مُنہہ سے دھوآں سا نکلنا۔ مُنہہ میں سے لوہ۔ خُون اور کچی مچھلی کی سی بُو کا آنا۔ مُنہہ کا سُرخ۔ سبز اور ہلدی کا سا رنگ ہوجانا۔ انگا وایو۔ پاخانہ۔ پیشاب۔ پسینہ۔ رالوں۔ ناسکا مل۔ مُکھ مل۔ کانوں کی میل اور پڑکاؤں کا بھی سُرخ۔ سبز یا تند رنگ کا ہونا۔ بدن میں تکلیف ہونا۔ خواب میں سُرخ۔ نیلے۔ پیلے۔ سیاہ اور روشن پدارتھوں کا بار بار نظر آنا یہ سب رکت پت کے پُورو رُوپ ہیں۔

رکت پت کے عوارض کمزوری۔ کھانے کی خواہش نہ ہونا۔ اَوپاک۔

دمہ۔ کھانسی۔ بخار۔ اتی سار۔ سوج۔ سُوکھا۔ پانڈو روگ اور سُور بھنگ یہ رکت پت کے عوارض ہیں۔

رکت پت کے مارگ رکت پت کے دو راستے ہوتے ہیں:۔ (۱) اُور دھو (اُوپر کا) مارگ (۲) ادھو مارگ (نچلا مارگ) جس شخص کے جسم میں کف زیادہ ہوتا ہے۔ اُس کے جسم میں کف کے سنسرگ سے اُور دھو گامی ہو کر کان۔ ناک۔ آنکھ اور مُنہ سے باہر نکلنے لگتا ہے۔

زیادہ وات والے شریر میں وات کے سنسرگ سے ادھو گامی ہو کر پیشاب اور پاخانے کو خارج کر دیتا ہے۔ جس جسم میں کف اور وات دونو ہی بکثرت ہوتے ہیں۔ اُس میں کف اور وات دونو کے سنسرگ سے اُور دھو گامی اور ادھو گامی ہو کر مندرجہ صدر تمام مارگوں سے نہائت تکلیف کیساتھ خارج ہوتا ہے

رکت پت کا قابل علاج اور نا قابل علاج ہونا اُور دھو گامی۔ رکت پت سادھیہ ہوتا ہے کیونکہ اس کا علاج ویچن کے ذریعہ سے کیا جاتا ہے۔ اور اس کی دوائیں بھی بہت ہیں۔

ادھو گامی یاپیہ ہوتا ہے۔ سبب یہ ہے کہ اِس کا علاج قے کے ذریعے سے ہو سکتا ہے۔ اِس کی ادویات بہت تھوڑی ہیں۔

اُبھے مارگ گامی اسادھیہ (نا قابل علاج) ہوتا ہے۔ کیونکہ اِس میں ومن۔ ویچن کچھ کام نہیں دے سکتے۔ اور اِس کی دوائی بھی کچھ نہیں ہے۔

پراچین سمے میں جب رُدّر کے گنوں نے دکھش کا یگیہ خراب کیا تھا۔ تب رُدّر کے غصے اور امرش کی اگنی سے جانداروں کو دُکھ دینے والے جوَر کے پیچھے رکت پت پیدا ہوا تھا یہ آشو کاری۔ مُہلک اور آگ کی طرح جلانے

والا ہوتا ہے۔ اِس کی شانتی کے لئے بہت جلد تدابیر اختیار کرنی چاہئیں مقام ملک اور وقت کا خیال کرکے حسب ضرورت سنترپن اور اپ ترپن کے ذریعہ یا مردو۔ مدھر۔ششر۔ تکت اور کشائے کے ساتھ غذا استعمال کریں۔ اور پرِدیہ پری شیک۔ اوگاہ۔سنسپرش اور دمن وغیرہ کے ذریعے خبرداری سے علاج کرنا چاہیئے۔

اُوردھوگامی رکت پت قابلِ علاج ہوتا ہے۔ کیونکہ اس میں دست دئے جا سکتے ہیں۔ اور ادویات اس کی بے شمار ہیں۔

پت کے نکالنے کے لئے اچھی تدبیر ستیھن ہے۔ کیونکہ ادھوگامی رکت پت میں وات کا بہت زیادہ سنسرگ ہوتا ہے۔ اور دمن وایو کو اور بھی بڑھاتی ہے۔ اِس لئے وایو کی شانتی کے لئے بھی دمن اچھی نہیں ہے۔ کڑوی اور کسیلی ادویات رکت پت کی شانتی کے لئے فائدہ مند ہیں۔ لیکن وایو کے مخالف ہیں۔ اس لئے ادھوگامی رکت پت یاپیہ ہوتا ہے۔

جو رکت پت اُبھے مارگ گامی ہوتا ہے۔ وہ مندرجہ بالا بواعث سے نا قابلِ علاج ہوتا ہے۔ کیونکہ اُبھے مارگ گامی رکت پت میں وِپریت مارگ گامی کوئی سنشودھن نہیں ہے۔

رکت پت میں پرتی مارگ شودھن ہی فائدہ مند ہوتا ہے۔ نیز سب طرح سے اس کی سنشمن کرنے والی دوائی بھی کوئی نہیں ہے۔

سنسرشٹ یعنی دوی دوش آشرت یا تری دوش آشرت رکت پت میں سرؤجت شمن کرتا دوائی دیں۔

مارگوں کے لحاظ سے رکت پت کے یہ تین پھل بیان کئے گئے ہیں۔

دوت اور اُپ کرن کے نہ ہونے سے۔ خراب آہار بیوہار سے۔ وید کی بے عقلی سے اور دوش چکنسا وغیرہ دوشوں سے قابل علاج بیماریاں بھی ناقابل علاج بن جاتی ہیں۔ اسادھیہ روگ ایک قسم کا ہوتا ہے۔ اس کا علاج نہیں ہو سکتا۔ سادھیہ اور یاپیہ امراض کا علاج ہو سکتا ہے۔ اب رکت پت کا خاص بیان لکھتے ہیں۔

جو رکت پت سیاہ۔ نیلا یا قوس وقزح کی طرح بہت سے رنگوں والا ہوتا ہے۔ وہ اسادھیہ ہوتا ہے۔ جس کا رنگ کپڑے پر لگ کر دھونے پر بھی نہ چھوٹ سکے۔ وہ بھی اسادھیہ ہوتا ہے۔ جس میں سے نہائت بدبو آئے۔ جو تمام عوارض سے گھرا ہوا ہو۔ جس کے ہونے سے بل اور ماس کم ہو جائیں۔ وہ بھی اسادھیہ ہوتا ہے۔

رکت پت کے مریض کو اگر تمام اشیاء اور آسمان سرخ رنگ کا نظر آئے تو بلاشک وشبہ اسادھیہ سمجھنا چاہیئے۔ اسادھیہ روگ کا علاج نہ کرنا چاہیئے۔ اور یاپیہ روگ کا علاج حتےّ المقدور کرتے رہیں۔ اور سادھیہ روگ کا علاج کوشش اور ہوشیاری کے ساتھ فائدہ مند ادویات سے کرنا چاہیئے۔

ادھیائے کا خلاصہ اس ادھیائے میں موہ۔ رجوگن۔ دوش۔ لوبھ۔ مان اور مد وغیرہ سے پاک صاف رشی پُنر وسو نے رکت پت کے ہونے کا باعث۔ پیدائش۔ پُوروُ رُوپ۔ اُپدرو۔ دونو مارگ۔ وات وغیرہ دوشوں کا انوبندھ۔ قابلِ علاج اور ناقابلِ علاج ہونا۔ ہیتو وغیرہ سب باتیں بیان کی ہیں۔

تیسرا ادھیائے

بھگوان اتری کمار بولے۔ کہ اب ہم گلم ندان نامی ادھیائے کی تفصیل بیان کرتے ہیں:۔

گلم کی اقسام گلم پانچ طرح کے ہوتے ہیں (۱) وات گلم (۲) پت گلم (۳) شلیشم گلم (۴) نیچ (تردوشج) گلم اور (۵) رکت گلم

اگنی ویش یہ سنکر بولے بھگوان! ہم پانچوں اقسام کے گلموں کو الگ الگ کیونکر سمجھ سکتے ہیں۔ اور جو ان کو جان ہی نہ سکے۔ وہ انکا علاج کیا کر سکیگا؟

بھگوان اتری کمار بولے۔ کہ ان پانچوں قسم کے گلموں کو ان کی اُت پتی۔ پوُرو روپ۔ لنگ (علامات)۔ ویدنا (تکلیف) اور اُپ شے کے ذریعے سے تمیز کرنا چاہیئے۔ جیسے انہی ذرائع سے دیگر امراض کا گیان ہوتا ہے۔ اب ہم گلموں کے لکھشن وغیرہ بیان کرتے ہیں۔ تم ہوشیار ہو کر سنو۔

وات کی خرابی کا سبب جب وات پرکرتی والا شخص بخار۔ قے۔ اسہال یا انیمار کے سبب لاغر ہو جانے کے بعد خصوصیت سے وات پیدا کرنے والی غذائیں اور ٹھنڈے بھوجن کھاتا ہے۔ یا سنیہن کرم کرنے کے بغیر بکثرت وَمن وریچن کرنے والی ادویات کا پان کرتا ہے۔ یا نہ آنے والی قے کو خود نکالتا ہے۔ یا آنے والی باد مخالف اور پاخانہ اور پیشاب کے ویگوں کو روکتا ہے۔ یا جو بکثرت کھانا کھا کر بالکل نئے پانی کو بکثرت پی لیتا ہے۔ یا جو نہایت ہلنے جُلنے والی سواری میں بیٹھ کر سفر کرتا ہے۔ یا جو بکثرت ورزش

کرتا ہے۔ یا جو بکثرت شراب پیتا ہے۔ یا جیسے تازہ چوٹ لگی ہے۔ یا جو بیٹھنے اُٹھنے اور چلنے پھرنے میں باقاعدگی کا لحاظ نہیں رکھتا ہے۔ اور ایسے ہی کھانے پینے و دیگر کاموں میں بھی بے قاعدہ ہے۔ یا جو نہایت محنت طلب کاموں کا کرنے والا ہے۔ اُس کی وات کوپت ہو جاتی ہے۔

کوپت وات سے گلم کی پیدائش وہی کوپت ہوئی ہوئی وات آم آشے اور پکو آشے نامی مہا سروتوں میں داخل ہو کر خشک ہونے کے سبب سخت اور یک جا ہو کر گول پنڈی کی طرح بن جاتی ہے۔ پھر ہردے۔ وستی۔ پسواڑے اور نابھی میں درد پیدا کر دیتی ہے۔ اور بادی سے پیدا ہونے والی بے شمار اقسام کی تکالیف کو پیدا کر دیتی ہے۔ اِس سے بہت سی گانٹھیں سی بن جاتی ہیں۔ جو اکٹھی ہو کر پنڈ سا بن جاتا ہے۔ اور پنڈ یعنی گولے کی شکل کا ہونے کی وجہ سے اسے گلم کہتے ہیں۔ اسی کو واؤ گولہ بھی کہتے ہیں۔

وات گلم کے عوارض یہ گلم کبھی بڑا اور کبھی چھوٹا ہو جاتا ہے۔ وانو کے غیر ساکن ہونے کی وجہ سے اِس میں درد بھی ایک طور پر نہیں رہتا۔ اور چیونٹیوں کا سا چلنا محسوس ہوتا ہے۔ اس گلم میں سپھرن (پھڑپھڑاہٹ) آیام (پھیلاؤ) سنکوچ (سکڑاہٹ)۔ لوم ہرشن۔ پرلے اور اُڈے ہوتا ہے۔ اور مریض کو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ گویا کوئی شخص اُسے سوئی یا آنکس چبھو رہا ہے۔ تیسرے دن بخار ہو آتا ہے۔ مُنہ سوکھ جاتا ہے۔ اُوپر کا سانس رکنے لگتا ہے۔ رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ درد کے پیدا ہونے پر پلیہہ (تلی)۔ آٹوپ (پیٹ کا پھولنا) انتر کوج (پیٹ میں گڑگڑاہٹ)۔ اُدپاک۔ اُداورت۔ انگ مرد۔ مینہ شول۔ شرا شول۔ شنکھ شول۔ بردھن روگ وغیرہ عوارض پیدا ہونے لگتے ہیں۔ مریض

کے حصّے ۔ ناخن ۔ آنکھیں ۔ منہ ۔ پیشاب اور پاخانے میں سیاہی ۔ سرخی اور کھرکھراپن آجاتی ہے ۔ اس کے ندان میں جو آہار بیہار بیان ہو چکے ہیں ۔ ان سے مرض بڑھ جاتا ہے ۔ اور ان کے متضاد دستور العمل بنانے سے مرض گھٹ جاتا ہے ۔ یہ وات گلم کا بیان ہے ۔ اب پت گلم کا ذکر کیا جاتا ہے ۔

پت کے کوپت ہونے کے بواعث وات گلم کے بیان میں نیچے ہوئے کرموں کے ذریعے سے لاغر ہُوا ہُوا شخص اگر کھٹائی ۔ نمک ۔ چرپراہٹ ۔ کھشار ۔ گرم تیکھشن اور خشک چیزیں ۔ بگڑا ہُوا شراب ۔ سبز ساگ ۔ کھٹے پھل ۔ جلن پیدا کرنے والے ساگ اور گوشت کھائے ۔ تو بے ہضمی ادھیہ شن (کھانے پر اور کھانا کھا لینا) اور رُوکھاپن کے سبب آم آشئے میں داخل ہو کر دمن ۔ وریچن کا ویگ زیادہ دیر تک روک رکھنے سے ۔ نیز ہوا اور دھوپ کے بکثرت کھانے سے وایو کے ساتھ پت کوپت ہو جاتا ہے

کوپت پت سے گلم کی پیدائش اُسی خراب شدہ پت کو وایو آم آشئے کے ایک مقام میں جمع کر کے وات گلم کے بیان میں لکھی ہوئی تکالیف پیدا کر دیتا ہے ۔ لیکن وات گلم سے پت گلم میں یہ زیادتی ہوتی ہے کہ پت گلم کی صورت میں کوکھ ۔ ہردے ۔ وکھش ستھل اور گلے میں جلن ہوتی ہے ۔ اور اسی جلن کی وجہ سے دھوئیں کی مانند کھٹے ڈکار آنے لگتے ہیں ۔ گلم کے مقام پر جلن ہوتی ہے ۔ درد ہوتا ہے ۔ دھُواں اور گرمی سی معلوم ہوتی ہے ۔ اُس مقام پر پسینہ آتا ہے ۔ اور وہ مقام نرم اور ڈھیلا معلوم ہوتا ہے ۔ تدرے روئگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں ۔ بخار ۔ چکر ۔ ڈوتھو ۔ پیاس ۔ گلے کا سوکھنا منہ کا سوکھنا ۔ تالو کا سوکھنا ۔ بیہوشی وغیرہ عوارض پیدا ہو جاتے ہیں ۔ مل

پھٹا ہوا نکلتا ہے۔ چمڑا۔ ناخن۔ آنکھیں۔ مُنہہ۔ پیشاب اور پاخانہ سبز اور ہلدی کے رنگ کے سے ہو جاتے ہیں۔ اس کے ندان میں جن آہار بیوہاروں کا ذکر ہے۔ اُن کے استعمال سے یہ مرض بڑھنے لگتا ہے۔ اور اگر ان کے متضاد آہار بیوہار کیا جائے۔ تو مرض گھٹ جاتا ہے۔

یہ پت گُلم کا بیان تھا۔ اب کف گُلم کا بیان کیا جاتا ہے۔

کف کے کوپت ہونے کے بواعث وات گُلم کے بیان میں لکھے ہوئے بواعث سے لاغر ہونے والے شخص کے بکثرت کھانا کھانے سے۔ چکنی۔ ثقیل۔ میٹھی اور ٹھنڈی غذا کھانے سے یا مٹی کے پدارتھوں اور گنّے۔ دُودھ۔ اُرد۔ تل اور گُڑ کے بنے ہوئے پدارتھوں کے بکثرت استعمال سے۔ سبز ساگوں کے بکثرت کھانے سے۔ اودک۔ آنوُپ اور گرامیہ جانوروں کے گوشت بکثرت کھانے سے۔ پاخانہ یا پیشاب وغیرہ کے ویگوں کو روکنے سے۔ شکم سیر ہو کر خُوب پانی پینے سے اور شریر کے بہت سنکھیو بھرنے سے کف کوپت ہو جاتا ہے۔

کوپت کف سے گُلم کی پیدائش اُس کوپت کف کو وایو آم آشے کے ایک حصّے میں لے جا کر ساکن کر دیتی ہے۔ اور وات گُلم کے بیان میں لکھی ہوئی کئی تکالیف کو پیدا کر دیتی ہے۔ نیز شیت جوَر۔ ارُچی۔ اَوپاک۔ اعضا شکنی۔ رونگٹوں کا کھڑے ہو جانا۔ ہردے روگ۔ قے۔ نیند۔ سُستی۔ اکڑ جانا۔ گرانی بدن اور شِر اتاپ وغیرہ عوارض پیدا کر دیتی ہے۔ نیز کف گُلم میں سکون۔ گرانی۔ سختی اور سنسناہٹ ہوتی ہے۔ اسی طرح اس سے کھانسی۔ دمہ۔ زکام اور سِل پیدا ہو جاتی ہے۔ اِس میں چمڑے۔ ناخن۔ آنکھوں۔ مُنہہ۔ پیشاب اور پاخانے کا

رنگ سفید ہو جاتا ہے۔ اس کے ندان میں لکھے ہوئے آہار بیوہار سے روگ بڑھنے لگتا ہے۔ اور ان کے متضاد آہار بیوہار سے مرض گھٹ جاتا ہے۔

یہ شلیشم (کف) گلم کا بیان ہے۔ اب پنچ گلم کا بیان کیا جاتا ہے۔ جو تینوں دوشوں کی خرابی کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔

پنچے گلم | جس گلم میں مندرجہ صدر تینوں گلموں کے بواعث اور علامات ملے جلے پائے جاتے ہیں۔ اُسے سنّپاتک (پنچے) گلم کہتے ہیں۔ اس گلم کی چکتسا مجموعۂ اضداد ہوتا ہے۔ اس لئے ناقابل علاج ہے۔

رکت گلم | یہ بیماری صرف عورتوں ہی کو ہوتی ہے۔ مردوں کو نہیں ہوتی۔ کیونکہ مردوں کا رحم نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی اُنہیں حیض آتا ہے۔ عورتوں کو بھی یہ بیماری صرف اسی سبب سے ہوتی ہے۔ کہ اسکی پیدائش کا مقام رحم ہی ہے۔

رکت گلم کی پیدائش کے بواعث | عورتیں چونکہ پرائے بس ہیں۔ عموماً بے علم اور ہمیشہ خدمت کے لئے کمربستہ ہوتی ہیں۔ اس لئے وُہ کئی بار حوائج ضروریہ کے ویگوں کو روک لیتی ہیں۔ اس لئے نیز قبل از وقت حمل کے ساقط ہو جانے سے تھوڑے ہی روز بعد یا بچہ پیدا ہونے کے تھوڑے دن پیچھے۔ یا ایام حیض میں بادی کرنے والی چیزوں کے کھانے سے وایو کوپت ہو جاتی ہے۔ یہ کوپت وایو یونی کے راستے اندر داخل ہو کر خون حیض کو روک دیتی ہے۔ اور ہر ماہ رُکا ہُوا یہ خُون رحم کو بڑھا دیتا ہے۔ تب اُس عورت کو درد۔ کھانسی اتیسار۔ قے۔ کھانے کی خواہش نہ ہونا۔ بدہضمی۔ اعضا شکنی۔ نیند۔ سُستی اور کف پرسیک وغیرہ خرابیاں آگھیرتی ہیں۔ آنکھوں میں پھیکا پن۔ غشی ہر لّاس۔ دوہد۔ پاؤں میں ورم۔ کچھ کچھ لوم ہرشن۔ یونی میں سے قوت پیدائش

کا ضائع ہو جانا۔ یونی میں سے بدبو آنا اور پانی بہنا وغیرہ خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ یہ گلم ہی پیٹ میں اُچھلا کرتا ہے۔ اسے ہی دیکھ کر بے وقوف حمل سے خالی عورت کو حاملہ کہا کرتے ہیں۔

ان پانچوں قسم کے گلموں میں پُورْوروپ مندرجہ ذیل ہوتے ہیں۔ کھانے کی خواہش کا نہ ہونا۔ اروچی۔ بدہضمی۔ ہاضمے کی بے ترتیبی۔ کھائے ہوئے پدارتھ کا جلن کرنا۔ نیز کھانے کے ہضم ہونے کے وقت بغیر کسی وجہ کے قے ہو جانا۔ اور ڈکار آنا۔ باد مخالف۔ پیشاب اور پاخانے کا ویگ نہ ہونا۔ اور اگر ویگ ہو بھی۔ تو اُن کا تیاگ نہ ہونا۔ اُن کا بند ہو جانا یا تھوڑا تھوڑا آنا۔ وایو شُول۔ آمدہ انتڑیوں کا بولنا۔ رونگٹوں کا کھڑے ہونا۔ پاخانے میں گانٹھیں پڑ جانا۔ بھوک کا مارا جانا۔ کمزوری کا بڑھ جانا اور شکم سیر ہو کر کھانا ناقابلِ برداشت ہو جانا۔ یہ سب گلم کے پُورْوروپ ہوتے ہیں۔

سب طرح کے گلموں میں وایو اصلی باعث ہے۔ یعنی وایو کے بغیر کچھ نہیں ہوتا۔ ان میں سے سنّپاتک گلم کو ناقابلِ علاج سمجھ کر اس کا علاج نہیں کرنا چاہیئے۔

ایک دوش سے پیدا ہونے والے گلم کی یتھا یوگیہ چکتسا کرنی چاہیئے۔ دو دو دوشوں والے گلموں کی دونو دوشوں کے لکشنوں سے ملی ہوئی چکتسا کرنی چاہیئے۔

وید کو چاہیئے۔ کہ اگر اور کسی چیز کو موافق سمجھے۔ تو عوارض کی کمی بیشی کا لحاظ رکھ کر اُسے بھی استعمال میں لے آئے۔ بڑے عوارض کا بہت جلد پہلے علاج کرے اور ان کے بعد چھوٹے عوارض کی چکتسا پر ہاتھ بڑھائے۔ جس گلم روگ کا جلد

علاج کرنا ہو۔ اُس میں بھی پہلے وات کا علاج کرنا چاہیئے۔

وایو کو ناش کرنے کے واسطے وات کو دُور کرنے والے سینہن اور سویدن کرم عمل میں لانے چاہیئں۔ اسی طرح مرغن اور نرم وریچن اور وستی کرم اور نمکین اور میٹھے رسوں کی ترکیب کے موافق استعمال کرائیں۔

وایو کے شانت ہوجانے پر وید تھوڑی ہی کوشش سے پت وغیرہ دیگر دوشوں کی شانتی کے قابل ہوجاتا ہے۔

ادھیائے کا انجام سب طرح کے گلم روگوں میں پہلے وایو کی شانتی کا بندوبست کرنا چاہیئے۔ کیونکہ وایو کی شانتی سے ہی باقی کے طاقت ور دوش بھی بآسانی شانت ہوجاتے ہیں۔

ادھیائے کا خلاصہ اس گلم ندان ویاکھیا نامی ادھیائے میں گلموں کی تعداد۔ بواعث۔ پورو روپ اور چکتسا کا اُپدیش کیا گیا ہے۔

چوتھا ادھیائے

بھگوان اتری کمار بولے۔ اب ہم پرمیہہ ندان نامی ادھیائے کی تفصیل بتاتے ہیں۔

پرمیہہ روگوں کا شمار وات آدی تینوں دوشوں سے پیدا ہونے والے پرمیہہ روگ بیس طرح کے ہوتے ہیں۔ ان کے علاوہ پرمیہہ کی اور بھی بے تعداد اقسام ہیں لیکن تینوں دوشوں کے کوپت ہونے سے جسطرح بیس قسم کے پرمیہہ پیدا ہوتے ہیں۔ ہم اُن کا ذیل میں بیان کرتے ہیں۔

ندان - دوش اور دُوشیہ کے لحاظ سے روگوں کے وِگھات - بھاؤ اور ابھاؤ میں بھید ہوتے ہیں۔

جب ندان - دوش اور دُوشیہ تینوں آپس میں انوبندھی نہیں ہوتے - یا اگر کیہ اپرکش اور دُربل بھاؤ سے انوبندھی ہوتے ہیں - تو خرابیاں نہیں پیدا ہوتیں اگر ہوتی بھی ہیں - تو دیر کے بعد - یا نہائت ہلکی ہوتی ہیں - اور اُن میں مندرجہ صدر پُوری علامات نہیں پائی جاتیں۔

اگر ندان - دوش اور دُوشیہ آپس میں انوبندھی ہوتے ہیں - تب مندرجہ صدر علامات سے اختلاف پایا جاتا ہے - یعنی سرولکھشن سمپن (سب علامات والے) روگ پیدا ہوتے ہیں۔

پرمیہہ ندان بھید مندرجہ ذیل ندان وغیرہ کف سے پیدا ہونے والے پرمیہوں کو بہت جلد پیدا کرتے ہیں - جیسے ہانیک - یو چین - اُدّالک نیشدھ اُت کٹ - مُکندک - مہا ورییہہ - پرمودک اور سُگندھک وغیرہ نئے دھانیوں کا بے وقت اور بکثرت کھانا - گھی کے ساتھ نئی ہرنیو - اُڑد کی دال کا استعمال کرنا - گرامیہ - آنوُپ اور اودک پشو پکھشیوں کے گوشت بکثرت کھانا - دودھ - مندک دہی - نئے شراب کا بکثرت استعمال کرنا - دیہہ پرکھشالن - ورزش نہ کرنا نیند بھر کے سونا - سیج یا آسن پر بہت دیر تک پڑے یا بیٹھے رہنا - یا کف میدا اور پیشاب کو پیدا کرنے والے دیگر کاموں کا کرنا یہ سب پرمیہوں کے بواعث ہیں

دوش اور دُوشیہ کا بیان بہت اور تیلا کف ہی دوش ہے - بہت اور بندھا ہؤا مید - مانس - شریر کلید - شکر - خُون - وسا - مجھّا - لسیکا - رس اور اوج ہی دُوشیہ ہیں۔

مطلب یہ ہے۔ کہ پہلے بیان کئے ہوئے آہار بیوہار کے استعمال کرنے سے
کف کوپت ہو کر میدہ۔ مانس وغیرہ کو دُوشت کر کے پرمیہہ کو پیدا کر دیتا ہے

کوپت کف کے کرم

ندان۔ دوش اور دُوشیہ تینوں کے مل جانے سے
کف بہت جلدی کوپت ہو جاتا ہے۔ سبب یہ ہے۔ کہ وہ پہلے ہی بہت بڑھ
جاتا ہے۔ وہ کف کوپت ہو کر بہت جلد بدن میں پھیل جاتا ہے۔ شریر کی
شنفلتا کی وجہ سے شریر میں پھیلتا ہُوا وہ کف پہلے میدا سے مل جاتا ہے۔
پھر میدا کی کثرت اور بدّھتا کی وجہ سے نیز میدا کے گُنوں جیسے گُنوں والا ہونے
کی وجہ سے میدا سے مل کر اُسے دُوشت کر دیتا ہے۔ اِسے خراب کر کے اور خود
خراب ہو کر وکرت میدا سے ملا ہُوا شریر کے کلید اور مانس سے مل جاتا ہے۔ اِیر
کلید اور مانس کے بکثرت بڑھ جانے سے مانس دُوشت ہو جاتا ہے۔ اور مانس
کے دُوشت ہو جانے سے مانس میں بدبودار مانس والی پڑکا۔ شراوکا اور کچھپکا
وغیرہ پھنسیوں کو پیدا کر دیتا ہے۔ مزاج میں مخالف ہونے کی وجہ سے شریر کی
کلیدتا کو دُوشت کر کے مُوتر کے رُوپ میں ملا دیتا ہے۔ پھر ونکھشن اور وستی
کے موتر واہی سروتوں کے میدا اور کلید سے ستھاپت گورُوتا یُکت مکھوں کا آکرن
کر کے روک لیتا ہے۔ پھر یہ پرکرتی کی خرابی کی وجہ سے ستھرتا اور سادھیتا
بھی پیدا ہو جاتی ہے۔

شریر کی کلیدتا کف اور میدا سے ملکر مثانے میں داخل ہو کر پیشاب بن جاتی
ہے۔ نیز دُشمتا۔ ہینیا اور بردھی سے ملی ہوئی کف کے اِن سب گُنوں کو پراپت کرتی
ہے۔ جیسے سفید۔ شیتل۔ مورت۔ پچھّل۔ اَچھّ۔ سنگدھ۔ گورو۔ مدھر۔ ساندر
اور گندھ۔

اگر وہ کلید نامندرجہ بالا کسی ایک گُن سے ملی ہو۔ تو سما کھیہ اور اگر زیادہ گُنوں سے ملی ہو۔ تو گوناکھیہ کہلاتی ہے۔

پرمیہوں کے نام اُدک میہہ۔ اِکھشو بالکارس میہہ۔ ساندر میہہ۔ ساندر پرساد میہہ۔ شُکل میہہ۔ شُکر میہہ۔ شیت میہہ۔ سِکتا میہہ۔ شنیر میہہ اور لالا میہہ یہ دس نام پرمیہوں کے ہیں۔

کف پرمیہہ کی قابلیتِ علاج مندرجہ صدر دسوں قسم کے پرمیہہ قابلِ علاج ہوتے ہیں۔ کیونکہ یہ کف اور میہہ والے گُنوں سے پیدا ہوتے ہیں میہہ کی لنسبت کف کی زیادتی کے سبب نیز کف اور میہہ کی یکساں چِکتسا کی وجہ سے بھی شلیشمک پرمیہہ قابلِ علاج بیماری ہے۔

اُدک میہہ کی علامات جس شخص کو اُدک میہہ ہوتا ہے۔ وُہ کف کے کوپت ہونے کی وجہ سے صاف۔ نہائت سفید۔ ٹھنڈا۔ بےبُو۔ پانی کا سا پیشاب کرتا ہے۔ یہ اُدک میہہ کی علامات ہیں۔

اِکھشو میہہ کی علامات جو شخص کف کے کوپت ہونے کی وجہ سے نہائت میٹھا۔ ٹھنڈا۔ چِپچِپا۔ ناصاف اور کانڈ اِکھشو کے رس کا سا پیشاب کرتا ہے۔ اُسے اِکھشو میہہ کہتے ہیں۔

ساندر میہہ کی علامات پہلے دن پیشاب کو برتن میں رکھنے سے اگر وُہ دُوسرے دن کف کے کوپت ہونے کی وجہ سے جم جائے۔ تو اُسے ساندر میہہ کی علامت سمجھنا چاہیئے۔

ساندر پرساد میہہ کی علامات کف کے کوپت ہونے کی وجہ سے جس کا پیشاب جم جائے۔ اور اوپر تھوڑی تہہ جمی ہو۔ اُسے ساندر پرسا

میہہ کہتے ہیں۔

شُکل میہہ کی علامات کف کے کوپت ہونے کی وجہ سے جو شخص سفید اور چانولوں کے پانی کی طرح کا پیشاب بار بار کرتا ہے۔ اُسے شُکل میہہ کا روگ سمجھنا چاہیئے۔

شُکر میہہ کی علامات جو شخص کف کے کوپت ہونے کی وجہ سے ویریہ کے رنگ کا سا اور ویریہ ملا ہؤا بار بار پیشاب کرتا ہے۔ اُسے شُکر میہہ کا روگ سمجھنا چاہیئے۔

شیت میہہ کی علامات جو شخص کف کے کوپت ہونے کی وجہ سے نہائت ٹھنڈا اور میٹھا پیشاب کرتا ہے۔ اُسے شیت میہہ کا بیمار سمجھنا چاہیئے۔

سکتا میہہ کی علامات جو شخص کف کے کوپت ہونے کی وجہ سے کٹھور چیزوں کے ساتھ ملے ہوئے پیشاب کے ساتھ ریت کے سے چھوٹے چھوٹے ذرّوں کو بہاتا ہے۔ اُسے سکتا میہہ کا بیمار سمجھنا چاہیئے۔

شینر میہہ کی علامات جو شخص کف کے کوپت ہونے کی وجہ سے تھوڑا تھوڑا اور آہستہ آہستہ تنگی سے پیشاب کرتا ہے۔ اُسے شینر میہہ کا روگی سمجھنا چاہیئے۔

لالا میہہ کی علامات جو شخص کف کے کوپت ہونے کی وجہ سے تنتو بدھ اور لار کی مانند لیسدار پیشاب کرتا ہے۔ اُسے لالا میہی سمجھنا چاہیئے۔

یہ بیان دسوں پر میہوں کا ہے۔

پِت پر میہہ گرم۔ کھٹی۔ نمکین۔ کھشار اور چرپری چیزوں کے بکثرت کھانے سے۔ بے ہضمی میں کھانا کھا لینے سے۔ نہائت تیز دھوپ۔ آگ۔ سنتاپ۔ تکان

اور غصے سے۔ کھانے میں بے قاعدگی اختیار کرنے سے پت کی زیادتی والے شخص کا پت بہت جلد کوپت ہو جاتا ہے۔ اور وہ پت کوپت ہو کر پہلے بیان کردہ طریق کے مطابق مندرجہ ذیل چھ پرمیہوں کو پیدا کر دیتا ہے۔

ان چھ پرمیہوں کے پہلے کی طرح گنوں کے مطابق یہ نام ہیں (۱) کھشار میہہ (۲) کال میہہ (۳) نیل میہہ (۴) لوہت میہہ (۵) منجشٹا میہہ اور (۶) ہارور میہہ

یہ چھیئوں پرمیہہ پہلے کی طرح کھشار۔ نمک۔ چرپراہٹ۔ کھٹائی۔ وِش اور اُشن ان چھ گنوں والے ہوتے ہیں۔

یہ چھیئوں پرمیہہ یا پیہ ہوتے ہیں۔ کیونکہ پت اور مید متضاد گنوں والے ہیں۔ اور ان کا علاج بھی متضاد ہے۔

کھشار میہہ کی علامات جو شخص پت کے کوپت ہونے کی وجہ سے بو۔ رنگ۔ ذائقے اور سپرش کے لحاظ سے کھشار کی مانند پیشاب کرتا ہے اُسے کھشار پرمیہہ کا روگ سمجھنا چاہیئے۔

کال میہہ کی علامات جو شخص پت کے کوپت ہونے کی وجہ سے سیاہی کی طرح گرم پیشاب متواتر کرتا ہے۔ اُسے کال میہہ کا بیمار سمجھنا چاہیئے

نیل میہہ کی علامات جو شخص پت کے کوپت ہونے کی وجہ سے نیل کنٹھ کے پروں کی مانند آہستہ آہستہ پیشاب کرتا ہے۔ اُسے نیل میہہ کی بیماری ہوتی ہے۔

رکت (لوہت) میہہ کی علامات جو شخص پت کے کوپت ہونے کی وجہ سے بھیکی بُو والا۔ نمکین۔ گرم اور سُرخ رنگ کا پیشاب کرتا ہے۔

اُسے لوہت (رکت) میہہ کا بیمار سمجھنا چاہیئے۔

منجشٹا میہہ کی علامات جو شخص پت کے کوپت ہونے کی وجہ سے مجیٹھ کے رنگ کا سا پھیکی بُو والا پیشاب بار بار کرتا ہے۔ اُسے منجشٹا میہہ کا مریض سمجھنا چاہیئے۔

ہارِدر میہہ کی علامات جو شخص پت کے کوپت ہونے کی وجہ سے ہلدی کے پانی کا سا زرد اور ذائقے میں چرپرا پیشاب کرتا ہے۔ اُسے ہارِدر میہہ کا بیمار سمجھنا چاہیئے۔

یہ پت کے کوپت ہونے کی وجہ سے پیدا ہونے والے چھیئوں قسم کے پرمیہوں کا بیان ہے۔

وات پرمیہہ کے بواعث چرپری کسیلی۔ کڑوی۔ رُوکھی۔ ہلکی اور ٹھنڈی چیزوں کے بکثرت استعمال کرنے۔ وِیوائے۔ ورزش۔ قے۔ اسہال آستھاپن اور شرو وریچن کرموں کے زیادہ عمل میں لانے حوائج ضروریہ کے ویگوں کو روکنے۔ فاقہ کشی۔ چوٹ لگ جانے۔ آپت۔ اُدویگ۔ افسوس۔ فصد جانگنے اور اعضائے جسم کو بے قاعدگی سے رکھنے سے وات پرکرتی والے شخص کی وات بہت جلد کوپت ہو جاتی ہے۔

وسا میہہ کا باعث وہی کوپت ہوئی ہوئی وات جب وات پردھان شریر میں پھیل کر چربی پر حملہ آور ہو کر مُوتر واہی سروتوں میں ٹھہر جاتی ہے تو وسا میہہ کی بیماری ہو جاتی ہے۔

مجھا میہہ کا باعث جب وہی وایو مجّھا کو لیکر پیشاب کے راستے اور مثانے میں ساکن ہو جاتی ہے۔ تب مجّھا پرمیہہ کا روگ پیدا ہو جاتا ہے۔

ہستی میہہ کا باعث جب وہی وات لسیکا کو لے کر مثانے میں لے جا کر پیشاب کے ساتھ خارج ہوتی ہے۔ اور لسیکا کی زیادتی اور وایو کی کھشیپن شکتی کی وجہ سے پیشاب زیادہ نکلتا ہے۔ تب وہ شخص متوالے ہاتھی کی طرح مُوتر ویگ کو متواتر نکالتا رہتا ہے۔ تو اُسے ہستی میہہ کا بیمار کہتے ہیں۔

مدہو میہہ کا باعث جب مُدھر سوبھاؤ والے اوج کی وایو خُشکی کی وجہ سے لے کر کسیلا پن سے ملا کر مثانے میں لے جا کر پیشاب کے ساتھ خارج کرتا ہے۔ تو اُسے مدہو میہہ کہتے ہیں۔

واتج پرمیہوں کی ناقابلیت علاج مندرجہ بالا چاروں واتج پرمیہہ اسادھیہ (ناقابل علاج) ہوتے ہیں۔ کیونکہ یہ نہایت اثر کاری ہوتے ہیں۔ ان کا معالجہ بھی متضاد ہوتا ہے۔ ان کے نام ان کے گُنوں کے مطابق یہ ہیں۔

(۱) وسا میہہ (۲) مجّھا میہہ (۳) ہستی میہہ اور (۴) مدہو میہہ

وسا میہہ کی علامات جو شخص وات کے کوپت ہونے کی وجہ سے چربی ملا یا چربی کے سے رنگ کا پیشاب بار بار کرتا ہے۔ اُسے وسا میہہ کا بیمار کہتے ہیں۔ یہ لاعلاج روگ ہے۔

مجّھا میہہ کی علامات جو شخص وات کے کوپت ہونے کی وجہ سے پیشاب کے ساتھ مجّھا خارج کرتا ہے۔ اُسے مجّھا میہہ کا روگ ہوتا ہے۔ یہ بھی ناقابل علاج بیماری ہے۔

ہستی میہہ کی علامات جو شخص وات کے کوپت ہونے کی وجہ سے

متوالے ہاتھی کی طرح متواتر پیشاب کرتا ہے۔ اُسے ہستی میہہ کا لاعلاج مرض ہوتا ہے۔

مدہومیہہ کی علامات جو شخص وات کے کوپت ہونے کی وجہ سے کسیلا۔ میٹھا۔ پانڈو روگ کا اور رُوکھا پیشاب کرتا ہے۔ اُسے لاعلاج مدہومیہہ کی بیماری ہوتی ہے۔

اس طرح یہ وات کے کوپت ہونے کی وجہ سے پیدا ہونے والے چاروں پرمیہوں کا بیان کیا گیا ہے۔

تینوں دوشوں کی خرابی کی وجہ سے پیدا ہونے والے بیس قسم کے پرمیہوں کا بیان بغور مطالعہ کرنا چاہیئے۔

تردوش سے پیدا ہونے والے پرمیہہ کے پُورؤ رُوپ تینوں دوشوں کے کوپت ہونے کی وجہ سے پیدا ہونے والے پرمیہہ کے پُورؤ رُوپ یہ ہوتے ہیں۔ جیسے بالوں کا جٹا بن جانا۔ مُنہہ کا میٹھا سا معلوم ہونا۔ ہاتھ پاؤں میں سنسناہٹ ہونا۔ شریر میں جلن ہونا۔ مُنہہ کا سُوکھنا تالو کا سُوکھنا۔ گلے کا سُوکھنا۔ پیاس۔ سُستی۔ جسم میں مَیل ہونا۔ روم کوپوں میں لہساوٹ۔ اعضائے بدن میں جلن اور سنسناہٹ۔ پیشاب پر مکھیوں اور چیونٹیوں کا جمع ہو جانا۔ پیشاب میں مُوتر دوش اور وسا کا نکلنا۔ بدن میں سے بو آنا۔ اُونگھ اور نیند کا آنا یہ تردوش سے پیدا ہونے والے پرمیہہ کے پُورؤ رُوپ ہیں۔

پرمیہہ کے عوارض پرمیہہ میں ذیل کے عوارض ہوتے ہیں۔ پیاس۔ اتی سار۔ بخار۔ جلن۔ کمزوری۔ اروچی۔ بے ہضمی۔ بدبودار مانس پنڈ کا۔ الجی اور

ودردھی وغیرہ عوارض پرمیہہ کی وجہ سے پیدا ہو جاتے ہیں۔

قابل علاج پرمیہوں کے علاج کی ترکیب ان مندرجہ صدر پرمیہوں میں سے جو قابل علاج ہیں۔ اُن کا علاج یتھا یوگیہ سنشمن اور سنشودہن ادویات کے ذریعے سے کرنا چاہیئے۔

ادھیائے کا خاتمہ جس طرح پرندہ چھوٹے درختوں پر باآسانی چڑھ جاتا ہے۔ اسی طرح پرمیہہ بھی کھانے کے حریص نیز سنان اور بھرمن دولیشی اشخاص پر بڑی آسانی سے حملہ آور ہو جاتا ہے۔ موت پرمیہہ کا رُوپ اختیار کر کے سُست الوجود۔ بہت موٹے۔ بہت چربی والے اور پیٹو کو پکڑ کر اپنے ساتھ لے جاتی ہے۔ جو شخص دھاتو کو ٹھیک کرنے والے کھانے اور دیگر خواہشات رکھتا ہے۔ وہی سُکھ کو بھوگتا ہے۔

ادھیائے کا خلاصہ اس پرمیہہ ندان نامی ادھیائے میں بہت سے بواعث۔ امراض۔ پرمیہوں کے اسباب۔ دوش اور دوشیوں کا بیان مختلف قسم کے رُوپ۔ کف سے پیدا ہونے والے دس پرمیہہ۔ پت سے پیدا ہونے والے چھ پرمیہہ اور وات سے پیدا ہونے والے چار پرمیہہ۔ قابل علاج اور ناقابل علاج کی تشریح۔ پُوَرْو روپ اُپدرو۔ کریا اور سُوتر اِن سب باتوں کا بیان کیا گیا ہے +

پانچواں ادھیائے

بھگوان اتری کمار بولے۔ کہ اب کُشٹ ندان نامی ادھیائے کا بیان کرتے ہیں۔

کُشٹ کی پیدائش کے بواعث سات طرح کے دربیہ بگڑ کر کُشٹ کی پیدائش کے باعث ہوتے ہیں۔ جیسے تینوں دوش یعنی وات۔ پت اور کف (جو کوپت کرنے والے دربیوں سے مل کر بگڑ جاتے ہیں)۔ دُوشیہ یعنی چمڑا۔ گوشت۔ خُون اور لسیکا (جسم کے چاروں دھا تو جو دوشوں کے ملنے سے بگڑ جاتے ہیں)

بگاڑ کو حاصل کرکے یہ ساتوں دربیہ کوڑھ کو پیدا کر دیتے ہیں۔ اور ایسا کوئی بھی کُشٹ نہیں ہے۔ جو ایک دوش سے پیدا ہوتا ہو۔ اگرچہ ساتوں قسم کے کوڑھی کا مزاج یکساں ہوتا ہے۔ تاہم اُنش۔ بل۔ وکلپ اور ستھان کے لحاظ سے اُن کے درد۔ رنگ۔ سنستھتی۔ نام۔ اُت پتی اور علاج الگ الگ ہوتے ہیں۔

اقسام کُشٹ اس طرح سے کوڑھ سات قسم کا۔ اٹھارہ قسم کا۔ یا بے شمار اقسام کا ہوتا ہے۔ تمام دوش بیشمار وکلپناؤں کی وجہ سے بے شمار اقسام ہونے کے سبب بیشمار امراض کو پیدا کرتے ہیں۔ اور ان بے بشمار وکلپ وکاروں کا بیان کرنا مشکل ہے۔ اس لئے کوڑھ کی سات بڑی قسموں کا ہی بیان کیا جائیگا۔

وات وغیرہ تینوں دوشوں کے کوپت ہونے سے چمڑا۔ مانس۔ خون اور لسیکا دُوشت ہو کر کُشٹ روگ پیدا ہوتا ہے۔ ان میں سے اگر وات غالب ہوتی ہے۔ تو کپال کُشٹ پیدا ہو جاتا ہے۔ پت کے غلبے کی صُورت میں اُدُمبر کُشٹ۔ کف کے غلبے کی صُورت میں منڈل کُشٹ۔ وات پت کے غلبے کی صُورت میں رشیہ جیہہ کُشٹ۔ پت کف کی زیادتی میں پُنڈریک کُشٹ۔ کف وات کے غلبے میں سدھم کُشٹ اور تینوں دوشوں کے غلبے کی صُورت میں کاکنک کُشٹ پیدا ہو جاتا ہے۔

کُشٹ کی یہی سات قسمیں پرکرتی کے اختلاف سے پھر بے شمار اقسام کی ہو جاتی ہیں۔

کُشٹ کا سادھارن ندان

سرد اور گرم چیزوں کا یکجا استعمال ایک دم سنترپن اور اپ ترپن غذا کھانا۔ شہد۔ گڑ کی راب۔ مچھلی۔ مُولی اور مکوۓ کا مقدار سے بڑھ کر ہمیشہ استعمال کرنا۔ بے ہضمی کی حالت میں کھانا کھانا۔ دُودھ کے ساتھ چلی چم مچھلی کا کھانا۔ ہائینک۔ یوک۔ چین۔ اُدالک اور کودوں وغیرہ اناجوں کا عام طور پر استعمال کرنا۔ دُودھ۔ دہی تکر۔ بیر۔ کلتھی۔ اُرد اور السی کے پُوش اور کُسم کا تیل شکم سیر ہو کر کھانا دلوائے۔ ورزش اور سنتاپ کی کثرت۔ خوف۔ تکان اور سنتاپ سے پژمُردہ ہونا۔ ٹھنڈے پانی اور ٹھنڈی ہوا کا ایک دم استعمال کرنا۔ وِدگدھ غذا کو قے کے ذریعے نکالے بغیر ودا ہی غذا کا کھانا۔ قے کے ویگ کو روکنا اور سنگدھ پدارتھوں کا بکثرت کھانا تینوں دوشوں کو ایک دم کوپت کر دیتا ہے۔ اور چمڑا۔ مانس۔ خون اور لسیکا شتھل پڑ جاتے ہیں۔ ان شتھل وغیرہ

کے کسی خاص مقام میں وُہ کوپت شُدہ دوش اقامت اختیار کرکے چمڑے
وغیرہ کو دُوشت کرکے کوڑھ پیدا کردیتے ہیں۔

کُشٹ کے پُورب رُوپ پسینے کا بالکل نہ آنا یا بکثرت آنا۔
پروشتا۔ چکناہٹ کی زیادتی۔ بے رنگتی۔ کُھجلی۔ نستوو۔ سوپتا۔ پری داہ
پری ہرش۔ لوم ہرش۔ کھرکھراہٹ۔ اُشنتا۔ گرانی۔ سوج۔ وسرپ روگ
کی پیدائش۔ روم کوپوں میں متواتر سوزش ہونا۔ پکے ہوئے۔ جلے ہوئے
اور کاٹے ہوئے مقام پر نیز لپستان میں۔ زخم میں اور کھرسٹ میں نہایت
تکلیف ہونا۔ چھوٹے سے برن کا بھی خراب ہوجانا اور بھرنے میں نہ آنا۔
یہ کُشٹ کے پُورب رُوپ ہیں۔ اور ان عوارض کے بعد کوڑھ پیدا
ہوجاتا ہے۔

کپال کُشٹ کی علامات رُوکھا۔ اَرُن۔ پَرُش۔ بے ترتیبی سے
پھیلا ہُوا۔ کھردرے کناروں والا۔ قدرے اُونچا۔ باہر کی طرف سے قدرے
نیچا۔ پھیلا ہُوا۔ کھڑے ہوئے رونگٹوں والا۔ نہایت تود والا۔ تھوڑی تھوڑی
کُھجلی۔ جلن۔ پُویہ اور لسیکا والا۔ تیز گتی اور اُت پتی والا۔ کیڑوں والا۔
سیاہ سُرخ یا ٹھیکرے کی رنگت والا کُشٹ کپال کُشٹ کہلاتا ہے۔

اُدمبر کُشٹ کی علامات جس کوڑھ کا رنگ تانبے کا سا ہو۔
اور اُس پر تانبے کے رنگ والے رونگٹے ہوں۔ گھنا ہو۔ اور گاڑھے خون
پُویہ اور لسیکا والا ہو۔ جس میں کُھجلی۔ کلید۔ سڑانڈ۔ جلن اور پاک ہو
جو آشُو گامی ہو۔ جو جلدی پیدا ہوجائے۔ جس میں سنتاپ ہوتا ہو۔
اور کیڑے پڑ گئے ہوں۔ جس کا رنگ پکے ہوئے گُولر کا سا ہو۔ اُسے

اُدُمبر کُشٹ کہتے ہیں۔

منڈل کُشٹ کی علامات جو کوڑھ سنگدھ۔ بوجھل۔ اُونچا شِلکھشن اور قائم ہو۔ جس کے کنارے موٹے ہوں۔ جس کا رنگ سفید اور سُرخ ہو۔ جس میں سے بہت سا گاڑھا۔ گلگلا اور سفید مواد بہتا ہو۔ جس میں سفید سفید روماوَلی کی سی لکیریں ہوں۔ جس میں کھجلی اور کیڑے بکثرت ہوں۔ جس کی گتی اور اُت پتی آہستہ سے ہوتی ہو۔ جس کے گول گول چکتے سے ہوں۔ اُسے منڈل کُشٹ کہتے ہیں۔

رشیہ جیبھ کی علامات جس کُشٹ میں باہر کی طرف پُرُشتا اور سُرخ رنگ ہو۔ اندر کی طرف کالا رنگ ہو۔ جس میں نیلی۔ زرد اور تلب کے رنگ کی سی جھلک پڑتی ہو۔ جس کی اُت پتی اور گتی تیز ہو۔ جس میں کھجلی۔ کلید اور کیڑے کم ہوں۔ جس میں جلن۔ بھید۔ ستود اور پاک زیادہ ہو۔ جس میں شُوک اُپ ہت کی سی تکلیف ہوتی ہو۔ جس کا درمیان اُونچا اور کنارے نیچے ہوں۔ جس میں چھوٹی چھوٹی بہت سی سخت پھنسیاں ہوں۔ جس میں بڑے بڑے چکتے ہوں۔ اور جس کی شکل زبان کی سی ہو۔ اُسے رشیہ جیبھ کُشٹ کہتے ہیں۔

پنڈریک کُشٹ کی علامات جس کُشٹ میں سفیدی اور سُرخی کی جھلک پڑتی ہو۔ جس کے کنارے سُرخ رنگ کے ہوں۔ جس میں سُرخ روماوَلی ہو۔ جو قدرے اُونچا ہو۔ اور جو بہت سے گاڑھے خُون۔ پیپ اور لسیکا والا ہو۔ جس میں کھُجلی۔ کیڑے۔ جلن اور پاک ہوتا ہو۔ جس کی گتی اور اُت پتی شِیگھر کارنی ہو۔ جو جلدی پھٹ جائے۔ جس کا رنگ

کنول کے پتّے کا سا ہو۔ اُسے پُنڈریک کُشٹ کہتے ہیں۔

سِدھم کُشٹ کی علامات جو کُشٹ پُرش۔ اَرُن وِرن اور وِشیرن ہو۔ جو باہر کی طرف سے پتلا اور اندر کی طرف سے سنگدھ ہو۔ جس میں سفیدی اور سُرخی کی جھلک پڑتی ہو۔ جس میں تھوڑی تکلیف۔ تھوڑی کھجلی۔ تھوڑی جلن۔ تھوڑی پیپ اور تھوڑی لسیکا ہوں۔ جس کی پیدائش چھوٹی ہو۔ جو الپ بھیدی اور جس میں تھوڑے کرم ہوں۔ جو گھیا کے پھول کی طرح معلُوم ہوتا ہو۔ اُسے سِدھم کُشٹ کہتے ہیں۔

کاکنک کُشٹ کی علامات جس کا رنگ پہلے کاکنی کے سمان ہو پھر جس میں سب کُشٹوں کی علامات پائی جائیں۔ ایسا کوڑھ پاپی منشیوں کو ہوتا ہے۔ اِس کا رنگ مختلف طرح کا ہوتا ہے۔ اور اِسے کاکنک کُشٹ کہتے ہیں۔

کُشٹوں کا قابلِ علاج اور ناقابلِ علاج ہونا اِن میں سے بعض کُشٹ ناقابلِ علاج ہوتے ہیں۔ بعض قابلِ علاج بھی ہیں۔ جو ناقابلِ علاج ہیں۔ وہ اپنی اسادھیتا کو نہیں چھوڑتے۔ جو قابلِ علاج ہوتے ہیں۔ وہ آہار بیوہار میں خرابی واقع ہوجانے سے ناقابلِ علاج ہوجاتے ہیں۔ کاکنک کے علاوہ باقی سب قابلِ علاج ہوتے ہیں۔ اگر آغاز میں اِنکا علاج نہ کیا جائے تب دوشوں کی ابھشیندتا سے یہ بھی ناقابلِ علاج ہوجاتے ہیں۔

قابلِ علاج کُشٹوں کے علاج میں اگر دیر کی جائے۔ تو اِن کے چمڑے۔ مانس۔ خُون اور لسیکا کی سڑاند۔ کلیدتا اور پسینے سے کیڑے پیدا ہوجاتے

ہیں۔ وُہ کوڑھ کی جگہ کو کھانے لگتے ہیں۔ اور دوشوں کو دوشت کرکے مندرجہ ذیل عوارض کو الگ الگ پیدا کر دیتے ہیں۔

وایو کوپت ہو کر جسم کے رنگ کو سیاہ یا سُرخ کر دیتا ہے۔ خُشکی پیدا کرتا ہے۔ درد۔ سوج۔ پسینہ۔ لرزہ۔ روم ہرش۔ سنکوچ۔ آیاس۔ ستمبھتا۔ سُپتی۔ بھید اور بھنگ پیدا کرتا ہے۔

پت کوپت ہو کر جلن۔ پسینہ۔ کلید۔ کوتھ۔ کنڈو۔ سراؤ اور موک وغیرہ روگ پیدا کر دیتا ہے۔

کف کوپت ہو کر سفیدی۔ سردی۔ کھُجلی۔ ستھرتا۔ گرانی۔ بلندی۔ سِنِدھتا اور ہساوٹ پیدا کر دیتا ہے۔

تب یہ کیڑے چاروں دُوشیوں اور سرا۔ سنایو و نرم ہڈیوں کو کھا جاتے ہیں۔

کوپت دوشوں کے عوارض اِس اوستھا میں کوڑھی کو یہ عوارض پیدا ہو جاتے ہیں۔ پیپ کا بہنا۔ ہڑ پھوٹن۔ اُنگلی۔ دانت۔ ناک۔ وغیرہ انگوں کا گر پڑنا۔ پیاس۔ بخار۔ اتی سار۔ جلن۔ کمزوری۔ اروچی اور اَدِپاک وغیرہ۔ پھر بیماری ناقابلِ علاج ہو جاتی ہے۔

اودھیائے کا خاتمہ جو اشخاص روگ کو قابلِ علاج سمجھ کر اُس کے علاج میں ڈھیل کر دیتے ہیں۔ وُہ تھوڑے ہی عرصے میں مر جاتے ہیں۔ جو مرض کے پیدا ہونے سے پہلے یا جو مرض کے پیدا ہوتے ہی اچھی طرح سے علاج کراتے ہیں۔ وُہ بہت عرصے تک سُکھ بھوگتے ہیں۔ جیسے نیا پودا تھوڑی ہی محنت سے کاٹ ڈالا جا سکتا ہے

لیکن وہی جب بہت بڑا ہوجاتا ہے۔ تب آسانی سے نہیں کاٹا جاسکتا ایسے ہی نیا وکار بھی بآسانی دُور ہوسکتا ہے۔ اور جب وُہ بڑھ جاتا ہے تب مُشکل سے دُور ہوتا ہے۔ یا ناقابلِ علاج ہوجاتا ہے۔

ادھیائے کا خلاصہ اِس کُشٹ ندان ادھیائے میں کُشٹوں کی تعداد۔ دربیہ۔ دوش۔ دُوشیہ۔ پُورب رُوپ اور اُپدرو الگ الگ بیان کئے گئے ہیں۔

چھٹا ادھیائے

بھگوان پُنرِوسو بولے۔ اب شوش ندان ادھیائے کی تشریح کرتے ہیں۔ شوش روگ کے چار بواعث ہوتے ہیں۔ (۱) ساہس (۲) سندھارن (۳) کھشئے اور (۴) وشماشن۔

ساہس جب کمزور آدمی طاقتور شخص کے ساتھ کُشتی لڑتا ہے۔ یا بہت بڑے دھنش کو کھینچتا ہے۔ بہت بولتا ہے۔ بہت بوجھ اُٹھاتا ہے۔ بہت تیرتا ہے۔ بہت فاصلے کو پھلانگتا ہے۔ زور سے پداگھات کرتا ہے۔ نہائت تیزی سے راستہ چلتا ہے۔ بلندی سے گر پڑتا ہے۔ یا کسی اور وجہ سے چوٹ کھاتا ہے۔ یا اسی طرح کا اور کوئی ایسا کام کرتا ہے۔ جس میں زیادہ محنت کرنی پڑتی ہو۔ تو ان کرموں کو مقدار سے زیادہ کرنے کی وجہ سے وکھش ستھل (پہلو) میں کھشت (زخم) ہوجاتا ہے۔ تب وایو اُس اُرُوکھشت (پہلو کے زخم) میں

آکرمن (حملہ) کرتی ہے۔ اور وہاں ٹھہر کر وہاں کے کف کو لیکر خشک کرتی ہوئی اُوپر نیچے اور ترچھی چلا کرتی ہے۔

وایو کے کرم وایو کا جو حصہ جسم کے جوڑوں میں داخل ہوتا ہے اس سے جمائی۔ انگ مرد اور بخار پیدا ہوتا ہے۔ اور وایو کا جتنا حصّہ آم آشے میں داخل ہوتا ہے۔ اُس سے سب طرح کے ہردے کے روگ نیز اروچی پیدا ہوتی ہے۔ وایو کا جتنا حصہ گلے میں داخل ہوتا ہے۔ وُہ گلے کی آواز کو روک دیتا ہے۔ آواز کو بگاڑ دیتا ہے۔ جو وایو پران واہی سروتوں میں پہنچتا ہے۔ وہ دمے اور زُکام کو پیدا کرتا ہے اور جو سر میں ٹھہرتا ہے۔ وُہ سر کے امراض کو پیدا کر دیتا ہے۔

پھر پہلُو میں زخم ہو جانے کے سبب وایو کی بے قاعدہ رفتار نیز گلے کے اُدھولش سے کھانسی پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ شخص پہلُو کے زخم کی حالت میں کھانسی ہو جانے کی وجہ سے کف کے ساتھ خُون تھُوکنے لگتا ہے۔ اور خُون کے آنے سے اُس میں بدبو پیدا ہو جاتی ہے۔ اِس طرح ساہس کرنے والے مُنش کو ساہس سے پیدا ہونے والے مندرجہ بالا عوارض گھیر لیتے ہیں۔ اور ان سوج پیدا کرنے والے عوارض سے گھرا ہوُا شخص آہستہ آہستہ خود بخود سُوکھتا چلا جاتا ہے۔

اِس لئے عقلمند آدمی کو چاہیئے۔ کہ اپنے بل کو دیکھ کر اُس کے موافق ہی کرم کرنا شروع کرے۔ کیونکہ کہا بھی ہے۔ کہ بل شریر کا سادھن رُوپ ہے۔ اور پُرش کا مُول شریر ہے۔

جو اپنے جینے کی خواہش رکھتا ہو۔ اُسے چاہیئے۔ کہ ساہس کے کرموں کو

ترک کردے۔ کیونکہ زندگی ہی سے مُنش کرم کے پھل کو بھوگ سکتا ہے۔

سندھارن | پہلے جو یہ بیان ہو چُکا ہے۔ کہ مل مُوتر آدی حوائجِ ضرُوریہ کا روکنا بھی شوش کا کارن ہے۔ اب اِسکی تفصیل بیان کرتے ہیں۔ جب مُنش راجہ۔ آقا۔ گورو۔ جوئے بازوں کی منڈلی یا استریوں کے پاس بیٹھا ہو۔ یا جب اُونچی نیچی سواری میں بیٹھ کر سفر کر رہا ہو۔ اُس وقت وُہ خوف یا شرم کی وجہ سے باد مخالف۔ پاخانے اور پیشاب کے ویگوں کو روکنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور اُسکے اِن ویگوں کو روکنے سے وات کوپت ہو جاتی ہے۔

یہ کوپت شُدہ وایو پت اور کف کو اُدِین کر کے اُوپر۔ نیچے اور ترچھا چلتا ہے۔ پھر اس کا خاص حصہ شریر کے خاص خاص اعضا ئیں داخل ہو کر پہلے کی طرح درد پیدا کر دیتا ہے۔ اس کی وجہ سے پاخانہ بھی خُشک ہو جاتا ہے۔ دونو پسلیوں میں درد ہوتا ہے۔ دونو کندھوں میں پیڑا ہوتی ہے۔ گلے اور ہردے میں تکلیف ہوتی ہے۔ سر میں بھی تکلیف ہوتی ہے۔ کھانسی۔ دمہ۔ بخار۔ سُور بھید اور زُکام بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ پھر مندرجہ بالا سوج پیدا کرنے والے عوارض سے گھرا ہُوا شخص آہستہ آہستہ سُوکھنے لگتا ہے۔ اس لئے عقلمند شخص کو چاہیئے۔ کہ جسم کے لئے جو تدابیر فائدہ مند ہیں۔ نہائت کوشش کے ساتھ اُن پر عمل کرتا رہے۔ کیونکہ شریر ہی پُرش کا مُول ہے۔ یعنی پُرش کا جو کچھ ہے۔ وُہ شریر ہی ہے۔

دیگر سب باتوں کو ترک کر کے پہلے شریر کی حتےٰ المقدور کوشش

کے ساتھ حفاظت کرنی چاہیئے۔ کیونکہ اس شریر کے نہ ہونے سے منش کے تمام پدارتھوں کی ہستی معدوم ہو جاتی ہے۔ یعنی اگر شریر ہے۔ تو سب کچھ ہے۔ اور اگر شریر نہیں ہے۔ تو کچھ بھی نہیں ہے۔

کھشئے پہلے جو یہ بیان ہو چکا ہے۔ کہ کھشئے بھی شوش کا ایک کارن ہے۔ اب اس کی تفصیل بیان کرتے ہیں۔

جو شخص غم و فکر سے دل گرفتہ ہوتا ہے۔ ایرشا۔ اُت کنٹھا۔ بھَے۔ کرودھ وغیرہ اُس کے من میں آداخل ہوتے ہیں۔

یا لاغر شخص خشک غذا کا سیون کرتا ہے۔ یا دُربل شریر والا مُنش فاقہ کشی کرتا ہے۔ یا تھوڑا کھاتا ہے۔ تب اُس کا ہردے میں رہنے والا رس کم ہو جاتا ہے۔ اور اُس رس کے کم ہو جانے سے وہ پُرش سوکھ جاتا ہے۔ اور اگر اُس کا علاج نہ کیا جائے۔ تو مندرجہ ذیل طریق سے وہ یکھشما کا لُقمہ بن جاتا ہے۔

جب پُرش نہائت محبّت کی وجہ سے بکثرت استری سنگ کرتا ہے۔ تو اُس کا ویرج سُوکھ جاتا ہے۔ ویرج کے کم ہو جانے پر بھی اگر اُس کا من استریوں سے نہ بھر جائے۔ بلکہ وہ اور بھی زیادہ استری سنگ میں مشغول رہے۔ تو آخر کار استری سنگ کرنے پر بھی اُسکا ویرج نہیں نکلتا۔ کیونکہ ویرج پہلے ہی نہائت کم ہو جاتا ہے۔

ایسے شخص کی وایو دھمنیوں میں داخل ہو کر رکت واہنی سراؤں سے رکت کو بہانے لگتی ہے۔ اور ویریہ کے کھین ہو جانے کی وجہ سے ویرج کے راستے سے ویرج تو نہیں نکلتا۔ اِس لئے اُس راستے سے رکت کو

نکالتی ہے۔ اور وہ رکت وات سے سنسرشٹ ہو جاتا ہے۔
پھر منش کے ویریہ کے کھین ہونے سے اور رکت کے بکثرت نکلنے سے سندھیاں شتھل پڑ جاتی ہیں۔ روکھشتا پیدا ہو جاتی ہے۔ شریر میں نہایت کمزوری آداخل ہوتی ہے۔ اور وایو کوپت ہو جاتا ہے۔
وہ کوپت شدہ وایو کمزور جسم میں پھیلتا پھیلتا مالس اور رکت کو سکھا دیتا ہے۔ کف اور پت کو نکالتا ہے۔ دونو پسلیوں میں درد پیدا کرتا ہے۔ کندھوں کو جکڑ لیتا ہے۔ گلے کو بگاڑ دیتا ہے۔ اور کف کو اُت کلیشت کر کے سر کو کف سے بھر دیتا ہے۔ سندھیوں کو دُکھی کر کے انگ مرو۔ اروچی اور اَوپاک پیدا کر دیتا ہے۔ پت اور کف کے اُت کلیش اور وایو کے پرتی لوم گامی ہونے سے بخار۔ کھانسی۔ سوَر بھنگ اور پرتی شیائے پیدا ہو جاتے ہیں۔ تب وُہ پُرش اُن سوج پیدا کرنے والے عوارض میں مُبتلا ہو کر آہستہ آہستہ خود بخود سُوکھتا چلا جاتا ہے۔
اِس لئے عقلمند شخص کو مناسب ہے۔ کہ اپنے شریر کی رکھشا کرنے والے ویریہ کی رکھشا کرے۔ سبب یہ ہے۔ کہ ویریہ ہی غذا کا سب سے اچھا نتیجہ ہے۔ کہا بھی ہے۔ کہ آہار ہی ویریہ کا پرم دھام ہے۔ اِس لئے ویریہ کی رکھشا کرنا ضروری فرض ہے۔ اس ویریہ کے کھین ہونے پر بہت سے امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ حتےٰ کہ بسا اوقات موت بھی اچانک آدباتی ہے۔

وِشماشن | یہ کہا جا چُکا ہے۔ کہ وِشماشن بھی سوج کا ایک

کارن ہے۔ اب اِس کی تفصیل بیان کی جاتی ہے۔
جب پُرش ایسے بھکشیہ۔ بھوجیہ۔ پییہ اور لیہیہ پدارتھوں کا سیون کرتا ہے۔ جو پرکرتی۔ کارن۔ سنیوگ۔ راشی۔ دیش۔ کال اُپ یوگ اور اُپ بھوگتا کے مخالف ہوں۔ تب اُس کے وات۔ پت اور کف تینوں دوش بے قاعدہ ہو جاتے ہیں۔ اور بے قاعدہ ہو کر شریر میں پھیلتے پھیلتے جب سروتوں کے مکھوں کو روک کر ٹھہر جاتے ہیں۔ تب وہ شخص جو غذا کھاتا ہے۔ وہ اُس کے پاخانے اور پیشاب کو بکثرت بڑھ دیتی ہے۔ شریر میں دُوسری کوئی ایسی دھاتو نہیں۔ جو مل سے مل کر اُسے بڑھا دیتی ہو۔ اِس لئے سُوکھتے ہوئے مل کی خاص طور سے رکھشا کرنا چاہیئے۔ اور کمزور و لاغر اشخاص کو تو خصوصیت سے مل کی رکھشا کرنا مناسب ہے۔
ایسے مُنش کے بے قاعدہ غذا کھانے سے کوپت ہونے والے دوش الگ الگ عوارض کو پیدا کرتے ہوئے پھر شریر کو خشک کر دیتے ہیں تب وات۔ شُول۔ انگ مرد۔ کنٹھ ناش۔ پارشو ویدنا۔ مانس مردن سوز بھنگ اور پرتی شیائے کو پیدا کر دیتی ہے۔
پت سے بخار۔ اتی سار اور انتر داہ پیدا ہوتا ہے۔ اور کف سے زُکام۔ گرانی سر۔ کھانسی اور اروچی پیدا ہوتی ہے۔ تب اس مُنش کے ہردے میں زخم ہو جاتا ہے۔ اور کھانسی کے ساتھ خُون آنے لگتا ہے اور رکت کے نکلنے سے کمزوری بڑھ جاتی ہے۔ اِس طرح بے قاعدہ کھانا کھانے سے اُپ چت دوش راج یکھشما کو پیدا کر دیتے ہیں۔ اور

منش مندرجہ بالا عوارض میں گھر کر رفتہ رفتہ سوکھتا چلا جاتا ہے۔
اس لئے پُرش کو مناسب ہے۔ کہ پرکرتی۔ کارن۔ سنیوگ۔ راشی۔ دیش
کال۔ اُپ یوگ بھوجن ودھی اور اُپ شئے کے موافق بھوجن کھاے۔ گ
کہا بھی ہے۔ کہ عقلمند منش یہ دیکھ کر کہ بے قاعدہ بھوجن کرنے سے نہایت
لاغری اور بہت سے روگ پیدا ہو جاتے ہیں۔ مفید کھانا کھائے۔ تھوڑا
کھانا کھائے۔ وقت پر کھانا کھائے۔ اور جیتندریہ رہے۔

راج یکھشما نام کی وجہ تسمیہ شوش کے ساہس آدی چاروں کارن
کے سیون کرنے سے وات۔ پت اور کف تینوں دوش کوپت ہو جاتے
ہیں۔ یہ کوپت ہو کر بہت سے عوارض پیدا کر کے شریر کو سوکھا ڈالتے ہیں
یہ سب امراض میں دکھ دینے والے ہیں۔ اس لئے ویدا سے راج یکھشما
کہتے ہیں۔ یا سب سے پہلے یہ نکھشتر راج چندرما کو ہوا تھا۔ اس لئے بھی
اسے راج یکھشما کہتے ہیں۔

راج یکھشما کے پُورب رُوپ زکام چھینک۔ بار بار کف نکلنا
منہ کا میٹھا ہونا۔ کھانے سے تنفر۔ بھوجن کے وقت آیاس۔ تھوڑے
دوش والی یا نردوش چیزوں میں دوش دکھائی دینا۔ برتن۔ پانی۔ اناج۔
سُوپ۔ چٹنی اور بری وتشکوں کی خواہش نہ ہونا۔ بھوجن کے بعد
ہرلاس۔ بھوجن کر کے قے کرنا۔ کبھی منہ کا سوکھنا اور کبھی پاؤں کا سوکھنا
ہاتھوں کا بار بار دیکھنا۔ آنکھوں کا نہایت سفید ہونا۔ دونو بانہوں کا پرمان
جاننے کی خواہش ہونا۔ استریوں کی خواہش۔ نہایت نفرت۔ شریر کا
خوفناک دکھائی دینا۔ خواب میں پانی کے مقامات کا خشک دکھائی دینا۔

گاؤں۔ نگر۔ نگم اور جن پدوں کا خالی دکھائی دینا۔ بنوں کا خشک۔ گھٹے اور ٹوٹا ہوا دکھائی دینا۔ کِرکنیٹا۔ مور بندر۔ طوطے۔ سانپ۔ کوے اور دُھگدھو کا دکھائی دینا اور چھونا۔ اونٹ۔ گدھے اور سؤر پر چڑھنا بال ہڈی بھسم۔ تُش اور انگاروں کے ڈھیروں پر چڑھنا۔ یہ سب راج یکھشما کے پُورب رُوپ ہیں۔

اب یہاں سے راج یکھشما کے گیارہ رُوپوں کا بیان کرتے ہیں۔ جیسے سر کا کف وغیرہ سے پرتی پُورن ہونا۔ کھانسی۔ دمہ۔ سُور بھید۔ کف نکلنا۔ تھوک میں کف آنا۔ پارشو ویدنا۔ سکندھ مردن۔ بخار۔ اتی سار نیز اروچی۔ راج یکھشما کے یہ گیارہ رُوپ ہیں۔

جس روگی کے مانس اور رکت کھین نہ ہوئے ہوں۔ بل قائم ہو۔ اور ارشٹ بھی پیدا نہ ہوا ہو۔ اُس روگی کا روگ قابل علاج ہوتا ہے۔ اگرچہ وُہ تمام علامات والے عوارض سے بھی کیوں نہ گھرا ہو۔

جس روگی کا بل اور رنگ قائم ہوں۔ جو بیماری اور دوائی کے بل کو برداشت کر سکتا ہو۔ اس روگی کا روگ اگرچہ تمام علامات والا بھی کیوں نہ ہو۔ تاہم الپ لنگ والا مانا جاتا ہے۔

جو منش دُربل ہو۔ اور جس کا مانس اور رکت کھین ہو گیا ہو۔ ایسا منش اگرچہ بیماری کی تھوڑی سی علامات بھی رکھتا ہو۔ اور اُسے ارشٹ بھی پیدا نہ ہوا ہو۔ تاہم اُسے بہت سی علامات سے یکت سمجھنا چاہیئے۔ کیونکہ وہ بیماری اور دوائی کے بل کو برداشت نہیں کر سکتا۔ ایسا مریض ترک کر دینے کے قابل ہوتا ہے۔ ایسے روگی کو ارشٹ کی علامات بہت

جلد پیدا ہو آتی ہیں۔ اور دیگر بواعث سے بھی ارشٹ پیدا ہو جاتا ہے۔
ادھیائے کا خاتمہ جو شخص شوش کی پیدائش۔ علامات اور پُورب رُوپوں کو اچھی طرح سے جانتا ہے۔ وہی راجاؤں کی چکتسا کے لائق ہوتا ہے۔

ساتواں ادھیائے

بھگوان اتری کمار بولے۔ کہ اب اُنماد ندان ادھیائے کی تشریح بیان کرتے ہیں۔
اُنماد کی قسمیں اُنماد روگ پانچ طرح کے ہوتے ہیں۔ واتج۔ پتج۔ کفج۔ سنّپاتج اور آگنتج۔ ان میں سے دوشوں سے ہونے والے چار اوّل الذکر ہیں۔

اُنماد روگ مندرجہ ذیل علامات رکھنے والے اشخاص کو بہت جلد ہو جاتا ہے:۔ جو ڈرپوک ہیں۔ جن کا ستوگن ناش ہو چکا ہے۔ جن کے وات وغیرہ دوش بڑھے ہوئے ہیں۔ جو میلی۔ بے ترتیب اور نامناسب غذائیں کھاتے ہیں۔ جو شاستروں کے طریق کے خلاف چلن رکھتے ہیں۔ جو دیگر مختلف خواہشات رکھتے ہیں۔ جن کا جسم دُبلا پتلا ہو گیا ہے۔ جو بیماری کے زور کی وجہ سے چکر میں پڑے ہوئے ہیں۔ جو کام۔ کرودھ لوبھ۔ موہ۔ بھے۔ شوک۔ چنتا اور اُدویگ سے دل گرفتہ ہو رہے ہیں۔ جن کو چوٹ لگی ہے۔ جن کے خیالات پریشان اور منتشر رہتے ہیں۔ ایسے اشخاص کے اُدیرن دوش کوپت ہو کر ہردے میں پھیلتے پھیلتے منو واہی

سروتوں کو روک کر اُنماد روگ پیدا کر دیتے ہیں۔

پھر من۔ بُدھی۔ سنگیا۔ گیان۔ سمرتی۔ بھگتی شیل۔ چیشٹا اور آہار میں بے قاعدگی پڑجاتی ہے۔

اُنماد کے پُورب رُوپ اُنماد کے یہ پُورب رُوپ ہوتے ہیں سر میں سنسناہٹ۔ آنکھوں کی بیقراری۔ کانوں میں جھنجھناہٹ۔ سانس کا زور سے نکلنا۔ مُنہہ سے رالیں ٹپکنا۔ کھانے سے نفرت۔ اروچی۔ اَوِپاک۔ ہردے گرہ۔ بے سبب ٹکٹکی بندھ جانا۔ آیاس سنمود اُدویگ سنتھتی۔ ہردم رونگٹے کھڑے رہنا۔ بخار۔ چِت کا ہمیشہ اُنمت رہنا۔ اُدرروگ اور اردت روگ وغیرہ امراض کی پیدائیش۔ سوپن میں بھرانتی۔ چلتے ہوئے ٹھہرے ہوئے۔ بے قرار اور خوفناک اشکال کا بار بار دکھائی دینا۔ تیلی کے کولھو پر چڑھنا۔ وات کنڈلکا روگ سے اُنمتھن اور کلوشت جل گئے اور توں میں ڈوبنا۔ یہ دوشوں سے پیدا ہونے والے اُنماد روگ کے پُورب رُوپ ہیں۔

واضح اُنماد کی پہچان مندرجہ صدر پُورب رُوپوں کے بعد جب اُنماد روگ کی پیدائش ہوتی ہے۔ تب اُس کی یہ علامات ہوتی ہیں جیسے آنکھوں اور ابروؤں کا بار بار چلنا۔ ہونٹ۔ کندھے۔ ٹھوڑی۔ ہاتھ اور پاؤں کا اکسمات پھینکنا۔ خواہ کیسی ہی نامناسب بات ہو۔ اُس کا بک دینا۔ مُنہہ سے جھاگ نکلنا۔ بلا وجہ ہنسنا۔ مسکرانا۔ ناچنا گانا اور بجانا وغیرہ۔ ادزار کے بغیر بین۔ بنسری۔ سنکھ۔ شہنائی اور تال کی آواز نکالنا۔ نہ چڑھنے کے قابل چیز پر چڑھنا۔ ایسی چیزیں زیور

کے طور پر پہننا - جو النکار کے قابل نہیں مشکل الحصول بھوجنوں کی خواہش رکھنا - اور پراپت بھوجنوں سے نفرت کرنا - تیبرتا - متسرتا - کرشتا - پرشتا اور رکھشی گولکوں میں ارنتا ہونا انماد روگ کی علامات ہیں۔
وات پیدا کرنے والے دربیوں کا سیون کرنے سے یہ روگ بڑھ جاتا ہے - یہ واتج انماد کی علامات ہیں۔

پتج انماد کی علامات اپرسنگ امرش - کرودھ اور ستمبھ کرنا - سشتر - کاشٹ - لوشٹ اور مشٹی کے ذریعے اپنے اور پرائے کو کاٹنا - سایہ - ٹھنڈے پانی اور ٹھنڈے کھانے کی خواہش رکھنا - بے وقت سنتاپ ہونا - آنکھوں کا رنگ تانبے کا سا - ہرا یا ہلدی کا سا ہونا - یا آنکھوں میں سے غصے کا بھاؤ ٹپکنا - اور پت پیدا کرنے والے دربیوں کا سیون کرنے سے روگ کا بڑھ جانا - یہ پتج انماد کی علامات ہیں۔

کفج انماد کی علامات مکان کے ایک کونے میں چپ چاپ بیٹھے رہنا - بہت کم پھرنا - منہ سے رالیں ٹپکنا - ناک سے مل نکلنا - غذا میں ارچی - تنہائی میں رہنے کی خواہش - ڈراؤنی صورت - صفائی سے نفرت - کم خوابی - سوجن منہ پر سوج ہونا - آنکھوں میں سفیدی - گیلاپن اور میل ہونا - نیز کف پیدا کرنے والے دربیوں کے سیون کرنے سے روگ کا بڑھ جانا یہ کفج انماد کی علامات ہیں۔

سنپاتج انماد کی علامات جس انماد میں مندرجہ صدر تینوں

دوشوں کی علامات پائی جاتی ہیں۔ اُسے سنپاتک اُنماد کہتے ہیں۔اور یہ ناقابل علاج ہوتا ہے۔

قابلِ علاج اُنماد روگوں کا طریقِ علاج تینوں اوّل الذکر اُنماد روگ جو قابلِ علاج بیان کئے گئے ہیں۔ اُن کا علاج اِس طرح سے کرنا چاہیئے۔یعنی سنیہن۔سویدن۔ دمن۔ وریچن۔ آستھاپن۔ انوواسن۔ اُپ شمن۔ نسیہ کرم۔ دھوپ انجن دہوم پان۔ اَوپیٹرن۔ پردھمن۔ ابھینگ۔ پردیہہ۔ پری شیک۔ انولیپن بدھ۔ بندھن۔ اَورودھن۔ وِکراسن (ڈرانا) وِسماپن (بھول میں ڈالنا) وِسمارن (یاد بُھلانا) آپ ترپن اور رکت موکھش (فصد) کرموں سے اُنماد روگی کا علاج کریں۔ اس روگ میں مناسب بھوجن یکتی پوروک دینا چاہیئے۔ نیز ان امراض کے بواعث کے خلاف ادویات کا سیون کرائیں۔ جیسے کہ کہا بھی ہے۔کہ وید کو چاہیئے۔کہ دوشوں سے پیدا ہونے والے قابلِ علاج اُنماد روگوں کی جو وِدھی اوپر بیان کی گئی ہے۔اُس کے موافق چکِتسا کرنی چاہیئے۔

آگنتک اُنماد کی علامات جو اُنماد روگ دوشوں سے پیدا ہونے والے اُنماد روگوں کی پیدائش۔ پُورب رُوپ اور لکھشنوں سے مختلف ہوتا ہے۔ اُسے آگنتک اُنماد روگ کہتے ہیں۔

بعضوں کی یہ بھی رائے ہے۔کہ آگنتک اُنماد پہلے جنم کے پاپ سے ہوتا ہے۔ اُس کی پیدائش کا باعث پرگیا پرادھ ہی ہے۔ یہ بات کہہ کر بھگوان اتری کمار بولے۔کہ بُدھی کے دوش سے ہی مُنش

دیوتا۔ رشی۔ پتر۔ گندہرو۔ یکھش۔ راکھشس۔ پشاچ۔ گورو۔ بزرگ۔ سِدّھ۔ آچاریہ اور قابلِ عزّت اشخاص کی بے عزّتی کر کے غیر مفید کرموں کو کرتا ہے۔ نیز اور بھی بہت سے نندت کرم کرتا ہے۔ اس ہو دبھی شخص کو نشٹ کرنے کے لیئے دیوتا اُسے اُنمت (پاگل) بنا دیتے ہیں۔

آگنتک اُنماد کے پُورب رُوپ اُن دیوتاؤں کے غصّے سے پیدا ہوئے اُنماد روگ میں یہ پُورب رُوپ ہوتے ہیں۔ جیسے دیوتا۔ گئو۔ برہمن اور تپسّیوں کی دِل آزاری میں خواہش ہونا۔ غصّے اور بردرد کی آرزو۔ اَرت۔ اوج۔ ورن۔ بل اور شریر کا اُپ ہنت ہونا۔ خواب میں دیوتاؤں وغیرہ کے ذریعے بھرتسنا اور پرورتن۔ ان علامات کے بعد آگنتک اُنماد پیدا ہوتا ہے۔

اُنماد پیدا کرنے والے بھُوتوں کے اُنماد پیدا کرنے سے پہلے یہ علامات ہوتی ہیں۔ جیسے دیوتاؤں کی درشٹی سے اُنماد ہوتا ہے۔ گورو۔ بوڑھے سِدّھ اور رشیوں کے سراپ سے۔ پتروں کی دھرشا سے۔ گندہربوں کے چھونے سے۔ یکھش اور راکھشسوں کے شریر میں داخل ہونے سے۔ تچی بُو کے سونگھنے سے۔ پشاچوں کے جسم پر چڑھ کر جانے سے اُنماد روگ پیدا ہو جاتا ہے۔

آگنتک روگ کے پیدا ہونے پر یہ علامات پائی جاتی ہیں۔ جیسے جس شخص کو اُنماد روگ ہو جاتا ہے۔ اُس میں غیر معمولی طاقت۔ ویریہ۔ پوروش۔ پراکرم۔ گیان۔ نیگیان اور وگیان ہو جاتا ہے۔ نیز پاگل پن ظاہر ہونے کا کوئی خاص وقت بھی مقرر نہیں ہو سکتا۔ دیوتا۔ رشی۔ یکھش

راکھشش ۔ پشاچ وغیرہ اُمنت کرنے والے منش کو اُسی وقت اُمنت کرتے
ہیں ۔ جبکہ مندرجہ ذیل سندھیوں میں سے کوئی سندھی پاتے ہیں ۔ جیسے پاپ
کرم کے آغاز میں ۔ پُورب جنم کے کئے ہوئے کرم کے انجام میں ۔ خالی
گھر میں اکیلے رہنے کے وقت ۔ چوراہے میں کھڑے ہونے کے وقت ۔
پرب کال میں ۔ ناپاک ہونے کے وقت ۔ عورت سے ہمبستری کرنے کے
وقت ۔ حائضہ عورت سے جماع کرنے کے وقت ۔ وِگنتا کے وقت اِجیں
بلیدان منگل ۔ ہون ۔ نیم ۔ برت اور برہمچریہ میں کسی طرح کی روکاوٹ
پڑ جانے کے وقت ۔ سنگرام میں ۔ دیش کُل اور پُر کے نشٹ ہونے کے
وقت ۔ مہا گرہ میں جانے کے وقت ۔ عورت کے بچہ پیدا ہونے کے
وقت ۔ انیک پرکار کے بھُوت اپوتر وربیوں کے چھونے کے وقت ۔ قے
اور خُون نکلنے سے اپوتر ہونے کے وقت ۔ ناپاک ہونے کے وقت چیتیہ
اور دیو مندر میں جانے کے وقت ۔ مانس ۔ شہد تیل ۔ گُڑ اور شراب
کی جھُوٹن کھانے کے وقت ۔ ننگا ہونے کے وقت ۔ رات کے وقت
نگر نگم ۔ چوراہہ ۔ ہوا اور شمشان کے سامنے جانے کے وقت ۔ دِوج
گُورو ۔ جنتی اور پُوجیوں کی دھرشنا میں ۔ دھرم چرچا میں دَیئی کرم ہونے
کے وقت ۔ نیز دیگر پرشست کرموں کے کرنے کے آغاز میں اُمنتا ہو جاتی
ہے ۔ یہ اُمنت ہونے کی سندھیاں ہیں ۔

اُمناد کرنے والے بھُوتوں کے اُمناد کرنے میں تین پریوجن ہوتے ہیں (۱)
ہنسا (آتم گھات) (۲) ارتی (دُکھی ۔ بے قراری) اور (۳) ابھیرچن (پوجا)
یہ پریوجن اُمنت منشیوں کے الگ الگ آچرنوں سے معلوم کئے جاتے ہیں

اِن میں سے جو منش ہنسا کے لئے اَمنت کیا جاتا ہے۔ وُہ جلتی آگ میں کُود پڑتا ہے۔ پانی میں ڈُوب جاتا ہے۔ گڑھے میں گر پڑتا ہے۔ شستر کاشٹ۔ لوہ۔ مُکے وغیرہ سے اپنے تئیں کُوٹتا ہے۔ نیز ایسے ہی اور بھی کام کرتا ہے جن سے آتم ہنسا ہو سکے۔ ایسا ہنساری اُنماد بالکل لاعلاج ہوتا ہے۔

قابل علاج اُنمادوں کا بیان

باقی دونو قسم کے اُنماد قابلِ علاج ہوتے ہیں۔ یہ ہر دو اُنماد منتر۔ اوشدھ۔ رتن دھارن۔ منگل پاٹھ۔ بلیدان۔ اُپہار۔ ہَوَن۔ نِیَم۔ پرائشچت۔ فاقہ کشی۔ سوستی ین وغیرہ کرموں کے کرنے سے شانت ہوجاتا ہے۔

اِس طرح سے یہ پانچوں طرح کے اُنمادوں کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔

یہ پانچوں اقسام کے اُنماد نِج اور آگنتک نیز قابلِ علاج اور لاعلاج دو دو طرح کے ہوتے ہیں۔ اِن نج اور آگنتک اُنمادوں کا آپس میں سمبندھ ہوتا ہے۔ اگر کبھی پہلے بیان کردہ بواعث کا سنسرگ ہو۔ تو اُن کے پُورب رُوپ اور لکھشن بھی ملے ہونگے۔ اِن دونو لکھشنوں کا ملنا ناقابلِ علاج ہوتا ہے۔

اِن ملے ہوئے لکھشن والے اُنماد روگ کی چکتسا بھی دونو کے میل کی اوشدھ وغیرہ سے کی جاتی ہے۔

ادھیائے کا خاتمہ

جو شخص اپنے دوشوں سے کلیشت نہیں ہوتا۔ اُسے دیوتا۔ گندھرب۔ پشاچ اور راکھشش وغیرہ بھی کلیش نہیں دے سکتے۔ اپنے کرموں سے کلیشت مُنش کو جو دیوتا کلیش دیتے ہیں۔

وُہ دیوتا اُس کلیش کے کارن نہیں ہوتے۔ اپنی بُدھی کے اپرادھ سے اپنے کئے ہوئے کرموں سے ویادھی کے پیدا ہونے پر عقلمند شخص دیوتا پتروں اور راکھشسوں پر دوش نہیں لگاتا۔
دُکھ اور سُکھ کا باعث اپنے آپ کو ہی ماننا چاہیئے۔ اِس لیئے گھبرائے بغیر کلیان کرنے والے راستہ کی تلاش کرنی چاہیئے۔
دیوتاؤں کی پُوجا۔ مفید اشیا کا سیون اور دیوتاؤں کا وِرودھ نہ کرنا یہ سب اپنے ہی اختیار ہوتے ہیں۔

ادھیائے کا خلاصہ اِس اُنمادنِدان ادھیائے میں روگوں کی تعداد۔ نمت۔ دو طرح کی علامات۔ سادھیہ اور اسادھیہ بھید نیز چکتسا سُوتر بیان کیا گیا ہے +

آٹھواں ادھیائے

بھگوان اترے کمار بولے۔ کہ اب اپسمار نِدان ادھیائے کی تشریح کی جائیگی۔

اپسمار کی اقسام اپسمار روگ چار قسم کے ہوتے ہیں (۱) واتج (۲) پتج (۳) کفج اور (۴) سنپاتج

اپسمار روگ کن آدمیوں کو ہوتا ہے مندرجہ ذیل اشخاص کو اپسمار روگ بہت جلد ہو جاتا ہے۔ جن کا چت رجوگن اور تموگن سے بھرا ہوا ہے۔ جن کے دوش اُدبھرانت۔ کم و بیش اور بہت بڑھے ہوئے ہیں۔ جو میلے۔ بدنما۔ بگڑے ہوئے اور ناصاف بھوجن کھاتے ہیں؟

ٹھیک طریقے کے مطابق بھوجن وغیرہ نہیں کرتے۔ جوشاستروکت طریق کے خلاف چلن رکھتے ہیں۔ جو جسم کی دیگر چیشٹائیں بے قاعدگی سے کرتے ہیں۔ جن کا جسم نہائت لاغر ہوگیا ہے۔ جن کے تمام دوش نہائت خراب ہوکر رجوگن اور تموگن سے اُپ ہت ہو چکے ہیں۔ جن کا چت اور انتہ کرن ہردے میں جم کر قائم ہو گئے ہیں۔ اور اسی طرح اندر سے آتینوں میں قائم ہوکر کام۔ کرودھ۔ بھے۔ لوبھ۔ موہ۔ ہرش۔ شوک۔ چنتا اور اُدویگ سے پریرت ہوکر ہردے اور اندری ستھانوں کو یک بیک پُورت کر دیتے ہیں۔ تب پرانی لنس چیشٹ ہو جاتا ہے۔ یعنی اپنے آپ کو بھول جاتا ہے۔

اپسمار کی علامات قوت یادداشت۔ بُدھی اور ستوگن کے نہ رہنے سے بھیانک چیشٹ اور تاریکی میں داخل ہونے کی حالت کو اپسمار کہتے ہیں۔

پُورب رُوپ ابروؤں میں کھنچاوٹ ہونا۔ ہمیشہ آنکھوں کا بدوضع رہنا۔ آواز ہوئے بغیر آواز کا سننا۔ کان بجنا۔ قوت سماعت کا زائل ہو جانا۔ رالیں ٹپکنا۔ ناک سے مل کا خارج ہونا۔ کھانے کی خواہش نہ ہونا اروچی۔ بے ہضمی۔ دل گرفتگی۔ نفخ شکم۔ کمزوری۔ اعضا شکنی۔ غشی آنکھوں تلے اندھیرا آجانا۔ مورچھا۔ بار بار چکر آنا اور خواب میں پاگل ہونا ناچنا۔ تکلیف ہونا۔ قے کرنا یا پتن ہونا یہ اپسمار روگ کے پُورب رُوپ ہوتے ہیں۔

واتج اپسمار کی علامات جس کی سنگیا بار بار نشٹ ہو۔ اور تھوڑی

تھوڑی دیر کے بعد ہوش آجائے۔ آنکھوں کی پتلیاں پتھرا سی جائیں اور جو جی میں آئے۔ کہنے لگے۔ مُنہہ سے جھاگ نکلنے لگے۔ گردن پھُول جا سر میں بندھنے کا سا درد ہو۔ اُنگلیاں ٹیڑھی پڑ جائیں۔ سکتھ۔ ہاتھ اور پاؤں استھر ہو جائیں۔ ناخُن۔ آنکھیں۔ مُنہہ اور چمڑہ۔ سُرخ۔ پُرش اور سیاہ پڑ جائیں۔ چت ستھر ہو جائے۔ چپل۔ پُرش اور رُوکھی چیزیں دکھائی دینے لگیں۔ وات ناشک دربیوں کے استعمال سے مرض کو فائدہ ہو۔ مرگی کے ایسے مریض کو واتج اپسمار کا روگ سمجھنا چاہیئے۔

پتج اپسمار کی علامات بیہوشی بنی رہے۔ تھوڑی دیر بعد ہوش ہو آئے۔ گلے میں سے گونجنے کی سی آواز نکلے۔ ہاتھ پاؤں زمین پر ٹپکے۔ ناخن۔ آنکھوں۔ مُنہہ اور چمڑے کا رنگ سبز یا ہلدی کے رنگ کا سا یا تانبے کا سا ہو جائے۔ خُون آلود اُگر۔ بھیانک۔ پردیپت اور روکھت پدارتھ دکھائی دینے لگیں۔ اور پت ناشک ادویات کے استعمال سے مرض شانت ہو جائے۔ اِن علامات والے مرگی کے مریض کو پتج اپسمار کا روگ سمجھنا چاہیئے۔

کفج اپسمار کی علامات دیر کے بعد بیہوشی اور دیر ہی کے بعد ہوش آئے۔ بیہوش ہونے پر چیشٹا زیادہ نہ بگڑے۔ مُنہہ سے رالیں گرنے لگیں ناخنوں۔ آنکھوں۔ مُنہہ اور چمڑے کا رنگ سفید ہو جائے۔ سفید اور بھاری پدارتھ دکھائی دینے لگیں۔ اور کف ناشک ادویات کے استعمال سے مرض شانت ہو جائے۔ ایسے مرگی کے بیمار کو کفج اپسمار کا روگ سمجھنا چاہیئے۔

سنپاتج اپسمار کی علامات جس اپسمار میں تینوں دوش کی ملی ہوئی علامات پائی جائیں۔ اُسے سنپاتج اپسمار کہتے ہیں۔ اور یہ لاعلاج ہوتا ہے۔

اِن چاروں اقسام کے اپسماروں سے آگنتک اپسمار کا سمبندھ ہے اس کا بیان اپنے موقع پر چکتسا ستھان میں کیا جائیگا۔

جس اپسمار میں مندرجہ بالا علامات سے خاص الگ علامات پائی جائیں یا زیادہ علامات پائی جائیں۔ یا وُہ علامات دوشوں کے انورُوپ نہ ہوں تو سمجھنا چاہیئے۔ کہ وہ آگنتک اپسمار ہے۔

اِس لیئے اپسمار روگوں کو تیز۔ جلاب آور۔ اُپ شمن ادویات دینی چاہئیں لیکن آگنتک اپسمار کا علاج منتر وغیرہ سے کرنا چاہیئے۔

امراض کی پیدائش پراچین کال میں جب دکھش کا یگ خراب کیا گیا تھا۔ تب ہی منش ڈر کے مارے مختلف اطراف میں منتشر ہو گئے تھے۔ اُن کے بھاگتے پھرتے اور فاقہ کشی کرنے وغیرہ ضرر رساں کرموں کے کرنے سے گُلم روگ پیدا ہوُا۔ بکثرت گھی پینے سے پرمیہہ اور کوڑھ پیدا ہوگیا۔ رنج وغم سے اُنماد روگ۔ مختلف قسم کے ناپاک پدارتھوں کے سپرش سے اپسمار روگ اور مہادیو کے لاٹ سے بخار پیدا ہوُا۔ اُسی کے سنتاپ سے رکت پت اور دکھش کی کنیاؤں کے ساتھ بکثرت گمن کرنے سے راج نکھشتر چندرماں کو راج یکھشما ہوُا۔

اپسمار چار طرح کا ہوتا ہے۔ واتج۔ پتج۔ کفج اور سنپاتج۔ اِن میں سے سنپاتج لاعلاج ہوتا ہے۔ قابلِ علاج اپسماروں کو عقلمند وید

تیز سنشودھن اور سنشمن ادویات کے ذریعے ہوشیاری کے ساتھ اچھا کرتے ہیں۔

جب دوشوں سے پیدا ہونے والا اپسمار آگنتک اپسمار سے ملا ہوتا ہے۔ تب اچھا وید دونو کی ملی ہوئی چکتسا کرتا ہے۔

سب روگوں اور سب اوشدھیوں کو جاننے والے وید تمام روگوں کو دُور کر سکتے ہیں۔ اور کبھی نہیں گھبراتے۔ اِس طرح سے یہ ندان ستھان پُورے طور پر بیان کیا گیا ہے۔

ایک روگ سے بہت روگوں کی پیدائش

ایک روگ دُوسرے روگ کا ندان ارتھکاری ہوتا ہے۔ یعنی ایک روگ سے انیک روگ پیدا ہوتے ہیں۔ جیسے جوَر کے سنپات سے رکت پت پیدا ہوتا ہے۔ اور جوَر و رکت پت دونو سے شوش روگ پیدا ہوتا ہے تلی کے بڑھنے سے جبھٹر روگ اور جبھٹر روگ سے سوج پیدا ہوتی ہے۔ ارش سے اُدر روگ اور گلم روگ پیدا ہو جاتے ہیں۔ پرتی شیائے سے کھانسی اور کھانسی سے کھشئے روگ پیدا ہوتا ہے۔ کھشئے روگ بہت سے دیگر امراض کی پیدائش کا باعث ہے۔ اِس سے شوش روگ بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ روگ پہلے اکیلے ہوتے ہیں۔ بعد میں دیگر روگوں کے ندان ارتھکاری یعنی باعث بن جاتے ہیں۔ بعض امراض اُبھئے ارتھکاری ہوتے ہیں۔ یعنی خود بھی قائم رہتے ہیں۔ اور دیگر امراض کو پیدا کر دیتے ہیں۔ بعض روگ ایسے ہیں۔ جو دیگر امراض کو پیدا کر کے خود نشٹ ہو جاتے ہیں۔ بعض روگ ایسے ہیں۔ جو خود شانت نہیں ہوتے۔ لیکن

دیگر امراض کا باعث بن جاتے ہیں۔
اِس طرح مُنشوں کے انیک پرکار کے روگ مُشکل العلاج دکھائی دیتے ہیں۔ سبب یہ ہے۔ کہ ادویات کے پریوگ کی اپی وشدھتا ہوتی ہے۔ اور ایک مرض دُوسرے مرض کا کارن ہوجاتا ہے۔
جو پریوگ ایک ویادھی کو شانت کرتا ہے۔ اور دُوسری کو کوپت کردیتا ہے۔ وُہ وِشُدھ نہیں۔ بلکہ شُدھ وہی ہے۔ جو ایک روگ کو شانت کرتا اور دُوسرے کو کوپت نہیں کرتا۔
بعض دفعہ بُہت سی بیماریوں کا ایک باعث ہوتا ہے۔ اور بعض ایک ہی سبب ایک ہی بیماری کو پیدا کرتا ہے۔ اس طرح ایک بیماری کے بُہت سے بواعث اور بُہت سی بیماریوں کے بہت سے بواعث ہوتے ہیں۔ جیسے جوَر۔ بھرم۔ پرلاپ وغیرہ۔ روگ ایک ہی روکھش باعث سے ہوتے ہیں۔ اور ایک ہی روکھش ہیتو سے صِرف ایک جوَر ہی پیدا ہوتا ہے۔ روکھش آدی بُہت سے ہیتوؤں سے صِرف ایک جوَر ہی پیدا ہوتا ہے۔ نیز روکھش وغیرہ بُہت سے ہیتوؤں سے جوَر آدی بُہت سی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔
بُہت سی ویادھیوں کا ایک لکھشن۔ نیز ایک ویادھی کا ایک ہی لکھشن۔ اور اسی طرح بُہت سی ویادھیوں کے بُہت سے لکھشن ہوتے ہیں۔ جیسے ایسی بُہت سی ویادھیوں کا جن کے اُت پتی کارن الگ الگ ہوتے ہیں۔ صِرف جوَر ہی ایک لکھشن دیکھنے میں آتا ہے۔
اِسی طرح صِرف ایک جوَر ویادھی کا ایک ہی سنتاپ لکھشن دکھائی

دیتا ہے۔ اور وِشم آرنبھ مُولک بہُت سے لکھشنوں والا ایک جوُر ہوتا ہے۔ اِسی طرح جوَر دمہ۔ ہچکی وغیرہ انیک ویادھیوں کے وِشم آرنبھ مُولک بہُت سے لکھشن ہوتے ہیں۔
بہُت سے روگوں کی ایک ہی طرح سے شانتی ہوتی ہے۔ اور بعض ایک ہی روگ کا ایک ہی اُپائے ہوتا ہے۔ اسی طرح ایک بیماری کی شانتی کی بہُت سی تدابیر ہیں۔ اور بہُت سی بیماریوں کی شانتی کی بہُت سی تدابیر ہوتی ہیں۔ جیسے آم آشئے سے پیدا ہونے والی بہُت سی ویادھیوں کی شانتی کا ایک ہی اُپائے فاقہ کشی ہے۔ اور ایک جوَر ویادھی کی شانتی کے بہُت سے ہلکے بھوجن وغیرہ اُپائے ہیں۔ اور یہی ہلکے بھوجن وغیرہ بہُت سے اُپائے جوَر۔ دمہ۔ ہچکی وغیرہ بہُت سے روگوں کی شانتی کے اُپائے ہیں۔
سُکھ سادھیہ بیماری سُکھ پُوربک چکتسا کرنے سے تھوڑے ہی عرصہ میں شانت ہوجاتی ہے۔ کشٹ سادھیہ بیماری بڑی بڑی تدابیر سے بہت عرصے میں شانت ہوتی ہے۔
لاعلاج (اسادھیہ) بیماری کسی طرح سے بھی پیچھا نہیں چھوڑتی بعض ویادھیاں یاپیہ ہوتی ہیں۔ بعض ایسی بیماریاں ایسی اسادھیہ ہوتی ہیں۔ کہ ہر طرح کا علاج کئے جانے پر بھی شانت نہیں ہوتیں۔ لاعلاج بیماریاں قابلِ علاج نہیں ہوسکتی ہیں۔ البتّہ قابلِ علاج بیماریاں لاعلاج ہوجاتی ہیں۔
تمام روگ چکتسا کے چتش پاد کے نہ ہونے سے یا مشیّت ایزدی

سے اور کے اور سو جاتے ہیں۔

وید کو چاہیئے۔ کہ دوشوں کی زیادتی سستھان اور کمی کو اچھی طرح سے دیکھے۔ نیز بیمار کے جسم۔ جٹھرا اگنی (قوت ہاضمہ) طاقت اور چیت کی برتی کا بغور معائنہ کرے۔ ویادھیوں کی خاص حالتوں کو پوچھ پوچھ کر سمجھ لے اور اُنہی حالتوں کے موافق شانتی کرنے والا علاج کرے۔

عموماً وات وغیرہ دوش بے راہ ہو کر مریض کو دیر تک دُکھ دیتے ہیں۔ ایسی جگہ پر ڈرتا ہُوا علاج نہ کرے۔ اور جسم و قوتِ ہاضمہ کی طاقت کا خیال رکھے۔ ادویات کے استعمال سے اُن دوشوں کو آہستہ آہستہ کم کرے۔ نیز اُنہیں کوشٹ میں لے آئے۔ جب یہ معلوم ہو جائے۔ کہ دوش کوشٹ میں آ گئے۔ تو اُنہیں مناسب تدابیر سے خارج کر دے۔

ویادھیوں کے جاننے کے لیئے اُن کی جو جو علامات مختصر طور پر بیان کی گئی ہیں۔ بذاتِ خود وُہ بھی الگ طور پر ایک ایک ویادھی ہیں۔ لیکن جب دیگر ویادھیوں کے جاننے کے لیئے اُن کا بیان کیا جائے۔ تب اُنہیں علامات ہی کہنا چاہیئے۔ ویادھی کہنا ٹھیک نہیں ہے۔

وِکار (خرابی) اور مزاج (پرکرتی) جن کا مُختصر طور پر بیان کیا گیا ہے۔ دونو ہی ہیتو کے بس میں رہتے ہیں۔ اگر ہیتو نہ ہو۔ تو یہ بھی نہیں ہوتے۔

ادھیائے کا خلاصہ اِس ندان ستھان میں جُوَر وغیرہ آٹھ طرح کے روگوں کے بواعث۔ پُورب رُوپ۔ رُوپ۔ اُپ شئے۔ سم پراپتی۔ پُورب اُت پتی۔ مختصر علاج۔ نیز اُن کی قابلیت اور ناقابلیتِ علاج کا بیان کیا گیا ہے۔

ہیتو - لنگ اور اُپ شئے الگ الگ بیان کئے گئے ہیں - اور دیا دھی
لکھشن اور ہیتوؤں کے مرادف الفاظ بیان کئے گئے ہیں +

نِدان ستھان ختم ہُوا

ومان ستھان

پہلا ادھیائے

بھگوان اتری کمار بولے۔ کہ اب رس ومان ادھیائے کی تشریح کرتے ہیں۔ ویدکو چاہیئے۔ کہ نہائت ہوشیاری کے ساتھ بیماریوں کے نمت۔ پُورب رُوپ۔ رُوپ۔ اُپ شئے۔ سنکھیا۔ پرادھانیہ۔ ودھی۔ وِکلپ۔ بل اور کال کو اچھی طرح سے جان کر دوش۔ ادشدھ۔ دیش۔ کال۔ بل۔ شریر آہار۔ سار۔ سائمیہ۔ ستو۔ پرکرتی اور وَیَسے کا حال بخوبی دریافت کر لے۔ سبب یہ ہے۔ کہ دوش آدی کا حال معلوم کرلینا ہی علاج کی بُنیاد ہے۔ جو وید دوش آدی کا حال دریافت نہیں کرلیتے۔ وہ بیماری کا علاج نہیں کرسکتے۔ اِس لیئے اے اگنی ویش! دوش آدی کا حال معلوم کرنے کے لیئے یہ ومان ستھان بیان کیا جاتا ہے۔

اِن میں سے پہلے رس۔ وربیہ۔ دوش۔ وِکار اور پرمان کا بیان کیا جاتا ہے

رس میٹھا۔ کھٹا۔ نمکین۔ کٹو (چرپرا)۔ تکت (کڑوا) اور کسیلا یہ چھ رس ہوتے ہیں۔ اگر ان رسوں کو ٹھیک طرح سے استعمال کیا جائے تو یہ جسم کی حفاظت کرتے ہیں۔ لیکن اِن کا غلط استعمال دوشوں

کو کوپت (خراب) کر دیتا ہے۔

دوش وات۔ پت اور کف یہ تین دوش ہوتے ہیں۔ اور جب تک پرکرتی (مزاج) کے موافق بنے رہتے ہیں۔ جسم کی بہتری کرتے رہتے ہیں۔ لیکن جونہی خراب ہو جاتے ہیں۔ جسم میں بیشمار خرابیاں پیدا کر دیتے ہیں۔

تین تین رس ایک ایک دوش کو پیدا کرتے ہیں۔ تین تین رس ہی ایک ایک دوش کو شانت کر دیتے ہیں۔ جیسے کٹو (چرپرا) تکت (کڑوا) اور کسیلا رس وات کو پیدا کرتے ہیں۔ اور میٹھا۔ کھٹا و نمکین وات کو شانت کر دیتے ہیں۔

کٹو (چرپرا)۔ کھٹا اور نمکین رس پت کو پیدا کرتے ہیں۔ اور میٹھا۔ تکت (کڑوا) اور کسیلا رس پت کو شانت کر دیتے ہیں۔

میٹھا۔ کھٹا اور نمکین رس کف کو پیدا کرتے ہیں۔ اور کٹو (چرپرا)۔ تکت (کڑوا) اور کسیلا رس کف کو شانت کر دیتے ہیں۔

جب رس اور دوش ملتے ہیں۔ تو جو رس جن دوشوں کے موافق گن رکھتے ہیں۔ یا جو رس جن دوشوں کے سمان گن بھویشٹ ہیں۔ وہ رس اُن دوشوں کو بڑھا دیتے ہیں۔ سمان گن بھویشٹ سے یہ مراد ہے۔ کہ مثلاً وات کو پیدا کرنے والے دو یا تین رس کھائے جائیں۔ تو وہ وات کو زیادہ بڑھا دینگے۔ بہ نسبت وات کو پیدا کرنے والے ایک رس کے کھانے کے۔ ایسے ہی دوشوں کے مخالف گن رکھنے والے یا وپریت گن بھویشٹ رس استعمال کرنا اپنے مخالف دوشوں کو گھٹا دیتے ہیں۔

اسی وجہ سے آپس میں نہ ملے ہوئے دوش تین طرح کے اور آپس میں نہ ملے ہوئے رس چھ طرح کے بیان کئے گئے ہیں۔

ان رسوں اور دوشوں کے ملنے سے لاتعداد وکلپ (اقسام) ہو جاتے ہیں۔ زیادہ رسوں والے دربیوں (اشیاء) اور زیادہ دوشوں والی خرابیوں میں رس پربھاؤ اور دوش پربھاؤ کا الگ الگ اچھی طرح امتحان کرنے سے دربیہ پربھاؤ اور وکار پربھاؤ کا پتہ لگ سکتا ہے۔ لیکن ہر جگہ اس طرح سے فیصلہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ تمام دربیہ آپس میں ایک ترتیب سے مخلوط نہیں ہوتے۔ اور مختلف قسم کے دربیہ آپس میں ایک دوسرے سے مل کر ایسے گڑبڑ ہو گئے ہیں۔ کہ دیگر وکلپناؤں سے وکلپت دربیوں کے انشوں (حصّوں) کے پربھاؤ کا اندازہ کر کے سارے پربھاؤ کا جاننا ناممکن ہے۔

اسی طرح ایکت سمدائے (سمپورن پربھاؤ) میں سمدائے بل پربھاؤ کو معلوم کر کے انہی سے رس پربھاؤ بل۔ دربیہ پربھاؤ تتو اور وکار پربھاؤ تتو کا فیصلہ ہو سکتا ہے۔

اس لئے اب رس کے پربھاؤ۔ دربیہ کے پربھاؤ۔ دوش کے پربھاؤ اور وکار (خرابی) کے پربھاؤ سے ان کے تتوں کا بیان کیا جاتا ہے یعنی رس۔ دربیہ۔ دوش اور وکار ان چاروں کے پربھاؤ بتائے جاتے ہیں۔

دربیہ پربھاؤ تیل۔ گھی اور شہد یہ تینوں دربیہ بہ ترتیب وات پت اور کف کو شانت کرتے ہیں۔

ان میں سے تیل کا ہمیشہ استعمال کرنا وات کو دُور کرتا ہے کیونکہ چکنائی

گرمی اور بھاری پن تیل کے گُن ہیں۔ اور رُوکھا پن۔ ٹھنڈک و ہلکا پن
وات کے گُن ہیں۔ جو تیل کے گُنوں کے برعکس ہوتے ہیں۔ اور یہ قاعدے
کی بات ہے۔ کہ جب مخالف گُنوں والے دربیہ ملتے ہیں۔ تو جس گُن کی
زیادتی ہوتی ہے۔ وُہ اپنے مخالف کم طاقت والے گُن کو مغلوب کر لیتا ہے۔
اسی سبب سے تیل کا ہمیشہ استعمال کرنا وات کو دُور کر دیتا ہے۔
اسی طرح ابھیاس کیا ہوُا گھی پت کو دُور کر دیتا ہے۔ کیونکہ گھی میٹھا۔
ٹھنڈا اور مند ہوتا ہے۔ اور پت میں اِس کے خلاف گُن ہوتے ہیں یعنی
وہ میٹھا نہیں ہوتا۔ نیز گرم اور تیکھشن (تیز) ہوتا ہے۔
ایسے ہی ہمیشہ ابھیاس کیا ہوُا شہد کف کو دُور کرتا ہے۔ کیونکہ کف
سنگدھ (مرغن)۔ مند اور میٹھا ہوتا ہے۔ لیکن شہد میں اِس کے مخالف
گُن ہوتے ہیں۔ یعنی وُہ روکھش تیکھشن اور کسیلا ہوتا ہے۔
اسی طرح دیگر دربیہ بھی جو وات۔ پت اور کف کے مخالف گُن رکھتے ہیں
وہ ہمیشہ استعمال کئے جانے سے وات۔ پت اور کف کو دُور کر دیتے ہیں۔
دیگر دربیوں کی نسبت پیپل۔ کھشار اور نمک یہ تین زیادہ استعمال
کئے قابل نہیں ہوتے۔

پیپل کے زیادہ استعمال نہ کرنے کی وجہ یہ ہے۔ کہ پیپل رس
میں چرپرا اور تت کال مدھر پاکی (پک کر فوراً میٹھا ہو جانے والا) ہوتا
ہے۔ نیز زیادہ بھاری نہیں ہوتا۔ یہ سنگدھ (مرغن)۔ گرم۔ کلمید کرتا (چپ
چپاہٹ پیدا کرنے والا) اور سب دواؤں میں مسلّمہ دوائی ہے۔ یہ فوراً
مفید یا مضر اثر دکھاتا ہے۔ بعض امراض میں فوراً فائدہ دکھاتا ہے۔

ہمیشہ استعمال سے اچھے گُن نہ رکھنے کے سبب دوشوں کو جمع کر دیتا ہے۔ نیز بھاری اور کلید کرتا ہونے کی وجہ سے کُف کو ہلا دیتا ہے۔ گرم ہونے کے باعث پت کو بھڑکاتا ہے۔ یہ وات کو شانت نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اس میں گرمی اور سنیہتا (دُہنیت) کم ہوتی ہے۔ یہ یوگ واہی بھی ہے۔ یعنی جس دربیہ میں ملاکر استعمال کرایا جائے۔ اُس کے گُنوں کو بڑھا دیتا ہے۔ اِن وجوہات سے پیپل کا زیادہ استعمال جائز نہیں ہے۔

کھشار کے زیادہ استعمال نہ کرنے کی وجہ یہ ہے۔ کہ کھشار گرم۔ تیز اور ہلکا ہوتا ہے۔ یہ پہلے کلید تا اور بعد میں شودھن (صفائی) کرتا ہے۔ یہ ہضم کرنے۔ داغ دینے اور بھیدن (پھاڑنے) کے کام آتا ہے کھشار کا بکثرت استعمال کرنا بالوں۔ آنکھوں۔ ہردے اور قوتِ مردمی کو زائل کر دیتا ہے۔ جو دیہات۔ قصبات اور شہروں کے رہنے والے اس کا زیادہ استعمال کرتے ہیں۔ وُہ اندھے۔ نامرد اور گنجے ہو جاتے ہیں۔ یا اُن کے بال سفید پڑ جاتے ہیں۔ اور اُن کے ہردے میں قینچی کے کترنے کی سی تکلیف ہوتی ہے۔ مغربی اور چینی لوگوں کا یہی حال ہے۔ اس لئے کھشار کا زیادہ استعمال کرنا ٹھیک نہیں ہے۔

نمک کے زیادہ استعمال نہ کرنے کی وجہ یہ ہے۔ کہ نمک گرم۔ تیکھشن (تیز) تھوڑا بھاری۔ سنگدھ (مرغن)۔ کلیدی۔ سرنسن (دست آور) کھانے کی خواہش بڑھانے والا اور بہت جلد مفید اثر دکھانے والا ہوتا ہے۔ اور اس کا بکثرت استعمال کرنا دوشوں کو سنیچے (جمع) کر ... (کھانے کی خواہش) بڑھانے والا۔ ہضم کرنے والا۔ کلید

کرنے والا اور سر لسن ہے۔ نمک کے بکثرت استعمال کرنے سے جسم شِتھل (گرا ہُوا سا) اور کمزور ہو جاتا ہے۔ جو دیہات۔ قصبات اور شہروں کے باشندے اس کا ہمیشہ بکثرت استعمال کرتے ہیں۔ اُن کے گوشت اور خُون میں شِتھلتا پیدا ہو جاتی ہے۔ وُہ کسی طرح کے محنت طلب کام کو نہیں کر سکتے۔ بال ہیک (بلخ کے رہنے والے) سَوراشٹر۔ سَینَدھو دسِندھی اور سَوبِیر لوگوں کا یہی حال ہے۔

پرتھوی پر جو مُلک اُشر (نمکین مٹی والے) ہیں۔ وہاں پر درخت۔ نباتات ادویات وغیرہ کچھ بھی نہیں اُگتا۔ اگر کچھ اُگتا بھی ہے۔ تو بے اثر ہوتا ہے۔ کیونکہ نمک اُن کے اثر کو زائل کر دیتا ہے۔ اِس لئے نمک کا زیادہ استعمال کرنا نامناسب ہے۔

جو شخص نمک کا ہمیشہ استعمال کرتے ہیں۔ اور نمک سا تمیہ ہو گیا ہے۔ انہیں بے وقت کھلت۔ پلت اور اندری لُپت کی بیماریاں ہو جاتی ہیں۔ اور قبل از وقت اُن کے بدن پر جُھریاں پڑ جاتی ہیں۔

سا تمیہ کی علامات سا تمیہ دربیہ کو رفتہ رفتہ ترک کرنے سے کوئی خرابی واقع نہیں ہوتی۔ یا تھوڑی خرابی واقع ہوتی ہے۔ سا تمیہ اُسے کہتے ہیں جس سے اُپ شئے ہوتا ہے۔ بالفاظِ دیگر سا تمیہ کو ہی اُپ شئے کہتے ہیں۔

سا تمیہ کی اقسام تین ہوتی ہیں (۱) پَرَوَرْ (۲) اَوَرْ (۳) مدّھم نیز چھیئوں رسوں کے الگ الگ یوگ سے چھ اور تمام رسوں کے ایک ہی یوگ سے ایک۔ اِس طرح کُل سات اقسام بھی سا تمیہ کی بیان کی گئی ہیں۔

اِن میں سے تمام رسوں کا یوگ پَرَوَر یعنی اُتّم (افضل) ہوتا ہے۔ اور ایک ایک رس کا یوگ اَوَر یعنی رَدّی ہوتا ہے۔ پَرَوَر اور اَوَر کے درمیان والے یوگ کو یعنی دو دو یا تین تین رسوں کے ابھیاس کو مدّھم (متوسط) کہتے ہیں۔

اَوَر ساتمیہ اور مدھم ساتمیہ کے ذریعے رفتہ رفتہ پَرَوَر ساتمیہ کو ترک کرنا چاہیئے۔ پَرَوَر ساتمیہ کو ترک کرنے پر بھی تمام اغذیات کی خاص خاص تراکیب کے آیتنوں پر اچھی طرح سے غور کرکے مفید اغذیات ہی کا استعمال کرنا مناسب ہے۔

آہار (غذا) کے آیتن الگ الگ آہار ودھیوں (تراکیب غذا) کے مندرجہ ذیل آٹھ آیتن ہوتے ہیں (۱) پرکرتی (مزاج) (۲) کرن (۳) سنیوگ (۴) راشی (۵) دیش (مُلک) (۶) کال (وقت اور موسم) (۷) سنستھا اور (۸) اُپ یوکتا۔

پرکرتی سوبھاؤ کا دُوسرا نام ہے۔ اغذیات اور ادویات میں جو بھاری پن اور ہلکا پن وغیرہ گُن پائے جاتے ہیں۔ یہ سوبھاوک ہوتے ہیں۔ یعنی اِن میں جو بھاری پن وغیرہ طبعی گُن پائے جاتے ہیں۔ اُسے بھی پرکرتی کہتے ہیں۔

جیسے ماش سوبھاوک بھاری اور مونگ سوبھاوک ہلکے ہوتے ہیں اور سُؤر کا گوشت سوبھاوک بھاری اور این نامی ہرن کا گوشت سوبھاوک ہلکا ہوتا ہے۔

کرن سوبھاوک دربیوں کے سنسکار کو کرن کہتے ہیں۔ سنسکار کو ہی

گنانتر ادھان کہتے ہیں۔ یعنی سنسکار سے دربیوں میں اور گُن بھی آداخل ہوتے ہیں۔ یہ گنانتر پانی اور آگ کے سنیوگ۔ شوچ۔ منتھن۔ دیش۔ کال بھاونا وغیرہ۔ اور کال پرکرش بھاجنا وغیرہ کے سنیوگ سے حاصل ہوتے ہیں۔ جیسے پانی کے سنیوگ سے (پانی میں گھوٹنے سے) سُوکھے لونگ جو گرم ہوتے ہیں۔ ٹھنڈے ہوجاتے ہیں۔

اگنی کے سنیوگ سے جیسے موٹی الائچی کو بھُون کر استعمال کرنے سے اور گُن حاصل ہوتے ہیں۔

شوچ (دھوکر صاف کرنا)۔ یہ ظاہر ہے۔ کہ دُھلی ہوئی چیز میں بے دُھلی ہوئی چیز کی نسبت دیگر گُن ہوتے ہیں۔

منتھن (متھنا)۔ جیسے متھے ہوئے دہی میں اور گُن ہوتے ہیں۔ اور بے متھے دہی میں اور۔

دیش یوگ۔ جیسے دیش میں کوئی چیز پیدا ہوتی ہے۔ اُس میں ویسے ہی گُن پائے جاتے ہیں۔ نیز دیگر دیشوں میں لیجانے سے بھی گنوں میں فرق پڑ جاتا ہے

کال سنیوگ۔ جیسے بھادرپد کی مُولی میں اور گُن ہوتے ہیں۔ اور کارتک کی مُولی میں اور۔

باس۔ جیسے تلوں کے تیل میں پھُولوں کی باس دینے سے گُنوں میں فرق ہوکر پھلیل بن جاتا ہے۔

بھاونا۔ جیسے کسی دربیہ کو لیموں وغیرہ کسی چیز کے رس میں گھوٹنا بھاونا کہلاتا ہے۔ ایسا کرنے سے بھی گُنوں میں فرق پڑ جاتا ہے۔

کال پرکرش بھاجن آدی سنیوگ۔ جیسے تانبے کے برتن میں رکھا ہُوا گھی

کچھ عرصے کے بعد زہر ہو جاتا ہے۔ اور مٹّی کے برتن میں رکھا ہوا وہی گھی بہت دیر تک بھی نہیں بگڑتا۔

سنیوگ دو یا دو سے زیادہ چیزوں کے ملنے کو سنیوگ کہتے ہیں۔ الگ الگ چیزوں کے ملنے سے اُن کے گُن بھی وشیش ہو جاتے ہیں۔ جیسے برابر مقدار میں ملے ہوئے شہد اور گھی نیز شہد۔ مچھلی اور دُودھ زہر بن جاتے ہیں۔

راشی راشی لفظ کے دو معنے ہوتے ہیں۔ سرب گرہ اور پری گرہ یہ ماترا (مقدار) اور اماترا (مقدار سے کم وبیش) کے نتیجہ کے تعیّن کے لئے ہوتے ہیں۔ اِن میں سے تمام کھانے کے دربیوں کو اکٹھا کر کے پرمان کر لینا سرب گرہ کہلاتا ہے۔ اور کھانے کے دربیوں کا الگ الگ پرمان جاننا پری گرہ کہلاتا ہے۔ یا بالفاظِ دیگر سب دربیوں کو ایک ساتھ کھا لینا سرب گرہ اور اُن کو الگ الگ گرہن کرنا (کھانا) پری گرہ کہلاتا ہے۔

دیش دربیوں کی پیدائش یا پرچار کی جگہ کو دیش کہتے ہیں۔ دیشا سا میہ بھی اسی کا نام ہے۔

کال دو طرح کا ہوتا ہے (۱) نتیگ اور (۲) آوستھک۔ اِن میں سے آوستھک کال وِکار (خرابی) کی میعاد ظاہر کرتا ہے۔ اور نتیگ رِتُو سا تمیہ کو

اُپ یوگ سنستھا اُپ یوگ یعنی آہار کے نیّم کو اُپ یوگ سنستھا کہتے ہیں۔ یہ آہار (غذا) کے جیرن لکھشن (ہضم ہونے کی علامات) کو ظاہر کرتا ہے۔

اُپ یوکتا بھوجن کرنے والے کو اُپ یوکتا کہتے ہیں۔ جب کھایا ہوا کھا

بآسانی ہضم ہو جاتا ہے۔ تو اُسے اوک ساتمیہ کہتے ہیں۔
اس طرح سے غذا کے آٹھ الگ الگ آیتن ہوتے ہیں۔ یہ سب مفید اور مضر نتائج کا باعث ہوتے ہیں۔ اور آپس میں اُپکار بھی کرتے ہیں۔ ان پر اچھی طرح سے غور کریں۔ اور انہیں جان کر مفید غذا کھائیں۔
خواہش ہونے کے باوجود بھُول کر بھی ایسی غذا نہ کھانی چاہیئے۔ جو انجام کار تکلیف پیدا کرے۔

آہار ودھی (غذا کی تدبیر) مندرجہ ذیل غذا کی تدبیر تندرست او بیمار دونوں کے لئے فائدہ مند ہے:۔
ٹھیک وقت پر غذا کا کھانا بعض اشخاص کے لئے سو بھاوک ہی نہائت مفید ثابت ہوتا ہے۔ گرم۔ مرغن اور مقدار کے موافق غذا کھانی چاہیئے۔ پہلے کھانے کے ہضم ہونے کے بعد دُوسرا کھانا کھانا چاہیئے۔ نیز ایسا کھانا کھانا چاہیئے۔ جس کے الگ الگ دربیہ متضاد اثر نہ رکھتے ہوں۔ ایسے مقام میں جہاں دِل کو خوشی حاصل ہو۔ آٹھوں سامگریوں والا کھانا کھانا چاہیئے۔ غذا نہ بہُت آہستہ سے اور نہ بہُت جلدی جلدی کھانی چاہیئے۔ کھانا کھاتے وقت زیادہ نہ بولنا چاہیئے۔ اور ہنسنا تو بالکل نہ چاہیئے۔ بھوجن میں اچھی طرح سے جی لگا کر اپنی طاقت کے مطابق کھانا کھانا چاہیئے۔
اب بھوجن کے فوائد بیان کئے جائینگے۔

گرم بھوجن بھوجن گرم گرم کھانا چاہیئے۔ لُطف اور مزہ گرم بھوجن کا ہی ہوتا ہے۔ گرم بھوجن جٹھراگنی (قوتِ ہاضمہ) کو تیز کرتا ہے۔ جلدی ہضم

ہوجاتا ہے۔ وات کو انولومن کرتا (پاخانے کے ذریعے نکالتا) ہے۔ اور کف کو خُشک کر دیتا ہے۔

سنگدھ (مرغن) بھوجن سنگدھ بھوجن زیادہ مزیدار ہوتا ہے۔ قوت ہاضمہ کو بڑھاتا ہے۔ جلدی ہضم ہوجاتا ہے۔ وات کو انولومن کرتا ہے۔ جسم کو مضبوط کرتا اور طاقت کو بڑھاتا ہے۔ اور بدن کی رنگت کو نکھار دیتا ہے۔

مقررہ مقدار کے موافق بھوجن بھوجن مقدار مقررہ کے موافق کھانا چاہیئے۔ ایسی غذا وات۔ پت اور کف کو خراب نہیں کرتی۔ اور عُمر کو بڑھا دیتی ہے۔ بسہولت ہضم ہوکر گُدا دیش میں چلی جاتی ہے۔ کف کو نہیں بگاڑتی۔ اور کوئی تکلیف دیئے بغیر ہی ہضم ہوجاتی ہے۔

پہلے کھانے کے ہضم ہوجانے کے بعد دُوسرا کھانا کھانا چاہیئے۔ بے ہضمی میں کھانا کھانے سے پہلے کھائے ہوئے کھانے کے رس میں پیچھے کھائے ہوئے کھانے کا رس مل کر تینوں دوشوں کو کوپت کر دیتا ہے۔

پہلے کھانے کے ہضم ہوجانے کے بعد دُوسری غذا کھانے سے سب دوش اپنے اپنے مقام میں رہتے ہیں۔ قوت ہاضمہ چمک اُٹھتی ہے۔ بھُوک خُوب لگتی ہے۔ ڈکار صاف ہوتا ہے۔ دِل صاف رہتا ہے۔ بادِ مخالف کھُل کر خارج ہوتی ہے۔ پاخانہ اور پیشاب ٹھیک وقت پر آتے ہیں۔ ہضم ہونے کے بعد باقاعدہ طور پر کھایا ہُوا کھانا شریر کے دھاتوؤں کو خراب کئے بغیر عُمر کو بڑھاتا ہے۔ اس لئے ہضم کامل ہوچکنے کے بعد غذا کھانی چاہیئے۔

متضاد اثر نہ رکھنے والی غذائیں ایسا بھوجن کھانا چاہیئے جس

کے الگ الگ دربیہ متضاد اثر نہ رکھتے ہوں۔ ایسا بھوجن کھانے سے وُہ امراض جو متضاد اثر رکھنے والی غذائیں کھانے سے پیدا ہوجاتی ہیں نہیں پیدا ہوتیں۔

اشٹ ویش (اچھا مقام) غذا ایسے مقام میں بیٹھ کر کھانی چاہیئے۔ جہاں جی خوش ہو۔ ایسے مقام میں بیٹھ کر غذا کھانے سے جی کو بگاڑنے والے بھاؤ (خیالات) قریب تک نہیں آنے پاتے۔ اسلئے تمام نفیس اشیا والا کھانا نفیس مکان میں بیٹھ کر کھانا چاہیئے۔

جلدی بھوجن نہ کھانے کے فوائد بہت جلدی کھانا نہ کھانا چاہیئے۔ ایسا کرنے سے سنگدھ حصے کے اُوردھ گامی (اُوپر کی طرف جانے والا) ہونے کے سبب جسم رُوکھا اور ثقل سا ہوجاتا ہے۔ کھانا اپنے ٹھیک مقام میں نہیں رہتا۔ نہ ہی اُسکا مفید اثر ظاہر ہوتا ہے۔

بہت آہستہ بھوجن نہ کھانے کے فوائد بھوجن بہت آہستہ آہستہ بھی نہ کھانا چاہیئے۔ ایسا کرنے سے شکم سیری نہیں ہوتی۔ کھانا زیادہ کھایا جاتا ہے۔ کھانا ٹھنڈا ہوجاتا ہے۔ اور اُس کا پاک بھی بے قاعدہ ہوجاتا ہے۔

چُپ چاپ رہ کر کھانا کھانے کے فوائد ہنسنے اور بولنے کے بغیر نیز کھانے میں جی لگا کر کھانا کھانا چاہیئے۔ کھانا کھاتے وقت بک بک کرنے۔ ہنسنے اور دُوسری طرف جی لگانے سے وُہی خرابیاں پیدا ہوجاتی ہیں۔ جو جلدی جلدی بھوجن کھانے سے پیدا ہوتی ہیں۔ اپنی دیہہ کو دیکھ کر کھانا کھانا چاہیئے۔ یہ بھی دیکھ لیں۔ کہ غذا طبیعت

کے ناموافق تو نہیں۔ اِن سب باتوں پر غور کر کے کھانا کھانا چاہیئے۔ تاکہ جسم کو فائدہ دے۔

ادھیائے کا خاتمہ جو شخص رس۔ دربیہ۔ دوش اور وِکاروں کے پربھاؤں کو جانتا ہے۔ اور جسم کی حالتِ صحت سے بھی واقف ہے۔ وہی اچھا وَید ہے۔

ادھیائے کا خلاصہ اِس رس ومان ادھیائے میں لفظ ومان کے معنے۔ رس۔ دربیہ۔ دوش اور روگ کے پربھاؤ اتی شے قابلِ استعمال اشیائے تین طرح کے سامتیہ۔ غذا کے آٹھ آیتن اور بھوجن کے چھ گُن۔ یہ باتیں بیان کی گئی ہیں۔

دُوسرا ادھیائے

بھگوان اترّی کمار بولے۔ کہ اب ترِودِہی کُکھشی ادھیائے کی تشریح کی جائیگی۔

ترِودِہی کُکھش غذا کے لحاظ سے اُدر (معدہ) کے تین حصّے سمجھنے چاہئیں۔ ایک کٹھور (ٹھوس) چیزوں کے لیئے۔ دوسرا پتلی (مائع) چیزوں کے لیئے اور تیسرا وات۔ پت۔ کف کے لیئے۔ اِس کا مطلب یہ ہے۔ کہ جتنی بھُوک ہو۔ اُس کا ایک تہائی کٹھور دربیوں کا استعمال کرنا چاہیئے۔ ایک تہائی دُودھ۔ پانی وغیرہ پتلے دربیوں کا۔ اور ایک تہائی خالی رہنے دینا چاہیئے۔ مختصر الفاظ میں بھُوک جب ایک تہائی باقی ہو۔ تو کھانے سے ہاتھ کھینچ لیں۔

بھوک کی دو تہائی غذا کھانے سے ایسی کوئی خرابی واقع نہیں ہوسکتی جو اپرمت (غیر مقررّہ مقدار کی) غذا کھانے سے پیدا ہو جاتی ہیں۔

نیز صرف مقدار مقررہ کے مطابق غذا کھانے ہی سے کھانے کے تمام فوائد حاصل نہیں ہوسکتے۔ کیونکہ آہار (غذا) کے پیشتر بیان کردہ پرکرتی آدی آٹھ آیتنوں کے الگ الگ فوائد ہوتے ہیں۔ ان آٹھوں میں سے صرف ایک یعنی راشی کو لیکر ماترا اور اماترا کے نتیجے کا تعین کیا گیا ہے ماترا اور اماترا کو لے کر "راشی" کی وکلپنا ہوتی ہے۔

ککھش کے بیان میں پہلے ماترا اتو کا بیان مختصر طور پر کیا جا چکا ہے۔ اب بالتفصیل بیان کیا جائیگا۔

ماتراوت آہار کی علامات جس غذا سے کوکھ میں کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ دل منقبض نہ ہونے پائے۔ لسپواڑوں میں پھٹنے کا سا درد نہ ہو۔ پیٹ میں گرانی نہ معلوم ہو۔ اندریاں پرسن (خوش) ہوں۔ بھوک اور پیاس جاتی رہے۔ اٹھنے۔ بیٹھنے۔ چلنے۔ پھرنے۔ دم لینے۔ ہنسنے نیز ڈکار لینے میں راحت معلوم ہو۔ صبح و شام اس کے ہضم ہو جانے کا احساس ہو۔ بل (طاقت)۔ رنگت اور مضبوطی کو اعانت ملے۔ اسے ماتراوت آہار (مقدار کے مطابق غذا) سمجھنا چاہیئے۔

اماترا کی اقسام دو ہوتی ہیں (۱) ہین ماترا (کم مقدار) اور (۲) ادھک ماترا (زیادہ مقدار)

ہین ماترا کی علامات ٹھیک مقدار سے کم غذا کھانے سے طاقت رنگت اور مضبوطی کم ہو جاتی ہے۔ بھوک نہیں مٹتی۔ اداورت روگ

پیدا ہو جاتا ہے۔ لاغری ہو جاتی ہے۔ اور عمر کے لئے نقصان وہ ہے اِس سے اوج زائل ہو جاتا ہے۔ من۔ بُدھی اور اندریوں کو نقصان پہنچتا ہے۔ سار دور ہو جاتا ہے۔ افلاس بڑھ جاتا ہے۔ اس سے اسی طرح کے وات روگ پیدا ہو جاتے ہیں۔

ادھک ماترا کے نقصان

ادھک ماترا (مقدار سے زیادہ) غذا کھانے سے تمام دوش کوپت ہو جاتے ہیں۔ یہ سب بود وا نوں کی رائے ہے۔

دوشوں کے کوپت ہونے کی وجہ

جو شخص پہلے غذا کے کٹھن دربیوں سے پیٹ کو بھرے۔ اور پھر رہی سہی کو پتلے دربیوں کے پینے سے پوری کرلے۔ اُس کے وات۔ پت اور کف غذا کی زیادتی کی وجہ سے تکلیف اُٹھا کر ایک دم کوپت ہو جاتے ہیں۔ یہ دوش کوپت ہو کر اُس ناپختہ آہار راشی میں داخل ہو کر گھش کے ایک حصے میں ٹھہرتے ہوئے پیٹ میں گڑگڑاہٹ پیدا کر دیتے ہیں۔ اور اُوپر و نیچے کے راستوں سے پیٹ کے فضلات کو فوراً نکال کر پُرخور اشخاص کو مختلف بیماریاں پیدا کر دیتے ہیں۔

دوشوں کی الگ الگ خرابیاں

کوپت ہوئی ہوئی وات شُول آناہ۔ انگ مرد۔ مکھ شوش (منہ کا سوکھنا)۔ مورچھا (غشی)۔ بھرم (چکر آنا) اگنی کی وِشمتا (قوتِ ہاضمہ کی بے ترتیبی)۔ سرا سنکوچنا اور ستمبن پیدا کر دیتی ہے۔

کوپت ہوا ہُوا پت بخار۔ اتی سار۔ انیتر داہ۔ ترشنا۔ مد۔ بھرم اور پرلاپ کو پیدا کر دیتا ہے۔

کوپت ہوا ہوا کف ومن (قے)۔ اروچی۔ بے ہضمی۔ شیت جوڑ۔ آلسیہ گاتر گورو وغیرہ امراض کو پیدا کرتا ہے۔

آم دوشت کی وجہ | صرف زیادہ غذا کھانے سے ہی آم دوشت نہیں ہوتا۔ بلکہ ثقیل۔ روکھی۔ ٹھنڈی۔ خشک۔ دوشت۔ وشٹمبھی۔ وداہی۔ ناصاف اور متضاد غذا کھانا۔ بے وقت کھانا کھانے سے بھی آم دوشت ہوجاتا ہے۔ نیز کام۔ کرودھ۔ لوبھ۔ موہ۔ رشک۔ حیا۔ افسوس من کے ویگ اور خوف سے بھی آم دوشت ہوجاتا ہے جیسا کہا بھی ہے فکر۔ افسوس۔ خوف۔ غصّے۔ دکھ۔ سونے اور جاگنے میں مقدار کے موافق کھایا ہوا کھانا نہ ہضم ہوتا ہے۔ اور نہ ہضم ہوتا ہے۔

آم کی قسمیں | وید آم کی دو قسمیں بیان کرتے ہیں۔ (۱) وسوچکا اور (۲) السک

وسوچکا کی علامات | آم دوش جو قے اور اسہال دونو طرح سے خارج ہوتا ہے۔ وسوچکا کہلاتا ہے۔

السک کی علامات | کمزور مند اگنی (کمزور ہاضمہ والے)۔ بہت کف والے۔ وات۔ پاخانہ اور پیشاب وغیرہ کے ویگوں کو روکنے والے۔ کٹھور (ٹھوس)، ثقیل۔ بکثرت۔ روکھی۔ ٹھنڈی اور خشک غذا کھانے والے اشخاص کا کھایا ہوا کھانا وایو سے پیڑت اور کف سے رک کر نہائت پر لین ہوجاتا اور الٹ کے سبب باہر کو نہیں نکلتا۔ تب قے اور اسہال کے علاوہ دیگر سب علامات آم دوش کی دکھائی دینے لگتی ہیں۔ یہ علامات بہت جلد بڑھ جاتی ہیں۔ نہائت خراب ہوئے دوش دوشت آم

سے رُک کر ترچھے چل کر مریض کے بدن کو لکڑی کی طرح کھڑا کر دیتے ہیں۔ اِسے السک کہتے ہیں۔ اور یہ لاعلاج ہوتا ہے۔

وَید لوگ متضاد غذا کھانے۔ ادھیہ شن کرنے (پہلا کھانا ہضم نہ ہونے پر دُوسرا کھانا کھا لینے) اور بے ہضمی میں کھانا کھا لینے والے اشخاص کے دوش کو آم وِش کہتے ہیں۔ کیونکہ اِس میں وِش (زہر) کی سی علامات پائی جاتی ہیں۔ یہ نہائت نا قابلِ علاج اور آشوکاری ہوتا ہے۔ نیز اس کا علاج بھی متضاد ہوتا ہے۔

سادھیہ (قابلِ علاج) آم کا علاج السی بھوت پُردُشٹ سادھیہ آم میں نمک ڈال کر گرم کیا ہُوا پانی پلا کر قے کرا دیں۔ اس کے بعد سویدن کرم کریں (پسینہ لانے کی تدابیر کریں) اور بتی چڑھائیں۔ اور مریض کو کھانے کے لیئے کچھ نہ دیں۔

وسوچکا کا علاج وسوچکا میں پہلے فاقہ کرانا چاہیئے۔ پھر ورکت وَت آنُو پوروِی چکتسا کریں۔

آم دوش میں پہلے فاقہ کرا کے پہلے کھائے ہوئے کھانے کو ہضم کریں۔ پھر اگر کھانا کھاتے وقت یہ معلُوم ہو۔ کہ آم آشے (معدہ) میں دوش باقی ہے۔ اور وُہ بھاری ہے۔ کھانے کی خواہش نہیں۔ تو باقی دوش کے ہضم کرنے اور قوّتِ ہاضمہ کے تیز کرنے کو دوائی دینی چاہیئے۔ لیکن بے ہضمی (اجیرن) میں کسی طرح سے بھی ہاضم دوائی نہ دیں۔ کیونکہ آم دوش سے کمزور ہوئی ہوئی اگنی یکدم ہی آم دوش۔ اوشدھ (دوا) اور آہار (غذا) سے پیدا ہوئے دوش کو ہضم نہیں کر سکتی۔

اگر اجیرن میں دوائی کھائی جائے۔ تو آم دوش۔ اوشدھ (دوائی) اور آہار دوش نہائت طاقتور ہو کر کمزور ہاضمہ والے اور کم طاقت والے مریض کو اُلٹا نقصان پہنچاتی ہے۔ آم دوش سے پیدا ہونے والی خرابیوں کی شانتی اپ ترپن (فاقہ کشی) سے ہی ہو سکتی ہے۔ اگر فاقہ کشی کے باوجود خرابی کا بقایا رہ جائے۔ تب اسباب کے مخالف ادویات کا استعمال چھوڑ کر بیماری کے مخالف ادویات دینی چاہئیں۔ اچھے آدمی تمام امراض کے دفعیہ کے لئے اپنی اپنی علامات کے مطابق اسباب اور بیماری کے مخالف ادویات کے استعمال کی خواہش کیا کرتے ہیں۔

آم دوش کے دفیعے کے بعد دوشوں کے پک جانے اور اگنی (قوتِ ہاضمہ) کے بھڑکنے پر فائدہ مند مالش۔ آستھاپن۔ انو واسن اور حسب ترکیب سنیہہ پان کرانا چاہیئے۔ اور دوش۔ اوشدھ (دوائی)۔ دیش (مُلک) کال (وقت و موسم)۔ طاقت۔ جسم۔ غذا۔ سا تمیہ (موافقت)۔ ستو۔ پرکرتی (مزاج) اور وَیَہ کے حالات اور خرابیوں کا بخوبی معائنہ کر لینا چاہیئے

اگنی ویش وغیرہ شاگردوں نے مہرشی پُنرو سو سے پُوچھا کہ مہاراج! آپ سے ہم دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ بھکش۔ بھوجیہ۔ پیہیہ اور لیہیہ یہ چاروں کس مقام میں جا کر ہضم ہوتے ہیں؟ کرپا کر کے تفصیل سے بیان فرمائیں۔

مہرشی نے جواب دیا۔ کہ نابھی (ناف) اور وکھش ستھل (دونو پہلوؤں) کے درمیان آم آشے (معدہ) ہوتا ہے۔ اُسی میں بھکش۔ بھوجیہ۔ پیہیہ اور لیہیہ چاروں قسم کے پدارتھ جا کر ہضم ہوتے ہیں۔ پہلے غذا معدہ میں

جاکر ہضم ہوتی ہے۔ اور پھر دھمنیوں کے ذریعے تمام آشیوں میں پہنچ جاتی ہے
ادھیائے کا خلاصہ اس تر ودہی کگھشی ادھیائے میں ٹھیک مقدار کے مطابق غذا کھانے کی مناسب علامات اور نتائج۔ نیز ٹھیک مقدار سے کم و بیش غذا کھانے کی علامات اور نتائج الگ الگ بیان کئے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں آہار ودہی کے آٹھوں آیتنوں کا اچھی طرح سے امتحان کرلینا۔ آتم ہت کا حاصل کرنا اور غذا کے متعلق دیگر مفید ہدایات کا بیان کیا گیا ہے۔

تیسرا ادھیائے

پھر بھگوان اتری کمار فرمانے لگے۔ کہ اب جن پد ودھولسنی ادھیائے کا بیان کرتے ہیں۔

کثیر التعداد آبادی والے پنچال دیش کے دوجوں سے زینت پانیوالے دار الخلافہ کامپلیہ میں شاگردوں سے گھرے ہوئے مہرشی پنر وسو نے گرکھیم رتو (گرمی) کے انجام میں گنگا کے کنارے بیٹھے ہوئے اگنی ویش سے فرمایا۔ کہ اب یہ بات دیکھنے میں آنے لگی ہے۔ کہ نکھشتر۔ گرہ۔ چاند سورج۔ ہوا۔ آگ اور اطراف عالم کی پرکرتی بگڑ گئی ہے۔ یہ خرابی رتوؤں میں بھی آگئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پرتھوی (زمین) بھی ادویا کے رس۔ ویریہ۔ وپاک اور پربھاؤ کو بخوبی طور پر پیدا نہ کرسکیگی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ لوگ ہمیشہ بیمار رہنگے۔ اس لئے بنی نوع انسان کی بہتر

اور اچھے خواص والی ادویات کے اُدّھار کے لئے کوشش کرو جب تک ادویات کا رس۔ ویریہ۔ وپاک اور پربھاؤ فائدہ مند رہیگا۔ تب تک ہم اُن کے رس۔ ویریہ۔ وپاک اور پربھاؤ کا سیون (استعمال) کرینگے۔ جو ہم پر بھروسہ کرینگے۔ اور جن پر ہم مہربانی کرینگے۔ وُہ سب بے ضرر اور فائدہ مند رس۔ ویریہ۔ وپاک اور پربھاؤ والی ادویات کا استعمال کرینگے۔ اگر ادویات کا سمیک اُدّھار۔ سمیک ودھان اور سمیک وچار نہ کیا جائیگا۔ تب تک بنی نوع انسان کا ستیاناس کرنے والی بیماریوں سے بھی چھٹکارہ نہ ہوگا۔

اگنی ویش کا سوال یہ سُنکر اگنی ویش نے پُوچھا۔ کہ بھگوان! تمام ادویات سمیک اُدّھار۔ سمیک ودھان اور سمیک وچار بھی کی گئی ہوں۔ تاہم پرکرتی (مزاج)۔ آہار (غذا)۔ جسم۔ طاقت۔ ساتمیہ۔ ستو اور وَے کے لحاظ سے اختلاف رکھنے والے اشخاص کو ایک ہی بیماری کس طرح جن پد ودھونس کر دیتی ہے۔ اِس کی تفصیل مجھے ارشاد کیجئے۔

بھگوان اتری کمار کا جواب بھگوان اتری کمار بولے۔ کہ اگرچہ آدمیوں کے پرکرتی وغیرہ بھاؤ الگ الگ ہوتے ہیں۔ تاہم کتنے ہی بھاؤ یکساں بھی ہوتے ہیں۔ اُن بھاووں میں خرابی واقع ہونے سے سمان کال اور سمان لنگ والی بیماریاں پیدا ہو ہو کر جن پد ودھونس کر دیتی ہیں۔ مندرجہ ذیل بھاؤ جن پد سموہ (تمام اشخاص) میں یکساں ہوتے ہیں۔ جیسے وات (ہوا)۔ جل (پانی)۔ دیش (مقام) اور کال (وقت)۔ اِن میں سے مندرجہ ذیل علامات والی ہوا امراض پیدا کرنے والی ہوتی ہے۔

رِتُو (موسم) کی وِشمتا (بے قاعدگی) کے گُنوں والی - نہائت تیز - نہائت پُرُش - نہائت ٹھنڈی - نہائت گرم - نہائت خُشک - نہائت ابھشیندی - نہائت خوفناک آواز والی - نہائت چکر کھاتی ہوئی (بگولے والی) - ناموافق بُو - واشپ - ریت - گرد اور دھوئیں وغیرہ سے بگڑی ہوئی -

مندرجہ ذیل علامات والا پانی امراض پیدا کرنے والا ہوتا ہے :-

نہائت بگڑی ہوئی بُو - رنگت - ذائقے اور سپرش (احساس) والا - نہائت کلیدتا والا جیسے پانی کے رہنے والے جانور اور پرندے چھوڑ گئے ہوں - جو سر دور وغیرہ میں ہونے کے باوجود تھوڑا سارہ گیا ہو - جسے پینے سے گلانی ہو - اور جس کے گُن (خواص) زائل ہو چکے ہوں -

مندرجہ ذیل علامات والا دیش امراض پیدا کرتا ہے -

جس کی پرکرتی - رنگت - بُو - رس اور سپرش (احساس) بگڑ گئے ہوں - کلیدتا والا - سانپ - وبال - مچھر - مکھی - چوہے - اُلّو - شمشان میں رہنے والے پرندا دھمبوک وغیرہ والا - مختلف قسم کے گھاسوں اور اُلوپ کے جنگلوں والا - مختلف قسم کی بیلوں والا - جس میں پہلے کی نسبت فرق پڑ گیا ہو - جس کی کھیتیاں خُشک ہو کر مٹی میں مل گئی ہوں - جہاں کی ہوا دھوئیں والی ہو - جہاں ہمیشہ پرندے بولتے ہوں - اور کُتے بھونکتے رہتے ہوں - جہاں مختلف مویشی اور پرندے گھبراہٹ کے مارے کانپ رہے ہوں - جہاں کے رہنے والے بنی نوع انسان دھرم - راستی - حیا شرم - آچار (نیک چلنی) اور نیک صفات سے خالی ہو گئے ہوں -

جہاں کی ندیاں اور سرور ہمیشہ کھیوبھت اور اُویرن رہتے ہوں۔ جہاں ہمیشہ اُلکاپات۔ نرگھات اور بھونچال واقع ہوتے رہتے ہوں۔ جہاں سُورج۔ چاند اور تارے کبھی رُوکھے۔ کبھی تانبے کے رنگ والے۔ کبھی سُرخ رنگ۔ کبھی سفید اور کبھی بادلوں سے گھرے ہوئے نظر آتے ہوں۔
جہاں متواتر سنبھرم اور اُدویگ رہتا ہو۔ جہاں تراس اور رونا مچا رہتا ہو۔ جہاں تاریکی سی چھائی رہتی ہو۔ اور جہاں گھٹیک رہتے ہوں۔
مندرجہ ذیل علامات والا کال (وقت) امراض پیدا کر دیتا ہے۔
وُہ کال جو موسم کی علامات کے خلاف علامات رکھتا ہے۔ یا موسم کے مطابق اُس میں جو لکھشن ہونے چاہئیں۔ اُس میں اُن سے کم و بیش لکھشن پائے جاتے ہوں۔
وِدوان اِن چاروں قسم کے بھاووں کو جن پد (بنی نوع انسان) کے وِدھونس (ستیاناس) کا سبب بتاتے ہیں۔ اِن چاروں بھاووں میں جب مندرجہ بالا علامات کے خلاف علامات پائی جائیں۔ تب وُہ ہتکاری (فائدہ دینے والے) ہوتے ہیں۔
مندرجہ بالا بھاووں کے بگڑنے پر بھی وہ شخص جس کے پاس ادویات کا ذخیرہ ہے۔ بیماریوں سے کبھی خائف نہیں ہوتا۔
اب بگاڑ کو حاصل کئے ہوئے دیش۔ کال۔ ہوا اور پانی کا ہیتو۔ مان اور گری لیشتو بتاتے ہیں۔
ہوا سے پانی۔ پانی سے دیش اور دیش سے کال وِگن ہونا (بگڑتا) ہے جاننا چاہیئے۔ کہ اِن میں سے جن پد ودھونس کا جو باعث کال نامی ہے

وُہ نہائت گورو (بھاری) ہوتا ہے۔ کیونکہ وُہ اَپر ہاریہ ہے۔
ہوا کا لگھشن لگھو (ہلکا) جاننا چاہیئے۔ کیونکہ اِسکا علاج بآسانی ہوسکتا ہے۔
ہوا۔ پانی۔ دیش اور کال اِن چاروں کے خراب ہونے پر بھی ادویات رکھنے والا شخص بیماری کا شکار نہیں ہوتا۔
جن کی موت نہ آپہنچی ہو۔ اُن کے لیئے وَمن۔ وِریچن وغیرہ پانچوں کرم بُہت مفید ہوتے ہیں۔ اُنہیں ترکیب کے مطابق رسائن ادویات کا استعمال کرانا بھی اچھا ہے۔
جن پد ودھونس ویادھی کے پیدا ہونے سے اُدھّار کی ہوئی ادویات کے ذریعے جسم کی پرورش کرنی چاہیئے۔ سچ بولنا۔ جانداروں پر رحم۔ بلیدان دیوتا رچن۔ نیک خیالات رکھنا۔ شانتی اور آتم رکھشا کرنا بھی بڑا مفید ہے۔ کلیان کاری دیشوں میں رہنا چاہیئے۔ برہمچریہ کا قائم رکھنا۔ برہمچاریوں کی خدمت کرنا۔ دھرم شاستروں اور اچھی پُستکوں کا پڑھنا اور سننا۔ دھارمک اور ساتوِک نیک اشخاص کی صُحبت۔ یہ سب تدابیر اُن اشخاص کی عُمر کی حفاظت کے لیئے ہیں۔ جن کی موت ابھی دُور ہے۔

اگنی ویش کا سوال جن پد ودھونس کے ان سبّ بواعث کو سُنکر اگنی ویش نے پھر سوال کیا۔ کہ بھگون! اِن ہوا وغیرہ بھاووں کے خراب ہونے کا کیا سبب ہے۔ جس کے ذریعے یہ نسلِ انسان کا ستیاناس کر دیتے ہیں۔

مہرشی اتری کمار کا جواب بھگوان اتری کمار بولے۔ کہ ہوا وغیرہ تمام بھاووں کی خرابی کا ایک ہی باعث ادھرم ہے۔ اور اس ادھرم کی

بُنیاد پُورب جنموں (پچھلے جنموں) کے کئے ہوئے بُرے کرم ہیں۔ اور اِن دونوں کی جڑھ پرگیا پرادھ (عقل کی خرابی) ہے۔

جب دیش (مُلک)۔ نگر۔ نگم اور جن پد کے حاکم دھرم کو چھوڑ کر ادھرم سے رعیت پر فرمانروائی کرتے ہیں۔ تو اُن کے نوکر۔ چاکر۔ پُورباسی۔ جن پدباسی اور تاجر لوگ بھی ادہری بن جاتے ہیں۔ اور وُہ اُدھرم اپنی پُوری طاقت سے دہرم کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیتا ہے۔ پھر اُن اُدھری اشخاص کو دیوتا بھی ترک کر دیتے ہیں۔ اُن دیوتاؤں سے محروم اور ادہری اشخاص کی رِتوئیں بگڑ جاتی ہیں۔ اِس لئے مناسب موقع پر مینہ بھی نہیں برستا۔ ہوا ٹھیک نہیں چلتی۔ زمین بگڑ جاتی ہے۔ پانی سُوکھ جاتا ہے۔ ادویات اپنے سوبھاؤ خواص کو چھوڑ کر خراب ہو جاتی ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جن پدوں کا ناس ہو جاتا ہے۔

یُدھ (جنگ) کا باعث بھی اُدھرم ہی ہوتا ہے۔ بہت بڑھے ہوئے لالچ اور غرور کی وجہ سے کمزور کی توہین کرکے اپنے رفیقانِ صادق اور پرائے اچھے آدمیوں کا ناش کرنے کے لئے اوزاروں سے ایک دُوسرے پر حملہ کرتے ہیں۔ دُشمنوں کو مارتے ہیں۔ یا خود دُشمنوں کے ہاتھ سے مارے جاتے ہیں۔ یا راکھشسوں کے گن (مجمع) اور بھُوتوں کی جماعات اُدھرم اور دیگر خرابیوں کو دیکھ کر بنی نوع اِنسان کو ہلاک کر دیتے ہیں۔

ابھی شاپ (بددُعا) کا سبب بھی ادھرم ہی ہے۔ کیونکہ اُدھری اشخاص گرو بُزرگ۔ رشی۔ سدھ اور عزت کے قابل اشخاص کی توہین کرکے بُرے کاموں کو اختیار کر لیتے ہیں۔ اور آخر کار اُن بُزرگوں کی سراپ (بددُعا) سے خود ہی

مٹّی میں مِل جاتے ہیں۔ پہلے بھی بہت سے خاندان اسی طرح سے مٹّی میں مِل چُکے ہیں۔ جن میں سے کئی تو سو برس تک جیتے رہے ہیں۔ اور کئی سو برس سے پہلے ہی مر گئے ہیں۔

پہلے زمانوں میں بھی ادھرم کے سوا اور کسی سبب سے بدنتائج کبھی نہیں نکلے تھے۔ پہلے وقتوں میں بھی آدمی سُت کے سے خوبصورت۔ بے عیب اور بہادر اشخاص ہوتے تھے۔ دیوتا اور دیورشی اُن سے علانیہ ملتے تھے۔ وُہ دھرم اور یگیہ ودھی پُوریک (ترکیب کے مطابق) کرتے تھے۔ اُن کے بدن پہاڑ کے سے مضبوط ہوتے تھے۔ ان کے رنگ کھلے ہوئے اور اعضا پرسّن (چُست) رہتے تھے۔ اُن کا بل۔ ویگ اور پراکرم ہوا کی مانند ہوتا تھا۔ اُن کے اعضا گٹھیلے۔ سجیلے اور متناسب ہُوا کرتے تھے۔ قد بلند اور طاقتور ہوتے تھے۔ وُہ ستّیہ (راستی)۔ دان۔ اندری دمن۔ نیم۔ تپ۔ اُپ واس (فاقہ کشی)۔ برہمچریہ وغیرہ برتوں پر پُورے طور سے عامل تھے۔ بھے (خوف)۔ راگ (اُلفت)۔ دویش (حسد)۔ موہ (محبّت) لوبھ (لالچ)۔ شوک (افسوس)۔ کرودھ (غصہ)۔ مان (غرور)۔ روگ (بیماری) نندرا (نیند)۔ تندرا (اونگھ)۔ شرم (تکان)۔ کلم۔ آلسیہ (سُستی) اور پرائے دھن کی اچھیا کا خیال تک بھی اُن کے قریب نہ آتا تھا۔ اُن کی عُمر لمبی ہوتی تھی۔ اُن کی صفات اور اعمال ایسے اعلےٰ اور شائستہ تھے۔ کہ بایدوشاید۔ کیونکہ ست یُگ کے آغاز میں اچھے گُن پردھان ہُوا کرتے تھے ست یُگ کے گُذر چکنے کے بعد کسی شخص کے اتیا دان ہونے کی وجہ سے اجسام میں ستھولتا پیدا ہو گئی۔

بدن کے بھاری ہونے کی وجہ سے تکان۔ تکان سے سُستی۔ سُستی سے سنچے۔ سنچے سے پرائے دھن لینے کی اچھیا اور اس سے لالچ پیدا ہوا۔ اور جب ست یُگ کا بالکل خاتمہ ہوگیا۔ تب تریتا یگ میں لالچ سے ابھی دروہ۔ ابھی دروہ سے دروغ گوئی۔ دروغ گوئی سے کام (شہوت) غصہ۔ غرور حسد۔ پرشتا۔ ابھی گھات۔ بھے (خوف)۔ تاپ۔ شوک (افسوس) چنت اُدویگ وغیرہ کی پیدائش ہوئی۔ اس لئے تریتا یگ میں دھرم کا ایک حصّہ جاتا رہا۔ دھرم کے چار حصوں میں سے ایک کے چلے جانے سے پرتھوی۔ جل۔ اگنی وغیرہ کے گنوں (صفات) کا بھی ایک حصہ زائل ہوگیا اور ان کے ایک حصہ کے زائل ہونے سے کھیتوں کی سنگدھتا (تری)۔ وِملتا رس۔ ویریہ۔ وپاک اور پربھاؤ کے گنوں کا بھی ایک حصہ زائل ہوگیا۔

اِس طرح منشیوں (انسانوں) کے اجسام ایک حصہ کم والے گنوں سے یکت ہونے کی وجہ سے نیز ایک حصہ کم گنوں کے آہار بیوہار کے سیون سے جوڑ وغیرہ امراض کا شکار ہو گئے۔ اور اِسی وجہ سے رفتہ رفتہ جانداروں کی زندگی بھی گھٹتی گئی۔

ہر ایک یُگ میں دھرم کا ایک ایک حصہ بہ ترتیب کم ہوتا چلا جاتا ہے۔ جس سے پرانیوں کا گن بھی ایک ایک حصہ کم ہوتا جاتا ہے۔ اور آخرکار سنسار (دُنیا) کا خاتمہ ہوجاتا ہے۔ سو برس کے بعد ایک سال اوسط زندگی کم ہو جاتی ہے۔ اِس طرح دیہہ دھاریوں کی عُمر کال کے موافق ہوتی چلی جاتی ہے۔

اِس طرح بیماریوں کی پیدائش کا بیان کیا گیا ہے۔

جب بھگوان اتری کمار یہ کہہ چکے۔ تب اگنی ویش نے پوچھا۔ کہ بھگون! آیو (عمر) کی مقدار کا اندازہ مقرّر ہے یا غیر مقرّر۔ مہرشی نے جواب دیا۔ کہ اس دنیا میں جانداروں کی عمر یُکتی کے موافق ہوتی ہے۔ آیو کا بل اور ابل پہلے دیو اور پُرشکار دونو پر منحصر ہے۔ پہلے جنم میں کئے ہوئے کرموں کو دیو کہتے ہیں۔ اس جنم میں کئے ہوئے دیگر کرموں کو پُرشکار کہتے ہیں۔

کرم کی اقسام تین ہوتی ہیں (۱) ہین (۲) مدھّم اور (۳) اُتّم ان میں سے دیو اور پُرشکار کے اُتّم ہونے پر عمر لمبی۔ راحت افزا اور نیت (مقرّرہ) یعنی ایک سو برس کی ہوتی ہے۔ دیو اور پُرشکار کے وپریت یعنی ہین ہونے پر عمر مندرجہ بالا لکھشنوں (علامات) کے خلاف ہوتی ہے۔ اگر مندرجہ بالا دونو قسم کے کرم مدھّم (درمیانہ درجہ کے) ہوں۔ تو عمر کی درازی۔ راحت اور تقرّری بھی درمیانہ درجے کی ہوتی ہے۔

دیگر بواعث اگر دیو کمزور ہوتا ہے۔ تو پُرشکار اُسے دبا دیتا ہے۔ اور اگر دیو کرم بلوان (طاقت ور) ہوتا ہے۔ تو پُرشکار اُس سے دب جاتا ہے۔ ان باتوں کو دیکھ کر بعض لوگ یہ رائے رکھتے ہیں۔ کہ عمر کی مقدار مقرّرہ ہے کسی وقت کوئی ایسا بڑا کرم کیا جاتا ہے۔ جس سے عمر دراز ہو جاتی ہے۔ اور بعض کرم ایسے ہیں۔ جن سے عمر قبل از وقت ختم ہو جاتی ہے۔

جب یہ دونو باتیں ہی دیکھنے میں آئیں۔ کہ کوپتھیہ کے استعمال پر بھی عمر لمبی ہو۔ اور پتھیہ کے استعمال کرنے سے عمر قبل از وقت ختم ہو جائے تو آیو (عمر) کو مقرّرہ کہنا نامناسب ہے۔ جیسے کہ اگر آیو کے وقت کا اندازہ

مقررہ ہے۔ تو دراز عمر کے خواہشمندوں کے لئے منتر۔ اوشدھ (دوائی) منگل (خوشی)۔ بلیدان (ایثار)۔ اُپہار (خیرات)۔ ہون۔ نیم۔ پرائسچت۔ اُپ واس (فاقہ کشی)، سوستی واچن۔ گمن (سیاحت) نیز دیگر اچھے کرموں کا کچھ مطلب حاصل نہیں ہوسکتا۔ اگر آیو مقررہ ہے۔ تو اُدھرانت۔ چنڈ اور شریر بیل۔ ہاتھی۔ اونٹ۔ گدھے۔ گھوڑے و بھینسے۔ نیز خراب ہوا سے بچنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ پہاڑوں سے گرنے۔ مضبوط قلعوں میں جانے اور پانی کے بہاؤ میں پڑنے سے کچھ خوف نہیں ہوسکتا۔ پرمت۔ اُنمت (پاگل)۔ اُدھرانت۔ چنڈ چپل (شریر) نیز موہ اور لوبھ سے بیاکل بُدھی والے دُشمنوں۔ پرودھ۔ اگنی۔ زہریلے سانپوں اور اُرگ وغیرہ سے بچنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ساہس (حوصلہ)۔ دلیش کال چریا اور شاہی خفگی وغیرہ کرم عمر کا قبل از وقت ناش نہیں کرسکتے۔ کیونکہ جب عمر مقررہ ہی ہو۔ تو ان سے کیا خطرہ ہوسکتا ہے۔

اگر قبل از وقت موت سے لوگ نہ مرا کرتے۔ تو کسی شخص کو قبل از وقت مرجانے کا خوف بھی نہ ہوتا۔ اور نہ وہ اُس کے دُور کرنے کی کوشش کرتا۔ اور رسائن کے بارے میں مہرشیوں نے جو اُپدیش کئے ہیں۔ وہ بھی بے فائدہ تھے۔ اگر آیو مقررہ ہوتی۔ تو اندرا اپنے بجر سے دُشمنوں کو مارتا۔ اشونی کماروں کو ادویات سے علاج کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ رشیوں کو تپ (عبادت) کرنے سے لمبی عمر نہ ملتی۔ تمام مہرشی اور اندر دیوتا بھی نہ اُپدیش دیتے اور نہ اچھا چلن رکھتے۔ سرب درشٹا مہرشی اندر۔ نیز ہم خود اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ کہ ہزار آدمیوں میں سے

جنگ کرنے والوں اور جنگ نہ کرنے والوں کی عمریں متفاوت ہوتی ہیں۔
ایسے ہی پیدا ہوتے ہی مناسب تدابیر پر عمل کرنا اور اُن سے احتراز کرنا
عُمر کے بڑھانے اور گھٹا دینے پر بڑا اثر کرتا ہے۔ نیز وِش بھوجی (زہر کھانے
والے اور اوِش بھوجی (زہر نہ کھانے والے) اشخاص کی عمریں بھی برابر
نہیں ہوتیں۔ پانی کے گھڑے اور زینت کے لئے بیل بُوٹوں سے سجائے
ہوئے گھڑوں کی ہستی کا وقت بھی برابر نہیں ہوسکتا۔ اِس لئے یہ بات
فیصلہ شُدہ ہے۔ کہ ٹھیک چلن رکھنا زندگی کی بُنیاد ہے۔ اور بُرا چلن
موت کا باعث ہے۔ نیز دلیش۔ کال اور آتما کے خلاف کرم کرنے اور
آہار وِکاروں سے بھی قبل از وقت موت آگھیرتی ہے۔
ہم اس بات کو اچھی طرح سے جانتے ہیں۔ کہتے ہیں۔ اور دیکھتے ہیں
کہ تمام اتی یوگوں (تمام اشیا کے کثرت استعمال) کا ترک۔ حاجاتِ ضروریہ
کا نہ روکنا۔ ساہس کے کرموں کو چھوڑ دینا صحّت بخشتے ہیں۔
یہ سُن کر اگنی ولیش نے پُوچھا۔ مہاراج! اگر عُمر کی میعاد کا وقت غیر مقرّرہ
ہے۔ تو قبل از وقت موت کِس طرح سے ہو جاتی ہے؟
بھگوان اتری کمار نے جواب دیا۔ کہ جیسے رتھ کا دُھرا بہمہ صفت موصوف
ہونے پر بھی چلتے چلتے وقت پاکر گھِسنے کی وجہ سے ختم ہو کر ٹوٹ جاتا ہے
ویسے ہی شریر کی آیو بھی پرکرتی کے مطابق کام میں لائے جانے کی وجہ
سے کھین ہو کر تمام ہو جاتی ہے۔ یہی موت کال مرتیو (اجل موقّت) کہلاتی ہے
اگر اُسی دُھرے پر معمولی سے زیادہ بوجھ لادا جائے۔ ناہموار زمین پر
چلایا جائے۔ خراب راستے سے لے جایا جائے۔ یا پہیّہ ٹُوٹ جائے۔

یا بیلوں کو ہانکنے والا کسی غلطی کا مرتکب ہو جائے۔ یا رتھ کا کوئی اور حصہ ٹوٹ جائے۔ تو وہ دُھرا بھی قبل از وقت ٹوٹ جاتا ہے۔ ویسے ہی آیو بھی طاقت سے بڑھ کر کام کرنے سے۔ قوتِ ہاضمہ سے بڑھ کر کھانا کھا لینے سے۔ بے قاعدہ غذا کھانے سے۔ شریر کو بے قاعدہ رکھنے سے۔ بکثرت جماع کرنے سے۔ بیوہار (چلن) خراب رکھنے سے۔ حوائج ضروریہ کے روکنے سے۔ بھوت وش اگنی کے اُپ تاپ سے۔ چوٹ لگنے سے۔ بھوجن بالکل نہ کھانے سے بیچ ہی میں مصیبت آپڑتی ہے۔ اسے اکال مرتیو (قبل از وقت موت) کہتے ہیں۔ اسی طرح جَوَر وغیرہ روگ بھی اچھی طرح چکتسا نہ کئے جانے پر قبل از وقت موت کا باعث بن جاتے ہیں۔

پھر اگنی ویش نے پُوچھا۔ کہ بھگوان! وَید لوگ جَوَر کے مریضوں کو زیادہ تر گرم پانی کیوں دیتے ہیں۔ اور ٹھنڈا پانی اتنا نہیں دیتے۔ اور شیت کریا والی دھاتو جور پیدا کرنے والے دیکھنے میں آتے ہیں۔

جَوَر میں گرم پانی پلانے کی وجہ | یہ سُن کر بھگوان اتری کمار بولے۔ کہ جَوَر کے مریض کا جسم۔ کارن۔ دیش اور کال ان سب پر اچھی طرح سے غور کر کے وَیدوں کو چاہیئے۔ کہ گرم پانی دیویں۔ جَوَر آمِ آشئے (معدے) میں پیدا ہوتا ہے۔ اور معدے میں پیدا ہونے والے امراض کو عموماً پاچن (ہاضم)۔ وَمن کارک (قے آور) اور اَپ ترپن کرتا ادویات شانت کر دیتی ہیں۔ اور گرم پانی ہاضم ہوتا ہے۔ اس لئے جَوَر کے بیماروں کو گرم پانی زیادہ دیا کرتے ہیں۔

گرم پانی کے فوائد گرم پانی کے پینے سے مریض کی وایو نیچے سے خارج ہوجاتی ہے۔ قوت ہاضمہ بڑھ جاتی ہے۔ کھانا جلدی ہضم ہوتا ہے۔ کف خشک ہوجاتی ہے۔ اور تھوڑا سا پیا ہوا گرم پانی پیاس بجھا دیتا ہے۔ ایسا مفید ہونے کے باوجود گرم پانی زیادہ بڑھے ہوئے پت جوڑوں میں نہ دینا چاہیئے۔ کیونکہ پت جوڑ میں گرم پانی پلانے سے داہ (جلن)، بھرم (چکر) اور پرلاپ بڑھ جاتا ہے۔ اتیسار والے بخار میں گرم پانی دینے سے بھی داہ۔ بھرم۔ پرلاپ اور اتیسار بڑھ جاتے ہیں۔ لیکن ٹھنڈے پانی کے دینے سے شانت ہوجاتا ہے۔ لائق وید گرمی سے پیدا ہونے والے امراض کا شیت کریا کے ذریعے علاج کرتے ہیں۔ اور سردی سے پیدا ہونے والے امراض میں اُشن کریا کو عمل میں لاتے ہیں اسی طرح دیگر امراض بھی ہیتو وپریت (مخالف اسباب) ادویات کے استعمال سے شانت ہوجاتی ہیں۔

اُپ ترپن سے پیدا شدہ امراض میں ندان کے خلاف دوائی دینی چاہیئے اُپ ترپن سے پیدا ہونے والی بیماری کا پُورن کریا کے سوا اور کوئی علاج نہیں ہے۔ ایسے ہی پُورن کریا سے پیدا ہونے والی امراض کا علاج اُپ ترپن سے کرنا چاہیئے۔

اُپ ترپن تین طرح کا ہوتا ہے:- (۱) لنگھن (۲) لنگھن پاچن اور (۳) دوشا وسیچن

ان میں سے کم دوش ہونے کی صورت میں لنگھن مفید ہوتا ہے لنگھن کے ذریعے اگنی اور وایو بڑھ کر تھوڑے دوش کو اس طرح سے خشک کر

دیتی ہے۔ جیسے ہوا اور دھوپ سے تھوڑا پانی سوکھ جاتا ہے۔
جیسے ہوا۔ دھوپ اور پانشو بھسم کے گرنے سے مدّھم جل خشک ہو جاتا ہے۔ ویسے ہی لنگھن اور پاچن کے ذریعے درمیانہ درجے کے دوش خشک ہو جاتے ہیں۔
بڑھے ہوئے دوشوں میں دوشا وسیچن کرنا چاہیئے۔ جیسے کیدار سیتو کے ٹوٹنے کے بغیر پَل وَل کا پانی نہیں نکل سکتا۔ ویسے ہی ومن وریچن وغیرہ کے ذریعے بڑھے ہوئے دوشوں کو نکالنا چاہیئے۔
مندرجہ ذیل امراض کے مریضوں کو دوشا وسیچن یا کوئی اور تت کال اُچیت دوائی نہ دینی چاہیئے۔
جیسے اَپ واد کا خوف نہیں ہے۔ مُفلس۔ نوکروں سے محروم مغرور رقیب بدمزاج۔ چغلخور۔ بہت بڑا دہری۔ نہائت کمزور۔ مالنس (گوشت) اور رکت (خون) کے مریض۔ لاعلاج بیمار اور مرض الموت کے گرفتار کے دوش اوسیچن نہ کرنا چاہیے۔ ایسے مریضوں کا علاج کرنے سے ضرور اَپ لیش حاصل ہوگا۔
جس کرم کا پھل آغاز و انجام میں بُرا ہوتا ہے۔ وہ کرم نہ کرنا چاہیئے یہ عقلمندوں کی رائے ہے۔

ادھیائے کا خلاصہ جن پددھولس کے پُورب رُوپ یما مائیہ ہیتو۔ الگ الگ علامات۔ ہیتوؤں کے مُول کارن۔ پہلے جنم کیے گئے ہوئے وکار۔ اُن کی اُت پتی۔ آیو کا سکھے کرم۔ پرانیوں کی کال مرتیو اور اکال مرتیو کا نشچے۔ یتھا یکت اوشدھ کا سپھل اور اسپھل ہونا یہ

سب باتیں اس ادھیائے میں مہرشی اتری کمار نے مفصّل طور پر بیان کی ہیں +

چوتھا ادھیائے

بھگوان اتری کمار بولے۔ کہ اب ترِ ودھ روگ وشیش وگیان ادھیائے کی تشریح بیان کرتے ہیں۔

امراض کے تشخیص کرنے کی الگ الگ تین تراکیب ہیں (۱) اُپدیش (۲) پرتیکش اور (۳) انومان

اُپدیش آپت لوگوں (بزرگوں) کے اقوال کو اُپدیش کہتے ہیں۔ آپت اُن لوگوں کو کہتے ہیں۔ جو سمرتی و بھاگ پر اعتراض نہیں اُٹھاتے۔ اور جو تعصّب سے بری ہوتے ہیں۔ ایسی صفات سے موصوف آپت لوگوں کے اقوال کو پرمان کہتے ہیں۔

مت۔ اُمت مُورکھ کا بچن نیز دیکھی ان دیکھی بات اپرمان ہوتی ہے

پرتیکش اندریوں اور من سے جس کا گیان ہوتا ہے۔ اسے پرتیکش کہتے ہیں۔ یہ امراض کا پرتیکش گیان ہے۔

انومان یکتی یُوروک (مدلّل)۔ ترک (اعتراض) کو انومان کہتے ہیں۔ اس سے جو روگوں کا گیان ہوتا ہے۔ اُسے انومان گیان کہتے ہیں۔

پہلے بیماری کا ان تینوں گیانوں کے ذریعے امتحان کرکے علاج کرنے سے جلدی صحت ہو جاتی ہے۔ ان تینوں میں سے ایک کے ذریعے جاننے کے

قابل امر کا پورا پورا گیان نہیں ہو سکتا۔ اس ترود ہی گیان سمدائے میر سے پہلے آپت اُپدیش کے ذریعے گیان ہو سکتا ہے۔ پھر پرتیکش اور انومان کے ذریعے معائنہ کیا جا سکتا ہے۔ جس کا گیان پہلے آپت اُپدیش کے ذریعے سے نہیں ہوا۔ اس کی پریکھشا پرتیکش اور انومان کے ذریعے کس طرح ہو سکتی ہے۔ اسلئے آپت اُپدیش کے ذریعے گیان حاصل کرنے کے بعد پرتیکش اور انومان کے ذریعے پریکھشا ہو سکتی ہے۔ اور بدھی مان آپت اُپدیش کو ملا کر تین طرح کی پریکھشا بتاتے ہیں۔

آپت اُپدیش کی علامات آپت اُپدیش ایسا ہوتا ہے۔ جیسے روگ ایسا ہوتا ہے۔ روگوں کے پرکوپ کی فلاں علامات ہیں۔ روگوں کی اُت پتی کا فلاں باعث ہوتا ہے۔ روگوں کا سروپ ایسا ہوتا ہے۔ ہر ایک روگ کی ویدنا (تکلیف) کی علامات ایسی ہوتی ہیں۔ روگ کی سنتھی ایسی ہوتی ہے۔ شبد۔ سپرش۔ روپ۔ رس اور گندھ ایسا ہوتا ہے۔ روگونکی بڑھتی ستھان اور گھٹتی کی فلاں فلاں علامات ہیں۔ بعد میں ایسا روپ ہو جاتا ہے۔ روگ کا نام یہ ہے۔ فلاں روگوں میں علاج کرنا اچھا ہے۔ فلاں روگ کا علاج کرنا مناسب نہیں ہے۔ ان سب باتوں کے گیان کو آپت اُپدیش کہتے ہیں۔

پرتیکش کی علامات روگ تتو کو پرتیکش جاننے والا روگی کے شریر کے تمام اندر یا رتھوں کا تمام اندریوں کے ذریعے معائنہ کرے۔ لیکن اس کا گیان پرتیکش نہیں ہو سکتا ہے۔ جیسے آنتوں کا گوبخنا۔ سندھیوں کا پھوٹنا۔ انگلیوں کے پوروں میں ہڑ پھوٹن ہونا۔ سوز بھید نیز دیگر شبدوں

کا جو شریر میں ہوتے ہوں۔ کانوں کے ذریعہ سے معائنہ کرنا چاہیئے۔
روگوں کی رنگت۔ مقام۔ مقدار۔ چھایا۔ شریر کی پرکرتی۔ وکار نیز دیگر باتیں
جو آنکھوں کے ذریعے پریکھشا ہو سکیں پریکھشا کی جانی چاہیئں۔

انومان کی علامات بیمار کے شریر کا رس اگرچہ زبان سے جاننے کے قابل ہوتا ہے۔ تاہم کوئی زبان سے چکھنا پسند نہیں کرتا۔ اس لئے اُسے انومان کے ذریعے سے ہی جانا جاتا ہے۔ اور کسی پرتیکش گیان سے سمجھنے میں نہیں آ سکتا۔ اس لئے سوال کرنے پر ہی مریض کے منہ کا رس معلوم ہوتا ہے۔ اگر مریض کے بدن پر جوئیں سی چلتی معلوم ہوں۔ تو اُس کے شریر میں ورستا ہوتی ہے۔ اگر مکھیاں آ کر پڑنے لگیں۔ تو میٹھا پن سمجھنا چاہیئے۔ لوہت پت میں اگر یہ شک ہو۔ کہ یہ رکت دھاتی رکت ہے یا رکت پت کا رکت ہے۔ تو اسکی پریکھشا اس طرح سے کرنی چاہیئے۔ کہ اُس میں سے تھوڑا سا لیکر کوے اور کتوں کے سامنے ڈالدیں۔ اگر وہ اُسے کھالیں۔ تو دھاتی رکت سمجھیں اور اگر نہ کھائیں۔ تو رکت پت سمجھو۔ اس طرح سے روگی کے شریر کے دیگر روگوں کا بھی انومان کیا جاتا ہے۔ روگی کے شریر کی بُو پرکرتی کے موافق ہے۔ یا بگڑی ہوئی۔ اس بات کی ناک کے ذریعے سے پریکھشا کرنی چاہیئے۔ روگی کے شریر کا سپرش پرکرتی کے مطابق ہے یا بگڑا ہوا۔ اس کی پریکھشا ہاتھوں سے ٹٹول کر کرنی چاہیئے۔

مندرجہ ذیل اور بھی بھاؤ ہیں۔ جن کا گیان انومان کے ذریعے سے کیا جاتا ہے۔ جیسے پاچن شکتی سے جٹھراگنی۔ ویایام شکتی سے بل شبد

آدمی کی گرہن شکتی سے کرن آدی ۔ نرمل ارتھ کے گیان سے من ۔ وبو ستھ سے وگیان ۔ سنگ سے رجوگن ۔ اَدگیان سے موہ ۔ ابھی دردہ سے کرودھ دینا سے شوک ۔ آمود سے ہرش ۔ سنتشٹی سے پرسنتا ۔ وشاد سے بھئے اوشاد سے دھیرج ۔ اُتساہ سے ویریہ ۔ اَو بھرم سے ستھرتا ۔ ابھپرائے سے شردھا ۔ گرہن شکتی سے میدھا ۔ نام لینے سے چیتنا ۔ سمرن شکتی سے سمرتی ۔ سنکوچ سے لجا ۔ نمرتا سے شیل ۔ پرتیکار سے دویش ۔ انوبندھ سے اُپادھی ۔ اچنچلتا سے دھرتی ۔ ودھیتیا سے وشیا ۔ کال سے وَے ولش سے بھگتی ۔ اُپ شئے سے سالمیہ ۔ ویدنا سے آدھی کا کارن ۔ اُپ شئے اور اَن اُپ شئے سے گوڑھ لنگ ویادھی ۔ الگ الگ اپ چار سے الگ الگ دوشوں کے پرمان ۔ ارشٹ سے آیو کا کھیے ۔ کلیان کاری باتوں میں من کے لگنے سے آنے والا شبھ پھل اور اَوِکار سے نرمل ستوگن یہ سب باتیں انومان کے ذریعے سے جانی جاتی ہیں ۔

کوشش کی کو ملنا و کھٹنا ۔ بدخواب دیکھنا ۔ ابھپرائے ۔ دوشٹ ۔ اِشٹ سُکھ اور دُکھ یہ سب باتیں روگی سے سوال کرنے پر معلوم ہو سکتی ہیں ۔

آپت اُپدیش ۔ پرتیکش پرمان اور انومان کے ذریعے سے لائق ویدا مرض کو اچھی طرح سے جان لیں ۔

بدھی مان اشخاص سب طرح سے تمام ویادھیوں کو دیکھ کر امکان کے موافق کاریہ اور کارن کو جان لیں ۔ کاریہ اور کارن کے خاص لکھشنوں کا جاننے والا علاج اور روگ کے نشچے کرنے میں کبھی نہیں گھبراتا ۔ اور لائق شخص ہی ٹھیک پھل کو حاصل کر سکتا ہے ۔

جو منش گیان اور بدھی کا دیا لے کر روگی کے شریر میں داخل نہیں ہوتا۔ وہ امراض کا علاج بھی اچھی طرح سے نہیں کرسکتا۔

ادھیائے کا خلاصہ | اس تر ودھی روگ وشیش وگیان ادھیائے میں بھگوان اتری کمار نے تمام امراض کے جاننے کی تین تراکیب بیان کی ہیں۔ یعنی آپت اپدیش۔ پرتیکش اور انومان گیان۔

پانچواں ادھیائے

بھگوان اتری کمار بولے۔ کہ اب ہم سروتو ومان ادھیائے کا بیان کرینگے منش کے جسم میں جتنے ستھول پدارتھ ہیں۔ اس جسم کے سروتوں کی اتنی ہی قسمیں ہیں۔ انسانی جسم کے تمام بھاؤ نہ ان سروتوں کے سوا پیدا ہوتے ہیں۔ اور نہ ہی فنا ہو سکتے ہیں۔ یہ سروت ہی پرنام تک پہنچی ہوئی دھاتوؤں کو انکے اپنے اپنے مقاموں تک لے جاتے ہیں۔ بعضوں کی رائے میں گمن آرتھک ہونے کے سبب سروتا سموہ (سروتوں کے مجموعے) کو ہی پرش کہتے ہیں۔ لیکن درحقیقت سروتا سموہ پرش نہیں ہے۔ بلکہ سروتا سموہ جس کے تابع فرمان ہے۔ وہ پرش کہلاتا ہے۔ سروت جسے لیجاتے یا جسے لاتے ہیں یا جہاں مقیم ہوتے ہیں۔ وہ سب کچھ ان سے الگ ہوتے ہیں۔

سروتوں کی کثرت کی وجہ سے بعض انہیں لاتعداد بیان کرتے ہیں۔ بعضوں کی یہ بھی رائے ہے کہ انکا شمار ہوسکتا ہے۔

اِن سروتوں کی کچھ قسموں کا بیان اُن کے مُول اور پرکوپ وگیان کے ذریعے مناسب موقعوں پر کیا جائیگا۔ جسے پڑھ کر سمجھدار اصحاب دیگر سروتوں کا حال بھی اچھی طرح سمجھ جائینگے۔ اور عوام بھی فائدہ حاصل کرینگے۔

سروتوں کے نام سروتا سموہ یہ ہوتے ہیں۔ پران واہی۔ اُدک واہی۔ اَنّ واہی۔ رس واہی۔ رُدّھر واہی۔ مانس واہی۔ میداواہی۔ استھی واہی۔ مجّھا واہی۔ شُکر واہی۔ مُوتر واہی۔ پُرلیش واہی۔ سویدواہی۔ اور تمام جسم میں وچرنے والے وات۔ پت اور کف کے مارگ یہ تمام سروت ہیں۔

اسی طرح من سے اتی اندریوں تک کا صرف چیتن شریرائن بھوت اور ادھشٹان بھوت ہے۔ اگر یہ تمام سروت پرکرتی کے موافق رہیں اور ان میں کسی قسم کی خرابی نہ ہو۔ تو جسم میں کسی قسم کی بیماری پیدا نہیں ہوسکتی۔

دُوشت پران واہی سروت پران واہی سروتوں کی بُنیاد ہردا اور مہا سروت ہے۔ اِن کے دُوشت ہو جانے پر اُچھواس (سانس) بکثرت نکلتا ہے۔ کوپت ہوجاتا ہے۔ رُک جاتا ہے۔ تھوڑا تھوڑا نکلتا ہے۔ باریار نکلتا ہے۔ اُس میں سے آواز آتی ہے۔ اور درد ہوتا ہے۔ اِن علامات والے شواس کی حالت میں پران واہی سروتوں کا دوشت ہونا سمجھنا چاہیئے۔

دُوشت اُدک واہی سروت اُدک واہی سروتوں کی بُنیاد تالو

اور کلوم (پیاس سنھان) ہے۔ جب یہ سروت دوشت ہوجاتے ہیں۔ تو ذیل کی علامات ظاہر ہوتی ہیں۔ زبان۔ تالو۔ ہونٹ۔ گلا اور کلوم نہایت خشک ہوجاتے ہیں۔ اور پیاس بڑھ جاتی ہے۔

دُوشت انّ واہی سروت انّ واہی سروتوں کی بُنیاد آمم آشئے اور بائیں کوکھ ہیں۔ اِن سروتوں کے دُوشت ہو جانے پر ذیل کی علامات ظاہر ہوتی ہیں۔ کھانے کی خواہش نہ ہونا۔ اروچی۔ اَوِ پاک اور قے کا ہونا۔

دُوشت رس واہی سروت رس واہی سروتوں کی بنیاد ہردہ اور دس دھمنیاں ہیں۔

رُدّھر واہی سروتوں کی بنیاد پرکرتی اور پلیہہ (تلّی) ہیں۔

مانس واہی سروتوں کی بنیاد سنایُو اور چمڑہ ہیں

مجّھا واہی سروتوں کا مُول ہڈّی اور سکتھ ہیں۔

شکر واہی سروتوں کا مُول ورشن (انڈکوش) اور گُوہیہ اندری ہیں۔

دِوِ دھاتی نامی ادھیائے میں دھاتوؤں کے دُوشت ہونے کی جو علامات بیان کی گئی ہیں۔ وہی علامات رس واہی وغیرہ سروتوں کے دُوشت ہونے کی سمجھنی چاہئیں۔

دُوشت مُوتر واہی سروت مُوتر واہی سروتوں کا مُول وستی اور ونکھشن ہیں۔ اِن کے دُوشت ہوجانے پر ذیل کی علامات ظاہر ہوتی ہیں۔ پیشاب کا بکثرت آنا یا بند ہوجانا۔ کوپت ہونا۔ تھوڑا تھوڑا نکلنا۔ بار بار نکلنا اور پیشاب کے ساتھ درد ہونا۔

دُوشت پُریش واہی سروت | پُریش واہی سروتوں کے مُول پکوآشے اور ستھوُل گُداہیں۔ ان کے دوشت ہونے پر ذیل کی علامات ظاہر ہوتی ہیں بمُشکل سے۔ تھوڑا تھوڑا۔ درد کے ساتھ۔ نہائت پتلا۔ کوپت اور نہائت بندھا ہوُا پاخانہ آتا ہے۔

دُوشت سوید واہی سروت | سوید واہی سروتوں کے مُول میدا اور روم کوپ ہیں۔ ان کے دُوشت ہو جانے پر ذیل کی علامات ظاہر ہوتی ہیں۔ پسینہ بُہت آتا ہے یا بالکل نہیں آتا۔ پُرشتا۔ شلکھشنتا۔ پری داہ اور روماپنچ کھڑا ہونا بھی اس کی علامات ہیں۔

شریر دھاتو وکاشوں کے نام | مرئی یا غیر مرئی شریر دھاتو ودُلا کے وکاشوں کے یہ نام ہیں سروت۔ سرا۔ دھمنی۔ رس واہنی۔ ناڑی۔ پنتھا۔ مارگ۔ سُوِرت اور اسوِرت شریر چھدر۔ آشے اور نکیت۔

اِن کے کوپت ہونے سے مقامی اور راستہ چلنے والے دھاتو کوپت ہو جاتے ہیں۔

نیز دیگر پُریش واہی وغیرہ سروتوں کے دُوشت ہونے سے دیگر سروت بھی دوشت ہو جاتے ہیں۔ اور دھاتو دھاتوؤں کو دُوشت کر دیتے ہیں کھشئے۔ ویگ سندھارن (حوائج ضُروریہ کا روکنا)۔ رُوکھشتا (خشکی) بھوگ اور ورزش کی وجہ سے نیز دیگر دارُن بواعث سے پران واہی سروت دُوشت ہو جاتے ہیں۔

اُشنتا (گرمی)۔ آم۔ بھئے۔ پان اور نہائت خُشک اَن کے کھانے نیز پیاس کے زیادہ روکنے سے اُدک واہی سروت دُوشت ہو جاتے ہیں۔

مقدار سے زیادہ۔ بے وقت اور غیر مفید غذا کھانے سے نیز جٹھراگنی کے بگڑنے سے ان واہی سروت دُوشت ہوجاتے ہیں۔
بھاری۔ ٹھنڈی۔ اتی سنگدھ (نہایت مرغن) اور اتی ماتر (مقدار سے زیادہ) غذا کھانے نیز زیادہ فکر کرنے سے رس واہی سروت دُوشت ہوجاتے ہیں۔
ودا ہی۔ سنگدھ (مرغن)۔ اُشن (گرم) اور تیلا ان پان سیون کرنے نیز دُھوپ اور آگ تاپنے سے رکت واہی سروت دوشت ہوجاتے ہیں۔
ابھشینیندی (لیسدار)۔ ثقیل اور بھاری غذا کھانے نیز کھانا کھا کر سو رہنے سے مانس واہی سروت دوشت ہوجاتے ہیں۔
ورزش نہ کرنے۔ دن میں سونے اور مید بڑھانے والی چیزوں کے بکثرت کھانے سے مید واہی سروت دُوشت ہوجاتے ہیں۔
بکثرت ورزش کرنے۔ بکثرت سنکھشوبھ۔ بکثرت ہڈیاں کھانے نیز وات پیدا کرنے والی چیزوں کے بکثرت استعمال سے استھی واہی سروت دُوشت ہوجاتے ہیں۔
اُتپیشن۔ اتی ابھشینیند۔ ابھی گھات۔ پیڑن اور ورُدھ ان سیون (متضاد غذا کھانے) سے مجھا واہی سروت دُوشت ہوجاتے ہیں۔
بے وقت جماع کرنے۔ حرکت خلاف وضع فطری کے مرتکب ہونے نیز یہ نگرہ بکثرت جماع کرنے۔ شستر کرم۔ کھشار کرم اور اگنی کرم سے شکر واہی سروت دُوشت ہوجاتے ہیں۔
بکثرت پیشاب آنے۔ بکثرت پانی پینے۔ بکثرت استری گمن کرنے

اور پیشاب کو روکنے سے نیز تیکھشن اور کھشت پُرش کے مُوتر واہی سروت دُوشت ہوجاتے ہیں۔
مَل کے ویگ کو روکنے۔ بکثرت کھانا کھانے نیز غیر مفید غذا سے مند اگنی اور لاغر شخص کے پُرِیش واہی سروت دُوشت ہوجاتے ہیں۔
ورزش۔ اتی سنتاپ۔ گرم رہت شیت اوشن سیون نیز غصے۔ خوف اور افسوس سے سویدواہی سروت دُوشت ہوجاتے ہیں۔
ایسے آہار بیوہار جن کے گن وات۔ پت وغیرہ دوشوں کے موافق ہیں یا جن کے گُن دھاتوؤں کے موافق نہیں۔ یعنی مخالف گُن والے ہیں۔ وُہ سروتوں کو دوشت کر دیتے ہیں۔
مل کا بکثرت نکلنا یا بالکل بند ہو جانا۔ سراؤں میں گانٹھیں پڑ جانا اور بے راہ چلنا یہ سب دُوشت سروتوں کی علامات ہیں۔

سروتوں کی شکلیں سروتا سموہ کا بیان اپنے اپنے دھاتو کے موافق ہوتا ہے۔ یہ گول۔ سوکھشم اور ستھول ہوتے ہیں۔ یہ لمبے پھیلے ہوئے اور بیل کی مانند ہوتے ہیں۔

علاج دُوشت پران واہی۔ اُدک واہی اور اَنّ واہی سروتوں کا علاج حسب ضرورت شواس ناشک (دافع دمہ)۔ ترشا ناشک (دافع پیاس) اور آم ناشک کرنا چاہیئے۔
رس آدی سروتوں کے دُوشت ہونے پر حسب ضرورت وہ علاج کرنا چاہیئے۔ جو وِدھاشت پتی ادھیائے میں رس آدی کے متعلّق بیان کیا گیا ہے۔

مُوتروا ہی۔ پُرلش واہی اور سوید واہی سروتوں میں مُوتر کرچّھر۔ اتیہ اور بخار کا سا علاج کرنا چاہیئے۔

ادھیائے کا خلاصہ | اس ادھیائے میں تیرہ سروتوں کے مُول دُشٹ لکھشن۔ پرسپر پرکوپ۔ دُوشت ہونے کے الگ الگ بواعث۔ اوشدھ اور اُدّلش یہ سب باتیں بیان کی گئی ہیں۔

جس شخص کا شریر سب طرح سے ٹھیک ہے۔ وہ علاج کرنے میں نہیں جھجکتا۔

چھٹا ادھیائے

بھگوان اتری کمار بولے۔ کہ اب روگا نیک نامی ادھیائے کا بیان کیا جاتا ہے:-

روگوں کے وبھاگ | پربھاؤ سے (طبعی طور پر) روگوں کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔ سادھیہ (قابلِ علاج) اور اسادھیہ (لاعلاج)

بل کے لحاظ سے بھی روگ دو طرح کے ہوتے ہیں۔ مردو اور دارُن

ادھشٹان کے لحاظ سے بھی روگوں کی دو قسمیں ہیں مَنو ادھشٹان اور شریر ادھشٹان۔

بلحاظ نمت کے بھی روگوں کی دو ہی اقسام ہیں۔ سو دھاتو ویشمیہ نمت اور آگنتک نمت۔

آشے کے لحاظ سے بھی روگ دو ہی طرح کے ہوتے ہیں:-

آمم آشئے سمتھ اور پکو آشئے سمتھ

اس طرح سے روگ پربھاؤ۔بل۔ادھشٹان۔رنمت اور آشئے کے لحاظ سے دو دو قسم کے ہوتے ہیں۔ اُت پتی کارن نیز پرکرتی بھید سے روگ الگ الگ نیز ملے جلے ہوتے ہیں۔ دُوسرے لفظوں میں روگ ایک بھی ہے اور بکثرت بھی ہیں۔یعنی دُکھ کے لحاظ سے سب روگ ایک ہی ہوتے ہیں۔ اور پربھاؤ وغیرہ کے لحاظ سے روگونکی قسمیں بہت ہیں۔بہت ہونے کے لحاظ سے بھی یہ دو قسم کے ہوتے ہیں۔قابل شمار اور بے شمار۔اشٹودری ادھیائے میں روگوں کا شمار بیان کیا گیا ہے۔اور مہا روگ ادھیائے میں روگوں کا شمار مقدار سے باہر بیان کیا گیا ہے۔سبب یہ ہے۔کہ روگوں کی تکلیفیں رنگتیں اور پیدائش کے بواعث بے شمار ہیں۔روگوں کو ایک ہی وقت میں قابل شمار اور بے شمار کہنے میں کوئی دوش کی بات نہیں ہے۔کیونکہ جن وجوہات سے روگ قابل شمار اور بے شمار ہیں۔وہ ظاہر کردئے گئے ہیں۔بھید کرنے والے مختلف طرح سے بھید کر سکتے ہیں۔بھید اور پرکرتی کے فرق سے قابل شمار بھید ہو سکتے ہیں۔اور پُورب بھیدوں میں بھی کوئی فرق نہیں پڑتا۔بھید اور پرکرتی کے یکساں ہونے پر بھی کسی کسی جگہ نسخے میں فرق رکھنا پڑتا ہے۔بہت سی چیزیں ایسی ہیں۔جن کے نام ایک ہی سے ہوتے ہیں۔لیکن اُن کے مطلب الگ الگ ہوتے ہیں۔روگ ایک لفظ ہے۔لیکن دوش اور ویادھی دو معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔لفظ دوش بھی الفاظ روگ۔آتنک

یکھشما۔ دوش پرکرتی اور وکار کے لئے برتا جاتا ہے۔
ان میں سے روگ شبد دوشوں اور ویادھیوں میں سمان ہے۔
دیگر میں سمان نہیں ہے۔
ان میں سے ویادھیاں بیشمار ہوتی ہیں۔ اور دوش قابل شمار ہیں
رجوگن اور تموگن یہ دونو مانسک دوش ہیں۔ کام۔ کرودھ۔ لوبھ۔
موہ۔ ایرشا۔ مان۔ مد۔ شوک۔ چِنت اُدویگ۔ بھے اور ہرش وغیرہ
ان مانسک دوشوں کے وکار ہیں۔
وات۔ پت اور کف یہ شاریرک دوش ہیں۔ بخار۔ اتی سار۔ سوج۔
لاغری۔ پرمیہہ اور کشٹ وغیرہ شاریرک دوشوں کے وکار ہیں۔
شاریرک اور مانسک دوشوں کے تین پرکوپن ہوتے ہیں:۔ (۱)
اساتمیہ اندریارتھ سنیوگ (۲) پرگیاپرادھ اور (۳) پرینام اور کال
الگ الگ پرکوپن ہیتوؤں سے الگ الگ دربیوں کے سبب کوپت
ہوکر بہت سے وکار پیدا ہوجاتے ہیں۔
یہ لاتعداد وکار باہم ایک دوسرے سے پیدا ہوکر کام وغیرہ اور جوَر
وغیرہ کے انوبندھی ہوتے ہیں۔ رجوگن اور تموگن کا تو یقیناً باہم تعلق ہے
سبب یہ ہے۔ کہ رجوگن کے بغیر تموگن نہیں ہوتا۔ شاریرک دوشوں کا
ایک ہی ادھشٹان ہونے سے عموماً اُن کا سنپات یا سنسرگ یا ملاپ
ہوجاتا ہے۔ سبب یہ ہے۔ کہ یکساں گُن ہونے سے دوش دُوشوں
کے سمان ہوتے ہیں۔
اب انوبندھیہ اور انوبندھ کا بھید دکھاتے ہیں۔ جیسے انوبندھیہ

سوتنتر (آزاد) اور پرگٹ لکھشنوں والا ہوتا ہے۔ اس کی پیدائش اور شانتی یتھوکت ہوتی ہے۔
اور الوبندھ اس کے خلاف لکھشنوں والا ہوتا ہے۔ اس کی پیدائش اور شانتی بے قاعدہ ہوتی ہے۔
اگر دوش الوبندھ لکھشنوں والے ہوں۔ یعنی الوبندھیہ اور الوبندھ یہی تینوں کی علامات پائی جائیں۔ تو اُسے سنپات کہتے ہیں۔ اگر دو دو شوں کے لکھشن پرگٹ ہوں۔ تو اُسے سنسرگ کہتے ہیں۔
الوبندھیہ اور الوبندھ کے کئی ہوئے بہت سے بھید ہوتے ہیں۔ اس طرح دوش اور ویادھیوں کی بہت سے پرکرتی بھیدوں کے سبب ویدوں نے انیک پرکار کی قسمیں مقرر کی ہیں۔
اگنی بھید بل کے لحاظ سے شریر میں چار قسم کی اگنی ہوتی ہے۔
(۱) تیکھشن (۲) مند (۳) سم اور (۴) وشم
تیکھشن اگنی اُسے کہتے ہیں۔ جو سب قسم کے اَپ چاروں کو سہہ سکتی ہے
مند اگنی وہ ہوتی ہے۔ جو اَپ چاروں کو نہیں سہہ سکتی۔
جو اَپ چار کرنے سے بگڑ جائے۔ اور اَپ چار نہ کرنے سے ٹھیک رہے اُسے سم اگنی کہتے ہیں۔
سم اگنی کے خلاف علامات رکھنے والی اگنی کو وشم اگنی کہتے ہیں۔
یہ چاروں قسم کی اگنی چار قسم کے پُرشوں میں ہوا کرتی ہے۔
چار قسم کے پُرش جس شخص کے وات۔ پت اور کف پرکرتستھ (موافق) ہوتے ہیں۔ اُس کی اگنی سم ہوتی ہے۔

جو شخص وات پرکرتی والا ہو۔ اور وات اس کے اگنی ستھان پر غالب آگئی ہو۔ اُس کی اگنی وِشم ہوتی ہے۔ یہاں پر بعض لوگ اعتراض کرینگے کہ دُنیا میں ایسا کوئی شخص نہیں ہے۔ جس کے وات پت اور کف سمان ہوں کیونکہ لوگ وِشم آہار (بے ترتیب غذا) کھاتے رہتے ہیں۔ اسی سبب سے بعض وات پرکرتی والے بعض پت پرکرتی والے اور بعض کف پرکرتی والے ہوتے ہیں۔ لیکن ایسا ہو نہیں سکتا کیونکہ ویدوں کی رائے میں سماں وات۔ پت اور کف والے اشخاص تندرست ہوتے ہیں اروگیہ (تندرست) کو ہی پرکرت کہتے ہیں۔ آروگیتا کیلئے ادویات کا استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ ادویات کا استعمال وات۔ پت اور کف کو سمان کرنے کے لئے ہی ہوتا ہے۔

منش صرف وات پرکرت۔ کف پرکرت اور پت پرکرت نہیں ہو سکتے البتہ صرف جو دوش غالب آتا ہے۔ اُس دوش کے لحاظ سے پرکرتی کا دھیان کیا جاتا ہے۔ بگڑے ہوئے دوشوں میں پرکرتستھتا نہیں ہوتی اس لئے وہ پرکرتستھ نہیں کہلا سکتے۔ بلکہ واتج پتج اور کفج پرش پرکرتستھ کہلاتے ہیں۔ ان چاروں قسم کی اگنی والے چاروں قسم کے پرشوں میں چار قسم کے انّ پرنی دھان افضل ہوتے ہیں۔

ان میں سے جب واتج۔ پتج اور کفج پرشوں کے تمام دھاتو سمان حالت میں ہوں۔ اور سب دوش بھی سب طرح سے سمان روپ میں بڑھے ہوں۔ اُن کے اپنے اپنے لکھشنوں کے مطابق دوشوں کی زیادتی کی پریکشا کرکے دوشوں کے مخالف تین طرح سے اچھے انّ پان کا استعمال

کرنا چاہیئے۔ جب تک اگنی سَم بھاؤ نہ ہو جائے۔ اگنی کے سمان ہونے پر سَم رُوپ والے انّ پان کا استعمال کریں۔

تین پُرش روگی ہوتے ہیں۔ دیگر آچاریہ بھی انہی کو روگی کہتے ہیں:۔

(۱) واتّل (۲) پتّل اور (۳) شلیشمل

ان کی خاص علامات اس طرح سے جانی جاتی ہیں۔ کہ واتّل پُرش کے وات سے پیدا ہونے والی پتّل کے پت سے پیدا ہونے والی اور شلیشمل کے کف سے پیدا ہونے والی ویادھیاں ہوتی ہیں۔ اور یہ ویادھیاں عموماً بلوان ہوتی ہیں۔

واتّل پُرش کی ویادھیاں واتّل پُرش کے وات کو کوپت کرنے والی چیزوں کے کھانے سے وات بہت جلد کوپت ہو جاتی ہے باقی کے دو دوش کوپت نہیں ہوتے۔ وائج پرکرتی پُرش کی وایو کوپت ہو کر پہلے بیان کردہ وِکاروں کے ذریعے تکلیف دیتی ہے۔ اور اُسکے بل۔ ورن۔ سُکھ و آیو کو بگاڑ دیتی ہے۔

وایو کے دور کرنے کی تدابیر اُس کوپت وایو کو دور کرنے کے لئے ترکیب کے مطابق سنیہن۔ سویدن۔ مردو سنشودھن۔ سنیہہ۔ اُشن مدھر۔ امل اور لون رس والے بھوجن۔ اُپ ناہن۔ اُپ ولیشٹن۔ مردن۔ پریشیک۔ اُوگاہن۔ سنواہن۔ اُوپیڑن۔ وِکراسن۔ وِسماپن۔ وِسمارن۔ سُرا وِدھان۔ آسَو وِدھان۔ مختلف چیزوں سے بنے ہوئے تیل۔ اگنی سندیپن۔ پاچن۔ وات ناشک وریچن دربیوں سے سِدّھ کیے ہوئے شت پاکیہ۔ سہسر پاکیہ۔ سب قسم کی ضرورت کے مطابق

دستی۔ وستی نیتم اور سُکھ شیتنا وغیرہ کرموں کا عمل میں لانا
فائدہ مند ہوتا ہے۔

پت کے فرو کرنے کی تدابیر پت پرکرتی والے پُرش کا پت۔ پت کو کوپت کرنے والی چیزوں کے استعمال کرنے سے بہت جلد کوپت ہو جاتا ہے۔ باقی کے دونو دوش کوپت نہیں ہوتے۔ پہلے بیان کردہ وکاروں سے کوپت ہو کر پت جسم کو تکلیف زدہ کر دیتا ہے۔ بل۔ ورن سُکھ اور آیو کا ناش کر دیتا ہے۔ اس کوپت شدہ پت کو فرو کرنے کے لئے گھرت پان۔ گھرت کے ذریعے سنیہن کرم۔ وریچن۔ مدھر تکت کاڑھے ٹھنڈی دوائیں۔ مردو، سگندھت، شیتل اور دل پسند بھوجنوں کا کھانا۔ سگندھت چیزوں کا استعمال۔ موتیوں کی مالائیں پہننا۔ تھوڑے تھوڑے عرصے کے بعد چندن۔ پرنیگو۔ کنول نالکا دھارن کرنا۔ اُت پل کنول۔ کوکند۔ سوگندھت پدم وغیرہ کے ذریعے ٹھنڈا پانی پروکھشن کرنا میٹھے اور دل پسند گیتوں اور باجوں کا سُننا۔ خوشی دینے والی چیزوں کا سُننا۔ دوستوں سے ملاقات۔ خوبصورت نازنین عورتوں سے رازونیاز ایسے مکان میں رہنا جہاں چاند کی روشنی اور ہوا پُورے طور سے آجا سکیں۔ پہاڑ کی چوٹی۔ دریا کے کنارے۔ ٹھنڈی ہوا والے اور دلکشا اُپ بنوں (باغوں) میں سیر کرنا۔ ٹھنڈی اور رُمک رمک چلنے والی اور خوشبودار ہوا کھانا اور ہر قسم کی ٹھنڈی اشیاء کا استعمال کرنا فائدہ مند ہیں

کف کے فرو کرنے کی تدابیر کف پرکرتی والے پُرش کا کف۔ کف کو کوپت کرنے والی چیزوں کے استعمال سے جلدی کوپت ہو جاتا ہے۔

اور باقی کے دو نو دوش کوپت نہیں ہوتے۔ یہ کوپت شدہ کف پہلے
بیان کردہ وکاروں سے جسم کو تکلیف زدہ کر دیتی ہے۔ نیز بل۔ ورن
سُکھ اور آیو کا ناش کر دیتی ہے۔ اِسے فرو کرنے کے لیے تیکھشن اور
گرم سنشودھن۔ روکھش نیز چرپرے۔ کڑوے اور کسیلے دربیوں سے
سِدّھ کئے ہوئے بھوجن۔ دھاون۔ لنگھن۔ پری سرن۔ جاگرن۔
دیایام۔ مردن۔ سنان۔ اُتسادن خصوصاً بہت پرانے تیکھشن دربیوں
کا استعمال۔ سب طرح سے اُپ واس۔ گرم مکان میں رہنا۔ دھوم پان
اور سُستی کا ترک کر دینا نہائت ضروری ہیں۔

ادھیائے کا خاتمہ جو شخص تمام روگوں کے بھیدوں کو جانتا
ہے۔ تمام کاریوں کے بھیدوں کو جانتا ہے۔ اور تمام اوشدھیوں
کے جوہروں کو جانتا ہے۔ وہ راجوں کی پران رکھشا کے لیئے
تعین ہونا چاہیئے۔

ادھیائے کا خلاصہ اس روگا نیک ورمان ادھیائے میں مہرشی
نے تین روسولنے پرکرتیوں کے الگ الگ بھید۔ روگوں کی جماعت بندی
روگوں کی آپس میں مطابقت۔ روگ اور دوش کی یکسانیت۔ وکاروں
کی دوش سنکھیا۔ ایک دوش کے ذریعے وکاروں کا پرکوپ۔ پاچن
وشے۔ جٹھر اگنی۔ سندیپن وشے۔ واتل آدی منشیوں کی پرکرتی میں
سمھاپنا وغیرہ انیک مضامین بیان کئے گئے ہیں۔

ساتواں ادھیائے

بھگوان اتری کمار بولے۔ کہ اب ویادھی روپی وِمان ادھیائے کی تفصیل بیان کی جاتی ہے۔

پُرش کی ویادھی دو طرح سے دکھائی دیتی ہے۔ بعض دفعہ کسی سخت بیماری کا شکار بھی اپنے ست۔ بل اور شاریرک پُرشارتھ کی زیادتی کی وجہ سے معمولی سا بیمار معلوم ہوتا ہے۔ اور بعض دفعہ معمولی سی بیماری کا شکار اپنے ست۔ بل اور شاریرک پُرشارتھ کی کمی کی وجہ سے بہت زیادہ بیمار معلوم ہوتا ہے۔ جو نالائق اور اگیانی وَید ہیں وُہ ان دونو قسم کے مریضوں کو آنکھوں سے دیکھ کر ہی اُنکی بیماری کی سختی اور نرمی کا غلط فیصلہ کر لیتے ہیں۔ لیکن اس طرح سے بیماری کا پُورا پُورا حال نہیں معلوم ہو سکتا۔ وُہ اسی اگیانتا کی وجہ سے علاج میں بھی بڑی گڑبڑ مچا دیتے ہیں۔ ایسے معالج سخت بیماری کو معمولی اور معمولی بیماری کو سخت سمجھ کر علاج کرنے لگ جاتے ہیں۔ جس سے فائدے کی بجائے اُلٹا نُقصان ہوتا ہے۔ اِس طرح جو وَید چکتسا کا تھوڑا سا حصہ پڑھ کر سب کُچھ جان لینے کا غرور کرتے ہیں۔ وہ چکتسا میں ہمیشہ مُگدھ (بیوقوف) رہتے ہیں۔

لیکن جو وَید تمام جاننے کے قابل وِشیوں کو اچھی طرح سے جان لیتے ہیں۔ وہ سب کا علاج اچھی طرح سے کرکے چکتسا میں ماہر ہو

جاتے ہیں۔ وہ کبھی نہیں چوکتے۔ اور اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ نالائق وید مریض کے ست بل وغیرہ کو دیکھ کر مرض کی سختی اور نرمی کا فیصلہ کر کے شرمسار ہوتا ہے۔ وہ جہالت کی وجہ سے نامناسب علاج کرتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ مریض مر جاتا ہے۔ یا نہائت تکلیف اُٹھاتا ہے۔ لیکن بُدھی مان وید سب باتوں کو اچھی طرح سے معلوم کر کے علاج میں کبھی غلطی نہیں کھاتا۔

یہ سنکر اگنی ویش نے بھگوان اتری کمار کے چرنوں کو چھُوا۔ اور پُوچھا کہ مہاراج! اب سب اقسام کے کرمیوں کی پیدائش کا ہیتو۔ ستھان آکار۔ ورن۔ نام۔ پربھاؤ اور اُن کے الگ الگ معالجات کا حال بیان فرمائیں۔ بھگوان اتری کمار بولے۔ کہ مختصر طور پر کرمی بیس قسم کے ہوتے ہیں۔ ان کے علاوہ اور بھی کرمی ہوتے ہیں۔

یہ سہج کرمی پرکرتی کے سبب مختلف ہو کر چار قسم کے ہوتے ہیں (۱) پُریشج (۲) کفج (۳) رکتج اور (۴) ملج

ملج کرمی مل دو طرح کا ہوتا ہے۔ اندرونی اور بیرونی

بیرونی مل سے پیدا ہونے والے کرمیوں کی وجہ یہ ہے۔ کہ بدن کو دھو کر صاف نہیں رکھا جاتا۔ ان کرموں کے مقامات یہ ہیں:۔ سر کے بال داڑھی۔ مُونچھ۔ پلکھشم اور کپڑے۔ اِن کا قد بہت چھوٹا ہوتا ہے بعض تل کی مانند اور بہت پاؤں والے ہوتے ہیں۔ اِن کا رنگ سیاہ اور سفید ہوتا ہے۔ اِن کے نام یُوکا (جُوں) اور پپیلکا (چم جُوں) ہوتے ہیں۔ اِن کے پیدا ہونے سے جسم میں کھُجلی۔ پتی اور پھنسیاں پیدا

ہوجاتی ہیں۔ ان کو چُن کر نکال دینا۔ مل کو دھو ڈالنا اور مل کو پیدا کرنے والے کاموں سے بچنا ان کا علاج ہے۔

رکتج کرمی | رکتج کرموں کا ندان کشٹھ روگ کے ندان کی طرح سمجھنا چاہیئے ان کا ستھان رکت واہی دھمنیوں میں ہوتا ہے۔ ان کا قد بہت چھوٹا اور گول ہوتا ہے۔ ان کے پاؤں نہیں ہوتے۔ بعض ایسے لطیف ہوتے ہیں۔ کہ آنکھوں سے دکھائی بھی نہیں دیتے۔ رنگت ان کی تانبے کی سی ہوتی ہے۔ کیشاد۔ لوماد۔ لوم دویپ۔ سارس۔ اُودُمبر اور جنتوماتر ان کے نام ہیں۔ ان کا پربھاؤ یہ ہے۔ کہ یہ پیدا ہو کر سر کے بالوں۔ مُونچھوں۔ ناخنوں اور رونگٹوں کو دُور کر دیتے ہیں۔ جب یہ کرم بدن میں پیدا ہو جائیں۔ تو وہاں پر ہرش۔ کھجلی۔ درد اور سرسراہٹ پیدا کر دیتے ہیں۔ یہ بہت بڑھ جانے پر چمڑے۔ سِرا۔ سنایو۔ گوشت اور نرم ہڈیوں کو کھا لیتے ہیں۔ ان کا علاج بھی کشٹھ کا سا ہی ہوتا ہے۔ جو آگے بیان کیا جائیگا۔

کفج کرمی | دُودھ۔ گُڑ۔ تل۔ مچھلی۔ آنوپ جانوروں کا گوشت۔ پشٹان پرم ان۔ کمبھ تیل۔ اجیرن۔ پُوت۔ کلّن۔ سینکرن۔ متضاد اور ناموافق بھوجن کرنا وغیرہ کفج کرمیوں کو پیدا کرنے کے بواعث ہوتے ہیں۔ ان کا ستھان آم آشے ہے۔ جب یہ بڑھ جاتے ہیں۔ تو اُوپر یا نیچے۔ یا دونو طرف چلے جاتے ہیں۔ ان کی وضع قطع پرتھو اور وردھن کی مانند ہوتی ہے۔ اور رنگ سفید ہوتا ہے۔ بعض ورت کی مانند گول اور گنڈوئے یا کینچوے کی شکل کے ہوتے ہیں۔ بعضوں کا رنگ

سفید ہوتا ہے۔ اور بعض تانبے کے رنگ کی چمک مارتے ہیں۔ بعض پتلے اور لمبے دھاگوں کی مانند ہوتے ہیں۔ انکا رنگ سفید ہوتا ہے کف سے پیدا ہونے والے کیڑوں کے یہ نام ہیں۔ انّاد۔ اُدار اد۔ ہردے چر۔ چُرُو۔ دَربھ پُشپ۔ سوگن دھک اور مہاکوہ۔ ان کیڑوں کے اُدر میں پیدا ہو جانے سے ہرّلاس۔ رالیں بہنا۔ ارُوچی۔ اَدپاک بخار۔ غشی۔ جمائی آنا۔ چھینکیں آنا۔ آناہ۔ انگ مرد۔ دمن۔ کرِشتا اور پرُشتا وغیرہ اُپدر دَو پیدا ہو جاتے ہیں۔

پُریشج کرمی | ان کرموں کی پیدائش کے بواعث وہی ہیں۔ جو کفج کرمیوں کے ہوتے ہیں۔ ان کا ستھان پکو آشے ہے۔ جب یہ بکثرت بڑھ جاتے ہیں۔ تب نیچے کی طرف چلنے لگتے ہیں۔ اور جس کے آم آشے کی طرف چلے جاتے ہیں۔ اس کے ڈکاروں اور سانس میں پاخانے کی سی بُو آنے لگتی ہے۔ ان کا قد پتلا۔ وِرت کی مانند گول۔ رنگ سفید اور اُون کی مانند لمبے ہوتے ہیں۔ بعض موٹے وِرت کی مانند گول۔ کالے۔ نیلے اور سبز رنگ کے لمبے ہوتے ہیں۔ ان کے نام یہ ہیں۔ ککیرُکا۔ مکیرُکا۔ لیلہ اور سوسُراؤ۔ ان کیڑوں کے پیدا ہونے سے مل پھٹ جاتا ہے۔ نیز کرِشتا۔ پرُشتا اور لوم ہرشن ہوتا ہے۔ یہی کرم گُدا کے منہ پر درد اور کھجلی پیدا کر دیتے ہیں۔ نیز گُدا کے منہ پر پھیل جاتے ہیں۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ یکایک سُرسُراہٹ پیدا کرتے کرتے گُدا کے راستے سے باہر نکل پڑتے ہیں۔

اس طرح سے کفج اور پرلشج کرموں کے ندان وغیرہ کا بیان کیا گیا ہے
اب ان کا علاج مختصر طور پر بیان کیا جاتا ہے۔ بعد میں بالتفصیل
ذکر کیا جائے گا۔
سب سے پہلا علاج ان سب کیڑوں کا نکال دینا ہے۔ بعد میں اُن
چیزوں کا استعمال ترک کر دینا مناسب ہے۔ جن کے استعمال
سے یہ پیدا ہوتے ہیں۔
کرمی چکتسا ہاتھ سے نکالنے کے قابل کیڑوں کا ہاتھ سے نکالنا
اور علاج سے نکالنے کے قابل کو علاج سے نکالنا اپ کرشن کہلاتا ہے
کوشٹ گت کیڑوں کا نکالنا چار طرح کا ہوتا ہے۔ جیسے شرودیچن
ومن۔ وریچن اور آستھاپن۔ انہیں ہی اپ کرشن کہتے ہیں۔
پرکرتی وگھات چرپری۔ کڑوی۔ کسیلی۔ کھاری اور گرم چیزوں کا
استعمال نیز کف اور پاخانے کو دور کرنے والی چیزوں کا سیون کرنا
کیڑوں کا ناش کر دیتا ہے۔ اسے پرکرتی وگھات کہتے ہیں۔
پھر ندان میں بیان کئے ہوئے دربیوں کا ترک کر دینا۔ کرمی ندان میں
جن جن دربیوں کا بیان ہے۔ اُن کا تیاگنا۔ نیز ویسے ہی اور بھی
دیگر دربیوں کا تیاگ کر دینا چاہیئے۔
کوشٹ گت کرمی چکتسا جس شخص کے کوشٹ میں کرمی پڑ
گئے ہوں۔ اُسے سات دن تک سنیہن وسویدن کرم کرائیں۔ پھر
سنشودھن دیں۔ لیکن سنشودھن دینے سے ایک دن پیشتر
دودھ۔ گڑ۔ تل۔ مچھلی۔ آنوپ جانوروں کا گوشت۔ پشٹان۔ پرم ان

اور کسم تیل کے ساتھ صبح و شام کھانا کھلائیں۔ اس طرح کرنے سے تمام کیڑے یک جا جمع ہو کر باہر نکل آئینگے۔ رات کے گذر چکنے کے بعد جب وید اچھی طرح سے معلوم کرے۔ کہ کھانا ہضم ہو چکا ہے۔ تب اُسی دن آستھاپن۔ ومن یا وریچن کرانا چاہیئے۔ اگر مریض سنشودھن کے لائق ہو۔ تو تمام باتوں کا دھیان کرکے اُسے سنشودھن دیدینا چاہیئے۔

سنشودھن اوشدھ کی ترکیب مولک۔ سرسوں۔ لہسن کنجا۔ سہانجنا۔ مروا۔ بھوس ترن۔ تلسی۔ سرسا۔ کٹھبرک۔ گنڈیر کال سالک۔ پرناس۔ کھشبک اور بھنی جھک ان سب دواؤں کو۔ یا ان میں سے جو جو مل سکیں۔ انہیں لے کر ٹکڑے ٹکڑے کر کے صاف پانی سے دھو کر دھلی ہوئی ہانڈی میں رکھ دیں۔ اور اُس میں گو موتر اور پانی دو اور ایک کی نسبت سے ملا کر آگ پر چڑھا دیں۔ اور کڑچھی سے ہلاتے رہیں۔ نیز خیال رکھیں۔ کہ پانی جلنے نہ پائے۔ جب ادویات کا رس نکل کر پانی میں آجائے۔ تب برتن کو آگ پر سے اُتار کر چھان لیں۔ پھر اس ایکھ دوش کاڑھے میں مین پھل (راڑا) اور واوڑنگ کے نگدے کے ساتھ سدھ کیا ہوا تیل ڈالیں۔ اور سجی وسیندھا نمک بُرک کر حسب ترکیب آستھاپن دیں۔

دیگر اسی طرح سُرخ آک۔ سفید آک۔ ارہر۔ کوٹھ اور کاٹھپل کے کاڑھے سے نیز سہانجنا۔ پیلو۔ دھنیا۔ کنگنی اور سرسوں کے کاڑھے سے نیز آملہ۔ ادرک۔ دارہلدی اور نیم کی چھال کے کاڑھے سے مین پھل کا نگدہ ملا کر تین دفعہ آستھاپن وستی دیں۔ پچھلی وستی

کے باہر نکل آنے پر اُسی دن ومن وریچن سے سنشودھن کرنے والی سنشودھن اوشدھی دیویں۔ جس کی ترکیب آگے بیان کی جائیگی۔

مین پھل (راڑے) اور پیپل کے ایک انجلی بھر (آدھ سیر) کاڑھے میں دو تولے لنسوٹھ کی نگدی ملاکر مریض کو پلادیں۔ یہ قے اور اسہال کے ذریعے دوشوں کو دور کرتی ہے۔ اسی طرح کلپ ستھان میں بیان کئے ہوئے ومن وریچنوں کو اچھی طرح ملاکر اور تمام بھیدوں پر بخوبی غور کرکے مریض کو پلادیں۔

وریچن کے بعد کا کرم جب مریض کو اچھی طرح سے جلاب لگ جائے۔ تب دوپہر کے بعد سہارتے اونگا کے گرم کاڑھے کے ساتھ پری سیچن کرنا چاہیئے۔ اور اُسی کاڑھے سے پانی کے تمام بیرونی اور اندرونی کاریہ کریں۔ اگر اونگا کا کاڑھا نہ مل سکے۔ تو چرپری۔ کڑوی اور کسیلی ادویات کے کاڑھے سے یا گوموتر اور کھشار سے پری سیچن کرنے کے بعد مریض کو ایسے مکان میں بٹھائیں۔ جہاں ہوا داخل نہ ہو سکتی ہو۔ اور وہیں پیپل۔ پیپلامول۔ چبپ۔ چیتا اور سونٹھ کے ساتھ یوُرگو تیار کرکے پلائیں۔ ولیپی کرنے کے وقت مریض کو ایک ایک۔ دو۔ دو یا تین تین دن کے بعد سے واونگ کے تیل کے ذریعے انوواسن وستی دیں۔ اگر پھر بھی مستک میں کیڑے بہت بڑھے ہوئے معلوم ہوں۔ اور مستک میں پھرتے محسوس ہوتے ہوں۔ تو سر پر سنیہن سویدن کرکے اونگا کے بیج وغیرہ دربیوں سے

شر و وریجن ڈیویں۔

کرمی ناشک پتھیہ جیساکہ ہم پہلے بیان کرچکے ہیں۔ کہ بہت سے ایسے کھادھیہ پدارتھ ہیں۔ جن کے استعمال سے کیڑے دُور ہوجاتے ہیں۔ اب اُن کا بیان کیا جاتا ہے۔

موشکپ پرنی یعنی کھشدّر دنتی کی جڑھ۔ اگر بھاگ اور لتا ان سب کے ٹکڑے ٹکڑے کرکے کھرل میں کوٹ لیں۔ پھر ہاتھوں سے اینٹھ کر رس نکالیں۔ اور اس رس میں رکت شالی چاولوں کا آٹا ملا کر گوندھ لیں۔ اور چھوٹی چھوٹی ٹکیاں بنا کر بے دُود انگاروں پر سینک لیں۔ اور کرمی کوشٹ والے کو وڑنگ کے تیل نیز نمک کے ساتھ کھلادیں۔ پھر پپلی آدی پنچ ورگ اور نمک ملا کر مٹھا یا امل کانجی پلائیں۔

کرمی روگ کیلئے دیگر علاج اسی طرح سے بھنگرا آک۔ سہجن۔ کدمب نرگنڈی۔ سُمکھ۔ سُرس۔ کٹھیرک۔ کانڈیر۔ کال مالک۔ پرناس۔ کھشبک پھانی جھجھک۔ بکُل (مولسری)۔ اندرجو اور سورن کھشیری میں سے کسی ایک کو لیکر پہلے بیان کردہ ترکیب کے مطابق پپولکا بنائیں۔ یا اونگا چرائتہ۔ بن نرگنڈی۔ آملہ۔ ہڑر اور بہیڑا لیکر ان سب کے رس میں پپولکا بنا کر مریض کو دیں۔ ان سب کا یا ایک ایک کا یا دو دو کا رس شہد میں ملا کر کھانا کھانے سے پہلے دیں۔

کرمی روگ اور گھوڑے کی لید گھوڑے کی لید لیکر لکڑی کے ایک چوڑے برتن میں رکھ کر دھوپ میں خشک کرلیں۔ پھر اُسے کھرل میں کوٹ کر پتھر پر پھیلا کر بچھادیں۔ پھر اُسے واوڑنگ یا ترپھلے کے کاڑھے

کی آٹھ دس بھلاوناویں۔ پھر چورا سا کرکے پتھر پر بچھا دیں۔ اور اُسے
نئے گھڑے میں بھر کے ڈھانک کر رکھ دیں۔ اس چورن میں سے ایک
ہتیلی بھر لیں یا جتنا مناسب معلوم ہو۔ اور اس میں شہد ملا کر مریض کو
چٹا دیں۔ تو اُدر کے کیڑے جاتے رہتے ہیں۔

کرمی روگ اور بھلاوے ایسے ہی دس سیر بھلاوے کی گٹھلیوں کو
کوٹ کر انہیں تیل یا گھی کے چکنے گھڑے میں بھر دیں۔ اور اس کے
نیچے بہت سے سوراخ کر دیں۔ گھڑے کے منہ کو کپڑے سے ڈھانک
کر اُوپر مٹی کی لیپ کر دیں۔ پھر ایک دوسرے چکنے گھڑے کو گلے تک
کپڑمٹی کرکے اُس کے اوپر بھلاووں والے گھڑے کو رکھ دیں۔ اور
ایک کے پیندے کو دوسرے کے منہ پر مٹی سے جوڑ دیں۔ نیچے اُپلوں
کی آگ جلائیں۔ جب سب اُپلے جل جائیں۔ اور یہ یقین ہو جائے۔ کہ
اب بھلاووں میں تیل باقی نہیں رہا۔ تب گھڑے کو اُتار لیں۔ اور اُس
دوسرے گھڑے سے تیل لیکر اُس میں نصف واوڑنگ کے بیج ملا دیں
اور اُسے دن بھر دھوپ میں رکھا رہنے دیں۔ پھر مقدار مقررہ کے مطابق
مریض کو اُسے پینے کے لئے دیں۔ ایسا کرنے سے وریچن ہو کر کیڑے
ضائع ہو جائینگے۔ وریچن کے بعد مندرجہ صدر یُواگو وغیرہ پلائیں۔
اسی طرح ویودارو اور سرل کاشٹ کے تیل بنا کر پینے کے لئے
دیں۔ اور انوواسن کال کے آنے پر انہی تیلوں سے انوواسن وستی کریں۔

کرمی روگ اور تلوں کا تیل شرد رتو کے نئے عمدہ تل لیکر صاف
کرکے اُن کے چھلکے اُتار لیں۔ پھر اُن تلوں کو واوڑنگ کے کاڑھے کی

اکیس بھاونا دے کر دھوپ میں سکھا لیں۔ اور کھرل میں کوٹ کر یا پتھر کی سلا پر ڈال کر باریک کریں۔ اور ایک برتن میں ڈالکر بار بار داوڑنگ کا کاڑھا ڈال کر ہتیلی سے ملتے رہیں۔ اس طرح ملتے ملتے جب تیل اوپر کو تیرنے لگے۔ تب اُسے ہتھیلی سے اُتار کر ایک صاف اور مضبوط کلسے میں ڈھانک کر رکھ دیں۔ پھر تل وُکٹ اور کوداالک ایک ایک پل بھر لیکر داوڑنگ کے کاڑھے کے ساتھ باریک پیس لیں۔ آدھ آدھ پل کالی لنوتھ اور لال لنوتھ ایک ایک چوتھائی پل دنتی اور دروِنتی۔ ایک پل کا آٹھواں آٹھواں حصہ چب اور چیتا اور داوڑنگ کا کاڑھا نصف آڈھک لیکر سب کو ملا لیں۔ اور ان میں مندرجہ صدر تلوں کا تیل ایک پرستھ بھر ڈال دیں۔ پھر ان سب کو اچھی طرح سے ملا کر ایک بڑی کڑھائی میں بھر کر آگ پر چڑھا دیں۔ اور آپ سکھ پوربک ایک چوڑے اور اونچے آسن پر بیٹھ کر اُس کے چاروں طرف دیکھتے رہیں۔ کڑھائی کے نیچے آگ آہستہ آہستہ جلتی رہنی چاہیئے۔ اور کڑچھی سے دوائی کو ہلاتے رہنا چاہیئے جب کڑچھی چلاتے چلاتے ایسا معلوم ہونے لگے۔ کہ اُس میں سے آواز آنی بند ہوگئی ہے۔ اُبھال نہیں آتا۔ اور تیل میں مناسب بُو۔ رنگ اور رس پیدا ہوگیا ہے۔ تو اُس میں سے تھوڑی سی دوائی انگلی سے لگا کر دیکھیں۔ اگر وُہ نہ زیادہ نرم اور نہ زیادہ سخت ہو۔ نیز وُہ انگلیوں سے نہ چپکتی ہو۔ تو اُس کے پاک کو سمیک پاک سمجھنا چاہیئے۔ سمیک پاک معلوم ہو جانے پر اُسے آگ پر سے اُتار لینا چاہیئے۔ جب وہ ٹھنڈی ہو جائے۔ تو ایک صاف اور مضبوط کلسے پر کپڑا باندھ کر اُسے چھان لیں

پھر اُس کے مُنہہ پر ایک اور صاف کپڑا ڈوری سے باندھ کر ایک اچھے اور پوشیدہ مقام میں رکھ دیں۔ پھر اُس میں سے حسب مقدار مریض کو پینے کے لئے دیں۔ اس تیل کے ذریعے بہُت اچھا جلاب لگ جاتا ہے۔ جب مریض دوشوں سے کامل طور پر مُخلصی پالے۔ تب پہلے بیان کردہ ترکیب کے مطابق کھانے پینے کا بندوبست کرنا چاہیئے۔ پھر اُسی تیل سے انوواسن کال میں انوواسن دستی دینی چاہیئے۔

اسی پاک کی ترکیب کے مطابق سرسوں۔ کنجا اور توری کے بیجوں کے تیل تیار کر کے پلائیں۔ اور مندرجہ بالا تمام تراکیب پر پُورے طور سے عملدرآمد کریں۔ تو مریض کے شکم کے کیڑے نکل جاتے ہیں۔

پُریش (پاخانے) سے پیدا ہونے والے کِرموں کا علاج کم مقدار آستھاپن انوواسن اور انولوم ہرن اوشدھیوں کے ذریعے سے کرنا چاہیئے۔

کِرمی ناشک ادویات کے استعمال کے دوران میں حتے المقدور اُن اغذیات وغیرہ سے بچنا چاہیئے۔ جن سے کرم پیدا ہو سکتے ہیں۔

ادھیائے کا خاتمہ اپ کرشن (کیڑوں کا نکال دینا) سب سے پہلا اور اچھا علاج ہے۔ پھر پیدائش کے بواعث کا دفعیہ کرنا چاہیئے یعنی جس سبب سے وہ کیڑے پیدا ہوتے ہیں۔ اُسے ترک کر دینا چاہیئے۔ ویدکو چاہیئے۔ کہ اسی ترکیب کے مطابق ہر ایک روگ کا علاج کرے اور تمام خرابیوں کی شانتی کے لئے اسی ترکیب پر عمل پیرا ہو۔

سنشودھن۔ سنشمن اور ندان پری واچن یہ ہی تین تراکیب کِرمی چکتسا میں افضل ہوتی ہیں۔

ادھیائے کا خلاصہ اِس ادھیائے میں مہرشی پُنرو سو نے اپنے شاگرد اگنی ویش کو دو طرح کے ویادھتا پُرش۔ دو طرح کے لائق اور نالائق وَید۔ اُن کے پریوجن۔ بیس طرح کے کرم اور اُن کے بواعث وغیرہ سات گنوں کا اُپدیش روگوں کی شانتی کیلئے کیا ہے۔

آٹھواں ادھیائے

بھگوان اتری کمار بولے۔ کہ اب روگ بھشگ جتی نامی ادھیائے کی تفصیل بیان کی جاتی ہے۔

شاستر پریکھشا جو عقلمند آدمی وَید بننا چاہتا ہے۔ اُسے چاہیئے۔ کہ اپنے کام کے ہلکے اور بھاری ہونے۔ کرم۔ پھل۔ انوبندھ۔ دیش اور کال کو معلوم کرکے پہلے شاستروں کی بغور پریکھشا کرے۔

چکتسا کے متعلق سنسار میں بیشمار شاستر موجود ہیں۔ لیکن اُن میں سے اُسی شاستر کو مُنتخب کرنا چاہیئے۔ جو بڑا اور لائق اشخاص کا منظورِ نظر ہو۔ جس میں گہرے مضامین بھرے پڑے ہوں۔ جسے پُرش مُستند سمجھتے ہوں۔ جو تینوں قسم کی بُدھی والے شاگردوں کی سمجھ میں آسکتا ہو۔ جو پُنرُکت دوشوں سے مبرّا ہو۔ جو رشی کرت ہو۔ جس کے سُوتر۔ بھاشیہ اور سنگرہ کرم باقاعدہ ہوں۔ جس کا آدھار اعلےٰ درجے کا ہو۔ جس کی زبان سلیس اور عام فہم ہو۔ جس کے مضامین کی ترکیب اعلےٰ درجے کی ہو۔ جس کے ارتھ مُشکل ہوں۔ جس میں جھوٹ

مقصد کے لئے مفصّل تدابیر بیان کی گئی ہوں۔ جس کی تشریح لکھشن اور مثالیں دیکر کی گئی ہو۔ جس میں ایسی صفات ہوں۔ وُہی ست شاستر کہلانے کا مستحق ہے۔ ایسا شاستر ہی سورج کی طرح جہالت کے اندھیرے کو دُور کرکے ارتھوں کا پرکاش کر دیتا ہے۔

آچاریہ پریکھشا شاستر کی پریکھشا کے بعد آچاریہ کی پریکھشا کرنی چاہیئے وُہ وید شاستروں کا ماہر کامل ہو۔ چکتسا کرموں کو جانتا ہو۔ ہوشیار ہو۔ پاک۔ صاف اور سُبک دست ہو۔ اُس کے پاس سب سامان موجود ہو۔ انگ ہین نہ ہو۔ پرکرتی (مزاج) کو پہچان سکتا ہو۔ سدھانت کو پہنچ جاتا ہو۔ ہر ایک علم کو جانتا ہو۔ چغلخور اور غصیلا نہ ہو۔ تکلیف کو سہار سکتا ہو۔ شاگردوں سے اُلفت رکھتا ہو۔ ہمیشہ سے پڑھتا رہا ہو اور پاٹھ کو اچھی طرح سے سمجھا سکتا ہو۔ ایسے گنوں والا آچاریہ اپنے شاگرد کو اس طرح سے ہمہ صفت موصُوف بنا دیتا ہے۔ جیسے برسات کا مینہ کھیتی کو ہرا بھرا کر دیتا ہے۔

شاگرد کو بھی مناسب ہے۔ کہ مندرجہ بالا صفات سے متصف آچاریہ کی اگنی۔ دیوتا۔ راجہ۔ بزرگ اور بھرتری کی مانند سیوا کرے۔ اور اُس کی خوشی سے سب شاستروں کو پڑھ کر اُن میں مہارت تامہ حاصل کرلے۔ اس کے حصول کی تین تدابیر ہیں۔ ادھیئین۔ ادھیاپن اور اس ودیا کے جاننے والے مُنشیوں سے بارتالاپ کرنا۔

ادھیئین کی ترکیب وقت مقرّرہ پر علی الصبح اُٹھ کر حوائج ضروریہ سے فراغت حاصل کرکے ہاتھ۔ پاؤں اور مُنہہ دھو کر دیوتا۔ گائے

برہمن۔ گورو۔ بزرگ۔ بدھ اور آچاریہ کو نمسکار کر کے ہموار اور صاف مقام پر بیٹھ کر صاف آواز سے بہ ترتیب سب سوتروں کا پاٹھ کرے۔ اور جب تک وہ برزبان نہ ہو جائیں۔ اُنہیں بار بار رٹتا رہے۔ پھر اُن کے معنوں پر اچھی طرح سے غور کر کے اُنکا مقصد حاصل کرے پھر تیسرے پہر یا رات کے وقت اُسے اپنے نقائص کو رفع کرنے کے لئے نہائت احتیاط کے ساتھ پڑھنا چاہیئے۔ یہی آدھیئین (پڑھنے یا مطالعہ کرنے) کی ترکیب ہے۔

ادھیاپن کی ترکیب جب آچاریہ اپنے شاگرد کو پڑھانا چاہے تو پہلے اُس کا مندرجہ ذیل صفات کی کسوٹی پر امتحان کرے۔ یعنی جو شاگرد شانتی سروپ۔ آریہ سبھاؤ والا۔ نیچ کرموں سے برتر۔ نیز سیدھی آنکھ۔ مُنہہ اور ناک کے بانسے والا ہو۔ جس کی زبان پتلی اور صاف ہو۔ جس کے دانت اور ہونٹ بے عیب ہوں۔ جو دھیرج والا ہو۔ جس میں غرور کا نام تک نہ ہو۔ جو عقلمند ہو۔ جس کا حافظہ تیز اور دلیل مضبوط ہو۔ جس کا دِل فراخ ہو۔ اور وُہ ایسے خاندان میں پیدا ہؤا ہو۔ جس کے ممبر اُسی وِدّیا میں مہارت کامل رکھتے ہوں۔ یا۔ جس خاندان کی روزی اُسی وِدّیا کے سہارے سے چلتی ہو۔ جو وستو کے سار کو فوراً معلوم کر لے۔ جس کے تمام اعضا صحیح و تندرست ہوں جو حیوانی جذبات سے برتر۔ سگھڑ۔ پاک۔ صاف۔ محبّت والا۔ دلکش پربین۔ پڑھنے کا شائق۔ ارتھ و گیان اور کرم درشن میں ایکاگر چیت۔ لوبھ اور سُستی سے مبرا۔ پرانی ماتر کا بھلا چاہنے والا۔ گورو کی

سیوا میں کمربستہ اور گورو سے محبت کرنے والا ہو۔ ایسی صفات والے شاگرد کو ودیا پڑھانی چاہیئے۔ اسی طرح جو شاگرد بہت دنوں تک پڑھنے کے لیئے حاضر ہوتا رہے۔ اور پرارتھنا کرتا رہے اُسے بھی اُپدیش دینا چاہیئے۔

اُپدیش کی ترکیب شاگرد سے یوں کہنا چاہیئے۔ کہ جب سورج اترائن ہو۔ تب شکل پکش کے کسی ایسے شبھ دن میں جبکہ پشیہ ہست شرون اور اشونی میں سے کسی نکھشتر کا چندرماں کے ساتھ یوگ ہو۔ تب شبھ مہورت میں سنان۔ اُپ واس اور منڈن کرکے کشائے بستر پہن کر ڈھاک کی سمدھا۔ اگنی۔ گھرت۔ چندن۔ پانی کا گھڑا۔ گندھ۔ مالا۔ سونا۔ چاندی۔ موتی۔ منی۔ مونگا۔ پرِدھی۔ کشا۔ کھیل۔ سرسوں۔ اکشت۔ پروئے ہوئے اور بغیر پروئے پھول۔ میدھیہ بھکشیہ۔ گندھ دربیہ نیز لشٹ اور اپشٹ تمام پدارتھوں کو اکٹھا کرکے ہمارے پاس آؤ۔ اور رشیوں کو بھی آچاریہ کی آگیا کے موافق حاضر ہونا چاہیئے۔

مندرجہ بالا سامگری ساتھ لائے ہوئے شاگرد کو دیکھ کر آچاریہ ایک ہموار اور پاک صاف جگہ پر چار ہاتھ مربعہ ویدی بنوائے۔ اور اُسے گوبر سے لپوا دے۔ پھر اُس پر کشا بچھوا کر چاروں طرف پرِدھیوں سے پرِدھی کھینچ دے۔ اور پہلے بیان کردہ چندن۔ پانی کا گھڑا۔ ریشمی کپڑے۔ ہوم۔ سونا۔ رجت۔ منی۔ موتی اور وِدرم وغیرہ سے اُسے آراستہ کردے۔ پھر میدھیہ۔ بھکشیہ اشیاء۔ گندھ

(خوشبو) والی اشیا - سفید پھولوں - کھیلوں - سرسوں اور جَو سے آراستہ کرائے اور ڈھاک - انگری - گولر یا مہوا کی لکڑیوں سے آگ روشن کرانے کے بعد شاگرد کو ایسے طریق سے بٹھا کر کہ اُس کا مُنہہ مشرق کی طرف رہے۔ ادھیین (پڑھائی) کی ترکیب کے مطابق شہد اور گھی ملا کر تین آہوتیاں دے - نیز اشیرواد دینے والے منتروں سے برہمن - اگنی - دھنونتری - پرجاپتی - اشونی کمار اور اندر وغیرہ سُوتر کار رشیوں کو بھی انھی منتروں سے آہوتیاں دینی چاہیئے۔ پہلے گورو "سواہا" کا لفظ مُنہہ سے نکالے - اور بعد میں شاگرد جب ہون ہو چکے - تو شاگرد سے اگنی اور برہمنوں کی (بہ نظر عزت) پردکھشنا (طواف) کرا کے سوستی واچن کرائے۔ نیز شاگرد کو ان دُوسرے وَیدوں کی بھی جو وہاں پر موجود ہوں - مناسب پُوجا (عزت) کرنی لازم ہے۔

گورو کا اُپدیش اس قدر کارروائی کے بعد گورو اُس شاگرد کو اگنی - برہمن اور وَیدوں کے سامنے یُوں ہدایت کرے۔ کہ آئندہ سے تم برہمچاری بن کر رہو - بال نہ منڈاؤ - سچ بولو - گوشت مت کھاؤ - پاک صاف چیزیں استعمال کرو - ہمیشہ شاستروں کا مطالعہ کرتے رہو میری اجازت لیئے بغیر دُوسرا کوئی کام نہ کرو - لیکن اگر میں کوئی ایسا حکم دے دوں جس سے راج دولیش (حکومت سے نفرت) یا کسی کی جان لینا ظاہر ہوتا ہو - یا جو اَدھرم کرانے والا ہو - یا جس سے فساد بڑھتا ہو - تو ایسے

لہ اُن مستند مصنّفوں سے مراد ہے جنہوں نے اپنی تصانیف میں دریا بہ کوزہ کا نقشہ دکھا دیا ہو۔ ان کے نام سے آہوتی دینی چاہیئے جس کا مدعا ان کے نام کو ہمیشہ زندہ رکھنے کا ہے - کیونکہ آیوروید کو عروج انہی کی بدولت حاصل ہوا -

حکم کی مت تعمیل کرو۔ ہمیشہ مجھے بزرگ سمجھ کر میرے اطاعت گذار رہو۔
بلکہ اپنے تئیں مجھے ارپن کر (سونپ) دو۔ ہمیشہ میرے خیر خواہ رہو۔ بیٹے
خدمتگار اور غرضمند کی مانند کام کرتے ہوئے ہمیشہ میرا دھیان رکھو۔ میرے
احکام کی تعمیل غفلت چھوڑ کر۔ غور کے ساتھ۔ یکسو ہو کر۔ انکساری سے
اور غیبت کو ترک کر کے کرتے رہو۔ ایسا نہ ہو۔ کہ تم سے نافرمانی کا قصور سرزد ہو جائے۔
جو شخص اس دنیا میں کامیابی۔ تموّل اور عزّت حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اور
پرلوک (عاقبت) میں سورگ پانے کا خواستگار ہے۔ اُسے لازم ہے۔ کہ
حتے المقدور گورو کے احکام کی تعمیل اور اُس کے سکھائے ہوئے وشیوں
(مضامین) کی تکمیل کے لئے کوشش کرتا رہے۔ اور گائے د برہمن کی عزّت
کرتا ہوا تمام جانداروں کے بھلے کی خاطر زندگی بسر کرے۔ اُٹھتے۔ بیٹھتے
ہر وقت دلی خواہش سے مریضوں کو تندرست بنانے کا دھیان رکھے۔
روزی کمانے کے خیال سے بھی بیماروں کی بُرائی نہ چاہیئے۔ خیال میں بھی
بیگانی عورت سے ہمبستری کا دھیان نہ کرے۔ پرائی دولت کا کبھی لالچ نہ
کرے۔ اپنا لباس سادہ رکھے۔ شراب کبھی نہ پیئے۔ باعصمت رہے۔ میٹھی
پیاری۔ دھارمک۔ سچّی۔ بھلائی کرنے والی اور مشکورانہ گفتگو کرے۔ دیش
اور وقت کا دھیان رکھے۔ تعلیم و تعلّم کے سامان جمع کرنے کی کوشش
کرتا رہے۔ حکومت اور قابلِ تعظیم بزرگوں کے دشمنوں کے علاج پر بھول
کر بھی ہاتھ نہ ڈالے۔ اسی طرح نہائت بگڑے ہوئے۔ دُشٹ۔ بد خصلت،
بدچلن۔ چغلخور اور مرنے کے خواہشمند اشخاص نیز اُس عورت کا جس کا
خاوند یا سرپرست پاس نہ ہو۔ علاج نہ کرے۔ خاوند یا سرپرست کی مرضی

کے بغیر کسی عورت کا پیش کیا ہُوا تحفہ قبول نہ کرے۔ اندر آنے کی اجازت
لے کر چُپ چاپ من اور بُدھی سے بیماری کا دھیان کرتا ہُوا مریض کے
گھر میں داخل ہو۔ مریض کے گھر میں پہنچ کر بانی۔ من۔ بُدھی اور دیگر اندریوں
کو اِدھر اُدھر سے ہٹا کر بالکل یکسوئی کے ساتھ مریض کی بہتری پر غور کرے۔
مریض کے گھر کی باتوں اور اُس کے خاندان کا باہر جا کر کسی سے ذکر نہ کرے
مریض اگرچہ موت کے قریب بھی پہنچ گیا ہو۔ تاہم کسی کو اُس کی ایسی حالت
سے اطلاع نہ دے۔ کیونکہ مریض اور اُس کے متعلقین کو دُکھ ہوگا۔ گیانی
(عالم) ہونے کے باوجود اپنی صفات کا آپ اظہار نہ کرے۔ کیونکہ لوگ
خود ستائی کرنے والے اشخاص سے بھی متنفّر ہو جاتے ہیں۔

آیوروید کا کوئی انجام نہیں ہے۔ اس لئے نہائت ہوشیاری کے ساتھ
اِس کی مشق کرتے رہنا چاہیئے۔ فلاں بیماری کا فلاں ترکیب سے علاج
کرنا چاہیئے۔ اس طرح کا گیان حاصل کرنے کے لئے دوسروں کی نسبت
حسد اور کمزوری وغیرہ کا خیال دل میں نہ لانا چاہیئے۔

عقلمند اشخاص کے لئے تو سب ہی آچاریہ (معلّم) ہوتے ہیں۔ لیکن
بے وقوف اُن کو دُشمن سمجھتے ہیں۔ (یعنی عقلمند ہر شخص سے کچھ نہ کچھ سیکھ
لیتا ہے۔ اور بیوقوف دُوسروں کو دُشمن سمجھ کر اُن سے کچھ بھی سیکھنا نہیں
چاہتا) ان سب باتوں کو دیکھ کر عقلمند اشخاص غیروں کے اُپدیش کو بھی
غنیمت سمجھتے ہیں۔ اور اُسے عزّت و عمر افزا خیال کر کے بھی خواہ عوام
تسلیم کرتے ہیں۔ اس پر دھیان دیتے ہیں۔ اور اسکے مطابق عمل کرتے ہیں
اے بیٹا! تمہیں دیوتا۔ اگنی۔ دوِج جاتی۔ گورو۔ بزرگ۔ سِدّھ (کامل

اور آچاریہ (معلّم) ہر ایک کی مناسب عزّت کرنی چاہیئے۔ ایسا کرنے سے یہ اگنی۔ تمام گندھ (بُو)۔ رس (ذائقے)۔ رتن بیج اور حسب مناسب استعمال میں لائی ہوئی قدرت کی طاقتیں تمہارا بھلا کرینگی۔ اور اس کے خلاف کرنے سے یہی تمہاری بدخواہ بن جائینگی۔

شاگرد کا جواب جب گورو اپنی تقریر ختم کر چکے۔ تو شاگرد کو جواب میں کہنا چاہیئے کہ "مہاراج! مَیں ایسا ہی کرونگا۔"

پس اگر شاگرد گورو کے اُپدیش کے موافق عمل کرے۔ تو وہ پڑھانے کے قابل ہے۔ اور اگر اس کے خلاف روش اختیار کرے۔ تو وہ پڑھانے کے قابل نہیں ہے۔ پڑھانے کے لائق کو پڑھانے ہی سے پہلے بیان کئے ہوئے ادھیاپن پھل (پڑھانے کے ثواب) حاصل ہو جاتے ہیں۔ نیز شاگرد اور گورو دونو کو اور بھی کئی کلیان کارک (بھلائی کرنے والی) صفات حاصل ہو جاتی ہیں۔ جن کا ذکر نہیں کیا گیا۔

آپس کی بات چیت آیوروید کے متعلّق وَید کی وَید سے جو بات چیت ہوتی ہے۔ اُس سے دلیل دینے کی طاقت پیدا ہوتی اور بڑھتی ہے۔ لیاقت بھی بڑھتی ہے۔ قوّت بیانیہ پیدا ہوتی ہے۔ نیکنامی پھیلتی ہے۔ پہلے سُنی ہوئی بات میں جو شُبہ ہوتا ہے۔ وُہ دُوسری دفعہ سُننے سے دُور ہو جاتا ہے۔ پہلے اگر کوئی شُبّہ نہ ہو۔ تو اُس کا مطلب اور بھی صاف ہو جاتا ہے۔ جو بات سُننے سے رہ گئی ہو۔ وُہ سُننے میں آجاتی ہے۔ آچاریہ خوش ہو کر سُننے کی خواہش کرنے والے سے دوبارہ اُپدیش کر دیتا ہے۔ آپس میں بات چیت کے وقت اپنی فضیلت

جتانے کیلئے فتح پانے کی خواہش کرنے والا اسرار سینہ بسینہ کو بھی ظاہر کر دیتا ہے
اسی سبب سے اہل الرائے لوگ آپس میں بات چیت کرتے رہنے کی تاکید کرتے ہیں
یہ باہمی گفتگو دو طرح کی ہوتی ہے (۱) سن دھائے سمبھاشن یعنی
باہم محبت سے کسی گہرے مضمون پر غور کرنا (۲) وگرہیہ سمبھاشن یعنی
فتح پانے کی غرض سے اپنے دعوے کے ثبوت کے لئے بحث کرنا۔
سن دھائے سمبھاشن ایسے شخص کے ساتھ ہو سکتی ہے۔ جو
گیان[۵۱] - وگیان[۵۲] اور سوال وجواب کی پوری طاقت رکھتا ہو۔ غصیلا نہ ہو۔
عالم وفاضل ہو چغلخور نہ ہو۔ سلیم الطبع اور حلیم المزاج ہو۔ شیریں زبان ہو
ایسے شخص کے ساتھ نہائت نرمی سے بات چیت کریں۔ اور اسکے سوالوں
کا جواب بھی نہائت نرمی سے دیں۔ متحمل مزاج شخص کو بالکل صاف معنے
بتا دیں۔ مغلوب ہونے کے خوف سے متفکر نہ ہوں۔ دوسرے کو مغلوب کر
کے خوش ہوں۔ دوسروں کے سامنے اپنے منہ سے اپنی بڑائی نہ کریں۔
محبت یا غفلت کی وجہ سے ایک ہی رخ اختیار نہ کریں۔ بے سلسلہ بات نہ
کریں۔ اور دوسروں کے ساتھ معقول گفتگو کریں۔ ان ہدایات پر احتیاط سے
عمل کر کے گفتگو کرنے کو "سن دھائے سمبھاشن" یا "انولوم سمبھاشن" بھی کہتے ہیں۔

وگرہیہ سمبھاشن کے لئے مندرجہ بالا صفات کے خلاف، صفات
رکھنے والے شخص سے گفتگو کی جا سکتی ہے۔ لیکن سب سے پہلے
اپنی لیاقت کا اندازہ کر لینا چاہیئے۔ نیز مباحثے کے آغاز سے پیشتر

[۵۱] علم وفضل [۵۲] معرفت

"جلپانتر[1]" - "پراورانتر[2]" اور دیگر حاضرین جلسہ میں سے خاص اشخاص کا بھی
امتحان کرلینا مناسب ہے۔ ٹھیک موقع پر کیا ہوا امتحان عقلمندوں کے
لئے زیر بحث معاملہ کے شروع اور خاتمہ کے اوقات کی خبر دینے والا ہوتا ہے
اسی سبب سے دانا اشخاص امتحان کو اچھا خیال کرتے ہیں۔ ایسے ہی
پراورانتر کے امتحان کے بعد "وادی[3]" کی اچھی اور بُری صفات کا بھی
ٹھیک ٹھیک امتحان کرلینا چاہیئے۔

"پرتی وادی[4]" کے عیب و ثواب

شُرُت[5]۔ وگیان۔ قوّت حافظہ جُرأت اور بولنے کی طاقت

"پرتی وادی" کی یہ اچھی صفات ہیں۔
لیکن غصّہ۔ ناقابلیت۔ بزدلی اور بے احتیاطی "پرتی وادی" کے
عیوب کہلاتے ہیں۔
"وادی" کو "پرتی وادی" کے ان صفات وعیوب کا اپنے صفات وعیوب
سے مقابلہ کرلینا چاہیئے۔ کہ کس میں کون زیادہ ہیں۔ اور پھر اُسے
بحث کا سلسلہ شروع کرنا چاہیئے۔
"پرتی وادی" تین طرح کا ہوتا ہے (۱) اپنے سے اچھا (۲) اپنے جیسا
اور (۳) اپنے سے نکمّا۔ لیکن یہ بات موقع پڑنے پر ہی دیکھی جا سکتی
ہے۔ سب جگہ نہیں۔

---

[1] ایک شخص کے ساتھ مباحثہ ہوتے وقت بیچ میں دخل دینے والے دیگر اشخاص
[2] لائق۔ کم لائق اور درمیانہ اشخاص [3] سوال پوچھنے والا یا مباحثہ شروع
کرنے والا [4] جواب دینے والا۔ مباحثے کا دوسرا فریق [5] سنا ہوا

سبھا (مجلس) دو طرح کی ہوتی ہے (۱) گیان وتی سبھا اور (۲) مُوڑھ سبھا اسباب کے لحاظ سے ان دونوں کی پھر تین تین اقسام ہوتی ہیں (۱) سوہرت سبھا (۲) اُداسین سبھا اور (۳) پرتی نِوِشٹ سبھا

پرتی نِوِشٹ سبھا یعنی بزرگوں کی مجلس میں خواہ وہ گیان - وگیان اور پرتی بچن میں کامل ہوں - یا جاہل مطلق ہوں - کسی طرح کسی کے ساتھ جھگڑا کرنا ٹھیک نہیں ہے۔

سوہرت[1] سبھا یا اُداسین[2] سبھا میں خواہ وہ مُوڑھ سبھا (جاہلوں کی مجالس) بھی کیوں نہ ہو - گیان وگیان کا ذکر درمیان میں لانا ضروری نہیں ہے۔ اگر کوئی بیوقوف نہ مانے - اور بحث کرنے ہی لگ پڑے۔ تو اوّل تو اس کو باتوں میں ہی ٹال دینے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اس طرح سے کہ اُس سے ایسی پیچیدہ گفتگو کریں - یا اُس کی باتوں کو ایسی اُلجھن میں ڈالدیں کہ اُسے اور بات کہنے کا یارا ہی نہ رہے - اگر پرتی وادی مشکل الفاظ کا استعمال کرے - تو اُس سے کہہ دیں - کہ ایسے الفاظ کا استعمال ناجائز ہے - اگر وُہ پھر بھی باز نہ آئے - تو اُسے کہیں - کہ تم ابھی اور پڑھو۔

یکایک یہ نہ کہہ دینا چاہیئے - کہ پرتی وادی ہار گیا - ایسے الفاظ کا استعمال کرنا بالکل نامناسب ہے - عقلمندوں کی رائے ہے - کہ بڑوں کے ساتھ بگاڑ کرنا اچھا نہیں۔

سوہرت سبھا میں اپنے سے ادنےٰ - اپنے جیسے اور اپنے سے اعلےٰ اشخاص کے ساتھ بھی بات چیت کی جا سکتی ہے۔

---

[1] دوستوں کی مجلس [2] بے تعلق اشخاص کی مجلس

یا اُدھارن[1]۔ شروَن[2]۔ گیان[3]۔ وگیان[4]۔ اُپ دھارن[5] اور بچن[6] کی شکتیوں والی اُداسین سبھائیں نہائت ہوشیاری کے ساتھ پرتی وادی کے عیب وصواب کا امتحان کرلینا چاہیئے۔ اگر وہ امتحان میں اپنے سے اچھا نکلے۔ تو اُس کے ساتھ بحث نہ کریں۔ اور دو ایک مُبہم سی باتیں کرکے گفتگو کا سلسلہ بند کردیں۔ اگر وہ امتحان میں اپنے سے کمتر معلوم دے۔ تو اُسے فوراً مغلوب کرلیں۔ اپنے سے کمتر پرتی وادی کو مندرجہ ذیل تدابیر سے مغلوب کرنا چاہیئے۔ مثلاً علم کے کچّے کو بڑے بڑے سُوتر[7] پڑھ کر۔ وگیان سے خالی کو مُشکل الفاظ اور بڑے بڑے اقوال پڑھ کر۔ داکیہ دھارن (سُنی ہوئی بات کو یاد رکھنے کی طاقت) سے محروم آدمی کو پیچیدہ۔ لمبے اور مختلف اقوال سے۔ حاضر جوابی کی صفت سے خالی کو ذومعنی الفاظ کے استعمال سے۔ اچھی طرح نہ بول سکنے والے کو اَدھ بولے الفاظ پر اعتراض کرنے سے۔ نالائق کو شرم دلاکر۔ غُصیلے کو سخت الفاظ کہہ کر۔ بُزدل کو خوف دلاکر بے احتیاط کو قواعد کا پابند بناکر۔ اِن تدابیر سے اپنے سے ادنےٰ پرتی وادی کو بہ آسانی مغلوب کیا جاسکتا ہے۔

معقولیت کے ساتھ بحث میں شریک ہونا چاہیئے۔ اور معقولیت سے کہی ہوئی بات کو کبھی نہ روکنا چاہیئے۔ بعض اشخاص کی گفتگو سے فساد پیدا ہوجایا کرتا ہے۔ کیونکہ غُصّے میں آیا ہُوا آدمی ہر کام کرسکتا ہے۔ لیکن

---

[1] جنہیں بہت کچھ یاد ہو [2] جنہوں نے بہت سے شاستروں کو سُنا ہو [3] علم [4] معرفت [5] جسے سُنا ہُوا یاد رہتا ہو [6] قول۔ بولنا [7] درشن شاستروں کی عبارتوں کا ایک فقرہ سُوتر کہلاتا ہے۔

عُقلا فساد کو اچھا نہیں سمجھتے۔

مباحثہ شروع کرنے سے پہلے یہ کام کوشش سے کر لینا چاہیئے۔ کہ حاضرین جلسہ سے بلکہ اپنے مضمون کا آغاز کر دیں۔ اور ایسے ایسے سوالات پوچھیں جو اوروں کو مُشکل معلُوم ہوں یا دُوسرے شخص کا منہہ پھیر دیں۔ اگر سبھا میں مخالفت اُٹھ کھڑی ہو۔ تو صاف طور پر کہہ دیں۔ کہ مَیں آپ لوگوں سے مباحثہ کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ اور پھر پرتی وادی کو یہ کہہ کر چُپ ہو جائیں۔ کہ یہی سبھا اچھی طرح۔ حسب دلخواہ اور مناسب طور پر واد (بحث) اور واد مریادا (بحث کرنے کے طریقے) کا فیصلہ کریگی۔

واد مریادا سے کہتے ہیں۔ کہ اِس بحث میں فلاں بات کہہ سکتے ہیں۔ اور فلاں نہیں کہہ سکتے۔ ایسا ہو جانے پر فتح ہی سمجھی جائیگی۔ وادمارگ (بحث کے طریق) کے جاننے کے لئے مندرجہ ذیل امور کا جان لینا ضروری ہے مثلاً

واد[1] - دربیہ[2] - گن[3] - کرم[4] - سامانیہ[5] - وشیش[6] - سم وایے[7] - پرتگیا[8] - ستھاپنا[9] - پرتشٹاپنا[10] - ہیتو[11] - اُپ نے[12] - نگمن[13] - اُتر درشٹانت[14] - سدھانت[15] - شبد[16] - پرتیکش[17] - اُوپ مے[18] - ایتیہیہ[19] - انومان[20] - سنشے[21] - پریوجن[22] - ویبھچار[23] - جگیاسا[24] - ویوساے[25] - ارتھ پراپتی[26] - سمبھو[27] - انو یوجبیہ[28] -

---

[1] بحث [2] اشیا [3] صفات [4] کام [5] عام [6] خاص [7] مجموعہ [8] اقرار [9] ثبوت [10] مزید ثبوت [11] وجہ [12] پہنچ [13] نتیجہ [14] مثال در مثال [15] اصول [16] بولنا [17] ظاہر [18] تمثیل [19] تواریخی [20] قیاس [21] شک [22] مطلب [23] بے طریق [24] دریافت کرنے کی خواہش [25] یقین [26] مطلب کا حاصل کرنا [27] ممکن [28] قابلِ دریافت

اُٹو یوگ[1] - اُتیہ اُٹو یوگ[2] - واکیہ دوش[3] - واکیہ پرشنسا[4] - چھل[5] - اہیتو[6] اتیت کال[7] - اُپالمبھ[8] - پرہار[9] - پرتگیا ہانی[10] - ابھیہ انگیا[11] - ہیتونتر[12] - ارتھانتر[13] اور نگرہ ستھان[14]۔

اب اِن سب کی تعریف ذیل میں درج کی جاتی ہے:-

واد- شاستر کے مطابق جو مباحثہ کیا جاتا ہے۔ اُسے واد کہتے ہیں۔ واد کی دو قسمیں ہیں (۱) جلپ اور (۲) وِتنڈا۔ جو بات فریقین کے لئے سہارا ہو۔ اُسے جلپ کہتے ہیں۔ جیسے "وادی" کہے۔ کہ تناسخ ٹھیک ہے اور پرتی وادی" کہے۔ کہ تناسخ غلط ہے۔ اور دونو اپنی اپنی دلائل دے کر اپنے اپنے دعاوی کو ثابت اور فریق ثانی کے دعوے کی تردید کریں۔ وِتنڈا واد جلپ کے برعکس ہوتا ہے۔ اور اس میں فریق ثانی کے دعوے میں صرف نقص ہی نقص نکالے جاتے ہیں۔ لیکن سدھانت (نتیجہ) کچھ بھی نہیں نکلتا۔

دَربیہ- گُن- کرم- سامانیہ- وِشیش اور **سَمواے** کی تعریف سُوتر ستھان میں لکھی جا چکی ہے۔

پرتگیا- جو قول دلائل سے ثابت ہو سکے۔ اُسے پرتگیا کہتے ہیں۔ جیسے پُرش لافانی ہے۔ یعنی دعوے۔

ستھاپنا- ہیتو (بواعث- درشٹانت (تمثیل)۔ اُپ نے (پہنچ)

---

[1] سوال [2] بیہودہ سوال [3] عیب کلام [4] اچھا کلام [5] دہوکا [6] بے وجہ [7] گزشتہ وقت [8] دلیل کے نقص نکالنا [9] نشانہ کی چوٹ [10] اقرار سے انکار [11] تسلیم کرنا [12] دیگر بواعث [13] دیگر مطلب [14] فتح کا موقع

اور نگمن (نتیجہ) کے ذریعے مندرجہ صدر پرتگیا کا ستھاپن (قائم یا ثابت) کرنا ستھاپنا کہلاتا ہے۔ پہلے پرتگیا کی جاتی ہے۔ پھر اُس کی ستھاپنا ہوتی ہے کیونکہ جس کی پرتگیا ہی نہیں۔ اُس کی ستھاپنا کہاں سے ہو گی ؟ جیسے "پُرش لافانی ہے" پہلے یہ پرتگیا کی گئی۔ پھر ہیتو وغیرہ مندرجہ صدر چاروں امور سے اس کا قائم یا ثابت کرنا اِس کا ستھاپنا کہلاتا ہے۔ ہیتو سے جیسے پُرش کسی کا بنایا ہؤا نہیں ہے۔ درشٹانت سے جیسے آکاش کسی کا بنایا ہؤا نہیں اور وہ لافانی ہے۔ اُپ نے سے جیسے۔ جس طرح آکاش کسی کا بنایا ہؤا نہیں۔ ویسے ہی پُرش بھی کسی کا بنایا ہؤا نہیں۔ نگمن سے جیسے۔ چونکہ کسی کا نہ بنایا ہؤا آکاش لافانی ہے۔ ویسے ہی کسی کا نہ بنایا ہؤا پُرش بھی لافانی ہے۔

پرتشٹاپنا:۔ دُوسرے کی پرتگیا کے خلاف مطلب والی پرتگیا کا ثابت کرنا پرتشٹاپنا کہلاتا ہے۔ جیسے پُرش فانی ہے۔ یہ پہلی پرتگیا کے خلاف ہے اس کا باعث یہ ہے۔ کہ پُرش اندریے گراہیہ وِشہ (جسم کے لحاظ سے فانی) ہے۔ درشٹانت۔ جیسے گھڑا اندریے گراہیہ چیز ہے۔ اُپ نے جیسے گھڑا ہے۔ ویسے ہی پُرش ہے۔ اِس لئے پُرش بھی فانی ہے۔

ہیتو۔ جس سے حصولیت ہوتی ہے۔ اُسے ہیتو (وجہ) کہتے ہیں۔ اِس کی چار اقسام ہیں (۱) پرتکش (۲) انومان (۳) ایتھیہ اور (۴) اُوپم ان چاروں سے جو حصولیت ہوتی ہے۔ اُسے تتو کہتے ہیں۔

اُپ نے اور **نگمن** کی تعریف ستھاپنا اور پرتشٹاپنا کے بیان میں لکھ دی گئی ہے۔

اُتر- جب "وادی" اپنا کا سادھرمیہ[1] بیان کرتا ہُوا ہیتو (وجوہات) دکھائے اور "پرتی وادی" ویدھرمیہ[2] کے ہیتو بیان کرے۔ تو اُسے اُتر کہتے ہیں۔ اسی طرح "وادی" کے وشمتا[3] دکھانے کے ہیتوؤں میں اگر "پرتی وادی" سادھرمیہ کے ہیتو دکھائے۔ تو بھی اُتر کہلاتا ہے۔

جیسے وادی کہے۔ کہ ہیتو اور وکار (خرابی) ایک ہی دھرم (خاصہ) ہے سبب یہ کہ سردی سے پیدا ہونے والی وات ویادھی (ریحی بیماری) کا جو دھرم ہے۔ وہی وات ویادھی کے ہیتوؤں ہم (مِہاڑا) ششر (خزاں) اور وات (ریح) کا بھی ہے۔ اور پرتی وادی بول اُٹھے۔ کہ ہیتو اور ویادھی (بیماری) کا ایک دھرم (خاصہ) نہیں ہو سکتا۔ سبب یہ کہ جلن۔ گرمی اور کوتھ[4] سردی کے دو دھرم ہونے پر بھی شریر کے اعضا کی جلن۔ گرمی اور کوتھ کی پیدائش کے بارے میں ہم ششر اور وات باعث دیکھنے میں آتے ہیں۔ اسی کو "سوپرتیکے اُتر" کہتے ہیں۔

درشٹانت۔ کسی مضمون کا ایسے ڈھنگ سے بیان کرنا کہ جاہل اور عالم دونو کی سمجھ میں یکساں طور سے آجائے۔ درشٹانت (تمثیل) کہلاتا ہے۔ جیسے آگ گرم ہے۔ پانی پتلا ہے۔ زمین ٹھوس ہے۔ آفتاب روشن ہے۔ یا جس طرح سے آفتاب روشن ہے۔ ویسے ہی سانکھ شاستر کے اقوال روشن ہیں۔

سِدّھانت۔ محقق اشخاص جس کا کئی طرح سے امتحان کر کے اور ہیتوؤں (دلائل) سے ثابت کر کے فیصلہ کر لیتے ہیں۔ اُسے سِدّھانت

---

[1] موافقت [2] مخالفت [3] مخالفت [4] سڑاند

دامِ مسلّمہ) کہتے ہیں۔ اِس کی چار قسمیں ہیں (۱) سَربَ تنتر سِدّھانت (۲) پرتی تنتر سِدّھانت (۳) اَدھی کرن سِدّھانت اور (۴) اَبھے اُپ گم سِدّھانت۔

سَربَ تنتر سِدّھانت۔ جو سِدّھانت تمام شاستروں میں ایک ہی طرح کا ہو۔ اُسے سَربَ تنتر سِدّھانت کہتے ہیں۔ جیسے امراض کی تشخیص اور قابلِ علاج امراض کا علاج سب شاستر یکساں بیان کرتے ہیں۔

پرتی تنتر سِدّھانت۔ جو سِدّھانت ایک شاستر میں اور طرح سے اور دُوسرے شاستر میں اور طرح سے بیان کیا گیا ہو۔ اُسے پرتی تنتر سِدّھانت کہتے ہیں۔ جیسے کسی کی رائے میں رس (ذائقے) آٹھ ہیں۔ اور کسی کے خیال میں چھ۔ کسی کی رائے میں اِندریاں (اعضا) پانچ ہیں۔ اور کوئی چھ بیان کرتا ہے۔ کسی کی رائے میں جُملہ امراض وات وغیرہ دوشوں[۱] کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ اور کسی کے خیال میں وات وغیرہ دوشوں نیز بھوت[۲] کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔

اَدھی کرن سِدّھانت۔ کسی ایک سِدّھانت کے قائم کرنے کے اثنا میں جو دُوسرا سِدّھانت قرار پا جاتا ہے۔ اُسے اَدھی کرن سِدّھانت کہتے ہیں۔ جیسے مُکت پُرش (نجات یافتہ جیو) بے تعلّق ہونے کے سبب اگلے جنم سے علاقہ رکھنے والے کرم نہیں کرتا۔ اِس سِدھانت کے قائم کرنے کے اثنا میں کرموں کا پھل۔ مُکتی (نجات)۔ پُرش (جیو آتما) اور پُنر جنم (تناسخ) کے سِدّھانت بھی ثابت ہو جاتے ہیں۔ اسی کو اَدھی کرن سِدّھانت کہتے ہیں۔

---

[۱] وات پِت اور کف یہ تین دوش ہوتے ہیں [۲] بھُوت پریت

اَبھے اُپ گم سِدّھانت جس مشہور، نا آزمودہ۔ بے تعلق اور بے دلیل مسئلے کو وآدی اور پرتی وآدی دونو کسی دعوے کے ثبوت کے لئے مباحثے کے وقت قبول کر لیتے ہیں۔ اُس کو اَبھے اُپ گم سِدّھانت کہتے ہیں۔ جیسے دَرَبیہ (ادویات) کو افضل نہ تسلیم کرکے تشریح کرینگے۔ یا صفات کو افضل تسلیم کرکے تشریح کرینگے۔ یہ اَبھے اُپ گم سِدّھانت کہلاتا ہے۔

شبد۔ حروف کے ملنے کو شبد (لفظ) کہتے ہیں۔ یہ چار قسم کا ہوتا ہے۔

(۱) دِرشٹارتھ (۲) اَدِرشٹارتھ (۳) ستیہ اور (۴) اَنرِت

دِرشٹارتھ شبد اُسے کہتے ہیں۔ جس کا مفہوم ظاہر ہو جاتا ہے۔ جیسے تین وجوہات سے دوش[1] کوپت[2] ہو جاتے ہیں۔ چھ قسم کی تدابیر سے شانت (ٹھیک) ہو جاتے ہیں۔

اَدِرشٹارتھ شبد۔ جیسے پُنر جنم (تناسخ) کا ہونا۔ موکش (نجات) کا ہونا۔ یہ باتیں اگرچہ دیکھنے میں نہیں آتیں۔ لیکن قیاس کی جاتی ہیں۔

ستیہ شبد کا مطلب "یتھارتھ"[3] ہے۔ مثلاً آیوروید کا اُپدیش۔ قابلِ علاج امراض کا علاج یہ ستیہ ہیں۔

اَنرِت۔ ستیہ کا برعکس ہوتا ہے۔

پرتیکش۔ جو آتما اور سب اندریوں کے ذریعے خود بخود جانا جاتا ہے۔ اُسے پرتیکش کہتے ہیں۔

سُکھ دُکھ۔ اُلفت۔ نفرت وغیرہ آتم پرتیکش (آتما سے جانے جانے کے

---

[1] وات۔ پت اور کف [2] خراب ہو جانا۔ بگڑ جانا [3] کما ہی جیسا کہ وُہ دراصل ہے۔ اصلیت۔ ماہیت

قابل) ہیں۔ اور آواز وغیرہ اِندرے پرتیکش (اندریوں سے جاننے جانے کے قابل) ہیں۔

اُوپ مے - جو ایک چیز کی کسی دُوسری چیز سے تشبیہہ دے کر بیان کیا جاتا ہے۔ اُسے اُوپ مے (مشبّہ) کہتے ہیں۔ مثلاً جس مرض میں جسم لکڑی کی مانند اکڑ جاتا ہے۔ اُسے دنڈک روگ کہتے ہیں۔ اور جس بیماری میں جسم کمان کی طرح ٹیڑھا ہو جاتا ہے۔ اُسے دھنشٹمبھ یا دُھنُروات وغیرہ ناموں سے نامزد کرتے ہیں۔ اِسی طرح صحّت بخشنے والے وَید کو بھی پران اَبھی سَر (جان بخش) کہہ کر بان (تیر) سے تشبیہہ دیتے ہیں۔ کیونکہ وہ مرض کے نشانے پر تیر کی مانند کام کرتا ہے۔

ایتیہیہ - ویدوں۔ ویدک شاستروں اور رشی مُنیوں کے اپدیش کو ایتیہیہ کہتے ہیں

اُنُومان - مدلّل قیاس کو اُنُومان کہتے ہیں۔ مثلاً قوت ہاضمہ سے جٹھر اگنی[1] کا قیاس کرنا۔ ورزش کی طاقت سے طاقت کا اُنُومان (قیاس) کرنا۔ شبد (قوتِ شُنید) وغیرہ محسوسات سے کان وغیرہ حواس کا قیاس کرنا۔

سَنشے - مُبہم مسائل کے متعلّق کسی خاص نتیجے پر نہ پہنچنا سَنشے (شُبہہ) کہلاتا ہے۔ جیسے یہ کہنا کہ مقرّرہ وقت پر موت آتی ہے یا غیر مقرّرہ وقت پر۔ اور اس کا ٹھیک فیصلہ نہ کر سکنا۔

پَرَیوجن :- جس نتیجے کے خیال سے کام کا آغاز کیا جاتا ہے اُسے پَرَیوجن کہتے ہیں۔ مثلاً اگر موت کا وقت مقرّر نہیں۔ تو مَیں بھی عُمر بڑھانے والی تدابیر کو اختیار کرونگا۔ اور عُمر گھٹانے والی باتوں سے الگ رہونگا۔

---

[1] معدے کی ہضم کرنے والی حرارت۔

پھر دیکھونگا۔ کہ غیر مقررہ وقت پر آنے والی موت (اکال مرتیو) مجھے کس طرح سے ہلاک کر سکتی ہے؟

سَوَیبھچار اُسے کہتے ہیں۔ جس میں متضاد چلن ہوتا ہے۔ جیسے فلاں مرض پر فلاں دوائی کارگر ہو بھی سکتی ہے۔ اور نہیں بھی ہو سکتی۔

جگیاسا۔ پریکھشا (امتحان یا شناخت یا آزمائش) کو کہتے ہیں۔ جیسے بھشج پریکھشا (حکیم کی شناخت) اس کا بیان آگے آئیگا۔

وِنِشچے۔ نشچے کر لینے (تعیّن کر لینے) کو کہتے ہیں۔ جیسے فلاں بیماری واتسے پیدا ہوئی ہے۔ اور فلاں دوائی ہی اس کے لئے کارگر ہوگی۔

ارتھ پراپتی اُسے کہتے ہیں۔ جہاں ایک ہی بیان کی ہوئی بات سے دوسری غیر بیان کردہ بات ثابت ہو جاتی ہو۔ جیسے اگر یہ کہا جائے۔ کہ فلاں بیماری سنترپن[1] سے رفع نہیں ہو سکتی ہے۔ تو اس کے کہتے ہی غیر بیان کردہ یہ بات بھی ثابت ہو جائیگی۔ کہ وہ بیماری اپ ترپن[2] سے رفع ہو سکتی ہے یا فلاں شخص کو دن کے وقت کھانا نہ کھانا چاہیئے۔ تو اس سے یہ ارتھ پراپتی ہوتی ہے۔ کہ اُسے رات کے وقت کھانا کھانا چاہیئے۔

سمبھو۔ جو جس سے پیدا ہوتا ہے۔ اُسے اُس کی پیدائش کی وجہ یعنی "سمبھو" کہتے ہیں۔ جیسے چھ دھاتو گربھ (حمل) کے "سمبھو" ہیں۔ بیماری کا "سمبھو" غیر مفید غذا ہے۔ اور صحت کا "سمبھو" مفید غذا ہے۔

انُویوجیہ۔ واکیہ دوش (عیوب کلام) والا واک (کلام) جو بعد میں لگایا

---

[1] پیٹ بھر کر کھانا [2] فاقہ کشی [3] رس۔ رکت۔ مانس۔ میدا۔ اَستھی مجّھا اور شکر

جاتا ہے۔ انُو یوجیہ کہلاتا ہے۔ عام طور سے بیان کئے ہوئے معنا مین کا خاص مطلب نکالنے کے لیئے وُہ کلمہ پیچھے سے لگایا جاتا ہے۔ مثلاً "فلاں مرض سنشودھن سے راضی ہونے کے قابل ہے" اس پر یہ بڑھا دینا کہ "وہ قے یا جلاب سے بھی راضی ہو سکتی ہے۔" انُو یوجیہ کہلاتا ہے۔

اَن انُو یوجیہ کو انُو یوجیہ کے برعکس سمجھنا چاہیئے۔

انُو یوگ ایک ہی وِدّیا (علم) کے جاننے والوں میں گیان۔ وگیان اور بچن کے امتحان کے لیئے جو سوال پورے شاستر یا اس کے کسی حصّے میں سے کیا جاتا ہے۔ اُسے انُو یوگ کہتے ہیں۔ مثلاً "پُرش لافانی ہے" اس دعوے کے متعلّق جب کوئی یہ سوال پوچھے۔ کہ پُرش کے لافانی ہونے کی کیا دلائل ہیں؟ تو اِسے انُو یوگ کہینگے۔

پرتی انُو یوگ - انُو یوگ کے انُو یوگ کو پرتی انُو یوگ کہتے ہیں۔ مثلاً۔ یہ سوال کیوں پوچھا گیا؟ کہ پُرش کے لافانی ہونے کی کیا دلائل ہیں

واکیہ دوش - کلام میں جو نیونتا (کمی)۔ ادھکتا (زیادتی)۔ انرتھکتا (بے معنی پن)۔ اپارتھک دوش اور وِرُدھتا (اختلاف) پایا جاتا ہے اُسے واکیہ دوش (عیب کلام) بولتے ہیں۔

واکیہ نیونتا - جس کلام میں ہیتو۔ اُداہرن۔ اُپ نے اور نگمن میں سے کسی ایک کی بھی کمی ہو۔ تو اُسے واکیہ نیونتا دوش کہتے ہیں۔ یا جو مسئلہ بہت سے ہیتوؤں (وجوہات) سے ثابت کئے جانے کے قابل ہے اور اُس کے ثبوت کے لیئے صرف ایک ہی ہیتو (وجہ) بیان کیا جاتا ہے تو اِسے بھی واکیہ نیونتا دوش کہتے ہیں۔ ایسا ہونے سے ٹھیک

مضمون بھی بگڑ جاتا ہے۔

واکیہ اَدھکیہ دوش۔ جیسے آیوروید کا بیان کرتے ہوئے فلاسفی یا اور بے سلسلہ باتوں کا چھیڑ دینا یا ایک بات کا بار بار بیان کرنا یہ واکیہ اَدھکیہ دوش کہلاتا ہے۔ اِس کی دو قسمیں ہیں (۱) ارتھ اُپ نروکت (۲) شبد اُپ نروکت

ارتھ اُپ نروکت۔ جیسے معالج۔ دوائی۔ ذرائع علاج وغیرہ

شبد اُپ نروکت۔ جیسے معالج معالج وغیرہ

واکیہ اَنرتھک دوش یعنی کلام کے اجزا کا بے معنی پن۔ جس میں صرف حروف تہجی تو پائے جائیں لیکن اُن کے معنی کچھ نہ ہو سکیں۔

اَپارتھک دوش۔ ایسے الفاظ کا استعمال کرنا جن کے الگ الگ تو معانی ہوں۔ لیکن اُن کے ملنے سے کوئی بامعنی جملہ نہ بن سکے۔ اَپارتھک دوش کہلاتا ہے۔ جیسے تکّر۔ نکّر۔ دِنّش۔ وَجَرّ۔ نشّاکر وغیرہ اگرچہ بامعنی الفاظ ہیں۔ اور مِتّھا۔ اگرّ۔ لسّ۔ ہِیرا۔ چاندا وغیرہ اِن کے معنی ہیں۔ لیکن اِنکو ملانے سے کوئی بامعنی جملہ نہیں بن سکتا۔ یہی اَپارتھک دوش ہے۔

وِرُدھ دوش۔ جو بات درشٹانت۔ سدّھانت اور سمّے کے خلاف ہوتی ہے۔ اُسے وِرُدھ دوش کہتے ہیں۔

درشٹانت اور سدّھانت کا پہلے بیان ہو چکا ہے۔

سمّے۔ تین طرح کا ہوتا ہے۔ (۱) آیورویدک سمّے (۲) یاگیہ اَسے سمّے اور (۳) موکھش شاستر سمّے۔

آیورویدک سمّے۔ پہلے بیان کئے ہوئے چکتسا (علاج) کے چاروں پادوں[۵]

---

[۵] علاج کے چاروں اجزا یہ ہیں۔ معالج۔ دوائی۔ تیماردار اور بیمار

(اجزا) کی تکمیل کو آیوروید ک سمے کہتے ہیں۔
یاگیہ اَسے سمے۔ جب تمام پشو ہنسا کے قابل ہوتے ہیں۔ تو اُسے یاگیہ اَسے سمے کہتے ہیں۔
موکھش شاسترک سمے۔ جس میں تمام جانداروں کو دُکھ دینا منع ہوتا ہے۔ اُسے موکھش شاسترک سمے بولتے ہیں۔
اپنے اپنے سمے کے جو بات خلاف کہی جاتی ہے۔ اُسے سمے وِرُدھ کہتے ہیں۔ یہ سب واکیہ دوش کہلاتے ہیں۔
واکیہ پرشنسا۔ جس کلام میں کمی اور زیادتی وغیرہ واکیہ دوش (عیوب کلام) نہ پائے جائیں جن کا ذکر اُوپر ہو چکا ہے۔ اُسے واکیہ پرشنسا کہتے ہیں۔
چھل۔ عقلمندی سے کسی ارتھ (معانی) کا اور ہی ارتھ کر کے وادی کو چکر میں ڈال دینا چھل کہلاتا ہے۔ یہ دو طرح کا ہوتا ہے (۱) واک چھل اور (۲) سامانیہ چھل
واک چھل۔ جیسے کوئی شخص کہے۔ کہ فلاں وَید نَو تنتر ہے۔ یہ سُن کر دھوکے میں ڈالنے کے لئے نَو لفظ کا نَو مطلب نکال کر وَید کہنے لگے۔ کہ مَیں تو نَو تنتر نہیں ہوں۔ مَیں تو صرف ایک تنتر ہوں۔ یہ سُن کر دُوسرا کہے۔ کہ مَیں نے نَو تنتروں کی بات نہیں کہی۔ بلکہ میرا نَو تنتر کہنے سے یہ مقصد تھا۔ کہ آپ نے اِس تنتر کا ابھی نیا ہی مطالعہ کیا ہے۔ یا وَید کہے۔ کہ مَیں نے اِس تنتر کا نو بار ہی مطالعہ نہیں کیا۔ بلکہ سینکڑوں مرتبہ مَیں اِس کا مطالعہ کر چکا ہوں۔
اس گفتگو کا نام واک چھل ہے۔
سامانیہ چھل۔ جیسے اگر وادی کہے۔ کہ مرض کے دفعیئے کا باعث دوائی ہوتی

ہے۔ یہ سُن کر "پرتی وادی" بول اُٹھے۔ جو آپ نے کہا۔ وُہ ٹھیک ہے۔ سچ سے ہی سچ کی شانتی ہوتی ہے۔ کیونکہ روگ (بیماری) بھی ست (سچ) ہے۔ اور دوائی بھی سچ ہے۔ اِس میں یہ بات غور کرنے کے قابل ہے۔ کہ کاس روگ (کھانسی) بھی سچ ہے۔ اور کھشئی روگ (سُوکھا) بھی سچ ہے۔ تو کیا مندرجہ بالا مسئلے کے بموجب کاس روگ سے کھشئی روگ دفع ہوسکیگا یہ ساما نیہ چھل کہلاتا ہے۔

اَہیتو کی تین اقسام ہیں (۱) پرکرن سَم (۲) سَنشئے سَم اور (۳) وَرنیے سَم

پرکرن سم اَہیتو - مثلاً جسم سے آتما الگ ہے۔ اِس لئے آتما لافانی ہے۔ اگر "پرتی وادی" کہے۔ کہ جس ہیتو (دلیل) سے آتما لافانی اور جسم فانی ہے۔ اُسی ہیتو (دلیل) سے آتما جسم سے وِدھرمی (مختلف الخواص) ہے۔ تو یہ اَہیتو (بے دلیل) ہے۔ کیونکہ پکش (دعوے) ہیتو (دلیل) نہیں ہوسکتا

سنشئے سَم اَہیتو - سنشئے ہیتو (شک کی وجہ) کو جب سنشئے چھید ہیتو (شک کے دُور کرنے کی وجہ) مان لیا جائے۔ تو اُسے ہی سنشئے سَم اہیتو کہتے ہیں۔ مثلاً "یہ آیوروید کے ایک حصّے کا بیان کرتا ہے۔ لیکن یہ علاج کرنے والا ہے یا نہیں ؟ اِس میں شبہہ ہے"۔ اِس پر "پرتی وادی" جواب دے۔ کہ "چونکہ اِس نے آیوروید کے ایک حصّے کا بیان کیا ہے۔ اِس لئے یہ معالج ہے"۔ اِس میں چونکہ شک کو دُور کرنے والی وجہ کا بیان نہیں کیا گیا ہے۔ اِس لئے یہ بے دلیل (اہیتو) ہے۔ کیونکہ جو شک کی وجہ ہے۔ وہی شک کو دُور کرنے کی وجہ نہیں ہوسکتی۔ اِسلئے اِسے سنشئے سَم اہیتو کہتے ہیں

وَرنیے سَم اہیتو - دو چیزوں کو یکساں طور پر بیان کرکے اُن میں جو

مطابقت دکھائی جاتی ہے۔ اُسے وُرتّی نے سَنم اَہیتو کہتے ہیں۔ جیسے "بُدھی (عقل) کو چھوا نہیں جا سکتا۔ اِس لیئے وُہ ابدی ہے۔ اور شبد (لفظ) بھی چھوئے جانے کے قابل نہیں۔ اِس لیئے وُہ بھی ابدی ہے۔" اِن میں سے "بُدھی" اور "شبد" دونو تشریح کے قابل ہیں۔ اِس کو ہی وُرتّی نے سَنم اَہیتو کہتے ہیں۔

اَتیت کال۔ پہلے کہنے کے قابل جو مضمون پیچھے بیان کیا جاتا ہے۔ اُسے اَتیت کال کہتے ہیں۔ یہ وقت گذر جانے کی وجہ سے قبول کرنے کے قابل نہیں ہوتا ہے۔

اُپالمبھ۔ دلیل کے عیوب کا بیان کرنا اُپالمبھ کہلاتا ہے۔ اَہیتو کے ذکر میں اِس کا بھی بیان آچکا ہے۔

پرہار۔ پرتی وادی کے کلام کے عیوب کو دُور کر کے ٹھیک بیان کرنے کو پرہار کہتے ہیں۔ مثلاً اگر پرتی وادی کہے۔ کہ آتما جسم سے الگ چیز ہے۔ اور وُہ لافانی ہے۔ تو اِس کی بجائے ایسا کہنے کو پرہار کہتے ہیں۔ کہ "جب تک آتما جسم میں رہتا ہے۔ تب تک زندگی کی علامات دکھائی دیتی ہیں۔ اور جب آتما جسم سے نکل جاتا ہے۔ تو زندگی کی علامات بھی محو ہو جاتی ہیں۔ اِس لیئے لافانی آتما جسم سے الگ چیز ہے۔

پرتگیا ہانی۔ اگر "پرتی وادی" پہلے پیش کیئے ہوئے دعوے میں نقص دیکھے اور نقص دیکھ کر اپنے دعوے کو چھوڑ دے۔ تو یہ پرتگیا ہانی کہلاتی ہے مثلاً اگر پہلے پرتگیا کی گئی ہو۔ کہ پُرش لافانی ہے۔ اور پھر اثنائے بحث میں یہ کہنے لگ جائے۔ کہ پُرش فانی ہے۔ تو یہ پرتگیا ہانی ہوگی۔

اَبھئے اُنگیا۔ فریق مخالف نیک یا بد خواہ کچھ کہے۔ سب کو منظور کرتے جانا اَبھئے اُنگیا کہلاتا ہے۔

ہیتو نَتر۔ اصلی ہیتو کا بیان نہ کرکے دُوسرے ہیتوؤں کا ذکر کر دینا ہیتو نَتر کہلاتا ہے۔

اُرتھانتر۔ مثلاً بخار کی علامات بیان کرنی چاہیئے تھیں۔ لیکن پرمیہہ کی علامات کا بیان کرنے لگ جانا اُرتھانتر کہلاتا ہے۔

نگرہ ستھان۔ جو فریق مخالف تین دفعہ کہی ہوئی بات کو نہ سمجھ سکے۔ اور حاضرینِ مجلس سمجھ جائیں۔ نیز وُہ فریق مخالف اَن اُنو یوجیہ کی بجائے اُنُو یوگ اور اُنُو یوگ کی جگہ اَن اُنو یوگ کرے۔ تو اِس پر فتحیابی سمجھ لینی چاہیئے۔ اِسی کو نگرہ ستھان کہتے ہیں۔

پرتگیا ہانی۔ اَبھئے اُنگیا۔ کال اتیت۔ بچن۔ اَہیتُو۔ نیُون۔ اَتی رکت۔ بے ارتھ۔ اَپارتھک۔ پُنرُکت۔ وِرُدّھ۔ ہیتو نَتر۔ ارتھانتر اور نگرہ ستھان وغیرہ بحث کے طریق کے حصوں کا بیان کر دیا گیا ہے وَید کو چاہیئے۔ کہ آیوروید کے سوا اور کسی مضمون کے متعلّق بحث مباحثہ نہ کرے۔ اِس طرح بات چیت کرنے میں صِرف سوال وجواب کی تشریح ہوگی شاستر کی ہدایات کا اچھی طرح سے مطالعہ کرکے بات کرنی چاہیئے۔ قانُونِ قُدرت کے برخلاف۔ شاستر کے خلاف۔ ناآزمودہ۔ بے سُود۔ گھبراہٹ والی اور لاحاصل باتیں مُنہہ سے نہ نکالے۔ ہمیشہ مدلّل گفتگو کرے۔ کیونکہ مدلّل گفتگو اچھی ہوتی ہے۔ اور ایسی گفتگو علاج کرنے کے لئے مفید ہوتی ہے۔ کیونکہ اِس سے عقل ترقّی پاتی ہے۔ اور ترقّی یافتہ

عقل سے ہر کام میں کامیابی نصیب ہوتی ہے۔
جو شخص اپنے کام میں کامیابی حاصل کرنا چاہے۔ اُسے کارن (سبب) کرن (سامان) کاریہ یونی (کام کی اصل) کاریہ (کام)۔ کاریہ پھل (کام کا نتیجہ)۔ انوبندھ (تعلق یا رشتہ)۔ دیش (جگہ)۔ کال (وقت یا موسم) پرورتی (آغاز) اور اُپائے (تدابیر) کا اچھی طرح سے جان لینا بہت ضروری ہے۔ ایسا کرنے سے مطلوبہ کام میں بہت تھوڑی کوشش سے کامیابی ہو جائیگی۔
کارن۔ جو کام کا کرنے والا ہے۔ اُسے ہی کارن کہتے ہیں۔ ہیتو اور کرتا بھی کارن ہی کے دُوسرے نام ہیں۔
کرن۔ کام کے پُورا کرنے کے لیئے کرتا (کرنے والا) کے اُپ کرن (سامان) کو کرن کہتے ہیں۔ مثلاً لکڑی سے چکّر کا گھمانا۔ یہاں پر لکڑی کرن ہے۔
کاریہ یونی۔ جو بگڑ کر کاریہ رُوپ (شکل) میں بدل جاتی ہے۔ اُسے کاریہ یونی کہتے ہیں۔ جیسے مٹّی کا گھڑا۔ یہاں گھڑے رُوپی کاریہ (کام) کی یونی (اصل) مٹّی ہے۔
کاریہ۔ جس کی پیدائش کے امکان سے کرنے والا رجوع ہوتا ہے۔ اُسے کاریہ کہتے ہیں۔
کاریہ پھل۔ جس مقصد سے کاریہ کی اُت پتی (پیدائش) کی جاتی ہے۔ اُسے کاریہ پھل کہتے ہیں۔
اَنُوبندھ۔ کاریہ کے اُتر کال (آخری وقت) میں جو کاریہ کے تعلق

بھلا یا بُرا نتیجہ نکلتا ہے۔ وہ کرنے والے سے ضروری تعلّق رکھتا ہے۔ اُسے ہی اَنُوبندھ کہتے ہیں۔

دیش - اَرتھ اَدِھشٹان (مقصد کے مرکز) کو دیش کہتے ہیں۔

کال کو پَرِنام (نتیجہ) بھی کہتے ہیں۔ اِس کی تعریف پہلے لکھی جا چکی ہے۔

پرَوِرتی - کام میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے کرنے والے کی جو کوشش ہوتی ہے۔ اُسے ہی پرَورتی کہتے ہیں۔

کِریا - کرم - یتن اور کاریہ سمارمبھ بھی اِسی کے نام ہیں۔

اُپائے - کام کی انجام دہی کے لئے کارن اور کرن وغیرہ خود ہی قابل نہیں ہوتے۔ اِس لئے کام کی انجام دہی کے بارے میں جو جس سے موافق ہوتا ہے۔ اُسے ہی اُپائے کہتے ہیں۔

کارن وغیرہ بھی اُپائے ہیں۔ کیونکہ کارن وغیرہ کے بغیر بھی کوئی کام نہیں ہوتا۔ پھل (نتیجہ) اور انُوبندھ (تعلق) اُپائے نہیں ہیں۔ کیونکہ یہ کاریہ کے بعد میں ہوتے ہیں۔

پریکھشا پریکھشا کے بعد (سوچ سمجھ کر) کام کو شروع کرنا اچھا ہے۔ اِس لئے جو وَید کسی کے علاج پر ہاتھ ڈالے۔ اسے لازم ہے۔ کہ پہلے پریکھشا کرلے۔

کوئی وَید یا کوئی اور آدمی کسی وَید سے سوال کرے۔ کہ ومن (قے) وریچن (مسہل)۔ آستھاپن[1] وستی۔ انُوواسن[2] وستی اور شِروویریچن[3] کے عمل میں لانے کی خواہش کرنے والے وَید کو کس طور سے امتحان کرنا چاہیئے؟

---

[1] حقنے کی قسم ہے [2] حقنے کی قسم ہے [3] تنقیہ دماغ

پریکھشا[۱] کے لائق کون ہے؟ پریکھشا کی کے قسمیں ہیں؟ کس طرح پریکھشا کرنی چاہیئے؟ پریکھشا کا کیا مقصد ہے؟ ومن وغیرہ کی کہاں پرورتی[۲] ہوتی ہے اور کہاں نورتی؟ پرورتی اور نورتی کے لکھشن سنیوگ[۳] میں ضروری کیا ہے؟ کونسی ادویات ومن (قے) وغیرہ میں مفید ہوتی ہیں؟ اس طرح سوال کئے جانے پر اگر سائل کو پریشان کرنے کی خواہش ہو۔ تو اُس سے کہیں۔ کہ پریکھشا بہت طرح کی ہوتی ہے۔ پریکھشا کے قابل اشیا بھی کئی طرح کی ہوتی ہیں۔ آپ کس قسم کی پریکھشا کے بارے میں دریافت کرتے ہیں؟ آپ پریکھشا کے لائق امور میں کس طرح کا فرق جاننے کی خواہش کرتے ہیں؟ میرا ان سوالات سے یہ مطلب ہے۔ کہ اگر میں آپ کے حسب منشا جواب نہ دے سکا تو آپ کا سوال مکمل نہ ہوگا۔ پھر ان سوالوں کا وہ جو کچھ جواب دے اُن کی پھر پریکھشا کرکے جواب دیں۔ اور اگر اُسے پریشان کرنے کی خواہش نہ ہو۔ تو شاستروں کے اقوال کے مطابق مکمل طور پر اُس کے سوالات کا جواب دینا چاہیئے۔

پریکھشا کی قسمیں:- پریکھشا دو طرح کی ہوتی ہے:- (۱) پرتیکش اور (۲) انومان۔

پریکھشا کے قابل جن کارن وغیرہ دس امور کا ذکر کیا گیا ہے۔ اب اُن کا تفصیل سے بیان لکھا جاتا ہے۔ یہاں علاج کو اگر کاریہ فرض کر لیا جائے۔ تو اُس کاریہ کے حصول پر وید کو کارن یا کرتا کہا جائیگا۔ دوائی

---

[۱] امتحان [۲] آغاز [۳] ختم [۴] نشان

کو کرن کہتے ہیں۔ کاریہ یونی دھاتو ویشمیہ (دھاتو کا بگاڑ) ہے۔ کاریہ دھاتو سامیتیہ (دھاتو کی اصلاح) ہے۔ کاریہ پھل حصول راحت ہے۔ انوبندھ عمر ہے۔ دیش مقام اور مریض ہے۔ کال سال اور مریض کی اوستھا (جوانی یا بڑھاپا وغیرہ) ہے۔ پرورتی ہر کام کے آغاز کو کہتے ہیں۔ کاریہ کے مدعا سے وید وغیرہ کا اچھا ہونا اور ٹھیک طریقے پر عمل کرنا اپائے (علاج) کہلاتا ہے۔ کارن وغیرہ دسوں امور کا بیان وید وغیرہ دسوں کی مثالیں دیکر بیان کیا گیا ہے۔ یہ دسوں امور پریکھشا (امتحان) کے قابل سمجھنے چاہئیں۔

اب پریکھشا کی اقسام کا بیان کیا جائیگا۔ اور یہ بھی بتایا جائیگا۔ کہ پریکھشا کس کس طرح سے کی جانی چاہیئے۔

یہ بات پہلے بیان ہو چکی ہے۔ کہ معالج چکتسا کا کارن ہے۔ اب اُس کی پریکھشا کا بیان کیا جاتا ہے۔

بھشگ (معالج) کا امتحان ۔ صحت بخشنے والے اور معالجے کے وقت سوتروں کے معنوں کی مطابقت کرنے میں مہارت رکھنے والے نیز آیو (عمر) کا برتانت (حال) جاننے والے کو وید کہتے ہیں۔

جو وید دھاتوؤں کی اصلاح کا خواہشمند ہو۔ اُسے چاہیئے۔ کہ پہلے اپنا امتحان کر لے۔ کہ میں اِس کام کو کر سکتا ہوں یا نہیں ؟

مندرجہ ذیل صفات رکھنے پر وہ اِس کام کے قابل سمجھا جائیگا مثلاً شاستر کا عالم ہونا۔ آیور وید کا ماہر ہونا۔ بہت سے علاجوں کا آنکھوں سے دیکھے ہوئے ہونا۔ مہارت۔ صفائی۔ سُبکدستی۔ سب سامان کی موجودگی

سب اعضا کا مکمّل ہونا۔ مزاج کی شناخت اور اصُول کا سمجھنا یہ لائق وَید کی صفات سمجھی جاتی ہیں۔ اور اُس کی لیاقت کا اِنہی سے اندازہ کیا جاتا ہے۔

دوائی کی شناخت۔ دوائی کو چکتسا کا کرن کہتے ہیں۔ دھاتوں کی اصلاح کے لئے خصوصیت سے کوشش کرنے والے وَید کی تدبیر سے تیار کئے ہوئے سامان کو بھَیشج (دوائی) کہتے ہیں۔ یہ دو طرح کی ہوتی ہے:۔ (۱) دَیو ویاپ آشرے اور (۲) یُکتی ویاپ آشرے۔

اِن میں سے منتر۔ ادویات۔ جواہرات۔ منگل (خوشی)۔ بلیدان (بھینٹ) تحائف۔ ہَون۔ نیم۔ پرائسچت (توبہ)۔ اُپ واس (برت)۔ سوستی واچن پرنی پات (نمسکار) اور تیرتھ جاترا کو دَیو ویاپ آشرے کہتے ہیں۔ اور سنشودھن (صفائی)۔ سنشمن (شانتی) اور مجرّب علاج کو یُکتی ویاپ آشرے کہتے ہیں۔

اعضا کے اختلاف کے لحاظ سے یُکتی ویاپ آشرے کی بھی دو اقسام ہیں۔ (۱) دَرَوَیہ بھُوت اور (۲) اَدَرَویہ بھُوت۔ اَدَرَویہ بھُوت ہی اُپائے بھُوت (علاج) بھی ہے۔

خوف دلانا۔ بھُول میں ڈالنا۔ ہلانا۔ خوش کرنا۔ جھڑکنا۔ مارنا۔ باندھنا سُلانا۔ چلانا وغیرہ کامیابی کی جو تدابیر اَمُورتی مان (غیر متشکل) ہیں۔ اُنہیں اَدَرَویہ بھُوت کہتے ہیں۔ اور دَرَویہ بھُوت وُہ ہیں۔ جن کا وَمن وغیرہ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

دَرَوَیہ بھُوت اَوشدھ (علاج بذریعہ دوائی) کا امتحان اِن باتوں سے کیا جاتا ہے۔ خواص۔ فوائد۔ تاثیر۔ مقام پیدائش۔ لانے کا موسم۔

رکھنے کا طریق ۔ سنسکار ۔ مقدار ۔ استعمال کرنے کا موسم ۔ پُرش بھید (یعنی وُہ دوشوں کو خارج کردیتی ہے یا شانت کردیتی ہے) نیز اور کوئی دوائی ایسے فوائد رکھتی ہے یا نہیں؟ اور اگر رکھتی ہے۔ تو وُہ اِس سے فوائد میں بڑھ کر ہے یا کم؟ ان سب باتوں سے دَرَویہ بھُوت اُدشدھ کا امتحان کیا جاتا ہے۔

کاریہ یونی کا امتحان ۔ دھاتوؤں کا بگاڑ کاریہ یونی بتایا گیا ہے۔ مرض کا ظہور ہی اِس کی علامت ہے۔ مرض کے بواعث (یعنی وات پت اور کف) کی کمی بیشی کا معلُوم کرلینا ہی اِس کا امتحان ہے۔ اِسی طرح سے مرض کے قابل علاج اور لاعلاج نیز نرم اور سخت ہونے کا امتحان کیا جاتا ہے۔

کاریہ کا امتحان ۔ دھاتوؤں کا متساوی بنانا علاج کا کاریہ ہے۔ خرابیوں کا دُور ہو جانا اِس کی علامت ہے۔ خرابیاں دُور ہو جائیں۔ آواز اور رنگت بحال ہو جائے۔ جسم مضبوط ہو جائے۔ طاقت بڑھ جائے۔ کھانے کی خواہش ہو۔ کھایا ہُوا کھانا بآرام ہضم ہو جائے۔ وقت پر نیند آجائے۔ بُرے خواب دکھائی نہ دیں۔ آنکھ بسہولت کھُلے باد مخالف پیشاب ۔ پاخانہ اور ویرج کے اخراج میں تکلیف نہ ہو۔ من بُدھی اور تمام اندریاں بےعیب ہوں۔ یہی کاریہ کی پرکھشا ہے۔

کاریہ پھل کا امتحان ۔ صحّت یا راحت کا حصُول کاریہ پھل ہے۔ من ۔ بُدھی ۔ اندریوں اور بدن کی تروتازگی اِس کی علامات ہیں۔

اَنُو بندھ کا امتحان ۔ آیُو (عُمر) کو اَنُو بندھ کہا گیا ہے۔ جسم کے

ساتھ جان کے ملاپ کو آیُو کہتے ہیں۔

دیش پریکھشا ۔لفظ دیش سے یہاں پر دوائی کے پیدا ہونے کے مقام اور علاج کے لحاظ سے مریض سے مُراد ہے۔

بھُومی پریکھشا سے ادویات کا علم یا مریض کا حال معلوم کرنا مراد ہے۔ آتُر پریگیان (مریض کا حال جاننا) یہ ہے۔جیسے مریض کس مُلک میں پیدا ہُوا؟ اُس کی پرورش کہاں پر ہوئی؟ اور کہاں پر بیماری کا شکار ہُوا؟ اُس مُلک کے باشندوں کی غذا۔چلن اور طرزِ معاشرت کیسا ہے۔ اُن کی طاقت۔ستّو[1]۔موافق۔دوش۔اقسام۔مرض۔مفید و مضر کا کیا حال ہے؟

ادویات کے علم کے لِئے کلپ ستھان میں بھُومی پریکھشا (زمین کے امتحان) کا حال بیان کیا جائیگا۔

آتُر پریکھشا ۔کاریہ کا دیش آتُر (روگی) ہوتا ہے۔عُمر کی مقدار کا جاننا نیز طاقت اور دوش کی مقدار کا جاننا ہی اُس کی پریکھشا ہے۔یہاں علاج طاقت اور بڑھے ہوئے دوش کی مقدار کی مخالفت کرتا ہے۔اگر وید پریکھشا کئے بغیر کمزور مریض کو نہائت طاقتور دوائی دیدے۔تو مریض مرجائیگا کمزور مریض نہائت طاقتور۔نہائت گرم۔نہائت ٹھنڈی اور وایو کو بڑھانے والی دوائی کی برداشت نہیں کرسکتا۔اِسی طرح تیز اگنی کرم۔شستر کرم (جرّاحی) اور کھشار کرم کو بھی نہیں سہار سکتا۔یہ نہائت تیز اور ناموافق ہونے کی وجہ سے مریض کو ہلاک کر ڈالتے ہیں۔

---

[1] Sattva (طاقت)

اِن وجوہات سے معالج کو چاہیئے۔ کہ کمزور مریض کو بے ایذا۔ نرم اورنازک دوائی دے۔ پھر حسب مقصد بہ ترتیب تیز تر بڑھاتا جائے۔ جس سے کسی قسم کی خرابی نہ ہونے پائے۔ عورتوں کو بالخصوص نرم دوائی دینی چاہیئے۔ کیونکہ اُن کا دِل بیقرار۔ نرم۔ برداشت نہ کرسکنے والا اور بے چین ہو جانے والا ہوتا ہے۔

نازک اور کمزور عورتیں عموماً تسلّی دینے کے قابل ہوتی ہیں۔

اِسی طرح طاقتور مریض کو جو کسی سخت مرض میں گرفتار ہو۔ کم طاقت والی دوائی دینا اکارت ہوتا ہے۔ اِس لیئے طبیعت۔ بگاڑ۔ ناموافق۔ موافق ستو[1]۔ ہاضمے کی قوت۔ ورزش کی قوت اور اور اعضا سے مریض کا امتحان کرکے دوائی کا استعمال کرنا چاہیئے۔

طاقت کی مقدار کا اندازہ کرنے کے پرکرتی[2] وغیرہ مندرجہ ذیل وسائل ہیں۔ جیسے شکر شونت[3] پرکرتی۔ کال (وقت) اور گربھ آشئے[4] پرکرتی۔ مریض کے آہار[5] اور بیوہار[6] کی پرکرتی۔ پنچ مہابھوت[7] وکاروں کی پرکرتی جنپر انحصار رکھتی ہیں۔ یہ پرکرتیاں جن دوشوں[8] کی زیادتی (ایک یا زیادہ دوشوں) سے مخلوط ہوتی ہیں۔ وہی دوش گربھ (حمل) میں بھی ہوتے ہیں۔ اِنہی دوشوں کی پرکرتیاں انسان میں حمل کے وقت سے ہی داخل ہو جاتی ہیں۔ اور انہی سے بعض انسان کف پرکرتی والے بعض

---

[1] Potentialities (طاقت) [2] مزاج۔ طبیعت۔ سبھاؤ [3] ماں باپ کا مزاج [4] رحم کا مزاج [5] غذا [6] چلن [7] پرتھوی۔ جل۔ اگنی۔ وایو آکاش سے پیدا شدہ خرابیاں [8] وات۔ پت اور کف

پت پرکرتی والے۔ بعض وات پرکرتی والے اور بعض دو دو یا تین تین
ملی جلی پرکرتیوں والے پائے جاتے ہیں۔ اور بعض سم دھاتو والے
(معتدل مزاج) ہوتے ہیں۔ اب ان کی علامات کا بیان کیا جاتا ہے۔
کف پرکرتی کی علامات۔ کف چکنا۔ شلکھشن (ملائم) نرم۔ میٹھا۔
سار (طاقتور) ساندر (گاڑھا)۔ مند (سُست) سَتِمِت (گیلا)۔ بھاری
ٹھنڈا۔ لیسدار اور اَچّھ (صاف) ہوتا ہے۔ کف کے چکنا ہونے کے
باعث کف پرکرتی والے اشخاص کا بدن بھی چکنا ہوتا ہے۔ ایسے
ہی کف کے ملائم ہونے کے سبب ایسے اشخاص ملائم اور نرم ہونے
کے سبب سے نظرپسند۔ نازک طبع اور گورے رنگ کے ہوتے ہیں۔
کف کے میٹھا ہونے کی وجہ سے کف پرکرتی والے اشخاص زیادہ ویریہ
(منی) والے۔ زیادہ جماع کرنے والے اور کثیرا ولاد والے ہوتے ہیں
کف کے سار (طاقتور) والا ہونے کی وجہ سے کف پرکرتی والے اشخاص
کا جسم سخت اور مضبوط ہوتا ہے۔
کف کے گاڑھا ہونے کے سبب کف پرکرتی والے اشخاص موٹے تازے
اور بھرے بھرے جسم والے ہوتے ہیں۔
کف کے مند (سُست) ہونے کے سبب کف پرکرتی والے اشخاص مند چیشٹا
(بطی الحرکت)۔ مند آہار (کم خور) اور مند بیوہار (کاہل) ہوتے ہیں۔
کف کے گیلا ہونے کے سبب کف پرکرتی والے اشخاص کام کے آغاز
میں ہلنے جلنے میں اور خرابی کرنے میں مدہم ہوتے ہیں۔ کف کے بھاری
ہونے کے باعث اُنکی طاقت اور رفتار مضبوط ہوتی ہے۔

کف کے ٹھنڈا ہونے کے سبب بھوک۔ پیاس۔ گھبراہٹ اور پسینہ وغیرہ کی خرابیاں کم محسوس ہوتی ہیں۔
کف کے لیسدا ہونے کے سبب تمام جوڑ خوش وضع اور مضبوط ہوتے ہیں
کف کے اُچّھ ہونے کے باعث کف پرکرتی والے اشخاص کا چہرہ تروتازہ رنگ کھِلا ہُوا اور گلا صاف ہوتا ہے۔
کف کے اِن خواص کی وجہ سے کف پرکرتی والے اشخاص دولتمند، عالم پُرجلال اور دراز عُمر ہوتے ہیں۔

پت پرکرتی کی علامات۔ پت گرم۔ تیز۔ رقیق۔ بُودار۔ کھٹّا اور چرپرا ہوتا ہے۔
پت کی گرمی کی وجہ سے پت پرکرتی والے گرمی کو برداشت نہیں کر سکتے۔ اُن کا جسم نازک اور گورے رنگ کا ہوتا ہے۔ اور اُس پر داغ چھائیاں۔ تِل اور پھنسیاں بکثرت ہوتی ہیں۔ اُنہیں بھوک اور پیاس زیادہ محسوس ہوتی ہے۔ جھُریاں پڑنے۔ بال سفید ہو جانے اور بال گر پڑنے کی شکایات ایسے آدمیوں کو جلدی ہو جاتی ہیں۔ ایسے آدمیوں کی مُونچھوں کے بال۔ رونگٹے اور دیگر بال عموماً نرم۔ تھوڑے اور بھورے رنگ کے ہوتے ہیں۔ پت کی تیزی کے سبب پت پرکرتی والوں کا حوصلہ بھی تیز ہوتا ہے۔ اور حرارت بھی بڑھ جاتی ہے۔ اس لئے انہیں بھوک پیاس بھی زیادہ لگتی ہے۔ وُہ سختی کو برداشت کر سکتے ہیں۔ اُنہیں دند شوک[1] رد کی شکائت ہو جاتی ہے۔

---

[1] شُوک روگ کی قِسم

پت کے رقیق ہونے کے سبب پت پرکرتی والوں کے جوڑ اور گوشت ڈھیلے اور نرم ہوتے ہیں۔ پسینہ۔ پاخانہ اور پیشاب زیادہ آتا ہے۔
پت کے بُودار ہونے کے سبب پت پرکرتی والوں کی چھاتی۔ بغلوں۔ منہ سر اور جسم میں سے نہائت بدبو آتی ہے۔
پت کے کھٹّے اور چرپرا ہونے کے سبب پت پرکرتی والوں کا ویرج (منی) طاقت جماع اور اولاد کم ہوتی ہے۔
پت کے مندرجہ بالا خواص کی وجہ سے پت پرکرتی والے اشخاص اوسط درجہ کے طاقتور۔ اوسط عمر والے۔ گیان۔ وگیان اور مال و دولت کے مالک ہوتے ہیں۔

وات پرکرتی کی علامات۔ وات رُوکھی۔ ہلکی۔ چَل (متحرّک)۔ دَہُو (زیادہ)۔ شیگھر (تیز رفتار)۔ ٹھنڈی۔ پَرُش (کھُردری) اور وِشد (پھیل جانے والی) ہوتی ہے۔
وات کے رُوکھا ہونے کے سبب وات پرکرتی والے رُوکھے۔ لاغر۔ پست قد اور پست اندام ہوتے ہیں۔ اُن کی آواز نہائت پھیکی۔ بھرّائی ہوئی۔ بھنچی ہوئی اور ٹُوٹی پھوٹی ہوتی ہے۔ نیز اُنہیں نیند بھی تھوڑی آتی ہے۔
وات کے ہلکاپن کی وجہ سے وات پرکرتی والوں کی رفتار۔ حرکات۔ اغذیات اور چلن بھی ہلکے اور بے قرارانہ ہوتے ہیں۔
وات کے متحرّک ہونے کے سبب وات پرکرتی والوں کے جوڑ۔ ہڈّیاں ابرو۔ ٹھوڑی۔ ہونٹ۔ زبان۔ جسم۔ کندھے۔ ہاتھ اور پاؤں بھی بے سکون ہوتے ہیں۔

وات کے ونھو ہونے کے باعث وات پرکرتی والا بک بک زیادہ کرتا رہتا ہے اُس کی لنسوں[۵۱] اور کنڈراؤں[۵۲] کے جال نمایاں ہوتے ہیں۔

وات کے شیگھر ہونے کی وجہ سے وات پرکرتی والا کام کے آغاز میں ہلنے جھلنے میں اور خرابی کرنے میں زُود کام ہوتا ہے۔ اُسے خوف۔ اُلفت یا نفرت بھی جلدی ہو جاتی ہے۔ وہ سُنی ہوئی بات کو جلدی اخذ کر لیتا ہے لیکن اُس کی قوّت حافظہ کم ہوتی ہے۔

وات کے ٹھنڈا ہونے کے سبب وات پرکرتی والا سردی کو نہیں سہار سکتا اُسے ٹھنڈک۔ لرزہ اور اکڑاہٹ جلدی ہو جاتی ہے۔

وات کے کھُردری ہونے کے سبب بال۔ مُونچھیں۔ داڑھی۔ رونگٹے۔ ناخن ہاتھ۔ پاؤں۔ دانت اور مُنہہ کرخت ہو جاتے ہیں۔

وات کے پھیل جانے والی ہونے کے سبب اعضائے بدن پھٹے پھٹے سے رہتے ہیں۔ تمام جوڑوں سے آواز آیا کرتی ہے۔ یعنی اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے نسیں چٹکا کرتی ہیں۔

وات کے منار رتبہ بالاخواص کی وجہ سے وات پرکرتی والے اشخاص بالعموم کمزور۔ کم عُمر۔ کم اولاد۔ کم ذرائع والے اور مفلس ہوتے ہیں۔

سنسرشٹ پرکرتیوں کی علامات - دو دو دوشوں کی زیادتی سے سنسرشٹ (مخلوط) علامات پائی جاتی ہیں۔ جیسے وات پت پرکرتی میں وات اور پت کی علامات۔ کف وات پرکرتی میں کف اور وات کی علامات اور کف پت پرکرتی میں کف اور پت کی علامات

---

[۵۱] Muscles [۵۲] Arteries

سب دوشوں کے یکساں (مطابق) ہونے کی حالت میں مُنش سَم دھات (معتدل مزاج) ہوتا ہے۔

غرض انسانوں کی پرکرتی کا مندرجہ بالا علامات دیکھ کر امتحان کرنا چاہیئے۔

وِکرِت پراگیہ یعنی خرابی کا امتحان ۔ وِکرِت خرابی یا بگاڑ یا بیماری کو کہتے ہیں ۔ اس کا بھی امتحان کر کے علاج پر ہاتھ ڈالنا مناسب ہے۔ اور اس کا امتحان ہیتُو (بواعث)۔ دُوشیہ[1] ۔ دوش[2] ۔ پرکرتی[3] ۔ دیش[4] اور کال[5] کی طاقت نیز علامات سے بیماری کا امتحان کرنا چاہیئے۔

ہیتُو وغیرہ کی طاقت کا علم ہوئے بغیر مرض کی طاقت کا اندازہ نہیں کیا جاسکتا جس مرض کے دُوشیہ ۔ دوش ۔ پرکرتی ۔ دیش اور کال یکساں ہوں ۔ اور ہیتُو کی طاقت اور علامات زیادہ ہوں ۔ وہ بیماری زیادہ طاقتور ہوتی ہے ۔ اس کے خلاف علامات والی بیماری کمزور ہوتی ہے ۔ اسی طرح دُوشیہ وغیرہ میں سے کسی دو کی یکسانیت نہ ہونے اور بواعث و علامات کے اوسط درجے کے طاقتور ہونے سے مرض بھی درمیانہ درجے کی ہوتی ہے۔

ساروں کے ذریعے سے امتحان کرنا ۔ سار آٹھ ہوتے ہیں۔ (۱) توچا (جلد بدن) (۲) رکت (خُون) (۳) مانس (گوشت) (۴) میدھ[6] (۵) استھی (ہڈی) (۶) مجّھا (مغز) (۷) شُکر (ویرج) اور (۸) ستو[7] ان آٹھوں ساروں[8] کے ذریعے سے آدمی کی طاقت کا اندازہ کرنا چاہیئے۔

---

[1] دوشیہ رس، رکت وغیرہ ہوتے ہیں کیونکہ دوش انہی میں بگڑا کرتے ہیں [2] واتا ، پت اور کف [3] مزاج [4] ملک [5] موسم [6] چربی [7] Vitality [8] جوہر

تُوک سار (جلدِ بدن)۔ تُوک سار والے اشخاص کے بدن کا چمڑا چکنا ملائم۔ نرم۔ تر و تازہ۔ لطیف۔ پتلا۔ نرم رونگٹوں والا اور آبدار ہوتا ہے۔ تُوک سار والے اشخاص سُکھی۔ خوش قسمت۔ صاحب اقبال۔ شان و شوکت کے مالک۔ عقلمند۔ عالم۔ تندرست۔ دُوسروں کو خوش کرنے والے اور لمبی عُمر والے ہوتے ہیں۔

رکت سار (خُون)۔ رکت سار والوں کے کان۔ آنکھیں مُنہہ۔ زبان ہونٹ۔ ہتھیلی۔ تلوے۔ ناخن۔ پیشانی اور عُضو تناسل چکنے۔ سُرخ۔ خوبصُورت اور خُوشنما ہوتے ہیں۔ رکت سار والے اشخاص سُکھی۔ ترقّی کرنے والے۔ دماغ والے۔ دلیر۔ نازک۔ معمولی طاقت رکھنے والے اور آرام طلب ہوتے ہیں۔

مانس سار (گوشت)۔ مانس سار والے اشخاص کی کنپٹیاں۔ پیشانی عقبِ گردن۔ آنکھیں۔ گنڈ سُتھل[1]۔ ٹھوڑی۔ گردن۔ کندھے۔ ککھشا (بغل)۔ چھاتی اور ہاتھ پاؤں کے جوڑ مضبوط اور موٹے ہوتے ہیں۔ مانس سار کی وجہ سے مانس سار والے اشخاص رحیم۔ غیر مضطر۔ مستقل مزاج۔ بے طمع۔ متموّل۔ عالم۔ سُکھی۔ راست قد۔ تندرست۔ طاقتور اور لمبی عُمر والے ہوتے ہیں۔

میدا سار (چربی)۔ میدا سار والے اشخاص کی رنگت۔ آواز۔ آنکھیں بال۔ رونگٹے۔ ناخن۔ دانت۔ ہونٹ۔ پیشاب اور پاخانے میں خصوصیت سے چکنائی پائی جاتی ہے۔ میدا سار والے اشخاص متموّل۔ صاحب اقبال

---

[1] کنپٹیاں

خوش و خرّم - فیاض - راست قد - نازک مزاج اور کام کرنیوالے ہوتے ہیں۔
استھی سار (ہڈی) - استھی سار والوں کی ایڑیاں - ٹخنے - زانو - کلائیاں ہنسلی - ٹھوڑی - سر اور انگلیوں کے پوروے موٹے ہوتے ہیں - ایسے اشخاص کی ہڈّیاں - دانت اور ناخن بھی موٹے ہوتے ہیں۔ استھی سار والے اشخاص کم حوصلہ جسم سے کام لینے والے - تکلیف برداشت کر سکنے والے - طاقتور - مضبوط جسم والے اور طویل العُمر ہوتے ہیں۔
مجّھا سار (مغز استخوان) - مجّھا سار والوں کا جسم پتلا اور طاقتور ہوتا ہے - اُن کی آواز اور رنگت چکنی ہوتی ہے۔ تمام جوڑ مضبوط - لمبے اور گول ہوتے ہیں - ایسے اشخاص لمبی عُمر والے اور طاقتور ہوتے ہیں۔
شُکر سار (ویرج) - شُکر سار والے اشخاص علم - معرفت - دولت اور اولاد کی طرف سے فارغ البال ہوتے ہیں - سب لوگ اُن کی عزّت کرتے ہیں - وہ سلیم الطبع اور شانتی سے امتحان کرنے والے ہوتے ہیں - اُن کی آنکھیں مسرّت سے بھری ہوئی ہوتی ہیں - اُن کے بدن نہائت چکنے ہوتے ہیں - اور مال و دولت کی اُنہیں کچھ کمی نہیں ہوتی - اُن کے دانت ایک دوسرے سے ملے ہوئے اور نہائت خوشنما ہوتے ہیں - اُن کا رنگ اور آواز تر و تازہ اور چکنی ہوتی ہے - وہ نہائت خوبصورت ہوتے ہیں - اُن کی رانیں بڑی بڑی ہوتی ہیں - ایسے آدمی عورتوں کے پیارے اور طاقتور ہوتے ہیں۔
ستّو سار (Vitality) - ستّو سار والے اشخاص سُکھی - صاحب اقبال - تندرست - دولتمند - معزز اور صاحب اولاد ہوتے ہیں - وہ قوی حافظہ

والے۔ پرماتما کے بھگت۔ احسان شناس۔ عالم۔ پاک صاف۔ بڑے باحوصلہ ہوشیار۔ بااستقلال۔ میدانِ جنگ میں دلیری کے ساتھ لڑنے والے۔ غیر متاسّف۔ مستقل مزاج۔ گہری سوچ والے۔ گنبھیر چت (مدّبر) اور عوام کے بہی خواہ ہوتے ہیں۔

سمپورن سارکیتوں (مندرجہ صدر تمام جوہر کے رکھنے والوں) **کی علامات**۔ مندرجہ بالا آٹھوں ساروں والے اشخاص نہایت طاقتور۔ بڑے ثقہ۔ ضرورت تکلیف برداشت کرسکنے والے۔ ہر کام کو اپنے ہاتھوں سے کرنے کی خواہش کرنے والے۔ بہی خواہ۔ مضبوط اور سڈول جسم والے اور خوش رفتار ہوتے ہیں۔ ایسے اشخاص کی آواز بلند۔ لوچدار۔ گہری اور بڑی ہوتی ہے۔ وُہ خوشی و خرّمی۔ اقبال۔ دولت۔ ضروریات اور اعزاز کے مالک ہوتے ہیں۔ بڑھاپا اُنہیں دیر میں آتا ہے۔ امراض یکایک ان کے نزدیک نہیں آسکتیں۔ اُن کی اولاد بھی اُنہی کے سے صفات والی۔ کثیر اور طویل العمر ہوتی ہے۔

مندرجہ بالا علامات کے خلاف علامات رکھنے والے اسار ہوتے ہیں۔ یعنی وُہ اِن ساروں (جوہروں) سے خالی ہوتے ہیں۔

مدھیہ سار والوں میں یہ علامات اوسط درجے کی پائی جاتی ہیں۔

اِن علامات سے مختلف اشخاص کی طاقت کا اندازہ کرنا چاہیئے۔

صِرف جسم ہی کو دیکھ کر وُید کس طرح پریشان ہو جاتا ہے۔ فلاں شخص موٹا تازہ ہے۔ اِس لئے طاقتور ہے۔ فلاں شخص لاغر ہے۔ اِس لئے کمزور ہے۔ فلاں شخص کا جسم بڑا ہے۔ اِس لئے وہ طاقتور ہے۔ فلانے کا جسم چھوٹا ہے۔ اِس لئے وُہ کمزور ہے۔ اِن باتوں کو دیکھ کر طاقت اور کمزوری کا

خیال کرلینا نامناسب ہے۔ اس بارے میں چیونٹی کی مثال صادق آتی ہے۔ جو نہایت چھوٹی سی ہوتی ہے۔ لیکن اُس کی بارکشی کی طاقت کیسی عجیب و غریب ہوتی ہے؟ اس لئے آدمیوں کا سار دیکھ کر اُن کی طاقت و کمزوری کا معائنہ کرنا چاہیئے۔

سنگ ہنن (بناوٹ) کو دیکھ کر امتحان کرنا۔ جسم کی بناوٹ کو دیکھ کر بھی امتحان کیا جاتا ہے۔ سنگ ہنن۔ سنگھات اور سن یوجن مرادف الفاظ ہیں۔ اور ان کے معنی ساخت یا بناوٹ کے ہیں۔ اگر ہڈیاں یکساں ہوں۔ اور بڑی چھوٹی نہ ہوں۔ جوڑ خوش لبستہ۔ گوشت اور خون خوش اسلوبی سے پھیلا ہُوا ہو۔ تو جسم کو سوسنگھت شریر (سڈول جسم کہتے ہیں۔ سڈول جسم والے اشخاص طاقتور ہوتے ہیں۔ اس کے خلاف یعنی بے وضع اجسام والے اشخاص کمزور ہوتے ہیں۔ اگر جسم کی بناوٹ درمیانہ درجے کی ہو۔ تو جسمانی طاقت بھی اوسط درجے کی ہوگی۔

قد کی لمبائی کو دیکھ کر امتحان کرنا۔ جسم کا امتحان قد کی لمبائی دیکھ کر بھی کیا جاتا ہے۔ قد کی لمبائی اپنی اپنی اُنگلیوں سے ناپی جاتی ہے۔ مثلاً پاؤں کی بلندی چار اُنگل۔ چوڑائی چھ اونگل اور لمبائی چودہ اُنگل ہوتی ہر ایک ٹانگ کی لمبائی اٹھارہ اُنگل اور موٹائی سولہ اُنگل ہوتی ہے۔

زانو کی لمبائی چار اُنگل اور محیط سولہ اُنگل ہوتا ہے۔

ران کی لمبائی اٹھارہ اُنگل اور محیط تیس اُنگل ہوتا ہے۔ انڈکوش (خصیوں کی تھیلی) کی لمبائی چھ اُنگل اور موٹائی آٹھ اُنگل ہوتی ہے۔

آدمی کے عضو تناسل کی لمبائی چھ اُنگل اور گولائی پانچ اُنگل ہوتی ہے

فرج کا گھیرا بارہ اُنگل ہوتا ہے۔ کمر کا پھیلاؤ سولہ اُنگل ہوتا ہے۔
مثانے کا بالائی حصہ دس اُنگل ہوتا ہے۔
شکم بارہ اُنگل ہوتا ہے۔ پسلیوں کا پھیلاؤ دس اُنگل اور لمبائی بارہ اُنگل ہوتی ہے۔ چھاتیوں کا درمیانی حصہ بارہ اُنگل ہوتا ہے۔ ہر ایک چھاتی کا پھیلاؤ دو اُنگل۔ چھاتی کی لمبائی چوبیس اُنگل اور اونچائی بارہ اُنگل ہوتی ہے۔
ہر دا دو اُنگل کا ہوتا ہے۔ ہر ایک کندھا آٹھ انگل الس بھاگ (کندھے کا حصّہ) چھ اُنگل۔ بازو سولہ اُنگل۔ پرپانی[1] پندرہ اُنگل۔ ہاتھ دس اُنگل۔ بغل آٹھ اُنگل۔ کمر کی بلندی بارہ اُنگل۔ پیٹھ کی اونچائی آٹھ اُنگل۔ گردن چار اُنگل اُونچی اور بائیس اُنگل گول ہوتی ہے۔ چہرے کی اُونچائی بارہ اُنگل اور گولائی چوبیس اُنگل ہوتی ہے۔ مُنہہ پانچ اُنگل۔ ٹھوڑی۔ ہونٹ۔ کان۔ آنکھوں کا وسطی حصہ ہر ایک چار چار اُنگل۔ سر کی اونچائی سولہ اُنگل اور گولائی بتیس اُنگل ہوتی ہے۔
مندرجہ بالا جسم کے انگوں (بڑے اعضا) اور پرتی انگوں (چھوٹے اعضا) کی مقادیر کا الگ الگ بیان کیا گیا ہے۔ سارے جسم کی بلندی چوراسی اُنگل ہوتی ہے۔ اس کی لمبائی اور چوڑائی برابر ہوتی ہے۔
اگر جسم کی مقدار مندرجہ بالا بیان کے مطابق ہو۔ تو آدمی لمبی عُمر والا طاقتور۔ پُرجلال۔ خوش و خُرّم۔ صاحب اقبال اور دیگر اچھی صفات کا مالک ہوتا ہے۔ اگر مندرجہ بالا مقدار سے کم یا زیادہ مقدار ہو۔ تو اس کی صفات اس کے برعکس ہوتی ہیں۔

[1] کلائی سے کہنی تک

ساتمیہ کے ذریعے سے جسم کا امتحان۔ جس کے ہمیشہ استعمال کرنے سے جسم کو راحت ملتی ہے۔ اُسے ساتمیہ (موافق) کہتے ہیں۔ ساتمیہ کے ذریعے سے بھی جسم کا امتحان کیا جاتا ہے۔ جن اشخاص کو گھی۔ دودھ۔ تیل۔ گوشت کا رس اور دیگر سب رس موافق ہوتے ہیں۔ وہ طاقتور۔ دراز عمر اور تکلیف برداشت کر سکنے کے قابل ہوتے ہیں۔ جو اشخاص ہمیشہ رُوکھی (خُشک) چیزوں کا استعمال رکھتے ہیں۔ نیز جنہیں ایک ہی رس[۱] موافق آتا ہے۔ وُہ عموماً بے طاقت۔ آرام طلب۔ کم عُمر اور چھوٹے چھوٹے کام کرنے والے ہوتے ہیں۔ جن اشخاص کو ملے جُلے رس موافق آتے ہیں۔ وُہ اوسط درجہ کے طاقتور ہوتے ہیں۔

ستّو کے ذریعے سے جسم کا امتحان۔ ستّو (Vitality) کے ذریعے سے بھی جسم انسان کا امتحان کیا جاتا ہے۔ آتما کے ساتھ ملاپ ہونے کے باعث من[۲] جسم کا چلانے والا[۳] کہلاتا ہے۔

طاقت کے لحاظ سے ستّو تین طرح کا ہوتا ہے (۱) پَرَوَرْ (اعلےٰ) (۲) مدّھم (اوسط) اور (۳) اَوَرْ (ادنےٰ)۔ اسی سبب سے آدمی بھی پَرَوَرْ۔ مدّھم اور اَوَرْ ستّو والے ہوتے ہیں۔

پَرَوَرْ ستّو والے اشخاص تھوڑے ہوتے ہیں۔ اُن کا باقی حال آٹھ ساروں کے بیان میں لکھا گیا ہے۔ یہ کوتاہ قد ہونے کے باوجود اندرونی اور بیرونی سخت سے سخت تکالیف سے بھی نہیں گھبراتے

---

[۱] رس چھ ہوتے ہیں۔ میٹھا۔ کھٹا۔ نمکین۔ کڑوا۔ چرپرا اور کسیلا

[۲] Mind [۳] نیتا (چلانے والا)

کیونکہ اُن میں ستوگن زیادہ ہوتا ہے۔

مدھم ستو والے اشخاص اوروں کو دیکھ کر اپنے جسم کو مضبوط بناتے ہیں۔ محنت طلب کاموں کے کرنے میں کمر بستہ ہوجاتے ہیں۔ اور دوسروں کے ذریعے سے بھی تکلیف برداشت کرسکتے ہیں۔

اَوَرْ (ہین) ستو والے اشخاص اپنے آپ یا اوروں کو دیکھ کر بھی مضبوط نہیں بن سکتے۔ ایسے اشخاص بلند قد ہونے پر بھی چھوٹی چھوٹی تکالیف نہیں سہار سکتے۔ خوف۔ افسوس۔ طمع اور لالچ ہمیشہ ایسے آدمیوں کے اجسام میں ڈیرا ڈالے رہتے ہیں۔ مہیب۔ خوفناک۔ نفرت انگیز۔ بدوضع اور ڈراؤنی کہانیوں کے سننے ہی سے نیز کسی حیوان یا انسان کا گوشت یا لہو دیکھ کر افسوس کرنے لگ جاتے ہیں۔ ان کے چہرے کا رنگ بگڑ جاتا ہے۔ غش آجاتی ہے۔ یا چکر آنے لگتے ہیں۔ یا پاگل ہوجاتے ہیں یا وہ گر پڑتے ہیں۔ یا اُن کی موت واقع ہوجاتی ہے۔

آہار شکتی (غذا کی قوّت) سے جسم کا امتحان۔ آہار شکتی سے بھی جسم انسان کا امتحان کیا جاتا ہے۔ بھوجن (کھانے) اور پاچن (ہضم کرنے) کی طاقت سے آہار شکتی کا اندازہ کیا جاتا ہے۔ اور طاقت اور عمر آہار شکتی کے مطیع ہوتے ہیں۔ یعنی آہار شکتی پر طاقت اور عمر کا انحصار ہے۔

ویایام شکتی (قوّت ورزش) کے ذریعے سے جسم کا امتحان:۔ کام کی طاقت کے ذریعے سے ورزش کی قوّت کا اندازہ کیا جاتا ہے۔ اور تینوں قسم کی طاقت کا اندازہ بھی کام ہی کی طاقت سے کیا جاتا ہے۔

وَے کے ذریعے سے پریکھشا۔ وقت کے اندازے سے بنسبت

رکھنے والی جسم کی اوستھا (حالت) کو وَیَے (عُمر) کہتے ہیں - عام طور پر یہ
تین قسم کی ہوتی ہے (۱) لڑکپن (۲) جوانی اور (۳) بڑھاپا
بچپن میں تمام دھاتو[1] کچے ہوتے ہیں - اور مونچھ - داڑھی وغیرہ اُن کا کوئی
بھی نشان نمایاں نہیں ہوتا - اِس عُمر میں جسم نازک - تکلیف اُٹھا سکنے
کے ناقابل اور نامکمّل طاقت والا ہوتا ہے - اور تمام دھاتوؤں میں
کف کا غلبہ ہوتا ہے - یہ بات سولہ سال کی عُمر تک رہتی ہے - اِسے
ہی بالیہ کال یا لڑکپن کہتے ہیں -

تیس سال کی عُمر تک تمام دھاتو بڑھتے رہتے ہیں - اور من عام
طور پر چنچل (سبلے قرار سا) رہتا ہے -
جوانی یا وسطی حصۂ عُمر میں طاقت - ویرج - حوصلہ - ہمّت - پکڑنے کی قوّت
روکنے کی قوّت - حافظے کی قوّت - بولنے کی قوّت - علم کی قوّت اور تمام
دھاتوؤں کے صفات مکمّل ہو جاتے ہیں - اِس اوستھا (عُمر) میں سب
دھاتوؤں میں پِت کا غلبہ ہوتا ہے - ساٹھ برس کی عُمر تک یہی حالت رہتی ہے -
ساٹھ برس کی عُمر کے بعد تمام دھاتو - سب اندریاں (اعضا) - طاقت جسمانی
حوصلہ - ہمّت - پکڑنے - روکنے - یاد رکھنے - بولنے اور جاننے کی قوتیں رفتہ
رفتہ کمزور ہوتی چلی جاتی ہیں - اور دھاتو اپنی اپنی صفات کو ترک کرتے
چلے جاتے ہیں - اس عُمر میں وات کا غلبہ ہوتا ہے - یہ حالت سو
برس کی عُمر تک رہتی ہے -
عُمر کی پرم آؤدھی (اوسط) سو برس کی کہی گئی ہے - اگرچہ اِس سے کم وبیش

[1] دھاتو سات ہوتے ہیں - رس - رکت - گوشت - وسا - مجّھا - استھی اور ویرج

عُمر والے انسان بھی پائے جاتے ہیں۔ لیکن اُن کو نظر انداز کر کے پر کرتی وغیرہ طبعی طاقت کی اقسام اور علامات سے عُمر کا اندازہ کر کے عُمر کو تین حصّوں میں تقسیم کرنا چاہیئے۔ اِس ہی طرح غیر طبعی پر کرتی وغیرہ کے اعلےٰ۔ اوسط اور ادنےٰ حِصّوں کے ذریعے طاقت جسمانی کو بھی تین حصوں میں تقسیم کرنا چاہیئے۔ غیر طبعی طاقت کے تین قسم کا ہونے کی وجہ سے دوش بل تین طرح کا خیال کیا جاتا ہے۔

ایسے ہی ادویات کے بھی (۱) تیز (۲) نرم اور (۳) اوسط تین حِصّے کر کے دوشوں کے مطابق دوائی کا استعمال کرانا چاہیئے۔

عُمر کا اندازہ کرنے کے لئے خاص علامات کی تفصیل "اندریے ستھان" کے جاتی سُوتر بیہ ادھیائے میں بیان کی جائیگی۔

کال بھید۔ کال (وقت) دو قسم کا ہوتا ہے (۱) سَموَتسَر[1] (سمت) اور (۲) مریض کی عُمر۔ سَموَتسَر کے آگے دو حِصّے[2] ہیں:۔ (۱) اترائن اور (۲) دکھشائن

سَموَتسَر کے تین حصّے[3] یہ ہیں۔ (۱) ورشا (موسم برسات) (۲) شیت (جاڑا) اور (۳) گریکھم (گرمی)

سَموَتسَر کے چھ حِصّے یہ ہیں:۔ (۱) ششر (۲) بسنت (۳) گریکھم (۴) ورشا (۵) شرد اور (۶) ہیمنت

سَموَتسَر کے بارہ حِصّے یہ ہیں۔ چیت۔ بیساکھ۔ جیٹھ۔ اساڑھ۔ ساوَن۔

---

[1] سال [2] دو ششماہیوں سے مراد ہے [3] تین چوماسوں سے مراد ہے [4] چھ رتوؤں سے مراد ہے

بھادوں - اسوج - کتک - مگھر - پوس - ماگھ اور پھاگن
آگے اپنے مقصد کے مطابق ان کو پکھش - دن رات - مہورت - کلا - کاشٹ
پل وغیرہ چھوٹے چھوٹے حصوں میں تقسیم کر لیا جاتا ہے -
سموتسر کے چھ حصے (چھ رتو) - سردی - گرمی اور بارش کی علامات رکھنے والی شیت - گریشم اور ورشا یہ تین بڑی رتو ہیں - انہی تینوں کے بیچ میں تین رتو اور ہوتی ہیں - جن میں دو دو رتوؤں کی علامات پائی جاتی ہیں - اور وہ پراورٹ - شرد اور بسنت کہلاتی ہیں - بارش کے ابتدائی موسم کو پراورٹ کہتے ہیں - اس کے بعد ہی ورشا رتو آجاتی ہے - سنشودھن کریا (عمل اندرونی صفائی) کی غرض سے اس طرح سال کے چھ حصے کئے گئے ہیں - جنہیں چھ رتو کہتے ہیں -
پراورٹ - شرد اور بسنت ان تین رتوؤں میں ومن وریچن وغیرہ سنشودھک (صفائی کرنے والی) ادویات دی جاتی ہیں - لیکن باقی کی تین رتوؤں میں ایسی ادویات کا استعمال کرانا منع ہے -
تھوڑی سردی - تھوڑی گرمی اور تھوڑی بارش کی وجہ سے ہی یہ تینوں رتو نہائت مسرت افزا ہوتی ہیں - انہی میں جسم صفائی کے قابل ہوتا ہے - اور ادویات بھی اپنا اثر دکھانے کے قابل ہوتی ہیں -
سردی - گرمی اور بارش کے زیادہ پڑنے سے نہائت تکلیف رہتی ہے - جسم صفائی کے قابل نہیں رہتا - اور دوائیں بھی اپنا اثر نہیں دکھا سکتی ہیں -

شیت رتوئیں سنشودھن (صفائی) کی ممانعت کی وجوہات:

شیت (ہمینت) رتو میں سخت سردی پڑنے کی وجہ سے جسم بے آرام رہتا ہے۔ ٹھنڈی ہوا کے لگنے سے جسم سخت ہو کر خراب ہو جاتا ہے۔ نیز سنشودھک دوائیں گرم ہوتی ہیں۔ اور سردی کی وجہ سے کم اثر ہو جاتی ہیں۔ اس لئے سنشودھن کا ایوگ ہونے (اچھی طرح صفائی نہ ہونے) کے سبب جسم میں دات کی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

گریکھم رتو میں سنشودھن کی ممانعت کی وجوہات: گریکھم رتو میں گرمی کی کثرت کے سبب سے جسم بے چین رہتا ہے۔ گرم لوؤں کے چلنے کی وجہ سے جسم شتھل (ڈھیلا) پڑ جاتا ہے۔ اور تمام دوش جسم میں لین (جذب) ہو جاتے ہیں۔ سنشودھک ادویات آگے ہی گرم تاثیر والی ہوتی ہیں۔ پھر وہ گریکھم کی گرمی سے مل کر نہائت تیز ہو جاتی ہیں۔ اس لئے گریکھم رتو میں جسم اور ادویات کا ملاپ ہونے سے سنشودھن کا اتی یوگ (حدِ اعتدال سے بڑھ کر) ہو جاتا ہے۔ اس لئے پیاس وغیرہ عوارض پیدا ہو جاتے ہیں۔

ورشا رتو میں سنشودھن کی ممانعت کی وجوہات: ورشا رتو میں ابر محیط آسمان رہتا ہے۔ سورج۔ چاند اور ستارے چھپے رہتے ہیں۔ زمین پر کیچڑ اور پانی پھیلا رہتا ہے۔ جسم مرطوب رہتا ہے۔ ادویات کی تاثیر بدل جاتی ہے۔ کیونکہ مرطوب ہوا چلتی رہتی ہے۔ اور سنشودھک ادویات دینے سے قے وغیرہ زور سے ہونے لگتی ہے۔ اور جسم بھاری ہو جاتا ہے۔ اس لئے اس موسم میں قے وغیرہ لانے والی ادویات کا دینا منع ہے۔

مندرجہ بالا تینوں رتوؤں میں کب سنشودھک ادویات

کا استعمال مناسب ہے؟ قے وغیرہ لانے والی ادویات کا استعمال مندرجہ بالا تینوں رِتوؤں میں صرف اُس وقت کرانا چاہیئے۔ جب اِن رِتوؤں کے برعکس مصنوعی طور پر سامان تیار کرکے ادویات کا استعمال کرایا جائے۔ نیز ادویات کو سنیوگ (ملاوٹ)۔ سنسکار (بناوٹ) اور پرمان (مقدار) کے لحاظ سے اِس طرح تیار کیا جائے۔ کہ وہ اِن رِتوؤں کے خلاف خواص والی بن جائیں۔ لیکن اِس طریقہ پر عمل کرتے وقت نہایت ہوشیاری سے کام لینا چاہیئے۔ اِس کو "آیتہ اِکٹ کرم" کہتے ہیں مثلاً اگر گریکھم رِتو میں سنشودہک دوائی دینی ہو۔ تو کسی ٹھنڈے تہہ خانے میں مریض کو بٹھا کر دوائی کھلائیں۔ اور اُس جگہ سب سامان بھی ایسا ہی مہیا کریں۔ کہ کسی طرح سے مریض کو گریکھم رِتو کی گرمی سے تکلیف نہ پہنچے۔ علاوہ ازیں گرم تاثیر والی ادویات کی تاثیر کو بھی سنیوگ۔ سنسکار اور پرمان کے ذریعے سے بدل دینا چاہیئے۔

کاریہ (کرنے کے قابل کام) اور کال (وقت) کا تصفیہ۔ مریض کی عُمر کو دیکھ کر کرنے اور نہ کرنے کے قابل کاموں کے وقت اور بیوقت کا تصفیہ کیا جاتا ہے۔ جیسے فلاں عُمر میں فلاں دوائی کے استعمال کا موقع ہوتا ہے۔ اور فلاں کا نہیں ہوتا۔ یہ بات عُمر دیکھ کر معلوم کی جاتی ہے۔ اِس لئے مریض کی عُمر سے ہی علاج کرنے یا نہ کرنے کا موقع اور بےموقع قیاس کیا جاتا ہے۔

یہ امتحان بار بار کرنا چاہیئے۔ اِس طرح تمام اوستھاؤں کی بخوبی جانچ کرکے مناسب دوائی کا استعمال کرائیں۔ وقت کے گذر جانے پر یا

قبل از وقت ہی استعمال کی ہوئی دوائی ثمرور نہیں ہوتی۔ اِس لئے مناسب موقع پر ہی دوائی کا استعمال کرانا چاہیئے۔

پرُوَرتی کی تعریف۔ کام کے ٹھیک آغاز کو پرُوَرتی کہتے ہیں۔ معالج مریض۔ دوائی اور تیماردار کے افعال کا دُرست ملاپ پرُوَرتی کی علامت ہے۔ یعنی جب یہ چاروں مِل کر کام کا آغاز کرتے ہیں۔ تو اُس کو پرُوَرتی کہتے ہیں۔

اُپائے۔ معالج وغیرہ کی ٹھیک مطابقت جو کام کی تکمیل کے لئے عمل میں لائی جاتی ہے۔ اُسے اُپائے کہتے ہیں۔

معالج وغیرہ علاج کے چاروں پادوں[۱] (حصّوں) کی صفات۔ سامان۔ دیش[۲]۔ کال[۳]۔ پرمان[۴]۔ ساتمیہ[۵] اور کریا (کام) وغیرہ کامیابی کے اسباب ہی اُپائے کے لکھشن ہیں۔ انہی کے ذریعے سے ادویات کا بخوش اسلوبی تیار کرکے کام میں لانا بھی اُپائے ہے۔

اِس طرح سے دسوں پریکھشا (امتحان) کے قابل امور الگ الگ جانچ کے قابل ہیں۔ پریکھشا کا مقصد پرتی پتی گیان ہے۔

پرتی پتّی گیان۔ جو بیماری جس طرح سے دفیعے کے قابل ہوتی ہے اُس کا اُسی طرح سے رفع کرنا پرتی پتّی گیان کہلاتا ہے۔

---

[۱] معالج۔ مریض۔ دوائی اور تیماردار علاج کے چار پاد شمار کئے جاتے ہیں [۲] و [۳] اِن کی تعریف پہلے بیان ہو چکی ہے۔ دیش سے مُلک اور مریض کا جسم مراد ہے۔ کال سے وقت اور مریض کی عُمر مراد ہے [۴] اندازہ مقدار [۵] موافق وغیر موافق کا جاننا۔

جہاں جہاں وَمن (قے) وغیرہ کرائی جاتی ہے۔ اور جہاں وَمن (قے) کرانے سے احتراز کیا جاتا ہے۔ یہ سب باتیں آگے چل کر سِدّھی سنھان میں بیان کی جائینگی۔

پُرؤرتی (آغاز) اور نورتی (انجام) کی مخلوط علامات میں سے ثقیل اور لطیف پر غور کرکے دونوں میں سے ایک کام کو اختیار کرنا چاہیئے۔ شاستروں میں امراض کا علاج کرنا خارج کرنے اور اضافہ کرنے کے ذریعے سے بیان کیا گیا ہے۔ اِس لیئے اِن کی ثقالت اور لطافت کا اچھی طرح سے معلوم کر لینا ضروری ہے۔

قے آور ادویات:۔ مین پھل (راڑا)۔ جی مُوت (گھگربیل) کڑوی تونبی۔ دھامارگو (گھیا توری) اندرجَو۔ کانڈکا (از قسم اناج) اور کِرت ویدھن (توری کی ایک قسم جسکا پھل مرغوب ہوتا ہے) کے ثمر قے آور ہوتے ہیں۔ گھگربیل۔ کڑوی تُونبی۔ اِندرجَو کے درخت اور کِرت ویدھن کے پتے اور پھول قے آور ہوتے ہیں۔

(۱) املتاس۔ کرڑا (وہ درخت جسکو اندرجَو لگتے ہیں) کی چھال۔ مین پھل (راڑا)۔ گوکھرو پاٹھا۔ پاڈل (مشہور درخت جسکی جڑھ دش مُول میں آتی ہے) شارنگ اشٹا (کرنجوا کی قسم کا درخت) مُوروا۔ سپت پرن (ستونا)۔ کرنجوا۔ نیم۔ پٹول۔ تُلسی۔ گلوئے۔ خیر۔ ارنڈ۔ چیتا۔ سونجنے کی جڑھ اور شت مُولی (ستاور) اِن سب کا کاڑھا قے آور ہوتا ہے۔

(۲) شہد۔ ملٹھی۔ سُرخ کچنار۔ سفید کچنار۔ کدمب۔ بجل[۱] ۔ کندوری۔ سَن[۲] پُشپی۔ آک اور اونگا (پُٹ کنڈا) اِن سب کا کاڑھا قے آور ہوتا ہے۔

---

۱) Barringtonia acutangula ۲) Crotalaria verrucosa

(۳) الائچی کلاں۔ ہریتو[1]۔ پڑنیگو۔ الائچی خورد۔ دھنیا۔ تگر۔ جٹا مانسی۔ نیتر بالا۔ تالیس پتر کے پتے اور خس۔ ان سب کا کاڑھا قے آور ہوتا ہے۔

(۴) ایکھ۔ کانڈیکھشو[2]۔ اکھشو والکا[3]۔ دابھ۔ نڑ اور کالنکٹ[4] ان کا کاڑھا بھی قے آور ہوتا ہے۔

(۵) چنبیلی کا پھول۔ ہلدی۔ دارہلدی۔ سفید سانٹھ۔ سرخ سانٹھ ماش پرنی۔ مدگ پرنی ان کا کاڑھا بھی قے آور ہوتا ہے۔

(۶) سیمر۔ موچرس۔ بھدرپرنی[5]۔ راسنا۔ پوئی[6]۔ کود ون[7]۔ دھنون[8] راجادن۔ موشک پرنی۔ اننت مول۔ سنگھاڑا اور کیچ کا کاڑھا قے آور ہوتا ہے۔

(۷) مگھ۔ پپلا مول۔ چب۔ چیتا۔ سونٹھ۔ سرسوں۔ پھانت[12]۔ دودھ کھشار اور نمک کا پانی قے آور ہوتا ہے۔

ان ادویات میں سے جب جتنی دوائیں مل سکیں۔ انہیں ورتی[13] کریا۔ چورن[14]۔ اولیہہ[15]۔ سنیہہ[16]۔ کشائے[17]۔ مانس رس[18]۔ یوا گو[19]۔ یوش[20]۔

---

[1] رینکا [2] گنا [3] کانی کی جڑھ [4] سرکڑا
[5] کسوندا (Cassia sephora)
[6] گمبھاری [7] Cordia myxa [8] Basella Rubra
[10] پہاڑی دھمن نام کا درخت (Grewia Elastica) [11] کھرنی
[12] راب [13] بتی [14] سفوف [15] چٹنی۔ لعوق [16] گھی یا تیل
[17] کاڑھا [18] گوشت کو دم پخت کرکے اسکا پانی نکالا ہوا مانس رس کہلاتا ہے
[19] جو سے تیار کردہ پانی [20] مونگ وغیرہ کا پانی

کانبلک[۱] - دودھ - گھربیہ[۲] وربیہ - مودک[۳] وغیرہ کے ساتھ مرکبات کے طور پر تیار کرکے قے کے لئے مریض کو استعمال کرائیں۔

قے آور ادویات کا مفصل بیان کلپ ستھان میں لکھا جائیگا۔

مُسہل[۴] ادویات۔ سیاہ تربد - املتاس - لودھ - تھوہر - سانکلا - شنکھنی - دنتی اور درونتی[۵] کے دودھ - جڑہیں - چھالیں - پتے - پھول اور پھل الگ الگ یا اکٹھے ملا کر جلاب کے لئے استعمال کئے جا سکتے ہیں۔

(۱) اَجگندھ[۶] - اسگندھ - مروڑپھلی - دودھی - نیلنی[۷] اور ملٹھی کا کاڑھا جلاب آور ہوتا ہے۔

(۲) پرکیریہ[۸] اور اُداکیریہ[۹] - تُربد سیاہ - کمیلا - واوڑنگ اور اندرائن[۱۰] کا کاڑھا مُسہل ہوتا ہے۔

(۳) پیلو - پیال - داکھ - کنبھاری - فالسہ - بیر - انار - ہرڑ - بہیڑا - آملہ - نیلی سانٹھ - سفید سانٹھ اور دواری گندھ[۱۱] کا کاڑھا بھی وریچن (جلاب آور) ہوتا ہے۔

سیدھو[۱۲] - سُرا[۱۳] - سوویرک[۱۴] - تُشودک[۱۵] - میریہ[۱۶] - میدک[۱۷]

---

[۱] شربت کی قسم [۲] سونگھنے کے قابل اشیا [۳] لڈو [۴] Acacia concinna [۵] Withania somnifera [۶] Sahrinia cucullata [۷] نیل پُشپی [۸] و [۹] یہ دونو کنجے کی قسمیں ہیں [۱۰] حنظل [۱۱] چرونجی [۱۲] قسم شراب [۱۳] کھینچی ہوئی شراب [۱۴] جو کی شراب [۱۵] چاولوں کو پانی میں بھگو رکھنے سے جو کانجی ہو جاتا ہے [۱۶] قسم شراب [۱۷] شراب

مدِرا[۵۱] - مدھو - مدھولکا[۵۲] - کانجی[۵۳] - کھجور کی شراب اور کرکندھو سے تیار کردہ شراب بھی مسہل ہوتے ہیں۔

دہی - دہی کا مٹھا اور اُدشوت[۵۴] بھی ویریچن کرنے والے ہوتے ہیں۔ گائے - بھیڑ - بکری وغیرہ کے دودھ اور پیشاب بھی دست آور ہوتے ہیں۔ اِن میں سے جس قدر مل سکیں - اُنہیں لے کر اور صاف کر کے ورتی کریا - چورن - آولیہہ - آسینہہ - کاڑھے - ماانس رس - یوش - کانبلک یوا گو اور مودک وغیرہ کھانے کی ترکیبوں کے مطابق تیار کر کے حسب ضرورت مریض کو استعمال کرائیں۔

یہ مسہل ادویات کا مختصر سا بیان ہے۔ مفصّل حال کلپ ستھان میں بیان کیا جائیگا۔

آستھاپن کا بیان - آستھاپن کی کئی تراکیب ہیں - اگر تفصیل کے ساتھ آستھاپن ادویات کے نام گن لئے جائیں۔ تو وہ اِس قدر ہیں - کہ شمار میں بھی نہیں آسکتے - اِس لئے مختصر طور پر آستھاپن ادویات کا رسوں کے لحاظ سے ذکر لکھا جاتا ہے۔ تاکہ پڑھنے والوں کو علم ہو جائے۔

آستھاپن کا بیان مختلف رسوں کے لحاظ سے - آپس میں ایک دوسرے سے ملے ہوئے رسوں کی رس سنسرگ وکلپنا (اقسام) کا بیان شمار سے بڑھ کر ہے۔

---

[۵۱] قسم شراب [۵۲] شراب [۵۳] مہوا کی قسم کے درخت کا شراب
[۵۴] نصف پانی ملا دہی کا مٹھا

کیونکہ اِن کی انشانش وِکلپنا (اجزائی اقسام) بہت ہی بڑھ کر ہیں اِس لئے تمثیل کے طور پر ادویات کے مجموعے کو چھ رسوں کے مطابق چھ حصوں میں تقسیم کرکے بیان کیا جائے گا۔ لیکن وَید آستھاپن کو جن چھ اقسام کا بیان کرتے ہیں۔ وُہ نہائت مُشکل الفہم بات ہے۔ کیونکہ سب ادویات کے رس آپس میں نہائت مِلے ہوئے ہیں۔ اِس لئے مدُھر (میٹھی)۔ مدُھر پردھان (زیادہ مٹھاس والی) مدُھر پربھاؤ (میٹھے اثر والی) اور مدُھر پربھاؤ پردھان (میٹھے اثر میں فضیلت رکھنے والی) ادویات کو مدُھر (میٹھی) ادویات ہی کے زیرِ عنوان بیان کیا جائیگا۔

مدُھر دَربیہ (میٹھی ادویات)۔ جیوک۔ رِشبھک۔ جیونتی شت مُولی۔ بھُوآملی۔ کاکولی۔ کھیر کاکولی۔ مُدگ پرنی۔ ماش پرنی۔ شال پرنی۔ پرِشن پرنی۔ اشن پرنی۔ میدا۔ مہامیدا۔ کاکڑا سِنگی۔ سنگھاڑا۔ گلو۔ چھترا[1]۔ اتی چھترا[2]۔ شراونی اور مہاشراونی (ہر دو قسم کی مُنڈی ہیں)۔ سہدیوی۔ وِشودیوی (سہدیوی سُرخ)۔ شکلا[3]۔ کھیر ودھی[4]۔ اتی بلا۔ وِداری کند۔ کھیر وِداری سُتھا۔ مہاسُتھا[5]۔ رِدّھی۔ وِرِدّھی۔ وارک[6]۔ اسگندھ۔ لال ساٹھ سفید ساٹھ۔ ہر دو کیڑی۔ ارنڈ۔ مورٹ[7]۔ گوکھرو۔ بنڈال[8]۔ شتاور

---

[1] سوئے [2] سولف [3] کھانڈ [4] ترنی
[5] ترنی کلاں [6] بدھارا [7] مورو ا کی قسم
[8] مشہور پودا جو درختوں پر ہوتا ہے۔

سونف۔ مدھوک پشپی۔ ملٹھی۔ مدھولکا[1]۔ داکھ۔ کھجور۔ فالسہ۔ کینچ کے بیج۔ پشکر بیج (کول ڈوڈا)۔ کسیرو۔ راج کسیرو۔ کھرنی۔ گھنبھاری۔ شیت پاکی[2]۔ اودن پاکی[3]۔ تال کھجور۔ ایکھ[4]۔ اکھشو بالکا[5]۔ دابھ۔ کانس۔ شالی۔ گندرا۔ اُت کٹ[6]۔ سرکنڈے کی جڑ۔ راج کھشتک۔ رشیہ پروکت[8]۔ دواردا[9]۔ جنگلی کپاس۔ بن تر پشپی[10]۔ شتاور خورد۔ ہنس پدی[11]۔ کاک جنگھا۔ گلنگا[12]۔ کھیر بلی[13]۔ کپوت بلی[14]۔ انت مول۔

ملٹھی کی دوسری قسم اور سوم لتا وغیرہ میٹھے اوصاف والی ادویات لے کر ان دواؤں کو جو باریک نہ ہو سکیں۔ جو کوب کر کے دھولیں اور جو باریک ہو سکتی ہوں۔ اُن کو دھو کر باریک کر لیں۔ پھر باریک کردہ ادویات کو ایک دُھلی ہوئی ہانڈی میں ڈال کر اُوپر سے نصف پانی ملا دُودھ ڈال کر اُس کے اوپر جوکوب کردہ ادویات ڈال دیں۔ اور ہانڈی کو آگ پر چڑھا کر کڑچھی سے ہلاتے رہیں۔ جب اِن ادویات کا اثر دُودھ میں آ جائے

---

[1] ملٹھی کی قسم [2] بلا [3] مہا بلا [4] گنا [5] قسم گنا [6] سر [7] قسم سرسوں [8] بڑی ستاور

[9] پالک ساگ کی قسم A Variety of Beta-Bengacensis

[10] جنگلی ککڑی [11] منڈوک پرنی [12] A variety of sypha angustifolia

[13] کھشیر وداری [14] چھوٹی الائچی

تو ہانڈی کو آگ پر سے اُتار کر دُودھ کو چھان لیں۔ پھر اس میں گھی۔ تیل۔ چربی۔ مغز۔ نمک اور پھانت[۱] ملا کر جبکہ دُودھ ابھی کسی قدر گرم ہی ہو۔ حقنے میں ڈال واتج وکار (وات کی خرابی کے مریض کو استعمال کرائیں۔

یا ٹھنڈے دُودھ میں گھی اور شہد ملا کر پتج وکار (پت کی خرابی) کے بیمار کو حقنہ کریں۔

مندرجہ صدر مُدھر سکنڈھ کہلاتا ہے۔

امل سکندھ (کھٹّی ادویات) ۔ آم۔ آمڑا[۲]۔ لکچ (ڈیہو[۳]) کروندا۔ ورکھشامل[۴]۔ امل بیت۔ بیر۔ بیر کلاں۔ انار۔ بجورا کریر[۵]۔ آملہ۔ نند تیک[۶]۔ سیتا پھل[۷]۔ کمرخ۔ نارنگی۔ کوشام[۸] اور دھنون[۹] کے پھل اور آنوڑا[۱۰]۔ اشمنتک[۱۱]۔ چانگیری[۱۲] ہر چہار قسم کے اُتلک[؟]۔ دو قسم کے بیر۔ دیہاتی اور جنگلی اقسام کی اِملی کے پتّے۔ آسو۔ سُرا۔ سوویر۔ تُشودک میبریہ۔ میدک۔ مدرا۔ مدہو۔ سیدھو۔ شُکتی۔ دہی

---

[۱] راب [۲] spondias Mangifera
[۳] اِملی [۴] Carissa caraudus
[۵] کرپنڈی [۶] Capparis aphylla
[۷] Mangifera [۸] Dillenia Indica
[۹] Oxealis [۱۰] Sylvatica crewia Elastica
[۱۱] Movodelpha [۱۲] کھٹّی بُوٹی

دہی کا مٹھا۔ اُدَشوت[1] اور کانجی نیز دیگر ترش ادویات لے کر اُن کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے پہلے کی طرح دھو کر صاف کر کے اور رقیق چیزوں کے ساتھ سدّھ کر کے (پکاکر) پانی کو چھان لیں۔ اور اس پانی میں تیل چربی۔ مغزِ استخوان۔ نمک اور راب ملاکر گرم گرم کا حقنہ وات کی خرابی کے مریض کو کرنا چاہیئے۔ یہ اَمل سکندھ کہلاتا ہے۔

لَوَن سکندھ (نمکین ادویات)۔ سیندھا نمک سَونچل نمک۔ سیاہ نمک۔ بِڑ نمک۔ سمندر نمک۔ سانبھر نمک۔ اُدبھد۔ پاکیہ۔ آنُوپ۔ کُوپیہ۔ بالک ایل مُولک۔ اُشک۔ پاسلٹے یک اور پانشُو نمک وغیرہ لَوَن ورگ میں بیان کئے ہوئے دیگر نمکوں کو گرم پانی کے ساتھ چکنائی ملاکر گرم گرم ہی کا حقنہ وات کی خرابی والے کو ہی استعمال کرانا چاہیئے۔

کٹُو سکندھ (چرپری ادویات)۔ پیپل۔ پپلا مُول چَب۔ چیتا۔ سونٹھ۔ اجمود۔ مرچ۔ واوڑنگ۔ تیج بل کے بیج[2]۔ پیلُو۔ مالکنگنی۔ الائچی۔ کوٹھ۔ بھلاوے

---

[1] نصف پانی ملا دہی کا مٹھا
[2] Zanthoxylum Alatum

کی گُٹھلی - ہینگ - دیودارو - مُولی - سرسوں - لہسن - کنجا - سہانجنا - سہانجنا شیریں - کھر پُشپا[۱] - بھوس ترن[۲] - سُو نکھ تُلسی - سُرس تُلسی - کُٹھیرک تُلسی - کانڈیرک تُلسی - کال مالک[۳] - پرناس[۴] - کھشبک[۵] - بھنی جگیہ اکھ[۶] - کھشار - پیشاب اور پت وغیرہ دیگر چرپری ادویات کو لے کر کوٹنے کے قابل ادویات کو کوٹ لیں - اور کاٹنے کے قابل ادویات کے کاٹ کر چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرکے ان سب کو گائے کے پیشاب میں ڈال کر آگ پر جوش دے لیں - جب پک جائے تو اُتار کر چھان لیں - اور اُس رس میں شہد، تیل اور نمک ملا کر سُہاتے سُہاتے گرم گرم ہی کی آستھاپن وستی (حقنہ) کف کی خرابی والے کو دیں - یہ کٹُو سکندھ کہلاتا ہے -

تکت سکندھ (کڑوی ادویات) - چندن - خس

---

۱ Olimun Basilicum

۲ کھوّی گھاس

۳ تُلسی کی قسم ۴ تُلسی کی قسم

۵ تُلسی کی قسم ۶ تُلسی کی قسم - پہاڑی مروا کے نام سے کہتے ہیں - بڑی خوشبودار ہوتی ہے -

کُرت مال[۱] - نیم - دھنیا - کُڑا کی چھال - ہلدی - دار ہلدی - موتھا - مُوروا - چرائتہ - کُٹکی - ترائمان - کریر - کیُبک[۲] - کریلا - اُڑوسہ - منڈوک پرنی - کرکوٹک[۳] - بینگن - کرکش[۴] - مکو - کاربلی[۵] - کٹھومر[۶] - زیرہ سیاہ - اتیس - پٹول - کُلک[۷] - پاٹھا - گلو - بیت کی کونپل - بیت کنٹا ہی[۸] - مولسری - سفید خیر - سپت پرن[۹] - سُمنا[۱۰] - آک - باپچی - بچ - تگر - اگر - مُشک بالا - اُشیر[۱۱] وغیرہ دیگر ادویات کو جن کا تکت ورگ میں بیان کیا گیا ہے - کوٹ کر یا کاٹ کر پانی میں ڈال کے آگ پر چڑھا دیں - پک جانے پر اُتار کر چھان ڈالیں - پھر اُس میں شہد - تیل اور نمک ملا کر سہاتے ہوئے گرم گرم کا حقنہ دینے سے کف روگی کو فائدہ دیتا ہے - مگر ٹھنڈا کر کے شہد اور گھی ملا کر پت کی خرابی والے

---

[۱] کرنج
[۲] Costus Speciosus
[۳] ککوڑا
[۴] کمیلا
[۵] کریلا
[۶] گولر کی قسم
[۷] پرول کی قسم
[۸] کنڈیاری
[۹] ستونا
[۱۰] چنبیلی
[۱۱] خس

کو حقنہ کرنا چاہیئے۔ اسے تکت سگندھ کہتے ہیں۔

کشائے سکندھ (کسیلی ادویات)۔ پرینگو۔ آم کی گٹھلی۔ اننت مول۔ پاٹھا۔ گٹونگ[۱]۔ لودھ۔ موچرس سمنگا[۲]۔ گل دھاوہ۔ پدما۔ پدم کیسر۔ جامن۔ آم۔ کیکر۔ بڑ۔ کپیتن[۳]۔ گولر۔ درخت پیپل۔ بھلاوہ کی گٹھلی اشمنتک[۴]۔ سرس۔ شیشم۔ سفید خیر۔ تنیدوا۔ پیار بیر۔ خیر۔ سپت پرن۔ تنش[۵]۔ ارجن۔ میدھ[۶]۔ ایلوا۔ کیٹی موتھا[۷]۔ کدمب۔ سلئی[۸]۔ مجیٹھ۔ کالس[۹]۔ کسیرو راج کسیرو۔ کائپھل۔ بالس۔ پدماکھ۔ اشوک۔ سال[۱۳] دھو[۱۰]۔ بھوج پتر۔ اسن[۱۱]۔ ساگوان۔ شمی[۱۲]۔ ماچکا پناگ[۱۴]۔ اج کرن[۱۵]۔ اشوکرن[۱۶]۔ سپھورجک[۱۷]۔ بہیڑا۔ کمبھیک[۱۸]

---

[۱] شیوناک [۲] لاجونتی [۳] پرکٹی

[۴] Coleus Aromaticus

[۵] Ongenia Dalhergioides

[۶] اری مید [۷] گنڈیلے کی جڑھ

[۸] Boswellia Serrata

[۹] کائی [۱۰] Anogeissus Latifolia

[۱۱] بجےسار [۱۲] جنڈ [۱۳] مائیں

[۱۴] سپاری [۱۵] سال کی قسم [۱۶] بڑا سال

[۱۷] تندک [۱۸] کائپھل

پُشکر بیج[۱] - وِس[۲] - مرنال[۳] - تال - کھجور - گوار پاٹھا[۴] وغیرہ کشائے ورگ کی دیگر اشیاء کو کُوٹ کاٹ کر پانی میں جوش دے کر چھان لیں۔ پھر اُس میں شہد - تیل اور نمک ملا کر سُہاتے سُہاتے گرم گرم کا حقنہ کف کی خرابی والے کو کریں - گھی اور شہد ملائے ہوئے اِسی کا ٹھنڈا حقنہ پت کی خرابی میں دینا چاہیئے۔ یہ کشائے سکندھ کہلاتا ہے۔

رسوں کے لحاظ سے بیان کئے ہوئے مندرجہ بالا چھ سکندھوں کے لسخے حقنے کے طور پر سب امراض میں استعمال کئے جا سکتے ہیں۔ جن امراض کے لیئے آستھاپن دستی (حقنہ) مفید ہے۔ اُن میں اگر ہوشیار وَید ان کا استعمال کرے۔ تو سب طرح کی بیماریاں اِنہی سے دُور ہو سکتی ہیں۔ جن جن خرابیوں کے لیئے جو جو ادویات نہیں لکھی گئیں۔ وُہ اُن اُن خرابیوں کو اور بھی بڑھا دیتی ہیں۔ لائق وید کو چاہیئے۔ کہ اگرچہ کسی دوائی کا ورگ (مجموعہ ادویات) میں ذکر کیا گیا ہو۔ لیکن اگر اُس کی سمجھ میں اُس کا استعمال نامناسب ہو۔

---

۱ کول ڈوڈا
۲ بھے
۳ کنول نال
۴ گھی کوار

تو اُسے نسخے میں نہ ڈالے۔ اور کوئی ایسی چیز اُسے مناسب معلوم ہو۔ جس کا ذکر ورگ میں نہ آیا ہو۔ تو وُہ ایزاد کردے۔

وُہ کوئی سے دو ورگوں یا دو سے زیادہ ورگوں کو بھی اپنی سمجھ کے مطابق استعمال کرا سکتا ہے۔ سمجھ دار وَید کے لئے تھوڑی سی عبارت بھی بہت سا عِلم دینے والی ثابت ہوسکتی ہے۔ اِس لئے سمجھ دار وَید مجاز ہے۔ کہ اپنی سمجھ کے مطابق ادویات کو کم وبیش کردے۔ لیکن کم سمجھ والے آدمی کے لئے شاستر کی ہدایات کے مطابق ہی چلنا روا ہے۔

بتائے ہوئے راستے پر چلنے سے کبھی کامیابی ہوجاتی ہے۔ اور کبھی ناکامی ہی رہتی ہے۔ اِس کی وجہ یہ ہے۔ کہ جو معالجات بیان کئے گئے ہیں۔ وُہ نہ تو نہائت تفصیل سے لکھے گئے ہیں۔ اور نہ ہی نہائت مختصر ہیں۔

الوْواسن وستی کی ادویات۔ انوواسن دستی کے لئے چکنائی بہتر ہوتی ہے۔ چکنائی (سنیہہ) دو طرح کی ہوتی ہے:- (۱) ستھاور آتمک (نباتاتی) اور (۲) جنگم آتمک (حیواناتی)

ستھاور آتمک تل وغیرہ کے تیل کو کہتے ہیں۔ تلوں کا تیل سب ستھاور آتمک سنیہوں میں سے افضل

سمجھا جاتا ہے۔
جنگم آتمک گھی - چربی اور مغزِ اُستخوان کو کہتے ہیں - جو حیوانات سے حاصل ہوتے ہیں۔
وات اور کف کی خرابیوں کے لئے الزواسن وستی دینے میں تیل - چربی - مغزِ اُستخوان اور گھی بہ ترتیب ایک دُوسرے سے مفید تر ہیں - پت کی خرابیوں کے لئے گھی - مغز - چربی اور تیل بہ ترتیب ایک دوسرے سے مفید تر ہیں۔
لیکن خاص خاص طور پر تیار کرنے سے اکیلا تیل ہی سب امراض کے لئے مفید چیز ہے۔
دماغ کا تنقیہ کرنے والی دوائیں - اونگا - پیپل - مرچ سیاہ - واوڑنگ - سہانجنا - سرس - دھنیا - بل - زیرہ سیاہ - اجمود - بینگن - زیرہ سیاہ - الائچی اور ہربنو اِن سب کے پھل۔
سُمکھ[۱] - سرس[۲] - کُٹھیرک[۳] - گنڈیر - کال مالک[۴] - پرناس[۵] - کھشبک[۶] - پنی جگیک[۷] - ہلدی - ادرک - مُولی - لہسن

---

[۱] تلسی [۲] تلسی [۳] تُلسی
[۴] تلسی کی قسم [۵] تلسی کی قسم
[۶] سرسوں کی قسم [۷] تلسی کی قسم

ترکاری اور سرسوں کے پتے۔

آک۔ آک سفید۔ کُٹھ۔ ناگ دنتی۔ بچ۔ بھارنگی۔ سفید اپراجیتا۔ مال کنگنی۔ اندرائن۔ گنڈیر۔ پُشپی۔ وِچھوَن[۱]۔ گلو اور اتیس کی جڑھیں۔

ہلدی۔ ادرک۔ مُولی اور لہسن کے کند۔

لودھ۔ راڑا۔ سپت پرن۔ نیم اور آک کے پھُول۔

دیودارو۔ اگر۔ سرل۔ سلّئی۔ بجیٹھر۔ سن اور ہینگ کی گوند۔

تیجووتی۔ دارچینی۔ گوندی۔ سہانجنا اور ہر دو کیڑی کی چھالیں۔

علیٰ ہٰذاالقیاس پھل۔ پتّے۔ جڑھیں۔ کند۔ پھُول۔ گوند اور چھالیں کے سات شرو وریچن ہوتے ہیں۔

وُہ نمکین۔ کڑوی اور چرپری ادویات جن کا ذکر نہیں کیا گیا۔ اور جو اندریوں کے لئے فائدہ مند ہوں۔ وہ حسب ضرورت شرو وریچن (تنقیہ دماغ) کیلئے فائدہ مند بیان کی گئی ہیں۔

ادھیائے کا خلاصہ دمان ستھان کے اِس ادھیائے میں اُستادوں اور شاگردوں کی صفات۔ امُورات قابلِ امتحان۔ اسباب۔ تحصیلِ علم کا طریق

---

[۱] Tragia involucrata

باہمی بات چیت کا طریقہ۔ ارتھ کے چھپّن پد۔ کارن وغیرہ دس دیگر قابلِ امتحان امورات۔ سمّ پرشن اور دمن وغیرہ کے نو امتحان بیان کیئے گئے ہیں۔ نیز کئی قسم کے امعانی۔ کئی قسم کے کلام۔ طرح طرح کے کلام بنانے کی تراکیب۔ کئی طرح کے اچھے الفاظ۔ الفاظِ ذومعنی۔ بحث میں دوسرے فریق کو مغلوب کرنے کے لیئے کئی قسم کی تدابیر بیان کی گئی ہیں۔ جن سے ذہن تیز ہوکر دوسرے کے دعوے کی تردید کی قابلیت حاصل ہو سکتی ہے نیز اپنے تئیں دوسروں سے بچایا جا سکتا ہے۔

شاریر ستھان

پہلا ادھیائے

پُرش

اگنی ویش نے پُوچھا۔ مہاراج! دھاتُو کے لحاظ سے پُرش کی کتنی قسمیں ہیں؟ پُرش کو کارن (سبب) کیوں کہا جاتا ہے۔ پُرش کی پیدائش کیسے ہوتی ہے؟ پُرش اگیانی[1] ہے یا گیانی[2]؟ پُرش لافانی ہے یا فانی؟ پرکرتی[3] کیا ہوتی ہے؟ وکار[4] کسے کہتے ہیں؟ پُرش مذکّر ہے یا مؤنث؟ اُتم گیانی[5] مہاتما لوگ پُرش کو نِش کریا[6]۔ سوتنتر[7]۔ وشی[8]۔ سروگ[9]۔ وِبھو[10]۔ کھشیتر گیہ[11] اور ساکھشی[12] کہتے ہیں۔ اِس لئے آپ فرمائیں۔ کہ نِش کریا یعنی کام کی قوّت سے محرُوم ہونے پر وُہ کیونکر کام کرتا ہے؟ اگر وُہ آزاد ہے۔ تو خراب جُونوں میں کیوں پیدا ہوتا

---

[1] جاہل [2] عالم [3] فطرت۔ طبیعت۔ مزاج [4] نتیجہ تبدیلِ ہئیت [5] عارف [6] جس میں کام کرنے کی قوّت نہ ہو [7] آزاد [8] اِندریوں پر قابو رکھنے والا۔ طاقتور [9] سب جگہ موجُود [10] چاروں طرف پھیلا ہُوا [11] جسم کا علم رکھنے والا [12] بصیر۔ دیکھنے والا۔ بینندہ۔

ہے؟ اگر وہ جیتندریہ ہے۔ تو تکلیف دِہ خیالات اُس پر کیوں حملہ آور ہوتے ہیں؟ اگر وہ سب جگہ موجود ہے۔ تو ہر جگہ جاسکنے کے قابل ہونے سے وُہ سب تکالیف کو کیوں نہیں جانتا؟ اگر وہ چاروں طرف پھیلا ہوا ہے تو پہاڑوں کی اوٹ سے کیوں نہیں دیکھ سکتا؟ اگر وہ کھشیتر گیہ ہے۔ تو اُس نے یا اُس کے کھیتر (جسم) کس نے پہلے جنم لیا ہے؟ کیونکہ اگر اُس کا جسم جاننے کے قابل چیز ہے۔ تو اُس کے پہلے پیدا ہونے کے بغیر وُہ کھشیتر گیہ نہیں کہلا سکتا۔ اگر کھیتر (جسم) پہلے پیدا ہُوا ہے۔ تو ظاہر ہے۔ کہ وُہ ہمیشہ کھشیتر گیہ نہیں کہلا سکتا۔ اگر اور کوئی فاعل نہیں ہے۔ تو پُرش کس کا بینندہ ہے؟ نیز نِردکار (بے عیب) پُرش کو دُکھ کیوں ہوتا ہے؟

مریض کی گذشتہ۔ آئندہ اور حال کی تکالیف میں سے کس کا علاج کیا جاتا ہے؟ مجھے یہ شبہ اس لئے پڑا ہے۔ کہ آنے والے دُکھ کی تو ابھی پیدائش بھی نہیں ہوئی۔ گذشتہ تکالیف کا لوٹ آنا محال ہے۔ اور حال کی تکلیف کا کوئی مقام معیّن نہیں ہُوا۔ اِس لئے بتائیے۔ کہ وَید کس نشان سے علاج کرے؟

تکالیف کا باعث کیا ہے؟ اُن کا مسکن کیا ہے؟ اور یہ سب تکالیف کس مقام پر تکمیل کو حاصل کرتی ہیں؟

علیم کُل۔ تارکِ کُل۔ سب امراض سے بالاتر اور شانت آتما کو کن علامات سے شناخت کیا جاتا ہے؟

مہرشی اتری کمار پُنر وسُو نے یہ سوالات سُن کر فرمایا۔ کہ:۔

پُرش مٹی۔ پانی۔ آگ۔ ہوا اور آکاش[۵۱] پانچوں عناصر اور چھٹی چیتنا[۵۲]۔ ان سب

---

۵۱ خلا ۵۲ زندگی

کے مجموعے کو پُرش کہتے ہیں۔ یہ پُرش دھاتو کے لحاظ سے چوبیس اجزا کا مجموعہ ہوتا ہے:۔

مَن - دسوں[1] اندریاں۔ گیان اندریوں کے پانچوں[2] محسوسات اور آٹھ[3] پرکرتیوں کے ملانے سے چوبیس اجزا کا مجموعہ پُرش ہوتا ہے۔

مَن - گیان کا ہونا یا نہ ہونا من سے علاقہ رکھتا ہے۔ اِس لئے آتما۔ اندریوں (حواس) اور اندریارتھ (محسوسات) کے ملاپ کے باوجود من کے نہ ملنے سے اندر سے گیان نہیں پیدا ہوسکتا۔ سُوکھشمتا (لطافت) اور اُس شَلشٹا (یکتائی) من کی یہ دو صفات ہیں۔

چنتا (فکر)۔ وچار (غور)۔ ترک (دلیل)۔ دھیان (خیال جمانا) سنکلپ (دنیا خیال پیدا کرنا) اور جاننے کے قابل باتیں من کے وِشے (کام) ہیں۔

اندریوں کو کام میں لگانا اور اپنا نگرہ[4] من کے یہ دو کام ہیں۔ ترک (دلیل) اور وچار (غور) دونو اِسی سے پیدا ہوتے ہیں۔ اور اِس سے ہی بُدھی کا آغاز ہے۔ جُملہ اندریاں اپنے اپنے وِشیوں (کاموں) کو مَن ہی کی مدد سے اختیار کرتی ہیں۔ اِس کے بعد من گُن (صفت) یا دوش (عیب) کے ذریعے کام کی کلپنا (تقسیم) کرتا ہے۔ پھر اُس کام میں نشچہ آتمک (بُدھی) شریک ہوتی ہے۔ اور من

---

[1] کان۔ جلد بدن۔ آنکھیں۔ زبان۔ ناک۔ مُنہہ۔ ہاتھ۔ عضو تناسل۔ گُدا اور پاؤں [2] سُننا۔ چھونا۔ دیکھنا۔ چکھنا اور سُونگھنا [3] مُول پرکرتی۔ مہا تتو۔ اہنکار اور پنج تن ماترا یعنی (قوائے خمسہ) یعنی شبد تن ماترا (قوت سامعہ) سپرش تن ماترا (قوت لامسہ) روپ تن ماترا (قوت باصرہ) رس تن ماترا (قوت ذائقہ) اور گندھ تن ماترا (قوت شامہ) [4] روک رکھنا

جو کچھ کرنا یا کہنا چاہتا ہے۔ وہ بدھی کی تحریک سے کرتا ہے۔
بدھی (گیان) اندریاں ۔ کان۔ جلد بدن۔ آنکھیں۔ زبان اور ناک یہ پانچ گیان اندریاں (حواس) ہیں۔ ان کا ملاپ آکاش (خلا)۔ ہوا۔ آگ پانی اور مٹّی ان پانچ عناصر سے ایک ایک کی زیادتی کے ساتھ ہوا کرتا ہے۔ جیسے کان کا ملاپ صرف آکاش سے ہوتا ہے۔ کیونکہ آکاش کی صفت آواز ہے۔ اور کان آواز کے سوا اور کسی چیز کو اخذ نہیں کرتا۔ علےٰ ہذاالقیاس جلد بدن کا آکاش اور وایو کے ساتھ۔ آنکھوں کا آکاش۔ ہوا اور آگ کے ساتھ۔ زبان کا آکاش۔ ہوا۔ آگ اور پانی کے ساتھ۔ اور ناک کا آکاش ہوا۔ آگ۔ پانی اور مٹّی کے ساتھ ملاپ ہوتا ہے۔ یہ اندریاں پانچ کاموں کے ذریعے سے قیاس کی جاتی ہیں۔ ان اندریوں کا بدھی سے تعلّق ہے اس لیئے انہیں بدّھی یا گیان اندریاں بھی کہتے ہیں۔
کرم اندریاں ۔ ہاتھ۔ پاؤں۔ گدا[۵۱]۔ عضوِ تناسل اور منہہ یہ پانچ کرم اندریاں کہلاتی ہیں۔
ان میں سے پاؤں چلنے کے کام آتے ہیں۔ گدا اور عضوِ تناسل پاخانہ و پیشاب وغیرہ فضلات کے اخراج کے کام آتے ہیں۔ ہاتھ پکڑنے اور روکنے کے لیئے بنائے گئے ہیں۔ اور منہہ بولنے کے لیئے بنا ہے۔ سچائی روشنی اور جھوٹ تاریکی سے مشابہت رکھتا ہے۔
پنچ مہا بھوت (عناصر) ۔ آکاش (خلا)۔ ہوا۔ آگ۔ پانی اور مٹّی یہ پانچ مہا بھوت (عناصر) کہلاتے ہیں۔ شبد (آواز)۔ سپرش (لمس)۔ روپ

---

[۵۱] دُبر

(شکل) - رس (ذائقہ) اور گندھ (بُو) یہ بہ ترتیب اِن مہا بھُوتوں کے گُن (خواص) ہیں - پہلے بھُوت میں ایک ہی گُن (وصف) ہے - باقیوں میں بہ ترتیب ایک ایک کی زیادتی ہوتی چلی جاتی ہے - مثلاً آکاش میں صرف شبد ہی گُن ہے - ہوا میں شبد اور سپرش دوگُن ہیں - آگ میں شبد - سپرش اور رُوپ تین گُن ہیں - پانی میں شبد - سپرش - روپ اور رس چار گُن ہیں - اور مٹّی میں شبد - سپرش - رُوپ - رس اور گندھ پانچ گُن ہیں - البتّہ ہر ایک مہا بھُوت میں ایک ایک گُن بکثرت ہوتا ہے - جیسے آکاش میں شبد - ہوا میں سپرش - آگ میں روپ - پانی میں رس اور مٹّی میں گندھ -

کھرتوٗ (کھُردرا پن) مٹّی کا - دَرَوْتوٗ (تپلا پن) پانی کا - چَل توٗ (حرکت) ہوا کا - اور اُشن توٗ (گرمی) آگ کا خاصہ ہے - اور آکاش کا گُن گُونج ہے یعنی اشیا میں پرتھوی (مٹّی) وغیرہ کا ہونا کھرتوٗ (کھُردرا پن) وغیرہ اوصاف سے جانا جاتا ہے -

یعنی اگر اشیا میں کھرتوٗ ہو - تو پرتھوی گُن سمجھو - علیٰ ہذا القیاس دیگروں کو بھی سمجھنا چاہیئے - یہ سب علامات چھوکر معلُوم کی جاتی ہیں -

جس کے جسم میں گُن ہوتے ہیں - اُسے گُنی کہتے ہیں - اور گُنی کی نشانیاں گُن کہلاتی ہیں - اندریوں (حواس) کے وِشیوں (کاموں) کو انتھ کہتے ہیں اور جو گُن اندریوں میں ہوتے ہیں - اُنہیں وِشے کہتے ہیں -

جو گیان جس اندری کے سہارے سے شروع ہوتا ہے - اُسے اُسی اندری کی بُدھی کہتے ہیں - ایسے ہی جو گیان مَن سے پیدا ہوتا ہے - اُسے مَنو بھُو (من سے پیدا شُدہ) کہتے ہیں -

کاریہ۔ اندریوں اور ارتھوں کے الگ الگ ہونے کی وجہ سے بُدھی بھی کئی طرح کی ہوتی ہے۔

آتما۔ اندریوں۔ من اور ارتھ کے ملنے سے الگ الگ کئی قسم کا گیان ہوتا ہے۔ جیسے اُنگلی۔ انگوٹھا۔ تار اور ناخن کے ملاپ سے ایک ہی بین میں سے کئی قسم کی آوازیں نکلتی ہیں۔ ویسے ہی آتما۔ اندریوں۔ من اور ارتھ کے ملنے سے پیدا ہونے والی بُدھی بھی کئی طرح کی ہوتی ہے۔ آتما۔ اندریوں۔ من اور ارتھ کا باہمی ملاپ بُدھی کہلاتا ہے۔

دھاتوؤں کے لحاظ سے چوبیس اجزا کے مجموعے کا نام پُرش ہے۔ جب اِن سے رجوگُن اور تموگُن کا ملاپ ہوتا ہے۔ تو پُرش کہلاتا ہے۔ پُرش اننت (بے انتہا) ہے۔ ستوگُن کی بُدھی سے رجوگُن اور تموگُن کے دُور ہونے پر وہ ملاپ بھی جاتا رہتا ہے۔

نتیجۂ افعال اور گیان دونو پُرش ہی میں رہتے ہیں۔ موہ (لگاؤ)۔ سُکھ۔ دُکھ زندگی۔ موت اور ستو (جوہر لطیف) بھی اسی میں رہتے ہیں۔ جسے ایسا گیان ہوتا ہے۔ وہ سرشٹی کے فنا ہونے اور ظاہر ہونے کو بھی جانتا ہے۔

اگر پُرش نہ ہو۔ تو ابدی سلسلۂ علاج۔ جاننے کے قابل اُمور۔ روشنی۔ اندھیرا راستی۔ دروغ۔ وید۔ کرم۔ نیک۔ بد۔ کرنے والا اور جاننے والا اِن میں سے کچھ بھی نہیں ہوتا۔ اِسی سبب سے پُرش کو کارن کہتے ہیں۔

اگر آتما کارن نہ ہوتا۔ تو آکاش وغیرہ کا کوئی سبب نہ ہوتا۔ نہ اِن میں کچھ گیان ہوتا۔ اور نہ اِن سے کچھ مقصد ہی حاصل ہوتا۔ جیسے مٹّی۔ لکڑی اور چاک کے ہونے پر بھی کمہار کے بغیر گھڑا نہیں بن سکتا۔ اور جس طرح مٹّی۔ تنکے

اور لکڑیوں سے معمار کے بغیر خود بخود گھر نہیں بن سکتا۔ ویسے ہی بغیر فاعل کے پرتھوی وغیرہ پانچوں عناصر بھی جسم کو خود بخود نہیں بنا سکتے۔ جو اس کے خلاف کہتا ہے۔ وہ جھوٹ بکتا ہے۔

اِن سب مثالوں سے ہی پُرش کارن جانا جاتا ہے۔

ازل سے یہ دیکھتے چلے آتے ہیں۔ کہ انسان سے انسان پیدا ہوتے چلے جاتے ہیں۔ مگر وہ اُس پُرش کی مانند نہیں ہیں۔ جسے کارن کہا گیا ہے۔

پرتھوی وغیرہ پانچوں عناصر کی اِس جسم کے ساتھ مشابہت ہے۔ اِس لئے ساتوِک پُرش ان پرتھوی وغیرہ بھاووں کا مجموعہ ایشور کا بنایا ہُوا نہیں ہے وہ پُرش نہ کرتا (فاعل) ہے اور نہ بھوگتا۔

جو لوگ آتما کو مانتے ہیں۔ اُن کے خیال میں جسم کے کئے ہوئے کاموں کا پھل آتما ہی بھوگتا ہے۔ یعنی دُوسرے کے کئے ہوئے کرم کا نتیجہ دُوسرے کو بھگتنا پڑتا ہے۔ چونکہ کرتا (فاعل) ہی سب کارنوں کے ذریعے سے سب کرم کرتا ہے۔ اور جسم کے اجزا آنکھ جھپکنے ہی میں فنا ہو جاتے ہیں۔ اِن سب اجزا کے ایک دفعہ فنا ہو جانے پر دوبارہ ان کی بازگشت نہیں ہوتی۔ اِس لئے جسم کے کئے ہوئے کرم کا پھل جسم نہیں بھگت سکتا ہے کرم کے کرنے والا ہی جسم سے الگ ہونے کے باوجود جسم کے کئے ہوئے کرم پھل کو بھوگتا ہے۔ جانداروں کی کریا کے بھگتنے میں نتیجہ پُرش ہی کارن سوروپ ہے۔ اِسکار۔ نتائج افعال۔ پُنر جنم اور سمرتی ان سب کا گیان اس کارن سوروپ (باعثِ مجسم) پرماتما ہی میں رہتا ہے۔ اور پرماتما انادی (ازلی) ہے۔ اِس لئے وہ کارن نہیں ہے۔

چوبیس تتوؤں (اجزا) سے بنا ہُوا پُرش موہ (تعلّق)۔ اِچھّا (خواہش) اور دویش (نفرت) سے پیدا ہونے والے کرم سے پیدا ہوتا ہے۔ آتمگیہ (آتما کو ظاہر کرنے والے) کارنوں کے ملاپ سے اُسے گیان ہوتا ہے۔ من۔ بُدھی وغیرہ کرنوں کے بے میل اور خالص رہنے سے گیان کا آغاز نہیں ہو. جیسے صاف آئینے میں سے مُنہہ دکھائی دیتا ہے۔ لیکن دُھندلے میں سے دکھائی نہیں دیتا۔ ویسے ہی میلے پانی میں سے بھی دکھائی نہیں دیتا۔ اِسی طرح من وغیرہ کرنوں سے گیان پیدا نہیں ہوتا۔

من۔ بُدھی۔ گیان اندریوں اور کرم اندریوں کو کرن کہتے ہیں۔ جب اِن کا کرتا (فاعل) کے ساتھ ملاپ ہوتا ہے۔ تب کرم۔ علم اور بُدھی اعلےٰ ہوتی ہے۔

اکیلا آتما کرم نہیں کر سکتا۔ اور نہ ہی وُہ کرم کے نتیجے کو بھوگ سکتا ہے جب سب کا ملاپ ہوتا ہے۔ تب ہی سب کُچھ ہوتا ہے۔ ملاپ کے بغیر کُچھ نہیں ہوتا۔ بھاو (خیال) اکیلا نہیں رہتا۔ اور نہ بلا وجہ ہوتا ہے۔ یہ بھاو اپنی تیز رفتاری کی صفت کی وجہ سے اَتی کرم (تجاوز) نہیں کر سکتا۔

اناذی (ازلی) پُرش نتیّہ (ابدی) ہوتا ہے۔ اور اُس کا کوئی کارن نہیں ہوتا۔ اِس کے خلاف جِس کا کوئی کارن ہوتا ہے۔ وُہ نتیّہ نہیں ہوتا۔ جو چیز نتیّہ ہے۔ وُہ کسی اور چیز سے پیدا نہیں ہو سکتی۔ وُہ اَویکت (غیر نمایاں) اور اَچِنتیہ ہوتی ہے۔ مگر چوبیس اجزا سے بنا ہُوا پُرش ویکت (نمایاں) ہوتا ہے۔

آتما۔ غیر نمایاں جسم کے جاننے والی۔ ابدی سب جگہ پھیلی ہوئی اور لافانی ہے۔ اِس کے علاوہ سب نمایاں ہیں ویکت (نمایاں) کو اندریوں سے معلوم ہونے کے لائق بھی کہتے ہیں۔

یہ اندریوں سے معلوم کیا جاتا ہے۔ اس کے برعکس کو غیر نمایاں کہتے ہیں چونکہ یہ اندریوں سے معلوم نہیں کیا جاسکتا۔ اس لیئے اسے آتی اندرے بھی کہتے ہیں۔ یہ صرف نشانات ہی سے پہچانا جاتا ہے۔

شبد وغیرہ پنچ تن ماترا (قوائے خمسہ)۔ مُول پرکرتی۔ مہا تتوؔ اور اہنکار یہ آٹھوں پرکرتیاں ہیں۔ پانچ گیان اندریاں۔ پانچ کرم اندریاں۔ من اور پنچ مہا بھُوت (عناصر) یہ سولہ وکار ہیں۔ یعنی یہ آٹھوں پرکرتیوں کے کام ہیں۔ مُول پرکرتی کے علاوہ باقی سب کو کھیتر کہتے ہیں۔ اور اس کے اَویکت یعنی آتما کو کھیترگیہ کہتے ہیں۔

پُرش کی پیدائش ۔ اَویکت سے بُدھی۔ بُدھی سے اہنکار اور اہنکار سے پنچ تن ماترا (قوائے خمسہ) پیدا ہوتی ہیں۔ سب کے بعد مکمّل اور سرب انگ پُرش پیدا ہوتا ہے۔ پرلے کے وقت یہ پُرش اشٹ چیزوں سے الگ ہو جاتا ہے۔ اور پھر بار بار وَیکت سے اَویکت اور اَویکت سے وَیکت ہوتا رہتا ہے۔ یہ پُرش رجوگُن اور تموگُن سے مل کر کمہار کے چاک یا گاڑی کے پہیئے کی طرح گھُومتا رہتا ہے۔ رجوگن اور تموگن سے محیط اور اہنکار سے ملے ہوئے ہی پیدا ہوتے اور مرتے رہتے ہیں۔ لیکن جو ستوگُن والے اور اہنکار سے خالی ہیں۔ وُہ آواگون (پیدا ہونے اور مرنے) سے چھُوٹ جاتے ہیں۔

زندگی اور موت کی علامات :۔ سانس کا آنا جانا۔ پلکوں کا کھُلنا اور بند ہونا۔ من کا چلتے رہنا۔ ایک اندری کا دوسری اندری میں سنچار (داخل ہونا)۔ تحریک پانا۔ دوڑنا خواب میں مختلف مقامات پر

گھومنا۔ پنچ مہا بھوتوں (عناصر) کا گرہن (پکڑنا)۔ دائیں آنکھ سے دیکھی ہوئی چیز کا بائیں آنکھ کو علم ہو جانا۔ خواہش کرنا۔ نفرت کرنا۔ راحت اور تکلیف محسوس کرنا۔ کوشش کرنا۔ زندگی۔ استقلال۔ عقل۔ یادداشت۔ اہنکار (اپنے وجود کا خیال) اور بیگانی آتما کی نشانیاں معلوم کرنا یہ سب زندگی کی علامات ہیں۔ مُردے میں یہ علامات نہیں پائی جاتی ہیں۔ اس لئے مہرشی لوگ انہیں آتما کی علامات کہتے ہیں۔

اُس آتما کے نکل جانے کے بعد جسم مُردہ ہوکر خالی مکان کی طرح رہ جاتا ہے۔ اور صرف پنچ مہا بھوتوں (عناصر) کے وِکار باقی رہ جاتے ہیں۔ اسی سبب سے کسی کے مرجانے پر کہا کرتے ہیں۔ کہ فلاں پنچتو کو پہنچ گیا۔ من چیتنا سے خالی ہے۔ لیکن کریا والا ہے۔ اس کا چیتیا بنانے والا آتما ہے۔ آتما کا مَن کے ساتھ ملاپ ہونے پر اس کی کریا غیر مرئی ہوتی ہے۔ چونکہ آتما چیتنا والا ہے۔ اس لئے اُسے کرتا مانا گیا ہے۔ من میں چیتنا کے نہ ہونے سے وہ کرتا نہیں کہلاتا۔ اگرچہ وُہ کریا والا ہے۔

آتما اپنے کئے ہوئے کرم کے بس میں ہے۔ اس لئے آتما کی خواہش نہ ہونے پر بھی کرم اُسے مختلف جُونوں میں لئے پھرتے ہیں۔ اس لئے پرانی اپنی آتما کے ذریعے پرانوں کے ساتھ آتما کو بھی تمام جُونوں میں لے جاتا ہے۔ اَینوانیہ سادھک (ایک دُوسرے کو دُرست کرنے والا) کوئی نہیں ہے وَشی آتما اُن کرموں کو کرتا ہے۔ اور اُن کے نیک و بد نتائج کو بھوگتا ہے۔ وہی سوادھین آتما من کو یوگ میں لگاتا ہے۔ اور وہی تمام کرموں کو ترک کر دیتا ہے۔ جسم میں رہنے والا آتما سرب گامی (جسم میں سب جگہ

جاسکنے والا) ہونے کی وجہ سے جسم کے ہر حصے کے سُکھ اور دُکھ کو اُس عُضو کی قوّت لامسہ کے ذریعے سے محسوس کرتا ہے یبب کے سہارے ٹھہرا ہُوا تمام تکالیف کو آتما نہیں جان سکتا۔ چونکہ آتما سرب گامی ہے۔ اس لئے یہ مہان (بڑا) اور وِبھُو (پھیلا ہُوا) ہے۔ من کے سمادھی میں ہونے سے یہ اوٹ سے پرے کی چیزوں کو بھی دیکھ سکتا ہے۔ جسم اور کرم کے ملاپ سے من اور آتما کا نتیہ سمبندھ (دائمی تعلّق) ہے۔ کیونکہ دُوسرے اجسام میں بھی کرم آتما کے ساتھ جاتے ہیں۔ کسی ایک جُون میں ہونے کے باوجُود یہ آتما سرب یونی گامی (سب جُونوں میں جا سکنے کے قابل) ہوتا ہے آتما انادی ہے۔ کھیتر پرم پرا (سلسلۂ اجسام) بھی انادی ہے۔ اِن دونو کے انادی ہونے سے یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ پہلے کون تھا؟

ساکھشی کے معنی گیاتا (جاننے والے) کے ہیں۔ نہ جاننے والے کو ساکھشی نہیں کہتے۔ اِس لئے آتما ساکھشی ہے۔ جانداروں کے تمام بھاوا کا ساکھشی آتما ہی ہے۔

اکیلے آتما کی شناخت کے لئے کوئی علامت نہیں ہے۔ اس ناقابلِ شناخت آتما کی کوئی قسم بھی دیکھنے میں نہیں آتی۔ جب یہ بات ہے۔ تو اُس میں دُکھ کا وجُود بھی ناممکن بات ہے۔ پُرش کے ملاپ سے ہی دُکھ کی خصوصیت ہوتی ہے۔ جہاں دُکھ کا مقام ہے۔ اُسی جگہ دُکھ کی خصوصیت دکھائی دیتی ہے وَید ترِکال دبدنا (تینوں زمانوں کی تکلیف) کا علاج کر سکتا ہے۔ اِس بارے میں ذیل کی دلیل دی جاتی ہے۔ درد سر کا ایک دفعہ دُور ہو کر پھر پیدا ہو جانا۔ ایسے ہی بخار۔ کھانسی اور قے کا ایک دفعہ شانت ہو کر پھر ظاہر

ہوجانا اَتیت گمن کہلاتا ہے۔

اَتیت (گذشتہ) امراض کا پھر وہی وقت لوٹ آتا ہے۔ اُس وقت وَید اگرچہ مرض کے زمانہ حال کو دیکھ کر علاج میں مشغول ہوتا ہے۔ لیکن دراصل وُہ گذشتہ امراض کا ہی دفعیہ کہلاتا ہے۔ جس طوفان نے پہلے زراعت کو تباہ کیا تھا۔ وہی طوفان پھر آکر زراعت کو مٹّی میں ملا دیگا۔ اِس خیال سے اُس کے روکنے کے واسطے جس طرح بند بنایا جاتا ہے۔ ویسے ہی آنے والی امراض کے پُورب رُوپ (علامات ماقبل) کو دیکھ کر جو تدابیر اُن کے روکنے کے لیئے اختیار کی جاتی ہیں۔ وہی مستقبل امراض کا علاج کہلاتی ہیں۔ علاج کی غرض صحّت کا حصول ہے۔ اِس سے امراض کا پارم پرئیہ انو بندھ (ایک مرض سے دُوسری بیماری کا پیدا ہوجانا) دُور ہوجاتا ہے۔ اور صحّت کا آغاز ہوتا ہے۔ جسم کی سب دھاتو ہمیشہ ہیتو (سبب) کے مطابق رہتی ہیں۔ یعنی اگر ہیتو وِشم ہو۔ تو وُہ بھی وِشم (غیر معتدل) رہتی ہیں۔ اور اگر ہیتو سَم ہو۔ تو وُہ بھی سَم (معتدل) ہوتی ہیں۔

اِس دلیل کے مطابق عمل کرنے سے وَید تینوں زمانوں والی تکلیف کو دُور کر دیتا ہے۔

وہی علاج جملہ امراض کو دُور کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ جس میں کسی قسم کا نقص نہ ہو۔ اُپادھی (نقص) ہی دُکھ اور دُکھ آشر ے کا بڑا سبب ہے۔ تمام اپادھیوں کا ترک کر دینا ہی تمام دُکھوں کو دُور کرسکتا ہے جیسے ایکھ[1] اپنی ہی تاروں سے بندھ جاتا ہے۔ ویسے ہی لالچی جاہل آدمی

[1] ایک قسم کا کیڑا ہوتا ہے۔

بھی اپنے ہی لالچ سے برباد ہوجاتا ہے۔ جو گیانی شخص خواہشات کو آگ کی مانند تصوّر کرکے اُن سے دُور دُور رہتا ہے۔ وہ کسی لالچ سے کام کا آغاز نہیں کرتا۔ اور اسی سبب سے اُسے کبھی دُکھ بھی نہیں ہوتا۔

عقل۔ استقلال اور حافظے کا زائل ہوجانا۔ بُرا وقت۔ بُرا کام اور خواہش کے خلاف مقصد کا حصُول یہ سب دُکھ کے بواعث ہیں۔

ابدی اور فانی نیز مفید اور مضرّ میں بے ڈھنگا پن سے غور کرنا بُدھی بھرنش (عقل کا زائل ہونا) کہلاتا ہے۔ عقلِ سلیم صحیح خیالات کو ہی سوچتی ہے۔

استقلال کے زائل ہوجانے سے وشیوں میں پھنسا ہُوا من اپنے کو وشیوں سے روکنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ کیونکہ دھرتی (استقلال نیّم (باقاعدگی) کا دُوسرا نام ہے۔

رجوگن اور موہ سے گھری ہوئی جس شخص کی قوّت حافظہ تتوگیان سے پریشان ہوجاتی ہے۔ اُسے ہی سمرتی بھرنش (حافظے کا زائل ہوجانا) کہتے ہیں۔ اور تتوگیان کا یاد رکھنا ہی سمرتی کا کام ہے۔

عقل۔ استقلال اور حافظے کے زوال سے جو بُرا کام کیا جاتا ہے۔ اُسے پرّگیا پرادھ کہتے ہیں۔ یہ سب دوشوں کو کوپت کرتا ہے۔

حوائج ضروریہ کو روکنا یا اِن حوائج کا بے ضرورت خواہ مخواہ پیدا کرنا۔ جوکھوں میں پڑنا۔ بکثرت جماع کرنا۔ وقت مقرّرہ پر کام نہ کرنا۔ غلط طریقے پر کام کا آغاز۔ انکسار اور نیک چلنی کا نہ رہنا۔ قابلِ تعظیم اشخاص کی بے عزّتی کرنا۔ دانستہ غیر مفید کاموں کا کرنا۔ پاگل پن پیدا کرنے والی ادویات کا استعمال کرنا۔ بے موقع کودیش میں جانا۔ بُرے

آدمیوں کی صُحبت - اِندرے اُپ کرم نامی ادھیائے میں بیان کئے ہوئے نیک کاموں کا ترک کردینا۔ حسد۔ غرور۔ تکبّر۔ غُصّہ۔ لالچ۔ موہ۔ جہالت اور اِن سے پیدا شُدہ بُرے کرم۔ نیز وُہ کرم جو رجوگُن اور موہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ اختیار کرنا سب پرگیا پرادھ کہلاتے ہیں۔ یہ ہی سب دُکھوں کی بنیاد ہیں۔ بُدھی سے غلط گیان کا حاصل ہونا اور غلط کاموں میں رغبت ہونا بھی پرگیا پرادھ کہلاتا ہے۔ اور یہ من سے علاقہ رکھتا ہے۔

ویادھی سنگرہن ادھیائے میں امراض کی پیدائش کے اوقات کا بیان کیا گیا ہے۔ اور جس طرح تینوں دوشوں سے امراض کی پیدائش۔ خرابی اور دفعیہ ہوتا ہے۔ نیز بارش۔ سردی اور گرمی کے متھیا یوگ (بے موقع پڑنے)۔ اتی یوگ (بکثرت پڑنے) اور ہین یوگ (کم پڑنے) سے مختلف امراض پیدا ہوتے ہیں۔ اُن سب کا بیان کیا گیا ہے۔

کھائی ہوئی غذا کے ہضم ہونے پر۔ کھانا کھاتے ہی یا انہضام کے درمیان پوروا ہنہ میں (صُبح کے وقت)۔ مدھیا ہنہ میں (دوپہر کے وقت)۔ پرا ہنہ میں (شام کے وقت)۔ یا رات کے پہلے حصّے میں یا رات کے پچھلے حصّے میں جو جو مرض جس جس وقت میں پیدا ہوتا ہے۔ وُہ مرض اُسی وقت کا کہلاتا ہے۔

ہرروزہ - دوروزہ - سہ روزہ اور چہار روزہ بخار اپنے اپنے وقت پر شروع ہوتے ہیں۔ اِسی طرح کی اور بھی بہت سی موقّت بیماریاں ہیں۔ اِن کے اوقات اور طاقت کو سمجھ کر اِن کے ظہور سے پہلے ہی علاج کرنا چاہیئے

بڑھاپے اور موت کی وجہ سے پیدا ہونے والے امراض سوابھاوک (طبعی
کہلاتے ہیں۔ ان امراض کا علاج نہیں ہو سکتا۔
لفظ "دَیو" سے پہلے جنم کے کرم مراد ہیں۔ یہ بھی وقت پاکر امراض کا
باعث بن جاتے ہیں۔ کوئی کرم ایسا نہیں ہے۔ جس کا نتیجہ نہ بھگتنا
پڑے۔ کرموں کی وجہ سے پیدا ہونے والے امراض کریا کا ناش کر دیتے
ہیں۔ اور کریا کے کرنے سے فوراً دُور ہو جاتے ہیں۔
نہائت تیز یا بُلند آواز کے سُننے سے یا بالکل نہ سُننے سے یا نیچی آواز
کے سُننے سے بے حسی پیدا ہو جاتی ہے۔
سخت۔ مہیب۔ ناشائستہ۔ ناپسند۔ اور خرابی کے ظاہر کرنیوالے الفاظ کے
ساتھ کانوں کا جو ملاپ ہوتا ہے۔ اُسے متھیا سنیوگ کہتے ہیں۔
بالکل نہ چھُونا۔ زیادہ چھُونا اور کم چھُونا یہ سپرش اندری کے
لئے مضر ہوتے ہیں۔
بھُوت کا چھُونا۔ زہر کا چھُونا۔ ہوا کا چھُونا۔ بے وجود آواز سُننے کی کوشش کرنا۔ چکنائی
سردی اور گرمی کا چھُونا متھیا یوگ کہلاتا ہے۔
نہائت چمکدار اجسام کو دیکھ کر باریک چیزوں کے دیکھنے یا بالکل نہ
دیکھنے سے بصارت زائل ہو جاتی ہے۔
نفرت انگیز۔ مہیب۔ بدوضع۔ نہائت دُور کی اور نہائت ملی ہوئی
چیزوں) کو دیکھنا۔ نیز تاریک چیزوں کو دیکھنا وغیرہ یہ نظر کے
متھیا یوگ ہیں۔
کثرتِ مشق سے زیادہ اخذ کرنا یا بالکل اخذ ہی نہ کرنا۔ یا بے ترتیبی

سے اخذ کرنا۔ یا کم اخذ کرنا یہ رسن اندری کو خراب کرنے والے ہیں۔
نہائت ہلکی اور نہائت تیز بُو سُونگھنا یا بالکل ہی نہ سُونگھنا گھران اندری یعنی قوّت شامہ کو زائل کر دیتا ہے۔ بدبودار۔ زہر آمیز اور بے موسم بُو کا ناک کے ساتھ ملاپ گھران اندری کا متھیا یوگ کہلاتا ہے۔
اندریوں کے ساتھ مندرجہ بالا تین طرح کا ناموافق ملاپ ہی دوشوں کو کوپت (خراب) کرتا ہے۔ جو آتما کے موافق نہیں ہوتا۔ اُسے اساتمیہ کہتے ہیں۔
مندرجہ بالا اندریوں کے متھیا یوگ۔ ایوگ۔ ہین یوگ اور اتی یوگ ہونے سے جو جو خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اُنہیں ایندریک کہا جاتا ہے۔ یہی اساتمک ویادھیوں (ناموافق خرابیوں) کا باعث ہؤ کرتی ہیں۔ صحّت کا تو ایک سمّ یوگ ہی باعث ہے۔ لیکن وُہ مُشکل الحصُول چیز ہے۔
اندریاں اور اُن کے کام سُکھ دُکھ کا باعث نہیں ہوتے۔ اِن کا اصلی باعث مندرجہ بالا چاروں قسم کے یوگ ہی ہیں۔ اندریاں بھی ہیں۔ اور اُن کے کام بھی ہیں۔ لیکن اگر یوگ نہ ہو۔ تو نہ دُکھ ہوتا ہے۔ اور نہ سُکھ۔ اِس لئے یہ چاروں یوگ ہی سُکھ او دُکھ کا باعث ہوتے ہیں۔
کرم کے بغیر آتما۔ اندریوں۔ مَن اور بُدھی سے سُکھ دُکھ نہیں ہو سکتا اِس لئے ان سب کا ملاپ ہونے سے ہی سُکھ دُکھ کی پیدائش ہوتی ہے۔

سپرش اندری سن سپرش (چھونے کی اندری سے چھونا) اور دل کی طاقت سے چھونا ان دو کرموں سے سُکھ اور دُکھ کا علم ہوتا ہے۔ سُکھ اور دُکھ سے خواہش و نفرت کی بُنیاد لالچ پیدا ہوتا ہے۔ اور پھر وہی طمع سُکھ دُکھ کا باعث بن جاتا ہے۔ اِس طمع سے ہی دُکھ دینے والے خیالات پیدا ہوتے ہیں۔
سپرش اندری کے بغیر سپرش نہیں ہوتا۔ اور سپرش کے بغیر تکلیف کا علم نہیں ہوتا۔ من اور اندریوں والا جسم دُکھوں کا مسکن ہے۔ بال۔ رونگٹے ناخنوں کے سِرے۔ پاخانہ۔ پیشاب اور شریر کے شبد وغیرہ گُن یہ دُکھوں کے مسکن نہیں ہیں۔
یوگ اور موکھش میں سب قسم کے دُکھوں کا انعدام ہوتا ہے۔ موکھش میں سب دُکھ بُکلّی دور ہو جاتے ہیں۔ اور یوگ سے موکھش ملتی ہے۔
آتما۔ اندریوں۔ من اور وِشیوں کی نہائت قُربت سے ہی دُکھ سُکھ پیدا ہوتے ہیں۔ جب من بغیر کسی کارج سے تعلّق رکھنے کے پرماتما میں محو ہوتا ہے۔ تب سُکھ دُکھ دونو دور ہو جاتے ہیں۔ اور پھر جیتیندریہ پن پیدا ہو جاتا ہے۔ شریر کے اِسی جیتیندریہ پن کو یوگی لوگ یوگ کہتے ہیں۔
دِل کا جمانا۔ چیزوں کا گیان۔ کام کے مطابق فعل۔ دیکھنا سُننّا۔ یاد رکھنا۔ جلال۔ اور نظر نہ آنا
یہ آٹھ یوگیوں کے ایشوری بل (الٰہی طاقتیں) بیان کئے گئے ہیں۔
من کی شُدّھ سمادھی سے یہ آٹھوں گن پیدا ہوتے ہیں۔
رجوگن اور تموگن کے دُور ہو جانے سے نیز اوپر بیان کئے ہوئے

طاقتور کرموں کے فنا ہوجانے سے موکھش ملتی ہے۔ اسی کو کرم سنیوگوں سے ویوگ (قطع تعلقات) اور اُپنر بھاو کہتے ہیں۔

مہاتما بزرگوں کی خدمت۔ بدوں کی صحبت سے احتراز۔ برہمچریہ۔ کم خوری باقاعدگی۔ دھرم شاستروں پر عمل پیرا ہونا۔ معرفت۔ تنہائی کی خواہش وشیوں کا ترک۔ موکھش کے حاصل کرنے کی کوشش۔ کامل استقلال کرموں کا تیاگ۔ کئے ہوئے کرموں کا ناش۔ نش کریا ہونا۔ اہنکار سے خالی ہوجانا۔ تعلقات سے ڈر آنا۔ من اور بدھی کی یکسوئی۔ حقیقت کی شناخت اور تتو گیان یہ سب سمرتی کی ٹھیک حالت سے پیدا ہوتے ہیں۔ ست سیون سے لیکر دھرتی تک سب کرم کرنے سے سمرتی کا حصول ہوتا ہے۔ اور سمرتی کے ذریعے بھاووں کے سوبھاؤ پر غور کرنے سے دکھوں سے چھٹکارہ ہوجاتا ہے۔

سمرتی کے حاصل کرنے کے لئے ذیل کے آٹھ کارن بیان کئے جاتے ہیں۔ (۱) باعث کے مطابق ہونا یعنی شاہت (۲) برعکس (۳) اصل کے متعلق (۴) مشق (۵) گیان یوگ (۶) دوبارہ سننا (۷) دیکھے ہوئے کا سننا اور (۸) آزمایا ہُوا

ان کی یاد سے جو حاصل ہوتا ہے۔ اُسے سمرتی کہتے ہیں۔

موکھش (مکتی) کا یہی ایک طریقہ بتایا گیا ہے۔ اِس سے اصلیت اور سمرتی بل حاصل ہوتا ہے۔ اور پُنر جنم سے نجات مل جاتی ہے۔

سانکھیہ کے مقلد اسے ہی یوگ اور مکتی کا راستہ کہتے ہیں۔

جو کچھ موجود ہے۔ وُہ کارن (سبب) کی مانند اور دُکھ کا باعث ہے۔

اُس میں اپنا کچھ نہیں ہے۔ اور سب ہی فانی ہے۔ آتما کے اُداسین (الگ) ہونے کی وجہ سے یہ آتما کا بنایا ہُوا نہیں ہے۔
جہاں محبّت پیدا ہوتی ہے۔ وہاں جب تک ستیہ بُدھی پیدا نہیں ہوتی۔ تب تک کبر (انانیت) دُور نہیں ہو سکتا۔ فلاں چیز ہماری نہیں ہے۔ اِس بات کا علم ہو جانے سے گیانی لوگ سب کچھ ترک کر دیتے ہیں۔ اِس اعلےٰ درجے کے سنیاس کے پیدا ہونے پر تمام دُکھ کی جڑھ کٹ جاتی ہے۔
اِس کے بعد آتما برہّم میں لین ہو جاتا ہے۔ اور کِسی طرح سے اُس کی پراپتی نہیں ہو سکتی۔ تمام بھاوؤں کے دُور ہو جانے پر اُس کی کوئی خاص علامت نہیں رہتی۔ برہّم ویتا گیانیوں کی گتی برہّم ہے نہ تو وُہ فنا ہوتی ہے۔ اور نہ اُس کی کوئی علامت ہے۔ برہم ویتاؤں کے گیان کو جاہل (اگیانی) لوگ نہیں جان سکتے۔
مہرشی بھگوان اتری کمار نے اِس ادھیائے میں پُرش کے متعلّق تئیس اعلےٰ درجے کے پُر اسرار سوالات کے جواب بیان کئے ہیں ؂

دُوسرا ادھیائے

اَتُلیہ گوتریہ شریر

اگنی ولیش نے پُوچھا۔ حیض کے تین دن ختم ہونے پر اَتُلیہ (غیر)

گوتروالا آدمی جب خلوت میں عورت سے جماع کرتا ہے۔ اور اُس میں چھ رسوں والی ایک چیز چھوڑتا ہے۔ جس کا حمل بن جاتا ہے۔ اُس چتش پا[۱] د چیز کو کیا کہتے ہیں؟

مہرشی پُنر وسو نے جواب دیا۔ اُسے آدمی کا شکر (ویرج) کہتے ہیں۔ اور اِسی سے حمل قرار پاتا ہے۔ اِس میں وایو۔ اگنی۔ پرتھوی اور جل یہ چار گُن ہوتے ہیں۔ اور چھئوں رسوں سے اِس کا ظہور ہوتا ہے۔

اگنی ویش نے پھر پُوچھا کہ جنین کس وقت مکمل جسم کو حاصل کر کے بسہولیت پیدا ہوتا ہے۔ ابندھیا[۲] عورت بعض دفعہ حمل کو غیر معمولی وقت تک کیوں اُٹھائے رہتی ہے۔ اور حمل قرار پا کر پھر منعدم کیوں ہو جاتا ہے۔

مہرشی پُنر وسو بولے۔ جس حمل کا ویرج۔ رج (حیض)۔ آتما۔ جرائیو[۳] اور وقت اچھا ہوتا ہے۔ اور جس حمل کی حفاظت بخوبی کی جاتی ہے۔ اُس کا جنین جسمانی تکمیل کو حاصل کر کے ٹھیک وقت پر پیدا ہوتا ہے۔

یونی (رحم) کی خرابی۔ رنج والم۔ ویرج۔ رج۔ غذا اور بیوہار کے نقائص غیر مناسب وقت میں صحبت کرنا اور طاقت کا زائل ہو جانا ایسی باتیں ہیں۔ جن سے ابندھیا عورت بھی غیر معمولی وقت تک حمل کو اُٹھائے

---

[۱] چار اجزا والی [۲] ایسی عورت جو بانجھ نہ ہو

[۳] جھلی جس میں جنین لپٹا ہُوا ہوتا ہے۔

رہا کرتی ہے۔
جاہل اشخاص بعض دفعہ وایو کی وجہ سے رُک جانے والے خُونِ حیض کو حمل سمجھ لیتے ہیں۔ کیونکہ خُون خارج نہ ہونے کی وجہ سے حمل کی شکل اختیار کر کے بڑھنے لگتا ہے۔ لیکن وہی خُون جب دُھوپ لگنے۔ محنت کے کام کرنے۔ تھک جانے۔ افسوس کرنے۔ گرم غذا کھانے یا کسی بیماری کی وجہ سے جاری ہو کر خارج ہو جاتا ہے۔ اور پیٹ کا پھیلاؤ کم ہو کر حمل دکھائی نہیں دیتا۔ تو وُہ لوگ کہنے لگتے ہیں۔ کہ اِسے بھُوت لے گیا۔ لیکن نشاچر اوج کو کھایا کرتے ہیں۔ اُنہیں گوشت سے کوئی رغبت نہیں ہوتی۔ اِس لئے اُن کا رحم میں داخل ہو کر حمل کو لے جانا ناممکن بات ہے۔
اگنی ویش نے پُوچھا۔ کہ لڑکی یا لڑکے کے پیدا ہونے کا کیا سبب ہے؟ اور جوڑے لڑکوں یا جوڑی لڑکیوں کے پیدا ہونے کی کیا وجہ ہے کبھی لڑکی اور لڑکا دونو اکٹھے پیدا ہوتے ہیں۔ اس کا کیا کارن ہے؟ ایک ہی دفعہ بہت سے لڑکوں کے پیدا ہونے کا کیا سبب ہے؟ نیز بعض دفعہ بہت ہی مُدت کے بعد اولاد پیدا ہونے کی کیا وجہ ہے؟ اور بعض وقت جو لڑکی اور لڑکا جوڑے پیدا ہوتے ہیں۔ اُن میں سے ایک دُوسرے سے طاقتور کیوں ہوتا ہے؟ کرپا کر کے اِن سوالات کا جواب دیکر میری تسلّی فرمائیں۔
بھگوان اتری کمار بولے۔ خُونِ حیض کی زیادتی سے لڑکی اور ویریہ کی زیادتی سے لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ ایک حصہ رج کا اور ایک حصہ

ویرج کا زیادہ ہونے سے لڑکی اور لڑکا دونو اکٹھے پیدا ہوتے ہیں۔ اسی طرح جب ویرج کی زیادتی کے دو حصّے ہو جاتے ہیں۔ تو جوڑے لڑکے۔ اور جب رج کی زیادتی کے دو حصّے ہو جاتے ہیں۔ تو جوڑی لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں۔ جب وایو بہُت بڑھ کر ویرج یا رج کو بہُت حصّوں میں تقسیم کر دیتی ہے تو بہ ترتیب بہُت سے لڑکے یا لڑکیاں اکٹھی پیدا ہوتی ہیں۔ جب حمل کو غذا نہیں ملتی۔ تو وُہ خُشک ہو جاتا ہے یا بہہ جاتا ہے۔ جب خُشک ہو جائے۔ تو اُسے دوبارہ تروتازہ ہونے کے لئے بہت دِن صرف ہو جاتے ہیں۔ اِس لئے بچّہ بھی معمولی ایام سے بہت عرصے کے بعد پیدا ہوتا ہے۔

کرم آدھین[۱] ویرج اور رج کم وبیش حصوں میں منقسم ہو کر رحم میں ترقّی پاتے رہتے ہیں۔ اور جس کا حصہ بڑا تھا۔ وُہ طاقتور۔ اور جس کا تھوڑا تھا۔ وہ کمزور پیدا ہوتا ہے۔

اگنی ولیش نے پُوچھا۔ دُوِی ریت۔ پُونْ اِندرے۔ سنسکاروا ہی پُرش کھنڈ۔ اِستری کھنڈ۔ وَکری۔ اِیرشیارتی اور واتک کھنڈ اولاد کِس کِس طرح سے پیدا ہوتی ہے؟

مہرشی پُنروسو بولے۔ جب ویرج اور رج یکساں ہوتے ہیں۔ تب حمل قرار پا کر جو اولاد پیدا ہوتی ہے۔ اُس میں نہ مردانہ اور نہ زنانہ علامات پائی جاتی ہیں۔ اِسے دُوِی ریت کہتے ہیں۔

جب وایُو شُکر آشے کو ضائع کر دیتی ہے۔ تو وُہ حمل پُونْ اِندرے ہو جاتا ہے

[۱] قانونِ کرم کے تابع

جب وایُو شُکر آشے کے مُنہہ کو روک دیتی ہے۔ تب جو اولاد پیدا ہوتی ہے۔ وہ سنسکاروا ہی ہوتی ہے۔

جب عورت و مرد دونو تھوڑے رج و ویرج والے اور کمزور ہوں۔ نیز شہوت کے بغیر صُحبت کریں۔ تو ایسے ملاپ سے دو طرح کی اولاد پیدا ہوتی ہے۔ خواہ وُہ پُرش کھنڈ ہو یا استری کھنڈ۔

جب عورت کا جی جماع کو نہ چاہے۔ اور مرد کا ویرج کمزور ہو۔ تو ایسی حالت میں صُحبت کرنے سے وَکری اولاد پیدا ہوتی ہے۔

جب عورت و مرد دونو کا آپس میں حسد ہو۔ اور شہوت بھی بہُت تھوڑی ہو۔ تو ایسی حالت میں ہمبستری کرنے سے جو اولاد پیدا ہوتی ہے۔ وُہ اِیرشیارتی ہوگی۔

وآیو اور اگنی کی خرابی سے جس کے دونو خُصیے (انڈکوش) ضائع ہو جاتے ہیں۔ اُسے واتِک کھنڈ کہا جاتا ہے۔

کرم کی خرابی سے جب حمل بگڑ جاتا ہے۔ تو اُسے مندرجہ بالا علامات سے معلُوم کیا جاتا ہے۔

اگنی ویش نے پُوچھا۔ رحم میں حمل کے قرار پاتے ہی کیا علامات ہوتی ہیں؟ حمل میں لڑکا ہے یا لڑکی ہے یا ہیجڑا ہے یہ بات کیونکر معلُوم ہو سکتی ہے؟ نیز کیا وجہ ہے۔ کہ ساری اولاد کی شکلیں ایک سی نہیں ہوتیں؟

حمل قرار پانے کی علامات | **مہرشی پُنرؤسُو بولے** ۔ مُنہہ میں پانی بھر آنا۔ جی متلانا۔ گرانیٔ بدن۔ اعضا شکنی۔ اُونگھ رونگٹے کھڑے ہونا۔ دل کی بیقراری۔ کم ور کھانا کھانے کے بغیر شکم سیر رہنا حمل قرار پا جانے کی علامات ہیں۔

جنین کی تذکیر و تانیث کی علامات استقرارِ حمل کے بعد جب عورت اپنے بائیں اعضا کو زیادہ کام میں لائے۔ اور مرد کی صحبت کی اُسے زیادہ خواہش ہو۔ نیند زیادہ آئے۔ اس کا کھانا پینا۔ حیا۔ اور رغبت بڑھ جائے۔ حمل بائیں پہلو میں رہتا ہو۔ حمل گول نہ ہو یعنی پھیلا ہُوا ہو۔ نیز بائیں چھاتی میں سے پہلے دُودھ نکلے۔ تو سمجھنا چاہیئے۔ کہ اس کے پیٹ میں لڑکی ہے۔

جب علامات اس کے خلاف ہوں۔ تو حمل میں لڑکے کے وجُود کی اُمید رکھنی چاہیئے۔

جب علامات ملی جُلی پائی جائیں۔ تو ٹیونسک (ہیجڑے) کا موجُود ہونا جانا جاتا ہے۔

بچّے کی شکل کی موافقت قرارِ حمل کے وقت عورت کا خیال جس جاندار کی طرف چلا جاتا ہے جنین کی صُورت بھی اُسی جانور کی سی ہو جاتی ہے۔ جنین کے چاروں عناصر ماں باپ کے چاروں عناصر سے بنتے ہیں۔ اور اُس کا جسم ماں کی خوراک سے مضبوط ہوتا ہے۔ یعنی جنین کا سارا جسم ماں باپ کے جسموں کے اجزا سے بنتا ہے۔ اِس لیئے اِن میں سے جس کی علامات غالب ہوتی ہیں۔ بچّہ اُسی کے موافق پیدا ہوتا ہے۔ بچّے کی صُورت ماں باپ کے موافق ہونے کی اصلی وجہ چاروں عناصر ہی ہیں۔ ایک اور بات بھی ہے۔ کہ جس میں خواہش زیادہ ہوتی ہے۔ اولاد بھی اُسی کی سی ہوتی ہے۔

اگنی ولیش نے پُوچھا۔ کیا وجہ ہے۔ کہ عورتوں کے بدوضع اولاد

پیدا ہوتی ہے۔ کم اعضا والی۔ زیادہ اعضا والی اور بد وضع اندریوں والی اولاد کس طرح سے پیدا ہوتی ہے؟ آتما ایک جسم سے دوسرے جسم میں کیونکر چلا جاتا ہے؟ اور اُس وقت آتما کے ساتھ کیا کیا رہتا ہے؟

مہرشی پُنروسُو نے جواب دیا۔ ویرج کی خرابی۔ کرموں کی خرابی۔ رحم کی خرابی۔ وقت کی خرابی یا ماں کی غذا وغیرہ کی خرابی سے دوش (اخلاط) بگڑ کر جنین کی وضع۔ رنگت اور اعضا کو بگاڑ دیتے ہیں۔ جیسے موسم برسات میں لکڑی۔ پتھر اور پانی کا زور دریا کے کنارے کے درختوں کی شکل بگاڑ دیتا ہے۔ ویسے ہی دوش (اخلاط) بگڑ کر جنین کو بد وضع بنا دیتے ہیں۔

کرم کے بس میں پڑ کر مَن کا ویگ سوکھشم چھتر بھوت (جسم لطیف) سمیت ایک جسم سے دوسرے میں چلا جاتا ہے۔ اور باطنی آنکھوں کے بغیر اُس کا نظر آنا مشکل ہے۔ یہ آتما ہر جگہ جا سکنے کے قابل سارے جسم میں پھیلا ہوا سب کا بنانیوالا کُل شکلوں والا۔ زندہ اندریوں سے معلوم نہ ہونیوالا نتیہ اُک (جسم میں رہنے والا) اور سُکھ دُکھ کا بھوگنے والا ہے۔

رس۔ آتما۔ ماں اور باپ سے پیدا شدہ چار بھُوت (عناصر)۔ دس اندریاں اور چھ دھاتو جسم میں کُل بیس سار (جوہر لطیف) ہوتے ہیں اِن میں سے سوکھشم چھتر بھُوت آتما کے آسرے ہے۔ اور آتما اِن چھتر بھُوت میں مقیم ہے۔ لیعنی سُوکھشم چھتر بھُوت اور آتما آپس میں ایک دُوسرے کے آسرے اِس طرح سے قائم ہیں۔ کہ الگ نہیں ہو سکتے۔ حمل میں ماں باپ کا جورج اور ویرج ہوتا ہے۔ اُسے ہی چھتر بھُوت

کہتے ہیں۔ تمام عناصر اُسی رج اور ویرج کی پرورش کرتے ہیں۔ اور یہ غذا رس سے پیدا ہوتی ہے۔ آتما کے آسرے جو چاروں بھوت حمل میں داخل ہوتے ہیں۔ وُہ کرم سے پیدا ہوتے ہیں۔ اور چھُٹٹر بھُوت بیج سورُوپ ہو کر دُوسرے اجسام میں داخل ہو جاتے ہیں۔

رُوپ سے رُوپ کا پیدا ہونا مسلّمہ بات ہے۔ یعنی جیسا ویرج ہوگا۔ ویسی ہی گربھ (جنین) کی شکل ہوگی۔ کرم پر انحصار رکھنے والے من سے جنین کے مَن کی پیدائش ہوتی ہے۔ جب شکل اور بدھّی میں فرق ہوتا ہے۔ اس کا باعث رجوگُن اور تموگُن کرم ہیں اُنہی اندریوں سے نہ معلوم ہونیوالے اور بہت باریک پانچوں عناصر سے آتما کبھی جُدا نہیں ہوتا اور وہی آتما کرم۔ مَن۔ بُدھی اور اہنکار وغیرہ وکار دوشوں سے بھی الگ نہیں ہوتا۔ رجوگُن اور تموگُن یہ ہمیشہ من سے تعلّق رکھتے ہیں۔ گیان کے بغیر وُہ خرابی مجسّم ہیں۔ دوشوں و الامن اور زورآور کرم یہ گتی اور پرکرتی کے بواعث بیان کئے گئے ہیں۔

اگنی ویش نے پُوچھا۔ روگ کس طرح سے پیدا ہوتے ہیں؟ اُن کے دفعیے کی کیا تدابیر ہیں؟ خوشی اور افسوس کا کیا سبب ہے؟ جسمانی اور روحانی خرابیاں رفع دفع ہو کر پھر کیونکر پیدا ہو جاتی ہیں؟

مہرشی اتری کمار نے جواب دیا۔ روگوں کے پیدا ہونے کے تین باعث ہیں۔ اندریوں کا اسا تمیہ ارتھ[1]۔ سنیوگ[2] اور پرنیام کال[3] اسی طرح امراض کے دفعیے کی بھی تین ہی تدابیر ہیں۔ گیان

---

[1] غلط علم [2] ملاپ [3] تبدیلی کا وقت

ارتھ اور کال کا سمان یوگ۔ (ٹھیک ملاپ) اور
دھارمک کار بیوہار خوشی کا باعث ہوتے ہیں۔ اور ادھرم کے کاموں
سے افسوس پیدا ہوتا ہے۔
جسمانی اور روحانی خرابیاں ایک دفعہ دُور ہو کر پھر نہیں پیدا ہوتیں۔
جسم اور مَن کی جو قدیمی دیا پتّی ہے۔ اُس کا آغاز کہیں نہیں بیان کیا
گیا۔ اور در حقیقت اُس کا آغاز ہے بھی نہیں۔ اُس کی نوِرتی۔ (انجام)
استقلال - یادداشت اور نہائت اعلےٰ درجے کی بُدھی
سے ہو سکتی ہے۔
جسم اور من کے روگوں کا آسرا ہونے پر بھی روگ کے پیدا ہونے
سے پیشتر ہی اگر علاج کر لیا جائے۔ تو جتیندریہ شخص کو بیماریاں
ضرر[1] نہیں پہنچا سکتی ہیں۔
اُس وقت کال کرت روگ پیدا ہو جاتے ہیں۔ اگرچہ وُہ دَیو
سمبندھی نہ بھی ہوں۔
پہلے جنم کے کئے ہوئے کرموں کا نام دَیو ہے۔ اور جو کرم اِس جنم
میں کئے جاتے ہیں۔ اُنہیں مانشی کرم کہتے ہیں۔
ہیتُو وِشم (پچھلے جنم کے بُرے کرموں) سے روگ پیدا ہوتے ہیں۔ اور
اِس کے خلاف یعنی پچھلے جنم کے اچھے کرموں سے روگوں کا دفعیہ ہو جاتا ہے
جو دوش ہمینت رِتُو میں پیدا ہوئے ہیں۔ اُنہیں بسنت رِتو میں۔ جو
گرِیکھم رِتُو میں پیدا ہوئے ہیں۔ اُنہیں برشا رِتو میں اور جو برشا رِتو

[1] ملاپ

میں پیدا ہوئے ہیں۔ اُنہیں شیت کال میں خارج کر دینے سے رِتوؤں سے ظاہر ہونے والے روگ پھر پیدا نہیں ہونے پاتے۔

مفید آہار بیوہار کا عمل میں لانے والا۔ ہر کام کو سوچ سمجھ کر کرنے والا وشیوں سے دِل برداشتہ۔ فیاض۔ سب کو ایک نظر سے دیکھنے والا راست گفتار۔ عفو پسند اور مصیبت زدوں سے ہمدردی رکھنے والا شخص ہمیشہ تندرست رہتا ہے۔

گیان۔ تپ۔ یوگ ابھیاس۔ من۔ بانی اور کرم کا راحت افزا تعلّق سوتنتر اور وِشدھ[1] بدھی ایسی چیزیں ہیں۔ جن کی موجودگی میں روگ پیدا نہیں ہو سکتا۔

ادھیائے کا خاتمہ اسی ادھیائے میں مہرشی پُنر وَسُو نے جھبیر باریک سوالات کے عقل افزا جواب بیان کئے ہیں۔

تیسرا ادھیائے

کھُڈّیکا گربھاوکّرانتی شریر

حمل کا قرار پانا جب شُدّھ دیرج والا آدمی شُدّھ رج والی۔ صحیح یونی والی اور صحیح رحم والی عورت سے جماع کرتا ہے۔ اور اُن کے ملاپ سے عورت کے رحم میں دیرج اور رج کے ساتھ منودیگ والا جیو مِل جاتا ہے۔ تب حمل قرار پاتا ہے۔

---

[1] مصفّا

یہ حمل موافق رس کے استعمال سے صحت کے ساتھ بڑھتا رہتا ہے اگر اُس کی حفاظت ٹھیک تدابیر سے کی جائے۔ تو وہ ٹھیک وقت پر۔ مکمل اندریوں والا۔ مکمل جسم والا۔ طاقت۔ رنگت۔ جوہر لطیف اور بناوٹ کے لحاظ سے مکمل ہو کر بسہولت پیدا ہوتا ہے۔

حمل کی اقسام یہ ہیں۔ ماترج۔ پترج۔ آتمج۔ سا تمیج اور رسیج ستو سنگیا[۱] والا من اِن کا اوپ پادک[۲] ہوتا ہے۔

یہ بات سُنکر بھاردواج بولے۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ نہ ماں۔ نہ باپ۔ نہ آتما۔ نہ سا تمیہ۔ نہ کھانا۔ نہ پینا۔ نہ کھانے کے قابل اشیا اور نہ لیہیہ[۳] حمل کو پیدا کر سکتے ہیں۔ اور نہ ستو سنگیا والا من ہی پرلوک سے گربھ میں آتا ہے۔

اگر ماں باپ ہی اولاد پیدا کر سکتے۔ تو بہت سی عورتیں اور مرد ہیں جو اولاد نرینہ کا مُنہ دیکھنے کو ترس رہے ہیں۔ وہ بہت سے بیٹے کیوں نہیں پیدا کر لیتے۔ جو لڑکیاں پیدا کرنا چاہتے۔ وہ بہت سی لڑکیاں پیدا کر لیتے۔ نیز اولاد کی خواہش رکھنے والا کوئی آدمی لاولد نہ رہتا۔

آتما بھی آتما کو پیدا نہیں کر سکتی۔ اگر وہ ایسا کر سکتی ہے۔ تو سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ پیدا شُدہ آتما آتما کو پیدا کرتی ہے۔ یا ناپیدا شُدہ آتما آتما کو پیدا کرتی ہے؟ لیکن یہ دونو باتیں ٹھیک نہیں۔ پیدا

---

[۱] جیو آتما
[۲] بنانے والا
[۳] چاٹنے کے لائق

شدہ آتما آتما کو پیدا نہیں کر سکتی۔ کیونکہ جس نے ایک دفعہ جنم لے لیا۔ وُہ دُوسری دفعہ کیسے پیدا ہو سکتا ہے؟ اسی طرح سے ناپیدا شُدہ آتما بھی آتما کو پیدا نہیں کر سکتی۔ اگر اُسے اپنے پیدا کرنے کی طاقت ہوتی۔ تو کیوں نہ اچھی جُونوں میں اپنا جنم لیتی؟ سبب یہ ہے۔ کہ آتما اپنے لئے وحشی۔ بے روک وش والی۔ کام روپی۔ تیجودتی طاقت تیزی۔ رنگت۔ ستو[1] اور ورڑھتا والی اُجرَ۔ اَمرَ یا اس سے بھی زیادہ صفات سے موصُوف ہونے کی خواہش رکھتی ہے۔

گرِبھ ساتمیہ بھی نہیں ہوتا۔ اگر ساتمیہ ہوتا۔ تو صرف ساتمیہ (موافق) اشیاء کا استعمال کرنے والوں کے ہی اولاد پیدا ہوتی۔ اور ناموافق اشیاء کا استعمال کرنے والے لاولد ہوتے۔ لیکن اولاد دونو قسم کے آدمیوں کے گھروں میں ہوتی بھی ہے۔ اور نہیں بھی ہوتی۔

گرِبھ رس سے بھی پیدا نہیں ہوتا۔ اگر رس سے پیدا ہوتا۔ تو کوئی عورت مرد اولاد سے محروم نہ ہوتا۔ کیونکہ ایسا کوئی مرد عورت نہیں ہے۔ جو رسوں کا استعمال نہ کرتا ہو۔ اگر اعلےٰ قسم کے رسوں کے استعمال سے ہی اولاد پیدا ہوتی۔ تو جو اشخاص بکرے۔ مینڈھے ہرن اور ہکھشر وغیرہ کا ماس رس۔ گائے کا دُودھ۔ دہی۔ گھی۔ شہد۔ تیل۔ سینڈھا نمک۔ گنّے کا رس۔ مُونگ اور چاول وغیرہ ہمیشہ کھاتے رہتے ہیں۔ صرف اُنہی کے اولاد ہوتی۔ اور دوسرے لوگ لاولد رہتے۔ جو سونکھیا۔ جَو۔ اُدّالک۔ کودوں۔ کندمُول وغیرہ کھاتے ہیں۔ لیکن یہ بات بھی نہیں ہے۔ کیونکہ اولاد دونو قسم کے

[1] Vitality

لوگوں کے گھروں میں ہوتی بھی ہے۔ اور نہیں بھی ہوتی۔
یہ بات بھی نہیں ہے۔ کہ ستو سنگیا والا من پرلوک سے آکر گربھ سے
ملتا ہے۔ اگر ایسا ہوتا۔ تو پہلے جنم کا کوئی کام ایسا نہ ہوتا۔ جو اُسے
معلوم نہ ہوتا۔ جیسے وہ نہ سُنتا یا نہ دیکھتا۔ اُسے تو کچھ بھی یاد
نہیں رہتا۔ اس لئے گربھ نہ ماترج ہے۔ نہ پِترج۔ نہ آتمج۔ نہ سایز
نہ رسج اور نہ پرلوک ستو سنگیک اِس کا بنانے والا ہے۔
بھاردواج جی کی یہ باتیں سنکر بھگوان اتری کمار بولے:۔

گربھ کو ماں سے کیا کیا ملتا ہے؟ کہ جو باتیں آپ نے کہی ہیں
وہ ٹھیک نہیں ہیں۔ کیونکہ اِن سب کے ملاپ سے ہی گربھ پیدا ہوتا
ہے۔ گربھ ماترج اِس لئے ہوتا ہے۔ کہ ماں کے بغیر گربھ کا ظہور ممکن
نہیں ہے۔ اور جرایج مخلوق کی پیدائش بھی ماں کے بغیر ناممکن
ہے۔ گربھ کو ماں سے جو چیزیں ملتی ہیں۔ اُن کی تفصیل یہ ہے
جیسے جلد۔ خون۔ گوشت۔ چربی۔ نابھی۔ ہردا۔ کلوم (پنکریاس)
یکرت (جگر)۔ تلی۔ دونو ورک (گردے)۔ مثانہ۔ پُریشا دھانسے
(رودۂ مستقیم)۔ آم آشئے (معدہ)۔ پکو آشئے (انتڑیاں)۔ اُترگُد
(گُدا کا اُوپر کا حصہ)۔ اَدھر گُد (گُدا کا نچلا حصہ)۔ کھشدر انتر۔
(چھوٹے رودے)

باپ سے گربھ کو کیا کیا ملتا ہے؟ یہ گربھ پِترج بھی ہے۔ اس
لئے کہ باپ کے بغیر بھی گربھ کی پیدائش ممکن نہیں۔ نیز جرایج وغیرہ
مخلوق کی پیدائش باپ کے بغیر نہیں ہو سکتی۔

گربھ کو باپ سے ذیل کی اشیاء ملتی ہیں۔ سر کے بال۔ داڑھی مونچھ۔ ناخن۔ رونگٹے۔ دانت۔ ہڈیاں۔ سِرا (دریدیں)۔ سنایو (پٹھے)۔ دھمنیاں (رگیں) اور ویرج۔

گربھ آتمج بھی ہوتا ہے۔ کیونکہ گربھ آتما ہی انترآتما ہوتا ہے۔ جسے جیو کہتے ہیں۔ یہ جیو شاشوت۔ روگ سے برتر۔ اجر۔ امر۔ اکھشے ابھید یہ۔ اچھید یہ۔ الوڑیہ سب کی اشکال والا سب کا بنانیوالا غیرنمایاں انادی انذھن اور اکھشر ہوتا ہے۔

یہ جیو رحم میں داخل ہوکر رج اور ویرج سے مل کر آتما کے ذریعے آتما کو گربھ کی شکل میں پیدا کرتا ہے۔ گربھ میں اُسی کو آتما شمار کرتے ہیں۔ ورنہ آتما کا جنم اُس کے انادی اور نتیہ ہونے کی وجہ سے ممکن نہیں ہوسکتا۔ اس لئے یہ اجنما ہونے پر بھی گربھ کو پیدا کرتا ہے۔ وہی گربھ وقت کے گذر جانے پر لڑکپن۔ جوانی اور بڑھاپے کو حاصل کرتا ہے۔ وہی گربھ جس جس اوستھا میں رہتا ہے۔ اُسی اُسی اوستھا میں وہ جنم لیتا ہے۔ جو اوستھا اُس کی ہونے والی ہے۔ اُسی میں وہ جنم لیگا۔ اس لئے گربھ کو یگ پت یعنی ایک ہی دفعہ جات (پیدا شدہ) اور اجات (اجنما) دونو کہتے ہیں۔

ایسا جات گربھ آنے والی اوستھاؤں میں اجات ہوکر آتما کے وسیلے آتما کو پیدا کرتا ہے۔ اسی تتو درشن پدارتھ کا اُس اُس وے اور اُس اُس اوستھانتر میں جانا ہی جنم کہلاتا ہے۔ جیسے رج

ویرج اور جیو کے ملاپ سے پہلے گربھتو نہیں ہوتا - ملاپ پر ہی گربھ کہلاتا ہے - جیسے پُرش کے اولاد ہونے سے پہلے پترِتو نہیں ہوتا (یعنی وُہ پتا نہیں کہلا سکتا - اور اولاد ہونے کے بعد وُہ پتا کہلاتا ہے -
ایسے ہی گربھ کے موجود ہونے پر بھی اُس کی اُسی حالت میں جات اور اجات پن رہتا ہے -

گربھ کے ظہور کے بارے میں ماں باپ یا آتما کوئی بھی سب پہلوؤں سے کامل سبب نہیں ہے - کوئی کچھ آزادی سے اور کچھ کرموں کی وجہ سے کرتا ہے - کہیں کرن شکتی کرنے کی طاقت رکھتی ہے - اور کہیں نہیں رکھتی -

جہاں ستو وغیرہ کرن شکتی کو فضیلت ہوتی ہے - وہاں طاقت کے مطابق اچھی طرح سے کام ہو سکتا ہے - اس کے ماسوا ہونے پر اس کے برعکس نتیجہ نکلتا ہے - کرن شکتی کے نقص سے آتما گربھ کے پیدا کرنے میں کارن نہیں کہلا سکتا - آتم گیانی مہا انوبھاوؤں نے چیشٹا - یونی - ایشورج اور موکش اپنے بس میں دیکھا ہے - آتما کے ماسوا اور کوئی سکھ دُکھ کا فاعل نہیں ہے - نہ اور کسی سے گربھ پیدا ہوتا ہے - آتما آتما ہی سے ظاہر ہوتا ہے - جیسے بیج کے بغیر انکور پیدا نہیں ہو سکتا -

آتما سے گربھ کو کیا کیا ملتا ہے؟ آتما سے گربھ کو جو کچھ ملتا ہے - اب اُس کی تفصیل بیان کی جاتی ہے - یہ جن جن جونوں میں پیدا ہوتا ہے - اُنہی جونوں میں اس کی پیدائش - آیو - آتم گیان -

من - اندریاں - پران - اپان - پرین - دھارن - آکرتی - بھید - سور بھید - ورن بھید - سکھ - دکھ - اچھا - دویش - چیتنا - دھرتی - بدھی سمرتی - اہنکار اور پریتن آتما سے پیدا ہوتے ہیں۔

گربھ ساتمیج بھی ہوتا ہے۔ اگر عورت مرد موافق اشیاء کے استعمال کرنے والے ہوں - تو بانجھ پن یا گربھ کی خرابیاں نہیں پیدا ہو سکتیں۔ ناموافق اشیا کے استعمال کرنے والے مرد عورتوں کے تینوں دوش کوپت ہو کر تمام جسم میں پھیل کر جب تک ویرج - رج اور رحم میں گڑبڑ نہیں مچاتے - تب تک گربھ کی پیدائش کی طاقت بنی رہتی ہے۔

موافق اشیا کے استعمال کرنے والے مرد۔ عورتوں کا ویرج - رج اور رحم صحیح ہونے کی وجہ سے رتوکال میں مل جاتے ہیں۔ لیکن جیو آتما کے نہ ہونے سے حمل قرار نہیں پا سکتا۔ اسی طرح صرف ساتمیہ (موافق) اشیا ہی اکیلی قرارِ حمل کا باعث نہیں ہیں۔ بلکہ سب کا اجتماع قرارِ حمل کا باعث ہوتا ہے۔

گربھ کے مندرجہ ذیل اجزا ساتمیہ (موافق) اشیا کے استعمال سے پیدا ہوتے ہیں۔

صحت چستی - اندریوں کی تروتازگی - نرلوبھتا - آواز - رنگت اور بیرج کی دولت اور خوشی وراحت۔

یہ گربھ رسج بھی ہوتا ہے۔ رس کے بغیر تو ماتا کی زندگی بھی دشوار ہے۔ پھر گربھ کا جنم کیسے ہو سکتا ہے؟ اچھی طرح سے استعمال

کٹے ہوئے رس گربھ کو پیدا کرتے ہیں۔ لیکن صرف رسوں کے ٹھیک استعمال سے ہی بھی حمل نہیں قرار پا سکتا۔ جب تک سب اجزا جمع نہ ہوں۔ جو جو اجزا گربھ کے رس سے پیدا ہوتے ہیں۔ وہ یہ ہیں:۔ جسم کی پیدائش۔ اس کا بڑھنا۔ زندگی کا تعلّق۔ سیری۔ تروتازگی اور حوصلہ۔ ستوسنگیا والا من بھی تعلّق پیدا کرنے والا ہوتا ہے یہ جیو کا محسوس ہونے والے جسم کے ساتھ تعلّق پیدا کراتا ہے۔ اِس ستّو کے جسم سے نکلنے سے پہلے ہی اِس کی صلاحیت بگڑ جاتی ہے۔ خواہشات میں فرق پڑ جاتا ہے۔ تمام اندریاں تپنے لگتی ہیں طاقت زائل ہو جاتی ہے۔ اور مرض کمال تک پہنچ جاتے ہیں۔ جس ستّو کے زائل ہو جانے سے جان چلی جاتی ہے۔ وہ اِندریوں کا ابھی گراہک من کہلاتا ہے۔

یہ من تین طرح کا ہوتا ہے (۱) ساتوک (۲) راجس اور (۳) تامس اِن میں سے جو گُن بکثرت ہوتا ہے۔ اُس کا دُوسرے جنم تک ساتھ رہتا ہے۔ اگر شُدھ ستوگُن کا ساتھ رہے۔ تو گُذشتہ جنم کی بھی یاد بنی رہتی ہے۔ آتما کی یہ یادداشت آتما کا من کے ساتھ تعلّق ہونے سے دوسرے جنم میں بھی بنی رہتی ہے۔ اس یادداشت کی وجہ سے ہی پُرش کو جاتی سمر کہتے ہیں۔

گربھ میں ستوگن سے جو جو پیدا ہوتا ہے۔ اُس کی تفصیل یہ ہے جیسے بھگتی۔ شیل (صلاحیت)۔ صفائی۔ دویش۔ سمرتی۔ موہ۔ تیاگ۔ مات سریہ۔ شور بیرتا۔ خوف۔ غُصّہ۔ تندرا (اونگھ)

حوصلہ۔ تیزی۔ نرمی۔ گنبھیرتا۔ اطمینان وغیرہ۔ اور بھی کئی صفات ستوؔ سے پیدا ہوتی ہیں۔ آگے اِن سب کا بیان آئیگا۔
ستوؔ کئی قسم کے ہوتے ہیں۔ یہ سب گُن ایک ہی شخص میں پائے جاسکتے ہیں۔ لیکن یہ سب گُن ایک ہی وقت میں نہیں مل سکتے۔ لیکن جو ایک گُن بتایا جاتا ہے۔ اُس سے مقصد یہ ہوتا ہے کہ وُہ اُس میں کثرت سے ہے۔
اِس طرح گربھ کے پیدا کرنے والے کئی قسم کے بھاووں کے اجتماع سے حمل قرار پاتا ہے۔ جیسے مکان کئی اشیا کے اجتماع سے بنتا ہے۔ اور رتھ کئی چیزوں کے ملنے سے بنتا ہے۔ اِسی طرح گربھ بھی ماترج وغیرہ کئی گُنوں کے ملنے سے بنتا ہے۔ دُوسرے لفظوں میں گربھ ماترج ہے۔ پترج ہے۔ آتمج ہے۔ ساتمیج ہے۔ رسج ہے۔ اور ستوؔ سنگیا والا من اِس کا تعلق پیدا کرانے والا ہے۔
بھاردواج جی یہ سُنکر بولے۔ کہ اگر گربھ پیدا کرنے والے کئی اجزا کے اجتماع سے حمل قرار پاتا ہے۔ تو یہ کس طرح سے مل جاتے ہیں؟ اور اگر مل جاتے ہیں۔ تو اِن کے مجموعے سے پیدا شُدہ گربھ انسانی شکل میں کیونکر آجاتا ہے۔ اور یہ کیوں کہا جاتا ہے۔ کہ مُنش مُنش سے پیدا ہوتا ہے۔ اگر یہ کہیں۔ کہ جس طرح مُنش مُنش سے پیدا ہوتا ہے۔ ویسے ہی انسانی شکل میں آتا ہے۔ جیسے گائے سے گائے اور گھوڑے سے گھوڑا پیدا ہوتا ہے۔ تو آپ پہلے جو یہ کہہ چکے ہیں۔ کہ یہ سمودائے آتمک یعنی اجتماع سے پیدا ہونے والا ہے۔ آپ

کا وُہ کہنا ٹھیک نہ رہیگا۔ اگر منش منش سے پیدا ہوتا ہے۔ تو جڑھ اندھے۔ کُبڑے۔ گُونگے۔ پست قامت۔ گنگنے۔ پاگل۔ کوڑھی اور کلاس روگ والے کی اولاد اپنے باپ کی سی کیوں نہیں ہوتی؟ اگر آپ یہ کہیں۔ کہ آتما اپنی آنکھوں سے رُوپ (شکل) کو دیکھتا ہے۔ کانوں سے آواز کو سُنتا ہے۔ ناک سے بُو کو سُونگھتا ہے زبان سے رسوں کا ذائقہ چکھتا ہے۔ جلد سے چھو کر محسوس کرتا ہے۔ اور عقل سے جاننے کے قابل چیزوں کو جانتا ہے۔ تو ان بواعث سے جڑھ اور اندھے وغیرہ باپوں سے پیدا شُدہ اولاد باپ کی سی ہونی چاہیئے۔ یہاں بھی پرتگیا ہانی دوش (دعوے کی خلاف ورزی کا نقص) عاید ہوتا ہے۔ اگر ایسا کہا جائے۔ تو اندریوں کی موجُودگی پر آتما گیانی اور نہ ہونے پر اگیانی ہوگی۔ اگر آتما میں گیان اور اگیان دونو باتیں ہیں۔ تو وُہ دِکار پرکرتی (عیب کے مزاج والی اور نرِوکار پرکرتی (بے عیب مزاج) والی بھی ہوگی۔ اگر آتما اِندریوں کے ذریعے وِشیوں کو معلُوم کرتی ہے۔ اور ان اندریوں کے نہ ہونے سے نہیں جان سکتی۔ تو وُہ اگیانی ہونے کے سبب اُکارن اور اُکارن ہونے کی وجہ سے اناتما ہے۔ اِس لئے یہ سب باتیں صرف کہنے ہی کی ہیں۔ دراصل بے معنی ہیں۔

مہرشی اتری کُمار نے جواب دیا۔ کہ یہ بات تو ہم پہلے ہی بتا چکے ہیں۔ کہ ستوجیو کا جسم سے تعلق پیدا کرتا ہے۔ اِس لئے مجموعے سے پیدا شُدہ گربھ انسانی جسم میں پیدا ہوتا ہے۔

اب اس بات کی تشریح کرتے ہیں۔ کہ مُنش کو مُنش سے پیدا شُدہ کیوں کہتے ہیں؟ اُسے غور سے سُنو۔ جرایج۔ انڈج۔ سویدج۔ اُدبھج تمام مخلوقات اِن چار اقسام پر منقسم ہے۔ اِن چاروں میں سے ہر ایک کی بے شمار اقسام ہیں۔ کیونکہ جیووں کی شکلیں بھی لاتعداد ہوتی ہیں لیکن ان میں سے جرایج اور انڈج جانداروں کے یہ گربھ پیدا کرنے والے بھاؤ جس جس یونی میں جاتے ہیں۔ اُس اُس یونی میں اُن کی ویسی ہی اشکال بن جاتی ہیں۔ جیسے کسی سانچے میں جس کی شکل انسان کی سی ہو۔ اگر سونا۔ چاندی۔ تانبا یا قلعی وغیرہ دھاتیں پگھلا کر ڈال دی جائیں۔ تو اُن کی شکلیں بھی انسان کی سی بن جائنگی اسی طرح گربھ پیدا کرنے والی اشیا کے منش کی یونی میں جانے سے منش بن جائیگا۔ اور اس یونی سے پیدا ہونے کے سبب منش منش پربھو (منش سے پیدا شُدہ) کہا جاتا ہے۔

اور جو تُم یہ کہتے ہو۔ کہ اگر منش منش پربھو ہے۔ تو جڑھ وغیرہ منشیوں سے پیدا شُدہ اولاد باپ کی سی کیوں نہیں ہوتی؟ اِس کا جواب یہ ہے۔ کہ بیج کا جون جونسا حصہ اُپ تپت ہوتا ہے۔ وہی بگڑ جاتا ہے۔ اگر بیج اُپ تپت نہ ہوگا۔ تو اولاد بھی بگڑی ہوئی نہ پیدا ہوگی۔ اِس میں تمہارے دونو سوالوں کا جواب آگیا۔

تمام اندریاں آتیج ہوتی ہیں۔ اور اِن میں پہلے جنم کا بھی تعلّق پایا جاتا ہے۔ اِس لئے اِن کے وجود اور عدم کا باعث دَیو (پہلا جنم) ہوتا ہے۔ اِس لئے پیدا شدہ اولاد بالکل باپ کی سی نہیں ہوسکتی۔

یہ بات بھی غلط ہے۔ کہ آتما اندریوں کے ہونے سے گیانی اور نہ ہونے سے اگیانی ہوتا ہے آتما جب کبھی سَتّو سے خالی ہوتی ہے۔ اس حالت میں وہ اگیانی ہوتی ہے۔ اور جب اُس میں سَتّو خصوصیت سے ہو۔ تو اُس میں گیان بھی خصوصیت سے پایا جاتا ہے۔

اندریوں کے نہ ہونے سے فاعل کا کارج گیان (کرنے کا علم) وجُود میں نہیں آسکتا۔ یعنی ان کے بغیر کریا (کام) عمل میں نہیں آسکتی۔ جیسے مٹّی کے نہ ہونے سے کمہار کا گھڑا بنانے کا گیان کسی کام نہیں آسکتا۔ بالفاظِ دیگر اگرچہ کمہار گھڑا بنانا جانتا ہو۔ تاہم اگر اُس کے پاس مٹّی نہ ہو۔ تو وہ گھڑا کیسے بنا سکتا ہے؟ اے بھاردواج! تم ادھیاتم آتم گیان کی اِس بڑی طاقت کو سُنو۔ آتم گیانی شخص جسم کی اندریوں اور چنچل من کو روک کر ادھیاتم گیان کو حاصل کرکے تمام بھاووں کا امتحان کرتا ہے۔ اے بھاردواج! اِس دُوسری بات کو اختیار کرو۔

جب اِنسان سوجاتا ہے۔ تو اس کی تمام اندریاں۔ بانی اور چیشٹا بھی دور ہوجاتی ہیں۔ اُسے وشیوں اور سُکھ دُکھ کا گیان نہیں رہتا اس لئے اُس حالت کے لحاظ سے اُسے اگیانی بھی کہتے ہیں۔

آتم گیان کے سوا اور کسی گیان کی پرورتی نہیں ہوتی۔ نہ کوئی ایک بھاو ہی رہتا ہے۔ اور نہ کوئی بھاو بلا وجہ ہوتا ہے۔ اِسلئے گیان پرکرتی اور آتما۔ درشٹا اور کارن ہیں۔

اِن سب باتوں کا مَیں نے بیان کردیا ہے۔ اے بھاردواج! تم

اِن پر غور کر کے شکوک کو دِل سے نکال دو۔

ادھیائے کا خلاصہ اِس ادھیائے میں گربھ کے اسباب۔ بُدّھی ورِدّھی اور جنم کے متعلق مہرشی پُنروسو اور بھاردواج کا اختلاف رائے بیان کیا گیا ہے۔ نیز پرتگیا۔ پرتی کھیدھ اور سِدّھانت کی تعریف بیان کی گئی ہے +

چوتھا ادھیائے

مہتی گربھاوکرانتی

اِس ادھیائے میں ذیل کی باتوں کا بیان کیا جائیگا۔ جیسے گربھ کِس سے پیدا ہوتا ہے؟ گربھ کی سنگیا کیا ہے؟ گربھ کِن اشیا کا وِکار[۱] ہے؟ کوکھ میں گربھ کی آنو پُوروِک پیدائش۔ گربھ کی ترقی کے اسباب۔ گربھ کی عدم ترقی کے اسباب۔ گربھ کا پیدا ہو کر کوکھ (رحم) میں زائل ہو جانا۔ گربھ کا ضائع ہوئے بغیر بدوضعی کو حاصل کرنا

گربھ کی پیدائش کے اسباب ماں۔ باپ۔ آتما۔ ساتمیہ۔ رس اور سَتّو اِن سب بھاووں کے اجتماع سے گربھ پیدا ہوتا ہے۔ اِس گربھ کے جو جو حصے جس جس سے آتے ہیں۔ وُہ پہلے بیان کئے جا چکے ہیں۔

ویرج سنگیا ویرج۔ رج اور آتما کے رحم میں ملنے کو گربھ کہتے ہیں۔

---

[۱] تبدیل ہئیت یا نتیجہ

گربھ کن اشیا کا وکار ہے گربھ چیتنا (زندگی) کے مسکنوں (یعنی مٹی۔ پانی۔ آگ۔ ہوا اور آکاش) کا وکار ہے۔ اس لئے پانچ عناصر اور چھٹی چیتنا کے مجموعے کو گربھ کہتے ہیں۔ بالفاظ دیگر چیتنا گربھ کی چھٹی دھاتو ہے۔

گربھ کی آنو پوروک پیدائش پرانے خون حیض کے نکل جانے اور نئے کے داخل ہونے پر جب استری صاف ہو کر سنان کر چکے تو اُسے رِتُومتی کہتے ہیں۔ دُوسرے لفظوں میں صاف یونی۔ صاف رکت اور صاف رحم والی رِتُومتی کہلاتی ہے۔

ایسی استری کے ساتھ جب شُدھ ویرج والا آدمی جماع کرتا ہے۔ تو اُسے نہائت سرور حاصل ہوتا ہے۔ جس سے سارے جسم کی دھاتوؤں کا سار ویرج کی شکل میں ہر ایک عضو سے پیدا ہوتا ہے۔ اور ہرش بھوت آتما سے تحریک پا کر آدمی کے جسم سے خارج ہو کر اُسی راستے رحم میں داخل ہو کر استری کے رج سے مل جاتا ہے۔ پھر اُن سے سنتُوگل جاتا ہے۔ اور بعد ازاں گُن گرہن کے لئے چیتنا دھاتو شامل ہو جاتی ہے۔ یہی چیتنا دھاتو ہیتُو۔ کارن۔ نمت اکھشر۔ کرتا۔ منتا۔ ویدتا۔ بودھا۔ درشٹا۔ دھاتا۔ برہما۔ وشوکرما وشورُوپ۔ پُرش۔ پربھو۔ اَویہ اُسے۔ نِتیہ۔ گُنی گرہن۔ پردھان اَویہ اَکت۔ جیوگیہ۔ اَتّم۔ چیتناوان۔ وِبھو۔ بھوت آتما۔ اِندریہ آتما اور انتر آتما ہوتی ہے۔

یہ چیتنا دھاتو گُن گرہن کرتے وقت دُوسرے تمام گُنوں سے پہلے

آکاش گُن کو اختیار کرتی ہے۔ اور پھر بہ ترتیب کثیف تر چاروں دھاتوؤں
کو۔ یہ گُن گرہن کا کام بہت تھوڑے وقت میں نپٹ جاتا ہے۔
یہ چیتنیا دھاتو اِس طرح سب گُنوں کو حاصل کر کے گربھ بن جاتی ہے۔
پہلے مہینے میں گربھ بے حس و حرکت۔ تمام دھاتوؤں سے خلط ملط۔
اور کف کی شکل کا ہوتا ہے۔ اس وقت اس کا جسم دکھائی نہیں دیتا
البتہ اعضا کے نشان سے نظر آتے ہیں۔
دُوسرے مہینے گاڑھا ہوکر گولا سا بن جاتا ہے۔ یا مالنس پیشی اربُد
کا سا ہوتا ہے۔ اگر اس وقت وہ گھن (گاڑھا) سا ہو تو لڑکا۔ اگر مالنس
پیشی[۱] کی شکل کا ہو۔ تو لڑکی اور اگر اربُد کا سا ہو۔ تو ہیجڑا پیدا ہوگا۔
تیسرے مہینے میں تمام اندریاں اور تمام اعضا ایک ساتھ ہی
نمایاں ہو جاتے ہیں۔
اِن میں سے ماترج وغیرہ کئی اعضا کا پہلے بیان کیا جا چکا ہے۔
اب اُن حصوں کا بیان کیا جائیگا۔ جو پانچوں عناصر سے پیدا ہوتے
ہیں۔ نیز دُوسرے انگوں کا بیان لکھا جائیگا۔
گربھ کے آکاشی اجزا۔ گربھ کے ماترج وغیرہ حصے بھی پانچوں عناصر
کا وِکار ہوتے ہیں۔ اِن میں سے شبد (آواز)۔ شروتر (قوت سماعت)
ہلکا پن۔ لطافت اور وِویک (طاقتِ غور و خوض) آکاش آتمک
گُن کہلاتے ہیں۔
ہوائی اجزا۔ سپرش (قوّتِ لامسہ)۔ تُوچا۔ رُوکھا پن۔ تحریک۔
دھاتو رچنا (رس وغیرہ دھاتوؤں کی بناوٹ) اور جسمانی حرکات

---
[۱] گوشت کا ٹکڑا [۲] گول سا گوشت کا ٹکڑا

وایو آتمک گُن کہلاتے ہیں۔
آتشی اجزا۔ رُوپ۔ درشن اِندری (آنکھ)۔ روشنی۔ قوّتِ ہاضمہ اور گرمی اگنی آتمک گُن کہلاتے ہیں۔
آبی اجزا۔ رس۔ رس اندری (زبان)۔ ٹھنڈک۔ ملائمت۔ چکناہٹ اور رطوبت جل آتمک گُن کہلاتے ہیں۔
خاکی اجزا۔ بُو۔ ناک۔ ثقالت۔ ستھرتا (قائم) اور مُورتی (شکل) پرتھوی آتمک گُن کہلاتے ہیں۔
اِس طرح یہ پُرش لوک (دُنیا) کی مانند ہے۔ یعنی لوک (دُنیا) میں جس قدر بھاو ہیں۔ اُتنے ہی پُرش میں ہوتے ہیں۔ اور جتنے پُرش میں پائے جاتے ہیں۔ اُتنے ہی لوک میں پائے جاتے ہیں۔ اس طرح سے پنڈت لوگ پُرش اور لوک کی مشابہت بتاتے ہیں۔
اِس طرح گربھ میں اندریاں اور تمام اعضا ایک ساتھ پیدا ہوتے ہیں۔ گربھ کے شکم سے باہر آنے کے بعد اِن کے علاوہ اور بھی کئی بھاو ظاہر ہوتے ہیں۔ جیسے دانت۔ مُونچھیں۔ داڑھی اور چھاتیاں وغیرہ۔ نیز دیگر پرکرتی بھاو بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔ جیسے کہ چلنا اور بولنا وغیرہ۔
اِن کے برعکس بگڑے ہوئے بھاو بھی ہوتے ہیں۔
اِس گربھ میں بہت سے حصے ایسے بھی ہیں۔ جو دائمی ہوتے ہیں۔ جیسے ہاتھ پاؤں وغیرہ۔ اور بعض اُنتتیہ بھی ہیں۔ جیسے دانت۔ اِس کے جو جو انگ دائمی ہیں۔ اُنہی میں مردانہ پن۔ زنانہ پن اور

ہیجڑا پن ہوتا ہے۔ اگر ان میں رَج وغیرہ استری بھاو کا غلبہ ہے۔ تو لڑکی۔ اگر ویرج وغیرہ پُرش بھاو کا غلبہ ہو۔ تو لڑکا اور اگر دونو بھاو یکساں ہوں۔ تو ہیجڑا پیدا ہوتا ہے۔

کلیوتا (نامردی)۔ بُزدلی۔ اَپٹ دِینتا (چالاکی کا نہ ہونا)۔ موہ (غشی) اُچپلاہٹ۔ نچلے حصے کا بھاری ہونا۔ اَودڑھتا (غیر مضبوطی)۔ شِتھلتا (ڈھیلاپن)۔ نزاکت۔ رحم اور خُون کی زیادتی وغیرہ علامات لڑکی کی ہوتی ہیں۔ اِن کے خلاف علامات لڑکے کی سمجھنی چاہئیں اگر دونو قسم کی مِلی جُلی علامات ہوں۔ تو اِس صُورت میں جنین کو ہیجڑا سمجھنا چاہیئے۔

حاملہ کی پرداخت جس وقت جنین کی سب اندریاں پیدا ہو چُکتی ہیں۔ تو اُس وقت اس کے چِت میں ویدنائیں (تکالیف) بھی پیدا ہو جاتی ہیں۔ اِس لئے اُس وقت گربھ رحم میں پھڑکتا ہے اور گُذشتہ جنموں کے بُھگتے ہوئے سُکھ دُکھ کے لئے پرارتھنا کرتا ہے۔ بُوڑھے آدمی ایسی حالت میں اُس استری کو دَوہردِ کہتے ہیں۔ یعنی دوہردوں والی۔ ایک اُس کا اپنا اور ایک جنین کا۔ گربھ کا ہِردا ماترج ہوتا ہے۔ اور ماں کا ہِردا رس داہنی ناڑیوں کے ذریعے اُس سے تعلّق رکھتا ہے۔ اِنہی ناڑیوں کے ذریعے گربھ کی پرارتھنا ماتا کے ہِردے میں اور ماتا کی پرارتھنا گربھ کے ہِردے میں داخل ہوتی ہے۔ اِس لئے حاملہ استری کو کوئی ایسا کام نہ کرنا چاہیئے۔ جو ناموافق ہو۔ کیونکہ جو خواہش جنین کی ہوتی ہے۔ وہی اُس کی

ماں کو محسوس ہوتی ہے۔ خواہش کو روکنے سے یا تو گربھ زائل ہو جاتا ہے۔ یا اُس کا کوئی عُضو بدوضع ہو جاتا ہے۔
جنین اور اُس کی ماں کا ایسا تعلّق ہے۔ کہ ایک کو آرام ملنے سے دُوسرے کو آرام ملتا ہے۔ اِس لئے ہوشیار آدمی استری کی خواہش کے مطابق مفید آہار بیوہار پر عمل کرانے میں نہائت محتاط رہتے ہیں۔

دَوہرد (حاملہ) کی علامات حاملہ عورت کی دَوہرد علامات کو اچھی طرح جان لینے سے حاملہ کی پرداخت کی تدابیر پر اچھی طرح سے عبور ہو جاتا ہے۔ اس لئے مختصر طور پر اُن کا بیان کیا جاتا ہے۔ جیسے خُون حیض کا بند ہو جانا۔ مُنہہ سے رالیں بہنا۔ کھانے کی خواہش نہ ہونا۔ پُون (ہوا)۔ اروچی۔ کھٹائی کی خواہش۔ اُونچے نیچے بھاووں میں بالخصوص شردھا۔ جسم کا بوجھل ہونا۔ نیتروں میں گلانی (بے چینی)۔ چھاتیوں میں دُودھ کی پیدائش۔ ہونٹوں اور چھاتیوں کے سروں کا سیاہ ہو جانا۔ پاؤں میں سوج سی پڑنا۔ کسی قدر رونگٹے کھڑے ہونا اور فرج کے مُنہہ میں جال کی سی ایک چیز کا پیدا ہو جانا وغیرہ علامات گربھ کے مکمّل ہو جانے پر ہوتی ہیں۔

گربھ کا ناش کرنے والے بھاو ایسے وقت میں حاملہ اِستری جس جس چیز کی خواہش ظاہر کرے۔ اُسے وہی چیز دینی چاہیئے۔ لیکن گربھ کو ناش کرنے والی اشیاء نہ دینی چاہئیں۔ گربھ کا ناش کرنے والی مندرجہ ذیل اشیاء ہیں۔ جیسے نہائت بھاری۔ گرم۔ تیز

اور جلانے والی چیشٹاؤں کا عمل میں لانا۔ بوڑھے آدمی اس بارے میں اور بھی مفید ہدایات بتلاتے ہیں۔ جیسے دیوتاؤں اور راکھشسوں کے اُنوچروں کو ترک کر دینا چاہیئے۔ سُرخ کپڑے نہ پہننے دیں۔ منشی اشیاء کھانے کو نہ دیں۔ سواری پر نہ چڑھنے دیں۔ گوشت نہ کھانے دیں۔ اندریوں کے مخالف بھاووں کو بالکل ترک کر دیں۔

اگر حاملہ عورت کا جی کسی تیز چیز پر ہی للچاتا ہو۔ تو اُس کی خواہش کو نہ روکنا چاہیئے۔ بلکہ اُس چیز میں کوئی اور مفید اور مصلح چیز ملا کر اُسے دے دیں۔ کیونکہ اُس کی خواہش کے روکنے سے وایو کوپت ہو کر جسم کے اندر کی طرف متوجّہ ہو کر گربھ کو ضائع کر دیتی ہے۔ یا اُسے بدوضع بنا دیتی ہے۔

چوتھے مہینے میں گربھ مضبوط ہو جاتا ہے۔ اس لئے اِس مہینے میں حاملہ کا جسم زیادہ تر بھاری ہو جاتا ہے۔

پانچویں مہینے میں اور مہینوں کی نسبت جنین کا گوشت اور خُون زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ اور حاملہ اس وقت خصوصیت سے لاغر دکھائی دیتی ہے

چھٹے مہینے میں اور مہینوں کی نسبت گربھ کی طاقت اور رنگت زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ اس لئے اس مہینے میں حاملہ کی طاقت اور رنگت نمایاں طور پر کم ہو جاتی ہے۔

ساتویں مہینے میں جنین ہر طرح سے مکمّل ہو جاتا ہے۔ اِس لئے اس مہینے میں حاملہ عورت بالخصوصیت اُداس دکھائی دیتی ہے۔

آٹھویں مہینے میں گربھ کے بالکل بھر جانے سے رس واہنی ناڑیوں

کے ذریعے جنین سے ماتا اور ماتا سے جنین بار بار اوج کو حاصل کرتے رہتے ہیں۔ اس لئے اس مہینے میں حاملہ کئی دفعہ تر و تازہ اور کئی دفعہ اُداس سی دکھائی دیتی ہے۔ نیز یہی حالت جنین کی بھی ہوتی ہے کیونکہ اُس وقت اوج غیر ساکن ہوتا ہے۔ اِس لئے جنین کے پیدا ہونے میں خطرات کا اندیشہ رہتا ہے۔ اور عقلمند لوگ اس مہینے میں خاص طور پر احتیاط رکھنے کی ہدائت کرتے ہیں۔

آٹھویں مہینے کے بعد نویں مہینے کا ایک بھی دن گُذر جانے پر دسویں مہینے تک پُرشو کال کہلاتا ہے۔ اِس سے آگا پیچھا ہونے پر وکاریُت کال کہلاتا ہے۔

جنین کا مقام رحم ہے۔ وُہ آتُو پوروِک بہ ترتیب رحم ہی سے پیدا ہوتا ہے۔ ماتا پتا اور دیگر گربھ پیدا کرنے والے بھاووں کے ٹھیک ہونے سے ماتا کے اُپ سنیہہ اور اُپ سوید کے ذریعے۔ کال نیز پرنیام اور سوبھاؤ سدّھی سے جنین رحم میں ترقّی کرتا رہتا ہے۔ لیکن ماتا وغیرہ گربھ پیدا کرنے والے بھاووں کے خراب ہونے سے جنین جنم نہیں لیتا۔ رحم میں جنین کے ترقّی کرنے کے جو اسباب بیان کئے گئے ہیں۔ اُن کے برخلاف ہونے سے گربھ یا تو زائل ہو جاتا ہے۔ یا دیر کے بعد جنم لیتا ہے۔

اب اس بات کا بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ضائع ہونے کے بغیر گربھ کیونکر بگڑ جاتا ہے۔

جب استریوں کے دوشوں کو کوپت کرنے والی اشیاء کے استعمال

سے دوش کوپت ہوکر جسم میں پھیلتے ہوئے رکت اور رحم کو خراب کر
دیتے ہیں۔ اور اُس وقت حمل قرار پا جاتا ہے۔ تو اُس گربھ کے
ماترج وغیرہ ایک یا کئی حصے بد وضع ہو جاتے ہیں۔
بیج کے جس حصے میں دوش کوپت ہوتے ہیں۔ اُسی حصے سے پید
شُدہ گربھ کا وہی عضو بد وضع ہو جاتا ہے۔
جب استری کا بیج اور گربھ پیدا کرنے والا بیج بھاگ خراب ہو جاتا
ہے۔ تب بانجھ پن کے نقائص رکھنے والی لڑکی پیدا ہوتی ہے۔
جب استری کے رج میں گربھ آشے پیدا کرنے والا بیج بھاگ خراب
ہو جاتا ہے۔ تو سڑی ہوئی اولاد پیدا ہوتی ہے۔
جب استری کے رکت میں گربھ آشے بنانے والا بیج بھاگ اور استری
بنانے والا بیج بھاگ خراب ہو جاتا ہے۔ تب استری کی ہم شکل لیکن
عورت پن کی علامات سے محروم اولاد پیدا ہوتی ہے۔ جسے وارتا
کہتے ہیں۔ اس اولاد کو استری ویاپد بھی کہا جاتا ہے۔
جب مرد کے بیج بھاگ میں نقص واقع ہوتا ہے۔ تب پترج وغیرہ اعضا
میں خرابی واقع ہوتی ہے۔
جب سنتان پیدا کرنے والا بیج بھاگ ناقص ہو جاتا ہے۔ تب
پُوتی سنتان پیدا ہوتی ہے۔
جب آدمی بنانے والا بیج بھاگ ناقص ہو جاتا ہے۔ تب مرد کی ہمشکل
لیکن مردانہ علامات سے محروم اولاد پیدا ہوتی ہے۔ جسے ترن پُوبی
اور پُرش ویاپت بھی کہتے ہیں۔

باقی گربھ کارک بھاووں سے گربھ کے اعضا کے نقائص بھی انہی پر محمول کرنے چاہئیں۔ آتما میں نُقص نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وُہ بے عیب ہے۔ اور سب جانداروں میں یکساں ہے۔ صِرف تتووں اور اجسام کی علیٰحدگی سے ہی اُن کی علیٰحدگی جانی جاتی ہے۔

وات۔ پت اور کف یہ تینوں جسمانی دوش گربھ کے جسم کو بھی ناقص کر دیتے ہیں۔ رج اور تم یہ دو مانسک دوش ہیں۔ اور یہ گربھ کے من کو خراب کرتے ہیں۔

اِس طرح جسمانی اور مانسک دونو قسم کے دوشوں سے گربھ کے شریر اور من میں خرابی واقع ہوتی ہے۔ اگر یہ خراب نہ ہوں۔ تو گربھ بھی خراب نہیں ہو سکتا۔

یہ بات پہلے بیان کی جا چکی ہے۔ کہ شریر کی چار یونیاں ہیں۔ جرائج۔ انڈج۔ سویدج اور اُدبھج۔

شُدھ ستوگُن۔ رجوگُن اور تموگُن کے لحاظ سے یہ تین قسم کی ہیں۔ اِن میں سے شُدھ بے عیب ہوتا ہے۔ کیونکہ اِس میں کلیان کا حِصہ ہے رجوگُن میں روش (غصّہ) اور تموگُن میں موہ کا حصہ ہے۔ اِس لئے یہ دونو ناقص ہیں۔

اِن تینوں طرح کے ستووں کی ایک ایک کی بیشی اور تارتمیہ یوگ[۱] سے بے تعداد اقسام ہیں۔ شریر کے یونی بھید۔ ستّو اور جسم کا باہمی اُنوودھان[۲] اِس کا باعث ہیں۔

---

۱ ؎ لحاظ بیشی اور زیادہ بیشی ۲ ؎ بناوٹ

شریرشٹو کا انُوروپ ہے ۔ اور شٹو شریر کا ۔ اِس لئے اب ہم ستو[۵۱] درشیہ کے مطابق شریر کی کچھ اقسام کا بیان کرینگے ۔

براہمیہ شریر کی علامات :۔ پوِتر ۔ سچّی پرتگیا والا ۔ جیتیندریہ ۔ ٹھیک وچار کرنے والا ۔ گیان ۔ وِگیان ۔ بچن اور پرتی بچن والا ۔ سمپن[۵۲] سمرِتی والا ۔ کام ۔ کرودھ ۔ لوبھ ۔ موہ ۔ مان ۔ ایرشا ۔ ہرش اور امرش[۵۳] سے بالاتر ۔ سب جانداروں کو ایک آنکھ سے دیکھنے والا وغیرہ علامات رکھنے والے شریر کو براہمیہ یعنی برہم ستو شریر کہتے ہیں ۔

آرشیہ ستو شریر کی علامات :۔ یگیہ ۔ شاستروں کا مطالعہ ۔ برت ۔ ہَوَن برہمچریہ ۔ مہمان نوازی وغیرہ صفات سے موصُوف ۔ شراب نوشی راگ ۔ دویش ۔ موہ ۔ لوبھ اور روش (غصّے) سے بری ۔ پرتی بچن وِگیان اور دھارن شکتی رکھنے والا آرشیہ یا رشی کا ئے کہلاتا ہے ۔

ایندر ستو شریر کی علامات :۔ صاحبِ اقبال ۔ آدییہ واکیہ (جس کی بات کو مستند مانا جائے) ۔ یگیہ کرموں میں ماہر ۔ بہادر ۔ اوج والا تیج (جلال) والا ۔ اچھے کرم کرنے والا ۔ دُور اندیش ۔ دھرم ۔ ارتھ اور کام کے حصُول میں کُشو ایندر یا اِندر کائے کہلاتا ہے ۔

یامیہ ستو شریر کی علامات :۔ کاریہ اور اکاریہ میں تمیز کر سکنے والا ۔ زمانہ حال میں کرم کرنے والا ۔ اسنگھاریہ[۵۴] ۔ ترقی کرنے والا ۔ سمرتی والا ۔ اقبال کا خواہش مند ۔ راگ ۔ دویش اور موہ سے خالی ۔

---

[۵۱] مطابقت [۵۲] کامل [۵۳] برداشت نہ کرنا
[۵۴] جسے چوٹ نہ لگ سکے

یا میہ یا یم کا سے کہلاتا ہے۔
وارُن شریر کی علامات :۔بہادر۔پوتر۔گندگی سے نفرت کرنے والا۔یگیہ شیل[1]۔پانی کو پسند کرنے والا۔ناقابلِ مذمت کام کرنیوالا۔موقع موقع پر غصے اور خوشی کا اظہار کرنے والا وارُن یا وَرُن کا سے کہلاتا ہے۔
کوبیر شریر کی علامات :۔موقع مناسب پر ابھمان اور بھوگ کرنے والا۔اہل وعیال والا۔ہمیشہ دھرم میں محو رہنے والا۔پاک صاف۔عیش طلب۔غصے اور مسرت کو چھپا کر نہ رکھنے والا کوبیر یا کُبیر کا سے کہلاتا ہے۔
گاندھرو کی علامات :۔ناچنے۔گانے۔بجانے۔ہنسی اور تعریف کا شائق۔کتھا۔کہانیوں اور اتہاس و پُران میں مہارت رکھنے والا۔خوشبودار ہار پہننے والا اور چندن لگانے والا۔اچھے اچھے کپڑے پہننے والا اور استریوں سے پیار کرنے میں مشغول گاندھرو یا گندھرو کا سے کہلاتا ہے۔
براہمیہ شریر کی فضیلت اس طرح شُدھ سَتو کی سات قسمیں دکھائی گئی ہیں۔چونکہ سَتوگن میں کلیان کا جزو شامل ہے۔اس لئے سَتوگن والے براہمیہ کو نہائت شُدھ سمجھنا چاہیئے۔
آسُر شریر کی علامات :۔ شُور بیر۔پرچنڈ سوبھاؤ والے۔اَسُویک[2]۔صاحبِ اقبال۔خرابیاں مچانے والے۔بڑے پیٹ

[1] یگیہ کرنے کا عادی [2] دُوسرے کی صفات کو نہ دیکھ سکنے والا۔حاسد

والے۔ غصیلے۔ انوکمپا[۵۱] سے خالی اور آتم شلاگھی[۵۲] کو آسُر یا اُسُر کائے کہتے ہیں۔

راکھشس کی علامات:۔ اَمرش[۵۳] والا۔ کینہ توز۔ موقع ہاتھ آتے ہی نقصان پہنچانے والا۔ سنگدل۔ پیٹو۔ گوشت خور۔ سوتے رہنے کا شائق۔ سختی اٹھا سکنے والا۔ نہایت حسد کرنے والا راکھشس ستّو یا راکھشس کائے کہلاتا ہے۔

پیشاچ کی علامات:۔ پُرخور۔ استری لولپ[۵۴] استریوں کی صحبت تنہائی میں کرنے کی خواہش رکھنے والا۔ ناپاک۔ صفائی کا دشمن۔ ڈرپوکوں کو ڈرانے والا۔ بگڑے ہوئے آہار بیوہار رکھنے والا پیشاچ یا پشاچ کائے کہلاتا ہے۔

سارپ کی علامات۔ غصیلا۔ سور بیر۔ پَرِکرچھِر[۵۵]۔ ڈرپوک۔ تیز محنتی۔ اتر ست[۵۶] گوچر آہار اور بیوہار کو کام میں لانے والا سارپ یا سرپ کائے کہلاتا ہے۔

پریت کی علامات۔ زیادہ غذا کا شائق۔ شیل[۵۷] آچار[۵۸] اور اُپ چار[۵۹] میں کشٹ کر[۶۰]۔ اسمٔ وبھاگی (برابر تقسیم نہ کرنے والا)۔ نہایت لولپ[۶۱] اور کرم نہ کرنے والے کو پریت یا پریت کائے کہتے ہیں۔

---

۵۱ رحم ۵۲ خود پسند ۵۳ برداشت نہ کرسکنا۔ بے تحملی
۵۴ عورتوں کا مشتاق ۵۵ سخت ۵۶ نڈر ہو کر چلنے والا
۵۷ چال ۵۸ چلن ۵۹ برتاؤ
۶۰ سختی پسند ۶۱ لالچی

شاکُن کی علامات:۔ ہمیشہ خواہشات رکھنے والا ۔ نہایت آہار بیوہار شیل ۔ بے قرار ۔ امرش[1] والا اور اُکھنچنے[2] والا شاکُن یا شاکن کائے کہلاتا ہے۔

اِس طرح راجس سَتْوْ کی یہ چھ قسمیں بتائی گئی ہیں۔

پاشْوْ کی علامات:۔ جسے زیورات اور کپڑوں سے جسم کو آراستہ کرنے کی خواہش نہ ہو۔ جو بیوقوف ۔ چُغل خور ۔ آہار شیل[3] ۔ جماع کا مشتاق اور نیند کا غلام ہو۔ اُسے پاشْوْ یا پشو کائے کہتے ہیں۔

ماتسیہ کی علامات:۔ ڈرپوک ۔ بے وقوف ۔ غذا کا متلاشی ۔ مضطرب ۔ کام اور کرودھ کا شکار ۔ گھومتا رہنے والا اور پانی کا شائق ماتسیہ یا متس کائے کہلاتا ہے۔

وانس پتیہ کی علامات:۔ سُست ۔ صِرف کھانے سے غرض رکھنے والا ۔ سب پہلو سے کم عقل وانس پتیہ یا بنسپتی کائے کہلاتا ہے۔

مندرجہ صدر تامس سَتْوْ کی تین اقسام کا ذکر بتایا گیا ہے ۔ اِن میں موہ کا جزو شامل ہوتا ہے۔

ہر سہ قسم کے سَتْوْوں کی بے شمار اقسام ہیں ۔ لیکن یہاں پر خُلاصتہً اُن کا بیان کیا گیا ہے۔

گویا مختصر الفاظ میں اَنُوْ کار کرم سے سَتْوْ کی سات اقسام ہیں ۔ برہم رشی ۔ اندر ۔ وَرُن ۔ یَم ۔ کُبیر اور گندھرب۔

اَنُوْ کار کرم سے راجس سَتْوْ کی چھ قسمیں ہیں ۔ اَسُر ۔ راکھشس

---

[1] بے تحمّل [2] جمع نہ کر سکنے والا [3] پیٹو

پشاچ - سرپ - پریت اور شکن -
علی ہٰذالقیاس تامس ستّو کی تین اقسام ہیں - پشو (خشکی کے جانور) متسیہ (آبی جانور) اور بنسپتی (نباتات) -
جس طرح ستوؤں کی اقسام کے مطابق گربھ کی پرورش ہو سکے - اسی غرض سے ستّو کی اقسام کا بیان کیا گیا ہے -
اِن سب باتوں کو اچھی طرح سمجھ لینے سے گربھاوکرانتی کا گیان حاصل ہو جائیگا - اور گربھ پیدا کرنے والی اشیا کے استعمال کرنے نیز گربھ کو زائل کرنے والے بھاووں کو دُور کرنے کی بھی مہارت ہو جائیگی -
ادھیائے کا خاتمہ | نمت - آتما - پرکرتی اور وکھر میں بہ ترتیب گربھ کی ترقی اور ترقی کے اسباب یہ پانچ گربھ کی شُبھ باتیں ہیں -
گربھ کا جنم نہ لینا - ضائع ہو جانا اور بدوضع ہو جانا یہ تین باتیں نامبارک ہوتی ہیں -
جو وید اِن شُبھ اور اشُبھ آٹھ بھاووں کو اچھی طرح سے سمجھ لیتا ہے وُہ راجوں کا معالجہ کرنے کے قابل ہوتا ہے - اُس لائق شخص کا فرض ہے - کہ گربھ کو پیدا کرنے والے اور گربھ کو ضائع کرنے والے بھاووں کو بخوبی سمجھ لے ؛

پانچواں ادھیائے

پُرش وِدھائے

پچھلے ادھیائے میں مہرشی پُنر وسُو نے فرمایا تھا۔ کہ پُرش لوک سے مشابہ ہے۔ لوک یعنی عالم میں جس قدر ستھول بھاؤ (اشیائے کثیف) ہیں۔ اُتنے ہی پُرش میں ہوتے ہیں۔ اُن کے اِس قول کا حوالہ دیکر اگنی ویش نے پُوچھا۔ کہ آپ کی یہ مُختصر سی بات میری سمجھ میں نہیں آئی۔ مہربانی کرکے اِسے تفصیل سے بیان فرمائیں۔

مہرشی اتری کمار بولے۔

پُرش اور لوک کی مشابہت سنسار کے الگ الگ اجزا لاتعداد ہیں۔ ایسے ہی پُرش کے اجزا بھی بے شمار ہیں۔

چھ دھاتوؤں کے مجموعے کو لوک کہتے ہیں۔ مٹی۔ پانی۔ آگ۔ ہوا۔ آکاش اور اَویہ اَکت برہم۔ پُرش بھی انہی چھ دھاتوؤں کے مجموعے سے بنتا ہے۔ اس پُرش کا جسم مٹی ہے۔ رطوبت پانی ہے۔ حرارت آگ ہے۔ پران ہوا ہیں۔ سوراخ آکاش ہیں۔ اور اندرونی آتما برہم ہے۔

جس طرح جگت میں براہمی وِبھُوتی[1] ہے۔ ویسے ہی پُرش میں آتما کی وِبھُوتی ہے۔ یعنی اگر جگت میں برہما کی وِبھُوتی پرجا پتی ہے۔

[1] شانِ ایزدی

تو پُرش آتما کی وِبھوتی سَتّو ہے۔
جگت میں جیسے اندر ہے۔ اُسکی بجائے پُرش میں اہنکار ہے۔
لوک میں جیسے سُورج ہے۔ اُس کا قائمقام پُرش میں آدان[1] ہے۔
لوک میں جس طرح رُدّر ہے۔ ویسے ہی پُرش میں غُصّہ ہے۔
جگت میں جیسے چاند ہے۔ ویسے ہی پُرش میں مسّرت ہے۔
جگت میں جس طرح وسُو ہے۔ ویسے ہی پُرش میں سُکھ ہے۔
لوک میں جیسے اشونی کمار ہیں۔ ویسے ہی پُرش میں کانتی[2] ہے۔
جس طرح لوک میں وایو ہے۔ ویسے ہی پُرش میں اُتساہ ہے۔
جیسے لوک میں وِشو دیوا[3] ہے۔ پُرش میں ویسے ہی تمام اندریاں
اور اُن کے وِشے ہیں۔
جگت میں جیسے اندھیرا ہے۔ پُرش میں ویسے ہی موہ ہے۔
جگت میں جس طرح روشنی ہے۔ پُرش میں ویسے ہی گیان ہے۔
جیسے لوک میں سورگ وغیرہ ہیں۔ ویسے ہی پُرش میں گربھادھان ہے
جیسے لوک میں ست یُگ ہے۔ ویسے ہی پُرش میں لڑکپن ہے۔
جیسے لوک میں تریتا یگ ہے۔ ویسے ہی پُرش میں نوجوانی ہے۔
جیسے لوک میں دواپر ہے۔ ویسے ہی پُرش میں انحطاط کی عمر ہے۔
جیسے لوک میں کل یُگ ہے۔ ویسے ہی پُرش میں بڑھاپا ہے۔
اور جیسے لوک میں یگیوں کا خاتمہ ہے۔ ویسے ہی پُرش میں موت ہے
اِس طرح اے اگنی ویش! دُوسری باتوں میں بھی لوک اور پُرش کی

[1] حرارت [2] رونق۔ نُور [3] تمام دیوتا

مشابہت تصوّر کرلو۔جن کا بیان نہیں کیا گیا۔
اگنی ویش نے پوچھا۔بھگون!آپ نے لوک اور پُرش میں جو مشابہت بتائی۔وُہ بلاشبہ دُرست ہے۔لیکن اِس اُپدیش سے مقصد کیا ہے؟
مہرشی اتری کمار نے جواب دیا۔کہ اگنی ویش!جو تمام لوک کو آتما میں اور آتما کو تمام لوک میں دیکھتا ہے۔اُسے آتم بدّھی حاصل ہوتی ہے۔جو تمام جگت کا آتما میں نظارہ دیکھتے ہیں۔وُہ خود ہی سُکھ دُکھ کے فاعل ہوتے ہیں۔اُن کے سُکھ دُکھ کا اور کوئی فاعل نہیں ہوتا۔بلحاظ کرم کے آدھین ہونے کے۔جو اسباب و بواعث سے الگ ہو کر تمام جگت کو اپنا آپ سمجھتا ہے۔وُہ اِس گیان سے مُکتی کو پا لیتا ہے۔
یہاں پر لوک کا لفظ سنیوگ کا مرادف ہے۔یعنی سارا لوک چھئوں دھاتوؤں کا مجموعہ ہے۔اِس لوک کا ہیتو۔اُت پتی۔وِردھی۔اُپ پلو اور وِیوگ ہوتا ہے۔
پیدائش کے باعث کو ہیتو کہتے ہیں۔
جنم کو اُت پتی کہتے ہیں۔
وِردّھی[۱] آپیائن کا نام ہے۔
دُکھ[۲] آگم کو اُپ[۳] پلو بولتے ہیں۔
چھئوں دھاتوؤں کے الگ الگ ہو جانے کو وِیوگ کہتے ہیں۔اس وِیوگ ہی کو جیواپ گم یا موت یا پران نرودھ یا بھنگ یا لوک سوبھاؤ

---

۱ ترقی ۲ تکلیف ۳ تکلیف

بھی کہتے ہیں۔ اس کے تمام اُپ کلیشوں کی جڑھ پرورتی (اُلفت) ہے۔ شانتی کی جڑھ نورتی (ترک) ہے۔ پرورتی دُکھ ہے۔ اور نورتی سُکھ ہے۔ ایسے ہی گیان کو سچ سمجھنا چاہیئے۔ اس سچّے گیان کا باعث تمام لوک کو ایک ہی سا دیکھنا ہے۔ یعنی جو سارے لوک کو ایک ہی سا سمجھتا ہے۔ یہ سچّا گیان اسی کو حاصل ہوتا ہے۔ لوک اور پُرش کی مشابہت بیان کرنے کا یہی مقصد ہے۔

اگنی ویش نے سوال کیا۔ کہ بھگون! پرورتی کی بنیاد کیا ہے؟ اور نورتی کیونکر حاصل ہوسکتی ہے۔

مہرشی اتری کمار بولے۔ کہ اُلفت۔ خواہش۔ عداوت اور کرم پرورتی کی جڑھ ہیں۔ اس پرورتی سے اہنکار۔ سنگ[۵۱]۔ شبہہ۔ ابھی سن پلو[۵۲] ابھیوپات[۵۳]۔ وپرتی آئے[۵۴]۔ وشیش[۵۵] اور اُنوپائے[۵۶] پیدا ہوتے ہیں جس طرح بڑے بڑے ٹہنوں اور ٹہنیوں والے درخت نئے درُم[۵۷] کو مغلوب کرکے اُوپر کو نکل جاتے ہیں۔ ویسے اہنکار وغیرہ عیوب بھی پُرش کو مغلوب کرکے ترقی پاتے ہیں۔

اہنکار کی تعریف۔ اہنکار یا غرور اُس بدھی کو کہتے ہیں۔ جو منش کے من میں یہ خیال پیدا کرتی ہے۔ کہ نسل۔ شکل۔ تموّل۔ عقل۔ خصائل۔ علم کُل (خاندان)۔ عمر۔ ویریہ اور پربھاؤ سبھی کچھ مجھی میں ہیں۔

---

[۵۱] و [۵۲] و [۵۳] و [۵۴] و [۵۵] و [۵۶] اِن سب کی تعریف آگے صفحہ ۶۰۳ پر آتی ہے۔ وہاں ملاحظہ ہو۔

[۵۷] درخت

سنگ کی تعریف۔ مالسک (روحانی)۔ واچک (زبانی) اور کائک (جسمانی) کرم جو مکتی کو روک دیتے ہیں۔ سنگ یا آسکت کہلاتے ہیں۔
سندیہہ کی تعریف۔ یہ شک پیدا ہو جانا۔ کہ کرم پھل۔ موکھش پُرش پرتیتیہ بھاو وغیرہ والے ہیں یا نہیں ہیں۔ سندیہہ کہلاتا ہے۔
ابھی سن پلو کی تعریف۔ میں اننیہ[1] ہوں۔ میں سرشٹ[2] ہوں میں ہی سوبھاؤ سدّھی ہوں۔ میں ہی شریر۔ اندریوں اور بدھی کی راشی[3] ہوں۔ تمام حالتوں میں ان سب باتوں کا جاننا ابھی سن پلو کہلاتا ہے
ابھیو پات کی تعریف۔ ماں۔ باپ۔ بھائی۔ عورت۔ اولاد۔ رشتہ دار دوست اور نوکر یہ سب میرے ہیں۔ اور ان سب کا میں ہوں۔ ایسا جاننا ابھیو پات کہلاتا ہے۔
وِپرتی اَسے کی تعریف۔ کاریہ واکاریہ۔ مفید و مضر اور نیک و بد کو اصل کے خلاف خیال کرنا وِپرتی اَسے کہلاتا ہے۔ یعنی نیک کو بد اور بد کو نیک سمجھ لینا وغیرہ۔
وشیش کی تعریف۔ گیان۔ اگیان۔ پرکرتی۔ وِکار۔ پرورتی اور نورتی کی ماہیت کا جاننا وشیش کہلاتا ہے۔
انُوپائے کی تعریف۔ پروکھشن[4]۔ اَن شن[5]۔ اگنی ہوتر۔ ترِشن وَن[6]۔ آبھیو کھشن[7]۔ آداہن[8]۔ یجن[9]۔ یاجن[10]

[1] اکیلا [2] بنانے والا [3] مجموعہ [4] چھڑکنا
[5] نہ کھانا [6] تین دفعہ نہانا [7] یگ کے برتنوں کو دھونا [8] جلانا
[9] یگ کرنا [10] یگ کرانا

یا چن[50] اور پانی یا آگ میں داخل ہونے کے کاموں کو اُنُو پائے کہتے ہیں۔
اس طرح یہ پُرش عقل اور سمرتی سے خالی۔ اہنکار والا۔ سنسکت[51]۔ مشکوک۔ ابھی سن پلُت بُدھی[52]۔ ابھیو پتت[53]۔ اَنُ یتھا درشٹی[54] اُدی شیش گراہی[55]۔ اُلٹے راستے چلنے والا۔ ستو دوش[56] اور شریر دوش[57] کا مسکن ہو کر تمام دُکھوں کی جڑھ بن جاتا ہے۔ اور غرور وغیرہ عیوب میں پھنس کر پرورتی کے پنجے سے نہیں چھوٹ سکتا۔ جو پرورتی کہ گناہوں کی بنیاد ہے۔ نورتی اُپ ورگ[58] ہے۔ یہی پرپر شانت[59] ہے۔ یہی اکھشر[60] یہی برہم اور یہی مُکتی ہے۔
اب اُن تدابیر کا بیان کیا جاتا ہے۔ جو مُکتی کے طلبگاروں کے لئے مفید ہیں:۔

نورتی کی تدابیر سنسار کی خرابیوں کو دیکھنے والا جو مکتی کا خواہشمند ہو۔ اُسے لازم ہے۔ کہ پہلے گورو کی خدمت میں حاضر ہو کر اُپدیش لے اور مندرجہ ذیل باتوں پر کمربستگی کے ساتھ عمل کرے۔ جیسے اگنی چریا۔ دھرم شاستر کا مطالعہ۔ دھرم شاستر کے مطالب کا جاننا۔ دھرم شاستر کا سہارا لینا۔ دھرم شاستر کے مطابق اعمال کرنا۔ نیک لوگوں کی خدمت۔ بدوں کی صحبت سے احتراز۔ بدوں سے ترکِ تعلق کرنا

---

[50] مانگنا [51] موہ میں پھنسا ہُوا [52] بگڑی مہا سمجھ
[53] گرا ہُوا [54] اُلٹی نظر [55] موٹی عقل والا
[56] ستو کی خرابی [57] جسم کی خرابی [58] موکھش
[59] اعلےٰ ترین اطمینان [60] لافانی

سچ بولنا۔ تمام جانداروں کا بھلا چاہنا۔ درشت کلامی سے پرہیز کرنا۔ موقع مناسب پر ٹھیک بات کہنا۔ تمام جانداروں کو اپنے جیسا سمجھنا۔ عورتوں کا خیال نہ کرنا۔ تمام تعلقات کا توڑ دینا۔ عضوِ مخفی کے ستر کے لئے کوپین۔ گیری سے رنگے ہوئے کپڑے۔ کپڑے کے چیتھڑے اور اُن کے سینے کے لئے سوئی دھاگا۔ آبدست لینے کے لئے پانی کا برتن۔ لاٹھی۔ بھکشا لینے کے لئے برتن۔ زندگی بسر کرنے کے لئے یک وقت جنگلی پھلوں کا جو مِل جائیں کھا لینا۔ رفعِ تکان کے لئے گرے پڑے پتّوں اور تنکوں کا بچھونا اور تکیہ بنا لینا۔ دھیان کیلئے کائے بندھ[۱] جنگل میں درخت کے نیچے رہنا۔ اونگھ۔ نیند اور سُستی وغیرہ کو نزدیک نہ آنے دینا۔ اندریوں کے دشمنوں سے نفرت اور افسوس نہ کرنا۔ سونے۔ ٹھہرنے۔ چلنے۔ دیکھنے۔ کھانے۔ کام کرنے اور ہر ایک عضو کی حرکت کرنے میں سمرن پُوربک[۲] پرورتی۔ عزت۔ تعریف۔ مذمت اور توہین کی پرواہ نہ کرنا۔ بھوک۔ پیاس۔ آیاس[۳]۔ تکان۔ سردی۔ گرمی ہوا۔ مینہہ۔ سُکھ اور دُکھ کو برداشت کرنے کی طاقت حاصل کرنا۔ افسوس۔ عاجزی۔ عداوت۔ کبر۔ غرور۔ طمع۔ محبّت۔ حسد۔ خوف اور غُصّے سے پریشان نہ ہونا۔ اہنکار وغیرہ خرابیوں کے پیدا ہونے پر گیان سے اُن کا تدارک کرنا۔ جگت اور پُرش کی مشابہت پر نظر ڈالنا۔ موقع مناسب کے نکل جانے کا ڈر۔ یوگ کے آغاز میں ہمیشہ سمادھی لگانا اور سچّی کوشش کا جاری رکھنا۔ حصول

---

[۱] آسن لگانا [۲] پہلی یادداشت کا خیال کرنا [۳] کوشش

نجات کی خاطر دھی[51]۔ دھرتی[52]۔ سمرتی[53] اور بل[54] کا دھارن کرنا۔ اندریوں کو بس میں رکھنا۔ چت میں چت کا لگانا۔ آتما میں آتما کا ساکن کرنا۔ دھاتوؤں کے لحاظ سے جسم کے اجزا کا شمار۔ کارن والی سب چیزوں کو دُکھ پیدا کرنے والی آتما کے خلاف اور فانی سمجھنا۔ تمام پرورتیوں کو پاپ جاننا۔ سب کچھ ترک کر دینے میں سُکھ یقین کرنا یہ مُکتی کا راستہ ہے۔ اِس کے خلاف راستہ اختیار کرنے پر مُکتی نہیں مِل سکتی۔

مندرجہ بالا تدابیر سے ناصاف من بھی ایسا صاف ہو جاتا ہے۔ جیسے تیل بال یا کپڑے وغیرہ سے رگڑنے پر شیشہ صاف ہو جاتا ہے۔ اور گُھر۔ بادل۔ اندھیرے۔ دھوئیں و کُہر میں سے جس طرح سورج نکل کر چمکتا ہے۔ ویسے ہی پاک صاف ستو رونق افروز ہوتا ہے۔ اور جس طرح دیپ[55] آشے میں رکھا ہُوا چراغ شُدھ۔ ساکن اور اچھی طرح روشنی دینے والے طریق سے جلتا ہے۔ ویسے ہی اندریوں کے وشیوں سے خالی آتما میں شُدھ ستو رونق افروز ہوتا ہے۔

اِس شُدھ ستو سے جو شُدھ اور ستیہ بُدھی پیدا ہوتی ہے۔ وُہ مہاموہ رُوپی اندھیرے کو دُور کر دیتی ہے۔ اور اس کے ذریعے انسان تمام چیزوں کے خواص کو معلوم کر کے آزاد ہو جاتا ہے۔ اِسی سے یوگ

[51] عقل [52] استقلال [53] یادداشت

[54] طاقت [55] جس میں دیا رکھا جائے۔ طاق سے مراد نہیں ہے۔ بلکہ لالٹین وغیرہ کی قسم کی کوئی چیز مراد ہے۔ اس لفظ سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ اُسوقت لال ٹین کے اصُول کو ہندو جانتے تھے۔ اور یہ بھی کوئی نئی ایجاد نہیں ہے۔

کی سدّھی ہوتی ہے۔ اسی سے سانکھ کی تکمیل ہوتی ہے۔ اسی سے
اہنکار دُور ہوتا ہے۔ اسی سے سُکھ دُکھ کی وجہ معلوم کرلی جاتی ہے
اس کے ذریعے اور کسی بات کو اولمبھن[۵] نہیں کیا جاتا۔ اس سے ہی
تمام چیزوں کو ترک کر دیا جاتا ہے۔ اسی سے نِتیہ۔ اَجر۔ شانت
اور اَ دیہ اَسے برّہم کا حصُول ہوتا ہے۔ اس کو شُدّھ۔ ستیہ بُدھی۔
ودیاّ۔ سدّھی۔ متی۔ میدھا۔ پرگیا اور گیان بھی کہا گیا ہے۔

جو مہاتما اس چھ دھاتوؤں کے بنے ہوئے جگت میں آتما کو اور
آتما میں جگت کو دیکھتے ہیں۔ اُن کی وُہ شانتی جو گیان کی جڑھ ہے۔
کبھی ضائع نہیں ہوتی۔ جو تمام حالتوں میں ہمیشہ تمام جانداروں کو
یکساں دیکھتے ہیں۔ اُن کو دُوسرا جنم نہیں ملتا۔

ایسے مُکت پُرشوں کی ظاہری کوئی علامت نہیں۔ کیونکہ آتما کسی
علامت سے نہیں پہچانی جاتی۔ البتّہ تمام کارنوں کے ترک کر دینے
سے ہی اُنہیں مُکت جانا جاتا ہے۔

وِپاپ۔ وِرج۔ شانت۔ پَر۔ اکھشر۔ اَویہ اَسے۔ اَمرت اور
برّہم نِردان یہ الفاظ مُکتی کے مرادف ہیں۔ اسے عزیز ایسی ہی وِگیان
ہے۔ جسے جان لینے سے رشی مُنی شکوک سے بالاتر موہ۔ رجوگن اور
تعلّقات سے چُھوٹ کر مُکتی کو جا پہنچتے ہیں۔

ادھیائے کا خلاصہ اس ادھیائے میں بھگوان پُنر وسُو نے
لوک اور پُرش کی مماثلت۔ اس مماثلت کا مقصد۔ پرورتی

---

[۵] سہارا لینا

کے اسباب۔ پورتی کی تدابیر۔ شُدھ شُٹھو کی تائید۔ نیشٹکی[51] ستیہ بُدھی اور نِشٹ[52] کا بیان کیا ہے ؂

چھٹا ادھیائے

شریر وِچیا

(اِس ادھیائے میں جسم کے ہر ایک حِصے کا بیان کیا گیا ہے)

جسم کی بہتری کے لئے آیور وید وِدیا میں جسم کے ہر حِصے کا حال جاننا ضروری امر ہے۔ جسم کی ماہیئت جان لینے سے جسم کے لئے فائدہ مند اشیاء کا علم ہو جاتا ہے۔ اِس لئے اہل عالم اس مضمون میں مہارت حاصل کرنے کی بڑی تعریف کرتے ہیں۔

شریر (جسم)۔ زندگی کے مسکن اور پانچ عنصروں سے بنی ہوئی چیز کو شریر کہتے ہیں۔ جب اِس شریر کی اعتدال والی دہاتو بے اعتدالی کو حاصل کر لیتی ہے۔ تو اِسے تکلیف ہوتی ہے۔ یا یہ فنا ہو جاتا ہے۔ دھاتوؤں کے کم و بیش ہو جانے کو وِیشمیہ گمن کہتے ہیں۔

پرکرتی کے لحاظ سے متضاد دھاتوؤں کی کمی بیشی ایک ساتھ ہوتی ہے یعنی جو چیز جس دھاتو کو بڑھاتی ہے۔ وہی اُس کے دھاتو کے متضاد صفات والی دھاتو کو گھٹاتی ہے۔ اِس لئے ٹھیک طور سے استعمال کی ہوئی ایک ہی دوائی کم و بیش دھاتوؤں کو ایک ساتھ ہی یکساں

---

[51] نیکی [52] موکھش

کر دیتی ہیں۔ یعنی بڑھی ہوئی کو گھٹا کر اور گھٹی ہوئی کو بڑھا کر پیمانۂ اعتدال پہ لے آتی ہے۔ دوائی کے استعمال کا اعلےٰ نتیجہ یہی ہے۔ کہ صحت قائم رہے۔ اور دھاتو پیمانۂ اعتدال پر رہیں۔

دھاتوؤں کو اعتدال پر رکھنے کی تدبیر:۔ تندرست انسان کی دھاتوؤں کے اعتدال کی حفاظت کے لئے لائق وید رس۔ گُن اور آہار وِکاروں[1] کو پریائے[2] کی ترتیب سے استعمال کرایا کرتے ہیں۔

اگر موافق ہونے کی وجہ سے ایک ہی رس کا بکثرت استعمال کیا گیا ہو۔ تو اس کے خلاف گُن پیدا کرنے والی تدابیر کو عمل میں لا کر دھاتوؤں کا اعتدال قائم کرنا مناسب ہے۔

مقام۔ وقت اور آتم گُن کے خلاف کرموں کا نہ کرنا۔ آہار وِکاروں (غذاؤں) کا ٹھیک استعمال۔ سرب ابھی یوگ[3]۔ اُنُودِیرن[4] ویگوں کا روکنا۔ اُدِیرن[5] ویگوں کا نہ روکنا اور جوکھوں کے کاموں میں نہ پڑنا دھاتوؤں کو اعتدال پر رکھنے اور صحت کو قائم رکھنے والی باتیں ہیں۔

دھاتوؤں کی بیشی کے اسباب:۔ جسم کے تمام دھاتو موافق گنوں اور بہت موافق صفات والے آہار بیوہار سے ترقی پاتے ہیں۔ اور اِس کے خلاف صفات والے آہار اور بیوہار کے عمل میں لانے سے گھٹ جاتے ہیں۔

---

[1] اشیائے خوردنی [2] متضاد طور پر یعنی اگر طبیعت سرد ہو۔ تو گرم چیز کا۔ اور اگر گرم ہو۔ تو سرد چیز کا استعمال کرانا [3] نیک ہدایات پر عمل کرنا [4] جوش میں نہ آئے ہوئے [5] جوش میں آئے ہوئے۔

دھاتوؤں کی صفات - بھاری پن - ہلکاپن - سردی - گرمی - چکناہٹ - نرمی - تیزی - سکون - حرکت - نزاکت - سختی - سرائت - چیپ چپاہٹ - ملائمت - کھردراپن - لطافت - کثافت - گاڑھاپن - اور پتلاپن یہ سب دھاتوؤں کی صفات ہیں۔

ہر ایک دھاتو کی ترقی کا باعث - اِن میں سے بھاری دھاتو بھاری گُن والی غذا کے استعمال سے بڑھ جاتی ہیں - اور ہلکی گھٹ جاتی ہیں۔

علیٰ ہٰذا القیاس ہلکی دھاتو ہلکے گُن والی غذا کے استعمال سے بڑھتی ہیں - اور بھاری گھٹتی ہیں۔

اِسی طرح تمام دھاتو موافقت کے ملاپ سے ترقی پاتی اور مخالفت کے ملاپ سے کم ہوتی ہیں۔

مندرجہ صدر دلیل کے مطابق اور دھاتوؤں کی نسبت گوشت سے گوشت - خُون سے خُون - میدا سے میدا - چربی سے چربی - نئی ہڈّی سے ہڈّی - مغز سے مغز - ویرج سے ویرج اور گربھ بچّے گربھ سے ترقی پاتا ہے۔

موافق دھاتو نہ ملنے کی صُورت میں تدبیر - اگر شریر کے کسی دھاتو کے موافق گُن والی اغذیات نہ مِل سکیں - یا اگر ملیں - تو ناقابلِ خورش ہوں - یا کراہت یا کسی اور سبب سے کھائی نہ جا سکیں - اور اُس دھاتو کا بڑھانا بھی ضرُوری ہو - تو اُس دھاتو کے موافق گنوں والی دیگر اغذیات اور تدابیر کا عمل میں لانا مناسب ہے۔

جیسے ویرج کے کم ہو جانے پر ویرج کے نہ مل سکنے یا مکروہ ہونے کی وجہ سے کھائے نہ جا سکنے کی حالت میں دُودھ۔ گھی وغیرہ شیریں اور مرغن ادویات کا استعمال کریں۔ جو ویرج کے موافق صفات رکھتی ہوں۔

دیگر دھاتوؤں کے کم ہونے کا علاج ۔پیشاب کے کم ہو جانے پر پیشاب کی جگہ گنّے کا رس۔ سُرا منڈ نیز پتلی ۔میٹھی ۔کھٹّی ۔نمکین اور مرطوب چیزوں کا استعمال کرنا چاہیئے۔

پاخانہ کے کم ہو جانے پر کلماش ۔ اُرد ۔ پیٹھا ۔ بکرے کا درمیانی حصّہ جَو ۔ ساگ اور دھانیہ امل کا استعمال فائدہ مند ہوتا ہے۔

وات کے کم ہو جانے پر چرپری ۔ کڑوی ۔ کسیلی ۔ رُوکھی ۔ ہلکی اور ٹھنڈی چیزوں کا استعمال کرنا چاہیئے۔

پت کی کمی میں کھٹّی ۔ نمکین ۔ چرپری ۔ کھشار ۔ گرم اور تیز چیزوں کا استعمال مفید ہوتا ہے۔

کف کی کمی میں چکنی ۔ بھاری ۔ میٹھی ۔ گاڑھی اور چپ چپی اشیاء دینی چاہئیں۔

نیز دیگر تدابیر بھی عمل میں لانی چاہئیں ۔ جو اُن دھاتوؤں کو ترقّی دینے والی ہوں۔

علےٰ ہذا القیاس دیگر دھاتوؤں کو اعتدال پر لانے کے لیئے مناسب تدابیر عمل میں لائیں۔

مندرجہ ذیل تدابیر تمام جسم کو تر و تازہ کرتی ہیں۔ مثلاً کال یوگ[۵]

---

۵ مناسب موقع پر ملاپ ہونا

سوبھاؤ سدھی[1] - آہار سوشٹو[2] اور اُدی گھات[3] -

ذیل کی تدابیر سے طاقت بڑھتی ہے - جیسے

بل وت پرش ولش (جس ملک کے رہنے والے طاقتور ہوں) - بل وت پرش کال (جس وقت میں انسان طاقتور ہوں) - پیدائش سکھ کال یوگ (راحت کا زمانہ میسر آنا) بیج اُت کرش[4] - کھشیتر اُت کرش[5] آہار اُت کرش[6] - شریر اُت کرش[7] - ساتمیہ[8] اُت کرش یشتو اُت کرش[9] سوبھاؤ سن سدھی[10] - جوانی - کرم اور سنگ ہرش[11] -

غذا کو ذیل کے بھاؤ ہضم کرتے ہیں - مثلاً

گرمی - ہوا - رطوبت - چکناہٹ - وقت اور سم یوگ[12] -

غذا کو ختم کرنے والے ان بھاووں کے مندرجہ ذیل کرم ہیں - جیسے گرمی پکاتی ہے - ہوا اپ کرشن[13] کرتی ہے - رطوبت غذا کو نرم کرتی ہے - چکناہٹ اُسے ملائم بناتی ہے - وقت پریاپتی[14] کرتا ہے - انکو آہاری پرنیام کاری اور دھاتو ساتمیہ کاری بھی کہتے ہیں -

غذا کے ہضم ہو جانے پر اگر اُس کے صفات موافق ہوں - تو جسم کے گن ترقی پاتے ہیں - مخالف ہونے کی صورت میں وہ جسم

---

[1] عادتاً موافق ہونا [2] غذا کا اچھا ہونا [3] تکلیف نہ ہونا [4] بیج کا اچھا ہونا [5] زمین کا اچھا ہونا [6] غذا کا اچھا ہونا [7] جسم کا اچھا ہونا [8] موافقت میں اچھا ہونا [9] Psychological aspect میں اچھا ہونا [10] عادتاً اچھا ہونا [11] خوشی [12] ٹھیک ملاپ [13] کم [14] مکمل

کو ہلاک کر ڈالتی ہے۔
اِس طرح شریر کے گن دو طرح کے ہیں:- (۱) مل بھوت اور (۲) پرساد بھوت۔ جو تمام دھاتو شریر کو نقصان پہنچاتی ہیں۔ وہی مل بھوت ہیں۔ جیسے جسم کے سوراخوں میں کی میل۔ اور الگ پیدا ہونے والی دھاتو۔ جیسے پُریش۔ یعنی سب دھاتو جب پک کر باہر نکلیں۔ اِسی طرح کو پت وات۔ پت۔ کف اور دیگر بھاؤ جو جسم کو ہلاک کرنے والے ہیں۔ اُن کو بھی مل کہتے ہیں۔ جو دھاتو جسم کے لئے مضر نہیں ہیں۔ بلحاظ اُن گنوں کے جو اُوپر بیان ہو چکے ہیں۔ یعنی بھاری پن سے لیکر پتلے پن تک۔ اور رس سے لیکر شُکر تک بلحاظ ساتوں دھاتوؤں کے۔ اُن کو پرساد بھوت کہتے ہیں۔
وات۔ پت اور کف پہلے خود بگڑ کر پیچھے اِن سب دھاتوؤں کو بھی بگاڑ دیتے ہیں۔ اِن بگڑے ہوئے دوشوں کی وجہ سے بگڑ جانے والی دھاتوؤں کی علامات پہلے بیان کی جا چکی ہیں۔ ویسی ہی علامات اُس وقت بھی نمودار ہوتی ہیں۔ جب یہ بگڑے ہوئے دوش تمام دھاتوؤں سے مل جاتے ہیں۔ وات وغیرہ تینوں دوشوں کے اعتدال پر رہنے سے ہی صحت قائم رہتی ہے۔ اِسلئے داناؤں کو چاہیئے۔ کہ اِن دوشوں کو اعتدال پر رکھنے کی کوشش کرتے رہیں۔ جو وید آیوروید کی تمام شاخوں پر عبور رکھتا ہے۔ وہی اِس دُنیا کی راحت بڑھانے والے آیوروید کا واقف کار تسلیم کیا جا سکتا ہے۔
اگنی ویش نے سوال کیا۔ بھگون! جو کچھ آپ نے فرمایا۔ وُہ

مَیں نے سمجھ لیا۔ لیکن اب مَیں چاہتا ہوں۔ کہ آپ اِن باتوں پر روشنی ڈالیں۔ کہ جنین کا کونسا عُضو پہلے پیدا ہوتا ہے؟ اور رحم میں اُس کا مُنہہ کس طرف ہوتا ہے؟ نیز وُہ رحم کے اندر کس طرح سے رہتا ہے؟ کیا وہ کھانا کھاتا ہے؟ پھر باہر کیسے نکلتا ہے؟ وہ کن تدابیر اور اغذیات سے بڑھتا ہے؟ اور کن خرابیوں کی وجہ سے وُہ فوراً ضائع ہو جاتا ہے؟ دیوتا وغیرہ کے کرودھ کی وجہ سے اُسے کن کن خرابیوں کا مُنہہ دیکھنا پڑتا ہے؟ بھاؤ[1] اور ابھاؤ[2] کے بیچ میں اس کے با وقت اور بے وقت ہونے کے کیا بواعث ہیں؟ اس کی اصلی عُمر کیا ہے؟ اور اس کے اسباب کیا کیا ہیں؟

مہرشی اتری کمار نے جواب دیا۔ کہ جنین رحم میں جس طرح سے پیدا ہوتا ہے۔ اور جونسا عُضو جس جس وقت بنتا ہے۔ اُن کی تفصیل تو ہم پہلے بتا چُکے ہیں۔ لیکن اس بارے میں مختلف سُوترکاروں کی مُختلف رائیں ہیں۔ جن کا خلاصہ مَیں تمہیں سُناتا ہوں۔

کمار شرا بھار دواج کی رائے میں سب سے پہلے جنین کی پیشانی بنتی ہے۔ کیونکہ یہی تمام اندریوں کا مرکز یا مسکن ہے۔

کانکائن والہیک کہتے ہیں۔ کہ پہلے ہردا پیدا ہوتا ہے۔ کیونکہ یہی زندگی کا مرکز ہے۔

بھدر کاپیہ کے خیال میں پہلے نابھی (ناف) پیدا ہوتی ہے۔ کیونکہ اسی کے ذریعے سے جنین کو خوراک پہنچتی ہے۔

---

[1] ہونا [2] نہ ہونا

بھدر شونک جی کی رائے کے مطابق پہلے پکو آشے (انتڑیاں) بنتی ہیں کیونکہ یہی وایو کی پردھان (مخصوص) جگہ ہے۔
وڈِش جی کہتے ہیں۔ کہ پہلے ہاتھ پاؤں پیدا ہوتے ہیں۔ کیونکہ یہ کرن[۵۱] ہیں
وِدیہہ جنک راجہ کی رائے میں پہلے سب اندریاں پیدا ہوتی ہیں۔ کیونکہ یہی بدھی کا مسکن ہیں۔
ماریچ کاشیپ جی کہتے ہیں۔ کہ یہ بات دیکھنے میں نہیں آتی ہے۔ کہ کونسا عضو پہلے بنتا ہے۔
دھنونتری جی کہتے ہیں۔ کہ سب اعضا ایک ہی ساتھ پیدا ہوتے ہیں۔ اور یہی ٹھیک بھی ہے۔ کیونکہ ہر دا جنین کے تمام اعضا کام کرتے ہے۔ اور اُس کے ساتھ ہی یا دوسرے لفظوں میں سب کی بناوٹ ایک ہی ساتھ ہوتی ہے۔ سب بھاؤ ایک دوسرے پر منحصر ہیں۔ اِس لئے یہ یقینی بات ہے۔ کہ سب اعضا ایک ساتھ ہی بنتے ہیں۔

رحم میں جنین کے مُنہہ کا بیان۔ ماں کے رحم میں جنین کا مُنہہ ماں کی پُشت کی طرف رہتا ہے۔ اُس کا سر نیچے کو ہوتا ہے۔ مگر وُہ سر کو قدرے اُونچا کئے تمام اعضا کو سُکیڑے ہوئے جھلّی میں لپٹا پڑا رہتا ہے۔

جنین کی خوراک۔ رحم میں جنین کو بھُوک پیاس نہیں لگتی۔ اس کی خوراک دُوسرے کے آسرے ہے۔ یعنی یہ ماں کے ذریعے اُپ سنیہہ[۵۲] اور اُپ سویدلے[۵۳] کر زندہ رہتا ہے۔ اندرونی مساموں اور ناف

---

[۵۱] کام کا ذریعہ [۵۲] چکنائی [۵۳] پسینہ

کی امرانامی ناڑی (جسے نال بھی کہتے ہیں) کے ذریعے اس کا اُپ سنیہہ ہوتا ہے۔ اس ناڑی کا دُوسرا سرا ماں کے ہردے سے لگا ہوتا ہے۔ اِسی ناڑی کے ذریعے جنین کو غذا کا رس وصُول ہوتا ہے۔ جس سے اُسے سب طرح کی طاقت اور رنگت ملتی ہے۔ حاملہ عورت رس والی جو غذا کھاتی ہے۔ اُس سے تین طرح کے رس بنتے ہیں۔ ایک سے ماں کی پرورش ہوتی ہے۔ دُوسرے سے اُسکی چھاتیوں میں دُودھ بنتا ہے۔ اور تیسرے سے جنین کی پرورش ہوتی ہے۔ اور وُہ رحم کے اندر زندہ رہتا ہے۔

جنین کا رحم سے باہر آنا۔ جنم کا وقت قریب آنے پر جنین وایُو کے یوگ سے گھر کر سر نیچا کر لیتا ہے۔ اور اپتیہ مارگ[۱] سے باہر نکل آتا ہے۔ بچّے کی پیدائش کا یہی قدرتی طریق ہے۔ اِس کے ماسوا ہونے پر بگاڑ ہوتا ہے۔

رحم سے باہر نکلنے کے بعد بچّے کی پرورش اُس کی اپنی کھائی ہوئی غذا سے ہی ہوتی ہے۔ بچّے کی خوراک وغیرہ کا بیان آگے آئیگا۔ اور وہیں اُن اغذیات اور تدابیر کا ذکر کیا جائیگا۔ جو نقصان نہیں پہنچاتیں۔ بلکہ اُسے نشو ونما دیتی ہیں۔ لیکن ان اغذیات اور اشربات کے بے ترتیب ہونے سے جنین فوراً اِس طرح سے ہلاک ہو جاتا ہے۔ جیسے آندھی اور دُھوپ سے وُہ پودا ضائع ہو جاتا ہے۔ جس نے ابھی تک جڑھ نہ پکڑی ہو۔

---

[۱] پیدائش کا راستہ

دیوتا وغیرہ کے کرودھ سے ہونیوالی خرابیاں:- بزرگوں کے اقوال سے۔عجیب وغریب شکل سے۔پیدائش سے۔علامات سے مخصوص معالجے سے اور دوشوں کے بگاڑ سے دیوتاؤں کے کرودھ سے پیدا ہوئی خرابیاں معلوم کی جاتی ہیں۔

باوقت اور بے وقت موت۔ بعض لوگ کہتے ہیں۔کہ کال (باوقت) اور اکال (بے وقت) مرتیو (موت) کے بارے میں ہماری رائے یہ ہے۔کہ جو مرتے ہیں۔وہ کال سے ہی مرتے ہیں۔کال کے بغیر کوئی نہیں مرتا۔کیونکہ کال میں کوئی سوراخ نہیں ہے۔لیکن یہ بات درست نہیں ہے۔اگرچہ کال میں سوراخ یا بے سوراخی کچھ بھی نہیں ہے۔کیونکہ وہ سولکھشن[۵] سوبھاؤ ہے۔دوسرے الفاظ میں بے سوراخ ہے۔

بعض لوگ کہتے ہیں۔کہ جب وہ مرجاتا ہے۔وہی اسکا مقرّرہ وقت ہے۔اسی طرح اس کے تمام بھاؤ اپنی اپنی موت کے متعلّق مقرّرہ اوقات ہوتے ہیں۔

لیکن یہ بات بھی درست نہیں ہے۔کیونکہ اکال (بے وقت)۔آہار (کھانے) بچن (بولنے) اور کرم (کام کرنے) کا ظاہرا برا نتیجہ دیکھنے میں آتا ہے۔اور اس کا برعکس ہی اچھائی ہے۔

علانیہ دیکھنے میں آتا ہے۔کہ الگ الگ حالت میں الگ الگ مقاصد کو مدِنظر رکھ کر کال (وقت) اور اکال (بے وقت) کو دیکھا جاتا ہے۔

---

[۵] اچھے نشان والا

مثلاً فلاں بیماری میں غذا کا - دوائی کا - تدبیر کا یا چھٹکارے کا یہی وقت یا بے وقت ہے - ساری دُنیا میں اِسی بات پر عمل ہوتا ہے مینہہ وقت پر اور بے وقت بھی برستا ہے - سردی وقت پر اور بے وقت بھی پڑتی ہے - سُورج وقت پر اور بے وقت بھی گرم ہوتا ہے پھُول اور پھل وقت پر اور بے وقت بھی پیدا ہوتے ہیں - اِسی طرح سے موت وقت پر اور بے وقت بھی آدباتی ہے - یہ بات غلط ہے - کہ صرف وقت پر ہی یا بے وقت ہی موت آتی ہے - اگر یہ کہا جائے - کہ موت بے وقت نہیں آتی - تو سب کی عُمروں کا پیمانہ مقرّر ہونا چاہیئے - اگر کہیں - کہ موت بے وقت ہی آتی ہے - تو مفید و مضر کا علم فضول ہے - نیز پرتیکش - اُنومان اور بُزرگوں کے اقوال بھی ناقابلِ تسلیم ہونگے - حالانکہ سب شاستروں نے اِسکے سامنے سرِ تسلیم خم کیا ہے - اور اِسی سے آیُشیہ[۵۱] اور انایُشیہ[۵۲] کا پتہ لگتا ہے - درحقیقت یہ بات صرف کہنے ہی کیلئے ہے - کہ "بے وقت موت نہیں آتی" -

عُمر کی مقدار - اِس وقت (یعنی مہرشی اتری کمار کے زمانے میں) عُمر کی مقدار ایک سو برس کی ہے - اِس کے تین بواعث ہیں - اوّل ماں باپ کے رج اور ویرج اعلےٰ درجے کے ہیں - دُوسرے لوگوں کے آتمک کرم اچھے ہیں - اور تیسرے وُہ ساتمیہ (موافق) اشیاء کا استعمال کرتے ہیں -

ادھیائے کا خلاصہ | اِس ادھیائے میں مہرشی پُنروسُو نے

---

۵۱ پُوری عُمر والے ۵۲ کم عُمر والے

شریر کا سروپ - اُس کے زندہ رہنے کا طریق - امراض کے پیدا ہونے کا بیان - جسم کے دُکھی ہو کر ہلاک ہو جانے کا ذکر - دھاتوؤں کا بیان - دھاتوؤں کی کمی بیشی کا حال - زائل شُدہ دھاتوؤں کا علاج - جسم کو بڑھانے والی باتیں - طاقت بڑھانے والی باتیں - انجام لانے والی باتیں - اُن کے الگ الگ کام - مل دھاتو - پرساد دھاتو - جنین کے متعلّق نو سوالوں کے جواب نہائت خُوبی سے بیان کئے ہیں +

ساتواں ادھیائے

شریر سنکھیا

اگنی ویش نے سوال کیا - بھگوَن! بلحاظ شمار اعضا کے جسم کے کتنے حِصّے ہیں؟ اور اُن کی تعداد اور الگ الگ مقدار کتنی ہے؟ مہربانی کر کے مفصّل بیان فرمائیں - تاکہ میں اِنسانی جسم کی بناوٹ کو اچھی طرح سے سمجھ سکوں -

مہرشی اتری کمار نے جواب دیا - اس سوال کا جواب ہم تفصیل سے بیان کرتے ہیں - تم غور سے سُنو - جسم پر تہ بہ تہ چھ تو چار جلدیں) ہیں - ایک بیرونی جو سب کے اُوپر ہوتی ہے - اُسے اُدک دھرا کہتے ہیں - اِس کے نیچے کی دُوسری اَسرک دھرا کہلاتی ہے - اِس کے نیچے کی تیسری وُہ جلد ہے - جس میں سِدھم اور کلاس روگ ہوتے ہیں - اِسکے نیچے چوتھی وُہ جلد ہے - جس میں داد اور کوڑھ

روگ ہوتے ہیں۔ سب کے نیچے چھٹی وہ جلد ہے۔ جسکے چھن ہو جانے (کٹ جانے) سے غشی آجاتی ہے۔ آنکھوں تلے اندھیرا چھا جاتا ہے۔ اسی جلد کے سہارے پڑدوں[۵۱] میں سیاہ۔ سُرخ۔ موٹی جڑھ والی اور مُشکل العلاج پھنسیاں پیدا ہؤا کرتی ہیں۔ یہی چھئوں جلدیں اس چھ انگوں والے جسم کو ہر طرف سے لپیٹے ہوئے ہیں۔

جسم کے چھ انگ۔ دو بازو۔ دو ٹانگیں۔ وسطِ جسم اور سر بمعہ گردن یہ جسم کے چھ انگ کہلاتے ہیں۔

جسم کی ہڈیاں۔ دانتوں۔ اُوکھل[۵۲] اور ناخنوں سمیت سارے جسم میں ۳۶۰ ہڈیاں[۵۳] ہوتی ہیں۔ جیسے

دانت (۳۲)۔ دنت اُوکھل (۳۲)۔ ناخن (۲۰)۔ ہاتھ اور پاؤں کی اُنگلیوں کی (۶۰)۔ ہاتھ کی ہتھیلیوں اور پاؤں کے تلووں میں سلائی کی شکل کی (۲۰) ہاتھ اور پاؤں کی اِن سلائیوں کے سکن (۴)، ہاتھ اور پاؤں کی پُشت کی (۴) پارشن[۵۴] میں (۲)، کُورچا[۵۵] میں (۲)۔ پاؤں کے دونو ٹخنوں میں (۲) ہاتھوں کے منکے (۲)۔ ارتنی[۵۶] میں (۴) پنڈلیوں میں (۴) زانوؤں

---

[۵۱] دو جوڑوں کے درمیانی حصے کو پڑو کہتے ہیں [۵۲] جنکے اُوپر دانت ٹھہرے ہوئے ہیں [۵۳] جو تفصیل یہاں بیان کی گئی ہے۔ وہ مُختلف نسخوں میں مختلف بیان کی گئی ہے۔ اِس لئے ٹھیک طور پر یہاں پر یہ بتا سکنا کہ چرک نے اصلی تفصیل کیا بیان کی ہے۔ مُشکل امر ہے۔ مغرب والے جسم کی کُل ہڈیاں ۲۴۶ بتاتے ہیں [۵۴] ایڑی [۵۵] ایڑی کے مقابلے میں ہاتھ کا حصہ [۵۶] کہنی سے کلائی تک۔

میں (۲) کہنیوں میں (۲)۔ ٹانگوں کی نالیں (۲)۔ بازوؤں کی نالیں (۲) کندھوں میں (۲) انشس[۱] پھلک[۲] (۲)۔ انکھشک[۳] ہڈیاں (۲) جترو[۴] میں (۲)۔ تالو میں (۲)۔ نتمب[۵] میں (۲)۔ فرج میں (۱)۔ تفیب میں (۱)۔ ترک[۶] میں (۱)۔ گدا میں (۱)۔ پیٹھ میں (۳۵)۔ گردن میں (۱۵)۔ چھاتی میں (۱۴)۔ دونو طرف کی پسلیاں (۲۴)۔ پسلیوں کے دونو طرف کے جوڑ (۴۸) ٹھوڑی میں (۱)۔ ہنو[۷] کی جڑھ کو باندھنے والی (۲)۔ ناک میں (۳)۔ رخساروں میں (۲)۔ سر کے کپال (کھوپری) میں (۴)۔

اندریوں کے مسکن پانچ ہیں۔ جنہیں حواس خمسہ کہتے ہیں۔ جیسے (۱) جلد بدن (۲) زبان (۳) ناک (۴) آنکھیں اور (۵) کان

بدھی اندریاں پانچ ہیں۔ انہیں قوائے خمسہ یا محسوسات بھی کہتے ہیں۔ جیسے (۱) قوت لامسہ (۲) قوت ذائقہ (۳) قوت شامہ (۴) قوت باصرہ اور (۵) قوت سامعہ

کرم اندریاں بھی پانچ ہیں۔ جیسے (۱) دونو ہاتھ (۲) دونو پاؤں (۳) گدا (۴) اپستھ اور (۵) منہہ

پرانا یتن تعداد میں دس ہیں۔ جیسے (۱) مورودھا[۸] (۲) حلق (۳) ہردا (دل) (۴) ناف (۵) گدا (۶) مثانہ (۷) اوج (۸)

---

[۱] کندھے کے مقابل میں ٹانگوں کا حصہ [۲] آنکھوں کے حلقوں کی ہڈیاں [۳] ہنسلی [۴] چوتڑ [۵] دم [۶] جبڑا [۷] سر

وریج (۹) رج اور (۱۰) گوشت - ان میں سے پہلے چھ کو مرم ستھان بھی کہتے ہیں -

کوشٹ انگ (شکم کے اجزا) - تعداد میں پندرہ ہیں - جیسے (۱) نابھی (۲) ہردا (۳) کلوم[1] (۴) جگر (۵) تلّی (۶) دونوں ورک[2] (۷) مثانہ (۸) پریش آدھار[3] (۹) آم آشئے (معدہ) (۱۰) پکو آشئے (انتڑیاں) (۱۱) اُتر گد[4] (۱۲) ادھو گد[5] (۱۳) چھوٹی انتڑی (۱۴) بڑی انتڑی اور (۱۵) وپاوہن[6]

پرتی انگ - پہلے بیان کئے ہوئے جسم کے چھ انگوں سے تعلق رکھنے والے مندرجہ ذیل چھپن پرتی انگ ہوتے ہیں - جیسے جنگھا پنڈ کا (پنڈلیاں) (۲) سپھک[7] (۲) - ورشن[8] (۲) شیپھ[9] (۱) - اُرو پنڈ کا (ران) (۲) - اُکھ[10] (۲) ونکھشن (۲) کندرک[11] (۲) - وستی[12] شیرش (۱) - اُدر[13] (۱) - پستان (۲) - بھج (۲) - باہو پنڈ کا (۲) - چبک[14] (۱) - ہونٹ (۲) - سرکنی[15] (۲) - ونت ویشٹک[16] (۲) - تالو (۱) - گل شُنڈ کا (کوا) (۱) -

---

[1] پنکریاس [2] گردے [3] پاخانہ ٹھہرنے کا مقام
[4] گدا کا اُوپر کا حصہّ [5] گدا کا نچلا حصّہ
[6] شکم کا چربی بہانے والا حصہ [7] چوتڑ [8] خصیے
[9] عضو تناسل [10] اُکشا [11] رانوں کے گڑھے
[12] مثانے کا سرا [13] پیٹ [14] ٹھوڑی
[15] ہونٹوں کے گوشے [16] مسوڑھے

اُپ جیبھکا[۵۱] (۲) - گوجیبھکا[۵۲] (۱) - گنڈستھل[۵۳] (۲) - کرن شِشکُلکا[۵۴] (۲) - کرن پُترک[۵۵] (۲) - اکھشی کوٹ[۵۶] (۲) اکھشی ورتم[۵۷] (۴) - اکھشی کنینکا[۵۸] (۲) - بھرکُٹی[۵۹] (۲) - اَوٹو[۶۰] (۱) - ہتیلی (۲) پاؤں کے تلوے (۲) - مہا چھدر (بڑے سوراخ) (۹) - (یعنی دو آنکھوں کے - دو نتھنوں کے - دو کانوں کے - ایک مُنہہ کا - ایک پیشاب کا اور ایک پاخانے کا) -

نظر نہ آنے والے انگ - مندرجہ بالا تمام انگ علانیہ دیکھنے میں آتے ہیں - اِن کے سوا ایسے انگ بھی ہیں - جو ظاہری طور پر دکھائی نہیں دیتے - اور صِرف دلیل اور تجربے سے ہی معلوم ہو سکتے ہیں - جیسے سنایُو (عصب) (۹۰۰) - سرا (رگیں) (۷۰۰) - دھمنیاں (وریدیں) (۲۰۰) - پیشیاں (۵۰۰) - مرم (۱۰۷) - سندھیاں (جوڑ) (۲۰۰) - سراؤں اور دھمنیوں کے چھوٹے چھوٹے حصّے (۲۹۹۵۶) - اِتنے ہی سر کے بال - شمشرو[۶۱] اور رونگٹے بھی ہوتے ہیں - جو علانیہ جلد پر دکھائی دیتے ہیں - چھوٹی چھوٹی سراؤں میں پیدا ہونے والے غیر مرئی رونگٹے لاتعداد ہوتے ہیں - جسم کے طبعی حالت میں ہونے پر پرتیکش اور اَنُومان میں وِکلپنا[۶۲] نہیں ہوتی -

---

۵۱ زبان کا پچھلا حصہ ۵۲ زبان ۵۳ کنپٹیاں ۵۴ کانوں کا اُوپر کا حصہ ۵۵ کانوں کی کونپلیں ۵۶ حلقۂ چشم ۵۷ آنکھوں کے چھپّر ۵۸ آنکھوں کی پُتلیاں ۵۹ ابرو ۶۰ گھاٹی ۶۱ ڈاڑھی مُونچھ ۶۲ تقسیم

رجسم کے دربیہ اور اُن کی مقدار :۔ جسم میں اپنی دس انجلیاں[۵۱]
پانی ہوتا ہے۔ جو مُسہل کی زیادتی سے پاخانے کے ساتھ باہر نکل جاتا
ہے یہی پیشاب کے ساتھ باہر آتا ہے۔ یہی خُون اور دیگر دھاتوؤں
سے ملکر سارے جسم میں پھیلتا ہے۔ اِسی سے جسم کی بیرونی جلد
قائم ہوتی ہے۔ جلد کے نیچے اِسی کو لِسیکا بولتے ہیں۔ اور جب گرمی کے
ذریعے مساموں سے باہر نکل آتا ہے۔ تو اِسی کو پسینہ کہتے ہیں۔
غذا کے ہضم ہو جانے پر سب سے پہلے اِس کی جنس کی جو دھاتو
بنتی ہے۔ وُہ مقدار میں اپنی دس انجلی ہوتی ہے۔
خُون اپنی آٹھ انجلی بھر ہوتا ہے۔
پاخانہ اپنی سات انجلی بھر ہوتا ہے۔
کف کی مقدار اپنی چھ انجلیاں ہوتی ہے۔
پِت اپنی پانچ انجلی ہوتا ہے۔
پیشاب اپنی چار انجلی ہوتا ہے۔
میدا اپنی دو انجلی ہوتی ہے۔
مجّھا (مغز) اپنی ایک انجلی ہوتا ہے۔
مستشک[۵۲] اپنی نصف انجلی ہوتا ہے۔
وِیرج اور اوج کی مقدار بھی جسم میں اپنی نصف نصف انجلی
ہی ہوتی ہے۔
رجسم میں پارتھو دربیہ (خاکی اجزا) وُہ انگ ہیں۔ جو دُوسروں

۵۱ چلّو بھر ۵۲ دماغ

سے مخصوص طور پر موٹے مضبوط متشکل ۔ بھاری ۔ کھردرے اور سخت ہوتے ہیں ۔ جیسے ناخن ۔ ہڈیاں ۔ دانت ۔ گوشت ۔ چمڑا ۔ پاخانہ ۔ بال ۔ شمشرو[۵۱] ۔ رونگٹے اور کنڈرا[۵۲] وغیرہ ۔
ان کے علاوہ بُو اور گھران (ناک) بھی پارتھو دربیہ ہیں ۔

جسم میں آپیہ دربیہ (آبی اجزا) ۔ جسم کے جو اجزا پتلے ۔ سر[۵۳] ۔ مند[۵۴] چکنے ۔ بھاری اور لیسدار ہیں ۔ جیسے رس ۔ خون ۔ چربی ۔ کف ۔ پت پیشاب اور پسینہ یہ آبی اجزا کہلاتے ہیں ۔
ان کے علاوہ رس (ذائقہ) اور رسن (زبان) بھی آپیہ دربیہ ہیں ۔

جسم میں آگنیہ دربیہ (آتشی اجزا) ۔ جسم کا پت ۔ حرارت اور روشنی ۔ نیز رُوپ (دیکھنا) اور درشن (آنکھیں) آتشی اجزا ہیں ۔

جسم میں ہوائی اجزا ۔ سانس کا اندر لے جانا اور باہر نکالنا ۔ آنکھیں کھولنا اور بند کرنا ۔ سکیڑنا ۔ پسارنا ۔ چلنا ۔ ہلنا اور پکڑنا وغیرہ سب ہوا سے تعلّق رکھنے والے ہیں ۔ ان کے علاوہ سپرش (چھونا) اور سپرشن (جلد) بھی ہوا سے تعلّق رکھتے ہیں ۔

جسم میں آنترکھش دربیہ (آکاش سے تعلّق رکھنے والے اجزا) یہ ہیں ۔ جیسے جسم کے تمام خلا ۔ چھوٹے اور بڑے سوراخ ۔ نیز شبد (آواز) اور شروتر (کان) بھی آکاش ہی سے تعلّق رکھتے ہیں ۔

---

۵۱ ڈاڑھی اور مونچھوں کے بال   ۵۲ موٹے پٹھے
۵۳ متحرّک   ۵۴ سست

مَن اور بُدھی دونو جسم کے پرپوکتا[۵] ہیں۔ اس لیئے دونو افضل ہیں۔ جسم کے اعضا کا شمار موٹے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ لطیف طور پر جسم کے حصّے بے شمار ہیں۔ کیونکہ پرمانو بیشمار۔ نہایت لطیف اور اتی اِندریئے[۵۲] ہوتے ہیں۔ اِن پرمانوؤں کے ملانے کا باعث وایو۔ کرم اور سوبھاؤ ہیں۔

یہ شریر کئی حصوں کا مجموعہ ہے۔ اسے ایک کہنا سنگ کہلاتا ہے۔ یعنی اسے ایک ماننا دُنیاوی جال میں پھنسنا ہے۔ اسے الگ الگ ماننے میں ہی مُکتی ملتی ہے۔ اور سب بھاووں سے الگ ہونا ہی موکھش پانا ہے۔

ادھیائے کا خاتمہ جو وید ہر ایک اَوَیو (حصے۔ جزو عضو یا انگ) کے لحاظ سے جسم کا شمار جانتا ہے۔ وہ موہ سے جو اگیان کا باعث ہے کبھی مغلوب نہیں ہو سکتا۔ وہ جہالت سے چھوٹ جاتا ہے۔ اُسے ایسی خرابیاں جن کی جڑ موہ ہے مفتوح نہیں کر سکتیں۔ ایسا شخص ہی بے عیب۔ بے تعلق اور شانت چت ہوتا ہے۔ وہ تناسخ سے بھی چھوٹ جاتا ہے۔ اور وہی مُکتی کا حقدار ہوتا ہے۔

---

۵ چلانے والے ۵۲ اندریوں سے معلوم نہ ہو سکنے کے قابل

آٹھواں ادھیائے

جاتی مُوتریہ

اچھی اولاد پیدا کرنے کی تدابیر۔ وہ مرد و عورت جن کا بیج اور رج یونی و رحم ہر قسم کے عیوب و نقائص سے پاک ہیں۔ اور وہ اچھی اولاد کی خواہش رکھتے ہیں۔ انہیں ایسے مقصد کے حصول کیلئے جن کاموں کا عمل میں لانا ضروری ہے۔ اب ہم اُن کی تفصیل بیان کرتے ہیں۔

مرد و عورت دونوں کو سنیہن[1] اور سویدن[2] کرم کرا کے ومن[3] اور ویریچن[4] سے اندرونی صفائی کرا لینے کے بعد رفتہ رفتہ پہلے بیان کی ہوئی ترکیب کے مطابق شدھ[5] پرکرتی پر لائیں۔ پھر انہیں آستھاپن[6] اور انوواسن[7] وستی دیں۔ اس کے بعد مدھر گن کی ادویات سے سِدّھ کئے ہوئے (اصلاح شدہ) دودھ اور گھی سے کھلائے مرد کو اور تیل و گوشت ملے پکوان عورت کو کھلائیں۔

جس دن عورت حائضہ ہو۔ اُسے لازم ہے کہ اُس سے تین روز بعد تک مرد کے قریب نہ جائے۔ زمین پر سوئے۔ ہاتھوں کا تکیہ لگایا کرے۔ اور غیر شکستہ برتنوں میں کھانا کھائے۔ اور غسل وغیرہ نہ کرے۔ چوتھے روز اُبٹنا مل کر مع سر نہائے۔ سفید اور اُجلے کپڑے پہنے۔ اُس دن مرد کو بھی صاف کپڑے پہننے چاہئیں۔ پھر دونوں پھول مالا پہن لیں۔ اور

---

[1] مرطوب کرنا [2] پسینہ دینا [3] قے دلانا [4] اسہال دلانا [5] اعتدال مزاج [6، 7] ہر دو اقسام حقنہ کی ہیں۔

بعدازاں ایسے وقت میں ہم بستر ہوں۔ کہ دونو خوش و خرّم ہوں۔ اور ایک دُوسرے سے محبّت رکھتے ہوں۔
اگر لڑکے کی خواہش ہو۔ تو رِتُوسنان (غُسلِ حیض) کے دِن سے جُفت ایام میں۔ اگر لڑکی کی خواہش ہو۔ تو طاق ایام میں دونو کو ہم بستر ہونا چاہیئے۔
نیُبج بھاو (ترچھی پڑی ہوئی) اور پارشوگت (کروٹ کے بل لیٹی ہوئی) عورت سے جماع نہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ ترچھی پڑی ہوئی عورت کیساتھ جماع کرنے سے وایُو زور پکڑ کر یونی کو دُکھ دیتی ہے۔
دائیں پہلُو کے بل لیٹی ہوئی عورت کے ساتھ جماع کرنے سے کف بڑھ کر رحم کو ڈھانپ لیتا ہے۔
بائیں پہلُو کے بل لیٹی ہوئی عورت کے ساتھ جماع کرنے سے پت بگڑ کر رحم میں پڑے ہوئے ویرج اور رج کو خراب کر دیتا ہے۔ اِس لئے چاہیئے۔ کہ عورت کو سیدھا چِت لٹا کر اُس سے جماع کیا جائے۔ ایسا کرنے سے وات۔ پت اور کف اپنے اپنے مقام ہی میں رہتے ہیں۔
جماع کے بعد عورت کو چاہیئے۔ کہ ہاتھ۔ پاؤں۔ مُنہہ اور یونی کو ٹھنڈے پانی سے پرکھیالن[۱] کرے۔

قرارِ حمل کے ناقابل عورتیں۔ وُہ عورت جس نے بُہت کھانا کھایا ہُوا ہو۔ یا جو بھُوکی ہو۔ یا جو پیاسی ہو۔ یا جو ڈری ہوئی ہو۔ یا جو اُداس ہو۔ یا جو رنجیدہ ہو۔ یا جو غُصے میں ہو۔ یا جو کسی دُوسرے آدمی

---

[۱] دھونا

سے ہم بغل ہونے کی خواہش رکھتی ہو۔ یا جو کثرت جماع کی بھوکی ہو۔
ایسی عورتیں قرارِ حمل کے قابل نہیں ہوتیں۔
نہائت ہی کم عمر۔ نہائت بڑھیا۔ پرانی بیمار اور کسی دیگر خرابی میں مبتلا عورتیں جماع کے قابل نہیں ہوتیں۔ انہی خرابیوں والا مرد بھی اچھا نہیں ہوتا ہے۔
اس لئے تمام نقائص وعیوب سے پاک مرد وعورتوں کو اچھی اولاد پیدا کرنے کی غرض سے اکٹھا ہونا چاہیئے۔

جماع کا طریق ۔ جب مرد وعورت دونو جماع کے لئے بیتاب ہو رہے ہوں۔ تب موافقِ طبع اور خوشبودار پھولوں والے اور نرم وملائم تکیے بچھونوں والی چارپائی بچھوا کر اور مفید غذا کھا کے چارپائی پر مرد داہنا پاؤں پہلے رکھے۔ اور عورت بایاں پاؤں پہلے اُٹھا کر چارپائی پر چڑھے۔ پھر ذیل کے دُعائیہ منتر پڑھ کر جماع کریں۔
(۱) آ ہِرَسی دِ ہِرَسی وائیورَسی سَرُوتا پرتِشٹاسی دھاتا تواددھاتُو دِ دھا تواددھاتُو برہم ورچسا بھویدتی (۲) برہما برہسپتر دِشنو سوما سُوریَشتَتھا شِ دِ نُو بھگو اُتھ مِترا وَرُنو پُترنگ ویرنگ ددھاتُومے"۔

اچھا لڑکا پیدا کرنے کی ترکیب ۔ اگر عورت ایسی خواہش کرے۔ کہ میرا بیٹا قد آور۔ گورے رنگ والا۔ شیر ببر کا سا جری۔ اوجسوی۔ پاک صاف اور ستوؔ والا ہو۔ تو اُسے چاہیئے۔ کہ غسل حیض کے دِن سے جو کے منتھ میں گھی وشہد اور ایسی گائے کا دُودھ ملا کے

(جس کا رنگ سفید اور اُس کے بچھڑے کا رنگ بھی سفید ہو) چاندی یا کانسی کے برتن میں ڈال کر وقت مقرّرہ پر بلا ناغہ سات روز تک پیئے۔ اور صبح کے وقت شالی یا جَو کے پکوان دہی۔گھی۔شہد یا دُودھ کے ساتھ کھایا کرے۔ اُسے شام کے وقت خوبصُورت مکان میں خوشنما پلنگ یا آسن یا یان[۵۱] پر اچھے کپڑے اور زیور پہن کر بیٹھنے کی بھی ہدایت کر دینی چاہیئے اُسی عورت کو صُبح و شام سفید رنگ کا بڑا پُشٹ[۵۲] اور اعلےٰ نسل کا گھوڑا بھی دکھاتے رہنا چاہیئے۔ اور شانتی دینے والی دِل پسند کہانیاں بھی سُناتے رہیں۔ علےٰ ہذا القیاس اُسے خوبصُورت۔رسیلی اور میٹھی آواز والی۔خُوب سیرت اور نیک خو عورتیں اور مرد نیز اچھی اچھی چیزیں بھی دکھاتے رہیں۔ اس کی سہیلیاں ہمیشہ مفید تدابیر سے اُس کی خدمت کرتی رہیں۔ لیکن خاوند اُس سے اس عرصے میں ملنے نہ پائے۔ اسطرح سات روز گُذار کر آٹھویں دن جسم پر اُبٹنے وغیرہ کا لیپ کر کے عورت اور مرد دونو سر سمیت غسل کریں۔ اور خوشنما اُجلے کپڑے پہنیں۔ نیز خوبصُورت اور خوشبودار پھُولوں کی مالائیں گلے میں ڈالیں۔ اور زیورات بھی پہن لیں۔

اچھے لڑکے کی طلب میں ہَون کرنے کی ترکیب مندرجہ صدر کاموں کے بعد گھر کے شمال مشرق یا مشرق کی طرف یا جل آشئے[۵۳] کے قریب ایک پاک صاف مقام پر چبوترا سا بنوا کر گوبر سے لیپوا کے پانی

---

[۵۱] سواری [۵۲] موٹا تازہ

[۵۳] جوہڑ۔تالاب۔جھیل۔ندی۔نالہ وغیرہ سے مراد ہے یعنی ایسے مقام جہاں پانی رہتا ہو

کے چھینٹے دے کر ایک ویدی بنوائیں۔
اگر یہ ہَوَن برہمن کے گھر میں کرنا ہو۔ تو مغرب کی طرف ایک سفید کپڑا بچھوا کے اوپر سفید رِشبھ یا مرگ چھال بچھوا کر بیٹھیں۔ اگر کھشتری کے گھر میں کرنا ہو۔ تو بھیڑیئے یا وِرِشبھ کے چمڑے پر بیٹھنا چاہیئے۔ اگر ویش کے گھر میں کرنا ہو۔ تو رُورُو[۵۱] یا بکرے کے چمڑے پر بیٹھنا مناسب ہے
پھر ڈھاک۔ گوندی۔ گُولر یا مادھوکی کی لکڑی میں آگ لائیں۔ اُس ویدی کے چاروں طرف کُشا بھی بچھوا دینی چاہیئے۔ اور چاروں طرف لکیر کھینچ دیں۔ پھر کھیلیں اور سفید خوشبودار پھول ڈال دیں۔ پوتر پانی کا ایک برتن بھی رکھ دیں۔ پھر ہَوَن کے لئے گھی لائیں۔ اور پہلے بیان کئے ہوئے رنگ کے گھوڑے چاروں طرف باندھ دیں۔ پھر لڑکے کی خواہشمند عورت اگنی کے مغرب کی طرف اور برہمن کے دائیں ہاتھ اپنے خاوند کے ساتھ بیٹھ جائے۔ اور لڑکا پیدا ہونے کی خواہش کرے اس کے بعد رِتوِک[۵۲] پرجاپتی کا نردیش[۵۳] کر کے اُس کی خواہش پوری ہونے کے لئے "وشنور یونم کلپئے اُتو" کا پاٹھ کرے۔ پھر گھی اور سنھالی پاک کی تین آہوتیاں آگ میں ڈالے۔ پھر حسب مناسب منتروں سے پاک کئے ہوئے پانی کو یہ کہہ کر عورت کے ہاتھ میں دیدے۔ کہ "اِس سے پانی کے جُملہ کام لینا"
اِس یگیہ کے ختم ہو چکنے کے بعد لڑکے کی خواہشمند عورت پہلے دایاں

---

[۵۱] ہرن
[۵۲] ہون کرانے والا
[۵۳] مقرر کرنا

پاؤں آگے رکھ کر اگنی کا طواف کرے۔ اور پرکرما کر چکنے کے بعد برہمنوں سے سوستی واچن کرا کے ہَون سے بچا ہُوا گھی وہ اور اُس کا خاوند دونو نوش کر لیں۔ لیکن پہلے مرد کھائے۔ اور پھر عورت۔ اور حتےّ المقدور اُس گھی کا کوئی بھی حصہ باقی نہ رہنے دیں۔ پھر وہ دونو پہلے بیان کردہ طریق سے زیور اور کپڑے پہن کر آٹھ روز تک اکٹھے رہیں۔ تو اُن کی خواہش کے مطابق لڑکا پیدا ہو گا۔

کالے وغیرہ رنگوں کے لڑکے پیدا کرنے کی تدبیر۔ جو عورت سیاہ رنگ۔ سُرخ چشم۔ چوڑی چھاتی اور بڑے بڑے بازوؤں والے لڑکے کی خواہشمند ہو۔ یا جو عورت سیاہ رنگ۔ کالے۔ لمبے اور نرم بالوں والا۔ سفید چشم اور سفید دانتوں والا صاحب جلال اور جیتیندریہ لڑکا چاہتی ہو۔ اُن دونو ہی کو پہلے لکھی ہوئی ترکیب کے مطابق ہون وغیرہ کرنا چاہیئے۔ لیکن اُن کے بچھانے کے چمڑے اور اوڑھنے کے کپڑے وغیرہ مطلوبہ لڑکوں کے رنگ کے سے ہونے چاہئیں۔ شُودر کی عورت کو دوج۔ وید۔ گورو۔ تپسوی اور سدّھ کے تئیں نمسکار کرنی چاہیئے۔ جو جو عورت جیسے جیسے لڑکے کی خواہشمند ہو۔ وہ ویسے ہی آشیرواد لیکر ویسے ہی جن پدوں[۱] کا من میں دھیان کرے۔ اور جس جس جن پد کے آدمیوں کے ہمشکل لڑکے کی خواہش ہو۔ اُنہی جن پدوں کی اغذیات معاشرت۔ تدابیر اور مخصوص اعمال کو عمل میں لائے۔ تو اُس کی مراد پُوری ہو گی۔

---

[۱] ملکوں

جسم کے مختلف رنگوں کے دیگر بواعث - لڑکے کا رنگ حسب خواہش ہونے کے جو قواعد اُوپر بیان کئے گئے ہیں - اُن کے علاوہ اور بھی ایسی باتیں ہیں - جن پر عمل کرنے سے مراد پُوری ہو سکتی ہے - جیسے تیج دھاتو کے ساتھ جل دھاتو اور آکاش دھاتو کے ملنے سے رنگ گورا ہوتا ہے - اور تیج دھاتو کے ساتھ پرتھوی دھاتو اور وایو دھاتو کے بکثرت ملنے سے رنگ سیاہ ہوتا ہے - اسی طرح اگر تیج دھاتو سے تمام دھاتو برابر حصے میں ملیں - تو رنگ شیام ہوتا ہے -

ستوئیں اختلاف کی وجوہات یہ ہیں - اولاد کا ستّو ماں باپ کے ستّو کے مطابق ہوتا ہے - اور دھرم شاستروں کا سُننا وغیرہ جیسے جیسے کرم وُہ کرتے ہیں - اُنہی کے مطابق اولاد کا ستّو ہوتا ہے -

پہلے بیان کئے ہوئے سنسکاروں سے شُدھ کئے ہوئے عورت اور مرد اگر ہمبستری کریں - اور اُن کا صحیح رج اور ویرج مل کر بے عیب یونی کے ذریعے بے نقص رحم میں داخل ہو جائے - تو یقیناً بچّہ پیدا ہوگا مثلاً اگر پاک صاف - اُجلے اور دُھلے ہوئے کپڑے پر رنگ چڑھایا جائے - تو بلاشُبہ نہائت اعلےٰ درجے کا رنگ آتا ہے - اور جسطرح دُودھ اور دہی کے ملنے سے دُودھ اپنے خواص کو چھوڑ کر دہی بن جاتا ہے - ایسے ہی صحیح ویرج کے صحیح رج سے ملنے پر یقیناً حمل قرار پاتا ہے - اور قرار پائے ہوئے حمل سے لڑکا پیدا ہوگا یا لڑکی ؟ اِسکا بیان ہم پہلے کر آئے ہیں - جیسا اچھا یا بُرا بیج بویا جائیگا - ویسا ہی وُہ ثمر دیگا - جیسے برہی کے بونے سے برہی اور جَو کے بونے سے جَو پیدا ہونگے - اِسی طرح عورت اور مرد

کا رج اور ویرج جس قسم کا ہوگا۔ ویسی ہی اولاد پیدا ہوگی۔
حمل کی علامات کے ظاہر ہونے سے پہلے متذکرۃ الصدر ویدک کرم عمل میں لانے مناسب ہیں۔ ٹھیک وقت پر عمل میں لائے ہوئے دیش اُت[51] اور کال اُت کرش[52] کرموں کا پھل بھی اچھا ہوتا ہے۔ انتر[53] کرموں کا نتیجہ خراب ہوتا ہے۔ اس لئے جب یہ معلوم ہو جائے۔ کہ حمل قرار پا گیا ہے لیکن حمل کی علامات نمایاں نہ ہوئی ہوں۔ تو عورت کو پنسون دینا چاہیئے جس کی ترکیب ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

پنسون کی تراکیب:۔ (۱) گوؤں کی چراگاہ میں پیدا شدہ بڑ کے درخت کی مشرق اور شمال کی ٹہنیوں سے دو بے نقص کونپلیں لیکر اُنہیں دو دھانیہ ماش یا سفید سرسوں کے ساتھ دہی میں ڈال کر پُشیہ نکھشتر میں کھلائیں۔

یا (۲) جیوک۔ رشبھک۔ اپا مارگ اور سہدیوی کو ملا کر یا الگ الگ اُن کا نگدہ بنا کر دودھ سے سدھ (اصلاح) کرکے پلائیں۔

یا (۳) ایک کڈیہ کیٹ[54] اور ایک چھوٹی مچھلی کو ایک انجلی[55] بھر پانی کے ساتھ پُشیہ نکھشتر میں نوش کرائیں۔

یا (۴) سونے چاندی یا لوہے کا اگنی ورن پُرش[56] بنا کر آگ میں تپا کر دہی۔ دودھ یا چلو بھر پانی میں بجھا کر پُشیہ نکھشتر میں پلائیں۔

---

[51] اچھے ملک [52] اچھے وقت
[53] ان کے خلاف [54] ایک قسم کا کیڑا ہوتا ہے [55] چلو بھر
[56] چھوٹا سا پُتلا

یا (۵) پُنیہ نکھشتر میں جوش دی ہوئی پُشکک[1] کی بھاپ کو عورت سُونگھ کر اُسی پُشکک کے رس کو ہتھیلی میں رکھ کر روئی کے پھوئے سے اُس رس کو دائیں نتھنے میں ڈالے۔

ان کے سوا اگر کوئی اور اچھا پُنسُون برہمن یا بزرگ بتائیں۔ تو اُسے بھی عمل میں لانا چاہیئے۔

حمل کو قائم کرنے والی ادویات۔ حنظل۔ برہمی۔ سفید دُوب۔ نیلی دُوب۔ پاٹلا۔ گلو۔ ہرڑ۔ نیم۔ کھرہٹی اور شت مُولی میں سے کسی ایک دوائی کو عورت دائیں ہاتھ سے سر پر رکھے۔ اور ان سب ادویات سے سدّھ کیا ہُوا دودھ اور گھی پیئے۔ نیز ان ادویات سے سدّھ کئے ہوئے پانی سے ہر ایک پُشیہ نکھشتر میں غسل کرے۔ اور انہی ادویات کے کلک سے اُبٹنا وغیرہ بھی کرے۔

انہی تدابیر سے جیونیہ گن کی ادویات کا بھی استعمال کرنا چاہیئے۔

ان سب ادویات کو حمل کے قائم کرنے والی ادویات کہا جاتا ہے۔

حمل کو ضائع کرنے والی باتیں۔ حاملہ کا اکڑوں ہو کر بیٹھنا۔ یا اونچائی نیچائی پر چڑھنا اُترنا۔ یا تخت وغیرہ سخت نشستگاہوں پر بیٹھنا۔ یا باد مخالف۔ پیشاب اور پاخانہ وغیرہ حوائج ضروریہ کا روکنا۔ یا سخت او محنت طلب کام کرنا۔ یا تیز اور گرم اشیا کا بکثرت استعمال کرنا یا بھوکا رہنا اُس کے جنین کو رحم میں مار ڈالتا ہے۔ یا اُس کا حمل دو۔ چار۔ یا چھ ماہ کا ہو کر گر پڑتا ہے۔ یا سُوکھ جاتا ہے۔ علےٰ ہذا القیاس چوٹ

[1] پیٹھی

لگ جانے سے ۔ پر پیٹرن[۱] سے ۔ یا گہرے گڑھوں اور کنوؤں کے بار بار دیکھنے سے بھی قبل از وقت حمل ساقط ہو جاتا ہے۔
ایسی سواری پر جس میں زیادہ ہال لگے ہوں۔ سفر کرنے سے ۔ مکروہ اور نہائت بلند آوازوں کو سُننے سے بھی حمل گر پڑتا ہے۔

حاملہ عورت کے خصائل کا اولاد پر کیا اثر ہوتا ہے ؟

اسی طرح ہمیشہ چت سونے سے جنین کے ناف کی ناڑی جسے آمرا یا نال بھی کہتے ہیں۔ جنین کی گردن میں لپٹ جاتی ہے۔
جو حاملہ عورت چاروں ہاتھ پاؤں کو پھیلا کر سوتی ہے۔ یا رات کیوقت باہر گھومتی رہتی ہے۔ اُس کی اولاد مجنوں (پاگل) ہوتی ہے۔
جھگڑالو عورت کی اولاد مرگی کا شکار ہوتی ہے۔
زیادہ جماع کی خواہشمند عورت کی اولاد کو لِشت انگ[۲] ۔ بے حیا اور زانی ہوتی ہے۔
ہمیشہ متاسف رہنے والی عورت کی اولاد ڈرپوک ۔ لاغر اندام اور کم عُمر والی ہوتی ہے۔
بیگانے مال کی خواہش رکھنے والی عورت کی اولاد پروپ تاپی[۳] ۔ حاسد اور زانی ہوتی ہے۔
چور عورت کی اولاد نہائت محنتی ۔ نہائت مکار اور بدمعاش ہوتی ہے۔
غُصہ ور عورت کی اولاد تیز طبع ۔ مفسدہ انگیز اور اسُویک[۴] ہوتی ہے۔

---

[۱] دباؤ [۲] بدوضع اعضا والی [۳] دوسروں کو ایذا دینے والی [۴] کینہ توز

بہت سونے والی عورت کی اولاد اونگھنے والی۔ جاہل اور ضُعفِ ہضم کا شکار ہوتی ہے۔

شراب خور عورت کی اولاد پیاسی اور پریشان مزاج والی ہوتی ہے۔

گوہ کا گوشت کھانے والی عورت کی اولاد شرکرا اشمری اور شَنیز میہہ میں گرفتار رہتی ہے۔

سُور کا گوشت کھانے والی عورت کی اولاد سُرخ چشم ہنسرک اور کسی قدر سخت بالوں والی ہوتی ہے۔

مچھلی کا گوشت کھانے والی عورت کی اولاد پتھرائی ہوئی آنکھوں والی اور دیر سے آنکھیں جھپکنے والی ہوتی ہے۔

ہمیشہ میٹھے پکوان کھانے والی عورت کی اولاد پرمیہہ روگی۔ گونگی اور نہائت موٹی ہوتی ہے۔

کھٹائی کھانے والی عورت کی اولاد رکت پت۔ توگ روگ (امراض جلد) اور امراض چشم میں گرفتار ہوتی ہے۔

نمک کھانے والی عورت کی اولاد ایسی ہوتی ہے جس کے بال جلدی ہی سفید ہو جاتے ہیں۔ یا جلدی ہی گر پڑتے ہیں۔

چرپرے کھانے کھانیوالی عورت کی اولاد دُبلی۔ کم ویرج والی اور لاولد ہوتی ہے۔

کڑوے کھانے کھانیوالی عورت کی اولاد شوش روگی۔ بے طاقت اور لاغر اندام ہوتی ہے۔

لہ قصاب صفت

کسیلے پکوان کھانے والی عورت کی اولاد شیام رنگ۔ آناہ روگی اور اُداورت روگی ہوتی ہے۔

جو جو اشیاء جس جس بیماری کے پیدا کرنے والی بیان کی گئی ہیں۔ اگر حاملہ عورت اُن اشیاء کا استعمال کرتی رہے۔ تو اُس کی اولاد انہی امراض میں مبتلا رہیگی۔

حاملہ عورت کی پرداخت ۔ اچھی اولاد کی خواہش کرنے والی عورت کو لازم ہے۔ کہ مندرجہ بالا وجوہات کے سبب غیر مفید آہار وہار سے احتراز رکھے۔ اور نیک خصائل اختیار کرکے مفید آہار وہار کو اپنا معمول بنائے اگر حاملہ عورت کسی بیماری کے پنجے میں گرفتار ہو جائے۔ تو اُس کا معالجہ نرم۔ میٹھی۔ ٹھنڈی۔ آرام دہ اور نازک دواؤں۔ خوراک اور تدابیر سے کرنا چاہیئے۔ حاملہ عورت کو قے آور۔ مسہل اور تنقیہ دماغ کرنے والی ادویات کا استعمال کرانا منع ہے۔ حاملہ عورت کی فصد کھولنی اور ایام حمل میں اُسے آستھاپن یا انوواسن وستی دینا بھی منع ہے۔ لیکن اگر امر لاچاری ہو۔ تو ان تدابیر کو عمل میں لانے کا کوئی ہرج نہیں ہے۔ آٹھویں مہینہ کے بعد ایسے آتیک[1] امراض میں جو کہ قے یا اسہال وغیرہ ہی سے اچھے ہو سکتے ہوں۔ نرم مسہل اور قے آور وغیرہ ادویات دیدیں۔ البتہ اس بات کا خیال رکھ لینا چاہیئے۔ کہ اُن کا اثر ضرر رساں نہ ہو۔

تیل سے لبالب بھرے ہوئے چوڑے منہ کے برتن کو کیسی احتیاط

[1] سخت

سے اُٹھایا جاتا ہے۔ کہ اُسے ذرا سا بھی ہچکولہ نہ لگے۔ کیونکہ اگر ذرا سا بھی ہچکولہ لگ گیا۔ تو تیل زمین پر گر پڑیگا۔ اور پھر اُس کا کچھ بھی ہاتھ نہ آئیگا۔ حاملہ عورت بھی تیل کے ایسے ہی برتن سے مشابہت رکھتی ہے۔ اِس لیئے اس کے معالجے میں خاص طور پر احتیاط کرنی چاہیئے۔ اگر کسی تدبیر کے عمل میں لانے سے دوسرے تیسرے مہینے حاملہ عورت کو خون آنے لگ جائے۔ تو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اس کا حمل قائم نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ اُس وقت تک گربچہ میں سانس نہیں پیدا ہوتا۔ جو قیام کا اصلی باعث ہے۔

اگر غصے۔ افسوس۔ حسد۔ خوف۔ رحم۔ جماع۔ ورزش۔ سنکھشوبھ[51] دیگر سندھارن[52]۔ نشیب وفراز نشستگاہ یا جگہ کی بلندی اور پستی اور بھوک و پیاس کی کثرت کے سبب سے چوتھے مہینے کے بعد خون آجائے۔ تو اُس حمل کی حفاظت مندرجہ ذیل تدابیر سے کرنی چاہیئے۔

خون کے دکھائی دیتے ہی عورت کو نرم آرام دہ اور ٹھنڈے بچھونے پر جو سرہانے کی طرف سے کسی قدر نیچا ہو لیٹ جانے کی ہدایت کرنی چاہیئے۔ اس کے بعد نہایت ٹھنڈے پانی میں ملٹھی کا چورن اور گھی ڈال کر خوب ملالیں۔ اور اُس میں روئی کا پھویا ترکر کے یونی میں رکھوا دیں۔ اس کے بعد اس کی ناف کے نیچے کی طرف سو دفعہ یا ہزار دفعہ دھلے ہوئے گھی کا لیپ کرائیں۔ پھر گائے کے دودھ اور ملٹھی کے ٹھنڈے کاڑھے کا یا نیگرودھ آدی گن کے درختوں کے کاڑھے کا

[51] ہل چل

[52] حوائج ضروریہ کا روکنا

تریڑا کریں۔ یا صرف ٹھنڈا پانی ہی ڈالتے رہیں۔
کھشیر ورکھشوں اور کشائے ورکھشوں کے کاڑھے میں کپڑے کا چیتھڑا بھگو کر بھی رکھوانا مفید ہے۔
یا بڑ کی کونپلوں سے سدّھ کئے ہوئے گھی دودھ میں روئی کا پھویہ بھگو کر رکھ دیں۔ اور اسی میں سے دو تولہ بھر دوائی مریضہ کو کھلا بھی دیں یا صرف گھی اور دودھ ملا کر ہی پلائیں۔
پدم۔ اُت پل اور کمُدکیسر کو شہد اور مصری میں ملا کر چاٹنا بھی مفید ہوتا ہے یا سنگھاڑا۔ پشکر بیج اور کسیرو کھلائیں۔
یا گندھ۔ پرینگو۔ بتا۔ اُت پل۔ شالُوک اور گُولر کے کچے سکھائے ہوئے پھل یا بڑ کی کونپل بکری کے دودھ کے ساتھ کھلائیں۔
یا بلا۔ اتی بلا۔ شالی۔ ساٹھی چاول۔ اِکھشُومُول اور کاکولی گرم دودھ کے ساتھ کھلائیں۔
یا شہد اور کھانڈ ملا کر سُرخ چاولوں کا نرم نرم۔ خوشبودار اور ٹھنڈا بھات کھلائیں۔
یا لوا۔ کپنجل۔ کُلنگ۔ ساور۔ خرگوش۔ ہرن۔ سیاہ ہرن اور کالی مچھلی کے گوشتوں کے رس میں گھی کی اصلاح کر کے ایسے مقام میں نوش کرائیں۔ جو ٹھنڈا ہو۔ اور جہاں ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا آتی ہو۔
نیز ایسی حالت میں حاملہ کو غصّہ۔ افسوس۔ اُداسی۔ جماع اور ورزش کے قریب نہ جانے دینا چاہیئے۔ شانتی دینے والی اور دل پسند کہانیاں سُنا کر اُس کے دِل کو ہمیشہ خوش رکھنے کی کوشش کرنا چاہیئے۔

اِن تدابیر سے حمل ساقط ہونے سے بچ جائیگا۔
جب حاملہ عورت کے آم روگ سے خُون آئے۔ تو وُہ عموماً حمل کا مانع ہوتا ہے۔ یعنی اُس حالت میں علاج کرنا ایک مشکل امر ہوتا ہے۔ کیونکہ اِن دونو شکایات کے علاج ایک دُوسرے کے متضاد ہوتے ہیں۔ یعنی خُون کے روکنے کے لئے ٹھنڈی تدابیر اختیار کی جاتی ہیں۔ اور آم دوش کا علاج گرم ہوتا ہے۔
جب گربھ میں سار پیدا ہوگیا ہو۔ اور تیز دواؤں کے کثرتِ استعمال سے خُون آنے لگے۔ یا اور کسی وجہ سے یُونی سراو ہو۔ تو اُس عورت کا حمل بڑھنے نہیں پاتا۔ اور بہت مدت تک وہ حمل ناکمل حالت میں رہتا ہے۔ ایسے حمل کو اُپ وِشٹک بھی کہتے ہیں۔
ناگودر حمل۔ جو حاملہ عورت فاقہ کشی اور برت وغیرہ کاموں میں مشغول رہتی ہے۔ یا کولست[1] غذا کھاتی ہے۔ چکنائی سے نفرت رکھتی ہے۔ یا وات کو کوپت کرنے والی اشیاء کا عام طور پر استعمال رکھتی ہے۔ اُس کا حمل بڑھنے نہیں پاتا۔ کیونکہ وُہ سُوکھ جاتا ہے۔ یہ حمل بھی بہت دیر تک اندر ہی رہتا ہے۔ اور نہائت سپندن[2] کرتا ہے اِسے ناگودر حمل کہتے ہیں۔
اُپ وِشٹک اور ناگودر کا علاج۔ اب ہم اُپ وِشٹک اور ناگودر دونو کی تدابیر بتاتے ہیں۔ اُپ وِشٹک گربھ میں بھُونک گن۔ جیونیہ گن۔ وِرنگھنیہ گن۔ مُدھر گن اور دافع وات دواؤں کے ساتھ سِدھ کیا ہُوا

---

[1] خراب
[2] پھڑکنا

گھی دینا چاہیئے۔ ناگودر گربھ کے لئے یونی دیا پت کا سا علاج کرنا چاہیئے۔ بھوک لگنے پر دُودھ۔ آم گربھ اور گربھ بڑھانے والی ادویات دیں۔ اور انہی سے سِدّھ کیا ہُوا گھی بھی مفید ہوتا ہے۔

نیز دِل کو فرحت دینے والے یان[۹۱]۔ واہن[۹۲] اور رَاپ[۹۳] تار جن کا استعمال میں لانا اور دِل پسند کہانیوں کا سننا بھی مفید ہوتا ہے۔

پرسُپت گربھ کا علاج۔ جس عورت کا گربھ پیٹ میں پھیل سا جائے۔ اور چلنا پھرنا بند کردے۔ اُسے شکرے۔ مچھلی۔ روجھ۔ مور مرغ اور تیتر میں سے کسی ایک کا مانس رس گھی کے ساتھ کھلائیں۔ یا گھی کے ساتھ اُڑد کا یُوش پلائیں۔

یا بہت سا گھی ڈال کر مُولی کے یُوش کے ساتھ سُرخ چاولوں کا نرم نرم میٹھا اور ٹھنڈا بھات کھلائیں۔

نیز اُس حاملہ کے شکم۔ ونکھشن[۹۴]۔ اُرُو[۹۵]۔ کمر۔ پسلیوں اور پیٹھ پر تیل کی مالش کراتے رہیں۔

اُداورت رُدھ گربھ کا علاج۔ اگر حمل کے آٹھویں مہینے میں اُداورت کی وجہ سے بندھ (قبض) ہو جائے۔ اور انوواسن وستی سے آرام نہ آسکے۔ تو اس خرابی کے دفعیے کے لئے نروہن وستی دینی چاہیئے۔ اگر اس مرض کے علاج میں دیر کی گئی۔ تو حمل اور حاملہ دونو کے ضائع ہو جانے کا اندیشہ ہے۔

---

[۹۱] و [۹۲] و [۹۳] سواری

[۹۴] چڈھا

[۹۵] ران

اس مرض کے لئے بیرن۔ شالی چاول۔ ساٹھی چاول۔ کُشا۔ کانس۔ اِکھشوالکا۔ وتیس اور جل وتیس اِن سب کی جڑ ہیں۔ اجوائن۔ اننت مُول۔ گنبھیری۔ فالسہ۔ ملٹھی اور داکھ کا نصف پانی سے ملے دودھ میں کاڑھا بنا کر اُس میں پیال۔ بہیڑے کی چھال۔ تلوں کا کلک اور تھوڑا سا نمک ملا کر کسی قدر گرم گرم کی نروہن وستی دیں قبض کے دُور ہو جانے پر الیشدا اُشن[۵۱] پانی سے پری شیک کرا کے مقوّی اور اُیداہی[۵۲] غذا کھلانے کے بعد شام کے وقت مُدھر گن کی ادویات سے اصلاح کئے ہوئے تیل کی انوواسن وستی دیں۔ یاد رہے۔ کہ حاملہ کو اوندھی لٹا کر آستھاپن اور انوواسن وستی دینی چاہیئے

جنین کے رحم میں مر جانے کی علامات۔ جس عورت کا جنین دوشوں کے بہت بڑھ جانے۔ تیز اور گرم چیزوں کے کثرتِ استعمال۔ بادِ مخالف۔ پاخانہ اور پیشاب کے زور کو روکنے۔ بے وقت سونے۔ بیٹھنے اور چلنے سے۔ یا دب جانے اور چوٹ لگنے سے۔ یا غُصّہ۔ افسوس۔ حسد۔ اُسُویا[۵۳] یا خوف اور رحم وغیرہ سے یا جوکھوں میں پڑنے سے یا اور وجوہات سے رحم کے اندر ہی مر جائے۔ اُس عورت کا شکم فوراً اُستمت[۵۴] ستبدھ[۵۵]۔ آتت[۵۶] اور ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ اور ایسا معلوم ہونے لگتا ہے۔ گویا شکم میں پتھر کا ٹکڑا سا پڑا ہُوا ہے۔ جنین کا ہلنا جُلنا بند ہو جاتا ہے۔ تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ دردزہ بند ہو

---

۵۱ نیم گرم ۵۲ جلن نہ پیدا کرنے والی ۵۳ کینہ
۵۴ گیلا ۵۵ جکڑا ہُوا ۵۶ پھیلا ہُوا

جاتا ہے۔ یونی سے خون آنا بند ہو جاتا ہے۔ دونو آنکھیں پتھرا جاتی ہیں۔ عورت سست۔ ویبقت[۵۱] اور پریشان ہو جاتی ہے۔ لمبے لمبے سانس لینے لگ جاتی ہے۔ نہائت ویگر[۵۲] ہو جاتی ہے۔ پاخانہ اور پیشاب وغیرہ کے ویگ ٹھیک طور پر خارج نہیں ہوتے۔ ان علامات کے نمایاں ہوتے ہی سمجھنا چاہیئے۔ کہ جنین مر چکا ہے۔

بچے کے حمل ہی میں مر جانے کی تدابیر۔ بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ گربھ شلیہ کی شانتی جرائیو (جھلی جو جنین پر لپٹی ہوتی ہے) کے نکلنے سے ہوتی ہے۔ بعضوں کی رائے ہے۔ کہ اس کے لئے اتھرووید کے منتر پر اثر ہیں۔ لیکن شلیہ نکالنے میں پوری مہارت رکھنے والے (جراح) یہی کہتے ہیں۔ کہ ایسی صورت میں حمل کا نکال دینا ہی مناسب ہے۔ عورت کے کچے حمل کے نکل جانے کے بعد سُرا۔ سیدھو۔ ارشٹ مادھویک۔ مدھیہ اور آسو میں سے کوئی سا ایک مریضہ کی طاقت دیکھ کر پلانا چاہیئے۔ تاکہ رحم صاف ہو جائے۔ تکلیف فراموش ہو جائے۔ اور دل خوش رہے۔ پھر اُسے مقوی۔ طاقت افزا اور مُرغن یواگو یا ولیپی یا حسب مناسب کوئی اور مفید کھانا کھلا دیا جائے۔ دوشوں اور دھاتوؤں کے اثر پذیر ہونے سے پہلے ہی یہ علاج کام میں لے آنا چاہیئے۔

اس کے بعد سنیہہ (چکنائی) پلا کر۔ وستی (حقنہ) دیکر۔ غذا کھلا کر نیز دیپنیہ (قوت ہاضمہ کو بڑھانے والی)۔ جیونیہ (عُمر دراز کرنے والی)۔

[۵۱] دُکھی [۵۲] بے قرار

وِرنگھنیہ (موٹا کرنے والی) ۔ مُدھر (میٹھی) اور وات کو دُور کرنے والی ادویات سے اصلاح کئے ہوئے معالجات کے ذریعے مرلفیہ کی صحت کو بحال کرنے کی کوشش کریں۔

جس حاملہ عورت کا جنین ہر طرح سے مکمّل ہو کر مرا ہو۔ اُسے اپریشن کے ذریعے مرا ہُوا بچّہ نکالتے ہی مرغن ادویات کھلائیں۔

صحیح وسالم حمل کے لئے ماہواری تدابیر ۔ جو حمل صحیح وسلامت رہ کر بڑھتا رہتا ہے ۔ اب اُس کے ہر ماہ کی پرداخت کی تفصیل بیان کی جاتی ہے۔

قرارِ حمل کے گمان ہونے پر پہلے مہینے کسی دوائی کے ڈالے بغیر حسب ضرورت مقرّرہ وقت پر ٹھنڈا کر کے دودھ پلاتے رہیں۔ اور صبح و شام موافق غذا دیا کریں۔

دُوسرے مہینے مُدھر گن کی ادویات سے اصلاح کیا ہُوا دُودھ پلانا چاہیئے

تیسرے مہینے دُودھ میں گھی اور شہد ملا کر پلانا مناسب ہے۔

چوتھے مہینے دُودھ اور تولہ بھر ماکھن ہر روز کھلایا کریں۔

پانچویں مہینے دُودھ اور گھی پلانا چاہیئے۔

چھٹے مہینے اور ساتویں مہینے مُدھر (میٹھی) ادویات سے سِدّھ کیا ہُوا دُودھ اور گھی دونوں دیں۔

عورتیں کہا کرتی ہیں ۔ کہ ساتویں مہینے جنین کے بال نکل آتے ہیں اُن سے ماں کے پیٹ میں نہائت جلن سی پیدا ہو جاتی ہے لیکن مہرشی اتری کمار اس بات کو نہیں مانتے ۔ بلکہ وُہ فرماتے ہیں ۔ کہ حمل

کے اُت پیڑن سے تینوں دوش اُرا ستھل میں پہنچکر جلن پیدا کرتے ہیں
اسی سے کھجلی ہو جاتی ہے۔ اور اُس کھجلی سے پھر جلد پھٹنے لگتی ہے۔
ان علامات کے نمایاں ہونے پر میٹھی ادویات سے اصلاح کیا ہُوا
نُونیت ہتیلی بھر لیکر بیر کے کاڑھے میں ڈال کر وقتاً فوقتاً حاملہ عورت
کو کھلاتے رہنا چاہیئے۔ اور چندن و کنول نال کو گھوٹ کر شکم اور
چھاتیوں پر ملواتے رہیں۔

یا سرس گل دھاوہ۔ سرسوں اور ملٹھی کے آٹے۔ یا۔ کُڑا کی چھال
تُلسی کے بیج۔ موتھا اور ہلدی کو گھوٹ کر۔ یا۔ نیم۔ بیر۔ سُرسا اور
مجیٹھ کا نگدا بنا کر یا پرِشت ہرن اور خرگوش کے خُون میں ملے ہوئے
ترپھلے کے نگدے یا کنیر کے پتّوں سے اصلاح کئے ہوئے تیل
کی مالش کرانی چاہیئے۔

اگر چھاتیوں پر کھجلی ہوتی ہو۔ تو ہاتھ سے نہ کھجلانا چاہیئے۔ بلکہ مالتی
اور ملٹھی ڈال کر پانی پکالیں۔ اور اُس پانی سے چھاتیوں کو دھوڈالیں۔
کیونکہ کھجلانے سے جلد پھٹ کر بدوضع ہو جاتی ہے۔ اور ناخنوں کے
نشان پڑجاتے ہیں۔ اگر کھجلائے بغیر کل ہی نہ پڑتی ہو۔ تو آہستہ آہستہ
اُنگلیوں کے پوروں سے سہلا دینا اچھا ہے۔ اس بیماری میں میٹھے
اور وات کو دُور کرنے والے کھانے۔ چکنائی اور نمک تھوڑا سا۔ نیز
پانی بھی قدرے قلیل ہی دینا چاہیئے۔

آٹھویں مہینے گھی ملا کر دودھ اور یوا گو وقتاً فوقتاً دیتے رہیں۔ لیکن

---

۵۱ دباؤ ۵۲ چھاتی

بھدرکا پیہ اس کے خلاف ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ ایسا کرنے سے جنین کی آنکھیں پنگل[1] رنگ کی ہوجائینگی۔ مہرشی اتری کمار اس پر فرماتے ہیں۔ کہ اگر بچے کی آنکھیں پنگل رنگ کی ہوجائینگی۔ تو کوئی ہرج کی بات نہیں۔ اگر بچہ تندرست۔ طاقتور۔ خوبصورت۔ خوش آواز اور سڈول پیدا ہو۔ کیونکہ ایسا کرنے سے بچہ بہمہ صفات موصوف ہوگا اور ایسا کہ خاندان بھر میں اُس جیسا بچہ دکھائی نہ دیگا۔

نویں مہینے میٹھی ادویات سے سدّھ کئے ہوئے تیل کی انوواسن وستی دینی چاہیئے۔ اور حاملہ کو وضع حمل کے راستے کے نرم رکھنے کے لئے یونی میں تیل کا پھویہ لگائے رکھنا چاہیئے۔

اِن سب کاموں کو عمل میں لانے سے جن کا اوپر بیان کیا جاچکا ہے۔ حاملہ عورت کا رحم۔ کمر۔ پسواڑے[2] اور پیٹھ ایام حمل میں نرم رہتے ہیں۔ وایو خارج ہوتی رہتی ہے۔ پاخانہ اور پیشاب بسہولت خارج ہوجاتے ہیں۔ جلد اور ناخن ملائم رہتے ہیں۔ طاقت اور خوبصورتی ترقی پاتی ہے۔ بچہ بہمہ صفات موصوف اور تندرست پیدا ہوتا ہے۔ اور وضع حمل ٹھیک وقت پر بسہولت عمل میں آتا ہے۔

زچہ خانہ۔ نویں مہینے کے شروع ہونے سے پہلے ہی زچہ خانہ تیار کرا لینا چاہیئے۔ اُس مکان کا کوڑا کرکٹ نکلوا کر اُسے صاف آئینہ سا بنوا رکھیں۔ تاکہ وہ فرحت خیز بن جائے۔ اس کا دروازہ مشرق یا شمال کی طرف ہونا چاہیئے۔ اُس مکان میں بل۔ تیندو۔ گوندی۔ بھلاوے۔

---

[1] زردی مائل [2] پہلو

برنے یا کھیر کی لکڑیاں نیز وہ لکڑیاں لا رکھنی چاہئیں۔ جو اتھروویدی برہمن بتائیں۔ نیز پہننے۔ پونچھنے۔ اوڑھنے اور بچھونے کے کپڑے بھی اس میں مہیا رکھنے چاہئیں۔ علاوہ ازیں اس مکان میں پانی۔ اوکھل۔ پاخانے۔ غسل خانے۔ باورچی خانے اور دیگر اشیا کا بھی انتظام کرالینا چاہیئے۔ جو موسم کے مطابق راحت افزا ہوں۔

اس مکان میں گھی۔ تیل۔ شہد۔ سیندھا نمک۔ سونچر نمک۔ سیاہ نمک واوڑنگ۔ گڑ۔ کٹھ۔ دیودارو۔ سونٹھ۔ پیپلا مول۔ گج پیپل۔ منڈوک پرنی پیپل۔ الائچی۔ لانگلی۔ بچ۔ چب۔ چیتا۔ کنجا۔ بیل۔ ہینگ۔ سرسوں۔ لہسن۔ کنک۔ کدمب۔ السی۔ بل وج۔ بھوج پتر۔ کلتھی۔ میریہ۔ سرا اور آسو کا مہیا رکھنا بھی لازم ہے۔

نیز دو سلیں۔ ارنڈ کے دو موسل۔ دو اوکھل۔ ایک گدھا۔ ایک بیل سونے چاندی کی دو تیز سوئیاں۔ لوہے کے دو تیز اوزار۔ بیل کی لکڑی۔ دو پلنگ اور آگ جلانے کے لئے تیندو و گوندی کی لکڑیاں بھی اکٹھی کر رکھیں۔

اس مکان میں ایسی عورتوں کی خدمات بھی بہم پہنچانی چاہئیں۔ جو بہت دفعہ بچے جن چکی ہوں۔ جو حاملہ سے الفت رکھتی ہوں۔ جو کام کرنے میں چابکدست ہوں۔ جو سدھانتوں کے جاننے والی۔ نیک خصلت۔ خوش و خرم اور جفاکش ہوں۔

وہاں پر اتھروید کے فاضل برہمن بھی بلا لینے چاہئیں۔

اِن کے علاوہ اور کوئی چیز بھی جو زچگی کے لئے ضروری ہو۔ بہم پہنچا رکھنی چاہیئے۔ اور برہمن و گھر کی بڑی بوڑھیاں جن کاموں کے کرنے کی ہدائت کریں۔ اُن پر ضرور عمل کرنا چاہیئے۔

نویں مہینے کے آغاز ہوتے ہی شبھ دِن کے شبھ نکھشتر میں جبکہ چاند کا پہرا ہو۔ نیز اچھا پھل دینے والی نیک گھڑی ہو۔ ہَون کرکے پہلے گائے۔ برہمن۔ آگ اور پانی اُس زچہ خانہ میں لے جائیں۔ پھر گائے کو گھاس۔ پانی۔ شہد اور کھیلیں کھلائیں۔ اور برہمنوں کو اکھشت[۵۱]۔ پھول اور خوشگوار پھل نذر دیکر حاملہ عورت کو شمال یا مشرق کی طرف مُنہ کرا کے بٹھائیں۔ پھر اُس سے نمسکار۔ آچمن اور سوستی واچن کراکے نیک الفاظ مُنہہ سے نکالکر گائے۔ برہمن کے سامنے اُس حاملہ کو زچہ خانہ میں داخل کریں۔ اور وُہ اُس جگہ بیٹھ کر وضع حمل کی منتظر رہے۔

وضع حمل کی علامات۔ وضع حمل سے پہلے ذیل کی علامات نمودار ہوتی ہیں۔ جیسے اعضا شکنی۔ مُنہہ پر ہوائیاں اُڑنا۔ آنکھوں کا شتھل ہو جانا۔ وکھش سنتھل (چھاتی) میں بندھنوں کے کُھل جانے کا سا احساس ہونا۔ رحم کا نیچے کی طرف کھسک آنا۔ بدن کے نچلے حصے میں گرانی ہو جانا۔ ونکھشن[۵۲]۔ مثانے۔ کمر۔ پارشو[۵۳] اور پُشت میں سوئی چُبھنے کا سا درد معلوم ہونا۔ یونی میں سے خون کا آنا اور کھانے سے نفرت ہو جانا۔ یہ وضع حمل کے پہلے کی علامات ہیں۔ اِن علامات کے ظاہر ہونے پر وضع حمل کا زمانہ قریب سمجھنا چاہیئے۔ ان علامات کے بعد دردِ زہ

---

[۵۱] جو   [۵۲] چڈے   [۵۳] پسلیاں

شروع ہو جاتا ہے۔ اور پھر گربھ اودک[۱] نکل آتا ہے۔

وردِزہ کے لئے مناسب تدابیر۔ وروزہ کے شروع ہوتے ہی زمین پر نرم نرم اور گدگدا بچھونا بچھوا کر لٹا دینا چاہیئے۔ جب وہ لیٹ چکے۔ تو وُہ عورتیں جن کا ذکر پہلے بیان کیا جا چکا ہے۔ اُس کے چاروں طرف بیٹھ کر شانتی دینے والی اور دلکش باتوں سے تسلّی دینے کی کوشش کریں۔ اگر دردِزہ سے حاملہ کو زیادہ تکلیف ہو۔ لیکن بچّہ پیدا ہونے میں نہ آئے۔ تو اُسے اُٹھا کر بٹھا دینا چاہیئے۔ اور ہدائت کرنی چاہیئے۔ کہ ایک مُوسل لے کر اُس سے اُکھلی میں ڈالے ہوئے دھانوں کو چوٹ لگا کر کوٹتی رہے۔ دھان کُوٹنے کے اثنا میں بار بار ہاتھ پاؤں کو پسارتی اور بیچ بیچ میں ہلتی رہے۔ بعض لوگ اِن باتوں کی ہدائت کرتے ہیں۔

لیکن بھگوان اترئی کمار فرماتے ہیں۔ کہ حاملہ کو مشقّت کے کاموں سے ہمیشہ باز رہنے کی ہدائت کی گئی ہے۔ اور وضعِ حمل کے وقت تو تمام دوش اور دھاتو بالخصوص نہائت آسانی سے حرکت میں آجاتے ہیں۔ اس لئے ایسے وقت میں ایک نازک مزاج عورت اگر ایسا مشقّت طلب کام کرے۔ تو مُوسل کے چلانے سے حرکت میں آئی ہوئی وایو اندر کی طرف رجوع کر کے اُسے ہلاک کر دیگی۔ حاملہ عورت کی حالت اس وقت بالخصوص مُشکل العلاج ہوتی ہے۔ اِسلئے رشیوں نے مُوسل چلانے کی تردید کی ہے۔ مگر ہاتھ پاؤں کا پھیلانا اور ہلانا جلانا ٹھیک سمجھا ہے۔

---

[۱] حمل کا پانی جو بچّہ جننے سے پہلے نکلا کرتا ہے

وضع حمل کے وقت حاملہ کو کُٹھ۔ الائچی۔ لانگلی بیج۔ چیتیا اور کنجا کا سفوف بنا کر دیدیں۔ اور ہدائت کر دیں۔ کہ اسے بار بار سُونگھتی رہے۔ بیچ بیچ میں اُسے بھوج پتر یا شن شپ کے گُودے کا دھُواں بھی دیتے رہنا چاہیئے۔ اُس کی کمر۔ پسلیوں۔ پیٹھ اور سنگھنی[۱] پر سہارتا ہُوا گرم تیل لگا کر آہستہ آہستہ ہاتھ بھی پھیرتے رہیں۔ ان تدابیر کے عمل میں لانے سے جنین کا مُنہہ نیچے کی طرف ہو جائیگا۔ جب یہ محسوس ہونے لگ جائے۔ کہ جنین ہردے سے نکل کر اُدر میں آ گیا ہے۔ اور مثانے کے پاس آ پہنچا ہے۔ تو دردزہ جلدی جلدی اُٹھنے لگتا ہے۔ اُس وقت سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ جنین کا مُنہہ نیچے کی طرف ہو گیا ہے۔ تب اُسے پلنگ پر بٹھا کر پرواہت[۲] کرائیں۔ اور کوئی مناسب عورت اُس کے کان میں ذیل کا منتر پڑھے۔

کُھشتر جلم ویہ تیجو وایُرِ وشنو پرجاپتی۔ سگربھام توام سدا پانتو وِشلیم چہ وِشنو تے + پرسُپ وِتُو مُوکلشٹ مُوکلشٹا شنہانے کار تکیے یدیہ اُتّی پترم کار تکے یا بھی رکھشتی منتی۔

(ترجمہ۔ پرتھوی۔ جل۔ اگنی۔ وایو۔ آکاش۔ وشنو اور برہما تیری اور تیرے گربھ کی حفاظت کریں۔ اور تیرے گربھ شلیہ کو نکال دیں۔ اے نیک عورت! کارتکیہ کا سا خوبصورت بیٹا تجھے بے تکلیف پیدا ہو اور کارتکیہ جی تیرے اس بیٹے کی حفاظت کریں)

پھر عورتیں اُسے کہیں۔ کہ اگر دردزہ نہ اُٹھے۔ تو زور نہ مارنا۔ کیونکہ

---

[۱] ٹانگوں [۲] نکلوانا

اگر درد زہ اُٹھنے کے بغیر ہی وُہ زور لگائیگی۔ تو کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ بلکہ بچہ بد وضع ہو جائیگا۔ نیز دمہ۔ کھانسی اور سُوکھے وغیرہ امراض میں مبتلا ہوگا۔ جس طرح چھینک۔ ڈکار۔ بادِ مخالف۔ پیشاب اور پاخانہ قبل از وقت زور لگانے پر بھی نہیں نکلتے۔ یا بمشکل نکلتے ہیں۔ ایسے ہی قبل از وقت جنین کو نکالنے کے لئے زور لگانا اکارت جاتا ہے۔

جس طرح حوائج ضروریہ کو روکنے سے مختلف عوارض پیدا ہو جاتے ہیں۔ ویسے ہی ٹھیک اور مناسب وقت پر گربھ کو نکالنے کے لئے زور نہ لگانے سے خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ حاملہ سے یہ تاکید کر دینی چاہیئے۔ کہ اُسے جس طرح سے کہا جائے۔ اُس پر پُورے طور سے عمل کرے۔ پہلے تو حاملہ کو آہستہ سے زور لگانا چاہیئے۔ مگر آخرکار پُورے زور سے بچّے کو باہر نکالنے کی کوشش کرے۔ اور اِردگرد کی عورتیں اُس وقت مندرجہ ذیل حوصلہ افزا فقرات مُنہہ سے نکالیں "وُہ ہُوا۔ وُہ ہُوا۔ شاباش اِشاباش!! بیٹا ہُوا۔ بیٹا ہُوا" اِن الفاظ کو سُن کر زچّہ کو خوشی ہوگی۔ اور کسی قسم کا اندیشہ نہ ہوگا۔

وضع حمل کے بعد۔ بچّے کی پیدائش کے بعد دیکھ لینا چاہیئے۔ کہ آمرا ناڑی نکل آئی ہے۔ یا نہیں۔ اگر نہ نکلی ہو۔ تو ایک عورت اپنے دائیں ہاتھ سے زچّہ کی ناف کو زور سے دبائے۔ اور بائیں ہاتھ سے اُس کی پیٹھ پکڑ کر زور سے ہلائے۔ پاؤں کی ایڑیوں کو ناف کے پاس لے جائے اور نتمبوں[۱] کو پکڑ کر اچھی طرح بھینچے۔ اُس کے بالوں کو اُسی کے مُنہہ میں

---

[۱] چوتڑ

ڈال کر حلق اور تالو پر پھیرے۔ زچّہ کی فرج میں بھوج پتر۔ کانچ۔ منی اور سانپ کی کینچلی کی دھونی دینی چاہیئے۔ بُل وَچ کے یُوش میں کُٹھ اور تالیس پیس کر یا مَیریہ۔ سُرامنڈ اور کُلتھی کا یُوش ملا کر یا منڈوک پرنی اور پیپل کا کاڑھا ملا کر زچّہ کو پلائیں۔

الائچی خورد۔ دیودارو۔ کُٹھ۔ سونٹھ۔ واوڑنگ۔ نمک سیاہ۔ چب پیپل۔ چیتا اور زیرہ سیاہ اِن سب کو پیس کر پہلے بیان کی ہوئی بُل وَچ یا مَیریہ۔ سُرامنڈ۔ کُلتھی کے یُوش یا منڈوک پرنی اور پیپل کے کاڑھے میں ملا کر پلانے سے بھی آمرا ناڑی باہر نکل آتی ہے۔

یا زندہ گدھے یا بیل کا داہنا کان کاٹ کر پتھر پر پیس لیں۔ اور بُل وَچ وغیرہ یُوشوں میں سے کسی ایک میں دو گھڑی تک ڈال رکھیں پھر نکال کر عورت کو پلا دیں۔

یا سونف۔ کُٹھ۔ راڑا اور ہینگ سے اصلاح کئے ہوئے تیل میں روئی کا پھویہ بھگو کر فرج میں رکھ دیں۔ اور پہلے ذکر کئے ہوئے کاڑھوں کی انوواسن وستی دیں۔

یا راڑا۔ موتھا۔ کڑوی تونبی۔ دھا مارگو۔ کُڑا۔ کریت ویدھن اور گج پیپل سب کو کُوٹ پیس کر بُل وَچ وغیرہ کے کاڑھے کے ساتھ آستھاپن وستی دیں۔ کیونکہ آستھاپن وستی وایو کا انُولومن کرتی ہے۔ (یعنی وایو کو نچلے راستے سے خارج کر دیتی ہے) اور اِس سے وایو، پیشاب اور پاخانہ کے ساتھ ہی رُکی ہوئی آمرا ناڑی بھی خارج ہو جاتی ہے۔ وجہ یہ ہے۔ کہ وایو۔ پاخانہ اور پیشاب وغیرہ اندرونی اور کئی بیرونی چیزیں آمرا

کے ساتھ ہی ملی ہوتی ہیں۔

بچے کے متعلق۔ مندرجہ صدر تدابیر آمرا کے نکالنے کے لئے بیان کی گئی ہیں۔ اب بچے کے بارے میں بیان کرتے ہیں۔

بچے کے پیدا ہوتے ہی اُس کے کان کے قریب پتھر کے دو ٹکڑوں کو بجائیں۔ ٹھنڈے یا گرم پانی سے آہستہ آہستہ اس کے منہہ پر پری شیک[۵۱] کریں۔ کیونکہ ایسا کرنے سے وہ پیدائش کے دکھ کو بھول کر تر و تازہ ہو جاتا ہے۔ پری شیک کے بعد سوپ[۵۲] سے اُسے آہستہ آہستہ ہوا کریں۔ حتےٰ کہ وہ ہوشیار ہو جائے۔ بچے کو ہوش میں لانے کے لئے دوسری تدابیر بھی اختیار کرنی چاہئیں۔ جب وہ پرکرتی بھوت ہو جائے۔ تو اُسے نہلا دینا چاہیئے۔ پھر اُس کے تالو۔ ہونٹوں۔ گلے اور زبان کا مارجن کریں۔ یعنی ناخن کٹی ہوئی اُنگلی پر دھلی ہوئی روئی کا پھویہ لپیٹ کر اُس کے تالو وغیرہ مقامات کو دھو دینا چاہیئے۔ پھر چکنائی میں ترکی ہوئی روئی کا پھویہ اُس کے تالو سے چپکا دیں۔ اِس کے بعد سیندھا نمک اور گھی پلا کر بچے کو قے کرانی چاہیئے۔

نال کاٹنا۔ ناف سے آٹھ اُنگل کے برابر نال کو چھوڑ کر اور دونو طرف سے پکڑ کر بیچ میں سے سوتنے۔ چاندی یا لوہے کے کسی دھار والے اوزار سے اُسے کاٹ دیں۔ اور باقی ماندہ نال کو ایک دھاگے سے ڈھیلا سا باندھ دیں۔

---

۵۱ چھینٹے دینا

۵۲ از قسم پنکھا

ناف کے پک جانے کا علاج۔ اگر نال کے کاٹنے کے بعد ناف پک جائے۔ تو لودھ۔ ملٹھی۔ پرینگو اور دارہلدی کے نگدے کے ساتھ پکایا ہؤا تیل ناف پر چپڑتے رہیں۔

نال کے درست طور پر نہ کاٹے جانے سے آیام۔ ویایام۔ اُتنڈکا۔ پیپیلکا۔ وناسکا اور وجرمبھکا وغیرہ عوارض کا اندیشہ رہتا ہے۔ اِن امراض کی نرمی یا سختی کو دیکھ کر ادواہئی۔ دافع وات پت۔ ابھینگ (مالش)۔ اُتسادن (اُٹھانے والی ادویات)[1]۔ پری شیک (ترڑا) اور گھی وغیرہ کے ذریعے سے علاج کرنا چاہیئے۔

جات کرم۔ اِس کے بعد جات کرم کرنا چاہیئے۔ یعنی پہلے منتر پڑھ کر گھی اور شہد ملا کے حسب ضرورت چٹائیں۔ پھر منتر پڑھ کر ماں کی داہنی چھاتی بچّے کے مُنہ میں پینے کو دیدیں۔ پھر منتروں کا پاٹھ کر کے بچّے کے سرہانے پانی کا گھڑا رکھ دیں۔

بچّے کی حفاظت۔ آدانی۔ خیر۔ بیر۔ پیلو اور فالسے کے درختوں کی شاخیں زچّہ خانہ کے چاروں طرف لٹکا دینی چاہیئں۔ نیز اُس کے چاروں طرف سرسوں۔ السی اور چاولوں کے ٹکڑے بکھیر دیں۔ اور ہر روز دونو وقت چاولوں کی بلی اور ہوم کرتے رہیں جب تک نام کرن سنسکار نہ ہولے۔ یعنی جب تک نام نہ رکھ لیا جائے۔ تب تک دروازے کے بیچ میں لوہے کا ایک مُوسل ٹیڑھا کر کے رکھا پڑا رہنا چاہیئے۔ بچ۔ کُٹھ۔ کھشیمک۔

---

[1] جلن نہ پیدا کرنے والی ادویات

ہینگ۔ سرسوں۔ السی اور چاول وغیرہ کو ایک پوٹلی میں باندھ کر زچّہ خانہ کی شمالی دہلیز میں باندھ دیں۔ اسی طرح زچّہ اور بچّہ دونو کے گلے میں تھالی کے ساتھ۔ پانی کے برتن کیساتھ اور پلنگ کیساتھ بھی انہی چیزوں کی پوٹلی باندھ دینا چاہیئے۔

زچّہ خانہ کے دونو دروازوں پر چاول۔ پانی کا گھڑا۔ جلانے کی لکڑی۔ اور تیندو کے کوئلوں کی آگ ہر وقت موجود رہنی چاہیئے۔ تیماردار عورتیں اور نوکر چاکر دس بارہ روز تک جاگتے رہنے چاہئیں۔ تاکہ وہ بچّہ اور زچّہ دونو کی بخوبی نگرانی کرسکیں۔ اس اثنا میں خیرات۔ خوشی اور گانا بجانا نیز پرماتما کی حمدوثنا ہوتی رہنی چاہیئے۔ زچّہ خانہ میں کھانے کے لئے اناج بھی مہیا رہنا چاہیئے۔ اور ایسے آدمی بھی موجود رہنے چاہئیں۔ جو ظریف الطبع اور لطیفہ گو ہوں۔ اتھروویدی برہمن زچّہ اور بچّہ دونو کی بہتری کی غرض سے دونو وقت وہاں پر شانتی پاٹھ اور ہون وغیرہ کرتے رہیں۔

زچّہ کی احتیاط۔ اگر زچّہ کو بھوک لگے۔ تو اُس کے مزاج کے موافق پہلے اُسے سنیہہ (چکنائی) پلانا چاہیئے یعنی گھی۔ تیل۔ چربی اور مجّھا میں سے کوئی ایک پلائیں پیپل۔ پیپلامول چب۔ چیتا اور سونٹھ کا سفوف گھی کے ساتھ پلا کر شکم پر گھی یا تیل کی مالش کرکے اُوپر بڑا سا کپڑا لپیٹ دیں۔ تاکہ وایو کو شکم کے اندر کسی قسم کی خرابی برپا کرنے کا موقع نہ مل سکے۔ چکنائی کے ہضم ہو جانے پر پیپلی وغیرہ اوّل الذکر اشیا کے ساتھ اصلاح

کیا ہُوا پتلا سا یواگو گھی کی مقدار کے مطابق دونو وقت پلاتے رہیں۔ اور
سنیہہ یواگو کو پلانے سے پہلے ہی گرم پانی سے سیچن کریں۔
اِس ترکیب سے پانچ سات روز تک زچّہ کو شکم سیر کرتے رہیں تاکہ
اُس کی طاقت بحال ہو کر صحّت قائم ہو جائے۔
زچّہ کی بیماری کا علاج۔ زچّہ کی بعض بیماریاں مشکل العلاج اور
بعض لاعلاج بھی ہوتی ہیں۔ ایسے امراض کا باعث یہ ہے۔ کہ حمل
کے بڑھ جانے کی وجہ سے تمام دھاتو کم ہو جاتے ہیں۔ اور سُست
پڑ جاتے ہیں۔ نیز دفع حمل کے وقت زور لگانے۔ درد ہونے اور
خُون نکلنے کے سبب جسم سخت کمزور ہو جاتا ہے۔ اِس لئے پہلے
بیان کی ہوئی ترکیب کے مطابق زچّہ کو تربیت کرنا چاہیئے۔ بالخصوص
بھوتگ[۵۱]۔ جیونیہ گن (زندگی افزا ادویات)۔ درنگھنیہ گن (موٹا کرنیوالی
ادویات)۔ مدھر گن (میٹھی ادویات) اور وات کو دُور کرنے والی ادویات
سے اصلاح کئے ہوئے تیل سے مالش۔ مردن۔ پری شیک (تریڑے)
اوگاہن[۵۲] اور انّ پان (کھلانے) کے ذریعے اُس کا علاج کریں۔
بچّہ پیدا ہونے سے دسویں دن بچّہ اور اُس کی ماں دونو کو
تمام خوشبودار ادویات۔ سفید سرسوں اور لودھ کا اُبٹنا ملکر نہلانا چاہیئے۔
پھر زچّہ کو ہلکے۔ نئے اور صاف کپڑے پہنائیں۔ نیز پاکیزہ۔ اعلےٰ درجے
کے۔ ہلکے اور انواع واقسام کے زیور پہنا کر مبارک چیزوں کا سپرش
کرائیں۔ اِس کے بعد دیوتاؤں کی پُوجا کرا کے چوٹی والے۔ سفید کپڑے والے

[۵۱] بھُوتوں کو دُور کرنے والی [۵۲] سنان

والے اور خوش وضع اعضا والے برہمنوں سے سوستی واچن کرا کے بچے کو اُجلے اور نئے کپڑے پہنائیں۔ پھر بچے کو مشرق یا شمال کی طرف سر کر کے لٹا دیں "یہ بچہ پہلے دیوتاؤں کو اور پھر برہمنوں کو پرنام کرتا ہے"۔ یہ کہہ کر اس کا باپ اُس کے دو نام رکھے۔ ایک نکھشتر کے مطابق اور دُوسرا بامعنی۔

بچے کا نام رکھنا۔ بامعنی نام ایسا ہونا چاہیئے۔ جس کے آغاز میں گھوش[۵۱] ورن ہوں۔ وسط میں انتستھ[۵۲] ورن ہوں۔ اور انجام میں اُوشم[۵۳] ورن ہوں۔ یہ نام باپ۔ دادے اور پڑدادے کا نہ ہونا چاہیئے۔ یہ نام ایسا بھی نہ ہونا چاہیئے۔ جس سے حقارت ٹپکتی ہو۔ نکھشتر کے مطابق نام پیدائش کے نکھشتر کے موافق رکھنا چاہیئے اور دو یا چار حروف سے مرکّب ہونا چاہیئے۔

نام رکھ چکنے کے بعد بچے کی عُمر کی مقدار معلوم کرنی چاہیئے۔

لمبی عُمر والے بچے کی صفات۔ لمبی عُمر رکھنے والے بچے کے سر کے بال سُلجھے ہوئے۔ نرم۔ تھوڑے۔ چکنے۔ مضبوط جڑھ والے۔ اور کالے ہوتے ہیں۔ چمڑا مضبوط اور موٹا ہوتا ہے۔ سر قدرتاً سڈول الپ پرمان[۵۴]۔ گول اور آتپتر[۵۵] کی شکل کا ہوتا ہے۔ پیشانی بڑی۔ مضبوط ہموار۔ چکنی۔ کنپٹی کے جوڑوں سے ملی ہوئی۔ نصف بدر اُپچت[۵۶]

---

[۵۱] گا۔ گھا۔ انگاں۔ جا۔ جھا۔ انجاں۔ ڈا۔ ڈھا۔ انا۔ دا۔ دھا۔ اناں۔ با۔ بھا۔ ما۔ [۵۲] یا۔ را۔ لا۔ وا۔ [۵۳] ! [۵۴] کم مقدار [۵۵] چھتری [۵۶] بھری ہوئی

لکیروں والی اور نصف بدر کی سی ہوتی ہے۔ دونو کان موٹے ہوتے ہیں
کانوں کی پُشت وپل[۵۱] اور ہموار ہوتی ہے۔ نیز دونو کان نیچے۔ بڑھے ہوئے
پیچھے کی طرف جھکے ہوئے اور چکنی لَو[۵۲] والے ہوتے ہیں۔ اور اُن
کے چھید بڑے ہوتے ہیں۔ دونو ابرو کچھ مبی۔ ملی ہوئی۔ ہموار۔
گھنی اور برہت[۵۳] ہوتی ہیں۔ آنکھیں یکساں وضع کی۔ یکساں بصارت
رکھنے والی۔ ویکت[۵۴]۔ سو وبھکت[۵۵]۔ طاقتور۔ روشن۔ پلکوں۔ وَرَو[۵۶]
اور کوئے وغیرہ انگ اپانگ والی قابلِ تعریف ہوتی ہیں۔ ناک سیدھ
لمبا سانس لے سکنے والا۔ کونپل سمیت اور آگے کو قدرے جھکا ہوا
ہوتا ہے۔ مُنہہ بڑا سیدھا اور سونوشت[۵۷] ہوتا ہے۔ زبان لمبی۔
چوڑی۔ سفید۔ پتلی اور پرکرتی والی ہوتی ہے۔ تالو چکنا۔ یکت[۵۸]
موٹا۔ گرم اور سُرخ رنگ کا ہوتا ہے۔ آواز بلند۔ پُرزور۔ لوچدار۔
گونجدار۔ گہری اور با استقلال ہوتی ہے۔ ہونٹ اوسط درجے کے۔
یعنی نہ بہت موٹے اور نہ بہت پتلے۔ آسیہ[۵۹] پرچھادن اور سُرخ ہوتے
ہیں۔ جبڑے بڑے اور گول ہوتے ہیں۔ گردن لمبی ہوتی ہے۔
چھاتی فراخ اور مضبوط ہوتی ہے۔ ہنسلی اور پیٹھ کا بانسہ گوشت سے
ڈھنپے ہوئے ہوتے ہیں۔ چھاتیوں کا درمیانی حصہ چوڑا ہوتا ہے۔

---

۵۱ بڑی ۵۲ کان کی کونپل ۵۳ بڑی
۵۴ نمایاں ۵۵ الگ الگ ۵۶ ابرو
۵۷ ٹھیک ٹکانے پر ۵۸ جڑا ہوا
۵۹ مُنہہ کو ڈھانپ لینے والے

دونو طرف کی پسلیاں مضبوط ہوتی ہیں۔ بازو نتمب[۵۱] اور انگلیاں گول۔ بھری ہوئی اور لمبی ہوتی ہیں۔ ہاتھ اور پاؤں موٹے ہوتے ہیں۔ ناخن مضبوط۔ گول۔ چکنے۔ تانبے کی رنگت کے۔ بلند اور کچھوے کی پیٹھ کی وضع کے ہوتے ہیں۔ ناف گہری اور دائیں طرف کو چکّر کھائے ہوئے ہوتی ہے۔ کمر، ناف اور ہردے کے درمیانی حصّے کا ایک چوتھائی یکساں اور مضبوط ہوتی ہے۔ دونو سُبھک[۵۲] گول۔ مضبوط۔ موٹے۔ نہ زیادہ نیچے اور نہ بہت اونچے ہوتے ہیں۔ دونو اُرو[۵۳] گول اور موٹے ہوتے ہیں۔ دونو ٹانگیں نہ بہت موٹی اور نہ زیادہ تپلی ہرن کی سی ہوتی ہیں۔ اور اُن کی رگیں۔ ہڈیاں اور جوڑ گوشت سے ڈھپنے ہوتے ہیں۔ دونو ٹخنے نہ بہت موٹے اور نہ بہت تپلے ہوتے ہیں۔ دونو پاؤں نہ بہت موٹے۔ نہ بہت تپلے اور کچھّو کی پُشت کی وضع کے ہوتے ہیں۔ اِن کے علاوہ وات۔ پیشاب۔ پاخانہ۔ اعضائے مخفی۔ خواب۔ بیداری۔ ہنسنا۔ رونا اور چھاتیاں پکڑنا قدرتی وضع کا ہونا چاہیئے۔ وغیرہ وغیرہ باتوں سے سمجھنا چاہیئے کہ بچّہ طویل العمر ہوگا۔ اگر علامات اِن کے خلاف پائی جائیں۔ تو وہ زیادہ دیر تک نہ جئیگا۔ اِسکا قیاس بآسانی کیا جاسکتا ہے۔

دایہ۔ دایہ اپنی ذات کی۔ نوجوان۔ شانت چت۔ ہر قسم کی کمزوری سے خالی۔ کامل اعضا دالی۔ شہوت سے خالی۔ خوبصورت۔ ناقابلِ مذمّت۔ ایسے مُلک کی پیدا شدہ جو قابلِ مذمّت نہ ہو۔ کمینہ

---

[۵۱] چوتڑ [۵۲] چوتڑ [۵۳] رانیں

خیالات اور کمینہ افعال سے برتر۔ اچھے خاندان کی۔ بچّوں سے محبّت رکھنے والی۔ زندہ بچّوں والی۔ تندرست بچّے کی ماں۔ بہت دودھ والی۔ پاگل پن سے خالی۔ آشائنی[۱]۔ تھوڑے سے اشارے کو سمجھ لینے والی۔ نیک چلن پاک صاف۔ گندگی سے نفرت رکھنے والی۔ اُونچی چھاتیوں اور اچھے دُودھ والی ہونی چاہیئے۔ ان علامات کو دیکھ کر بچّے کے دُودھ پلانے والی دایہ کا انتخاب کرنا مناسب ہے۔

دایہ کی چھاتیاں نہ بہت بلند نہ بہت لمبی۔ نہ زیادہ لاغر اور نہ بہت موٹی ہونی چاہئیں۔ بلکہ سڈول اور ایسی ہوں۔ کہ بچّہ بآسانی اُن میں سے دودھ چُوس سکے۔ طبعی رنگت۔ بُو۔ ذائقہ اور لمس والا دودھ اپنی طبعی صفات کی وجہ سے اگر پانی کے برتن میں دوہا جائے۔ تو وُہ پانی میں مل جاتا ہے۔ ایسا دودھ تازگی بخش اور صحت بخش ہوتا ہے۔ اور اُسے اُتم دودھ کہتے ہیں۔ اگر وُہ اِن خواص کے خلاف خواص رکھتا ہو۔ تو ایسے دُودھ کو مرض آور سمجھنا چاہیئے۔

وات کی زیادتی والے دُودھ کی علامات یہ ہیں۔ اُسکی رنگت سیاہ یا سُرخ ہوتی ہے۔ بعد میں کسیلا مزہ آتا ہے۔ وہ وِشد (صاف) ہوتا ہے۔ نیز کسی قسم کی بُو رکھنے والا۔ غیر مرغن۔ پتلا۔ جھاگ دار۔ ہلکا۔ سیر نہ کر سکنے والا۔ لاغر کر دینے والا اور وات کی خرابیوں کے پیدا کرنے والا ہوتا ہے۔

پت کی زیادتی والے دودھ کی علامات۔ جس دودھ میں سیاہ۔

---

[۱] نہ سونے والی

زرد اور تانبے کی سی جھلک پڑتی ہو۔ جس کا ذائقہ کڑوا۔ کھٹّا اور چرپرا ہو۔ جس میں سے سڑے ہوئے لہو کی سی بُو آتی ہو۔ جو بہت گرم ہو۔ اور جس سے پت کی خرابیاں پیدا ہوں۔ اُسے پت وکار اُپ سرشٹ دُودھ کہتے ہیں۔

کف کی زیادتی والے دودھ کی علامات۔ جو دودھ نہایت سفید شیرینی لئے ہوئے۔ نمکین سا اور گھی تیل۔ چربی و مغز کی سی بُو والا۔ لیسدار۔ پھٹکی دار۔ پانی میں ڈالنے سے ڈوب جانے والا اور کف کی خرابیاں پیدا کرنے والا ہو۔ اُسے شلیشم اُپ سرشٹ سمجھنا چاہیئے۔

مندرجہ بالا تینوں قسم کے چھاتیوں کے نقائص کو دیکھ کر نقص کے مطابق حسب ضرورت دائیہ کو قے۔ مسہل۔ آستھاپن اور انُوواسن دیکر دودھ کو صاف کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

جس دائیہ کا دودھ بگڑ گیا ہو۔ اُسے کھانے پینے میں جو۔ گیہوں۔ شالی چاول۔ ساٹھی چاول۔ مُونگ۔ ہرینُو۔ کُلتھی۔ سُرا۔ سَووِیر۔ تشودک۔ میریہ میدک۔ لہسن اور کنجا کا عام طور سے استعمال رکھنا چاہیئے۔ اور دُودھ میں جس قسم کی خرابی ہو۔ اُسی کے مطابق علاج کرنا چاہیئے۔

دُودھ کے نقائص رفع کرنے کی تدبیر۔ پاٹھا۔ سونٹھ۔ دیودارو موتھا۔ مُوروا۔ گلو۔ اِندر جو۔ چرائتہ۔ کُٹکی۔ اور سارِوا کا کاڑھا بنا کر استعمال کرنا چاہیئے۔

نیز دیگر کڑوی کسیلی۔ چرپری اور میٹھی ادویات کو استعمال میں لائیں۔ اور دُودھ کے نقائص کی قسم دیکھ کر نیز وقت اور مقدار کا لحاظ رکھ کر دُودھ کی صفائی کی تدبیر پر عمل کریں۔

دودھ پیدا کرنے کی تدبیر۔ بیدھو کے علاوہ سب قسم کے مد پلانا۔ گرامیہ[۱]۔ آنوپ[۲] اور اودک[۳] ساگ کھلانا۔ دھانیہ اور مانس کھلانا میٹھاس کھٹاس اور نمکینی ملے پتلے کھانے دینا مثلاً دلیا۔ شیر دار درختوں کا استعمال۔ دودھ کا پلانا۔ محنت کے کاموں کا ترک کر دینا دودھ کے بڑھانے والی تدابیر ہیں۔

نیز ویرن۔ ساٹھی چاول۔ شالی چاول۔ گنّا۔ اکھشو والکا۔ دربھ۔ کُش۔ کانس گُندرا اور اُتکٹ۔ اِن کی جڑھوں کا کاڑھا بنا کر پلائیں۔

اِن تدابیر سے دُودھ بڑھ جائیگا۔ اور اگر پیدا ہی نہ ہُوا ہوگا۔ تو بکثرت پیدا ہو جائیگا۔

جب دایہ کا دُودھ میٹھا۔ بکثرت اور شُدھ ہو جائے۔ تب اُسے نہلا کر اور اُس کے جسم پر چندن وغیرہ کا لیپ کرا کے اندرائن (حنظل)۔ برہمی۔ شت ویرجا (نیلی دوب)۔ سہسر ویرجا (سفید دُوب)۔ پاٹلا۔ ہرڑ۔ آملہ۔ نیم۔ کھرہٹی۔ پر نیگو اور وینو کا پہنا کے پہلے بچّے کو بائیں چھاتی کا دودھ پلوائیں۔

بچّے کے رکھنے کا گھر۔ فن تعمیر میں مہارت رکھنے والے اشخاص سے ایک ایسا مکان بنوانا چاہیئے۔ جو کشادہ۔ اعلےٰ درجے کا۔ دِلکشا۔ روشن اور ہوا سے محفوظ ہو۔ جس کے ایک حصے میں کھُلی ہوا آتی جاتی ہو۔ جو مضبوط بنا ہو۔ جس میں سے سیہہ۔ مویشی۔ دانتوں والے جانور۔ چوہے اور پتنگ نکل گئے ہوں۔ جس میں الگ الگ اغراض کے لیئے الگ

---

[۱] دیہاتی [۲] گیلی زمین پر رہنے والے [۳] پانی میں رہنے والے

الگ کمرے بنے ہوں۔ جیسے آب خانہ۔ اوکھل ستھان۔ پاخانہ۔ غسل خانہ۔ رسوئی گھر۔ خواب گاہ اور نشست گاہ وغیرہ۔ جو ہر ایک موسم کے مطابق راحت دہ بستروں۔ آسنوں اور چارپائیوں سے مزین ہو۔ ایسے مکان میں رکھشا ودھان۔ بلی دان۔ منگل۔ ہون اور پرائسچت ہوتا رہنا چاہیئے۔ اس مکان میں مقدس بزرگ۔ وَید اور اعزّا بھی موجود رہنے چاہئیں۔

بچے کی چارپائی نیز اوڑھنے بچھونے کے کپڑے ملائم۔ ہلکے۔ پاک صاف اور خوشبودار ہونے چاہئیں۔ اُن میں پسینہ۔ مَیل۔ جوئیں۔ پیشاب اور پاخانے کی آمیزش نہ ہونی چاہیئے۔ اگر ہمیشہ نئے کپڑوں کا میسّر آنا محال ہو۔ تو اُنہی کپڑوں کو اچھی طرح سے دھوکر دھوپ اور ہوا میں سُکھا لینا لازم ہے۔ اس کے بعد انہیں دوبارہ استعمال میں لے آنا چاہیئے۔

بچّے کے کپڑوں کو خوشبودار کرنے کیلئے دھوپ۔ بچّے کے پہننے اور اوڑھنے بچھونے کے کپڑوں کو مندرجہ ذیل اشیاء کا گھی میں ملا کر دُھوپ دینا چاہیئے۔ جیسے جَو۔ سرسوں۔ السی۔ ہینگ۔ گوگل۔ بچ۔ چورک۔ ہرڑ۔ گولومی۔ جٹا مانسی۔ گوگل۔ اشوک۔ کُٹکی اور سانپ کی کینچلی۔ بچّے کے گلے میں جواہرات۔ نیز زندہ گینڈے۔ رُورُو۔ ہاتھی دانت۔ روجھ اور بیل کے سینگوں کے سرے کاٹ کر پہنائیں۔ اینڈرے وغیرہ پیشتر بیان کردہ ادویات اور جیوک۔ رِشبھک نیز دیگر اشیا جن کی برہمن لوگ ہدایت کریں۔ بچّے کو پہنا دیں۔

بچّے کے کھلونے۔ بچّے کو کھیلنے کے لئے ایسے کھلونے دینے چاہئیں جو انواع و اقسام کے۔ آواز کرنے والے۔ دِلکش اور ہلکے ہوں۔ جو نوکدار

نہ ہوں۔ اور ایسے چھوٹے بھی نہ ہوں۔ کہ مُنہہ میں گھُس جائیں۔ مُہلک اور
خوف پیدا کرنے والے بھی نہ ہوں۔
بچّوں کو ڈرانا اچھا نہیں ہوتا۔ اِس لئے اگر بچّہ رو رہا ہو۔ کھاتا نہ ہو۔ یا اور
کوئی نامناسب کام کر رہا ہو۔ تو اُسے کوئی ڈراؤنا نام لے کر نہ ڈرائیں۔
اگر اُسے کسی قسم کا دُکھ درد ہو جائے۔ تو اُس کے مرض کی ماہیت۔ اسباب
علامات ماقبلہ۔ علامات مرض اور اُپ شئے وغیرہ کو الگ الگ معلوم کر کے
آتُر (مریض)۔ دوائی۔ موسم اور مُلک کا لحاظ رکھ کر اس کے علاج
میں مشغول ہوں۔
بچّے کا علاج میٹھی۔ نرم۔ ہلکی۔ خوشبودار اور ٹھنڈی ادویات سے کرنا
چاہیئے۔ کیونکہ ایسی ہی ادویات اُس کی طبیعت کے موافق ہوتی ہیں۔
اور انہی سے بچّے کو بہُت جلد آرام بھی ہو جاتا ہے۔ مُلک۔ موسم اور
طبیعت کے خواص کے برخلاف دوائی استعمال کرانے سے اُس کی
بیماری جاتی رہتی ہے۔
سب قسم کی ناموافق اور مضر اشیاء کا استعمال رفتہ رفتہ ترک کرا دینا چاہیئے
جن کے استعمال کی کہ بچّے کو عادت ہو۔ ایسا کرنے سے اُسکی طاقت۔
خُوبصُورتی۔ قدوقامت اور عُمر ترقّی کرتی ہے۔
جب تک بچّہ نوجوان نہ ہو جائے۔ تب تک دھرم۔ ارتھ اور صحّت بخش
ادویات سے بچّے کی پرورش کرتے رہنا چاہیئے۔
ادھیائے کا خلاصہ۔ تربیتِ اولاد کے لئے نہائت گہرے مضامین

جو اس ادھیائے میں بیان کئے گئے ہیں ۔اُن کے مطابق عمل کرنے
سے وَید کی ہر جگہ تعریف ہوتی ہے۔
شاریر ستھان کی تعریف ۔ اِس ستھان میں شریر (جسم)
کے متعلق دَیو اور مانُشیہ اُت کرشتا کا تمام پہلوؤں سے بیان کیا گیا
ہے ۔اِس لئے اِسے شاریر ستھان کہتے ہیں ♦

اِندرے ستھان

پہلا ادھیائے

وَرن سُوری

عُمر کی مقدار کا اندازہ لگانا - جو وَید مریض کی عُمر کا اندازہ لگانا چاہتا ہو۔
اُسے مناسب ہے۔ کہ پرتیکش (ثبوت ظاہری) - انُومان (قیاس) -
اور بزُرگوں کے اقوال کے ذریعے مریض کی رنگت - آواز - بُو - ذائقے لمس
آنکھ - کان - ناک - زبان - چھڑے - سُوتو[1] - بھکتی[2] - صفائی - خصائل
چلن - یادداشت - آکرتی[3] - طاقت - گلانی[4] - اونگھ - آرمبھ[5] - بھاری پن
ہلکے پن - غذا - غذا کے انجام کی تدابیر - اُپائے[6] - مرض - مرض کی علامات
ماقبلہ - دُکھ - عوارض - چھایہ[7] - پرتی چھایہ[8] - خواب دیکھنے - قاصد کے
راستے میں خطرات کے دکھائی دینے - مریض کے گھر کے الگ الگ بھاؤ
اور حالات - دوائی کی کامیابی اور الگ الگ امراض میں دوائی کے

---

[1] طاقت اصلی [2] لگاؤ [3] شکل
[4] نفرت [5] شروع [6] اُلٹی تدابیر
[7] سایہ [8] سایہ کا عکس

استعمال کا اچھی طرح معائنہ کرے۔

مندرجہ صدر قابلِ امتحان اُمور میں سے بہت سی باتیں ایسی ہیں۔ جو انسان کے آسرے نہیں ہوتیں۔ بعض اِنسان کے آسرے بھی ہوتی ہیں۔ اوّل الذکر اُمور کا بزرگوں کے اقوال سے اور موخرالذکر کا حالتِ طبعی اور حالتِ غیر طبعی سے امتحان کرے۔

پرکرتی (حالتِ طبعی)۔ اپنی اپنی جاتی (قوم)۔ کُل (خاندان)۔ مُلک وقت۔ وَے[1]۔ اور آتما ہی کی وجہ سے الگ الگ اشخاص کی پرکرتی کے بھاو الگ الگ ہوجاتے ہیں۔ اِس لیئے پرکرتی جاتی پرسکت[2]۔ کُل پرسکت[3]۔ دیش انُورُوپ[4]۔ کال انُورُوپ[5]۔ وے انُورُوپ[6] اور پرتی آتم[7] قرار پاتی ہے۔

وِکرِتی (حالتِ غیر طبعی)۔ تین طرح کی ہوتی ہے (۱) لکھشن نِمتا (۲) لکھشے نمتا اور (۳) نمت انُورُوپ

لکھشن نِمتا وِکرِتی اُسے کہتے ہیں۔ جس کی علامات اسباب سے بگاڑ پاکر جسم کے بعض اعضا میں قائم ہوجاتی ہیں۔ وہی علامات وقتاً فوقتاً اُس مقام میں پہنچ کر لکھشن نِمتا وِکرِتی کو ظاہر کردیتی ہیں۔

لکھشے نِمتا وِکرِتی اُسے کہتے ہیں۔ جس کی علامات نِدان میں بیان کئے ہوئے اسباب کے مطابق پائی جاتی ہیں۔

---

[1] عُمر [2] قومی تعلق [3] خاندانی تعلق
[4] مُلک کے مطابق [5] وقت کے مطابق [6] عُمر کے مطابق
[7] آتما کے مطابق

نمت انُوروپ وِکرِتی۔ اُسے کہتے ہیں۔ جو نمت کا انُوکرن (نقل) کرتی ہے۔ اگر یہ وِکرتی انمتا (بغیر باعث کے) ہو۔ لیکن نشانات ایسے ہی ہوں۔ جیسے باعث کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ تو وَیدا سے عُمر کی مقدار جاننے کا نمت کہتے ہیں۔ نیز عُمر کے گھٹا دینے والی اور پریت چنہہ (موت کے نشان والی) کے مطابق ہو۔ تو اِس وِکرتی کو عُمر کا پوشیدہ علم بتانے والی کہتے ہیں۔

اِسی وِکرتی کو ملحوظ رکھ کر مرض الموت کے بیماروں کے اجسام کی علامات کا بالتفصیل بیان کیا جائیگا۔

جسم کے طبعی رنگ۔ کرشن (سیاہ)۔ کرشن شیام (سیاہ نیلگوں) شیام گَور (نیلگوں گورا) اور گَور (گورا) یہ جسم کے طبعی رنگ ہیں۔ جو یہاں پر بیان نہیں کئے گئے۔ وُہ ورنوں (رنگوں) کے ماہرین کے بتائے جانے پر سمجھ میں آتے ہیں۔

بگڑے ہوئے (غیر طبعی) رنگ۔ نیلا۔ شیام (نیلگوں)۔ تامر (تانبے کے رنگ کا)۔ سبز اور سفید رنگ جسم کے غیر طبعی رنگ کہلاتے ہیں۔ نیز پہلے بیان کئے ہوئے جسم کے طبعی رنگوں کے ماسوا جو رنگ ہو۔ یا کوئی ایسا رنگ ہو۔ جو پہلے کبھی نہ ہُوا ہو۔ اُن سب کو بھی غیر طبعی سمجھنا چاہیئے۔

جسم کے رنگ سے موت کا معلوم کرنا۔ اگر کسی شخص کے آدھے جسم کا رنگ طبعی ہو۔ اور باقی آدھے کا غیر طبعی۔ کیا تو دائیں بائیں کے لحاظ سے۔ کیا نیچے۔ اُوپر کے لحاظ سے یا اندر باہر کے لحاظ سے۔ تو

اُس کی موت قریب سمجھنی چاہیئے۔

موت کی دیگر علامات - اِسی طرح مُنہہ پر بھی رنگوں میں اختلاف واقع ہونے سے موت قریب ہوتی ہے۔ رنگوں کے اختلاف کے مانند ہی ایک طرف اُداسی اور دُوسری طرف تروتازگی نیز ایک طرف خُشکی اور دُوسری طرف چکناہٹ کا ہونا بھی موت کی علامات ہیں۔ اگر مریض کے مُنہہ پر یکایک لاسیں پڑ جائیں۔ چھائیاں۔ تِل جیسی پھنسیاں نکل آئیں۔ تو یہ بھی موت کے آنے کی مخبر ہوتی ہیں۔

اگر ناخنوں۔ آنکھوں۔ بدن۔ پیشاب۔ پاخانے۔ ہاتھ۔ پاؤں اور ہونٹوں وغیرہ اعضائے کلاں (انگ) اور اعضائے خورد (پرتی انگ) کا رنگ غیر طبعی ہو جائے۔ یا طاقت۔ رنگت اور اِندریوں میں کمی واقع ہو جائے۔ تو بھی عُمر کا خاتمہ قریب سمجھنا چاہیئے۔

اگر کبھی روگ کے مریض کو اچانک کوئی اَبھوت پُورب وِیکرِتک ورن وکار پیدا ہو جائے۔ تو اُس کی موت بھی بہت دُور نہ سمجھنی چاہیئے۔

طبعی آواز - آدمیوں کی جو آواز ہنس۔ کرونچ۔ نیمی۔ دُندُبھی۔ کال وِنک اور کبوتر کی آواز کے موافق ہوتی ہے۔ اُسے طبعی آواز کہتے ہیں۔ علاوہ ازیں وُہ آوازیں بھی جو ایسی ہی ہوں۔ اور جن کا ذِکر یہاں پر نہیں کیا گیا۔ اور فنِ آواز کے ماہرین سے اُن کی تفصیل معلوم کی جا سکتی ہے۔ طبعی ہوتی ہیں۔

غیر طبعی آواز - مریض کی بھیڑ کی سی۔ غیر نمایاں۔ پکڑی ہوئی۔ ٹوٹی ہوئی۔ گری ہوئی۔ عاجزانہ اور بکھری ہوئی آواز کو غیر طبعی کہتے ہیں۔

نیز دیگر آوازیں بھی جو طبعی آوازوں کے برعکس ہوں۔ غیر طبعی ہوتی ہیں۔
جن اشخاص کی آوازوں کی فطرت بگڑ جاتی ہے۔ اُن آوازوں کی پیدائش بہت جلد ہوتی ہے۔ اور ایک آواز میں بہت سی آوازیں معلوم ہوتی ہیں۔ ایسا ہونا منحوس ہے۔
جس شخص کے سارے یا آدھے جسم پر باوجہ یا بلاوجہ بگڑی ہوئی رنگت چھا جاتی ہے۔ وُہ جلدی مرجائیگا۔
جس مریض شخص کے آدھے مُنہہ پر نیلا۔ سیاہ۔ تانبے کا سا یا سُرخ رنگ چھا جاتا ہے۔ اور آدھے پر اِن کے ماسوا کوئی اور رنگ چھایا ہوُا ہوتا ہے۔ وہ بھی جلدی مرجائیگا۔
جس مریض کے آدھے مُنہہ پر چکناہٹ اور آدھے پر روکھاوٹ آدھے پر اُداسی اور آدھے پر تروتازگی ہو۔ اُسے بھی موت کے مُنہہ میں سمجھنا چاہیئے۔
جس مریض نے جلدی مرجانا ہو۔ اُس کے مُنہہ پر کئی قسم کے تِل۔ لاسیں۔ چھائیاں اور خطوط جلدی جلدی نمایاں ہو جاتے ہیں۔
مریض کے ناخنوں اور دانتوں پر پھُولوں کی شکل کی سفید رطوبت اور دانتوں پر مَیل یا چُورن کا پیدا ہو جانا بھی موت کی علامات ہیں۔
ناطاقت مریض کے ہونٹوں۔ پاؤں۔ ہاتھوں۔ آنکھوں۔ پیشاب پاخانے اور ناخنوں پر رنگوں کا اختلاف واقع ہو جانا بھی موت کی علامت ہے۔
جس مریض کے دونو ہونٹ پکے ہوئے جامن کی مانند نیلے رنگ

کے ہو جاتے ہیں۔ اُسے بھی مرا ہُوا ہی سمجھ لینا چاہیئے۔
جس کمزور مریض کی آواز بھرّا جائے۔ وُہ بھی جلدی مر جائیگا۔
نا طاقت اور لاغر مریض کی آواز اور رنگت میں اگر اور کِسی قسم کی خرابی آجائے۔ تو اُسے بھی سفرِ آخرت کی تیاری کا نشان تصوّر کرنا چاہیئے۔
جو شخص اِن مندرجہ صدر سب علامات کو اچھی طرح سے جان لیتا ہے۔ وُہ عُمر کا اندازہ لگانے میں کبھی غلطی نہیں کرتا +

دُوسرا ادھیائے

پُشپ پت اِندرے

پُشپ۔ جس طرح ہونے والے پھل کی علامتِ ماقبلہ پھُول ہوتی ہے۔ ویسے ہی قریب المرگ اشخاص کی علامت قبل الموت اِرشٹ آکھیہ (موت کی مظہر) ہوتی ہے۔ لیکن ایسا پھُول بھی ہو سکتا ہے۔ جس کا کوئی ثمر نہ ہو۔ اور ایسا ثمر بھی ہو سکتا ہے۔ جس کا پہلے کوئی پھُول نہ ہو۔ لیکن ارشٹ کے ظہُور کے بعد موت ضرور واقع ہو جاتی ہے۔ اور وُہ موت بھی نہیں ہے۔ جس سے پہلے ارشٹ کا ظہور نہ ہو۔
جو لوگ ارشٹ سے واقف نہیں ہیں۔ اور اپنی ناواقفی کی وجہ سے ایسی علامات کو ارشٹ تصوّر کر لیتے ہیں۔ جو اصل میں ارشٹ نہیں ہوتیں۔ اُن لوگوں کے سمجھانے کی خاطر موت سے پہلے واقع ہونے والی علامات کے ذریعے پُشپت ارشٹ والے کئی قسم کے اشخاص کا

بیان کیا جاتا ہے۔

پشپت کی علامات ۔جس شخص کے جسم میں سے مختلف درختوں اور بیلوں سے بھرے ہوئے مرغزار کے کئی قسم کے پھولوں کی خوشبو دِن رات آتی رہتی ہے۔ اُسے تجربہ کار بزرگ موت کی علامات والا پُشپت کہتے ہیں۔ ایسا آدمی یقیناً ایک برس کے اندر مر جاتا ہے۔

جس شخص کے جسم میں سے کسی ایک پھول کی سی اچھی یا بُری بُو آتی ہو۔ اُسے بھی پُشپت کہتے ہیں۔

اگر وَید کو کسی شخص کے جسم میں سے کئی طرح کی مکروہ بُو آتی ہو۔ تو اُسے بھی پُشپت سمجھنا چاہیئے۔

جس شخص کے جسم میں سے بلا وجہ نہانے کے بعد یا بے نہائے ہی خوشبو یا بدبو آنے لگے۔ اُسے بھی پُشپت کہتے ہیں۔

چندن۔ کُٹھ۔ اگر۔ تگر۔ شہد۔ پھول۔ پیشاب۔ پاخانہ۔ مُردہ اور علاوہ ازیں دیگر بواعث سے جسم میں بگڑی ہوئی بُو کو بھی اسی قیاس سے سمجھ لینا چاہیئے۔ اب تفصیل کے ساتھ ہم بُو سے تعلّق رکھنے والی ان علامات کا بیان کرتے ہیں۔ جن کے جان لینے سے موت کی علامات کا عِلم ہو جائیگا۔

گندھ گیان ۔جس شخص کے جسم میں سے بلا وجہ اچھی یا بُری بُو آنے لگے۔ وہ ایک سال سے زیادہ نہیں جی سکتا۔

رس گیان ۔معتدل مزاج والے اشخاص کے اجسام میں جو رس پیدا ہوتا ہے۔ وہ مرنے سے پہلے دو طرح کا ہو جاتا ہے۔ بعض اشخاص میں بالکل وِرستا (بے رسی) ہو جاتی ہے۔ اور بعضوں میں بکثرت مٹھاس

آجاتی ہے۔ اس غیر طبعی رس کا علم قیاس سے ہی ہوتا ہے۔ ایک انسان دوسرے کے رس کو کس طرح سے پہچان سکتا ہے؟ اب اس کا ذکر بیان کیا جاتا ہے۔

ورستا کا جاننا مرض الموت کے مریض کے جسم میں جب بے رسی آجاتی ہے۔ تو اس بے رسی کی وجہ سے مکھیاں۔ جوئیں۔ ڈاس اور مچھر اُس سے دور دور بھاگ جاتے ہیں۔

مدھرتا گیان (مٹھاس کا جاننا) جس مرض الموت کے مریض کے جسم میں مٹھاس بکثرت پیدا ہو جاتی ہے۔ اسکے جسم پر باوجود نہانے اور چندن وغیرہ لگانے کے مکھیاں ٹوٹ ٹوٹ کر آتی ہیں۔

ادھیائے کا خلاصہ۔ انسان کے جسم کی جو رس (ذائقہ) اور گندھ (بو) بیان کی گئی ہے۔ اُس سے موت کے وقت کا اندازہ کیا جاتا ہے۔

تیسرا ادھیائے

پری مرشنی اندریے

اسّن مرتیو شخص (جس کی موت قریب ہے) کے رنگ۔ آواز۔ بو اور رس کی الگ الگ علامات پچھلے ادھیاؤں میں بیان کی گئی ہیں۔ اب ان کے ماسوا انکی قوّت لامسہ سے تعلّق رکھنے والی علامات کا بیان کیا جاتا ہے۔ غور سے سنو۔

جو شخص صرف چھوکر مریض کی باقی ماندہ عمر کا اندازہ لگانا چاہے۔ اُسے

چاہیئے۔ کہ تندرست ہاتھ سے یا تو خود مریض کے جسم کو چھوئے۔ یا کسی اور تندرست آدمی کو مریض کے چھونے کا حکم دے۔

مختصر علامات۔ جسم کے ہمیشہ پھڑکتے رہنے والے اعضا کا پھڑکنے سے بند ہو جانا۔ ہمیشہ گرم رہنے والے اعضا کا ٹھنڈا پڑ جانا۔ ڈھیلے (نرم) اعضا کا سخت ہو جانا۔ ملائم (چکنے) اعضا کا کھردرا ہو جانا۔ ٹھیک اعضا کا ناہموار ہو جانا۔ مفاصل کا کھسک جانا۔ گر جانا اور ڈھیلا پڑ جانا گوشت اور خون کا کم ہو جانا۔ بدن کا سخت ہو جانا۔ پسینے کا بند ہو جانا اکڑاہٹ اور لمس کے قابل اعضا میں بلاوجہ نہائت خرابی آجانا موت کے قریب ہونے کی علامات ہیں۔

مفصّل علامات۔ اگر مریض کے الگ الگ اعضا کے امتحان سے پاؤں۔ ٹانگیں۔ رانیں۔ چوتڑ۔ پیٹ۔ پسلیاں۔ پیٹھ کا بانسہ۔ گردن۔ تالو۔ ہونٹ اور پیشانی پسینہ آمیز۔ ٹھنڈی۔ غیر پیوستہ۔ سخت۔ گوشت اور خون سے خالی ہو۔ تو اُسے مُردہ تصوّر کرنا چاہیئے۔ یا وُہ بہت جلدی مر جائیگا۔

اگر کسی شخص کے ٹخنے۔ زانو۔ ونکھشن (vanksana)۔ دُبر۔ خصیئے۔ تنیب ناف۔ کندھے۔ چھاتیاں۔ پنجے۔ ٹھوڑی۔ ناک۔ کان۔ آنکھیں۔ ابرو اور کنپٹیاں اپنے اصلی مقامات سے ڈھلکے ہوئے۔ الگ ہوئے ہوئے اور گرے ہوئے معلوم ہوں۔ تو شخص مذکور کو مُردہ سمجھو۔ یا وُہ تھوڑے دن اور جئیگا۔

علٰے ہذا القیاس مریض کے باہر آنے والے سانس۔ دانت۔ گردن۔

پلکوں۔ آنکھوں۔ بالوں۔ رونگٹوں۔ شکم۔ ناخن اور اُنگلیوں کا معائنہ کرنا چاہیئے۔ اگر مریض کا باہر آنے والا سانس بہت گہرا یا بہت چھوٹا ہو۔ تو اُسے مُردہ تصوّر کرنا چاہیئے۔ اگر مریض کی گردن کی وُہ نسیں جنہیں مینا کہتے ہیں۔ پھڑکنے سے بند ہو جائیں۔ تو اُسے بھی مردہ تصوّر کرنا چاہیئے۔

اگر مریض کے دانت میلے۔ سفید یا ریتیلے ہو جائیں۔ تو وُہ بھی کوئی دم کا مہمان ہے۔

آنکھوں کا امتحان۔ اگر مریض کی آنکھیں غیر طبعی۔ بگڑی ہوئی۔ باہر کو بہت نکلی ہوئی۔ اندر کو زیادہ گھسی ہوئی۔ بہت ترچھی۔ نہائت ناہموار۔ بکثرت ٹپکنے والی۔ نہائت گری ہوئیں سی۔ ہمیشہ کھُلی رہنے والی۔ ہمیشہ بند رہنے والی۔ بار بار کھُلنے اور بند ہونے والی ہوں۔ نظر چکرا جانے والی اور پھٹی ہوئی ہو۔ آنکھیں نکُل اندھ (دن کو نہ دیکھ سکنے والی)۔ پیت آندھ (ہر چیز کو زرد دیکھنے والی)۔ اُلات ورن (ہر چیز کو سُرخ دیکھنے والی)۔ کالے۔ نیلے۔ زرد۔ سیاہ۔ تانبے کے سے۔ سبز۔ ہلدی۔ اور سفید وغیرہ غیر طبعی رنگوں میں سے کسی ایک رنگ کی ہوں۔ تو اُس مریض کو بھی مُردہ خیال کرنا چاہیئے۔

اگر پلکیں اُلجھی ہوئی اور علیحدہ ہوں۔ تو بھی مریض کوئی دم کا مہمان ہے۔

بالوں کا امتحان۔ اگر مریض کے بال اور رونگٹے ایسی سہولیت سے اُکھاڑے جا سکیں۔ کہ اُسے اُنکا اُکھاڑا جانا محسوس بھی نہ ہو۔ تو اُس مریض کو بھی مُردہ سمجھ لینا چاہیئے۔

شکم کا امتحان۔ اگر مریض کے شکم کی نسیں چمکنے لگیں۔ اور اُن کا

رنگ سیاہ تانبے کا سا۔ ہلدی کا سا یا سفید ہو۔ تو اس کا خاتمہ بھی قریب سمجھ لینا چاہیئے۔

ناخنوں کا امتحان۔ اگر مریض کے ناخن گوشت اور خون سے خالی ہو جائیں۔ اور اُن کا رنگ پکے ہوئے جامن کا سا ہو جائے۔ تو سمجھ لو۔ کہ اُس کی عمر تمام ہو چکی ہے۔

اُنگلیوں کا امتحان۔ اگر مریض کی اُنگلیاں چٹکانے سے نہ چٹک سکیں۔ تو اُسے بھی قریب الموت خیال کرنا چاہیئے۔

ادھیائے کا خلاصہ۔ مندرجہ بالا قابلِ لمس اعضا کو چھونے سے معلوم ہونے والی علامات کو جن کا بیان اُوپر کیا جا چکا ہے۔ اگر ویدا چھی طرح سے سمجھ لے۔ تو وہ مریض کی باقی ماندہ عمر کا اندازہ کرنے میں کبھی غلطی نہیں کھاتا +

چوتھا ادھیائے

اِندریانیک اِندرے

عُمر کی مقدار جاننے کی آرزو کرنے والے وَید کو جس طرح اندریوں کا امتحان کرنا چاہیئے۔ اب اُس کا بیان کیا جاتا ہے۔

آنکھ وغیرہ اِندریوں کا امتحان قیاس سے کیا جاتا ہے۔ جو اصلی علم اِندریوں کے ذریعے نہیں ہوتا ہے۔ اُسے اَتی اندرے کہتے ہیں۔

جس تندرست شخص کی اِندریوں کا گیان بلا وجہ بگڑ جائے۔ تو یہ اُس

کے مرنے کی علامت ہوتی ہے۔ یہ مضمون پہلے اختصار سے بیان کیا گیا تھا۔ اب تفصیل کے ساتھ سُنو۔

نیتر اندری کے ذریعے امتحان جس شخص کو آکاش زمین کا سا اور زمین آکاش کی سی نظر آئے۔ وُہ جلدی ہی مر جاتا ہے۔

جسے آکاش گی ہوا نظر آئے۔ لیکن جلتی ہوئی آگ دکھائی نہ دے۔ وُہ بھی موت کے مُنہ میں ہوتا ہے۔

جس شخص کو صاف شفاف پانی میں جال نظر آئے۔ اور کھڑا ہُوا پانی اُسے سیلے فرانو نظر آئے۔ وُہ بھی جلدی سفر آخرت کرنے والا ہے۔

جسے بیداری کی حالت میں بھُوت پریت۔ کئی قسم کے راکھشس اور دیگر عجیب وغریب اشیائ نظر آئیں۔ اُسے بھی مرا ہی سمجھو۔

جس شخص کو طبعی رنگ والی آگ نیلی۔ بے نُور۔ سیاہ یا سفید دکھائی دے۔ وُہ ساتویں رات کو خود اُسی آگ میں جلتا ہوگا۔

جسے آکاش میں کرنوں کے نہ ہونے کے باوجود کرنیں۔ بادلوں کے نہ ہونے کے باوجود بادل اور بجلی دکھائی دیں۔ وہ بھی عنقریب موت کے مُنہ میں چلا جائیگا۔

جس شخص کو صاف چاند اور سُورج نیلے کپڑے میں لپیٹے ہوئے مٹّی کے برتن سے دکھائی دیں۔ وُہ بھی نہیں جی سکتا۔

جس مریض یا تندرست شخص کو چاند گرہن یا سُورج گرہن پرب کے بغیر ہی دکھائی دیں۔ سمجھ لو۔ کہ اُس کی زندگی کا خاتمہ آپہنچا ہے۔

جسے رات کے وقت سُورج۔ دن کے وقت چاند۔ آگ کے بغیر دھُواں

اور رات کے وقت نور کے بغیر آگ دکھائی دینے لگے۔ وہ کبھی نہیں جیئیگا۔
جسے بے نور چیزیں نورانی اور نورانی چیزیں سب بے نور دکھائی دیں۔
اُس کا بچنا بھی ناممکن ہے۔
عمر کا خاتمہ آپہنچنے پر انسان کو سب اشیاء کی اشکال۔ رنگتیں اور
تعداد غیر طبعی دکھائی دینے لگتی ہیں۔
جس شخص کو نظر آنے کے قابل چیزیں نظر نہ آئیں۔ اور نہ نظر آنے
کے قابل دکھائی دینے لگیں۔ اُس کا مرجانا بھی یقینی ہے۔
کرن اِندری (کانوں) کے ذریعے امتحان ۔ جو شخص آواز ہونے
کے بغیر ہی آواز سُننے لگے۔ اور آواز ہونے پر اُسے آواز نہ سنائی دے۔
وہ جلدی ہی مرجائیگا۔
جس شخص کو کانوں میں انگلیاں دینے سے "جھن جھن" کی آواز نہ
آئے۔ وہ بھی قریب الختم ہے۔
ناک کے ذریعے امتحان ۔ جسے بدبو میں سے خوشبو اور خوشبو میں
سے بدبو آنے لگے۔ یا بدبو اور خوشبو بالکل معلوم ہی نہ ہوں۔ وہ
بھی نہیں بچ سکتا۔
رسن اِندری (زبان) کے ذریعے امتحان ۔ جس شخص کو مُکھ پاک
(منہ کے پک جانے) کے بغیر ہی پکوانوں کا مزہ اُلٹا معلوم ہو۔ یا کچھ بھی
مزہ نہ آئے۔ وہ بھی جلدی مرجائیگا۔
توچا (جلد) کے ذریعے امتحان ۔ جس شخص کو گرم۔ ٹھنڈی۔
کھُردری۔ چکنی۔ نرم اور سخت اشیاء کا جسم سے لگنا اُلٹا محسوس ہو

اُس کی عمر بھی ختم ہو چکی ہے۔

جس شخص کو خاص تپسیا اور باقاعدہ یوگ کے بغیر اَتی اِندرے اشیاء دکھائی دینے لگیں۔ وُہ مرجائیگا۔

جو دیگر اندریوں کے بغیر آنکھوں سے ہی اُن اِندریوں کے وِشیوں کو جان لیتا ہے۔ وُہ بھی نہیں جی سکتا۔

تندرست شخص بھی جس کی بُدھی اُلٹ ہو کر اندریوں کے وِشیوں میں بگاڑ اور اختلاف راہ پاجاتا ہے۔ وُہ بھی نہیں بچ سکتا۔

ادھیائے کا خلاصہ۔ جو وَید مندرجہ صدر علامات کو اچھی طرح سمجھ لیتا ہے۔ وہ اِنسانوں کے مرنے کا حال پہلے سے بتا سکتا ہے۔

پانچواں ادھیائے

پُورب رُوپی اِندرے

اب ہم وَیدوں کا گیان بڑھانے کے لئے لاعلاج امراض کی علاماتِ ماقبلہ کا الگ الگ بیان کرتے ہیں۔

بخار کی علاماتِ ماقبلہ جب بہت بڑھ کر کسی کے جسم میں پرویش کرتی ہیں۔ تو اُس وقت موت بخار کو آگے کر کے اس کے جسم میں آ داخل ہوتی ہے۔

دیگر امراض کی علاماتِ ماقبلہ بھی جو اسی طرح پرویش کرتی ہیں۔ اُن کے مریض بھی نہیں بچ سکتے۔

جن علاماتِ ماقبلہ کے بعد امراض کا ظہور ہو کر موت واقع ہوتی ہے۔ اُن مُہلک علامات کا بھی اِس جگہ ذکر کیا جاتا ہے۔

مُہلک امراض - جس شخص کی طاقت گھٹتی جاتی ہے۔ اور سردی بڑھتی جاتی ہے۔ اگر وُہ عورت سے ہمبستر ہوگا۔ تو اُس کی موت تپ دق سے واقع ہوگی۔

جو شخص خواب میں کُتّے۔ اونٹ یا گدھے پر سوار ہو کر جنوب کی طرف جاتا ہے۔ وُہ تپ دق سے مرتا ہے۔

جو شخص خواب میں مُردوں کے ساتھ شرابخوری کرتا ہے۔ یا جسے خواب میں کُتّے گھسیٹتے ہیں۔ وہ نہائت تیز بخار سے ہلاک ہوتا ہے۔

جسے آکاش بُہت قریب اور لاکھی یا سُرخ رنگ کا کپڑا سا دکھائی دے وُہ رکت پت سے وفات پاتا ہے۔

جو شخص خواب میں سُرخ مالا پہنے۔ سارا جسم سُرخ رنگے۔ اور سُرخ رنگ کے کپڑے پہن کر ہنستا ہُوا کسی عورت کا مشتاق ہو جائے۔ وُہ رکت پت میں گرفتار ہو جاتا ہے۔

جس شخص کو درد شکم۔ اپھارہ اور کمزوری ہو۔ اور اُس کے ناخنوں کی رنگت میں سخت اختلاف واقع ہو۔ وُہ گُلم روگ (بادِ گولہ) سے مرتا ہے

خواب میں جس شخص کے ہردے میں تیز کانٹوں والی بیل پیدا ہو۔ وُہ بھی گُلم روگ سے مرتا ہے۔

جس شخص کو ہاتھ لگاتے ہی اُس کا چمڑا پھٹ کر زخم ہو جاتا ہے وُہ جذام سے مرتا ہے۔

جو شخص خواب میں ننگا ہوکر اور جسم پر گھی لتھوپ کر بے جلی آگ میں ہون کرے۔ یا جس کے ہردے میں کنول کھلے۔ وہ بھی جذام سے وفات پاتا ہے۔

جس شخص کے جسم پر سنان کرکے چندن لگانے کے باوجود مکھیاں گری پڑتی ہوں۔ وہ پرمیہہ روگ (ذیابطیس) سے مرتا ہے۔

جو شخص خواب میں کسی چنڈال کے ساتھ سنیہہ (چکنائی) پیتا ہے۔ وہ بھی پرمیہہ روگ (ذیابطیس) سے مرتا ہے۔

جس شخص کے جسم میں یکایک خیال جمانا۔ کوشش کرنا۔ ڈرنا۔ غشی کھانا اور طاقت کی کمی واقع ہو۔ وہ اُنماد روگ (جنون) سے وفات پاتا ہے۔

متضاد اغذیات کھانے والا مضطرب اور اُدرر روگ والا بھی جنون ہی سے مرتا ہے۔

نہائت غصیلا۔ نہائت ڈرپوک۔ ہمیشہ خندہ پیشانی رہنے والا۔ مُورچھا والا اندیپاس کا مریض بھی اُنماد روگ۔ سے وفات پاتا ہے۔

جو شخص خواب میں راکشسوں کے ساتھ ناچ کرتے کرتے پانی میں ڈُوب جاتا ہے۔ وہ بھی جنون ہی سے مرتا ہے۔

جو شخص تاریکی نہ ہونے کے باوجود تاریکی دیکھتا ہو۔ اور آواز کے بغیر طرح طرح کی آوازیں سُنے۔ وہ مرگی سے مرتا ہے۔

جو شخص خواب میں متوالا ہوکر ناچنے لگے۔ اور اُس وقت اُسے کوئی بھوت لے جائے۔ تو وہ بھی مرگی سے مرتا ہے۔

حالت بیداری میں جس شخص کے جبڑے۔ گردن اکڑ جائیں۔ اور آنکھیں پتھرا جائیں۔ وہ دھنُر وات[1] روگ سے تکلیف پاکر مرتا ہے۔

جو شخص خواب میں پوریاں اور پوڑے وغیرہ پکوان کھاتا ہے۔ وہ ویسی ہی قے کرکے مرجاتا ہے۔

جو شخص اِن علامات ماقبلہ کو اچھی طرح سے جانتا ہے۔ وہی اُن کے نتائج اور متعلقات کو بھی جان سکتا ہے۔ اور جو اِن کی اور اِن کے علاوہ دیگر خوفناک خوابوں کی تعبیر بتاتا ہے۔ جو مریضوں کو ہلاک کر ڈالتے ہیں۔ اور اُنہیں سخت تکالیف دیتے ہیں۔ وہی اِن کے نتائج اور متعلقات کو جان سکتا ہے۔

خواب کے درمیان جس شخص کے سر میں بانس۔ بیل اور گُلم وغیرہ پیدا ہوں۔ سر یا جسم میں پرندے داخل ہوں۔ اور جس کا سر خواب میں مُنڈ جائے۔ جسے خواب میں گِدھ۔ اُلّو۔ کُتّے اور کوّے وغیرہ مُردار خوار جانور روکیں۔ جسے خواب میں راکھشس۔ پریت۔ پشاچ۔ عورتیں۔ چنڈال اور اُسُر روکیں۔ جو خواب میں بانسوں۔ بیتوں۔ بیلوں۔ پھانسوں تنکوں اور کانٹوں وغیرہ کی تکلیف میں پھنسا ہو۔ اُٹھے اور گر پڑے۔ جو شخص خواب میں دُھول کے ڈھیر میں۔ سانپ کی بانبی میں۔ راکھ میں شمشان میں۔ دیو مندر میں یا گڑھے میں گر پڑے۔ جو خواب میں گندے پانی۔ کیچڑ یا اندھے کنوئیں میں گر پڑے۔ جو خواب میں نہاتا نہاتا بہ جائے۔ جو خواب میں سنیہہ پان (چکنائی پینا)۔ مالش۔ قے۔ مسہل۔ سونے کا حاصل کرنا۔

---

[1] ایک مرض ہے۔ جس میں جسم کمان کی طرح اکڑ جاتا ہے۔

جھگڑا۔ بندھن۔ شکست۔ جُوتیوں کا ضائع ہو جانا۔ ڈھول اور چمڑے کا گرنا۔ خوشی۔ غُصّے میں آئے پِتروں سے خوف کھانا۔ دانت۔ چاند۔ سُورج۔ ستارے۔ دیوتا۔ چراغ۔ آنکھیں اور پہاڑ کا گرنا یا ضائع ہونا یا ٹُوٹنا دیکھے۔ جو خواب میں سُرخ پھُولوں کے مرغزار میں۔ قتل گاہ میں یا تاریک غار میں گھُستا ہو۔ جو خواب میں سُرخ پھُول کی مالا پہنکر کھِل کھلا کر ہنستا ہو۔ جو خواب میں ننگا ہو کر جانب جنوب جاتا ہو۔ جو خواب میں بندر کے ساتھ گھنے جنگل میں گھُستا ہو۔ جو خواب میں خاکی کپڑے پہنے ہوئے بے قرار۔ ننگے۔ لاٹھی لئے ہوئے۔ سیاہ رنگ اور سُرخ چشم اشخاص کو دیکھے۔ اور جو کالی کلوٹی۔ گنا ہگار۔ بدچلن لمبے بالوں والی۔ ناخنوں اور چھاتیوں والی۔ میلے کچیلے کپڑوں اور باسی پھولوں کے پہننے والی عورت کا خواب میں درشن کرے۔ تو اِن سب کی موت قریب سمجھنی چاہیئے۔

یہ ہلاک کرنے والے خواب ہیں۔ اگر اِن خوابوں کو مریض دیکھے۔ تو وُہ ضرور مر جائیگا۔ اور اگر تندرست دیکھتا ہے۔ تو اُس کی حالت بھی مشکوک ہو جاتی ہے۔

جب تینوں دوش بگڑ کر منوواہی سروتوں (خیالات کو لے جانے والے راستوں) کو روک دیتے ہیں۔ تب مُہلک اور غیر مُہلک ہر دو قسم کے خواب دکھائی دیتے ہیں۔ جو شخص نیم خوابی (اُونگھ) کی حالت میں اِندریوں کے آقا من کی وجہ سے کئی قسم کے خواب دیکھتا ہے۔ وُہ دُرست بھی ہوتے ہیں۔ اور غلط بھی نکلتے ہیں۔

خوابوں کی اقسام۔ خواب سات قسم کے ہوتے ہیں (۱) دیکھی ہوئی بات کا دیکھنا (۲) سُنی ہوئی بات کا دیکھنا (۳) محسوس کی ہوئی بات کا دیکھنا (۴) خواہش کی ہوئی بات کا دیکھنا (۵) خیال کی ہوئی بات کا دیکھنا (۶) ہونے والی بات کا دیکھنا۔ اور (۷) دوشوں کی خرابی کی وجہ سے خواب دیکھنا۔

اِن میں سے پہلے پانچ بے نتیجہ ہوتے ہیں۔ نیز دِن کا خواب۔ بہت لمبا اور بہت چھوٹا خواب بھی اکارت جاتا ہے۔ رات کے پہلے حصے میں دیکھا ہُوا خواب بھی بے ثمر ہوتا ہے۔ جس خواب کو دیکھنے کے بعد نیند نہ آسکے۔ وہ فوراً اپنا اثر دکھاتا ہے۔ منحوس خواب دیکھنے کے بعد اگر اُسی نیند میں مُبارک خواب دیکھ لیا جائے۔ تو پہلے منحوس خواب کا اثر زائل ہو جاتا ہے۔

ادھیائے کا خاتمہ۔ جو وید ان علامات ماقبلہ اور مُہلک خوابوں کی حقیقت سے آگاہ ہے۔ وہ لاعلاج امراض کے علاج پر ہاتھ ڈالنے سے احتراز کرتا ہے۔

چھٹا ادھیائے

کت مانی شریر استھانہ

اگنی ویش نے پوچھا۔ مہاراج! کن کن مریضوں کو ترک کر دینا چاہیے؟ اور کن کن مریضوں کے امراض پر علاج کا کچھ اثر نہیں ہوتا؟

مہرشی اتری کمار نے جواب دیا۔ ترک کر دینے کے قابل مریض کی علامات یہ ہیں۔ جس مریض کے بولتے وقت ہردے کے اوپر نہایت درد ہو۔ کھائی ہوئی غذا معدے میں نہ ٹھہرے۔ اگر ٹھہرے بھی۔ تو ہضم نہ ہو۔ طاقت دن بدن کم ہوتی چلی جائے۔ پیاس بڑھتی جائے۔ ہردے میں شول (درد) بھی نمایاں ہو جائے۔ اس مریض کا علاج نہ کرنا چاہیئے۔

جس مریض کو گنبھیر ہچکی پیدا ہو۔ اور خونی اسہال آنے لگیں۔ اُسے بھی مہرشی اتری کمار کی رائے کے مطابق دوائی نہ دینی چاہیئے۔

جس نہایت دُبلے شخص کو اپھارہ اور اتی سار (دست) دونو روگ ہو جائیں۔ اُس کی زندگی محال ہے۔

جس نہایت دُبلے مریض کو آناہ روگ ہو جائے۔ اور اُس کی پیاس بہت بڑھ جائے۔ وہ جی نہیں سکتا۔

جس شخص کو دن کے پہلے حصے میں بخار کا زور ہوتا ہو۔ اور اُس کے ساتھ ہی سوکھی کھانسی بڑھتی ہو۔ نیز اُس کی طاقت اور گوشت کم ہو گیا ہو۔ اُسے مُردہ ہی سمجھنا چاہیئے۔

جس کا پاخانہ اور پیشاب گانٹھ دار ہو کر نکلے۔ جس کے جسم میں گرمی نہ رہے۔ ایسا مریض شواس روگ (دمے) کے ہوتے ہی چلا نا کر جاتا ہے۔

جس شخص کے پہلو میں سوجن پیدا ہو کر ہاتھ پاؤں میں پھیلنے لگے۔ وہ جلد ہی مر جاتا ہے۔ اور اُس کے متعلقین کو بھی اُس سے بڑی تکلیف ہوتی ہے۔

جس شخص کے پاؤں میں سوجن ہو۔ دونو پنڈلیاں اور دونو جانگھیں ڈھیلی پڑ جائیں۔ اُسے ترک کر دینا چاہیئے۔

جس شخص کے ہاتھوں۔ پاؤں۔ دُبر اور شکم پر سوج پڑ جائے نیز جس کا رنگ۔ طاقت اور خوراک کم ہو جائیں۔ وہ مریض ترک کر دینے کے قابل سمجھنا چاہیئے۔

جس مریض کی چھاتی میں سے نیلا۔ پیلا یا سُرخ رنگ کا بہت سا کف بار بار نکلتا ہو۔ اُس کے علاج میں ہاتھ ڈالنا بھی منع ہے۔

جس سانڈر میہہ[۱] کے مریض کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہوں۔ سوج پڑ گئی ہو۔ کھانسی اور بخار بھی ہو۔ اور اُس کا گوشت بھی گھٹ گیا ہو اُسے بھی دُور ہی سے جواب دیدینا چاہیئے۔

اگر ناطاقت اور لاغر شخص کے تینوں دوش بگڑ کر شکم میں قیام پذیر ہو گئے ہوں۔ تو اس کا علاج بھی ترک کر دینا ہی اچھا ہے کیونکہ وُہ بالکل لاعلاج ہو چکا ہے۔

جس دُبلے شخص کو بخار اور اسہال کی بیماریاں ہو جائیں۔ یا بخار اور اسہال کے بعد سوج پڑ جائے۔ اُس کی موت بھی قریب ہے۔

پانڈو روگی (مریضِ یرقان)۔ اُدر روگی۔ نہائت لاغر۔ نہائت پیاسا۔ پتھرائی ہوئی آنکھوں والا اور بگڑے ہوئے سانس والا مریض بھی ترک کر دینے کے قابل ہیں۔

جس مریض کو منوگرہ[۲] مینا گرہ[۳] اور پیاس ہو۔ اور اُس کی طاقت زائل ہو گئی ہو۔ نیز اُس کی جان چھاتی میں آگئی ہو۔ تو اُسے بھی

---

[۱] ایک مرض ہے۔ جس میں پیشاب گاڑھا آتا ہے۔

[۲] جبڑوں کا جکڑ جانا [۳] گردن کا اکڑ جانا

ترک کر دینا چاہیئے۔

جس مریض کا من مکدّر ہو جائے۔ جسے کسی کل چین نہ پڑتا ہو۔ جس کا گوشت۔ طاقت اور غذا کم ہوگئی ہو۔ وُہ بھی نہیں بچ سکتا۔

جس مریض کو متضاد بواعث کی وجہ سے امراض نے گھیرا ہُوا ہو۔ اور جس کا علاج بھی متضاد ہو رہا ہو۔ اُس کے مُہلک امراض بڑھ کر اُسے جلدی ہی مار ڈالتے ہیں۔

جس مریض کا عِلم۔ طاقت۔ صحت۔ اخذ کی قوّت۔ گوشت اور خُون زائل ہو گئے ہوں۔ وُہ جلدی ہی مر جاتا ہے۔

جس مریض کی بیماریاں بڑھتی چلی جاتی ہوں۔ اور پرکرتی دن بدن گھٹ رہی ہے موت اُسے جلدی ہی آدبوچتی ہے۔

ادھیائے کا خلاصہ۔ جن مریضوں کا اس ادھیائے میں ذکر کیا گیا ہے۔ اُن کا ترک کر دینا ہی بہتر ہے۔ کیونکہ کسی قسم کے علاج سے اُنہیں شفا نہیں مِل سکتی +

ساتواں ادھیائے

پنّ رُوپی اندریے

پنّ رُوپ کی علامات۔ جس مریض کا سایہ نہ دکھائی دے۔ یا جس مریض کو اور چیزوں کا سایہ نظر نہ آئے۔ اُسکا علاج کرنا بیفائدہ ہے۔

جس شخص کو اپنا عکس چاندنی۔ دُھوپ۔ چراغ کی روشنی۔ پانی یا آئینے

میں بگڑا ہؤا نظر آئے۔ وُہ جلدی مر جاتا ہے۔

جس مریض شخص کو اپنا سایہ کٹا پھٹا ہؤا۔ بے قرار۔ چھوٹا سا۔ بڑا سا۔ پتلا دو حصوں میں منقسم۔ سر کے بغیر۔ لمبا یا اور کسی قسم کا بگڑا ہؤا دکھائی دے۔ تو اُسے مرنے کو تیار سمجھنا چاہیئے۔ لیکن اُس کے سایہ میں ایسا بگاڑ اگر کسی خاص وجہ سے ہو۔ تو فکر کی بات نہیں۔

جس شخص کو اپنے سائے کی شکل، مقدار۔ رنگت اور نورانیت خواب میں بھی بگڑی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ وُہ بھی نہیں بچ سکتا۔

سایہ کی اقسام:۔ سایہ کی شکل دو طرح کی ہوتی ہے۔ (۱) سُشما اور (۲) وِشما

سائے کی مقدار تین طرح کی ہوتی ہے۔ (۱) بدرجہ اوسط (۲) چھوٹی اور (۳) بڑی۔ جو سائے ٹھیک مقدار اور شکل کے مطابق پانی۔ آئینے یا دھوپ وغیرہ میں پڑتا ہے۔ اُسے پرتی چھایہ (عکس) کہتے ہیں۔ اور اُس میں رنگت اور نور بھی لازمی طور سے پائے جاتے ہیں۔

پنج بھوت آتمک سائے کی علامات۔ آکاش وغیرہ پانچ عناصر کے لحاظ سے اِنسان کا سائے پانچ قسم کا ہوتا ہے۔ کیونکہ انسانی جسم بھی انہی پانچوں عناصر سے بنا ہؤا ہے۔ اور انہی پانچوں عناصر کے مطابق ہی اُن سایوں کے نام ہیں۔ اِن میں سے

آکاشی سایہ۔ صاف نیلا۔ چکنا اور روشن ہوتا ہے۔

ہوائی سایہ۔ رُوکھا۔ کالا۔ سُرخ اور بے نور ہوتا ہے۔

آتشی سایہ۔ صاف سُرخ۔ نورانی اور نظر پسند ہوتا ہے۔

آبی سایہ۔ صاف۔ بلّور کا سا شفّاف اور چکنا ہوتا ہے۔
خاکی سایہ۔ قائم۔ چکنا۔ گھنا۔ نرم۔ کالا اور سفید ہوتا ہے۔
اِن میں سے ہوائی سایہ مذموم۔ مُہلک اور نہائت موذی ہوتا ہے۔
باقی کے چاروں راحت افزا ہیں۔
تیجسی پربھا۔ سب قسم کے نُور تیز روشنی والے ہوتے ہیں۔
اِس کی سات اقسام ہیں (۱) سُرخ (۲) زرد (۳) سفید (۴) بھُوری (۵) سبز (۶) پانڈوورنی اور (۷) سیاہ
اِن میں سے جو نُور پھیلنے والا۔ چکنا اور موٹا ہوگا۔ وہ مُبارک ہوگا اور جو رُوکھا۔ مکدّر اور سُکڑا ہُوا ہوگا۔ وُہ منحُوس ہوگا۔
سایہ رنگ کو کمزور کرتا ہے۔ اور پربھا رنگ کو روشن کرتی ہے۔
سایہ پاس سے دکھائی دیتا ہے۔ اور پربھا دُور سے چمکتی ہے۔
یکدم کوئی شخص سایہ یا پربھا سے محرُوم نہیں ہو سکتا۔ پربھا پر انحصار رکھنے والا سایہ ہی انسان کے نیک و بد بھاووں کا اظہار کرتا ہے۔
جس شخص کی آنکھوں میں یرقان ہو۔ مُنہہ پر گرانی ہو۔ کنپٹیوں میں گوشت بھرا ہو۔ جیسے ٹڈ آئے۔ اور اُشن گاترتا (جسم کا گرم ہونا) ہو۔ وُہ لاعلاج ہوتا ہے۔
جسے چارپائی پر سے اُٹھاتے وقت غش آجاتا ہو۔ اور جو بار بار یکواس کرتا ہو۔ وُہ سات روز سے زیادہ نہیں جی سکتا۔
جسے پرتی لوم گامی (بالوں کے برخلاف اندر کو جانے والی) اور اُنولوم گامی (بالوں کے موافق باہر کو جانے والی) دو نو قسم کی بیماریاں ہوگئی ہوں۔

اور جس کی قوت ماسکہ بھی بگڑ گئی ہو۔ وُہ پندرہ روز سے زیادہ نہیں جیتا۔
امراض کی وجہ سے رُکا ہُوا۔ لاغر ہُوا ہُوا اور کم خوراک مریض جسے پاخانہ اور پیشاب بکثرت آئے۔ ترک کر دینے کے قابل ہوتا ہے۔
جو مریض دُبلا ہو جانے پر بھی پہلے کی نسبت زیادہ خوراک کھائے۔ لیکن پیشاب اور پاخانہ تھوڑا خارج کرے۔ تو وُہ زیادہ دیر تک نہیں جی سکتا۔
جو مریض باوجودیکہ طاقت افزا خوراک کھاتا ہے۔ لیکن اُسکی طاقت اور رنگت کم ہوتی چلی جاتی ہے۔ وُہ زیادہ دیر تک نہیں جی سکتا۔
جس مریض کے گلے میں گھُرگھُراہٹ ہو۔ جیسے دمے کی بیماری ہو۔ جس کا بدن گرا ہُوا سا معلوم ہو۔ جیسے اسہال کی بیماری ہو۔ جس کی طاقت زائل ہو جائے۔ جیسے پیاس لگے۔ اور مُنہہ میں خُشکی معلُوم ہو۔ وُہ بھی جلدی مر جاتا ہے۔
جس مریض کا سانس کھین (زائل) ہو جائے۔ اور طبیعت چڑچڑی ہو جائے۔ اُسے مرا ہُوا ہی سمجھنا چاہیئے۔
جس مریض کا سانس اُوپر کی طرف چلتا ہو۔ جیسے کف کا غلبہ ہو۔ جس کی رنگت۔ طاقت اور غذا زائل ہو گئی ہو۔ وُہ نہیں جی سکتا۔
جس مریض کی آنکھیں اُوپر کو پتھرائی ہوئی سی معلُوم ہوں۔ اور گردن جُھک کر کانپنے لگے۔ نیز اُس کی طاقت زائل ہو کر پیاس بڑھ جائے۔ اور مُنہہ بھی خُشک ہو۔ تو ایسا مریض بچ نہیں سکتا۔
جس بیمار کی کنپٹیاں بلند ہو جائیں۔ سخت بخار۔ کھانسی اور شُول بدن گ

میں گرفتار ہو۔ اور غذا سے اُسے نفرت آئے۔ تو وُہ بھی نہیں جی سکتا۔

جس مریض کے سر کی کھوپری۔ زبان اور آنکھیں پھٹی ہوئی سی معلوم ہوں۔ ابرو ٹیڑھے ہو گئے ہوں۔ زبان کانٹوں سے بھر گئی ہو۔ تو وُہ بھی نہیں بچ سکتا۔

جس مریض کا عضوتناسل نہائت سُکڑ گیا ہو۔ اور خصئے بہُت نیچے کو لٹک پڑے ہوں۔ یا عُضوتناسل نیچے کو لٹک پڑا ہو۔ اور خصئے سُکڑ گئے ہوں۔ تو اُسے مُردہ تصوّر کرنا چاہیئے۔

جس مریض کا گوشت زائل ہو کر صرف ہڈّیاں اور چمڑہ باقی رہ گیا ہو۔ اور جس کی غذا بھی کم ہو گئی ہو۔ وُہ ایک مہینہ بھر سے زیادہ نہیں جی سکتا۔

ادھیائے کا خلاصہ۔ جو شخص مندرجہ بالا ارشٹ لکھشنوں (علامات قبل از موت) کو بخوبی جان لیتا ہے۔ اُسے ہی آیورویدوِت (حکیم حاذق) کہتے ہیں +

آٹھواں ادھیائے

اَواک شِرشی

جس مریض کو اپنے سایہ کا سر نیچا۔ ٹیڑھا یا بے سر کا سایۂ دکھائی دے۔ اس کا علاج نہ کرنا چاہیئے۔

جس شخص کی پلکیں باہم اُلجھ کر نظر کو روکتی ہوں۔ اُس کی موت

قریب سمجھنی چاہیئے۔
آشوش کے جس مریض کے دونو کوئے ایسے پھول گئے ہوں کہ پلکیں نہ ملتی ہوں۔ اور آنکھوں سے چیپ بھی بہے۔ اُسے موت کے مُنہہ میں خیال کرنا چاہیئے۔
جس مریض کے ابروؤں یا سر میں بے وجُود بُہت سے رونگٹے کھڑے ہو جائیں۔ یا گھنگھریے سے دکھائی دینے لگیں۔ وُہ بھی موت کے مُنہہ میں خیال کرنا چاہیئے۔
مندرجہ بالا علامات کے نمایاں ہونے پر مریض تین روز سے زیادہ نہیں جی سکتا۔ اگر تندرست آدمی میں یہ علامات ظاہر ہوں۔ تو وُہ بھی چھ رات سے زیادہ زندہ نہیں رہ سکتا۔
بال اُکھاڑنے سے جس شخص کے سر میں درد نہ محسوس ہو۔ وُہ خواہ مریض ہو یا تندرست۔ چھ راتوں سے زیادہ نہیں جی سکتا۔
جس مریض کے بال تیل لگانے کے بغیر ایسے معلُوم ہوتے ہوں گویا اُنہیں تیل لگایا گیا ہے۔ وُہ بھی قریب الاختتام ہوتا ہے۔
جس مریض کے ناک کا بالنسہ موٹا ہو جائے۔ اور ورم کے بغیر سُوجا ہُوا سا دکھائی دینے لگے۔ وُہ مریض بچ نہیں سکتا۔
جس مریض کی زبان بُہت زیادہ لمبی یا بُہت زیادہ چھوٹی ہو جائے۔ یا جس کا ناک سُوکھ گیا ہو۔ اُس کا بچنا بھی محال ہے۔
جس مریض کا مُنہہ۔ کان اور ہونٹ نہائت سفید۔ سیاہ یا سُرخ ہو جائیں۔ یا بیماری کی وجہ سے نہائت نیلے پڑ جائیں۔ وُہ بیماری کے

پنجے سے نہیں چھوٹ سکتا۔
جس شخص کے دانت بیماری کے سبب سے ہڈی کی مانند سفید۔ پھولو کی رج سے جُڑے ہوئے یا کیچڑ آمیز ہو جائیں۔ اُس کے جینے کی اُمید بھی چھوڑ دینی چاہیئے۔
جس مریض کی زبان اکڑ جائے۔ بےحس ہو جائے۔ بوجھل ہو جائے۔ کانٹوں سے بھر جائے۔ سیاہ ہو جائے۔ سُوکھ جائے یا سُوج جائے۔ اُس کی زندگی تھوڑی دیر کی مہمان ہے۔
جو مریض لمبے سانس لیتا ہُوا چھوٹا سانس لینے لگے۔ اور بےحرکت ہو جائے۔ وُہ لاعلاج سمجھنا چاہیئے۔
جس مریض کے ہاتھ۔ پاؤں۔ گردن اور تالو نہائت ٹھنڈے ہوں۔ یا سخت ہو جائیں۔ یا نرم پڑ جائیں۔ اُس کی عُمر کا خاتمہ ہو چُکتا ہے۔
جو مریض اپنے زانوؤں کو باہم رگڑتا ہو۔ پاؤں کو اُٹھا اُٹھا کر مارے۔ اور مُنہہ کو بار بار ٹیڑھا کرے۔ اُس کی زندگی کی اُمید بھی چھوڑ دینی چاہیئے۔
جو مریض ناخنوں کو دانتوں سے کاٹے۔ ناخنوں سے بالوں کو اُکھاڑے۔ اور لکڑی سے زمین پر لکھنے لگے۔ وہ مرض سے چُھٹکارا نہیں پا سکتا ہے۔
جو مریض حالت بیداری میں دانتوں کو کٹکٹاتا ہو۔ روتا اور ہنستا ہو۔ اور جیسے تکلیف نہ محسوس ہوتی ہو۔ اُس کا بچنا بھی ناممکن ہے۔
جو مریض بار بار ہنستا ہو۔ پکارتا ہو۔ چارپائی کو پاؤں سے پیٹتا ہو۔ اور ہاتھوں کو بلند کر کے ناک اور کانوں کے سوراخوں کو چھوتا ہو۔

وُہ بھی نہیں بچ سکتا۔
پہلے جن اشیائے سے اُلفت ہو۔ اور پھر اُنہی سے نفرت ہو جائے۔
تو اُس مریض کا بچنا بھی کارے دارد والا معاملہ ہے۔
جو مریض اپنے سر۔ گردن اور پیٹھ کے بوجھ کو نہ سہار سکے۔ اور جبڑ
کے دونو جبڑے الگ الگ ہو جائیں۔ اور مُنہہ کا چبایا ہُوا نوالہ باہر
نکل آئے۔ وُہ جلدی مرجاتا ہے۔
جب انسان کی موت قریب ہوتی ہے۔ تو اچانک بخار کی حرارت۔ پیاس
غشی۔ طاقت کا زوال اور جوڑوں کا ڈھیلا پن نمایاں ہو جاتا ہے۔
پرلیپک جُور (دھیما بخار) کے بیمار کو اگر صُبح کے وقت پسینہ زیادہ
آئے۔ تو اُس کا جینا بھی محال ہوتا ہے۔
جس مریض کے گلے سے غذا نہ اُترتی ہو۔ زبان گلے میں گھُسی چلی جاتی ہو
اور طاقت زائل ہوتی جاتی ہو۔ اُس کی عُمر ختم ہو چُکتی ہے۔
جو دونو پرپانی[1] کو ہلا کر سر کو ہلاتا ہو۔ اور اِس کام کے کرنے میں اُس کی
پیشانی پر پسینہ آجاتا ہے۔ وُہ مریض مرجاتا ہے۔
اُدھیائے کا خلاصہ۔ عقلمند کو چاہیئے۔ کہ قریب الموت مریض
کی اِن علامات کو اچھی طرح سے یاد رکھے۔ اِن میں بعض علامات نمایاں
ہو کر جلدی محو ہو جاتی ہیں لیکن بعض کبھی اکارت نہیں جاتیں +

---

[1] کلائیوں سے لے کر کہنیوں تک کے حصے۔

نواں ادھیائے

اِندریہ ستھاں

جس مریض کی دونوں آنکھیں شیام رنگ کی ہو جائیں۔ ڈھیلی پڑ جائیں اور سبز ہو جائیں۔ وہ زندہ نہیں رہ سکتا۔

جو مریض بیہوش ہو۔ جس کا مُنہہ سُوکھے۔ اور جو امراض کے نرغے میں گھرا ہوا ہو۔ وہ بھی نہیں بچ سکتا۔

جس مریض کی سرائیں[1] سبز ہوں۔ جس کے مسام سُنُوریت[2] ہوں۔ اور اُسے کھٹّی اشیا بھاتی ہوں۔ وہ پت کے غلبے سے مرتا ہے۔

جس شخص کا مُنہہ۔ ہاتھ۔ پاؤں وغیرہ تر و تازہ ہوں۔ اور جسم سُوکھ جائے۔ نیز طاقت کم ہو جائے۔ وہ تپ دق کے ہونے سے مر جاتا ہے۔

دمے کے جس مریض کے کندھے تپتے ہوں۔ جسے ہچکیاں آتی ہوں۔ جو خون کی قے کرتا ہو۔ اور جسے اپھارہ اور پسلی کا درد بھی ہو۔ وہ کبھی نہیں بچتا۔

وات۔ مرگی۔ کوڑھ۔ ورم۔ امراض شکم۔ باؤ گولہ۔ مدھو میہہ (ذیابیطس) اور تپ دِق کے مریض طاقت اور گوشت کے زائل ہو جانے کے بعد مُشکل العلاج ہو جاتے ہیں۔ یا دیگر خرابیوں کے ہونے کی وجہ سے

---

[1] وریدیں [2] سلط زنے ہوئے

بھی یہ مریض نہیں بچتے۔
جس مریض کا اپھارہ مسہل دیکر دُور کیا گیا ہو۔ اور اُس پر پیاس غالب آجائے۔ یا مُسہل کے بعد پھر اُپھارہ ہوجائے۔ وہ مریض بھی نہیں بچ سکتا۔
جو مریض حلق۔ مُنہہ اور معدے کے سُوکھنے کے باوجود تپلی چیز بھی نہ پی سکتا ہو۔ وُہ نہیں جی سکتا۔
جس مریض کی آواز اور طاقت گھٹ جائے۔ رنگت بگڑ جائے۔ اور مرض ترقی پر ہو۔ وہ جلدی مرجاتا ہے۔
جس شخص کو اُور دھوشواس کی بیماری نے گھیر رکھا ہو۔ جس کی حرارت زائل ہوگئی ہو۔ جس کے ونکھشن میں درد ہوتا ہو۔ جسے کسی کل چین نہ پڑتا ہو۔ وُہ زیادہ دیر تک زندہ نہیں رہ سکتا۔
جو مریض کہہ رہا ہو کہ میری موت آپہنچی ہے۔ ایسے منحوس الفاظ کے مُنہہ سے نکالنے والے مریض کے علاج پر ہاتھ ڈالنا منع ہے۔
جس کمزور مریض کی بیماریاں اُسے لیکایک چھوڑ جائیں۔ اُس کی زندگی مشکوک ہوتی ہے۔ اُس وقت اگر مریض کے متعلقین معالج سے علاج کے لئے نہائت عاجزی کے ساتھ التماس کریں۔ تو معالج کو کہنا چاہیئے کہ مریض کو مالش رس دیا جائے۔ لیکن مسہل دوائی ہرگز نہ دی جائے۔ اگر کئی قسم کے مالش رسوں کے ایک مہینہ تک استعمال کرنے کے باوجود کسی قسم کا فائدہ نہ دکھائی دے۔ تو سمجھ لینا چاہیئے کہ مریض نہیں بچیگا۔

جس مریض کا کھنگار۔ پاخانہ اور ویرج پانی میں ڈوب جائے۔ وہ دُنیا میں تھوڑے عرصے کا مہمان سمجھنا چاہیئے۔

جس مریض کے کف (کھنگار) میں کئی قسم کے رنگ دکھائی دیں۔ نیز وہ پانی میں ڈالنے سے ڈوب جائے۔ تو وہ مرجاتا ہے۔

اُشما انُوگامی پت[۱] جو کنپٹی میں ٹھہر جاتا ہے۔ اُسے سنکھک روگ کہتے ہیں۔ اِس مرض کے حملے سے مریض تین ہی دِن میں چل بستا ہے۔

جس مریض کے مُنہ میں سے بار بار جھاگدار خُون نکلتا ہو۔ اور جس کے پہلو میں درد ہوتا ہو۔ وہ بھی مرجاتا ہے۔

طاقت اور گوشت کی کمی۔ مرض کی تیز رفتاری اور کھانے کی خواہش کے نہ رہنے سے مریض تین ہی روز میں مرجاتا ہے۔

ادھیائے کا خاتمہ ۔ قریب المرگ مریض میں مندرجہ صدر علامات کے ماسوا دیگر علامات بھی پائی جاتی ہیں۔ انہیں غور سے معائنہ کرنا چاہیئے۔ یہ علامات سبھی موت کی ہیں۔ لیکن سبھی علامات ایک ہی مریض میں نہیں پائی جاسکتیں۔ اِس لیئے ان پر خاص دھیان دینا چاہیئے +

---

[۱] گرمی کی وجہ سے پیدا ہونے والا پت

دسواں ادھیائے

سدیو مرنی (مرگ ناگہانی)

مہرشی اتری کمار بولے۔ اے اگنی ویش! اب میں اُن علامات کا بیان کرتا ہوں۔ جن کے ظاہر ہوتے ہی مریض فی الفور مر جاتا ہے۔ یا جن کے نمایاں ہونے سے جینے نہیں پاتا۔ تم لبغور سُنو!

اگر وات اشٹیلا (وات کی چھلّی سی) سخت ہوکر ہردے میں ٹھہر جائے۔ اور پیاس بھی غالب ہو۔ تو مریض فوراً مر جائیگا۔

جس مریض کی پنڈلیوں کو شتھل اور ناک کو ٹیڑھا کرکے وات سارے جسم میں پھیل جائے۔ وہ بہت جلد مر جاتا ہے۔

جس کے ابرو اصلی مقام سے اُونچے ہو جائیں۔ باطن میں سخت جلن ہوتی ہو۔ اور ہچکی بھی لگ گئی ہو۔ وہ مریض مر جاتا ہے۔

جس مریض کا خُون اور گوشت سُوکھ جائے۔ اور وائیو اوپر کو جاکر گردن کی دونو منیاؤں کو دُکھ دے۔ وہ بھی مر جاتا ہے۔

جس مریض کی دُبر میں داخل ہوکر اور ناف کے پاس پہنچکر وائیو ونکھشنور کو تکلیف دے۔ اور وہ مریض لاغر بھی ہو۔ وہ مر جاتا ہے۔

وائیو جس مریض کے ہردے میں داخل ہوکر پالنسوؤں[۵۱] کے اگلے سرے کو جُھکا دے۔ اور مریض ستمت[۵۲] ہو۔ نیز اُس کی آنکھیں پھٹی ہوئی

---

[۵۱] پسلیوں [۵۲] گیلا سا

سی معلوم ہونے لگیں۔ وُہ جلد تر مرجاتا ہے۔
طاقتور وایو اگر مریض کے ہردے اور گُردا دونوں کو پکڑ کر نہائت تکلیف دے تو مریض جلدی مرجاتا ہے۔
طاقتور وایُو اگر ڈبہ اور ونکھشن[۵۱] دونوں کو پکڑ کر دمہ پیدا کر دے۔ تو مریض جلدی مرجاتا ہے۔
اگر وایو ناف۔ مثانے۔ سر۔ پیشاب اور پاخانے کو ایک دم ہی روک کر شُول پیدا کر دے۔ تو مریض فوراً مرجاتا ہے۔
جس مریض کے دونوں ونکھشن وات شُول کی طرح بھدیہ مان[۵۲] ہوں۔ پاخانہ بھی پھٹا ہُوا ہو۔ اور پیاس کا بھی غلبہ ہو۔ وُہ جلدی مرجاتا ہے۔
جس مریض کا جسم واتج شوتھ سے متوّرم ہوگیا ہو۔ جس کا پاخانہ پھٹ گیا ہو۔ اور جسے پیاس بھی ہو۔ وُہ جلدی ہی مرجاتا ہے۔
جس کا معدہ اینٹھا سا جاتا ہو۔ نیز اُسے پیاس اور گُردا شُول بھی ہو۔ وُہ جلدی ہی مرجاتا ہے۔
جس مریض کی انتڑیوں میں داخل ہو کر وایُو بیہوشی پیدا کر کے گلے میں گھر گھراہٹ کی آواز پیدا کر دے۔ وُہ جلد ہی مرجاتا ہے۔
جس مریض کے دانتوں پر کیچڑ یا چُونہ سا لگا ہُوا معلوم ہوتا ہو۔ مُنہ پر بھی چُونہ سا لگا معلُوم ہو۔ اور جس کا جسم کانپتا ہو۔ وہ مریض جلدی ہی مرجاتا ہے۔
جس مریض کو پیاس۔ دمہ۔ شر وروگ۔ غشی۔ کمزوری اور قراقر

---

[۵۱] چیڑے [۵۲] ٹوٹتے سے

شکم اور پاخانے کے پھٹے ہوئے آنے کی شکائت ہو۔ وہ مریض بھی جلدی مرجاتا ہے۔

ادھیائے کا خلاصہ۔ جو شخص ان مندرجہ بالا علامات کو اچھی طرح سے جان لیتا ہے۔ وہ موت کی علامات جاننے میں مہارت حاصل کر لیتا ہے +

گیارھواں ادھیائے

اُنوجیوتی

(نور یا قوتِ ہضم سے محروم)

جو شخص اُنوجیوتی[1] مضطرب۔ بگڑے ہوئے سایہ والا۔ خراب من والا۔ اور ہمیشہ دُکھی رہتا ہے۔ وہ سال بھر کے اندر ہی چل بستا ہے۔

بلی کے کھانے والے جانور جس کی بلی کو نہ کھائیں۔ وہ بھی ایک برس کے اندر ہی مرجاتا ہے۔

سپت رشیوں کے قریب کے اُرُندھتی ستارے کو جو شخص نہیں دیکھ سکتا۔ وہ ایک سال کے بعد یم لوک کو چل دیتا ہے۔

جو شخص کسی وجہ کے بغیر شوبھا (رونق چہرہ) موٹاپے۔ دولت اور دِبھرنش[2] کو حاصل کرتا ہے۔ وہ اُسی سمت کے خاتمے پر مرجاتا ہے۔

---

[1] جس کے چہرے پر رونق نہ ہو۔ پژمردہ یا ضعفِ ہضم والا۔
[2] گراوٹ

جس شخص کی بھگتی۔ صلاحیت۔ یادداشت۔ تیاگ۔ عقلمندی اور طاقت
بلا وجہ ہی دُور ہو جائیں۔ وُہ چھ ہی مہینے میں مرجاتا ہے۔
جس شخص کی پیشانی پر نہائت خوشنما اور بے مثل دھمنیوں کا جال سا
آشکارا ہو جائے۔ وُہ چھ مہینے کے اندر چل بستا ہے۔
جس شخص کی پیشانی پر چاند کی سی ٹیڑھی لکیریں نمایاں ہو جائیں۔ وُہ
بھی چھ ہی مہینے میں مرجاتا ہے۔
جس شخص کا جسم کانپتا ہو۔ اور غشی آتی ہو۔ جس کی رفتار اور گفتگو
متوالوں کی سی ہو۔ وُہ ایک ہی مہینے میں ختم ہو جاتا ہے۔
جس شخص کا ویرج۔ مُوتر اور پاخانہ پانی میں ڈُوب جائیں۔ اور جو
اپنے اعزا و اقربا سے دُشمنی رکھنے لگے۔ وُہ بھی ایک مہینے میں مرجاتا ہے
جس شخص کے ہاتھ۔ پاؤں اور مُنہہ بالخصوص سوکھ جائیں۔ یا سوزش
کے بغیر سُوکھ جائیں۔ وُہ بھی مہینے بھر میں موت کا نوالہ بن جاتا ہے۔
جس شخص کی پیشانی۔ مُوردھا[۵۱] اور وستی[۵۲] میں چاند کی کرنوں کی مانند
نیلے رنگ کی دھاریاں ظاہر ہو جائیں۔ وُہ ایک ہی مہینے میں مرجاتا ہے
جس شخص کے سارے جسم پر مُونگوں کی سی مسُوریکا[۵۳] پیدا ہو جائیں
اور پیدا ہو کر جلد دُور نہ ہوں۔ تو وہ مریض جلدی ہی مرجاتا ہے۔
جس شخص کی گردن میں درد۔ زبان پر سوج ہو۔ اور گلا اور مُنہہ
پک جائیں۔ وُہ بھی جلدی مرجاتا ہے۔
سن بھرم[۵۴]۔ بہت بکواس اور سخت قسم کی ہڈّی کے ٹُوٹ جانے

---

۵۱ سر ۵۲ مثانہ ۵۳ چیچک۔ پھنسیاں ۵۴ پریشانی

کی صُورت میں مریض کی موت قریب سمجھنی چاہیئے۔
جو مریض بے ہوشی کی حالت میں اپنے بالوں کو پکڑ کر کھینچتا ہو۔ اگر وُہ تندرستوں کی طرح کھائے۔ اور طاقت پاتا جائے۔ تو وُہ نہیں بچ سکتا۔
جو مریض اُنگلیوں کو آنکھوں کے قریب لا کر کچھ ٹٹولتا سا دکھائی دے اور حیرت زدوں کی طرح آنکھیں اُوپر کر کے پلک جھپکنا چھوڑ دے جو کھاٹ بستر سے۔ اعضا۔ لکڑیوں اور گڈیہ[۵۱] میں کسی ایسی چیز کو ڈھونڈتا ہو۔ جو وہاں نہ ہو۔ اور اسی دم غش کھا جائے۔ تو وہ جلدی ہی مر جاتا ہے۔
جو مریض بلاوجہ بیہوشی میں ہنسے۔ جو ہونٹوں کو چاٹے۔ جس کے ہاتھ۔ پاؤں اور سانس ٹھنڈے ہوں۔ وُہ نہیں بچ سکتا۔
جو پاس بیٹھے ہوئے اپنے عزیزوں کو بلند آواز سے پکارتا ہو۔ جس کا من سنگیا ہین[۵۲] ہو جائے۔ جو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے کے باوجود کچھ نہ دیکھ سکے۔ سمجھ لو۔ کہ اُس کی موت بھاگی ہوئی آ رہی ہے۔
جس شخص کے جسم میں پانچوں عناصر کا ایوگ اور اتی یوگ دکھائی دے۔ تو اُس کے علاج پر ہاتھ نہ ڈالنا چاہیئے۔
امراض کے بکثرت بڑھ جانے اور من کی طاقت کے کم ہو جانے سے جیو آتما جسم کو چھوڑ دیتا ہے۔
آیو کے زوال پا جانے پر رنگ۔ آواز۔ قوتِ ہاضمہ۔ واگ اِندرے بل[۵۳]

---

۵۱ کونہ۔ گوشہ ۵۲ بے سُدھ ۵۳ بولنے کی طاقت

اور من کی طاقت بھی گھٹ جاتی ہے۔ نیز نیند آتی بھی ہے۔ اور نہیں بھی آتی۔ موت کے قریب آجانے پر وید۔ دوائی۔ اغذیہ و اشربہ۔ گورو اور عزیز سب بُرے معلوم ہونے لگتے ہیں۔ ایسا مریض بہت مشکل سے زندہ رہ سکتا ہے۔ اُس کے جسم میں مرض داخل ہوتا رہتا ہے۔ اور دوائی کے اثر کو زائل کردیتا ہے۔ ایسے اشخاص کے ہاں کا کھانا پانی منع ہے۔

کامیاب علاج کے چاروں اجزا ختم شدہ عُمر کے لیئے اکارت ہیں۔ کیونکہ جس طرح صفات ادویات پر انحصار رکھتی ہیں۔ ویسے ہی عمر علاج کے آسرے ہے۔

وید کو چاہیئے۔ کہ مریض اور تندرست دونو کی عُمر کا امتحان کرے۔ کیونکہ آیوہی تمام آیوروید کا پھل ہے۔ اور آتما بھی آیُوہی کی انوورتی[1] ہے۔

ادھیائے کا خلاصہ۔ تمام دوش جو علاج کے راستے کو پھلانگ کر صرف جسم پر حملہ آور ہوتے ہیں۔ اُس حملے کے نشانات کو ارشٹ کہتے ہیں ؛

بارھواں ادھیائے

گومیہ چُورنی

موت کی علامات۔ جس شخص کے سر پر گوبر کا سا چُورن پیدا ہو

[1] پیچھے چلنے والی

جائے۔ اور وُہ تیل لگانیسے الگ ہو جائے۔ وُہ مہینے بھر سے زیادہ نہیں جی سکتا۔
جو شخص دونو پاؤں کو باہم رگڑ کر چلے۔ اور اُسکے کندھے مٹ گئے ہوں۔ نیز
وُہ بدوضعی سے دوڑے۔ وُہ اِس دُنیا میں زیادہ عرصے تک نہیں رہ سکتا۔
وہ شخص جس نے سنان کیا یا چندن لگایا ہو۔ اگر اُس پانی یا چندن کیوجہ سے اُسکا جسم
گیلا رہے۔ اور پہلے ہی ہردا نہائت خشک ہو جائے۔ وہ پندرہ روز سے زیادہ نہیں جی سکتا
جس مریض کے لیئے وَید نہائت کوشش کرنے پر بھی اور دوائی تیار نہ کر
سکے۔ اُس کی زندگی مُشکل ہے۔
وُہ دوائی جو کئی مرتبہ کی تجربہ شُدہ ہو۔ اور مناسب طریق سے استعمال میں بھی لائی
گئی ہو۔ اگر وُہ کسی مریض پر اپنا اثر نہ کرے۔ تو اُس مریض کا علاج ناممکن ہے
اگر سُوپ شاستر[1] کے مطابق وَید کھانا بنا کر مریض کو کھلائے۔ اور اُس غذا
سے مریض کو کچھ فائدہ نہ ہو۔ تو مریض کا جینا مُشکل ہوتا ہے۔

قاصد کی حرکات سے مریض کی موت کا پتہ لگانا۔ اگر وَید قاصد کو
کھلے بال۔ ننگے بدن یا ناپاکی کی حالت میں آتا ہُوا دیکھے۔ تو سمجھ لے۔ کہ مریض نہ بچیگا۔
جب وَید سو رہا ہو۔ یا کسی چیز کو توڑ پھوڑ رہا ہو۔ اور قاصد بُلانے آئے۔
تو وَید کو لازم ہے۔ کہ اُس کے ساتھ مریض کو دیکھنے کے لیئے نہ جائے۔
اگر وَید ہون کر رہا ہو۔ یا پتروں کو پنڈ دے رہا ہو۔ اور اُسوقت مریض کا قاصد
اُسے بلانے آئے۔ تو مریض کا خاتمہ قریب سمجھ کر وہ اُسکے ساتھ مریض کا علاج کرنے نہ جائے
اگر وَید کوئی بُری بات کہہ رہا ہو۔ یا کسی چنتا میں پھنسا ہُوا ہو۔ اور ایسے وقت میں
مریض کا قاصد آجائے۔ تو اُسے جان لینا چاہیئے۔ کہ مریض قریب المَوت ہے۔
جب وَید کسی مُردے کسی جلے ہوئے یا کسی ضائع شدہ چیز کے بارے میں کچھ کہہ رہا

[1] کھانا پکانے کا علم

ہو۔ یا ایسی ہی کوئی اور نامناسب بات کر رہا ہو۔ اور مریض کا قاصد اُسے بلانے آجائے۔ تو اُسے سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ مریض نہیں بچیگا۔

اگر مرض کے ہم صفت مقام یا وقت میں مریض کا قاصد وید سے ملے۔ تو وید کو اُس مریض کا علاج نہ کرنا چاہیئے۔ یعنی جس دیش اور جس کال میں وہ روگ ہوتا ہے۔ ویسے ہی دیش اور کال میں مریض کے قاصد کا وید کے پاس آنا موت کی خبر دینے والا ہے

اگر کوئی میلی کچیلی عورت یا عصمت باختہ عورت عاجز ہوئی ہوئی۔ ڈری ہوئی۔ جلدی جلدی یا گھبرائی ہوئی آئے۔ یا تین شخص ایک ساتھ یا ایکدوسرے کے پیچھے وید کو بلانے آئیں یا بدوضع اعضا والا یا مکدر دل قاصد آئے۔ تو مریض کا بچنا مشکل ہے بناؤ سنگار کے مشتاق یوگی یا سنیاسی۔ مریض یا سنگدل قاصد کیساتھ وید کو نہ جانا چاہیئے اگر مریض کا قاصد اونٹ یا گدھے پر سوار ہو کر آیا ہو۔ تو جان لینا چاہیئے کہ مریض کبھی نہ بچیگا پلال۔ بھس۔ سیسہ۔ ہڈی۔ بال۔ رونگٹے۔ ناخن۔ دانت۔ جھاڑو۔ موسل۔ سوپ جوتے اور ٹوٹی ہوئی یا گری ہوئی اشیا نیز علےٰ ہذا القیاس تنکے۔ لکڑی۔ تش۔ انگار لوہے اور راکھ کو چھوتے ہوئے جو قاصد آتے ہیں۔ وہ مریض کے مرنے کی خبر دیتے ہیں۔

قاصد سے مبارک اور منحوس شگون لینا جس وقت قاصد وید کی خدمت میں حاضر ہو کر مریض کی حالت بیان کرے۔ اُسوقت نیک و بد شگون دیکھ لینے چاہئیں۔ اگر شگون بُرا ہو۔ تو وید کو اس قاصد کے ہمراہ نہ جانا چاہیئے۔ بُرے شگونوں کی تفصیل یہ ہے:۔ جو قاصد کسی بات کا علتّی ہو۔ جو مریض کا حال بیان کرنے سے پہلے کسی مرے ہوئے کا حال بیان کرنے لگ جائے۔ جو مُردے کے اُتارے ہوئے کپڑے یا زیور پہنے ہوئے ہو۔ جو پھٹی ہوئی۔ بکھی ہوئی اور ضائع شدہ چیز کا حال بیان کرنے لگے۔ اور اُس وقت کسی تیز چرپرے رس کا ذکر چھڑ جائے۔ یا کوئی سڑی ہوئی

بدبو آجائے۔ کسی سخت چیز کو چھوا جائے۔ یا کوئی اور نامبارک بات دکھائی دے
اِنمیں سے کوئی بات قاصد کے آنے سے پیشتر ہی یا اُس کے سامنے یا جب وُہ
مریض کا حال بیان کرنے لگے۔ اُس وقت پیش آجائے۔ تو وہ مریض جس
کے لئے قاصد وید کو بُلانے آیا ہے۔ مرجائیگا۔

راستے کے حادثات - اب اُن حوادث سے شگون لینے کا ذکر کیا جاتا
ہے۔ جو وید کو مریض کے گھر جاتے ہوئے راستے میں پیش آتے ہیں۔
مریض کے گھر جاتے وقت اگر وید کسی کو چھینک مارتے۔ کراہتے[1]۔ پھسلتے۔ گرتے
آگروش[2]۔ پرہار۔ پرتی کھیدھ[3] یا چُغلی کرتے دیکھے۔ یا اُسے کپڑے۔ پگڑی چادر
چھتری اور جُوتے راہ میں دکھائی دیں۔ تو اُسے مریض کے ہاں نہ جانا چاہیئے۔
اگر اُسے راستے میں مُردہ یا دُکھیا ملے۔ یا چَیتیہ[4]۔ جھنڈا اور پھریرا ٹوٹے ہوئے
یا گرے ہوئے ملیں۔ یا کسی اچھی چیز کے ضائع ہو جانے کی خبر ملے۔ یا
مٹی یا راکھ ملے۔ تو مریض کے گھر جانا مناسب نہیں۔
اگر جاتے وقت بلّی۔ کُتّا یا سانپ راستے کو کاٹ جائیں۔ اگر جانب آفتاب سے پرندوں
یا چرندوں کی ہیبت ناک آوازیں سنائی دیں۔ اگر چارپائی آسن اور گاڑی اوندھی پڑی
ہوئی دکھائی دیں۔ تو بھی مریض کے گھر نہ جانا چاہیئے۔ یہ ساری باتیں نامبارک نتائج کی
خبر دیتی ہیں۔ اگر اِنمیں سے کوئی علامت بھی دکھائی دے۔ تو مریض کے گھر جانا ٹھیک نہیں۔

مریض کے گھر کی حالت سے شگن لینا - مرجانیوالے مریض کے گھر میں
یہ علامات پائی جاتی ہیں۔ مریض کے گھر میں داخل ہوتے ہی اگر پانی سے بھرا
ہُوا گھڑا۔ آگ۔ مٹی۔ بیج۔ پھل۔ سرسوں۔ وِرش۔ برہمن۔ جواہرات اور دیوتا

---

[1] رونا [2] چوٹ لگنا [3] تکلیف [4] مقدّس مقام

نکلتے ہوئے دکھائی دیں۔ اگر آگ سے بھرے ہوئے برتن ٹوٹے پھوٹے اور چوٹی
کے بغیر دکھائی دیں۔ اگر مریض کے گھر میں ٹوٹا پھوٹا۔ ادھ جلا اور پھٹا پرانا اسباب نظر
آئے۔ سارے گھر والے مریض سے بھی زیادہ کمزور نظر آئیں۔ تو وہ مریض نہیں بچتا
جس مریض کی خوابگاہ۔ رہائش گاہ۔ سواری یا اندر اشیاء اُسکے متعلقین کو
مُردے کی سی دکھائی دیں۔ وُہ بھی نہیں بچتا۔
جس مریض کی غذا بگڑ جائے۔ اور اُسکے نیچے کی آگ بھی بلا وجہ بجھ جائے۔ جو ایسے مقام میں
جلتی ہو جہاں ہوا نہ جاتی ہو۔ اور اُس میں ایندھن بھی پڑا ہو۔ تو وہ لاعلاج ہے
جس مریض کے گھر میں نہائت میلی کچیلی اور نامُبارک چیزیں دکھائی دیں۔ اسکی زندگی محال ہے
مندرجہ صدر بارہ ادھیاؤں میں مرنیوالے مریضوں کی علامات بالتفصیل بیان کی
گئی ہیں۔ اب اختصار کے طور پر انکا مقصد نیچے لکھتے ہیں۔ تاکہ اِن بارہ
ادھیاؤں کا خلاصہ مقصد اچھی طرح سے سمجھ میں آسکے۔
آخری وقت میں جسم کے سب جوڑ توڑوں کے بگڑ جانیسے جانداروں کی جو حالت ہوتی
ہے جسم کے خاتمے کے وقت جو جو گھبراہٹ ہوتی ہے نیز ترک جسم کیوقت جو دیگر
حالتیں پیش آتی ہیں۔ اُن سب کو ہم بہ ترتیب شاستر دیتے مطابق بیان کرتے ہیں۔
پران تپتے ہیں۔ گیان رُک جاتا ہے۔ اعضا کے حصوں کی طاقت کم ہو جاتی ہے
حرکت جاتی رہتی ہے۔ اندریاں اپنے فرائض نہیں ادا کر سکتیں۔ زندگی جاتی رہتی
ہے۔ مَن بیقرار ہوتا ہے۔ چِت میں ڈر بیٹھ جاتا ہے۔ قوت حافظہ اور بدھی
زائل ہو جاتی ہے۔ حیا اور چہرے کی رونق دُور ہو جاتی ہے۔ دِل گناہوں سے
متنفر ہو جاتا ہے۔ اوج اور تیج زائل ہو جاتا ہے۔ عادات بدل جاتی ہیں۔
بھگتی دُور ہو جاتی ہے۔ کانتی اور پربھا بگڑ جاتی ہے۔ دیرج کا مقام خراب ہو

جاتا ہے۔ وایو اُوپر کو جانے لگتی ہے۔ گوشت اور خُون سُوکھ جاتے ہیں جسمانی
حرارت جاتی رہتی ہے۔ مفاصل ڈھیلے پڑ جاتے ہیں جسم کی بُو بگڑ جاتی ہے۔
رنگت اور آواز میں فرق پڑ جاتا ہے۔ جسم کا رس بگڑ جاتا ہے۔ جسم کے سوراخ صاف
ہو جاتے ہیں سر میں سے دھواں سا اُٹھتا محسوس ہوتا ہے۔ اور دارُن نامی
چُورن سر میں پیدا ہو جاتا ہے۔ جسم کے متحرک اعضا ٹھہر جاتے ہیں۔ اور کسی طرح
نہیں حرکت کر سکتے۔ یہ سب علامات قریب المرگ آدمیوں میں پائی جاتی ہیں
جسم کے ٹھنڈے۔ گرم۔ نرم اور سخت اعضا اپنی اصلیت کے خلاف ہو جاتے
ہیں۔ ناخنوں میں پُشپ پیدا ہو جاتے ہیں۔ دانتوں میں کیچڑ جم جاتا ہے۔
آنکھوں کی ابرُو اور سر کے بال اُلجھ کر جٹا سی بن جاتے ہیں۔ مریض کیلئے اچھی
دوائیں نہیں ملتی ہیں۔ اگر ملتی ہیں۔ تو اپنے خواص کے مطابق فوائد نہیں
دکھاتیں کئی قسم کی اور کئی قسم کی ادویات سے رفع ہونے والی بیماریاں پیدا
ہو جاتی ہیں۔ طاقت اور اوج کو زائل کر کے کئی قسم کے شبد۔ سپرش۔ رس۔
روپ۔ گندھ۔ چیشٹا اور وچار پیدا ہو جاتے ہیں۔ علاج کیوقت کئی قسم کے
بُرے نتائج نکلتے ہیں۔ کئی طرح کے خوفناک خواب دکھائی دیتے ہیں۔ دُر آتما
پیدا ہو جاتی ہے۔ اقربا مخالف ہو جاتے ہیں شکل پر مُردنی چھا جاتی ہے۔ پرکرتی
زائل ہو جاتی ہے۔ لگاڑ بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اِن سب علامات سے
مریض کا قریب المرگ ہونا ظاہر ہوتا ہے۔

وید کا فرض۔ مرنیوالے کی علامات شاستر کے مطابق بیان کی گئی ہیں۔ موت
کی ان علامات کو دیکھ کر بھی پُوچھے بغیر کسی سے نہ کہے۔ کہ اس مریض کی موت
آپہنچی ہے۔ اور اُس جگہ تو پُوچھنے پر بھی نہ بتانا چاہیئے۔ کیونکہ مریض اور

اُسکے متعلّقین کو یہ سُنکر دُکھ پہنچیگا۔جس مریض میں مرنے کی علامات دکھائی دیں۔اُسکے بارے میں بھی یہی کہنا مناسب ہے۔کہ موت کا کیا ٹھکانا ہے۔ لیکن مَیں اِسکا علاج نہیں کرنا چاہتا۔اگر علامات مندرجہ صدر موت کی علامات کے برخلاف دکھائی دیں۔وَید کو بُلانے والے قاصد کے بھاؤ اچھے ہوں۔وَید کے چلتے وقت راستے میں کوئی حادثہ نہ ہو مریض کے گھر میں مندرجہ صدر منحوس علامات نہ دکھائی دیں۔مریض کا چلنا اور سوبھاؤ کسی طرح سے بگڑا نہ ہو۔تو بیشک کہہ دینا چاہیئے۔کہ مریض اچھا ہو جائیگا۔

اچھے قاصد کی علامات۔جو قاصد اچھے اعمال والا۔خوش طبع۔مکمّل اعضا والا۔نیک نام سفید کپڑے پہنے ہوئے سر نہ منڈوائے ہوئے جٹا ؤں سے خالی۔اپنی جاتی کے موافق لباس پہنے ہوئے ہو۔وُہ اچھا ہوتا ہے۔ قاصد کو چاہیئے۔کہ اونٹ۔گدھے اور رتھ پر سوار ہو کر وَید کو بُلانے نہ جائے چوتھ۔نومی اور چودش کے دن بھی وَید کو بُلانے نہ جانا چاہیئے۔دوپہر۔نیم شب بھونچال اور گرہن کیوقت بھی وَید کو بُلانے کیلئے جانا منع ہے۔جب وَید کسی نامناسب مقام میں ہو۔یا کوئی اور خراب علامات دکھائی دیتی ہوں۔تو اُس وقت بھی وَید کو نہ بُلانے جانا چاہیئے۔تیزی سے بھی وَید کے پاس نہ جانا چاہیئے

اچھے شگون۔وَید کے روانہ ہوتے وقت یا مریض کے گھر میں داخل ہوتے وقت مندرجہ ذیل شگونوں کا دکھائی دینا مبارک سمجھنا چاہیئے:۔دہی۔ اکھشت[۱]۔برہمن۔وِرشبھ[۲]۔راجہ۔رتن۔پانی سے بھرا گھڑا۔سفید گھوڑا۔ مندر کا جھنڈا۔پھریرا۔پھل۔یا چک[۳]۔چھوٹی لڑکی۔بندھا ہوا ایک

---

[۱] جو [۲] بیل [۳] بھیک مانگنے والا

مویشی۔ کھودی ہوئی مٹّی۔ روشن آگ۔ لڈّو سفید پھول۔ چندن۔ دل پسند اغذیہ و اشربہ۔ آدمیوں سے بھرا ہوا چھکڑا۔ بچھڑے والی گائے۔ بچھیرے والی گھوڑی۔ بچّہ والی عورت۔ چکور۔ سرسوں۔ سارس۔ پپیہا۔ ہنس۔ کنول۔ نیل کنٹھ۔ مور۔ مچھلی۔ بکرا۔ برہمن قسم کا سنکھ۔ پرینگو گھی۔ رُچی افزا نمک۔ آئینہ سفید سرسوں اور گوروچن وغیرہ اشیاء کا دیکھنا مُشبہ ہوتا ہے۔ خوشبو۔ سفید رنگ۔ میٹھا رس۔ چرندوں۔ پرندوں اور انسانوں کی سُشبہ بولی بھی اچھے شگون ہیں۔

چھتر۔ جھنڈا اور پھریرے کا اُوپر چڑھانا اور اِدھر اُدھر لہرانا۔ بھیری۔ مرونگ اور سنکھ کی آواز۔ شبھ آوازیں۔ وید پاٹھ کی آواز اور راحت افزا جنوبی ہوا کا آنا بھی اچھا ہے۔ اِن سب شگونوں کا پیش آنا وید کے چلتے وقت۔ یا راستے میں یا مریض کے گھر میں داخل ہونے وقت صحّت کی خبر دیتا ہے۔

اگر مریض اور اُسکے گھر والے سب خوش و خورم ہوں۔ نیز شردھالو۔ مال و اسباب والے اور صاحب اقبال ہوں۔ اور اچھی اشیاء اُنہیں بسہولت میسّر آ سکتی ہوں۔ اور ضروری و فائدہ مند اشیاء وہاں جمع ہوں۔ تو وہاں صحّت بہت جلد آجاتی ہے۔

اچھے خواب۔ جو مریض خواب میں گھر محل۔ پہاڑ۔ ہاتھی۔ بیل اور گھوڑے پر چڑھے۔ جو چاند سورج۔ آگ۔ برہمن۔ گائے اور نیکنام اشخاص سے ملے۔ یا اُنہیں دیکھے۔ جو سمندر کا تیرنا۔ سمندر کی بڑھتی اور بندھے ہوئے کی آزادی کا ملاحظہ کرے۔ جو خوشدل اور بزرگ اشخاص سے گفتگو کرے۔ جو سفید کپڑے اور صاف و شفاف سمندر دیکھے۔ جو گوشت۔ مچھلی۔ زہر۔ ناپاک

اشیاء چھتر اور آئینہ حاصل کرے۔ جو سفید پھولوں کو دیکھے۔ جو گھوڑے بیل اور رتھ پر سوار ہو کر چلے۔ جو شمال مشرق کی طرف مُنہ کر کے گمن کرے۔ اور روو سے۔ پھر اُٹھ کر دشمنوں کو مارے۔ تو وہ مریض اچھا ہو جاتا ہے۔ یہ اچھے خوابوں کی علامات ہیں جس مریض میں ستوگن کا سنیوگ ہو۔ اور برہمن اور وَیدوں پر اُس کا وشواس ہو۔ اور مرض کے دُور ہونے میں کسی طرح کی رُکاوٹ نہ پڑتی ہو۔ تو وُہ جلدی صحّت کو حاصل کر لیتا ہے۔ انسان اچھی علامات سے صحّت کو حاصل کر کے طاقت۔ عُمر اور راحت کو حاصل کرتا ہے۔ نیز اُسے اور بھی اچھی چیزیں میسّر ہوتی ہیں۔

ادھیائے کا خلاصہ۔ اِس ادھیائے میں موت اور صحّت پانے کی علامات بیان کی گئی ہیں۔ قاصد کی نیک و بد علامات۔ خوابوں کی علامات۔ راستے کے نیک و بد حوادث۔ مریض کے گھر کی علامات اور تدابیر و کامیابی کا بھی بیان کیا گیا ہے۔

اِس اِندریہ ستھان میں جو جو باتیں بیان کی گئی ہیں۔ اُن سب کی سب کا بخوبی طور پر جاننا ضروری ہے۔ اِن کے جان لینے سے وَید ہر کام میں کامیابی حاصل کر لیتا ہے۔ اُسے ہمیشہ نیک نامی اور مال و دولت بھی بہت حاصل ہوتی ہے +

چکتسا ستھان

پہلا ادھیائے

ابھیا مل کیہ رسائن پاد

بھیشج[1] کے مراوف لفاظ چکتست - ویادھی ہر - پتھیہ - سادھن - اوشدھ - پراشچت - پرشمن - پرکرتی ستھاپن اور ہت -

بھیشج کی اقسام دو ہیں (۱) کچھ تندرست کو طاقت دینے والی (اوجس کر) اور (۲) کچھ مریض کے مرض کو دور کرنے والی (روگ ناشک)

ابھیشج[2] کی اقسام - ابھیشج کی بھی دو ہی قسمیں ہیں (۱) وادھن یعنی فوراً ہلاک کر دینے والی - اور (۲) بھانو وادھن یعنی کچھ دیر کے بعد ہلاک کرنے والی -

اوجس کر بھیشج - جو دوائیں تندرست اشخاص کے اوج[3] کو بڑھاتی ہیں وہی ورشیہ[4] اور وہی رسائن ہوتی ہیں -

رسائن ادویات خصوصیت سے تمام امراض کو دور کر دیتی ہیں - اور

---

[1] اچھی دوائی [2] خراب شدہ دوائی [3] طاقت Vitality [4] مقوی باہ

جو دوائیں رسائن ہوتی ہیں۔ وہی ورشیہ بھی ہوتی ہیں۔ نیز جو ادویات ورشیہ ہوتی ہیں۔ وہی رسائن اثر رکھتی ہیں۔

رسائن دواؤں کے فوائد۔ رسائن ادویات ہی کے استعمال سے انسان کو بڑی عمر۔ قوت حافظہ۔ ذہانت۔ صحت۔ لطف جوانی۔ جلال۔ خوبصورتی۔ خوش آوازی۔ جسم اور اعضائے جسم کی طاقت۔ واک سدھی[1] پرنتی[2] اور کانتی[3] حاصل ہوتی ہے۔ چونکہ ان دواؤں سے رس۔ رکت وغیرہ ساتوں دھاتوؤں کا حصول ہوتا ہے۔ اسلئے انہیں رسائن کہتے ہیں۔

واجی کرن[4] دواؤں کے فوائد۔ ان ادویات کا استعمال مرد کو اولاد پیدا کرنے کے قابل بناتا ہے۔ ان کے کھانے سے فوراً ہی سرور پیدا ہو جاتا ہے۔ گھوڑے کی سی طاقت حاصل ہوتی ہے۔ اور آدمی جماع کرنے سے نہیں گھبراتا۔ ان ادویات کا استعمال مرد کو عورتوں کا پیارا بنا دیتا ہے۔ اور بڑھاپے میں بھی ویرج کو کم نہیں ہونے دیتا۔ جس طرح ایک بہت بڑا درخت ٹہنوں اور ٹہنیوں کے پیدا ہونے سے آراستہ پیراستہ ہو جاتا ہے۔ ویسے ہی ان دواؤں کا استعمال کرنے والا مرد بہت سی اولاد کے پیدا ہونے سے اچھا معلوم ہوتا ہے۔ یہی ادویات اولاد کی اصلی بنیاد ہیں۔ اور انہی کے استعمال سے آدمی کو نیکنامی۔ دولت۔ طاقت اور تروتازگی حاصل ہوتی ہے۔

شروع ادھیائے میں بھیشج کی جو دو اقسام بیان کی گئی ہیں۔ یعنی

---

[1] منہ سے جو بات نکلے۔ وہ پوری ہو جائے [2] متحمل مزاجی
[3] چہرے کا نور۔ رونق [4] مبہی۔ قوت باہ کو بڑھانے والی

اوجس کر اور روگ ناشک۔ اُن میں سے یہاں پر پہلے روگ ناشک ادویات
کا بیان کیا جائیگا۔ رسائن اور واجی کرن دواؤں کا پھر ذکر آئیگا۔ لیکن
پہلے یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ابھیشج کے خواص اَوشدھ کے بالکل برعکس
ہوتے ہیں۔ وُہ استعمال کے قابل نہیں ہوتی۔ اِس لئے یہاں پر
قابل استعمال ادویات یعنی بھیشج کا ذکر کیا جائیگا۔

رسائن کی قسمیں۔ رشیوں نے رسائن کی دو طرح کی ترکیبیں بیان کی ہیں
ایک کو کُٹی پراویشک اور دُوسری کو واتاتپک کہتے ہیں۔

کُٹی پراویشک کی ترکیب۔ سادھو۔ نیک اعمال راج وَید اور دُوجوں
کے جائے رہائش میں جہاں کسی قسم کا ڈر نہ ہو۔ اور جو اعلےٰ درجے کی
بھی ہو۔ نیز جہاں پر ہر قسم کا سامان جمع ہو سکتا ہو۔ شمال یا مشرق
کی طرف ایک مقام اِنتخاب کر کے زمین پر ایک کُٹیا تعمیر کرائیں۔ جو بہت
وسیع ہو۔ یعنی طُول۔ عرض اور بلندی کے لحاظ سے خاصی کشادہ
ہو۔ اِس کُٹیا کے باہر کی طرف تین پرکوٹھا[۵۱] ہونے چاہئیں۔ اور ہوا کی
آمد و رفت کے لئے اِن پرکوٹوں میں سوراخ بھی رکھنے چاہئیں۔ اِن
کی موٹائی کُٹیا کے برابر ہی رکھنی چاہیئے۔ کُٹیا ہر موسم کے مطابق
راحت افزا ہونی چاہیئے۔ یعنی سردی میں گرم رہے۔ اور گرمی میں ٹھنڈی
ہو۔ اور اُس میں وَید۔ دوائیں اور دُوج ہمیشہ موجود رہنے چاہئیں۔
جب کُٹی تیار ہو جائے۔ تو سُورج کے اُترائن ہوتے ہی شُکل پکھش[۵۲] کے

---

۵۱ یکے بعد دیگرے فصیل

۵۲ مہینے کا چاندنا حصّہ

کسی اچھے دن - اچھے نکھشتر - اچھے مہورت اور اچھے کرن میں حجامت بنوا کر حوصلہ خیال اور طاقت کو ایک سُو کر کے اعتقاد کے ساتھ من کی خرابیوں کو دُور کر کے تمام جانداروں سے محبّت کرنے کا خیال دِل میں لائیں۔ پھر پہلے دیوتاؤں کی اور بعد ازاں گائے اور دُوِج وغیرہ کی پُوجا کر کے اُن کا طواف کریں۔ اور اِس کے بعد کُٹیا میں داخل ہو جائیں۔ کُٹیا میں داخل ہو کر پہلے سنشودھن[۵۱] مرکبات کے استعمال سے جسم کی صفائی کریں - اور جب اچھی طرح سے صفائی ہو چکے۔ تو حصُولِ طاقت کی غرض سے رسائن دواؤں کا استعمال کریں۔

اندرونی صفائی کی ترکیب - ہرڑ۔ سیندھا نمک - آملہ - گُڑ - بچ واوڑنگ - ہلدی - پیپل اور سُونٹھ کا چُورن گرم پانی کے ساتھ پھانکیں۔ لیکن اِس سے پہلے سنیہن[۵۲] اور سویدن[۵۳] کرم کر لینا چاہیئے۔

جب جسم کی صفائی ہو چکے۔ تو سنان وغیرہ کر کے مُل کی صفائی کے لئے تین رات تک یواگو پئیں - یا پانچ روز تک گھی پئیں - یا سات روز تک پُرانے چاولوں کا بھات کھائیں۔

جب پیٹ صاف معلوم ہونے لگے۔ تو رسائن کا استعمال کرائیں۔ رسائن کے استعمال سے پہلے اُس آدمی کی عُمر۔ پرکرتی (مزاج) اور موافق وغیر موافق اشیاء کا خیال کر لینا چاہیئے۔ جیسے رسائن کا استعمال کرانا ہو۔

ہرڑ کا بیان - ہرڑ میں نمکینی کے سوا باقی کے پانچوں رس[۵۴] ہوتے ہیں۔

---

[۵۱] اندرونی صفائی کرنے والے [۵۲] مرغن کرنا

[۵۳] پسینہ لینا [۵۴] ذائقے

اِس لیئے اِسے "پنچ رسا" بھی کہتے ہیں۔ یہ گرم۔ نمکین رس سے خالی۔ فائدہ مند دوشوں کو خارج کرنے والی۔ ہلکی۔ ہاضمے کی قوّت کو بڑھانے والی اور ہضم کرنے والی چیز ہے۔ اِس کے استعمال سے عُمر بڑھتی ہے۔ تروتازگی آتی ہے۔ اچھی اوستھا قائم رہتی ہے۔ سب امراض دُور ہوتے ہیں۔ عقل اِندریوں کی قوّت اور طاقت بڑھتی ہے۔ کوڑھ۔ بادُگولہ۔ اُداورت۔ شوش یرقان۔ مُدروگ۔ ہردروگ۔ امراضِ سر۔ اتیسار۔ اُرچی۔ کھانسی۔ پرمیہ اپھارہ۔ تلّی۔ نیا اُدر روگ۔ کف پرسیک۔ وِلیس وُڑیہ۔ رنگت کا خراب ہوجانا۔ کاملا روگ۔ کرمی روگ۔ ورم۔ تمک شواش۔ قَے۔ کلیوتا۔ شِتھلتا (گراوٹ سی معلوم ہونا)۔ کئی قسم کے سروتوں کا رُک جانا۔ ہردے پرلیپ۔ ضُعفِ حافظہ اور عقل کا چکرا جانا وغیرہ امراض اِس کے استعمال سے جلدی دُور ہوجاتے ہیں۔

ہرڑ کے ناقابل مریض بے ہضمی کے مریض۔ خُشک اغذیات کھانے والے۔ بکثرت جماع کرنے والے۔ شرابخور۔ زہر کھانے والے۔ بھُوک پیاس اور گرمی کے ستائے ہوئے اشخاص کو ہرڑ کا استعمال نہیں کرنا چاہیئے۔

آملے کے فوائد۔ ہرڑ کے جو فوائد اُوپر بیان کئے گئے ہیں۔ وہی فوائد آملے میں بھی پائے جاتے ہیں۔ صِرف ویرج[۱] میں فرق ہوتا ہے یعنی ہرڑ کا ویرج گرم ہوتا ہے۔ اور آملے کا ٹھنڈا۔

مندرجہ بالا فوائد کی وجہ سے وَید لوگ ہرڑ اور آملے کو "امرت کلپ" کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔

---

[۱] تاثیر

اوشدھیوں کے پیدا ہونے کا سب سے اچھا مقام ہمالہ پربت ہے۔ اِس لئے جب کبھی کسی اوشدھی کے لانے کی خواہش ہو۔ تو اُسے وہیں سے لائیں۔ وہاں سے باوقت اور حسب ترکیب ایسی ادویات لانی چاہیئیں۔ جو رس اور ویرج سے بھری ہوں۔ نیز دھوپ۔ سایہ۔ ہوا اور پانی کے ملاپ سے بخوبی نشوونما یافتہ ہوں۔ جانوروں کی لیس خوردہ نہ ہوں۔ گلی سڑی نہ ہوں۔ کھوکھلی نہ ہوں۔ اور بیمار[1] نہ ہوں۔

اب اِن اوشدھیوں کے اچھے اچھے مرکبات۔ ان کے بنانے کی تراکیب اور فوائد کا بیان لکھا جاتا ہے۔

برہم رسائن نمبر (۱) پانچوں قسم کے پنچ مُول (دیکھو پنچ مُول[2]۔ برہت پنچ مُول[53]۔ پُنرنوا آدی پنچ مُول[54]۔ جیوک آدی پنچ مُول[55] اور ترن پنچ مُول[56]) میں سے ہر ایک پنچ مُول دس دس پل (یعنی ہر ایک دوائی دو دو پل) ہرڑ ایک ہزار پل اور آملے تین ہزار پل لیکر سب کو دس گُنا پانی میں ملا کر آگ پر چڑھائیں۔ جب پانی جلتے جلتے دسواں حصہ رہ جائے۔ تو آگ پر سے اُتار کر اُس کاڑھے کو الگ کر لیں۔ پھر ہرڑ اور آملوں کی گٹھلیاں

---

[1] اِس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ چرک کے زمانے میں بوٹیوں کے امراض پہچاننے والے لوگ موجود تھے [52] وداری گندھ۔ برہتی۔ پرشن پرنی۔ کیٹری اور گوکھرو

[53] بل گری۔ ارنی۔ شیوناک۔ کھنبھاری اور پاٹلا

[54] سُونٹھ۔ مُدگ پرنی۔ ماش پرنی۔ کھریٹی۔ اور ارنڈ

[55] جیوک۔ رشبھک۔ میدا۔ جیونتی اور شتاور

[56] سر۔ اِکھشو۔ دابھ۔ کاس اور شالی

نکال کر کوٹ کے اُس اوّل الذکر کاڑھے میں ڈال دیں۔ اس کے بعد منڈوک پرنی پیپل۔ سنکھ پشپی۔ گیوئی موتھا۔ ناگر موتھا۔ واوڑنگ۔ چندن۔ اگر ملٹھی۔ ہلدی۔ بچ۔ ڈھاک اور الائچی خورد الگ الگ ان سب کا چُورن بنا کر اور ہر ایک چار چار پل بھر لیکر ان سب سے ہزار پل زیادہ مصری۔ لاکر دو آڑھک تیل اور تین آڑھک گھی سمیت سب کو اُس کاڑھے میں ملا کر تانبے کے برتن میں ڈال کے مدّھم آگ پر پکاتے رہیں۔ جب یہ چاٹنے کے قابل ہو جائے۔ مگر جلنے نہ پائے۔ تو اُتار کر ٹھنڈا کر کے ڈیڑھ آڑھک شہد ملا کر گھی والے چکنے گھڑے میں بھر دیں۔ اور اس میں سے حسب ضرورت اتنی مقدار کھلایا کریں۔ جس سے بھوک نہ ماری جائے۔ جب دوائی ہضم ہو چکے۔ تو سانٹھی کے چاول دودھ ڈال کر نوش کرائیں۔

اِسی دوائی کے استعمال سے وَیکھالنس اور بال کھلیہ وغیرہ رشیوں نے بڑی بڑی عمریں پائی تھیں۔ بڑھاپے میں جوانی کا لُطف اُٹھایا تھا اور عُمر بھر تندرست رہے۔ اِسی دوائی کے استعمال سے ہی ان رشیوں کی ذہانت۔ قوّت حافظہ اور طاقت جسمانی آخر دم تک قائم رہی۔ اور وُہ مُدتوں پرماتما کی تپسیا میں مشغول رہے۔ ان کا برہمچاری بن کر برہم تپ میں مصروف رہنا اِسی دوائی کی بدولت تھا۔ بڑی عُمر کی خواہش کرنے والے اشخاص کو اس کا ضرور استعمال کرنا چاہیئے۔ اس دوائی کے استعمال سے نہ صرف لمبی عُمر ملتی ہے۔ بلکہ جوانی کا لُطف اور دِلی مقاصد بھی حاصل ہوتے ہیں۔

برہم رسائن نمبر۲ ایک ہزار آملے لیکر دُودھ کی بھاپ سے پکائیں۔ جب وُہ اچھی طرح سے پک جائیں۔ تو اُنہیں سایہ میں سُکھا کر گُٹھلیاں نکال کر چُورن بنالیں۔ پھر اور نئے آملوں کا رس نکال کر اُس سے اُس چُورن کو بھاونا دیں۔ اِس کے بعد شال پرنی۔ سِتھرا۔ پُنرنوا۔ جیونتی۔ ناگ بلا۔ برہم ساچوبی۔ منڈوک پرنی۔ شتاور۔ سنکھاہُولی۔ پیپل۔ بچ۔ واوڑنگ کینچ۔ گلو۔ چندن۔ اگر۔ ملٹھی۔ مہوا۔ نیلوفر۔ پدم۔ مالتی۔ تُلسی اور یُوتھکا کا چُورن بنا کر آملوں کے چُورن کا آٹھواں حصہ لیکر ہر دو قسم کے چُورنوں کو ملا لیں۔ پھر اُسے ایک ہزار ناگ بلوں کے رس کی بھاونا دے کر سایہ میں خُشک کر لیں۔ اِس کے بعد دُگنا گھی یا شہد اور گھی ملا کر چھوٹی چھوٹی سی گولیاں بنا کر ایک صاف اور پختہ گھی کے چکنے گھڑے میں بھر کے زمین پر رکھ کر اُوپر نیچے چاروں طرف راکھ کے ڈھیر سے ڈھانپ کر سولہ دِن تک پڑا رہنے دیں۔ سولہ دِن کے بعد اُسے نکال کر اُس میں آٹھواں حصہ شُدھ کیا ہُوا سونا۔ چاندی۔ تانبہ۔ مونگا اور کانتی سار (لوہا) ملا دیں۔ اب یہ دوائی تیار ہے۔

اِس میں سے پہلے دِن ایک تولہ استعمال کریں۔ دُوسرے دِن دو تولے۔ علیٰ ہٰذا القیاس ہر روز ایک ایک تولہ بڑھاتے جائیں۔ لیکن خیال رکھیں۔ کہ قوت ہاضمہ بگڑنے نہ پائے۔ دوائی کے ہضم ہوجانے پر سانٹھی چاول دُودھ اور گھی ڈال کر کھانے چاہئیں۔ اِس طرح استعمال کرنے سے برہم رسائن نمبر ا کے سے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

اِس برہم رسائن کو مہرشی استعمال کرتے ہیں۔ اِس کے استعمال سے

صحت اچھی رہتی ہے۔ عمر بڑھ جاتی ہے۔ طاقت اور کانتی[۵۱] میں ترقی ہوتی ہے۔ اولاد کثیر پیدا ہوتی ہے جملہ دلی مقاصد حاصل ہوتے ہیں۔ چاند اور سورج کا سا جلال حاصل ہوتا ہے۔ ویدوں کو حفظ کرنے کی طاقت آجاتی ہے۔ آریوں کی طاقت ملتی ہے۔ آدمی پہاڑ کی طرح مضبوط اور ہوا کی طرح باحوصلہ ہوجاتا ہے۔ نیز اسکے استعمال سے جسم میں گھسنے والا زہر خارج ہوکر جسم بے زہر ہوجاتا ہے۔

چون پراش بل گری۔ ارنی۔ شیوناک۔ کھنبھاری۔ پاٹلا۔ کھرہٹی۔ چاروں پرنی[۵۲] پیپل۔ گوکھرو۔ دونو کیٹری۔ کاکڑا سنگی۔ بھوآملہ۔ داکھ۔ جیونتی۔ کٹھ۔ اگر۔ ہرڑ۔ گلو۔ رِدھی۔ جیوک۔ رشبھک۔ شاٹی۔ موتھا۔ سانٹھ۔ میدا۔ الائچی۔ رکت چندن۔ نیلوفر۔ وداری کند۔ اڑوسہ کی جڑھ۔ کاکولی۔ کاک تنڈی سب ایک ایک پل اور آملے پانسو عدد لے کر سب کو ایک درون پانی ڈال کر آگ پر چڑھا دیں۔ پکتے پکتے جب ادویات کا رس پانی میں نکل آئے۔ تو اُس کاڑھے کو چھان کر الگ رکھ لیں۔ پھر آملوں کی گٹھلیاں نکال ڈالیں۔ اور بارہ پل گھی اور تیل میں بھون کر نصف تُلا مصری ملا کر اوّل الذکر کاڑھے میں جوش دیں۔ جوش کھاتے کھاتے جب رس گاڑھا ہوجائے۔ تو اُتار کر ٹھنڈا کرلیں۔ بعد میں چھ پل شہد۔ چار پل بنسلوچن۔ دو پل پیپل اور دارچینی۔ الائچی خورد۔ تیج پات و ناگ کیسر ایک ایک

---

[۵۱] چہرے کا نور۔ رونق

[۵۲] مُدگ پرنی۔ ماش پرنی۔ پرشنٹ پرنی اور شال پرنی

پل پیس کر ڈال دیں۔ اس رسائن کو چوّن پراش کہتے ہیں۔ اور اس کے
فوائد بہت ہیں۔
چوّن پراش کے فوائد۔ اس چوّن پراش کا استعمال کرنا کھانسی اور
شواس روگ کو بالخصوص دور کرتا ہے۔ کھین روگیوں۔ کھشت روگیوں
بوڑھوں اور بچّوں کے اجسام کو موٹا۔ تازہ بنا دیتا ہے۔ سور بھنگ۔ اُرو روگ
ہردروگ۔ وات رکت۔ پیاس۔ موتر روگ اور شکر دوش کو بالکل
دفع کر دیتا ہے۔
اس کی مقدار خوراک اتنی رکھنی چاہیئے۔ جس سے بھوک پر کوئی برا اثر نہ پڑنے
پائے۔ اس دوائی کا چوّن رشی نے بڑھاپے میں استعمال کیا تھا۔
اور انہیں ازسرِ نو جوانی نصیب ہو گئی تھی۔ اسی واسطے اسے چوّن پراش
کہتے ہیں۔ اس رسائن کی برکت سے آدمی ذہانت۔ حافظہ۔ نور۔ صحت۔
لمبی عمر۔ اندریوں کی طاقت۔ جماع کی بے تکان قوت۔ قوتِ ہاضمہ اور
رنگ کی چمک دمک غرض سبھی کچھ حاصل کر سکتا ہے۔
بڑھاپے کے دبا لینے پر بھی اگر اوّل الذکر کُٹی پراویشک ترکیب کے بعد اس
کا استعمال کیا جائے۔ تو بڑھاپے کی وجہ سے پیدا شدہ بدوضعی کو دور کر
کے ازسرِ نو جوانی اور خوبصورتی عطا کرتا ہے۔

آملک رسائن آملہ اور ہرڑ یا آملہ اور بہیڑا یا آملہ۔ ہرڑ اور بہیڑا لے
کر ان کو ڈھاک کی چھال سے لپیٹ کر اوپر مٹی
لپیٹ دیں۔ پھر زمین پر ایک گڑھا کھود کر اس کو اُپلوں کی آگ میں رکھ
دیں۔ جب وہ پک جائیں۔ تو نکال کر ان کی اندر کی گٹھلی کو دور کر کے

ایک ہزار بِل چھلکے لے کر اوکھلی میں ڈال کر کوٹ لیں۔ پھر اُس میں وہی گھی شہد۔ تِل۔ تیل اور شکر کرا ملا کر پہلے بیان کی ہوئی ترکیب کے مطابق نہار پیٹ اِس کا استعمال کریں۔ اور بھوک لگنے پر پرکرتی (مزاج) کے مطابق یواگو وغیرہ اشیاء کھائیں۔ گھی اور جو کے آٹے کا جسم پر اُبٹنا ملیں اس رسائن کے اِس طرح استعمال کرنے سے بڑے بڑے فائدے حاصل ہوتے ہیں۔

اِس رسائن کے استعمال کے ایّام میں قوّت ہاضمہ کا اندازہ کر کے ہر ایک غذا میں مالنی یُوش ملا کر یا دُودھ اور گھی ملا کر ساٹھی چاول کھائیں۔ اِس کے بعد حسب خواہش راحت افزا خوراک کھائیں۔

اِس رسائن کے استعمال سے رشیوں نے بُڑھاپے میں نوجوانی کے لُطف حاصل کئے ہیں۔ اُن کی عُمریں سینکڑوں برس کی ہو چکی ہیں۔ اور آخر دم تک اُن کو کسی قسم کی بیماری نہیں ہوئی۔ نیز وُہ جسمانی۔ عقلی اور اندریوں کی طاقتوں کو حاصل کر کے نہائت استقلال کے ساتھ تپسیا کرتے رہے ہیں۔

ہرتیکی رسائن نمبرا ہرڑ۔ آملہ۔ بہیڑا۔ پانچوں قسموں کے پنچ مُول[۱] کا کاڑھا۔ پیپل۔ شہد۔ ملٹھی۔ کاکولی۔ کھشیر کاکولی۔ کینچ۔ جیوک۔ رشبھک اور کھشیر ودراری ان سب کا کلک[۲]۔ دُودھ اور دُودھ سے آٹھ گُنا ودراری کند کا رس ملا کر ان سب کو بتیس سیر گھی

[۱] لگھو برہت۔ پنیز نوا آدی۔ جیوک آدی اور ترن پنچ مُول جنکا بیان پہلے براہم رسائن میں آچکا ہے [۲] نگدا

میں پکائیں۔ اِس گھی کا استعمال ہاضمے کی قوّت دیکھ کر کرنا چاہیئے۔
دوائی کے ہضم ہو جانے کے بعد ساٹھی چاول دُودھ اور گھی ملا کر کھائیں۔
اور اُوپر سے گرم پانی پی لیں۔
اِس گھی کے استعمال سے بڑھاپا۔ روگ۔ پاپ اور خوف دُور ہو کر جسم اور اِندریوں میں بے مثل طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ حوصلہ بڑھ جاتا ہے اور عُمر بھی لمبی ہو جاتی ہے۔

ہرتکی رسائن نمبر ۲ ہرڑ۔ آملہ۔ بہیڑا۔ ہلدی۔ شال پرنی بیج۔ واوڑنگ گلو۔ سونٹھ۔ ملٹھی۔ پیپل اور سفید کھیر کے ساتھ دُودھ اور گھی کو سِدّھ کریں[۱]۔ جب ٹھنڈا ہو جائے۔ تو اُس میں گھی اور کھانڈ ملا دیں۔ پھر اُس میں سو رس پیت[۲] آملے کا ایک سو پل چُورن اور پچیس پل لوہ چُورن ملا دیں۔ اور اس میں سے اوّل الذکر ترکیب کے مطابق ہتھیلی بھر یا دو تولے کی مقدار میں ہر روز علے الصبح استعمال کیا کریں۔ اثنائے استعمالِ دوا میں شام کے وقت مانس یُوش یا دُودھ اور گھی ملا ساٹھی چاولوں کا بھات کھانا چاہیئے۔
اِس رسائن کا تین سال تک استعمال کرنے سے عُمر سو برس کی ہو جاتی ہے اور بُڑھاپا قریب نہیں آتا۔ تمام روگ دُور ہو جاتے ہیں۔ جسم کا زہریلا مواد زائل ہو جاتا ہے۔ جسم پتھّر کی مانند مضبوط ہو جاتا ہے۔ اور وُہ ایسا موٹا تازہ ہو جاتا ہے۔ کہ دیکھنے والوں کی نظر پھسلی پڑتی ہے۔

---

[۱] اصلاح دینا [۲] آملے کے رس میں بھاونا دیا ہُوا

پہلے ادھیائے کے پہلے حصّے کا خلاصہ۔ جیسے پرماتما نے دیوتاؤں کے لئے امرت اور سانپوں کیلئے سُدھا پیدا کی ہے۔ ویسے ہی انسان کے لئے رسائن دوائیں پیدا کی ہیں۔ رسائن کا استعمال کرنے والوں کے قریب ہزار برس تک بڑھاپا۔ دُبلا پن۔ امراض اور موت نہیں آتے۔ جو شخص ترکیب مقرّرہ کے مطابق رسائن کا استعمال کرتا ہے۔ اُسے صرف لمبی عُمر ہی نصیب نہیں ہوتی۔ بلکہ اُسے دیوتاؤں اور رشیوں کا مرتبہ اور مکتی بھی حاصل ہو جاتی ہے۔

اِس ادھیائے کے اِس حصے میں چھ رسائن مرکّبات کا بیان کیا گیا ہے۔ جن کے استعمال سے عُمر طویل ہو جاتی ہے۔

پہلے ادھیائے کا دُوسرا حصّہ

پران کامییہ رسائن پاد

رسائن کے فوائد۔ اے زندگی کی آرزُو رکھنے والے! اس امرت رُوپی رسائن کا حال سُنو۔ جو دیوتاؤں کو بھی پیاری ہیں۔ اس کا اثر غور و فکر سے بالاتر اور عجیب وغریب ہوتا ہے۔ یہ عُمر کو بڑھا دیتی ہے۔ صحت بخشتی ہے اوستھا کو قائم رکھتی ہے۔ نیند۔ اُونگھ۔ تکان۔ سُستی اور دُبلا پن کو دُور کرتی ہے۔ وات پت اور کف کو اعتدال پر رکھتی ہے۔ جسم کو مضبوط بناتی ہے۔ گوشت کے ڈھیلا پن کو دُور کرتی ہے۔ قوت ہضم کو بڑھا دیتی ہے۔ چہرے کے نُور خُوبصورتی اور خوش آوازی کو پیدا کرتی ہے۔ رس۔ رکت وغیرہ ساتوں دھاتوؤں کو بہتر بناتی ہے۔ اِس کے استعمال سے

چوّن وغیرہ بہت سے رِشی از سرِ نو بوڑھے سے جوان ہو چکے ہیں۔ عورتوں کے دلوں میں اُن کے لئے بڑا پیار تھا۔ اِس کے استعمال کرنے والوں کا گوشت مضبوط۔ ہموار اور جسم سڈول ہو جاتا ہے۔ طاقت۔ رنگت اور اندریاں تر و تازہ ہو جاتی ہیں۔ وُہ کبھی ہمّت نہیں ہارتے۔ اور سختی کو بآسانی برداشت کر سکتے ہیں۔

جسمانی خرابیوں کے اسباب یہ ہیں۔ جیسے گنواروں کی مانند پیٹ بھرنا۔ کھٹّی۔ نمکین۔ چرپری۔ کھاری۔ خُشک اغذیات۔ ساگ۔ اُڑد۔ تِل۔ پَلَل اور مِٹھی کا بکثرت استعمال کرنا۔ نئی سبزی۔ شُوک دھانیہ۔ شمی دھانیہ متضاد۔ ناموافق۔ رُوکھی۔ کھشار والی اور لیسدار چیزوں کا کھانا۔ مرطُوب ثقیل۔ گلے سڑے احد باسی اناج کا کھانا۔ غذا میں بے ترتیبی اختیار کرنا۔ اگلا کھانا ہضم نہ ہونے پر اور کھانا کھا لینا۔ دِن میں سونا۔ بکثرت جماع کرنا۔ شراب خوری۔ بے ترتیب اور بکثرت ورزش سے یا کسی اور طرح سے جسم کو خستہ کرنا۔ خوف۔ غصّہ۔ افسوس۔ طمع اور نا اُمیدی میں گرفتار ہونا جسمانی خرابیوں کے اسباب ہیں۔

اِنہی سے جسم کا گوشت ڈھیلا پڑ جاتا ہے۔ جوڑ الگ الگ ہو جاتے ہیں۔ خُون میں جلن پیدا ہو جاتی ہے۔ چربی زیادہ پیدا نہیں ہوتی۔ مغز ہڈّیوں میں نہیں ٹھہرتا۔ ویرج نکلنے نہیں پاتا۔ اور اوج[1] زائل ہو جاتا ہے۔ اِن خرابیوں والے اشخاص کے اجسام میں گلانی[2] پیدا ہو جاتی ہے۔ سُستی۔ غنید۔ اُونگھ اور آلس پیدا ہو کر اُسے دِل شکستہ بنا دیتے

---

[1] طاقت۔ Vitality[1] [2] اُداسی۔ مسرّت سے خالی ہونا

ہیں۔ سانس جلدی جلدی چلنے لگتا ہے۔ جسمانی اور مانسک[۵۱] دونو قسم کے کاموں کی طاقت نہیں رہتی۔ قوّت حافظہ۔ عقل اور نور زائل ہو جاتا ہے۔ تمام جسم مختلف امراض کا اڈّا بن جاتا ہے۔

اِن خرابیوں کے پیدا ہوتے ہی ناموافق آہار بیوہار کو ترک کر کے مناسب رسائن کا استعمال کرنا چاہیئے۔

آملے کا گھرت اچھی زمین اور اچھے موسم میں پیدا شدہ ایسے آملے حاصل کریں جن کی رنگت اور بُو کسی وجہ سے ضائع نہ ہوئی ہو۔ جورس[۵۲]۔ ویرج[۵۳] اور مقدار کے لحاظ سے مکمّل ہوں۔ اِن آملوں کا رس نکال لیں۔ اور اِس کا چوتھا حصہ سانٹھ کی جڑھ کا سفوف بنا لیں۔ پھر اِن دونو سے ایک آڑھک گھی کو سدّھ[۵۴] کر لیں۔ پھر اسی گھی کو ودّاری کند کے رس اور جیونتی کے کلک کے ساتھ سدّھ کریں۔ اِس کے بعد چار گُنا دُودھ یا بلا اور اتی بلا کے کاڑھے کے ساتھ شتاور کا کلک ملا کر پھر اس گھی کو سدّھ کریں۔ اِس طرح ایک سو یا ہزار مرتبہ پکا کر ایک چوتھائی کھانڈ اور شہد ملا لیں۔ اب یہ گھی تیار ہے۔ اِسے سونے چاندی یا گھی والے مٹّی کے کسی پختہ برتن میں بھر کر رکھ دینا چاہیئے۔ اور اوّل الذکر ترکیب کے مطابق قوتِ ہاضمہ کا خیال رکھ کر ہر روز علی الصبح اِس کا استعمال کریں جب دوائی ہضم ہو جائے۔ تو دُودھ اور گھی کے ساتھ شالی چاولوں یا ساٹھی چاولوں کا بھات بنوا کر کھائیں۔ اِس رسائن کے تین سال تک استعمال کرنے سے انسان ایک سو سال

---

[۵۱] مَن سے تعلّق رکھنے والے [۵۲] ذائقہ [۵۳] تاثیر [۵۴] سدّھ کرنا۔ اصلاح دینا۔ پکانا

تک صحیح وسلامت زندہ رہ سکتا ہے۔ بڑھاپا قریب نہیں آتا۔ سُنی ہوئی بات نہیں بھولتی۔ تمام بیماریاں دُور ہو جاتی ہیں۔ قوتِ باہ غیر معمولی طور پر بڑھ جاتی ہے۔ اور اولاد بھی اعلےٰ درجے کی پیدا ہوتی ہے۔

آملک گھرت کے فوائد۔ اس گھی کے استعمال سے انسان کا جسم بڑا اور پہاڑ کا سا مضبوط ہو جاتا ہے۔ تمام اندریاں مضبوط اور طاقتور ہو جاتی ہیں۔ ایسے آدمی کو کوئی شخص مغلوب نہیں کر سکتا۔ شکل دلکش نکل آتی ہے۔ اس کی ہر جگہ تعریف ہوتی ہے۔ صحت اور راحت دونو چیزیں اُسے نصیب ہوتی ہیں۔ طاقت بڑھ جاتی ہے۔ رنگت اور آواز صاف ہو جاتی ہے۔ اولاد بھی بکثرت اور مضبوط پیدا ہوتی ہے۔

آملک اولیہہ ایک ہزار آملے اور ایک ہی ہزار پیپل لے کر ڈھاک کے کھشار جل میں اس طرح سے بھگو دیں۔ کہ سب چیزیں اچھی طرح سے ڈُوب جائیں۔ اور جب سارا پانی اُن میں جذب ہو جائے۔ تو اُنہیں سایہ میں خُشک کر لیں۔ پھر گُٹھلیاں الگ کر کے چھلکوں کو خُوب پیس لیں۔ اِس کے بعد اِس چُورن میں چوگنا گھی اور شہد ملا لیں۔ اور چوتھا حصہ کھانڈ ڈال دیں۔ اور ان سب کو ملا کر گھی کی چکنی ہانڈی میں بھر کے زمین میں چھ ماہ تک دفن کر رکھیں۔ چھ ماہ کے بعد نکال کر قوتِ ہاضمہ کے مطابق ہر روز علے الصبح اس کا استعمال کریں۔ شام کے وقت موافق غذا کھائیں۔ اس رسائن کے استعمال سے سو برس کی (بُڑھاپے سے خالی) عُمر ہو جاتی ہے۔ نیز اس اولیہہ میں وُہ فوائد بھی مخفی ہیں۔ جو آملک گھرت کے بیان میں لکھے گئے ہیں۔

آملک چورن

آملوں کے ایک آڑھک چورن کو اکیس دن تک آملوں کے رس میں بھگوئے رکھیں۔ پھر اس میں ایک ایک آڑھک شہد اور گھی ڈالکر ملالیں۔ بعد ازاں اس میں آٹھواں حصہ پیپل اور ایک چوتھائی کھانڈ ملادیں۔ اور گھی والی ہانڈی میں بھر کر ورشا رتو میں راکھ کے ڈھیر میں دبائے رکھیں جب برسات گزر جائے۔ تو مقدار کے مطابق اس کا استعمال کریں۔ غذا موافق کھائیں۔ اس چورن کے استعمال سے بڑھاپا نزدیک نہیں آتا۔ اور انسان صحیح و سلامت سو برس تک زندہ رہ سکتا ہے۔ اس کے فوائد بھی پہلی رسائنوں کے مطابق سمجھنے چاہئیں۔

وڑنگ اولیہہ

واؤڑنگ کے چاولوں کا چورن ایک آڑھک پیپل کے چاولوں کا چورن ایک آڑھک مصری نصف آڑھک گھی نصف آڑھک تیل نصف آڑھک اور شہد نصف آڑھک لیکر سب کو ملاکر گھی والی ہانڈی میں بھر کر پراورٹ[1] رتو میں راکھ کے ڈھیر میں دبادیں۔ اور پراورٹ رتو کے بعد کام میں لائیں اس کے فوائد بھی اول الذکر رسائنوں کے مطابق سمجھنے چاہئیں۔

آملک اولیہہ (نمبر ۱)

بہمہ صفت موصوف ایک ہزار آملے لیکر زرد پلاس کے برتن میں اس طرح سے بند کر دیں کہ بھاپ باہر نہ نکل سکے۔ پھر اس برتن کے چاروں طرف جنگلی اپلوں کی آگ اچھے طور پر جلائیں۔ کہ ان کی حرارت تو برتن مذکور کو

---

[1] اساڑھ اور ساون کے دو مہینوں کو پراورٹ رتو کہتے ہیں۔

لگتی رہے۔ مگر برتن مذکور جلنے نہ پائے۔ حتٰے کہ آگ کی حرارت سے آملے
پک جائیں۔ پھر آملوں کو نکال کر گٹھلیاں دُور کر کے چھلکوں کو پیس
لیں۔ پھر اُس میں ایک آڑھک پیپل کا چُورن۔ ایک آڑھک واوڑنگ
کا چُورن۔ ڈیڑھ آڑھک کھانڈ۔ دو آڑھک تیل۔ دو آڑھک شہد
اور دو ہی آڑھک گھی ملا کر ایک صاف اور مضبوط گھی والی ہانڈی میں
ڈال کر اکیس دِن تک بند رکھیں۔ اِس کے بعد کام میں لائیں۔ اِس
دوائی کے استعمال سے اِنسان سو برس کی عُمر پاتا ہے۔ باقی فوائد
اوّل الذکر رسائنوں کے سے سمجھنے چاہئیں۔

ناگ بلا رسائن

ماگھ یا پھاگن کے مہینے میں سنان وغیرہ سے بدن کی صفائی کر کے دیوتاؤں کی پُوجا کرنے
اور برہمنوں سے سوستی واچن کرانے کے بعد نیک ساعت میں
ایسی ناگ بلا کو اُکھاڑ لائیں۔ جو دھنون دیس کے ایسے مقام پر اُگی
ہوئی ہو۔ جہاں کُشا گھاس بکثرت ہو۔ جہاں کی مٹّی چکنی۔ سیاہ۔ مدھر
یا ذرد ہو۔ جہاں سیہہ جانور نہ رہتا ہو۔ جہاں وِش دوش۔ وات دوش
جل دوش یا آگ کی خرابی کا اندیشہ نہ ہو۔ جہاں زراعت۔ سانپ کی
بانبی۔ شمشان[1] اور چیتیہ[2] نہ ہو۔ جہاں کی زمین شور نہ ہو۔ جہاں
ہر موسم میں راحت افزا دھوپ اور ہوا آتی جاتی ہو۔ جہاں کا پانی صحت افزا
ہو۔ وہ ناگ بلا کرم خوردہ نہ ہونی چاہیئے۔ نہ ہی وہ اندھیہ رُوڑھا[3] ہونی

---

[1] مُردے جلانے کا مقام [2] بلی دینے کا مقام [3] جس کے اُوپر کوئی اور
پودا اُگا ہوا ہو۔ اُسے اندھیہ رُوڑھا کہتے ہیں۔

چاہیئے۔ نہ ہی وہ تازہ روئیدہ اور نہ ہی پُرانی ہونی چاہیئے۔ اُس کے
پتّے پُرانے یا گلے سڑے نہ ہوں۔ اور اُس میں دُوسرے پتّے نہ آئے
ہوں۔ ایسی ناگ بلا کی جڑھ کو خُوب دھو کر پیس ڈالیں۔ اور اُس میں
دو یا چار تولہ بھر دودھ ملا کر علے الصبح نوش فرمالیا کریں۔ یا پھانک کر
اُوپر سے گھی اور شہد ملا دُودھ پی لیا کریں۔ جب دوائی ہضم ہو
چُکے۔ تو دودھ اور گھی کے ساتھ شالی چاولوں یا ساٹھی چاولوں کا
بھات کھائیں۔ اس کا استعمال ایک برس تک کرنے سے سو
برس کی عُمر ہو جاتی ہے۔ اور وُہ فوائد بھی حاصل ہوتے ہیں۔ جو
دُوسری رسائنوں کے بیان میں لکھے گئے ہیں۔

دُوسرا نسخہ۔ بلا۔ اتی بلا۔ چندن۔ اگر۔ دھو۔ تنش۔ کھدر۔ شیشم۔
اسن اور پُنرنوا جو وَے استھاپن گن کی دس دوائیں ہیں۔
اِن سب کا رس ناگ بلا کی طرح پینے سے ناگ بلا رسائن کے سے
فوائد ظاہر کرتا ہے۔

اگر اِن کا رس نہ نکل سکے۔ تو اِن کا ایک ایک آڈھک چُورن لیکر چار گنا
پانی میں ایک رات دِن تک بھگو رکھیں۔ پھر اُنہیں ہاتھوں سے
خُوب ملکر چھان لیں۔ اِسکے فوائد بھی رس ہی کے سے ہوتے ہیں۔

بھلّاتکی کھشیر رسائن۔ صحیح و سلامت تندرست۔ مقدار اور دیرج کے لحاظ سے مکمّل۔ پکّے ہوئے
چامن کے سے کرشن رنگ کے ایک ہزار بھلّاوے اساڑھ مہینے کے
شکل پکش میں لاکر جو یا اُڑد کے ڈھیر میں گاڑ دیں۔ اور چار ماہ کے بعد

نکال کر اگہن یا پوس کے مہینے میں ان کا استعمال شروع کر دیں۔
بھلاووں کے استعمال سے پیشتر ٹھنڈی۔ مرغن اور میٹھی ادویات سے جسم کو شُدّھ کر لینا چاہیئے۔ پہلے دن ایک بھلاوے کو پیس کر پانی میں سِدّھ (مدبّر) کریں۔ جب پانی جلتے جلتے آٹھواں حصہ رہ جائے۔ تو اُسے چھان کر دُودھ کے ساتھ پئیں۔ یاد رہے۔ کہ بھلاووں کے استعمال سے پیشتر مُنہہ میں گھی چُپڑ لینا چاہیئے۔
دُوسرے دن دو اور تیسرے دن تین علیٰ ہذا القیاس دس تک ترقّی کرکے ایک ایک گھٹا کر پھر ایک پر آجائیں۔ جب یہ ایک سو بھلاوے ہضم ہو چکیں۔ اور کسی قسم کی خرابی نہ واقع ہو جائے۔ تو پھر ایک سے شروع کرکے تیس تک بڑھائیں۔ تیس پر پہنچ کر پھر ایک ایک گھٹانا شروع کر دیں۔ اور ایک پر پہنچ کر بند کر دیں۔ اس طرح یہ ایک ہزار بھلاووں کا استعمال کرنا عُمر کو سو برس تک بڑھا دیتا ہے بڑھاپے کو قریب بھی نہیں آنے دیتا۔ لیکن بھلاووں کے استعمال کے اثنا میں دُودھ۔ بھات ہی غذا کھایا کریں۔ اس کے باقی فوائد اوّل الذکر رسائنوں ہی کے سے سمجھنے چاہیئں۔

بھلاتک مدبّرہ بھلاووں کو شُدّھ کرکے کُوٹ لیں۔ پھر ایک چکنی ہانڈی میں بھر کے ڈھانپ دیں جس کے پیندے میں تین چار چھوٹے چھوٹے سوراخ ہوں۔ اور ہانڈی کے مُنہہ کو کالی چکنی مٹّی سے بند کر دیں۔ اس ہانڈی کے نیچے ایک اور چکنی ہانڈی لگا کر نیچے کی ہانڈی کے مُنہہ اور اُوپر کی ہانڈی کے پیندے

کو بھی چکنی مٹی سے بند کر دیں۔ پھر اُن کو گلے تک زمین میں گاڑ کر اُپلوں کی آگ چاروں طرف دے دیں۔ جب اُوپر کی ہانڈی میں سے رس ٹپک ٹپک کر نیچے کی ہانڈی میں جمع ہو جائے۔ تو اُسے نکال لیں۔ اِس رس کا آٹھواں حصہ شہد اور دُگنا گھی ملا کر استعمال میں لائیں۔ اِس بھلّاتک مدھو کے استعمال سے پہلے رسائنوں کے سے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ اور سو برس تک بُڑھاپا قریب نہیں آنے پاتا۔

بھلّاتک تیل بھلاووں کا تیل ایک آڈھک بھر لیکر دُودھ اور ملیٹھی کے ساتھ سو مرتبہ پکا کر ہر روز ایک اکھشن بھر[1] استعمال میں لائیں۔ تو اوّل الذکر رسائنوں کے سے فوائد ظہور میں آئینگے۔

بھلّاتک کھشیر۔ بھلّاتک مدھو اور بھلّاتک تیل کی مانند بھلّاتک گُڑ بھلّاتک یُوش۔ بھلّاتک سرپی۔ بھلّاتک پلل۔ بھلاتک سکتو بھلّاتک لُوݨ اور بھلّاتک ترپن بھی بھلاووں کے مرکبات ہیں جو رسائن اثر رکھتے ہیں۔

پہلے ادھیائے کے دُوسرے حصّے کا خاتمہ۔ بھلاوے آگ کی مثل تیز اور ہاضم ہوتے ہیں۔ اگر ٹھیک ترکیب کے مطابق انکا استعمال کیا جائے۔ تو یہ آبِ حیات کا اثر رکھتے ہیں۔ مرض۔ مزاج۔ موافق اور ناموافق کا خیال رکھ کر اِن کا استعمال کرنا چاہیئے۔ کوئی ایسا کفج[2] اور بندھ[3]

---

[1] ایک تولہ جس کا ایک ماشہ ۶ رتّی کا ہوتا ہے [2] کف کی وجہ سے پیدا ہونے والی بیماری [3] قبض

روگ نہیں ہے۔ جو بھلاووں کے استعمال سے دور نہ ہو سکتا ہو۔

قدیم زمانوں میں لمبی عمر کے خواہشمند چون وغیرہ رشیوں نے ان فائدہ مند رسائنوں کا استعمال کیا تھا۔ اور لمبی عمر پائی تھی۔ ان مہرشیوں نے گیان۔ تپ۔ برہمچریہ۔ آتمک گیان۔ دھیان (سمادھی) اور لمبی عمر حاصل کر کے آخرکار سورگ کو پایا۔ اس لئے جو زندگی کا تمنائی اور راحت کی خواہش کرنے والا شخص اپنی عمر کو بڑھانا چاہے۔ اُس کو چاہیئے۔ کہ نہائت احتیاط کے ساتھ ترکیب مقررہ کے مطابق رسائنوں کا استعمال کرے۔

ادھیائے کا خلاصہ۔ اس ادھیائے میں بھگوان پُنروسُو نے رسائنوں کے سترہ مرکبات بیان کئے ہیں۔ جن سے انسانوں کی عمر بڑھ جاتی ہے۔ اور صحت ملتی ہے۔

پہلے ادھیائے کا تیسرا حصہ

کر پرچیتی

آملکالیس رسائن بہ صفت موصوف آملوں کو ماگھ یا پھاگن کے مہینے میں ہاتھ سے توڑ کر لائیں۔ اور اُنکی گٹھلیاں نکال کر چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرلیں۔ اور آملوں کے رس کی اکیس بھاونا دیکر سُکھا کر چورن بنا کے ایک آڑھک بھر چورن الگ کرلیں۔ پھر جیونیہ[1]۔ ورنگھنیہ[2]۔ ستنیہ[3] جنن۔ شکر وردھن[4] اور ویاستھاپن[5]

[1] زندگی افزا [2] موٹا کرنیوالی [3] چھاتیوں میں دودھ پیدا کرنیوالی [4] ویرج بڑھانیوالی [5] ...

ادویات لیکر اُن کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرکے ایک برتن میں ڈال کر اُسی برتن میں چندن۔ اگر۔ دھو۔ خیر۔ شیشم اور اُسن کا سار نیز ہرڑ۔ بہیڑا۔ پیپل۔ بچ۔ چب۔ چیتا اور واؤ بڑنگ بوزن ایک آڑھک ڈال کر دس گنا پانی ملا کے آگ پر چڑھا کر سدّھ کرلیں۔ جب رس ایک آڑھک باقی رہ جائے۔ تو اُسے چھان کر اس میں اوّل الذکر آملوں کا چُورن ڈالکر اُبلیں۔ بانس کی لکڑیوں یا سرکنڈوں کی نرم آنچ پر پکالیں جب پانی خشک ہوجائے۔ اور دوائی بھی نہ جلی ہو۔ تو اُسے آگ پر سے اُتار کر ایک لوہے کے برتن میں پھیلا کر خشک کریں۔ پھر کالے ہرن کے چمڑے پر پتھر کی ایک سل بچھا کر اُس پر اسے باریک پیس کر لوہے کے کسی برتن میں ڈال لیں۔ اور اس چُورن میں آٹھواں حصہ لوہ چُورن ملا کر گھی اور شہد ملا کر قوّت ہاضمہ کے مطابق ہر روز اس کو استعمال میں لائیں۔

آملکائیں رسائن کے فوائد۔ بہت قدیم زمانے میں اس رسائن کو وششٹ۔ کشیپ۔ انگرہ۔ جمدگنی۔ بھردواج اور بھرگو وغیرہ بہت سے رشیوں نے مقرّرہ ترکیب کے مطابق استعمال کیا تھا۔ اور اس کے استعمال سے وہ تکان۔ امراض اور بڑھاپے وغیرہ خرابیوں کی دسترس سے باہر ہوکر نہائت طاقتور ہوگئے تھے۔ اور اس کی تاثیر سے اپنی حسب خواہش پرماتما کی تپسیا کرتے رہے۔ تپ۔ برہمچریہ۔ یوگ۔ شانتی۔ اور رسائن ادویات کے استعمال سے عمر میں جو ترقی ہوتی ہے۔ وہ اور کسی طرح سے نہیں ہوسکتی۔ یہ رسائن برہما نے بنائی ہے۔ اس

کے استعمال سے بڑھاپا قریب نہیں آتا۔ اور امراض دُور ہو جاتے ہیں نیز عقل اور اندریوں کی طاقت ترقی پاتی ہے۔

کیول آملک رسائن ایک سال تک صرف دُودھ پر گزارہ کر کے گئووں کے درمیان رہتے ہوئے من میں ساوتری کا دھیان کرتا ہُوا برہمچاری اور جیتیندریہ رہے۔ جب اسطرح ایک سال پُورا ہو چُکے۔ تو ایک روز نہار پیٹ رہ کر سنان وغیرہ سے پاک صاف ہو کر پوس۔ ماگھ یا پھاگن کی پُورن ماسی کے دن آملوں کے باغ میں گھس جائے۔ اور ایک بڑے آملے کے درخت پر جو پھلوں سے لدا پھندا ہو۔ چڑھ جائے۔ اور اُس کی ڈالی سے ایک پھل کو ہاتھ سے توڑ برہم امرت منتر کا جاپ کر کے کھا جائے۔ اُسکا مزہ اُسے میٹھا معلوم ہوگا۔ اور اس منتر کے اثر سے وُہ آملہ مردُو اور سنگدھ بھی ہو جائیگا۔ ایسا کرنے سے وُہ شخص ہزار سال تک جوان ہی رہیگا۔ اور جو اُس وقت وُہ اُن آملوں کو پیٹ بھر کر کھالے۔ تو اُسکا جلال دیوتاؤں کا سا ہو جائیگا اور لکشمی اور سرسوتی خود اُس کے پاس چلی آئینگی۔

لوہ رسائن کانتی سار لوہے کے چار اُنگل مربع نہائت باریک ورق بنوا کر آگ میں سُرخ کر کے ترپھلے کے کاڑھے گئو مُوتر نمک کھشار۔ گوندی کھشار اور پلاش کھشار میں بہ ترتیب بجھائیں جب ان کا رنگ انجن کا سا ہو جائے۔ تو انہیں باریک پیس لیں۔ پھر اس چُورن کو شہد اور آملوں کے رس میں ملا کر لوہے کی طرح کر کے گھی کے چکنے گھڑے میں بھر کر سال بھر تک جَو کے ڈھیر میں دبا رکھیں۔ اور ہر

مہینے گھڑے کو باہر نکال کر اُس کی اشیا کو ہلا دیا کریں۔ بعد ازاں کے گذر جانے کے بعد شہد اور گھی کے ساتھ ہر روز علے الصبح قوّت ہاضمہ کے مطابق کھایا کریں۔ اور جب دوائی ہضم ہو جائے۔ تو موافق غذا کھائیں۔

سونا رسائن اور چاندی رسائن بنانے کی بھی یہی ترکیب ہے۔ اس رسائن سے عُمر بڑھتی ہے۔ مقاصد حاصل ہوتے ہیں۔ اور بیماریاں رفع ہو جاتی ہیں۔ چوٹ۔ روگ۔ بڑھاپا اور موت کا کچھ اثر نہیں ہو سکتا۔ اور زندگی ہاتھی کی سی مضبوط ہو جاتی ہے۔ اندریاں نہائت طاقتور ہو جاتی ہیں۔ آدمی عقلمند۔ نیک نام۔ واک سدّھ[۱]۔ وید کا حافظ اور نہائت طاقتور بن جاتا ہے۔ اس نوہ رسائن کا ایک سال تک استعمال کرنا چاہیئے۔

ایندری رسائن

اندرائن کی جڑھ۔ بچھچھی۔ برہمی۔ بیچ برہم ساچوبی۔ پیپل اور نمک یہ سب دو دو جو بھر۔ سونا دو جو۔ وِش تل بھر اور گھی ایک پل لیکر سب کو ملا لیں۔ اور استعمال میں لائیں جب دوائی ہضم ہو جائے۔ تو گھی اور شہد ملی غذا کھائیں۔ اس رسائن کا استعمال بڑھاپے کو قریب نہیں آنے دیتا امراض کو دُور کرتا ہے۔ قوّت حافظہ کو بڑھاتا ہے۔ عقل اور عُمر کو ترقی بخشتا ہے۔ تر و تازہ کرتا ہے۔ طاقت پیدا کرتا ہے۔ خُوش آواز بناتا ہے رنگت کو نکھارتا ہے۔ اور اوج پیدا کرتا ہے۔ افلاس۔ زہر اور امراض کا اس رسائن کے استعمال کرنے والے پر کچھ اثر نہیں ہو سکتا۔ نیز اس کے استعمال سے شوتر کُشٹ (برص)۔ جٹھر روگ (ضُعف ہضم

---

[۱] جو مُنہ سے بولے۔ پُورا ہو جائے۔

باؤگولہ۔تلی۔وِشم جور۔پُرانا بخار۔مُہلک وات روگ اور وُہ امراض دُور ہو جاتے ہیں۔جن سے عقل۔حافظہ اور گیان زائل ہو جاتا ہے۔

میدھیہ رسائن دُودھ کے ساتھ منڈوک پرنی کا رس یا ملّٹھی کا چُورن یا گلو کا رس یا شنکھ پُشپی کی جڑھ اور پھول کا کُگدا استعمال کرنے سے عُمر بڑھتی ہے۔امراض دُور ہو جاتے ہیں۔طاقت جسمانی۔قوت ہاضمہ اور خوبصُورتی بڑھ جاتی ہے۔اور آواز صاف ہو جاتی ہے۔یہ چاروں رسائن عقل افزا ہیں۔لیکن شنکھ پُشپی خاص طور پر اِس مقصد کے لئے فائدہ مند ہے۔

پیپل رسائن جو لوگ رسائن کے سے فوائد سے مستفید ہونا چاہتے ہیں۔اُنہیں چاہیئے۔کہ ہر روز پانچ۔آٹھ۔سات یا دس پیپل گھی اور شہد کے ہمراہ برابر ایک سال تک استعمال کریں۔

یا پیپلوں کو ڈھاک کے کھار کی بھاونا دے کر گھی میں بھُون لیں۔اور دن کا کھانا کھانے سے پیشتر ہر روز تین پیپل شہد میں ملا کر کھا لیا کریں۔ تو کھانسی۔کھشے روگ۔شوش روگ۔دمہ۔ہچکی۔گل روگ۔بواسیر۔سنگرہنی یرقان۔وشم جور۔سُوریہ۔پینس (زکام)۔شوک۔باؤگولہ۔وات روگ اور کف روگ دُور ہو جاتے ہیں۔

وردھمان پیپل۔دُودھ کے ساتھ پہلے روز دس۔دُوسرے روز بیس علیٰ ہذا القیاس ہر روز دس پیپل بڑھاتے ہوئے دس روز میں ایک سو تک لے جا کر دس دس گھٹاتے ہوئے بیسویں روز پھر دس پر آ جائیں۔ اِن کے ہضم ہو جانے پر دُودھ چاول کھایا کریں۔اِس طرح یہ ایک ہزار

پیپل کا استعمال رسائن کا اثر رکھتا ہے۔

زیادہ طاقتور شخص کو چاہیئے کہ انہیں پیس کر پھانک لے۔ اوسط درجے کے طاقتور شخص کو پیپلوں کا کواتھ[۵۱] بنا کر پینا چاہیئے۔ کمزور شخص کو پیپلوں کا ٹھنڈا کشائے[۵۲] استعمال میں لانا چاہیئے۔ اِس طرح مرض اور دوش کے مطابق اس کا استعمال کرنا اپنے فوائد دکھاتا ہے۔

دس پیپل کی مقدارِ خوراک افضل۔ چھ کی مقدارِ خوراک متوسط اور تین کی ادنےٰ شمار کی گئی ہے۔ جو دُبلے اشخاص کے لئے اچھی ہے۔

وردھمان پیپل نامی نسخے کا استعمال موٹا کرتا ہے۔ خوش آواز بناتا ہے۔ تلّی کو دُور کرتا ہے۔ اُدر روگ کا دافع ہے۔ عُمر کو قائم رکھتا ہے۔ اور عقل افزا ہے۔

ترپھلا رسائن نمبر (۱) علی الصبح جب گذشتہ شب کا کھانا ہضم ہو چُکا ہو۔ ایک ہرڑ کھالیں۔ پھر دوپہر کا کھانا کھانے سے پیشتر دو بہیڑے کھالیں۔ کھانا کھا چُکنے کے بعد شہد اور گھی کے ساتھ چار آملے کھالیں۔ اِسی طرح ایک سال تک ترپھلا رسائن کا استعمال کرنے سے امراض اور بڑھاپا قریب نہیں آنے پاتے۔ اور عُمر سو برس تک بڑھ جاتی ہے۔

ترپھلا رسائن نمبر ۲ ترپھلے کا نگدا بنا کر لوہے کے ایک نئے برتن پر لیپ کر دیا کریں۔ اور ایک رات دن تک اُسی پر رہنے دیں۔ دُوسرے دن اُتار کر شہد اور پانی کے ساتھ استعمال میں

[۵۱] کاڑھا۔ جوشاندہ [۵۲] خیسانده

لائیں۔ دوائی کے ہضم ہو جانے پر گھی ملی غذا کھائیں۔ اس طرح سال بھر تک اس رسائن کے استعمال کرنے سے سو سال تک بڑھاپا قریب نہیں آتا اور صحت قائم رہتی ہے۔

ترپھلا رسائن نمبر ۳ ملٹھی یا بنسلوچن یا پیپل یا شہد اور گھی کے ساتھ بھی ترپھلے کا استعمال کرنا رسائن کا اثر رکھتا ہے۔ یا مصری کے ساتھ ترپھلے کا چورن پھانکنا چاہیئے۔

ترپھلا رسائن نمبر ۴ سب قسم کے لوہوں کے ساتھ۔ بچ کے ساتھ شہد اور گھی کے ساتھ۔ واوڑنگ اور پیپل کے ساتھ یا نمک کے ساتھ ایک سال تک ترپھلے کا استعمال کرنا عقل۔ حافظہ۔ طاقت۔ عمر اور دولت کو بڑھاتا ہے۔ اور بڑھاپے کو قریب نہیں آنے دیتا۔

شلاجیت نرمل (صاف) کسیلی اور پاک میں چرپری ہوتی ہے۔ اور بہت ٹھنڈی نہیں ہوتی۔ یہ سونے۔ چاندی۔ تانبے اور لوہے سے پیدا ہوتی ہے لیکن لوہے سے پیدا ہونے والی سب سے اچھی ہوتی ہے۔ اگر اس کا ٹھیک طور سے استعمال کیا جائے۔ تو اس سے باہ کو طاقت پہنچتی ہے۔ اور سب روگوں کی جڑھ کٹ جاتی ہے واتت پت کف ناشک ادویات کی اگر اسے بھاونا دے لی جائے۔ تو اس کے استعمال سے اعلےٰ درجے کا ویرج پیدا ہوتا ہے۔ مندرجہ بالا تینوں قسم کی ادویات کے کاڑھوں کو ملا کر یا الگ الگ نیم گرم کاڑھوں سے شلاجیت کو سات دن تک بھاونا دیں۔ پھر اسے پیس کر سب قسم

سکے لوہ چورنوں سے ملا کر دودھ کے ساتھ نوش کریں۔ تو عمر بڑھتی ہے
اور سُکھ ملتا ہے۔ شلاجیت کے استعمال سے بڑھاپا دور ہو جاتا ہے
جسم نہایت مضبوط بن جاتا ہے۔ عقل۔ حافظہ اور دولت ملتی ہے۔
اِس کا انوپان دودھ ہے۔ اِس کے استعمال کا زمانہ سات ہفتہ۔
تین ہفتہ اور ایک ہفتہ بھی ہے۔
مقدارِ خوراک۔ اعلےٰ۔ متوسط اور ادنےٰ شلاجیت کی یہ تین قسم کی
خوراک ہوتی ہے۔ ایک پل بھر شلاجیت اعلےٰ خوراک ہے۔ نصف
پل متوسط درجے کی اور ایک کرش بھر کو ادنےٰ مقدارِ خوراک سمجھا جاتا ہے
شلاجیت کیا چیز ہے؟ سورج کی تیز حرارت سے سونا وغیرہ معدنیات
جو پہاڑوں میں سے پگھل کر نکل پڑتی ہیں۔ اُن میں لاکھ کی سی نرم مٹی
کی ہمشکل جو میل ہوتی ہے۔ اُسے شلاجیت کہتے ہیں
سونے کی شلاجیت۔ ذائقے میں میٹھی مگر قدرے تیکھا پن لیے
جپا نامی پھول کی رنگت والی۔ پاک میں چرپری اور ٹھنڈی ہوتی ہے
چاندی کی شلاجیت۔ چرپری۔ سفید۔ ٹھنڈی اور پاک میں
میٹھی ہوتی ہے۔
تانبے کی شلاجیت۔ مور کے گلے کی سی۔ کڑوی۔ گرم اور پاک میں
چرپری ہوتی ہے۔
لوہے کی شلاجیت۔ گوگل کی ہمشکل۔ کڑوی۔ نمکین سی۔ پاک میں
چرپری۔ ٹھنڈی اور گئو موتر کی بُو والی ہوتی ہے۔ یہ سب سے اچھی ہوتی
ہے۔ سب قسم کی شلاجیت سب بیماریوں میں برتی جاتی ہیں۔ لیکن

رسائن کے طور پر لوہے کی شلاجیت کا ہی استعمال کیا جاتا ہے۔
فوائد۔سونے کی شلاجیت وات پت کو دُور کرتی ہے۔چاندی کی کف پت کو۔تانبے کی کوڑھ کو اور لوہے کی سنپات کو دُور کرتی ہے۔
پرہیز و خوراک۔شلاجیت استعمال کرنے والے کو ودااہی اور ثقیل اشیا سے پرہیز رکھنا چاہیئے۔کُلتھی سے تو کُلّی طور پر بچنا چاہیئے۔کیونکہ یہ شلاجیت کے بالکل متضاد ہیں۔
دُودھ۔شکت۔مانس رس۔مانس یُوش۔پانی۔گومُوتر اور دیگر کشائیول میں سے کسی ایک کے ساتھ مرض کے مطابق شلاجیت کا استعمال کرنا چاہیئے۔کرۂ ارض پر کوئی ایسا روگ نہیں ہے۔جو شلاجیت سے اچھا نہ ہو سکتا ہو۔
مُوسم کے مطابق حسب ترکیب استعمال کئے جانے سے شلاجیت صیحح و تندرست شخص کو بھی نہائت طاقت دیتی ہے۔
پہلے ادھیائے کے تیسرے حصے کا خلاصہ۔اِس حصّے میں سدّھ رسائنوں کے سولہ نسخے بیان کئے گئے ہیں۔

پہلے ادھیائے کا چوتھا حصّہ

آیور ویدیہ سمُتھان

گذشتہ تاریخ ایک زمانے کی بات ہے۔کہ سلیم الطبع اور یگیہ کرانے والے رشی گرامیہ[۱] دواؤں اور غذاؤں کے استعمال

۱ جنکے کھانے سے جلن پیدا ہو ۲ دیہاتی۔قصباتی اور شہری یعنی لبستی کی۔

سے ایسے دُکھی ہوئے۔ کہ اپنے روزمرّہ کے فرائض کی ادائگی کے بھی قابل نہ رہے۔ تب وُہ سوچنے لگے۔ کہ یہ سب ہمارے بستی میں رہائش رکھنے کا نتیجہ ہے۔ اور اِس کا یہی علاج ہے۔ کہ پُورب کی رہائش اختیار کی جائے۔ اِس لئے وہ ہمالہ کے اُس مقام پر گئے۔ جہاں سے کلیان کاری اور پوتّر دریائے گنگا کا آغاز ہوتا ہے۔ جہاں دیوتا۔ گندھرب اور کنّر رہتے ہیں۔ جہاں قسم قسم کے رتن پائے جاتے ہیں۔ جہاں کا نظّارہ نہائت دِلکش ہے۔ جہاں برہّم رشی۔ سِدّھ اور چارن نواس کرتے ہیں۔ جہاں ہر قسم کی جڑی بُوٹیاں پائی جاتی ہیں۔ جہاں ہر شخص کا جی رہنے کا طلبگار ہے۔ اور جس کی حفاظت اندر کرتا ہے۔

رِشیوں کی اِس جماعت میں بھرگو۔ انگرا۔ اتری۔ وَسِشٹ۔ کشیپ اگستیہ۔ وام دیو اور اَست گوتم وغیرہ بُہت سے رشی شامل تھے۔

اِندر نے نہائت محبّت سے اِس جماعت کا استقبال کیا۔ اور کہنے لگا۔ کہ اے برہّم کے جاننے والو! اے گیان دھن اور تپودھن کے بھنڈار برہّم رشیو! آپ کا آنا مبارک ہو۔ اے رشیو! بستیوں کی رہائش سے آپ لوگوں کے چہرے اُداس۔ بے رونق۔ بے نُور۔ دُکھی اور سُکھ سے خالی دکھائی دے رہے ہیں۔ آپ لوگوں نے اپنی نیک دِلی کی وجہ سے عوام کی بہتری کے واسطے اپنے اجسام کی کوئی پرواہ نہ کرکے بستیوں کی رہائش اختیار کی تھی۔ لیکن یاد رکھئے۔ کہ بستیوں کی رہائش دُکھوں کا منبع ہے۔ آؤ مَیں آپ کو آیورویدکا اُپدیش سُناؤں۔ جسے نہائت مہربانی سے مجھے اشونی کماروں نے سکھایا تھا۔ کیونکہ آیوروید کے اُپدیش کے لئے اس

سے اچھا موقع ہاتھ نہ آئیگا۔

اشونی کماروں نے یہ علم پرجاپتی سے حاصل کیا تھا۔ اور پرجاپتی کو برہما جی نے اس کا اُپدیش کیا تھا کیونکہ عوام بڑھاپے اور بیماریوں کی وجہ سے کم عمر، دُکھی اور گمراہ ہو رہے تھے۔ اور اسی وجہ سے وہ تپسیا انضباطِ حواس، خیرات اور تحصیلِ علم کے ناقابل تھے۔ برہما جی کا مقصد یہ تھا کہ مندرجہ بالا خرابیوں سے عوام کو نجات ملے۔

یہ علم بڑا کارِ ثواب ہے۔ اس سے عمر ترقی پاتی ہے۔ بڑھاپا اور بیماریاں دُور ہوتی ہیں۔ طاقت پیدا ہوتی ہے۔ اور صحت حاصل ہوتی ہے۔ آیوروید کا علم امرت کا سا اثر رکھتا ہے۔ اسلئے آپ اسے سن کر یاد رکھیئے۔ اور عوام کے فائدے کیلئے اس کی اشاعت کیجیئے۔ کیونکہ ترحم ہی رشیوں کا معراج ہے۔ وہی رفاقت ہے۔ شجاعت ہی رحم ہے۔ آرت پر رحم کرنا ہی اچھا اور ثواب کا کام ہے۔ وہی ثواب اہم اور اکثر کام ہے۔ اندر کی ان باتوں کو سُنکر رشی لوگ وید کے منتروں سے اُن کی تعریف کرنے لگے۔ اس کے بعد اندر نے رشیوں کو آیوروید کا اُپدیش کیا۔ اور فرمایا کہ یہ سب کام عمل میں لانے کے قابل ہیں۔ رسائن بنانے کا یہی سب سے اچھا موسم ہے۔ کیونکہ ہمالہ پربت پر پیدا ہونے والی سب جڑی بوٹیاں اور ادویات اس وقت مل سکتی ہیں۔ اور اسوقت تاثیر کے لحاظ سے بالکل مکمل ہیں۔

اِندروکت رسائن	اندرائن، برہمی، کھشیہ، کاکولی، شراونی، مہاشراونی، شتاور، ودارکی کند، جیونتی، سانٹھ، شالپرنی

۱؎ لازوال نعمت

پنج چھترا۔ اتی چھترا۔ میدا۔ مہا میدا اور دیگر جیونیہ[۵] ادویات کو چھ ماہ تک دُودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ تو لمبی عُمر۔ لُطفِ جوانی۔ صحّت۔ خُوش آوازی۔ خوبصورتی۔ تر و تازگی۔ عقل۔ حافظہ اور طاقت جسمانی وغیرہ حسبِ دِل خواہ فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ اِسے اندر وکت رسائن کہا جاتا ہے

چند رسائن اوشدھیاں

"برہم سوور چلا" نام کی ایک اُوشدھ ہوتی ہے۔ اُس کے پتّے کنول کی مانند ہوتے ہیں۔ ایک اور اُوشدھ "آدیتہ پرنی" ہوتی ہے۔ جسے "سُورج کانتا" یا "سُورج مُکھی" بھی کہتے ہیں۔ اس کا دودھ سونے کا سا زرد رنگ کا ہوتا ہے۔ اور پھول سُورج کی شکل کا ہوتا ہے۔

ایک اور اُوشدھ "ناری" ہوتی ہے۔ جسے "اشوبلا" بھی کہتے ہیں۔ اس کے پتّے "بل وج" کے سے ہوتے ہیں۔

ایک اور اُوشدھ "کاشٹ گودھا" ہوتی ہے۔ اس کی شکل گوہ کی سی ہوتی ہے۔ "سرپا" نامی اُوشدھ سانپ کی ہمشکل ہوتی ہے۔

ایک اور اُوشدھ "سوم" ہوتی ہے۔ اِسے سوم لتا بھی کہتے ہیں۔ یہ تمام اُوشدھیوں کی سردار سمجھی جاتی ہے۔ اس میں پندرہ پتّے لگتے ہیں۔ جو چاند کی طرح بڑھتے گھٹتے رہتے ہیں۔ یعنی شُکل پکھش میں چاند کی ہر تاریخ کو ایک ایک پتّہ بڑھتا رہتا ہے۔ اور کرشن پکھش میں چاند کی ہر تاریخ کو ایک ایک پتّہ گھٹتا رہتا ہے۔

ایک "پدم" نامی اُوشدھ ہے۔ یہ پدم کی ہمشکل ہوتی ہے۔ اس کا رنگ

---

[۵] زندگی افزا

سُرخ پدم کا سا اور بُو بھی پدم ہی کی سی ہوتی ہے۔
"اُجا" نام کی ایک اور اَوشدھ ہے۔ اِسے "اَج شرنگی" بھی کہتے ہیں۔
"نیلا" نام کی ایک اور اَوشدھ ہے۔ اسکا دُودھ اور پھول نیلے ہوتے ہیں۔ اِس میں لتا پرتان[۱] بکثرت ہوتے ہیں۔

اِن اَوشدھیوں کے استعمال کی ترکیب۔ اِن آٹھوں اَوشدھیوں میں سے جونسی بن سکے۔ اُسے شکم سیر ہو کر کھالیں۔ اور ڈھاک کی ایک درونی[۲] میں سو جائیں۔ جس میں پہلے ہی تیل چھِڑک دیا گیا ہو۔ چھ مہینے میں وُہ ازسرِ نو جوان ہو جائیگا۔ اِس عرصے میں اُسے بکری کا ہی دُودھ پلاتے رہنا چاہیئے۔ چھ مہینے کے بعد وُہ شخص عُمر، خوبصورتی خوش آوازی، جسمانی ساخت، طاقت اور جلال کے لحاظ سے دیوتاؤں کا ہم پلہ بن جاتا ہے۔ اُس کے باطن کی آنکھیں کھُل جاتی ہیں۔ اور دس ہزار سال تک کسی تکلیف کے بغیر زندگی بسر کرتا ہے۔
اِن دَیوی اَوشدھیوں کے اثر کو سہار سکنا آپ ہی جیسے لوگوں کا کام ہے اور کوئی شخص جو جیتندریہ نہ ہو۔ انکی تاثیر کو نہیں سہہ سکتا۔
اِن اَوشدھیوں کی تاثیر سے آپ ہر قسم کے کلیان کو حاصل کر سکینگے۔
محنتی اور جیتندریہ بان پرستھی اور گرہستی بھی اِن اوشدھیوں کو سہہ سکینگے اگر وُہ اُن کے مُلک کی پیدا شُدہ ہونگی۔ کیونکہ یہ سب اَوشدھیاں مقام پیدائش کی وجہ سے نرم اثر والی ہوتی ہیں۔ اِن کی کریا متوسط ہوتی ہے لیکن ترکیب استعمال ایک ہی ہے۔

---

[۱] بیلیں [۲] صندوق نما لکڑی کا برتن

صحت اور راحت کے جو طلبگار ان کے مندرجہ بالا طریق سے استعمال کی طاقت نہیں رکھتے۔ وہ مندرجہ ذیل ترکیب سے استعمال کر سکتے ہیں۔

اندر وکت براہم رسائن

بلیہ[1]۔ جیونیہ[2]۔ ورنگھنیہ[3] اور ویاستھاپن[4] گنوں[5] کی دس دس اوشدھیاں نیز

خیر۔ اسن۔ کھجور۔ مہوا۔ موتھا۔ اُت پل۔ داکھ۔ واوڑنگ۔ بچ۔ چیتا شتاور۔ کاکولی پیپل۔ جونگک۔ ردھی۔ ناگ بلا۔ ہلدی۔ دھو۔ ترپھلا۔ کیڑی۔ وداری کند۔ چندن۔ گنّے کا رس۔ شرمول رس۔ شری پرنی رس تنش اور پلاش کھشار یہ سب ایک ایک پل بھر لیکر چوگنے گائے کے دُودھ۔ دو آڑھک تلوں کے تیل اور دو آڑھک گائے کے گھی میں ملاکر آگ پر پکالیں۔ جب بخوبی پک جائے۔ تو چکنائی کو الگ کرلیں اور اُس میں آملوں کے رس سے سو مرتبہ بھاونا دیا ہوا آملوں کا چُورن ایک آڑھک بھر ڈالدیں۔ پھر تازہ شہد ایک آڑھک۔ کھانڈ ایک آڑھک۔ بنسلوچن اور پیپل ایک ایک پرستھ ڈال کر سب کو ملالیں۔ اور بعد ازاں اِن سب کو گھی کی چکنی ہانڈی میں ڈال کر پندرہ روز تک بند رکھیں۔ اور سولہویں دن نکال کر قوت ہاضمہ کے مطابق اِسے استعمال میں لائیں۔ مگر دوائی کی مقدار سے سولھواں حصہ سونے۔ تانبے۔ مُونگے لوہے۔ سپھٹک۔ موتی۔ ویدوریہ۔ شنکھ اور چاندی کا چُورن اُس میں ملا لینا چاہیئے۔ دوائی کے استعمال کے اثنا میں محنت طلب کاموں اور

---

[1] طاقت افزا [2] زندگی افزا [3] موٹا کرنے والی
[4] عمر کو قائم کرنے والی [5] مجموعے

جماع سے پرہیز رکھنا چاہیئے۔ جب دوائی ہضم ہو جایا کرے۔ تو چاولوں کا بھات دودھ اور گھی ملا کر کھانا چاہیئے۔ یہ رسائن ہر قسم کے امراض کو رفع کرتی ہے۔ اور واک سدّھی بخشتی ہے۔ اوج پیدا کرتی ہے۔ رنگت کو نکھارتی ہے۔ خوش آواز بناتی ہے۔ زہر کا اثر زائل کر دیتی ہے۔ افلاس کو دُور کرتی ہے۔ نیز عقل اور اندریوں کی طاقت کو ترقی دیتی ہے۔ ہر کام میں کامیابی نصیب ہوتی ہے۔ اِس کے استعمال سے نیا بل آتا ہے۔ اولاد بڑھتی ہے۔ اور ہر دلعزیزی ملتی ہے۔ نیز دُنیا میں نیک نامی پھیلتی ہے۔

اِن باتوں کے خواہشمند کو چاہیئے۔ کہ اِس پُر تاثیر اہم رسائن کا استعمال کرے۔ صاحب طاقت۔ تندرست۔ عقلمند۔ جیتندریہ۔ رحمدل اور اچھی حیثیت والے اشخاص کے لیے کُٹی پراویشک رسائن کا طریق بہت مفید ہے۔ لیکن اِن کے خلاف صفات والے اشخاص کیلئے "شوریہ مارُوتِک" کی ترکیب پر عمل کرنا چاہیئے۔ تاہم پہلا طریقہ افضل ہے رسائن کی ترکیب میں گڑبڑ مچ جانے سے اگر امراض پیدا ہو جائیں۔ تو رسائن کے استعمال کو بند کر کے پہلے اُن امراض کا ٹھیک علاج کر لینا چاہیئے

رسائن کے استعمال کے بغیر رسائن کے پھلوں کا حاصل کرنا

راست گفتار۔ بے غصّہ۔ شراب اور جماع سے پرہیزگار۔ ہنسا نہ کرنیوالے جوکھوں میں نہ پڑنے والے۔ شانت چت۔ شیریں زبان۔ کوشش کرنے والے۔ پاک صاف رہنے والے۔ مستقل مزاج۔ تخیر۔ تپسّوی۔ دیوتا۔ گئو۔ برہمن۔ اُستاد۔ گورو اور بزرگوں کے خدمتگزار۔ رحمدل۔ دیا وان۔ اوقات

مقررہ پر سونے اور جاگنے والے - دودھ - گھی کا ہمیشہ استعمال کرنے والے ملک و موسم کے آگاہ - مُدلّل منکسر مزاج - نیک چلن - ایک اصُول کے مقلّد - برہم گیانی - بوڑھوں کے خادم - پرماتما کی ہستی کے قائل اور دھرم شاستروں کے ماہر اشخاص رسائن کا استعمال نہ کرنے پر بھی رسائن کے فوائد کو حاصل کرتے ہیں۔

رسائن کے قابل اور ناقابل اشخاص جسمانی اور من کی خرابیوں کے دُور کئے بغیر جو شخص رسائن ادویات کا استعمال کرتا ہے۔ اُسے اُن سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

عمر افزا اور بڑھاپے و بیماری کے دُور کرنے والی جو دوائیں بیان کی گئی ہیں۔ وہ اُن لوگوں کو فائدہ مند ثابت ہوتی ہیں۔ جو جسمانی اور مانسک خرابیوں سے بری اور جیتیندریہ ہوتے ہیں۔ اجیتیندریہ اور دائم المریض نیز دِوجوں سے کینہ رکھنے والے اشخاص کو رسائن کے استعمال سے کچھ فائدہ نہیں ملتا۔

وَید کی فضیلت تمام رسائن مرکّبات - تمام مُبہی نُسخے اور امراض کی تمام ادویات وَید کے اختیار میں ہوتی ہیں۔ اِس لئے سب اِنسانوں کو پران آچاریہ - وید پارگامی اور دھمی مان وید کی نہائت اعتقاد کے ساتھ خدمت کریں۔ جس طرح اِندر نے اشونی کماروں کی سیوا کی تھی۔

اشونی کمار دونو دیوتاؤں کے معالج تھے۔ اُن کو یگیہ کا حصّہ دیا جاتا تھا کیونکہ اُنہوں نے مہادیو کے گن بیر بھدر سے کاٹے ہوئے دکھش کا سر جوڑ دیا تھا۔ پُوشا کے ٹوٹے ہوئے دانت - بھگ کی پھوٹی ہوئی

آنکھیں اور اِندر کا بھی ستمبھ اُنہوں سنے ہی اچھا کیا تھا۔ چاند کو راج یکھشما سے اُنہوں لنے ہی بچایا تھا۔ چاند کا سومیہ[1] بھاؤ زائل ہو گیا تھا۔ اُنہوں لنے ہی اُسے پھر سُکھی کیا تھا۔ بھر گو کا لڑکا چَوَن بڑا کامی تھا۔ جو بڑھاپے میں بڑا بد وضع ہو گیا تھا۔ اس کی خوبصورتی اور آواز بگڑ گئی تھی۔ اُنہوں لنے ہی اُسے از سرِ نو جوان بنا دیا تھا۔ ایسے ہی اور کاموں کی وجہ سے بھی یہ دونوں سورگ وید اندر وغیرہ دیوتاؤں کی تعظیم کے قابل بن گئے تھے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ دوِج لوگ اُن کے لئے گرہ۔ ستوتر۔ منتر۔ آہوتی۔ دھوم اور پشوؤں کا سنکلپ کیا کرتے ہیں۔

نندن بن میں اِندر ہمیشہ صُبح کے وقت اشونی کماروں کے ساتھ سوم پان کرتا ہے۔ سَوترامنی یگیہ میں اُن کے ساتھ حصہ پاتا ہے۔ دوِج لوگ عموماً اندر۔ اگنی اور اشونی کماروں ہی کی تعریف کے گیت گاتے ہیں۔ اِن کے برابر دُوسرے دیوتاؤں کا پُوجن وید منتروں سے نہیں ہوتا۔ اَجر اور اَمر دیوتا اپنے سردار اِندر سمیت نہائت کوشش سے اشونی کماروں کی سیوا کرتے رہتے ہیں۔ تو کیا امراض اور بڑھاپے کے شکار بلکہ ہمیشہ ہی دُکھوں میں گرفتار انسانوں کو اپنی راحت کے لئے ویدوں کی پُوجا نہ کرنی چاہیئے؟

تمام اِنسانوں کو لازم ہے۔ کہ نیک خصلت۔ عقلمند۔ دوِج جاتی شاستروں کے جاننے والے اور زندگی بخشنے والے وَید کو گورو سمجھ کر اُس کی اچھی طرح خدمت کریں۔

---

[1] سردسوبھاؤ [2] شہوت والا

بھشگ دوج جاتی ہوتا ہے۔ لیکن ویدک ودّیا کو ختم کر لینے پر وُہ ترجاتی ہو جاتا ہے۔ تب ہی وُہ وَید کہلاتا ہے۔ پُورب جنم کے ذریعے سے یہ وَید نہیں کہلاتا ہے۔
آدمی ودّیا کے خاتمے پر براہم یا آرش ستوبیں داخل ہوتا ہے۔ اور پھر ویدک کے حاصل کر لینے پر ترجاتی کہلاتا ہے۔
جو شخص لمبی عُمر کی خواہش رکھتا ہے۔ اُسے چاہیئے۔ کہ نہ تو وَید کو گالی دے۔ نہ کوسے اور نہ اُس کے ساتھ کوئی نقصان پہنچانے والا برتاؤ کرے۔
اگر مریض یہ عہد باندھے۔ کہ آرام آجانے پر مَیں وَید کی فلاں خدمت کرونگا اور آرام آنے پر اُس عہد کا ایفا نہ کرے۔ تو اُسکا بھلا نہیں ہوگا۔ وَید کو بھی چاہیئے۔ کہ تمام مریضوں کو اپنے بیٹے کی مانند تصوّر کرے۔ اور سب سے اچھے دھرم کے حصُول کی خواہش رکھتا ہُوا امراض سے اُسکی حفاظت کرے مہرشیوں نے دھرم۔ ارتھ اور کام کے حصُول کیلئے آیوروید کی اشاعت کی ہے۔ کیونکہ وُہ دھارمک آدمی تھے۔ اور اُن کی خواہش مُکتی کو حاصل کرنے کی تھی۔ جو کسی خواہش یا مقصد کو مدِّنظر رکھے بغیر محض بنی نوع انسان پر رحم کر کے علاج پر ہاتھ ڈالتے ہیں۔ وُہ سب سے افضل سمجھے جانے کے قابل ہیں۔
جو شکم پُری کے لئے علاج کو بیچتے ہیں۔ وہ سونے کے ڈھیر کو چھوڑ کر مٹّی کے ڈھیر کو اکٹھا کرتے ہیں۔
انسان مُہلک امراض کے پنجے میں گرفتار ہو کر موت کی طرف کھنچے چلے جاتے ہیں۔ جو موت کے جال کو توڑ کر اُن انسانوں کو بچاتا ہے۔ اُس

کے برابر دھرم - دان اور مخیّر دُنیا میں اور کون ہو سکتا ہے؟ جیودان (زندگی دینے) سے بڑھ کر دُنیا میں اور کوئی دان نہیں ہے۔ جانداروں پر رحم کرنے سے بڑا اور کوئی دھرم نہیں ہے۔ اِس بات کو سمجھ کر جو لوگ علاج میں مشغول ہوتے ہیں۔ اُنہی کا مقصد پُورا ہوتا ہے۔ اور وہی راحت کو حاصل کرتے ہیں۔

چوتھے حصے کا خلاصہ - آیوروید کی پیدائش - دیوی رسائنوں کے نسخے اور اندر نے جو کچھ رشیوں سے فرمایا - وُہ سب اس حصّے میں بیان کیا گیا ہے ؛

دُوسرا ادھیائے

سُت پریوگ شرمُولی واجی کرن

واجی کرن[1] کے فوائد - جیتندریہ شخص کو چاہیئے - کہ ہمیشہ واجی کرن ادویات کا استعمال کرتا رہے۔ کیونکہ دھرم - ارتھ[2] - پریتی[3] اور یش[4] یہ چاروں انہی واجی کرن ادویات کی بدولت حاصل ہوتے ہیں۔ سبب یہ ہے۔ کہ بیٹا واجی کرن کی بدولت اور مندرجہ بالا چاروں نعمتیں بیٹے کی بدولت میسّر آتی ہیں۔ نیز روئیں روئیں میں خوشی پیدا کرنے والی عورت واجی کرن کا سب سے اچھا کھیت ہے۔ رُوپ - رس وغیرہ اندریوں کے پانچوں وشے[5]

---

[1] قوت باہ بڑھانیوالی دوائیں [2] مقصد [3] محبّت [4] نیک نامی - شہرت [5] دیکھنا - چکھنا - سُونگھنا - سُننا اور چھونا یہ اندریوں کے پانچ وشے کہلاتے ہیں

پریتی پیدا کرنے میں سب سے افضل تسلیم کئے گئے ہیں۔ اور جب یہ پانچوں ایک عورت میں یک جا پائے جاتے ہیں۔ تو اُسسے پریتی کی کان کہنا بیجا نہ ہوگا۔ عورت کے سوا یہ پانچوں وشے اور کہیں بھی یک جا نہیں پائے جاتے۔ اس لئے اندریوں کے یہ وشے جو عورت میں یک جا پائے جاتے ہیں۔ وُہ پریتی کے بڑھانے والے ہیں۔ پریتی۔ سنتان۔ دھرم۔ ارتھ۔ لکشمی اور لوک بھی خصوصیت سے عورتوں ہی سے رونق افروز ہیں۔

سب سے اچھا واجی کرن

نہائت خوبصورت۔ نوجوان مُبارک اطاعت گذار اور تعلیم یافتہ عورت سب سے اچھی واجی کرن ہے۔

کئی قسم کے دنیوی اور دَیوی بھوگوں کی بدولت جیسے جیسے اشخاص سے پالا پڑتا ہے۔ اُنہی کے مطابق عورتوں کی خوبصورتی وغیرہ صفات ترقی کرتی رہتی ہیں۔

بہمہ صفت موصُوف جو عورت اپنے وَستے۔ خوبصورتی۔ گفتگو اور ناز و ادا سے دَیو وش یا کرم وش جس شخص کے دِل نشین ہو جاتی ہے۔ جو عورت جس شخص کے دِل کا سرور ہے۔ جو عورت جس شخص کے دِل کو چھین لیتی ہے۔ جس عورت کا ستو جس مرد کے ستو کی مانند ہوتا ہے۔ جو

---

۱ اولاد ۲ بقول ۳ موجودات ۴ پہلے جنموں کے کرموں سے تعلق رکھنے والے ۵ عُمر ۶ پہلے جنموں کے کرموں کی بدولت ۷ اِس جنم کے کرموں کی بدولت ۸

عورت جس شخص کی اطاعت گذار ہے۔ جو عورت جس شخص کو اپنے طبعی صفات سے خوش آئے۔ جو عورت اپنی اعلےٰ صفات کی بدولت جس شخص کی سب اندریوں کو اِس طرح بس میں کرے۔ گویا جال میں باندھ لیا ہے جس عورت کے فراق کی وجہ سے جو شخص تکلیف پائے۔ اور دُنیا کو عورتوں سے خالی سمجھنے لگے۔ جس عورت کے فراق میں جو شخص اپنے تئیں زندگی سے خالی تصوّر کر کے اپنے آپ کو ہلاک کرنے پر آمادہ ہو جائے۔ جس عورت کے صرف دیدار سے ہی جس شخص کا رنج سب سُدھ دُکھ اور خوف دُور ہو جائیں۔ جس عورت سے مِل کر جو شخص اپنے دِلی رازوں کو افشا کر دے۔ جسے دیکھ کر نہایت خوشی ہو۔ جس عورت کو دیکھ کر ہمیشہ تازہ جوش سے مِلنے کی خواہش پیدا ہو۔ جس عورت کے پاس بار بار جا کر بھی دِل کو سیری نہ حاصل ہو۔ اُس کے لیئے وہی عورت سب سے اچھی واجی کرن ہے۔ دُنیا میں مختلف پسند کے لوگ پائے جاتے ہیں۔ اِس لیئے یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ مندرجہ صدر باتوں کے لیئے عورت کا خوبصُورت ہونا ضروری نہیں ہے۔ بلکہ جس عورت پر جس شخص کا دِل آ جائے۔ خواہ وُہ بدصُورت بھی کیوں نہ ہو۔ اُس شخص کے لیئے وہی عورت واجی کرن کا اثر رکھتی ہے۔

جماع کے قابل عورت کی صفات ۔ جو شخص اولاد کا تمنّائی ہے اُسے چاہیئے۔ کہ اپنے تندرست ہونے کی حالت میں ایسی عورت کے ساتھ جماع کرے۔ جو اُس کے اپنے گوتر کی نہ ہو۔ جسے جماع کی خواہش ہو۔ جو خوش و خُرّم ہو۔ جو عوارض سے بری ہو۔ اور جو حیض کے

بعد شُدّھ ہو چکی ہو۔

لاولد آدمی ایسا ہوتا ہے۔ جیسے بے سایہ اور بے ثمر بدبودار درخت۔ یا تصویر کا چراغ۔ یا خُشک سمندر۔ یا انسانی شکل میں تنکوں کا گٹھا۔ دُوسرے الفاظ میں لاولد آدمی کا تمام دُنیوی کاروبار عبث محض ہوتا ہے۔ **کثیر الاولاد آدمی** بہو مُورتی[1]۔ بہو مکھ[2]۔ بہو ویوہ[3]۔ بہو کریا[4]۔ بہو چکشو[5] بہو گیان[6] اور بہو آتما[7] کہلاتا ہے۔ وہی شخص خوش و خورّم۔ قابلِ تعریف۔ صاحب دولت۔ صاحب اثر اور صاحب اقبال ہوتا ہے۔

واجی کرن کے استعمال کا باعث۔ محبّت۔ طاقت۔ راحت معاش۔ پھیلاؤ۔ خاندان کی بڑائی۔ نیک شہرت اور قناعت یہ سب برکات اولاد پر منحصر ہیں۔ اِس لئے جو شخص اِن نعمتوں کی خواہش رکھتا ہے۔ اُسے اولاد پیدا کرنے والی واجی کرن ادویات کا استعمال ضرور ہی کرنا چاہیئے۔

اب ہم واجی کرن ادویات کے چند نُسخوں کا ذکر کرتے ہیں۔

واجی کرن گٹکا شرمُول۔ اِکھشومول۔ کانڈیکھشو۔ اِکھشو والکا۔ شادر۔ کھشیر کاکولی۔ وِداری کند۔ کیٹری۔ جیونتی۔ جیوک۔ میدا۔ باراہی کند۔ رِشبھک۔ گھرہٹی۔ بِردھی۔ گوکھرو۔ راسنا۔ کینچ اور ساٹھ ہر ایک تین تین پل اور ماش ایک آڑھک لے کر ایک دسعن پانی ڈالکر آگ پر چڑھا دیں۔ جب ایک چوتھائی پانی باقی رہ

---

[1] بہت صُورتوں والا [2] بہت مُونہوں والا [3] بہت بازوؤں والا [4] بہت کاموں والا [5] بہت آنکھوں والا [6] بہت علم والا [7] بہت آتماؤں والا

جائے۔ تو اُسے نیچے اُتار کر اُس میں ملٹھی۔ داکھ۔ انجیر۔ پیپل۔ کینچ۔ مہوا۔
کھجور اور شتاور کو پیس کر ڈال دیں۔ اور ودارِی کند کا رس ایک آڑھک۔
آنلوں کا رس ایک آڑھک۔ گنّے کا رس ایک آڑھک۔ گھی ایک آڑھک
اور دودھ ایک درون ملا کر پھر آگ پر چڑھا دیں۔ پکتے پکتے جب صِرف
گھی باقی رہ جائے۔ تو اُسے اُتار کر چھان لیں۔ پھر اس گھی میں کھانڈ
اور بنسلوچن ایک ایک پرستھ۔ پیپل چار پل۔ مرچ سیاہ ایک پل۔
دارچینی نصف پل۔ الائچی نصف پل۔ کیسر نصف پل اور شہد دو کڑو
ڈال کر ملا لیں۔ اس کی مقدار خوراک ایک پل ہے۔ لیکن حسب ضرورت
قوّت ہاضمہ کے مطابق استعمال کرنا اچھا ہوتا ہے۔ یہ دوائی نہائت مُبہی
فربہی افزا اور طاقت بڑھانے والی ہے۔ اور اِس کے استعمال سے
گھوڑے کی سی طاقت حاصل ہوتی ہے۔

واجی کرن گھرت تازہ اُرد ایک آڑھک۔ نئے کینچ کے بیج ایک
آڑھک۔ جیوَک۔ رِشبھک۔ بارِاہی کند۔ میدا
شتاور۔ ملٹھی اور اسگندھ ایک ایک کڑو۔ اِن سب کو چوگنے پانی میں
ڈال کر آگ پر چڑھا دیں۔ جب ایک چوتھائی پانی رہ جائے۔ تو اُتار کر چھان
لیں۔ پھر اُس رس میں ایک پرستھ گائے کا گھی۔ دس گُنا دودھ۔ ایک
پرستھ ودارِی کند کا رس اور گنّے کا رس ایک پرستھ ڈال کر اچھی طرح ملا کر
دھیمی آنچ پر پکائیں۔ جب سب پانی جل جانے کے بعد گھی باقی رہ جائے
تو اُسے الگ کر کے اُس میں کھانڈ۔ بنسلوچن اور شہد ہر ایک چار چار
پل اور پیپل ایک پل ڈال کر مندرجہ بالا واجی کرن گُٹکے کی طرح ایک پل

پھر روز استعمال کرنے سے دیر ج لاندال اور عضو تناسل نہائت طاقتور ہو جاتا ہے۔ اس گھرت کے استعمال کے بعد کھانا کھانا چاہیئے۔

واجی کرن پنڈرس کھانڈ۔ اُرد کی دال کا آٹا۔ بنسلوچن۔ دودھ گھی اور گیہوں کا آٹا ان سب کو ملا کے حریرا سا بنالیں۔ اور آگ پر چڑھا دیں۔ جب کسی قدر پک جائے۔ تو اُس میں مُرغ کا مالنس رس ڈال دیں۔ اور گرم گرم میں ہی الائچی وغیرہ خوشبودار ادویات ڈال کر آہستہ آہستہ ہلاتے رہیں۔ حتےٰ کہ وہ گاڑھا ہو جا یہ پنڈرس نہائت مُبہی۔ طاقت افزا اور تازگی بخش ہوتا ہے۔ اس کے استعمال سے گھوڑے کے برابر جماع کرنے کی طاقت پیدا ہوتی ہے۔

مور۔ تیتر اور ہنس کا پنڈرس بھی اسی ترکیب سے تیار کرنا چاہیئے۔

بل کارک رس گھی۔ اُرد اور بکرے کے خصئے لیکر اُن کو بھینسے کے مالنس رس میں پکا کر رس کو الگ کر لیں۔ پھر اس رس میں تازہ گھی۔ پھلوں کی کھٹائی۔ قدرے نمک۔ دھنیا۔ زیرہ اور سُونٹھ ملا کر استعمال میں لائیں۔ یہ بل کارک رس مُبہی۔ طاقت افزا اور فربہی بڑھانے والا ہے۔

ورشیہ رس چڑے کے مالنس کو تیتر کے مالنس رس میں۔ تیتر کے مالنس کو مُرغ کے مالنس رس میں مُرغ کے مالنس کو مور کے مالنس رس میں اور مور کے مالنس کو ہنس کے مالنس رس میں سدّھ[1] کر کے گرم گرم کو تازہ گھی میں بگھار کر انار دانے کی کھٹائی اور

---

[1] پکا کر

الائچی وغیرہ مصالحہ جات ڈالکر مصری سے میٹھا کر کے استعمال کرنے سے طاقت بڑھ جاتی ہے۔

ورشیہ مانس چڑے کا گوشت شکم سیر ہوکر کھانے کے بعد اوپر سے دودھ پی لیں۔ تو رات بھر میں ویرج اور طاقت میں ہرگز کمی نہ آئیگی۔

مبہی نسخہ مانس نوش کے ساتھ گھی ملا بھات کھا کر اوپر سے دودھ پینے سے ایسی تیزی آجاتی ہے۔ کہ رات بھر نیند نہیں آتی۔ یا مگرمچھ کے ویرج میں مرغ کا گوشت بھون کر شکم سیر ہو کے نوش کریں۔ تو عضوِ مخصوص کی خیرش سے رات بھر سونا نہ ملے۔
یا مچھلی کے انڈوں کا رس نکال کر گھی میں بھون کر کھائیں۔
یا ہنس۔ مور۔ یا مرغ کے انڈوں کے رس کو اسی طرح استعمال کریں تو قوتِ باہ بڑھ جاتی ہے۔

واجی کرن ادویات کے استعمال کی ترکیب جسمانی صفائی اور سروتوں کی صفائی کے بعد اگر مبہی ادویات کا استعمال کیا جائے۔ تو آدمی میں بیل کی سی قوتِ باہ پیدا ہو جاتی ہے۔ نیز جسم موٹا تازہ ہو جاتا ہے۔ اور طاقت بڑھ جاتی ہے۔ اسلئے مبہی ادویات سے پیشتر ومن[۱] ۔ وریچن[۲] کے ذریعے اندرونی صفائی کر لینی چاہیئے۔ جسمانی صفائی کے بغیر مبہی ادویات اکارت جاتی ہیں۔ جیسے میلے کپڑے کو رنگ میں ڈبونے سے اس پر رنگ نہیں آتا۔

---

[۱] قے لینا [۲] جلاب لینا

دُوسرے ادھیائے کے پہلے حصے کا خلاصہ۔ اِس ادھیائے کے اِس حصّے میں عورت کا واجی کرن کا کمیت ہونا۔ عورتوں کا مردوں کے لئے واجی کرن کا اثر رکھنا۔ لاولد آدمی کی مذمّت۔ کثیر الاولاد شخص کی تعریف۔ نیز بیبھی۔ طاقت افزا اور فربہی پیدا کرنے والے اور صاحب اولاد بنانے والے پندرہ نسخے بیان کئے گئے ہیں۔

دُوسرے ادھیائے کا دُوسرا حصّہ

آسکتی کھشیری

سنتان اُت پادک گُٹکا رس بھرے۔ سبز اور صاف ساٹھی چاولوں کو دُودھ میں بھگو دیں۔ جب اچھی طرح سے بھیگ جائیں۔ تو انہیں کھرل میں خُوب باریک پیس لیں۔ اور دُودھ میں گھول کر کپڑے سے چھان لیں۔ اِس رس میں گائے کا دُودھ ڈال دیں۔ پھر کینچ کے بیج۔ دھنیا۔ ماش رس۔ کھریٹی۔ مُدگ پرنی ماش پرنی۔ جیونتی۔ جیوک۔ رِدھی۔ رشبھک۔ کاکولی۔ گوکھرو۔ ملٹھی۔ ستاور۔ وداری کند۔ داکھ اور کھجور ان سب کا کاڑھا ملا کر آگ پر رکھ کر پکائیں جب یہ پک کر چکنے کو تیار ہو۔ تو بنسلوچن۔ اُرد کا آٹا شالی چاولوں کا آٹا کھشتک کا آٹا اور گیہوں کا آٹا گھی میں بھونا ہُوا اُس میں ڈال کر ملا لیں۔ اور کڑچھی سے ہلاتے رہیں۔ جب وُہ گاڑھا ہو جائے۔ تو اُس میں شہد اور کھانڈ بمقدار کافی ملا دیں۔ پھر اُس کی بیر کے برابر گولیاں بنا کر گھی میں تل لیں۔ اور اِن تلی ہوئی گولیوں کو اپنے معدے کی

قوّت کے مطابق استعمال میں لائیں۔ اور اُوپر سے خُوب دُودھ پی لیا کریں یا مانس رس سیر ہو کر نوش کریں۔ اِس واجی کرن کے استعمال سے بڑھاپے میں بھی طویل العمر اولاد پیدا ہو سکتی ہے۔

دُوسرا نُسخہ چڑے ہنس۔ مرغ۔ مور۔ شِشومار اور مگرمچھ کا ویرج بہم پہنچا کر گائے کے گھی۔ سُور کی چربی۔ چڑے کی چربی۔ چاولوں سے [illegible] اور گیہوں کے آٹے کے ساتھ ملا کر پُوری۔ شش کُلی۔ مٹھائی یا دیگر انواع و اقسام کے پکوان تیار کر کے استعمال کرنے سے عضوِ تناسل مُخیزاں اور ویرج سے بھرا رہتا ہے۔ اور آدمی حسب دلخواہ جماع کر سکتا ہے۔

تیسرا نُسخہ کینچ کے بیج۔ اُڑد۔ کھجور۔ شتاور۔ سنگھاڑے اور داکھ سب ایک ایک پرسرت[1]۔ دُودھ اور پانی ایک ایک پرستھ[2]۔ سب کو ملا کر آگ پر چڑھا دیں۔ جب پانی ایک پرستھ باقی رہ جائے۔ تو اُن کو چھان لیں۔ اور اُس رس میں کھانڈ بنسلوچن اور تازہ گھی ہر ایک تین تین پرسرت ملا لیں۔ پھر اِس میں شہد ملا کر استعمال میں لائیں۔ غذا چاولوں کا بھات رکھنی چاہیئے۔ اِس دوائی کے استعمال سے بُوڑھا اور دُبلا آدمی بھی نوجوانوں کی طرح اولاد پیدا کرنے کے قابل بن جائیگا۔

چوتھا نُسخہ کھجور۔ اُڑد۔ کھشیر کاکولی۔ شتاور۔ کھجور۔ مہوا داکھ اور کینچ کے بیج سب ایک ایک پل وزن

[1] پرسرت = ۸ تولے [2] پرستھ = ۶۴ تولے

میں لے کر ایک آڑھک پانی ڈالکر آگ پر چڑھاویں۔ جب ایک چوتھائی
پانی رہ جائے۔ تو اُتار کر چھان لیں۔ اور اُس رس میں ایک پرستھ دُودھ ملا کر
پکائیں۔ جب پانی جل جائے۔ اور صرف دودھ باقی رہ جائے۔ تو اس کا
استعمال کریں۔ اُوپر سے کھانڈ ڈال کر گھی ملا بھات کھائیں اِس
سے قوتِ باہ کو نہائت طاقت پہنچتی ہے۔

پانچواں نسخہ جیوک۔ میدا۔ رشبھک۔ [illegible]۔ شراونی۔ مہاشراونی
کھجور۔ مہوا۔ داکھ۔ پیپل۔ سُونٹھ۔ سنگھاڑا۔ وداری کند
تازہ گھی۔ دُودھ اور پانی۔ اِن سب کو ملا کر آگ پر چڑھاویں۔ جب
گھی باقی رہ جائے۔ تو اُس میں چوتھائی کھانڈ اور شہد ملا دیں۔
اُوپر سے چاولوں کا بھات جسمانی طاقت کے لحاظ سے استعمال میں
لائیں۔ یہ دوائی باہ اور طاقت کو بڑھاتی ہے۔ خوبصورت اور خُوش گلو
بناتی ہے۔ اور موٹا کرتی ہے۔

چھٹا نسخہ چاند کی چاندنی کے سے اُجلے اور خرابیوں سے پاک
دہی کی ملائی لے کر اُس میں کھانڈ۔ شہد۔ مرچ سیاہ
بنسلوچن اور الائچی ملا کر ایک صاف نئے کپڑے میں متھ کر ایک مٹی
کے برتن میں رکھ دیں۔ اور اسے گھی ملے بھات کے ساتھ کھا کر اُوپر
سے "رسالا"[1] پئیں۔ اِس نسخے کے استعمال سے آدمی کی طاقت اور
خوبصورتی بڑھ جاتی اور آواز صاف ہو جاتی ہے۔ اور بیل کی طرح
جماع کرنے کی طاقت پیدا ہوتی ہے۔

---

[1] دہی وغیرہ کئی اشیاء کو ملا کر بنایا جاتا ہے۔

ساتواں نسخہ جو شخص چاند کے سے اُجلے دُودھ - گھی کھانڈ اور شہد کو ملا کر چاولوں کے بھات کے ساتھ نوش کرتا ہے - اُس کی قوّت باہ بُہت بڑھ جاتی ہے۔

آٹھواں نسخہ گرم گرم گھی میں مگر اور مُرغ کے انڈوں کو تل کر ساٹھی چاولوں کے آٹے اور تازہ گھی میں ملا کر پُوریاں بنائیں - اور انہیں [illegible] سے دو سُرا منڈ" پئیں - تو قوّت باہ اور ویرج میں مافوق الانسان ترقّی ہوگی -

دُوسرے ادھیائے کے دُوسرے حِصے کا خلاصہ - اِس حِصّے میں جو آٹھ نسخے لکھے گئے ہیں - وُہ اپتیارتھی اور پُرشارتھی اشخاص کے استعمال کے قابل ہیں - اِن نسخوں کے استعمال کرنے سے آدمی کا جسم مرغن - خُوبصُورت - طاقتور اور پُر از سُرور ہو جاتا ہے - اور آٹھ سال تک قوّت باہ گھوڑے کی مانند قائم رہتی ہے۔

دِل کو فرحت بخشنے والی ہر ایک چیز واجی کرن کیلئے مددگار ثابت ہوتی ہے جیسے دِلکش باغوں میں گھومنا - مرغزاروں میں سَیر کرنا - پہاڑوں کی چوٹیوں پر پھرنا - نازنین عورتوں کی صُحبت - زیوروں اور خوشبودار مالاؤں کا پہننا اور دوستوں کی مجلسیں یہ سب واجی کرن کے لِئے اچھی تدابیر ہیں -

تیسرا حصہ

ماش پرن

دُودھ کا میٹھی ہونا - ایسی گائے کا دُودھ جو بالخصوص اُرد کا بھوسہ

کھاتی ہو۔ جو دیر کی بچہ جنی ہوئی ہو۔ جو موٹی تازی ہو۔ جس کے چاروں تھن صحیح اور کامل ہوں۔ جس کا بچھڑا اُسی کے رنگ کا اور زندہ موجود ہو۔ جس کا رنگ سُرخ یا سیاہ ہو۔ جس کے سینگ اُونچے ہوں۔ اور بوسیدہ نہ ہوں۔ یا جو ایکھ اور ارجن کے پتے کھاتی ہو۔ جس کا دُودھ گاڑھا ہو۔ خواہ اُسے جوش دیا گیا ہو یا نہ دیا گیا ہو۔ دُودھ میں مصری۔ شہد اور گھی ملا کر پینے سے اعلےٰ درجے کی تر و تازگی بخش [illegible]

شکر ور دھک نُسخہ منی افزا ادویات۔ زندگی افزا ادویات۔ فربہی افزا ادویات۔ طاقت افزا ادویات اور شیر افزا ادویات کو الگ الگ دُودھ میں سِدھ کر کے گیہوں کا آٹا۔ گھی۔ شہد اور کھانڈ ملا کر بالترتیب استعمال کرنے سے ویرج نہایت کثرت سے پیدا ہوتا ہے

دیگر میدا۔ کھشیر کاکولی جیونتی۔ وداری کند۔ کیڑی۔ اُڑد۔ گوکھرو۔ نیسلوچن گیہوں۔ شالی چاول اور کھشٹک چاول سب ایک ایک کرش لیکر نصف پانی اور نصف دُودھ ملی ایک آڑھک کچی لسّی میں پکائیں۔ پکتے پکتے جب صرف دُودھ باقی رہ جائے۔ تو اُسے چھان کر گھی۔ شہد اور کھانڈ ملا کر پیئے۔ تو ستّر برس کا بُوڑھا بھی بکثرت اولاد پیدا کرنے کے قابل ہو جائے۔ اور نوجوانوں کی مانند طاقتور ہو۔

دیگر صاف سونے کا ایک ٹکڑا ڈالکر دُودھ کو جوش دیکر پھر اُسمیں گھی شہد اور کھانڈ ملا کر پینے سے آدمی یقینی طور پر اولاد پیدا کرنے کے قابل بن جاتا ہے۔

دیگر تیس عدد پیپل پیس کر گھی اور تیل میں بھون لیں۔ پھر اُس میں

کھانڈ اور گھی ملا کر ایک برتن میں ڈال لیں۔ اور اُسی برتن میں گائے کو دُودھ دُہ کر حسب طاقت پئیں۔ اور اُوپر سے دُودھ اور گھی ملا کر چاول کا بھات کھائیں۔ تو رات بھر عُضوِ تناسل ڈھیلا نہ ہوگا۔ اور امساک بھی بکثرت رہیگا۔

دیگر گوکھرو کا رس۔ وداری کند کا رس اور ان دونو سے چوگنا دُودھ سے [illegible] ساٹھی چاولوں کی کھیر بنا کر گھی ڈال کر کھائیں۔ تو قوّت باہ میں ترقّی ہوگی۔

دیگر مرغن اور مفرّح جیونیہ[1] گن کی ادویات کے پھلوں کا ایک کُڑو چُورن۔ کینچ کے بیجوں کا چُورن ایک کُڑو۔ اُرد کا آٹا دو کُڑو۔ تلوں کا چُورن دو کُڑو۔ مُونگ کا آٹا دو کُڑو۔ گیہوں کا آٹا ایک کُڑو۔ شالی چاولوں کا آٹا ایک کُڑو اور گھی دو کُڑو لے کر ان سب کو دُودھ میں گوندھ کر گھی میں تل لیں۔ لیکن جس شخص کی زیادہ عورتیں ہوں وہی اس کا استعمال کرے۔

دیگر اشتاور کی گلی اور گھی کو دس گُنا دُودھ میں پکائیں۔ پھر اُس میں کھانڈ پیپل اور شہد ملا کر کھائیں۔ تو اس سے قوّت باہ کو نہائت طاقت ملیگی۔

دیگر ملّٹھی کا چُورن ایک کرش۔ شہد ایک کرش اور گھی ایک کرش سب کو ملا کر چاٹ لیں۔ اور اُوپر سے دُودھ پی لیں۔ تو ویرج کا ویگ زور سے پیدا ہوتا ہے۔

---

[1] زندگی افزا ادویات۔

دیگر اگر دودھ اور گھی کا استعمال ایسے اشخاص کریں - جو نڈر تندرست عزم مصمم رکھنے والے اور اچھے کرم کرنے والے ہوں - تو اُن میں باز کی سی قوتِ جماع پیدا ہو جاتی ہے -

دیگر ایک سے کرموں کے کرنے والے مضبوط ارادے والے - ستو اور طاقت میں ایک برابر - خاندانی - تعریف کے قابل - ہوشیار - نیک خصائل - پاک صاف رہنے والے ہوتے نا[illegible]سے بچنت - باہم محبت رکھنے والے اور شیریں زبان اشخاص کے ساتھ رہنا سہنا بھی آدمی کی طاقت بڑھانے میں کارآمد تدبیر ہے -

دیگر تیل اور اُبٹنا ملنا - نہانا - عطریات لگانا - پھولوں کی مالا پہننا - زیورات کا پہننا - آرام دہ مکان میں رہنا - آرام دہ بستر پر سونا - آرام دہ آسن پر بیٹھنا - خوبصورت - نئے سلے اور دل پسند کپڑے پہننا - خوشنما پرندوں کے چہچہے سننا - عورتوں کے زیوروں کی جھنکار سننا اور خوبصورت عورتوں سے پاؤں دبوانا بھی مرد کی قوت باہ کو بڑھانے والی تدابیر ہیں -

دیگر ایسے جل آشیوں[۱] کی سیر کے مزے لوٹنا جہاں کھلے ہوئے کنولوں پر بھنور گونجار کر رہے ہوں جہاں چنبیلی اور کنولوں کی خوشبو مہک رہی ہو - جہاں کے مکانات سرد ہوں - اور جہاں ندیاں جھاگ سے بھری ہوئی بہہ رہی ہوں - ایسے پہاڑوں پر گھومنا جنکی نیلی چوٹیوں کا نظارہ نہایت دلکش ہو - اور جہاں کالی کالی گھٹائیں سروں پر منڈلا رہی ہوں - ایسے مقامات پر بیٹھنا جہاں رات کے وقت چاند کی چاندنی

---

[۱] جھیل - تالاب - جوہڑ وغیرہ سے مراد ہے - یعنی پانی کے ذخیرے

چھٹک رہی ہو۔ جہاں کمودنی کی خوشبو سے لدی ہوئی ہوا جسم کو چھوتی ہو۔ مزے لوٹنے کے قابل راتوں میں جہاں بڑے بوڑھوں کا خوف نہ ہو۔ جہاں عیش وعشرت کا تمام سامان مہیا ہو۔ کھلے ہوئے باغوں میں جہاں کوئل کی "کوہو" دل کو لبھا رہی ہو۔ جہاں گانے بجانے کی میٹھی اور سُریلی تانیں کانوں میں آرہی ہوں۔ ان کے علاوہ خوشبودار پھولوں کے ہار پہننا۔ دوشالہ اور خرابیوں سے بری ستو کا استعمال میں لانا۔ استقلال سے کام کرنا۔ ہر روز نئی نئی تمناؤں کا پورا ہونا۔ مہ جبین نازنینوں کی صحبت اور بسنت کا موسم یہ سب باتیں بھی مرد کی قوت کو بڑھانے والی ہیں۔

تیسرے جزو کا خلاصہ۔ اس حصہ میں طاقت اور ویرج کے بڑھانے والے پندرہ نسخے بیان کئے گئے ہیں۔

چوتھا حصہ

اب اُن باتوں کا بیان کیا جائیگا جن کو عمل میں لانے سے آدمی جسقدر عورتوں سے چاہے جماع کر سکے اُن سے اولاد بھی پیدا کر سکے۔

مردوں کی الگ الگ پرکرتیاں۔ یہ ضروری نہیں ہے۔ کہ ہر ایک طاقتور مرد کے ہاں اولاد پیدا ہو سکے۔ کیونکہ بہت سے ایسے اشخاص بھی ہیں۔ جو باوجود بڑے بڑے جسیم ہونے کے عورت سے ہمبستری کرنے کے قابل نہیں ہوتے۔ ان کے خلاف بہت سے دبلے۔ پتلے اور کم عمر اشخاص ایسے بھی دیکھنے میں آتے ہیں۔ جن میں جماع کی طاقت بہت

کثرت سے پائی جاتی ہے۔ اور جو کثیر الاولاد بھی ہوتے ہیں۔ بعض طبعاً دُبلے ہوتے ہیں۔ اور بعض امراض کی وجہ سے دُبلے ہو جاتے ہیں۔ بُہت سے دُبلے اشخاص بھی چڑے کی طرح بُہت سی عورتوں سے جماع کرنے کی طاقت رکھتے ہیں۔ اور بعض بکثرت جماع کرنے والے اشخاص بھی ہاتھی کی مانند کثیر مقدار میں ویرج چھوڑتے ہیں۔ بعض وقت کے لحاظ سے اور بعض مشق سے کثیر الشہوت ہوتے ہیں بعض کی قوّت باہ بیرونی تدابیر سے بڑھ جاتی ہے۔ اور بعض طبعاً ہی قوت باہ میں متمیّز ہوتے ہیں۔ اس لئے ذیل میں اُن تدابیر کا ذکر کیا جاتا ہے۔ جو کمزوروں کو طاقت بخشنے والی ہیں۔ اور طاقتوروں کو عیش بھوگنے کی زیادہ طاقت دیتی ہیں۔

نُسخہ شکر ورد ہک گھی۔ تیل۔ مالنس رس۔ دُودھ۔ کھانڈ اور شہد سے سب طرح کا دستی کرم (حقنہ) کریں اور دُودھ و مالنس رس پیتے رہیں۔ تو طاقت بڑھیگی۔

یا سُور کے گوشت کو باریک کر کے اُس میں کالی مرچ اور سیندھا نمک ڈالکر بیر کے برابر گولیاں بنا کر گھی میں تل لیں۔ اور مُرغ کے مالنس رس میں ڈالتے جائیں۔ پھر اس کو گھی خوشبودار مصالحے۔ دہی و انار دانے کی کھٹائی میں ڈال کر ایسے طور سے پکائیں۔ کہ وُہ گولیاں پھُوٹنے نہ پائیں۔ اِس پکے ہوئے رس کو پینے اور اُن گولیوں کے کھانے سے باہ کی لازوال طاقت حاصل ہو جاتی ہے۔

اسی ترکیب کے مطابق دُوسرے مالنسوں کی پکوڑیاں اور رس بنا کر

استعمال کرنے سے ویرج بڑھ جاتا ہے۔

دیگر ماش مقشر اور کینچ کے بیجوں کو پکا کر دہی اور انار دانے کی کھٹائی ڈالکر پکائے ہوئے گھی ملے بھینسے کے گوشت کے رس میں ڈالدیں۔ پھر اُس میں دھنیا۔ زیرہ اور سونٹھ بھی ڈالدیں۔ تو اس رس سمیت استعمال کرنے سے باہ کی لازوال قوت پیدا ہوتی ہے۔

دیگر مچھلی کے تازہ گوشت کو اور شفری نام کی مچھلی کے تازہ گوشت کو گھی میں بھون کر کھانے سے بھی جماع کی بے تکان طاقت پیدا ہوتی ہے۔

دیگر انار دانے کی کھٹائی سے سدھ کئے ہوئے بکرے کے مانس رس کے ساتھ گھی میں بھونی ہوئی روہو مچھلی کا کھانا اور اُوپر سے اُسی رس میں گھی ملا کر پینا یقینی طور پر اولاد پیدا کرنے کے قابل بنا دیتا ہے

دیگر مچھلی کے گوشت کے ٹکڑے کر کے بھنی ہوئی ہینگ۔ سیندھا نمک اور دھنیا ڈالے ہوئے گیہوں کے آٹے سے لپیٹ کر گھی میں تل کے کھائیں۔

یا بھینسے کے مانس رس میں گھی۔ کھٹائی اور نمک ڈالکر مچھلی کا گوشت پکائیں۔ اور اُسی مانس رس میں بھگو کر کالی مرچ۔ زیرہ۔ دھنیا قدرے ہینگ اور تازہ گھی ڈال دیں۔ پھر ماش کی پوریاں سی بنا کر اُس میں ڈال دیں۔ اور انہیں گھی میں تل کر استعمال میں لائیں۔

یہ دونو نسخے فربہی۔ طاقت۔ راحت۔ خوش قسمتی اور قوت باہ کے بڑھانے والے ہیں۔

دیگر اُرد کینچ کے بیج۔ گیہوں کا آٹا۔ شالی چاولوں کا آٹا۔ ساٹھی

چاولوں کا آٹا - وداری کند - گنے کا رس اور دودھ ڈال کر ٹکیاں بنا کر گھی میں تل لیں - اور انہیں کھا کر اوپر سے دودھ پی لیا کریں - تو بہت جلد نہائت کثرت سے قوت باہ بڑھ جاتی ہے۔

دیگر کھانڈ ایک تُلا - گائے کا گھی ایک تُلا - وداری کند ایک پرستھ پیپل ایک پرستھ - بنسلوچن نصف آڑھک اور نیا شہد نصف آڑھک سے کر سب کو ملا کر گھی کی چکنی ہانڈی میں بھر دیں - اور قوت ہاضمہ کے مطابق ہر روز صبح کے وقت اس کی ایک خوراک کھا لیا کریں اس سے قوت باہ بکثرت بڑھ جاتی ہے - آواز صاف ہو جاتی ہے - اور جسم تر و تازہ ہو جاتا ہے۔

دیگر شتاور - وداری کند - اڑد - کینچ کے بیج اور گوکھرو کا الگ الگ ایک ایک انجلی بھر کاڑھا تیار کر کے ایک پرستھ گھی اور اور آٹھ گنا پانی ملا کر پکائیں - پھر کھانڈ اور شہد ملا کر اس شخص کو کھلائیں - جسے اولاد کی خواہش ہو۔

دیگر ایک پاتر گھی کو سو گنا وداری کند کے رس میں پکا لیں - جب صرف گھی باقی رہ جائے - تو اُسے اُتار کر سو گُنا گائے کے دودھ میں پکائیں - جب گھی باقی رہ جائے - تو اُس کی ایک چوتھائی کھانڈ - بنسلوچن - شہد - تال مکھانہ - پیپل اور کینچ کے بیج ڈال کر گولر کے برابر گولیاں بنا لیں - اس کے استعمال سے چڑے کی مانند قوت باہ پیدا ہو جاتی ہے۔

دیگر کھانڈ ایک سو پل - تازہ گھی پچاس پل - شہد پچیس پل اور

پانی پچیس پل لے کر سب کو ملا کر آگ پر چڑھا کر ملاتے رہیں۔ جب گاڑھا ہونے لگے۔ تو گیہوں کا آٹا پچیس پل ڈال کر آہستہ آہستہ پکا کر اُتار لیں۔ پھر اُسے ایک صاف سِل پر ڈال کر اچھی طرح سے گوندھ ڈالیں۔ یہ چاندی کی سی سفید اُتکاریکا[1] بن جائیگی۔ اِس کے استعمال سے مرد عورت کو خوش کرنے کے لیئے ہاتھی کی مانند طاقتور بن جاتا ہے۔

دیگر ہر ایک چیز جو شیریں۔ ․․․․ ۔ زندگی افزا۔ فربہی بخش۔ ثقیل اور مفرح القلب ہوگی۔ وُہ بُہی بھی ہوگی۔ اِس لیئے شیریں اشیاء کا استعمال کر کے عورت سے ہمبستر ہونا چاہیئے۔

شہوت منقبتی کے پیدا ہونے یا عورت کی صفات پر مفتون ہونے کے بعد نہا دھو کر دُودھ یا ماٹس رس پی کے ہمبستر ہوں۔ تو جماع کے بعد بھی طاقت اور ویرج میں کوئی کمی نہ واقع ہوگی۔

جماع کے لیئے عام ہدایات ۔جس طرح غنچے میں اگرچہ خوشبو ہوتی ہے۔ لیکن وہ معلوم نہیں ہوتی۔ اور پھول کے کھل جانے پر وُہ خوشبو خود بخود پھیل جاتی ہے۔ ویسے ہی جسم انسانی میں ویرج اگرچہ بحالت لڑکپن بھی موجود ہوتا ہے۔ لیکن جوانی کے آغاز کے بغیر اُس کا ظہور نہیں ہو سکتا۔ اِسلیئے جو اشخاص لمبی عُمر حاصل کرنے کے خواہشمند ہیں۔ اُنہیں چاہیئے۔ کہ سولہ برس کی عُمر سے پہلے اور ستّر برس کی عُمر کے بعد عورت سے ہمبستری کرنا ترک کر دیں۔ بچپن میں سارے دھاتو نامکمل ہوتے ہیں۔ اسی سبب سے سولہ برس کی عُمر سے پہلے جماع کرنا مرد کے ویرج کو اِس طرح سے خُشک کر دیتا ہے۔ جیسا تھوڑے پانی کو حرارت خُشک کر دیتی ہے۔ اور جس طرح

---

[1] حلوہ۔ لپٹی

خشک ۔ کرم خوردہ اور بوسیدہ لکڑی ہاتھ لگتے ہی ٹوٹ پھوٹ جاتی ہے۔ ویسے ہی بوڑھا آدمی بھی جماع کرنے سے جلدی ختم ہو جاتا ہے۔

ضعف باہ کی وجوہات بڑھاپا ۔ تفکرات ۔ امراض ۔ تکان بڑھانے والے کام ۔ فاقہ کشی اور کثرت جماع باہ کی قوت کو کمزور کر دیا کرتے ہیں ۔ گھٹیے روگ ۔ خوف ۔ بے اعتباری ۔ افسوس ۔ عورتوں کے عیوب کا دیکھنا ۔ عورتوں سے بے مزگی ۔ تنگدلی ۔ عورتوں سے کنارہ کشی اور جماع سے سیر ہو جانا یہ ایسی باتیں ہیں ۔ جن سے جماع کی قوت کم ہو جاتی ہے ۔ کیونکہ سرور نشو کی طاقت اور جسم کی قوت سے پیدا ہوتا ہے ۔ اور قوت جماع سرور سے پیدا ہوتی ہے ۔

ویرج کا مقام جس طرح گنے میں رس دہی میں گھی اور تلوں میں تیل ہر مقام میں موجود ہوتا ہے ۔ ویسے ہی ویرج بھی سارے جسم اور جلد میں رہتا ہے ۔ اور وہ ویرج عورت مرد کے ملاپ مساس ۔ تخیل اور دبانے وغیرہ سے اس طرح نکل آتا ہے ۔ جیسے گیلے کپڑے میں سے پانی ٹپکنے لگتا ہے ۔

ویرج نکلنے کی وجوہات ہرش[1] ۔ ترش[2] ۔ سرلتا[3] ۔ پچھلتا[4] ۔ گورتا[5] ۔ درونتا[6] ۔ سوکھشمتا[7] اور وائو کا ویگ[8] ویرج کو جسم سے خارج کرنے کے یہ آٹھ اسباب ہیں ۔
یہ ویرج تمام اشکال میں زندگی کی مورتی ہے ۔

---

[1] سرور [2] شہوت [3] نرم ہونا [4] لیسدار ہونا [5] بھاری ہونا [6] پتلا ہونا [7] لطیف ہونا [8] وائو کا زور

صحیح ویرج گاڑھا میٹھا چکنا۔ بدبو سے خالی۔ لیسدار۔ بھاری۔ شکرورن[۵۰] اور کثیر المقدار ویرج بالیقین ثمر آور ہوتا ہے۔

واجی کرن کی وجہ تسمیہ جس سے مرد میں جماع کی طاقت گھوڑے کی مانند پیدا ہو جاتی ہے۔ اور بکثرت جماع کرتا ہے۔ اُسے واجی کرن کہتے ہیں۔

دُوسرے ادھیائے کے چوتھے جزو کا خلاصہ اس جزو میں واجی کرن کے لئے فائدہ مند تدابیر۔ واجی کرن کے اچھے اچھے بارہ نسخے۔ جماع سے پہلے اور بعد میں استعمال کرنے کی اشیا۔ عورت سے پرہیز رکھنے کی عُمر۔ ویرج کے حالات اور واجی کرن لفظ کی وجہ تسمیہ بیان کی گئی ہے ✦

تیسرا ادھیائے

جوَرْ چکتسا

اگنی ویش نے دست بستہ عرض کی۔ کہ بھگون! آپ نے فرمایا تھا۔ کہ "سب روگوں سے جوَرْ کا درجہ بلند ہے۔ کیونکہ یہ جسم۔ اندریوں اور من کو تپا دیتا ہے۔ اور نہائت زبردست روگ ہے۔ نیز یہ تمام روگوں سے پہلے پیدا ہوا تھا"۔ اس لئے اس مہلک اور موت و پیدائش کے وقت بنی نوع انسان کو گھیر لینے والے روگ کی پرکرتی[۵۲]۔ پروِرتی[۵۳]۔ پربھاؤ[۵۴]۔ کارن[۵۵]۔ پُورب روپ[۵۶]۔ ادھشٹان[۵۷]۔

---

[۵۰] سفید رنگ

[۵۲] اصلیت [۵۳] پیدائش [۵۴] اثر [۵۵] اسباب

[۵۶] علامات ماقبلہ [۵۷] مرکز

بل[۱] - کال[۲] اور لکھشن[۳] بہ تفصیل بیان فرمائیں۔
نیز اس کی اقسام - الگ الگ اقسام کی الگ الگ اشکال - آم جوز اور جیرن جوز کی علامات اور علاج - جوز کے فرو اور دور ہونے کی علامات - اس کے پنجے سے نجات پائے ہوئے شخص کی حفاظت کی تدابیر - ایک دفعہ دور ہوکر پھر عود کر آنے کے اسباب اور مکرر عود کر آنے والے جوز کا علاج دنیا کی بھلائی کے لئے مجھ سے ارشاد کریں۔
یہ سنکر مہرشی پنروسو بولے۔ بہت اچھا۔ جوز کے متعلق جو بات بیان کرنے کے قابل ہے - میں بیان کئے دیتا ہوں - اے عزیزا تم غور سے سنو۔
جوز کے مرادف الفاظ - وکار - روگ - ویادھی اور آتنک یہ سب جوز کے ہم معنی الفاظ ہیں۔
باعث - شاریرک[۴] اور مانسک[۵] خرابیاں جوز کی پیدائش کا باعث ہیں۔ خرابیوں سے پاک صاف انسان کو جوز کبھی نہیں ستا سکتا۔ اپنے اپنے کرموں کے بندھے ہوئے اشخاص کے مرجانے کی وجہ سے اسے آتنج جوز کھشے تم - پاپما اور مرتیو بھی کہتے ہیں۔
مندرجہ بالا جوز کی پرکرتی کا بیان ہے۔
پرورتی پیدائش کو کہتے ہیں۔ جوز دار کے سخت غصے کی وجہ سے ہوئی تھی۔ یہ بات ندان ستھان میں بیان ہو چکی ہے
کہتے ہیں۔ کہ تریتا یگ[۶] میں مہادیو نے دویہ سہسر درش[۷] کا

---

[۱] طاقت [۲] وقت [۳] علامات [۴] جسمانی [۵] روحانی
[۶] آگے کی یہ عبارت ملاوٹی معلوم ہوتی ہے [۷] دیوتاؤں کا ہزار سال

اگرودّھ[۵۱] برت اختیار کیا تھا۔ اِس اثنا میں اُسرون[۵۲] نے بڑی خرابی مچائی۔
اور زاہدوں کے زُہد میں خلل ڈال دیا۔ اپنے برت[۵۳] میں خلل پڑنے کے
باوجُود رفعِ خلل کی طاقت رکھنے پر بھی مہادیو نے اُس کے دفعیے کی کوئی
تدبیر نہ کی۔ اسی اثنا میں دکھش پرجاپتی نے یگیہ کرنا شروع کیا۔ لیکن
دیوتاؤں کے خبردار کرنے کے باوجود اُس نے مہادیو کا حصہ نہ نکالا۔ اور
یگیہ کو سدّھ کرنے والی شیوتی رچائیں اور شیویہ آہوتیاں دانستہ چھوڑ
دیں۔ جب مہادیو کے عہد کی مدّت پوری ہوگئی۔ تو اُنہوں نے دکھش کی
نامناسب کارروائی سے آگاہی پاکر اپنی جلالی صفت کا اظہار کیا۔ اور
اپنی پیشانی کی تیسری آنکھ کھول کر پہلے اُن اُسروں کو جلادیا۔ پھر دُشمنوں
کو جلانے والی غصےّ کی آگ سے جلے ہوئے بان چھوڑے۔ جس سے
دکھش کا یگیہ تہ و بالا ہوگیا۔ سب دیوتا پریشان ہوگئے۔ اور سب بھوت
سوز و تپش سے بے قرار ہوکر چاروں طرف بھاگ نکلے۔ یہ حال دیکھ
کر سپت رشی دُوسرے دیوتاؤں سمیت مہادیو کی اُستتی[۵۴] رگ وید کے منتروں
سے کرنے میں مشغول ہوگئے۔ اور اُس وقت تک اُستتی کرتے رہے۔
جب تک کہ مہادیو کا غصہّ نہ ٹل گیا۔ جانداروں کی بھلائی کیلئے مہادیو کو ٹھنڈا
ہُوا دیکھ کر غصےّ کی آگ نے دست بستہ عرض کی۔ کہ مہاراج! اب مَیں کیا کروں
مہادیو نے فرمایا۔ کہ تُو جوُر کی شکل اختیار کرکے دُنیا میں پھیل جا۔ اور انسان
کے پیدا ہونے اور مرنے کے وقت اور ایّام زندگی میں اپنا کام کیا کر۔

[۵۱] غصہ نہ کرنے کا عہد [۵۲] دیوتاؤں کی مخالف جماعت۔ راکھشس
[۵۳] عہد [۵۴] حمد و ثنا

جُوَر کے پربھاؤ یہ ہیں۔ تپش۔ کھانے کی خواہش نہ رہنا۔ پیاس۔ اعضا شکنی اور دِل کی بے قراری۔

جنم اور موت کے وقت یہ اثرات نہائت تیزی سے نمایاں ہوتے ہیں ندان ستھان میں الگ الگ جُوَر کے آٹھ کارن بھی بتا دیئے گئے ہیں۔

جُوَر کے پُورب رُوپ یہ ہیں۔ آنکھوں میں سُستی سی چھا جانا۔ گلے کا بھرّا جانا۔ گرانیٔ بدن۔ تکان۔ کبھی آگ۔ دُھوپ۔ ہوا اور پانی کا اچھا لگنا اور کبھی اِن اشیاء کا بُرا محسُوس ہونا۔ بے ہضمی۔ مُنہ کی بے مزگی۔ طاقت کا گھٹ جانا۔ رنگت کا ماند پڑ جانا۔ اور مزاج کا کچھ بگڑ سا جانا یہ سب جُوَر کی علامات ماقبلہ ہوتی ہیں۔

جُوَر کے ادھشٹان من اور جسم دونو ہیں۔

جُوَر کے نمایاں ہونے پر جسم کی جو حالت ہوجاتی ہے۔ وہ اور بَل وکال کا حال ندان ستھان میں بتا دیا گیا ہے۔

جُوَر کی قسمیں۔ وِدھی[1] کے لحاظ سے جُوَر دو طرح کا ہوتا ہے:۔ (۱) شاریرک[2] اور (۲) مانسک[3]

پھر یہ دو طرح کا ہوتا ہے:۔ (۱) سومیہ[4] اور (۲) آگنیہ[5]

جُوَر کے ویگ[6] دو طرح کے ہوتے ہیں (۱) اندرونی اور (۲) بیرونی علی ہذا القیاس پراکرت[7]۔ ویکرت[8]۔ سادھیہ[9] اور اسادھیہ[10]

---

[1] ترکیب [2] جسمانی [3] من سے تعلّق رکھنے والا [4] سرد [5] گرم [6] زور۔ جوش [7] طبعی [8] غیر طبعی [9] قابلِ علاج [10] لاعلاج

دوشٰ[۱] اور وقت کی طاقت اور کمزوری کے لحاظ سے جُوَر پانچ طرح کا دیکھنے میں آتا ہے۔ (۱) سُفتتؔ[۲] (۲) سُتتؔ[۳] (۳) انیہ آسے دِیُو[۴] (۴) تِرتیکؔ[۵] اور (۵) چاتُر تھکؔ[۶]

اسی طرح ساتوں دھاتوؤں کے لحاظ سے سات قسم کا ہوتا ہے۔

اور وات۔کف وغیرہ کارنوںؔ[۷] کے لحاظ سے آٹھ قسم کا دریافت ہوا ہے۔

شاریرک جُوَر پہلے جسم میں پیدا ہوتا ہے۔ اور مالنسک پہلے من میں پیدا ہوتا ہے۔ مَن کی بے قراری۔ عاجزی اور اوداسی یہ مالنسک جُوَر کی علامات ہیں۔ اور اندریوں میں خرابی واقع ہو جانا شاریرک جُوَر کا نشان ہے۔

وات پت والے جُوَر میں ٹھنڈی چیزوں کی اور وات کف والے جُوَر میں گرم اشیا سے رغبت ہوتی ہے۔ اور کف پت والے جُوَر میں گرم اور ٹھنڈی دونو قسم کی اشیاء استعمال کرنے کو جی چاہتا ہے۔

وایُو سہائت یوگ واہی چیز ہے یعنی یہ جسکے ساتھ ملتی ہے۔ اُسی کے خواص کو اختیار کر لیتی ہے مثلاً جب پت سے ملتی ہے۔ تو جلن پیدا کرتی ہے۔ اور جب کف سے ملتی ہے۔ تو ٹھنڈک کو بڑھا دیتی ہے۔

اندرونی طور پر جلن کی زیادتی۔ پیاس۔ بکواس۔ دمہ۔ چکر آنا مفاصل میں درد ہونا۔ ہڈیوں میں درد ہونا۔ پسینے کا نہ آنا۔ دوشوں اور پاخانے کا رک جانا اندرونی ویگ کی علامات ہیں۔

---

[۱] وات پت اور کف سے مراد ہے [۲] اِسکی تعریف آگے آئیگی۔

[۳] اس کی تعریف آگے آئیگی [۴] روزانہ

[۵] سہ روزہ [۶] چہار روزہ [۷] بواعث

بیرونی تپش کا زیادہ ہونا۔ پیاس وغیرہ کا کم لگنا اور بآسانی آرام ہو جانا یہ بیرونی ویگ کی علامات ہیں۔

بسنت اور شرد رتوؤں میں پیدا شدہ جُوَر پراکرت (طبعی) اور سہل العلاج ہوتا ہے۔ جو جُوَر موسم کی نیچر کے مطابق ہوتا ہے اُسے ہی پراکرت کہتے ہیں۔ ویکرت (غیر طبعی) اس کے خلاف ہوتا ہے۔ اور وہ مُشکل العلاج ہوتا ہے۔

دوشوں کی خرابی کے اوقات۔ گرم پرکرتی والا پت گرم اشیا کے ملاپ سے ترقی پا کر شرد رتو میں کوپت ہو جاتا ہے۔ اور جاڑے میں جمع شدہ کف بسنت رِتو میں کوپت ہوتا ہے۔

موسموں کی وجہ سے جُوَروں کی پیدائش۔ ورشا رتو میں کھٹے وپاک[۵۱] والی دوائی اور پانیوں کی وجہ سے جمع شدہ پت شرد رتو میں سُورج کی تیزی سے پھیل کر بہت جلد جُوَر کو پیدا کر دیتا ہے اور کف اُس کے ساتھ رہتا ہے۔ اُس جُوَر میں کف پت کی وجہ اور وسرگ کال کے سبب فاقہ کشی سے کوئی ہرج نہیں ہوتا۔ کیونکہ شرد رِتو وسرگ[۵۲] کال ہی میں شامل ہے۔

اِسی طرح ہیمنت رِتو میں پانی اور میٹھے وپاک والی دواؤں کی وجہ سے جمع شدہ کف سُورج کی تیزی سے گرم ہو کر بسنت رِتو میں کوپت ہو جاتا ہے اور جُوَر کو پیدا کر دیتا ہے۔ آدان[۵۳] کال میں ہونے پر بھی

---

۵۱ پک چکنے یعنی ہضم کے بعد جو ذائقہ ہو اُسے وپاک کہتے ہیں۔
۵۲ سردی ۵۳ گرمی

وات اور پت اس جوَر کے ساتھی رہتے ہیں۔ یعنی یہ تر دوشج[1] ہوجا
ہے۔ اس لئے عقلمند معالج کو چاہیئے۔ کہ شرد اور لبنت رتوؤں کے
آغاز۔ درمیان اور آخر میں دوشوں کی کمی اور بیشی کا ملاحظہ کر
کے جوَر کے علاج میں مصرف ہو۔

جوَروں کا قابل علاج اور لاعلاج ہونا۔ موسم اور پرکرتی
کے لحاظ سے پراکرت جوَر کا بیان کیا گیا ہے۔ دارنج اور اس کے علاو
دوسرے موسم میں پیدا شدہ جوَر مشکل العلاج ہوتا ہے۔

جوَر کے الگ الگ اسباب ندان ستھان میں لکھے گئے ہیں۔

طاقتور اشخاص کا دوشوں کی کمی والا جوَر جو عوارض سے خالی ہوتا
ہے۔ وہ سہل العلاج ہوتا ہے۔

جس جوَر کے بواعث بہت زبردست ہوں۔ اور جس میں بہت سی علامات
پائی جائیں۔ وہ ہلاک کر ڈالتا ہے۔ اور اندریوں کے گیان کو بھی
جلدی زائل کر دیتا ہے۔

وہ تیز جوَر جس کے ساتھ پرلاپ[2]۔ بھرم[3] اور شواس[4] ہوتا ہے۔ سات دس
یا بارہ روز میں انسان کو ہلاک کر ڈالتا ہے۔

اُس جوَر کو جس سے انسان لاغر ہو جائے۔ جس سے جسم متورم ہو جائے
جس کی بنیاد گہری ہو۔ جو کئی روز تک اُترنے میں نہ آئے۔ جو تیز ہو۔ اور
جس کی وجہ سے انسان کے سر کے بال اُلجھ جائیں۔ بھی لاعلاج

[1] وات پت اور کف یعنی تینوں دوشوں والا
[2] بکواس کرنا [3] چکر آنا [4] دمہ

ہی سمجھنا چاہیئے۔

سنتت جوُر۔ جب رس بہانے والے سروتوں کے ذریعے تمام بھاری دوش سارے جسم میں پھیل کر رُک جاتے ہیں۔ تو سنتت جور پیدا ہوجاتا ہے۔ یہ جُوڑ بارہ۔ دس یا سات روز تک رہتا ہے۔ اور نہایت مُشکل العلاج ہوتا ہے۔ تیز اثر ہونے کی وجہ سے یا تو جلدی دُور ہو جاتا ہے۔ یا بہت جلد ہلاک کر دیتا ہے۔ بارہ۔ دس اور سات روز کی میعاد دوشوں کے مطابق ہوتی ہے۔ یعنی وات جُوڑ سات دن میں۔ پت جُوڑ دس دن میں اور کف جُوڑ بارہ دن میں پکتا ہے۔ اور اس عرصے میں یا تو مریض کا جُوڑ کے پنجے سے چھٹکارا ہوجاتا ہے۔ یا وُہ چل بستا ہے۔

چونکہ مُوسم۔ دوش[1] اور پرکرتی[2] کے یکساں ہونے کی وجہ سے یہ بخار پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے یہ مُشکل العلاج ہے۔

اس جوُر میں ساتوں دھاتو اور تینوں دوش لازمی طور پر یک جا رہتے ہیں۔ ساتوں دھاتوؤں اور تینوں دوشوں کی اصلاح ہوجانے پر مندرجہ بالا میعادوں کے اندر یہ جُوڑ دُور ہوجاتا ہے۔ اور اصلاح نہ ہونے پر مریض کو مار ڈالتا ہے۔

ساتوں دھاتو ۔ تینوں دوش ۔ مل اور موتر یہ بارھوں اشیا جب تک ٹھیک طور سے اصلاح نہیں پاتیں۔ تب تک یہ جُوڑ اُنکے ماتحت رہتا ہے۔ بعض سنتت جُوڑ ایسے بھی ہیں۔ کہ بارھویں دن کے بعد بھی کئی کئی

[1] وات۔ پت اور کف

[2] طبیعت۔ مزاج

روز تک علامات کے نمایاں ہونے کے بغیر قائم رہتے ہیں۔ ایسے سنتت جوڑوں کا علاج بھی ذرا مشکل ہوتا ہے۔
سنتت جوڑ کے علاج پر ہاتھ ڈالنے سے پہلے وید کو مندرجہ بالا علامات پر غور کر لینا چاہیئے۔
اس جوڑ میں بالعموم فاقہ کشی کے ذریعے علاج کرنا اچھا طریقہ ہے۔
ستتت جوڑ۔ عام طور پر دوش رکت کا سہارا لے کر ستتت جوڑ کو پیدا کرتے ہیں۔ یہ قابلِ علاج بیماری ہے۔ یہ کال میں کم و بیش ہوتا رہتا ہے۔ اور کال۔ پرکرتی اور دوشیہ میں سے کسی کی مدد حاصل کر کے دن رات میں دو مرتبہ آتا ہے۔
انیہ اسے دِیُو جوڑ۔ چربی بہانے والی ناڑیوں کو روک کر دوش اس جوڑ کو پیدا کر دیتے ہیں۔ یہ بھی سہل العلاج اور دن رات میں ایک دفعہ آتا ہے۔
ترتیک اور چاترتھک جوڑ۔ جب دوش ہڈیوں تک پہنچتے ہیں تو ترتیک اور جب مغز تک پہنچ جاتے ہیں۔ تو چاترتھک جوڑ پیدا ہو جاتا ہے۔
انیہ اسے دِیُو جوڑ کا زور ہر روز ہوتا ہے۔ ترتیک کا ایک دن بیچ میں چھوڑ کر پھر تیسرے دن اور چاترتھک کا دو دن بیچ میں چھوڑ کر پھر چوتھے روز زور ہوتا ہے۔
جب دوش رکت سے مل جاتے ہیں۔ تو انیہ اسے دِیُو جوڑ پیدا ہوتا ہے۔ جب یہ انس سروتوں سے ملتے ہیں۔ تو ترتیک اور جب چربی کے

راستے میں مل جاتے ہیں۔ تو چاتُرتھک جوُر پیدا ہو جاتا ہے۔
اَنیہ اسے دیُو کو ہر روزہ۔ تِرتیک کو سہ روزہ اور چاتُرتھک جوُر
کو چہار روزہ کہتے ہیں۔
زمین میں بویا ہوا بیج جس طرح کچھ وقت کے بعد پیدا ہوتا ہے۔ ویسے
ہی دھاتوؤں سے ملے ہوئے دوش کچھ وقت کے بعد کوپت[1] ہوتے ہیں۔
وہی دوش بڑھ کر اور طاقت و موقع حاصل کر کے تِرتیک اور چاتُرتھک
جوُروں کو پیدا کر دیتے ہیں۔ اور کمزور ہو جانے پر سہل العلاج
بن جاتے ہیں۔
ویگ[2] کے بعد جب ان کی طاقت کم ہو جاتی ہے۔ تو پھر اپنے اپنے
ٹھکانے پر آجاتے ہیں۔ اور اپنے موقعے پر پھر ترقی پا کر جوُر کو
پیدا کر دیتے ہیں۔
کف پت سے پیدا شدہ تِرتیک جوُر ترک ستھان[3] میں درد پیدا کرتا
ہے۔ وات کف سے پیدا شدہ پیٹھ میں۔ اور وات پت سے پیدا شدہ
پیشانی میں درد پیدا کر دیتا ہے۔ اِس طرح گویا تِرتیک جوُر تین
طرح کا ہوتا ہے۔
چاتُرتھک جوُر دو طرح کا ہوتا ہے۔ یعنی جب یہ کف سے پیدا
ہوتا ہے۔ تو پہلے یہ ٹانگوں میں درد پیدا کرتا ہے۔ اور پھر آپ
ظاہر ہوتا ہے۔ اور جب وات سے پیدا ہوتا ہے۔ تو سر
میں درد پیدا کرتا ہے۔

[1] بگڑنا [2] جوش [3] دُم کی ہڈی

وشم جور۔ چاتُر تھک جُوڑ کا برعکس ایک اور جُوڑ ہوتا ہے۔ جیسے وِشم جُوڑ کہتے ہیں۔ یعنی جو بیچ کے دو دن آتا ہے۔ اور گردے کے دو دن نہیں آتا۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ترتیک اور چاتُر تھک کے ملاپ کا نام وِشم جُوڑ ہے۔ اِس لئے یہ جُوڑ واتج پتج اور کفج یعنی تین طرح کا ہوتا ہے۔ اور ہڈیوں اور مغز کے سہارے سے ہوتا ہے۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے۔ کہ ترتیک میں دوش ہڈیوں تک اور چاتُر تھک میں مغز تک پہنچ جاتے ہیں۔ تب یہ دونوں جُوڑ پیدا ہو جاتے ہیں۔

سنپات[۱] سے عموماً پانچ طرح کا جُوڑ دیکھا گیا ہے۔ سنتت[۲]۔ ستت[۳]۔ اُنیہ اسے دِیُوشک[۴]۔ ترتیک[۵] اور چاتُر تھک[۶]۔

اِن میں جو دوش غالب ہوتا ہے۔ اُسی کے نام سے وہ جُوڑ پکارا جاتا ہے۔ موسم۔ دن۔ رات۔ دوش۔ مَن کی طاقت اور کمزوری۔ کال اور ارتھ کے لحاظ سے مختلف اشخاص کو مختلف انواع کا جُوڑ آتا ہے۔

مختلف جُوڑوں کی علامات

رَسشتھ جُوڑ کی علامات۔ رس[۷] دھاتو میں جُوڑ کے قیام کرنے سے گرانی۔ عاجزی۔ اُداسی۔ اعضا کا ڈھیلا پن۔ قے۔ کھانے کی خواہش نہ ہونا۔ بدن کا گرم ہونا۔ اعضا شکنی اور جمائیاں آنا وغیرہ علامات نمایاں ہو جاتی ہیں۔

---

[۱] وات۔ پِت اور کف تینوں کے ملاپ کو سنپات کہتے ہیں [۷] غذا کے ہضم ہو جانے پر اسکا وہ پتلا سا جوہر جسکا خون بنتا ہے۔ رس دھاتو کہلاتا ہے۔

رکتستھ جُوَر کی علامات۔ خُون میں جُوَر کے قیام کرنے سے جسم پر سُرخ رنگ کی گرم گرم پھُنسیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ تھُوک کیساتھ بار بار خُون نکلتا ہے۔ جلن ہوتی ہے۔ چکّر آتے ہیں سُستی چھا جاتی ہے۔ اور نشہ سا چڑھا ہُوا معلوم دیتا ہے۔

مانسستھ جُوَر کی علامات۔ گوشت میں جُوَر کے قیام کرنے سے اندرونی سوزش ہوتی ہے۔ پیاس لگتی ہے۔ سُستی اور اُداسی سی چھا جاتی ہے۔ پاخانہ رُک جاتا ہے۔ بدبو آتی ہے۔ اور مریض ہاتھ پاؤں کو ٹپکتا ہے۔

میدستھ جُوَر کی علامات۔ چربی میں جُوَر کے قیام کرنے سے پسینہ آتا ہے۔ تیز پیاس لگتی ہے۔ مریض بکواس کرتا ہے۔ بار بار قے آتی ہے۔ اپنی بُو اپنے آپ کو بُری معلوم ہوتی ہے۔ اُداسی چھا جاتی ہے۔ اور کھانے کی خواہش نہیں رہتی۔

استھی گت جُوَر کی علامات۔ ہڈّی تک پہنچے ہوئے جُوَر میں قے اور دست دونوں کا استفراغ ہوتا ہے۔ ہڈیاں ٹوٹتی سی معلوم ہوتی ہیں۔ انتڑیوں میں گڑگڑاہٹ ہوتی ہے۔ مریض ہاتھ اور پاؤں ٹپکتا ہے۔ اور مرض دمہ کی مانند اُسکا سانس آنے لگتا ہے

مجّا گت جُوَر کی علامات مغز تک پہنچے ہوئے جُوَر میں ہچکی۔ دمہ۔ کھانسی آنکھوں میں تاریکی چھا جانا باطن میں جلن اور بیرونی جسم کا ٹھنڈا ہونا نیز مرم چھید[1]

---

[1] مرم جسم کے وہ نازک مقام ہوتے ہیں جن پر چوٹ لگ جانے سے فوراً موت واقع ہو جاتی ہے۔ مرم چھید سے مراد اُن مقامات کا پھٹنا سا معلوم ہونا ہے۔

وغیرہ علامات پائی جاتی ہیں۔

شکرگت جوڑ کی علامات۔ ویرج تک پہنچے ہوئے جوڑ میں ویرج بکثرت خارج ہوتا ہے۔ اور آتما جسم کو ہلاک کر کے زندگی۔ وات۔ پت اور کف کو ساتھ لے جاتی ہے۔ بعض دیگر شاستروں میں لکھا ہے۔ کہ عضو تناسل جکڑ جاتا ہے۔ اور ویرج کے ساتھ خون بھی نکلنے لگتا ہے۔

مندرجہ بالا دھاتو آشرت جوڑوں میں سے رسستھ اور رکتستھ جوڑ قابل علاج ہوتے ہیں۔ میدستھ۔ مانسستھ۔ اسھتی گت اور مجھا گت مشکل العلاج ہیں۔ اور شکرگت جوڑ ہمیشہ ہی لاعلاج ہوتا ہے۔

اسباب اور علامات کے لحاظ سے ہم پہلے جوڑ کی آٹھ اقسام کا مختصر طور پر ذکر کر چکے ہیں۔ اب تفصیل کے ساتھ انکا بیان کرتے ہیں۔

وات پت جوڑ کی علامات۔ سر میں درد۔ ہاتھ پاؤں کے مفاصل میں درد۔ جلن۔ رونگٹوں کا کھڑے ہونا۔ گلے کا سوکھنا۔ قے۔ پیاس۔ غشی۔ کھانے کی خواہش نہ ہونا۔ نیند کا زائل ہو جانا۔ مریض کا بکواس کرنا اور جمائیاں آنا وات پت سے پیدا ہونیوالے جوڑ کی علامات ہیں۔

وات کف جوڑ کی علامات۔ ٹھنڈک۔ گرانی۔ اونگھ گیلا پن استخوان شکنی۔ دردسر۔ زکام۔ کھانسی۔ پسینے کا آنا۔ تپش اور جوڑ کا جوش بدرجہ اوسط ہونا یہ سب وات کف جوڑ کی علامات ہوتی ہیں۔

کف پت جوُر کی علامات - بار بار جلن ہونا - بار بار ٹھنڈک لگنا بار بار پسینوں کا آنا - بار بار پسینوں کا رُکنا - سُستی - کھانسی - کھانے سے عدم رغبتی - پیاس - کف اور پت کا نکلنا - مُنہہ میں کف کی آمیزش ہونا - مُنہہ کا مزہ کڑوا ہونا اور اُونگھ آنا کف پت جوُر کی علامات ہیں

سنّپات جوُر کی علامات - سنّپات جوُر کی جو تیرہ اقسام پہلے مختصر طور پر بیان کی گئی ہیں - اب تفصیل سے اُنکا بیان کیا جاتا ہے

وات پتّو لونڻ ہین کف جوُر کی علامات - چکّر آنا - پیاس لگنا - جلن ہونا - گرانی بدن اور سر میں سخت درد ہونا وات پتّو لونڻ مندک کف جوُر کی علامات ہیں -

وات شلیشمو لونڻ ہین پت جوُر کی علامات - ٹھنڈک - کھانسی کھانے سے بے رغبتی - اُونگھ - پیاس - جلن - درد اور بے قراری وات شلیشمو لونڻ مند پت جوُر کی علامات ہیں -

پت کفو لونڻ ہین وات جوُر کی علامات - قے - ٹھنڈک - بار بار جلن ہونا - پیاس - سُستی اور ہڈّیوں کا دُکھنا پت کفو لونڻ مند وات جوُر کی علامات ہیں -

واتو لونڻ سنّپات کی علامات - ہاتھ پاؤں کے جوڑوں - ہڈّیوں اور سر کا دُکھنا - مریض کا بکواس کرنا - گرانی بدن - چکّر آنا - پیاس لگنا - گلے کا سوکھنا اور مُنہہ کا سوکھنا وات لونڻ ہین کف پت کی علامات ہیں -

پتّو لونڻ سنّپات کی علامات - پاخانے اور پیشاب کا سُرخ ہو

جانا۔ جلن۔ پسینے کا آنا۔ پیاس اور طاقت کا کم ہو جانا اور غش آنا پِتّو
لوں ہین وات کف جوڑ کی علامات ہیں۔
کفولوں سنّپات کی علامات۔ سستی۔ کھانے سے بے رغبتی
ہرلاس۔ جلن۔ قے۔ ارتی۔ چکر آنا۔ اونگھ اور کھانسی یہ کفولوں
ہین وات پت جوڑ کی علامات ہیں۔
ہین وات پتّ مدھیہ جوڑ کی علامات۔ ناک بہنا۔ قے آنا۔ سستی
اونگھ۔ کھانے سے بے رغبتی۔ ضعفِ ہضم یہ ہین وات پت مدھیہ
اور کف ادھکیہ جوڑ کی علامات ہیں۔
ہین وات مدھیہ کف جوڑ کی علامات۔ آنکھوں اور پیشاب کا
ہلدی کے رنگ کا سا ہو جانا۔ جلن ہونا۔ پیاس لگنا۔ چکّر آنا اور
کھانے سے بے رغبتی ہین وات مدھیہ کف اور پت ادھکیہ جوڑ
کی علامات ہیں۔
ہین پت مدھیہ کف جوڑ کی علامات۔ دردِ سر۔ لرزہ۔ دمہ
مریض کا بکواس کرنا۔ قے اور کھانے کی رغبت نہ رہنا ہین پت۔ مدھیہ
کف اور وات ادھکیہ جوڑ کی علامات ہیں۔
ہین پت مدھیہ وات جوڑ کی علامات۔ ٹھنڈک۔ گرانی۔ اونگھ
بکواس۔ ہڈیوں اور سر کا دکھنا۔ ہین پت۔ مدھیہ وات اور کف
ادھکیہ جوڑ کی علامات ہیں۔
ہین کف مدھیہ پت جوڑ کی علامات۔ دمہ۔ کھانسی۔ زکام منہ

کا سُوکھنا اور پسلیوں کا دُکھنا یہ ہین کف۔ مدھیہ پت اور وات ادھکیہ جُوَر کی علامات ہیں۔

ہین کف مدھیہ وات جُوَر کی علامات ۔ اُستخوان شکنی۔ پاخانے کا پھٹ جانا۔ ضُعفِ ہضم۔ پیاس۔ جلن۔ کھانے کی رغبت نہ رہنا اور چکّر آنا کف ہین مدھیہ وات اور پت ادھکیہ جُوَر کی علامات ہیں۔

سنّپاتج جُوَر کی علامات ۔ پل بھر میں سوزش ہونا۔ پل بھر میں ٹھنڈک لگنا۔ ہڈّیوں کا دُکھنا۔ دردِ مفاصل۔ دردِ سر۔ آنکھوں میں آنسو بھر آکر سُرخ یا سیاہ ہو جانا یا پھٹ سا جانا۔ کانوں میں سائیں سائیں کی آواز آنا اور درد ہونا۔ گلے میں کانٹے پڑ جانا۔ اُونگھ سُستی بکواس۔ کھانسی۔ دمہ۔ کھانے کی رغبت نہ رہنا۔ چکّر آنا۔ زبان کا سیاہ اور کھردرا پڑ جانا۔ اعضائے بدن کا ڈھیلا پڑ جانا۔ کف ملی ہوئی رکت پت کا تھوک کے ساتھ خارج ہونا۔ مریض کا سر کو اِدھر اُدھر پٹکنا۔ پیاس۔ نیند کا زائل ہو جانا۔ دل کی بے قراری۔ پسینہ آنا۔ پیشاب اور پاخانے کا بہت دیر کے بعد تھوڑا سا خارج ہونا۔ جسم کا نہایت لاغر ہو جانا۔ گلے میں سے جھنکار کی آواز کا آنا۔ سیاہ اور سُرخ رنگ کی پتیاں اور چکتے بدن پر پڑنا۔ گلے کی آواز کا رُک جانا۔ پاخانہ اور پیشاب خارج کرنے والے سوراخوں کا پک جانا۔ پیٹ کا بھاری ہو جانا۔ اور وات وغیرہ دوشوں کا دیر سے پکنا سنّپاتج جُوَر کی علامات ہیں۔

سنپات کا قابلِ علاج اور لاعلاج ہونا - جب دوش بڑھ جائیں ہضم کرنے والی دات مدھم ہو جائے۔ اور تینوں دوشوں کے بگاڑ کی کُل علامات پورے طور پر ظاہر ہوں۔ تو سنپات جوَر لا علاج ہوتا ہے۔ اس کے برعکس علامات رکھنے والے سنپات جوَر کو مُشکل العلاج سمجھنا چاہیئے۔

ندان ستھان میں الگ الگ تینوں دوشوں سے پیدا شُدہ - دو دو دوشوں سے پیدا شُدہ اور سنپات سے پیدا شُدہ جوَروں کی علامات بیان کردی گئی ہیں۔

آگنتک جوَر کی علامات - پہلے بیان کیا گیا ہے۔ کہ جوَر کی آٹھ اقسام ہوتی ہیں۔ جن میں سے سات کی علامات کا بیان لکھا جا چکا ہے آٹھواں آگنتک[ا] جوَر کہلاتا ہے۔ اور یہ چار طرح کا ہوتا ہے:- (۱) ابھی[ب] گھاتج (۲) ابھی شنگج[ج] (۳) ابھی چارج[د] اور (۴) ابھی[ہ] شاپج

ابھی گھاتج جوَر کی علامات - جو جوَر ہتیار - لاٹھی - لکڑی - مکا - تھپڑ اور دانتوں وغیرہ کے لگنے سے ہو جاتا ہے۔ اُسے ابھی گھاتج کہتے ہیں اس جوَر کی وجہ یہ ہے۔ کہ زخم کے مقام کی وایو خون کو خراب کر کے بے قراری - ورم - بے رنگی اور درد پیدا کر دیتی ہے۔ اور آخر کار

[ا] ناگہانی بخار جو کسی بیرونی حادثے کے واقع ہونے کی وجہ سے نمایاں ہو جائے [ب] زخم لگنے سے جو بخار ہو جائے [ج] شہوت - افسوس - خوف اور غصہ سے پیدا ہونے والا بخار [د] کسی کو مانڈا لگنے سے ہو جانے والا بخار [ہ] کسی بھلے پُرش کی بددعا سے ہونے والا بخار۔

بخار ہو جاتا ہے۔
ابھی شنگھ جوَر کی علامات۔ شہوت۔ افسوس۔ خوف اور غصے سے دُکھی اشخاص کو جو جوَر ہوتا ہے۔ اُسے ابھی شنگھ کہتے ہیں۔ یہ بھوتوں کے اثر سے بھی ہو جاتا ہے۔ شہوت۔ افسوس اور خوف سے وایُو بگڑ جاتی ہے غصے سے پت کوپت ہو جاتا ہے۔ اور بھوتوں کے اثر سے وات۔ پت اور کف تینوں کوپت ہو جاتے ہیں۔
بھوت۔ دوش اور لکشن بھوت[1] ادھیکار میں بیان کیے گئے ہیں۔
ابھی شنگھ جوَر کے بارے میں دیگر آچاریوں کی رائیں۔ بعض آچاریوں کی رائے میں زہریلے درختوں کی پھول کی ہوا کے چھونے اور دیگر زہریلی اشیاء کے اثر سے بھی ابھی شنگھ جوَر پیدا ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں دافعِ زہر علاج کرنے سے مریض تندرست ہو جاتا ہے۔
ابھی چار ج اور ابھی شاپج جوروں کی علامات۔ جو جوَر منتروں کے مار ڈالنے یا سراپ یعنی بددعا لگنے سے ہو جاتا ہے۔ وہ لاعلاج ہوتا ہے۔ ان کی علامات سنّپات کی علامات کی سی ہوتی ہیں۔ ان جوروں کے پیدا ہونے سے من۔ اندریوں اور جسم میں انواع و اقسام کی بے قراری پیدا ہو جاتی ہے۔
ابھی چار اور ابھی شاپ کا ہونا یا نہ ہونا خود دیکھ کر۔ قیاس کر کے۔ یا اُس کے دفعیے کی تدابیر بتانے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ ابھی چار اور ابھی شاپ کرم کے لحاظ سے کئی اقسام کا ہوتا ہے۔ اور الگ الگ

[1] بھوتوں کا بیان

کریوں کے مطابق اس کی علامات بھی مختلف ہوتی ہیں۔

مختلف جوڑوں کی خاص علامات۔ کام (شہوانی) جوڑ میں کسی چیز کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھنا اور سانس کا تیزی سے آنا جانا یہ علامات پائی جاتی ہیں۔

شوک (افسوس) سے پیدا شدہ جوڑ میں رہ رہ کر افسوس آتا ہے۔ اور آہیں نکلتی ہیں۔

بھے (خوف) سے پیدا شدہ جوڑ میں ڈر لگتا ہے۔

کرودھ (غصے) سے پیدا شدہ جوڑ میں نہایت جوش ہوتا ہے۔

بھوت سے پیدا شدہ جوڑ میں مافوق الانسان طاقت آجاتی ہے۔

وِشیج (زہر) سے پیدا شدہ جوڑ میں غشی۔ سستی۔ بے سُدھی اور اُداسی سی چھائی رہتی ہے۔

مندرجہ بالا جوڑوں میں سے بعض میں اِن علامات کے ظہور سے پہلے تپش ہوتی ہے۔ اور بعض میں اِن علامات کے ساتھ ہی اور بعض میں آخرکار تپش ہوتی ہے۔

کام وغیرہ سے پیدا شدہ جوڑوں کی جو علامات یہاں پر بیان کی گئی ہیں وہی علامات اِن بواعث سے پیدا ہونیوالے دیگر امراض میں بھی پائی جاتی ہیں آگنتک جوڑوں میں پہلے صرف آگنتک جوڑوں کی علامات پائی جاتی ہیں۔ پھر اندرونی دوشوں کے بگڑ کر اُن سے مل جانے پر مخلوط علامات نمایاں ہو جاتی ہیں۔

آگنتک جوڑ بواعث اور معالجات کے خاص نتائج بھی ہوتے ہیں۔

کام وغیرہ سے من کے گھیرے جانے پر یکایک ہی جوَر زور نہیں پکڑ سکتا لیکن جب کام وغیرہ سے من بگڑ جاتا ہے۔ تو جوَر طاقتور ہو جاتا ہے۔ وہ وہ ملے ہوئے یا الگ الگ دوش بگڑ کر رس دھاتو کی مدد لے کر ہضم کرنے والی حرارت کو اپنی جگہ سے ہلا دیتے ہیں۔ اور اُس کی گرمی سے جسم کی گرمی کا زور بڑھ جاتا ہے۔ اور وُہ گرمی جسم کے سوراخوں کو روک کر جب جسم پر زیادہ تر غلبہ پا لیتی ہے۔ تو سارا جسم گرم ہو کر تپنے لگتا ہے۔ اور انسان بخار میں مُبتلا ہو جاتا ہے۔

پسینے کے خارج نہ ہونے کی وجہ۔ جوَر کے آغاز ہی میں عام طور پر جٹھراگنی[1] اپنے مقام سے چل پڑتی ہے۔ اور اِس کی وجہ سے مسام رُک کر پسینہ کے اخراج سے مانع آتے ہیں۔

آم جوَر کی علامات۔ کھانے سے بے رغبتی۔ بے ہضمی۔ پیٹ کا بوجھل معلوم ہونا۔ بھاری بھاری ڈکار آنا۔ اُونگھ۔ سُستی۔ اُدھر گی جوَر[2]۔ تیز بخار۔ دوشوں کا رُک جانا۔ رالیں گرنا۔ رونگٹوں کا کھڑا ہونا۔ بھوک کا زائل ہو جانا۔ مُنہ میں پانی بھرا ہونا۔ حصص اعضا کا جکڑ جانا۔ سو جانا اور بھاری ہو جانا۔ پیشاب کا بکثرت آنا۔ پاخانے کا کچّا سا ہونا اور اعضا کا ڈھیلا پن یہ سب آم جوَر کی علامات ہیں۔

نرم آم جوَر کی علامات۔ بھوک لگنے سے جسم کا لاغر ہو جانا۔ جسم کا ہلکا پن۔ بخار کا کم ہونا اور آٹھ دن میں بخار کا پک جانا نرم آم جوَر کی علامات ہیں۔

---

[1] غذا کو ہضم کرنے والی حرارت [2] وہ بخار جو بیچ میں کم نہ ہو۔

نئے جوڑ میں ممنوعہ کام - دن میں سونا - نہانا - تیل ملنا - غذا کھانا جماع کرنا - غصے میں آنا - ہوا خوری اور کاڑھے پینا نئے جوڑ میں منع ہیں

جوڑ میں فاقہ کشی - جوڑ کے شروع میں فاقہ کرنا مناسب ہے لیکن جو جوڑ گھٹنے روگ - وات - غصے - شہوت - افسوس یا تکان کی وجہ سے پیدا ہؤا ہو - اُس میں فاقہ کشی کی سخت ممانعت ہے۔

فاقہ کشی کے فوائد - فاقہ کشی سے دوش کم ہو جاتے ہیں - اور جٹھر اگنی بڑھ جاتی ہے - جوڑ دُور ہو جاتا ہے - جسم ہلکا پڑ جاتا ہے - اور بھوک زندہ ہو جاتی ہے - فاقہ ایسے طور سے کرانا چاہیئے - جس سے کسی طرح کا نقصان نہ پہنچے۔

طاقت صحّت پر انحصار رکھتی ہے - اور صحّت علاج پر منحصر ہے۔

کچے دوشوں کے پکانے والی اشیا - جوڑ کے آغاز میں کچے دوشوں کو فاقہ - پسینہ - وقت - یواگو اور کڑوے رس پکا دیتے ہیں

جوڑ میں گرم اور سرد پانی کا استعمال - وات کف جوڑ میں جب پیاس زیادہ لگے - تو مریض کو گرم پانی پینے کو دینا چاہیئے۔

شراب نوشی سے پیدا ہونے والے اور پت جوڑوں میں کڑوی ادویات ڈال کر پکایا ہؤا اور ٹھنڈا کیا ہؤا پانی پینے کو دیں۔

یہ دونو قسم کے پانی ہاضمہ افزا - ہاضم - دافع بخار - جسم کے تمام سوراخوں کو صاف کرنے والے - طاقت افزا - کھانے میں رغبت دلانے والے پسینہ آور اور فائدہ بخش ہوتے ہیں۔

پیاس بجھانے والا پانی - اگر مندرجہ بالا جوڑوں میں پیاس کی کثرت

ہو۔ تو موتھا۔ پت پاپڑا۔ اُشیر۔ چندن۔ نیتر بالا اور سونٹھ ڈال کر پانی کو جوش دے لیں۔ اور ٹھنڈا کرکے پلائیں۔ پیاس اور بخار دونو دُور ہو جائینگے۔

دوشوں کے اخراج کیلئے قے کا دینا اور نہ دینا۔ اگر معدے کے جُور کو پیدا کرنے والے دوش کف کے غلبے والے ہوں۔ اور مریض قے کرانے کے قابل ہو۔ تو موقع مناسب میں قے کرا کے دوشوں کو نکال دیں۔ لیکن اگر دوش موجود نہ ہوں۔ تو جُور کے آغاز میں قے کرانے سے امراضِ دل۔ دمہ۔ اپھارہ اور غشی کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔

آم دوش میں استفراغ کی ممانعت۔ تمام جسم میں پھیلے ہوئے دھاتوؤں میں قیام کرنے والے آم دوشوں کا نکالنا ایسا مشکل امر ہے جیسے کچے پھل میں سے رس کا نکالنا پھل کا ضائع کرنے والا ہے۔

قے اور فاقہ کے بعد کی تدبیر۔ قے دے کر اور فاقہ کرا کے بھوک لگنے پر یواگو پلائیں۔

یواگو تین طرح کے ہوتے ہیں۔ اِن میں سے پہلے دوشوں کے مطابق ادویات سے مدبّر کیا ہوا منڈ پلائیں جب تک جُور ہلکا نہ ہو جائے۔ یا چھ روز تک یواگو پلاتے رہیں۔ اس کے پلانے سے مریض کی قوّت ہاضمہ ایسی بڑھتی چلی جاتی ہے۔ جیسے ایندھن ڈالنے سے آگ بھڑکتی چلی جاتی ہے۔

یواگو کے فوائد۔ ادویات کی ترکیب اور ہلکاپن کی وجہ سے یواگو قوّت ہاضمہ کے بڑھانے والا ہوتا ہے۔ اَدھو واید[۵]۔ پیشاب۔ پاخانہ اور

---

[۵] بادِ مخالف

دوشوں کو نکالتا ہے۔

پییا گرم اور رقیق ہونے کی وجہ سے پسینہ آور اور دافع تشنگی ہے۔ سَر[۵۱] ہونے کی وجہ سے جسم کو ہلکا کرتی ہے۔ ساتمیہ[۵۲] ہونے کے سبب جَوَر کو دُور کرتی ہے۔

اس لئے عقلمند وید کا فرض ہے۔ کہ پہلے پییا ہی سے جَوَر کا دفعیہ کرنے کی کوشش کرے۔ البتہ شراب خوری سے پیدا شُدہ جَوَر میں پییا کا استعمال کرنا منع ہے۔

کن جَوَروں میں یواگُو کا استعمال منع ہے۔ شرابخوری سے پیدا شُدہ جَوَر۔ ہمیشہ شراب پینے والے کے جَوَر۔ موسم گرما کے جَوَر۔ پت کپھ جَوَر۔ اور اُوردھوگ رکت پت جَوَر میں یواگو کا استعمال ہرگز نہ کرنا چاہیئے۔

جَوَر میں ترپن کرانا۔ پہلے ہی دافعِ بخار پھلوں کا رس۔ شہد اور کھانڈ ملا کر کھیلوں کے ستوؤں کا ترپن دیں۔

داکھ۔ انار۔ کھجور۔ پیال اور فالسے کے رس ملا کر ترپن کے قابل مریضوں کو دینے سے بخار کو دُور کر دیتا ہے۔

جب ترپن ہضم ہو چکے۔ تب موافقت اور طاقت کا لحاظ رکھ کر مُونگ کا پتلا سا یُوش اور جنگلی جانوروں کا مانس رس کھانے کے وقت دیں۔

غذا کھانے سے پیشتر کسی درخت کی ٹہنی سے داتن کر کے دانتوں کو صاف کر لینا چاہیئے۔ اور ایسے رسوں سے کُلیاں کرنی چاہئیں۔ جو مُنہ کے ذائقہ کے خلاف ہوں۔ نیز جن کا ذائقہ بھی خراب نہ ہو۔

---

[۵۱] دست آور۔ مسہل [۵۲] موافق

اس کے بعد ستو۔ گنّے کے رس اور مد وغیرہ کا جو مرض کے لئے فائدہ مند دکھائی دیں۔ استعمال کرائیں۔

جور میں ہاضم اشیا کے استعمال کا وقت ۔ چھ روز گذر جانے پر جوُر کے مریض کو ہاضم اور شمن[1] کرتا دویات کا کاڑھا پلائیں۔ اور ہلکی غذا کھانے کو دیں۔

نئے جوُر میں کاڑھے کا استعمال کرانے سے دوش بندھ کر رُک جاتے ہیں۔ اور پکنے میں نہیں آتے۔ اور آخرکار وُہ وِشم جوُر کو پیدا کر دیتے ہیں۔

نئے بخار میں یہاں کاڑھے کے استعمال کی جو ممانعت کی گئی ہے۔ وُہ ہر ایک کاڑھے سے مُراد نہیں ہے۔ بلکہ صِرف رس والے کاڑھے ہی سے مقصُود ہے۔

دس روز تک غذا کیا ہونی چاہیئے ؟ جوُر کے دفعیے کے لئے دس روز تک کھٹّے۔ یا کھٹائی سے خالی یُوش فائدہ مند جنگلی جانوروں کے مانس رس کے ساتھ کھانے کو دیں۔

دس روز کے بعد کی تدابیر ۔ دس روز کے بعد اگر کف کا زور گھٹ جائے اور وات پت کا غلبہ ہی رہے۔ باقی دوش سب پک جائیں۔ تو گھی پلانا امرت کی مانند مفید ثابت ہوتا ہے۔

اگر دس روز کے بعد بھی کف کا غلبہ ہی رہے۔ تو اُس کے لئے لنگھن (فاقہ کشی) اچھی تدبیر ہے۔ اُس وقت اُسے گھی نہ پلانا چاہیئے بلکہ کاڑھوں کے ذریعے اُس کا معالجہ کریں۔

---

[1] بخار کے جوش کو فرو کرنے والی۔ حرارت کو فرو کرنے والی

جب تک جسم ہلکا نہ ہو۔ تب تک ماانس رس کھانے کو دیئے جائیں۔ کیونکہ ماانس رس دوشوں کا دافع اور نہائت اعلیٰ درجے کا طاقت بخش ہے۔
ایسا جوُر جس میں وات پت کا غلبہ ہو۔ اور جلن و پیاس تیز ہوں۔ نیز دوش بندھے ہوئے اور پُرپچ پیت[۱] ہوں۔ تو ایسے نِرآم جوُر میں دُودھ کا استعمال کرانا چاہیئے۔
اگر مندرجہ صدر تدابیر سے جوُر دُور ہونے میں نہ آئے۔ اور مریض کی طاقت اور گوشت کم نہ ہوئے ہو۔ تو مسہل دیکر جوُر کو دُور کرنا چاہیئے۔
اگر مریض جوُر سے دُبلا ہو گیا ہو۔ تو اُسے قے اور اسہال بالکل نہ دیں۔ بلکہ خُوب شکم سیر ہو کر دُودھ پلائیں۔ یا نروہن وستی کے ذریعے سے دوشوں کو نکال دیں۔

جوُر میں نروہن وستی[۲] کا استعمال۔ پکے ہوئے دوشوں میں نروہن وستی کا استعمال کرنے سے طاقت اور قوّت ہاضمہ ترقی کرتی ہے۔ بخار سے خلاصی ملتی ہے۔ راحت نصیب ہوتی ہے۔ اور فوراً کھانے کی خواہش پیدا ہو جاتی ہے۔
وستی پیٹ کے پت کو نکال دیتی ہے۔ سرنسن[۳] کرتی ہے۔ اور انتڑیوں کے تینوں فُضلوں کو خارج کر دیتی ہے۔

جوُر میں انوواسن[۴] وستی کا استعمال۔ جوجر پُرانا ہو گیا ہو۔ کف پت کم ہو گئے ہوں۔ ہضم کرنے والی حرارت مدھم ہو۔ اور پاخانہ خُشک ہو کر رُکپ

---

۱ اپنے مقام سے گرے ہوئے ۲ حقنہ
۳ خارج ۴ حقنے کی قسم

کیا ہو۔ تو انوواسن وستی دینی چاہیئے۔

شرو وریچن[۱] جس جیرن جوڑ میں جسم بھاری ہو۔ سر درد کرتا ہو۔ اور اندریاں رُکی ہوئی ہوں۔ تو شرو وریچن دے کر کھانے کی خواہش کو پیدا کرنا چاہیئے۔

معالج کو چاہیئے۔ کہ خوب سوچ بچار کر نیم گرم ماش۔ مرغن پردیہہ[۲] اور اوگاہن[۳] کے ذریعے جیرن جوڑ کا علاج کرے۔ ان تدابیر سے باہر کو جانے والا جوڑ رفع ہو جاتا ہے۔ اعضا کے حصے سکھی ہو جاتے ہیں۔ طاقت بڑھتی ہے۔ اور رنگ صاف ہو جاتا ہے۔

ایسے جیرن جوڑ جن میں ہڈیوں پر صرف چمڑا ہی رہ گیا ہو۔ نیز اگنتک جوڑ دھوپ اور انجن کی ادویات سے دُور ہو جاتے ہیں۔

جوڑ کو دُور کرنے والی دوائیں۔ جوڑ کے مریض کو رکت شالی چاولوں کا بھات۔ یوا گو اور کھیلیں دینے سے جوڑ دُور ہو جاتا ہے۔

اگر مریض کا جی کھٹائی کا خواہشمند ہو۔ تو اُس بھات میں انار دانے کی کھٹائی اور سونٹھ ڈال کر پلائیں۔

اگر پاخانہ اور پت خارج ہو گئے ہوں۔ تو اُسے ٹھنڈا کئے ہوئے کاڑھے میں شہد ڈال کر پلا دیں۔

ضعف ہضم والا مریض بھوک لگنے پر پیپل اور سونٹھ ڈال کر لاج پیپا کا استعمال کرے۔ یہ بسہولت ہضم ہو جاتی ہے۔ اور بخار کو بھی دُور کرتی ہے۔

---

[۱] تنقیہ دماغ [۲] لیپ

[۳] نہلانا

مکت شالی چاولوں کی پیپا۔ گوکھرو اور کیٹری ڈال کر پکا کے پئیں۔ تو پسلی کا درد۔ مثانے کا درد۔ امراضِ سر اور جُوَر سب دُور ہو جاتے ہیں۔
جُوَر اتیسار روگ کا مریض پرشن پرنی۔ کھریٹی۔ بل گری۔ سونٹھ۔ نیلوفر اور دھنیہ ڈالکر پکائی ہوئی پیپا کھٹائی ملا کر پیئے۔ تو اُسے صحت نصیب ہو۔
وداری کند ڈال کر پکایا ہُوا یوا گو کھانسی۔ دمہ۔ ہچکی اور بخار میں دینا چاہیئے۔ یہ ہاضم اور پسینہ آور دوائی ہے۔
اگر بخار میں قبض ہو۔ تو پیپل اور آملہ ڈال کر پکائی ہوئی جَو کی پیپا میں گھی ملا کر پیئیں۔ اِس سے دوش بذریعہ پاخانہ خارج ہو جاتے ہیں۔
کوشٹ بدھ (پیٹ کے رُک جانے) اور شُول (دردِ شکم) کی صُورت میں بخار کے مریض کو کشمش۔ پپلامُول۔ چب۔ آملہ اور سُونٹھ ڈال کر پکائی ہوئی پیپا پلانی چاہیئے۔
پری کرتکا روگ (ہچکیاں پڑنے) کی صُورت میں بخار کے مریض کو بل گری کھریٹی۔ ورکھشال۔ کولاتل۔ پرشن پرنی اور شال پرنی ڈال کر پکائی ہوئی پیپا پلانی چاہیئے۔
بخار کے جس مریض کو پسینہ اور نیند نہ آتی ہو۔ اور پیاس زیادہ لگتی ہو۔ اُسے سُونٹھ اور آملے ڈال کر پکائی ہوئی اور گھی میں بگھاری ہوئی میں چینا ملا کر پلائیں۔ اِس سے بخار بھی جاتا رہتا ہے۔
جُوَر کے لئے یوش۔ بخار کے وُہ مریض جنہیں یُوش موافق آتا ہے۔ مُونگ۔ مسُور۔ چنا۔ کلتھی اور موٹھ کا یُوش پئیں۔
جُوَر کے لئے ساگ۔ پٹول کے پتوں۔ پھلوں اور ڈنٹھلوں کا ساگ

پاٹھا۔ کرکوٹک اور کریلے کا ساگ بخار کے مریضوں کو استعمال کرنا چاہیئے
جُوَر کے لئے گوشت۔ بخار کے اُن مریضوں کو جنہیں گوشت موافق آتا ہو۔ لوا۔ تیتر۔ ہرن۔ چکور۔ چکوا۔ کُرنگ۔ کال پُچھل۔ پرشت اور خرگوش کا گوشت دینا چاہیئے۔ اِن سے بخار رفع ہو جاتا ہے۔
جُوَر کے لئے مالش رس۔ عقلمند وید کو چاہیئے۔ کہ بخار کے مریض کو تھوڑی سی کھٹائی ڈال کر یا بے کھٹائی ڈالے حسب ضرورت و موقع مناسب پر مالش رس پلائے۔ اور اِس مقصد کے لئے مرغ۔ مور۔ تیتر کُونج اور بطخ کا مالش رس مفید ہوتا ہے۔
بعض ویدوں کی رائے میں مالش رس ثقیل اور گرم ہوتا ہے۔ اِسلئے وُہ جُوَر کی حالت میں دینا ٹھیک نہیں سمجھتے۔
اگر جُوَر میں فاقہ کرانے سے وات کا زور بڑھ جائے۔ تو مقدار۔ قسم اور موسم پر غور کر کے مریض کو مالش رس پلانا چاہیئے۔
جُوَر کے لئے مدیہ۔ غذا کھانے کے بعد بھوک لگنے پر بخار کے مریض کو گرم پانی پلائیں۔ جسے شراب موافق ہو۔ اُسے دوش اور طاقت کے مطابق مناسب شراب کا انوپان کرائیں۔
نئے بخار میں دوشوں کے پکانے کے لئے ثقیل۔ گرم۔ میٹھے۔ مرغن اور کیلے رس والی اغذیات کا استعمال نہ کرائیں۔
دافع بخار کاڑھے۔ بخار کے دفعیہ کے لئے موتھا اور پت پاپڑا کا ٹھنڈا کاڑھا یا کاڑھا پلائیں۔
یا سونٹھ۔ پت پاپڑا اور جوانسہ کا کاڑھا پلائیں۔

یا چرائتہ۔ ناگرموتھا۔ گلو۔ سونٹھ۔ پاٹھا۔ خس اور نیتر بالا کا کاڑھا پلائیں۔
مندرجہ بالا تینوں کاڑھے بخار کو دُور کرتے ہیں۔ ہاضم ہیں۔ دوشوں کو پکاتے
ہیں۔ پیاس کو دُور کرتے ہیں۔ کھانے سے بے رغبتی کو دُور کرتے ہیں۔
اور مُنہ کے بے ذائقہ پن کو دور کرتے ہیں۔
اندرجو۔ پٹول کے پتوں اور کٹکی کا کاڑھا سنت جوڑ کے لیئے نافع ہے۔
پٹول۔ شاروا۔ موتھا۔ پاٹھا اور کٹکی کا کاڑھا سنت جوڑ کو دُور کرتا ہے۔
نیم۔ پٹول۔ ترپھلا۔ کشمش۔ موتھا اور اندرجو کا کاڑھا انیہ دیوشک
بخار کو دُور کرتا ہے۔
چرائتہ۔ گلو۔ رکت چندن اور سونٹھ کا کاڑھا ترتیک جوڑ کو رفع کرتا ہے۔
گلو۔ آملہ اور موتھا کا کاڑھا چاترتھک جوڑ کے لیئے بڑا نافع ہے۔
اندرجو۔ املتاس۔ پاٹھا۔ بچ۔ کٹکی۔ مُوروا۔ اتیس۔ نیم۔ پٹول۔ جوانسہ
بچ۔ موتھا۔ خس۔ ملٹھی۔ ترپھلا اور کھریٹی اِن سب کے کاڑھوں یا ٹھنڈے
کاڑھوں کا پینا دافع بخار ہے۔
دیگر۔ ملٹھی۔ موتھا۔ کشمش۔ کھنبھاری۔ فالسہ۔ ترائمان۔ خس۔ ترپھلا
اور کٹکی کے ٹھنڈے کاڑھے کو پینے سے بخار جلدی ہی رفع ہوجاتا ہے۔
دیگر۔ دولو کیٹری۔ اندرجو۔ موتھا۔ دیودارو۔ سونٹھ اور گج پیپل کا کاڑھا
سنپات جوڑ کو دُور کرتا ہے۔
قبض والے بخار کے لئے کاڑھا۔ جائپھل۔ آملہ۔ موتھا۔ جوانسہ
اور گڑ کا کاڑھا بنا کر قبض والے بخار میں استعمال کرنے سے بخار
جلد دُور ہوجاتا ہے۔

دیگر۔ ترپھلا۔ ترائمان۔ کشمش اور کٹکی کا کاڑھا کف پتج جوڑ کو دُور کرتا ہے۔ اور قبض کُشا ہے۔
دیگر۔ ترُبد کا کاڑھا کھانڈ ملا کر پینے سے بھی مندرجہ بالا فوائد حاصل ہوتے ہیں۔
سنّیات کے لئے۔ شٹی۔ پوہکر مُول۔ کیٹری۔ کاکڑا سینگی۔ جھوالسہ۔ گلو۔ سونٹھ۔ پاٹھا۔ چرائتہ اور کٹکی کے استعمال سے جوڑ۔ کھانسی۔ امراضِ دل۔ سوردِ پسلی۔ دمہ اور اُونگھ دُور ہو جاتے ہیں۔
دیگر۔ ہر دو کیٹری۔ پوہکر مُول۔ بھاڑنگی۔ شٹی۔ کاکڑا سنگی۔ اندر جو۔ پٹول اور کٹکی یہ بہت آدی گن سنّیات جوڑ کے دُور کرنے والا ہے۔ اور کھانسی وانقباضِ دل وغیرہ بہت سے عوارض کے لئے مفید دوائی ہے۔
پیاس اور بخار کے دفعیے کے لئے اُن کاڑھوں اور یواگوؤں کا بھی استعمال کرانا چاہیئے۔ جو سُوتر ستھان کے بھیشج ادھیائے میں بیان کئے جا چکے ہیں۔
جوڑ کے لئے گھرت۔ اگر خشکی والے اشخاص کا بخار کاڑھے۔ قے فاقہ اور ہلکی غذا کے استعمال سے دُور نہ ہو۔ تو اُسے گھی دینا چاہیئے۔ خشکی والے شخص کا بخار گرمی والا ہونے کی وجہ سے خشک ہوتا ہے اور وایو اُس کی مددگار ہوتی ہے۔ اس لئے وایو کو گھی سے راہِ راست پر لانا چاہیئے۔
اب اُن کاڑھوں کے اجزا کا بیان کیا جاتا ہے جن میں گھی ڈال کر پینے سے بخار دُور ہو جاتا ہے۔ جٹھر اگنی بڑھ جاتی ہے۔ اور بہت فائدہ مند چیز ہیں۔

گھرت کی اصلاح کرنے والا کاڑھا۔ پیپل۔ چندن۔ موتھا۔ اُشیر گنگی۔ اندر جَو۔ بھُو آملہ۔ سارِوا۔ اتیس۔ شال پرنی۔ داکھ۔ آملہ۔ بل گری ترائمان اور کیٹری کے کاڑھے میں پکایا ہُوا گھی جیرن جوُر کو نہائت جلد دُور کر دیتا ہے۔ اِس کے استعمال سے کھشے روگ کھانسی دردِ سر۔ درد پسلی۔ ہلیمک۔ انسا ابھی تاپ اور وِشم اگنی روگ بھی دُور ہو جاتے ہیں۔

دیگر۔ اڑوسہ۔ گلو۔ ترپھلا۔ ترائمان اور جوانسہ کے کاڑھے میں گھی اور گھی سے دُگنا دُودھ نیز پیپل۔ موتھا۔ کشمش۔ چندن۔ نیلوفر اور سونٹھ ڈال دیں۔ اور گھی کو پکالیں۔ اِس گھی کے استعمال سے جیرن جوُر دُور ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ کھرہٹی۔ گوکھرو۔ کیٹری۔ پرشن پرنی۔ چھوٹی کیٹری۔ شال پرنی۔ نیم پت پاپڑا۔ موتھا۔ ترائمان اور جوانسہ کا کاڑھا بنا کر اُس میں بھُو آملہ۔ شٹی۔ داکھ۔ پوہکر مُول۔ میدا اور آملہ کا کُلکدا نیز گھی اور دُودھ ڈال کر پکالیں۔ یہ گھی نہائت اعلےٰ درجے کا دافع بخار ہے۔ نیز کھشے روگ۔ کھانسی دردِ سر۔ درد پسلی اور تپش کو دُور کر دیتا ہے۔

جوُر کے لئے اندرونی صفائی۔ ایسے جوُر روگیوں کو جن میں دوشوں کی کثرت ہو۔ کلپ ستھان کے بیان کردہ مسہل اور مقی نسخے حسب ضرورت مناسب موقع پر استعمال کرانے چاہئیں۔

جوُر کے لئے قے آور نسخے۔ پیپل یا اِندر جَو یا ملیٹھی کے ساتھ مین پھل کا سفوف ملا کر گرم پانی کے ساتھ پھانکنے سے قے آجاتی ہے۔ اور

بخار دُور ہو جاتا ہے۔

شہد اور پانی یا گنّے کا رس یا نمک کا پانی یا شراب یا ترپن کے ذریعہ قے کرانا جوڑ کے لئے مفید تدبیر ہے۔

داکھ یا آملے کا کاڑھا پلانے سے بھی قے آجاتی ہے۔

یا گھی میں بھونا ہُوا آملے کا رس پلائیں۔ اِس سے بخار رفع ہو جاتا ہے

جُوڑ کے لئے مُسہل نسخے ۔ تربد کے سفوف میں گھی اور شہد ملا کر چاٹیں

یا ترپھلے کے کاڑھے میں شہد اور گھی ملا کر پئیں۔ یا دُودھ کے ساتھ املتاس یا داکھ کے رس کے ساتھ تربد۔ یا دُودھ کے ساتھ ترائمان نوش کریں۔

یا داکھ کے رس کے ساتھ ہرڑ۔ یا داکھ کا رس پی کر اُوپر سے گرم دُودھ پی لیں۔ اِن کے استعمال سے کھانسی۔ دمہ۔ دردِ سر۔ درد پسلی اور پُرانا بخار دُور ہو جاتا ہے۔

دافع جوڑ دُودھ کی ترکیب ۔ پنچ مُول ڈالکر پکایا ہُوا دُودھ پینے سے بخار دُور ہو جاتا ہے۔

یا ارنڈ کی جڑھ یا کچّی بل گری ڈال کر جوش دیا ہُوا دُودھ پینے سے پری کرتکا والا جوڑ جاتا رہتا ہے۔

یا گوکھرو۔ بھرنٹی۔ کیٹری۔ پُرانا گڑ اور سونٹھ ڈال کر پکایا ہُوا دُودھ پینے سے قبض اور ورم والا جوڑ دُور ہو جاتا ہے۔

یا سونٹھ۔ کشمش۔ گھی۔ کھانڈ اور کھجور ڈال کر دُودھ کو جوش دے لیں۔ اور چھانکر شہد ملا کر پلائیں۔ تو پیاس فرو ہو جاتی ہے۔ اور بخار رفع ہو جاتا ہے۔

ل۔ پیچش

یا ایک حصہ دودھ میں چارگنا پانی ملا کر پکا لیں - اور نوش کریں - تو بھی بخار جاتا رہتا ہے -

دھار اُشن[1] دودھ کے پینے سے وات پت جوَر جلدی دُور ہو جاتا ہے -
سب قسم کے پُرانے جُوَروں میں دودھ نہایت فائدہ مند چیز ہے - جیسا دوش ہو - اُسی کے مطابق ادویات سے مدبّر کر کے گرم یا ٹھنڈا دودھ پلانا چاہیئے -

جب دوش پکو آشئے[2] میں چلے جائیں - تو سدّھ ستھان میں بیان کی ہوئی دافع جوَر ڈہن اور انوواسن وستی استعمال کرنی چاہیئے -

جوَر کے دُور کرنے والی وستی - برگ پٹول - برگ نیم - خس - املتاس نیتر بالا - روہنی - کُٹکی - گوکھرو - راڑا - پرشن پرنی اور کھرینٹی کو دودھ اور پانی یکساں ڈال کر پکا لیں - جب دودھ باقی رہ جائے - تو اُسے چھان کر گھی اور شہد ملا لیں - اِس کے بعد اُس میں راڑا - موتھا - پیپل - ملٹھی اور اِندر جَو کا نگدا ملا کر وستی دیں - تو جوَر دُور ہو جائیگا - اِس وستی کے استعمال سے راستے صاف ہو جاتے ہیں - دوش خارج ہو جاتے ہیں - اور جملہ دھاتو تر و تازہ ہو جاتی ہیں - اعضا کی سب قسم کی تکلیف دور ہو کر جسم ہلکا پھلکا ہو جاتا ہے - اور بخار بھی فوراً رفع ہو جاتا ہے -

دیگر - املتاس - خس - ملٹھی - مدھر گن[3] کی دوائیں اور چار دن[4] پرنی ملے کر اِن سب کا کاڑھا بنا لیں - پھر اس میں پرینگو - راڑا - موتھا - سونف

---

[1] تازہ بلکہ بعد دوہا ہوا گرما گرم دودھ دھار اُشن کہلاتا ہے [2] انتڑیاں
[3] میٹھی دوائیں [4] پرشن پرنی - شال پرنی - مدگ پرنی - ماش پرنی

اور ملٹھی کا گنگدا۔ گھی۔ گڑ اور شہد ملا کر وستی دیں۔ یہ جوڑ کو دور کرنے کے لئے نہائت عمدہ تدبیر ہے۔

جوڑ کو دور کرنے والی نروہن وستی۔ گلو۔ ترائمان۔ رکت چندن۔ ملٹھی۔ اڈوسہ۔ شال پرنی۔ کھریٹی۔ پرشن پرنی اور راڈا سلے کر ان سب کا کاڑھا بنا لیں۔ اس کاڑھے میں جنگلی جانوروں اور پرندوں کا ماس رس ملا لیں۔ پھر اس میں پیپل۔ راڈا۔ ناگرموتھا اور ملٹھی کا کاڑھا ڈال دیں۔ نیز گھی۔ شہد اور تھوڑا سا نمک ملا کر نروہن وستی دیں۔ اس سے طاقت بڑھتی ہے۔ پسینہ آتا ہے۔ اور کھانے کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔

سنیہن وستی کا نسخہ۔ جیونتی۔ ملٹھی۔ میدا۔ پیپل۔ کالی مرچ۔ بچ۔ برہی۔ راسنا۔ کھریٹی۔ سونٹھ۔ سونف اور بشتاور کو کوٹ کر دودھ پانی۔ گھی اور تیل ڈال کے پکا لیں۔ اس سنیہن وستی سے بخار جاتا رہتا ہے دیگر۔ پٹول۔ نیم کی چھال۔ گلو۔ ملٹھی اور راڈے کے ساتھ گھی کو پکا کر دفعیۂ بخار کے لئے انوواسن وستی دیں۔

یا چندن۔ اگر۔ کھنبھاری۔ پٹول۔ ملٹھی اور نیلوفر کے ساتھ پکائے ہوئے گھی کی سنیہن وستی دینے سے جوڑ رفع ہو جاتا ہے۔

سوترستھان اور ندیان ستھان میں جو شرودیچن بیان کئے گئے ہیں وہ بھی مناسب ترکیب سے استعمال میں لانے چاہئیں۔ ان کے استعمال سے بھی بخار دور ہو جاتا ہے۔

سوترستھان کے ماتراشتی ادھیائے میں لسیہ تیل۔ دھوم۔ ورتی وغیرہ

جو مرکّبات بیان کئے گئے ہیں۔ وُہ بھی جوڑ میں استعمال کرنے چاہئیں۔
سردی اور گرمی دونو طرح کے جوڑوں کی تحقیق کر کے گرم اور ٹھنڈے
ابھینگ۔ پردیہہ اور پری شیک عمل میں لائیں۔
ہزار دفعہ دھوئے ہوئے گھی یا چندن آدی تیل کی مالش کرنے سے
داہ جوڑ دُور ہو جاتا ہے۔ اُس
چندن آدی تیل کے بنانے کی ترکیب یہ ہے۔ رکت چندن۔ پُشپ شلا
سفید چندن۔ کال اُنوساریہ۔ زرد چندن۔ پدما۔ پدماکھ۔ خس۔ ساروا
مُلٹھی۔ پُنڈریک۔ ناگ کیسر۔ نیتر بالا۔ چیب۔ پدم نیل کنول۔ نلنی۔
کمودنی۔ سوگندھک۔ پُنڈریک۔ شت پتر۔ کنول نال۔ مرنال۔ شالُوک
شیوال۔ کسیرو۔ اننت مُول۔ کُشا۔ کانس۔ ایکھ۔ دابھ۔ سرکنڈے کی
جڑھ۔ نرسل کی جڑھ۔ شالی مُول۔ بیت۔ ویتس۔ دانیری۔ گُندرا۔ ارجن۔
اسن۔ سال۔ تنش۔ پلاس۔ سال۔ تال۔ دھو۔ تنش۔ خیر۔ دُرگندھ
کھیر۔ کدمب۔ کھنبھاری پھل۔ سرج۔ پاکڑ۔ بڑ۔ کپیتن۔ گُولر۔ وٹ۔ پیپل
لودھ۔ دھائے دُوب۔ اُت کنٹک۔ سنگھاڑا۔ بجیٹھ۔ نال کنگنی۔ پُشکر
کے بیج۔ کرونچادن۔ بیر۔ لال کنیر۔ کیلا۔ موتھا۔ نیم۔ شت پُڑوا۔ شیت کمبھکا
شتاور۔ کھنبھاری۔ شراونی۔ مہا شراونی۔ کُٹکی۔ کھرہٹی۔ اودن پاکی۔
نیلینی۔ کھرہٹی۔ کھشیر کاکولی۔ ودھاری کند۔ جیوک۔ رشبھک۔ میدا۔ مہا میدا
مُوروا۔ اتی بلا۔ ملکا۔ موچرس۔ اڑوسہ۔ لبگل۔ کُڑا کی چھال۔ پٹول۔
نیم۔ سیم۔ ناریل۔ کھجور۔ کشمش۔ پیال۔ چرونجی۔ دھن وَن۔ کنیج اور
مہوا۔ نیز دیگر سرد و تاثیر والی ادویات کو جو جو مل سکیں۔ بہم پہنچا کر

سب کا کاڑھا بنا لیں۔ پھر اُس کاڑھے میں نصف تیل اور دُگنا دودھ اور مندرجہ صدر ادویات کا نُگدا ڈال کر دھیمی آگ پر پکائیں۔ اِس تیل سے داہ جُوَر بہت جلد دُور ہو جاتا ہے۔

انہی ادویات کو باریک کُوٹ کر ٹھنڈی ٹھنڈی کا لیپ کریں۔

انہی ادویات کو ڈال کر پانی پکا لیں۔ اور ٹھنڈا کر کے مریض کو سنان کرائیں۔ اور پری شیک کے طور پر استعمال میں لائیں۔

دیگر۔ شہد۔ کانجی۔ دُودھ۔ دہی۔ گھی اور پانی چھونے میں ٹھنڈے ہوتے ہیں۔ پری شیک اور اَوگاہ کے طور پر اِن کا استعمال کرنے سے فوراً داہ جُوَر جاتا رہتا ہے۔

داہ جُوَر کے لئے دیگر معالجات ۔ داہ جُوَر کے مریض کو ایسے سرد مکان میں جہاں ٹھنڈے پانی کا چھڑکاؤ کیا گیا ہو۔ یا جہاں فوارے چھوٹ رہے ہوں۔ ٹھنڈے کنول کے پتّوں پر یا رکت کنول یا نیل کنول یا کلھارک کے پتّوں پر یا نرم نرم ریشمی بستر ے پر سونا چاہیئے جن پر صندل کا ٹھنڈا پانی بھی چھڑکا گیا ہو۔ اُسے سونا۔ سنکھ۔ مُونگا۔ منی اور موتیوں کا پہننا۔ صندل کے ٹھنڈے پانی کا جسم پر لگانا بھی لازم ہے۔ نیل کنول اور لال کنول کی مالا بھی پہننی چاہیئے۔ اور ایسے پنکھوں سے ہوا کرائے۔ جن پر صندل کا پانی چھڑکا ہوا ہو۔ اور جن سے ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا آتی ہو۔

صاف پانی والے دریاؤں۔ تالابوں اور جھیلوں میں جہاں کنول کھل رہے ہوں۔ نہانا بھی جلن۔ پیاس۔ گراوٹ اور بخار کو دُور کر دیتا ہے۔

دلپسند۔ ہوشیار۔ چندن لگائی ہوئی۔ زیوروں سے آراستہ اور نوجوان عورتوں کے بغل گیر کرنے سے بھی داہ جوڑ دُور ہو جاتا ہے۔

ٹھنڈی اغذیات و اشربات۔ ٹھنڈے باغ۔ ٹھنڈی ہوا اور چاند کی چاندنی سے بھی داہ جوڑ رفع ہو جاتا ہے۔

اب اُن تدابیر کا بیان کیا جاتا ہے۔ جو شیت جوڑ والوں کے لئے مفید ہیں۔ یعنی جہاں گرم اشیا کے استعمال کی ضرورت ہے۔

اگرو آدی تیل اگر۔ کُٹھ۔ تگر۔ تیج پات۔ خس۔ شیلیہ۔ ہرینو۔ دھیامک ترن۔ تھونیر۔ ہلدی۔ الائچی۔ ترپھلا۔ پرینگو کے پتے۔ دھوپ اگر۔ تمال پتر۔ اجوائن۔ روہش ترن۔ سرل کاشٹ۔ سلّکی۔ دیودار۔ سارنی۔ بل گری کی چھال۔ شیوناک۔ کنبھاری۔ پاٹلا۔ پُنرنوا۔ لال سانٹھ۔ کٹیری خورد۔ کٹیری کلاں۔ شال پرنی۔ پرشن پرنی۔ ماش پرنی۔ مُدگ پرنی۔ گوکھرو۔ ارنڈ۔ سہانجنا۔ برنا۔ آک۔ چتر بلّو۔ لودھر۔ کچور۔ پوہکر مُول۔ بھانڈیر۔ رودھر۔ پتور۔ سہانجنا۔ اشمنتک۔ بجودھی۔ مُولک۔ مُول پرنی۔ پیلو پرنی۔ مینڈھا سینگی۔ ہنسرا۔ دنت شٹھا۔ ایراوت۔ بھلاوہ۔ آسپھوتک۔ کنڈیر۔ آجھک۔ اشیتہ۔ کنجی۔ دھنیا۔ اجموہ۔ کالا زیرہ۔ سنکھ۔ سرس۔ کٹھیرک۔ کنڈیر۔ کال مال۔ پرناس۔ گھنٹ شک۔ بھنی چھتک۔ سونٹھ۔ پیپل۔ سرسوں۔ اسگندھ۔ راسنا۔ دُوب کی جڑھ۔ سرج۔ بلا۔ اتی بلا۔ گلو۔ سونف۔ شیت ولّی۔ ناکلی۔ گندھا ناکلی۔ سفید اپراجتا۔ مال کنگنی۔ کینچ۔ امل چانگیری۔ بیر۔ کُلتھی اور اُرد نیز دیگر گرم تاثیر والی ادویات کو جو مل سکیں۔ بہم پہنچا کر سب کا کاڑھا بنالیں

لُون کاڑھے میں انہی ادویات کا نگدا ئینر سنئرا ئے شوویرک ۔ تشُودک ۔ میریہ ۔ ومیک ۔ دھی منڈ ۔ کانجی اور گنگوڑ ملا کر سولہ سیر تیل ملا کر پکالیں ۔ جب صِرف تیل باقی رہ جائے ۔ اُتار کر نتھارلیں ۔ اِس سُہاتے سُہاتے گرم تیل سے شیت جوڑ کے مریض کو مالش کریں ۔

یا اِنہی ادویات کو باریک پیس کر گرم گرم کا لیپ کریں ۔

یا اِنہی کا کاڑھا بنا کر گرم گرم سے پری شیک یا اُوگاہن کریں ۔ تو شیت جوڑ دُور ہو جاتا ہے ۔

شیت جوڑ کے لئے دیگر تدابیر سویدادھیائے میں جو تیرہ قسم کے پسینہ آور نسخے بیان کئے گئے ہیں ۔ اُن کی مقادیر اور اوقات کا لحاظ رکھ کر استعمال کرنے سے شیت جوڑ دُور ہو جاتا ہے ۔

کُٹی پراولیشک ۔ شین اور اَچھادن نیز اگر اور کافُور کی دُھونی دینے سے بھی شیت جوڑ سے آرام ہو جاتا ہے ۔

خُوبصُورت ۔ دِل پسند اور نوجوان نازنینوں کے بغل گیر کرنے سے بھی شیت جوڑ رفع ہو جاتا ہے ۔

وات کف کے دُور کرنے والی پسینہ آور ادویات اور اغذیات و اشربات کا ایک ساتھ استعمال کرنے سے بھی شیت جوڑ دور ہو جاتا ہے ۔

وایج ۔ شرمج ۔ جیرن اور کھشتج جوڑوں میں فاقہ مفید نہیں ہوتا ۔ اِن کا علاج سنشمن ادویات سے کرنا چاہیئے ۔

جس باعث سے دوش رس میں مِل کر آم آشے کے پت کو اپنے مقام سے ہلا کر بخار پیدا کر دیتے ہیں ۔ اسی باعث سے قوتِ ہاضمہ کمزور ہو

جاتی ہے۔ جیسے جلتی ہوئی آگ ہوا کے جھونکے سے باہر نکلکر ہانڈی کے بھات کو نہیں پکا سکتی۔ ویسے ہی دوشوں سے تحریک پاکر آمآشے سے نکلی ہوئی اُشما غذا کو ہضم نہیں کرسکتی۔ یا ہلکی غذا کو بھی بمشکل ہضم کرسکتی ہے۔ اس لئے ہضم کرنے والی حرارت کی قوّت کی حفاظت کے واسطے فاقہ کشی اچھی ہوتی ہے۔ سات روز تک فاقہ کرنے سے تمام دھاتوؤں سے ملے ہوئے دوش پک جاتے ہیں۔ اور عموماً آٹھویں روز بخار سے آرام آجاتا ہے۔

واتج جوُر کا علاج۔ بڑھے ہوئے دوشوں اور ضعیف ہاضمے والا آدمی اگر بالخصوص ثقیل غذا کھائے۔ تو جلدی مرجاتا ہے۔ یا بہت مدت تک دُکھ اُٹھایا کرتا ہے۔ اسلئے لائق معالج کا فرض ہے۔ کہ واتج جوُر میں بھی یکایک ثقیل اور مرغن غذا نہ کھلائے۔

اگر واتج جوُر میں کف اور پت کا بھی تعلّق ہو۔ تو پہلے ہی فاقہ وغیرہ کو نظرانداز کرکے مالش وغیرہ کے ذریعے علاج کریں۔ کاڑھا پلاکر مالش رس پلادیں۔ اور جو تدابیر جیرن جوُر کے ذکر میں بیان ہوچکی ہیں۔ وہ سب واتج جوُر کے لئے بھی عمل میں لائیں۔

کفج جوُر کا علاج۔ کفج پر کرتی اور ضعیف وات والے اشخاص کا بدن ٹھنڈا رہتا ہے۔ اور انہیں کف کے غلبے والا بخار ہوا کرتا ہے۔ ان کی جٹھر اگنی کمزور ہوتی ہے۔ اس لئے جوُر سات دن میں نہیں پکتا اس جوُر میں دس روز تک فاقہ یا کم خوری کے ذریعے دوش کو پکا

سلہ پت۔ حرارت　　سلہ ہضم کرنے والی حرارت

کر کاڑھے وغیرہ سے علاج کریں۔

دیگر جوڑوں کی چکتسا۔ آم جوڑ۔ کف جوڑ اور کف پت جوڑ میں فاقہ کشی کی تمام تدابیر کو دوشوں کے مطابق حسب مناسب کام میں لانا چاہیئے۔ عقلمند ویدکا فرض ہے کہ کف جوڑ میں قے کرائے۔ پت جوڑ میں مسہل دے۔ اور وات جوڑ میں وستی کا استعمال کرے۔

دوندوؔ اور سنپات جوڑوں میں دوشوں کی کمی۔ بیشی اور اعتدال کا خیال رکھ کر ماسبق الذکر ادویات کا استعمال کرنا چاہیئے۔

سنپات جوڑ کا علاج۔ سنپاتج جوڑ کا علاج تھوڑے دوش کو بڑھانے اور بڑھے ہوئے دوش کو گھٹانے سے ہو سکتا ہے۔ لیعنی جب دوش اعتدال پر آجائیں۔ تو پہلے کف کا پھر پت کا اور پھر وات کا علاج کرنا چاہیئے

کرنا مولک کا علاج۔ سنپات کے انجام میں کرن مولک نام کا ایک مہلک ورم ہو جایا کرتا ہے۔ اس سے کوئی ہی بچتا ہے۔ اس ورم میں فصد کھولنا۔ گھی پلانا۔ کف پت کے دفع کرنے والے پرویپہ یا کول کرہ استعمال کرانے ہی مفید تدابیر ہیں۔

ٹھنڈی۔ گرم۔ مرغن اور خشک تدابیر کے ذریعے جس مریض کا بخار دور نہ ہو۔ اُسے "شاکھا انوساری" سمجھنا چاہیئے۔ ایسا بخار فصد کھولنے سے دور ہوتا ہے۔

جو بخار دسرپ۔ ابھی گھات اور دسپھوٹک کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ اُس میں پہلے گھی پلائیں۔ لیکن ایسا اُس وقت کرنا چاہیئے جب ان جوڑوں میں کف پت کا غلبہ نہ ہو۔

جیرن جوَر کا علاج - جسم کے تمام دھاتوؤں کی کمزوری سے جیرن جوَر پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے مقوّی اور فربہی افزا اغذیات سے اس کا علاج کرنا چاہیئے۔

وِشم جوَر کا علاج - سہ روزہ اور چہار روزہ بخاروں میں معمولی علاج کو کام میں لانا چاہیئے۔ کیونکہ وِشم جوَر میں آگنتک کا تعلّق ہوتا ہے۔

وات کے غلبے والے وِشم جوَر کو گھی اور انوواسن وغیرہ وستیوں کے ذریعے فرو کریں۔ اور غذا کھا کر مُرغن اور گرم اُنوپان کو استعمال میں لانا چاہیئے۔

پت کے غلبے والے وِشم جوَر کا علاج مُسہلات اور دُودھ سے مدبّر کئے ہوئے گھی اور کڑوے ٹھنڈے کاڑھوں سے کرنا چاہیئے۔

کف کے غلبے والے وِشم جوَر کا علاج قے آور۔ ہاضم خُشک اُنوپان فاقہ کشی۔ کاڑھوں اور گرم تدابیر سے کرنا چاہیئے۔

وِشم جوَر کے دیگر معالجات - ذیل میں وِشم جوَر کے لئے جو تدابیر بیان کی جاتی ہیں۔ عقلمند وَیدوں کو اِن میں سے حسب مناسب تدابیر ضرورت کے وقت کام میں لانی چاہئیں۔

وِشم جوَر میں کھانے کے لئے مُرغ۔ تیتر اور مور کا گوشت اور پینے کے لئے سُرا اور سُرا منڈ اچھی چیزیں ہیں۔

یا چھ پل گھی۔ ہرڑ۔ ترپھلے کا کاڑھا اور گلو کا رس دیں۔

یا مریض کا سنیہن اور سویدن کر کے جوَر کے وقت نیلنی۔ اجگندھا

لسوتھ اور کٹکی کا استعمال کرائیں۔
یا گھی کی بہت سی مقدار پی کر قے کردیں۔
یا بہت سی خوراک کھلا کر قے کرا دیں۔
یا بخار کے آغاز میں خوراک اور بہت سا شراب پلا کر سُلا دیں۔ اگر نیند نہ آسکے۔ تو آستھاپن وغیرہ وستیوں کو عمل میں لائیں۔
یا بخار آنے کے دن بلی کا پاخانہ دودھ کے ساتھ کھلا دیں۔
یا بیل کا گوبر سیندھے نمک میں ملا کر دہی منڈ یا شراب کے ساتھ کھلائیں
یا پیپل۔ ترپھلا۔ دہی۔ متھا۔ گھی۔ پنچ گویہ اور دودھ کا استعمال کرنا چاہیے۔
وِشم جوَر میں غذا سے پہلے لہسن کا رس اور تیل پی کر چربی افزا اور گرم اثر والے مانس کھلائیں۔
یا ہینگ اور بھیڑئیے کی ہموزن چربی میں تھوڑا سا سیندھا نمک ملا کر نسوار دیں۔
یا پرانے گھی۔ شیر کی چربی اور سیندھے نمک کی نسوار دیں۔
یا سیندھا نمک۔ پیپل کے بیج اور منسل کو تیل میں پیس کر سُرمے کے طور پر استعمال میں لائیں۔ تو وشم جوَر رفع ہو جاتا ہے۔
یا گوگل۔ نیم کے پتے۔ بچ۔ کُٹھ۔ ہرڑ۔ سرسوں۔ جو اور گھی کی دھوپ دینے سے وشم جوَر دُور ہو جاتا ہے۔
منو وکار یعنی اُنماد روگ میں جو جو دُھوم۔ نسیہ اور انجن بیان کئے گئے ہیں۔ وہ سب بھی وشم جوَر کے لیئے مفید تدابیر ہیں۔
دیو ویاپ آشرے ادویات۔ جواہرات۔ ادویات۔ مبارک اشیاء

زہر اور اگد کے پہننے سے بھی جوڑ نہیں آتا۔
شانتی سو بھاؤ والے۔ انوچروں اور گنوں والے شوکی پوجا کرنے سے بھی وشم جوڑ جلدی دور ہو جاتا ہے۔
ہزار سر والے۔ موجودات کے مالک۔ ہر جگہ حاضر و ناظر وشنو جی کے سہسہ نام کا پاٹھ کرنے سے سب طرح کے جوڑ دور ہو جاتے ہیں۔
برہما۔ اشونی کمار۔ اندر۔ اگنی۔ ہماچل۔ گنگا اور بھدر گن وغیرہ دیوتاؤں کی پوجا کرنے سے بھی سب طرح کے بخار دور ہو جاتے ہیں۔
ماں باپ کی بھگتی کرنے۔ بزرگوں کی پوجا کرنے۔ برہمچریہ برت اختیار کرنے تپسیا کرنے۔ راست شعار بننے۔ باقاعدگی اختیار کرنے۔ جپ۔ ہون اور دان کرنے۔ ویدوں کا پاٹھ سننے اور سادھو مہاتماؤں کے دیدار سے جوڑ بہت جلد رفع ہو جاتا ہے۔

الگ الگ دھاتوؤں میں قیام کرنے والے جوڑوں کا علاج

۔ اگر جوڑ رس دھاتو میں مقیم ہو۔ تو قے اور فاقہ کرائیں۔
اگر رکت دھاتو میں قیام گزیں ہو۔ تو پری شیک۔ پردیہہ اور سنشمن معالجہ کریں
اگر میدا اور مانس دھاتوؤں میں مقیم ہو۔ تو مسہل اور فاقہ مفید ہے
اگر استھی اور مجّھا دھاتوؤں میں پہنچ گیا ہو۔ تو نروہن اور انوواسن دستی دینی چاہیئے۔

آگنتج جوڑ کا علاج ۔ بددعا۔ ابھی چار[۱] اور بھوت ابھی شانگ[۲] کی وجہ سے جو بخار پیدا ہوتا ہے۔ وہ دیوپاپ آشیرباد ادویات سے

---

[۱] غصہ و غم وغیرہ جذبات [۲] بھوتوں کے اثر سے ہونے والا

جن کا بیان اُوپر ہو چکا ہے دُور ہو جاتا ہے۔

۴۔ بھی گھا نچ جوڑ گھی کے پلانے۔ گھی کی مالش کرنے۔ فصد کھولنے
شراب پینے موافق مالش رتن اور چاولوں کا بھات کھانے سے دُور ہو جاتا ہے
شراب خوری کے عادیوں کو جو بخار ابھارنے والا ہو۔ انہیں شراب
پلانا اور مالش رتن کھلانا چاہیئے۔
کشٹ روگیوں اور برن روگیوں کے جوڑ اُن ادویات سے دُور ہوتے
ہیں۔ جو کشٹ روگ اور برن روگ کے ذکر میں بیان کی گئی ہیں۔

کام وغیرہ جوڑوں کا علاج - کام سے۔ افسوس سے اور
خوف سے پیدا ہونے والے جوڑ تسلی بخش باتوں۔ اچھے مفید۔ وایو کو
دُور کرنے والے اور سرور بخش کاموں سے دُور ہو جاتے ہیں۔

کرودھج جوڑ کا علاج - غصے سے پیدا ہونے والا بخار کامیہ[1] اور تسکیہ[2]
وشیوں نیز پت کو دُور کرنیوالی تدابیر اور میٹھی باتوں سے دُور ہو جاتا ہے
کام سے کرودھ جوڑ اور کرودھ سے کام جنیہ دُور ہو جاتا ہے۔ اسی طرح
کام اور کرودھ دونوں سے خوف اور افسوس کی وجہ سے پیدا ہونے
والے جوڑ دُور ہو جاتے ہیں۔

سمرتی جوڑ کا علاج - جس شخص کو بخار ہونے کے وقت بخار
کے لاڈ کا دھیان بندھا رہتا ہے اُسے بخار آجاتا ہے۔ اُسکا علاج
یہی ہے۔ کہ مریض کا دھیان دیگر عجیب و غریب مضامین میں مصروف
رکھیں۔ اور بخار کا خیال نہ آنے دیں۔

---

[1] شہوت افزا [2] دل پسند

کو سمے جوڑ سے مخلصی پانے کی علامات بخار کے دفعیہ کے وقت مریض کے گلے میں سے گونج کی سی آواز آتی ہے۔ قے آتی ہے ہاتھ پاؤں چلنے لگتے ہیں۔ سانس جلدی جلدی آتا ہے۔ جسم کی رنگت بدل جاتی ہے۔ پسینے آتے ہیں۔ جسم کانپتا ہے اور سستی چھا جاتی ہے مریض بکواس کرنے لگ جاتا ہے۔ سارا جسم گرم رہتا ہے۔ کبھی کبھی ٹھنڈا بھی ہو جاتا ہے۔ بے سُدھ رہتا ہے۔ بخار کے زور سے غصے میں بھرے کی طرح دیکھنے لگ جاتا ہے۔ نہائت زور کے ساتھ۔ آواز والا اور پتلا دست نکل جاتا ہے یہ سب علامات بخار کے دُور ہونے کے وقت پائی جاتی ہیں۔

بہت دوشوں والا عموماً تیز اور نیا بخار سریع الاثر علاج سے دوشوں کے قبل از وقت پختہ ہونے پر مندرجہ صدر سخت علامات کا اظہار کر کے دُور ہوتا ہے۔

بہت دوشوں کی وجہ سے تیزی کو حاصل کر کے بھی جو بخار آہستہ آہستہ دُور ہوتے ہیں۔ اُن بہت عرصہ تک رہنے والے بخاروں سے دُور ہونے کے وقت ایسی سخت علامات نہیں ظاہر ہوتیں۔

بخار سے مخلصی پانیوالے مریض کی علامات۔ جس مریض کا بخار دُور ہو جاتا ہے۔ اُس کی کلانتی[1]۔ تپش اور بیقراری دُور ہو جاتی ہے۔ اِندریاں صاف ہو جاتی ہیں۔ اور اُس کا ستو[2] بھی پہلے کا سا ہو جاتا ہے۔

---

[1] تکان [2] طاقت Vitality

جوُر کی حالت میں ممنوعہ کام۔ بخار خواہ دُور ہوگیا ہو۔ یا ابھی دُور نہ ہُوا ہو۔ چاہیئے کہ مریض جلن پیدا کرنے والی ثقیل۔ ناموافق اور متضاد اغذیات اور اشربات سے پرہیز رکھے۔ جماع کرنا اور زیادہ چلنا پھرنا۔ زیادہ بیٹھے رہنا اور زیادہ کھڑے رہنا بھی اُس کے لئے منع ہے۔ ایسا کرنے سے جوُر دُور ہو جاتا ہے۔ اور مکرر عود نہیں کرتا۔

جوُر کے دُور ہونے پر ممنوعہ کام۔ بخار کے دُور ہو جانے پر جب تک جسم میں طاقت نہ آئے۔ تب تک ورزش۔ جماع۔ غسل اور زیادہ چلنا پھرنا بند رکھے۔

جو شخص اِس ہدائت پر عمل نہیں کرتا۔ اُس کا بخار پھر عود کر آتا ہے۔ جو جوُر دوشوں کے بڑے طور پر خارج کئے جانے سے دُور ہوتا ہے وُہ تھوڑی سی بدپرہیزی سے بھی لوٹ آتا ہے۔

مکرر عود کر کے آئے ہوئے بخار کے نتائج۔ مکرر عود کر کے آیا ہُوا بخار پہلے بخار کی وجہ سے تنگ آئے ہوئے۔ دُبلے ہوئے اور کمزور[1] شُدہ کو تھوڑے ہی عرصے میں ہلاک کر دیتا ہے۔ یا دوش جوُر کو پیدا کئے بغیر ہی بہ ترتیب دھاتوؤں کو زائل کر کے پک جاتے ہیں اور مندرجہ ذیل عوارض پیدا کر دیتے ہیں۔ جیسے دِینتا[2]۔ سوج۔ گلانی[3]۔ رنگت کی زردی۔ کھانے سے بے رغبتی۔ کنڈو[4]۔ اُنت کوٹھ[5]۔ پِڑکا اور ضُعف ہضم وغیرہ۔

---

[1] کمزوری [2] تکان رہنا [3] خارش
[4] دھپھڑ پڑنا [5] پھنسی

علی ہذا القیاس دیگر بہت سے امراض بھی ہیں جو کئی دفعہ ہو جانے پر تھوڑے
سے ہی غیر مفید آہار ویہار سے پھر عود کر آتے ہیں اسلئے جوڑ کے دور ہو
جانے پر بھی مریض کی عمر۔ طاقت اور حوصلے کے مطابق نرم سنشودھن[1]
کے ذریعے دوشوں کو خارج کریں اور سنشمن[2] کے ذریعے شانت کریں
یہاں یاپن دستی[3] ہلکے پوش اور جنگلی جانوروں کا مالش روغن مفید ہیں

پنر اگت (عود کردہ) جوڑ کا علاج:- ایسے بخار میں جو عود کر کے
آیا ہو۔ مالش کرنا۔ اُدورتن[4] غسل کرنا۔ دھونی دینا۔ ابھینجن[5] اور
کڑوی ادویات سے مدبر کیا ہوا گھی اچھا ہوتا ہے

جو جوڑ ثقیل۔ ابھشینندی[6] اور نا موافق غذا کے کھانے کی وجہ سے
عود کر آیا ہو۔ اُس کا علاج پہلے کی طرح فاقہ وغیرہ کے ذریعے
سے کرنا چاہیئے۔

چرائتہ۔ کٹکی۔ موتھا۔ پت پاپڑا اور گلو کا کاڑھا پینے سے پنر اگت
جوڑ دور ہو جاتا ہے

پنر اگت جوڑ کی مختلف حالتوں میں پہلے کی طرح حسب ترتیب بخار کے
علاج کی تدابیر عمل میں لانی چاہئیں۔

ادھیائے کا خاتمہ:- جوڑ جملہ امراض کا راجہ۔ تمام جانداروں کا
دشمن اور مہلک مرض ہے۔ اسلئے خاص توجہ کے ساتھ اسکا علاج کرنا چاہیئے

---

[1] اندرونی صفائی کرنیوالی تدابیر مثلاً قے یا اسہال [2] دوشوں کے جوش کو فرو
کرنے والی تدابیر [3] مقوی حقنہ [4] اُبٹنا
[5] مالش [6] جماؤ کرنے والی

ادھیائے کا خلاصہ۔ مہرشی پُنر وسو نے جانداروں کی بہتری کے لئے اگنی ویش کے سوال کے جواب میں خون کا علاج اس ادھیائے میں تفصیل سے بیان کیا ہے +

چوتھا ادھیائے

رکت پت کا علاج

ایک دن بھگوان پُنر وسو جی گنگا نامی مقام پر تشریف فرما تھے۔ کہ اگنی ویش نے نمسکار کر کے سوال کیا۔ مہاراج! رکت پت کے اسباب اور علامات تو آپ نے ارشاد فرما دی تھیں۔ اب اسکے متعلق باقی جو کچھ بیان کرنے کے قابل رہ گیا ہو۔ اُسکی تفصیل سے مجھے واقف کیجئے بھگوان پُنر وسو بولے۔ یہ رکت پت بڑی سخت بیماری ہے۔ یہ نہایت طاقتور اور آگ کی سی تیز اثر بھی رکھتی ہے۔ اسکے اسباب اور علامات جاننے والے کو چاہیئے۔ کہ فوراً اس کے علاج میں متوجہ ہو۔

گرم۔ کڑوی۔ کھٹی۔ چرپری اور نمکین اشیاء کا یکلخت استعمال کرنا۔ دھوپ میں زیادہ چلنا پھرنا اور غذا کا ہضم ہوئے بغیر جلن پیدا کرنا رکت پت کے یہ بواعث پہلے بیان کئے گئے ہیں۔ ان بواعث سے پت جوش کھا کر رکت سے مل جاتا ہے۔ پت چونکہ رکت سے ہی پیدا ہوا کرتا ہے اس لئے رکت سے مل کر بہت بڑھنے لگتا ہے۔ اور رکت کو بگاڑ دیتا ہے رکت پت کی وجہ تسمیہ۔ پت کی حرارت سے ہر ایک دھاتو پگھلی ہوئی

کہ تلی ہوئی ہوئی پت سے مل جاتی ہے۔ اور اس میں سے پت بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اور بڑھا ہوا پت رکت سے ملکر رکت کو خراب کر دیتا ہے کیونکہ دونوں کی بُو اور رنگت یکساں ہوتی ہے۔ اسلئے عقلمند لوگ رکت اور پت کے اس بگڑے ہوئے ملاپ کو رکت پت کے نام سے نامزد کرتے ہیں۔

رکت پت کے مسکن تلی اور جگر دونو رکت پت کے مسکن ہیں۔ کیونکہ انہی سے رکت بہانے والے چشمے نکلتے ہیں۔

کف ملے رکت پت کی علامات۔ کف ملا رکت پت گاڑھا۔ زردی مائل۔ چکنا اور لیسدار ہوتا ہے۔

وات ملے رکت پت کی علامات۔ وات ملا رکت پت سُرخی اور سیاہی مائل۔ جھاگ دار۔ پتلا اور رُوکھا ہوتا ہے۔

پیتک رکت پت کی علامات جو رکت پت کاڑھے کے رنگ کا سا سیاہ اور گائے کے پیشاب کی مانند ہوتا ہے۔ یا مور کے چاندوں کا سا نیلا۔ گھر کے دھوئیں کا سا دھمیلا یا سُرمے کا سا سُرمئی ہوتا ہے۔ اُسے پیتک رکت پت سمجھنا چاہیئے۔

سنسرشٹ رکت پت کی علامات۔ دو دو دوشوں سے ملے ہوئے رکت پت میں دو دو دوشوں کی ملی جلی علامات پائی جاتی ہیں۔

جس رکت پت میں تینوں دوشوں کی علامات پائی جائیں۔ اُسے سنپاتک رکت پت سمجھنا چاہیئے۔

قابل علاج اور لاعلاج رکت پت جو رکت پت ایک دوش سے پیدا ہوتا ہے۔ اُسے سہل العلاج سمجھنا چاہیئے۔ دو دو دوشوں

سے پیدا ہونے والے کو مُشکل العلاج - اور تینوں دوشوں سے پیدا ہونے والے کو لاعلاج سمجھنا چاہیئے -

اسی طرح جن مریضوں کی ہضم کرنے والی حرارت نہائت مدھم ہو گئی ہو - جن کا جسم امراض کی وجہ سے دُبلا ہو گیا ہو - جو بوڑھے ہوں - اور جنکا یہ آہار نہ پک گیا ہو - اور وُہ اور کھانا کھالیں - رکت پت کے ایسے مریض بھی لاعلاج ہوتے ہیں -

رکت پت کی مائل بہ اعلےٰ (اُوردَھو) اور مائل باسفل (اَدھو) دو صورتیں پہلے بتا چکے ہیں - اسکے مائل بہ اعلےٰ سات دروازے ہیں - دو آنکھیں اور دو نتھنے - دو کان اور ایک مُنہہ اور مائل باسفل دو یعنی پاخانہ اور پیشاب کے مخرج - اُوردھو گامی (مائل با علےٰ) رکت پت کو سہل العلاج - اَدھو گامی (مائل باسفل) کو مُشکل العلاج اور اُبھے مارگ گامی (دونو طرف جانے والے) کو لاعلاج سمجھنا چاہیئے -

جب خُون جسم کے تمام سُوراخوں اور مساموں میں سے بھی خارج ہوتا ہے - تو رکت پت کی اِس حالت کو آنتکی کہتے ہیں -

لاعلاج رکت پت کی علامات - جو رکت اُوپر اور نیچے کے سب سوراخوں سے نہائت کثرت سے خارج ہوتا ہے - جس میں سے نہائت سڑی ہوئی بُو آتی ہے - جو نہائت سیاہ ہو - کف اور وات دونوں دوشوں سے ملا ہو - گلے میں رُکتا ہو - تمام مندرجہ صدر عوارض والا ہو - ہلدی کی طرح زرد - نیلا - سبز اور تانبے کا سا ہو - اُسے لاعلاج سمجھنا چاہیئے کھانسی والے کھین روگی کا رکت پت بھی لاعلاج ہوتا ہے -

مشکل العلاج رکت پت کی علامات جو دو دوشوں سے ملا ہوا رکت پت رُک رُک کر کو پت ہوتا ہے۔ یا ایک راستے کو چھوڑ کر دوسرے سے خارج ہونے لگتا ہے۔ اُسے یا پیہ یا مشکل العلاج کہتے ہیں۔

سہل العلاج رکت پت کی علامات۔ جو رکت پت طاقتور شخص کے ایک ہی سوراخ سے نکلتا ہے۔ جو زیادہ زور والا نہیں ہوتا۔ جو تازہ بتازہ ہوتا ہے۔ اور جو ہیمنت وغیرہ آرام دہ موسموں میں پیدا ہوتا ہے۔ اُسے سہل العلاج سمجھنا چاہیئے۔

اسباب۔ گرم تر اور گرم خشک اشیا رکت پت کا باعث ہوتی ہیں۔ عموماً مائل باسفل رکت پت کا سبب گرم خشک ہوتا ہے۔ اور مائل باعلےٰ کا گرم تر۔

مائل باعلےٰ رکت پت کف سے ملا ہوتا ہے۔ اور مائل باسفل وایو سے ملا ہوتا ہے۔

اور اُوپر نیچے دو طرف میلان رکھنے والا رکت پت کف اور وات دونو سے ہی ملا ہوتا ہے۔

یہ بات یاد رکھنے کی ہے۔ کہ جب مائل باعلےٰ رکت پت کف سے ملا ہوتا ہے۔ تو پت گرم ہوتا ہے۔ اور کف تر۔ اسلئے کف سے ملا ہوا اُدر دھوگامی (مائل باعلےٰ) رکت پت گرم اور تر چیزوں کے استعمال سے بڑھ جاتا ہے اسی طرح وایو خشک ہوتی ہے۔ اور پت گرم ہے بس اَدھوگامی (مائل باسفل) رکت پت گرم خشک چیزوں کے استعمال سے بڑھ جاتا ہے۔

نہ روکنے کے قابل رکت پت۔ جس شخص کا گوشت اور طاقت

کم نہ ہوئی ہو۔ اور غذا بھی ٹھیک ہو۔ اُس کا دوشوں سے رلا ہوا
رکت پت شروع ہی میں نہ روکنا چاہیئے۔

رکت پت کو روکنے کے نقصان ۔ رکت پت کو اگر آغاز ہی میں
روکا جائیگا۔ تو یہ خرابیاں پیدا ہونگی۔ جیسے گلے کا پکڑا جانا۔ پوتی نسیہ[۵۱]
غشی۔ کھانے سے ابید غبتی۔ بخار۔ باؤگولہ۔ تلی۔ اپھارہ۔ کلاس[۵۲] سوکھ
موترا۔ کوڑھ۔ بواسیر۔ وسرپ[۵۳]۔ ورن[۵۴] ناش۔ بھگندر۔ عقل کا
زائل ہونا اور اندریوں کا اُپ رودھ[۵۵]۔

اسی لیئے عقلمند وید کو جو رکت پت کو دور کرنا چاہتا ہے لازم ہے۔
کہ مریض کی طاقت اور دوشوں پر غور کرکے طاقت ور مریض کے بڑھتے
ہوئے رکت پت کو بھی فوراً نہ روک دے۔

رکت پت کے آغاز میں قابل عمل تدابیر ۔ عموماً بڑھا ہوا
رکت پت آم دوش سے بڑھتا ہے۔ اس لیئے پہلے فاقہ کرانا نہایت
ضروری ہے۔ رکت پت کا راستہ۔ کونسا دوش اُس کے ساتھ
ملا ہوا ہے۔ اور اُس کے ندان پر اچھی طرح سے غور کرکے رکت پت
میں پہلے فاقہ یا ترپن[۵۶] دیں۔

رکت پت میں پیاس بجھانے والی دوائی ۔ اگر رکت پت میں
پیاس کی کثرت ہو۔ تو نیتر بالا چندن خس موتھا اودیت پاپڑا ڈال کر پانی

---

۵۱ ناک سے بو آنا ۵۲ برص کی قسم ہے
۵۳ زہر باد ۵۴ رنگ کا خراب ہونا
۵۵ روکاوٹ ۵۶ فاقہ کے خلاف۔ سیر ہی کرانا

پکالیں۔ اور پھر ٹھنڈا کر کے تھوڑا تھوڑا مریض کو پلاتے رہیں۔

ترپن اور پیپا کی ترکیب۔ کال[۱]۔ سانمیہ[۲]۔ انو بندھ[۳]۔ پرکرتی[۴] اور کلپنا[۵] کے جاننے والے وید کو اُوردھو گامی رکت پت میں پہلے ترپن کرانا چاہیئے۔ اور اَدھو گامی رکت پت میں پہلے پیپا پلانی چاہیئے۔

ترپن کا نسخہ۔ کھجور۔ داکھ۔ مہوے اور فالسے کو پانی میں پکا کر چھان لیں۔ اور ٹھنڈا ہونے پر مصری ملا کر پی لیں۔

یا گھی اور شہد ملا کر کھیلوں کے سفوف کا ترپن دیں۔

مندرجہ صدر ترپن کے فوائد۔ اوپر لکھے ہوئے دونو نسخوں کو مناسب موقع استعمال کرانے سے مائل با علے رکت پت دور ہو جاتا ہے۔

ضعف ہضم والے اور ایسے شخص کو جسے کھٹائی موافق آتی ہو۔ انار کی کھٹائی یا آملے کی کھٹائی ملا کر دینا فائدہ دیتا ہے۔

دیگر۔ شالی چاول۔ ساٹھی چاول۔ نیوار۔ کودوں۔ پرشاتکا۔ سانکھیا اور پرنگو کا بھات بھی رکت پت کے مریضوں کیلئے مفید ہوتا ہے۔

دیگر۔ مونگ۔ مسور۔ چنے۔ موٹھ اور ارہر کی دالیں اور یوش رکت پت کے مریض کے لئے اچھے ہوتے ہیں۔

پٹول۔ نیم کے پتے۔ بیت کی کونپلیں۔ پاکڑ۔ بیت کے پتے۔ چرائتہ۔ گنڈیر اور کریلوں کے ساگ نیز کچنار کے پھول۔ کھنبھاری۔ کے پھول۔ سیمر کے پھول اور دیگر ساگ جو اَن پان وِدھی کے بیان میں رکت پت کے لئے مفید بیان کئے گئے ہیں۔ پکا کر گھی میں تل لیں۔ یا یوش کی مانند

[۱] موسم۔ وقت [۲] موافقت [۳] متعلقات [۴] مزاج [۵] قسم

پکاکر رکت پت کے ایسے مریض کو کھلائیں۔ جیسے ساگ موافق آتے ہوں
رکت پت کے لئے مانس رس - پاراوت - کپوت - لوا - چکور، بٹیر
خرگوش - تیتر - این - ہرن اور کال پچھ کے مانس رس رکت پت کے لئے
مفید ہیں - اس میں تھوڑی سی کھٹائی ملا لینی چاہیئے۔ یا نہ ملائیں۔ اور
گھی میں بھون کر چینی ملا کر نوش کریں۔ کف ملے رکت پت میں یوش اور
ساگ نیز وات ملے رکت پت میں رکت پت دور کرنے والے مانس
رس استعمال کرانے چاہئیں۔

رکت پت دور کرنے والے یواگو سرخ کنول کا کیسر، نیلے کنول
کا کیسر، پرشن پرنی اور پرنیگو پانی میں ڈالکر پکالیں۔ اور اس پانی میں پیپا
تیار کر کے رکت پت کے مریض کو استعمال کرائیں۔

یا چندن خس - ادھ اور سونٹھ کے رس میں پہلے کی طرح پیپا پکاکر
مریض کو استعمال کرائیں۔

یا چرائتہ خس اور موتھا کے رس میں پہلے کی طرح پیپا پکالیں۔
یا گل دھاوہ - جوانسہ - نیتر بالا اور بل گری کے رس میں پیپا پکالیں۔
یا مسور اور پرشن پرنی کے رس میں پیپا پکالیں۔
یا شال پرنی اور مونگ کے رس میں پیپا تیار کریں۔
یا ہر سنگھا کے پانی میں یا گھی ملے کھرہٹی کے رس میں یا پہلے بیان
کئے ہوئے پاراوت وغیرہ کے مانس رسوں میں الگ الگ پیپا پکائیں
ہر قسم کی پیپا ٹھنڈی ہوتی ہے۔ اسلئے اس میں شہد اور کھانڈ ملا لینی چاہیئے
مانس رس ڈالی پیپا میں بھی شہد اور کھانڈ ملا لینی چاہیئے۔

مختلف عوارض والے رکت پتوں کے علاج ۔ قبض والے رکت پت میں خرگوش کے مالنس رس میں پکایا ہُوا بتھوے کا ساگ بہُت مفید ہوتا ہے۔

واتو لوَن رکت پت میں گُولر کے رس میں پکایا ہُوا تیتر کا گوشت ۔ پاکڑ کے رس میں پکایا ہُوا مور کا مالنس ۔ بڑ کے رس میں پکایا ہُوا مُرغ کا گوشت ۔ بلُو کے رس میں بٹیر کا اور اُت پل کے رس میں تر کر کا مالنس مفید ہوتا ہے۔

پیاس والے رکت پت میں کڑوی ادویات سے پکایا ہُوا پانی یا دافع تشنگی انار وغیرہ پھل ڈال کر پکایا ہُوا پانی یا دواری کند وغیرہ ڈال کر پکایا ہُوا پانی ٹھنڈا کر کے پلائیں ۔ اور مریض کے دوشوں اور غذا کا زور دیکھ کر کم وبیش وہ پانی پینے کے لئے دیں۔

رکت پت میں ممنوعات ۔ اگر زندہ رہنے اور صحت حاصل کرنے کی خواہش ہو۔ تو ندان ستھان میں بیان کئے ہوئے رکت پت کی پیدائش کے اسباب کو بکُلّی ترک کر دینا چاہیئے۔

طاقتور مریض کا علاج ۔ رکت پت کے جس مریض کی طاقت اور گوشت قائم ہو۔ اور کم نہ ہُوا ہو۔ اور جیسے سنترپن سے رکت پت پیدا ہُوا ہو۔ اور جس مریض کا جسم طاقتور ہے ۔ یا وہ سنشودھن کے لائق ہے تو ایسے مریض کے بہُت دوشوں والے بے عوارض رکت پت کو سنشودھن کے ذریعے دُور کرنا چاہیئے۔

مائل بالعلے رکت پت میں مُسہل دینا چاہیئے۔ اور مائل باسفل میں قے

کرانی مفید ہوتی ہے۔

رکت پت کے لئے مُسہل۔ تربد اور ہرڑ کا کاڑھا۔ یا املتاس کا گودا یا ترائمان اور اندرائن کی جڑھ یا آملے کا کاڑھا لے کر ان میں بہت سا شہد اور کھانڈ ملا کر پلانے سے مُسہل ہو جاتے ہیں۔ رکت پت کیلئے ان کا رس نہائت مفید ہوتا ہے۔

رکت پت کے لئے قے آور نسخہ۔ شہد۔ کھانڈ اور راڑا ملا ہُوا منتھ یا راڑا۔ کھانڈ اور پانی۔ یا راڑا اور گنّے کا رس۔ یا اندر جو۔ موتھا راڑا۔ ملٹھی اور شہد۔

مندرجہ بالا سب نسخے مائل با سفل رکت پت میں قے کرانے کے لئے نہائت مفید ہوتے ہیں۔

مائل با علےٰ رکت پت میں اگر مریض کا پیٹ صاف ہو گیا ہو۔ تو ترپن وغیرہ تدابیر کو عمل میں لائیں۔

علیٰ ہذا القیاس۔ مائل با سفل رکت پت میں یواگو دیں۔ ایسا کرنے سے وایو بلوان ہو جاتی ہے۔

سنشمن کے قابل رکت پت کی علامات۔ جس شخص کی طاقت اور گوشت کم ہو گیا ہو۔ جو اغکار۔ بارکشی اور سفر کرنے کی وجہ سے لاغر ہو گیا ہو۔ جو آگ یا سُورج کی وجہ سے گرم ہو گیا ہو۔ جو دیگر امراض سے لاغر ہو گیا ہو۔ حاملہ عورت۔ بُوڑھا۔ بچہ۔ خشک اغذیات کھانے والا۔ کم خور مِتّ بھوجی۔ قے یا اسہال کے ناقابل یا وُہ مریض جسے شوش کا اثر ہو۔

۱؎ مقدار کے مطابق غذا کھانا

ایسے رکت پت والے مریضوں کا علاج سنشمن سے کرنا چاہیئے۔
جس کی ترکیب نیچے بیان کی جاتی ہے۔
سنشمن کی ترکیب۔ اڑوسہ۔ کشمش اور ہرڑ کا کاڑھا بنا کر شہد اور کھانڈ ملا کے پیئیں۔ تو دمے اور کھانسی والا مائل با علۓ رکت پت دُور ہو جاتا ہے۔
دیگر۔ پدماک۔ سُرخ کنول کا کیسر۔ دُوب۔ بھتوا۔ ناگ کیسر اور لودھ کو شہد میں ملا کر استعمال میں لائیں۔ تو رکت پت دُور ہو جاتا ہے۔
دیگر۔ پُنڈریک۔ ملٹھی اور شہد کو گھوڑے کی لید کے رس میں۔ یا جوانسہ اور بھنگرے کی جڑھ کو گائے کے گوبر کے رس میں ملا کر چاولوں کے ساتھ کھائیں۔
یا گھی اور شہد ملا کر گائے کے گوبر اور گھوڑے کی لید کے رس میں پیئیں۔
یا کھیر۔ پرینگو۔ کچنار اور سیمر کے پھولوں کا چورن شہد میں ملا کر چٹائیں۔
یا سنگھاڑے۔ کھیل۔ موتھا۔ کھجور اور کنول کیسر کے چورن کو شہد کے ساتھ ملا کر چٹائیں۔
یا دھن وج جانوروں اور پرندوں کا خون شہد ملا کر پیئیں۔
یا اگر خون میں گانٹھیں سی پڑ گئی ہوں۔ تو کبوتر کی بیٹھ کو شہد میں ملا کر چٹانا چاہیئے۔
سوزش والے رکت پت کا علاج۔ خس۔ صندل زرد۔ لودھ۔ پدماک۔ پرینگو۔ کائپھل یا سنکھ میں سے کسی ایک کے ساتھ ہموزن صندل سُرخ ملا کر پھانک کر اُوپر سے کھانڈ ملا چاولوں کا پانی پی لیں۔ تو رکت پت

تمک شواس۔ پیاس اور جلن کی شکایات فوراً دُور ہو جاتی ہیں۔
دیگر۔ چرائتہ۔ سپاری۔ موتھا۔ پُنڈریک۔ کنول۔ اُت پل۔ نیتر بالا۔ پانچوں پنچ مُول۔ پٹول کے پتے۔ جو السہ۔ پت پاپڑا۔ کنول نال۔ ارجن۔ گولر بیت۔ بڑ۔ جامن۔ کنیر (موخر الذکر چھیئوں درختوں کی چھالیں) بنسلوچن لتا بیت۔ چولائی۔ سارو ا۔ موچرس یا مجیٹھ میں سے کسی ایک کے ساتھ ہموزن صندل ملا کر کھانڈ ملے چاولوں کے پانی کے ساتھ پھانک لیں۔
ہر دو مجموعہ ہائے مندرجہ بالا میں جو ادویات بیان کی گئی ہیں۔ ان سب کو یکجا یا الگ الگ لیکر رات کے وقت پانی میں بھگو دیں۔ اور صبح کے وقت یا تو چھان کر اِن کا رس نکال لیں۔ یا کوٹ کر نگدا بنا لیں۔ اور پھر بھینچ کر رس نکالیں۔ یا کاڑھا بنا لیں۔ اور استعمال میں لائیں۔ یہ سب ادویات رکت پت کو دُور کرتی ہیں۔
دیگر۔ مُونگ پھیل۔ جَو۔ پیپل۔ خس۔ موتھا اور سُرخ چندن کو رات کیوقت کھریٹی کے کاڑھے میں بھگو دیں۔ پھر دُوسرے دن علے الصبح اُسے الگ کرکے پی لیں۔ تو بڑھا ہُوا رکت پت فرو ہو جاتا ہے۔
دیگر۔ وُید وُریہ منی۔ موتی۔ منی۔ گیرو۔ سنکھ اور سونا آملے کے کاڑھے یا شہد ملائے ہوئے پانی یا گنّے کے رس کے ساتھ استعمال کرنا رکت پت کو دُور کر دیتا ہے۔
دیگر۔ خس۔ پدم۔ اُت پل۔ رکت چندن اور پکی ہوئی لودھ کے ٹھنڈے کاڑھے کو چھان کر شہد لونہ مصری ملا کے پئیں۔ تو رکت پت کا پت دُور ہو جاتا ہے۔

دیگر - پرینگو - رکت چندن - لودھ - ساروا - ملٹھی - موتھا - خس اور دھاوے کو ساٹھی چاولوں کے پانی کے ساتھ مصری ملا کر پیئیں - تو رکت پت دُور ہو جاتا ہے۔

وایو والے رکت پت کا علاج - اگر مندرجہ بالا نسخوں سے اگنی (قوت ہاضمہ) بڑھ جائے - اور کف دور ہو جائے - لیکن رکت پت دُور نہ ہو - تو سمجھنا چاہیئے - کہ اُس سے وائو ملی ہوئی ہے - ایسی صُورت میں مندرجہ ذیل تدابیر عمل میں لانی چاہئیں۔

پہلے بکری یا گائے کے دُودھ کو پانچ گنے پانی میں پکا کر مصری اور شہد ملا کر پلائیں۔

یا ودارسی گندگن کی ادویات یا داکھ یا سونٹھ یا کھرہٹی یا گوکھرو یا زیرہ پرشنپک - گھی اور مصری ڈال کر پکایا ہُوا دُودھ پلائیں۔

یا شاور اور گوکھرو ڈال کر پکایا ہُوا دُودھ یا ہر چہار پرنی ڈال کر پکایا ہُوا دُودھ پلائیں۔

اِن تراکیب سے پکایا ہُوا دودھ رکت پت کو دُور کر دیتا ہے۔ خصوصاً اُس رکت پت کے لیئے نہائت ہی مفید ہے - جو پیشاب کے راستے سے بہ تکلیف خارج ہوتا ہے۔

دیگر - جب خُون پاخانے کے راستے سے اخراج پاتا ہو - تو موچرس ڈالکر پکایا ہُوا دُودھ پلانا چاہیئے۔

یا بڑ کی داڑھی یا بڑ کی کونپل یا نیتر بالا - نیلوفر اور سونٹھ ڈال کے

سلے مدک پرنی - ماش پرنی - شال پرنی - پرشن پرنی۔

پکایا ہُوا دُودھ پلائیں۔

یا مندرجہ بالا پکائے ہوئے دُودھوں سے پیشتر ان ادویات کا پانی میں کاڑھا بنا کر پلائیں۔ اور بھوک لگنے پر شالی چاولوں کا بھات کھانیکو دیں اگر خُون بہت کثرت سے خارج ہوتا ہو۔ تو مندرجہ بالا کاڑھوں سے گھی پکا کر استعمال کرائیں۔

دیگر۔ اڑوسے کی ٹہنیاں۔ پتے۔ جڑیں اور پھول لے کر سب کا کاڑھا بنا کر اُس میں مندرجہ بالا ادویات کے نگدے اور گھی ڈالکر پکا لیں۔ پھر شہد ملا کر چاٹیں۔ تو خُون بہت جلد رُک جاتا ہے۔

دیگر۔ ڈھاک کے ڈنٹھلوں کا رس نکالکر اور اُنہی کا نگدا بنا کے گھی ڈال کر پکا لیں۔ اور اس گھی میں شہد ملا کر چاٹیں۔ تو رکت پت دُور ہو جاتا ہے اندر جو سے بھی اسی طرح سے گھی تیار کیا جاتا ہے۔

لجّا لُو۔ نیلوفر اور لودھ سے بھی اسی طرح گھی تیار کرا کے رکت پت میں استعمال کرایا جاتا ہے۔

ترائمان یا گُولر اور پٹول کے پتّوں کو گھی کے ساتھ پکا کر مندرجہ بالا ترکیب سے استعمال کرائیں۔

دیگر۔ پت جوُر کو دُور کرنے والے جو جو گھرت بیان کئے جا چکے ہیں۔ وہ سب رکت پت کو بھی دُور کرتے ہیں۔

نیز پت جوُر کے رفع کرنے والی تمام دیگر تدابیر مثلاً ابھینگ[۱] پریچز[۲] پرسیک[۳]۔ اوگاہن[۴]۔ شین[۵]۔ گھر[۶]۔ شیت[۷] ودھی اور

---

[۱] مالش [۲] چھڑکنا [۳] بھگونا [۴] پانی میں بٹھانا [۵] سلانا [۶] سونگھانا [۷] ٹھنڈک ڈال

وستی[۱] ودھان وغیرہ بھی رکت پت کے دفعیہ کے لئے وقت اور مقدار کا
وچار کر کے کام میں لائی جا سکتی ہیں۔
دیگر۔ کھشت روگ میں جو جو گھرت اور گڑ فائدہ مند ہیں۔ وہ سب
بھی فوراً رکت پت کو دور کر دیتے ہیں۔
کف والے رکت پت کا علاج۔ کف والا رکت پت گلے
میں آکر گانٹھ دار بن جاتا ہے۔ اس کے دفعیے کے لئے شہد اور
گھی ملا کر چٹانا چاہیئے۔
یا نیلے کنول کے ڈنٹھل کا کھار شہد اور گھی ملا کر چاٹیں۔
یا کنول نال۔ پدم کیسر اور اُتپل کیسر کی راکھ یا ڈھاک کا کھشار۔
یا پرنیگو کا کھشار یا مہوے کا کھشار یا اسن کا کھشار شہد
اور گھی ملا کر چاٹنا چاہیئے۔
شتاوری آدی گھرت۔ شتاور۔ انار۔ املی۔ کاکولی میدا۔ ملٹھی
وداری کند اور بجورے کی جڑ۔ ان سب کو پیس کر گھی اور گھی سے چوگنا
دودھ ملا کر پکا لیں۔ اس کے استعمال سے کھانسی۔ بخار۔ اپھارہ
قبض۔ درد شکم اور رکت پت دور ہو جاتے ہیں۔
پانچوں پنچ مولوں سے پکایا ہوا گھی بھی ان امراض کے دفعیے
کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔
نکسیر کا علاج۔ رکت پت کے دفع کرنے والے جو جو کاڑھے اس
ادھیائے میں بیان کئے گئے ہیں۔ اُن کا رس نکال کر سونگھنے سے

---

[۱] حقنے کی ادویات

وُہ رکت پت بند ہو جاتا ہے۔ جو ناک کے راستے سے خارج ہوتا ہے۔
اور جسے نکسیر کہتے ہیں۔

خراب خُون کے رُک جانے کی خرابیاں۔ اگر خراب خُون بند کر دیا جائیگا۔ تو زکام۔ سر کی خرابیاں۔ پیپ وار مڑے ہوئے خُون کا ٹپکنا اور قوتِ شامہ کا زائل ہو جانا وغیرہ خرابیاں پیدا کر دیگا۔ نیز ناک میں کِرمی روگ بھی پیدا ہو جائیگا۔

دیگر لنسوار۔ نیل کنول۔ گیرو۔ سنکھ۔ رکت چندن اور مصری کو بھگو کر رس نکال کے سُونگھنے سے نکسیر کا خُون بند ہو جاتا ہے۔

یا آم کی گُٹھلی کا رس۔ یا لجّالو۔ دھاوے کے پھُول۔ موچرس اور لودھ کا رس نکال کر سُونگھنے سے بھی نکسیّر کا خُون بند ہو جاتا ہے۔ یا داکھ کے رس یا دُوب کے رس یا جوالسے کی جڑھ کے رس یا پیاز کی جڑھ کے رس یا انار کے پھُول کے رس کی لنسوار لینے سے بھی نکسیر بند ہو جاتی ہے

دیگر۔ پیپال کا تیل۔ ملٹھی اور دُودھ کو پکا کر لنسوار لیں۔

یا بھینس یا بکری کا گھی۔ لجّالو۔ دھاوے کے پھُول۔ موچرس۔ لودھ سارِوا۔ کنول اور نیلوفر سے پکا کر لنسوار لیں تو بھی نکسیر کا خُون بند ہو جاتا ہے۔

رکت پت کے لئے پرہی ٹیک وغیرہ تدابیر۔ صندل سفید۔ صندل سُرخ۔ پُنڈریک۔ لال کنول نیل کنول۔ خس۔ وانیر۔ نیتر بالا۔ مرنال دُوب۔ ملکا۔ بِدّھی۔ کنول کی جڑھ اور پھُول۔ تالاب کی مٹّی۔ گُولر۔ پیپل مہوا۔ لودھ اور دیگر کسیلے درخت جو سرد تاثیر والے ہیں۔ لیکر سب کو

لیپ۔ پری سیچن اور اوگاہن کے طور پر استعمال میں لائیں۔ یا اِن ادویات میں گھی یا تیل پکا کر رکت پت کے دفیعے کے لئے استعمال کریں۔
دیگر۔ پانی کے کنارے کے مکان۔ فوّارے دار جگہ اور تہ خانے میں رہنا دِلکشا باغوں کی سیر کرنا۔ ٹھنڈی ہوا کھانا۔ ٹھنڈے پانی کا ہر کام میں لانا وِیدوریہ اور مُکتا منیوں کی اشیاء کا ننگے بدن سے لگانا رکت پت کی جلن کیلئے نافع ہیں۔ ٹھنڈا پانی۔ ٹھنڈے کنول کے پتّے۔ ٹھنڈے ریشمی کپڑے اور کیلے کے ٹھنڈے پتے بھی اِس مقصد کے لئے اچھی تدابیر ہیں۔
بستر پر سُرخ کنول اور نیل کنول کے پتّے بچھا کر لیٹنا بھی نہائت فائدہ مند ہے۔ پرینگو اور چندن لگائی ہوئی نوجوان حسین اور نازنین عورتوں کو بغل گیر کرنا بھی اچھا ہے۔ پانی میں بھیگے ہوئے ٹھنڈے کنولوں اور مورچھل کی ہوا۔ دریا۔ جھیل۔ ہمالیہ کی غاریں۔ چاند کی چاندنی۔ کنولوں کے جُھنڈ اور دِل پسند تسلّی بخش باتیں یہ سب رکت پت کے دفع کرنے والی چیزیں ہیں۔
ادھیائے کا خلاصہ۔ بھگوان اتری کمار نے اِس ادھیائے میں رکت پت کے بواعث۔ ترقی۔ اقسام۔ سُستھان۔ علامات۔ خراب رکت پت کے راستے۔ رکت پت کی قابلِ علاج۔ لاعلاج اور مُشکل العلاج علامات۔ علاج۔ خوراک۔ انوپان۔ ممنوعات۔ صفائی کرنے والی اور دُور کرنے والی تدابیر یہ سب باتیں بہ تفصیل بیان کی ہیں +

پانچواں ادھیائے

باؤگولے کا علاج

اسباب پیدائش - پاخانے - کف اور پت وغیرہ کے نہائت گھٹ جانے یا بڑھ جانے سے - وائو کی نہائت تکلیف سے جو انج ضرورت کے روکنے سے - بیرونی چوٹ سے - زیادہ سنترین سے خشک اغذیات کے زیادہ استعمال سے - افسوس سے - دوا کے اُلٹے اثر - کم اثر یا زیادہ اثر سے اور جسم کی بے ترتیب یا بکثرت حرکات سے وائو پیٹ میں سخت کوپت ہو جاتا ہے - اور کف و پت کو بگاڑ کر اُن سے اپنے راستوں کو رُکوا لیتا ہے - اس کے بعد بہت بڑھ کر ہردے - تلی - پسلی پیٹ اور مثانے میں درد پیدا کر دیتا ہے - اور اپنے راستوں کے بند ہو جانے کی وجہ سے نیچے کو بھی نہیں نکل سکتا - اس لئے وہ پکو آشے (انتڑیوں) یا کف پت آشے میں تنہا ہی یا کف پت سے مِلا ہؤا مقیم ہو جاتا ہے - اور ٹٹولنے سے گولا سا معلوم ہوتا ہے - تب اسے دوشوں کے مطابق گلم روگ پکارتے ہیں - جیسے واتک - پیتک اور شلیشمک گلم - اس سے یہ نہ سمجھ لینا چاہیئے - کہ وہ گلم صرف پیتک یا شلیشمک ہی ہوتا ہے - بلکہ اس میں وائو تو غالب ہوتا ہے - اور باقی مغلوب - اسی سبب سے اسے باؤگولہ بھی کہتے ہیں -

مقامات کے لحاظ سے گلم کی اقسام - مثانہ - ناف - ہردا اور

دونو پہلو یہ پانچ مقامات گُلم کے ہونے کے ہیں۔ پانچ ہی طرح سے
اس کی پیدائش بھی ہوتی ہے۔
واتک گُلم کے بواعث خشک اغذیات کا کھانا۔ جسم کا بے ترتیب
یا بکثرت تحریک پانا۔ حوائج ضروریہ کا روکنا۔ افسوس کرنا۔ چوٹ لگنا۔
طاقت کا زائل ہو جانا اور غذا نہ کھانا یہ سب واتک گُلم کی پیدائش
کے باعث ہیں۔
واتک گُلم کی علامات جس گُلم کا مقام شکل اور درد تھوڑی تھوڑی
دیر کے بعد تبدیل ہوتا رہے۔ جس سے بادِ مخالف خارج نہ ہو۔ جس سے
گلے اور مُنہ میں خشکی ہو۔ جس کا رنگ سُرخی اور سیاہی مائل ہو۔ جس میں
شیتت جوڑ کا زور ہو۔ جس کی وجہ سے بہر دے۔ کوکھ پہلوؤں اور سر
میں درد ہو۔ جو غذا کے ہضم ہو جانے پر زیادہ بگڑ جاتا ہو۔ اور جو غذا کھانے
پر نرم ہو جاتا ہو۔ اسے واتج گُلم سمجھنا چاہیئے۔
پرہیز اس گُلم میں خشک۔ چرپری۔ کڑوی اور کسیلی اشیاء کے استعمال
کی سخت ممانعت ہے۔
پیتک گُلم کے بواعث چرپری۔ کھٹی۔ تیز۔ گرم۔ متضاد اور خشک
اشیا کے استعمال کرنے۔ غصہ کرنے۔ تکلیف اٹھانے۔ شراب پینے
دھوپ اور آگ تاپنے۔ نہ ہضم ہونے والی غذا کے کھانے اور خون کے
خراب ہو جانے سے پیتک گُلم روگ پیدا ہو جاتا ہے۔
پیتک گُلم کی علامات بخار۔ پیاس۔ مُنہ میں اور جسم پر سُرخی ہونا
غذا کے ہضم کے وقت زیادہ درد ہونا۔ پسینہ آنا۔ جلن ہونا اور زخم کی

طرح ہاتھ لگانے سے دُکھنا پتیک گُلم کی علامات ہیں۔

شلیشمک گُلم کے بواعث۔ ٹھنڈی ثقیل اور مرغن اشیا کے استعمال کرنے سے۔ چیشٹا کرنے سے۔ سنترپن سے اور دن کے وقت سونے سے کفج گُلم روگ پیدا ہو جاتا ہے۔

شلیشمک گُلم کی علامات۔ گیلاپن۔ شیت جوُر۔ اعضا کا ڈھیلا ہونا۔ رونگٹے کھڑے ہونا۔ کھانسی۔ کھانے سے بے رغبتی۔ گرانی بدن۔ سردی۔ درد کی کمی۔ سختی اور بلندی کفج گُلم کی علامات ہیں۔

دو ندوج گُلموں کی علامات اور اسباب۔ دوشوں کی کمی بیشی اور دو دو دوشوں کی ملی جُلی علامات کے لحاظ سے تین طرح کے دوی دوشج گُلم بھی ہوتے ہیں۔ یہ تین اقسام ادویات کے استعمال کی غرض سے بیان کی گئی ہیں۔

سنّپاتک گُلم میں مندرجہ بالا تینوں گُلموں کے ملے جُلے اسباب اور علامات پائی جاتی ہیں۔ جیسے نہائت سخت درد۔ جلن۔ پتھّر کی سی سختی اور بلندی ہوتی ہے۔ یہ جلن پیدا کرنے والا روگ نہائت خوفناک ہوتا ہے۔ یہ من۔ شریر اور حرارت عزیزی کی طاقت کو دُور کر دیتا ہے۔ اور لاعلاج ہوتا ہے۔

رکتج گُلم۔ ایّام حیض میں غذا سے قطعی پرہیز رکھنا۔ خوف کھانا۔ خُشک اغذیات کا استعمال۔ وات وغیرہ روگوں کا اجتماع۔ ستمبن کریا کا عمل میں لانا۔ قے کرنا اور فرج کی خرابی یہ بواعث عورتوں کو رکت گُلم پیدا کر دیتے ہیں۔

جب رکتج گلم پیٹ میں اُچھلتا ہے۔ تو اُس میں سخت درد ہوتا ہے۔ اور حمل کی سی علامات پائی جاتی ہیں۔ یہ خون سے پیدا ہوتا ہے۔ اور صرف عورتوں ہی کو ہوتا ہے۔ اسکا علاج دس ماہ گذر جانے کے بعد کرنا چاہیئے

واتج گلم کا علاج۔ جو واتج گلم خشک اشیا کے کھانے اور محنت کرنے سے پیدا ہوا ہو۔ جس میں نہائت سخت درد ہوتا ہو۔ اور جس میں باد مخالف اور پاخانہ رکا ہوا ہو۔ اُس میں پہلے سنیہن کریا (تر کرنے والی) تدابیر عمل میں لانی چاہیئے۔

اغذیات۔ اشربات۔ مالش۔ نروہن اور انوواسن وستی کے ذریعے مریض کو سنگدھ (تر) کرکے سویدن کرم (پسینہ آور تدبیر) عمل میں لائیں تو گلم روگ دُور ہو جاتا ہے۔

مریض کو سنگدھ (تر) کرنے کے بعد سویدن (پسینہ) دینے سے جسم کے سوراخ نرم ہو جاتے ہیں۔ اس لئے وائو کا زور کم ہو جاتا ہے۔ قبض دُور ہو جاتی ہے۔ اور آخرکار گلم روگ رفع ہو جاتا ہے۔

ناف سے اُوپر ہونے والے گلم میں سنیہہ پان بالخصوص مفید ہے۔ پکو آشے (انتڑیوں) کے گلم میں وستی کرم کرنا چاہیئے۔

اور جٹھر آشے کے گلم میں سنیہہ پان اور وستی کرم دونو تدابیر پر عمل کرنا چاہیئے۔

دیگر۔ واتج گلم میں اگر حرارت تیز ہو۔ نیز باد مخالف اور پاخانہ رکا ہوا ہو۔ تو ورنگھن۔ سنگدھ (مرغن) اور گرم اغذیات و اشربات استعمال کرائیں کف پت انوبندھی واتج گلم روگ میں بار بار سنیہہ پان نیز نروہن اور انوواسن وستی دیں۔

کف اور وات کے دُور ہوجانے پر یا وات گُلم کے علاج میں اگر پت اور رکت بگڑ جائیں۔ تو اُس وقت جس دوش کی کثرت ہو۔ اُسی کے کم کرنے کی تدبیر کریں۔ لیکن علاج کے آغاز۔ درمیان اور انجام میں وائیو کی حفاظت کرتے رہیں۔

وات گُلم میں اگر کف بڑھ کر جٹھر اگنی کو مدھم کر کے کھانے سے بے رغبتی۔ رونگٹوں کا کھڑے ہونا۔ گرانیٔ بدن اور اُونگھ پیدا کر دے۔ تو مریض کو قے کرائیں۔

دیگر۔ وات کف کے غلبے والے گُلم میں اگر درد۔ اپھارہ اور قبض ہو۔ تو کف وات کے دُور کرنے والی بتّی۔ گولی اور چُورن کام میں لائیں۔ اگر وات گُلم روگی کا پت بڑھ کر تپش پیدا کر دے۔ تو وائیو کے خارج کرنے والی سنیہن (مرغن) ادویات سے مُسہل دیں۔

اگر وات وغیرہ کے دُور کرنے والی ادویات کے استعمال سے بھی گُلم دُور نہ ہو۔ تو فصد کھولنی چاہیئے۔

پیتک گُلم کا علاج۔ جو پیتک گُلم سنگدھ (مرغن) اور گرم اشیا کے استعمال سے پیدا ہُوا ہو۔ اُس میں مُسہل ادویات استعمال کرانی چاہئیں اور جو خشک اشیا کے کھانے سے ہُوا ہو۔ اُس میں گھی کا پینا بہت اچھا ہے۔ پت یا پتج گُلم جو کہ آشے (انتڑیوں) میں قیام رکھتا ہو۔ اُسے موقع مناسب میں کڑوی ادویات سے سدّھ کی ہوئی کھشیر وستی کے ذریعے فوراً دُور کر دیں۔ یا کڑوی ادویات سے پکائے ہوئے نیم گرم دُودھ کو پلا کر مُسہل دیں۔ یا مریض کے اگنی بل کا لحاظ رکھ کر تیل اور گھی

مِلا کے مسہل دیں۔

گُلم میں فصد کھولنے کی ترکیب ۔ اگر پیتک گُلم میں تشنگی ۔ بخار جلن ۔ درد ۔ پسینہ ۔ ضُعف ہضم اور کھانے میں بے رغبتی کی شکائت ہو تو فصد کھلوانی چاہیئے ۔ اِس طرح گُلم کی جڑھ کٹ جاتی ہے ۔ اور وہ پکنے نہیں پاتا ۔ بلکہ دُور ہو جاتا ہے ۔ خُون کی کھٹاس جاتی رہتی ہے ۔ اور خُون کے نہ رہنے سے درد بھی نہیں ہوتا ۔

فصد کھولنے سے دوشوں کے دُور ہو جانے پر مریض تھک سا جاتا ہے ۔ اُس وقت اُسے جنگلی جانوروں کے مانس رس کھلا کر تروتازہ کرنا چاہیئے ۔ جب اُس میں طاقت آ جائے ۔ تو بقیہ روگ کو گھی پلا کر دُور کر دیں ۔ رکت پت کے بکثرت بڑھ جانے سے یا ٹھیک وقت پر علاج کے میسّر نہ آنے سے جو گُلم پک جائے ۔ اس میں شاستر کے مطابق فصد کھلوانا ہی سب سے اچھی تدبیر ہے ۔

کچے گُلم کی علامات ۔ جو گُلم بھاری ہو ۔ سخت شکل والا ہو ۔ گھنے مانس میں مقیم ہو ۔ جسکا رنگ نہ بگڑا ہو ۔ جو بے حرکت ہو ۔ اُسے کچّا ہی سمجھنا چاہیئے ۔

ودرہیہ مان یعنی پکنے ہوئے گُلم کے نشان ۔ جب گُلم میں جلن ۔ درد ۔ نیند کا زائل ہو جانا ۔ بکواس اور بخار ہو ۔ اُسے پکنے کی حالت میں سمجھنا چاہیئے ۔ اور اُس پر لیپ کرنا اچھا ہوتا ہے ۔

پکے ہوئے گُلم کی علامات جلن وغیرہ علامات کے گھٹ جانے پر جب گُلم باہر کیطرف نہائت وسیع اور بلند ہو آتا ہے ۔ اُسکا رنگ سیاہ پڑ جاتا ہے ۔ اُسکے چاروں طرف کے کنارے سُرخی مائل ہو جاتے ہیں ۔ چھونے میں وستی کی مانند ہوتا ہے ۔

ہاتھ سے دبانے پر دب جاتا اور چھوڑ دینے پر پھر اونچا ہو جاتا ہے۔ اور
گرد سے دبانے پر اکڑا ہوا اور سوپا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ ایک ہی مقام
پر گہرا سا معلوم ہوتا ہے۔ جس میں درد بھی ہوتا ہے۔ تو ایسی حالت
میں گلم کو پکا ہوا سمجھنا چاہیئے۔ ایسے گلم روگ کا دھنونتری کے
مقلد جراحوں سے جو ہر طرح کے استر شستروں کے استعمال کی مہارت
رکھتے ہوں۔ ویدھن (فصد کھولنے)۔ شودھن (صفائی کرانے) اور روپن
(انگور لانے) کے ذریعے سے علاج کرنا چاہیئے۔ اندر کی طرف کو
پکنے والے گلم کی یہی علامات ہیں۔

اندرونی گلم سے بھر دے اور شکم میں ورم ہو جاتا ہے۔ اور بیرونی گلم
پہلوؤں سے باہر نکل آتا ہے۔ گلم پک کر سوراخوں کو گیلا کر کے
اوپر یا نیچے کی طرف جاتا ہے۔ جب دوش خود بخود خارج ہونے
لگیں۔ تو مفید اغذیات بتا کر وید کو مناسب ہے۔ کہ عوارض سے بچا
ہوا دس بارہ روز تک اُسکا علاج شروع نہ کرے بعد ازاں سنشودھن
گھرت کا استعمال کرائے۔ اسی طرح جب مریض کا اندر صاف ہو جائے
تو کڑوی ادویات سے پکائے ہوئے گھی میں شہد ملا کر کھلائے۔

کفج گلم کا علاج۔ ٹھنڈی ثقیل اور مرغن اشیا کے استعمال سے
جو کفج گلم پیدا ہوتا ہے۔ اس کا مریض قے کے ناقابل اور ضعف ہضم
کا شاکی ہوتا ہے۔ اس لئے پہلے اس مرض میں فاقہ کرانا چاہیئے۔

قے کے قابل کفج گلم کا مریض۔ گلم کے جس مریض کا ہاضمہ کمزور
ہو۔ درد بھی تھوڑا تھوڑا ہوتا ہو۔ شکم بھاری اور گیلا ہو۔ اور جسے

کھانے سے بے رغبتی اور کلیش ہو۔ وہ قے کے قابل ہوتا ہے۔
قے اور فاقہ کرانے کے بعد گرم۔ چرپری اور کڑوی ادویات غذا
میں ملا کر کھلانی چاہئیں۔ اپھارے اور قبض والے گلم روگ میں
جو سخت اور بلند ہو۔ سوچ سمجھ کر احتیاط کے ساتھ پسینہ دیں
پسینہ دینے کے بعد وہ نیچا ہو جاتا ہے۔
فاقہ۔ قے اور پسینہ کے بعد جب ہضم کرنیوالی حرارت چمک اُٹھے۔
تو کفج گلم میں کھشار اور چرپری ادویات سے پکایا ہوا گھی پلائیں۔
مندرجہ بالا فاقہ۔ قے اور پسینے کی تدابیر سے جب کف گلم اپنے مقام
سے ہل جائے۔ تو دش مول کے کاڑھے میں پکایا ہوا روغن مسہل
یا سنیہن وستی دے کر اُس کی صفائی کردینی چاہیئے۔
دیگر۔ جس کفج گلم والے کی حرارت ہاضمہ کم ہو گئی ہو۔ بادِ مخالف رُک
گئی ہو۔ اور آم آشے (انتڑیاں) تر ہوں۔ تو اُسے گولی۔ چورن یا
کاڑھے کی صورت میں ادویات استعمال کرانی چاہئیں۔
جو کفج گلم جڑھ پکڑ گیا ہو۔ جو بہت گہرائی میں پھیل گیا ہو۔ جو سخت
ہو۔ جو کیلا ہو۔ بھاری ہو۔ اُسے کھشار۔ ارشٹ اور اگنی کے
ذریعے سے دُور کرنا چاہیئے۔
گلم کے لئے کھشار۔ کف کے غلبے والے گلم میں دوش۔ طبیعت اور
روگ کا وچار کر کے کھشار استعمال کریں۔ اس کے بعد ایک دو یا تین
روز تک انتظار کر کے دیکھیں۔ کہ جسمانی طاقت اور دوشوں میں
کیا فرق پڑا ہے۔ اور اُس کا لحاظ رکھ کر تدبیر اختیار کریں۔ کھشار اپنی

پھاڑنے والی طاقت سے دُودھ۔گھی اور گوشت کھانے والے اشخاص
کے آشئے کو پھاڑ کر بیٹھے اور مرغن کف کو نیچے کے راستے سے
خارج کر دیتے ہیں۔
گلم کے لئے ارشٹ۔اگر مرغن اغذیات کھانے والے کف گلم روگی
کی حرارت ہاضمہ کمزور ہو گئی ہو۔کھانے میں اُسے رغبت نہ رہی ہو۔
یا اُسے شراب موافق ہو۔تو راستے کی صفائی کی غرض سے اُسے
ارشٹ پلانا چاہیئے۔
اگر وُہ کنج گلم فاقہ۔قے۔پسینے گھی پینے مُسہل حقنے۔گولی سفوف۔
کھشار اور ارشٹ سے بھی دُور نہ ہو۔اور جڑ پکڑ گیا ہو۔تو پہلے فصد
کھولیں۔اور پھر شنر[۵] یا لوہے سے جلا دیں۔آگ اپنی حرارت اور تیزی
سے گلم روگ کے کف اور وات کو دُور کر دیتی ہے۔اور ان دونو کے
دُور ہونے سے گلم کا گورو بھی زائل ہو جاتا ہے۔مگر وہی شخص اِسے
جلا سکتے ہیں۔جو دھنونتری کے طریق علاج کے مطابق اگنی کرموں
میں بخوبی مہارت رکھتے ہیں۔اور کھشار کا استعمال کھشار کرم کے
جاننے والے ہی کر سکتے ہیں۔جو گلم دو دو دوشوں سے پیدا شدہ ہوں
اُن کا علاج اُنہی دوشوں کے مناسب مخلوط طور پر کرنا چاہیئے۔
ترپوشن آدی گھرت۔ترکُٹا۔ترپھلا۔دھنیا۔واوڑنگ۔چب
اور چیتیا لے کر ان سب کا نگدا بنا لیں۔اور اُس نگدے میں گھی اور
دُودھ ڈال کر پکا لیں۔جب گھی باقی رہ جائے۔اُتار کر رکھ لیں۔

[۵] کانی

اور وات گُلم کے و فیصت کے لئے کام میں لائیں۔

ترُیوشن آدی گھرت کی دوسری ترکیب - مندرجہ بالا ادویات کا نگدا۔ پنچ مُول ودش مُول کا کاڑھا اور گھی ملا کر پکا لیں۔ یہ گھی گُلم کو دُور کر دیتا ہے۔

دیگر - راج یکھشما کے علاج کے بیان میں "کھٹ پل" نام کا جو گھی بیان کیا گیا ہے۔ اُسے دُودھ کی بجائے پرسنّا[۱] شراب۔ داڑم رس[۲] یا دہی کی ملائی کے ساتھ استعمال کرائیں۔ تو وات گُلم جلدی دُور ہو جائیگا۔

ہنگوادی گھرت - ہینگ۔ سونچل نمک۔ زیرہ۔ وِڑ نمک۔ دن[illegible] اناز اجوائن۔ پُشکر مُول۔ ترِکٹا۔ دھنیا۔ اِمل بیت۔ جواکھار۔ چیتا۔ کچور۔ [illegible] اجگندھ۔ الائچی اور سُرسا لیں۔ ان کو باریک پیس کر گھی اور دہی ڈال کر پکائیں۔ یہ گھی وات روگیوں کے درد اور اپھارے کو دُور کر دیتا ہے۔

ہَپوشَن آدی گھرت - ہاؤبیر۔ سیندھا نمک۔ زیرہ سیاہ۔ پیپلا مُول۔ اجوائن۔ یہ سب ادویات پیس لیں۔ اور بجورے کا رس۔ دہی۔ دودھ۔ بیر کا رس۔ مُولی کا رس اور انار کا رس ملا کر گھی ڈال کے پکا لیں۔ یہ گھی وات گُلم۔ وِدردھ۔ اپھارہ۔ یونی ارش۔ گرہنی دوش۔ دمہ۔ کھانسی۔ کھانسنے [illegible] ہچکی۔ بخار۔ وات روگ اور درد پہلو کو دُور کر دیتا ہے۔

پپلی آدی گھرت - پپل تین تولہ۔ انار آٹھ تولہ۔ دھنیا چار تولہ۔ گھی بتیس تولہ۔ سُونٹھ دو تولہ اور دُودھ اسی تولہ ڈال کر پکا لیں۔ جب گھی باقی رہ جائے۔ اُتار کر رکھ لیں۔ اور وات گُلم کے لئے استعمال میں

---

[۱] Prasanna [۲] انار دانے کا رس

لائیں۔ فوراً آرام ہو جائیگا۔
اسی گھرت کے استعمال سے یونی کا درد۔ سر کا درد۔ بواسیر اور
وشم جوڑ دُور ہو جاتا ہے۔
گھی کو پکانے کے لئے جو ادویات اوپر بیان کی گئی ہیں۔ یہ اور انہی
فوائد والی دیگر ادویات کو چُورن۔ بتی اور کاڑھے کے طور پر بھی مریض
کو استعمال کرایا جا سکتا ہے۔
وَرتی۔ بیر کے رس اور انار کے رس کو گرم پانی۔ سُرا منڈ۔ کھٹے کانجی یا
بجورے کے رس کے ساتھ استعمال کرنے سے اپھارہ دُور ہو جاتا ہے۔
یا بجورے کے چُورن میں بجورے کے رس کی بھاونا دے کر بتی یا
گولی بنا کر استعمال میں لائیں۔ تو گلم۔ اپھارہ اور ارتی روگ اس
سے دُور ہو جاتے ہیں۔
ہنگوادی چُورن۔ ہینگ۔ ترکُٹا۔ پاڑھا۔ ہاؤبیر۔ ہرڑ۔ ستی۔
اجمود۔ اجگندھ۔ املی۔ امل بیت۔ انار۔ کُٹھ۔ دھنیا۔ زیرہ سیاہ۔ چیتا۔
بچ۔ دونوں کھشار۔ دونوں نمک اور چیب لے کر ان سب کا چُورن بنا
لیں۔ اس چُورن کو مناسب انوپان کے ساتھ استعمال کریں۔ مدیا گرم
پانی کے ساتھ خوراک سے پہلے اس کا کھانا بہت مفید ہے۔ اور درد
پہلو۔ سردے کا شُول۔ وستی شُول۔ وات کف آتنک۔ گلم۔ اپھارہ۔ دُکھ
مُوترا۔ گدا شُول۔ یونی شُول۔ گرہنی دوش۔ بواسیر۔ تلی۔ پانڈو روگ
اروچی۔ اُروبندھ۔ کھانسی۔ ہچکی۔ دمہ اور گل گرہ بھی اس سے
دُور ہو جاتے ہیں۔

اِس چُورن کو بجورے کے رس میں کھرل کرکے گولیاں بنالیں۔ یہ گولیاں چُورن کی نسبت زیادہ مؤثر ہوتی ہیں۔

دیگر۔ بجورے کا رس۔ ہینگ۔ انار۔ بڑنمک اور سیندھا نمک کو کھرل کرکے سُرامنڈ کے ساتھ کھائیں۔ تو وات گُلم دُور ہوجاتا ہے۔

شٹ آدی چُورن۔ شٹی۔ پُشکر۔ ہینگ۔ امل بیت۔ جواکھار۔ چیتا دھنیا۔ اجوائن۔ وادڑنگ۔ سیندھا نمک۔ بچ۔ چیب۔ پیپلامُول اجگندھ۔ انار۔ کالا زیرہ اور اجمود کا چُورن بناکر استعمال میں لائیں۔ یا بجورے کے رس کی بھاونا دیکر شہد ملا کے چھوٹے بیر کے برابر گولیاں بنالیں۔ اور اُنہیں استعمال میں لائیں۔ تو گُلم۔ تلی۔ اپھارہ۔ دمہ۔ کھانسی۔ کھانے سے بے رغبتی۔ ہچکی۔ امراضِ دِل۔ بواسیر۔ دردِ سر۔ یرقان۔ کف اُت کلیش۔ ہر قسم کے پرواہکا۔ دردِ پہلو۔ ہردے کا درد اور مثانے کا درد دُور ہوجاتا ہے۔

دیگر۔ سُونٹھ دو تولہ۔ تِل مقشر آٹھ تولہ اور گُڑ چار تولہ ملا کر گرم دُودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ تو وات گُلم۔ اُداورت اور یُونی شُول دُور ہوجاتے ہیں۔

دیگر۔ کف کی آمیزش رکھنے والا وات گُلم وارنی منڈ ملا ہُوا ارنڈ کا تیل پلانے سے رفع ہوجاتا ہے۔

اگر وات گُلم میں پِت کی آمیزش ہو۔ تو دُودھ میں ارنڈ کا تیل ملا کے پینا چاہیئے۔

لہسن کا دُودھ۔ بدھ کرکے خُشک ہوئے لہسن چار پل بھرلیکر

دُودھ اور دُودھ سے آٹھ گُنا پانی میں ڈال کر پکالیں۔ جب پانی جل جائے۔ اور صرف دودھ باقی رہ جائے۔ تو اُتار کر چھان لیں۔ اور استعمال میں لائیں۔ اِس کے پینے سے وات گُلم۔ اُدا ورت۔ گردھرسی۔ وِشم جوُر۔ ہردروگ۔ وِدرِدّھی اور شوش روگ دُور ہو جاتے ہیں۔

دیگر۔ تیل۔ وارنی منڈ۔ گومُوتر۔ کانجی اور جواکھار کو پکا کر پئیں۔ تو گُلم روگ۔ جٹھر روگ اور اپھارہ دُور ہو جاتا ہے۔

شلاجیت کا نسخہ۔ پنچ مُول کے کاڑھے اور دودھ کے ساتھ شلاجیت کا استعمال کرنے سے وات گُلم دُور ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ پیپل کے کاڑھے یا مُولی کے رس کے ساتھ کھریٹی کا استعمال کریں۔ تو اُدا ورت اور وات گُلم دُور ہو جاتا ہے۔

گُلم میں وستی دینے کی ترکیب۔ وات گُلم روگی اگر شُول۔ اپھارے اور قبض میں مُبتلا ہو۔ تو پہلے اُسے ناڑی۔ پرستر اور سنکر سوید کے ذریعے پسینہ دیں۔ واتج گُلم میں دستی کرم بھی بہت مفید تدبیر ہے۔ اس سے وات اپنے اصلی مقام میں مغلوب ہو کر گُلم دُور ہو جاتا ہے اس لئے بار بار نروہن اور انوواسن وستی کو عمل میں لانے سے واتج۔ پتج اور کفج گُلم دُور ہو جاتے ہیں۔ سدّھی ستھان میں کئی قسم کی دافع گُلم وستیاں بیان کی گئی ہیں۔

گُلم کے لئے تیل۔ وات روگ ادھیائے میں سب قسم کے دافع گُلم تیل بیان کر دئے گئے ہیں۔ اِن تیلوں کا حسب ضرورت واتج گُلم میں

پینے۔ مالش کرنے اور انوواسن وستی دینے کے ذریعے استعمال کرنا چاہیئے تو وات گلم بہت جلد دُور ہو جاتا ہے۔ یہ تیل وات کو خصوصیت سے دُور کرنے والے ہیں۔

گلم کے لئے گھرت - وات گلم کے اس مریض کو جس کے پیٹ میں مل رُکا ہُوا ہو۔ اندرونی صفائی کے لئے نیلنی کا چُورن ملا ہُوا گھی یا پہلے بیان کیا ہُوا گھی دینا چاہیئے۔

نیلنی۔ لسوتھر۔ دنتی۔ ہرڑ۔ کنبیلہ۔ بڑ نمک۔ جوکھار اور سونٹھ کے ساتھ پکایا ہُوا گھی اندرونی صفائی کے لئے دینا بھی بڑا مفید ہے۔

نیلنی آدی گھرت - نیلنی۔ لسوتھر۔ راسنا۔ کھرینٹی۔ کُٹکی۔ واوڑنگ اور کیٹری سب ادویات ایک ایک پل بھر لے کر ایک آڈھک پانی میں پکالیں جب پانی ایک چوتھائی باقی رہ جائے۔ تو اُس میں ایک پرستھ دہی۔ چار تولے تھوہر کا دُودھ اور ایک پرستھ گھی ملا کر پکا لیں۔ اِس گھی میں سے ایک پل بھر گھی لیکر اور یوا گو منڈ میں ملا کے مریض کو کھلائیں۔ جب وہ ہضم ہو چکے۔ اور مریض کو بخوبی طور پر جلاب آجائیں۔ تو مالش رس پلائیں۔ اِس سے گلم۔ کوڑھ۔ اُدر روگ۔ چھائیاں۔ سوج۔ یرقان۔ بخار۔ برص۔ تلی اور جنون بھی دُور ہو جاتا ہے۔

وات گلم کے لئے خوراک اور پرہیز وغیرہ - مُرغ۔ مور۔ تیتر۔ کرونچ۔ بٹیر۔ شالی چاول۔ شراب اور گھی یہ سب وات گلم کے لئے فائدہ مند ہیں۔ اِس مرض میں گرم۔ رقیق اور مرغن اغذیات بہت فائدہ دیتی ہیں۔

منڈ سمیت مدرا یا دھنیا ڈالکر جوش دیا ہُوا پانی بھی اچھا ہوتا ہے۔
ہضم کرنے والی حرارت کے کمزور ہو جانے پر گُلم ترقی پاتا ہے۔ اور حرارت
کے ترقی پانے سے گلم دُور ہو جاتا ہے۔ اس لئے نہ تو شکم سیر ہو کر
کھانا ہی چاہیئے۔ اور نہ ہی فاقہ کھینچنا چاہیئے۔ گلم روگ میں اگر
سب سے پہلے سنیہن اور سُوبدن کرم کر کے علاج شروع کیا جائے
تو مرض جلدی رفع ہو جاتا ہے۔ اور اگر روکھش کریا کی جائے۔ تو
ساری محنت اکارت جاتی ہے۔

پتج گلم کا علاج | پتج گلم کو آیتہ اک[1] سمجھ کر علاج کرنا چاہیئے۔ اس
مرض میں مسہل ادویات کے ساتھ پکایا ہُوا گھی یا دُودھ بہت مفید ہوتا ہے۔
روہیہ آدی گھرت - کٹکی - نیم کی چھال - مہوا - ترپھلے کا چھلکا اور
ترائمان سب ادویات ایک ایک پل - پٹول - ترُبد اور مسور دو دو پل
لے کر آٹھ گنے پانی میں پکالیں - جب پک کر سب چیزیں گھی کی طرح
نرم ہو جائیں - تو انہیں چھان کر باقی ماندہ پانی میں چار پل گھی ڈالکر
پکالیں - اس گھی کے استعمال سے پتج گلم - بخار - تشنگی - درد شکم
چکر آنا غشی اور کھانے سے بے رغبتی ہونے کی شکایات رفع ہو جاتی ہیں۔
ترائمان آدی گھرت - چار پل ترائمان کو دس گنا پانی میں جوش دیں
جب پانی پانچواں حصہ رہ جائے - تو اُتار کر چھان لیں - پھر اُس میں
کٹکی - موتھا - ترائمان - جوانسہ - بھُوآملہ - کھشیر کاکولی - جیونتی - چندن
اور اُت پل کو پیس کر ڈال دیں - اور آٹھ آٹھ پل آملے کا رس - دُودھ -

---

[1] مُشکل العلاج

اور گھی ملالیں۔ پھر اُسے اچھی طرح سے آگ پر پکائیں۔ جب گھی باقی رہ جائے۔ تو اُسے اُتار لیں۔ اِس گھی کے استعمال سے پیچ گلم۔ رکتج گلم وسرپ۔ پیچ جوڑ۔ ہردے روگ۔ کاملا اور کوڑھ بھی دُور ہو جاتے ہیں۔

آملک آدی گھرت۔ گنّوں اور آملوں کے رس کا ایک چوتھائی گھی اور گھی کا ایک چوتھائی ہرڑ کا سفوف لے کر سب کو ملا کر پکالیں۔ اِس گھی کے استعمال سے پیچ گلم دُور ہو جاتا ہے۔

ورا کھش آدی گھرت۔ داکھ۔ مہوا۔ کھجور۔ بِداری کند۔ شتاور۔ فالسے اور ترپھلا سب ایک ایک پل لے کر ایک آڑھک پانی میں پکائیں۔ جب پانی ایک چوتھائی رہ جائے۔ تو اُتار کر چھان لیں۔ پھر اُس میں آملوں کا رس۔ گھی۔ گنّے کا رس۔ دُودھ اور گھی سے چوتھائی ہرڑ کا نگدا ملا کر پکالیں۔ جب گھی تیار ہو جائے۔ تو اُس میں چوتھا حصّہ کھانڈ اور شہد ملا کر استعمال میں لائیں۔ تو پیچ گلم اور سب قسم کی پیچ بیماریاں دُور ہو جاتی ہیں۔

بالسہ گھرت۔ اڑوسے کو جڑ سمیت کوٹ کر آٹھ گُنے پانی میں پکائیں جب پانی آٹھواں حصہ باقی رہ جائے۔ تو اُس میں اڑوسہ ہی کے پھُولوں کا نگدا ڈال دیں۔ نیز گھی ملا کر پھر پکالیں۔ جب گھی پک کر تیار ہو جائے۔ اُتار کر شہد ملا کے اِسے استعمال میں لائیں۔ تو پیچ گلم۔ رکت پت۔ بخار۔ دمہ۔ کھانسی اور ہردے روگ دُور ہو جاتے ہیں۔

ترائمان گھرت بہ نوع دیگر۔ دو پل ترائمان کو دو پرستھ پانی میں جوش دیں۔ جب پانی آٹھواں حصہ باقی رہ جائے۔ تو چھان کر اُس کے

بموزن دُودھ ملا کر قدرے گرم گرم کو ہی پی لیں۔ پھر حسب طاقت اُوپر سے گرم دُودھ پیئیں۔ اِس تدبیر پر عمل پیرا ہونے سے خرابی دُور ہو کر گُلم روگ سے صحّت حاصل ہو جاتی ہے۔

دیگر تدابیر: پتج گُلم میں وریچن کے لیئے کشمش۔ ہرڑ اور گُڑ کا کاڑھا پینا چاہیئے۔ یا کنبیلے میں شہد ملا کر چاٹیں۔

پتج گُلم کے مریضوں کے دردِ شکم کے دفعیے کے لیئے گھی ملیں۔ یا چندن آدی تیل یا ملٹھی کا تیل ملیں۔

پت جوَر والوں کے لیئے جو کڑوی ادویات کی کھشیر وستی بیان کی گئی ہے۔ نیز وُہ وستیاں جو آگے سِدّھ ستھان میں لکھی گئی ہیں۔ وُہ سب پتج گُلم کے لیئے نہائت مفید ہیں۔

شالی چاول جنگلی جانوروں کا ماس۔ گائے اور بکری کا دُودھ و گھی کھجور۔ آملے۔ داکھ۔ انار اور فالسے غذا کے طور پر دیں۔ اور جوش دیا ہُوا پانی پینے کی ہدائت کریں۔ کھرٹی اور دِداری کند آدی گن کی ادویات کے ذریعے بھی پتج گُلم کا معالجہ کیا جاتا ہے۔

کچھ رس ملے ہوئے پت گُلم اور آم سے ملے ہوئے کف وات گُلم میں فاقہ کرا کے یواگو اور کھڑ یُوشوں کے استعمال سے حرارت ہاضمہ کو تیز کریں۔

سب دوشوں کی شانتی اور خرابی حرارت ہاضمہ پر منحصر ہوتی ہے۔ اِس لیئے حرارت ہاضمہ کو اعتدال پر لانے کیلئے ہمیشہ کوشش کرتے رہنا چاہیئے۔ اور جن بواعث سے مرض کا ظہور ہُوا ہے۔ اُنہیں ہمیشہ ترک کر دینا چاہیئے۔

کنج گلم کا علاج قے کے قابل کنج گلم کے مریض کو قے کرانی چاہیئے اور سنیہن و سویدن کرموں سے جب گلم ڈھیلا ہو جائے۔ تو اُس پر کپڑا لپیٹ دینا چاہیئے۔ بعد ازاں ایک گھڑے میں بل وَنج تِرن یا کُشا کی آگ جلا کر گھڑے کا مُنہ گلم کے مقام پر لگا دیں۔ اِس ترکیب سے گلم اکٹھا ہو کر نمایاں ہو جائیگا۔ پھر گھڑے کو اُٹھالیں۔ اور کپڑے کو ہٹا کر گلم کا پھیلاؤ دیکھ کے دِماڑگ۔ اگنی پد اور آدرش نامی شستروں میں سے کسی ایک کے ساتھ گلم کو دبا کر چیرا دیدیں۔ لیکن خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ آنتوں اور ہردے پر کسی طرح کا زخم نہ ہونے پائے۔

کنج گلم کے لئے پسینہ دینے کی ترکیب ۔ تل۔ ارنڈ۔ السی اور سرسوں کا لیپ کر کے اوپر سے سہارتا ہُوا گرم لوہے کا برتن پھیر کر سویدن کرم کرنا چاہیئے۔

دش مُولی گھرت ۔ ترکٹا۔ جوکھار۔ سیندھا نمک اور دش مُول کے کاڑھے میں گھی کو لکالیں۔ اِس گھی کو ہینگ۔ بڑنمک اور انار کے رس کے ساتھ استعمال کریں۔ تو کنج گلم جلدی ہی جاتا رہتا ہے۔

بھلّاتک آدی گھرت ۔ شُدھ بھلاوے دو پل۔ پنچ مُول کی ہر ایک دوائی ایک ایک پل۔ اور وداری کند وغیرہ ادویات لے کر کوٹ کر ایک آڑھک پانی ڈال کر پکائیں۔ جب پانی چوتھائی رہ جائے۔ تو اُس میں پیپل۔ سونٹھ۔ بچ۔ واوڑنگ۔ سینیدھا نمک۔ ہینگ۔ جوکھار۔ بڑنمک۔ بِشتی۔ چیتا۔ ملٹھی اور راسنا سب ایک ایک کرش۔ دودھ

سلہ ایک قسم کا گھاس

ایک پرستھ اور گھی ایک پرستھ ملا کر پھر پکا لیں۔ یہ بھلاتک گھرت کفج گلم کے دفعیے کے لئے عجیب پُر اثر دوائی ہے۔ اس کے استعمال سے تلی۔ یرقان۔ دمہ اور گرہنی روگ بھی دُور ہوجاتے ہیں۔

پنچ کول گھرت پیپل۔ پپلا مول۔ چب۔ چیتا۔ سونٹھ اور جوکھار ایک ایک پل لے کر ایک پرستھ دودھ اور ایک پرستھ گھی ڈال کر پکا لیں۔ یہ گھی کفج گلم۔ گرہنی روگ۔ پانڈو روگ (یرقان)۔ تلی۔ کھانسی اور بخار کو دُور کرنے میں بے نظیر چیز ہے۔

مشرک سنیہہ - لسوڑھ۔ ترپھلا۔ دنتی اور دش مول کی ادویات ایک ایک پل لیکر چار گنے پانی میں پکائیں۔ جب پانی ایک چوتھائی باقی رہ جائے۔ تو اُسے چھان کر گھی۔ ارنڈ کا تیل اور دودھ ملا کر پکا لیں۔ اس مشرک سنیہہ نامی دوائی کو شہد ملا کر استعمال کرنے سے کفج گلم۔ کف وات۔ قبض۔ کوڑھ۔ تلی اور اُدر روگ دُور ہوجاتے ہیں۔

کفج گلم کے لئے مسہل دوائی - واتج گلم کے بیان میں جو دست آور نیلنی گھرت بیان کیا گیا ہے۔ کفج گلم میں مسہل کے لئے اُسکی دگنی مقدار استعمال کرائیں۔ یا ترِبد کے سفوف میں تھوہر کے دودھ کی بھاونا دیکر گھی اور شہد ملا کر ایک کرش بھر چاٹیں۔ تو اس سے بخوبی طور پر ویرچن (مسہل) ہوجاتا ہے۔

ہرتیکی آدی پریوگ - ہرڑ پچیس دانہ۔ دنتی پچیس پل اور چیتا پچیس پل لے کر ایک درون پانی میں پکائیں جب پانی آٹھواں حصہ باقی رہ جائے۔ تو اُتار کر چھان لیں۔ اور اُس میں پچیس پل گڑ نیز وہ سب

ہرڑ کُوٹ کر ملالیں۔ اور نصف کڑوا تیل۔ چار پل ترُبد۔ پیپلی اور سُونٹھ ایک ایک پل ڈال کر آگ پر چڑھا کر آہستہ آہستہ پکائیں۔ جب پک کر چٹنی سی بن جائے۔ تب ٹھنڈا ہونے پر نصف کڑو شہد ایک پل دارچینی۔ ایک پل الائچی۔ ایک پل تیج پات اور ایک پل کیسر ملادیں۔ اِس دوائی میں سے ہر روز ایک پل بھر چاٹ کر اُوپر سے ایک ہرڑ کھالیا کریں۔ تو نہائت سہولت سے ایک پرستھ بھر مَیل نکل جائیگا۔ اِس کے استعمال سے گُلم۔ سوج۔ بواسیر۔ پانڈو روگ۔ کھانے سے بے رغبتی۔ ہردے روگ۔ گرہنی دوش۔ کاملا۔ وِشم جوَر۔ کوڑھ۔ تلی اور اپھارہ بھی دُور ہوجاتا ہے۔ اِس دوائی کے استعمال کے اثنا میں مانس رس اور بھات کا استعمال کرنا چاہیئے کفج گُلم کے لئے وستی۔ کفج گُلم کے مریضوں کے لئے سِدّھ ستھان میں بیان کی ہوئی نروہن وستیوں کا استعمال کرنا چاہیئے۔

کفج گُلم کے لئے چُورن وغیرہ کا استعمال۔ گرہنی چکتسا کے بیان میں جو ارشٹ۔ چُورن اور گولیاں بیان کی گئی ہیں۔ وے سب کفج گُلم کے لئے بھی مفید ہیں۔ لیکن کف گُلم کی حالت میں اُن ارشٹ اور چُورن وغیرہ کے سب نسخوں میں کھشار۔ ہینگ اور امل بیت کی مقدار دو چند کرلینی چاہیئے۔ جن کھشاروں کا گرہنی دوش کے بیان میں ذکر آیا ہے۔ وہ کف گُلم کے لئے بھی مفید ہیں۔ آخر کار کفج گُلم کو داغ دے دینا بھی اچھا ہوتا ہے۔

غذا وغیرہ۔ پُرانے دھان۔ جنگلی چرندوں اور پرندوں کے گوشت

کُلتھی کا یُوش۔ مُونگ کا یُوش۔ پیپل۔ سُونٹھ اور سُوکھی مُولی کا یُوش۔ بِل برنا۔ کنجا۔ اجوائن اور چیتا ڈال کر پکایا ہُوا یُوش۔ یا بجورا۔ ہینگ۔ اِل بیت۔ جوکھار۔ انار۔ مِٹھا۔ تیل اور گھی سے کئی قسم کے پکوان پکوا کر کھائیں۔

گُلم کے لئے دیگر تدابیر۔ بیخ مُول کا کاڑھا۔ پُرانا وارُنی مد[۵۱]۔ یا مادھویک[۵۲] مد گُلم میں پینے چاہئیں۔ اجوائن اور نمک کو پیس کر مٹھے میں ملا کر پینے سے حرارت ہاضمہ بڑھ جاتی ہے۔ اور وات کف و پیشاب کا اخراج ہوتا ہے۔

لاعلاج گُلم کی علامات۔ جو گُلم رفتہ رفتہ بڑھتا اور بہت گہرائی میں پھیل جاتا ہے۔ جو جڑھ پکڑ کر پٹھوں میں قیام کر کے کچھوے کی پُشت کی مانند اُونچا ہو جاتا ہے۔ اور جس میں دُبلاپن۔ کھانے سے بے رغبتی۔ رونگٹوں کا کھڑے ہو جانا۔ کھانسی۔ اُبکائی۔ کمزوری۔ بخار۔ پیاس اُونگھ اور زُکام کی شکایات نمودار ہوتی ہیں۔ وہ علاج سے اچھا نہیں ہو سکتا۔ جس گُلم روگ میں بخار۔ دمہ۔ قے اور اسہال کی وجہ سے ہردے۔ ناف۔ ہاتھ اور پاؤں میں سوج ہو جاتی ہے۔ وہ مر جاتا ہے۔

رکت گُلم کا علاج | رکت گُلم کو جب دسواں مہینہ ختم ہو جائے۔ تب اُس کا علاج سنیہن سویدن کرموں کے بعد سنیہن وریچن سے کرنا چاہیئے۔ دسواں مہینہ ختم ہو جانے کی شرط اس لئے لگائی گئی ہے کہ رکت گُلم صرف عورتوں ہی کو ہوتا ہے۔ اور حمل کی مانند علامات

---

[۵۱] قسم Sharab
[۵۲] قسم شراب

رکھتا ہے۔ اگر اسے دسواں مہینہ بھی گذر جائے۔ تو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ حمل نہیں۔ بلکہ رکتج گلم روگ ہے۔

ڈھاک کی کھار دو پاتر۔ گھی اور تیل ایک ایک پاتر ان سب کو ملا کر پکالیں۔ پھر مریض کو ایسی مقدار میں دیں۔ کہ جس سے گلم ڈھیلا ہو جائے۔ اگر ایسا کرنے سے بھی گلم نہ پھوٹے۔ تو فرج کے راستے یعنی وریچک[۱] ادویات داخل کریں۔ کھشار اور تلوں کا نگدا یا تھوہر کے دودھ کی بھاونا دیا ہوا تلوں کا نگدا فرج کے منہ میں رکھنا چاہیئے۔ یا کھشار اور تھوہر کے دودھ کی بھاونا دی ہوئی مچھلی چرپرے رس سمیت فرج میں رکھیں۔ یا سؤر اور مچھلی کے پتوں کی بھاونا نگر بالنس کو دے کر یا مسہل اور قے آور ادویات کی بھاونا دیا ہوا نگر بالنس شہد ملا کر یا کنٹو۔ گڑ اور کھشار ملا کر فرج میں رکھیں۔ ان کے رکھنے سے خون بہہ نکلتا ہے۔

دیگر تدابیر۔ رکت پت کے دور کرنے والے کھشار کو شہد اور گھی کے ساتھ چاٹنا چاہیئے۔ یا لہسن۔ تیز مدرا اور مچھلی کھانے کو دیں۔ اگر خون نہ نکلتا ہو۔ تو اس کے پھاڑنے کے لئے کھشار اور گوموتر کی۔ یا کھشار اور دش مول کے کاڑھے کی وستی دینی چاہیئے۔
اگر خون جاری ہو۔ تو مانس رس اور بھات کھانے کو دیں۔ گھی اور تیل کی مالش کرائیں۔ اور تازہ شراب پینے کو دیں۔
خون کے بکثرت جاری ہونے کی حالت میں رکت پت کو دور کرنے والا

---

[۱] فرج کی اندرونی صفائی کرنے والی دوائیں۔

علاج عمل میں لائیں۔ اگر وات کا درد پیدا ہو۔ تو وات کو رفع کرنے والی تدابیر عمل میں لائیں۔
اِن روگوں میں گھی تیل۔ رکت اوسیچن۔ تیتر اور مُرغ کا گوشت منڈ سمیت سُرا اور کھٹائی ملا ہوا گھی استعمال میں لانا اچھا ہوتا ہے نیز زندگی افزا ادویات سے پکائے ہوئے گھی کی اُتر وستی بھی دی جاتی ہے۔

ادھیائے کا خلاصہ اس گُلم چکِتسا نامی ادھیائے میں گُلم کو دُور کرنے والے گھی۔ کڑوی ادویات سے پکائے ہوئے دودھ مسہل نروہن۔ رکت اوسیچن۔ آشواسن۔ شانت کرنے والی ادویات پر گُلم کے باندھنے کی تدابیر۔ پکے ہوئے گُلم کا شستروں سے چیرنا۔ اناہن کے علاج۔ اندرونی صفائی اور دفعیہ۔ کفج گُلم کے سنیہن۔ سویدن۔ لنگھن دمن اور ودیچن تدابیر گھی۔ حقنہ۔ گولی۔ چُورن۔ اشٹ کشار اور خون نکال کر جلانا یہ باتیں بیان کی گئی ہیں۔
اِن کے بعد عور توں کے رکت گُلم کا طریق علاج۔ خوراک مرض کے بواعث سے احتراز کرنا۔ قوت ہاضمہ کی حفاظت۔ سنیہن کی ترکیب۔ ہر طرح کا علاج۔ بواعث۔ علامات کا میابی۔ علاج کی ترتیب۔ قابلیت علاج اور انو یوگوں کا ذکر لکھا گیا ہے ❀

چھٹا ادھیائے

پرمیہہ روگ کا علاج

اس کے بعد مہرشی پنرو سُو نے اگنی ویش سے پرمیہہ کا ندان - علامات اور دفعیے کی تدابیر بیان کیں۔

ندان | بہت بیٹھا رہنے والا - بہت سونے والا - دہی نیز دیہاتی - رطوبت پسند اور آبی جانوروں کا گوشت بکثرت کھانے والا - دودھ کثرت سے پینے والا - نئے اناج اور نئے اشربات کا استعمال کرنے والا - گڑ والے پکوان کو کثرت سے کھانے والا اور ہر طرح کی کف پیدا کرنے والی چیزوں کا استعمال کرنے والا شخص پرمیہہ روگ کے پنجے میں پھنس جاتا ہے۔ مثانے میں پہنچے ہوئے گوشت - چربی اور جسم کی رطوبت کو کف بگاڑ کر مختلف قسم کے پرمیہہ روگوں کو پیدا کر دیتا ہے - یعنی جب کف - گوشت چربی اور جسم کی رطوبت کو بگاڑ کر مثانے میں پہنچا دیتا ہے۔ تو کفج پرمیہہ ظہور میں آتا ہے۔

اسی طرح گرم اشیا کے استعمال سے بگڑا ہوا پت جب گوشت - چربی اور جسم کی رطوبت کو بگاڑ کر مثانے میں لے آتا ہے۔ تو پتج پرمیہہ نمایاں ہو جاتا ہے۔

علاوہ ازیں اس زائد شے وغیرہ سے جب کف - پت - پاخانہ اور پیشاب [illegible] [illegible] ہو جاتے ہیں [illegible] کو مثانے میں کھینچ [illegible]

واتج پرمیہہ پیدا ہوجاتا ہے۔
خلاصہ یہ کہ دوش ہی مثانے میں پہنچ کر پیشاب کو بگاڑ کر پرمیہہ روگ کو پیدا کر دیتے ہیں۔
شمار۔ سَم کِرِیّی[1] یتو ہونے کے سبب دس قسم کے کپھ پرمیہہ قابل علاج ہوتے ہیں۔ وِشَم کِرِیّی[2] یتو ہونے کے باعث چھ قسم کے پت پرمیہہ یا پیہ (مُشکل العلاج) ہوتے ہیں۔ اسی طرح سہاپیۃ[3] یتو ہونے کی وجہ سے چار قسم کے واتج پرمیہہ لاعلاج ہوتے ہیں۔
دوش اور دوشیہ۔ کف پت اور وات یہ تینوں دوش کہلاتے ہیں۔ میدا (چربی)۔ خون۔ ویرج (منی)۔ پانی۔ چربی۔ لسیکا[4]۔ مغز۔ رس۔ اوج۔ اور گوشت کو دُوشیہ کہتے ہیں۔ ان سب کے ملاپ سے بیس قسم کے پرمیہہ روگ پیدا ہوتے ہیں۔
بیسوں پرمیہوں کی پہچان۔ کپھ پرمیہہ دس قسم کا ہوتا ہے۔ جب پیشاب کا رنگ پانی کا سا ہو۔ تو اُسے اُدک میہہ کہتے ہیں۔ جب پیشاب گنّے کے رس کا سا ہو۔ تو اِکھشو پرمیہہ کہلاتا ہے۔ جب پیشاب گاڑھا آئے۔ تو ساندر[5] میہہ کہا جاتا ہے۔ جب پیشاب نیچے سے گاڑھا اور اُوپر سے مدیہ (شراب) کا سا ہو۔ تو اُسے سُرا[6] میہہ کہتے ہیں۔ جب پیشاب ویرج ملا ہُوا ہو۔ تو شُکر میہہ کہلاتا ہے۔ جب پیشاب کی بُوندیں آہستہ آہستہ ٹپکتی ہیں۔ تو اُسے شَنیئی میہہ[7] کہا جاتا ہے۔

---

[1] ایک ہی قسم کا علاج [2] مختلف قسم کا علاج
[3] مرض کی بہت سختی [4] سیرم

جب پیشاب میں شہد کی رالوں کا سا تار نکلتا ہے۔ تو اُسے لالا میہہ کہتے ہیں۔ جب پیشاب میں ریت کے ذرّے سے پائے جاتے ہیں۔ تو اسے سکتا میہہ کہا جاتا ہے۔ جب پیشاب کا رنگ سفید ہوتا ہے۔ تو اُسے شُکلا میہہ کہتے ہیں۔ جب پیشاب ٹھنڈا اور کثرت سے خارج ہوتا ہے۔ تو وہ شیت میہہ کہلاتا ہے۔

پتج پرمیہہ کی چھ قسمیں ہیں۔ (۱) کھشار میہہ۔ جب پیشاب کھشار کا سا ہو (۲) کال میہہ۔ جب پیشاب سیاہ رنگ کا نکلے (۳) نیل میہہ۔ جب پیشاب نیلے رنگ کا آئے۔ (۴) ہردر میہہ۔ جب پیشاب ہلدی کے رنگ کا خارج ہو (۵) مانجشٹھ میہہ۔ جب پیشاب مجیٹھ کے رنگ کا اور بدبودار نکلے (۶) رکت میہہ۔ جب پیشاب خون کے رنگ کا سا سُرخ آئے۔

واتج پرمیہہ کی چار قسمیں ہیں (۱) مجّا میہہ۔ جب مغز کی رنگت والا پیشاب آئے (۲) وسا میہہ۔ جب پیشاب چربی کے رنگ کا سا خارج ہو (۳) اوجا پرمیہہ۔ جب پیشاب میں اوج ملا ہوا نکلے (۴) لسیکا پرمیہہ جب پیشاب میں لسیکا ملی ہوئی نکلے۔ یہ رُکا بھی رہتا ہے۔ جب دیگر تمام دھاتوئیں (رزائل) ہو جاتی ہیں۔ تو وات کے بگڑ جانے کی وجہ سے مندرجہ بالا چار قسم کا پیشاب خارج ہوتا ہے۔

پرمیہہ کا لنگ۔ رس، لمس اور بُو اُسی دوش کی سی ہو جاتی ہے۔ جس سے وہ پیدا ہوتا ہے۔

واتج لاعلاج پرمیہہ کا رنگ کچھ کالا اور لال ہوتا ہے۔ اِس میں درد

بھی ہوتا ہے۔ نیز اُس میں چھتوں وھاتوؤں کے خواص آجاتے ہیں۔

پُورب رُوپ (علاماتِ ماقبل)۔ باربار پسینوں کا آنا۔ بدن میں سے بدبو کا نکلنا۔ جسم کا ڈھیلا پڑجانا۔ چارپائی پر پڑے رہنا۔ آسن[1] پر بیٹھے رہنا۔ ہمیشہ سوئے رہنے کی خواہش رہنا۔ دِل۔ آنکھوں۔ زبان اور کانوں میں مَیل جمپٹ جانا۔ بدن کا سخت معلوم ہونا۔ بالوں اور ناخنوں کا بکثرت بڑھ جانا۔ ٹھنڈی چیزوں کا پسند آنا۔ گلے اور تالو میں خشکی معلوم ہونا۔ مُنہہ کا ذائقہ میٹھا ہونا۔ ہاتھوں اور پاؤں کا جلنا اور پیشاب پر چیونٹیوں کا آ جمع ہونا پرمیہہ روگ کی علاماتِ ماقبل ہوتی ہیں۔

علاج بعض پرمیہہ روگی موٹے اور طاقتور ہوتے ہیں۔ اور بعض لاغر اور کمزور ہوتے ہیں۔ ان میں سے لاغر شخص کو موٹا کرنے والی تدابیر عمل میں لانی چاہئیں۔ اور طاقتور مریض کی اندرونی صفائی کر کے دوشوں کو نکال دینا چاہیئے۔

مریض کو سنیہن دیکر کلپ ستھان میں بیان کئے ہوئے مرکّبات کو دوشوں کی صفائی کی غرض سے کام میں لانا چاہیئے۔ جب اسہال اور قے سے دوش خارج ہو جائیں۔ تو سنترپن ودھی پر عمل کرنا چاہیئے۔

پرمیہہ کا جو مریض سنشودھن (قے یا اسہال) کے لائق نہ ہو۔ اُسکا علاج سنشمن ودھی سے کرنا چاہیئے۔

غذا۔ پرمیہہ کے دفعیے کے لئے منتھ کشائے۔ جَو کے آٹے کا لیہہ۔ اور دیگر ہلکی اغذیات کھانے کو دینی چاہئیں۔ جنگل کے رہنے والے

---

[1] نشستگاہ

وشکر اور پرتُد پرندوں کے مانس رس کے ساتھ رُوکھا یووون[1] یا جو کے
ستو کے ساتھ شراب یا اَپُوپ[2] بھی مفید غذائیں ہیں۔ پُرانے شالی
چاولوں کا بھات مُونگ وغیرہ کے یُوشوں یا چرپرے ساگوں کے
ساتھ کھانے کو دیں۔

دنتی اور کوندی کا تیل ملا کر یا السی اور سرسوں کا تیل ملا کر ساٹھی چاول
ترِن دھانیہ[3] کا اناج کھلائیں۔

پرمیہہ روگی کو خصوصیت کے ساتھ جو کے بنے پکوان کھانے چاہئیں۔

کفج پرمیہہ کا علاج۔ کفج پرمیہہ کے مریض کو چاہیئے۔ کہ جو کے بنے
ہوئے مختلف پکوان شہد کے ساتھ کھاتا رہے۔ رات کے وقت جو کو
ترپھلے کے کاڑھے میں بھگو دیں۔ دُوسرے دن شہد کے ساتھ انکا استعمال
کریں۔ تو ترپن کا عمل بخوش اسلوبی عمل میں آسکتا ہے۔ یہی جو اگر سیدھو
کے ساتھ کھائے جائیں۔ تو پرمیہہ روگ دُور ہو جاتا ہے۔

کفج پرمیہہ کے بیان میں جن کاڑھوں کا بیان کیا جائیگا۔ جو کو اُن کی
الگ الگ بھاونا دیکر اُن کے ستو۔ اَپُوپ۔ گڑ ملی دھانی[4] اور اور کئی
قسم کے پکوان تیار کرا کے کھاتے رہنا چاہیئے۔

گدھے۔ گھوڑے۔ بیل یا گائے کے گوبروں میں سے ثابت جو نکال کر
اُنکے نیز وینو جو[5] اور گیہوں کے مختلف پکوان بنا کر کھانا بھی بہت
فائدہ مند ہوتا ہے۔

---

[1] جو کا بھات [2] جو کے آٹے کے پھلکے [3] ایک قسم کے چاول
[4] چاول وغیرہ اناج [5] بانس کے جو

اسی طرح ٹھیک وقت پر استعمال کرایا ہوا سنشودھن اور فاقہ بھی کفج پرمیہوں کو دُور کر دیتا ہے۔ نیز ٹھیک وقت پر قے کرانے۔ جلاب دینے۔ فاقہ کرانے۔ سنترپن اور سنشمن دینے سے پتج پرمیہہ بھی دُور ہو جاتے ہیں۔

پرمیہہ کا عام علاج۔ دار ہلدی۔ دیودارو۔ ترپھلا اور موتھا کے کاڑھے میں شہد ملا کر پینا یا آملے کے رس کے ساتھ ہلدی کا کھانا عام طور پر سب قسم کے پرمیہوں کے لئے فائدہ مند دوائی ہے۔

کفج پرمیہوں کے لئے کاڑھے (۱) ہرڑ۔ کائپھل۔ موتھا اور لودھ

(۲) پاٹھا۔ واوڑنگ۔ ارجن اور دھن دن

(۳) ہر دو ہلدی۔ تگر اور واوڑنگ

(۴) کدمب۔ شال۔ ارجن اور اجوائن

(۵) دار ہلدی۔ واوڑنگ۔ خیر اور دھو

(۶) دیودارو۔ کُٹھ۔ اگر اور چندن

(۷) چب۔ ارنی۔ ترپھلا اور پاٹھا

(۸) پاٹھا۔ گوکھرو اور مُوروا

(۹) اجوائن۔ اُسیر (خس)۔ ہرڑ اور گلو

(۱۰) کاک جنگھا۔ ہرتیکی (ہرڑ)۔ چیتا اور ساتلا

اِن دسوں نسخوں کے الگ الگ کاڑھے بنا کر شہد ملا کے پینے سے کفج پرمیہہ دُور ہو جاتے ہیں۔

پتج پرمیہوں کے لئے کاڑھے۔ (۱) خس۔ لودھ۔ رسونت اور چندن

(۲) خس - آملہ - موتھا اور ہرڑ
(۳) پٹول - نیم - آملہ اور گلوسنئے
(۴) موتھا - ہرڑ - پدماکھ اور اندرجو
(۵) لودھر - نیتربالا - زرد چندن اور دھاوے کے پھول
(۶) نیم کی چھال - ارجن - تنش اور اُتپل
(۷) سرس - رال - ارجن اور ناگ کیسر
(۸) پرنیگو - سُرخ کنول - نیل کنول اور ڈھاک کے پھول
(۹) پیپل - پاٹھا - اسن اور بیت
(۱۰) دارہلدی - اُتپل اور موتھا

ان دسوں نسخوں کے الگ الگ کاڑھے بناکر شہد ملا کے پینے سے پتّ پرمیہہ دُور ہو جاتے ہیں۔

سب سے پہلے نمبروں کے دو کاڑھے ہر قسم کے پرمیہوں کیلئے مفید ہیں۔ ان کاڑھوں کا استعمال منتھ پان[1] - جوؤں کو بھادنا دینے اور دیگر اغذیات و اشربات کے ذریعے سے کرانا چاہیئے۔

واتج پرمیہوں میں ادویات سے پکایا ہُوا گھی اور تیل استعمال کرانا چاہیئے۔ کاڑھوں سے چربی وکف اور سنیہن مرکّبات سے وایو شانت ہو جاتی ہے۔

کف پت پرمیہہ کے لئے ادویات - کنبیلہ - ساتلا - سرج رس بہیڑا - روہتیک - اندرجو اور کیتھ کے پھُولوں کا چُورن بنا کر شہد میں ملا کر چاٹنے سے کف پت پرمیہہ دُور ہو جاتا ہے۔ یا انہی ادویات کا دو تولہ

---

[1] مذکورہ بالا کاڑھوں کی ادویات کو بھگو کر اور متھ کر پانی نکالا ہوا۔

بھرنگدا آملے کے رس کے ساتھ نوش کریں۔ اور دوائی کے ہضم ہو جانے کے بعد پرانے چاولوں کا بھات جنگلی جانوروں کے مانس رس کے ساتھ استعمال میں لائیں۔

اس بیماری میں وایو کے کف سے علاقہ رکھنے والی یا پت سے علاقہ رکھنے والی ہونے کی وجہ سے سنیہہ ودھی پر عمل کرنا چاہیئے۔ اگر کف کا علاقہ پایا جائے۔ تو کف کو دُور کرنے والی ادویات کے کاڑھے سے پکایا ہُوا تیل استعمال میں لانا چاہیئے۔ اگر پت کا تعلق ہو۔ تو پت کو دُور کرنے والے کاڑھوں سے پکایا ہُوا گھی کام میں لائیں۔

دیگر۔ گوکھرو۔ کچنار۔ خیر۔ بھلاوہ۔ اتیس۔ لودھ۔ بچ۔ پٹول۔ ارجن نیم کی چھال۔ موتھا۔ ہلدی۔ پدماکھ۔ اجوائن۔ مجیٹھ۔ اگر اور چندن کے کاڑھے سے پکایا ہُوا تیل کام میں لانے سے کف وات سے پیدا ہونے والا پرمیہہ دُور ہو جاتا ہے۔

انہی ادویات سے اگر گھی کو پکایا جائے۔ تو وُہ وات پت سے پیدا ہونے والے پرمیہہ کو دُور کر دیتا ہے۔ ایسے گھی اور تیل دونو تردوشج پرمیہہ کو دُور کر دیتے ہیں۔

سب قسم کے پرمیہوں کو دُور کرنے والا کاڑھا۔ ترپھلا۔ دیودارو ہلدی۔ اندرائن (حنظل) اور موتھا کا کاڑھا بنالیں۔ پھر اُس میں ہلدی پیس کر ڈالدیں۔ اور شہد ملا کر پی لیں۔ تو سب قسم کے پرمیہہ روگ دُور ہو جاتے ہیں۔

مدھو آسو۔ لودھر۔ شٹھی۔ پوہکر مُول۔ الائچی۔ مُوروا۔ واوڑنگ۔ ترپھلا

اجوائن۔ جیب مہرنیگو۔ سپاری۔ خنظل کی جڑھ۔ چرائتہ۔ کٹکی۔ بھارنگی۔
تگر۔ چیتیا۔ پپلا مُول۔ گٹھ۔ اتیس۔ پاٹھا۔ اندر جَو۔ ناگ کیسر۔ خنظل کی
جڑھ۔ نکھی۔ سنج پات۔ کالی مرچ۔ کیوٹی موتھا سب ایک ایک کرش
لے کر ایک درون پانی ڈالکر آگ پر رکھ دیں۔ جب پانی ایک چوتھائی
رہ جائے۔ تو اُتار کر چھان لیں۔ اور اُس رس میں اس کا نصف شہد
ملا کر گھی کے چکنے برتن میں ڈال کے پندرہ روز تک پڑا رہنے دیں۔
اسے مدھو آسو کہتے ہیں۔ اس میں سے ہر روز دو پل بھر پینے سے کف
پت سے پیدا ہونے والا پرمیہہ روگ۔ یرقان۔ بواسیر۔ کھانے سے بے
رغبتی۔ گرہنی۔ ودش۔ کلاس روگ اور سب قسم کے کوڑھ دُور ہو جاتے ہیں۔
دیگر آسَو مندرجہ بالا ادویات سے ہی دو قسم کے آسَو اور تیار کئے جاتے
ہیں۔ یعنی (۱) مندرجہ بالا ادویات کے کاڑھے میں دنتی آٹھ پل اور
آٹھ آٹھ ہی پل مصری و شہد ملا کر مندرجہ صدر ترکیب سے آسَو بنا
لیں۔ اسی طرح سے (۲) مندرجہ بالا ادویات کے کاڑھے میں بھلاوے
چار پل مصری آٹھ پل اور شہد آٹھ پل ملا کر بھی آسَو تیار کیا جا سکتا ہے
اِن دونوں آسووں کے فوائد بھی مدھو آسَو جیسے ہی ہوتے ہیں۔
اور علاج سار اُدک یا کُش اُدک یا مدھو اُدک یا ترپھلے کا گواتھ یا
سیدھو یا پُرانا مادھوِیک استعمال کرنے سے بھی پرمیہہ روگ دُور ہو جاتا ہے
چرندوں اور پرندوں کے ماس کے کباب نیز جَووں کے پکوان کھائیں
سنشودھن۔ ارشٹ۔ کشائے۔ لیپ اور سنترپن کے ذریعے سے
بھی پرمیہہ کو دُور کرنا چاہیئے۔

بھُنے ہوئے جَو۔ ان کے سَتّو اور مُونگ اور آملوں کے استعمال سے بڑھی کف اور مُوتر کرچھر روگ (دُکھ مُوترا) بھی دُور ہو جاتے ہیں۔
اِن امراض میں جو سنترپن سے پیدا ہوتے ہیں۔ نیز جن میں چربی بڑھ گئی ہے۔ جو روکھش کرتا ادویات بیان کی گئی ہیں۔ کف پت سے پیدا ہونے والے پرمیہہ میں اُنکا استعمال کرنا بھی نہایت مفید ہوتا ہے۔
بکثرت ورزش کرنے۔ کئی قسم کے اُبٹنے ملنے۔ نہانے۔ پانی میں رہنے خس۔ دارچینی۔ اگر اور چندن کے لیپ کرنے سے بھی پرمیہہ روگ جلدی دُور ہو جاتا ہے۔
فاقہ کشی سے رطوبت۔ چربی اور کف زائل ہو جاتے ہیں۔ اِسلئے کف پت پرمیہوں میں پہلے فاقہ ہی کرانا چاہیئے۔
جہاں تینوں دوشوں میں سے وات کی کثرت ہو۔ وہاں پہلے واتج پرمیہہ کے مطابق علاج کرنا چاہیئے۔ کیونکہ وات پرمیہہ منش کو بہت جلد لاغر کر کے مریض کو لاعلاج بنا دیتا ہے۔ اور پھر کوئی تدبیر بھی کارگر نہیں ہو سکتی۔
جن بواعث سے جو پرمیہہ پیدا ہوتے ہیں۔ اُن پرمیہوں میں اُن اسباب سے ہمیشہ پرہیز رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ بواعث سے پرہیز رکھنا بھی ایک قسم کا علاج ہے۔ اگر پیشاب کا رنگ ہلدی کا سا سُرخ ہو اور اُس میں پرمیہہ روگ کا پُورب روپ کوئی نہ ظاہر ہُوا ہو۔ تو اُس مریض کو پرمیہہ نہیں ہے۔ وُہ شکایت اُس کے رکت پت کی خرابی کی وجہ سے ہوگی۔

مدہوپرمیہہ کی علامات جس پرمیہہ میں پیشاب میٹھا اور شہد کی مانند چپ چپا ہو۔ اُس میں کئی قسم کا علاج کرنا چاہیئے۔

پرمیہہ روگ کی قابلیت اور ناقابلیت علاج۔ دوشوں کے کم ہو جانے پر ...نچ پرمیہہ پیدا ہوتا ہے۔ اور سنترپن سے کپھج پرمیہہ پیدا ہوتا ہے۔ وُہ کپھج اور پتج پرمیہہ جو پُورب رُوپ والے ہوتے ہیں۔ یا جو وات کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ وُہ لاعلاج ہوتے ہیں۔

پتج پرمیہہ یا پیہ (مشکل العلاج) ہوتے ہیں۔ اور کپھج پرمیہہ جن میں بگاڑ چربی تک نہیں پہنچا۔ وُہ قابلِ علاج ہوتے ہیں۔

مدہومیہہ کے مریض کی اولاد ویرج کے خراب ہو جانے کی وجہ سے لاعلاج ہوتی ہے۔ نیز جو امراض پُشتہا پُشت سے چلے آتے ہیں وُہ بھی لاعلاج ہوتے ہیں۔

پڑکاؤں کا علاج۔ پرمیہہ روگ کی جو سات قسم کی پڑکائیں پہلے بیان کی جا چکی ہیں۔ اُن کا علاج شلیہ شاستر (جرّاحی) کے ماہر وَید سے سنشودھن اور روپن کے ذریعے کرانا چاہیئے۔

ادھیائے کا خلاصہ اِس ادھیائے میں پرمیہوں کے بَواعث۔ دوش۔ دُوشیہ۔ قابلِ علاج ہونا۔ اَوُرُوپ[1]۔ تین طرح کے روگ۔ اُن کا تین طرح کا علاج۔ علامات۔ کھانے کے قابل جوؤں کے پکوان۔ منتھ۔ پرمیہہ کو دُور کرنے والے کاڑھے۔ تیل۔ گھی۔ پرمیہہ کھانیکے قابل مرکبّات۔ آسَو۔ ورزش۔ کئی قسم کے غسل۔ اُدورتن[2]۔ خوشبو دار اشیا وغیرہ جو پرمیہہ روگ کے دُور کرنے میں کار آمد ہو سکتی ہیں۔ بیان کی گئی ہیں ❊

---

[1] موافقت [2] اُبٹنا

ساتواں ادھیائے

کوڑھ کا علاج

پیدائش کے بواعث مہرشی ٹنیر وسو بولے۔ اب میں تمہیں کوڑھ کے مختلف بواعث۔ علامات۔ مقامات اور معالجات بتاتا ہوں۔ غور سے سنو۔

متضاد اغذیات واشربات کا کام میں لانا۔ رقیق۔ مرغن اور ثقیل چیزوں کا بکثرت استعمال کرنا۔ حوائج ضروریہ کا روکنا۔ زیادہ کھانا کھا کر بہت محنت کرنا اور تپش برداشت کرنا۔ سردی۔ گرمی۔ فاقہ کشی اور کھانا کھانے میں بے ترتیبی اختیار کرنا۔ پسینے کی حالت میں۔ ورزش کے بعد اور ہیبت انگیز کاموں کے بیچ میں ٹھنڈے پانی کا کام میں لانا۔ بے ہضمی کی صورت میں پہلا کھانا ہضم نہ ہونے پر اور کھانا کھالینا۔ قئے اور اسہال وغیرہ پانچوں کرموں کا کام میں لانا۔ نئے اناج۔ دہی۔ مچھلی۔ نمک اور کھٹائی کا بکثرت استعمال کرنا۔ اُرد۔ مولی۔ پیٹھی۔ گڑ۔ دودھ اور تلوں کا بکثرت استعمال میں لانا۔ غذا کے ہضم ہوئے بغیر جماع کرنا۔ دن کے وقت نیند بھر سونا۔ برہمنوں اور بزرگوں کی تحقیر کرنا اور پاپ کرنا یہ ایسی باتیں ہیں جن سے وات۔ پت اور کف تینوں دوش کوپت ہوکر چمڑے خون۔ گوشت۔ لسیکا (سیرم) کو لگاڑ دیتے اور ساتوں ہر قسم کے کوڑھ کا باعث بن جاتے ہیں۔

پُوربِ رُوپ۔ چمڑے کا بگڑ جانا پسینوں کا بکثرت آنا یا بالکل نہ آنا

رنگ کا بگڑ جانا۔ پتّی (چھوٹی چھوٹی پھنسیاں) نکل آنا۔ رونگٹوں کا کھڑے ہونا۔ کھجلی۔ تودؔ۔ تکان۔ کلانتی۔ جسم میں زخم نمایاں ہوکر اُنکا بہت درد کرنا۔ زخموں کا جلدی پیدا ہوکر بہت دیر تک قائم رہنا۔ جلن اور اعضا میں سنسناہٹ ہونا یہ سب کوڑھ کی علامات ما قبل ہوتی ہیں۔

کوڑھوں کے نام۔ (۱) کپال (۲) اُدمبر (۳) منڈل (۴) رِشیہ جیہو (۵) پُنڈریک (۶) سدھم (۷) کاکنک (۸) ایک کشٹھ (۹) چرم کشٹھ (۱۰) کِٹم (۱۱) وپادِکا (۱۲) السک (۱۳) ددرو (۱۴) چرم دل (۱۵) پاما (۱۶) وِسپھوٹک (۱۷) شتارو اور (۱۸) وِچرچکا

اِن میں سے اوّل الذکر سات اقسام مہا کشٹھ اور موخر الذکر گیارہ اقسام کھُدر کشٹھ کہلاتی ہیں۔

کپال کی علامات۔ جو کوڑھ سیاہی لئے ہوئے قدرے سُرخ ہوتا ہے اور جو کھپڑے کی مانند رُوکھا۔ کھردرا اور پتلا ہوتا ہے۔ نیز جس میں سُوئی کے چبھنے کا سا درد بہت کثرت سے ہوتا ہے۔ اُسے کپال کشٹھ کہتے ہیں۔ یہ مشکل العلاج بیماری ہے۔

اُدمبر کی علامات۔ جس کوڑھ میں کھجلی۔ جلن۔ درد اور سُرخی ہوتی ہے۔ جس سے رونگٹے زردی مائل ہوتے ہیں۔ اور جس کی وضع گولر کی سی ہوتی ہے۔ اُسے اُدمبر کشٹھ بولتے ہیں۔

منڈل کی علامات۔ جس کوڑھ کا رنگ سفید اور سُرخ ہو۔ جو سخت گیلا۔ چکنا اور اُونچا اُٹھا ہُوا منڈل کی وضع کا ہو۔ اور جس میں ایک

---

(۱) سُوئی چبھنے کا سا درد (۲) جسم کا ڈھیلا پڑ جانا (۳) ... (۴) ...

دُوسرے سے ملے ہوئے چمکتے پائے جائیں۔ اُسے منڈل کُشٹھ کہتے ہیں۔
رِشیہ جیبھ کی علامات - جو کوڑھ چھونے میں کھُردرا ہو۔ جسکے کنارے سُرخی مائل ہوں۔ اور بیچ میں سے کالا ہو۔ جس میں درد ہوتا ہو۔ اور جسکی وضع ریچھ کی زبان کی سی ہو۔ وُہ رِشیہ جیبھ کُشٹھ کہلاتا ہے۔
پُنڈریک کی علامات - جس کوڑھ کا رنگ سفید اور کنارے سُرخ ہوں۔ جو کنول کے پتّوں کی وضع کا ہو جو اُونچا ہو۔ اور جس میں جلن ہوتی ہو۔ اُسے پُنڈریک کُشٹھ کہتے ہیں۔
سِدھم کی علامات - جس کوڑھ کا رنگ سفید اور تانبے کا سا ہو جو پتلا ہو۔ جسے کھُجانے سے بھُوسی سی اُڑے۔ اور جس کی وضع گھیا (کدّو) کے پھُول کی سی ہو۔ اُسے سِدھم کُشٹھ بولتے ہیں۔
کاکنک کی علامات - جس کوڑھ کی وضع چرمٹھی کی مانند ہوتی ہے۔ یعنی جو درمیان میں سیاہ اور کناروں سے سُرخ یا درمیان میں سُرخ اور کناروں سے سیاہ ہو۔ جو کسی قدر پکا ہوا اور تیز درد والا ہو۔ اُسے کاکنک کُشٹھ کہتے ہیں۔ یہ کوڑھ تردوشج ہونے کی وجہ سے لاعلاج ہوتا ہے۔

مندرجہ بالا ساتوں اقسام کے کوڑھ مہا کُشٹھ کہلاتے ہیں۔ اب آگے گیارہ قسم کے کھُشدر کُشٹھوں کا بیان کیا جاتا ہے۔
ایک کُشٹھ اور چرم کی علامات - جس کوڑھ میں پسینہ نہ آئے۔ جو بہت جگہ پر پھیلا ہوا ہو۔ اور جو مچھلی کے ٹکڑوں کا سا ہو۔ اُسے ایک کُشٹھ کہتے ہیں۔ [illegible] جسم کا چمڑہ ہاتھی کی جلد کا سا موٹا [illegible] جاتا ہے۔

اُسے چرم کُشٹھ کہتے ہیں۔

کِٹم کی علامات ۔ جو کوڑھ کالا۔ کِن کی مانند۔ چھونے میں سخت اور کھُردرا ہوتا ہے۔ اُسے کِٹم کُشٹھ کہتے ہیں۔

وِپادکا یا وِیپادک کی علامات ۔ ہاتھ پاؤں کے پھٹنے سے جو تیز درد ہوتا ہے۔ اُسے وِپادکا کہتے ہیں۔

السک کی علامات ۔ جس کوڑھ میں کھُجلی ہوتی ہے۔ جو سُرخ رنگ کا ہو۔ اور جس میں بڑے بڑے پھوڑے ہو گئے ہوں۔ اُسے السک کہتے ہیں

ددّرو منڈل کی علامات ۔ جس میں کھُجلی اور سُرخ رنگ کی سی پھُنسیاں ہوں۔ اور اُونچے اُونچے چکتّے پڑ جائیں۔ اُسے ددّرو منڈل بولتے ہیں۔

چرم دل کی علامات ۔ جس کا رنگ سُرخ ہو۔ جس میں کھُجلی۔ درد اور پھوڑے بھی ہوں۔ جو پھٹ گیا ہو۔ اور ہاتھ کے چھونے کو بھی نہ سہار سکے۔ اُسے چرم دل کہتے ہیں۔

پاما کی علامات ۔ سفید۔ سُرخ۔ سیاہ اور بہت کھُجلی والی پھنسیوں کو پاما کہتے ہیں۔

وِسپھوٹک کی علامات ۔ وُہ پھوڑے جن میں سفید۔ سیاہ اور سُرخ رنگ جھلکتے ہوں۔ اور جنکا چمڑہ پتلا ہو۔ وِسپھوٹک کہلاتے ہیں۔

شتارُو کی علامات ۔ جب سُرخ اور سیاہ جلن والے بہت سے برن پیدا ہو جائیں۔ تو اُنہیں شتارُو کہتے ہیں۔

---

[1] بوائی [2] داد

وچرچکا کی علامات - کھجلی والی سیاہ رنگ کی ایسی پھنسیاں جن میں سے بکثرت مواد نکلتا رہتا ہو۔ وچرچکا کہلاتی ہیں۔

کس کس کشٹھ میں کون کون دوش زیادہ ہوتا ہے؟ کپال میں وات زیادہ ہوتی ہے۔ منڈل میں کف زیادہ ہوتا ہے۔ اُدُمبر میں پت زیادہ ہوتا ہے۔ کاکنک میں تینوں دوش بڑھے ہوئے ہوتے ہیں اسی طرح رِشیہ جہہ میں وات پت۔ پُنڈریک میں کف پت۔ سِدھم میں وات کف۔ چرم۔ ایک کشٹھ۔ کِٹم۔ وِپادکا۔ درالسک میں عموماً وات کف۔ دڈرو۔ چرم دل۔ پاما۔ وِسپھوٹک اور شتارو میں عموماً کف پت۔ علیٰ ہٰذا القیاس وچرچکا میں کف زیادہ ہوتے ہیں

علاج سب کوڑھ تینوں دوشوں[1] سے پیدا ہوتے ہیں۔ اس لئے علامات سے دوشوں کی کمی بیشی کا ملاحظہ کرکے حسب مناسب علاج کرنا چاہیئے۔ جس کوڑھ میں جس دوش کی بڑھی ہوئی علامات دکھائی دیں۔ پہلے اُسی کا علاج کرنا چاہیئے۔ پھر اُس سے علاقہ رکھنے والے دوشوں کا علاج کریں۔

شناخت - کوڑھ کی الگ الگ اقسام سے دوش اور الگ الگ دوشوں کی علامات سے کوڑھ پہچانا جاتا ہے۔ ایسے ہی کوڑھ سے بواعث اور بواعث سے کوڑھ جاننے میں آتا ہے۔

واتج وغیرہ کوڑھوں کی علامات - جس کوڑھ میں خشکی سُوکھا تود[2]۔ درد۔ سکڑاہٹ۔ آیاس[3]۔ کرختی۔ کھردراہٹ۔ روموڈگم[4]

---

[1] وات پت اور کف [2] سُوئی چبھنے کا سا درد [3] محنت [4] بالوں کا نکلنا

پیاسی اور سُرخی پائی جائے - اُسے وات سمجھنا چاہیئے
داد - خون کی رنگت - پانی کا رسنا - پکنا - وِسٹر[۵۱] گندھ - رطوبت
اور کسی ایک عضو کا گر جانا پت کوڑھ کی علامات ہیں
سفیدی - ٹھنڈک - کھجلی - سُتھرتا[۵۲] - اُونچائی - بھاری پن اور چکنا
کف کوڑھ کی نشانیاں ہیں -
جس کوڑھ میں کیڑے پڑ گئے ہوں - جو مرطوب ہو - اور جس میں مندرجہ
بالا تینوں قسم کی علامات پائی جائیں - نیز مریض کمزور ہو - تو
اُسے مشکل العلاج سمجھنا چاہیئے -
لاعلاج کوڑھ کی علامات - جس کوڑھ میں پیاس - جلن اور
ضعفِ ہضم کی شکایات ہوں - نیز کیڑے پڑ گئے ہوں - اُسے
لاعلاج سمجھنا چاہیئے -
وات پت کے غلبے والے یا ایک دوش کے غلبے والے کوڑھ کا علاج
مشکل نہیں ہوتا - جن کوڑھوں میں کف پت یا وات پت غالب ہوتے
ہیں - وہ نہائت ہی مشکل العلاج ہوتے ہیں -
دوشوں کے مطابق علاج - وات کے غلبے والے کوڑھ میں پہلے
گھی پلانا چاہیئے - کف کے غلبے والے میں پہلے قے کرانی چاہیئے -
اور پت کے غلبے والے میں فصد کھلوانی اور مسہل دینا چاہیئے -
کوڑھیوں کے لیئے مقئی اور مسہل نسخے کلپ ستھان میں لکھے گئے ہیں -
آغاز مرض میں پچھنے لگانا اور مہا کشٹھ میں سِرا ویدھن (فصد کھلوانا)

---

[۵۱] سڑاندسی بُو
[۵۲] پھڑکنا

مفید ہوتا ہے۔ بہت دوشوں والے کوڑھ میں بہت دفعہ اندرونی صفائی کرنی چاہیئے لیکن جان کی حفاظت رکھ کر۔ ایسا نہ ہو کہ اندرونی صفائی کرتے کرتے مریض ہی کی صفائی ہو جائے۔ کیونکہ دوشوں کے زیادہ مقدار میں خارج ہو جانے سے دبلے ہوئے ہوئے مریض کو وایو جلدی ہی ختم کر دیتی ہے۔
جب کوشٹھ (شکم) سنشودھن (اندرونی صفائی) سے صاف ہو جائے یا فصد کے بعد مریض کو گھی پلانا فائدہ مند تدبیر ہے۔ کیونکہ کوشٹھ کی صفائی کے بعد جب مریض دبلا ہو جاتا ہے۔ تو وایو اس میں بہت جلد داخل ہو جاتی ہے۔

کوڑھ کو دُور کرنے والی تدبیر۔ جب ہر دا دوشوں سے گھر جائے یا کوڑھ جسم کے اُوپر کے حصے میں واقع ہو۔ تو اندرجو۔ راڑا۔ ملٹھی۔ پٹول اور نیم کا رس پلا کر قے کرائیں۔

کوڑھ میں قے کرانے کے لئے راڑے کا خیسانده یا جوشانده شہد اور ملٹھی کا چورن ملا کر دیں۔ اور جلاب کے لئے تر بد۔ دنتی اور ترپھلا مفید ہوتے ہیں۔

مسہل ادویات میں سُوویرک۔ تشُودک۔ آسُو یا سیدھو ملا لینا چاہیئے۔ اس کے بعد مسہلات میں جو جو ہدایات بیان کی گئی ہیں وہ بھی عمل میں لانی چاہئیں۔

استھاپن وستی دار ہلدی۔ بڑی کیٹری۔ غس۔ پٹول۔ نیم۔ راڑا۔ بچا۔ اندرجو اور مو تھا کے کاڑھے میں پکائے ہوئے سنیہہ سے کوڑھ کے مریض کو آستھاپن وستی دینی چاہیئے۔

انوواسن وستی - ویچن اور ندوہن دینے کے بعد اگر مریض میں وات کا غلبہ معلوم ہو۔ تو مریض کو راٹا۔ ملٹھی۔ نیم۔ کُڑاکی چھال اور پٹول کے ساتھ پکائے ہوئے سنیہہ کی انوواسن وستی دیں۔ اگر وہ انوواسن کے لائق معلوم ہو۔

نسیہ۔ دنتی۔ ملٹھی۔ سینڈھا نمک۔ پھٹی جھمک پیپل۔ کنجا اور داوڑنگ کی نسوار دینے سے کِرمی روگ۔ کوڑھ اور کف دوش دُور ہو جاتے ہیں۔

دیگر تدابیر۔ جو اسہال آور دھوم سُوتر ستھان میں بیان کئے گئے ہیں اُن کے پینے سے سر کا کرمی روگ۔ کوڑھ اور کلاس روگ بہت جلد دُور ہو جاتے ہیں۔

قائم اور سخت چکتوں کو جو پرستر سویدن[۱] کی ترکیب کے مطابق پسینہ دئے گئے ہوں۔ یا کورچا[۲] سے نکالے گئے ہوں۔ اُن کے بگڑے ہوئے خون کو نکال دینا چاہیئے۔

فصد کھولنا۔ رطوبت پسند اور آبی جرندوں پرندوں کا گوشت اور نیم گرم پٹول کھلا کر سوّن[۳] اور اُت سوّن[۴] کوڑھ سے خون نکالنے کے لئے تیکھے (تیز) شستر سے لیکھن کرم کریں۔ یا سینگی اور الابُو[۵] سے خون نکال دیں۔

کھندر کُشٹھ میں پچھنے لگا کر جونکوں سے خون کو خارج کرنا بہتر ہے۔

---

[۱] پسینہ دینے کی ایک تدبیر [۲] کورچا نام کا اوزار
[۳] بھاپ دئے ہوئے [۴] اُبھارے ہوئے [۵] کوزے لگانا

کو شٹھہ (شکم) کے صاف ہو جانے اور خون و دوشوں کے خارج ہو جانے پر جو لیپ کئے جاتے ہیں۔ وُہ فوراً اپنا اثر دکھا دیتے ہیں۔
جن کوڑھوں میں شستر کام نہیں دیتے۔ اور جن سے صرف جلدِ بدن ہی کا نقصان ہُوا ہے۔ اُن میں کھشار لگا کر خون اور دوشوں کو خارج کر دینا چاہیئے۔
جو کوڑھ پتھر کا سا ٹھوس۔ سخت۔ بے حس۔ قائم اور پُرانا ہوتا ہے اُس میں مریض کو دافع زہر ادویات کھلانی چاہئیں۔ بعد ازاں دافع زہر ادویات کا اوپر لیپ کرنا چاہیئے۔
جو کوڑھ جکڑا ہُوا۔ ذرا سی جگہ کے خالی رہے بغیر بکثرت پھیلا ہُوا اور کھجلی والا ہوتا ہے۔ اُس پر دنتی۔ نرپھلا۔ کنیر۔ کنجا۔ نیم کی چھال اور کُڑا کی چھال کا لیپ کُورچا سے یا چمبیلی سے یا آک۔ نیم اور کُڑا کے پتوں سے یا شستروں سے یا سمندر جھاگ سے یا گوبر سے رگڑ کر کریں
پِتّج کوڑھ کا علاج۔ واتج کوڑھ اور کفج کوڑھ کا علاج بیان کر دیا گیا ہے۔ پتج کوڑھ میں کف پت اور رکت کے دُور کرنے والا معالجہ کرنا چاہیئے۔ کڑوے کاڑھے۔ کڑوے گھی۔ نیز دیگر رکت پت کو دُور کرنے والی تدابیر علےٰ ہٰذا القیاس پتج کوڑھ کو دُور کرنے والے اعلےٰ درجہ کے بیرونی اور اندرونی عمل کام میں لانے چاہئیں۔
وات وغیرہ دوشوں کی کثرت کے مطابق کوڑھ کو دُور کرنے والی تدابیر کا بیان ہو چکا۔ اب چمڑے کی خرابی کے لحاظ سے کوڑھ کو دُور کرنے والی تدابیر کا بیان کیا جائیگا۔ چونکہ سب قسم کے کوڑھ جلد بدن

بگاڑ دیتے ہیں۔ اس لئے سب قسم کے کوڑھوں میں جلد بدن کو درست کرنا ایک ضروری امر ہے۔

کوڑھ کو دور کرنے والا نسخہ۔ دارہلدی یا رسونت یا ہرڑ کا گوموتر کے ساتھ استعمال کرنا کوڑھ کو دور کر دیتا ہے۔ ان ادویات کے اثنائے استعمال میں مانس۔ سونٹھ۔ مرچ۔ پیپل۔ گڑ اور تیل کو ترک کر دینا چاہیئے۔

دیگر۔ پٹول کی جڑھ۔ حنظل کی جڑھ۔ ترپھلے کا چھلکا۔ ترائمان اور کٹکی ہر ایک نصف پل اور سونٹھ ایک تولہ لے کر سب کا سفوف بنا لیں۔ اور یہ سفوف ہر روز ایک پل بھر لیکر پانی میں پکا کر مریض کو نوش کرائیں۔ جب دوائی ہضم ہو جائے۔ تو دھنو دیش کے جانوروں کے مانس رس کے ساتھ پرانے شالی چاولوں کا بھات کھائیں۔ چھ دن تک اس دوائی کا استعمال کرنے سے شوک۔ کوڑھ۔ گرہنی دوش۔ مشکل العلاج بواسیر۔ ہلیمک۔ ہردے شول (دردِ دل)۔ وستی شول (درد مثانہ) اور وشم جوَر دور ہو جاتے ہیں۔

دیگر۔ موتھا۔ ترکٹا۔ ترپھلا۔ مجیٹھ۔ دارہلدی۔ لگھو پنج مول۔ برہت پنج مول۔ ساتلا۔ نیم کی چھال۔ حنظل کی جڑھ۔ چیتا اور مروڑ پھلی سب کو ہموزن لے کر نو گنے جَو کے ستّو ڈال کر شہد اور گھی ملا کر استعمال میں لائیں۔ کوڑھ کے دور کرنے کے لئے یہ نسخہ نہایت ہی مفید ہے۔ اس کے استعمال سے سوج۔ یرقان۔ برمِن۔ گرہنی دوش۔ بواسیر بدھم۔ بھگندر۔ پڑکا۔ خارش اور کوڑھ بھی دور ہو جاتے ہیں۔

سُوپر کشٹھ کو دور کرنے والی دوائی۔ ترپھلا۔ اتیس۔ کٹکی۔ نیم کی

چھال - اندرجو - بچ - پٹول - ہلدی - دار ہلدی - پدماکھ - مروڑ پھلی خنظل کی جڑھ - چرائتہ اور ڈھاک کی چھال ہر ایک دو دو پل - ترمد چار پل اور برہمی بارہ پل لے کر سب کا سفوف بنا کر استعمال کرنے سے سُوپر کُشٹھ دُور ہو جاتا ہے۔

مدھو آسو - خیر کی لکڑی اور دیودار وسکے گودے کو انہی کے رسول میں پکائیں - پک جانے پر اُس میں کھشودر د و پرستھ - مندرجہ صدر دونو چُورن آٹھ آٹھ پل - لوہ چُورن آٹھ پل - ترپھلے کی چھال - کالی مرچ - تیج پات اور دھتورا ایک ایک کرش - نیز شہد اور مصری برابر برابر ڈال کر ایک ماہ تک کسی لوہے کے برتن میں ڈال رکھیں - تیار ہو جانے پر اسے مدھو آسو کہتے ہیں - اِس کے استعمال سے کوڑھ اور کلاس روگ دُور ہو جاتے ہیں۔

دافع برص - ترپھلے کا آشو اور گُڑ کے شراب کے ساتھ چیتا نوش کرنے سے شوتر کُشٹھ (برص) دُور ہو جاتا ہے۔

یا پاری - وش مُول - دنتی اور دارچینی کے کاڑھے میں شہد ڈال کر گُڑ کا شراب ملا کے پینے سے بھی برص کو آرام آ جاتا ہے۔

خوراک اور پرہیز - ہلکے اناج - کڑوے ساگ - بھلاوے - ترپھلا - نیم کے ساتھ سدّھ کئے ہوئے اناج اور گھی - پُرانے چاول - جنگلی جانوروں کا گوشت - مُونگ اور پٹول کُشٹھ روگ کے لئے مفید غذائیں ہیں۔

ثقیل اور کھٹے اناج - دودھ - دہی - رطوبت پسند جانوروں کے گوشت مچھلی - گُڑ اور تِل کُشٹھ روگیوں کیلئے مضر اشیا ہیں - ان سے پرہیز رکھنا چاہیئے

لیپ - الائچی۔ کُٹھ - دارہلدی - سونف - چیتا - واوڑنگ - رسونت اور ہرڑ کا لیپ کُشٹھ روگ پر کرنا چاہیئے۔

دُوسرا لیپ - چیتا - الائچی - کندوری - اڑوسہ - سنوتھ - آک اور سونٹھ کا سفوف بناکر رکھ لیں۔ پھر گوموتر میں ڈھاک کا کھشار ملاکر چھان لیں۔ بعد ازاں اُس چھنے ہوئے گوموتر سے اوّل الذکر چُورن کو آٹھ دِن تک بھاونا دیں۔ اور کُشٹھ روگ پر اِس کا لیپ کر کے لیپ کردہ مقام کو سُورج کی دھوپ سے سینکیں۔ اِس ترکیب پر عمل کرنے سے منڈل کُشٹھ کو بہت جلد آرام ہو جاتا ہے۔

دیگر لیپ - جٹامانسی - مرچ سیاہ - سیندھا نمک - ہلدی - تگر - نقو ہر گھر کا دھُواں - مُوتر - پت اور ڈھاک کی کھشار کا لیپ کرنے سے کُشٹھ روگ جاتا رہتا ہے۔

یا قلعی - سیسہ - لوہ چُورن - چیتا اور بڑی کیڑی کا لیپ کرنے سے منڈل کُشٹھ جاتا رہتا ہے۔

یا گوودھا رس - سیندھا نمک - دارہلدی اور گوموتر کا لیپ کرنے سے منڈل کُشٹھ دُور ہو جاتا ہے۔

یا کیلا - ڈھاک - پاٹلا اور ہجّل کے کھشار کے صاف پانی میں ماش پکائیں۔ پھر اُسی پانی میں چاولوں کو پیس کر اُس میں سُرا کنو[1] ملا دیں۔ یہ سب مِلکر لڈّو کی مانند گولا سا بن جائیگا۔ پھر اُس میں سے سُرا کنو کو نکال کر لیپ کرنے سے منڈل کُشٹھ جاتا رہتا ہے۔ اور لیپ کئے

[1] شراب کا پھوک - دُرد

ہوئے مقام کو دُھوپ میں سینکنے سے کبری روگ دُور ہوجاتا ہے
دیگر تدابیر- موتھا- راڑا- ترپھلا- کنجا- املتاس- اِندرجو- دارہلدی-
ساتلا اور سفید سرسوں ڈالکر جوش دیئے ہوئے پانی سے سنان
کرنے اور اسی پانی کے پینے سے قے اور دست ہوکر کوڑھ دُور ہوجاتا
ہے- انہی ادویات کے نگدے کا بدن پر اُبٹنا ملنا جلد کی خرابیوں
کوڑھ- سوج- مواد کے بہاؤ اور حبس کو دُور کردیتا ہے-
یا کٹھ- کنجا کے بیج اور چک وڑ کا لیپ کرنے سے کوڑھ دُور ہوجاتا ہے
یا چک وڑ کے بیج- سیندھا نمک- رسونت- کیتھ- لودھ- کنیر کی
جڑھ- گڑا کی چھال- کنجا- دارہلدی کی چھال اور پھل چنبیلی کی کونپل کا
لیپ کرنے سے کوڑھ دُور ہوجاتا ہے-
لودھ- دھاوے کے پھول- اِندرجو- کنجا اور مالتی کو پیسکر جسم پر ملیں
اور لیپ کریں- تو کوڑھ دُور ہوجاتا ہے-
سرس کی چھال- کپاس کے پھول- املتاس کے پتے اور مکو کا الگ
الگ لیپ کرنے سے بھی کوڑھ دُور ہوجاتا ہے-
(۱) دارہلدی اور رسونت کا کاڑھا (۲) نیم کی چھال اور پٹول کا کاڑھا
(۳) کھیر سار کا کاڑھا (۴) املتاس اور اِندرجو کا کاڑھا (۵) ترپھلے
کا کاڑھا (۶) ساتلا کا کاڑھا اور (۷) تنش کا کاڑھا
یہ ساتوں کاڑھے الگ الگ غسل کرنے اور پینے کے کام میں لانے
سے کوڑھ جاتا رہتا ہے-
تنش کے سار کا لیپ- پرگھرشن (رگڑنا) اور اُوچورنن (بُرکنا یا دُھوڑنا)

بھی کوڑھ کے لئے فائدہ مند تدبیر ہے۔
علی ہذا القیاس مندرجہ بالا کاڑھوں میں پکایا ہوا تیل اور گھی بھی کوڑھ کو دُور کر دیتا ہے۔
دیگر۔ ترپھلا۔ نیم۔ پٹول۔ مجیٹھ۔ کٹکی۔ بچ اور ہلدی کے کاڑھے کو پینے کی مشق کرنے سے کف پت سے پیدا ہونے والا کوڑھ جاتا رہتا ہے۔ اسی کاڑھے میں پکایا ہُوا گھی وات کے غلبے والے کوڑھ کو مغلوب کر لیتا ہے۔ کھیر۔ اسن۔ دار ہلدی اور نیم کے کاڑھوں کی بھی یہی ترکیب سمجھنی چاہیئے۔
دیگر۔ کٹھ۔ آک۔ نیلا تھوتھا۔ کاتھپل۔ مُولی کے بیج۔ کٹکی۔ اندر جو نیلوفر۔ موتھا۔ بڑی کیڑی۔ کنیر۔ کسیس۔ چک وڑ۔ نیم کی چھال پاٹھا۔ جوانسہ۔ چیتا۔ واوڑنگ۔ کڑوی توبنی کے بیج۔ کنبیلہ۔ سرسوں بیج اور دار ہلدی کے کاڑھے سے پکایا ہُوا تیل کوڑھ کو دُور کر دیتا ہے نیز انہی ادویات کے نگدے کا لیپ کرنا۔ ملنا۔ پرگھرشن (رگڑنا) اور دُھوڑنا بھی مفید ہوتا ہے۔
کنیر کا تیل۔ سفید کنیر کا رس۔ گوموتر۔ چیتا اور واوڑنگ سے پکایا ہُوا تیل تمام وَیدوں کی رائے میں کوڑھ کے دُور کرنے کیلئے بے نظیر ہے۔
دیگر۔ سفید کنیر کے پتے۔ جڑھ۔ چھال۔ اندر جو۔ واوڑنگ۔ کٹھ۔ آک کی جڑھ۔ سرسوں۔ سہانجنے کی چھال۔ کٹھ کی چھال اور کٹکی کے نگدے میں چار گنا تیل اور تیل سے چار گُنا گوموتر ڈالکر پکائیں۔ جب تیل باقی رہ جائے۔ اُتار کر اُسکی مالش کریں۔ تو کوڑھ اور کھجلی دُور ہو جاتی ہے۔

دیگر۔ کڑوی تونبی کے بیج۔ دونو قسم کا تھوتھا۔ گوکھرو۔ دونو قسم کی ہلدی۔ کیڑی کا پھل۔ ارنڈ کی جڑھ۔ حنظل کی جڑھ۔ چیتیا۔ مروڑ پھلی۔ کسیس۔ ہینگ۔ سہانجنا۔ ترکٹا۔ دیودارو۔ دھنیا۔ واوڑنگ۔ لانگلی۔ کڑا کی چھال۔ کٹکی اور سرسوں کے گدے میں تیل اور تیل سے چار گنا گوموتر ڈال کر تیل کو پکا لیں۔ اس تیل کو ملنے سے کھجلی۔ کوڑھ۔ وات اور کف دور ہو جاتے ہیں۔

کنک کھشیر تیل۔ سورن کھشیری۔ منسل۔ بھارنگی۔ دنتی کا پھل۔ دنتی کی جڑھ۔ سجا پھل۔ چنبیلی کے پتے۔ سفید سرسوں۔ لہسن۔ واوڑنگ۔ کنجا کی چھال۔ ساتلا۔ آک کے پتے۔ جڑھ اور چھال۔ نیم کی چھال۔ چیتیا۔ کویل۔ چرمٹھی۔ ارنڈ۔ بڑی کیڑی۔ مولک۔ سرسا۔ ارجن۔ راڑا۔ کٹھ۔ پاٹھا۔ موتھا۔ دھنیا۔ مورووا۔ کھٹ گرنتھا۔ بچ۔ چک ور۔ کڑا۔ سہانجنا۔ ترکٹا۔ بھلاوہ۔ کھشبک۔ ہرتال۔ سونف۔ نیلا تھوتھا۔ کنبیلہ۔ امرتا سنگ (مردہ سنگ)۔ سوراشٹر دیش کی مٹی۔ سیسہ۔ دار ہلدی کی چھال۔ سجی کھار اور سیندھا نمک لیکر سب کا گدا بنا کر کنیر کی جڑھ اور پتوں کا کاڑھا۔ سرسوں کا تیل اور تیل سے چوگنا گوموتر ڈالکر تیل کو پکا لیں۔ اس تیل کو تونبی میں بھر کے رکھ چھوڑیں۔ اسکے لگانے سے منڈل کوڑھ۔ کری رنگ۔ کنڈو اور سب قسم کے کوڑھ دور ہو جاتے ہیں۔

سدھم تیل۔ تمال پتر۔ سیاہ مرچ۔ منسل اور کسیس کا سفوف بنا کر تیل میں ملا کے سات دن تک تانبے کے برتن میں ڈال رکھیں۔ پھر اسے لگا کر دھوپ میں بیٹھ جایا کریں۔ تو سدھم کوڑھ جاتا رہتا ہے

اگر صاف۔ شُدھ جسم والا شخص اسے ایک مہینے تک لگاتار ہے۔ تو کلاس کُشٹھ جاتا رہتا ہے۔

دیگر تیل۔ سرسوں۔ کنجا اور توری کے بیجوں اور گوندی و خیر کے تیل الگ الگ بھی کوڑھ کو دُور کر دیتے ہیں۔

وپادکا کا علاج۔ جیونتی مجیٹھ۔ دارہلدی۔ کنبیلہ اور نیلا تھوتھا میں گھی اور تیل ایک ساتھ ڈال کر پکائیں۔ اور پکنے کے درمیان اُس میں رال اور موم ڈالدیں۔ جب اچھی طرح سے پک جائے۔ تو اُسے بوائی میں بھر دینے سے وپادکا کو آرام آجاتا ہے۔ نیز ایک کُشٹھ کِٹم اور السک کُشٹھ بھی جاتے رہتے ہیں۔

منڈل کُشٹھ کے لئے لیپ۔ سُرا بیج۔ سؤر کا خُون۔ کالا زیرہ اور سیندھا نمک کا لیپ کرنا۔ یا انہی میں دھنیا اور کُٹھ ایزاد کرکے لیپ کرنا منڈل کُشٹھ کو دُور کر دیتا ہے۔ یا کنجا۔ دیودارو۔ جٹا مانسی۔ پکا ہُوا شراب۔ شہد۔ مُدگ پرنی اور کاک ناسا کا لیپ کرنے سے بھی منڈل کوڑھ جاتا رہتا ہے۔

کوڑھ کے لئے چھ قسم کے لیپ:۔ (۱) چیتا اور سہانجنا (۲) گلو اونگا اور دیودارو (۳) خیر اور دھوخیر (۴) شیاما۔ دنتی اور دروبنتی (۵) لاکھ۔ رسونت اور الائچی اور (۶) پُنرنوا

اِن چھئوں نسخوں کو الگ الگ دہی کے پانی میں ملا کر لیپ کرنے سے کوڑھ اور وات کف دُور ہو جاتے ہیں۔

دیگر۔ چِک وڑ۔ کُٹھ۔ سیندھا نمک۔ سوویرک۔ سرسوں اور

واوڑنگ کا لیپ کرنے سے کرمی۔کوڑھ۔منڈل کوڑھ اور داد روگ دُور ہو جاتے ہیں۔
یا چک وڑ۔رال اور مُولی کے بیجوں کو الگ الگ کانجی میں پیس کر اُبٹنا اور لیپ کرنے سے بدھم کوڑھ جاتا رہتا ہے۔
دیگر تدابیر۔اڑوسے اور ترپھلے کو پینے۔نہانے۔اُبٹنا ملنے اور لیپ کرنے کے کام میں لانا چاہیئے۔
یا بڑی کیڑی۔خس۔پٹول۔سارودا۔کٹکی۔خیر سار۔ارجن۔روہیڑا ۔کُڑا۔نیم۔ساتلا اور کنیر کو نہانے اور پینے کے کام میں لانا چاہیئے۔ تو کشٹھ روگ دُور ہو جاتا ہے۔
مالش کے لئے نسخہ جات۔نیتر بالا گڑا۔وہ چوُرن۔کیسر۔تیج پات۔کیوٹی موتھا۔چندن سُرخ۔کنول نال بہ ترتیب ایک سے دوسرے کا ایک ایک حصہ زیادہ لیکر پت کف کوڑھ پر لیپ کرنا چاہیئے۔(جیسے نیتر بالا ایک حصہ۔کُڑا دو حصے اور چوُرن تین حصے علیٰ ہذا القیاس)
یا ملٹھی۔لودھ۔پدماکھ۔پٹول۔نیم اور سُرخ چندن کے خیساندے کو نہانے اور پینے کے کام میں لانے سے پت کوڑھ دُور ہو جاتا ہے۔
یا پرنیگو۔ہریتو۔اندرجو۔اتیس۔خس۔رکت چندن اور کٹکی کا لیپ کرنا یا کڑوی ادویات سے پکائے ہوئے گھی یا سو دفعہ۔یا ہزار دفعہ دھوئے ہوئے گھی کا لیپ کرنا جلن والے کوڑھ کو آرام دیدیتا ہے۔اسی طرح چندن سُرخ۔ملٹھی۔پُنڈریا اور نیلوفر سے پکائے ہوئے تیل کا ملنا بھی جلن والے کوڑھ کے لئے مفید ہے۔

گھرت - وسپھوٹک اور چرم دل میں جب کلید ہو - یا کوئی عضو گر پڑے - تو ٹھنڈے لیپ کرنا - سینک کرنا - فصد کھولنا - مسہل دینا - تکت گھرت - کھدر گھرت - نموگھرت - واروی گھرت اور پٹول گھرت استعمال کرنا مفید ہوتا ہے یہی ادویات اُس کوڑھ کے لئے مفید ہوتی ہیں جن میں رکت پت کا غلبہ ہوتا ہے -

دیگر - ترپھلے کے چھلکے نصف پل - پٹول کے پتے نصف پل - اور گلگلی نیم - ملٹھی اور ترائمان ایک ایک کرش اور مسور دو پل سب کو ایک آڑھک پانی میں ڈال کر کاڑھا بنا لیں - جب پانی آٹھواں حصہ رہ جائے - اُتار کر چھان لیں - اس کاڑھے میں سے آٹھ پل لیکر اُس سے چار پل گھی کو پکائیں - جب پکتے پکتے آٹھ پل رہ جائے - تو اُسے سہاتا ہؤا گرم گرم پی لیں - اس کے پینے سے وات پت سے پیدا ہونے والا کوڑھ - وسرپ - وات رکت کا غلبہ - بخار - جلن - باؤگولہ - ودردھی - چکر آنا اور وسپھوٹک گشٹھ سب دُور ہو جاتے ہیں -

کھٹ پل گھرت - نیم - پٹول - دارہلدی - جوانسہ - گلگلی - ترپھلا - پت پاپڑا اور ترائمان ہر ایک نصف نصف پل لیکر آڑھک بھر پانی میں ڈالکر آگ پر چڑھا دیں - جب آٹھواں حصہ پانی باقی رہ جائے - اُتار کر چھان لیں - اور پھر اُس میں چندن سُرخ - چرائتہ - پیپل - ترائمان - موتھا اور اندر جو ہر ایک نصف نصف کرش لیکر گھوٹ ڈالیں - بعد ازاں اُس میں تازہ گھی چھ پل ملا کر پکا لیں - اس گھی کے پینے سے کوڑھ - بخار - باؤگولہ - بواسیر - گرہنی - یرقان -

سوج - وسرپ - پڑکا - پاما - کنڈو - بنے سدھی اور گل گنڈ روگ دُور ہو جاتے ہیں -

مہا تکت گھرت - ساتلا - اتیس - املتاس - کٹکی - پاٹھا - موتھا خس - ترپھلا - پٹول - نیم - پت پاپڑا - جوانسہ - سُرخ چندن - پیل پدما کھ - ہردو ہلدی - بچ - حنظل کی جڑ - مدھ - شتاور - دونو قسم کا سارِنا اندرجو - اڑوسہ - مروڑ پھلی - گلو - چرائتہ - ملٹھی اور ترائماں کا کنگدا بنا لیں - اس کا چوتھائی گھی - اور گھی کا آٹھ گنا پانی اور گھی سے دُگنا آملے کا رس لیکر سب کو ملا کر گھی کو پکا لیں - اس گھی کے پینے سے رکت پت کے غلبے والا کوڑھ - خونی بواسیر - وسرپ - رکت پت - وات رکت - یرقان - وسپھوٹک - پاما - جنون - کاملا - بخار - خارش - امراض دل - باؤ گولہ - پڑکا - خون کا بہنا اور گنڈ مالا روگ (ہجیراں) بہت جلد رفع ہو جاتے ہیں - اگر یہ گھی حسب طاقت مناسب وقت میں پیا جائے - تو جو امراض سینکڑوں معالجات سے بھی راضی نہ ہوئے ہوں - اس مہا تکت گھرت سے وہ بھی جلدی جاتے رہتے ہیں -

دوشوں کے دُور ہو جانے - فصد سے بگڑے ہوئے خون کے خارج ہو جانے - بیرونی اور اندرونی دشمن ہو چکنے اور وقت مناسب پر شنیہہ کا استعمال کرانے سے جو کوڑھ دُور ہو جاتا ہے - وہ پھر پیدا نہیں ہوتا

مہا کھدر گھرت - خیر کی لکڑی پانچ تُلا - شیشم اور اسن ایک ایک تلا - کنجا - نیم کی چھال - بیت - پت پاپڑا - گڑا - اڑوسہ - واوڑنگ -

ہر دو ہلدی۔ املتاس۔ گلو۔ ترپھلا۔ تربُد اور ساتلا سب کو کوفتہ کر کے نصف تلا دس درون پانی ڈال کر آگ پر چڑھاویں۔ جب پانی آٹھوا‌ں حصہ باقی رہ جائے۔ اُتار کر چھان لیں۔ پھر اُس میں اُس کے ہموزن آملے کا رس اور ایک آڑھک گھی نیز مہا تکت گھرت کی جملہ ادویات ایک ایک پل ڈال کر گھی کو پکالیں۔

اِس گھی کے کھانے اور ملنے سے سب قسم کے کوڑھ دُور ہو جاتے ہیں اور کوڑھوں کے دُور کرنے میں یہ سب سے مفید دوائی ہے۔

کرموں کو دُور کرنے والا نسخہ۔ اگر کسی کوڑھی کا کوئی عضو گل کر گر پڑا ہو۔ جسم میں سے سیرم رستی ہو۔ یا کیڑے پڑ گئے ہوں۔ تو گوموتر واوڑنگ اور نیم کو الگ الگ یا ملا کر کاڑھا بنا کے پئیں۔ یا نہانے کے کام میں لائیں۔ یا لیپ کریں۔

یا اڈوسہ۔ کُڑا۔ ساتلا۔ کنیر۔ گھنجی اور نیم کو گوموتر میں پکا کر پینے۔ نہانے اور لیپ کے کام میں لانے سے کرمی کُشٹھ جاتا رہتا ہے۔

واوڑنگ اور کھیر کو اگر کھانے۔ پینے۔ دھونے۔ دھونی دینے اور لیپ کرنے کے کام میں لایا جائے۔ تو یہ خاص طور پر کوڑھ کو دُور کرنے والے ہیں۔

دیگر۔ چک وڑ۔ واوڑنگ۔ املتاس کی جڑھ۔ نیز کُتے۔ گائے گھوڑے سئور اور اُونٹ کے دانتوں کا اُبٹنا ملیں۔

یا چک وڑ کے بیج۔ واوڑنگ۔ ہلدی۔ دار ہلدی۔ املتاس کی جڑھ پیپل اور پاٹلا کا اُبٹنا کرنا چاہیئے۔

شوتر کُشٹھ کے لئے دوائی۔ مبروص کی شودھن وغیرہ تراکیب سے اندرونی صفائی کر کے دوائی دینی چاہیئے۔ اس مقصد کے لئے کٹھومر کا رس اور گڑ ملا کر دینا نہائت مفید ہوتا ہے۔ اس رس کو پلا کر جسم پر شوتر کشٹھ کو دُور کرنے والا تیل ملیں۔ اور پھر اُس سے جس قدر عرصہ تک برداشت ہو سکے۔ مریض کو دھوپ میں بٹھا رکھیں۔ مسہل کے بعد پیاس لگنے پر تین روز تک صرف پیّیا[1] ہی پلانی چاہیئے۔

شوتر کُشٹھ (برص) میں جو پھنسیاں ہو جاتی ہیں۔ اُنہیں کانٹوں سے بیندھ ڈالنا چاہیئے۔ جب اُن میں سے سارا مواد خارج ہو جائے۔ تب مریض کو ہر روز علی الصبح کٹھومر۔ اشن۔ پرنیگو اور سونف کا کاڑھا پلانا چاہیئے۔

یا ڈھاک کے کھشار کو حسب طاقت گڑ کی راب کے ساتھ پلائیں۔

یا جو دیگر دافع جذام نسخہ جات بیان کئے گئے ہیں۔ وہ سب بھی شوتر کشٹھ کے لئے مفید ہیں۔ خصوصاً خیر کے پانی کے ساتھ لیپ کرنا یا خیر کے کاڑھے وغیرہ کا پینا اِس مرض میں نہائت ہی فائدہ مند تدابیر ہیں۔

اِس مرض میں منسل۔ واوڑنگ۔ کسیس۔ گوروچن۔ املتاس اور سیندھے نمک کا لیپ کرنا بھی بڑا ہی فائدہ مند ہے۔

دیگر لیپ۔ کیلے کی کھار۔ یا خیر کی لکڑی کی کھار گائے کے خون میں ملا کر لگائیں۔ یا مالتی کی کھار کو ہاتھی کے مد کے پانی میں ملا کر لیپ کریں۔

یا نیلوفر۔ کُٹھ اور سیندھے نمک کو ہاتھی کے پیشاب میں پیس کر یا مُولی کے بیجوں اور باوچی کے بیجوں کو گائے کے پیشاب میں پیس کر لیپ کریں۔

---

[1] ایک قسم کی چاولوں سے تیار کردہ خوراک۔

تو برص کو بہت جلد آرام آجاتا ہے۔
یا کٹھومر۔ انوسہ۔ باپچی اور چیتا کو گائے کے پیشاب میں پیس کر لیپ کریں۔
یا مسن کو سور کے پتے میں پیس کر لیپ کریں۔
باپچی۔ لاکھ۔ گوپت۔ انجن۔ رسونت۔ پیپل اور کانتی لوہ کے چورن کا لیپ کرنا کلاس روگ کو دور کر دیتا ہے۔
بعض اشخاص کا برص جن کے پاپ دور ہو گئے ہوں۔ صرف اندرونی صفائی۔ فصد۔ روکھشن کرم کرنے یا ستوؤں ہی کے استعمال سے جاتا رہتا ہے
برص کی اقسام ۔ برص عام طور پر تین طرح کا ہوتا ہے :- (۱) دارُن (۲) ارُن اور (۳) کلاس - یہ مرض تینوں دوشوں سے پیدا ہوتا ہے۔ جب دوش خون کے آسرے ہوتے ہیں۔ تو برص کا رنگ سرخ ہوتا ہے۔ مانس آشرت ہونے پر تانبے کے رنگ کا اور میدا آشرت ہونے پر سفید ہوتا ہے۔
اِن ہر سہ اقسام کے برصوں میں سے سُرخ کی نسبت تانبے کے رنگ والا اور تانبے کے رنگ والے کی نسبت سفید رنگ والا برص مشکل العلاج ہوتا ہے۔
برص کی ناقابلیتِ علاج ۔ جو برص دوسری قسم کے برص سے نہ ملا ہو جسکا رنگ نہایت سُرخ ہو جس میں بیشمار رونگٹے ہوں۔ اور جو بہت پُرانا ہو جائے۔ اُسے لاعلاج سمجھنا چاہیئے۔
برص کی پیدائش کے بواعث ۔ جھوٹ بولنے۔ احسان فراموشی

دیوتاؤں کی مذمت اور بزرگوں کی ہتک کرنے ۔ اس جنم میں پاپ کرنے ۔ پچھلے جنم کے کرموں کے سبب ۔ نیز متضاد اغذیات کے استعمال سے کِلاس کُشٹھ پیدا ہو جاتا ہے ۔

ادھیائے کا خلاصہ اس ادھیائے میں کُشٹھ روگوں کے بواعث علامات ۔ دوش اور نیز دوش ۔ قابل علاج ۔ لاعلاج اور عسیر العلاج کُشٹھوں کی علامات کُشٹھوں کو دُور کرنے والے مجرّب نُسخے ۔ کِلاس کے بواعث علامات ۔ بھاری پن ۔ ہلکاپن اور دُور کرنے کی تدابیر بیان کی گئی ہیں ٭

آٹھواں ادھیائے

راج یکھشما (سِل) کا علاج

راج یکھشما کے متعلق چندرماں کی شہوانہ خیالات سے بھری ہوئی ایک پورانک کہانی رِشیوں کو دیوتاؤں نے سُنائی تھی ۔ جسے میں تمہیں سناتا ہوں ۔ چندرما روہنی پر عاشق تھا ۔ اس لیئے اُس نے اپنے جسم کی کبھی پرواہ نہ کی ۔ جس سے اُس کے بدن کی چکناہٹ بالکل زائل ہو کر جسم لاغر ہو گیا ۔ چونکہ چندرماں کو روہنی سے خاص محبّت تھی ۔ اس لیئے دکھش پرجاپتی کی باقی لڑکیوں کو جو چندرماں سے بیاہی ہوئی تھیں ۔ چندرماں کی ہمبستری کے لُطف سے محرُوم رہنا پڑتا تھا ۔ یہ سُنکر دکھش کے مُنہ سے سانس کے ذریعے غصّہ مجسّم ہو کر ظاہر ہُوا ۔ دکھش پرجاپتی کی اٹھائیس لڑکیاں چندرماں سے بیاہی ہوئی تھیں ۔ لیکن چندرمان کا برتاؤ سب

کے ساتھ ایک ساں نہ تھا۔ اور وُہ روہنی کے سوا کسی کے پاس نہ جاتا تھا۔ رجوگن سے اندھا ہوکر چندرماں اپنی اِستریوں سے مساوات کا برتاؤ نہ کرتا تھا۔ اِس لِئے دکھش کی بددُعا سے راج یکھشما نے اُس میں دخل جما لیا۔ اور آخرکار وہ اس مرض سے سخت عاجز ہوگیا۔ اور اُس کے چہرے کا تمام نُور جاتا رہا۔ یہ دیکھ کر وُہ دیوتاؤں اور دیو رشیوں کو ساتھ لے کے اپنے خُسر کی خدمت میں حاضر ہُوا۔ اور معافی طلب کی۔ دکھش نے جب دیکھا۔ کہ اس کی عقل ٹھکانے آگئی ہے۔ تو اُسے خوشی ہوئی۔ اور اُس نے اپنے شاگرد اشونی کمار کو حُکم دیا۔ کہ چندرماں کا علاج کیا جائے۔ چنانچہ اشونی کمار کے علاج سے چندرماں کو راج یکھشما سے نجات مل گئی۔ اور وہ پہلے کی نسبت زیادہ خُوبصُورت نکل آیا۔ اور اشونی کمار کی بدولت تیج کے بڑھ جانیسے اُسے نہائت شُدھ سَتّو حاصل ہُوا۔

یکھشما کے مرادف الفاظ۔ کرودھ۔ یکھشما۔ جُوَر۔ روگ اور دُکھ یہ سب ہم معنی الفاظ ہیں۔ چونکہ یہ روگ اوّل اوّل چندرماں ہی کو ہُوا تھا۔ اِس لِئے اِسے راج یکھشما بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ چندرماں کا دُوسرا نام راجہ بھی ہے۔ اشونی کمار کے پھٹکارنے کی وجہ سے یہ روگ سورگ لوک کو ترک کرکے مُنش لوک میں آگیا۔ اور چار طرح کے بواعث سے آدمیوں کے اجسام میں داخل ہونے لگا۔

چاروں بواعث۔ طاقت سے بڑھ کے زور لگا کر کسی کام کا شرُوع کرنا۔ حوائجِ ضروریہ کا روکنا۔ کھشے (چکناہٹ کا زائل ہوجانا) اور وشماشن (بےترتیب غذا کھانا) راج یکھشما کے یہ چار بواعث ہیں۔

ایتھابل آرنبھ (یعنی طاقت سے بڑھ کر زور لگا کر کسی کام کا شروع کرنا) طاقت سے بڑھ کر لڑائی کرنا۔ پڑھنا۔ بوجھ اُٹھانا۔ سفر کرنا۔ پھلانگنا۔ چھلانگ مارنا۔ گرنا۔ چوٹ کھانا یا دیگر حوصلہ طلب کاموں میں مشغول ہونا وغیرہ طاقت سے بڑھے ہوئے کاموں کے کرنے سے چھاتی میں زخم ہو جاتا ہے اور وایو بگڑ کر کف وپت دونو کو تیزی میں لاکر زبردست بن جاتی ہے۔ وایو جب سر میں مقیم ہوتی ہے۔ تو سردرد پیدا کرتی ہے۔ جب گلے میں ٹھہری ہوتی ہے۔ تو کنٹھودھونس[1]۔ کھانسی۔ سوَر بھنگ[2] اور اروچی[3] پیدا کر دیتی ہے۔ پسلی میں قیام کرکے درد پسلی۔ دُبر میں ٹھہر کر مل بھید[4] مفاصل میں مقیم ہوکر جمائیاں اور بخار۔ اور چھاتی میں قیام پذیر ہو کر دردِ دل پیدا کر دیتی ہے۔ جب دل میں زخم ہو جاتا ہے۔ تو کھانستے وقت کف کے ساتھ خون بھی آنے لگتا ہے۔ جب چھاتی میں زخم ہو جائے۔ تو کھانستے وقت دل میں بھی درد ہونے لگتا ہے۔ چونکہ یہ روگ ساہس (طاقت سے بڑھ کر حوصلہ) کرنے سے پیدا ہوتا ہے۔ اسلئے عقلمند آدمی کو اُن کاموں سے احتراز رکھنا چاہیئے۔ جن میں ساہس سے کام لینا پڑتا ہو۔

حوائج ضروریہ کا روکنا جب انسان حیا۔ شرم۔ خوف یا نفرت کی وجہ سے باد مخالف۔ پاخانہ اور پیشاب وغیرہ حوائج ضروریہ کو روک رکھتا ہے۔ تو وایو بگڑ کر کف وپت دونو کو تیزی میں لاکے کئی قسم کی خرابیاں پیدا کر دیتی ہے۔ جیسے زکام۔ کھانسی۔ سوَر بھید[5]۔ اروچی۔ دردِ پسلی۔

---

[1] گلے کا رُکنا [2] شکستگیٔ آواز [3] کھانے سے بے رغبتی ہونا۔ [4] پاخانے کا پھٹا ہوا سا آنا [5] شکستگیٔ آواز

سِشراشُول[۱]۔بخار۔کندھوں میں کا درد۔اعضا شکنی۔بار بار قے آنا اور مل بھید یہ گیارہوں عوارض حوائج ضروریہ کے روکنے سے پیدا ہوتے ہیں! انہی تردوشج عوارض کی وجہ سے یکھشما روگ (مرض سل) پیدا ہو جاتا ہے۔

کھشئے۔حسد۔خواہش۔خوف۔ڈر۔غصہ اور افسوس کی وجہ سے بہت دُبلا ہو جانے۔نیز جماع یا فاقہ کشی کی وجہ سے ویرج اور اوج زائل ہو کر چکناہٹ دُور ہو جاتی ہے۔اور وایو بگڑ کر دوشوں کو اُبھار کر زکام بخار۔کھانسی۔اعضا شکنی۔دردِ سر۔دمہ۔مل بھید۔اروچی۔دردِ پسلی آواز کی شکستگی اور کندھوں کی جلن یہ گیارہ عوارض پیدا کر دیتی ہے اور آخر کار دھاتوؤں کے زائل کرنے والا راج یکھشما نامی مہا روگ پیدا ہو جاتا ہے۔اور یہ بہت جلد مریض کو ہلاک کر دیتا ہے۔

وِشماشن[۲]۔مختلف قسم کی اغذیات اور اشربات کے بے ترتیبی سے استعمال کرنے پر بے ترتیب شُدہ وات وغیرہ تینوں دوش مُہلک امراض کو پیدا کر دیتے ہیں۔نیز اپنی بے ترتیبی کی وجہ سے خُون وغیرہ دھاتوؤں کے سوراخوں کو روک کر اُنہیں طاقت نہیں پہنچنے دیتے۔وِشماشن سے پیدا ہونے والی امراض یہ ہیں۔جیسے زُکام۔رالیں گرنا۔کھانسی قے۔کھانے سے بے رغبتی۔بخار۔کندہوں کی جلن۔خُون کی قے ہونا دردِ پسلی۔دردِ سر اور سُوَر بھید[۳] یہ عوارض تردوشج یکھشما میں بالترتیب پیدا ہوتے ہیں۔

پُورب رُوپ (علاماتِ ماقبل المرض)۔اِس مرض میں سب سے

---

[۱] دردِ سر [۲] غذا میں بے ترتیبی اختیار کرنا [۳] شکستگئی آواز۔

پہلے زکام پیدا ہوتا ہے۔ اس کے بعد بہ ترتیب دُبلاپن۔ بے نقص باتوں
میں نقص دکھائی دینا۔ جسم کا خوفناک ہو جانا۔ کراہت پیدا ہو جانا۔
غذا کھاتے رہنے کے باوجود طاقت اور گوشت کا کم ہوتے جانا۔ عورتوں
کا اچھا لگنا۔ شراب اور گوشت کی خواہش ہونا۔ خلوت گزینی پر مائل
ہونا۔ کھانے پینے کی چیزوں میں مکھی۔ گھن۔ بال اور تنکوں کا بالعموم
گرنا۔ بالوں اور ناخنوں کا بہت بڑھ جانا۔ خواب میں پرندوں، پتنگوں
اور گوہ وغیرہ جانوروں سے ڈرایا جانا۔ خواب میں بالوں، ہڈیوں اور
راکھ کے ڈھیر پر چڑھنا۔ نیز سوکھے ہوئے جل آشیوں[۵۱]۔ کم ہوتے ہوئے
پہاڑوں، جنگلوں اور ٹوٹتے ہوئے تاروں کا دیکھنا راج یکھشما کے
پورب روپ ہوتے ہیں۔ اب اس مہاروگ کے معالجات کا بیان کیا جاتا ہے

راج یکھشما میں پاخانے کی حفاظت۔ جیسے اپنی اپنی حرارت سے
جسم کے تمام دھاتو پکتے ہیں۔ ویسے ہی اپنے اپنے سروتوں (سوراخوں)
میں پہنچ جانے سے دھاتو دھاتوؤں کے ذریعے قوت حاصل کرتے
ہیں۔ اس لئے سروتوں کے رک جانے۔ دھاتوؤں کے کم ہو جانے
اور دھاتوؤں کی حرارت کے زائل ہو جانے سے راج یکھشما کی پیدائش
ہوتی ہے۔ اُس وقت حرارت شکم میں پڑے ہوئے جس کھانے کو
ہضم کرتی ہے۔ وہ سب قریباً پاخانہ ہی بن جاتا ہے۔ اور اُسکا نہایت
قلیل حصہ اوج میں شامل ہوتا ہے۔ اس لئے راج یکھشما کے مریضوں
کے پاخانے کی خصوصیت سے حفاظت کرنی چاہیئے۔ کیونکہ تمام

---

[۵۱] پانی کے مقامات جھیل۔ جھیل۔ کنواں وغیرہ

دھاتوؤں کے کم ہوتے جانے سے مریض نہایت کمزور ہوجاتا ہے۔ اور صرف پاخانے ہی سے اُس کی طاقت قائم رہتی ہے۔ اس لئے جہاں تک ہوسکے۔ ایسی تدابیر عمل میں لاتے رہیں۔ کہ پاخانے میں تبدیل ہوئی ہوئی سب غذا باہر ہی نہ نکل جائے۔

رُکے ہوئے سروتوں سے راج یکھشما کی پیدائش۔ سروتوں کے رُک جانے سے غذا کا رس تمام جسم میں نہیں پھیل سکتا۔ اور صرف اپنے مقام آم آشے (معدے) ہی میں ٹھہرا رہ کر سڑاند ہوتی رہتی ہے۔ وہی رس کھانسی کے زور کے ساتھ اُوپر کو جاکر مختلف شکلوں میں خارج ہونے لگتا ہے۔ اور اُس وقت چھ یا گیارہ قسم کی خرابیاں پیدا ہوجاتی ہیں۔ ان سب خرابیوں کے مجموعے کو راج یکھشما کہتے ہیں۔

اِن چھ یا گیارہ خرابیوں کے نام یہ ہیں:۔

(۱) کھانسی (۲) کندھوں میں جلن (۳) آواز کی شکستگی (۴) بخار (۵) دردِ پسلی (۶) دردِ سر (۷) خون کی قے (۸) کف کی قے (۹) دمہ (۱۰) کوشٹھا سے (۱۱) کھانے سے بے رغبتی

راج یکھشما کے یہ گیارہ رُوپ ہیں۔

راج یکھشما کے چھ رُوپ ذیل میں درج ہیں:۔

(۱) کھانسی (۲) بخار (۳) دردِ پسلی (۴) سوز بھید[۵] (۵) مل بھید[۵] اور (۶) کھانے سے بے رغبتی

---

[۵۱] امراضِ پیٹ [۵۲] شکستگی آواز [۵۳] پاخانے کا پھٹا ہُوا آنا

راج یکھشما کی قابلیت اور ناقابلیتِ علاج ۔ مندرجہ بالا گیارہ یا چھ علامات والے یا آگے آنے والے تین علامات والے راج یکھشما روگ میں اگر مریض کا مانس اور طاقت کم ہوتی جائے ۔ تو اُسے لاعلاج سمجھنا چاہیئے لیکن اِن سب علامات کے نمایاں ہونے پر بھی اگر مانس اور طاقت کم نہ ہوئی ہو ۔ تو وُہ قابلِ علاج ہوتا ہے ۔

زُکام ۔ جس شخص کا سروایُو سے رُک جاتا ہے ۔ اُسکے ناک کی جڑھ میں ٹھہرے ہوئے کف یا پت دوش وایو کے سامنے یعنی سر کی طرف دوڑتے ہیں ۔ تو جسم کو لاغر کر دینے والا خوفناک مرض زُکام پیدا ہو جاتا ہے ۔ اِسی کو پرتی شیائے بھی کہتے ہیں ۔ اِس مرض میں دردِ سر اور گرانی معلُوم ہوتی ہے ۔ ناک سے پانی بہتا ہے ۔ بخار اور کھانسی ہوتی ہے ۔ کف نکلتا ہے ۔ آواز ٹوُٹ جاتی ہے ۔ کھانے سے بے رغبتی اور کلانی[۱] ہوتی ہے ۔ اور اِندریوں میں طاقت نہیں رہتی ۔ اِن کے بعد راج یکھشما کی پیدائش ہوتی ہے ۔ راج یکھشما کے مریض کو کھانستے کھانستے لیسدار ۔ گاڑھا ۔ بدبودار سبز یا سفید رنگ کا رس کف کے ساتھ نکلتا ہے ۔

راج یکھشما کی خاص علامات ۔ کندھوں اور پسلیوں میں جلن اور سب اعضا میں ہونے والا بخار یہ راج یکھشما کی بڑی بڑی علامات ہیں ۔

راج یکھشما میں آواز کا ٹوُٹ جانا ۔ وات ۔ پت ۔ کف ۔ خُون ۔ کھانسی کے زور اور بگڑے ہوئے زُکام سے اِس روگ میں آواز شکستہ ہو جاتی ہے جو آواز وات کی وجہ سے شکستہ ہوتی ہے ۔ وُہ رُوکھی ۔ کمزور اور بے

---

[۱] جسم کا پژمردہ ہونا

ترتیب ہوتی ہے۔
جو آواز پت کی وجہ سے شکستہ ہوتی ہے۔ اُس سے حلق اور تالُو میں جلن ہوتی ہے۔ اور بولتے وقت خُون بھی آجاتا ہے۔
کف سے آواز میں دھیماپن اور رکاوٹ آجاتی ہے۔ اور گھرگھر کی سی آواز نکلتی ہے۔
خُون سے آواز بیٹھ جاتی ہے۔ اور بمُشکل باہر نکلتی ہے۔
کھانسی کے زور سے آواز میں کھرکھراہٹ ہو جاتی ہے۔
اور بگڑے ہوئے زُکام سے کف وات کی علامات نمایاں ہو جاتی ہیں۔
راج یکھشمارو گ کے دیگر عوارض۔ یکھشما میں جو پسلی کا درد ہوتا ہے۔ وہ غیر متعیّن ہوتا ہے۔ اور اُس میں سُکراہٹ اور کھنچاوٹ کی علامات پائی جاتی ہیں۔ دردِ سر میں تپش اور گرانی ہوتی ہے۔
زیادہ ابھشیندی جسم والے یکھشمارو گی کے غذا میں بے ترتیبی اختیار کرنے کے سبب حلقوم کی نالی میں سے خُون اور صاف جمع شدہ کف خارج ہوتا ہے راستوں کے رُک جانے کی وجہ سے خُون ہردے کے سانس کو روک دیتا ہے۔ یعنی سانس نہایت مُشکل سے نکلتا ہے۔
دوشوں کی وجہ سے حرارت کے ضائع ہو جانے پر لیسدار مَیل خارج ہوتا ہے۔ تینوں دوش الگ الگ یا ملکر جب زبان اور دل میں ٹھہر جاتے ہیں۔ تو کھانے سے بے رغبتی پیدا ہوتی ہے۔ خراب اغذیات اور دلی جذبات بھی کھانے سے بے رغبتی پیدا کرنے کا باعث ہوتے ہیں۔
اروچی کی پہچان۔ اگر منہ کا ذائقہ کسیلا ہو۔ تو واتج اروچی۔ کڑوا ہو۔

توپتج - اور میٹھا ہو - توکفج اروچی ہوتی ہے - علیٰ ہذا القیاس مالسنک اروچی دوشوں کے دیکھنے سے معلوم کی جاتی ہے۔

اروچی - آم ویگ[1] - دوشوں کے جوش اور خوف سے ہی دیگر خرابیوں میں بھی قے ہوتی ہے۔

تینوں دوشوں سے پیدا ہونے والی یکشما میں دوشوں کی کمی وبیشی کا خیال رکھ کے وید کو شوش روگی کا علاج کرنا چاہیئے - اب زکام - دردِ سر - کھانسی دمہ - آواز کا کمزور ہو جانا اور دردِ پسلی وغیرہ امراض کے کئی قسم کے عام معالجات کا بیان سُنو۔

زُکام وغیرہ چھ عوارض کا علاج - بگڑے ہوئے زکام یا معمولی زکام میں مالش - دھوم پان[2] - لیپ - پری شیک[3] اور اوگاہن[4] کرائیں - نیز جَو کی روٹیاں - نمکین - کھٹے - چرپرے اور گرم رس اور گھی میں پکایا ہوا لوا - تیتر - مُرغ اور بطخ کا مانس رس کھائیں۔

یا پیپل - جَو - کلتھی - سونٹھ - انار اور آملے میں ڈال کر گھی سے پکایا ہوا بکرے کا مانس رس کھائیں - اِس کے استعمال سے زکام سے دردِ پسلی تک چھئوں عوارض دُور ہو جاتے ہیں۔

یا مُونگ اور کلتھی کے یُوش میں پکا کر جَو - گیہوں اور شالی چاولوں کو حسب ضرورت استعمال میں لائیں۔

مُرا نِنڈ یا پنج مُول سے پکایا ہُوا پانی یا دھنیا اور سُونٹھ ڈالکر پکایا ہوا پانی یا بھُو آملہ ڈالکر پکایا ہوا پانی یا شال پرنی وغیرہ چاروں پرنیاں

[1] نہ ہضم شُدہ کھانا [2] حقّہ نوشی [3] دھونا [4] غوطہ مار کر نہانا۔

ڈال کر پکایا ہوُا پانی پلائیں۔ یا اِنہی پانیوں میں پکایا ہوُا اناج دیں۔
کرِ سشرا۔ اُتکارکا۔ ماش۔ کُلتھی۔ جَو اور پایَس سے سنکر سوید کی ترکیب سے حلق۔ پسلیوں۔ دِل اور سر میں پسینہ دیں۔
یا کھریٹی۔ گلو اور ملٹھی سے پکائے ہوئے نیم گرم پانی سے پری سیچن[۱] کریں۔ یا بکرے کے سر اور مچھلی کے سر سے پانی کو پکا کر اُس سے یا وات کو دُور کرنے والی ادویات کے کاڑھے سے ناڑی سوید کی ترکیب کے مطابق گلے۔ سر اور پسلیوں میں پسینہ دیں۔
آبی اور رطوبت پسند جانوروں کے مانس اور پنج مُول سے پکائے ہوئے پانی یا چکنائی ملے ہوئے کانجی سے ناڑی سوید کے ذریعے پسینہ دیں۔
جیونتی۔ سونف۔ بلا۔ ملٹھی۔ بچ۔ ولسیوار۔ وِداری کند۔ آملہ۔ آبی اور رطوبت پسند جانوروں کا مانس اور چاروں قسم کی چکنائیاں ڈالکر پکایا ہوُا لیپ سر کے درد۔ پسلی کے درد اور کندھے کے درد میں مفید ہوتا ہے۔
سونف۔ ملٹھی۔ کُٹھ۔ تگر اور چندن کو گھی میں ملا کر لیپ کرنے سے سر۔ پسلی اور کندھے کا درد دُور ہو جاتا ہے۔

(۱) کھریٹی۔ راسنا۔ تِل۔ گھی۔ ملٹھی اور نیل کنول
(۲) گوگل۔ دیودارو۔ چندن۔ کیسر اور گھی
(۳) کھشیر کاکولی۔ کھریٹی۔ وِداری کند۔ سُہانجنا اور پُنرنوا
(۴) شتاور۔ کھشیر کاکولی۔ کتِرن۔ ملٹھی اور گھی۔

---

[۱] سینچنا

اِن چاروں نُسخوں کے الگ الگ لیپ تیار کر کے بڑھے ہوئے دوش والے دردِ سر۔ دردِ پسلی اور کندھے کے درد کے لئے مفید ہیں۔

سنشمن کریا۔ نسوار۔ دھوم پان۔ اُتر بھکتکا گھرت۔ مالش کے قابل تیل اور حُقنہ یہ سب مفید تدابیر ہیں۔

جونک۔ الابُو (کُونرے لگانا) سینگی اور فصد سے خُون نکالنا دردِ سر۔ دردِ پسلی اور کندھے کے درد کو دُور کر دیتا ہے۔

پدما کھ۔ چندن اور خس کو پیس کر گھی میں ملا کر لیپ کرنے یا دُوب۔ ملٹھی مجیٹھ اور کیسر کو گھی میں ملا کر لیپ کرنے یا پُنڈریا کاشٹ۔ بڑ گُنڈی۔ کنول کیسر۔ نیلوفر۔ کسیرو اور کھشیر کاکولی کو گھی میں ملا کر لیپ کرنے سے دردِ سر وغیرہ دُور ہو جاتے ہیں۔

چندن آدی تیل۔ یا سو دفعہ دھویا ہُوا گھی ملنا۔ گھی اور ملٹھی کے پانی کا پری شیک کرنا۔ یا مہیندر کا ٹھنڈا پانی یا چندن آدی کے کاڑھے کا پانی پری شیک میں استعمال کرنا انہی مقاصد کے لئے مفید تدابیر ہیں۔

کسی دوش کے غلبے میں سنشودھن کی ترکیب۔ دوشوں کی کثرت میں سویدن (پسینہ) دیکر مرغن ومن (قے) اور وریچن (مسہل) دیں۔ تاکہ مریض لاغر نہ ہونے پائے۔

مَیل کے خارج ہو جانے سے شوش روگی کا جسم گرا ہُوا سا معلُوم ہوتا ہے۔ اس لئے مریض کی طاقت کا لحاظ رکھ کر مُسہل کا استعمال کرانا چاہیئے۔ جب مریض کا شکم صاف ہو جائے۔ اور کھانسی۔ دمہ۔ شکستگی آواز دردِ سر۔ دردِ پسلی و کندھے کا درد باقی رہ جائیں۔ تو مندرجہ ذیل ادویات

استعمال کرائیں۔
کھریٹی۔ وِداری کند آدی گن کی ادویات۔ وداری کند اور ملٹھی سے پکائے ہوئے گھی میں نمک ڈال کر نسوار دینے سے شکستگی آواز کا عارضہ دُور ہو جاتا ہے۔
پرپُنڈریک۔ ملٹھی۔ پیپل۔ بڑی کٹیری۔ کھریٹی اور دُودھ سے پکائے ہوئے گھی کی نسوار دینے سے بھی آواز کی شکستگی رفع ہو جاتی ہے۔
یا غذا کے بعد مُختلف تراکیب سے گھی پینا سر، پسلی اور کندھوں کے درد نیز کھانسی اور تنفّس کو دُور کر دیتا ہے۔
یا دش مُول۔ دُودھ۔ مالس رس اور کھریٹی کے گُودے سے پکایا ہُوا گھی فوراً مندرجہ صدر عوارض کو دُور کرنے میں بے نظیر ہے۔
غذا کے بعد غذا کے بیچ میں حرارت ہاضمہ کے مطابق دوُدھ اور راسنا سے پکایا ہُوا گھی یا دوُدھ اور بلا کا گھی استعمال کرنے سے اوّل الذکر عوارض رفع ہو جاتے ہیں۔
سنیہہ۔ اب آگے اُن سنیہوں اور لیہوں کا ذکر کیا جائیگا۔ جو کھانسی سُوڑ بھنگ۔ دمہ۔ ہچکی۔ درد سر۔ درد پسلی اور کندھوں کے درد کو دُور کرتے ہیں
گھی۔ کھجور۔ داکھ۔ کھانڈ۔ شہد اور پیپل ملا کر چاٹنے سے سُوڑ بھنگ کھانسی اور دمہ جاتے رہتے ہیں۔
یا دش مُول ڈال کر جوش دئے ہوئے دوُدھ میں سے جو تازہ گھی نکالا جاتا ہے۔ اُس میں پیپل اور شہد ڈالکر استعمال کرنے سے سُوڑ بھنگ (شکستگی آواز) کی شکایت دُور ہو جاتی ہے۔ اس کے استعمال

سے وردِ سر۔ دردِ پسلی۔ کندھے کا درد۔ کھانسی۔ دمہ اور بخار بھی جاتے رہتے ہیں۔

پانچوں پنچ مُول کے ساتھ جوش دئیے ہوئے دُودھ کا گھی بھی اول الذکر امراض کو دفع کر دیتا ہے۔

یا پانچوں پنچ مُول کے کاڑھے اور چوگنے دُودھ سے پکایا ہُوا گھی یکھشما روگی کے اوّل الذکر ساتوں عوارض کو رفع کر دیتا ہے۔

چار لیہہ:- (۱) کھجور۔ پیپل۔ داکھ۔ ہرڑ۔ کاکڑا سینگی اور جوانسہ
(۲) ترپھلا۔ پیپل۔ موتھا۔ سنگھاڑا۔ کھانڈ اور گڑ
(۳) کھشیر کاکوتی۔ کچور۔ کٹھ۔ تُلسی۔ کھانڈ اور گڑ
(۴) سُونٹھ۔ چیتا۔ کھیل۔ پیپل۔ آملہ اور گڑ

ان نسخوں کو الگ الگ گھی اور شہد ملا کر چاٹنے سے کھانسی۔ دمہ سُوزشِ بھید اور دردِ پہلو دُور ہو جاتے ہیں۔

دیگر: مصری۔ بنسلوچن (تباشیر) پیپل۔ الائچی اور دارچینی کو آخر سے اوّل کو ایک سے دُوسری کو دو چند لیں۔ یعنی دارچینی سے دو چند الائچی الائچی سے دو چند پیپل علیٰ ہذا القیاس سب ادویات کو لے کر گھی اور شہد ملا کر چاٹیں۔

یہی ادویات بطور چُورن دمہ۔ کھانسی۔ کف۔ جبھّا سُپت (زبان کی بے حسی) کھانے سے بے رغبتی۔ ضُعف ہضم اور دردِ پسلی میں بھی دینی چاہئیں۔

ہاتھ۔ پاؤں اور جسم کی جلن میں۔ بخاریں اور دمائی یا علٰے رکت پت میں بالسہ گھرت یا شتاوری گھرت کا استعمال نہائت ہی مفید ہوتا ہے۔

دُرالبھادیہ گھرت - جوانسہ - گوکھرو - چاروں پرنی - کھریٹی اور پت پاپڑا ہر ایک ایک ایک پل لے کر دس گُنا پانی میں پکائیں - جب پانی دسواں حصہ باقی رہ جائے - تو اُسے چھان کر اُس میں نیچے لکھی ہوئی اشیا ایک ایک کرش بھر ڈالدیں - جیسے شٹھی - پوہکر مُول - پیپل - ترائمان - بھُوآملہ - چرائتہ - کٹکی - اِندرجَو اور ساروا کو باریک پیس کر ڈال دیں - پھر اُس میں ایک پرستھ گھی اور دو پرستھ دُودھ ڈال کر پکائیں - اِس گھی کے استعمال سے بخار - جلن - چکر آنا - کھانسی - کندھوں کا درد - پسلی کا درد - درد سر - پیاس - قے اور اسہال دُور ہوجاتے ہیں

جیونتیادی گھرت - جیونتی - ملٹھی - کشمش - اندرجَو - شٹی - پوہکر مُول - کیڑی - گوکھرو - کھریٹی - نیل کنول - بھُوآملہ - ترائمان - جوالسہ اور پیپل سب کو ہموزن لے کر باریک پیس لیں - اور پھر اِن سے گھی کو پکالیں - اس گھی کے اکیلے کے استعمال سے ہی گیارھوں قسم کے راج یکھشما کے عوارض رفع ہوجاتے ہیں -

بلادیہ گھرت - کھریٹی - شال پرنی - پرشن پرنی - بڑی کیڑی اور چھوٹی کیڑی اِن سب کا کاڑھا بنالیں - اور اِس کاڑھے میں گائے کا دُودھ سُونٹھ - داکھ - کھجور - گھی اور پیپل ڈالکر گھی پکالیں - اِس گھی میں شہد ملا کر کھائیں - تو بخار - کھانسی اور سُوز بھنگ دُور ہوجاتے ہیں -

دیگر - یکھشما روگ میں بکری کا دُودھ اور جنگلی جانوروں کا مانس رس پینا اچھی چیزیں ہیں - چنے - مُونگ اور موٹھ کے یُوش بنا کر پئیں - دافع بخار ادویات اور طریق علاج جو پہلے بیان کیا گیا ہے یکھشما روگ

کے بخار اور جلن کے دفعیے کے لئے گھی سمیت وہ یہاں بھی کام میں لانے چاہئیں۔

کف دوش والے اور طاقتور مریض کو کف کے گرنے کی صورت میں رارٹے کے ساتھ دودھ یا رارٹا ملا کر میٹھے رس یا قَے آور ادویات سے پکایا ہوا اور گھی ملایا ہوا یواگو پلا کر قَے کرائیں۔

قَے ہو چکنے کے بعد جب بھوک لگے۔ تو ہلکی غذا کھانے کو دیں۔ جَو۔ گیہوں مادھوبک۔ سیدھو۔ ارشٹ۔ سُرا۔ آسَو اور جنگلی جانوروں کے گوشت کے کباب استعمال میں لانے سے بھی کف دُور ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ جب کف بکثرت نکلتا ہو۔ تو وایو ہی کف کو دھکیلتا ہے۔ اُسوقت سنگدھ اوشن (گرم تر) تدابیر کے ذریعے اُس کف کے اخراج کو دُور کرنا چاہیے کف کے اخراج میں جو علاج کیا جاتا ہے۔ وہی قَے کے روکنے کے لئے بھی کارآمد ہے۔ اِس میں دلپسند۔ وات دُور کرنے والی اور ہلکی اغذیات واشربات استعمال کرانی چاہئیں۔

ضُعفِ ہضم کی تدابیر۔ بالعموم ضُعفِ ہضم سے ہی لیسدار دست آتے ہیں۔ اور مُنہہ کا ذائقہ بگڑ جاتا ہے۔ غذا سے بے رغبتی ہو جاتی ہے۔ ایسے مریض کو حرارت ہاضمہ بڑھانے والی۔ اسہال بند کرنیوالی۔ مُنہہ کو صاف کرنیوالی اور اروچی کو دُور کرنے والی ادویات استعمال کرانی چاہئیں۔

اسہال روکنے والی ادویات۔ یکھشما روگ کے اتیساروں میں سونٹھ اور اِندر جَو کو چاولوں کے پانی کے ساتھ نوش کریں۔ اور دوائی کے ہضم ہو جانے پر چانگیری مٹھے اور انار کے رس سے پکایا ہوا یواگو پلائیں۔

یا پاٹھا۔ بلگری اور اجوائن کے کاڑھے کو مٹھے کے ساتھ ملا کر پئیں۔
یا جوالسہ۔ سونٹھ اور پاٹھا کے کاڑھے کو شراب کے ساتھ نوش کریں۔
یا جامن اور آم کی گٹھلی۔ بلگری۔ کیتھ اور سونٹھ کے کاڑھے میں پیامنڈ ڈالکر پئیں۔ یا انہی تینوں نسخوں کا دال کے ساتھ کھڑ یوش بنا کر گھی اور کھٹائی ڈال کے استعمال کریں۔ تو اتیسار جلدی رک جاتے ہیں۔
دیگر۔ بیت۔ ارجن۔ جامن۔ کنول۔ سہانجنا۔ کھنبھاری۔ ملکا۔ بجورا۔ آملہ اور انار کے پتوں میں کھٹائی نمک۔ گھی اور انار ڈالکر یوش بنا کر استعمال کرنے سے بھی اتیسار رک جاتے ہیں۔
قابض ادویات کے ساتھ پکایا ہوا ہلکے مالنسوں کا رس اور شالی چاول کھانے کو دیں۔ اور شال پرنی وغیرہ پنچ مول سے پکایا ہوا پانی پینے کو دیں۔
مٹھا۔ شراب۔ چوکا اور انار کا رس اتیسار کو روکتا اور حرارت ہاضمہ کو بڑھا دیتا ہے۔
منہہ کے بے ذائقہ پن کو دور کرنیوالی تدابیر۔ علی الصبح اور شام کے وقت داتن کرنا۔ منہہ میں پانی بھر بھر کے کلیاں کرنا اور کول گرہ کرکے بعد ازاں دہوم پان کرنا۔ اس کے بعد ہاضمہ افزا اور کھانے کی خواہش بڑھانے والی ادویات کا استعمال کرنا منہہ کے بے ذائقہ پن کو دور کر دیتا ہے۔ دلپسند بنا ہوا کھانا بھی منہہ کے بے ذائقہ پن کو دور کر دیتا ہے۔
منہہ کو دہونے کے پانچ نسخے۔ (۱) دارچینی۔ موتھا۔ الائچی اور دھنیا (۲) ہر دو موتھا۔ آنولہ اور دارچینی (۳) دارچینی۔ دارہلدی اور اجوائن (۴) پیپل اور تیج وتی (۵) اجوائن اور سماق دانہ

الگ الگ اِن پانچوں نسخوں کے چُورنوں کا منجن کرنا مُنہہ کو صاف کرتا اور کھانے کی خواہش بڑھاتا ہے۔
یا اِن کی گولیاں بنا کر مُنہہ میں رکھیں۔ یا اِن کے چُورنوں کو پانی میں ملا کر کُلیاں کریں۔
سُرا۔ مادھویک۔ سیدھو۔ تیل۔ شہد۔ گھی۔ دُودھ اور گنّے کے رس کے کَوَل دھارن بھی مفید ہیں۔
یوانی کھانڈو۔ اجوائن۔ سماق دانہ۔ سونٹھ۔ امل بیت۔ انار اور بیر ہر ایک ایک کرش۔ دھنیا۔ سونچل نمک۔ زیرہ۔ دارچینی ہر ایک نصف نصف کرش۔ پیپل ایک سو۔ کالی مرچ دو سو۔ اور کھانڈ چار پل لے کر اِن کا چُورن بنا لیں۔ یہ چُورن زبان کو صاف کرنے والا۔ دِل پسند۔ غذا کی رغبت بڑھانے والا۔ امراضِ دل۔ تلی اور دردِ پسلی کو دُور کرنے والا۔ نیز قبض اور اپھارے کو دُور کرتا ہے۔ کھانسی۔ دمہ۔ گرہنی اور بواسیر کی خرابیوں کو دُور کرتا ہے۔ اور قابض ہوتا ہے۔
تالیس پتر آدی وٹکا۔ تالیس پتر۔ مرچ سیاہ۔ سونٹھ۔ پیپل اور بنسلوچن اِن سب کو بہ ترتیب ایک ایک حصہ زیادہ لیں۔ دارچینی اور الائچی نصف نصف حصّہ لیں۔ اور پیپل سے آٹھ گُنا کھانڈ ڈال کر چُورن بنا لیں۔ اِس چُورن سے کھانسی تنفّس اور کھانے سے بے رغبتی دُور ہوتی ہے۔ حرارت ہاضمہ کو تیز کرتا ہے۔ ہردے روگ کھبس گرہنی دوش۔ شوش۔ تلی اور بخار کو دُور کرتا ہے۔ قے۔ اتی سار اور

درد کو دُور کرتا ہے۔ اور ڈکار لاتا ہے۔

اگر اول الذکر چُورن کو مصری کی چاشنی ملا کر گولیاں بنائی جائیں۔ تو یہ گولیاں اگنی کے سنسکار کی وجہ سے چُورن کی نسبت ہلکی ہوتی ہیں

یکھشما روگ میں گوشت کا استعمال - جس یکھشما روگی کا گوشت سُوکھ گیا ہو۔ اُسے گوشتخور جانوروں کا گوشت کھلانا چاہیئے۔ کیونکہ یہ نہائت موٹا کرنے والی چیز ہے۔ ایسے مریض کو مور کا مانس بھی مفید ہے۔ یا گدھ۔ دُھگدُھو اور چیل کے گوشت بھی مختلف انواع سے تیار کر کے کھلائیں۔

تیتر کے نام سے کوّے کا گوشت۔ مچھلی کے نام سے سانپ کا گوشت مچھلی کی کسی قسم کے نام سے گنڈوئے کا گوشت۔ خرگوش کے نام سے رونگٹوں والے موٹے نیولے کا گوشت۔ بلّی یا گیدڑ کے بچوّں کا گوشت ساگ بھاجی میں ڈالکر پکا کر کھلائیں۔

ہرن کے نام سے شیر۔ ریچھ۔ روجھ۔ بگھیلے اور ایسے ہی دیگر گوشتخور جانوروں کا مانس گوشت کے بڑھانے کیلئے بڑی مفید اغذیات ہیں۔ بھینسے کے نام سے ہاتھی۔ گھوڑے اور گینڈے کے مانس کا قیمہ بنا کھلاویں ان مانسوں سے مانس بڑھتا ہے۔

گوشتخور جانوروں کا گوشت گوشت کو کثرت سے بڑھا دیتا ہے۔ ان میں سے مرگ اور پرندوں کا گوشت تیز۔ گرم اور ہلکا ہونے کے سبب نہائت مفید ہوتا ہے۔ عادت نہ ہونے کی وجہ سے جب خراب مانسوں کا استعمال کرائیں۔ تو ان کا استعمال کرانے سے پیشتر اُن میں رغبت

پیدا کر لینی چاہیئے۔

جو مریض جان کر بھی کراہت کا اظہار کرتا ہُوا ایسے مانسوں کو کھا لیتا ہے وُہ قے کر ڈالتا ہے۔ اسلیئے اِن مانسوں کو اور مانس ظاہر کر کے کھلانا چاہیئے مور۔ تیتر۔ مرغ۔ ہنس۔ سوٗر۔ اُونٹ۔ بھینسے اور گدھے کا مانس بھی گوشت کو بکثرت بڑھاتا ہے۔

اَنّ پان ادھیائے میں جو آٹھ قسم کے مانس بیان کیئے گئے ہیں۔ اُنہی میں سے یکھشما روگی کو حسب ضرورت کسی مانس کا استعمال کرانا چاہیئے جیسے وات شوش روگی کو پرسہ[۱]۔ بھوشئے[۲]۔ آنوپ[۳]۔ دیج[۴]۔ آبی اور جل چر[۵] چرندوں اور پرندوں کا مانس کھانے کو دیں۔

کف پت شوشی کو پرتد[۶]۔ وشکر[۷] اور دھنو[۸] ج چرندوں پرندوں کا مانس کھانے کو دینا چاہیئے۔

اِن تمام مانسوں کو ساگ بھاجی کی مانند تیار کر کے دِل پسند۔ نرم خوش ذائقہ اور خوشبودار اشیا ڈال کے مریضوں کو کھلانا چاہیئے۔

اُس شخص کے جسم میں جو باقاعدگی سے زندگی بسر کرتا ہے۔ مانس کھاتا ہے۔ اور مادھویک پیتا ہے۔ یہ روگ زیادہ عرصے تک نہیں ٹھہر سکتا نیز جو سُرا منڈ پیتا ہے۔ غان وغیرہ کرتا رہتا ہے۔ اور حوائج ضروریہ کے زور کو نہیں روکتا۔ کیونکہ ایسے شخص کے باطن میں یکھشما

---

[۱] جھپٹا مارنیوالے جانور جیسے چیل [۲] زمین کے اندر رہنے والے جانور [۳] مرطوب جگہ میں رہنے والے جانور [۴] پانی میں چلنے پھرنے والے جانور [۵] چونچ سے پھوڑ کر کھانیوالے جانور جیسے طوطا [۶] اناج کو بکھیر کر کھانے والے جانور جیسے بٹیر

روگ قدم نہیں جما سکتا۔
یکھشما روگ میں پرسنّا[۵۱]۔ وارُنی[۵۲]۔ سیدُھو۔ ارشٹ۔ آسو اور شہد کا حسب ضرورت پینا اور حسب خواہش مالس کا کھانا بہت فائدہ مند تدابیر ہیں
یکھشما میں مد (شراب) کے فوائد - چونکہ مد تیز۔ گرم۔ وشد (صاف) اور لطیف ہوتا ہے۔ اسلئے وہ مساموں کے مُنہ کھول دیتا ہے۔ جس سے جسم کے ساتوں دھاتوؤں کو تقویت حاصل ہوتی ہے۔ اور یہ روگ جلدی دُور ہو جاتا ہے۔
دیگر۔ یکھشما روگی کو گوشتخور جانوروں کے گوشت میں پکایا ہوا گھی دیں۔ یا دس گنا دُودھ میں گھی پکا کر شہد کے ساتھ ملا کر کھلائیں۔
یا مدھُرگن کی ادویات اور دش مُول کے کاڑھے میں دُودھ اور مالس رس ملا کر اُس سے گھی پکا کر کھلائیں۔ تو نہائت آسانی سے شوش یعنی یکھشما روگ دُور ہو جاتا ہے۔
یا پیپل۔ پپلا مُول۔ چب۔ چیتا۔ سُونٹھ۔ جَوکھار اور دُودھ میں پکائے ہوئے گھی کا استعمال کرانے سے مساموں کے مُنہ کُھل جاتے ہیں۔
یا راسنا۔ کھرہٹی۔ گوکھرو۔ شال پرنی اور سانٹھ کے کاڑھے میں جیونتی پیپل۔ بھارنگی اور دُودھ ڈال کر گھی پکائیں۔ یہ گھی شوش کو دُور کر دیتا ہے۔
مندرجہ بالا گھرتوں کو یواگو میں ڈال کر پلائیں۔ یا شہد میں ملا کر چٹائیں یا غذا کے ساتھ کھلائیں۔

[۵۱] قسم شراب [۵۲] قسم شراب

مندرجہ بالا خوراک کی ترکیب شوش روگی کے لئے بیان کی گئی ہے۔

اوگاہن (نہلانا)۔ مریض یکھشما کے بدن پر تیل مل کر اُسے گھی۔ دُودھ یا پانی کے ٹب میں بٹھا کر نہلانا چاہیئے۔ ایسا کرنے سے سروتو (مساموں) کے مُنہہ کُھل جاتے ہیں۔ اور طاقت نیز تروتازگی بڑھتی ہے۔ نہلانے کے بعد مریض کو بہ آرام بٹھا کر اوّل الذکر مشرک سنیہہ کی اُس کے جسم پر آہستہ آہستہ مالش کرنی چاہیئے۔ اور پھر اچھی طرح سے کپڑے پہنا دیں۔

اُدورتن (اُبٹنا)۔ جیونتی۔ شت ویرجا۔ بجیٹھ۔ سونٹھ۔ اسگندھ۔ اونگا ترکاری۔ بلٹھی۔ کھریٹی۔ وداری کند۔ سرسوں۔ کُٹھ۔ تنڈل۔ السی۔ اُڑد تل اور سُرا بیج لے کر سب کو پیس کر اِن میں تگنے جَو کا آٹا۔ دہی۔ اور شہد ملا کر اُبٹنا ملیں۔ تو تروتازگی۔ طاقت اور خوشنمائی ترقی پاتی ہے۔
سفید سرسوں کے نگدسے اور خوشبودار جیونیہ گن (زندگی افزا) کی ادویات کا کاڑھا بنا کر موسم کے مطابق راحت بخش پانیوں میں ملا کر نہانے کے کام میں لائیں۔ پھر عطر لگا کر پھولوں کے ہار۔ صاف کپڑے اور زیورات پہنائیں۔ پھر برکت دِہ اشیاء کو چھُوا کر دیوتا۔ برہمن اور ویدوں کی پُوجا کرائیں۔ اِس کے بعد مریض کو اجازت دیں۔ کہ وُہ اپنے اعزا اور اقربا کے ساتھ ملکر خُوش ذائقہ۔ خُوش رنگ۔ خوشبودار اور خوش لمس کھانا کھائے۔

شوش روگی کے لئے ایک برس کے پُرانے چاول بُہت اچھے ہوتے ہیں۔ یہ ہلکے اور کم اثر ہونے کیوجہ سے سب سے اچھی غذا سمجھی جاتی ہے۔

کھشت کھین کے علاج کے بیان میں جو اغذیات بیان کی گئی ہیں - اُن سب کو بھی مانس کی ایزادی کے لیئے یکھشما روگ کے تئیں استعمال کرانا چاہیئے دیگر تدابیر تیل کی مالش کرنے سے - اُبٹنا ملنے سے - سنان - اوگاہن (ادویات کے کاڑھے سے نہلانا) اور مارجن (گیلے کپڑے سے پونچھنا) سے - وستی کرم (حقنہ کرنے) سے - گھی - دودھ اور مانس کے استعمال سے - مانس رس کے ساتھ چاولوں کا بھات کھانے سے اچھے شراب پینے سے - دل پسند خوشبویات کے سونگھنے سے - مختلف موسموں کے مطابق مختلف پانیوں کے ساتھ نہانے سے نادریدہ اور حسب دلخواہ کپڑوں کے پہننے سے - اعزا کے ملنے سے - نازنین عورتوں کے دیدار سے - سُریلے باجوں اور گیتوں کے سُننے سے - خوشی اور اطمینان سے - ہمیشہ بزرگوں کی سیوا کرنے سے - برہمچریہ اختیار کرنے سے - خیرات اور عبادت کرنے سے - راستی کے عہد کی ایفا سے - منگلا چرن اور اہنسا سے - ویدوں اور برہمنوں کی پوجا سے بھی راج یکھشما روگ دُور ہو جاتا ہے -

جس دوائی اور جس کام سے زمانہ قدیم میں یہ روگ دُور کیا گیا تھا - اُسی وید وکت کام سے اس روگ کو دُور کرنے کی کوشش کرنا چاہیئے

ادھیائے کا خلاصہ اس ادھیائے میں راج یکھشما کی پیدائش تشریح - علامات ماقبل المرض - علامات اور علاج کا بالتفصیل بیان کیا گیا ہے - نیز اس روگ کے دیگر نام - بواعث - قابلیت اور ناقابلیت علاج نیز عسرت العلاج ہونے کا ذکر لکھا گیا ہے

نواں ادھیائے

بواسیر کا علاج

مہرشی پُنرو سُو روزانہ فرائض سے فراغت پا کر پچنت بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ موقعہ کو غنیمت سمجھ کر اگنی ویش نے ارش روگ (بواسیر) کی پیدائش خرابی کے بواعث۔ مرض کی شکل۔ پیدائش کے مقام۔ علامات علاج۔ نیز قابل علاج اور لاعلاج بواسیر کی علامات کے متعلق اُن سے سوال کیا۔ مہرشی نے جو جواب دیا۔ اُسے ذیل میں درج کیا جاتا ہے

بواسیر کی اقسام۔ بواسیر دو قسم کی ہوتی ہے۔ (۱) سہج (پیدائشی اور (۲) اُتر کالج (پیدائش سے بعد میں ہونے والی)

سہج بواسیر ماں باپ کے رج ویرج کی خرابی یا پچھلے جنموں کے کرموں کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ یہ بواسیر ایک قسم کا زائد بڑھا ہوا گوشت ہے جو جسم کے ساتھ ہی پیدا ہوتا ہے۔

بواسیر کا مقام۔ گُدا کے دروازے سے اندر کی طرف ساڑھے پانچ اُنگل کے بیچ میں (۱) پرواہنی (۲) وِسرجنی اور (۳) سنورنی نام کے تین آمنٹے ہوتے ہیں۔ سب قسم کے ارش روگ انہی آنٹوں میں ہُوا کرتے ہیں یہی مجملہ قسم کی بواسیروں کا کھیتر کہلاتے ہیں۔

بعضوں کی رائے میں صرف گُدا ہی بواسیر کا مقام نہیں ہے۔ بلکہ اور بھی بواسیر کے مقامات ہیں۔ جیسے تفنیب۔ فرج۔ حلق۔ مُنہہ۔ ناک۔

کان - آنکھوں کے کوئے اور چمڑا۔
لیکن اِن مقامات میں جو گوشت بڑھتا ہے۔ وُہ بواسیر نہیں کہلاتا ہے وُہ تو صِرف بڑھا ہُوا مانس ہے۔ بواسیر صِرف اُسی مانس کو کہتے ہیں۔ جو گُدا کے تینوں آنٹوں میں بڑھ جاتا ہے۔
تمام اقسام کی بواسیروں کا ادھشٹان (مسکن) چربی - گوشت اور چمڑا ہے۔
سہج ارش (پیدائشی بواسیر) کی شکل - پیدائشی بواسیروں میں سے بعض لطیف - بعض چھوٹی - بعض بڑی - بعض گہری - بعض گول - بعض بے ترتیبی سے پھیلی ہوئی - بعض اندر کی طرف سے ٹیڑھی - بعض باہر کی طرف سے ترچھی - بعض جٹل[۵۱] اور بعض پتلے مُنہ والی ہوتی ہیں۔ بواسیر میں جس دوش کا غلبہ ہوتا ہے۔ اُس کی رنگت بھی اُسی دوش کے مطابق ہوتی ہے۔
سہج ارش روگی کے نشانات - پیدائشی بواسیر والا پیدائش سے ہی لاغر - بدرنگ - سُوکھا سڑا اور کمزور ہوتا ہے۔ اُسے باد مخالف اور پاخانے و پیشاب کے رُکے رہنے کی بالعموم شکائت رہتی ہے۔ اُسے شرکرا روگ اور اشمری روگ (پتھری کا مرض) بھی رہتا ہے۔ اُسے بالعموم قبض کے ساتھ پکا ہُوا - کچا - خشک یا پھٹا ہُوا پاخانہ آیا کرتا ہے۔ بعض دفعہ سفید - زرد - سبز - پانڈو ورن[۵۲] کا - سُرخ - ارُن[۵۳]

---

۵۱ ایک دُوسرے میں مِلی جُلی
۵۲ بھُوسلے رنگ کا ۵۳ سُرخ

پتلا - گاڑھا - چپ چپا - سڑی ہوئی بُو والا اور خامی لئے فُضلہ بھی نکلتا ہے - ایسے مریض کے بیٹھے رہنے سے ناف - مثانے اور ونکھشنوں[51] میں اینٹھن ہونے لگتی ہے - اور اُسے عام طور پر رونگٹوں کا کھڑے ہو جانا - پرمیہہ - پرسکت[52] وِشٹمبھتا - انتڑیوں کا بولنا - اُدا ورت[53] ہردے اور اِندریوں میں لپساوٹ[54] - نہائت قبض کے ساتھ کڑوے اور کھٹے ڈکار آنا - دُبلاپن - ضُعف ہضم - ویرج کی کمی - غصّہ - بےچینی کھانسی تنفّس - تمک شواس[55] - جی متلانا - قے - کھانے سے بےرغبتی - زُکام - چھینک - آنکھوں کی دُھند - شبکوری - دردِ سر - آواز کا کمزور ہو جانا - سُور بھِنّتا[56] - سُور سنّنا[57] - سُور سکتتا[58] - سُور جرجرتا[59] - امراض کان - ہاتھ - پاؤں - مُنہہ اور آنکھوں کے گوشوں میں سوجن ہونا - بخار - اعضا شکنی - جسم کے سب پُرووں (دو جوڑوں کے مابینی مقامات) میں درد ہونا - بعض بعض مرتبہ پسلی کوکھ - مثانے - دِل - پُشت اور گردن میں درد ہونا - تپش غم آلودگی اور نہائت سُستی وغیرہ گھیرے رہتے ہیں -

اِن عوارض کا باعث پیدائشی بواسیر سے رُکی ہوئی اپان وایو باقی سمان - ویان - پران اور اُدان چاروں قسم کی وایو کو نیز پت اور کف کو کوپت کر دیتی ہے - اِس طور سے کوپت شُدہ

[51] چڈے [52] بوجھل ہونا [53] اپھارہ
[54] چپ چپاہٹ [55] دمہ کی قسم [56] ٹوٹی ہوئی آواز
[57] رُکی ہوئی آواز [58] بیٹھی ہوئی آواز [59] تھتلاتی آواز

پانچوں قسم کی وائیو پت اور کف بواسیر کو خراب کرکے اوّل الذکر عوارض کو پیدا کر دیتی ہیں۔

اُترکالیج ارش کی علامات ثقیل۔ میٹھی۔ ٹھنڈی۔ لیسدار۔ جلن پیدا کرنے والی۔ متضاد اور بے ہضمی پیدا کرنے والی اغذیات سے۔ غیر مقررہ مقدار کی اور ناموافق خوراک سے۔ گائے۔ مچھلی۔ سؤر۔ بھینسے بکری اور بھیڑ کے گوشت کھانے سے۔ پیٹھی۔ پرم ان۔ دودھ۔ لڈو دہی۔ تل اور گڑ کی بنی ہوئی اشیاء کے کھانے سے۔ اُڑد کے یوش گنے کے رس۔ پیناک[۵۱]۔ پنڈالو۔ سوکھے ساگ۔ سرکہ۔ لہسن۔ کیلا۔ نیپڈک۔ بھجے۔ مرنال۔ شالوک۔ کرونچادن۔ کسیرو اور سنگھاڑوں کے استعمال سے۔ تازہ اُگے ہوئے نئے دھانیوں کے کھانے سے۔ کچی مولی کے استعمال سے۔ ثقیل اثمار۔ راگ کھانڈو۔ ہرنیک دہرڑ چربی۔ پرندوں کے سر اور پاؤں۔ نیز باسی۔ سڑا ہوا۔ ٹھنڈا اور ملا جُلا کھانا کھانے سے۔ مندک دہی[۵۲] اور شراب خوری سے۔ خراب اور بھاری پانی کے پینے سے۔ بکثرت سنیہہ پینے سے۔ اندرونی صفائی نہ کرنے سے۔ وستی کرم میں اُلٹ پُلٹ ہو جانے سے۔ کثرت جماع سے۔ دن کے وقت سونے سے۔ آرام دہ نشستگاہ۔ چارپائی اور نشستگاہ پر زیادہ عرصے تک بیٹھے رہنے سے ہاضمہ کمزور ہو جاتا ہے اور ہاضمہ کی کمزوری سے فضلہ بڑھ جاتا ہے۔

---

۵۱ پھوک جیسے کھل

۵۲ ٹھیک نہ جما ہوا دہی

علیٰ ہذا القیاس اکڑوں بیٹھنے سے۔ ناہموار اور سخت نشستگاہ پر بیٹھنے سے
ایسی سواری پر چڑھنے سے جس میں ہچکولے زیادہ لگتے ہوں۔ اونٹ
پر سوار ہونے سے۔ بکثرت جماع کرنے سے۔ وستی نیتر کے درست طور
پر نہ لگنے سے۔ گدا میں زخم آجانے سے یا بار بار بہت ٹھنڈے یا
گرم پانی سے گدا کو دھونے کے سبب۔ یا کپڑے۔ لوہے۔ مٹی کے
ڈھیلے یا تنکوں سے زیادہ رگڑنے کے باعث۔ باد مخالف۔ پاخانہ
اور پیشاب کو بے ضرورت نکالنے سے۔ نیز بے ضرورت حوائج ضروریہ
کو روکنے سے۔ عورتوں کے حمل کے ساقط ہو جانے سے۔ حمل
کے دبانے سے۔ بکثرت اولاد پیدا ہونے سے۔ یا اولاد کے اُلٹے
طور پر پیدا ہونے سے اپان وایو کوپت ہو کر پہلے اکٹھے ہوئے ہوئے
مل سے مل جاتی ہے۔ اور جب وہ مل نیچے کو جانے لگتا ہے۔ تو
اپان وایو گدا کے آنٹے میں داخل ہو کر وہاں خرابی پیدا کر دیتی ہے
اور ارش روگ (بواسیر) کا مرض پیدا ہو جاتا ہے۔

دوشوں کے لحاظ سے بواسیر کی شکلیں۔ سرسوں۔ مسور۔ اُڑد
مونگ۔ موٹھ۔ جو۔ کلائے۔ ٹینٹ کیر۔ کھجور۔ بیر۔ چرمٹھی۔ کندوری۔ کریل
گولر۔ جامن۔ کشمش۔ انگوٹھے۔ کسیرو۔ سنگھاڑے اور کاکڑا سینگی
کی سی۔ تیز مرغ۔ مور اور طوطے کی چونچ اور زبان کی مانند اور پھول
کی کلی کی طرح شکل والی وہ بواسیر ہوتی ہے۔ جو وات۔ پت اور
کف کی زیادتی کے سبب ہوئی ہو۔ ان کی خاص علامات آگے
بیان کی جاتی ہیں۔

وات کے غلبے والی بواسیر کی علامات۔ وُہ بواسیر جو خُشک۔ مُرجھائی ہوئی۔ سخت۔ کھُردری۔ رُوکھی۔ نیلے رنگ کی۔ تیز سرے والی ٹیڑھی۔ یا پھٹے ہوئے مُنہہ والی اور ناہموار طور سے پھیلی ہوئی ہوتی ہے۔ نیز جس میں درد۔ کھنچاوٹ۔ سُوئی چبھنے کا سا درد۔ جھُرّاہٹ۔ اور چکناہٹ ہوتی ہے۔ اور جس سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ جس میں تر اور گرم اشیا کے استعمال سے آرام معلوم ہوتا ہے۔ جس میں پروا ہکا اور اپھارہ ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے قضیب۔ خصیتیَن مثانے۔ چڈّوں اور ہردے میں تکلیف ہوتی رہتی ہے۔ جس سے اعضا شکنی اور ہردے۔ دَرد[۵] کا غلبہ ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے باد مخالف پاخانہ اور پیشاب رُک جاتے ہیں۔ پاخانہ سخت ہو جاتا ہے۔ کمر رانیں۔ پُشت۔ دُم۔ پسلیاں۔ کوکھ اور مثانے میں درد ہوتا ہے۔ نیز جس میں دردِ سر۔ چھینکیں۔ ڈکار۔ زُکام۔ کھانسی۔ مشقّت۔ سُوکھا سوج۔ غشی۔ کھانے سے بے رغبتی۔ مُنہہ کا بے ذائقہ پن۔ دُھند کھُجلی۔ ناک۔ کانوں اور کنپٹیوں میں درد۔ شکستگیٔ آواز۔ ناخنوں۔ آنکھوں مُنہہ۔ چمڑے۔ پیشاب اور پاخانے کے سیاہ۔ سُرخ اور گاڑھا ہو جانے کی شکائت رہتی ہے۔ ایسی بواسیر کو واتج ارش کہتے ہیں۔

بواعث۔ کسیلے۔ چرپرے۔ کڑوے۔ رُوکھے۔ ٹھنڈے اور ہلکے پکوانوں کا بکثرت استعمال کرنا۔ مقرّرہ مقدار کے موافق اور تھوڑی غذا کھانا۔ تیز شراب پینا۔ بکثرت جماع کرنا۔ فاقہ کشی۔ ٹھنڈا ملک۔ ٹھنڈا موسم۔

---

[۵] دمہ کی قسم

ورزش - تیز ہوا اور تیز دھوپ یہ سب واتج ارش کے بڑے بڑے بواعث ہیں۔
پتج ارش کی علامات - جو بواسیر نرم - ڈھیلی اور نازک ہو - جس پر ہاتھ لگانے سے تکلیف ہوتی ہو - جس کا رنگ سُرخ - زرد - نیلا یا سیاہ ہو - جس میں پسینے اور رطوبت کی کثرت ہو - جس میں سے بدبو آتی ہو - اور رقیق و زردی مائل خُون رستا ہو - یا خون بہتا ہو - جس میں جلن - کھجلی - شُول اور سُوئی چبھنے کا سا درد ہوتا ہو - جو پکی ہوئی ہو - جس میں ٹھنڈی اشیائ کے استعمال سے آرام معلوم ہو - جس کی وجہ سے پھٹا ہُوا اور زرد یا سبز رنگ کا پاخانہ آئے - یا جس کی وجہ سے زرد - بدبودار اور بکثرت پاخانہ وپیشاب خارج ہو - جس کی وجہ سے پیاس - بخار - تمک[۵۱] شواس - بے خبری اور کھانے سے بے رغبتی کی شکائت رہتی ہو - نیز جس میں ناخن - آنکھیں - مُنہہ - چمڑا - پیشاب اور پاخانہ زرد پڑ گئے ہوں - اُسے پتج ارش سمجھنا چاہیئے۔
بواعث - چرپری کھٹی - نمکین اور کھاری اشیا کا بکثرت استعمال میں لانا ورزش - آگ اور دُھوپ کا کثرت سے سینکنا - گرم مُلک اور گرم موسم میں رہنا - غصّہ کرنا - شراب خوری - غیبت کرنا - نیز جلن پیدا کرنیوالی - تیز اور گرم اغذیات واشربات اور ادویات کا استعمال کرنا پتج ارش کے بڑے بڑے بواعث ہیں۔
کفج ارش کی علامات - جو بواسیر بڑی - موٹی چکنی - ناقابل لمس - سفید - زرد - لیسدار - جکڑی ہوئی - بھاری - گیلی پھیلی ہوئی - قائم اور سُوجی

---

[۵۱] دمے کی قسم

ہوئی ہو۔ جس میں سے سفید۔ سُرخ اور لیسدار مواد بہتا رہتا ہو۔ جس کی وجہ سے لیسدار اور سفید رنگ کا پاخانہ اور پیشاب آتا ہو۔ جس میں گرم اور خُشک اشیا کے استعمال سے آرام معلوم ہو۔ اور پروا[۱] اسکا۔ نکھشن[۲] آناہ۔ پری کرتکا[۳]۔ ہرلاس[۴]۔ نشٹیوکا[۵]۔ کھانسی۔ اروچی۔ زُکام گرانی بدن۔ دُکھ مُوترا ستے۔ سُوکھا۔ سوج۔ بھُس۔ شیت جوُر۔ پتھری شرکرا روگ[۶]۔ ہردے اُپ لیپ[۷]۔ اندریوپ[۸] لیپ۔ آسیوپ لیپ[۹]۔ مُنہہ کی مٹھاس اور پربیہہ[۱۰] روگ کی شکائت رہتی ہے۔ اُسے کفج ارش تصوّر کرنا چاہیئے۔ کفج ارش روگ بہت دیر تک پیچھا نہیں چھوڑتا اور حرارت ہاضمہ کو کمزور کردیتا ہے۔ نیز کلیوتا[۱۱] اور آم[۱۲] وکار پیدا کردیتا ہے۔ اِس روگ کی وجہ سے آنکھیں۔ ناخن۔ چمڑا۔ پاخانہ اور پیشاب سفید پڑ جاتے ہیں۔

بواعث۔ میٹھے۔ چکنے۔ ٹھنڈے۔ نمکین اور ثقیل پدارتھوں کا استعمال ورزش نہ کرنا۔ دِن کے وقت سونے کی عادت رکھنا۔ پلنگ یا آسن پر بآرام بیٹھے رہنا۔ پُوربی ہوا۔ ٹھنڈا مُلک اور ٹھنڈا موسم نیز بےفکری کفج ارش کے بڑے بڑے اسباب ہیں۔

مخلوط دو شوں والی بواسیر کی علامات۔ جس بواسیر میں دو

---

[۱] پیچش [۲] چڈوں میں اپھارہ ہونا [۳] پاخانہ لوٹ کر آنا [۴] جی متلانا [۵] تھوک آنا [۶] پیشاب میں ریت آنا [۷] دِل پر رطوبت کا جما ہُوا معلوم ہونا [۸] اندریوں پر رطوبت کا جما ہُوا معلوم ہونا [۹] مُنہہ کا رطوبت سے بھرنا [۱۰] امراض پیشاب [۱۱] نامردی [۱۲] کچے رس کی خرابی

مُختلف دوشوں کے اسباب اور علامات پائی جائیں۔ اُنہیں دُوندوُج ارش (مخلوط بواسیر) کہتے ہیں۔ اور جس میں تینوں دوشوں کی مخلوط علامات اور اسباب پائے جائیں۔ اُن کو نیز سہج ارش (پیدائشی بواسیر) کو سنپاتج یا تر دوشج ارش بولتے ہیں۔

علامات قبل المرض۔ پیٹ کی گڑگڑاہٹ۔ دُبلاپن۔ کوکھ کا پھول جانا۔ لاغری۔ ڈکاروں کی کثرت۔ سکتھ سار[۵۱]۔ پاخانے کا کم ہو جانا گرہنی دوش[۵۲]۔ بھس۔ بےچینی اور امراض شکم کا اشتباہ بواسیر کی علامات قبل المرض کہلاتی ہیں۔

ارش روگ تینوں دوشوں کے ملاپ کے بغیر پیدا نہیں ہوسکتا لیکن جس دوش کا اُس میں غلبہ ہوتا ہے۔ اُسے اُسی نام سے پکارا جاتا ہے۔

بواسیر کا مُشکل العلاج ہونا۔ چونکہ بواسیر کے پیدا ہوتے ہی پانچوں قسم کی وایو۔ پت۔ کف اور رگ ان تینوں آنٹے ایک دم کوپت ہو جاتے ہیں۔ اس لیئے یہ بیماری نہائت تکلیف دہ۔ بہت سی خرابیوں کا باعث۔ تمام جسم کو تپا دینے والی اور بالعموم مُشکل العلاج ہوتی ہے۔

لاعلاج بواسیر کی علامات۔ بواسیر کے جس مریض کے ہاتھ پاؤں گدا۔ ناف منہ اور خصیتین میں سوج پڑ جائے۔ نیز سر دست اور پسلیوں میں درد ہوتا ہو۔ اُس کی بواسیر کو لاعلاج سمجھنا چاہیئے۔

بواسیر کے جس مریض کے سر دست اور مثانے میں درد ہو نیز قئے

---

[۵۱] ٹانگوں کا بے طاقت معلوم ہونا [۵۲] سنگرہنی

بیہوشی - اعضا کا درد - بخار اور پیاس ہو - اور گُدا کا اگلا سرا پک جائے - تو مریض بچ نہیں سکتا -

جو پیدائشی بواسیر تینوں دوشوں سے بگڑ کر گُدا کے اندرونی آنٹے کا سہارا پا لیتی ہے - اُسے بھی لاعلاج سمجھنا چاہیئے - اگر عُمر باقی ہو - علاج کے چاروں اجزا بھی ٹھیک ہوں - اور حرارت ہاضمہ خُوب تیز ہو - تو یہ روگ یاپیہ (عسیر العلاج) ہو جاتا ہے یعنی جب تک علاج جاری رہے - آرام رہتا ہے - جب علاج چھوڑ دیا جائے ہلاک کر ڈالتا ہے - اِن شرائط کے بغیر یہ روگ لاعلاج سمجھا گیا ہے -

جو پیدائشی بواسیر گُدا کے دُوسرے آنٹے میں ہو - یا ایک ہی برس کا پُرانا ہو - اُسے مُشکل العلاج تصوّر کرنا چاہیئے -

قابل علاج بواسیر کی علامات - جو بواسیر گُدا کے بیرونی آنٹے میں ایک دوش سے پیدا ہوتی ہے - نیز جو بہت پُرانی نہیں ہوتی - وُہ علاج کرنے سے بسہولت دُور ہو جاتی ہے - اُس کے دفعیے کے لئے عقلمند وَید کو دیر نہ لگانی چاہیئے - کیونکہ علاج میں ڈھیل لگانے سے ایسی بواسیر گُدا کو روک کر بدھ گُدا اُدر روگ[1] پیدا کر دیتی ہے -

قابل علاج بواسیر کی تدابیر - بعضوں کی رائے میں مسّوں کا شستہ سے کاٹ ڈالنا بہتر ہے - بعض کہتے ہیں - کہ اُنہیں کھشار یا آگ سے جلا دینا چاہیئے - یہ تینوں تدابیر شاستروں کے ماہر - عقلمند اور تجربہ کار وَیدوں کے عمل میں لانے کی ہیں - اگر ان تدابیر کے کام میں لانے

[1] پیٹ اور گُدا کے راستے میں رُکاوٹ ہونا

میں ذرا بھی نقص واقع ہو جائے۔ تو نہائت خوفناک عوارض اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ جیسے کلیوتنا[1]۔ گدا میں سوج ہو جانا۔ پاخانے اور پیشاب کا رُک جانا۔ اپھارہ۔ مُہلک درد۔ بیقراری۔ خون کا بہنا مسّوں کا پھر نکل آنا۔ رطوبت کا نکلنا اور ڈھنڈری نکلنا نیز موت آجانا۔ اور یہ عوارض بہت جلدی پیدا ہو جاتے ہیں۔

علاج۔ اب ہم اُن تدابیر کا بیان کرتے ہیں۔ جو نہائت بے ضرر ہیں۔ اور جن میں نقص واقع ہونے کا بہت کم اندیشہ ہوتا ہے۔ نیز جو زیادہ سخت نہیں ہیں۔ اور بواسیر کو جڑھوں سمیت نکال پھینکنے کی طاقت رکھتی ہیں۔

بواسیر روگ کا حال جاننے والے وات کف سے پیدا ہونے والی بواسیر کو سُوکھی بواسیر کہتے ہیں۔ اور رکت پت سے پیدا ہونیوالی کو سراوی یعنی گیلی بواسیر بولتے ہیں۔ ہم پہلے سُوکھی بواسیر کا علاج بیان کرتے ہیں۔

سُوکھی بواسیر کا علاج۔ جو بواسیر جکڑی ہوئی شوک[2] اور شُول (درد والی) ہوں۔ اُن میں چیتیا۔ جَوکھار اور بِل پھل کے تیل کی مالش کر کے مندرجہ ذیل اشیاء سے سُویدن کرم کرنا چاہیئے۔ جیسے

جَو۔ اُڑد۔ پلاک اور کُلتھی کو اُبال کر پوٹلی میں باندھ لیں۔ اور اِس پوٹلی سے آہستہ آہستہ ٹکور کریں۔ تو پسینہ آجاتا ہے۔

یا گائے کا گوبر۔ گدھے اور گھوڑے کی لید کی پوٹلی بنا کر گرم

---

[1] نامردی [2] عضوِ تناسل کی بیماری [3] پسینہ دینا

کر کے ٹکور کریں۔
یا تلوں کا نگدا اور چاولوں کی بھوسی ملا کر پوٹلی بنا کے ٹکور کے کام میں لائیں
یا پنچ اور سونٹھ کو پیس کر گھی ڈال کے پکائیں۔ اور گرم گرم سے سینک دیں
یا گھی اور تیل ملا کر ستوؤں کا گولا سا بنا کے سینک کریں۔
یا سونٹھی مولی کا گولا یا سہانجنے کا گولا بنا کر سینک دیں۔
یا رانسا کے گرم گرم نگدے سے یا ہاؤ بیر کے چکنائی ملے نگدے سے سینک دیں
یا کٹھ کا تیل لگا کر اینٹ۔ گدھے کی لید اور گھوڑے کی لید نیز گاجر
کے ساگ کی پوٹلی سے سینک کریں۔
ڈوسہ۔ آک۔ ارنڈ اور بل کے پتوں کا کاڑھا بنا کر سیچن[۵۱] کریں۔
شول والے ارش روگی کو اچھی طرح شکم سیر کرا کے مولی۔ ترپھلا۔
آک۔ بانس۔ برنا۔ ارنی۔ سہانجنا اور اشمنتک کے پتوں کے
کاڑھے سے سنان کرانا چاہیئے۔
یا بیر کے کاڑھے میں یا سوویر میں یا تشودک میں یا کلتھ کے کاڑھے
میں یا لسی میں یا دہی منڈ[۵۲] میں یا کھٹے کانجی میں یا گرم گرم گوموتر میں
شول والے ارش روگی کو بٹھانا چاہیئے۔
دیگر۔ کالے سانپ۔ سور۔ اونٹ۔ چمگادڑ یا بلی کی چربی کو شُشک
ارش کے اوپر ملنا بھی مفید تدبیر ہے۔
آدمی کے بال۔ سانپ کی کینچلی۔ بلی کا چمڑا۔ آک کی جڑھ اور شمی پتر
کی دھونی مسوں کو دینی چاہیئے۔

---

[۵۱] پانی آہستہ آہستہ ڈالنا   [۵۲] دہی کا صاف پانی

یا دھنیا - واوڑنگ - دیودارو - اکشت اور گھی یا کیڑی - اسگندھ - پیپل سُرسا اور گھی - یا سؤر کا پاخانہ اور بیل کا گوبر - ستّو اور گھی - ان تینوں نُسخوں کی الگ الگ مسّوں کو دھونی دیں -

لیپ - ہاتھی کی لید - گھی - رال - پارا - ہلدی اور تھوہر کا دودھ لے کر سب کو ملا کر بواسیر کے مسّوں پر لیپ کریں -

یا پیپل اور ہلدی کو گائے کے پتّے میں پیس کر بواسیر پر لیپ کریں -

یا سرس کے بیج - کُٹھ - پیپل - سینڈھا نمک - گڑ - آک کا دودھ - تھوہر کا دودھ اور ترپھلا کو ملا کر مسّوں پر لیپ کرنا چاہیئے -

یا پیپل - چیتا - ثیاما - سُرا بیج - راڑا - چاول - مُرغ کی بیٹھ - ہلدی اور گڑ کو ملا کر لیپ کریں -

یا دنتی - مُردار سنگ - کبوتر کی بِٹھ - گڑ - ہاتھی دانت - نیم اور بھلاووں کا لیپ کریں -

یا اُونٹ کی چربی یا اُلّو کی چربی کے ساتھ سفید آک کا لیپ اُس بواسیر پر کرنا چاہیئے جس میں شُول - سوج اور امراض دل کی بھی شکایت ہو -

یا آک کا دُودھ - تھوہر کا ڈنٹھل - کڑوی توبنی کے پتے - کنجا اور بکرے کے پیشاب کا لیپ کریں - تو بواسیر کو بہت فائدہ ہوتا ہے -

مندرجہ بالا جملہ معالجات مالش سے لیپ تک بواسیر کی جکڑاہٹ سوج کھجلی اور بے چینی والی بواسیر دُور ہو جاتی ہے - اِن معالجات کے کام میں لانے سے بگڑا ہُوا جمع شُدہ خُون خارج ہو جاتا ہے - اور اُس کے اخراج سے آرام ملتا ہے - خراب خُون کی موجُودگی میں سرد - گرم - تر اور

خُشک معالجات کے کام میں لانے سے مرض دُور نہیں ہوتا۔ خُون کا نکال دینا ہی ضروری بات ہے۔ اگر خُونی بواسیر میں خُون کا اخراج بند ہو گیا ہو۔ تو جونک۔ نشتر یا سُوئی کے ذریعے خُون کو خارج کرتے رہنا چاہیئے

بواسیر کیلئے پینے کے قابل دوائی۔ گُدا کی سوج والی شُول اور ضعفِ ہضم والی بواسیر میں مندرجہ ذیل دوائی بنا کر پلائیں۔

ترکُٹا۔ پپلا مُول۔ پاٹھا۔ ہینگ۔ چیتا۔ سونچر نمک۔ کُڑا۔ زیرہ سیاہ۔ بل گری۔ بڑ نمک۔ اجوائن۔ ہاؤبیر۔ واوڑنگ۔ سیندھا نمک۔ بیج اور املی کو سُرا منڈ اور گرم پانی کے ساتھ پلا دیں۔ تو بواسیر۔ سنگرہنی شُول اور اپھارہ دُور ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ اتی سار کے علاج کے بیان میں جو ہاضم ادویات بیان کی گئی ہیں۔ اُنہیں بھی اِس مرض میں استعمال کرنا فائدہ دیتا ہے۔ جیسے غذا کھانے سے پہلے ہرڑ اور گُڑ ملا کر کھالیں۔ یا ترپھلا کے رس کے ساتھ تربد کا سفوف پھانکیں۔ اِن ادویات کے استعمال سے گُدا کی خرابیاں دُور ہو کر بواسیر دُور ہو جاتی ہے۔

دیگر۔ گومُوتر میں ہرڑ کو بھگو کر گُڑ کے ساتھ کھلائیں۔

یا مٹھے کے ساتھ ہرڑ یا ترپھلے کو پھانکیں۔ یا سُونٹھ اور چیتے کو سیدھو میں ملا کر کھائیں۔

یا سیدھو کے ساتھ چب یا کالا زیرہ اور اجوائن نوش کریں۔

یا ہاؤبیر۔ پاٹھا اور سونچر نمک کو سُرا کے ساتھ پیئیں۔

یا کیتھ اور بل گری یا چپ اور چیتا یا بھلاوے کو ترپن سے

کام میں لائیں۔
یا بل گری اور سونٹھ یا اجوائن اور چیتا یا چیتا۔ ہاؤبیر اور ہینگ کو مٹھے کے ساتھ کھلائیں۔
یا مٹھے کے ساتھ پنچ کول کا چورن دیں۔
تکّر ارشٹ۔ ہاؤبیر۔ چھوٹا زیرہ۔ دھنیاں۔ کالا زیرہ۔ کاروی۔ کچور۔ پیپل۔ پیلا مول۔ چیتا۔ گج پیپل۔ اجوائن اور اجمود سب ہموزن لیکر سفوف بنالیں۔ اور لسّی میں ملا لیں۔ اِس میں قدرے کھٹائی اور کچھ چرپراہٹ ہوگی۔ اِسے کسی گھی کے برتن میں ڈال کر رکھ دیں۔ جب اِس کی کھٹائی اور چرپراہٹ بڑھ جائے۔ تو سمجھ لیں۔ کہ تکّر ارشٹ تیار ہوگیا۔ یہ منہہ کو نہائت مزہ دیتا ہے۔ غذا کے تینوں اوقات میں پیاس لگنے پر اِسے ہی پینا چاہیئے۔ اِس سے حرارت ہاضمہ ترقی کرتی ہے۔ کھانے کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔ رنگت نکھر آتی ہے کف وات کا انولومن ہوتا ہے۔ گُدا کی سوج۔ کھجلی اور بے چینی رفع ہو جاتی ہے۔ نیز طاقت بڑھتی ہے۔
بواسیر میں تکّر کا استعمال۔ چیتے کی جڑھ کی چھال کو پیس کر گھڑے کے اندر کی طرف لیپ کر دیں۔ پھر اُس میں دہی یا مٹھا تیار کر کے بواسیر کے مریض کو پلائیں۔ نہائت فائدہ ہوگا۔
وات اور کف سے پیدا شدہ بواسیر میں تکّر سے اچھی اور کوئی دوائی نہیں ہے۔ دوش کے مطابق تر یا خشک تکّر کا استعمال کرنا چاہیئے۔ طاقت اور وقت کا اندازہ لگا لینے والا وید بواسیر کے مریض کو سات۔

دس۔ پندرہ دن یا ایک مہینے تک تکر کا استعمال کرا سکتا ہے۔
حرارت ہاضمہ کے نہائت کمزور پڑ جانے پر تکر ہی سے علاج کرنا چاہیئے۔
یا شام کے وقت کھیلوں کے ستوؤں کا تکر کے ساتھ اولیہہ بنا کر مریض
کو کھلائیں۔ تکر کے ہضم ہو جانے پر تکر کے ساتھ سیندھے نمک کی پیپا
دیں۔ تکر کا انوپان کرائیں۔ تکر کے ساتھ گھی والے چاولوں کا بھات
دیں۔ یا تکر کے ساتھ پکایا ہوا یوش یا مانس رس دینا چاہیئے۔
تکر کے استعمال کی ترکیب۔ وقت کی ترتیب کو جاننے والے وید
کا فرض ہے۔ کہ تکر کا استعمال یکایک بند نہ کراوے۔ جو تکر ایک مہینے
تک استعمال کیا گیا ہو۔ اُس کا ترک بھی ایک ہی مہینے میں رفتہ رفتہ کرانا
چاہیئے۔ غذا کے استعمال سے تکر کے استعمال میں کمی نہیں ہو سکتی۔
اِس تدبیر پر عمل کرنے سے بواسیر پھر پیدا نہیں ہو سکتی۔ حرارت ہاضمہ
مضبوط ہو جاتی ہے۔ طاقت۔ تر و تازگی اور خوبصورتی ترقی پاتی ہے۔
دوش۔ حرارت اور طاقت کے جاننے والے وید کو ردکھش تکر۔
اردھ ودھرت سنیہہ اور انُدھرت سنیہہ اِن تین تراکیب سے علاج کرنا چاہیئے
اِن میں سے پہلی ترکیب کف کی زیادتی والی بواسیر میں۔ دُوسری سمان
کف وات ارش میں اور تیسری وات کے غلبے والی بواسیر میں استعمال کرنی چاہیئے
جو بواسیر تکر سے دور ہو جائے۔ وہ پھر پیدا ہونے نہیں پاتی۔ کانس
اور دوب کی جڑھوں میں اگر زمین پر تکر ڈالی جائے۔ تو وہ ضائع ہو
جاتے ہیں۔ پھر اگر اِس سے قوی ہاضمہ والے شخص کی سوکھی بواسیر
کو آرام ہو جائے۔ تو اِس میں کیا تعجب ہے؟

سروتوں کے تگرّ سے صاف ہوجانے پر جو رس اچھی طرح سے پھیلتا ہے
اُسی سے تروتازگی۔ طاقت۔ خوبصورتی اور راحت پیدا ہوتی ہے۔ نیز وُہ
رس سو قسم کے وات کف روگوں کو دُور کر دیتا ہے۔

بواسیر کے لیئے پیپا پیپل۔ پپلا مُول۔ چیتا۔ گج پیپل۔ ادرک۔
کالا زیرہ۔ کلونجی۔ دھنیا۔ بِل گری۔ کاکڑا سینگی اور پاٹھا پیسکر ان سے
پیپا بنالیں۔ اور اس میں انار کا رس۔ گھی اور تیل ڈال کر بواسیر
کے مریض کو پلائیں۔

انہی ادویات سے جنکا اُوپر بیان ہوا۔ کھڑ یُوش۔ پانی اور گھی کو پکاکر بواسیر
کے دفعیے کے لیئے کام میں لائیں۔

بواسیر کے لیئے یوا گو۔ کچُور اور ڈھاک کے ساتھ یا پیپل اور سونٹھ
کے ساتھ یوا گو کو پکاکر اُس میں مٹھے کی کھٹائی اور پسی ہوئی کالی مرچ
ملاکر بواسیر کے مریض کو استعمال کرائیں۔

سُوکھی مُولی کا یُوش یا کُلتھی کا یُوش یا کلیتھ اور بِل گری کا یُوش یا کُلتھی
اور سونٹھ کا یُوش یا انہی یُوشوں سے ملایا ہُوا بکرے کا مانس رس
یا انار کی کھٹائی مِلا ہُوا یا تگرّ ملا ہُوا یا قابض ادویات سے پکایا ہُوا
لوا وغیرہ کا مانس کھلائیں۔

بواسیر میں غذا - لال چاول۔ مہاشالی۔ قلمی چاول۔ جانگل۔ بت
شارد اور ساٹھی چاول بواسیر کے لیئے مفید غذائیں ہیں۔

مندرجہ بالا علاج کی ترتیب بھنّ پُریش والے بواسیر روگی کی بیان کیگئی ہے
اب نہائت سخت اور گاڑھے پاخانے والے بواسیر روگ کا علاج

بیان کیا جاتا ہے۔
پہلے سونٹھ کے چورن اور مصری کو پھانک کر گھی ملے ستو اور نمک
ملی ہوئی پرسنّا (یعنی سُرامنڈ) کو نوش کریں۔
یا گڑ۔ سونٹھ اور پاٹھا یا انار کا رس پئیں۔
یا گڑ۔ گھی اور جوکھار کو کام میں لائیں۔
یا اجوائن۔ سونٹھ۔ پاٹھا۔ انار کا رس۔ گڑ۔ تکّر اور سیندھا نمک
ملا کر استعمال کرائیں۔
اِن ادویات کے استعمال سے باد مخالف اور پاخانے کا انولومن (اخراج) ہو
جوانہ: بل گری۔ اجوائن اور سونٹھ ان میں سے الگ الگ ہر ایک کے
ساتھ پاٹھے کا کاڑھا بنا کر پینے سے بواسیر دور ہو جاتی ہے۔
اوّل الذکر تیل اور گھی میں کنجے کے پتّوں کو بھون کر ستوؤں کے ساتھ کام
میں لائیں۔ تو بھی باد مخالف اور پاخانے کا انولومن ہوتا ہے۔
یا غذا کھانے سے پہلے سیندھا نمک ملا کر شراب یا گڑ اور سونٹھ ملا کر
سیدھو اور سوویرک پینا چاہیئے۔
بواسیر کیلئے گھی۔ پیپل۔ سونٹھ۔ جوکھار۔ زیرہ سیاہ۔ دھنیا۔ زیرہ
اور گڑ کی راب میں انار دانے کی کھٹائی اور گھی ڈال کر نوش کرلیں۔
یا پیپل۔ پپلا مول۔ چیتا۔ گج پیپل۔ ادرک اور جوکھار میں پکایا ہوا
گھی پلانا چاہیئے۔
یا چب اور چیتے کے ساتھ پکایا ہوا گھی یا گڑ اور جوکھار میں ملا کر گھی۔
یا پپلا مول کے ساتھ پکایا ہوا گھی جس میں گڑ۔ جوکھار اور سونٹھ ملی ہو۔

یا پیپل۔ پپلامُول۔ دہی۔ انار اور دھنیا کے ساتھ پکایا ہُوا گھی پلائیں تو بادمخالف اور پاخانے کی رکاوٹ دُور ہو جائیگی۔

چبیہ آدی گھرت۔ چب۔ ترکُٹا۔ پاٹھا۔ جوکھار۔ دھنیا۔ اجوائن۔ پپلامُول۔ بڑنمک۔ سیندھا نمک۔ چیتا۔ بل پھل اور ہرڑ کو پیس کر اور چوگنا دہی ڈال کر گھی کو پکالیں۔ اِس گھی کے استعمال سے پاخانہ اور بادمخالف کا اخراج ہوتا ہے۔ نیز پرواہکا (پیچش)۔ ڈھنڈر کا نکلنا۔ دُکھ موترا۔ پری سراو۔ گُدا کا درد اور چڈوں کا درد بھی دُور ہو جاتے ہیں۔

ناگر آدی گھرت۔ سُونٹھ۔ پپلامُول۔ چیتا۔ گج پیپل۔ گوکھرو۔ پیپل دھنیا۔ بل گری۔ پاٹھا اور اجوائن کو پیس کر جانگیری کے رس اور چوگنے دہی کے ساتھ گھی کو پکا کر استعمال کریں۔ تو کف وات دُور ہو جاتا ہے۔ اِس گھی کے استعمال سے بواسیر۔ سنگرہنی۔ دُکھ موترا پیچش۔ گُدا بھرنش (ڈھنڈر کی نکلنا) بے چینی اور اپھارہ بھی دُور ہو جاتا ہے

پپلی آدی گھرت۔ پیپل۔ سُونٹھ۔ پاٹھا اور گوکھرو ہر ایک تین تین پل لے کر سب کا کاڑھا بنالیں۔ اِس کاڑھے کو چھان کر اُس میں کنڈبر پپلامُول۔ ترکُٹا۔ چب اور چیتا ہر ایک دو دو پل پیس کر ملادیں۔ نیز گھی چالیس پل۔ جانگیری کا رس چالیس پل اور دوسو چالیس پل دہی ڈال کر مدھم آگ پر پکائیں۔ اِس گھی کو ترکیب کے مطابق کھانے سے سنگرہنی۔ بواسیر۔ بادُگولہ۔ ہردروگ[۵]۔ سوج۔ تلی۔ امراض شکم۔

[۵] امراضِ دِل

اپھارہ۔ دُکھ موترا۔ بخار۔ کھانسی۔ ہچکی۔ کھانے سے بے رغبتی۔ دمہ اور دردِ پسلی دُور ہوجاتے ہیں۔

ہرتکی کا نُسخہ۔ ہرڑ کو گھی میں بھُون کر پیپل اور گُڑ ملا کر استعمال کریں یا ترُبد اور دنتی ملا کر کھائیں۔ تو پاخانہ کھُل کر آجاتا ہے۔ اِسکے استعمال سے پاخانہ۔ بادمخالف۔ کف اور پت کا انولومن ہوتا ہے۔ گُردا صاف ہوجاتی ہے۔ بواسیر دُور ہوجاتی ہے۔ اور حرارت ہاضمہ چمک اُٹھتی ہے۔

غذا۔ جب پاخانہ اور باد مخالف نہ رُکے ہوئے ہوں۔ تو مور۔ تیتر۔ مرغ۔ بطخ اور لوا کے مانس رس میں کھٹائی ڈالکر پلائیں۔

یا ترُبد۔ ونتی۔ ڈھاک۔ چانگیری اور چیتیا کے ساگ کو گھی اور تیل میں بھُون کر دہی کی ملائی کے ساتھ کھائیں۔

یا پوئی۔ چولائی۔ کاکولی۔ بھتوا۔ سوُنچل۔ نوُنیا۔ جوی ساگ۔ باپچی۔ ملکو۔ گلو کے پتے۔ مہا پتر۔ املکا۔ جیونتی۔ شٹی اور گاجر کے ساگوں کو الگ الگ گھی اور تیل میں بھُون کر دہی اور انار کی کھٹائی نیز سونٹھ اور دھنیا ملا کر کھائیں۔

گوہ۔ سیہہ۔ لوپاک۔ بلّی۔ اونٹ۔ کچھوا اور شلکی کے مانس رس کو مندرجہ بالا ساگوں کی طرح پکا کر ان کے ساتھ وات کے دفعیے کی غرض سے لال شالی چاولوں کا بھات کھلائیں۔

بواسیر کے لئے شراب۔ وات کے غلبے والی بواسیر میں اگر مریض کو خُشکی ہو۔ اور اُس کا ہاضمہ تیز ہو۔ تو کھانڈ سے بنی ہوئی مدرا

سیدھو۔تکر۔تشووک۔ارشٹ۔دوہی منڈ یا جوش دے کر ٹھنڈا کیا ہوا
پانی یا کیکڑی ڈال کر جوش دیا ہوا پانی یا سونٹھ اور دھنیا ڈالکر جوش دیا ہوا
پانی انوپان کے طور پر استعمال کرائیں۔ ایسا کرنے سے باد مخالف
اور پاخانے کا انولومن ہوتا ہے۔

انوواسن کے قابل اشخاص۔ اُداورت روگی۔ نہائت خشکی والے
ولوم والیو والے اور شول کے ستائے ہوئے اشخاص کے لئے انوواسن
وستی نہائت مفید ہے۔

انوواسنک تیل پیپل۔ راڑا۔ بل گری۔ سونف۔ ملٹھی۔ بچ۔
کٹھ۔ شٹھی۔ پشکر۔ چیتیا اور دیودار و ان سب کو پیس کر دُگنا دُودھ ملا
کر تیل ڈال کے پکالیں۔ یہ تیل بواسیر اور موڑھ وات میں انوواسن
کے طور پر استعمال کرنے سے بڑا فائدہ ہوتا ہے۔ اس سے ڈھنڈری
نکلنا۔ شول۔ دُکھ موترا۔ پیچش۔ کمر۔ ران اور پشت کا دُبلا پن۔ چڈوں
کا اپھارہ۔ بچھنا سرا۔ گُدا کی سوج۔ باد مخالف اور پاخانے کی رکاوٹ
اور بیماری کا بار بار عود کر آنا وغیرہ شکایات دُور ہو جاتی ہیں۔

پیپل سے دیودار و تک مندرجہ بالا سب ادویات کو پیس کر چکنا ہٹ ملا کر
قدرے گرم کرلیں۔ اور ان کا لیپ کریں۔ تو بواسیر سے پیدا شدہ درد
اور جکڑاہٹ دُور ہو جاتی ہے۔ اس لیپ سے خون سمیت لیسدار
کف فوراً نکل جاتا ہے۔ اور کھجلی۔ اکڑاہٹ۔ درد اور سوج خون کے
نکل جانے سے دُور ہو جاتی ہے۔

سلا ۵ اخراج

بواسیر کے لئے نروہن کا نسخہ - دودھ - دش مُول - گومُوتر - سنیہہ (چکنائی) - سینڈھا نمک اور راڑے کا کاڑھا بنا کر نروہن وستی کا استعمال کریں -

ہرتکی ارشٹ - ہرڑ نصف پرستھ - آملہ ایک پرستھ - کیتھ دس پل حنظل پانچ پل - واوڑنگ دو پل - لودھ دو پل - کالی مرچ دو پل اور ایلوا دو پل - اِن سب کو چار درون پانی میں پکائیں - جب پانی چوتھا حصہ باقی رہ جائے - تب اُتار کر چھان لیں - جب وُہ ٹھنڈا ہو جائے - تب اُس میں دو سو پل گُڑ ڈال کر گھی والے برتن میں بھر دیں - اور ایک پکھش کے بعد طاقت کے مطابق اِس کا استعمال کریں - اس ارشٹ کے استعمال سے بواسیر - سنگرہنی - بُھس - ہر دروگ - تلی - باؤ گولہ - امراضِ شکم - کوڑھ - سوجن اور کھانے سے بے رغبتی کی شکائت دُور ہو جاتی ہے - طاقت - رنگت اور حرارت کو بڑھاتا ہے - یہ ارشٹ تجربہ کردہ دوائی ہے - اِس سے کاملا (یرقان) اور برص بھی دُور ہو جاتا ہے - نیز یہ کرمی روگ - گرنتھی روگ - اربُد - چھائیاں - سِل اور بخار کو بھی دُور کر دیتا ہے -

دنتی ارشٹ - دنتی - چیتے کی جڑھ - دونو پنچ مُول سب ادویات ایک ایک پل اور تر پھلے کے چھلکے تین پل کُوٹ کر ایک درون پانی میں پکائیں - جب ایک چوتھائی پانی باقی رہ جائے - اُتار کر چھان لیں - اور ٹھنڈا ہونے پر ایک تُلا گُڑ ملا کر گھی والے برتن میں بھر کر پندرہ روز تک بھرا رہنے دیں - اِس کے بعد حسب طاقت ہر روز استعمال کرنے سے

بواسیر۔ سنگرہنی اور بھس دُور ہو جاتا ہے۔ باد مخالف اور پاخانے کا اخراج ہوتا ہے۔ اِس دنتی ارشٹ کے استعمال سے حرارت ہاضمہ ترقی پاتی ہے۔ اور کھانے سے بے رغبتی کی شکائت دُور ہو جاتی ہے۔

پھل ارشٹ۔ ہرڑ ایک پرستھ۔ آملہ ایک پرستھ۔ حنظل کی جڑھ دو پل کیتھ دو پل۔ پاٹھا دو پل اور چیتے کی جڑھ دو پل۔ اِن سب کو کوٹ کر دو درون پانی میں پکائیں۔ اور چوتھائی باقی رہ جانے پر اُتار کر چھان لیں۔ جب ٹھنڈا ہو جائے۔ تو اُس میں ایک تُلا گُڑ ڈالکر گھی والے برتن میں بھر کر پندرہ روز تک پڑا رہنے دیں۔ بعدازاں مقدار کے مطابق بواسیر اور سنگرہنی کے مریض کو اس کا استعمال کرائیں۔ اِس کے استعمال سے ہر دو روگ۔ بھس۔ تلی۔ یرقان۔ دِرشم جوڑ۔ قبض۔ پیشاب کا رُک جانا۔ باد مخالف کا رُک جانا ضُعف ہضم۔ کھانسی۔ باؤگولہ اور اُداورت روگ بھی دُور ہو جاتے ہیں۔

دُرالبھا ارشٹ۔ دُرالبھا ایک پرستھ۔ چیتا۔ اڑوسہ۔ ہرڑ۔ آملہ۔ پاٹھا۔ سونٹھ اور دنتی ہر ایک دو دو پل لیکر ایک درون پانی میں پکائیں۔ جب ایک چوتھائی پانی باقی رہ جائے۔ اُتار کر چھان لیں۔ اور ٹھنڈا ہونے پر ایک سو پل کھانڈ ملا کر گھی کے برتن میں ڈالکر پندرہ روز تک پڑا رہنے دیں۔ مگر گھی کے برتن کے اندر کی طرف پہلے سِل۔ چیب۔ پرنگو۔ شہد اور گھی کا لیپ کر لینا چاہیئے۔ سولہویں روز حسب طاقت اِسکا استعمال شروع کر دیں۔ اِس کے استعمال سے بواسیر۔ سنگرہنی۔ اُداورت۔ [illegible] پاخانہ پیشاب۔ باد مخالف اور ڈکاروں کا رُک جانا۔ ضُعف ہضم [illegible]

اور بھس دُور ہو جاتے ہیں

کنک ارشٹ۔ نئے آملہ ایک تلا۔ واوڑنگ پیپل اور کالی مرچ ایک ایک کڑوؤ۔ پاٹھا۔ پپلامول۔ سپاری۔ چپ۔ چیتا۔ مجیٹھ۔ ایلوا اور لودھ ایک ایک پل۔ کٹھ۔ دارہلدی۔ دیودارو۔ ہر دو سارووا۔ گنج اور بھدر موتھا نصف نصف پل اور نیا ناگ کیسر چار پل لیکر جوکوب کرکے دو درون پانی میں پکائیں۔ جب پانی ایک چوتھائی رہ جائے۔ اُتار کر چھان لیں۔ اور اس میں اس کاڑھے کے برابر دو آڑھک داکھ کا رس۔ دو تلا کھانڈ نیا شہد نصف پرستھ نیز دار چینی۔ الائچی۔ تیج پات۔ موتھا۔ نیتر بالا سپاری اور کیسر ایک ایک کرش کے چُورن بنا کر ملا دیں۔ پھر اُن سب کو گھی والے ایک صاف برتن میں بھر کر پندرہ روز تک رکھا رہنے دیں۔ مگر پہلے برتن کے اندر کی طرف گھی اور کھانڈ کا لیپ کر لینا اور اگر کی دھونی دے لینی چاہیئے۔ پندرہ روز کے بعد یہ کنک ارشٹ تیار ہو جاتا ہے۔ یہ ذائقے میں میٹھا۔ دل پسند اور کھانے کی خواہش بڑھانے والا ہے۔ اس کے استعمال سے بواسیر۔ سنگرہنی۔ اپھارہ۔ امراض شکم۔ بخار۔ ہر درو گ بھنس۔ سوکھا۔ باؤ گولہ۔ قبض۔ کھانسی اور سب قسم کے سخت کف والے روگ دُور ہو جاتے ہیں۔ اور زبردست پلست اور کھالینہ روگ بھی دُور ہو جاتے ہیں۔

وات کو دُور کرنے والے پتّوں کا کاڑھا بنا کر گرم گرم سے گدا کو دھوتے رہنا چاہیئے۔ مندرجہ بالا خشک بواسیر کے آزمودہ نسخے ہیں۔

خونی بواسیر کا علاج اب خونی بواسیر کا علاج بیان کیا جاتا ہے

خُونی بواسیر میں دو دوشوں کا انُوبندھ (تعلّق) ہوتا ہے۔ ایک کف کا اور دُوسرا وایُو کا۔

اگر مریض کا پاخانہ سیاہ سخت اور خُشک ہو۔ اُس کی بادِ مخالف خارج نہ ہوتی ہو۔ اُس کی بواسیر کا خُون پتلا سُرخ اور جھاگدار ہو۔ اُس کی کمر۔ رانوں اور گُدا میں درد ہوتا ہو۔ دُبلاپن بڑھا ہُوا ہو۔ نیز اُس کی بواسیر رُوکھی اشیاء کے استعمال کی وجہ سے پیدا ہوئی ہو۔ تو اُسے وات انُوبندھی بواسیر کہتے ہیں۔

اگر مریضِ بواسیر کا پاخانہ سفید۔ زرد۔ نرم۔ چکنا۔ بھاری اور لیسدار ہو۔ اُس کی بواسیر کا خُون گاڑھا۔ ریشہ دار۔ پانڈو ورن کا (زرد) اور لیسدار ہو۔ اُس کی گُدا گیلی اور چپ چپی ہو۔ نیز اسکی بواسیر ثقیل اور چکنی اشیاء کے استعمال سے پیدا ہوئی ہو۔ اُسے کف انُوبندھی بواسیر کہتے ہیں۔

وات انُوبندھی خُونی بواسیر میں چکنی اور ٹھنڈی اور کف انُوبندھی خُونی بواسیر میں خُشک اور ٹھنڈی تدابیر کام میں لانی چاہئیں۔

اگر خُونی بواسیر میں کف پت کی کثرت ہو۔ تو اندرونی صفائی کرنے والی تدابیر پر عمل کرنا چاہیئے۔ یا خُون کو نکلنے دے کر فاقہ کشی کے ذریعے علاج کریں۔

جب بیوقوف وَید بواسیر کے بہتے ہوئے خُون کو فوراً ہی روک دیتا ہے تو وُہ خُون دانج خرابیوں سے ملکر خراب ہوجاتا ہے۔ اور وایُو کی وجہ سے دیگر کئی قسم کی خرابیاں اُٹھ کھڑی ہوتی ہیں۔ جیسے رکت پت۔ بخار۔ پیاس۔ ضُعف ہضم۔ اروچی۔ یرقان۔ سوجن۔ گُدشول۔ چڈوں میں درد

کھجلی۔ پھنسی۔ پتّی۔ پڑکا۔ کوڑھ۔ پھُس۔ بادمخالف۔ پاخانے و پیشاب کا رُک جانا۔ دردِسر۔ گیلاپن۔ بھاری پن وغیرہ دیگر فسادِ خُون کی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اِس لئے خراب خُون کے بہنے کے بواعث۔ علامات اوقات۔ طاقت اور خُون کی رنگت کو دیکھ کر خُون کو بند کرنا چاہیئے۔ اور خُون کو اُس وقت تک بہنے دینا چاہیئے۔ جب تک کسی خرابی کے نمایاں ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔ بعد ازاں حرارتِ ہاضمہ کو بڑھانے کیلئے خُون کو روکنے کیلئے اور دوشوں کو پکانے کے لئے کڑوی ادویات کام میں لانی چاہئیں۔ گھٹے ہوئے دوشوں والی اور وات کے غلبے والی بواسیر کے مریض کا خُون جو چکنائی سے اچھا ہونے کے قابل ہوتا ہے۔ وُہ چکنائی کے پینے۔ مالش کرنے اور انوواسن وستی لینے سے بالکل دُور ہو جاتا ہے۔

جو پت کے غلبے والا خُون موسم گرما میں بہنے لگتا ہے۔ اگر اُس میں وات کف کا علاقہ نہ ہو۔ تو اُسے بکلّی روک دینا چاہیئے۔

خُون کو بند کرنے والی دوائیں:۔ کُڑا کی چھال کے کاڑھے میں سُونٹھ ڈالکر پینے سے چکنا خُون بند ہو جاتا ہے۔

اسی طرح انار کے چھلکوں کے کاڑھے میں سُونٹھ ڈالکر استعمال کریں یا صندل کے کاڑھے میں سُونٹھ ڈال کر پئیں۔

یا صندل چرائتہ۔ جوانسہ اور سُونٹھ کا کاڑھا بنا کر استعمال کریں۔

یا دارہلدی۔ دارچینی۔ خس اور نیم کے کاڑھے کا استعمال کرنا چاہیئے۔

یا اتیس۔ کُڑا کی چھال۔ اندرجَو اور رسونت کے سفوف میں شہد ملا کر

چاولوں کے پانی کے ساتھ نوش کریں۔ جب پیاس لگے۔ تو بواسیر کا خون رک جاتا ہے۔

گنج آدی کو اتھہ۔ کڑا کی سبز چھال کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ایک سو پل وزن میں لیکر اسٹ ہکش (مینہہ کے آسمانی) پانی میں پکالیں۔ جب پک کر کڑا کی چھال کا رس بخوبی نکل آئے۔ تو اُتار کر چھان لیں۔ اس کاڑھے میں موچرس۔ واراہ کرانتا اور پرینگو کا سفوف ہموزن لیکر ملاویں۔ پھر ان تینوں کے برابر اندر جو پیس کر ملاویں۔ ان سب کو پھر آگ پر چڑھاویں اور ہلاتے رہیں۔ جب یہ ایسا گاڑھا ہو جائے۔ کہ کڑچھی سے لگنے لگے۔ تو اُتار کر مقدار اور موسم کے مطابق اسکا استعمال کریں۔ تو خونی بواسیر دُور ہو جاتی ہے۔ اسے بکری کے دُودھ۔ پیبیا یا منڈ کے ساتھ استعمال کرنا چاہیئے۔ جب دوائی ہضم ہو چکے۔ تو شالی چاولوں کا بھات بکری کے دُودھ کے ساتھ کھائیں۔

دیگر۔ نیل کنول۔ سمنگا۔ موچرس۔ سُرخ چندن۔ تِل اور لودھ کو بکری کے دُودھ کے ساتھ نوش کریں۔ اور بکری کے دُودھ کے ساتھ ہی شالی چاولوں کا بھات کھائیں۔

یا بکری کا دودھ اور بھقوے کے رس کو ملا کر پینے سے خونی بواسیر دُور ہو جاتی ہے۔

یا دھنوں دیش کے چرندوں اور پرندوں کا مانس رس بے کھٹائی ڈالے یا تھوڑی کھٹائی ڈالکر استعمال کریں۔

یا پاٹھا۔ اندر جو۔ رسونت۔ سُونٹھ۔ اجوائن اور بل گری کے چُورن کا

استعمال کرنے سے شُول والی بواسیر دُور ہو جاتی ہے۔
یا دار ہلدی۔ چرائتہ۔ موتھا اور جواسنے کا سفوف استعمال کریں۔ تو بواسیر کا خُون بند ہو جائیگا۔ اگر درد ہوتا ہو۔ اور خُون بکثرت بہتا ہو تو انہی چاروں ادویات سے پکایا ہُوا گھی کام میں لانا چاہیئے۔
بواسیر کے لئے گھرت ۔ کُڑا کی چھال۔ اِندر جَو۔ کیسر۔ نیل کنول۔ لودھ اور دھاوے کے پھُولوں کے نگدے کے ساتھ پکایا ہُوا گھی درد والی بواسیر میں دینا چاہیئے۔
یا انار کے رس اور جَوکھار کے ساتھ پکایا ہُوا گھی یا کیٹری اور دہی کے ساتھ پکایا ہُوا گھی شُول والی خُونی بواسیر میں استعمال کرائیں۔
خُونی بواسیر کے لئے پییا ۔ چُکرکا۔ کیسر۔ نیل کنول۔ بلا اور پرشن پرنی سے سدّھ کی ہوئی کھیلوں کی پییا خُونی بواسیر کو دُور کر دیتی ہے۔
یا نیتر بالا۔ بل گری اور سُونٹھ کے کاڑھے میں سدّھ کی ہوئی پییا میں ماکھن ڈال کر نوش کریں۔
یا لہسن اور شراب کے ساتھ سدّھ کی ہوئی یا گھی اور تیل میں بگھاری ہوئی پییا میں ورکھشامل۔ انار۔ اِملی یا بیر کی کھٹائی ڈالکر نوش کریں۔ اِس پییا کے پینے سے خُونی اسہال شُول۔ پیچش اور سوجن دُور ہو جاتی ہے۔
دیگر ۔ کنبھاری۔ آملہ۔ گُولر۔ انار۔ لہسن۔ سیمر۔ کھشیرنی۔ چُکرکا۔ بڑ کی کونپل۔ کچنار کے پھُول اور دہی کی ملائی سے پکایا ہُوا کھڑ یُوش استعمال کرنے سے بکثرت بہتا ہُوا بواسیر کا خُون رُک جاتا ہے۔
اگر بواسیر میں سے خُون بہتا ہو۔ تو پیاز کا ساگ۔ پوئی کا ساگ یا بیر کا

ساگ لسّی میں سِدّھ کرکے کھلائیں۔
یا مسُور کی دال میں دہی کا مٹھا ڈال کر دیں۔
یا مسور۔ مُونگ۔ ارہر اور موٹھ کے یُوش کو دُودھ سے سِدّھ کرکے دینا چاہیئے۔
یا شالی چاول۔ سونکھیا اور کودوں کو شراب اور کھٹائی کیساتھ نوش کریں۔
یا خرگوش۔ ہرن۔ لوا۔ سفید تیتر اور این کا گوشت شراب۔ کھٹائی۔ میٹھے اور قدرے کالی مرچ سے ملا کر کھلائیں۔
وات کے غلبے والے آدمی کی بواسیر میں اگر خُون بکثرت خارج ہوتا ہو۔ تو مُرغ۔ مور۔ تیتر۔ اُونٹ اور لو پاک کے مالش رس میں قدرے مٹھاس اور کھٹائی ڈالکر دینا چاہیئے۔
مالش رس یا کھڑ یُوش یا یوالگو کے ساتھ پیاز کا کھانا یا صِرف پیاز ہی کا استعمال میں لانا بکثرت بہتے ہوئے خُون اور وات کو دُور کر دیتا ہے۔
اس روگ میں پاخانے اور خُون کے بُہت کم ہو جانے پر بکرے کے جسم کے درمیان کا تازہ گوشت خُون سمیت بُہت سا پیاز ڈالکر پکائیں۔ اور حسب ضرورت کھٹائی و مٹھائی ڈال کر استعمال میں لائیں۔
ماکھن اور گھی کے استعمال سے۔ کیسر۔ ماکھن اور کھانڈ کے ابھیاس سے نیز ملائی سمیت دہی کو رئی سے بلو کر پینے سے خُونی بواسیر دُور ہو جاتی ہے۔
ماکھن۔ گھی۔ بکرے کا گوشت۔ ساٹھی چاول۔ شالی چاول۔ تازہ سُرا منڈ اور تازہ شراب کے استعمال سے بھی بواسیر جلدی دُور ہو جاتی ہے۔
خُون کے بکثرت خارج ہو جانے پر بواسیر میں بالعموم وات کی کثرت ہو

جاتی ہے۔ اِس لئے خُون کے بگڑ جانے پر بھی وایو کو شانت کرنے کی تدابیر خصوصیت سے کام میں لانی چاہئیں۔

بواسیر میں رکت پت کی زیادتی اور کف وات کی کمی کو دیکھ کر پہلے بیان کی ہوئی یا آگے بیان کی جانے والی ٹھنڈی تدابیر پر عمل کرنا چاہیئے۔

بواسیر کے لئے پری ٹیک ۔ملٹھی ۔ پنج ولکل[1] ۔ بیری کی چھال ۔ اُدُمبر ۔ دھاوے کی چھال ۔ پٹول ۔ اڑوسہ ۔ ارجن ۔ جوالسہ اور نیم کا کاڑھا بنا کر خُونی بواسیر میں پری ٹیک[2] کے طور پر استعمال کریں۔

بواسیر کے لئے اوگاہن[3] ۔ خُون کے بکثرت خارج ہونے اور سوزش و رطوبت کے پیدا ہو جانے پر بدن پر ٹھنڈے تیل کی مالش کر کے ملٹھی ۔ کنول نال ۔ پدماکھ ۔ چندن سُرخ ۔ کُشا اور کانس کے کاڑھے سے مریض کو غسل کرائیں۔

یا گنّے کا رس ملٹھی اور بیت کے کاڑھے یا ٹھنڈے دُودھ سے مریض کو نہلانا چاہیئے۔

عُضوِ تناسل ۔ گدا اور دُم کے مقام پر گھی اور کھانڈ کو ملا کر لیپ کریں۔ پھر آہستہ آہستہ ٹھنڈے پانی کی دھار ڈالیں۔ تو خُون کا بہاؤ رُک جاتا ہے نئے کیلے کے پتّے یا ٹھنڈے پانی سے چھڑکے ہوئے کنول کے پتّے۔ یا نیل کنول کے پتّے بواسیر کو ڈھانکنے کے لئے بار بار کام میں لانے بھی مفید ہوتے ہیں۔

---

[1] گولر ۔ پیپل ۔ بڑ ۔ پاکڑ اور بیت کی چھالیں۔
[2] تریڑا دینا [3] نہلانا ۔ غسل کرانا

دوب اور گھی کے لیپ کرنے یا سو مرتبہ یا ہزار مرتبہ دُھلے ہوئے گھی کا لیپ کرنے یا پنکھے کی ہوا دینے سے بھی بہتا ہُوا خُون بہت جلدی بند ہو جاتا ہے۔

بواسیر کے لئے گھی:۔ (۱) سمنگا اور ملٹھی (۲) تل اور ملٹھی (۳) رسونت اور گھی (۴) رال اور گھی (۵) نیم اور گھی (۶) شہد اور گھی (۷) دارہلدی کی چھال اور گھی (۸) سُرخ چندن نیل کنول اور گھی۔ اِن سب ادویات کا الگ الگ لیپ کرنے سے سوزش۔ رطوبت۔ ڈھنڈری نکلنا اور بواسیر دُور ہو جاتی ہے۔

مندرجہ بالا اور دیگر ٹھنڈی تدابیر سے اگر خُون بند ہونے میں نہ آئے۔ تو مریض کو ٹھیک موقعے پر گرم تر مالش کے ذریعے ترپن دیں۔ اور شرو ویچن کرنے والے گھی استعمال کرائیں۔ یا نیم گرم گھی یا تیل کی مالش کریں۔ یا نیم گرم دُودھ۔ گھی یا پانی کو پری ثیک کے طور پر کام میں لائیں۔

وات کے غلبے والے بواسیر کے مریض کو نیمگرم گھرت منڈ سے بہت جلد انوواسن وستی دینی چاہیئے۔ پچھّا وستی یا سِدّھ وستی بھی اس مقصد کے لئے اچھی ہوتی ہے۔

پچھّا وستی اور سِدّھ وستی ۔ جوانسہ۔ کُشا اور کانس کی جڑھیں۔ سیمر کے پھول۔ بڑ۔ گُولر اور پیپل کی کونپلیں ہر ایک دو دو پل لے کر تین پرسنھ پانی اور ایک پرسنھ گھی میں ملا کر پکائیں۔ جب صِرف دُودھ باقی رہ جائے۔ اُتار کر چھان لیں۔ اور اُس میں سیمر کا گوند۔ راہی کرانتا

چندن - نیل کنول - اندر جو - پرنیگو اور ناگ کیسر کو پیس کر ملا دیں - اِسے ہی پچھّا وستی کہتے ہیں۔

اگر اِس پچھّا وستی میں گھی - شہد اور کھانڈ بھی ملائی جائے - تو یہ سِدّھ وستی بن جاتی ہے۔

اِن وستیوں کے استعمال سے پیچش - ڈھنڈری نکلنا - خون کا بہاؤ اور بخار دُور ہو جاتا ہے۔

انوواسن وستی - پرپونڈریک - ملٹھی اور پچھّا وستی کی ادویات کو پیس کر چکنائی اور دُگنے دودھ میں ملا کر پکا کر انوواسن وستی کے طور پر کام میں لائیں۔

پرمی ویر (نیتر بالا) آدی گھرت - نیتر بالا (مُشک بالا) - نیل کنول لودھ - لجّانو - چیب - چندن - پاٹھا - اتیس - بل گری - دھاوے کے پھول - دیودارو - دارہلدی کی چھال - سونٹھ - جٹا مانسی - موتھا - جوکھار اور چیتا اِن سب کو پیس کر اور چانگیری کے رس کے ساتھ بمعہ گھی ملا کر پکائیں - اور کام میں لائیں - اِس کے استعمال سے بواسیر - اسہال - سنگرہنی - کھُس - بخار - اروچی - دُکھ مُوترا - اخراج دُبر (گُدا بھرنش) - ارش شُول اور تزدوشج بواسیر بالکل دُور ہو جاتی ہے۔

اور اک پُشپ آدی گھرت - سونف - کھرہٹی - دارہلدی - پرشن پرنی - گوکھرو - بڑ کی کونپل - گُولر کی کونپل اور پیپل کی کونپل ہر ایک دو دو پل چار پرستھ پانی میں ڈالکر آگ پر چڑھا دیں - اور ایک چوتھائی پانی

باقی رہ جانے پر اُتار کر چھان لیں۔ اور اُس میں جنیتی۔ گُلکی پیپل۔ پپلا مُول سونٹھ۔ دیودارو۔ اِندرجَو۔ سیمر کے پھُول۔ کاکولی۔ چندن سُرخ۔ نیل کنول۔ کائپھل۔ چیتا۔ موتھا۔ پرنیگو۔ اتیس۔ شال پرنی۔ سُرخ کنول کا زیرہ۔ نیل کنول کا زیرہ۔ نجا لو۔ کیڑی۔ بل گری۔ موچرس اور پاٹھا ایک ایک کرش کا چُورن بنا کر ملا دیں۔ (پرستھ ۳۲ پل کا سمجھنا چاہیئے)۔ پھر اُس میں چوپتیے کا رس ایک پرستھ۔ چانگیری کا رس ایک پرستھ اور گھی ایک پرستھ ملا کر لپکا لیں۔ اِس گھی کے استعمال سے بواسیر۔ اسہال۔ تردوشج رکت سراو۔ پیچش۔ اخراجِ دُبر۔ کئی طرح کا پچّھا سراو۔ کئی قسم کا بار بار پاخانہ آنا۔ گُدا کا سُوج جانا۔ گُدا کا درد کرنا۔ پیشاب کا رُک جانا۔ مُوڑھ وات۔ ضُعفِ ہضم اور اروچی دُور ہو جاتی ہے۔ طاقت۔ رنگت اور حرارت ہاضمہ ترقّی پاتی ہے۔ یہ گھی اکیلا ہی یا کئی قسم کے انوپانوں کے ساتھ دیا جاتا ہے۔

بواسیر میں مخالف علاج کے لحاظ سے میٹھی اور کھٹّی نیز ٹھنڈی اور گرم اشیائ کا استعمال کرانا چاہیئے۔ حرارت ہاضمہ کی طاقت کا لحاظ رکھنے والا معالج بواسیر سے پیدا شُدہ عوارض کو مغلوب کر لیتا ہے۔ بواسیر۔ اسہال اور سنگرہنی یہ تینوں ایسی بیماریاں ہیں۔ کہ اِن تینوں میں سے ایک دُوسرے کا سبّب ہوتی ہیں۔ حرارت ہاضمہ کے کم ہو جانے سے یہ روگ بڑھ جاتے ہیں۔ اور حرارتِ ہاضمہ کے بڑھ جانے سے یہ روگ زائل ہو جاتے ہیں۔ اِس لئے اِن تینوں امراض میں خصوصیت سے

ساتھ حرارتِ ہاضمہ کی حفاظت کرنی چاہیئے۔
غذا و پرہیز۔ مختلف اقسام کے بُھنے ہوئے ساگوں۔ یواگو۔ یُوش۔ مانس رس۔ کھڑ یُوش۔ دُودھ اور مُٹھے سے بواسیر کو دور کرنا چاہیئے۔ جو اشیا وایُو کا انولومن کرتی ہیں۔ جو حرارتِ ہاضمہ کو بڑھاتی ہیں۔ وُہ خواہ ادویات ہوں یا اغذیات۔ بواسیر کے مریضوں کے لئے ہمیشہ ہی قابلِ استعمال ہوتی ہیں۔ اِن کے خلاف خواص والی اشیا نیز وہ اشیا جن کا بیان بواسیر کے بواعث میں بیان ہو چکا ہے۔ کبھی بواسیر روگیوں کو استعمال نہ کرنی چاہئیں۔
ادھیائے کا خلاصہ:۔ اِس ادھیائے میں یہ باتیں بیان کی گئی ہیں جیسے بواسیر کی دو طرح کی پیدائش۔ الگ الگ بواعث۔ مقامات۔ اشکال علامات۔ قابلِ علاج اور لاعلاج کا فرق۔ بواسیر کے لئے مالش کرنے پسینہ دینے۔ دھوم پان کرنے۔ نہلانے۔ لیپ کرنے۔ فصد کھولنے۔ حرارتِ ہاضمہ کو بھڑکانے اور ہضم کرنے والے نسخے۔ تکر والے نسخے۔ بادِ مخالف اور پاخانہ کے خارج کرنے والی اغذیات و اشربات۔ اندرونی صفائی کرنے والے نسخے۔ کئی قسم کے گھی۔ وستی کے لئے نسخے۔ کھانڈ ملے ہوئے ارشٹ۔ خشک بواسیر کی ادویات۔ خُونی بواسیر کی علامات۔ دو طرح کے انوُبندھ۔ اعلےٰ درجے کی ادویات۔ خُون کو روکنے والے کئی قسم کے اعلےٰ اعلےٰ نسخے۔ سنیہہ پان کی ترکیب۔ اغذیات و اشربات۔ نیز خُون کو بکثرت خارج ہونے سے روکنے کے لئے پری شک کے مرکبات اوگاہن (غسل) کے نسخے۔ لیپ کرنے اور دُھوڑنے کے نسخے وغیرہ وغیرہ

اِس ادھیائے کی اِن باتوں کا بغور مطالعہ کرنا چاہیئے۔ اگر بواسیر کے علاج میں مہارت حاصل کرنے کی خواہش ہو ؛

دسواں ادھیائے

اتی سار (اسہال) کا علاج

ایک دفعہ ہمالیہ کے شمال کی طرف جب بھگوان اتری کمار نتیہ کرم اور اگنی ہوتر وغیرہ سے فراغت پاکر بخنت بیٹھے ہوئے تھے۔ اور اُس وقت وہاں بہت سے رشی مُنی بھی موجود تھے۔ تو اگنی ویش نے نہائت انکسار کے ساتھ پرنام کرکے سوال کیا۔ بھگون! عوام کی بھلائی کے لیئے آپ اتیسار کی پیدائش۔ اسباب۔ علامات اور دفیعے کی تدابیر کا بیان کرکے مجھے مشکور فرمائیں۔ کیونکہ آپ ہی اِس امر کی قابلیت رکھتے ہیں۔

مہرشی اتری کمار بولے۔ میں تمہیں اتیسار کی پیدائش وغیرہ کا حال بالتفصیل بتاتا ہوں۔ غور سے سُنو۔

اتی سار کی پیدائش ۔ زمانہ قدیم میں یگیہ میں پشوؤں کو نہیں مارا جاتا تھا۔ البتہ وُہ یگیہ بھومی میں لائے جاتے تھے۔ پھر دکھش کے یگیہ کے بعد مرشین۔ نابھاگ۔ اکشواکو اور کوڈِ چریا وغیرہ فرزندانِ منو کے یگیوں میں پشوؤں کو چھوڑ دیا جاتا تھا۔ اِن کے بعد راجہ پرش دھر نے یگیہ کیئے۔ جن میں اُس نے گائے کے مارنے کا رواج جاری کردیا۔ اور گائے کے ایک نہائت مفید جانور ہونے کی وجہ سے تمام لوگ

اس رواج سے نہائت دُکھی ہوئے۔

اُسی پرش دھر کے زمانے میں گائے کا مانس کھانے کے سبب جو نہائت ثقیل۔ گرم اور سخت مضر ہوتا ہے۔ کھانے والوں کی حرارتِ ہاضمہ کمزور ہوگئی۔ اور اُن کا مَن بھی حوصلے سے خالی ہوگیا۔ پھر پہلے پہل ایسے اشخاص کو اتی سار کی بیماری پیدا ہوگئی۔

وات اتیسار کے اسباب ۔ واتج پرکرتی والے اشخاص کا ہوا اور دھوپ بکثرت کھانے۔ جسمانی محنت حد سے بڑھ کر کرنے۔ خشک۔ قلیل اور مقدارِ مقررہ کے مطابق غذا کھانے۔ ہر روز تیز شراب پینے۔ بکثرت جماع کرنے اور حوائجِ ضروریہ کے روکنے سے وایو کوپت[۱] ہوجاتا ہے۔ اور حرارتِ ہاضمہ زائل ہوجاتی ہے۔ اور حرارت کے کمزور ہوجانے پر وُہ بگڑی ہوئی وایو پیشاب اور پسینے کو پُرِیش آشے (رودۂ مستقیم) میں لیجا کر پاخانے کو رقیق کردیتی ہے۔ تو اتیسار روگ پیدا ہوجاتا ہے۔

آم اتیسار کے رُوپ ۔ جس شخص کا پاخانہ پانی کی مانند پتلا ہو۔ اُس میں کچا مل ملا ہُوا ہو۔ نیز وُہ اُوسادی۔ خشک اور رقیق ہو۔ دست آتے وقت آواز آئے۔ یا آواز بالکل ہی نہ آئے۔ یا پیشاب اور بادِ مخالف کی روکاوٹ کے ساتھ دست خارج ہو۔ نیز وایو شکم کے اندر ہی رُک کر اور شُول پیدا کرکے ترچھا پن سے گھُومے۔ تو اُسے آم اتی سار کہتے ہیں۔

جب وات سے پک کر پاخانہ بندھا ہُوا۔ درد والا۔ جھاگدار۔ چپ چپا

---

[۱] بگڑنا

اور اینٹھا ہُوا نکلتا ہے۔ تو اُس وقت رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ سانس جلدی جلدی آنے لگتا ہے۔ مُنہ خشک ہو جاتا ہے۔ کمر۔ رانیں دُم۔ زانوؤں اور پیٹھ میں درد ہونے لگتا ہے۔ گُدا کی ہڈی باہر نکل آتی ہے۔ اور گانٹھ دار پاخانہ بار بار آنے لگتا ہے۔

واٹ کی وجہ سے پاخانے میں گانٹھیں پڑ جانے سے بعض آچاریہ اِسے واتا نوگرنتھ بھی کہتے ہیں۔

پت اتیسار کے اسباب اور علامات۔ پت پرکرتی والے شخص کا پت کھٹی۔ نمکین۔ کڑوی۔ کھاری۔ چرپری اور گرم چیزوں کے بکثرت استعمال کرنے۔ یا آگ اور دھوپ کے زیادہ سینکنے یا ہوا کے ذریعے اُپ ہت ہونے یا حسد اور غصّہ کی کثرت سے بگڑ جاتا ہے۔ وُہ بگڑا ہُوا پت رقیق ہونے کی وجہ سے حرارتِ ہاضمہ کو کمزور کر کے رودۂ مستقیم میں ٹھہر جاتا ہے۔ اور وہاں اپنی رقت۔ حرارت اور دست آور ہونے کے سبب پاخانے کو پھاڑ کر اتیسار کو پیدا کر دیتا ہے۔ اس اتیسار کی شکل ہلدی کی مانند زرد۔ سبز۔ نیلی۔ کالی اور پت ملی ہوتی ہے۔ نیز اُس میں سے سخت بدبو آتی ہے۔ ایسے اتیسار میں پیاس سوزش پسینہ غشی۔ درد۔ درد ھم سنتاپ[۱] اور گُداپاک کے عوارض بھی پائے جاتے ہیں۔

کف اتی سار کے اسباب اور علامات۔ کف پرکرتی والے شخص کا کف ثقیل میٹھی۔ ٹھنڈی اور چکنی اشیائے کے بکثرت استعمال کرنے۔ پیٹ بھر کر کھا لینے۔ بے فکر رہنے۔ دن میں سونے اور سستی اختیار

---

[۱] تپش

کرنے سے بگڑ جاتا ہے۔
کف طبعی طور پر ثقیل میٹھا۔ ٹھنڈا اور چکنا ہوتا ہے۔ اسلئے حرارتِ ہاضمہ کو زائل کرکے اپنی سرد طبیعت کی وجہ سے رودۂ مستقیم میں پہنچکر پاخانے کو مرطوب کرکے اتیسار پیدا کردیتا ہے۔
اس روگ میں چکنا۔ سفید۔ چپ چپا۔ ریشہ دار۔ کچّا۔ بھاری۔ بدبودار کف ملا۔ درد والا۔ تھوڑا تھوڑا اور بار بار دست آتا ہے پیچش بھی ہوتی ہے۔ شکم۔ گُردا۔ مثانے اور چڈّوں میں ثقالت ہوتی ہے۔ رونگٹوں کا کھڑا ہونا۔ تکلیف۔ نیند اور سُستی بھی گھیرے رہتی ہے۔ نیز اعضا شکنی اور کھانے سے بے رغبتی کی شکائت بھی رہتی ہے۔
تردوشج اتیسار کے اسباب اور علامات ۔ نہائت صاف۔ ٹھنڈی چکنی۔ خُشک۔ گرم۔ ثقیل۔ کھُردری۔ سخت اشیا کے کھانے۔ متضاد اغذیات کے کھانے۔ ناموافق غذا کے کھانے۔ فاقہ کرنے۔ وقت مقرّرہ کے گذر جانے پر غذا کھانے۔ کم غذا کھانے۔ خراب شراب اور پانی کے پینے۔ بکثرت شراب پینے۔ اندرونی صفائی نہ کرنے۔ ورزش وغیرہ میں بے ترتیبی اختیار کرنے۔ آگ۔ دُھوپ۔ ہوا اور پانی کے بکثرت استعمال کرنے۔ بالکل نہ سونے۔ بکثرت سونے۔ حوائجِ ضروریہ کے روک رکھنے۔ موسموں میں اختلاف واقع ہونے۔ طاقت سے بڑھ کر کام کرنے۔ خوف۔ افسوس اور چیت اُدویگ[1] کے اتی یوگ۔ کرمی روگ۔ شوش روگ۔ بخار اور بواسیر سے جو شخص نہائت لاغر ہوجاتا ہے۔

---
[1] رنج

اُس کے تینوں دوش بگڑ کر پہلے سے بگڑی ہوئی حرارت کو اور بھی کمزور
کر کے انتڑیوں میں داخل ہو کر تینوں دوشوں کی علامات والے
اِتی سار کو پیدا کر دیتے ہیں۔

مُشکل العلاج اتیسار کی علامات۔ نہائت بگڑی ہوئی رکت وغیرہ
دھاتوئیں جب تینوں دوشوں کے لگاڑ سے اور بھی بگڑ جاتی ہیں۔ تو
دھاتوؤں کے دوش کے سوبھاؤ کے مطابق اتیسار کے رنگ میں
فرق پڑ جاتا ہے۔ ایسے اتیسار روگ میں ہلدی کا سا زرد۔ سبز۔ نیلا۔
مجیٹھ کا سا۔ گوشت کے دھوون کی مانند۔ سُرخ۔ سیاہ۔ سفید۔ سؤر
کی چربی کی طرح۔ درد والا یا درد سے خالی پاخانہ تھوڑا تھوڑا یا کبھی
تھوڑا کبھی زیادہ مقدار میں خارج ہوتا رہتا ہے۔ کبھی کبھی گانٹھ دار کچّا
پاخانہ ہی نکلتا ہے۔ اور کبھی پکّا آنے لگتا ہے۔ اس روگ میں مریض
کی طاقت۔ خُون اور گوشت زیادہ نہیں گھٹتا۔ حرارتِ ہاضمہ کمزور ہو جاتی
ہے۔ اور مُنہہ کا مزہ بگڑتا چلا جاتا ہے۔ ایسے نشانات والا اتی سار
کا مریض مُشکل العلاج ہوتا ہے۔

لاعلاج اتیسار کی علامات۔ اگر پاخانے کا رنگ مندرجہ ذیل رنگوں
کا سا ہو۔ اور مذکورہ بالا اتیسار روگ کے ساتھ عوارض بھی شامل ہوں۔
تو اُسے لاعلاج یا دُش چکتسہ سمجھنا چاہیئے۔ جیسے پاخانے کا کاڑھے۔
خُون۔ یکرت پنڈ۔ گوشت کے دُھلے پانی۔ دہی۔ گھی۔ مغز۔ تیل۔ چربی
دُودھ۔ ولیسوار (قیمہ) کی مانند ہونا۔ نہائت نیلا۔ نہائت سُرخ۔ نہائت

---

[1] اسہال

سیاہ یا نہائت صاف پانی کی مانند ہونا۔ میچک (سُرمہ یا مور کے پروں کے چاندوں) کی مانند ہونا۔ نہائت چکنا۔ سبز۔ نیلا۔ کاڑھے کے رنگ کا۔ بوقلموں۔ نا صاف۔ ریشہ دار۔ آم چندر کا والا۔ مُردے کی بُو والا۔ سڑا ہُوا۔ پیپ کی بُو والا اور آم متسیہ[۵۱] کی بُو والا ہونا۔ پاخانے کا ایسا ہونا جس پر بہت سی مکھیاں آچمٹیں۔ کاڑھا کی ہوئی پتلی دھاتو کی مانند ہونا۔ الپ پُرِیش ہونا (یعنی پاخانے کا ایسا ہونا جس میں پانی زیادہ اور پاخانہ کم ہو)۔ جب پاخانہ اِن علامات والا ہو۔ اور تشنگی۔ جلن۔ بخار۔ چکّر آنا۔ تمک شواس[۵۲]۔ ہچکی۔ دمہ۔ درد کا بکثرت ہونا یا بالکل نہ ہونا۔ گُدا کا ڈھیلا پڑ جانا یا پک جانا۔ گُدا وَلی کا ضائع ہو جانا۔ ڈھنڈری کا نکلنا۔ طاقت۔ خُون اور گوشت کا نہائت کم ہو جانا۔ تمام پسلیوں اور ہڈّیوں میں درد ہونا۔ اروچی۔ اتی پرلاپ اور موہ کا ہونا۔ اگر یہ تمام عوارض ایک دم نمایاں ہو جائیں۔ تو ایسا مریض لاعلاج ہوتا ہے۔ یہ علامات سنپاتج اتیسار کی ہیں۔

قابلِ علاج اتی سار روگ کا علاج ۔ جو اتی سار لاعلاج نہیں ہُوا اُس کا علاج بڑھے ہوئے دوش کے اُپ چار[۵۳]۔ اسباب۔ اُپ شے اور خاص دوش کے معائنے کے ذریعے کرنا چاہیئے۔

آگنتک اتیسار کی علامات ۔ آگنتک (ناگہانی) اتیسار دو طرح کے ہوتے ہیں۔ (۱) بھے اتیسار اور (۲) شوک اتیسار۔

---

[۵۱] مچھلی [۵۲] دمے کی قسم

[۵۳] علاج

ان دونو کی علامات واتج اتی سار کی سی ہوتی ہیں۔

آگنتاک اتیسار کا علاج :- خوف اور افسوس سے وایو یک دم بگڑ جاتی ہے۔ اس لئے اس میں وات کو دُور کرنے والی چکتسا کرنی چاہیئے۔ نیز راحت انگیز اور تسلّی بخش تدابیر بھی عمل میں لانی چاہئیں۔

عام علاج ۔ انسان کی ناہضم شُدہ غذا کی وجہ سے دوش سنمورچھت[۱] ہوکر اکٹھے ہوجاتے ہیں۔ اور اتی سار کو پیدا کر دیتے ہیں۔ ان دوشوں کو پھر ہوش میں لائیں۔

آم اتیسار میں پہلے ہی قابض ادویات کا دینا نامناسب ہے۔ کیونکہ پہلے ہی سے رُکے ہوئے دوش کئی قسم کے عوارض کو پیدا کر دیتے ہیں۔ جیسے سوج۔ بھُس۔ تلی۔ کوڑھ۔ باؤگولہ۔ امراض شکم۔ بخار۔ ونڈک۔ السک۔ اپھارہ۔ سنگرہنی اور بواسیر۔ اسلئے خود بخود پرورت[۲] ہوئے اُتکلشٹ[۳] ملوں کا پہلے پہل انتظار کرنا چاہیئے۔

اگر پاخانہ وقت سے خارج ہوتا ہو۔ تو ہرڑ کا استعمال کرائیں۔ ہرڑ کے ذریعے دوشوں کے خارج ہونے سے امراضِ شکم دور ہو جاتے ہیں جسم میں ہلکاپن پیدا ہوجاتا ہے۔ اور حرارتِ ہاضمہ بھی بڑھ جاتی ہے۔

اوسط درجے کی طاقت والے اتیساروں میں حرارت افزا اور ہاضم ادویات دینی چاہئیں۔ علےٰ ہذا القیاس کم دوش والوں کے لئے فاقہ مفید ہوتا ہے۔

---

[۱] بے ہوش
[۲] خارج ہونے والے
[۳] خراب

(۱) پیپل۔ سُونٹھ۔ دھنیا۔ اجوائن۔ ہرڑ اور نیج
(۲) نیتر بالا۔ بھدر موتھا۔ بل گری۔ سُونٹھ اور دھنیا
(۳) پرشن پرنی۔ گوکھرو اور کیٹری

مندرجہ بالا تینوں نُسخہ جات اتیسار کے لیئے نہائت مفید ہیں۔

اتیسار کے لیئے **اغذیات اور اشربات**:۔ (۱) بیج اور اتیس یا (۲) موتھا اور پت پاپڑا یا (۳) نیتر بالا اور ادرک ڈال کر جوش دیا ہُوا پانی پلائیں۔

اتیسار میں بھُوک لگنے پر ہلکے اناج کی غذا کھلانی چاہیئے۔ ایسا کرنے سے مریض کی خواہشِ طعام حرارتِ ہاضمہ اور جسمانی طاقت جلد بڑھ جائیگی

اتیسار میں حسبِ موافقت لسّی۔ کانجی۔ یواگو۔ ترپن۔ شراب یا شہد کا الگ الگ کبھی کبھی استعمال کراتے رہیں یعنی کبھی کسی کا اور کبھی کسی کا استعمال کرائیں۔

بعد ازاں حرارت افزا اور قابض ادویات سے پکائے ہوئے یواگو۔ ولیپی۔ کھڑیوش۔ مانس رس اور اودن حسبِ ترتیب استعمال کرائیں۔

شال پرنی۔ پرشن پرنی۔ بڑی کیٹری۔ چھوٹی کیٹری۔ کھریٹی۔ گوکھرو۔ بل گری پاٹھا۔ سُونٹھ۔ دھنیا۔ کچُور۔ ڈھاک۔ ہاؤبیر۔ بیج۔ زیرہ۔ پیپل۔ اجوائن۔ پیپلامُول۔ چیتا۔ گج پیپل۔ ورکھشامل۔ انار۔ ہینگ۔ بڑنمک اور سیندھا نمک کو کھانے کی طرح پکا کر غذا کے طور پر کام میں لائیں۔ اس مرکب سے وات کف دُور ہو جاتی ہے۔ حرارت ہاضمہ بڑھ جاتی ہے

---

۵۱ سیراب کرنے والی غذائیں

غذا ہضم ہو جاتی ہے۔ دست رُک جاتے ہیں۔ طاقت آتی ہے۔ طعام کی خواہش پیدا ہو جاتی ہے۔ اسلئے اتیسار کے لئے ایک مفید چیز ہے۔

آم کے پک جانے پر جو دست رُک رُک کر درد کے ساتھ، چپ چپا۔ تھوڑا تھوڑا۔ بار بار اور پیچش کے ساتھ آتا ہو۔ تو مریض کو مونگی یا بیر کا یوش پلانا چاہیئے۔ یا پوئی، کشیرنی۔ یوانی۔ بھوا۔ ہُل ہُل۔ چنچو۔ دل گجا شٹی۔ کرکرو۔ جیونتی۔ چرمٹ۔ لونیا اور پاٹھا میں سے کسی ایک کا سوکھا ساگ دہی اور انار دانے کی کھٹائی نیز بہت سا گھی ڈال کر غذا کے ساتھ کھلائیں۔

پیچش (پرواہکا) کا علاج:۔ کچی بلگری اور تل دونو کو ہموزن لیکر پیس کر دہی کی ملائی۔ انار کی کھٹائی اور گھی کے ساتھ کھڑ یوش بنا کر استعمال کریں۔ تو پیچش دور ہو جاتی ہے۔

اگر مل کے بہت زیادہ گھٹ جانے سے مریض کا منہہ سوکھنے لگے۔ تو جو۔ مونگ۔ اُرد۔ شالی چاول۔ تل۔ بیر۔ کچی بلگری۔ دہی اور انار دانے کو ملا کر گھی اور تیل میں بھون کر دھانیہ یوش کی طرح پکا کر کھانے کو دیں۔ یا دہی کی ملائی۔ گڑ اور سونٹھ کو گھی یا تیل میں بھون کر یا سُرا کو گھی یا تیل میں بھون کر غذا کے طور پر کام میں لائیں۔

یا انار یا لہسن کے یوش کو گھی یا تیل میں بگھار کر یا لوپاک کے مانس رس میں کھٹائی ڈال کر یا کچھوے کے مانس رس کو سنگدھ[۵] حاصل کر کے دیں۔ یا مور۔ تیتر۔ مرغ اور بطخ کا مانس رس دیں۔ یا شالی چاول

---

[۵] چکنائی اور کھٹائی ملا کر

کو سنگدھال کر کے دیں۔ تومل کی کمی کی وجہ سے پیدا ہونیوالے
روگ دُور ہو جاتے ہیں۔

مینڈھے کے وسطِ جسم کا مانس رس چھان کر اُسی کے خُون میں ملا کر
انار دانہ۔دھنیا اور سُونٹھ ڈال کے پکائیں۔ اور اس کے ساتھ سُرخ
شالی چاولوں کا بھات نوش کریں۔ اور اُوپر سے اُسے پی لیں۔تو
مل کی کمی سے پیدا ہونے والے روگ دُور ہو جاتے ہیں۔

گُدا کے باہر نکلنے اور درد ہونے پر کھٹائی ملے گھی کا پلانا مفید
ہے۔آم رہت روگی کو انوواسن وستی دینی چاہیئے۔

چانگیری گھرت۔چانگیری۔بیر۔دہی۔انار۔سُونٹھ اور جوکھار
کو ملا کر پکایا ہُوا گھی گُدبھرنش (اخراجِ دُبر) اور دردِ دُبر کو
دُور کر دیتا ہے۔

چنبیہ آدی گھرت۔چب۔پیلامُول۔ترکُٹا۔بڑنمک۔انار۔دھنیا
زیرہ اور چیتا سے پکایا ہُوا گھی بھی اوّل الذکر فوائد پُہنچاتا ہے۔
وش مُول اور کچی بل گری کو پکا کر انوواسن وستی دیں۔

یا سونف۔کچُور۔بل گری یا بچ اور چیتا کو پکا کر انوواسن وستی
دینی چاہیئے۔اس سے گُدستبدھ اور گُدبھرنش (اخراجِ دُبر)
روگ دُور ہو جاتے ہیں۔لیکن پہلے سنیہن اور سویدن کرم کر
لینا چاہیئے۔پسینہ دینے پر جب گُدا نرم ہو جائے۔تو روئی کے
پھوئے سے چکنائی داخل کرنی چاہیئے۔

باد مخالف اور پاخانے کے رُک جانے پر۔شُول اور پیچش کے بکثرت

بڑھ جانے پر۔ خُون آمیز لیسدار پاخانہ نکلنے پر۔ اور پیاس کے زیادہ ہونے پر دُودھ پیٹ بھر کر پلائیں۔ یمک سنیہہ (گھی اور تیل) کے بعد نیمگرم دُودھ پلائیں۔

یا ارنڈ کی جڑھ یا کچی بلگری ڈال کر دُودھ کو پکا کر پلائیں۔ دُودھ کے ان نسخوں سے خُون آمیز لیسدار پاخانہ آنا رُک جاتا ہے۔ نیز شُول پیچش اور قبض بھی دُور ہو جاتی ہے۔

پت اتیسار کا علاج: پت اتیسار میں اگر ندان۔ اُپ شئے اور آکرتی[۱] سے یہ معلُوم ہوتا ہو۔ کہ روگ آماچت ہے۔ تو طاقت کے موافق فاقہ اور ہاضم ادویات استعمال کرانی چاہئیں۔

اگر پیاس غالب ہو۔ تو موتھا۔ پت پاپڑا۔ خس۔ سار وا۔ سُرخ چندن چرائتہ اور نیتر بالا سے پکایا ہُوا پانی دیں۔ فاقہ کرانے کے بعد غذا کے ساتھ بلا۔ اتی بلا۔ مُدگ پرنی۔ شال پرنی۔ پرشن پرنی۔ ہر دو کیڑی۔ شتاور اور گوکھرو کے کاڑھے کے ساتھ یوا گو منڈ اور ترپن وغیرہ کا استعمال کرائیں۔ مُونگ۔ مسُور۔ ہرینُو اور موٹھ کا یُوش یا لوا۔ کپنجل۔ خرگوش۔ ہرن۔ این اور کال کُچھل کے مانس رس میں کھٹائی ڈال کر یا بے کھٹائی ڈالے پلا کر رفتہ رفتہ حرارتِ ہاضمہ کو تیز کریں۔ اگر ان تدابیر کے عمل میں لانے پر بھی کچھ باقی رہ جائے۔ تو حرارت افزا۔ ہاضمہ سنیشمن اور قابض ادویات استعمال میں لائیں۔

اتیس۔ اِندر جَو اور کُڑا کی چھال کو پانی میں گھوٹ کر چاولوں کے پانی

---

[۱] علامات

اور شہد کے ساتھ استعمال کریں۔ تو پت اتیسار روگ دُور ہو جاتا ہے۔

پنج اتیسار کے لئے چھ نسخے:۔ (۱) چرائتہ۔ موتھا۔ اِندر جو اور رسونت (۲) بل گری۔ دار ہلدی۔ دار چینی۔ نیتر بالا اور جوانسہ (۳) چندن کنول نال۔ سُونٹھ۔ لودھ اور نیل کنول (۴) تل۔ موچرس۔ لودھ لجالو۔ نیل کنول اور سُرخ کنول (۵) نیل کنول۔ دھاوے کے پھُول انار کی چھال اور سُونٹھ (۶) کاٹھل۔ سُونٹھ۔ پاٹھا۔ جامن کی گُٹھلی۔ آم کی گُٹھلی اور جوانسہ۔

الگ الگ اِن چھیئوں نُسخوں کو چاولوں کے پانی اور شہد کے ساتھ استعمال کرنے سے پنج اتیسار دُور ہو جاتا ہے۔

دوائی کے ہضم ہو جانے پر انُہی ادویات سے پکائے ہوئے قابض مالش رس کے ساتھ شالی چاولوں کا بھات کھائیں۔

تیز حرارت ہاضمہ والے انسان کا پت اتیسار بہت جلد دُور ہو جاتا ہے۔ ایسی حالت میں بکری کا دُودھ استعمال کرانے سے طاقت اور رنگت بڑھ جاتی ہے۔

بہت دوشوں والے۔ تیز ہاضمہ والے اور طاقتور پت اتیسار روگی کو دُودھ کے ساتھ مسہل ادویات استعمال کرانی چاہئیں۔ تو پت اتیسار دُور ہو جاتا ہے۔ ایسے مریض کو دُودھ کے ساتھ ڈھاک کے پھلوں کا کاڑھا پلانا چاہیئے۔ اور حسب طاقت نیم گرم دُودھ کا انوپان (بدرقہ) دیں۔ جب اِسطرح سے میل خارج ہو جائے۔ تو امراضِ شکم دُور ہو جاتے ہیں۔ یا ئیل کی صفائی کی غرض سے ڈھاک کے پھل کی طرح ہی ترائمان کا

استعمال کرانا بھی مفید ہوتا ہے۔
ویریچن کے بعد والی تمام تدابیر کے عمل میں لانے پر بھی اگر دردِ شکم رہ جائے تو دوشوں کے خارج کرنے کے بعد الوواسن وستی دیں۔
سونف۔ شتاور۔ دُودھ۔ ملٹھی۔ گھی اور گھی سے چوتھائی تیل اور بل گری ملاکر سب کو پکاکر ان سے الوواسن وستی دیں۔
الوواسن وستی دینے پر بھی اور اُس کے بعد پیپا وغیرہ کے کام میں لانے پر بھی اگر اتیسار دُور نہ ہو۔ تو مندرجہ ذیل پچھّا وستی دینی چاہیئے۔
پچھّا وستی ۔ سیمل کے سبز ڈنٹھلوں کو سبز کُشا سے لپیٹ کر اُوپر سے کالی مٹّی کا لیپ کرکے دھیمی آنچ پر پکائیں۔ جب مٹی اچھی طرح سے خشک ہوجائے۔ تو سیمل کے ڈنٹھلوں کو نکالکر اوکھلی میں بخوبی کوٹ لیں۔ اور وُہ کُوٹا ہُوا چُورن چار تولہ بھر لے کر ایک پرستھ دُودھ میں ڈال کر پکائیں۔ اور اُسے حسب مقدار تیل سرسوں اور ملٹھی سے ملاکر پچھّا وستی کے کام میں لائیں۔ مگر پہلے مریض کے جسم پر تیل کی مالش کرلینی چاہیئے۔
وستی کے واپس آجانے پر نہاکر دُودھ یا جنگلی جانوروں کے مانس رس کے ساتھ کھانا کھلائیں۔
اِس سے پت اتیسار۔ بخار۔ سوج۔ باؤگولہ۔ بے ہضمی۔ اتیسار سنگرہنی اور ویریچن و آستھاپن سے پیدا ہونیوالے روگ جلدی دُور ہوجاتے ہیں۔
رکت اتیسار کا بیان ۔ پت اتیسار کا جو مریض مندرجہ بالا تدابیر سے احتراز کرکے پت پیدا کرنے والی اغذیات و اشربات کا استعمال کرتا ہے

اُس کا پت نہائت بگڑ جاتا ہے۔ اور رکت کو خراب کر کے رکت اتیسار کو پیدا کر دیتا ہے۔

اس روگ میں تشنگی۔ شُول۔ جلن اور سخت گُدپاک ہوتی ہے۔

اس روگ میں شہد اور کھانڈ ملایا ہُوا ٹھنڈا دودھ پلانا نہائت مفید ہوتا ہے۔ اِسی دُودھ کو پلانے۔ کھلانے اور گُدا دھونے کے کام میں لانا چاہیئے۔ اور اِسی دُودھ کے ساتھ مریض کو سُرخ شالی چاولوں کا بھات کھلانا چاہیئے۔

دیگر معالجات۔ رکت اتیسار کے دفعیے کے لئے کبوتر وغیرہ کا مانس رس گھی میں بگھار کر کھانڈ ملا کے کھانا چاہیئے۔

خرگوش نیز دیگر جنگلی سرد تاثیر والے چرندوں اور پرندوں کا مانس رس بے کھٹائی ڈالے گھی اور کھانڈ ملا کر استعمال کریں۔

یا ہرن کا خُون یا بکری کا خُون گھی میں بگھار کر نوش کریں۔

یا کھنبھاری کے پھلوں میں قدرے کھٹائی اور کھانڈ ملا کر استعمال کریں۔

یا نیل کنول۔ موچرس۔ لجالو اور پدم کیسر کو بکری کے دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ اور دوائی کے ہضم ہونے پر دُودھ اور بھات کی غذا کھلائیں۔ اگر مریض دُبلا ہو۔ تو دوائی کھلاتے ہی غذا کھلا دینی چاہیئے۔

یا بکری کے دُودھ کا ماکھن گھی شہد اور کھانڈ ملا کر کھلائیں۔

دُودھ سے نکالے ہوئے ماکھن کو کھا کر اُوپر سے سفید تیتر کا مانس رس نوش کریں۔ یا پانی ملا ہُوا دودھ استعمال کریں۔ تو تین ہی روز میں رکت اتیسار دُور ہو جاتا ہے۔

شتاوری کا نُگدا نوش کرکے اُوپر سے پانی ملا ہُوا دودھ پئیں۔
یا شتاوری کے نُگدرے سے پکایا ہُوا گھی پئیں۔ تو رکت اتیسار دُور ہو جاتا ہے
یوا گومنڈ اور اِندرجو کے ساتھ پکایا ہُوا گھی پی کر اُوپر سے پیا پینے
سے بھی رکت اتیسار دُور ہو جاتا ہے۔
دیگر - دارہلدی کی چھال - اِندرجو - پیپل - ادرک - داکھ اور کُٹکی سے
پکایا ہُوا گھی پی کر اُوپر سے پیا اور منڈ کا انوپان کریں۔ تو تردوشج
مُہلک اتیسار بھی دُور ہو جاتا ہے۔
کالی مٹی - ملٹھی - سنکھ کی بھسم - کُنگم اور چاولوں کا پانی لے کر سب کو
شہد میں ملا کر استعمال میں لائیں۔ تو خُون بند ہو جاتا ہے۔
پرنیگو کا نُگدا - شہد اور چاولوں کا پانی ملا کر پینے سے بھی خُون بند ہو
جاتا ہے۔ اِس کے ساتھ ہی جنگلی جانوروں کے مالس رس کا بھی
استعمال کرتے رہیں۔
ایک حصہ کھانڈ اور پانچ حصے سیاہ تِل بکری کے دُودھ کے ساتھ نوش کریں۔ تو
رکت اتی سار جلدی دُور ہو جاتا ہے۔
ایک پل اِندرجو کا کاڑھا پی کر اُوپر سے مالس رس کا استعمال کریں۔ تو ہیج
اُور روگ جلدی دُور ہو جاتا ہے۔
سُرخ چندن - چاولوں کا پانی - شہد اور کھانڈ کو ملا کر پینے سے جلن
تشنگی - پرمیہہ اور رکت اتیسار روگ دور ہو جاتے ہیں۔
گُدپاک کا علاج :- ہیج اتیسار کے جس مریض کی گُدا زیادہ دستوں کے
آنے کی وجہ سے پک جاتی ہے۔ اُس کی گُدا کو پٹول اور ملٹھی کے

ٹھنڈے کاڑھے سے دھونا چاہیئے۔ یا پنج ولک اور مہوا کے کاڑھے سے۔ یا گنّے کے رس اور گھی سے یا کھانڈ اور شہد ملے ہوئے گائے و بکری کے دُودھ سے گُدا کو دھوئیں۔ یا اِن ادویات کا نگدا گھی میں ملا کر گُدا پر لیپ کریں۔ یا اِن ادویات کا چُورن بنا کے گُدا پر چھڑکیں۔ یا دھاوے کے پھُول اور لودھ ہموزن لے کر گُدا پر بُرکیں۔ اِن ادویات کے بُرکنے پر گُدا سے لہُو نکلنے لگتا ہے۔ خُون کے نکلنے پر گُدا۔ چڈّوں۔ کمر اور رانوں پر گھی لگا کر اوّل الذکر ٹھنڈے کاڑھوں سے سنچن کریں۔

یا چندن آدی تیل یا سو مرتبہ کے دُھلے ہوئے گھی کو کپاس کے پانی میں ملا کر گُدا اور چڈّوں کو سنچن کریں۔

جب بار بار تھوڑا تھوڑا خُون درد سمیت خارج ہو۔ اور وایُو رُک کر شکم میں سختی سے گھُومے۔ یا نہ گھُومے۔ تو اُس وقت اوّل الذکر ترکیب کے مطابق پچّھا وستی کو کام میں لائیں۔ نیز پنڈ ریا ڈال کر پکائے ہوئے گھی سے انوواسن وستی دیں۔

اتیسار کے زیادہ دِنوں تک رہنے سے گُدا عموماً کمزور ہو جاتی ہے۔ اِس لئے ایسے مریضوں کی گُدا پر چکنائی لگانی چاہیئے۔

اتیساروں کی کثرت میں وایو اپنے ستھان میں نہائت کوپت ہو کر پت سے بل جاتی ہے۔ اس لئے وات پت کے ملے ہوئے بل کے مغلوب کرنے کے لئے وستی کریا اچھی تدبیر ہے۔

خُون آمیز پاخانہ آنے کا علاج۔ جس شخص کو پہلے ہی دست کے ساتھ خُون نکلے۔ اور پھر باد مخالف کے ساتھ پتلا دست آئے۔

اُسے شتاور سے بِدّھ کیا ہُوا گھی چٹانا چاہیئے۔
یا تازہ ماکھن۔گھی۔اُس سے نصف کھانڈ اور چوتھائی شہد ملا کر کھلائیں۔تو شکائت دُور ہو جاتی ہے۔لیکن مفید غذا دینی چاہیئے۔
بڑ۔گولر اور پیپل کی کونپلوں کو کُوٹ کر گرم پانی میں ایک دن رات تک بھگو رکھیں۔اور اُس پانی سے گھی کو پکائیں۔پھر اُس گھی میں نصف حصہ کھانڈ اور ایک چوتھائی شہد ملا کر چاٹیں۔
جس شخص کو دست یا قَے کے ذریعے سے خُون نکلے۔اور وہ کمزور ہو۔نیز موہ سے پت پیدا کرنے والی اشیاء کا استعمال رکھے۔تو اُسے مہلک وبی پاک روگ ہو جاتا ہے۔جو اُسے جلدی ہی ہلاک کر ڈالتا ہے۔
کفج اتیسار کا علاج۔کفج اتیسار میں پہلے فاقہ اور ہاضمہ ادویات مفید ہیں۔نیز اول الذکر آم اتیسار کو دُور کرنے والی حرارت ہاضمہ کو بڑھانے والی ادویات کا استعمال کرانا چاہیئے۔
فاقہ کرانے اور اُس کے بعد پیا وغیرہ اول الذکر تدابیر پر عمل کرنے سے بھی اگر کف اتیسار دُور نہ ہو۔تو کف کو دُور کرنے والی دواؤں کے ذریعے علاج کرنا چاہیئے۔
کفج اتیسار کے لئے چار نسخے:۔(۱) بِل گری۔کاکڑا سنگی۔موتھا ہرڑ اور سُونٹھ (۲) بچ۔واوڑنگ۔اجوائن۔دھنیا اور دیودارو (۳) کُٹھ۔اتیس۔پاٹھا۔چب اور کٹکی (۴) پیپل۔پپلامُول۔چیتا اور گج پیپل۔
اِن چاروں نسخوں کا الگ الگ کاڑھا بنا کر پینے سے بھی کفج اتی سار

روگ دُور ہو جاتا ہے۔

زیرہ۔مصری۔پاٹھا۔سُونٹھ اور کالی مرچ سب ہموزن۔ان سب سے دُگنے دھاوے کے پھُول لے کر سب کا چُورن بنا لیں۔اور بجورے کے رس میں گھول لیں۔یا رسونت۔اتیس۔اِندر جو اور ان تینوں سے دُگنے دھاوے کے پھُول نیز شہد اور سُونٹھ ملا کر کام میں لائیں۔

(۱) دھاوے کے پھُول۔سُونٹھ۔بِل گری۔لودھ۔ناگ کیسر

(۲) جامن کی چھال۔سُونٹھ۔دھنیا۔پاٹھا۔موچرس۔کھریٹی

(۳) لجاّلو۔دھاوے کے پھُول۔بِل گری۔جامن کی چھال۔آم کی چھال۔

(۴) کیتھ۔واوڑنگ۔سونٹھ۔کالی مرچ

اِن چاروں نُسخوں کو الگ الگ جانگیری۔بیر اور مٹھے کی کھٹائی دیگر نیز چکنائی اور نمک ڈال کر کھڑیُوش بنا کر کف روگ میں استعمال کریں کیتھ کی گری۔ترکُٹا۔شہد اور کھانڈ کو چاٹنے سے یا کاپھل میں شہد ملا کر چاٹنے سے امراضِ شکم دُور ہو جاتے ہیں۔

شہد اور پیپل ملا کر چاٹنے سے یا مٹھے میں چیتا ڈال کر پینے سے۔یا کچیّ بلگری کھانے سے امراضِ شکم دُور ہو جاتے ہیں۔

کچیّ بلگری۔گُڑ۔تیل۔پیپل اور سُونٹھ کے استعمال سے واتج قبض شُول اور پیچش جاتے رہتے ہیں۔

مُولی کا کاڑھا نیز وات کو دُور کرنے والی ادویات۔اور وات اتیسار بیان کئے ہوئے یُوش۔مانس رس اور کھڑیُوش کا استعمال کرانا چاہیئے امل الذکر امل سرپی۔کھٹ پل گھرت یا پُرانا گھی یوا گو منڈ میں

ملا کر دینا چاہیئے۔

وات کف سے پیدا شُدہ قبض۔کف سراو۔ وات سراو۔شُول اور ہیچش میں پچھّا وستی کا استعمال کرنا چاہیئے۔

انوواسن وستی کی ترکیب ۔پیپل۔بل گری۔کُٹھ۔سونف اور بچ کے کلک میں نمک ڈالکر اوّل الذکر پچھّا وستی دیں۔

وستی کے واپس آجانے کے بعد سنان اور بھوجن کرا کے دِن کے آخر میں نیمگرم بِلوُتیل سے انوواسن وستی دیں۔

یا پیپل سے بچ تک سب ادویات کے ساتھ تیل کو پکا کر اُس تیل سے کف وات کے ستائے ہوئے مریض کو بار بار انوواسن وستی دیں۔ ایسا کرنے سے مرض دُور ہو جاتا ہے۔

کف کے زائل ہو جانے پر وایو انتڑیوں میں کوپت ہو جاتی ہے۔ اور انجام میں بڑھ کر بہت جلد مریض کو ہلاک کر ڈالتی ہے۔ اس لئے اس کی جلدی ہی خبر لینی چاہیئے۔ وات کے بعد پت کو اور پت کے بعد کف کو دُور کریں۔ یا تینوں میں سے جو زیادہ طاقتور ہو۔ پہلے اُسے دُور کرنے کی تدبیر کریں۔

ادھیائے کا خلاصہ :۔ پہلے پہل اتی سار کی پیدائش۔ اسباب۔علامات۔قابلیتِ علاج اور مجرّب ادویات اس ادھیائے میں بیان کی گئی ہیں ٭

گیارھواں ادھیائے

وسرپ کا علاج

ایک مرتبہ مہرشی اتری کمار کیلاش پربت پر براج رہے تھے۔ جہاں کنّر رہتے ہیں۔ جہاں بیشمار آبشار۔ بے تعداد اقسام کی ادویات اور کئی قسم کے درخت ہمیشہ پھلوں اور پھولوں سے لدے رہتے ہیں۔ اور اُن کے پھُولوں میں سے ہمیشہ اعلےٰ درجے کی خوشبو نکلکر چاروں طرف پھیلتی رہتی ہے۔ بہت سے رِشی مُنی اُن کے ساتھ تھے۔ اور اُس وقت اُن کے دِل میں عوام کی بھلائی کا خیال موجزن ہو رہا تھا۔ اِس موقع کو غنیمت سمجھ کر اگنی ویش نے بڑی اِنکساری سے پُوچھا۔ مہاراج! ایک مہیب روگ بنی نوعِ انسان کے اجسام میں پھیلتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ جو سانپ کے زہر سے بھی زیادہ تیز ہے۔ اِنسان اِس روگ کے پنجے میں پھنسکر بہت جلد ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اُن کے علاج کا وقت بھی نہیں ملتا۔ ہمیں اِس کا بڑا اندیشہ ہے۔ مہربانی کر کے اِس روگ کا نام۔ نام کی وجہ تسمّیہ۔ اقسام۔ اِس کی دھاتو۔ اسباب اور آشرے (انحصار) کی تفصیل سے مجھے مطلع فرما کر مشکور فرما دیں۔ نیز بتائیں۔ کہ یہ سہل العلاج ہے مُشکل العلاج ہے۔ یا لا علاج ہے اِس کی علامات کیا ہوتی ہیں؟ اور اِس کا علاج کس ترتیب سے کرنا چاہیئے؟

بھگوان پُنر وُسو بولے۔ مَیں تمہیں تمہارے سوالات کا جواب بالتفصیل بتاتا ہوں۔ غور سے سُنو۔

وِسرپ کی وجہ تسمیہ۔ چونکہ یہ روگ کئی طرح سے جسم میں پھیلتا ہے۔ اس لئے اسے وِسرپ کہتے ہیں۔ یا چاروں طرف پری سرپن کرنے سے پری سرپ بھی کہلاتا ہے۔

اقسام۔ دوشوں کے لحاظ سے وِسرپ سات قسم کا ہوتا ہے۔ یہ ساتوں کا آشرا کرتا ہے۔ اسکی سات قسموں کی تفصیل یہ ہے۔ الگ الگ دوشوں سے تین قسم کا۔ تینوں دوشوں کے ملاپ سے ایک قسم۔ اور دو دو دوشوں کے ملاپ سے تین طرح کا۔ گویا اس کی کُل سات اقسام ہوتی ہیں۔

وات بیج وِسرپ آگنییہ ہوتا ہے۔ کف واتج کو گرنتھا کھیہ اور پت کفج کو کرومک بھی کہتے ہیں۔ یہ آخری بڑا خوفناک ہے۔

ادھشٹان (مسکن): ۔خون ۔سیرم (لسیکا) جلد بدن اور گوشت یہ چاروں دُوشیہ اور کف ۔ وات ۔ پت یہ تینوں دوش ۔ کُل ساتوں وِسرپ کے ادھشٹان یعنی مسکن کہلاتے ہیں۔ اور یہی ساتوں اس کی پیدائش کا باعث ہیں۔

اسباب: نمکین ۔ کھٹے ۔ چرپرے اور گرم رس ۔ دہی ۔ کھٹائی ۔ مٹھا سرکہ ۔ سُرا (شراب) اور سَوویر [۵۱] ۔ بگڑے ہوئے شراب اور راگ کھانڈو ۔ سبز اور جلن پیدا کرنے والے ساگ ۔

---

[۵۱] شربت کی قسم

کورچک - کلاٹ[1] اور مندک[2] دہی اور شانڈا کی وغیرہ آسو - تِل - اُرد کُلتھی - تیل اور پیٹھی - دیہاتی - رطوبت پسند اور آبی چرندوں پرندوں کا گوشت - لہسن - پرکلن[3] - ناموافق اور متضاد غذائیں - زیادہ آدن دِن میں سونا - بے ہضمی میں کھانا کھا لینا اور ادھیہ شن - زخم - کاٹا جانا - باندھا جانا - پرپتن - دُھوپ میں پھرنا - تکان پیدا کرنے والے کام کرنا - زہر - وات اور آگ کے دوش یہ سب وِسرپ کی پیدائش کے بواعث ہیں -

قابلیت اور ناقابلیتِ علاج - اِن ملے جُلے اسباب سے اچھی غذا کھانے والے اشخاص کے وات وغیرہ دوش کوپت ہو کر رکت وغیرہ دُوشیہ دھاتوؤں کو خراب کر کے جسم میں پھیلنے لگتے ہیں -

وِسرپ روگ جسم کے باہر - اندر یا اندر اور باہر دونو جگہ ہوتا ہے - یہ اول الذکر مسکنوں کے مطابق طاقت کے لحاظ سے بہ ترتیب بھاری ہوتا ہے - جیسے باہر کا سہارا پکڑنے والے سے اندر کا سہارا پکڑنے والا اور اندر کا سہارا کرنے والے سے اندر اور باہر دونو جگہ کا سہارا پانے والا زبردست ہوتا ہے -

بیرونی راستوں کا سہارا پکڑنے والا وِسرپ قابلِ علاج ہوتا ہے - اندر اور باہر دونو مقامات کا سہارا پکڑنے والا لاعلاج ہوتا ہے - اور

---

[1] تازہ جنی ہوئی گائے بھینس کے کیل

[2] بگڑا ہوا دہی

[3] مرطوب

اندر کا سہارا پکڑنے والا عسیر العلاج ہوتا ہے۔
اندر کا سہارا پکڑنے والے ودش اندر کی طرف بگڑتے ہیں۔ باہر کا سہارا پکڑنے والے باہر کی طرف اور اندر و باہر دونو مقامات کا سہارا پکڑنے والے اندر اور باہر دونو جگہ بگڑ کر پھیل جاتے ہیں۔
انترج وغیرہ وِسرپوں کی علامات - مرم کے مقام کا زخمی ہونا۔ سمنوہ[۱] - پیشاب وغیرہ کے راستوں کا رکھنا[۲] - پیاس کا زیادہ لگنا پیشاب اور پاخانہ وغیرہ حوائج کا بے ترتیبی سے خارج ہونا۔ اور حرارت ہاضمہ کا کمزور ہو جانا انترجات (اندروں میں پیدا ہونیوالے) وِسرپ کی علامات ہیں۔ جو علامات ان کے خلاف ہوں۔ وہ باہر کی طرف پیدا ہونے والے وِسرپ کی سمجھنی چاہئیں۔
جس وِسرپ میں سب علامات پائی جائیں۔ اور جس کے اسباب زبردست ہوں۔ نیز جو دیگر عوارض پر مشتمل ہو۔ وہ مرم ستھان میں پیدا ہونے والا وِسرپ مہلک ہوتا ہے۔
واتج وِسرپ کی علامات - گرم اور خشک اغذیات سے۔ یا بکثرت غذا کھانے سے جمع شدہ اور خراب شدہ وایو دوشیوں[۳] کو خراب کرکے طاقت کے مطابق جسم میں پھیل جاتی ہے۔
سر چکرانا - جلن - تشنگی - سوئی چبھنے کا سا درد ہونا - شول - اعضا شکنی - ادویشٹن[۴] - لرزہ - بخار - تمک شواس - استخوان شکنی - جوڑوں

---

[۱] غشی طاری ہونا [۲] رکنا [۳] رکت وغیرہ دھاتو جن کو دوش خراب کرتے ہیں [۴] مروڑا کھانا

پا ٹٹنا - استھی وشلیشن[۵۱] - ویپن[۵۲] - طعام سے بے رغبتی - بے ہضمی - آنکھوں کی بے قراری - خون کا بہنا - جسم میں چیونٹیوں کا سا چلنا وسرپ پھیلنے کے مقام کا سیاہ یا سُرخ ہو جانا - اور وہیں پر سوج - سوئی چبھنے کے سے درد - پھٹنے - شُول - تکان - سُکڑاہٹ - رونگٹوں کے کھڑے ہونے اور پھر پھراہٹ کا بکثرت ہونا - اگر اس کا جلدی علاج نہ کیا جائے - تو اس مقام میں بھید[۵۳] زخم ہو جاتا ہے - اور پھلیاں سرخ یا سیاہ رنگ کے بہت سے پھوڑے ہو جاتے ہیں - اور وہاں سے پتلا - وشد[۵۴] سُرخ اور تھوڑا تھوڑا سا مواد بہتا رہتا ہے باد مخالف - پاخانہ اور پیشاب رُک جاتے ہیں - اُن اشیاء کے استعمال سے یہ روگ بڑھ جاتا ہے - جن کا ندان ستھان میں وسرپ کے بیان میں ذکر کیا گیا ہے - اور خلاف تاثیر والی اشیا کے استعمال سے دُور ہو جاتا ہے -

پنج وسرپ کی علامات وغیرہ - گرم تدابیر کے عمل میں لانے اور جلن پیدا کرنے والی وکھٹی چیزوں کے کھانے سے جمع شدہ پت وھاتوؤں کو خراب کر کے سروتوں کے سوراخوں کو روک دیتا ہے - تب پنج وسرپ پھیلنے لگتا ہے - اس کی علامات یہ ہوتی ہیں - جیسے بخار - تشنگی - غشی - بے سُدھی - قے - کھانے سے بے رغبتی - اعضا کا پھٹنا - پسینہ - اندرونی جلن کی کثرت - بکواس - دردِ سر - آنکھوں کا

---

۵۱ ہڈیوں کا الگ الگ ہونا ۵۲ کانپنا
۵۳ پھٹنا ۵۴ صاف

اضطراب۔ بے قراری۔ سر میں چکّر آنا۔ ٹھنڈی ہوا اور ٹھنڈے پانی کی
سخت طلب ہونا۔ آنکھوں۔ پیشاب اور پاخانے کا رنگ سبز ہو جانا۔ ہر چیز
کا سبز یا زرد نظر آنا۔ اور وِسرپ پھیلنے کے مقام کا رنگ تانبے کا سا۔
سبز۔ زرد۔ نیلا۔ سیاہ یا سُرخ ہو جانا۔ یہ وِسرپ نہائت بلند اور جلن
و پسینے والے پھوڑوں سے گھرا ہُوا ہوتا ہے۔ اِن پھوڑوں میں سے
انہی کے رنگ کا مواد نکلتا رہتا ہے۔ اور یہ پھوڑے تھوڑے ہی وقت
میں پک بھی جاتے ہیں۔ اِس کے ندان میں بیان کی ہوئی چیزوں کے
استعمال سے یہ پھوڑے بڑھ جاتے ہیں۔ اور خلاف تاثیر والی اشیأ
کے استعمال سے گھٹ جاتے ہیں۔

کفج وِسرپ کا بیان میٹھے۔ کھٹّے۔ نمکین۔ چکنے۔ اور ثقیل اناج
بکثرت استعمال کرنے اور زیادہ سونے سے جمع شدہ کف دُوشیہ
دھاتوؤں کو خراب کر کے عسیر العلاج وِسرپ کو پیدا کر دیتا ہے۔ جاڑا
لگنا۔ شیت جوَر۔ گرانی۔ نیند۔ اُونگھ۔ ارچی۔ مُنہ کا میٹھا پن اور لیس
سے بھرا ہونا مُنہ میں پانی بھر آنا قے۔ سُستی۔ گیلا پن۔ حرارت کا
زائل ہونا اور دُبلا پن کفج وِسرپ کی عام علامات ہیں۔ جس مقام پر
یہ وِسرپ پھیلتا ہے۔ وُہ سُوجا ہُوا۔ زردی مائل۔ بہت بہنے والا۔
نہائت چکنا۔ سویا ہُوا۔ اکڑا ہُوا۔ بوجھل اور تھوڑے درد والا ہوتا ہے
وہاں پر سخت اور دیر میں پکنے والے بہت سے سفید یا زردی مائل
رنگ کے پھوڑے پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور اِن پھوڑوں کے پھُوٹنے
پر سفید۔ چپ چپا۔ ریشہ دار۔ گاڑھا۔ چکنا اور مسلسل مواد بہتا رہتا

ہے۔ اِس کے اُوپر کا حصہ بھاری۔ چکنے پانی والے اور گاڑھے زخمو
سے گھر جاتا ہے۔ اور مریض کے ناخنوں۔ آنکھوں۔ بدن۔ چہرے۔
پیشاب اور پاخانے کا رنگ سفید پڑ جاتا ہے۔ ندان میں کہے ہوئے
اسباب سے یہ روگ ترقّی پاتا ہے۔ اور ان کے مخالف علاج سے
گھٹ جاتا ہے۔

وات پت وسرپ کا بیان - اپنے اپنے اسباب سے بگڑے ہوئے
وات اور پت ایک دُوسرے کے ملاپ سے نہائت طاقت پاکر جسم
کو جلاتے ہوئے وسرپ کو پیدا کر دیتے ہیں۔ اور وات پت کی گرمی سے
مریض کو اپنا بدن جلتے ہوئے انگاروں کی مانند معلوم ہوتا ہے۔ قے
اسہال۔ غشی۔ جلن۔ بیہوشی۔ بخار۔ تمک شواس۔ طعام سے بے
رغبتی۔ ہڑپھوٹن۔ جوڑوں کا پھٹنا۔ تشنگی۔ بےہضمی اور اعضا شکنی
وغیرہ عوارض پیدا ہو جاتے ہیں۔ جسم کے جس جس حصے میں وسرپ
پھیلتا ہے۔ اُس اُس حصے کا بُجھائے ہوئے انگاروں کی مانند سیاہ
اور گہرا سیاہ رنگ ہو جاتا ہے۔ اور وہاں پر آگ سے جلے ہوئے
پھپھولوں کی مانند پھوڑے ہو جاتے ہیں۔ یہ نہائت تیز رفتار ہونے
کی وجہ سے مرم ستھانوں میں چلا جاتا ہے۔ اور وایُو کی تپش سے
نہائت تیزی کے ساتھ اعضا شکنی ہوتی ہے۔ اور بےحسی ہونے
لگتی ہے۔ ہچکی اور دمہ پیدا ہو جاتا ہے۔ نیند اُڑ جاتی ہے۔ اور مریض
کو نیند کے زائل ہو جانے۔ ہوش ماری جانے اور دل کی بےقراری
سے کسی کل آرام نہیں پڑتا۔ اور زیادہ تکلیف کی وجہ سے وہ زمین۔

آسن یا چارپائی پر آڑا ترچھا ہونا چاہتا ہے۔ اور بہت تکلیف پاکر آخرکار سو جاتا ہے۔ اور نہائت کمزوری کے سبب جاگنے سے بھی نہیں جاگتا۔

اس وسرپ کا مریض عسیر العلاج ہوتا ہے۔

کف پتج وسرپ کی علامات - اپنے اپنے اسباب سے کف اور پت کو پت ہو کر نیز ایک دوسرے کی مدد سے طاقتور ہو کر جسم کو گیلا کر کے ایک مقام پر اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ شیت جوڑ۔ گرانی سر۔ جلن گیلاپن۔ اعضا شکنی۔ نیند۔ اونگھ۔ بے ہوشی۔ غذا سے نفرت۔ بکواس کرنا۔ زوالِ ہاضمہ۔ دُبلاپن۔ ہڑ پھوٹن۔ غشی۔ تشنگی۔ تمام سروتوں میں لیس کا چپکا ہونا۔ اعضا کا بے حس ہو جانا۔ آم[1] کا نکلنا۔ ہاتھ پاؤں کا پٹکنا۔ انگ مرو۔ بے چینی اور بیقراری کف پتج وسرپ کی عام علامات ہیں۔

یہ روگ عام طور پر آم آشے (معدے) میں پیدا ہو کر جسم کے کسی ایک حصے میں پھیلتا چلا جاتا ہے۔ اور جس مقام میں پھیلتا ہے۔ وہاں پر سُرخ۔ زرد اور پانڈو رنگ کے پھوڑے ہو جاتے ہیں۔ یہ وسرپ سُرمے کی مانند سیاہ۔ مکدر۔ چکنا۔ نہائت گرم۔ بھاری۔ گیلا۔ درد کرنے والا۔ سوج والا۔ گنبھیر[2] پاکی۔ ہمیشہ بہنے والا اور شیگھر[3] کلیدی ہوتا ہے۔ جہاں یہ وسرپ ہوتا ہے۔ اُس مقام کا مانس سوِن[4]۔ کلن[5] اور سڑا ہُوا سا ہو جاتا ہے۔ اس میں تھوڑا تھوڑا درد ہوتا ہے۔ اور ہاتھ سے رگڑنے پر پھٹ جاتا ہے۔ زیادہ رگڑنے پر اس میں ایسے طور

[1] ناہضم شدہ کھانے کا رس [2] بہت گہرا ہو کر پکنے والا [3] جلدی بھیگنے والا [4] بھاپ سے پکایا ہُوا [5] مرطوب

سے اُنگلی گڑ جاتی ہے۔ جیسے کیچ میں گاڑی جائے۔ اور اِس میں سے آہستہ آہستہ سڑا ہُوا بدبودار گوشت نکلنے لگتا ہے۔ اور اندرونی نسیں سنایو وغیرہ دکھائی دینے لگ جاتے ہیں۔ مُردے کی سی بدبو آنے لگتی ہے۔ ہوش اور قوّت حافظہ زائل ہو جاتی ہے۔ اِسے کردم وِسرپ بھی کہتے ہیں۔ اور یہ لاعلاج مرض ہے۔

گرنتھی وِسرپ کی علامات وغیرہ ۔ سِتھر۔ بھاری۔ سخت۔ میٹھی۔ ٹھنڈی اور چکنی اغذیات و اشربات کے استعمال سے۔ چپ چپی چیزوں کے کھانے سے۔ جسمانی محنت نہ کرنے سے۔ جمع شُدہ دوشوں کو قے یا جلاب کے ذریعے خارج نہ کرنے سے کف اور وایو کوپت ہو جاتے ہیں۔ اور دونو ترقّی پا کر نہائت طاقت پا لیتے ہیں۔ پھر ساتوں دھاتوؤں کو خراب کر کے وِسرپ روگ کو پیدا کر دیتے ہیں۔ تب کف سے وایو کا راستہ رُک جانے پر وُہ وایو اُسی کف کے کئی حصے کر دیتا ہے۔ اور کف آشے میں مُشکل سے پکنے والی اور مُشکل العلاج گرنتھ مالا[۱] پیدا کر دیتی ہے۔ یا کف اور وایو دونو ہی اُتسن[۲] خون والے مریض کے خون کو خراب کر کے سرا۔ سنایو۔ گوشت اور چمڑے میں گانٹھ دار وِسرپ کو پیدا کر دیتے ہیں۔ اِن گانٹھوں میں نہائت سخت درد ہوتا ہے۔ یہ گانٹھیں موٹی۔ چھوٹی۔ گہری اور گول ہوتی ہیں۔ اِن میں تپش ہونے سے بخار۔ کھانسی۔ اسہال۔ ہچکی۔ دمہ۔ سُوکھا۔ پرمیہہ۔ رنگت کا پھیکاپن۔ کھانے سے نفرت۔ بے ہضمی۔ قے۔ غشی

---

[۱] گانٹھوں کی لڑی [۲] اُبھرے ہوئے

اعضا شکنی۔ نیند۔ بے چینی اور گلانی وغیرہ شکایات پیدا ہوجاتی ہیں۔
اِن شکایات میں مُبتلا ہو کر مریض کسی کام کے کرنے کے قابل نہیں
رہتا۔ اِس لئے گرنتھی وِسرپ کا علاج منع ہے۔

روگ (مرض) اور اُپدرو (عارضے) میں فرق ۔ اُپدرو مرض کی پیدائش کے بعد اُسی مرض کا سہارا لیکر پیدا ہوتا ہے۔ یہ کثیف یا لطیف شکل میں مرض سے بعد پیدا ہوتا ہے۔ اِسی سبب سے اسے اُپدرو کہتے ہیں پہلی ویادھی (مرض) پردھان ہوتی ہے۔ اور اُپدرو ویادھی کا اُنگی بھوت (یعنی ویادھی کے گنوں والا) ہوتا ہے۔ اسلئے اُپدرو کا دفعیہ بیماری کے دفعیے کے ساتھ ہی ہوجاتا ہے۔

جسم میں زیادہ تکلیف ہونے سے یہ خرابی بعد میں پیدا ہوتی ہے۔ لیکن یہ پردھان ویادھی سے بھی زیادہ تکلیف دہ ہوتی ہے۔ اِس لئے اُپدرووں (عوارض) کے دفعیے کی تدبیر فوراً عمل میں لانی چاہیئے۔

سنّپاتک وِسرپ ۔ جملہ اسباب سے پیدا شدہ۔ تمام علامات والا۔ تمام دھاتوؤں کا آسرا کرنے والا۔ زود اثر۔ سخت خرابیاں برپا کرنے والا سنّپاتک وِسرپ لاعلاج ہوتا ہے۔

وِسرپ کی قابلیت اور ناقابلیت علاج ۔ اِن جملہ وِسرپوں میں سے واتج۔ پتج اور کفج وِسرپ قابلِ علاج ہوتے ہیں۔
اگنی وِسرپ اور کردم وِسرپ مرم ستھان سے نہ ملے ہوئے[1] پر اور سِرا۔ سنایو۔ گوشت اور رطوبت کے اُنپ ہت ہونے پر معمولی تدابیر سے علاج

[1] نہ ملے ہوئے

کئے جانے پر دُور ہو جاتے ہیں۔ نیز کوشش کے ساتھ علاج نہ کئے جانے پر آشی وِش[۵۱] کی طرح جسم کو جلدی ہی ضائع کر دیتے ہیں۔

گرنتھی وِسرپ کا علاج اُس وقت شروع کرنا چاہیئے۔ جب اُس میں عوارض پیدا نہ ہوئے ہوں۔ عوارض کے پیدا ہونے پر علاج کرنا چھوڑ دیں۔ سنپاتج وِسرپ بھی لاعلاج ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ سب دھاتوؤں سے موافق اور آشوکاری[۵۲] ہوتا ہے۔ اور اُس کا علاج بھی متضاد تدابیر سے کرنا پڑتا ہے۔

وِسرپ کا عام علاج ۔ آم والے دوش کے کف ستھان میں جانے پر فاقہ کرانا۔ قے دینا اور کڑوی ادویات کا استعمال کرانا مفید ہوتا ہے نیز وِسرپ کے مقام پر سرد اور خشک ادویات کا لیپ کرنا چاہیئے۔ اُسی آم والے دوش کے پت آشے میں پہنچنے پر اوّل الذکر ترتیب پر عمل کرنا چاہیئے۔ اِس بیماری میں فصد کھولنا اور جلاب دینا یہ دونو تدابیر زیادہ مفید ہوتی ہیں۔

وات آشے میں پیدا ہونے والے روگوں اور رکت پت کی وجہ سے پیدا ہونے والے روگوں میں شروع ہی سے روکھشن کریا (خشک تدابیر) پر عمل کرنا چاہیئے۔ اِن میں سنیہن کریا (تر ادویات) کا استعمال مضر ہوتا ہے وات کے غلبے والے اور تھوڑے دوش والے پتج وِسرپ میں کڑوی ادویات سے پکایا ہوا گھی مفید ہوتا ہے۔

اِسی طرح زیادہ دوشوں والے پتج وِسرپ میں مُسہل اچھا ہوتا ہے

---

۵۱ زہر قاتل ۵۲ زُود اثر

جو گھی دست آور نہ ہو۔ وُہ بہت دوشوں والے وِسرپ روگی کو نہ دینا چاہیئے۔کیونکہ اِس گھی کے دینے سے دوش رُک کر جم پڑتے۔ گوشت۔ اور خون میں پکاوٹ پیدا کر دیتے ہیں۔اِس لئے وِسرپ روگی کو سب سے پہلے وریچن (مسہل) دینا چاہیئے۔ بعد میں فصد بھی کھلواتے رہیں۔کیونکہ خون ہی وِسرپ کا سب سے بڑا مقام ہے۔

کف پت وِسرپ کا علاج۔کف پت سے پیدا شدہ وِسرپ میں راڑا۔ ملٹھی اور اِندر جَو کا کاڑھا پلا کر قے کرائیں۔

یا پٹول۔ نیم۔ پیپل۔ راڑا اور اِندر جَو کا کاڑھا پلا کر قے کرائیں۔

کلپ ستھان میں کف پت کے مریضوں کے لئے جو جو نسخے بیان کئے گئے ہیں۔ وُہ سب وِسرپ روگ میں بھی فائدہ بخشتے ہیں۔

(۱) موتھا۔ نیم اور پٹول یا (۲) سُرخ چندن اور نیل کنول یا (۳) سارِوا آملہ۔ خس اور موتھا۔

اِن تینوں نسخوں کے الگ الگ کاڑھے بنا کر پلانے سے بھی وِسرپ دُور ہو جاتا ہے۔ یہ آزمودہ نسخے ہیں۔

یا چرائتہ۔ لودھ۔ جوانسہ۔ سُرخ چندن۔ سُونٹھ۔ ناگ کیسر۔ نیل کنول۔ بہیڑا۔ ملٹھی اور ناگ پُشپ کا کاڑھا پلائیں۔ یہ بھی وِسرپ کو دُور کر دیتا ہے۔

یا پُنڈریا کاٹھ۔ ملٹھی۔ پدم کیسر۔ نیل کنول۔ ناگ پُشپ اور لودھ کا کاڑھا اول الذکر ترکیب سے وِسرپ کے مریض کو استعمال کرائیں۔

یا داکھ۔ پت پاپڑا۔ سُونٹھ۔ گلو اور جوانسہ کو رات کے وقت بھگو کر علی الصبح

پلائیں۔ تو تشنگی اور وسرپ روگ دُور ہو جاتے ہیں۔
یا پٹول۔ نیم۔ دارہلدی۔ کُٹکی۔ ملٹھی اور ترائمان کا کاڑھا وسرپ کے دفیعے کے لئے کام میں لانا چاہیئے۔
یا پٹول آدی کواتھ کو ترپھلا کے ساتھ نوش کرنے سے وسرپ دُور ہو جاتا ہے یا گھی ملا کر مسُور کی دال دیویں۔
یا پٹول۔ مُونگ اور آملے کے رس میں گھی ملا کر اُس شخص کو پلائیں۔ جو وسرپ روگ سے تکلیف اُٹھا رہا ہو۔
دیگر۔ پت گُلشٹ کو دُور کرنے والا جو مہاتکتک گھرت بیان کیا گیا ہے۔ وُہ وسرپ کے دفیعے کے لئے بھی بڑی مفید چیز ہے۔
گُلم روگ کے بیان میں جو ترائمان آدی گھرت بتایا گیا ہے۔ وسرپ کو دُور کرنے کے لئے وُہ بھی اچھی چیز ہے۔
تُربد کے سفوف کو گھی یا دُودھ یا گرم پانی یا داکھ کے رس کے ساتھ نوش کریں۔ تو بھی وسرپ دُور ہو جاتا ہے۔
یا ترائمان ڈال کر پکایا ہُوا دُودھ مُسہل کے لئے استعمال کرائیں۔
ترپھلا کے کاڑھے یا تُربد کے ساتھ گھی کا استعمال کرنے سے جب دست آجائیں۔ تو وسرپ کی وجہ سے پیدا ہونے والا بخار دُور ہو جاتا ہے۔
یا آملے کے کاڑھے میں گھی ملا کر دیں۔ اور اگر مریض کا شکم سخت ہو۔ تو اُس میں تُربد کا چُورن بھی ملا لیں۔ جب دوش شکم میں چلے جائیں۔ تو یہی علاج پھر عمل میں لائیں۔ جو خُون ٹانگوں یا بازوؤں میں خراب ہو گیا ہو۔ اُسے پہلے ہی فصد کے ذریعے خارج کر دینا چاہیئے۔

وَید کو چاہیئے۔ کہ وات ملے ہوئے خُون کو سینگی سے۔ پت آمیز خُون کو جونکوں سے اور کف ملے ہوئے خُون کو تُمبوں کے ذریعے نکالے۔
وسرپ کے قریب کی نس میں نشتر لگا کو فصد کھولیں۔ تاکہ خُون میں کلید (دمی) نہ آنے پائے۔ کیونکہ خُون میں کلید نا ہی کے آنے سے چمڑے۔ گوشت اور سنایُو میں کلید تا پیدا ہو جاتی ہے۔
ان تدابیر کے عمل میں لانے سے جب جسم اندر سے صاف ہو جاتا ہے۔ اور دوش صرف چمڑے اور گوشت میں رہ جاتے ہیں۔ تو دوش لطیف رہ جاتے ہیں۔ اس وقت مندرجہ ذیل بیرونی علاج کرنا چاہیئے۔
وات پتج وسرپ کیلئے لیپ - گُولر کی چھال۔ ملٹھی۔ پدم کیسر۔ نیل کنول۔ ناگ کیشپ اور پرینگو کو پیس کر گھی میں ملا کر لیپ کریں۔
یا بڑ کی نئی داڑھی۔ کیلے کا گودا اور کنول نال کی جڑھ کو سو مرتبہ دُھلے ہوئے گھی میں ملا کر لیپ کریں۔
یا صندل زرد۔ ملٹھی۔ دھتورا۔ بلیا۔ چندن۔ پدماک۔ الائچی۔ کنول نال۔ اور پرینگو کو گھی میں ملا کر لیپ کریں۔
یا دُوب۔ کنول نال۔ سنکھ کی بھسم۔ سُرخ چندن۔ نیل کنول۔ بیت کی جڑھ اور واوڑنگ کو پیس کر لیپ کریں۔
یا سارو ا۔ پدم کیسر۔ خس۔ پدماک۔ نیل کنول۔ مجیٹھ۔ رکت چندن۔ لودھ اور مہرڑ کو پیس کر لیپ کریں۔
یا خس۔ ہرینو۔ لودھ۔ ملٹھی۔ پدماک۔ دُوب۔ رال اور گھی کا لیپ کریں۔
یا جو کے ستو کو گھی میں ملا کر لیپ کریں۔

یا ملٹھی۔کھشیر کا کوبی۔ گھی اور جَو کے ستّو ملا کر لیپ کریں۔
یا کھریٹی۔نیل کنول۔شالُوک۔کھشیر کا کوبی۔ اگر اور سُرخ صندل۔ یا خس اور صندل سُرخ کا لیپ کریں۔
یا جَو کا آٹا ملٹھی اور گھی کا لیپ کریں۔
یا ہرینو۔مسُور۔مُونگ اور سفید چاولوں کو ملا کر یا الگ الگ گھی میں ملا کے لیپ کریں۔
یا کنول کے جڑھ کی اِردگرد کا ٹھنڈا کیچڑا یا موتیوں کو پانی میں کھرل کرکے یا سنکھ۔مُونگا۔سیپی یا گیرو کو گھی میں ملا کر لیپ کریں۔
یا پُنڈریا کاٹھ۔ملٹھی۔کھریٹی۔شالُوک۔اُت پل۔بڑ کے پتّے اور دُودھی کو گھی میں ملا کر لیپ کریں۔
یا وِس۔مرنال اور کسیرو کو گھی میں ملا کر لیپ کریں۔
یا شاوری اور وِداری کند کو دُھلے ہوئے گھی میں ملا کر لیپ کریں۔
یا سوار (تالاب کے پانی کی اُوپر والی کائی)۔سرکنڈے کی جڑھ۔گاوزبان ورِش کرنی اور اندرانی کے پتّوں کو گھی میں ملا کر لیپ کریں۔
یا سرس کی چھال اور کھریٹی کو گھی میں ملا کر لیپ کریں۔
یا بڑ۔گُولر۔پاکڑ۔بید اور پیپل کے پتّے اور چھال پیس کر بہت سے گھی میں ملا لیں۔اور ٹھنڈے ٹھنڈے کا لیپ کریں۔ تو وِسرپ روگ دُور ہو جاتے ہیں۔
مندرجہ بالا جُملہ لیپ وات پت کی زیادتی والے وِسرپ میں مفید ہوتے ہیں۔

وات کف وسرپ کے لئے لیپ - ترپھلا - پدماکھ - خس - لجّا لو - کنیر کی جڑھ - سرکنڈے کی جڑھ اور اننت مُول کا لیپ بنا کر لگائیں۔
یا کھیر سار - سپت پرنی - موتھا - املتاس - دھاوے کی چھال - کرنٹک اور دیودارو کا لیپ کریں۔
یا املتاس کے پتّے - بہیڑے کی چھال - اندرانی کا ساگ - مکوئے - سرس کے پھول - پُنڈریا کاٹھ - ہاؤبیر - دارہلدی کی چھال - ملٹھی اور کھرہٹی میں سے ایک ایک کا یا دو دو کا یا سب کا ملا کر لیپ کریں - ان لیپوں میں گھی بہت تھوڑا ملایا جاتا ہے۔
وات پت کے وِسرپ میں جو لیپ کئے جاتے ہیں - اُن میں گھی زیادہ ہوتا ہے - یا صِرف سو مرتبہ دُھلے ہوئے گھی کا لیپ کریں۔
وِسرپ کا دیگر علاج - جو وِسرپ پت کے غلبے والا اور وات رکت کے عوارض والا ہو - اُس پر گھرت منڈ - ٹھنڈے دودھ - پانی ملے شہد یا پنچ وّلک کے ٹھنڈے کاڑھے کا سنچن کرنا چاہیئے۔
جن ادویات کا گھی میں ملا کر لیپ کیا جاتا ہے - اُنہی کا کاڑھا بنا کر سنچن کے کام میں لانا چاہیئے - اور اُنہی ادویات کا سفوف بنا کر وِسرپ پر بُرکا جاتا ہے۔
دُوب کے رس میں پکایا ہوُا گھی لگانے سے زخم بھر جاتا ہے۔
یا دارہلدی کی چھال - ملٹھی - لودھ اور کیسر کو پیس کے وِسرپ پر بُرکنا چاہیئے۔
یا پٹول - نیم - ترپھلا - ملٹھی اور نیل کنول کا کاڑھا بنا کر وِسرپ

کو اس کاڑھے سے دھو ڈالیں۔
یا انہی ادویات کے گھی۔ چورن اور لیپ وغیرہ بنا کر کام میں لائیں۔
لیپ لگانے کی ترکیب:۔ یہ سب لیپ پت کو خشک کرتے ہیں۔ پہلے لیپ کو اُتار کر تھوڑی دیر کے بعد دُوسرا لیپ کرنا چاہیئے۔ پُرانے گھی میں ملا ہوُا لیپ بہت شودھک ہوتا ہے۔ کفج وِسرپ میں پہلے لیپ کو چھڑا کر کاڑھا لیپ کرنا چاہیئے۔
ادویات کو پیس کر جو بھر موٹا لیپ کرنا چاہیئے۔ لیپ نہائت چکنا۔ خشک۔ پنڈِت[1] اور پتلا نہ ہونا چاہیئے۔ ہموار ہونا چاہیئے۔ باسی لیپ کبھی نہ لگانا چاہیئے۔ جو لیپ ایک دفعہ کیا گیا ہو۔ وہ بارہ وہی استعمال میں نہ لانا چاہیئے۔ کیونکہ وُہ گرم تاثیر والا ہو جانے سے کلید۔ وِسرپ اور شُول کو پیدا کر دیتا ہے۔
برن کے اُوپر پٹی رکھ کر لیپ کرنے سے برن پر پسینہ آجاتا ہے۔ جس سے پھُنسیاں اور کھُجلی پیدا ہو جاتی ہے۔ لیپ کے اوپر لیپ کرنے سے بھی یہی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ جو لیپ بہت چکنا اور بہت پتلا کیا جاتا ہے۔ وُہ چمڑے میں اچھی طرح سے اثر نہیں کرتا۔ اِس لئے اُس سے خرابی بھی رفع نہیں ہوتی۔ اور پتلا لیپ تو کبھی بھی نہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ وُہ سُوکھ کر اُچپٹ آتا ہے۔ اور اُس کی ادویا کا رس بیماری کے قریب تک بھی نہیں جا سکتا۔ پہلے ہی سُوکھ جاتا ہے۔ پتلے لیپ سے پہلے دوش اور بھی بڑھ جاتے ہیں۔ جس لیپ میں چکنائی نہ ملائی گئی ہو۔ وُہ خشک،

---

[1] جمع ہوُا ہوُا۔ اکٹھا ہوُا ہوُا۔

ہوکر بیمار کو بہت تکلیف دیتا ہے۔

غذا اور پرہیز:۔ وسرپ کے مریض کو فاقہ کرانے کے بعد شہد اور کھانڈ ملا کر خشک منتھ دیں۔

یا اسی منتھ میں انار اور آملوں کی کھٹائی ڈال کر یا قدرے میٹھا ملا کر کھلائیں۔

فالسہ۔ کشمش اور کھجور کے ساتھ پکایا ہوا پانی ترپن کیلئے کام میں لائیں۔

یا جو اور شالی چاولوں کا اولیہہ گھی ملا کر کھلائیں۔

اور اِن کے ہضم ہو جانے پر پرانے شالی چاولوں کا بھات یوش کیساتھ کھلائیں۔ مونگ۔ مسور اور چنے کا یوش بے کھٹائی ڈالے یا انار کی کھٹائی ملا کر پٹول اور آملے کے ساتھ استعمال کرائیں۔

جنگلی جانوروں کا مانس رس بے چکنائی ملائے فالسے۔ داکھ۔ انار اور آملے ڈالکر کھلائیں۔ اور پرانے لال چاول۔ پرانے سفید چاول۔ پرانے مہا شالی اور پرانے ہی ساٹھی چاول اُبال کر اچھی طرح پیچھ نکال کر غذا کے طور پر کھلائیں۔

جس مریض کو دودھ اور گیہوں موافق ہوں۔ انہیں وہی دینے چاہئیں نیز جنہیں شالی چاول موافق نہ ہوں۔ اور کف کا غلبہ ہو۔ انہیں بھی دودھ اور گیہوں ہی دینے چاہئیں۔

جلن پیدا کرنے والی اور متضاد غذا سے پرہیز ہی لازم ہے غصہ۔ ورزش دھوپ۔ آگ۔ ہوا اور دن کے سونے سے بھی احتراز کرنا چاہیئے۔ ترِیچ وِسرپ میں سرد علاج کرنا چاہیئے۔ کفج وِسرپ میں خشک اور

واتج وِسرپ میں تر علاج کرنا چاہیئے۔ اگنی وِسرپ میں وات پت کو شانت کرنے والی دوائیں دیں۔ کردم وِسرپ میں عموماً کف پت کو دُور کرنے والی ادویات کا استعمال کرنا چاہیئے۔

گرنتھی وِسرپ کا علاج:۔ گرنتھی وِسرپ میں اگر رکت پت کا غلبہ ہو۔ تو شروع ہی سے خُشک تدابیر۔ فاقہ کشی پنچ ولکل کے کاڑھے کا پری ثیک۔ پرہیز۔ فصد کھولنا۔ جونکیں لگانا۔ قے۔ مسہل اور کسیلی کڑوی ادویات سے پکایا ہُوا گھی استعمال میں لائیں۔

اِس مرض میں قے مُسہل اور فصد کھولکر صفائی کرنے کے بعد وات کو دُور کرنے والی تدابیر کا کام میں لانا بھی نہائت مفید ہے۔

گرم گرم لپیری اور اُپ ناہ بھی مفید ہوتے ہیں۔

اگر اس روگ میں درد بھی ہوتا ہو۔ تو چکنے ولیسوار کو کام میں لائیں۔ اور دش مُول سے پکائے ہوئے تیل کا پری ثیک کریں۔

یا سہانجنے کی چھال کو پیس کر سہاتی ہوئی گرم گرم کا لیپ کریں۔

یا سُوکھی مُولی یا کنجے کی چھال کو پیس کر لیپ کریں۔

یا بہیڑے کے گودے کو قدرے گنگنا کر کے نوش کریں۔

یا کھریٹی۔ ناگ بلا۔ ہرڑ۔ بھوج پتر کی گانٹھ۔ بہیڑا۔ بانس کے پتّے اور ارنی کا لیپ کریں۔ تو گرنتھی وِسرپ دُور ہو جاتا ہے۔

یا دنتی چیتے کی جڑھ کی چھال۔ سینہُڑ (تھوہر) اور آک کا دُودھ۔ گڑ بھلاوے کی گٹھلی اور کسیس کا لیپ کرنے سے پتھّر بھی پھُوٹ جاتا ہے۔

توکف کی گانٹھ کا پھوٹ جانا کونسی بڑی بات ہے۔

چرکالین گرنتھی (پرانی گانٹھ) کا علاج:۔ مدت کی پیدا شدہ گانٹھ کو مندرجہ ذیل ادویات سے توڑنے کا بندوبست کرنا چاہیئے۔ مثلاً جوکھار اور انار ڈالکر گلنتھی یا مولی کا یوش + سیدھو۔ شہد اور کھانڈ ملاکر گیہوں یا جو کے کھانے + بجورے کا رس ڈال کر شہد ملا ہوا سُرامنڈ پیپل اور شہد ڈال کر ترپھلا + موتھا۔ بھلاوہ اور شہد ملا کر ستو۔ دیودارو اور گلو نیز گیرو کے استعمال سے پرانی گانٹھ جاتی رہتی ہے۔

گرنتھی کو دُور کرنے والی دیگر تدابیر:۔ باؤگولے کے دفعیے کے لئے جو دھوم پان۔ شرودریچن۔ لوہ۔ نوُن۔ پاکھان۔ لوہا۔ تانبہ اور پرپیٹرن پہلے بیان کئے جا چکے ہیں۔ اس گانٹھ کو دُور کرنے کے لئے بھی ان کا استعمال کرانا چاہیئے۔ اگر ان سب تدابیر سے بھی اس طاقتور مضبوط اور پتھر کی مانند سخت گانٹھ کا دفعیہ نہ ہو سکے۔ تو کھشار رسشر اور لوہ سے داغ دیں۔ یا پکانے والی ادویات سے پکا کر چیر ڈالیں۔ نیز اس کے خراب شدہ خون کو باربار نکالتے رہیں۔ خون کے نکل جانے کے بعد وات کف کو دُور کرنے والی ادویات۔ دھوم پان۔ شرودریچن سویدن اور پربی مردن وغیرہ پر عمل کریں۔ جو گانٹھ جلانے سے دُور نہ ہو اُس کا چیرنا مفید ہوتا ہے۔ اِس گانٹھ کے جلن اور پاک سے کلن ہونے پر بَرَن کی طرح بیرونی اور اندرونی شودھن اور روپن کے ذریعے علاج کریں۔

سلہ مرطوب۔ گیلا

گرنتھی بَرن کا علاج - کمیلہ - واوڑنگ - دارہلدی اور کنجے کے پھل سب کو پیس کر تیل میں پکا کر گرنتھی بَرن پر لگائیں - نیز دیس - کال او پرمان کا علم رکھنے والا وَید "دو بَرن چکتسا" کے بیان میں لکھے ہوئے معالجات کا بھی یہاں پر استعمال کر سکتا ہے -

گل گنڈ کا علاج :- گانٹھوں یعنی گلٹیوں کو دُور کرنے کیلئے جو تدابیر یہاں بیان کی گئی ہیں - وہی کفج گل گنڈ کے دفعیے کیلئے بھی مفید ہوتی ہیں - کف سے پیدا شدہ سب قسم کے گل گنڈ گھی - کھشار اور کشا ئے کو استعمال رکھنے سے نہیں ہونے پاتے -

فصد کھولنے کی فضیلت - وِسرپوں کے دفعیے کے لئے جو تدابیر بیان کی گئی ہیں - وہ سب ایک طرف اور اکیلی فصد ایک طرف اُن سب کے برابر ہے - کیونکہ رکت پت کی آمیزش کے بغیر وِسرپ ہوتا ہی نہیں -

مندرجہ بالا تمام وِسرپوں کا عام علاج بیان کیا گیا ہے - لیکن الگ الگ دوشوں کے مطابق وِسرپوں کا علاج ذکر کرنیسے یہ بالکل مختصر بھی نہیں ہے - اسلئے اس کے مطابق علاج کرنے سے ہر حال میں کامیابی نصیب ہوتی ہے -

ادھیائے کا خلاصہ - اس ادھیائے میں بھگوان اتری کمار نے اگنی ویش کو وِسرپ کی وجہ تسمیہ - مختلف نام - دوش - دُوشیہ - اسباب - آشرے - وِسرپ کے راستے - ثقالت - ہلکا پن - علامات - عوارض - عوارض کی علامات - قابلیت اور ناقابلیت علاج اور علاج بتایا ہے ⁂

بارھواں ادھیائے

مدا تیہ چکتسا

اندر دیوتا نے جس مدرا کی زمانہ قدیم میں پُوجا کی۔ سُوترامنی یگیہ میں
جس کی آہوتی دی جاتی ہے۔ جو ویدوکت کرموں سے عزت یافتہ ہے
جو سوم پان کرنے والے اندر کے یگیہ میں مفید ہے۔ تامسی سو بھاؤ والا
اندر جس کے استعمال سے روگ اور کلیش سے بری ہو گیا۔ یگیہ کیلئے
فائدہ مند یہ سُرا یگیہ کی کامیابی کے لئے ویدوکت کرموں کے ذریعے یگیہ
کرنے والے مہاتماؤں کے درشن۔ لمس اور دھیان کے قابل ہے۔
یہ سُرا کئی اشیاء سے بنائے جانے اور کئی نام رکھنے کی وجہ سے کئی
قسم کی ہوتی ہے۔ لیکن سب میں نشے کی ایک مشترک خاصیت ہونے
کے سبب ایک ہی قسم کی بھی تسلیم کی جاتی ہے۔ یہ سُرا امرت کی
شکل میں دیوتاؤں کی۔ سُدھا کی شکل میں پتروں کی اور سوم کی شکل
میں دوجوں کی خوبصورتی اور جلال کو بڑھا دیتی ہے۔ یہ سُرا اسنک
کے وَید اشونی کمار کا جلال ہے۔ سرسوتی کی طاقت ہے۔ اندر کا بل
ہے۔ اور سُوترامنی یگیہ میں سوم کا مرتبہ رکھتی ہے۔ اس کے استعمال
سے رنج و غم۔ بے قراری۔ خوف اور افسوس کا قلع قمع ہو جاتا ہے۔
طاقت بڑھ جاتی ہے محبّت۔ شہوت۔ قوت گفتار۔ تر و تازگی اور
نورتی کی مجسّم تصویر ہے۔ جس سُرا کو دیوتا۔ اسر۔ گندھرب۔

یکھش۔ راکھشس اور منش "اتی" کے نام سے پکارتے ہیں۔ اُسے ٹھیک ترکیب کے مطابق کام میں لانا چاہیئے۔ کیونکہ ٹھیک ترکیب کے خلاف کام میں لانے سے فوائد کے برخلاف تکالیف پیدا کردیتی ہے

سُرا پان (شراب خوری) کی ترکیب:۔ قے اور اسہال کے بعد جسم کے صاف ہو جانے پر پاک صاف اور اعلےٰ درجے کی خوشبودار اشیا پہن کر۔ خوشبودار صاف کپڑے پہن کر کئی قسم کے خوشبودار پھولوں کے ہار گلے میں ڈالیں۔ طرح طرح کے جڑاؤ زیورات پہنیں۔ دیوتا اور رُدھ جوں کی پُوجا کر کے مُبارک چیزوں کو چھوئیں۔ پھر موسم کے مطابق کئی قسم کے پھُولوں سے آراستہ اور خوشبودار اشیا سے دُھونی دیئے ہوئے اور قابلِ رہائش مکان میں ایک چارپائی بچھوائیں۔ جس کے اوپر آرام دہ توشک تکیے بچھائے ہوئے ہوں ایسی چارپائی یا اسی نوع کی دُوسری نشست پر بیٹھ کر سونے چاندی کے۔ یا جواہرات سے جڑا و رنگا رنگ کے تصویر دار اور خُوشنما برتن میں سُرا کو بھر کے پیئں۔ جبکہ حُسنِ جوانی میں معزور۔ تربیت یافتہ موسم کے مطابق گہنوں۔ کپڑوں اور پھُولوں سے آراستہ۔ پاک صاف اور محبّت بھری۔ دِل لُبھانے والی نازنین عورتیں جسم پر اِدھر اُدھر ہاتھ پھیر رہی ہوں۔ سُرا پان کے بعد سُرا کے مطابق اعلےٰ درجے کے تازہ پھل اور نمکین و خوشبودار چٹنیاں استعمال کریں۔ نیز زمینی۔ آبی اور ہوائی جانوروں کا گوشت بھُون کر اور نمک و مصالح ملا کر نوش کریں۔

دوشوں کے مطابق شرابخوری - پہلے دیوتاؤں کی پُوجا کر کے منگل پاٹھ کریں - پھر شراب میں تھوڑا سا پانی ملا کر زمین پر ڈال دیں - بعد ازاں وات پر کرتی والا شخص مالش کر کے - اُبٹنا مل کر اور سنان کر کے - کپڑے پہن کے - دُہوم پان (حقّہ نوشی) کر کے - چندن لگا کر گرم اور تر اناج کے ساتھ شراب پیئے۔

کف پرکرتی والے شخص کو گرم تدابیر کے کام میں لانے کے بعد گیہوں کے پکوان اور کالی مرچ ڈالکر پکائے ہوئے دھنوج جانوروں کے گوشت کے ساتھ شرابخوری کرے۔

جو شخص دولتمند ہے۔ یا دولت کو حاصل کرنا چاہتا ہے - وُہ اُوپر لکھی ہوئی ترکیب کے مطابق سراپان کرے۔

وات پرکرتی والے پُرش کو عموماً گُڑ سے بنا ہُوا اور پشٹک (پیٹھی) سے بنا ہُوا شراب مفید ہوتا ہے۔ کف اور پت پرکرتی والے اشخاص کو پھلوں - کھانڈ اور شہد سے بنے ہوئے شراب فائدہ دیتے ہیں۔ مدیہ نہائت پتلا ہوتا ہے۔ اِس سے کئی قسم کے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

مدیہ (شراب) کے عیب وصواب - اگر مناسب موقع - حسب ترکیب مقدار کے مطابق - مفید غذا کے ساتھ اور طاقت کا لحاظ رکھ کر شراب پیا جائے - تو وُہ آبِ حیات کی مانند مفید ہوتا ہے - لیکن جو رُوکھا اور محنتی آدمی ہر قسم کے شراب کو جو اُسے ملے - بکثرت پی لیتا ہے۔ وُہ اُس کے لئے زہر کا اثر رکھتی ہے۔ شراب دِل میں پُہنچ کر اپنے دس خواص سے اوج دھاتو کے دس خواص کو ہلا کر حیت میں خرابی

پیدا کر دیتی ہے۔

شراب کے دس گن ۔لگھوتا (ہلکاپن)۔اُشنتا (گرمی)۔تیکھشنتا (تیزی)۔سوکھشمتا (لطافت)۔املتا (کھٹائی)۔ وِسے واٗیتا[1] آشوگات (تیز رفتاری)۔رُوکھشتا (خشکی) وِکاستا[2] اور وِشدتا (پتلاپن)۔

اوج دھاتو کے دس گن ۔گوروتا (بھاری پن)۔شیتلتا (سردی) مردوتا (دھیماپن)۔شلکھشنتا (نرمی)۔وِہُولتا (کثافت)۔مدھرتا (مٹھاس)۔ستھرتا (ٹھہرے رہنے کی خاصیت)۔ پرسنتا (صفائی) پچھلتا (چپ چپاہٹ) اور سنگدھتا (چکناہٹ)۔

شراب کے ہلکاپن سے اوج کا بھاری پن۔گرمی سے سردی۔ کھٹائی سے مٹھاس۔تیزی سے دھیماپن۔تیز رفتاری سے صفائی خشکی سے چکناہٹ۔ وِسے واٗیتا سے ستھرتا۔ وِکاستا سے شلکھشنتا۔وِشدتا سے پچھلتا اور لطافت سے کثافت کی خاصیتیں زائل ہو جاتی ہیں۔

نشے کی وجہ مَن اوج دھاتو پر انحصار رکھتا ہے۔ اِس لیے اوج کے زائل ہو جانے سے مَد (نشہ) پیدا ہو جاتا ہے۔

ہِردا (دل) رس وغیرہ ساتوں دھاتوؤں کا راستہ ہے۔ اور مَن۔ بُدھی اندریوں۔آتما اور اوج دھاتو کا مقام ہے۔کثرت شراب خوری سے اوج دھاتو زائل ہو جاتی ہے۔اوج دھاتوؤں کے زوال سے ہردا بگڑ جاتا ہے۔اس لئے ہردے کے دھاتو بھی زائل ہو جاتے ہیں۔ جس قدر شراب کے پینے سے اوج دب جائے۔ اور ہردا ہوشیار

---

[1] سارے جسم میں سرائت کر جانے کی خاصیت [2] فوراً پھیل جانے کی خاصیت

رہے - اُسے پُورب مد کہتے ہیں - اُوج کے تھوڑا دب جانے پر مدھم مد اور اُوج کے بالکل وِہت ہو جانے پر اُتم مد کہلاتا ہے -

پیشٹک مد سے اوج دھاتو میں ایسی خرابیاں پیدا نہیں ہوتیں - کیونکہ اُس میں وِکاسا (سرائیت کرنے) - رُوکھشتا (خشکی) اور وِشدتا (تیلاپن) کے خواص زیادہ نہیں ہوتے -

ہردے کے مد کے گُنوں سے محیط ہو جانے پر سرور - اُمنگ - شہوت اور راحت پیدا ہوتی ہے -

بکثرت شرابخوری کے نقصان - بکثرت شرابخوری سے جیسا شخص ہو - اُس کے اندر ویسے ہی رجو اور تموگُن پیدا ہو جاتے ہیں - بیہوشی اور نیند کے عوارض بھی اُسے آگھیرتے ہیں - اِسی حالت کو مدِ وبھرم اور مد بھی کہتے ہیں -

مد (شراب) کی اقسام - شرابخوری سے تین قسم کا نشہ پیدا ہوتا ہے - پرتھم - مدھم اور انتم - اب ہر ایک کی الگ الگ علامات بیان کی جاتی ہیں -

پرتھم مد کی علامات - پرتھم مد سرور افزا - محبّت پیدا کرنے والا - اغذیات اور اشربات کے فوائد نمایاں کرنے والا اور راگ و رنگ کی خواہش پیدا کرنے والا ہوتا ہے - اِس سے عقل اور حافظے کو نقصان نہیں پُہنچتا - اِندریاں اپنے فرائض کی ادائگی میں اسمرتھ نہیں ہوتیں - نیز سونے اور جاگنے میں آرام معلُوم ہوتا ہے -

مدھم مد کی علامات - مدھم مد میں کبھی ہوشیاری - کبھی بے ہوشی - کبھی کھل کر باتیں کرنا - کبھی گلے کا رُک جانا - کبھی ٹھیک کبھی غلط بکواس

کبھی چلنا کبھی بیٹھ جانا۔ کبھی کھانا اور کبھی پینا متضاد حالتیں نمایاں ہو جاتی ہیں۔

رجوگُنی اور تموگُنی اشخاص کو اگر اُتم مَد نہ ملے۔ تو وُہ مدھم مد کو پی کر کئی قسم کے بُرے کام کر بیٹھتے ہیں۔ ایسے مہیب مدھم مَد کو اِسطرح سے ترک کر دینا چاہیئے۔ جیسے مسافر خطرناک راستے کو ترک کر دیتا ہے۔

اُتم مَد کی علامات ۔ تیسرے مَد سے آدمی ٹوٹی لکڑی کی طرح بیکار ہو جاتا ہے۔ موہ (بیہوشی) اور مَد (نشہ) سے مَن کے محاط ہونے کے سبب وُہ زندہ بھی مُردے کی مانند ہوتا ہے۔ اُس وقت اُسے نیک کاموں اور بزُرگوں کا بھی دھیان نہیں رہتا۔ جس حسینہ کی بغلگیری کے لیئے وُہ شراب پیتا ہے۔ اُسے اُس کا آنند بھی ہاتھ نہیں آتا۔ جس حالت میں نیکی بدی کی کوئی تمیز نہیں رہتی۔ اُسے حاصل کرنے کے لیئے کون عقلمند کوشش کریگا۔ ایسا شرابی سب کی نگاہوں میں رُسوا۔ قابلِ مذمت اور بے عزت ہو جاتا ہے۔ اور بُڑھاپے میں پہلی خرابیوں کے سبب، عسیر العلاج امراض میں مُبتلا ہو جاتا ہے۔

شراب کی خرابیاں :۔ اِس دُنیا اور پرلوک میں جو افضل اشیا ہیں۔ اور سب سے اعلےٰ جو مُکتی ہے۔ وُہ من کی یکسوئی پر انحصار رکھتی ہے۔ لیکن یہ یکسوئی شرابخوری کی وجہ سے زائل ہو جاتی ہے۔ جیسے ہوا کے زور سے کنارے کے درخت اُکھڑ پڑتے ہیں۔

شراب کی آسکتی[۱] جہالت۔ بڑی بڑی خرابیوں اور مہیب امراض کی

---

[۱] عادت

پیدائش کا باعث ہوتی ہے۔ لیکن رجوگن اور موہ (غفلت) میں پھنسے ہوئے اشخاص کو اس میں سکھ معلوم ہوتا ہے۔ شراب سے اندھے ہوئے ہوئے اور شراب کی خواہش رکھنے والے اشخاص شرابخوری سے بیہوش ہو جاتے ہیں۔ اُن کا ستوگن جاتا رہتا ہے۔ اور افضل و اعلےٰ اشیاء سے اُنکی توجّہ ہٹ جاتی ہے۔ بیہوشی۔ غشی۔ مرگی۔ رنج غصّہ۔ موت۔ جنون۔ نشہ اور اپ تانک روگ شرابخوری کے اوّلین نتائج ہیں۔ اور حافظے کا ضائع ہو جانا شراب خوری کی سب سے بڑی خرابی ہے۔ کیونکہ سب خرابیوں کی بنیاد یہی ہے۔ اِسی طرح شرابخو کی خرابیوں کے جاننے والوں نے شرابخوری کی مذّمت کی ہے۔

خلاف ترکیب شرابخوری کی خرابیاں۔ ٹھیک ترکیب کے برخلاف شرابخوری کرنے سے پیدا ہونے والی جو خرابیاں بتائی گئی ہیں۔ اُن میں کوئی شُبہ نہیں ہے۔ لیکن اناج اور شراب کا سوبھاؤ ایک سا ہوتا ہے۔ خلاف ترکیب استعمال کیا ہُوا شراب کئی امراض پیدا کر دیتا ہے اگر اُسی کا استعمال ٹھیک ترکیب سے کیا جائے۔ تو امرت کے سے فوائد رکھتا ہے۔ جیسے مناسب ترکیب سے استعمال کیا ہُوا اناج زندگی کو قائم رکھتا ہے۔ اور خلاف ترکیب استعمال کرنے سے ہلاک کر ڈالتا ہے۔ زہر جو قاطع زندگی کہا گیا ہے۔ اگر اُسے بھی ترکیب کے مطابق کام میں لایا جائے۔ تو وُہ رسائن کا کام دیتا ہے۔

ترکیب کے مطابق شرابخوری کے فوائد۔ ٹھیک ترکیب کے مطابق شراب پینے سے سرور۔ حوصلہ۔ نشہ۔ تروتازگی۔ تندرستی اور پُرشا رتھ

بڑھ جاتا ہے۔ اور شراب کے نشے سے راحت محسوس ہوتی ہے۔ خواہشِ طعام ترقی کرتی ہے۔ حرارت ہاضمہ بڑھتی ہے۔ دل کو قوت پہنچتی ہے آواز اچھی ہو جاتی ہے۔ اور رنگ و روغن خوشنما ہو جاتا ہے۔ ترکیب کے مطابق پیا ہوا شراب موٹا کرنے والا۔ طاقت بڑھانے والا۔ خوف۔ رنج اور تکان کو دُور کرنے والا۔ نیند لانے والا۔ گونگوں کی زبان کھول دینے والا۔ قبض کُشا۔ بدھ بندھ۔ پری کلیش اور دُکھوں کو دُور کرنے والا ہوتا ہے۔

شراب سے پیدا شدہ امراض شراب سے ہی دُور ہوتے ہیں۔ اس سے شہوت اور محبّت بڑھ جاتی ہے۔ اور بُڈھوں کو اِسکے استعمال سے راحت و مسرّت حاصل ہوتی ہے۔

پرتھم مَد کے فوائد۔ شراب کی پہلی حالت میں جوان اور بُوڑھے اشخاص کی پانچوں اندریوں کو جو سرور آتا ہے۔ اُس کی نظیر اس دُنیا میں نہیں مِل سکتی۔ مناسب ترکیب سے پیا ہوا شراب کئی تکالیف سے گھِرے ہوئے اور غمزدہ اشخاص کیلئے نہائت آرام دِہ ہے۔

شرابخوری کیلئے ضروری ہدائت - اغذیات۔ اشربات۔ عُمر۔ خرابی طاقت۔ وقت کی تینوں حالتیں تینوں دوش اور تینوں قسم کے ستو کا لحاظ رکھ کر شراب پینی چاہیئے۔

اِن آٹھوں کی تین تین کیفیتوں کے مطابق شراب پینا شراب پینے کی مناسب ترکیب کہلاتی ہے۔ اور مناسب ترکیب کے ساتھ شراب کے استعمال سے شراب کی خرابیاں ظہور میں نہیں آنے پاتیں۔ بلکہ اول الذکر تمام

فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ اور ستوگن کے بڑھنے سے آنند حاصل ہوتا ہے
اُتّم اور مدھم پرکرتی والے اشخاص کے تمام سَتْوْ پرتھم مد میں پربُدھ[۵] ہوتے
ہیں۔ اور مدھم میں وہ سب نمایاں ہو جاتے ہیں۔ جیسے آگ سے سونے
کی پرکرتی دکھائی دینے لگتی ہے۔ ویسے ہی شراب بھی سَتْوْ کو ہوشیار
کرنے والا اور سرور افزا ہوتا ہے۔
خوشبودار پھولوں کے ہار پہنکر خوش ذائقہ بنائے ہوئے شیریں پکوانوں کے ساتھ
مقدور کے مطابق اور میٹھی باتوں سے پیا ہُوا شراب اچھا نشہ ظاہر کرتا
ہے۔ سرور اور محبّت کو بڑھاتا ہے۔ ایسے طریق سے پیا ہُوا شراب
آخرکار ستوگن پیدا کرتا ہے۔ اور اس سے اچھا شراب پینے کا
اور کوئی طریق نہیں ہے۔
ستوگنی اشخاص شراب کی خرابی سے جلدی ہی بگاڑ کو نہیں پہنچ جاتے
اور طاقتور ستوگن کو شراب جلدی ہی مغلوب نہیں کر سکتا۔
رجوگنی اشخاص شراب کے پینے سے کبھی ٹھنڈی اور کبھی گرم باتیں
کرنے لگتا ہے۔ ایک لمحے میں صاف ہو جاتا ہے۔ اور ایک لمحے میں
بگڑ جاتا ہے۔ اُس کی عادت میں ایک قسم کا اچنبھا پن پیدا ہو جاتا ہے
اور آخرکار عموماً عاجز ہو جاتا ہے۔
جس شرابخوری سے سرور۔ حافظہ اور بولنے کی طاقت بڑھ جاتی ہے
کھانے پینے سے سیری نہیں ہوتی۔ غفلت۔ غصّہ اور نیند گھیر لیتی ہے۔
اُسے تامس سُراپان کہتے ہیں

---

۵ بیدار

شراب خانے میں ساتوک۔ راجس اور تامس اشخاص کی تمیز کر کے جن کے ساتھ شراب پینے سے خرابیاں بڑھتی ہوں۔ اُن سے الگ ہو جانا چاہیئے جن اشخاص کے خصائل نیک ہوں۔ جو شیریں زبان۔ ہنس مکھ اور نیک صحبت ہوں۔ جو کلا کُشل۔ حاضر جواب۔ وشیوں میں لین۔ آپس میں محبّت کرنے والے۔ یکدل اور نیک خیال ہوں۔ اور جن سے شراب خانے میں لُطف۔ محبّت اور شیرینی بڑھ جائے۔ جن کے باہم ملاپ سے ایک دُوسرے کو نہائت سرور حاصل ہو۔ ایسے اشخاص کے ساتھ بیٹھ کر شراب پینے سے سُکھ بڑھتا ہے۔ اور ایسوں ہی کے ساتھ مِل کر شرابخوری کرنی چاہیئے۔

جو شخص دِلکش رُوپ۔ رس۔ گندھ۔ سپرش اور شبدوں کے درمیان اچھے دوستوں کے ساتھ مِلکر شرابخوری کرتا ہے۔ وُہ ہی آرام پاتا ہے۔ اچھے وقت اور اچھے مقام میں نہائت خوشدلی کے ساتھ دِلپسند رُوپ۔ رس۔ گندھ۔ سپرش اور شبد کو مہیّا کر کے شراب پینا چاہیئے۔

ستھ من اور شریر والے۔ کئی پُشتوں سے شرابخوری کرنیوالے اور بکثرت شراب پینے کے عادی کو یکایک نشہ نہیں آجاتا۔ لیکن بھوکے پیاسے۔ دُبلے وات پت پرکرتی والے۔ خُشک۔ قلیل اور مقدار کے مطابق غذا کھانے کے عادی۔ قبض والے۔ کمزور دل والے۔ غصیلے۔ شرابخوری کی عادت نہ رکھنے والے۔ لاغر۔ تھکے ہوئے اور شراب سے کھین ہوئے ہوئے اشخاص کو تھوڑی سے شراب کے پینے سے بھی جلدی نشہ آجاتا ہے۔

اگنی ویش! اب تم کو مداتیہ روگوں کی پیدائش۔ علامات اور الگ

الگ معالجات بتاتے ہیں۔
واتج مداتیہ۔ جو شخص کثرتِ جماع۔ غم و غصہ۔ بارکشی اور سفر وغیرہ محنت کے کاموں سے لاغر ہو گیا ہو۔ اور خُشک۔ قلیل و مقدار مقرّرہ کے مطابق غذا کھانے کا عادی ہو۔ اگر وہ شراب پیئے۔ تو ایسے شخص کے شراب پینے سے انجام کار سخت خُشکی پیدا ہو کر نیند زائل ہو جاتی ہے۔ اور واتج مداتیہ روگ پیدا ہو جاتے ہیں۔
واتج مداتیہ کی علامات۔ ہچکی۔ کھانسی۔ سر کا کانپنا۔ دردِ پسلی۔ زوالِ خواب اور بکثرت بکواس واتج مداتیہ روگ کی علامات ہیں۔
پتج مداتیہ کا بیان۔ جو شخص تیز۔ گرم اور کھٹّے شراب کا استعمال کرتا ہے اور جو کھٹّے۔ گرم اور تیز کھانے کھایا کرتا ہے۔ جو نہایت غُصیلا ہے اور جسے آگ اور دُھوپ بہت پسند آتی ہے۔ اُسے پتج مداتیہ روگ پیدا ہو جاتا ہے۔
واتو نُوش والے شخص کو پتج مداتیہ یا تو جلدی ہلاک کر دیتا ہے۔ یا وُہ اچھا ہو جاتا ہے۔
تشنگی۔ جلن۔ بخار۔ پسینہ۔ غشی۔ اسہال۔ چکّر آنا اور جسم کی رنگت کا سبز ہو جانا پتج مداتیہ کی علامات ہیں۔
کفج مداتیہ کا بیان۔ میٹھی۔ چکنی اور ثقیل اغذیات کے کھانے والا شخص اگر نئے۔ میٹھے۔ گُڑ کے بنے ہوئے یا پشٹیک شراب کا بکثرت استعمال کرے۔ ورزش نہ کرے۔ دن کے وقت سویا کرے۔ آرام دِہ نشستگاہ یا چارپائی پر پڑا رہے۔ تو اُسے کفج مداتیہ پیدا ہو جاتا ہے۔

قے - طعام سے بے رغبتی - جی متلانا - اُونگھ - گیلاپن - بھاری پن - اور سردی کفج مداتیہ کی علامات ہیں -

زہر کے جو خواص سنپات کو کوپت کرتے ہیں - وہی سب کے سب شراب میں بھی پائے جاتے ہیں - بعض زہر بہت جلد ہلاک کر ڈالتے ہیں - اور بعض مختلف امراض کو پیدا کر دیتے ہیں -

شراب سے پیدا شدہ انتیہ مدیہ بھی زہر ہی کا سا ہوتا ہے - اسی سبب سے تمام مداتیہ روگوں میں سنپات کی علامات دکھائی دیتی ہیں - صرف مختلف علامات کی وجہ سے اُن میں تفاوت نظر آتا ہے -

مداتیہ کے رُوپ جسمانی تکلیف کی کثرت بیہوشی - دِل کی بیقراری - طعام سے بے رغبتی ہمیشہ پیاس کی کثرت بخار - شیت جُوَر - اُشن جُوَر - سر - پسلیوں - ہڈیوں اور جوڑوں میں بجلی کا سا درد ہونا - جمائیاں آنا - پھڑپھڑاہٹ - لرزہ - تکان - انقباضِ دِل - کھانسی - ہچکی - دمہ - زوالِ خواب - جسم کا کانپنا - امراضِ گوش - امراضِ چشم - امراضِ دہن - دُم کا اکڑ جانا - قے - اسہال - وات پت اور کف سے پیدا ہونے والی تکالیف - چکر آنا - بکواس کرنا - مہیب اشکال کا دکھائی دینا - تنکوں راکھ - لتا - پتوں اور دھوئیں وغیرہ سے بھرا ہُوا سا دکھائی دینا - دِل کی پریشانی اور گھبراہٹ پیدا کرنے والے خوابوں کا دکھائی دینا - یہ سب مداتیہ کی علامات ہیں -

مداتیہ کا علاج - سب قسم کے مداتیہ تر دوش سے ہوتے ہیں - لیکن جو دوش سب سے بڑھا ہُوا دکھائی دے - پہلے اُسی کا علاج کرنا چاہیئے

مدا تیہ میں کف ستھان کے آنو پوربی کرم سے علاج کرنا چاہیئے۔ یعنی پہلے کف ستھان ہے۔ اور اُسکے بعد وات ستھان ہے۔ اسی ترتیب سے پہلے کف کا پھر پت کا اور پھر وات کا علاج کرنا چاہیئے۔

شراب کے متھیا پان[۵۱]۔ اتی پان[۵۲] اور ہین پان[۵۳] سے جو خرابیاں واقع ہوتی ہیں۔ اُن کو سمان پان[۵۴] سے دُور کرنا چاہیئے۔ جس مداتیہ روگی کا آم جیرن[۵۶] ہو گیا ہو۔ اُسے بھی شراب ہی پلانا چاہیئے۔ اور جب جسم ہلکا ہو جائے تو بھی حسب خواہش مفید شراب ہی پلائیں۔ شراب میں سُوورچل نمک بڑ نمک۔ سیندھا نمک۔ بجورے کا رس۔ ادرک کا رس۔ پانی اور شیت وغیرہ ملا کر مقدار کے مطابق پلانا بھی اچھا ہوتا ہے۔

گرم۔ چرپرے۔ کھٹے اور جلن پیدا کرنے والے شراب کے کثرت استعمال سے غذا کا رس[۵۵] اُت کلیدت[۵۷] ہو کر ودگدھتا[۵۸] پیدا ہوتی ہے۔ اور پھر اُس میں کھاری پن پیدا ہو جاتا ہے۔ بعد ازاں اندرونی جلن۔ بخار۔ پیاس بیہوشی۔ چکر آنا اور غفلت یہ شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔ اِنکے دفعیئے کے لئے بھی شراب ہی پلانا چاہیئے۔

کھٹائی سے ملنے پر کھشار میں پھر بہت جلد مٹھاس پیدا ہو جاتی ہے۔

اب اُن فوائد کا بیان کیا جاتا ہے۔ جن کی وجہ سے شراب سب کھٹی چیزوں سے برتر ہوتا ہے۔

---

[۵۱] خلافِ ترکیب پینا [۵۲] زیادہ پینا [۵۳] کم پینا
[۵۴] ترکیب کے موافق پینا [۵۵] غذا کا کچا رس [۵۶] پکنا۔ ہضم ہونا [۵۷] جوش میں آکر [۵۸] جلن۔ سڑاند

شراب کے چار انُورس ۔ شراب کا سوبھاؤ کھٹّا ہوتا ہے ۔ مگر اس میں چار انُورس ہوتے ہیں ۔ میٹھا ۔ کڑوا ۔ چرپرا اور کسیلا ۔ نیز اوّل الذکر دس گُن ۔ یہ کُل چودہ گُن رکھنے کی وجہ سے شراب سب کھٹّی چیزوں سے برتر سمجھا گیا ہے ۔

شراب سے پیدا ہونیوالے دوش کی وجہ سے تمام سوراخوں کے رُک جانے پر وایو سر ۔ ہڈّیوں اور مفاصل میں سخت تیز درد پیدا کر دیتا ہے ۔

دوشوں کو نکالنے کیلئے مریض کو خاص طور پر شراب پلائیں ۔ شراب پھیل جانیوالا ۔ تیز اور گرم ہونے کے سبب تمام سوراخوں کی روکاوٹ کو دُور کر کے وایو کو نکال دیتا ہے ۔ طعام کی رغبت پیدا کرتا ہے ۔ ہاضمے کی حرارت کو بڑھاتا ہے ۔ اور موافق مزاج ہوتا ہے ۔

رس بہانیوالے سوراخوں کے کھُلنے اور وایو کے خارج ہونے پر تمام خرابیاں دُور ہو جاتی ہیں ۔ اور سب قسم کے شراب سے پیدا ہونے والے نقائص بھی رفع ہو جاتے ہیں ۔

وات کے دفعیے کیلئے شراب کا استعمال ۔ بجورا ۔ برکھشال ۔ بیر اور انار ۔ ان سب کے رس ۔ اجوائن ۔ ہاؤبیر ۔ زیرہ اور ادرک کا سفوف ڈالکر چکنائی سمیت ستو و نمک ملا کر پُرانا شراب پلائیں ۔ تو وات رُوگ دُور ہو جاتے ہیں ۔

واتوُلوُن مداتیہ کا علاج ۔ لوا ۔ تیتر ۔ مور اور مُرغ کا مانس رس چکنائی اور کھٹائی ڈالکر واتولون مداتیہ کے مریض کو پلائیں ۔

نیز آنوُپ ۔ بھُوشئے اور پرسہ جاتی کے مویشیوں اور مچھلیوں کے مانس رس کے ساتھ شالی چاول دیں ۔

چکنے ۔گرم نمکین اور کھٹے نیز منہہ کے ذائقے کو درست کرنے والے ولیوار اور سرا منڈ ملاکر پکائے ہوئے گیہوں کے پکوان ۔گوشت اور ادرک کی پیٹھی بھری ہوئی مرغن دہوم ورتی اور اُرد کے بڑے وغیرہ استعمال کراکے واتج مدا ییہ کو دُور کرنا چاہیئے ۔یا اس اول الذکر مالش رس میں تھوڑی سی کھٹائی ۔کالی مرچ اور ادرک ڈالکر دیں ۔یا سہارتے ہوئے گرم گرم گو دہوم پٹنک میں مالش رس ملاکر پکائیں۔

اگر مدا ییہ میں پیاس کا غلبہ ہو ۔تو بھات کے ساتھ دارلی منڈ پلائیں ۔یا انار کا رس یا پنچ مُول کا کاڑھا یا دھنیا اور سُونٹھ کا کاڑھا یا دھنی منڈ یا امل کانجی کا منڈ یا ٹکست اُدک دیویں ۔

اِن تجربہ کردہ نسخوں سے مدا ییہ کی خرابیاں دُور ہو جاتی ہیں ۔اور مناسب موقع و مقدار کے مطابق استعمال کرانے سے طاقت اور خوبصورتی بڑھتی ہے یہ واتج مداتیہ غذا کی رغبت بڑھانے والے کئی قسم کے راگ کھانڈووں مختلف قسم کے مالشوں مختلف قسم کی پیٹھیوں کئی قسم کے جو ۔گیہوں ۔اور شالی چاولوں ۔مالش ۔اُتسادن (اُبھارنے) ۔سنان ۔گرم اور موٹے کپڑوں کے پہننے ۔کے کپڑوں ۔بجافور اور اگر کے لیپوں ۔نوجوان خوبصورت نازنین عورتوں کی بغل گیری ۔گرم بستر ۔اوڑھنے کے گرم کپڑوں اور آرام دہ اور خشک اندرونی مکان کے استعمال سے جلدی دُور ہو جاتا ہے ۔

پتج مدا ییہ کا علاج ۔بھویہ کھجور ۔کشمش ۔فالسے کا رس ۔انار کا رس ۔ستو اور تھوڑی سی کھانڈ ملاکر شرکرامد ۔مادھویک مد یا کسی اور قسم کے شراب کے ساتھ جس میں پانی ملایا گیا ہو ۔استعمال کرانے

سے پت مداتیہ دُور ہو جاتا ہے۔
ستا۔ سفید تیتر۔ ہرن۔ لوا اور کال پُچھل ان سب کے مانس رسول کو مُدھرامل (کھٹ مٹھا) کر کے شالی چاولوں اور ساٹھی چاولوں کے بھات کے ساتھ کھلائیں۔ یا بکرے کے مانس رس میں پٹول کا یُوش ملا کر مندرجہ بالا بھات کے ساتھ کھلائیں۔
یا مٹر اور مُونگ کے یُوش میں انار اور آملے کا رس ملا کر مندرجہ بالا بھات کے ساتھ کھلائیں۔
یا داکھ۔ آملہ۔ کھجور اور فالسے کے رس کے ساتھ کئی طرح سے پکائے ہوئے ترپن۔ یُوش اور مانس رس دیں۔
کف پت مداتیہ کا علاج ۔ بہت دوشوں والے کف پت مداتیہ میں آم آشے کے آم کے نہائت بڑھ جانے پر جب جلن اور پیاس کی کثرت ہو۔ تو شراب۔ داکھ کا رس اور پانی خُوب سیری سے پلا کر نکلتی قے کرا دیں۔ تو جلدی ہی مرض جاتا رہتا ہے۔
پھر مناسب موقع دیکھ کر بھوک لگنے پر ترپن کی ترکیب عمل میں لائیں۔ اس سے حرارت ہاضمہ بڑھ جاتی ہے۔ اور دوشوں کا تصفیۂ بقایا ہو کر غذا ہضم ہو جاتی ہے۔
اگر کھانسی کے ساتھ خُون نکلنے لگے۔ پسلیوں اور چھاتی میں درد ہو۔ جلن کے ساتھ پیاس لگے۔ ہردے اور چھاتی میں تکلیف ہو۔ تو گلو اور بھدر موتھا یا پٹول کا کاڑھا سونٹھ ڈال کر پلائیں۔ اور تیتر کا مانس غذا کے طور پر کھلائیں۔

اگر وات پت کے غالب ہونے پر پیاس کا زور بڑھا ہُوا ہو۔ تو کشمش کا کاڑھا ٹھنڈا کر کے دینا چاہیئے۔ اِس سے دوش خارج ہو جاتے ہیں۔ دوائی کے ہضم ہو جانے پر بکری کے کھٹ میٹھے مانس رس کے ساتھ غذا کھلائیں۔ اور جب پیاس لگے۔ تو شراب پلائیں۔ پیاسے کو شراب کی اتنی مقدار دینی چاہیئے۔ جس سے بیہوشی نہ ہونے پائے۔ پیاس لگنے پر شراب میں بہت سا پانی ملا کر تھوڑا تھوڑا کر کے پلائیں۔ تاکہ پیاس بھی دُور ہو جائے۔ اور نشہ بھی نہ ہو۔

یا فالسہ اور پیلو کا ٹھنڈا کاڑھا یا چاروں پرنی کا ٹھنڈا کاڑھا۔

یا ٹھنڈا پانی یا موتھا۔ انار اور کھیل کا کاڑھا پلائیں۔

اِن تدابیر سے پیاس دُور ہو جاتی ہے۔

یا بیر۔ انار۔ ورکھشامل۔ چُکریکا اور چُوکا اِن پانچوں کھٹائیوں کا مُنہ میں لیپ کرنے سے فوراً پیاس دُور ہو جاتی ہے۔

رنج مداتیہ کیلئے کرنے کے قابل کام۔ ٹھنڈی اغذیات و اشربات ٹھنڈی سیج۔ ٹھنڈا آسن۔ ٹھنڈی ہوا۔ ٹھنڈے پانی کا چھونا ٹھنڈے باغیچے۔ ریشمی کپڑے۔ سُرخ کنول۔ نیل کنول منی۔ موتی اور چندن کا چھونا۔ چاند کی خنک چاندنی کا لُطف اُٹھانا۔ ٹھنڈے پانی سے بھرے ہوئے سونے۔ چاندی اور کانسی کے برتنوں کا بدن سے لگانا۔ برف سے بھری ہوئی مشک کا چھونا اور ہوادار مکان میں چندن سے تربتر استریوں کا بغلگیر کرنا اور چندن کا لیپ کرنا یہ سب کام پنج مداتیہ کے لئے بڑے اچھے ہوتے ہیں۔

مداتیہ کی وجہ سے پیدا ہونیوالی جلن کی تدابیر:۔ شرابخوری سے پیدا شُدہ جلن کے لئے چندن کے پانی میں بھگوئے ہوئے کمودنی اور کنول کے پتّوں کا بدن سے لگانا مفید ہوتا ہے۔ مُختلف اقسام کی کہانیاں موروں کی میٹھی جھنکار اور بادلوں کی گرج یہ سب مداتیہ سے پیدا شُدہ جلن کو دُور کر دیتی ہیں۔ اِس جلن کے مریض کو ایسے مکان میں رکھنا چاہیئے۔ جس میں فوّارے چلتے ہوں۔ اور کَل کے پنکھوں کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا آتی ہو۔

اِس جلن میں پرنیگو۔ خس۔ لودھر۔ نیتر بالا۔ ہیم پتر اور کُٹنٹ کو صندل زرد کے پانی میں پیسکر لیپ کرنا چاہیئے۔

یا بیر کے پتّوں کی جھاگ اور نیم کے پتّوں کی جھاگ یا ریٹھے کی جھاگ کا بھی لیپ کریں۔

سُرا منڈ۔ دہی۔ کھٹائی۔ بجورے کا رس اور شہد اس کانجی میں ملا کر پری شیک اور پردیہہ کے طور پر استعمال میں لانے سے جلن دُور ہو جاتی ہے۔ ٹھنڈے پانی سے پری شیک کرنا۔ سنان کرنا اور پانی سے بھیگے ہوئے پنکھوں کی ہوا لینا جلن اور پیاس کو بجھا دیتے ہیں۔

موقع مناسب دیکھ کر مقدار کے مطابق ان کاموں کے عمل میں لانے سے عقلمند اور وَید پر اعتقاد رکھنے والا مریض جلدی تندرست ہو جاتا ہے۔

کف مداتیہ کی پیاس کی تدابیر۔ کفج مداتیہ کو قَے اور فاقہ کشی سے دُور کرنا چاہیئے۔ اِس مرض میں پیاس کی کثرت ہونے پر نیتر بالا ڈالکر جوش دیا ہُوا پانی ٹھنڈا کر کے پلائیں۔ یا کھریٹی اور پرشن پرنی یا کیٹری کا

ٹھنڈا کاڑھا پلائیں۔ یا کھریٹی۔ پرشن پرنی۔ کیٹری اور سونٹھ کا کاڑھا بنا کر ٹھنڈا کر کے پلائیں۔ یا جوائنہ اور موتھا یا موتھا اور پت پاپڑا یا صرف موتھا ڈالکر پکایا ہوا پانی پلائیں۔ تو دوش پک جاتے ہیں۔ سب قسم کے مداتیوں میں انہی کا استعمال اچھا ہوتا ہے۔ اس کے پینے سے کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی۔ بلکہ پیاس اور بخار دور ہو جاتے ہیں
کف مداتیہ کے دیگر معالجات جب کف مداتیہ کے مریض کا آم دور ہو جائے۔ اور بھوک لگ آئے۔ تو اسوقت اسے شہد ملا کر شرکرا مد پلائیں۔ یا پرانا شہد یا ارشٹ یا سیدھو پلائیں۔ اس مرض میں اجوائن اور سونٹھ ڈال کر خشک ترین دینا چاہیئے۔
یا خشک یوش کے ساتھ جو اور گیہوں کا بنا ہوا کھانا کھلائیں۔
یا کلتھی کا یوش یا نہائت سوکھی ہوئی مولیوں کا رس پتلا۔ تھوڑا۔ ہلکا چرپرا اور کھٹائی و گھی ملا کر دیں۔
یا تیز کٹا ڈالکر امل یوش یا امل بیت ڈالا ہوا یوش یا بکرے کا خشک مانس رس یا جنگلی جانوروں کا کھٹا مانس رس دیں۔
یا تبلے یا مٹی کے برتن میں بھونا ہوا نیر س مانس چرپراہٹ۔ کھٹائی او نمک ملا کر کھلائیں۔ اور اوپر سے شہد پلا دیں۔
دیگر۔ تیز مرچ ڈالکر نیز بجورے کا رس ملا کر مانس کو بھون لیں۔ پھر اس میں انار دانے کی کھٹائی ڈالکر گرم گرم یوش کا حرارت ہاضمہ کی طاقت کے مطابق بھوجن کریں۔ اس میں بہت سا ادرک کوٹ کر بھی ملایا جا سکتا ہے۔ کف مداتیہ میں نگدھر کا پلانا بھی اچھا ہے۔ یا سوچل

نمک۔کالا زیرہ۔ ورکھشال۔ امل بیت۔ دارچینی۔چھوٹی الائچی اور نمک سے آدھی مصری ملاکر چورن تیار کرلیں۔ یہ چورن حرارت ہاضمہ کو کثرت سے بڑھا دیتا ہے۔ اور اسے اشٹانگ نون چورن کہتے ہیں۔
یہی چورن تمام سروتوں کے سوراخوں کو بھی صاف کرتا ہے۔ اسی چورن کو کھٹ مٹھی ادویات سے پتلا کرکے گیہوں اور جَو کے کھانوں نیز گوشت کے ساتھ کھائیں۔ تو کھانے کی رغبت بکثرت بڑھ جاتی ہے یا مرچ وغیرہ تیز اشیا ڈالکر سفید دُوب اور بیل تخم داکھ کو بجورے یا انار کے رس میں پیسکر استعمال میں لائیں۔
دیگر۔ سونچر نمک۔ الائچی خورد۔ مرچ سیاہ۔ زیرا۔ بھنگرا اور اجوائن کا چورن راگ کھانڈو میں ملاکر شہد ڈالکر کام میں لانا چاہیئے۔ یہ نہایت اعلےٰ درجے کا رغبت اور حرارت ہاضمہ افزا چورن ہے۔
داکھ۔ کاروی اور شکری کا حسب ترکیب بنایا ہوا راگ کھانڈو حرارت ہاضمہ بڑھانے والا اور ہاضم ہوتا ہے۔ آم اور آملوں کے گودے کا جدا جدا راگ کھانڈو بنائیں۔ اور ان میں دھنیا۔ سونچر نمک۔ زیرہ کاروی اور مرچ ڈالیں۔ نیز گڑ اور شہد بھی ملالیں۔ کھٹائی اور نمک تیز ڈالنا چاہیئے۔ ان راگ کھانڈوں کے ساتھ کھانا کھانا جلدی ہضم ہوجاتا ہے
دیگر۔ خشک اور گرم اغذیات و اشربات کا استعمال۔ گرم پانی سے نہانا۔ ورزش۔ فاقہ کشی۔ شب بیداری اور تیز اشیاء کا اُبٹنا کرکے نہانا۔ خشک کپڑے پہننا۔ مسرّت انگیز کام کرنا۔ قے کرنا۔ اگر کی دھونی لینا۔ کام وتی۔ چھونے میں خوش آنے والی اور تربیت یافتہ استریوں

سے پاؤں دبوانا کفج مداتیہ کو جلدی دُور کر دیتے ہیں۔
الگ الگ دوشوں سے پیدا شُدہ مداتیوں کے دفعیے کے لئے جو مُختلف تدابیر بیان کی گئی ہیں۔ اُنہیں حسب ضرورت الگ الگ دس قسم کے سنپاتوں میں استعمال کرنا چاہیئے۔
جو وید دوشوں کی تقسیم کو جانتا ہے۔ اور ادویات کی اقسام کو سمجھتا ہے۔ نیز امراض کی قابلِ علاج و ناقابلِ علاج علامات سے واقف ہے اُسے ہی قابلِ علاج امراض کا علاج کرنا چاہیئے۔
دِلکشا میدان۔ کنوئیں والے سرو در۔ صاف اغذیات و اشربات دِل خُوش کُن دوست۔ پھُولوں کے خوشبودار ہار۔ صاف کپڑے۔ گوّیوں کے راگ۔ دِل کو خُوش کرنے والی عجیب و غریب باتیں۔ کتھا کہانیاں۔ دِل لگی کی باتیں۔ دِلکش گیتوں کی تانیں اور پیاری نازنین استریاں مداتیہ کو جلدی دُور کرنے میں سب سے اچھی تدابیر ہیں۔
چونکہ شراب مَن اور شریر کو متحرک کئے بغیر مداتیہ پیدا کرتا ہے۔ اِس لیئے اِس میں سرُور افزا کام کرنے سے اِس کا دفعیہ ہوتا ہے۔ اگر مندرجہ صدر تدابیر سے بھی مداتیہ دُور نہ ہو۔ تو دُودھ کا استعمال کرنا چاہیئے۔
دُودھ کے نسخے۔ فاقہ کشی۔ ہاضم اور دوشوں کو نکالنے والی ادویات سے مَد کو دُور کر کے کف کے زوال پر نیز جسم میں دُبلاپن اور ہلکاپن پیدا ہونے پر اُس شراب سے پیدا ہونے والی جلن کے ستائے ہوئے اور وات پت کے غلبے والے مریض کا دُودھ کے ذریعے سے علاج

کرنا چاہیئے۔ یہ علاج ایسا مفید ہوتا ہے۔ جیسے گرمی سے تپے ہوئے درخت کے لئے بارش مفید ہوتی ہے۔

دُودھ کے استعمال سے مرض کے جاتے رہنے پر اور طاقت کے ترقّی پا جانے پر دُودھ کا استعمال ترک کرا کے تھوڑا تھوڑا شراب دینا چاہیئے۔

اگر وہ شخص جس نے شراب کو بالکل ترک کر دیا ہُوا ہے۔ یکایک زیادہ مقدار میں شراب پینے لگیگا۔ تو اُسے دھولنسک اور پُرلش کھشے روگ پیدا ہو جائینگے۔ بیماری سے لاغر شُدہ دیہہ والے اشخاص کے یہ روگ لاعلاج ہوتے ہیں۔

دھولنسک کی علامات۔ کف کا بگاڑ۔ گلے کا سُوکھنا۔ آواز کا بُرا لگنا اُونگھ اور نیند یہ دھولنسک روگ کی علامات ہیں۔

پُرلش (وِٹ) کھشے کی علامات - امراضِ دل۔ امراضِ گلو۔ بیہوشی غشی۔ قے۔ انگ روگ۔ بخار۔ پیاس۔ کھانسی اور دردِ سر یہ سب وِٹ کھشے روگ کی علامات ہیں۔

مندرجہ صدر دونوں روگوں کا علاج - اِن دونوں روگوں کا علاج واتج مداتیہ کا سا کرنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ دونوں روگ کمزور اور دُبلے جسم والے اشخاص ہی کو ہوتے ہیں۔ وستی کرم۔ گھی پلانا۔ دُودھ اور گھی دونوں کا پلانا۔ وات کو دُور کرنے والی مالش۔ اُدورتن۔ نہانا اور انو پان اِن دونوں روگوں کو دُور کر دیتے ہیں۔

حسب ترکیب شرا بخوری کرنے سے مداتیہ روگ نہیں ہونے پاتا۔ لیکن سب قسم کے شرابوں سے پرہیز رکھ کر جو شخص جتیندری بنا رہتا ہے۔

اُسے جسمانی اور روحانی بیماریاں کبھی نہیں ہونے پاتیں۔
ادھیائے کا خلاصہ۔ اس ادھیائے میں شراب کی تعریف۔ اُس کے پینے کی ترکیب۔ شراب کی اشیأ۔ جن لوگوں کو شراب موافق ہے۔ اُن کی تفصیل۔ شراب کے الگ الگ نشوں کی تمیز۔ شراب کے بڑے خواص۔ نشے کی تین قسمیں۔ تینوں کی الگ الگ علامات۔ شراب کی خرابیاں۔ شراب کے فوائد۔ تین قسم کے شراب خانے۔ تینوں ستووں کی الگ الگ علامات۔ شرابخوری کے قابل ساقی۔ دیر میں نشہ پانیوالے اور جلدی نشہ پانیوالے اشخاص کی تفصیل۔ مداتیہ کے بواعث اور علامات۔ شراب سے پیدا ہونے والی امراض کا علاج یہ سب باتیں بالتفصیل بیان کی گئی ہیں ❖

تیرھواں ادھیائے

دوبرن (اورام وثبور) کا علاج

اگنی ویش نے وقتِ فرصت پاکر اپنے قابلِ عزت گورو مہرشی اتری کمار سے پُوچھا۔ مہاراج! امراض کا شمار بیان کرتے وقت آپ نے جن دو قسم کے بُرنوں کا ذکر کیا تھا۔ مجھے اُن کی علامات اور علاج معلوم کرنے کی بڑی خواہش ہے۔ مہربانی کرکے تفصیل سے بیان فرمائیں۔

مہرشی پُنرو سو بولے۔ نج (اندرونی) اور آگنتک (بیرونی) جن دو قسم کے بُرنوں کا پہلے ذکر آچکا ہے۔ اُن کی علامات اور علاج کا تمہارے

کہنے کے مطابق بالتفصیل بیان کرتا ہوں - جو بَرَن جسمانی دوشوں کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں - اُنہیں نج برن اور جو بیرونی حادثات کے سبب سے پیدا ہوتے ہیں - اُنہیں آگنتک بَرَن بولتے ہیں۔

آگنتک بَرَن کے اسباب - کٹ جانا - باندھا جانا - گِر پڑنا - دانتوں اور ناخنوں وغیرہ کا لگنا - زہر کا چھو جانا - آگ سے جل جانا - ہتیاروں کا لگنا - منتروں کا اثر ہو جانا اور ادویات کا لیپ کرنا وغیرہ اسباب سے آگنتک بَرَن پیدا ہوتے ہیں۔

نج بَرَن کے اسباب - آگنتک بَرَن کے اسباب کے مخالف سمجھنے چاہئیں یعنی جسم کے کسی ایک حصے میں اندرونی علامات کے ذریعے جو بَرَن پیدا ہوتے ہیں - وہ نج بَرَن کہلاتے ہیں یعنی اپنے اپنے بگاڑ کے اسباب سے بگڑے ہوئے دوش باہر کا رخ اختیار کر کے نج بَرَنوں کو پیدا کر دیتے ہیں۔

دوش اور طاقت پر غور کر کے نج اور آگنتک بَرَنوں کا علاج کرنا چاہیئے۔

واتج بَرَن کی علامات - واتج بَرَن جکڑا ہوا اور چھونے میں سخت ہوتا ہے - آہستہ آہستہ رِستا رہتا ہے - نہائت تیز درد کرتا ہے - نیز اُس میں سُوئی چُبھنے کا سا درد ہوتا ہے - اور پھڑکتا رہتا ہے - نیز اُس کا رنگ سیاہ ہوتا ہے۔

واتج بَرَن کا علاج - سنپورن (بھرنا) - سنیہہ پان (چکنائی پلانا) سنگدھ سوید (چکنائی سے پسینہ دینا) - سنگدھ اُپ ناہن (چکنائی باندھنا) - پردیہہ (دہونا) اور پری شیک (تریڑا دینا) کرموں سے واتج بَرَن کا علاج کیا جانا چاہیئے

پت بِرَن کی علامات اور علاج - پیاس - بیہوشی - بخار - پسینہ - جلن - بدبو اور گندے مواد کا رِسنا پت بِرَن کی علامات ہیں - اس کا علاج ٹھنڈی - میٹھی اور کڑوی ادویات - پردیہہ (دہونے) - پری شیک (تریڑا دینے) - گھی پلانے اور وِریچن (مسہل دینے) کے ذریعے سے کرنا چاہیئے۔

کفج بِرَن کی علامات اور علاج - لیس کی زیادتی - بھاری پن - چکنا ہٹ گیلا پن - ہلکا سا درد ہونا - رنگت کا زردی مائل ہونا - رطوبت کی کمی اور بِرَن کا دیر تک رہنا کفج بِرَن کی علامات ہیں - اس کا علاج کسیلی چرپری - خشک اور گرم ادویات - پردیہہ - پری شیک - فاقہ کشی اور ہاضم ادویات سے کرنا چاہیئے۔

نج اور آگنتک دونو طرح کے بِرَنوں کی الگ الگ اقسام:- نج اور آگنتک دونو طرح کے بِرَن بیس قسم کے ہوتے ہیں - ان کا امتحان تین طرح سے کیا جاتا ہے - بِرَن کے بگڑ جانے پر بارہ طرح کی علامات نمایاں ہو جاتی ہیں - ان کے آٹھ مقامات ہیں - اور ان میں اتنی ہی قسم کی بُو ہوتی ہے - ان کے پری سراو چودہ - اُپدرو (عوارض) سولہ - دوش چوبیس اور مجرّب علاج چھتیس طرح کے ہیں۔

بِرَن کی بیس اقسام:- کرِتیوت کرت - دُوشٹ - مرم ستھت - نوین - سنوِرت - اتینت سرادی - سَوِش - وِشمہ ستھت - اُتسنگھم اور اُتسن دس یہ اور دس ان کے برعکس کُل بیس قسمیں بِرَن کی ہوتی ہیں۔

تین طرح کے امتحان - دیکھنا - پُوچھنا اور چھونا - ان تین طریقوں سے بِرَن کا امتحان کیا جاتا ہے۔

حالت۔ رنگت۔ جسم اور اِندریوں کا امتحان دیکھنے سے کیا جاتا ہے۔
بواعث۔ بیقراری۔ موافقت اور قوت ہاضمہ کا امتحان پُوچھ کر کیا جاتا ہے۔
نرمی۔ سختی۔ ٹھنڈک اور گرمی کا امتحان چھو کر کیا جاتا ہے۔
بگڑے ہوئے بُرن کی بارہ علامات ۔ سفید ورتما۔ اُتسن ورتما۔ اتی ستھول ورتما۔ اتی پنجہ بُرن۔ نیلا۔ کالا۔ بہت سی پڑکاؤں والا۔ نہائت سیاہ۔ نہائت سُرخ۔ نہائت بدبودار۔ روپیہ اور کُمبھی مُکھ۔
بُرن کے چوبیس دوش ۔ بارہ مندرجہ صدر اور بارہ اور اِن کے مخالف علامات کُل چوبیس دوش بُرن کے بیان کئے گئے ہیں۔
بُرن کے آٹھ مقام ۔ جلد بدن۔ سرا۔ گوشت۔ چربی۔ ہڈّی۔ سنایُو۔ مرم استھان اور انتر آشرے یہ آٹھوں بُرن کے مقامات کہلاتے ہیں۔
بُرن کی آٹھ قسم کی بُو ۔ گھی۔ تیل۔ چربی۔ پیپ۔ خُون۔ شیاو[۵]۔ کھٹاس۔ اور سڑاند کی سی آٹھ قسم کی بُو بُرنوں میں پائی جاتی ہے۔
بُرن کے چودہ پرکی سراو[۵۲] ۔ لسیکا (سیرم جو چمڑے اور گوشت کے بیچ میں جل کا سا ہوتا ہے)۔ پانی۔ پیپ۔ خُون۔ سبز۔ سُرخ۔ زرد۔ گیروا۔ نیلا۔ ہرا۔ چکنا۔ خُشک۔ سفید اور سیاہ یہ چودہ قسم کے بُرن کے مواد ہوتے ہیں۔
بُرن کے سولہ عوارض ۔ وِسرپ۔ پکھشا گھات (فالج)۔ سِرا ستمبھ۔ اَپ تانک۔ موہ (بے ہوشی)۔ اُنماد (جنون)۔ بُرن ویدنا۔ جوُر (بخار)۔

---

۵ سیاہی
۵۲ مواد

ترشنا (پیاس)۔ ہنوگرہ۔ کھانسی۔ قے۔ اسہال۔ ہچکی۔ دمہ اور لرزہ یہ سولہ
عوارض بُرن کے جاننے والوں نے بُرن کے بیان کیئے ہیں۔

بُرن دُور نہ ہونے کی وجوہات۔ سنایُو کلید (پٹھوں کی رطوبت)
سرا کلید (رگوں کی رطوبت)۔ گہرائی۔ کیڑوں کا پڑ جانا۔ ہڈیوں کا الگ
الگ ہو جانا۔ شلیہ (کسی اوپری چیز) کا اندر ہونا۔ زہر کی آمیزش۔ سرنیپا[۱]
لکڑی یا ناخنوں کے لگ جانے سے کھال کا اُتر جانا۔ بالوں اور چمڑے
کا زیادہ رگڑ کھا جانا۔ غلط طور سے باندھنا۔ زیادہ چکنا کرنا۔ زیادہ ادویات
کے استعمال سے لاغر کرنا۔ بے ہضمی۔ کھانا نہ کھانا۔ متضاد اغذیات کا
کھانا۔ ناموافق غذا کھانا۔ رنج و غم۔ دن کا سونا۔ جماع کرنا۔ ہلنا جُلنا
علاج نہ کرنا۔ بہتے رہنا اور بُو والا ہونا یہ ایسی باتیں ہیں۔ جو بُرن
کو اچھا ہونے نہیں دیتیں۔

بُرن کا قابلِ علاج اور لاعلاج ہونا۔ بہت دوشوں والے بُرن
مُشکل العلاج ہو جاتے ہیں۔ جوان اور سمجھ دار اشخاص کے مرم ستھان
چھوڑ کر عوارض سے خالی جو بُرن چمڑے اور گوشت میں پیدا ہو جاتے
ہیں۔ ان کا علاج پیدا ہوتے ہی شروع کر دینا چاہیئے۔ اِسطرح سے
وُہ سہل العلاج ہو جاتے ہیں۔ اگر اِن صفات میں سے ایک صفت
بھی کم ہوتی ہے۔ تو بُرن مُشکل العلاج ہوتا ہے۔ اور اگر اِن صفات
میں سے کوئی بھی صفت نہ پائی جائے۔ تو بُرن کو دُش سادھیہ سمجھنا
چاہیئے۔ یعنی جب تک اُس کا علاج ہوتا رہیگا۔ اُسے آرام رہیگا۔

---

[۱] چلنا پھرنا

جب علاج چھوڑ دیا جائیگا تکلیف بڑھ جائیگی۔

برن میں پہلا فرض۔ برن کا علاج شروع کرتے وقت پہلے اندرونی صفائی کر لینی چاہیئے۔ یہ اندرونی صفائی آسن ہونی چاہیئے۔ یعنی کفج برن میں اُور دھو گامی سنشودھن (دستے آور دوائی) دیں۔ پتج برن میں اُدھوگامی سنشودھن (دست آور دوائی) دیں۔ رکتج برن میں فصد کھولیں۔ اور واتج برن میں وستی کا استعمال کریں۔ اس طرح اندرونی صفائی کر دینے سے برن بہت جلد ٹھیک ہو جاتا ہے۔

برن کا چھبیس طرح کا علاج۔ تکلیف کو دُور کرنے والے چھ قسم کے ششتر کرم۔ اُوپیڑن (دبانا)۔ نِروا پن (خالی کرنا)۔ سندھان (ملانا) سویدن (پسینہ دینا)۔ شمن (نرم کرنا) اِلیشن (سلائی ڈالنا)۔ دو طرح کے اندرونی صفائی کرنے والے کاڑھے۔ دو طرح کے انگور لانیوالے لیپ صفائی کرنے والے لیپ۔ انگور لانے والے لیپ۔ صفائی کرنے والے سنیہہ۔ انگور لانے والے سنیہہ۔ دو طرح کا پتّر چھید[۱]۔ دو قسم کا بندھن (باندھنا)۔ غذا کی ترکیب۔ اُبھارنا۔ دو قسم کا جلانا۔ بیٹھانا۔ سخت کرنے والا دُھوپ دینا۔ سخت کرنے والا لیپ کرنا۔ نرم کرنے والا دھوپ دینا۔ نرم کرنے والا لیپ کرنا۔ برن پر بُرکنے کا چورن۔ برن کے لئے مفید لیپ۔ اور کرم روپن اِس طرح برن کے چھتّیس قسم کے علاج ہیں۔

برن کی علامات ماقبل المرض کے ظاہر ہونے پر کیا کرنا چاہیئے؟ وید کو چاہیئے۔ کہ جب اُسے برن کے پُورب رُوپ دکھائی دینے لگیں۔ تو

---

۱ کاٹنا

ناپیدا شدہ برن کے دفعیئے کے لئے خون نکال دے۔ اگر بہت دوشوں کا ہونا ظاہر ہوتا ہو۔ تو شودھن (اندرونی صفائی) کرائیں۔ اگر دوشوں کی کمی کا اظہار ہوتا ہو۔ تو فاقہ کرائیں۔
وات کے غلبے والے برن کے دفعیئے کے لئے پہلے کاڑھے یا گھی کا استعمال کرانا مناسب ہوتا ہے۔
سوج کو دُور کرنے والا لیپ ۔ بڑ۔ گولر۔ پیپل۔ پاکڑ اور بیت کی چھال کو پیس کر گھی میں ملا کر لیپ کرنے سے سوج دُور ہو جاتی ہے۔
یا ہرڑ۔ ملٹھی۔ کاکولی۔ کنول نال۔ کنول کی جڑھ۔ شتاور۔ نیل کنول۔ ناگ کیسر اور رکت چندن کو پیس کر لیپ کریں۔ تو سوج دُور ہو جاتی ہے۔
یا ستّو۔ ملٹھی۔ گھی اور چینی کا لیپ کریں۔
سوج میں ایسی غذا کا استعمال کرنا بھی جو جلن نہ پیدا کرے۔ مفید ہوتا ہے۔ اگر اِن لیپوں سے بھی سوج میں کمی نہ ہو۔ تو اُس پر پوری یا پُلٹس باندھ کر اُسے پکا لیں۔ اور پک جانے پر چیرا لگا دیں۔
سوج کے لئے پُلٹس ۔ ستّوؤں میں تیل یا گھی ملا کر پُلٹس تیار کر لیں۔ اور گرم گرم ہی کو سوج کے پکانے کے لئے سوج کے اُوپر باندھ دیں۔
یا تل۔ السی۔ دہی۔ کانجی۔ ستّو۔ سُرا بیج۔ کُٹھ اور نمک کا پلٹس بھی سوج کے پکانے کے لئے بہت اچھی چیز ہے۔
ودگدھ شوتھ ۔ جس سوج میں درد۔ جلن اور سُوئی چُبھنے کی سی تکلیف ہوتی ہے۔ اُسے ودگدھ شوتھ کہتے ہیں۔
پکی ہوئی سوج ۔ جو سوج چھونے میں پانی کی مشک کی مانند معلوم ہو

گول اور اُونچی ہو۔ اُسے پکی ہوئی سمجھنا چاہیئے۔
پکی ہوئی سُوج کو پھاڑنے والی ادویات ۔گوگل ۔ تھوہر کا دُودھ۔ مُرغ اور کبوتر کی بیٹھ۔ ٹرنمک۔ ڈھاک کا کھار۔ سُورن کھشیری اور دنتی
جو سوج نرم اور مشکل العلاج ہو۔ یعنی ادویات سے نہ پھٹ سکتی ہو۔ تو اُس میں ششتر کرم کرنا چاہیئے۔
چھ قسم کے ششتر کرم ۔ پاٹن (چیرا دینا)۔ وَیدھن (سوراخ کرنا) چھیدن (کاٹنا)۔ لیکھن (چھیلنا)۔ پرچھن (پچھنے لگانا)۔ اور سیون (سینا) یہ چھ قسم کے ششتر کرم ہوتے ہیں۔
پاٹن کے قابل سوج ۔ ناڑی برن۔ پکی ہوئی سوج۔ کھشت گُدا ور۔ اور انا شلیہ (جن کے اندر کوئی اوپری چیز گھُسی ہو) وغیرہ پاٹن یعنی چیرا دینے کے قابل ہوتے ہیں۔
وَیدھن کے قابل برن ۔ دکودر (استسقا)۔ پکا ہُوا گُلم۔ رکتج گُلم۔ وسرپ اور ٹرکا وغیرہ روگ بیندھنے کے قابل ہوتے ہیں۔
چھیدن کے قابل برن ۔ اُددھرت (جس کا گولہ سا بن گیا ہو) بھگندر پرنیت (جس کے کنارے موٹے ہوں)۔ جو ابھرا ہُوا اور سخت ہو)۔ بواسیر وغیرہ امراض جن میں گوشت بڑھ گیا ہو۔ وہ سب کاٹنے کے قابل ہوتے ہیں۔
لیکھن کے قابل روگ ۔ کلاس اور کوڑھ وغیرہ امراض لیکھن کے قابل ہوتے ہیں۔
پرچھن کے قابل امراض ۔ وات رکت۔ گرنتھی۔ ٹرکا۔ کُنٹھ (پت)

رکت منڈل (خون کے چکتے) - کوڑھ - ابھیاہت انگ اور سوج یہ چھینوں کے قابل ہوتے ہیں۔

سیون کے قابل بُرن - کوکھ اور پیٹ کے گہرے زخم سینے کے قابل ہوتے ہیں۔

پیڑن کے قابل بُرن - چھوٹے مُنہ والے اور اندر سے پولے بُرن دبانے کے قابل ہوتے ہیں۔

پیڑن دوائیں - کلائے۔ مسور۔ گیہوں اور نیلکا کا نگڑا چکنائی ڈالے بغیر بُرن پر چپکا دیں۔

دیگر - سیمر کی چھال۔ کھریٹی کی جڑھ - بڑ کے پتے۔ نیگرودھ آدی گن اور بلا آدی گن نیز ایسی ہی دیگر ادویات کا لیپ اور سیچن کرنے سے بُرن شانت ہوجاتا ہے۔

سو مرتبہ دُھلے ہوئے گھی یا دُودھ یا ملٹھی کے ٹھنڈے کاڑھے سے رکت پت والا بُرن دُور ہوجاتا ہے۔

اگر زخم کا گوشت لٹک پڑے۔ تو اُس پر گھی اور شہد کا لیپ کر کے ہموار کر کے باندھ دیں۔ جب یہ ہموار ہو کر اچھی طرح سے جم جائے۔ تو پرینگو۔ لودھ کا پھل۔ لجّالو اور دھاوے کے پھولوں کا چُورن بنا کر اُوپر بُرک دیں۔

یا پنچ وَلک اور سیپی ہر دو ہموزن کا چُورن بنا کر اُوپر بُرکیں۔

یا دھاوے کے پھول اور لودھ کا چُورن بُرکیں۔

اِن ادویات سے بُرن جلدی دُور ہوجاتے ہیں۔

ہڈی ٹوٹنے کا علاج - ہڈی کے ٹوٹ جانے یا کسی جوڑ کے اُتر جانے پر

اُنہیں ہموار کر کے کولکا بندھن سے کُشاؤں کے ساتھ باندھ دیں - اور اوپر گھی سے تر کی ہوئی کپڑے کی پٹی معمولی طور پر کس کر لپیٹ دیں - ایسے مریض کو پشٹک اور ایسی غذا کھلائیں - جو جلن نہ پیدا کرے - مریض کو کسی طرح سے تکلیف نہ ہونے پائے - کیونکہ تکلیف ہونے سے جوڑ اپنے مقام سے ہل جاتا ہے - اگر جوڑ کے اپنے مقام سے ہل جانے پر اپھارہ وغیرہ عوارض کھڑے ہو جائیں - تو حسب موقع پہلے اُن کا بھی اُنہی کے موافق علاج کریں -

وات کے غلبے والے بُرنوں کی تدبیر - وات کے غلبے والے جو بُرن خشک - سخت درد والے اور جکڑے ہوئے ہوں - اُنہیں شنکر سوید کی ترکیب کے مطابق کرشرا[۵۱] - پایس[۵۲] - دیہاتی جانوروں کے مانس - بلوں میں رہنے والے جانوروں کے مانس - آبی جانوروں کے مانس - رطوبت پسند جانوروں کے مانس - سوشوار اور گرم گرم لوپری کے ذریعے پسینہ دینا چاہیئے - اس طرح پسینہ دینے سے مریض کو جلدی آرام معلوم ہونے لگتا ہے -

وات کے غلبے والے جن بُرنوں میں جلن اور درد کی کثرت ہو - اُن میں بھنے ہوئے تل اور السی کو دُودھ میں بھگو کر اور اُسی دودھ میں پیس کے بُرنوں پر لیپ کریں -

بُرنوں کی دیگر ادویات - کھرٹی - گلو - ملٹھی - پرشن پرنی - شتاور - جیونتی - چینی - دُودھ - تیل - مچھلی - چربی - گھی اور موم کو پکا کر لیپ کریں - تو بُرن کا درد جاتا رہتا ہے - اِس مرہم کو "سنیہہ شرکرا" کہتے ہیں -

---

[۵۱] کھچڑی [۵۲] کھیر

دِش مُول ڈالکر پکایا ہُوا نیم گرم پانی یا دُودھ یا تیل اور گھی ملاکر سیچن کے کام میں لائیں۔

جَو کا آٹا۔ ملٹھی۔ تیل اور گھی کو پکا کر سہارتے ہوئے گرم گرم کا لیپ کرنے سے جلن اور درد رفع ہو جاتے ہیں۔

تِل اور مُونگ کو دُودھ میں پیسکر لیپ کرنے سے درد اور جلن مٹ جاتی ہے۔

ایشن کے قابل برن۔ جو برن چھوٹے۔ کئی قسم کے۔ زیادہ بہنے والے اور کوش[۱] والے ہوں۔ لیکن مرم ستھان میں نہ ہوں۔ اُن میں سلائی ڈالنا نہائت مفید ہوتا ہے۔

ایشن کی قسمیں۔ ایشن یعنی سلائی نرم اور سخت دو طرح کی ہوتی ہے نرم سلائی اُدبھد کی اور سخت لوہے کی بنتی ہے۔ جہاں مانس گہرا ہو۔ وہاں لوہے کی سلائی کام میں لانی چاہیئے۔ اور جہاں مانس گہرا نہ ہو۔ وہاں نرم سلائی ہی اچھا کام دے سکتی ہے۔

شودھن (اندرونی صفائی) کے قابل برن۔ جن برنوں میں سے بدبو آتی ہو۔ جو بے رنگ۔ بکثرت بہنے والے۔ زیادہ درد والے اور ناصاف ہوں اُنہیں پہلے شُدھ کر لینا چاہیئے۔

شُدھ کرنے والی ادویات۔ ترپھلا۔ خیر سار۔ دارہلدی۔ بڑ۔ اتی بلا کُشا۔ نیم کے پتّوں اور بیر کے پتّوں کے کاڑھے سے دھونا برن کو شُدھ (صاف) کر دیتا ہے۔

تلوں کا کُنگدا۔ سیندھا نمک۔ ہردو ہلدی۔ لسنوتھ۔ گھی۔ ملٹھی اور نیم کے

---

[۱] اندر سے خالی

پتّوں کا لیپ کرنے سے بھی بَرَن صاف ہو جاتا ہے۔

انگور لانے کے قابل بَرنوں کا علاج ۔ جو زخم نہائت سُرخ زردی مائل ۔ شیاو[۵۱] ۔ درد والے ۔ اُبھرے ہوئے[۵۲] اور اُتسنگی نہ ہوں۔ وُہ انگور لانے کے قابل ہوتے ہیں۔

بڑ ۔ گولر ۔ پیپل ۔ کدمب ۔ پاکر ۔ بیت ۔ کنیر ۔ آک اور کُڑا کی چھال کا کاڑھا انگور لاتا ہے۔

چندن سُرخ ۔ سُرخ کنول کا زیرہ ۔ دار ہلدی کی چھال ۔ نیل کنول ۔ میدا ۔ مُورےا ۔ لجاّلو اور ملٹھی زخم پر انگُور لے آتے ہیں۔

پُنڈریا ۔ جیونتی ۔ گوبھی ۔ دھاوے کے پھُول ۔ کھریٹی اور تل لیکر ان سب کا نگدا بنا کر گھی میں ملا کر لیپ کریں۔ تو بَرَن پر انگور آجاتا ہے۔

کمیلہ ۔ واوڑنگ ۔ اِندرجو ۔ ترپھلا ۔ کھریٹی ۔ پٹول ۔ نیم ۔ لودھ ۔ موتھا پرینگو ۔ خیر ۔ دھاوے کے پھُول ۔ رال ۔ الائچی ۔ اگر اور چندن کو گھوٹ کر تیل میں پکائیں ۔ اِس تیل سے بَرَن صاف ہو جاتا ہے۔

پُنڈریا ۔ ملٹھی ۔ ہر دو کا کوبی اور چندن سے پکایا ہُوا تیل ترپن اور روپن[۵۳] کرتا ہے۔

دوب کا رس یا کمیلہ یا دار ہلدی کی چھال ڈال کر پکایا ہُوا تیل بَرَن پر انگُور لانے کے لئے نہائت اچھی چیز ہے۔

جن جن ادویات سے تیل پکایا جاتا ہے ۔ اُنہی سے گھی بھی پکایا جاتا ہے ۔ اگر بَرَن میں رکت پت کا غلبہ ہو ۔ تو گھی ہی کا استعمال کرنا چاہیئے۔

۵۱ سیاہ ۔ ۵۲ اُٹھے ہوئے ۔ ۵۳ انگور لانا

کدمب - ارجن - نیم - پاٹلا - پیپل اور آک کے پتّے بِرَن کو ڈھانپنے کے کام آتے ہیں۔

بالوں والوں چمڑے یا سُوتی کپڑے کی پٹّی بائیں اور دائیں دونو طرف سے باندھی جاتی ہے۔

بِرَن کے لئے غذا۔ نمکین۔ کھٹّی۔ کڑوی۔ گرم۔ جلن پیدا کرنیوالی اور ثقیل غذا نیز جماع بِرَن روگ میں منع ہیں۔

نہ زیادہ سرد۔ نہ ثقیل۔ نہ چکنی۔ نہ جلن پیدا کرنے والی اغذیات اور دن کے وقت نہ سونا بِرَن کے لئے مفید تدابیر ہیں۔

نیچے بِرَنوں کو اُبھارنے کے لئے شیر افزا۔ زندگی افزا اور فربہی افز ادویات کا لیپ کرنا چاہیئے۔

بھوج پتر کی گانٹھ۔ پاروان بھید۔ ہیراکسیس اور گوگل کا لیپ کرنے سے بِرَن ہموار ہو جاتا ہے۔ علیٰ ہذا القیاس مُرغ اور کبُوتر کی بیٹھ کا بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

اگنی کرم (جلانے) کے قابل بِرَن۔ کاٹنے کے قابل بڑھے ہوئے گوشت کے کاٹنے پر اگر خُون بکثرت بہنے لگے۔ اُس میں نیز کف گرنتھی۔ گل گنڈ۔ وات ستمبھ۔ واتج ویدنا۔ گوڑھ پُویہ (گہری پیپ والے بِرَن)۔ گوڑھ لسیکا۔ گہرے مضبوط اور مرطوب اعضائے میں اگنی کرم نہائت اچھا ہوتا ہے۔

موم۔ تیل۔ مغز۔ شہد۔ چربی۔ گھی اور لوہا وغیرہ دیگر بہت سی دھاتو کو گرم کر کے بِرَن کو جلانا چاہیئے۔ خُشک۔ نرم۔ گہرے اور وات کے

غلبے والے برنوں کو چکنائی اور موم کے ذریعے جلائیں۔ پت کے غلبے والے برن کو لوہے کے ذریعے اور کف کے غلبے والے کو شہد کے ذریعے سے جلانا چاہیئے۔

اگنی کرم کے ناقابل اشخاص۔ بچے۔ دبلے۔ بوڑھے اشخاص۔ حاملہ عورتیں۔ رکت پت والے۔ پیاسے۔ بخار والے۔ نہائت افسوسناک۔ سنایو کے برن والے۔ مرم ستھان کے برن والے۔ وش روگی۔ شلیہ کے مریض آنکھوں کے برن والے اور کوڑھی وغیرہ اشخاص پر اگنی کرم نہ کرنا چاہیئے۔

مرض۔ دوش۔ طاقت۔ مقدار۔ وقت اور حرارت کا لحاظ رکھ کر شستر کرم اور اگنی کرم کی جگہ کھشار کرم کو بھی کام میں لایا جا سکتا ہے۔

بودار اشیا اور رال وغیرہ کی دھونی دینے سے برن کڑا پڑ جاتا ہے۔ اسی طرح گھی۔ مغز اور چربی کی دھونی دینے سے برن ڈھیلا ہو جاتا ہے۔ برن کا درد۔ مواد۔ بو اور کیڑے نیز ڈھیلا پن اور نرمی دھونی دینے سے مٹ جاتی ہے۔

دیگر۔ لودھ پٹھانی۔ بڑ کی کونپل۔ خیر سار۔ ترپھلا اور گھی کا لیپ برن کے ڈھیلا پن اور نزاکت کو دور کر دیتا ہے۔

جن برنوں میں درد۔ کڑا پن اور جکڑاہٹ ہو۔ اور مواد نہ بہے۔ اُن میں خوب گھی ملایا ہوا جَو کا آٹا لیپ کرنا چاہیئے۔

مونگ۔ ساٹھی چاول اور شالی چاول میں سے ہر ایک کو دودھ سے پکا کر لیپ کریں۔ یا زندگی افزا ادویات کو گھی میں ملا کر لیپ کریں تو تر پن ہوتا ہے۔

ارجن - گولر - پیپل - لودھ - جامن اور کاٹھل کی چھال کا چورن کر کے لیپ کرنے سے برن پر جلدی چمڑہ آجاتا ہے۔

منسل - الائچی - مجیٹھ - لاکھ - ہردو ہلدی - گھی اور شہد کا لیپ چمڑے کو صاف کر دیتا ہے۔

لوہ چورن کسیس اور ترپھلا کے پھولوں کا لیپ کرنے سے نئی جلد جلدی ہی کالی ہو جاتی ہے۔

کالی اُک - تگر - آم کی گٹھلی - ناگ کیسر اور کانتی سار کو گوبر کے رس میں ملا کر لیپ کرنے سے برن کا چمڑہ بدن کے دوسرے چمڑے کی مانند ہو جاتا ہے۔

سپاری - پیپل کی جڑھ - ہنجل کی جڑھ - لاکھ - گیرو - ناگ کیسر - مُردار سنگ اور ہیرا کسیس کا لیپ کرنے سے برن کا رنگ جسم کی باقی جلد کا سا ہو جاتا ہے۔

برن والے مقام پر بال پیدا کرنے کی ترکیب - چوپائے جانوروں کی کھالوں - بالوں - کھروں - سینگوں اور ہڈیوں کی راکھ بنا کر تیل میں ملا کر لگانے سے برن والے مقام پر بال اُگ آتے ہیں۔

ادھیائے کا خلاصہ - اِس ادھیائے میں بھگوان اتری کمار نے دو قسم کے برن - برنوں کی اقسام - امتحان - خراب برنوں کی علامات - مقام - بُو مواد - عوارض اور علاج وغیرہ سب باتیں اختصار اور تفصیل دونو طرح سے بیان کی ہیں ؛

چودھواں ادھیائے

اُنماد (جنون) کا علاج

عقلمند ۔ ذہین ۔ عالم ۔ زاہد اور بنی نوع انسان کا بھلا چاہنے والے بھگوان اتری کمار پُنر دسُو نے اگنی ویش کا سوال سُنکر موقع مناسب پر جنون کے اسباب ۔ علامات اور علاج کا بیان کرنا شروع کیا ۔

جنون کے اسباب ۔ متضاد ۔ خراب اور ناپاک اغذیات کا استعمال ۔ دیوتا ۔ گورو اور برہمنوں کو دھمکی دینا ۔ خوف اور محبّت کی وجہ سے مَن کا بگڑ جانا اور متضاد حرکات ۔ جنون کے مُختلف اسباب ہوتے ہیں ۔

انہی بواعث سے کمزور اشخاص کے دوش بگڑ کر عقل کے مسکن ہردے کو لگاڑ کر منوگامی[1] سروتوں میں ٹھہر جاتے اور انسان کے مَن کو مُگدھ[2] کر دیتے ہیں

علامات ۔ عقل کی پریشانی ۔ مَن کی بیقراری ۔ آنکھوں میں اضطراب ۔ بے تحمّلی ۔ بے جوڑ باتیں کہہ دینا اور خلوت کا پسند آنا جنون کی عام علامات ہیں جنون کا بیوقوف مریض کسی جگہ بھی سُکھ ۔ دُکھ ۔ چالچلن ۔ دھرم اور اطمینان کو حاصل نہیں کر سکتا ۔ اُس کی یادداشت ۔ ذہانت اور عقل دُور ہو جاتی ہے اور اُس میں انتشار پیدا ہو جاتا ہے ۔

اقسام ۔ عقل ۔ مَن اور یادداشت کی پریشانی کو اُنماد (جنون) کہتے ہیں اس کی دو اقسام ہیں ۔ (۱) آگنتک اور (۲) نج

---

[1] مَن کے خیالات کو لے جانے والے راستے [2] بے سُدھ ۔ غافل ۔ جاہل

اور پانچ طرح سے پیدا ہوتا ہے۔
واتج اُنماد کے بواعث۔ خشک۔ قلیل المقدار اور سرد اغذیات کا استعمال۔ جلاب کی کثرت۔ دھاتوؤں کی کمی اور فاقہ کشی سے وایو ترقی پا کر فکر مند دل کو بگاڑ کے عقل اور یادداشت کو ضائع کر دیتی ہے۔
واتج اُنماد کی علامات۔ بے موقعہ ہنسنا۔ مُسکرانا۔ ناچنا۔ گانا بولنا۔ ہاتھ پاؤں چلانا۔ رونا۔ جسم کا موٹا یا لاغر ہو جانا۔ رنگ کا سُرخ ہو جانا اور غذا کے ہضم ہو جانے پر مرض کا بڑھ جانا وا[تج] اُنماد کی علامات ہیں۔
پتج اُنماد کے بواعث۔ بے ہضمی پیدا کرنے والی اغذیات نیز چرپری کھٹی۔ جلن پیدا کرنے والی اور گرم اغذیات و اشربات کے استعمال سے جمع شُدہ پت متحرّک ہو کر اجیتندریہ[۱] شخص کے دِل میں قیام کر کے نہائت تیز اُنماد کو پیدا کر دیتا ہے۔
پتج اُنماد کی علامات۔ بے تحمّلی۔ غصّہ۔ ننگا ہو جانا۔ اُٹھ بھاگنا۔ گرمی رُوٹھ جانا۔ سائے کی خواہش کرنا۔ ٹھنڈی اغذیات اور اشربات کی خواہش رکھنا اور جسم کا زرد ہو جانا پتج اُنماد کی علامات ہیں۔
کفج اُنماد کے بواعث۔ بکثرت غذا کھانا یا جسم کے بہت کم ہلانے جلانے سے پت سمیت کف مرم ستھان (ہردے) میں ترقّی پا کر عقل اور یادداشت کو ضا[ئع] کر کے چیت کو غافل بناتے ہوئے اُنماد پیدا کر دیتا ہے۔
کفج اُنماد کی علامات۔ زبان اور حرکات کا سُست پڑ جانا۔ کھا[نے]

---

[۱] اندریوں کو بس میں نہ رکھنے والا

کی خواہش نہ رہنا۔ عورتوں سے محبت ہونا۔ خلوت کی خواہش ہونا۔ بہت نیند
آنا۔ قے کرنا۔ منہہ سے رالوں کا ٹپکنا۔ غذا کھانے کے بغیر مرض کا زرد
پڑ جانا۔ ناخن۔ آنکھوں۔ پیشاب اور پاخانے وغیرہ کا سفید پڑ جانا
کفج اُنماد کی علامات ہیں۔

سنّپاتج اُنماد کے بواعث اور علامات وغیرہ۔ سنّپاتج اُنماد
بہت سخت ہوتا ہے۔ اور وہ اوّل الذکر تینوں دوشوں کے ملے ہوئے
اسباب سے پیدا ہوتا ہے۔ نیز اُس میں مندرجہ بالا تینوں دوشوں کی
ملی جُلی علامات پائی جاتی ہیں۔ اِس کا علاج متضاد ہوتا ہے۔ اِس لئے
اس کے علاج پر ہاتھ ڈالنا منع ہے۔

آگنتک اُنماد کے بواعث۔ دیوتاؤں۔ رِشیوں۔ گندھربوں۔ پشاچوں
یکھشوں۔ راکھشسوں اور پتروں کی توہین کرنے نیم اور برت کے توڑنے
اور پچھلے جنموں کے کرموں کی وجہ سے آگنتک اُنماد پیدا ہوتا ہے۔

بھوت اُنماد کی علامات۔ جو اُنماد گویائی۔ حوصلہ۔ ویریہ۔ حرکات۔
گیان۔ وِگیان (معرفت) اور طاقت کے غلط استعمال سے ہوتا ہے۔
اور جس میں گھٹنے بڑھنے کا وقت مقرر نہیں ہوتا۔ اُسے بھوت اُنماد کہتے ہیں۔
دیوتا وغیرہ اپنی صفات کے زور سے جسم میں خرابی برپا کئے بغیر غیر مرئی
طور پر جسم انسان میں اِس طرح سے داخل ہو جاتے ہیں۔ جیسے آئینے
اور سُوریہ کانتا منی میں سایہ اور عکس داخل ہو جاتا ہے۔ اِن دیوتا
وغیرہ کے جسم انسان میں داخل ہونے کا وقت اور علامات ماقبل المرض
کا بیان ندان ستھان میں کیا گیا ہے۔ اب پھر ہم اُنماد کی الگ الگ علامات

اور دیوتا وغیرہ کے جسم میں داخل ہونے کے اوقات کا بیان کرتے ہیں۔
دیو اُنماد کی علامات۔ ٹھنڈی نظر والا۔ متین۔ غصہ نہ کرنے والا۔ نہ سونے والا۔ غذا کا خواہشمند۔ تھوڑا پسینہ۔ تھوڑا پیشاب اور تھوڑا پاخانہ پھرنے والا۔ کم بولنے والا۔ خوشبودار جسم والا اور کنول کی مانند کھلے ہوئے تر و تازہ مکھڑے والا شخص دیو اُنمت کہلاتا ہے۔
ابھی چار اُنماد کی علامات۔ جس جنون میں گورو۔ بزرگوں۔ سدھوں اور رشیوں کے آچار اور دھیان کی مانند خواہش اور عمل ہوتا ہے۔ اُسے ابھی چار اُنماد بولتے ہیں۔
پتری اُنماد کی علامات۔ جو شخص پتروں کے کئے ہوئے اُنماد میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ اُس کی نظر صاف نہیں ہوتی۔ وہ اشیاء کو بخوبی طور پر نہیں دیکھ سکتا۔ بہت سونے والا ہوتا ہے۔ وہ ٹھیک طور پر نہیں بول سکتا۔ اُسے اناج کی خواہش نہیں ہوتی۔ اور کھانے سے بے رغبتی ہوتی ہے۔ نیز وہ اَدِپاک روگ میں مبتلا ہوتا ہے۔
گندھرب اُنماد کی علامات۔ تیز مزاج۔ باحوصلہ۔ تیز طبع۔ گمبھیر۔ متین۔ منہ سے باجا بجانے کا خواہشمند۔ ناچ۔ گانے۔ اشنان۔ مالا پہننے۔ دھوپ۔ خوشبو۔ سرخ کپڑوں۔ بلی کرم اور ہنسی وغیرہ کرموں سے اُلفت رکھنے والا اور جسم میں خوشبودار اشیا کا لگانے والا جنونی گندھرب اُنمت کہلاتا ہے۔
یکھش اُنماد کی علامات۔ بار بار سونے والا۔ رونے والا۔ ہنسنے والا ناچنے والا۔ گانے والا۔ بجانے والا۔ بولنے والا۔ کھانے پینے والا۔ سنان

کرنے والا۔ مالا پہننے والا۔ دُھوپ لینے والا اور خوشبو لگانے والا نیز سُرخ آنکھوں والا۔ دوِجوں اور وَیدوں کی مذمّت کرنے والا اور اپنی و بیگانی مخفی باتوں کو ظاہر کر دینے والا یکھش اُنمت کہلاتا ہے۔

راکھشس اُنماد کی علامات۔ جس شخص کی نیند زائل ہوگئی ہو۔ اغذیات و اشربات سے جسے نفرت ہو۔ جو غذا نہ کھاتا ہو۔ جو بہت طاقتور ہو۔ جو ہتیاروں۔ خُون۔ گوشت اور سُرخ پھولوں کی مالا پہننے کا خواہشمند ہو اُسے راکھشس اُنمت سمجھنا چاہیئے۔

برہم راکھشس اُنماد کی علامات۔ جو کثرت سے ہنستا یا ناچتا ہو۔ جو دیوتا۔ برہمن اور وَیدوں سے عداوت رکھتا ہو۔ جو وید منتروں اور شاستروں کے حوالے دیتا ہو۔ اور اُلٹے طور پر پرارتھنا کرتا ہو۔ جو اپنے جسم میں لاٹھیاں مارتا ہو۔ اُسے برہم راکھشس اُنمت کہتے ہیں۔

پشاچ اُنماد کی علامات۔ جس کا چت بیقرار رہتا ہو۔ جو ناچتا۔ گاتا اور ہنستا رہے۔ جو با موقع اور بے موقع باتیں کہتا رہے۔ جو دُشوار گزار پہاڑوں کی چوٹیوں پر چڑھ جائے۔ جو اُونچے راستوں چیتھڑوں کے ڈھیروں اور گھاس و تنکوں کے ڈھیروں پر چڑھ جاتا ہو۔ جس کے جسم کا رنگ بگڑ جائے جس کی آواز میں رُوکھا پن آجائے۔ جو ادھر اُدھر دوڑنے لگے۔ جو ایک مقام پر نہ ٹھہر سکتا ہو۔ جو ہر کسی سے اپنا دُکھ کہتا پھرے۔ جس کی یادداشت ماری جائے۔ اُسے پشاچ اُنمت کہتے ہیں۔

دیو کرت اُنماد کی علامات۔ اِن میں سے جو اشخاص صفائی۔ آچار دھرم عبادت اور مطالعہ سے محرُوم ہوں۔ اُن کو دیوتا وغیرہ شکل یکھش کی پرتی پیدا

یا تریودشی کو آدباتے ہیں۔

جو سنان وغیرہ کر کے پاک صاف رہتے ہیں۔ خلوت میں رہتے ہیں۔ دہرم شاستر۔ شرتیوں اور ساہتیہ (لٹریچر) میں مہارت رکھتے ہیں۔ اُنہیں رشی گن عموماً چھٹی یا نومی کو آگھیرتے ہیں۔

جو ماں باپ۔ گورو۔ بزرگوں۔ سدھوں اور آچاریوں کی خدمت کرتے ہیں۔ اُنہیں پتری گن عموماً دسمی یا اماوسیہ کو آگھیرتے ہیں۔

جو اشخاص ستوتی پاٹھ۔ گانے اور بجانے میں مصروف رہتے ہیں بیگانی عورتوں سے ہمبستری کرتے ہیں۔ خوشبوئیں لگاتے۔ پھول مالا پہنتے اور صفائی سے محبّت رکھتے ہیں۔ اُنہیں گندھرب دوادشی یا چوتھ کو آدباتے ہیں۔

جو شخص شوؤ (Recklessness) - طاقت - خوبصورتی - جرأت اور بہادری سے متصف ہوتے ہیں۔ پھول مالا پہنتے اور چندن لگاتے ہیں۔ ہنسی۔ دل لگی میں مصروف رہتے ہیں۔ اور بہت بولتے ہیں۔ اُنہیں یکھشر گن شکل پکھش کی الیکادشی یا سپتمی کو آدباتے ہیں۔

جو شخص سوادھیائے (مطالعہ) - عبادت۔ نیم۔ اُپ واس (فاقہ کشی) برت - دیوتا۔ جتی اور گورو کی پوجا دل لگا کر نہیں کرتے۔ جو ناپاک ہیں۔ جو برہمن کو غیر برہمن کہتے ہیں۔ جو برہم وادی ہیں۔ جو بہادر ہیں۔ جو مقدّس مقامات میں جل کریڑا کرتے ہیں۔ اُنہیں برہم راکھشس عموماً شکل پکھش کی پنچمی یا پورن ماسی کو آدباتے ہیں۔

جو اشخاص کم حوصلہ۔ فریبی بیگانی عورتوں پر لٹّو اور لالچی ہوتے ہیں۔ اُنہیں راکھشس اور پشاچ موقع پاکر دوج۔ ترتیا یا اشٹمی کو دھر دباتے ہیں۔

لاعلاج اُنماد کی علامات ۔ جنون کے اِن سب مریضوں میں سے جو شخص اپنے دونو ہاتھوں کو بلند کر کے غُصّے کے زور میں بے سُدّھ ہو کر کسی اور شخص کے جسم پر خود بخود ہی گر پڑے۔ وُہ لاعلاج ہوتا ہے۔ نیز اُنماد کے جس مریض کی آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں عُضوِ تناسل سے خُون نکلتا ہے۔ زبان پر زخم ہو جاتا ہے۔ ناک میں سے پانی بہتا ہے۔ مرم ستھان میں کٹنے کا سا درد ہوتا ہے۔ ہاتھوں کو دے مارتا ہے۔ گلے میں گُونجنے کی سی آواز آتی ہے۔ جسم کا رنگ بگڑ جاتا ہے۔ پیاس بہُت لگتی ہے۔ جسم میں سے بدبو آتی ہے۔ اور جو ہنسا کرنے کے لئے جھٹ تیار ہو جاتا ہے۔ ایسے مریض کا علاج ترک کر دینا چاہیئے۔

منتروں کے ذریعے علاج کے قابل مریض ۔ دیوتاؤں کی پُوجا پاٹھ میں بے ادبی دکھانے یا شہوت سے ستایا جانے کے سبب جو شخص سراپ یا ابھی چار کی وجہ سے جنون کے پنجے میں پھنس جاتا ہے۔ اُسکا علاج نذر۔ بلیدان اور منتر پڑھ کر ملائی ہوئی ادویات کے ذریعے سے کرنا چاہیئے۔

واتج اُنماد کا علاج ۔ واتج اُنماد میں پہلے سنیہہ پان کرانا (چکنائی پلانا) چاہیئے۔ اگر سروتوں (سوراخوں) کے مُنہ رُک رہے ہوں۔ تو چکنائی ملا کر نرم سنشودھن (جلاب) دیں۔

کف پت اُنماد کا علاج ۔ سنیہن کرم (چکنا کرنے) اور سویدن کرم (پسینہ دینے) کے بعد کفج اُنماد میں قے اور پتج میں جلاب دیں۔ یا دونوں میں دونو تدابیر ہی کام میں لائیں۔ بعد ازیں اول الذکر ترتیب کے مطابق پییا وغیرہ کا استعمال کرائیں۔ پھر نروہن وستی اور شر ویریچن دیں۔ اِس کے

بعد جیسا دوش ہو۔ اُسی کے مطابق بار بار مقی اور مُسہل ادویات کا استعمال کرتے رہیں

مقی اور مُسہل وغیرہ ادویات سے دل۔ اندریاں۔ سر اور شکم کی صفائی ہو جانے کے سبب سرور۔ حافظہ اور ذہانت بڑھ جاتی ہے۔

آچار وِ بھرنش کی تدبیر۔ بگڑے ہوئے آچار والے مریض کی مقی اور مسہل ادویات سے اندرونی صفائی کر کے تیز نسوار اور سُرمہ استعمال کرائیں نیز اُسے اچھی طرح سے تنبیہ کریں۔ من۔ بدھی اور جسم کے لئے تنبیہ بھی اچھی تدبیر ہے۔ اگر مریض طاقتور ہو۔ تو لوہے اور لکڑی کو چھوڑ کر اُسے مضبوط اور آرام دِہ پٹّی سے باندھ کر کسی اندھیری کوٹھڑی میں بند کر دیں۔

حافظہ بڑھانے والی تدابیر۔ ڈرانے۔ دھمکانے۔ انعام دینے۔ سمجھانے خوش کرنے۔ خوف دلانے اور بھول میں ڈالنے سے حافظہ بڑھتا ہے۔ اور من ٹھیک ہوتا ہے۔ لیپ کرنے۔ اُبھارنے۔ مالش کرنے۔ وہوم پان کرنے اور گھی پلانے سے عقل۔ حافظہ اور ذہانت ترقّی کرتی ہے۔

آگنتک اُنماد کی تدابیر۔ آگنتک اُنماد کے لئے گھی پلانا اور منتروں کا کام میں لانا نہائت مفید تدابیر ہیں۔

دافع اُنماد ادویات۔ ہینگ۔ سونچل نمک اور ترکٹا ہر ایک دوائی دو دو پل لے کر ایک آڈھک گھی اور چوگنے پانی میں پکا کر نوش کریں۔ تو اُنماد روگ (جنون) دُور ہو جاتا ہے۔

کلیانک گھرت۔ حنظل۔ ترپھلا۔ رینکا۔ دیودارو۔ ایلوا۔ شال پرنی۔ اننتا۔ ہر دو ہلدی۔ ہر دو سارِوا۔ پرنیگو۔ نیلوفر۔ الائچی۔ مجیٹھ۔ دنتی۔ انار

ناگ کیسر ۔ تالیس پتر ۔ کیڑی کلاں ۔ مالتی کے نئے پھول ۔ واوڈنگ ۔ گٹھ پرشن پرنی ۔ چندن اور پدماک اِن اٹھائیس ادویات میں سے ہر ایک دوائی کا ایک ایک کرش نگدا لے کر سب کو چوگنے پانی میں پکا کر ایک پرستھ گھی ڈال دیں۔

یہ گھی مرگی ۔ بخار ۔ کھانسی ۔ دمہ ۔ ضعفِ ہضم ۔ وات روگ ۔ زکام ۔ سہ روزہ بخار ۔ چہار روزہ بخار ۔ قے ۔ بواسیر ۔ دُکھ موترا ۔ وسرپ ۔ کھجلی ۔ بھس ۔ جنون ۔ وِش روگ ۔ پرمیہہ روگ ۔ زہر کے اثر ۔ بھوت کی وجہ سے بگڑے ہوئے چت ۔ گد گد روگ ۔ ویریہ ناش اور عورتوں کے بانجھ پن کو بھی دُور کر دیتا ہے ۔ عمر اور طاقت کو بڑھاتا ہے ۔ افلاس ۔ گناہوں ۔ راکھشسوں اور جملہ گرہوں کو رفع کرتا ہے ۔ اور سنپسون کرم کے کام آتا ہے ۔ اور اِسے کلیانک گھرت کہتے ہیں۔

مہا کلیانک گھرت ۔ اوّل الذکر کلیانک گھرت کی شال پرنی سے پدماک تک موخر الذکر اکیس ادویات میں سے ہر ایک ایک ایک کرش بھر لے کر پانی ڈال کر کاڑھا بنا لیں ۔ اور اُس کاڑھے میں دہپلوٹھی کا بچہ جننے والی گائے کا دودھ چار گنا ڈال کر اور گھی ملا کے پکا لیں ۔ بعد ازیں اُس پکے ہوئے گھی میں کھشیر کاکولی ۔ دو نو قسم کے ماش ۔ کاکولی ۔ کینچ ۔ رشبھک ۔ ردھی اور میدا ہموزن لے کر اور سب کا سفوف بنا کے ڈال دیں۔

یہ گھرت موٹا کرتا ہے ۔ اور سنپات کو دُور کرتا ہے ۔ اور اِسے مہا کلیانک گھرت کہتے ہیں۔

مہا پیشاچک گھرت ۔ جٹا ماسنی ۔ ہرڑ ۔ کیشی ۔ چار ٹی ۔ کینچ ۔ بچ ۔

ترائمان۔ جیا۔ کھشمیر کاکوی۔ چورلشپی۔ کٹکی۔ گلو۔ باراہی کند۔ چھترا۔ اتی چھترا۔ گوگل رشت مُولی۔ دُلیتقا۔ دونو قسم کی راسنا۔ کُٹھی۔ درشچکالی اور شال پرنی ان سب کو کُوٹ کر کاڑھا بنا کر اُس کاڑھے سے گھی پکائیں۔ یہ آزمودہ گھی ہے۔ اِس کے استعمال سے چہارروزہ بخار۔ جنون اور گرہ اپسمار دُور ہو جاتے ہیں۔ یہ امرت کی مانند مفید ہے۔ عقل اور حافظہ کو بڑھاتا ہے۔ اور اس سے بچوں کے اعضا نشوونما پاتے ہیں۔

لشونادیہ گھرت۔ لہسن ایک سو گانٹھ۔ ہرڑ تیس عدد۔ ترکٹا ایک پل۔ گائے کے چمڑے کی راکھ ایک پرستھ۔ گائے کا دودھ اور گائے کا پیشاب ایک ایک آڑھک اور پُرانا گھی ایک پرستھ۔ اِن سب کو حسب ترکیب پکالیں۔ جب ٹھنڈا ہو جائے۔ تب اُس میں ایک پل ہنگ پسی ہوئی اور آٹھ پل شہد ڈالکر ملالیں۔ اس گھی کے پینے۔ ملنے اور لنوار لینے سے آگنتک اُنماد۔ وشم جوڑ اور مرگی بھی دُور ہو جاتی ہے۔

دیگر لشونادیہ گھرت۔ نہایت عمدہ لہسن کی چھلکا دُور کی ہوئی پچاس گانٹھیں اور دش مُول پچیس پل کو دو آڑھک پانی میں پکائیں۔ جب ایک چوتھائی باقی رہ جائے۔ تو اُس کاڑھے میں ایک پرستھ گھی۔ ایک پرستھ لہسن کا رس۔ بیر۔ مُولی۔ وبکھشال۔ بجورا۔ ادرک کا رس اور انار کا رس ہر ایک ایک ایک پرستھ۔ سُرا۔ ستو اور کانجی ہر ایک نصف نصف پرستھ۔ ترپھلا۔ دارہلدی۔ سینڈھا نمک۔ ترکٹا۔ ہر دو قسم کی اجوائن۔ چیب۔ ہنگ اور امل بیت ہر ایک نصف نصف پل کا چُوسن بنا کر سب کو ملا کر پکالیں۔ اِس گھی کے پینے سے شُول۔ گُلم۔ بواسیر۔ جٹھر روگ۔ ودھم

بھس ۔ تلی ۔ یونی دوش ۔ بخار ۔ کرمی روگ ۔ وات کف روگ اور دیگر اقسام کے اُنماد روگ دُور ہو جاتے ہیں ۔

دیگر گھرت ۔ ہینگ ۔ سنگو پنی ۔ برڑ اور گلو ملا کر پُرانا گھی پئیں ۔ یا گلو ۔ ہینگ اور روہک ڈال کر پُرانا گھی پکا لیں ۔ اور اس گھی کی اُتّم ماترا پلا کر مریض کو شو بھریا گھر[1] میں بٹھا رکھیں ۔

پُرانے گھی کے فوائد ۔ اُنماد روگ میں وید کو خصوصیت سے پُرانا گھی ہی) استعمال کرنا چاہیئے ۔ یہ گھی تر دوش ناشک اور پوتر ہونے کی وجہ سے گرہوں سے نجات دلا دیتا ہے ۔ گھی جس قدر پُرانا ہو ۔ اُسی قدر زیادہ مفید ہوتا ہے ۔ دس برس کا پُرانا گھی ذائقے میں چرپرا اور کڑوا ہوتا ہے ۔ اور اُس میں سے بڑی تیز بُو آتی ہے ۔

جو گھی لاکھ کے رس کا سا اور ٹھنڈا ہوتا ہے ۔ وہ سب گرہوں کو دُور کر دیتا ہے ۔ دس برس سے زیادہ عرصے کا گھی میدھا کو بڑھاتا اور اعلےٰ درجے کا مُسہل ہوتا ہے ۔ اسے پرپُورن کہتے ہیں ۔ سو برس کے پُرانے گھی کے سامنے کوئی بھی ایسا روگ نہیں ۔ جو ٹھہر سکے ۔ اس گھی کے دیکھنے ، چھونے اور سُونگھنے سے ہی تمام گرہ شانت ہو جاتے ہیں ۔ ایسا گھی مرگی اور گرہ اُنماد کے مریضوں کیلئے بالخصوص مفید ہوتا ہے ۔

نسوار اور سُرمہ ۔ سرس ۔ ملٹھی ۔ ہینگ ۔ لہسن ۔ تگر ۔ بچ اور کُٹھ کو بکرے کے پیشاب میں کھرل کر کے نسوار اور سُرمے کے کام میں لائیں ۔

یہی ادویات اُتسادن (اُبھارنے) اور لیپ کرنے میں استعمال کی جاتی ہیں ۔

---

[1] ایک قسم کا مکان جس میں ہوا وغیرہ سے بچاؤ کا خاص انتظام ہوتا ہے ۔

دیگر۔ ہر دو ہلدی۔ مجیٹھ۔ ہینگ۔ سرسوں اور سرس کے بیج مندرجہ بالا ترکیب کے مطابق تیار کر کے نسوار اور سُرمے کے کام میں لائیں۔ تو اُنماد۔ گرہ روگ اور مرگی دُور ہو جاتی ہے

دیگر۔ ادنگا۔ ہینگلُو اور ہینگ پتری کو ہموزن لیکر اور ان تینوں سے نصف مرچ سیاہ ملا کر گائے یا گیدڑ کے پتّے کے ساتھ کھرل کر کے بتّی سی بنا لیں۔ یہ مرگی۔ بھُوت انماد۔ بخار۔ اروت۔ بھُوت آرت۔ دیو آرت وغیرہ امراض کو دُور کر دیتی ہے۔

مرچ سیاہ۔ گوشت گائے اور گائے کا پتّہ لیکر ان تینوں کو ملا کر دُھوپ میں رکھ دیں۔ پھر ان کو آنکھوں میں انجن کے طور پر لگائیں۔ تو بصارت کا بگاڑ۔ دوشج اُنماد۔ بھُوت انماد اور ضعف ہاضمہ کی جُملہ شکایات بالکل رفع ہو جاتی ہیں۔

دیگر۔ سرسوں سفید۔ بچ۔ ہینگ۔ ہر دو قسم کا کنجا۔ دیودارو مجیٹھ۔ ترپھلا سفید کوئل۔ کٹھبی کی چھال اور ہر دو ہلدی سب کو ہموزن لے کر بکرے کے پیشاب میں کھرل کریں۔ اور بطور اشربات۔ سرمہ۔ نسوار۔ لیپ۔ سنان اور اُبٹنے کے استعمال میں لائیں۔ تو مرگی۔ وِش انماد۔ کرتیا۔ افلاس اور جوَر روگ دُور ہو جاتے ہیں۔ اس کا سُرمہ لگانے سے بھُوتوں کا ڈر جاتا رہتا ہے۔ اور راج دربار میں نیکنامی حاصل ہوتی ہے۔ اگر انہی ادویات کو گائے کے پیشاب میں پیس کر گھی کو اس سے پکایا جائے۔ تو بھی اس کے استعمال سے اوّل الذکر فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

دیگر۔ اگر اُنماد روگ میں مُنہ سے رالیں ٹپکتی ہوں۔ یا ز کام بگڑ گیا

ہو۔ تو سہل دہوم میں بیان کی ہوئی خوشبودار ادویات کی بتّی بنا کر دہوم پان کروائیں۔ یا سفید کوئل۔ کنگھی کی چھال۔ ہردو ہلدی اور ہینگ کی بتّی بنا کر دہوم پان کرائیں۔

یا سیہہ۔ ڈھگڈھو۔ بلی۔ سرکٹا۔ بھیڑئے اور بکرے کے پیشاب۔ پتوں۔ پاخانوں۔ بالوں۔ ناخنوں اور چمڑوں سے سینک۔ سرمہ۔ پردھمن۔ لسنوار اور دہوم کرم کریں۔

دیگر۔ وات کف کے غلبے والے اونج اُنماد میں تلکتک گھرت۔ جیون گھرت اور شرک سنیہہ نیز ٹھنڈی اور میٹھی غذا دینی چاہیئے۔

اُنماد میں فصد کھولنا۔ اُنماد (جنون)۔ وِشم جوَر اور اپسمار (مرگی) میں کنپٹی اور کیشانت کے جوڑوں میں فصد کھولنی چاہیئے۔

دیگر۔ اُنماد روگی کو پُرانا گھی یا مانس پیٹ بھر کھلا کر بے ہوا مکان میں باآرام بٹھادیں۔ ایسا کرنے سے مریض کی عقل اور حافظہ ٹھیک ہو جاتا ہے۔ اور وہ ہوش میں آجاتا ہے۔

یا مریض کے اقربا دھارمک اور آرتھک اقوال سے مریض کو اطمینان دلائیں۔ کسی پیاری چیز کے ضائع ہوجانے کی خبر سنائیں۔ یا تعجب خیز اشیاء دکھائیں۔ کبھی کبھی سرسوں کا تیل لگا کر چت لٹا کر نیز باندھ کر دھوپ میں ڈال دیں۔

یا کینچ کی پھلی۔ گرم لوہا۔ گرم تیل اور گرم پانی مریض کے بدن پر لگائیں۔

یا تنہا مکان میں رسّوں سے مضبوط باندھ کر کوڑوں سے ماریں۔

یا اُس کے پریشان چت کو ایسے طور سے روکیں۔ کہ وہ مطمئن ہوجائے۔

ودیگر۔ دانت اُکھاڑے ہوئے سانپوں سے اُسے کٹوائیں۔ پالتو شیر اور ہاتھیوں سے خوف دلائیں۔ دُشمنوں کے ہاتھ میں اوزار دے کر اُسے خائف کریں۔

یا سرکاری ملازم اپنے حاکم کا حکم لیکر اُسے اچھی طرح باندھ کر باہر لے جائیں۔ اور خُوب مار پیٹ کریں۔ کیونکہ جسم کے دُکھوں کے خوف کی نسبت جان کا خوف زیادہ ہوتا ہے۔ اور اُسی جان کے خوف کی وجہ سے اُسکا پریشان چت قائم ہوجاتا ہے۔

جس پیاری چیز کے ضائع ہوجانے سے من پریشان ہوجاتا ہے۔ اُسی چیز کے مطابق دُوسری چیز دکھانے سے نیز سمجھانے اور تسلّی دلانے سے بھی چت شانت ہوتا ہے۔

جس اشخاص کا من کام۔ شوک (افسوس)۔ خوف۔ غصہ۔ اُلفت۔ حسد اور لالچ کی وجہ سے پریشان ہوتا ہے۔ اُسے اُسی کے مخالف اسباب سے شانت کرنا چاہیئے۔ جیسے غصّہ سے پیدا ہونے والے اُنماد کو محبّت سے دُور کرنا چاہیئے۔

بھُوت دوش اُنماد میں مقام۔ عُمر۔ موافقت۔ دوش۔ مَوسم۔ طاقت اور کمزوری کا امتحان کرکے علاج کرنا چاہیئے۔

دیوتا۔ رشی۔ پتر اور گندھرب سے پیدا شدہ اُنماد میں تیز انجن وغیرہ دیگر سخت تدابیر کام میں نہ لائیں۔ ان میں گھرت پان اور نرم دوائیں مفید ہوتی ہیں۔ نیز پُوجا۔ بلیدان۔ اُپ ہار۔ منتر اور انجن وغیرہ فائدہ دیتی ہے۔ شانتی کرم۔ یگیہ۔ ہوم جپ سوستی واچن نیز دیدک کرم اور پراسچت پر عمل کرنا چاہیئے

جگت کے سوامی بھوت ناتھ مہا دیوجی کی ودھی پوربک ہر روز باقاعدگی سے پوجا کرتے رہیں۔ تو اُنماد کا خوف دُور ہو جاتا ہے۔ اور رُدرؔ کے پرمتھ نامی گنوں کی جو دُنیا میں گھومتے رہتے ہیں۔ پوجا کرنے سے اُنماد قریب تک نہیں آنے پاتا۔

بلیدان۔ منگل پاٹھ۔ ہوم۔ اگد۔ اوشدھ دھارن۔ ستیاچرن۔ تپ گیان۔ دان۔ نیمّ۔ برت وغیرہ کا پورا کرنا۔ دیوتا۔ گوہیک۔ برہمن اور گورو کی پوجا کرنا نیز سدّھ منتر اور ادویات کے ذریعے آگنتک اُنماد دُور ہو جاتا ہے۔ جو جو معالجات اپسمار روگ (مرگی) کے بیان میں لکھے جائینگے وُہی اُنماد روگ میں بھی عمل میں لانے چاہئیں۔ کیونکہ ان دونوامراض کے اسباب اور دُوشیہ ایک ہی ہوتے ہیں۔

اُنماد کے ناقابل اشخاص۔ جو اشخاص شراب اور گوشت کا استعمال نہیں کرتے۔ مفید غذا کھاتے ہیں۔ جیتندریہ اور پاک صاف رہتے ہیں۔ ایسے اشخاص کو نج اور آگنتک اُنماد نہیں ہونے پاتا۔

اُنماد سے مخلصی یافتہ کی علامات۔ اندریوں کے وشئے۔ بُدھی۔ آتما اور من کی پرسنّتا۔ نیز دھاتوؤں کا پرکرتستھ ہونا یہ وِگت اُنماد کی علامات ہوتی ہیں۔

ادھیائے کا خلاصہ۔ بھگوان اتری کمار نے اِس ادھیائے میں نج اور آگنتک اقسام والے اُنمادوں کی پیدائش۔ علامات اور علاج بیان کئے ہیں +

پندرھواں ادھیائے

اپسمار (مرگی) کا علاج

آیورویدکے عالم سمرتی[1] کے ضائع ہوجانے کو "اپسمار" کہتے ہیں۔ جب بُدھی (عقل) اور مَن کا ناش ہوجاتا ہے۔ تو تاریکی میں داخل ہونے کی سی سخت خوفناک حالت ہوجاتی ہے۔

بواعث ت چت کی بیقراری۔ دوشوں کی کثرت۔ غیر مفید اور ناصاف اغذیا رجوگن اور تموگن کے ذریعے سے ستوگن کا ضائع ہوجانا۔ کام۔ کرودھ چنتا۔ غم۔ غصّہ اور رنج سے چت کا گھرا رہنا مرگی کے بواعث کہلاتے ہیں۔

اپسمار (مرگی) کے زور کی علامات۔ دل سے تعلّق رکھنے والے دوش دھمنیوں کے ذریعے دل کو دُکھی کر دیتے ہیں۔ اور اس طرح دُکھی ہو کر انسان بیقراری اور پریشانی کی وجہ سے بے حس وحرکت ہوجاتا ہے اُس وقت اُسے مہیب اشکال دکھائی دیتی ہیں۔ اس لئے وہ زمین پر گر پڑتا اور تڑپنے لگتا ہے۔ اُس کی زبان۔ آنکھیں اور ابرو ٹیڑھے ہوجاتے ہیں۔ مُنہ سے رالیں ٹپکنے لگتی ہیں۔ اور ہاتھ پاؤں پٹکتا ہے۔ جب مرگی کا زور دُور ہوجاتا ہے۔ تو وہ پہلے کی طرح تندرست ہوجاتا ہے۔

اقسام۔ واتج پتج۔ کفج اور سنّپاتج اپسمار کی چار قسمیں ہیں۔

واتج اپسمار کی علامات۔ جسم کا کانپنا۔ مریض کا دانتوں کو پیسنا مُنہ میں

[1] قوّت یادداشت۔ قوّتِ خیال

سے جھاگ کا نکلنا۔ سانس کا تیز ہو جانا۔ مریض کو موٹی اور سیاہ رنگ کی اشکال کا نظر آنا واتج اپسمار کی علامات ہیں۔

پتج اپسمار کی علامات منہہ کی جھاگ۔ اعضا وجوارح نیز منہہ اور آنکھوں کا زرد ہو جانا۔ خون اور اشکال کا زرد دکھائی دینا۔ پیاس اور گرمی کا زیادہ لگنا۔ تمام دنیا کا تپا ہوا معلوم ہونا پتج اپسمار کی علامات ہیں۔

کفج اپسمار کی علامات منہہ کی جھاگ۔ اعضا، منہہ اور آنکھوں کا سفید ہو جانا۔ سردی لگنا۔ رونگٹوں کا کھڑے ہو جانا۔ جسم میں گرانی ہونا۔ اور سفید چیزوں کا دکھائی دینا کفج اپسمار کی علامات ہیں۔ اس روگ میں دیر کے بعد ہوش آتا ہے۔

سنپاتج اپسمار کی علامات۔ اگر مرگی میں تینوں دوشوں کی ملی جلی علامات پائی جائیں۔ تو اُسے سنپاتج اپسمار سمجھنا چاہیئے۔

لاعلاج اپسمار روگ۔ سنپاتج۔ لاغر شخص کو ہونے والے اور بہت پُرانے اپسمار روگوں کو لاعلاج سمجھنا چاہیئے۔

اپسمار کے زور کے اوقات۔ دوش بگڑ کر بارھویں روز، پندرھویں روز یا مہینے بھر میں اپسمار روگ کو پیدا کر دیتے ہیں۔ اور بعض دفعہ اس کے خلاف بھی واقع ہوتا ہے۔

علاج۔ جب دل اور جُملہ سروت (سوراخ) اپسمار کے پیدا کرنے والے دوشوں سے گھرے ہوں۔ تو مَن کو ہوشیار کرنے کے لئے پہلے تیز دمن (قے آور ادویات) کا استعمال کرانا چاہیئے۔

واتج میں وستی کرم (حقنہ)، پتج میں ویریچن (مسہل) اور کفج میں عموماً دمن

(دستے آور) دوائی دینی چاہیئے۔
مرگی کے بیمار کو جلاب وغیرہ سے اندرونی صفائی کر کے تسلّی دیکر مندرجہ ذیل ادویات کا استعمال کرانا چاہیئے۔

پنج گویہ گھرت۔ گائے کے گوبر کا رس۔ دہی۔ مٹھا۔ دودھ۔ پیشاب اور گھی سب کو ہموزن لیکر پکالیں۔ اس گھی کے کھانے سے مرگی۔ یرقان اور بخار جاتا رہتا ہے۔

مہا پنج گویہ گھرت۔ برہت پنج مول۔ لگھو پنج مول۔ ترپھلا۔ ہردو ہلدی کڑا کی چھال۔ سپت پرنی۔ اونگا۔ نیلینی۔ کٹکی۔ املتاس۔ پھلگو۔ پوہکر مول۔ اور جواہنسہ ہر ایک دو دو پل لیکر ایک درون پانی ڈالکر پکالیں جب چوتھائی پانی باقی رہ جائے۔ تو اُس کاڑھے میں بھارنگی۔ پاٹھا۔ ترکٹا۔ تربد۔ ہنجل۔ گج پیپل۔ اربر سرودڑ پھلی۔ دنتی۔ چرائتہ۔ چیتا۔ ہر دو سار دوا۔ روہش ترن اجوائن اور ملکا (چنبیلی کا پھول) ہر ایک دو دو تولہ لے کر چورن بنا کر ڈال دیں۔ اور ایک پرستھ گھی۔ ایک پرستھ گوبر کا رس۔ ایک پرستھ دہی۔ ایک پرستھ مٹھا۔ ایک پرستھ دودھ اور ایک ہی پرستھ پیشاب ڈال کر پکالیں۔ یہ گھی امرت کے سے فوائد بخشتا ہے۔ اور مرگی۔ جنون۔ سوج۔ اُدر روگ باؤگولہ۔ بواسیر۔ پانڈو روگ (جُبس)۔ یرقان۔ بھگندر۔ افلاس۔ گرہ روگ نیز چہار روزہ بخار کو دُور کر دیتا ہے۔

دیگر اقسام کے گھرت۔ برہمی کا رس۔ بچ۔ کُٹھ اور شنکھا پُشپی کے ساتھ پُرانے گھی کو پکا کر استعمال میں لائیں۔ تو جنون۔ افلاس۔ مرگی اور پاپما دُور ہو جاتے ہیں۔

سیندھا نمک ہینگ اور ان دونوں سے چوگنا گھی۔ گھی سے چوگنا بیل یا بکرے کا پیشاب لے کر پکا کر کھانے سے مرگی۔ امراض دل اور گرہ روگ جاتے رہتے ہیں۔

نیم۔ املتاس۔ کائپھل۔ بہیڑا۔ ہینگ۔ روچک اور گوگل کے ساتھ گھی کو پکا کر کام میں لانے سے وات کفج مرگی دُور ہو جاتی ہے۔

تیل ایک پرستھ۔ گھی ایک پرستھ اور جیونیہ (زندگی افزا) ادویات ایک ایک پل سب کو ایک درون دُودھ میں پکا کر نوش کرائیں۔ تو مرگی جاتی رہتی ہے۔

دُودھ۔ گنّے کا رس ہر ایک چار سیر۔ کھنبھاری کا رس آٹھ گُنا۔ زندگی افزا ادویات سب ایک ایک کرش اور گھی ایک پرستھ ملا کر پکا لیں۔ اور مریض کو کھلائیں۔ تو وات پت سے پیدا ہونے والی مرگی دُور ہو جاتی ہے۔

دیگر۔ اسی طرح کاسنی۔ وداری کند۔ گنّے کی جڑھ اور کُشا کے کاڑھے کیساتھ پکایا ہوا دُودھ یا گھی بھی مفید چیز ہے۔

ملٹھی وپل اور آملے کا رس ایک درون۔ ان کے ساتھ ایک پرستھ پُرانا گھی پکا کر استعمال کر لینے سے ہیج مرگی رفع ہو جاتی ہے۔

سرسوں کا تیل چوگنے بکرے کے پیشاب میں پکا کر مالش کریں۔ پھر گوبر کا اُبٹنا ملکر گوموتر سے نہلائیں۔ تو بھی مرگی رفع ہو جاتی ہے۔

کنگھی۔ نیم۔ کٹ ونگ اور سہانجنا ان سب کی چھالوں کا رس نیز گائے کا پیشاب اور پیشاب کے برابر تیل ملا کر پکا لیں۔ اور اس سے مالش کریں تو مرگی دُور ہو جاتی ہے۔

گوگل۔ نیم۔ ہرڑ۔ وچھوان۔ آک۔ سرسوں۔ جٹا مانسی۔ پوتنا دہرڑ)

کیشی ۔ راسنا ۔ ہینگ ۔ راج پلانڈو (دروچک) ۔ لہسن ۔ ملھٹی ۔ چیتا ۔ کُٹھ ۔ گوشت خور پرندوں کی بیٹھ جسقدر مل سکے ۔ تیل اور تیل سے چوگنے بکرے کے پیشاب میں ڈالکر پکا لیں ۔ اِس تیل کی مالش کرنے سے مرگی جاتی رہتی ہے ۔ انہی ادویات کو پیس کر مرگی کے مریض کو دُھوپ دیں ۔ یا لیپ کے کام میں لائیں ۔ تو بھی مرگی رفع ہو جاتی ہے ۔

دیگر ۔ پیپل ۔ سینڈھا نمک ۔ سہانجنا ۔ ہینگ ۔ گوندی کے پتّے ۔ کالو دی سرسوں ۔ کور ٹونٹی ۔ کائپھل ۔ رکت چندن ۔ کتّے کا کندھا ۔ ناخن اور پسلی کو پُشیہ نکھشتر میں لے کر بکرے کے پیشاب میں پیس لیں ۔ اور لیپ یا دُھوپ کے کام میں لائیں ۔ تو مرگی روگ جاتا رہتا ہے ۔

کالی تُلسی ۔ کُٹھ ۔ ہرڑ ۔ کیشی اور راج پلانڈو کو گائے کے پیشاب میں پیسکر اُتسادن کریں ۔ نیز گائے کے پیشاب میں گھولکر سیچن کے کام میں لائیں یا چمگادڑ کی بیٹھ کا لیپ کریں ۔

یا جلے ہوئے بکرے کے بال ۔ گدھے کی ہڈی ۔ ہاتھی کے ناخن یا گائے کی دُم کے بالوں کا لیپ کریں ۔

کپلا گؤ کے پیشاب کی نسوار نہائت مفید ہوتی ہے ۔ ایسے ہی کُتّا ۔ سر کٹا بلّی اور شیر وغیرہ جانوروں کے پیشاب کی نسوار بھی مفید ہوتی ہے ۔

(۱) بھارنگی ۔ برہمی اور ناگ ونتی (۲) دونو قسم کے اپراجتا اور مینڈھا سینگی اور (۳) مالکنگنی اور ناگ دنتی ۔

مندرجہ بالا تینوں نسخوں کو الگ الگ گائے کے پیشاب میں کھرل کر کے اسکی پانچ یا چھ بُوندیں ناک میں ٹپکا دیا کریں ۔ تو مرگی جاتی رہتی ہے ۔

ترپھلا۔ ترکٹا۔ دار ہلدی۔ جوکھار۔ پھٹی پھٹکڑی۔ ترپد۔ اونگا اور کنجا کے پھل کو پیس کر بکرے کا پیشاب اور تیل ملا کے آگ پر چڑھا دیں۔ جب تیل پک کر تیار ہو جائے۔ تو اس کی نسوار لینے سے مرگی دُور ہو جاتی ہے۔

پیپل۔ وچھوُن۔ کُٹھ۔ نمک اور بھارنگی کا سفوف بنا کر سونگھائیں۔ مرگی کے لئے یہ اعلےٰ درجے کی فائدہ مند نسوار ہے۔

الائچی خورد۔ موسم سرما کے مُونگ۔ موتھا۔ خس۔ جَو اور ترکُٹا کو بکرے کے پیشاب میں کھرل کر کے بتّی بنا لیں۔ اِسی بتّی کے استعمال سے مرگی۔ جنون۔ سانپ کا کاٹا ہُوا۔ اروت روگ۔ زہر کے کھا لینے کا اثر اور پانی میں ڈُوب کر موت کی سی حالت کا واقع ہو جانا یہ سب شکایات دُور ہو جاتی ہیں۔ یہ بتّی آبِ حیات کی سی مفید ہے۔

موتھا۔ گلو۔ ترپھلا۔ الائچی خورد۔ ہینگ۔ دُوب۔ ترکُٹا۔ اُرد اور جَو کو بکرے۔ مینڈھے اور بیل کے پیشاب میں پیس کر بتّی بنائیں۔ اِس بتّی کے استعمال سے مرگی۔ کلاس۔ جنون اور دشم جُوڑ کی شکائت رفع ہو جاتی ہے۔

پُشیہ نکھشتر میں کُتے کا پتّہ نکلوا لیں۔ اور آنکھوں میں اُسکا سُرمہ کے طور پر مریض کو استعمال کرائیں۔ تو مرگی دُور ہو جاتی ہے۔

یا اِسی کو گھی میں ملا کر لیپ دیں۔ تو بھی نہائت فائدہ ہوتا ہے۔

نیولے۔ اُلّو۔ بلّی۔ گِدھ۔ کیٹا ہی اور کوّے کی چونچوں۔ پروں اور بیٹھوں کی دھُونی بھی مفید ہوتی ہے۔

مندرجہ بالا تدابیر سے حواس بجا ہو جاتے ہیں۔ ہوش آ جاتا ہے۔ اور

جسم کے تمام سروت (سوراخ) صاف ہو جاتے ہیں۔
مرگی کے جس مریض میں بیرونی خرابیوں کی علامات بکثرت ہوں۔ اُس کا علاج آگنتک اُنماد کا سا کرنا چاہیئے۔
اگنی ویش نے دست بستہ عرض کی۔ مہاراج! آپ نے مہاگد کا ذکر کیا تھا۔ میں اب اِس کا بیان سُننا چاہتا ہوں۔
مہرشی پُنر وسو اپنے شاگرد کی بات سُنکر بولے۔ بہت اچھا۔ میں تمہیں مہاگد کے اسباب۔ علامات اور معالجات بھی بتاتا ہوں۔ کان دیکر سُنو۔
مہاگد کی پیدائش۔ جو شخص ہمیشہ ناصاف اغذیات کھاتا ہے۔ حوائج ضروریہ کے زور کو روک رکھتا ہے۔ سرد گرم خشک اور تر چیزوں کا بکثرت استعمال کرتا ہے۔ اُسکے دوش دل کا سہارا پکڑ کر مَن اور بُدھی کے سروتوں کو لگاڑ کر رُک جاتے ہیں۔ اِس طرح جب بُدھی اور مَن بڑھے ہوئے رجوگن اور تموگن سے گھِر جاتے ہیں۔ اور دوشوں کی وجہ سے دل بیقرار ہو جاتا ہے۔ تو تھوڑی ہوش والا وہ موڑھ شخص ازلی اور فانی۔ مفید اور مضر کاموں میں وِشے بُدھی کو پھیلا دیتا ہے۔ بزرگ لوگ اِسی کو مہاگد بولتے ہیں۔
مہاگد کا علاج۔ مریض کا پہلے سنیہن اور سویدن کرم کریں۔ پھر قَے اور اسہال دے کر اندرونی صفائی کر کے اوّل الذکر پیا وغیرہ کا استعمال کرائیں۔ اور میدھا بڑھانے والی اغذیات کھانے کو دیا کریں۔
مریض کے عزیز و اقربا کو چاہیئے۔ کہ بزرگوں کے اقوال سے اُسے دھارمک اُپدیش دے کر اُس کے گیان وِگیان۔ حوصلے۔ خیال اور یکسوئی کو

پریشان نہ ہونے دیں۔
اس روگ میں تیل اور لہسن - دودھ اور شتاور یا شہد ملا کر برہمی رس یا کٹھ رس یا بچ کا استعمال کرائیں۔
مرگی ایک مشکل العلاج اور دیر تک رہنے والی بیماری ہے۔ یہ کچھ عرصہ کے بعد جڑھ پکڑ جاتی ہے۔ اسلئے اسکے دفعیہ کے لیئے رسائن ادویات استعمال کرانی چاہئیں۔
مرگی اور جنون کے بیماروں کی پانی۔ آگ۔ درخت۔ پہاڑ اور ناہموار مقامات سے حفاظت رکھنی چاہیئے۔ کیونکہ یہ اُس کیلئے نہائت خطرناک چیزیں ہیں۔ اور بعض اوقات فوراً ہلاک کر ڈالتی ہیں۔
ادھیائے کا خلاصہ۔ اس ادھیائے میں مرگی کے بواعث۔ بگڑے ہوئے دوشوں سے مرض کی پیدائش۔ عام علامات۔ علاج۔ مہاگد کی پیدائش۔ علامات اور علاج یہ سب باتیں بیان کی گئی ہیں ٭

سولھواں ادھیائے

کھشت اور کھین روگوں کا علاج

کھشت روگ کے اسباب۔ کمان لیکر بہت جھومنا۔ بہت بھاری بوجھ کا اُٹھانا۔ ناہموار مقامات پر سے گر پڑنا۔ زیادہ طاقتور کے ساتھ لڑائی لڑنا۔ دوڑتے ہوئے بیل یا گھوڑے کو روکنے کی کوشش کرنا۔ پتھر کی سِل اور لکڑی یا پتھر کے مگدر کو پھینکنا۔ اور اُن سے دشمن کا نشانہ بنانا۔ نہائت

چلّا کر پڑھنا۔ زور سے بھاگتے ہوئے بہت دُور چلے جانا۔ گہرے اور فراخ دریا میں تیرنا۔ ہاتھی اور گھوڑے کے ساتھ دوڑنا۔ یکایک اُچھل کر دُور جا پڑنا۔ زور سے ناچنا یا کسی اور سخت کام کا عمل میں لانا ایسی باتیں ہیں۔ جن سے چھاتی میں زخم ہو جاتا ہے۔ اور وہ زبردست روگ جسے کھشت کہتے ہیں۔ پیدا ہو جاتا ہے۔

کھین روگ کے اسباب خشک اور قلیل المقدار غذا کھانے والا جو شخص بکثرت جماع کرتا ہے۔ وہ کھین روگ میں مُبتلا ہو جاتا ہے۔

علامات۔ کھشت کھین والے مریضوں کی چھاتی دُکھتی۔ پھٹتی اور جلتی سی رہتی ہے۔ پسلیاں درد کرتی ہیں۔ اعضا سُوکھ جاتے ہیں۔ جسم کانپتا ہے۔ رفتہ رفتہ طاقت۔ رنگت۔ خواہشِ طعام اور حرارتِ ہاضمہ گھٹتی جاتی ہے۔ بخار۔ بے چینی۔ مَن کی وِنیتا۔ پاخانے کے پھٹ جانے اور ضُعفِ ہضم کی شکائت رہتی ہے۔ اور کھانسی کے ساتھ بگڑا ہُوا سیاہی مائل بدبودار۔ زرد۔ گانٹھ دار اور کثیر المقدار کف رکت نکلتا رہتا ہے۔

کھشت اور کھین کی خاص علامات۔ زخم۔ لاغری۔ قَے اور کھانسی یہ چاروں کھشت روگ کی خاص علامات ہیں۔

اور خُون آمیز پیشاب کا آنا پسلیوں۔ پُشت اور کمر کا جکڑ جانا کھین روگ کی خاص نشانیاں ہیں۔

قابلِ علاج اور لاعلاج علامات۔ دوشوں کی قلیل کمی۔ حرارتِ ہاضمہ کی تیزی اور مریض کی طاقتوری کی حالت میں یہ دونو روگ قابلِ علاج ہوتے ہیں۔

اگر یہ روگ ایک برس کے پرانے ہو چکیں۔ تو یا پیہ عسیر العلاج
ہو جاتے ہیں۔

لیکن جب جملہ علامات پورے طور پر نمایاں ہو جائیں۔ تو یہ
لا علاج ہو جاتے ہیں۔

کھشت کا علاج۔ چھاتی میں زخم ہونے کا شبہ پڑ جانے پر فوراً دودھ
اور شہد کے ساتھ لاکھ کھلائیں۔ اور جب یہ ہضم ہو چکیں۔ تو دودھ اور
کھانڈ کے ساتھ غذا کھلائیں۔

اگر پسلی اور مثانے میں درد ہوتا ہو۔ اور پت کی حرارت کم ہو گئی ہو۔
تو مد (شراب) میں لاکھ ملا کر پلائیں۔

اگر پاخانہ پھٹ گیا ہو۔ تو موتھا۔ اتیس۔ پاٹھا اور اندر جو کا کاڑھا پلائیں
اگر حرارت ہاضمہ تیز ہو۔ تو لاکھ۔ گھی۔ موم۔ زندگی افزا ادویات۔ مصری
اور بنسلوچن بموزن لیکر دودھ میں ڈالکر اور جوش دیکر وہ دودھ پلائیں
اور زخم کے ملانے کیلیئے اکھشوالک۔ کنول کی جڑھ۔ ناگ کیسر اور
رکت چندن کے ساتھ دودھ کو جوش دیکر شہد ملا کے پلائیں۔

اگر بخار کی جلن ہو۔ تو اس کے دفعیئے کے لئے جو کا آٹا دودھ میں
پکا کر بہت سا گھی ڈال کے پلائیں۔ یا مصری۔ شہد اور ستو ملا کر
دودھ کے ساتھ نوش کرائیں۔

اگر کھانسی ہوتی ہو۔ یا پورے اور ہڈیاں دکھتی ہوں۔ تو مہوا۔
ملٹھی۔ داکھ۔ بنسلوچن۔ پیپل اور کھریٹی کا سفوف بنا کر گھی اور
شہد میں ملا کر چٹائیں۔

ایلادی بٹیکا - الائچی خورد - تیج پات اور دارچینی ہر ایک نصف تولہ پیپل دو تولہ - مصری - ملٹھی - کھجور اور داکھ ہر ایک چار تولہ - سب کو سفوف بنا کر شہد کے ساتھ ایک ایک تولہ کی گولیاں بنالیں - اور مریض کو ہر روز ایک گولی کا استعمال کرائیں - تو کھانسی - دمہ - بخار - ہچکی - قے غشی - بیہوشی - سر چکرانا - خون آنا - پیاس - درد پسلی - طعام سے بے رغبتی - سوکھا - تلی - آدھیہ دات - شکستگی آواز - کھشت (سل) کھین (دق) اور رکت پت کی شکایات دفع ہو جاتی ہیں -

یہ گولیاں طراوت پیدا کرتی اور فربہی بڑھاتی ہیں -

اگر خون بکثرت خارج ہوتا ہو - تو مرغی کے انڈوں یا چڑیا کے انڈو کا رس یا بکرے یا جنگلی جانوروں کا خون لے کر نوش یا پانی ملا کے پلانا چاہیئے -

سانٹھ - سرخ شالی چاول - شکرا - داکھ کا رس - دودھ اور گھی کو ملا کر پینے سے بھی خون بند ہو جاتا ہے -

یا مہوا اور ملٹھی ڈالکر دودھ کو پکا کر نوش کرائیں -

یا چولائی کی جڑھ کو دودھ میں جوش دے کر پلائیں -

جسے موڑھ وات کی شکائیت ہو - اسے سرا (شراب) میں بکرے کی چربی ڈال کر گرم کر کے اور نمک ڈال کر پلائیں -

وات کے غلبے سے جب کھشت روگ کا مریض سوکھ کر لاغر ہو جائے اور اسے نیند نہ آتی ہو - تو کاڑھے ہوئے دودھ کے ساتھ مانس رس - شہد - گھی اور کھانڈ ملا کر پلائیں -

اگر کھشت کھین روگی بُہت لاغر ہوگیا ہو۔ تو اُسے شرکرا۔ جَو کا آٹا اور شہد یا جیوک۔ رِشبھک اور شہد ملا کر چٹا کر اُوپر سے گرم دُودھ پلا دینا چاہیئے۔

گوشت اور خُون کے بڑھانے کے لئے گوشت خور جانوروں کا مانس رس گھی میں بگھار کر اور پیپل و شہد ملا کر پلائیں۔ یا بڑ۔ گُولر پیپل۔ کیکر۔ سال۔ پرینگو۔ تاڑ کی چھال۔ پیال۔ جامن کی چھال۔ پدماکھ اور اشوکرن ڈال کر دُودھ کو کاڑھ لیں۔ اور اِس دودھ میں سے گھی نکال کر اُس گھی سے شالی چاولوں کا بھات کھائیں۔ تو کھشتھل کا کھشت (زخم پہلو) اور منی کی قلّت کی شکایات رفع ہو جاتی ہیں۔

یا ملٹھی اور ناگ بلا کے کاڑھے میں دُودھ اور گھی ہموزن ڈال کر اور کھشیرکاکولی۔ پیپل و بنسلوچن ملا کر نوش کرائیں۔ تو کھشت روگ دُور ہو جاتا ہے۔

یا بیر اور داکھ کا رس ہموزن لے کر گھی اور دُودھ میں کاڑھ کر پلانا چاہیئے۔

یا سَونا پاٹھا۔ دارہلدی کی چھال اور کُڑا کی چھال کو گھی اور گھی سے آٹھ گُنے دُودھ میں پکا کر مریض کو استعمال کرائیں۔

امرت پراش گھرت جیوک۔ رِشبھک۔ کھشیرکاکولی۔ جیونتی سُونٹھ۔ کچور۔ شال پرنی۔ پرشن پرنی۔ ماش پرنی۔ مُدگ پرنی۔ میدا۔ مہامیدا۔ کاکولی۔ کھشیرکاکولی۔ کیڑی خورد۔ کیڑی کلاں۔ سفید سانٹھ۔

سُرخ سانٹھ۔ ملٹھی۔ کینچ۔ شتاور۔ رِدّھی۔ فالسہ۔ بھارنگی۔ داکھ۔ بڑی کٹیری سنگھاڑا۔ بھوم آملہ۔ بِداری کند۔ پیپل۔ کھرنٹی۔ بیر۔ اخروٹ۔ کھجور۔ بادام اور پستہ وغیرہ پھل ایک ایک کرش بھر لے کر پیس لیں۔ پھر آملوں کا رس۔ بِداری کا رس۔ گنّے کا رس۔ بکرے کا مانس رس۔ دُودھ ہر ایک دو دو پرستھ اور گھی ایک پرستھ لیکر سب کو ملا کر پکا لیں۔ جب ٹھنڈا ہو جائے۔ تو اُس میں شہد نصف پرستھ۔ کھانڈ نصف تُلا نیز تیج پات۔ الائچی۔ دارچینی اور مرچ سیاہ ہر ایک دو دو کرش کا چُورن ملا لیں۔ جو شخص اِس امرت پراش گھرت کو ہر روز ٹھیک مقدار کے مطابق نوش کرتا ہے۔ اُسے یہ آبِ حیات کا سا فائدہ دیتا ہے۔ دُودھ اور مانس رس اِس گھرت کے انوپان ہیں۔ یعنی گھرت مذکور کھا کر اُوپر سے دُودھ یا مانس رس پی لینا چاہیئے۔ اِس کے استعمال سے نیند کا نہ آنا۔ کھشت کھین۔ دُبلاپن۔ مرض کی وجہ سے پیدا ہونے والی لاغری۔ کثرتِ جماع سے پیدا ہونے والی لاغری۔ رنگت کی بدنمائی۔ آواز کا دھیما پن۔ کھانسی۔ ہچکی۔ بخار۔ دمہ۔ جلن پیاس۔ رکت پت۔ قے۔ غشی۔ امراضِ فرج اور امراضِ پیشاب دُور ہو جاتے ہیں۔ اور اولادِ نرینہ پیدا ہوتی ہے۔

سو دنشٹر آدی گھرت۔ گوکھرو۔ خس۔ مجیٹھ۔ کھرنٹی۔ کھنبھاری کتیرن۔ دوب کی جڑھ۔ پرتھک پرنی۔ ڈھاک۔ رشبھک اور شال پرنی ہر ایک ایک پل لے کر سب کا کاڑھا بنا لیں۔ پانی کے چوتھائی حصہ باقی رہ جانے پر اُس سے چوگنا دُودھ نیز کینچ۔ جیونتی۔ میدا۔

رِشبھک۔ جیوک۔ شتاوری۔ بِردھی۔ داکھ۔ کھانڈ۔ شراونی وکنول نال کا نگدا اور ایک پرستھ گھی ڈال کر پکا لیں۔

یہ گھی وات پت۔ ہردے شُول۔ مُدکھ موترا۔ پرمیہہ۔ بواسیر۔ کھانسی۔ سُوکھا اور کھشئی روگ کو دُور کرتا ہے۔ اور جو اشخاص کمان چلانے۔ کثرتِ جماع۔ شراب خوری۔ بوجھ اُٹھانے اور سفر کرنے کی وجہ سے بےحال ہو رہے ہیں۔ اُن کی طاقت اور اُن کے گوشت کو بڑھا دیتا ہے

ملٹھی آٹھ پل۔ داکھ ایک پرستھ اور پیپل آٹھ پل کے کاڑھے کے ساتھ ایک پرستھ گھی کو پکا لیں۔ جب ٹھنڈا ہو جائے۔ تو اِس میں آٹھ پل شہد اور آٹھ ہی پل کھانڈ ملا کر اِن سب کے ہموزن ستّو ڈال کر مقدارِ مقرّرہ کے مطابق نوش کرائیں۔ تو کھشت کھین اور رکت گلم روگ بھی دُور ہو جاتے ہیں۔

دھاتریہ آدی گھرت۔ آملوں کا رس۔ ودارِی کا رس۔ گنے کا رس۔ زندگی افزا ادویات کا رس۔ گھی۔ بکری کا دودھ اور گائے کا دُودھ ہر ایک ایک ایک پرستھ لے کر پکا لیں۔ جب ٹھنڈا ہو جائے۔ تو اُس میں ایک پرستھ مصری اور شہد ملا لیں۔

اِس گھی کے استعمال سے یکھشما۔ مرگی۔ رکت پت۔ کھانسی۔ موہ اور کھشئے روگ دُور ہو جاتے ہیں۔ یہ گھی جوانی کو قائم رکھنے والا۔ عُمر بڑھانے والا۔ گوشت افزا۔ منی پیدا کرنے والا اور طاقت بخش ہوتا ہے۔

کھشت کھین روگ میں جب پت کا غلبہ ہو۔ تو اُس کیلئے گھی چٹانا چاہیئے۔

وات کی زیادتی میں گھی پلائیں۔ کیونکہ چاٹا ہوا گھی قلیل المقدار ہونے کی وجہ سے پت کو دُور کر دیتا ہے۔ لیکن وایو کو دُور نہیں کر سکتا۔ اور پیا ہوا گھی وایو کو دُور کر دیتا اور پت کو روک دیتا ہے۔

دُبلے۔ سُوکھے ہوئے اور لاغر اشخاص کو مندرجہ بالا گھرت بنسلوچن۔ مصری اور لاج چُورن ڈال کر دینے چاہئیں ٭ سرپی گڑ اور شہد ملا کر کھلائیں۔ اور اُوپر سے دُودھ پلائیں۔ تو بہُت جلد مریض کی منی۔ طاقت ہمّت اور تروتازگی قائم ہو جاتی ہے۔

پہلا سرپی گُڑ۔ کھریٹی۔ وِداری کند۔ لگھو پنچ مُول۔ سانٹھ۔ اور پانچوں کھشیر ورکھش ایک ایک پل لے کر ان کا کاڑھا بنا لیں۔ پھر اِس کاڑھے میں اُس سے دُگنا دودھ نیز وِداری کا رس۔ بکرے کا مانس رس اور گھی ایک ایک آڑھک ملا لیں۔ اور اسی میں زندگی افزا ادویات دو دو تولے ڈال دیں۔ جب پکاتے پکاتے صرف گھی باقی رہ جائے۔ تو اُسے چھان لیں۔ اور ٹھنڈا ہونے پر اُس میں بتیس پل مصری ملا دیں۔ اور گیہوں کا آٹا پیپل۔ بنسلوچن اور سنگھاڑوں کا سفوف نیز شہد ایک ایک کڑو ڈال کر کڑھائی میں بھُونیں جب وہ ہلاتے ہلاتے اکٹھا ہو جائے۔ تو لڈّو بنا کر اور بھوج پتر میں لپیٹ کر رکھ دیں۔ اور ہر روز ایک لڈّو کھلا کر اُوپر سے دُودھ پلا دیا کریں۔ اگر کف کی زیادتی ہو۔ تو شراب کا انوپان کرانا چاہیئے۔

یہ لڈّو سُوکھے۔ کھانسی۔ کھشت کھینا۔ تکان کی وجہ سے ہونیوالی لاغری۔ کثرتِ جماع سے ہونے والی لاغری۔ بوجھ اُٹھانے کی وجہ سے

ہونے والی لاغری۔ خون کے نکلنے۔ بخار۔ زکام۔ بردے شول۔ درد پسلی درد سر۔ شکستگی آواز اور رنگت کے بدل جانے میں نہائت مفید ہیں۔

دوسرا سرپی گڑ۔ بنسلوچن۔ شراونی۔ داکھ۔ مورد۔ رشبھک جیوک۔ ویری۔ بدھی۔ کھشیر کاکولی۔ بڑی کیڑی۔ کینچ۔ کھجور کنول نال اور میدا ایک ایک پل لے کر دودھ میں کھرل کر لیں۔ پھر آملوں کا رس۔ وداری کا رس۔ گنے کا رس اور گھی ایک ایک پرستھ ملا کر پکا لیں۔ جب گھی باقی رہ جائے۔ اُسے الگ کر کے ٹھنڈا ہونے پر اُس میں نصف تلا مصری اور نصف پرستھ شہد ملا کر لڈو بنا لیں۔ اِن لڈوؤں کے استعمال سے کھانسی ہچکی۔ بخار۔ راج یکھشما تمک شواس۔ دمہ۔ رکت پت۔ ہلیمک۔ ویرج ناش۔ نندراناش۔ پیاس۔ لاغری اور یرقان سب دور ہو جاتے ہیں۔

تیسرا سرپی گڑ۔ داکھ۔ تازہ آملے۔ کینچ۔ پنر نوا۔ شتاور۔ وداری اور پیپل ہر ایک دس پل۔ سونٹھ آٹھ پل۔ ملٹھی۔ سونچل نمک اور مرچ سیاہ دو دو پل۔ دودھ۔ تیل اور گھی ایک ایک آڈھک اور کھانڈ شش پل بہم پہنچا کر رکھ لیں۔ پھر داکھ سے سونٹھ تک بیان کی ہوئی اشیا کا کاڑھا بنا کر اُس میں دودھ۔ تیل اور گھی ڈال کر پکا لیں۔ جب گھی باقی رہ جائے۔ تو اُسے چھان کر اُس میں کھانڈ۔ ملٹھی نمک اور مرچ سیاہ ملا کر چار چار تولہ کے لڈو تیار کر لیں۔ اِن لڈوؤں کے استعمال سے کھشت کھین اور سوکھے ہوئے اشخاص بھی رسوں کے بڑھ جانے کی وجہ سے بہت جلد تر و تازگی حاصل کر لیتے ہیں۔

چوتھا سرپی گڑ۔ گائے کا دُودھ دو آڑھک۔ گھی ایک پرستھ۔ گنے کا رس ایک آڑھک۔ وِداری کند کا رس ایک پرستھ اور تیتر کا مانس رس ایک پرستھ لے کر سب کو ملا کر پکا لیں۔ اور اس میں مہوے کے پھول ایک کُڑو۔ پیال ایک کُڑو۔ بنسلوچن نصف کُڑو۔ کھجور بیس عدد۔ بہیڑے کا گُودا ایک پل۔ پیپل ایک پل۔ کھانڈ بیس پل ملٹھی ایک کرش اور جیونیہ (زندگی افزا) ادویات نصف نصف پل ڈالکر پھر پکا لیں۔ پک کر ٹھنڈا ہو جانے پر اُس میں مرچ سیاہ اور زیرہ ایک ایک پل پیس کر ملا کے لڈو بنا لیں۔ اِن لڈوؤں کے استعمال سے وات رکت۔ پت روگ۔ کھشت۔ کھانسی۔ کھشے۔ سُوکھا۔ منی کی قلّت اور چھاتی میں خُون کے جمع ہو جانے کی شکایات رفع ہو جاتی ہیں۔ دُبلے اور لاغر اشخاص کو طاقت اور تروتازگی بخشتے ہیں۔ نیز عورتوں کے یونی دوش۔ یونی سراو۔ بانجھ پن اور گربھ سراو کے لئے مفید چیز ہیں۔ طاقت۔ ویرج اور رج بڑھانے کے لئے بھی یہ نہایت عمدہ چیز ہیں۔

استری پرسکت کا علاج۔ جو شخص بکثرت جماع کرتا ہو۔ اگر اُس کی وایو مثانے میں پہنچکر بگڑ جائے۔ تو اس کا علاج وات کو دُور کرنے والی۔ موٹا کرنے والی اور میٹھی ادویات سے کرنا چاہیئے۔ جیسے پیپل ڈال کر کاڑھا ہُوا دُودھ مصری ڈالکر پلائیں۔ یا شہد اور گھی ڈالکر پلائیں۔ تو کھانسی اور بخار دُور ہو جاتے ہیں۔

انار کے رس کو گھی میں بگھار کر وِداری کند اور ایکھ کے رس کے ساتھ

پکا کر یُوش ملا کر پینے سے کثرت جماع کے سبب لاغر ہونے والا شخص بالکل صحیح اور تر و تازہ ہو جاتا ہے۔

ستوؤں کو کپڑ چھان کر کے منتھ بنالیں۔ اور اُس میں گھی اور شہد ملا کر اُس کھیین روگی کو استعمال کرائیں۔ جس کی حرارت ہاضمہ تیز ہے۔ اور جسے جَو کا اناج موافق آتا ہے۔

زندگی افزا ادویات کے کاڑھے میں جنگلی جانوروں کا گوشت اُبالکر گھی میں بگھار کر کے انڈ ملا کر کھیین روگی کو غذا کے طور پر کھلائیں۔

گائے۔ بھینس۔ گھوڑی۔ ہتھنی اور بکری کا دُودھ یا مانس رس۔ یا انار کی کھٹائی ڈال کر گھی ملے یُوش کے ساتھ حرارت ہاضمہ کے مطابق کھانا کھلانا چاہیئے۔

مندرجہ بالا معالجات تیز ہاضمہ والوں کے لیئے ہیں۔ ضعیف ہاضمہ والوں کو حرارت افزا اور ہاضم ادویات دینی چاہئیں۔ نیز سنگھشما کے لیئے جو سنگراہی ادویات بیان کی گئی ہیں۔ وہی اِس روگ میں بھی جبکہ پاخانہ پھٹ جائے۔ دینی چاہئیں۔

سپلدھواَدی چُورن۔ سیندھا نمک ایک پل۔ سونٹھ دو پل۔ سونچر نمک دو پل۔ ورکھشامل۔ اناردانہ اور تُلسی کے پتّے ایک ایک تولہ۔ کالی مرچ۔ کالا زیرہ ایک ایک پل۔ دھنیا دو پل۔ شکرا بارہ پل لے کر اِن کا چُورن بنا کر مقدار کے مطابق غذا کے ساتھ استعمال کریں۔ تو کھانے کی رغبت پیدا ہوتی ہے۔ حرارت ہاضمہ بڑھ جاتی ہے۔ بدن میں طاقت آتی ہے۔ پسلی کا درد رفع ہو جاتا ہے۔

اور دمہ اور کھانسی دُور ہو جاتی ہے۔

کھاڑوچُورن - دھنیا ایک پل - زیرہ اور اجمود دو دو پل - انار اور کھشامل چار چار پل - سونچل نمک ایک پل - سُونٹھ ایک کرش اور کَیتھ کا گُودا پانچ پل - اِن سب کو پیس کر اِن میں سولہ پل مصری ملا لیں - اور اِس چُورن کو حسب ترکیب غذا کے ساتھ استعمال میں لائیں۔

وردھمان ناگ بلا پریوگ - ناگ بلا کی جڑھ پہلے دن نصف کرش اور پھر ہر روز ایک ایک کرش بڑھاتے ہوئے ایک پل روزانہ تک بڑھا کر دُودھ کے ساتھ پھانکیں - اس کا استعمال مہینہ بھر تک کرنا چاہیئے - اِس دوائی کے استعمال کے اثنا میں اناج کو ترک کر کے صرف دُودھ پی کر گذارہ کرنا چاہیئے - تو تروتازگی - عُمر - طاقت اور صحّت بڑھ جاتی ہیں -

اسی طرح منڈوک پرنی ملیٹھی اور سُونٹھ کا استعمال بھی کیا جا سکتا ہے۔

جو اغذیات اور ادویات سنترپن کرنے والی - ٹھنڈی - جلن نہ پیدا کرنے والی اور ہلکی ہوں - کھشت کھین کے مریضوں کو اُنہی کا استعمال صحّت کے حصُول کی غرض سے کرنا چاہیئے - جو بقیہ (قابلِ استعمال اشیا راج یکھشما (سل) - کھانسی اور رکت پت کے بیان میں لکھی گئی ہیں -

حرارتِ ہاضمہ - بیماری - موافقت اور طاقت کا لحاظ رکھ کر اُن کا بھی استعمال کیا جا سکتا ہے - اِس بیماری کے علاج میں دیر لگانے سے راج یکھشما (سل) پیدا ہو جاتی ہے - اِس لیئے یکھشما (سل) کی پیدائش سے پہلے ہی اِس کا علاج کرنا چاہیئے -

ادھیائے کا خلاصہ - اس ادھیائے میں بھگوان پُنرؔوسو نے اپنے شاگرد اگنی ویش کو کھشت اور کھین روگوں کی پیدائش - مشترکہ علامات - الگ الگ علامات - ناقابلیتِ علاج - عسیر العلاج ہونا - قابلِ علاج ہونا اور ناقابلِ علاج امراض کے علاج وغیرہ کا بیان کیا ہے ⁂

سترھواں ادھیائے

اورام کا علاج

اگنی ویش نے سوال کیا - کہ مہاراج! اب مہاگد شوتھو (اورام) کے اسباب - علامات اور علاج کا بیان فرمائیں -

یہ سُنکر مہرشی پُنرؔوسُو نے اورام کی تین قسمیں بتائیں :- (۱) آگنتک (بیرونی (۲) ایکانگج (ایک عُضو میں ہونے والا) اور (۳) سربانگج (سارے اعضا میں ہونیوالا

نج شوتھ (اندرونی ورم) کے اسباب - اندرونی صفائی کے ٹھیک نہ ہونے سے پیدا ہونے والے امراض - نہار پیٹ رہنے سے لاغر اور کمزور ہو جانے والے اشخاص کا کھشار - کھٹائیاں - تیز - گرم اور ثقیل اشیا استعمال کرانا - دہی - کچّی چیزوں - ساگ - متضاد اناج - خراب اغذیات اور زہریلی اغذیات کا بکثرت استعمال کرنا - بواسیر وغیرہ امراض ہلنے جُلنے سے نفرت کرنا - جسم کی اندرونی صفائی نہ ہونا - مرم ستھان میں چوٹ آجانا - بچّے کا ٹیڑھے طور سے پیدا ہونا اور اندرونی صفائی کی تدابیر کا غلط طور سے کام میں لانا نج شوتھ کے عام اسباب ہیں -

آگنتک شوتھ (بیرونی ورم) کے اسباب - لکڑی۔ پتھر۔ اوزار۔ آگ۔ بجّر اور زہر وغیرہ سے بیرونی جلد پر چوٹ لگ جانا آگنتک شوتھ کے عام اسباب ہوتے ہیں۔

آگنتک شوتھ اور تینوں طرح کی نج شوتھ سرب انگ - اردھ انگ یا انگاویو کا سہارا لے کر پیدا ہوتی ہیں۔

والج شوتھ کا باعث - جب وایو بیرونی سراؤں میں پہنچکر کف۔ خون اور پت کو ناقص کر دیتی ہے۔ تب اُن کف وغیرہ سے وایو کے باہر نکلنے کے راستے بند ہو جاتے ہیں۔ اور تمام جسم پر پھیل جانے والا ورم پیدا ہو جاتا ہے۔ شوتھ (ورم) جسم کے کسی حصے کے پھُول جانے کو کہتے ہیں۔

دوشوں کے بالائی جسم میں قیام کرنے سے جسم کے بالائی حصے میں۔ نیچے کے حصۂ جسم میں قیام کرنے سے جسم کے نچلے حصے میں اور وسط جسم میں قیام کرنے سے جسم کے درمیانی حصّے میں ورم پیدا ہو جاتا ہے۔ دوشوں کے سارے جسم میں پھیلے ہونے سے سارا جسم سُوج جاتا ہے۔ علاوہ ازیں جسم کے جس جس حصّے میں دوش قیام کرکے ورم کو پیدا کر دیتے ہیں۔ اُس ورم کو اُسی خاص حصے کے نام سے موسُوم کیا جاتا ہے۔

ورم ہونے سے پہلے جسم میں گرمی اور جلن معلوم ہوتی ہے۔ نسیں پھُول جاتی ہیں۔ سب قسم کے اورام تینوں دوشوں سے پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن ورم میں جس دوش کی علامات غالب ہوں۔ اُسی کے نام سے اُسے پکارا جاتا ہے۔ اور اُسی کو ملحوظ رکھ کر علاج بھی کرنا چاہیئے۔

اورام کی مشترکہ علامات - گرانی - بیقراری - ابھار - گرمی - لسوڑ کا پتلا ہو جانا - رونگٹوں کا کھڑے ہو جانا اور عضو کی رنگت میں فرق آ جانا سوج کی عام علامات ہیں -

وات ادھکیہ (غلبے والے) ورم کی علامات - جب سوج میں وات کا غلبہ ہو - تو وہ جگہ بدلتی رہتی ہے - جلد کو پتلا اور پرش کر دیتی ہے اس کا رنگ سرخ یا سیاہ پڑ جاتا ہے - ورم کا مقام بے حس ہوتا ہے وہاں درد ہوتا اور رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں - اسباب پیدائش کے مخالف علاج کرنے سے یہ ورم دور ہو جاتا ہے - دبانے پر دب جاتا اور پھر ابھر آتا ہے - اور اس کا زور دن کے وقت بڑھ جاتا ہے -

پت کے غلبے والے ورم کی علامات - پت کے غلبہ والی سوج نرم - بدبودار - سیاہ - زرد یا سرخ ہوتی ہے - چکر آتے ہیں - بخار ہو جاتا ہے - پسینے آتے ہیں - پیاس لگتی ہے - اور بیہوشی طاری ہو جاتی ہے - اس سوج پر ہاتھ لگ جانا برا محسوس ہوتا ہے - آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں - اور جلن بکثرت ہوتی ہے -

کف کے غلبے والے ورم کی علامات - کف کے غلبے والی سوج بھاری - قائم اور پانڈو رنگ کی ہوتی ہے - اس کی موجودگی میں طعام کی رغبت نہیں رہتی منہہ سے رالیں ٹپکتی ہیں - نیند زیادہ آتی ہے - قے آتی ہے - اور حرارت ہاضمہ کمزور ہو جاتی ہے - یہ پیدا ہونے سے دور دور ہونے میں نہائت سخت ہوتی ہے - اور دبانے پر پھر

۵۱ کھردرا

نہیں اُٹھتی۔ اِس کا نمو رات کے وقت بڑھ جاتا ہے۔

لاعلاج اورام - لاغر شخص کی اور بیماری کے سبب سے دُبلے ہونے والے شخص کی سوج۔ قے وغیرہ عوارض والی سوج مرمِ ستھان کی سوج۔ ریکھاؤں (لکیروں) کے درمیان کی سوج۔ رسنے والی سوج اور کمزور آدمی کی سوج علاج کے قابل نہیں ہوتی۔

قابل علاج اورام - جس طاقتور شخص کا گوشت کم نہ ہوگیا ہو اُس کی ایک دوش سے پیدا ہونیوالی نئی سوج آسانی سے دُور ہوسکتی ہے۔ طاقت، دوش اور موسم کے حالات سے واقفکار وید کو چاہیئے کہ سوج کا علاج ندان، دوش اور موسم کے مخالف عمل میں لائے۔

علاج - آم[1] سے پیدا شدہ سوج کو فاقہ کشی اور ہاضم ادویات سے اُلوَن[2] دوش والی سوج کو وِشودھن[3] کے ذریعے سے۔ سر کی سوج کو شرو ویرچن سے۔ نچلے حصے کی سوج کو اسہال دیکر۔ بالائی حصے کی سوج کو قے کرا کے۔ گھی کے کثرت عمل سے پیدا شدہ سوج کو خشکی پیدا کرنے والی تدابیر سے اور خشکی سے پیدا ہونے والی سوج کو مرغن تدابیر سے مغلوب کرنا چاہیئے۔ قبض والی وات سوج کو نروہن وستی سے اور وات پت سوج کو تکتک گھرت سے دُور کریں۔ غشی، بیقراری، جلن اور پیاس والی سوج میں دُودھ کا استعمال کرانا چاہیئے۔ وِشودھن کے قابل سوج میں گائے کا پیشاب ملا کر دُودھ پلائیں۔ علیٰ ہٰذا القیاس

---

[1] کھائی ہوئی غذا کا ناہضم شدہ رس [2] بڑھا ہوا
[3] جلاب

کفج سوج میں کھشار۔ چرپری۔ گرم ادویات اور گائے کا پیشاب ملا کر تکّر (دہی کا مٹھا) یا آسو پلائیں۔

سوج میں پرہیز کے قابل اشیا - دیہاتی اور آبی جانوروں کے گوشت۔ نمک۔ سوکھا ساگ۔ نیا اناج۔ گڑ کی بنی چیزیں۔ پیٹھی کے پکوان۔ دہی۔ تل کی تلی اشیا۔ رسیلے بھوجن۔ شراب۔ کھٹائی۔ جَو کی دھانی۔ خُشک گوشت۔ ثقیل۔ ناموافق اور جلن پیدا کرنے والی غذا۔ رات کا سونا اور جماع ان باتوں سے سوج کے مریض کو پرہیز رکھنا چاہیئے

کفج سوج کے لئے نسخے - ترکُٹا۔ لنوتھ۔ گُٹکی اور لوہ چوُرن کو ترپھلے کے رس کے ساتھ نوش کرائیں۔

یا ہرڑ کا سفوف گؤموتر کے ساتھ کھلائیں۔ تو کفج سوج دُور ہو جاتی ہے۔

یا ہرڑ۔ سُونٹھ۔ دیودارو اور سانٹھ کا چُورن نیم گرم پانی کے ساتھ پھانکیں۔ تو کفج سوج جاتی رہتی ہے۔ یا یہی چُورن گؤموتر کے ساتھ نوش کرائیں تو تینوں قسم کی سوج سے آرام ہو جاتا ہے۔ دوائی کے ہضم ہو جانے پر دُودھ کے ساتھ غذا کھلانی چاہیئے۔

واتج سوج کے لئے نسخے - سانٹھ۔ سُونٹھ اور موتھا ہر ایک دو تولہ لے کر ایک پرستھ دودھ میں پکالیں۔ جب نصف باقی رہ جائے۔ تو اُتار کر پلائیں۔

یا اونگا کی جڑھ۔ پیپل۔ پیپلا مُول اور سُونٹھ کو بھی اوّل الذکر ترکیب کے مطابق دودھ میں پکا کر استعمال کرائیں۔ تو واتج سوج دُور ہو جاتی ہے۔

یا دنتی۔ لنوتھ۔ ترکُٹا اور چیتا کو دودھ میں جوش دے کر پلائیں۔

توسوج کی خرابیاں دُور ہوجاتی ہیں۔
یا دنتی۔ سنوتھ۔ ترکُٹا اور چیتا میں سے ہر ایک نصف نصف پل لیکر دو پرستھ دُودھ میں جوش دیں۔ جب دُودھ نصف رہ جائے۔ تو پلائیں۔ اس کے پلانے سے وات پنج سوج جاتی رہتی ہے۔
سُونٹھ اور دیو دارو کا کاڑھا دُودھ کے ساتھ پینے سے۔ یا سیاہ نسوتھ انڈ کی جڑھ اور سیاہ مرچ سب ہموزن لیکر آٹھ گُنا دُودھ اور اُس سے چہار گُنے پانی میں ڈالکر پکالیں۔ اور دُودھ باقی رہ جانے پر چھانکر پی لیں۔ تو وات پنج سوج جاتی رہتی ہے۔
یا دار چینی سوار ہلدی۔ سانٹھ اور سُونٹھ یا گلو۔ سُونٹھ اور دنتی۔ ان دونوں نُسخوں میں سے کوئی ایک نسخہ لے کر دُودھ میں پکا کر پلائیں۔ تو وات پنج سوج دُور ہوجاتی ہے۔
وات پنج سوج میں کھانے اور پانی کا استعمال ترک کرکے ایک ہفتہ یا ایک مہینہ تک صِرف اونٹنی کے دُودھ پر گُذارہ کریں۔ یا علیٰ ہٰذا الطریق گومُوتر اور بھینس کا دودھ استعمال میں لائیں۔ یا گائے کا دُودھ کھانے کے ساتھ اور پینے کے کام میں لائیں۔
اگر سوج کی حالت میں پاخانہ بہُت پھٹا ہُوا آئے۔ تو ترکُٹا۔ سونچل نمک اور شہد ملا کر دہی کا مٹھا پلائیں۔ دوشوں کے ذریعے پھٹے ہوئے آم (کھائی ہوئی غذا کے کچّے رس) اور رُکے ہوئے پاخانہ کی صُورت میں گُڑ اور ہرڑ یا گُڑ اور سُونٹھ پلائیں۔
پاخانہ اور بادِ مخالف کے رُک جانے پر غذا سے پہلے انڈ کا تیل۔

دُودھ یا مانس رس کے ساتھ ملا کر پلانا چاہیئے۔
سروتوں (سوراخوں) کے بند ہو جانے نیز حرارت ہاضمہ اور رغبت طعام کے زائل ہو جانے کی صُورت میں اعلےٰ درجے کے مد (شراب) اور ارشٹ استعمال کرائیں۔

کنڈیر آدی ارشٹ - کنڈیر - بھلاوہ - چیتا - بڑکٹا - داوڑنگ اور ہرڑ کیٹھری سب دو دو پر پہتھ لے کر جوکوب کر کے ایک درون کانجی اور دہی کے توڑ میں ڈال کر کاسے کے گوبر کے اُپلوں کی آگ پر پکائیں تین چوتھائی رہ جانے پر اُتار کر اُسے چھان لیں۔ اور ٹھنڈا ہونے پر اُس میں ایک درون دہی کا توڑ اور ایک سو پل مصری ملا کر ایک ایسے گھڑے میں بھر دیں۔ جس میں چیتا اور پیپلوں کی بھاونا دی گئی ہو۔ اِس گھڑے کو ڈھانپ کر دس دِن تک لٹکائے رکھیں۔ پھر اِس کا استعمال کرائیں۔ تو سوج۔ بھگندر۔ بواسیر۔ کرمی روگ۔ کوڑھ۔ پرمیہہ۔ لاغری۔ وات روگ اور ہچکی روگ دُور ہو جاتے ہیں۔

اشٹ شت ارشٹ - کھنبھاری کے پھل - آملہ - مرچ سیاہ - ہرڑ داکھ اور پیپل ہر ایک سو سو پل لے کر سب کو جوکوب کر کے پُرانا گڑ ایک تُلا لے کر اس میں ملا کر ایک ایسے گھڑے میں بھر دیں جس کے اندر کی طرف شہد لگایا گیا ہو۔ اُس گھڑے میں ایک درون پانی بھی ڈال دیں۔ اس گھڑے کو گرمی کے موسم میں ایک ہفتہ اور جاڑے میں دو ہفتہ تک اِسی طرح رکھا رہنے دیں۔ اِس کے بعد ارشٹ تیار ہو جائیگا۔

اِس ارشٹ کے استعمال سے سُوج اور کف واتج قبض دُور ہوجاتی ہیں۔ اور حرارت ہاضمہ بڑھ جاتی ہے۔

پُنرنوا آدی ارشٹ ۔ سفید سانٹھ ۔ سُرخ سانٹھ ۔ کھریٹی ۔ ناگ بلا پاٹھا ۔ دنتی ۔ گلو ۔ چیتیا اور کیڑی ہر ایک تین تین پل لے کر ایک درون پانی ڈال کر آگ پر چڑھادیں ۔ جب پانی نصف رہ جائے ۔ تو چھانکر ٹھنڈا ہونے پر اس میں دو تلا پُرانا گڑ اور ایک پرستھ شہد ملا کر گھی کے چکنے گھڑے میں بھر کے جَو کے ڈھیر میں ایک مہینہ تک دفن کر رکھیں ۔ اور پھر نکال کر اس میں تیج پات ۔ دارچینی ۔ الائچی خورد کالی مرچ اور نیتر بالا ہر ایک نصف نصف پل کا سفوف ملا کر خوشبودار بنالیں ۔ جب یہ ارشٹ پُرانا ہو جائے ۔ تو اس میں گھی اور شہد ملاکر مرض اور طاقت کے مطابق استعمال کرائیں ۔ تو امراض دل ۔ بھس ۔ بڑھا ہُوا ورم ۔ تلی ۔ چکر آنا ۔ کھانے کی خواہش نہ رہنا ۔ پرمیہہ ۔ بادِ گولہ بھگندر ۔ چھیُوں قسم کے جٹھر روگ ۔ کھانسی ۔ دمہ ۔ سنگرہنی ۔ کوڑھ ۔ کھجلی شاکھاگت وایو ۔ پاخانے کا رُک جانا ۔ ہچکی ۔ کلاس اور ہلیمک روگ جلدی دُور ہو جاتے ہیں ۔ اِس ارشٹ کو پی کر مانس رس کے ساتھ کھانا کھانے سے خوبصورتی ۔ طاقت ۔ عمر ۔ اوج اور تیج بڑھ جاتے ہیں

ترپھلا ارشٹ ۔ ترپھلا ۔ اجوائن ۔ چیتیا ۔ پیپل ۔ لوہ بھسم اور وائڈ رنگ ہر ایک ایک کُڑو ۔ شہد دو کُڑو اور پُرانا گُڑ ایک تلا لے کر سب کو ملا کر گھی کی ایک چکنی ہانڈی میں بھر دیں ۔ اور مُنہ بند کر کے مہینہ بھر تک جَو کے ڈھیر میں دبائے رکھیں ۔ اِس کے بعد نکال کر استعمال میں لائیں

و پُنرنوا آدی ارشٹ کے سے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔
بواسیر اور بھُس کی خرابیوں کے بیان میں جو جو ارشٹ لکھے گئے ہیں
وُہ سب بھی سوج کے لئے مفید ہوتے ہیں۔
پپلی آدی چُورن پیپل۔ پاٹھا۔ گج پیپل۔ کیڑی۔ چیتا۔ سُونٹھ۔ پپلا مُول
ہلدی۔ کالا زیرہ اور موتھا کے چُورن کو نیم گرم پانی کے ساتھ پھانکنے
سے تردوشج پُرانی سوج بھی دُور ہو جاتی ہے۔
یا اسی مقصد کے لئے چرائتہ اور سُونٹھ کا سفوف گرم پانی کے ساتھ پھانکیں
یا لوہ چُورن۔ ترکُٹا اور جَوکھار کے چُورن کو ترپھلے کے رس کے ساتھ
پئیں۔ تو بھی تردوشج پُرانی سوج دُور ہو جاتی ہے۔
کھشار آدی وٹکا۔ دونو طرح کے کھار۔ چاروں نمک۔ لوہ چُورن
ترکُٹا۔ ترپھلا۔ پپلا مُول۔ واوڑنگ کی مینگی۔ موتھا۔ اجمود۔ دیودارو۔
بل گری۔ اِندر جَو۔ چیتے کی جڑ۔ پاٹھا۔ ملٹھی اور اتیس ایک ایک پل۔
اور بھُنی ہوئی ہینگ ایک کرش لے کر سب کا چُورن بنا کر رکھ لیں۔
پھر مُولی اور سُونٹھ کی بھسم میں آٹھ گُنا پانی ملا کر آگ پر چڑھا دیں۔
جب پانی ایک چوتھائی باقی رہ جائے۔ اُتار کر چھان لیں۔ اور اُس
میں اوّل الذکر چُورن ملا کر آگ پر رکھ کے ہلاتے رہیں۔ تاکہ برتن سے
لگنے نہ پائے۔ جب وُہ گاڑھا ہو جائے۔ تو اُتار کر بیر کے برابر گولیاں
باندھ کر خشک کر لیں۔ اِن گولیوں کا ٹھیک ترکیب کے مطابق استعمال
کرنے سے تلی۔ امراض شکم۔ برص۔ بلغم۔ بھُس۔ کھانے سے بے رغبتی
سُوکھا سوج۔ ہیضہ۔ باؤ گولہ۔ پتھری۔ دمہ۔ کھانسی اور کوڑھ

جلدی دُور ہو جاتے ہیں۔

دیگر۔ نصف پل ادرک یا سُونٹھ کو نصف ہی پل پُرانے گُڑ کے ساتھ استعمال کرائیں۔ پھر ہر روز نصف نصف پل بڑھاتے رہیں۔ جب پانچ پل پُورے ہو جائیں۔ تو مہینہ بھر تک ہر روز پانچ پل ہی استعمال کرتے رہیں۔ دوائی کے ہضم ہو جانے پر دُودھ۔ یُوش اور مانس رس کا استعمال کیا کریں۔ اِس دوائی سے باؤگولہ۔ امراض شکم۔ بواسیر کی خرابیاں۔ سوج۔ پرمیہہ۔ دمہ۔ زُکام۔ السک۔ اُدپاک۔ بدہضمی یرقان۔ سُوکھا منووکار۔ کھانسی اور کف دُور ہو جاتے ہیں۔

مندرجہ بالا طریق کے مطابق ہی ہر روز نصف نصف پل بڑھا کر ادرک کا رس پئیں۔ جب پانچ پل تک مقدارِ خوراک پُہنچ جائے۔ تو ایک مہینہ تک پانچ پل ہی ہر روز استعمال کرتے رہیں۔ دوائی کے ہضم ہو جانے پر دُودھ کے ساتھ غذا کھائیں۔

ترپھلا کے کاڑھے کے ساتھ شلاجیت کے استعمال کرنے سے بھی تردوشج سوج دُور ہو جاتی ہے۔

ہرتیکی آدی پریوگ۔ چار سیر دش مُول اور ایک سو ہرڑ کو سولہ سیر پانی میں ڈالکر آگ پر چڑھا دیں۔ جب پانی ایک چوتھائی رہ جائے۔ تب اُتار کر چھان لیں۔ اور ہرڑوں کے بیچ میں سے گُٹھلی نکال کر پھینک دیں۔ پھر اُس کاڑھے میں ہرڑوں کا گُودا اور پُرانا گُڑ ملا کر آگ پر چڑھا دیں۔ جب چاٹنے کے قابل گاڑھا سا ہو جائے۔ تب آگ پر سے اُتار کر ترکٹا۔ دارچینی۔ الائچی اور تیج پات ہیں کر

اُس میں ملالیں - نیز آدھ پرستھ شہد اور تھوڑا سا جوکھار ڈالکر ملالیں - پھر اِن میں سے ہر روز ایک ہرڑ کھا کر اُوپر سے نصف پل چٹنی چاٹ لیا کریں - تو نہایت بڑھی ہوئی سوج بھی دُور ہو جاتی ہے - نیز دمہ - بخار - اروچی - پرمیہہ - ہچکی - تلی - تردو شچ اُدر روگ - بھس - لاغری آم وات - رکت پت - امل پت - موتر دوش - وات دوش اور شکر دوش بھی دُور ہو جاتے ہیں -

پٹول آدی گھرت - پٹول کی جڑھ - دیودارو - دنتی - ترائمان پیلی ہرڑ - اندرائن کی جڑھ ملیٹھی - کٹکی - رکت چندن - نچل اور دار ہلدی ہر ایک ایک ایک کرش لیکر آٹھ گنا پانی ڈالکر آگ پر چڑھا دیں - جب چوتھا حصہ پانی باقی رہ جائے - اُتار کر چھان لیں - اور اُس میں ایک کُڈو گھی ڈال کر پھر پکائیں - جب صرف گھی باقی رہ جائے تو اُسے اُتار کر رکھ لیں - اور ہر روز مقدار کے مطابق استعمال میں لائیں - تو وسرپ - داہ - بخار - سنّپات - پیاس - وِش روگ اور سوج دُور ہو جائیگی -

چیترک آدی گھرت - چیتا - دھنیا - اجوائن - کالا زیرہ - سونچل نمک - مرچ سیاہ - سُونٹھ - پیپل - امل بیت - بل پھل - انار کی چھال - جوکھار - پپلا مُول اور چیب ہر ایک دو دو تولے لیکر ایک آڑھک پانی ڈالکر پکالیں - اور چوتھائی حصہ باقی رہنے پر ایک پرستھ گھی ملا کر پھر آگ پر چڑھادیں - اور جب صرف گھی باقی رہ جائے - تو اُتار کر رکھ لیں - اس گھی کے حسب ترکیب استعمال کرنے سے بواسیر - باؤ گولہ -

سوج اور امراضِ پیشاب دُور ہو جاتے ہیں۔ جٹھر اگنی طاقتور ہو جاتی ہے۔
یا چیتا اور جَوکھار کو آٹھ گُنا پانی ڈالکر آگ پر چڑھا دیں۔ اور چوتھائی باقی رہنے پر اُتار کر اُس میں گھی ڈال کر پکا لیں۔ اس گھی کے استعمال سے ویرج بڑھتا ہے۔
کلیان گھرت۔ پنچ گویہ گھرت۔ مہا تکتک گھرت اور تکت گھرت کا استعمال بھی سوج کے لئے فائدہ مند ہوتا ہے۔
چترکو تھت گھرت۔ ایک گھڑے کے اندر کی طرف چیتے کی چھال باریک پیس کر لیپ کر دیں۔ اور اُس گھڑے میں دُودھ جما دیں۔ جب دہی جم جائے۔ تو اُسے بلو کر گھی نکال لیں۔ اس گھی کو چیتے کی جڑھ اور مٹھے کے ساتھ پکا کر استعمال کرنے سے سوج۔ بواسیر۔ اسہال۔ وات گُلم اور پرمیہہ دُور ہو جاتے ہیں۔ جٹھر اگنی بڑھ جاتی ہے
یا یہ گھی مٹھے میں ملا کر اُس سے کھانا کھایا کریں۔
یا اسی گھی کے ساتھ یواگو پکا کر کام میں لائیں۔
سوج کے لئے یواگو۔ جیونتی۔ کالا زیرہ۔ کچور۔ کُڑا۔ لٹ زیرہ۔ چترک۔ بل گری اور بیر کے برابر جَوکھار۔ ان کو ملا کر گھی یا تیل میں پکا کر یواگو کا استعمال کریں۔ اس میں املی کے کتاروں کی تھوڑی سی کھٹائی ملا لیں۔ اس سے بواسیر۔ اسہال۔ وات گُلم۔ سوج۔ ہردے روگ۔ اور ضعفِ ہضم کی شکائت دُور ہو جاتی ہے۔
یا اسی یواگو کو مندرجہ بالا ترکیب کے مطابق پنچ کول سے مصلح کر کے استعمال میں لائیں۔ تو وہی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ جو اُوپر بیان

کئے گئے ہیں۔

پیلی ڈالکر پکایا ہُوا کُلتھی کا یُوش یا ترکُٹا اور جَو کھار ڈالکر پکایا ہُوا مُونگ کا یُوش۔ اناج کو بکھیر کر کھانے والے پرندوں کا مانس رس جنگلی چرندوں اور پرندوں کا مانس رس۔ نیز کچھوے۔ گوہ۔ مور یا سیہہ کا مانس رس سوج کے لئے فائدہ مند ہیں۔

سبزی کھانے والوں کے لئے سوور چپکا۔ گاجر۔ پٹول۔ مکو۔ مُولی ناڑی کا ساگ۔ نیم کا ساگ۔ جَو اور شالی چاول مفید ہوتے ہیں۔

اب اُن دواؤں کا بیان کیا جائیگا۔ جو سوج کو دُور کرنے کے لئے باہر لگانے کے کام میں آتی ہیں۔ جیسے واتج سوج میں سنیہہ۔ پردیہہ۔ پری سیچن اور سویدن وغیرہ

شیلیہ تیل۔ شلاپشپ۔ کُٹھ۔ اگر۔ دارہلدی۔ پدماک۔ الائچی نیتر بالا۔ پلاش۔ موتھا۔ پرینگو۔ تھونیر۔ جٹامانسی۔ تالیس پتر۔ کیوٹی موتھا۔ تیج پات۔ دھنیا۔ شری ویشٹک۔ دھیامک۔ سپرکا۔ اور نکھی میں سے جو جو ادویات مل سکیں۔ اُنہیں بہم پہنچا کر اُن کے کاڑھے سے تیل پکا کر اُسے بادی کی سوج کے اوپر لیپ کریں۔

اڑوسہ۔ کنجا۔ سہانجنا۔ کھنبھاری اور تُلسی کے پتّوں کا کاڑھا بنا کر گرم گرم سے سوج کو دھوئیں۔ یا دُھوپ میں گرم کئے ہوئے پانی سے پسینہ لیں۔ اس پانی سے نہا کر خوشبودار اشیاء کا لیپ بھی کرنا چاہیئے۔

پتج سوج کے لئے تیل۔ بیت اور کھشیر ورکھشوں کی چھال۔ مجیٹھ۔ کھریٹی۔ کنول نال۔ رکت چندن۔ پدماکھ اور نیتر بالا کو پیس کر انکا لیپ

کریں۔ یا اِن ادویات سے تیل کو پکا کر، پتج سوج پر لگائیں۔ اسر
تیل کو لگا کر رکت چندن ۔سرڑ اور پدماکھ ڈالے ہوئے پانی کو دھوپ
میں گرم کرکے اس سے نہائیں۔ اسی طرح کھشیر ورکھشوں کی چھالوں
کے کاڑھے یا کچی لسی سے نہا کر چندن کا لیپ کریں۔

کفج سوج کے لئے تیل وغیرہ پیپل کا چورن ۔پرانی کھل۔
سہانجنے کی چھال اور رائی کو پیس کر کفج سوج پر لیپ کریں۔
کلنتھی اور سونٹھ کے کاڑھے میں گوموتر کو ملا کر پری شیک کریں ۔بع
میں چندن اور اگر کا لیپ کریں۔
بہیڑے کے گودے کا لیپ کرنے سے سب قسم کی سوجوں کی جلن مٹ جاتی ہے
اگر سوج میں پھنسیاں ہو جائیں۔ تو ملٹھی ۔موتھا ۔کیتھ کے پتے
اور رکت چندن کا لیپ کرنا چاہیئے۔
راسنا ۔اڑوسہ ۔آک ۔ترپھلا ۔واوڑنگ ۔سہانجنے کی چھال ۔موشک پر
نیم تلسی نکھی ۔دوب ۔سورچلا ۔کٹکی ۔مکو ۔کیڑی ۔کٹھ ۔پنرنوا ۔چیتا
اور سونٹھ لے کر سب کو گوموتر میں پیس کر لیپ کریں۔
یا سوکھی مولی کو پانی میں اُبال کر اُس پانی سے پری شیک کریں۔
جو سوج جسم کے الگ الگ مقامات میں ہوتی ہے۔ وہ مقام ۔دوش
اور علامات کے لحاظ سے کئی قسم کی ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر
ذیل میں چند قسم کی سوجوں کا حال بیان کیا جاتا ہے۔
اپنے اپنے بگڑنے کے اسباب سے بگڑ کر تینوں دوش سر میں
مہلک سوج پیدا کر دیتے ہیں۔ اس میں گلا گھر گھر کرنے لگتا ہے۔

اور سانس رُک جاتا ہے۔ اِسے "شالُوک شوپھ" کہتے ہیں۔
گلے کے جوڑ۔ ٹھوڑی اور گلے میں جلن۔ راگ اور سانس کا تیزی سے آنا "سنچُوگر شوپھ" کی علامات ہیں۔
جب یہ سوج گلے میں گول شکل اختیار کرکے اور سخت درد پیدا کرکے آدمی کو مار ڈالتی ہے۔ تو اُسے "بڑالکا شوپھ" کے نام سے پکارتے ہیں۔
تالو میں پیدا ہونیوالی سُرخ اور سوزش خیز سوج کو "تالو وِردھی سماں شوپھ" کہتے ہیں۔ یہ تینوں دوشوں کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔
جو سوج زبان کے اُوپر واقع ہوتی ہے۔ اُسے اُپ جِنبھکا بولتے ہیں۔ اور جو کف کی وجہ سے زبان کی نچلی طرف واقع ہوتی ہے۔ اُسے وِردھی جِنبھکا کہتے ہیں۔
رکت پت کی وجہ سے دانتوں کے مسُوڑھوں میں پک جانے والی سوج کو اُپ کُش کہتے ہیں۔
دانتوں کے مسُوڑھوں میں جو سوج خُون اور کف کے اجتماع سے اُٹھ آتی ہے۔ اُسے دنت وِدرِدھی بولتے ہیں۔
گلے کے ایک پہلُو میں جو ایک گانٹھ اُٹھتی ہے۔ اُسے گل گنڈ کہتے ہیں۔ اور جب بُہت سی گانٹھیں ہوتی ہیں۔ اُنہیں گنڈ مالا بولتے ہیں۔ یہ دونو قابلِ علاج ہیں۔ لیکن جب ان کے ساتھ زکام۔ درد پسلی۔ کھانسی بخار اور قَے کی بھی شکائت ہو۔ تو ان کو لاعلاج سمجھنا چاہیئے۔

سوج کا علاج۔ مندرجہ بالا اورام میں فصد کھولنا۔ کائے وریچن (جسم کی اندرونی صفائی)۔ شر وریچن (تنقیۂ دماغ)۔ دُھوم پان (حقہ نوشی

پُرانے گھی کا پینا اور فاقہ کشی مفید تدابیر ہیں۔

مُنہہ کے اورام میں دافعِ اورام ادویات ملنی چاہئیں۔ اور انہی ادویات کا کُول بنا کر مُنہہ میں رکھیں (غرارے کریں)۔

دُوسری گرنتھیوں[1] کا بیان۔ وات وغیرہ دوشوں کے غلبے کے سبب جسم کے خاص خاص حصوں میں نمایاں علامات رکھنے والے اورام پیدا ہو جاتے ہیں۔ ایک ورم ناڑیوں میں خُون کا بہاؤ رُک جانے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ گوشت میں ایک اور بڑی سی بے ایذا گانٹھ نمایاں ہو جاتی ہے۔ ایک گانٹھ چربی میں پیدا ہو جاتی ہے۔ جو نہائت چکنی اور چلائمان[2] ہوتی ہے۔

جس شخص کے جسم میں ایسی گانٹھ پیدا ہو جائے۔ اُسے پکنے سے پہلے ہی شودھن[3] دوائی دے کر پتھر یا لکڑی کے ذریعے پسینہ لا کر انگوٹھے یا لکڑی سے نرم کر دینا چاہیئے۔ جب وُہ پک جائے۔ تو چیرا دیکر سب مواد نکال دیں۔ اور گلی ہوئی کھال کو الگ کر دیں۔ پھر اُسے دگدھ کر کے (جلا کر) برن (زخم) کا سا علاج کریں۔ اگر اُسے جلایا نہ جائیگا۔ تو کم خُشک ہونے کی وجہ سے وُہ پھر رفتہ رفتہ بڑھ جائیگی۔ اِس لئے ہوشیار وَید کو چاہیئے۔ کہ اُس کے مقام پیدائش کو اچھی طرح سے دیکھ بھال کر اس کی بیخکنی کرے۔ چیر نے پر بھی اگر اُس کا بقایا رہ جائے۔ تو پک جانے کے سبب پھٹ کر اس میں کھشتیج وِسرپ پیدا ہو جاتا ہے۔

اِس کھشتیج وِسرپ نامی عارضے کے دفعیئے کے لئے اول الذکر معالجات وِسرپ

---

[1] گانٹھیں [2] جو ایک ہی جگہ نہ ٹھہری رہے [3] اندرونی صفائی کرنے والی

کے مطابق تدابیر عمل میں لانی چاہئیں۔ پھر بہ ترتیب جیسا کہ بیان ہو چکا ہے۔ برُنْ (زخم) کا سا علاج شروع کریں۔

جو گانٹھ کوکھ[1]۔ پیٹ۔ حلق۔ اور کسی مرم ستھان میں پیدا ہو جائے۔ اُس کا علاج ترک کر دینا چاہیئے۔

جو گانٹھ بچے۔ بوڑھے اور کمزور اشخاص کے جسم میں پیدا ہو جائے۔ اس کا علاج بھی منع ہے۔

اَربُد کا علاج بھی گرنتھی کے علاج کا سا ہی کرنا چاہیئے۔ کیونکہ دیش[2] ہیتو[3] آکرتی[4]۔ دوش[5] اور دُوشیہ[6] کے لحاظ سے گرنتھی اور اَربُد میں کوئی فرق نہیں ہوتا

الجی کی علامات۔ تانبے کے رنگ کی درد والی ایک قسم کی پڑکا[7] ہوتی ہے جسے الجی کہتے ہیں۔ اس کے اگلے حصے میں سے مواد رِستا رہتا ہے۔

چِپّ کی علامات۔ کھال اور ناخنوں کے درمیان خون اور گوشت کے بگڑ جانے سے ایک قسم کا ورم پیدا ہو جاتا ہے۔ جو بہت جلد پک جاتا ہے (یہ علامات چِپّ نامی کھشُدر روگ سے ملتی ہیں)۔

وِدارکا کی علامات۔ چڈوں اور بغلوں میں تِنّی کی سی اور درد سے خالی ایک گانٹھ پیدا ہو جاتی ہے۔ جو نہایت ہی سخت ہوتی ہے۔ اسکے ہونیسے بخار آجاتا ہے۔ یہ گانٹھ کف اور وات سے پیدا ہوتی ہے۔ اور اسے وِدارکا کہتے ہیں۔ اس کا علاج دوش کے غلبے کے مطابق کرنا چاہیئے۔

---

[1] کوکھی۔ پہلو [2] مقام [3] بواعث [4] وضع [5] وات۔ پت اور کف یہ تینوں دوش کہلاتے ہیں [6] ساتوں دھاتو۔ جو دوشوں کی وجہ سے بدلتے رہتے ہیں [7] پھنسی

اِن مندرجہ بالا اورام میں فصد کھولنا اور پنڈ اُپناہ[۵۱] کرنا چاہیئے۔ اور پک جانے کے بعد برن کا سا علاج کریں۔

وسپھوٹک کی علامات۔ اس بیماری میں سارے جسم پر چھوٹے چھوٹے سے پھوڑے پیدا ہو جاتے ہیں جن کی وجہ سے بخار اور پیاس کا زور ہوتا ہے۔ اور رنگ سُرخ ہو جاتا ہے۔

لکھشا کی علامات۔ جو سوج جسم پر گیہوں پیت کی سی اور کھیل کے برابر ہو جاتی ہے۔ اُسے لکھشا کہتے ہیں۔ یہ وات پت سے پیدا ہوتی ہے۔

مسُورکا کی علامات۔ جسم پر چھوٹی بڑی اور بھی ایک طرح کی پھنسیاں ہو جاتی ہیں۔ جو پت سے پیدا ہوتی ہیں۔

ایک قسم کی پھنسیاں مسُور کی شکل کی سارے جسم پر نمایاں ہو جاتی ہیں جنہیں مسُورکا کہتے ہیں۔ یہ پت کف سے پیدا ہوتی ہیں۔ اس بیماری میں وہ علاج کرنا چاہیئے۔ جو وسرپ اور کوڑھ کے دفعیئے کے لئے بیان کیا گیا ہے۔

انتر وِردّھی وغیرہ کی علامات۔ وات وغیرہ دوش اپنی جملہ علامات سمیت انڈکوش[۵۲] میں جا کر وقتاً فوقتاً اُسے گھٹاتے بڑھاتے رہتے ہیں اسی کو انتر وِردّھی کہتے ہیں۔ جب اُس میں پیشاب بھر جاتا ہے۔ تو اُسے مُوتر ج وِردّھی کہتے ہیں۔ یہ نرم ہوتی ہے۔

جو سوج چربی کے بڑھ جانے سے پیدا ہوتی ہے۔ وہ چکنی اور سخت ہوتی ہے اِن وِردّھیوں کی ناپختگی کی حالت میں مُسہل۔ مالش۔ نروہن (حُقنہ) اور لیپ سے ضرور کام لینا چاہیئے۔ اور پک جانے پر برن کا سا علاج کرنا چاہیئے۔

---

[۵۱] پوٹلی کی ٹکور [۵۲] خصیوں کی تھیلی

کفج موتر ودھی میں نشتر لگا کر پیشاب نکال دیں۔ اور پھر بخوبی صاف کر کے سی دیں اگر پک جائے۔ تو برن کا سا علاج کرنا چاہیئے۔

بھگندر کا بیان ۔ کیڑے پڑ جانے۔ ہڈی کے باریک ہو کر کھین[۱] نہ ہونے پھیلا کر زور کر کے پاخانہ نکالنے۔ اکڑوں بیٹھنے یا گھوڑے پر سوار ہونے سے گدا[۲] پر ایک بڑا سا پھوڑا پیدا ہو کر پک جاتا ہے۔ اس میں سخت درد ہوتا ہے۔ جب یہ پک کر پھٹ جاتا ہے۔ تو بھگندر بن جاتا ہے۔

اس مرض میں مسہل دینا۔ زخم میں سلائی ڈالکر صفائی کرنا۔ چیرنا۔ اسکے منہ کے صاف ہو جانے پر کھشار اور موتر کے ساتھ اچھی طرح پکائے ہوئے تیل سے جلانا مفید ہوتا ہے۔ مرطوب ہونے کی صورت میں برن ہی کا سا علاج کرنا چاہیئے

شلیپد کا بیان ۔ جنگھا[۳]۔ پنڈلی اور پاؤں سے اوپر گوشت۔ کف اور خون کے بگڑ جانے سے شلیپد روگ پیدا ہوتا ہے۔

اس میں فصد کھولنا۔ کف کو دور کرنے والی تدابیر کا عمل میں لانا اور سرسوں کا لیپ کرنا مفید ہوتا ہے۔

جال گردبھ شوتھ[۴] کا بیان ۔ اس مرض میں ہونے کو تو تینوں دوش ہوتے ہیں۔ تاہم پت غالب ہوتا ہے۔ یہ بیماری تیز۔ پتلی اور رکت پاک والی ہوتی ہے اس کی سوجن کی وجہ سے بخار اور پیاس کا زور ہوتا ہے۔ یہ جال گردبھ وسرپ روگ کی قسم سے ہے۔

---

[۱] کھین ہونا۔ زائل ہونا۔ ہضم ہونا [۲] پاخانے کا مقام۔ دُبر [۳] ٹانگ کا وہ حصہ جو پاؤں اور گھٹنوں کے درمیان واقع ہے [۴] ورم۔ سوجن

اس میں فاقہ کشی - نصد کھولنا - ورُوکھشن[۵۱] - کائے ویرچن[۵۲] - آملہ پریوگ[۵۳] اور ٹھنڈے لیپ مفید ہوتے ہیں -

علے ہذا القیاس دیگر اورام میں بھی وات وغیرہ دوشوں کی تشخیص کر کے دوش کے مطابق لیپ کرنا - پھوڑنا اور جلانا وغیرہ تدابیر اختیار کر کے سوج کو اچھا کرنا چاہیئے -

آگنتک شوتھ کا بیان - عموماً چوٹ لگنے سے وات رکت خراب ہوکر سُرخ رنگ کی سوج پیدا کر دیتے ہیں - اِس سوج میں وسرپ اور وات رکت کو دُور کرنے والی تدابیر کام میں لانی چاہئیں -

وشج شوتھ (زہریلے ورم) میں دافع زہر علاج کریں -

ادھیائے کا خلاصہ اِس ادھیائے میں بھگوان پُنرُوسُو نے تینوں دوشوں کے لحاظ سے تین قسم کے اورام - سرو انگ شوتھ (سارے جسم کا ورم) - اردھانگ شوتھ (آدھے جسم کا ورم) - اَوَیو شوتھ (اعضا کا ورم) نج شوتھ (اندرونی ورم) اور آگنتک شوتھ (چوٹ وغیرہ کی وجہ سے ہونیوالا بیرونی ورم) ان کی علامات اور ان کے معالجات بتائے ہیں -

اٹھارہواں ادھیائے

اُدرچکتسا (علاج امراضِ شکم)

اگنی ویش نے پُوچھا - بھگون! عموماً جملہ انسان امراضِ شکم سے دُکھی

---

[۵۱] خشک ہونا [۵۲] مُسہل دینا [۵۳] آملوں کا استعمال

نظر آتے ہیں۔ جن کے مُنہہ سُوکھے ہوئے ہیں۔ اجسام لاغر ہو گئے ہیں شکم اور کوکھیں[۵۱] پھول گئی ہیں۔ حرارت ہاضمہ۔ طاقت اور غذا کم ہو گئی ہے۔ اور تمام قویٰ میں کمی واقع ہو گئی ہے۔ ایسے عاجز انسان علاج کے نہ ہونے سے بیکسوں کی طرح ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اسلئے مہاراج! مَیں آپ کے مُنہہ سے اُن کا آیتن[۵۲]۔ شمار۔ علامات ما قبل۔ وضع اور معالجات بہ تفصیل سُننا چاہتا ہوں۔

بھگوان پُنیر وَسُو اپنے شاگرد کا سوال سُنکر تمام جانداروں کے بھلے کیلئے یُوں گویا ہوئے:۔ حرارت ہاضمہ میں نقص واقع ہو جانے سے انسان کے جسم میں کئی قسم کے امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ نیز مَل[۵۳] کے بالخصوص بڑھ جانے سے امراضِ شکم پیدا ہو جاتے ہیں۔ ضُعفِ ہضم کی حالت میں مَل بڑھانے والی اغذیات کے ہضم نہ ہونے سے دوش جمع ہو کر پران[۵۴] اور اپان[۵۵] وایو کو خراب کرکے اُوپر اور نیچے کے راستوں کو روک کر کھال اور گوشت کے درمیان قیام کرکے کوکھ کو بہت پھُلا دیتے ہیں۔ اور پھر امراضِ شکم کو پیدا کر دیتے ہیں۔ اب اُن کی علامات اور اسباب کا بیان کرتا ہوں۔ غور سے سُنو۔

اُدر روگوں[۵۶] کے اسباب۔ نہائت گرم۔ نمکین۔ کھاری۔ جلن پیدا کرنے والے اور تُرش رسوں[۵۷] کے کھانے سے۔ مِتھیا اور اَسم[۵۸] سرجن[۵۹] کاموں سے۔ خُشک۔ ناپاک اور متضاد اغذیات کے کھانے سے۔ تِلّی۔ بواسیر اور سنگرہنی

---

[۵۱] پہلو پنجابی وکھیاں [۵۲] بواعث۔ اسباب [۵۳] بوَل و براز۔ مواد [۵۴] وُہ ہوا جو سانس اندر لیجاتی اور باہر لاتی ہے [۵۵] وُہ ہوا جو انتڑیوں میں رہتی ہے۔ اور وقتِ ضرورت بوَل۔ براز۔ منی اور حمل کو باہر نکالتی ہے۔ [۵۶] امراضِ شکم [۵۷] ذائقے۔ مزے [۵۸] غلط [۵۹] بے ترتیب۔ ناہموار

کے سبب لاغر ہو جانے سے۔ سُویدن[۱] وغیرہ تدابیر کے ٹھیک طور سے عمل میں نہ آنے سے۔ کلشٹ[۲] روگوں کا علاج نہ کرنے سے۔ خُشکی سے۔ بَول و بُراز وغیرہ حوائج ضروریہ کے روکنے سے۔ سوراخہائے بدن کے خراب ہو جانے سے۔ آم دوش[۳] سے۔ سنکھشوبھ[۴] سے۔ خُوب شکم سیر ہو کر کھانا کھا لینے سے۔ بواسیر کے مسّوں کی وجہ سے پاخانے کے رُک جانے سے۔ آنتوں میں پھٹنے کا سا درد ہونے سے۔ بکثرت جمع شُدہ دوشوں والے اشخاص کے پاپ کرم کرنے سے اور خصوصاً ضُعفِ ہضم والے اشخاص کو شکم کے امراض آگھیرتے ہیں۔

اُدر روگوں کے پورب رُوپ[۵] - بھُوک کا زائل ہو جانا میٹھے۔ مرغن اور ثقیل کھانوں کا دیر میں ہضم ہونا۔ کھائی ہوئی غذا سے جلن پیدا ہونا جیرن[۶] اور اجیرن[۷] کا پتہ نہ لگنا۔ شکم سیر ہو کر کھانا کھانے کی طاقت نہ ہونا۔ پاؤں میں قدرے ورم ہو جانا۔ طاقت کا دن بدن گھٹتے جانا۔ تھوڑی سی محنت کرنے سے بھی سانس کا پھُول جانا۔ بَول و بُراز کا بڑھ جانا۔ اُداورت[۸] کی تکلیف ہونا۔ مثانے کے جوڑ میں درد ہونا۔ اپھارے کا بڑھنا۔ زود ہضم اور قلیل المقدار غذا سے بھی پیٹ کا تن جانا۔ شکم پر خطوط کا نمایاں ہو جانا اور شکنوں کا مِٹ جانا یہ سب اُدر روگوں کی علامات قبل المرض ہوتی ہیں۔

---

[۱] پسینہ لانا [۲] سخت امراض [۳] غذا کا کچّا رس خُون میں مل جانا [۴] حرکت۔ ہلنا جُلنا [۵] علاماتِ قبل المرض [۶] ہضم ہو جانا [۷] ہضم نہ ہونا [۸] ہوا کا رُک جانا

اُدر روگوں کی عام پیدائش - پسینہ اور رطوبت بہانے والے سوراخوں کو روک کر جمع شدہ دوش پران اور اپان وائیو کو بگاڑ کر اُدر روگ پیدا کر دیتے ہیں

اُدر روگوں کی مشترکہ علامات - کوکھ کا اُبھر جانا - پیٹ کا اُبھر جانا - ہاتھ پاؤں کا متورّم ہو جانا - ضُعفِ ہاضمہ - گنڈ ستھل[۱] کا نرم ہو جانا اور جسم کا لاغر ہو جانا اُدر روگوں کی مُشترکہ علامات ہیں۔

اُدر روگوں کا شمار - الگ الگ تینوں دوشوں سے تین - سب دوشوں کے ملنے سے ایک - پلیہہ[۲] - بدھ[۳] - کھشت[۴] اور اُدک[۵] سے ایک ایک - اِس طرح کل آٹھ قسم کے اُدر روگ ہوتے ہیں۔

اب الگ الگ اِن کی علامات کا بیان کیا جاتا ہے۔

واتج اُدر روگ خُشک اور قلیل غذا کھانے سے - آیاس[۶] سے جو اجابت ضرور کے روکنے کے سبب سے - پیدا شدہ اداورت (بادِ مخالف) کے رُکنے سے اور لاغری سے کوکھ - قلب - مثانہ اور گُدا مارگ[۷] میں رہنے والی ہوا بگڑ کر حرارتِ ہاضمہ کو ضعیف کر کے کف کو بڑھا دیتی ہے - تو اِس کف سے سوراخہائے جسم بند ہو جاتے ہیں - اور اِن کے بند ہو جانے کے سبب سے وہ ہوا کھال اور گوشت کے درمیان ٹھہر کر واتج اُدر روگ پیدا کر دیتی ہے۔

واتج اُدر روگ کی علامات - کوکھ - ہاتھ - پاؤں اور خصیوں کی تھیلی کا متورّم ہو جانا پیٹ میں پھٹنے کا سا درد ہونا شکم کا وقتاً فوقتاً گھٹتے بڑھتے رہنا - کوکھشی شول[۸]۔

---

[۱] کنپٹی [۲] تلی - طحال کا بڑھ جانا [۳] قبض

[۴] زخم [۵] پانی [۶] محنت کشی [۷] رودۂ مستقیم

[۸] دردِ پہلو - وَکھی کا درد

دردِ پسلی۔ بادِ مخالف کا رُک جانا۔ اعضا شکنی۔ مفاصل میں اُستخوان شکنی۔ خُشک کھانسی۔ لاغری۔ دُبلاپن۔ طعام سے بے رغبتی۔ بے ہضمی۔ پیٹ کے نچلے حصے میں گرانی۔ بادِ مخالف اور بَول و براز کا رُک جانا۔ ناخنوں۔ آنکھوں۔ مُنہ کی جلد اور بَول و براز کا سیاہ یا سُرخ ہو جانا۔ شکم پر پتلے اور کالے خطوط کا نمایاں ہو جانا۔ نیل[1] نسوں کا چمکنا۔ پیٹ کو بجانے سے پھُولی ہوئی مشک کی سی آواز کا پیدا ہونا۔ نیز ہوا کا اُوپر۔ نیچے اور اِدھر اُدھر آواز اور درد کے ساتھ گھُومنا یہ سب واتج اُدر روگ کی علامات ہیں۔

پتج اُدر روگ کڑوی کھٹّی نمکین۔ نہائت گرم اور تیز اغذیات کے کھانے سے۔ آگ اور دُھوپ کے سینکنے سے۔ جلن پیدا کرنے والی غذا کھانے بدہضمی میں غذا کھا لینے۔ اور بے ہضمی پیدا کرنے والی خوراک کے کھانے سے پت جمع ہو کر کف اور وات سے مل جاتا ہے۔ جو پت کا راستہ روک لیتے ہیں اس لئے پت اُوپر کی طرف رُخ کرتا ہے۔ اور آم آشئے[2] کی وہنی[3] دُور ہو جاتی ہے۔ تو پتج اُدر روگ پیدا ہو جاتا ہے۔

پتج اُدر روگ کی علامات۔ جلن۔ بخار۔ پیاس۔ غشی۔ اسہال۔ چکّر آنا۔ مُنہ کا کڑواپن۔ ناخنوں۔ آنکھوں۔ چہرے کی جلد اور بَول و براز کا سبز یا ہلدی کا سا زرد رنگ ہو جانا۔ شکم پر نیلی۔ زرد۔ سبزی مائل۔ سبز یا تانبے کے رنگ کے سے خطوط کا نمایاں ہو جانا۔ نسوں کا چمکنا۔ شکم میں جلن ہونا اینٹھنا۔ دھُواں نکلنا۔ گرمی لگنا۔ پسینہ آنا۔ بدن کا مرطوب سا رہنا اور زود ہضمی یہ سب پتج اُدر روگ کی علامات ہیں۔

---

[1] وریدیں۔ وہ رگیں جنکے ذریعے گندہ خون دل میں واپس آتا ہے [2] معدہ [3] حرارت ہاضمہ

کفج اُدر روگ ورزش نہ کرنے سے۔ دن کے وقت سونے سے۔ میٹھی نہائت مرغن اور لیسدار اغذیات کھانے سے۔ دہی۔ دودھ۔ پانی اور آبی جانوروں کا گوشت بکثرت استعمال کرنے سے بگڑا ہوا کف جسم کے تمام سروتوں میں وایو کو روک دیتا ہے۔ تو وہ وایو کف کو اندر اور باہر سے تکلیف دیکر کفج اُدر روگ پیدا کردیتی ہے۔

کفج اُدر روگ کی علامات گرانی۔ طعام سے بے رغبتی۔ بے ہضمی۔ اعضا شلنی۔ سستی۔ ہاتھ۔ پاؤں اور خصیوں کا متورم ہوجانا۔ اُت کلیش[۳] نیند۔ کھانسی۔ دمہ۔ ناخنوں۔ آنکھوں۔ چہرے کی جلد اور بول و براز کا سفید ہوجانا۔ شکم پر سفید خطوط کا نمایاں ہوجانا اور نسوں کا چمکنا۔ شکم کی گرانی۔ ستمبا[۴]۔ مضبوطی اور سختی یہ سب کفج اُدر روگ کی علامات ہیں۔

سنّیاتک[۵] اُدر روگ ضعف ہضم کا شکار اگر ناموافق۔ کچا۔ متضاد اور ثقیل کھانا کھائے۔ یا خون حیض۔ بال۔ پاخانہ۔ پیشاب۔ ہڈی اور ناخن کو غذا کے ساتھ کھا جائے۔ یا ہلکے زہر کا استعمال کرے۔ تو اُس کے تینوں دوش بگڑ کر اور رفتہ رفتہ شکم میں جمع ہو کر سنّیاتک اُدر روگ پیدا کر دیتے ہیں۔

سنّیاتک اُدر روگ کی علامات۔ سنّپاتک یعنی تردوشج اُدر روگ میں تینوں دوش کی ملی جلی علامات پائی جاتی ہیں۔ ناخنوں۔ آنکھوں۔ بدن اور

---

[۱] سوراخ۔ نالیاں [۲] سنسناہٹ کسی عضو کا سوجانا [۳] کھائی کھوئی غذا کا ایسے معلوم ہونا۔ گویا باہر نکلنے کو ہے لیکن باہر نہ نکلنا اور منہ میں پانی بھر آنا [۴] چپ چپاہٹ [۵] وات۔ پت۔ کف تینوں دوشوں سے پیدا ہونے والا۔

بول و براز میں ہر طرح کے رنگ پائے جاتے ہیں۔ شکم پر مختلف رنگوں کے خطوط اور ناڑیوں کا جال پھیلا ہؤا ہوتا ہے۔ ان علامات والے اُدر روگ کو سنپاتک اُدر روگ سمجھنا چاہیئے۔

پلیہہ اُدر۔ کھانا کھاتے ہی سواری کرنے سے یا ویسے ہی سخت حرکات سے ہلنے جلنے سے۔ کثرت جماع سے۔ بوجھ اٹھا کر چلنے سے۔ پیدل چلنے سے اور قے وغیرہ امراض سے لاغر ہو جانے سے بائیں پہلو میں تلی اپنے اصلی مقام کو چھوڑ کر بڑھنے لگتی ہے۔ یا رس وغیرہ سے بڑھا ہؤا خون تلی کو بڑھانے لگتا ہے۔

اس طرح یہ تلی پہلے پتھر کی مانند سخت ہوتی ہے۔ اور پھر بڑھتے بڑھتے کچھوے کی پشت کی مانند شکل اختیار کر لیتی ہے۔ اگر اس کا علاج نہ کیا جائے۔ تو یہ بہ ترتیب کوکھ۔ جٹھرا گنی اور حرارت کے مقام کو گھیر کر پلیہہ اُدر روگ پیدا کر دیتی ہے۔

پلیہہ اُدر کی علامات ۔ دبلاپن۔ کھانے سے بے رغبتی۔ بے ہضمی۔ پیشاب کا رُک جانا۔ تمک[1] شواس۔ پیاس۔ اعضا شکنی۔ قے۔ غشی۔ اعضا کی سستی۔ کھانسی۔ دمہ۔ ہلکا بخار۔ اپھارہ۔ ضعف ہاضمہ۔ لاغری۔ منہ کا بے ذائقہ پن۔ اعضا شکنی۔ شکم میں وات کا درد ہونا۔ پیٹ کا رنگ سرخ ہونا یا بے رنگ ہونا اور پیٹ پر سبز۔ نیلی یا سبزی مائل لکیروں کا نمایاں ہونا پلیہہ اُدر روگ کی علامات ہیں۔

علیٰ ہذا القیاس دائیں پہلو میں واقع ہونے والا یکرت[2] بھی بڑھ کر مندرجہ بالا

---

[1] دمے کی ایک قسم ہے [2] جگر

علامات کو نمایاں کرتا ہے۔ جگر اور تلی کے بڑھنے کے اسباب۔ علامات اور معالجات بھی یکساں ہوتے ہیں۔ اس لئے اسے بھی پلیہہ اُدر ہی کے ضمن میں شمار کیا گیا ہے۔

بدّھ اُدر روگ پلکوں کے بال ملا ہُوا کھانا کھا لینے سے۔ اُداورت (بادِ مخالف کے رُک جانے) سے۔ بواسیر سے۔ یا آنتوں کے سُکڑ جانے سے دُبر کا مُنہہ بند ہو جانے کے سبب بگڑی ہوئی اپان وایو حرارت ہاضمہ کو زائل کرکے پاخانے۔ پت اور کف کو روک کر بدّھ اُدر روگ پیدا کر دیتی ہے۔

بدّھ گُد اُدر کی علامات۔ پیاس۔ جلن۔ بخار۔ مُنہہ کا سُوکھنا۔ تالو کا سُوکھنا اُروسادا[۱]۔ کھانسی۔ دمہ۔ دُبلا پن۔ کھانے سے بے رغبتی۔ بے ہضمی۔ پاخانے کا رُک جانا۔ پیشاب کا بند ہو جانا۔ اپھارہ۔ قے۔ چھینک۔ سر درد۔ دردِ دل ناف کا درد۔ دُبر کا درد اور بادِ مخالف کا رُک جانا۔ پیٹ میں سختی۔ سُرخ اور نیلے رنگ کی لکیروں کا نمایاں ہونا۔ لسنوں کے جالوں کا چمکنا یا لکیروں کا بالکل نہ ہونا اور عموماً ناف کے اُوپر کے حصے کا گاؤدُم ہو جانا یہ سب بدّھ گُد اُدر کی علامات ہیں۔

چھدّر[۲] اُدر روگ غذا کے ساتھ ریت۔ کنکر۔ تنکے۔ لکڑی۔ ہڈّی یا کانٹے کھا لینے سے جب آنتیں پھٹ جاتی ہیں۔ یا بکثرت کھانا کھا کر زور سے جمائی لینے کے سبب آنتیں پھٹ جاتی ہیں۔ تب اُن سوراخوں میں سے پکا ہُوا رس باہر ٹپکنے لگتا ہے۔ اور گُدا وانتڑیوں کو پُر کرکے چھدّر اُدر روگ کو پیدا کر دیتا ہے۔

---

[۱] رانوں میں درد ہونا   [۲] بیچش

چھدّر اُدر روگ کی علامات - یہ روگ عموماً ناف کے نیچے پیدا ہوتا ہے اور دوشوں کی طاقت کے مطابق اس میں جلودر کی سی علامات نمایاں ہو جاتی ہیں - اور مریض کو سُرخ - میلا - زرد - لیسدار - بدبودار اور کچّا پاخانہ نکلتا ہے - نیز ہچکی - دمہ - کھانسی - پیاس - پرمیہہ - کھانے سے بے رغبتی - بے ہضمی اور دُبلاپن یہ سب عوارض آگھیرتے ہیں - اِسے چھدّر اُدر کہتے ہیں -

جلودر روگ جس شخص نے سنیہہ[۱] پان کیا ہو - جس کی حرارت ہاضمہ کمزور ہو - یا جو کمزور اور نہائت لاغر ہو - اُس کے بکثرت پانی پی لینے سے حرارتِ ہاضمہ کمزور ہو جاتی ہے - اور وایُو پیاس کے مقام کا سہارا پکڑ کر اور پانی سے مُور چھپت ہُوا ہُوا کف سروتوں کے رُکے ہوئے راستے میں ٹھہر کر کف اور وایُو دونو بڑھنے لگتے ہیں - اور وہ پانی وہاں سے پیٹ میں آکر جلودر روگ پیدا کر دیتا ہے -

جلودر روگ کی علامات - کھانے کی خواہش نہ ہونا - پیاس - دُبر سے پانی کا نکلنا - درد - دمہ - کھانسی - دُبلاپن - شکم پر کئی رنگوں کی لکیروں کا نمایاں ہونا - نسوں کا چمکنا - اور پانی سے بھری ہوئی مشک کی مانند پیٹ کا ہاتھ لگاتے ہی چھلکنا یہ سب جلودر روگ کی علامات ہیں -

قابلِ علاج اُدر روگ تازہ حملہ آور - عوارض سے بری اور جس میں ابھی پانی نہ اُترا ہو - اُس اُدر روگ کا بہت جلد علاج شروع کر دینا چاہئیے اس کے علاج میں دیر لگانے سے اِس کے دوش اپنے اپنے مقامات سے چل کر غذا کے ہضم نہ ہونے کے سبب پتلے ہو کر جوڑوں اور سوراخوں کو

---

[۱] چکناہٹ پینا [۲] گھِرا ہُوا

مرطوب کر دیتے ہیں۔ اور پسینہ بھی بیرونی سوراخوں کے مُنہ رُک جانے کی وجہ سے باہر نہیں نکلنے پاتا۔ پھر وہی پسینہ واپس لوٹ کر پانی کو بڑھا دیتا ہے۔

پانی کی پیدائش کی ترتیب | جب پیٹ میں لیس پیدا ہونے لگتی ہے تو پیٹ کی شکل گول ہو جاتی ہے۔ پیٹ میں گرانی۔ چپ چپاہٹ کھنچاوٹ آواز نہ آنا۔ چھونے میں نرم ہونا۔ لکیروں کا نہ رہنا اور ناف کے چاروں طرف بلند ہوتے جانا یہ علامات ہوتی ہیں۔ اِس کے بعد پانی بڑھنے لگتا ہے۔ اور مندرجہ ذیل علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔ جیسے پہلوؤں کا بُہت بڑھ جانا۔ نسوں کا چھپ جانا۔ اور ہاتھ لگانے سے پیٹ کا پانی سے بھری ہوئی مشک کی مانند چھلکنا۔

جلودر روگ کے عوارض | جب پانی بڑھنے لگتا ہے۔ تب قے۔ اسہال۔ تمک شواس[۱]۔ پیاس۔ دمہ۔ کھانسی۔ ہچکی۔ دُبلاپن۔ درد پسلی۔ کھانے کی خواہش نہ ہونا۔ آواز کا پھٹ جانا اور پیشاب کا رُکنا وغیرہ عوارض آگھیرتے ہیں۔ تب یہ مرض مُشکل العلاج ہو جاتا ہے۔

عسیر العلاج امراضِ شکم | واتج سے پتج۔ پتج سے کفج۔ کفج سے پلیہہ اُدر۔ پلیہہ اُدر سے سنّپاتک اور سنّپاتک سے جلودر روگ بہ ترتیب عسیر العلاج ہوتے ہیں۔

اُدر روگوں سے ہلاکت کی میعاد | بدّھ گُد اُدر۔ جلودرا اور کھشت اُدر۔ یہ تین امراض انسان کو پندرہ دِن کے بعد ہلاک کر دیتے ہیں۔

قابلِ ترک اور ناقابلِ ترک امراضِ شکم | جس اُدر روگی کی آنکھوں

---

[۱] دمے کی ایک قسم

پر سوج آجائے۔ عضوِ تناسل ٹیڑھا پڑ جائے۔ جلد بدن مرطوب اور پتلی ہو جائے۔ طاقت۔ خون۔ گوشت اور قوّتِ ہاضمہ کم ہو جائیں۔ اُس کا علاج ترک کر دینا چاہیئے۔

مرم ستھانوں میں سوج ہونے۔ دمہ۔ ہچکی۔ کھانے سے بے رغبتی۔ پیاس غشی۔ قے اور اسہال وغیرہ عوارض کی وجہ سے اُدر روگی مر جاتا ہے۔

پیدا ہوتے ہی سب قسم کے اُدر روگ عموماً لاعلاج ہوتے ہیں۔ لیکن اِن میں سے وہ روگ جو طاقتور شخص کو نیا ہی ہُوا ہو۔ اور جس میں پانی نہ پیدا ہُوا ہو۔ وہ بہت کوشش کرنے سے قابلِ علاج ہو جاتا ہے۔

اجات اودک اُدر کی علامات اُدر روگ کے جس مریض کے پیٹ پر ورم نہ ہو۔ پیٹ کی رنگت سُرخ ہو۔ آواز آئے۔ پیٹ زیادہ بھاری نہ معلوم ہو۔ ہمیشہ گڑگڑاہٹ ہوتی رہے۔ گو یا کھشی[1] کی مانند لسنوں کے جال سے بھرا ہُوا ہو۔ وایو ناف کے پاس سے گڑگڑاہٹ پیدا کر کے دُبر میں پاخانے کی حاجت پیدا کر کے دُور ہو جائے۔ مریض کے دِل۔ ناف۔ چڈوں۔ کمر اور دُبر میں ہر ایک مقام پر درد ہوتا ہو۔ وایو سخت آواز کے ساتھ خارج ہو۔ حرارتِ ہاضمہ زیادہ کمزور نہ ہو۔ پیشاب قلیل آئے۔ پاخانہ کم ہو جائے۔ مُنہ سے رالیں ٹپکتی ہوں۔ اور مُنہ کا ذائقہ بگڑ گیا ہو۔ تو مریض کے اُدر روگ کو ایسا سمجھنا چاہیئے۔ گو یا اُس میں ابھی پانی پیدا نہیں ہُوا۔ اور اِن سب علامات پر غور کر کے دوش۔ طاقت اور موسم کے مطابق اُدر روگی کا علاج شروع کرنا چاہیئے۔

---

[1] حنظل ۔ اندرائن

واتج اُدر روگ کا علاج

واتج اُدر روگ میں طاقتور مریض کو پہلے سنیہن[1] کرم کرانا چاہیئے۔ سنیہن اور سویدن[2] کے بعد سنیہہ[3] ورچن کا استعمال مفید ہوتا ہے۔ اس طرح دوشوں کے دُور ہونے پر جب ملانتا[4] پیدا ہو جائے تو پیٹ پر کپڑا لپیٹنا چاہیئے۔ ایسا کرنے سے وایُو داخل ہونے کا راستہ نہ پاکر پیٹ کو پھر نہیں پھیلا سکتی۔ دوشوں کے بکثرت جمع ہو جانے سے اور نالیوں کے رُک جانے ہی سے اُدر روگ ہُوا کرتے ہیں۔ اس لیئے اُدر روگ میں ہمیشہ مسہل دیتے رہنا چاہیئے۔

جب مریض کی اندرونی صفائی ہو چُکے۔ تو مُسہل کے بعد کی تدابیر مثلاً پییا وغیرہ کو کام میں لاکر طاقت بڑھانے کے لیئے دُودھ پلائیں۔ جب طاقت بحال ہو جائے۔ تو دوشوں کے بگڑنے سے پہلے ہی رفتہ رفتہ دُودھ کا استعمال ترک کرادیں۔ حرارتِ ہاضمہ کے روُدھ[5] ہو جانے اور اُداورت (بادِ مخالف کے رُک جانے) میں پھر سنیہن کرم کر کے قدرے نمک اور کھٹائی ڈال کر یُوش یا گوشت کے رس کی آستھاپن وستی دینی چاہیئے۔

سپھرن[6] یا آکھشیپ[7] کی صورت میں نیز جبکہ جوڑوں۔ ہڈیوں۔ پسلیوں پیٹھ اور دُم کے مقام پر درد ہوتا ہو۔ اُس تیز ہاضمہ والے مریض کو جس کا پاخانہ بند ہو گیا ہو۔ انوواسن وستی دینی چاہیئے۔ تیز اسہال آور ادویات

---

۱ چکنائی کا استعمال کرنا ۲ پسینہ لانا ۳ مرغن جلاب
۴ چہرے کا مُرجھا جانا ۵ رُک جانا
۶ پھریری۔ کپکپی۔ لرزہ ۷ ہاتھ پاؤں مارنا

کو ملا کر دش مُول کے کاڑھے سے نروہن وستی دیں۔ نیز وات کو دُور کرنے والی کھٹی اودیات کو ملا کے ارنڈ کے تیل کی انوواسن وستی دیں۔

مسہل کے ناقابل اشخاص ۔ دُبلے۔ بوڑھے۔ بچے۔ نازک طبع۔ فطرتاً کم دوشوں والے اور واتو نوڑن اشخاص کو مسہل دینا ٹھیک نہیں ہے۔ ایسے مریضوں کو گھی۔ یُوش۔ مانس رس اور اودن[۵۲] ملی ہوئی سنشمن[۵۳] اودیات دینی چاہئیں۔ نیز حقنہ۔ مالش۔ انوواسن اور دُودھ کے ذریعے سے علاج کرنا چاہیئے۔

پنج اُدر کا علاج پنج اُدر میں طاقتور مریض کو پہلے مسہل دینا چاہیئے۔ اگر مریض ناطاقت ہو۔ تو اُسے پہلے انوواسن وستی دیکر پھر کھشیر وستی کے ذریعے اُس کی اندرونی صفائی کرنی چاہیئے۔ اِس طرح طاقت اور حرارتِ ہاضمہ کے بڑھ جانے پر سنیہن کرم کرنے کے بعد مسہل دیں۔

مسہل کے لئے ذیل کی اشیا مفید ہوتی ہیں۔ جیسے دُودھ اور تُربد کا کاڑھ ارنڈ کے بیج ڈالکر جوش دیا ہوا دودھ۔ یا ساتلا اور ترائمان ڈالکر جوش دادہ دُودھ۔ یا املتاس ڈالکر جوش دیا ہوا دودھ پلائیں۔

کف سے تعلق رکھنے والے پنج اُدر میں گئو مُوتر ملا کر دودھ پلائیں۔ اور وات سے علاقہ رکھنے والے پنج اُدر میں تلکتک گھی کا مُسہل دیں۔ اِس طرح دُودھ کا استعمال کرا کے وستی کرم کر کے مُسہل دینے سے مریض کا اَگنی ٹھیک رہتا ہے۔ اور پنج اُدر بھی جلدی ہی دُور ہو جاتا ہے۔

---

۵۱ وات کے غلبے والے ۵۲ اُبلے ہوئے چاول
۵۳ شانتی کرنے والی۔ درد دُور کرنے والی

کفج اُدر کا علاج | کفج اُدر کے مریض کو سنیہن[1]۔ سویدن[2] اور سنشودھن[3] کرا کے کف کو دُور کرنے والے چرپرے اور کھشار ملے کھانے کھلائیں۔ نیز گومُوتر[4]۔ ارشٹ۔ لوہ چُورن۔ کھشار اور تیل پلا کر کفج اُدر کو دُور کریں۔

سنپاتک اُدر کا علاج | سنپاتک اُدر میں اوّل الذکر تمام تدابیر کام میں لانی چاہئیں۔ اگر اِس اُدر روگ میں دیگر عوارض بھی نمایاں ہوں۔ تو علاج کرنا ترک کر دیں۔

پلیہہ اُدر کا علاج | اگر پلیہہ اُدر میں اُداورت (بادِ مخالف کے رُکنے) درد اور اپھارے کی شکائت ہو۔ تو واتج اُدر کا سا علاج کریں۔

اگر جلن۔ سُستی۔ پیاس اور بخار کی شکائت ہو۔ تو پتج اُدر کا سا علاج کریں اگر گرانی۔ کھانے سے بے رغبتی اور سختی ہو۔ تو کفج اُدر کا سا علاج کرنا چاہیئے۔ اگر رکتج پلیہہ (خُونی طحال) کی علامات دکھائی دیں۔ تو خُون کا علاج کرنا چاہیئے۔ اِس بیماری میں دوش اور مریض کی طاقت کا ضرُور خیال رکھ لینا چاہیئے۔

اُدر روگ کے لئے ضرُوری ہدایات | جیسا اُدر روگ ہو۔ اُس کے مطابق ہی حسب ضرُورت سنیہن۔ سُویدن۔ ویرچن۔ نروہن اور انوواسن وغیرہ تدابیر کام میں لانی چاہئیں۔ یا بائیں بازو کی رگ کی فصد کھول کر خُون نکال دیں۔ یا کھٹ پل گھرت یا پپلیادی رسائن یا گڑ اور ہرڑ۔ یا کھشار اور ارشٹ استعمال کرائیں۔

اُدر روگ کے لئے ادویات۔ پیپل۔ سونٹھ۔ دنتی اور چیتا چاروں

[1] چکنائی استعمال کرانا [2] پسینہ لانا [3] اندرونی صفائی [4] گائے کا پیشاب

ہمونن۔ دو حصے ہرڑ اور دو اوڑنگ چوتھا حصہ لے کر سب کا چُورن بنا کر گرم پانی کے ساتھ پھانکیں۔

واوڑنگ۔ چیتا۔ سُونٹھ۔ گھی۔ سیندھا نمک اور تھوہر لے کر ان سب کو ایک کلھڑے میں جلا کر راکھ بنالیں۔ پھر اُسے باریک پیس کر دُودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ تو باؤگولہ اور تلی دُور ہو جاتی ہے۔

روہیتک کی شاخ کا اگلا حصہ لے کر اور ہرڑ کو کُوٹ کر پانی یا گائے کے پیشاب میں پکا کر چھان لیں۔ اور سات رات تک پڑا رہنے دیں۔ بعدازاں اس کے استعمال سے کاملا۔ باؤگولہ۔ میہہ۔ بواسیر۔ تلّی۔ سب قسم کے امراض شکم اور کیڑے دُور ہو جاتے ہیں۔ اس دوائی کے ہضم ہو جانے پر جنگلی جانوروں کے مانس رس کے ساتھ غذا کھانی چاہیئے۔

روہیتک گھرت۔ روہیتک کی چھال پچیّس پل اور کول دو پرستھ لے کر ان دونوں کو آٹھ گُنا پانی ملا کر آگ پر چڑھا دیں۔ اور ایک چوتھائی باقی رہنے پر اُتار کر چھان لیں۔ پھر اُس میں پنچ کول کی ادویات ایک ایک پل اور روہیتک کی چھال پانچ پل کا چُورن ڈالکر ایک پرستھ گھی ملا کے پکالیں۔ جب گھی باقی رہ جائے۔ اُسے آگ پر سے اُتار لیں۔ یہ گھی بُہت بڑھی ہوئی تلی کو بھی بُہت جلد دُور کر دیتا ہے۔ نیز باؤگولہ۔ امراض شکم۔ دمہ کرمی روگ۔ یرقان اور بھُس کو بھی دُور کرتا ہے۔

دیگر تدابیر۔ وات اور کف کے غلبے کی صُورت میں اگنی کرم کرنا چاہیئے۔ تیج اور روگ میں جیونیہ گن (زندگی افزا ادویات۔ پتک آدی گھرت۔ کھشیہ وستی۔ فصد کھلوانا۔ اندرونی صفائی اور دُودھ پلانا مفید تدابیر ہیں۔

پلیہہ اُدر میں حرارت ہاضمہ بڑھانے والی دواؤں سے پکایا ہوا یوش اور مالس رس کے ساتھ ہلکی غذا دینی چاہیئے۔

بدّھ اُدر کا علاج بدّھ اُدر کے مریض کو پہلے پسینہ دے کر تیز ادویات گومُوتر۔ تیل اور سیندھا نمک ملا کے نروہن اور انوواسن وستی دینی چاہیئے نیز مُسہل غذا اور تیز جلاب دلویں۔ اُداورت کو دُور کرنے اور وات کو رفع کرنے والی تدابیر بھی عمل میں لائیں۔

چھدّر اُدر کے لئے ضروری ہدایات چھدّر اُدر روگ میں سویدن کرم کے علاوہ کفج اُدر کا سا ہی علاج کرنا چاہیئے۔ جتنا جتنا پانی پیٹ میں پیدا ہوتا جائے۔ اُتنا اُتنا ہی نکال دینا چاہیئے۔ اس طرح اِس روگ کو یاپیہ[۱] بناتے رہیں۔ جس چھدّر اُدر روگ میں پیاس۔ کھانسی بخار۔ کھیں[۲] مانس۔ ضُعفِ ہاضمہ۔ قلّتِ غذا۔ دمہ۔ درد اور اندریوں کی کمزوری وغیرہ عوارض ہوں۔ وہ مُشکل العلاج ہوتا ہے۔

جلودر کا علاج جلودر میں سنگرہنی وغیرہ میں پانی کی خرابی واقع ہونے پر گومُوتر ملا کر تیز کھشار ملی ادویات کا استعمال کرانا چاہیئے۔ ہاضمہ بڑھانے والی ادویات کف کو دُور کرنے والی اغذیات میں ملا کر استعمال کرائیں۔ اور پانی وغیرہ رقیق اشیا کا استعمال اِس روگ میں بند رکھیں۔

اُدر روگوں کا عام علاج عموماً تمام اُدر روگ حقیقتاً تینوں دوشوں کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ اِس لئے اِن میں تینوں دوشوں کے رفع

---

[۱] مرض کی وہ حالت جبکہ دوائی کھاتے رہنے سے مرض کو آرام رہے۔ اور دوائی چھوڑ دینے سے تکلیف بڑھ جائے [۲] گوشت بدن کا سُوکھتے جانا۔

کرنے والی تدابیر عمل میں لانی چاہئیں۔ دوشوں کے کوکھشٹی[۵۱] میں بھرجانے کے سبب حرارت ہاضمہ ضعیف ہوجاتی ہے۔ اس لئے حرارت افزا اور ہلکی غذا کھلانی چاہیئے۔ مثلاً رکت شالی۔ جَو۔ مُونگ۔ جنگلی چرندوں اور پرندوں کے مانس۔ دُودھ۔ گومُوتر۔ آسَو۔ اَرشٹ۔ شہد۔ سِیدھو اور سُرا۔

قلیل سی کھٹائی۔ چکنائی اور چرپری اشیا ڈالکر لگھو پنچ مُول سے پکایا ہُوا یُوش اور مانس رس کے ہمراہ یوا گو اور بھات کا استعمال کرائیں۔

اُدر روگیوں کے لئے ممنوعات آبی اور رطوبت پسند جانوروں کے گوشت۔ ساگ۔ پیٹھی کی اشیا۔ تِل کی بنی چیزیں۔ ورزش۔ گھُومنا۔ دِن کا سونا اور سواری پر چڑھ کر سفر کرنا یہ سب اُدر روگیوں کے لئے منع ہیں۔ نیز گرم نمکین۔ کھٹّی۔ جلن پیدا کرنے والی اور ثقیل اغذیات کا استعمال اور پانی کا پینا بھی ترک کردیں۔

تکّر پریوگ[۵۲]۔ ہر قسم کے امراضِ شکم میں تِرکُٹا[۵۳]۔ کھشار اور نمک ڈال کر ایسا مٹھا پلانا چاہیئے جو میٹھا اور مرغن ہو۔ لیکن بہت گاڑھا نہ ہو۔

واتج اُدر روگ میں پیپل اور نمک ڈال کر مٹھا پلائیں۔

پِتج اُدر میں کھانڈ اور مرچ سیاہ ڈالکر شیریں مٹھا پلانا چاہیئے۔

کفج اُدر میں اجوائن۔ سیندھا نمک۔ زیرہ سیاہ اور ترکُٹا ڈالکر مٹھا پلانا مفید ہوتا ہے۔ لیکن اس مٹھے میں شہد اور تیز کھٹائی ڈال لینی چاہیئے۔ اور زیادہ گاڑھا بھی نہ ہونا چاہیئے۔

پلیہہ اُدر میں شہد۔ تیل۔ بچ۔ سونٹھ۔ سونف۔ کُٹھ اور سیندھا نمک

---

[۵۱] دُکھی [۵۲] متھے ہوئے دہی (مٹھے) کا نسخہ [۵۳] سُونٹھ۔ مرچ سیاہ اور مگھاں

ڈال کر میٹھا پلائیں۔

جلودر میں ترکُٹا ڈال کر میٹھا پلائیں۔

بدّھ اُدر میں ہاؤبیر۔ اجوائن۔ کالا زیرہ اور سینڈھا نمک ڈالکر میٹھا پلائیں۔

چھدّر اُدر میں پیپل اور شہد ملا کر میٹھا پلانا چاہیئے۔

جو اشخاص موٹاپے۔ کھانے سے بے رغبتی۔ ضُعف ہاضمہ۔ اتیسار اور وات کف روگوں میں گرفتار ہوں۔ اُن کے لئے میٹھا اکسیر کا سا کام دیتا ہے

اُدر روگوں کے لئے دُودھ کا استعمال ۔ جلن۔ شوک (تاسّف) عاجز آجانا۔ پیاس اور غشی میں ہتھنی کا دُودھ پلائیں۔

اندرونی صفائی سے جو اشخاص لاغر ہو گئے ہوں۔ اُن کو گائے۔ بکری اور بھینس کا دُودھ پلانا چاہیئے۔

اُدر روگوں کے لئے لیپ وغیرہ کا استعمال ۔ دیودارو۔ ڈھاک۔ آک۔ گج پیپل۔ سہانجنا اور اسگندھ کو گائے کے پیشاب میں پیس کر پیٹ پر لیپ کریں۔

نیز دِچھُوش۔ بچ۔ کُٹھ۔ پنچ مُول۔ سانٹھ۔ اجوائن۔ سونٹھ اور دھنیا اِن کو پانی میں جوش دیکر اُس پانی سے پیٹ پر تریڑا دیں۔

یا ڈھاک۔ کت ترن اور راسنا کو پانی میں پکا کر اِس پانی سے پیٹ پر تریڑا کریں

آٹھوں طرح کے پیشاب بھی اُدر روگوں میں پری شیک[1] اور پان[2] کے کام میں لائے جاتے ہیں۔

اب خُشکی والے۔ وات کی کثرت والے اور اندرونی صفائی کے قابل مریضوں

---

[1] دھونا [2] پینا

کے لئے اُدر روگوں کے دُور کرنے والے گھرتوں[۵] کا بیان کیا جاتا ہے۔

پپلی آدی گھرت پیپل۔ پپلا مُول۔ چپ۔ چیتا۔ سونٹھ اور جوکھار ہر ایک نصف پل۔ گھی ایک پرستھ۔ دش مُول کا کاڑھا نصف تُلا اور دہی کا توڑ ایک تُلا لے کر سب کو ملا کر پکا لیں۔ جب گھی باقی رہ جائے۔ اُتار کر کام میں لائیں۔ اِس گھی کے استعمال سے اُدر روگ۔ سوج۔ وات وِشٹمبھ بائُو گولہ اور بواسیر دُور ہو جاتے ہیں۔

ناگر آدی گھرت سونٹھ اور ترپھلا ایک ایک پرستھ۔ گھی اور تیل ایک ایک آڑھک۔ اِن سب میں دہی کا توڑ دوگنا ملا کر پکا لیں۔ اس گھی کے استعمال سے ہر قسم کے اُدر روگ اور کف وات سے پیدا ہونے والے گُلم روگ دُور ہو جاتے ہیں۔

چیترک گھرت چیتا ایک پل۔ گھی ایک پرستھ۔ جوکھار ایک پل۔ گائے کا پیشاب دو پرستھ اور پانی چار پرستھ۔ سب کو ملا کر پکا لیں۔ یہ گھی جٹھر روگ کے لئے بڑا مفید ہے۔

یَو آدی گھرت جو۔ بیر اور کُلتھی کا نُگدا۔ پنچ مُول کا کاڑھا سُرا اور سَووِیر ملا کر گھی پکا لیں۔ اور کام میں لائیں۔

مندرجہ صدر گھرتوں سے جب مریض سنگدھ ہو جائے۔ اُسکی طاقت بڑھ جائے۔ وات بھی دُور ہو جائے۔ تو دوش آشے کی صفائی کے لئے کلپ ستھان میں بیان کیا ہُوا وریچن (مُسہل) دیں۔

پٹول آدی چُورن پٹول کی جڑ۔ ہلدی۔ واوڑنگ اور ترپھلے کی

---

[۵] گھرت۔ گھی

چھال ہر ایک ایک کرش - کمیلہ دو کرش - نیلنی تین کرش اور ترِبُد چار کرش -
لیکر ان سب کا چُورن بنالیں - اور اس میں سے ایک پل بھر چُورن گومُوتر
کے ساتھ استعمال کرائیں - جب دست آچکیں - تو جنگلی جانوروں کے
مانس رس کے ساتھ نرم غذا کھلائیں - یا منڈ پیبا کو پی کر ترِکُٹا ڈالا ہُوا دُودھ
چھ روز تک پیتے رہیں -
اِسی طرح پھر چُورن کا استعمال کر کے پھر دُودھ وغیرہ کا استعمال کریں - تو
وُہ اُدر روگ بھی دُور ہو جاتے ہیں - جن میں پانی بھی پیدا ہو گیا ہو -
نیز یرقان - بھَس اور سوج بھی اِس کے استعمال سے جاتی رہتی ہے -

گواکھش آدی چُورن اندرائن - سنکھ پُشپی - دنتی - لودھ اور بچ کے
چُورن کو داکھ کے کاڑھے کے ساتھ استعمال کریں -
یا گومُوتر کے ساتھ یا کول یا کرکندھو کے کاڑھے کے ساتھ یا سیدُھو
کے ساتھ نوش فرمانا چاہیئے -

ناراچ چُورن اجوائن - ہاؤبیر - دھنیا - ترپھلا - کالا زیرہ - کالی زیری -
پپلامُول - اجگندھ - کچور - بچ - سونف - زیرہ - ترِکُٹا - سُورن کھشیری - چیتا
ہر دو قسم کے کھشار - پوہکر مُول - کُٹھ - پانچوں نمک اور واوڑنگ ہر ایک
ایک حصہ - دنتی تین حصّے - ترِبُد اور اندرائن دو دو حصے اور ساتلا چار حصّے
ان سب کو کوٹ پیس کر چُورن بنائیں - اِسے "ناراچ چُورن" کہتے ہیں - یہ
سب قسم کے روگوں کو دُور کرنے کی طاقت رکھتا ہے - اِس چُورن کے استعمال
سے امراض بڑھنے نہیں پاتے - جیسے وشنو کے سامنے اُسُر سر نہیں اُٹھا سکتے -
اِس چُورن کے الگ الگ انوپان نیچے لکھے جاتے ہیں -

اُدر روگ میں تگر کے ساتھ - گلم روگ میں بیر کے کاڑھے کے ساتھ - اپھار میں سُرا کے ساتھ - وات روگ میں پرسنا کے ساتھ - بول و براز کے رُک جانے میں دہی کے منڈ کے ساتھ - بواسیر میں انار کے کاڑھے کے ساتھ - پری کرتکا[1] میں ورکھشا مل کے کاڑھے کے ساتھ - بدہضمی میں گرم پانی کے ساتھ استعمال کرنا چاہیئے - علاوہ ازیں یہ چورن بھسم دمہ - کھانسی - گلو گرفتگی - امراضِ دل - سنگرہنی - کوڑھ - ضعفِ ہضم بخار - دانت کے زہر - مُول وِش (جڑ کے زہر) - وِش روگ اور مصنوعی زہر کے دُور کرنے میں بے نظیر ہے۔

مسہل دوائی مریض کے شکم کو مرغن کرنے کے بعد دینی چاہیئے۔

ہُوش آدی چُورن | ہاؤبیر - سورن کھشیری - ترپھلا - کٹکی - نیلینی - ترائمان - ساتلا - لنوتھ - نج - سیندھا نمک - نمک سیاہ اور پیپل ان سب کا چورن بنالیں - اِس چورن کو انار یا ترپھلے کے کاڑھے کے ساتھ یا مانس رس یا گرم پانی کے ساتھ استعمال میں لائیں - تو سب قسم کے گلم روگ - تلی - امراض شکم - کوڑھ - برص - وات شول حرارتِ ہاضمہ کی بے ترتیبی - سوج - بواسیر - بھس - یرقان اور ہلیمک دُور ہو جاتے ہیں۔

نیز اس کے ذریعے مسہل دینے سے وات پت اور کف بھی شانت[2] ہو جاتے ہیں۔

نیلینی آدی چُورن | نیلینی - انجُل - ترکٹا - ہر دو کھشار - پانچوں نمک اور چیتا اِن سب کے چُورن کو گھی سے چرب کر کے استعمال کرنے سے

---

[1] اینٹھ جانا [2] شانت ہونا - جوش کا فرو ہونا - دُور ہونا

اُدر اور گُلم روگ دُور ہو جاتے ہیں۔

تھوہر کے دُودھ کا گھی | تھوہر کا دُودھ نصف پرستھ۔ دُوسرا دُودھ ایک درون۔ ان دونو کا دہی جما کر بلو کر گھی نکال لیں۔ اور اِس گھی کو ترِبدُ کے کلک[۱] کے ساتھ پکا کر نوش کرائیں۔

یا ایک پرستھ گھی میں آٹھ گُنا دودھ۔ سنوہی کھشیر ایک پل اور سونٹھ چھ پل ملا کر پکا لیں۔ اور کام میں لائیں۔

مندرجہ بالا دونو گھرتوں میں سے کسی ایک کے استعمال سے گُلم روگ گر دوش (مصنوعی زہر کی خرابیاں) اور اُدر روگ دُور ہو جاتے ہیں۔

علےٰ ہذا القیاس دہی کا منڈ ایک آڑھک۔ سنوہی کھشیر ایک پل اور گھی ایک پرستھ کو ملا کر پکا لیں۔ اور جو گھی تیار ہو۔ اُسے مقدارِ مقرّرہ کے مطابق کھا کر امراضِ حرارتِ ہاضمہ دُور ہو جاتے ہیں۔

سنوہی کھشیر کا انوپان | ان گھرتوں کو کھا کر پیا۔ دُودھ یا میٹھا مانس رس پینا چاہیئے۔ جب گھی ہضم ہو چکے۔ اور دست آ چکیں۔ تو سونٹھ کا نیم گرم کاڑھا پیئیں۔ پھر پیا اور کُلتھی کا یُوش پیئیں۔

رُوکھش اُدر روگی کو تین روز تک اِسی ترتیب پر عمل پیرا ہونا چاہیئے بار بار گھی پی کر مشرک گھرت پیئے۔ لائق وَید کو چاہیئے۔ کہ باؤ گولہ۔ مصنوعی زہر کی خرابیوں اور اُدر روگوں کے دفعیئے کیلئے مندرجہ بالا گھرت پلائے۔ پیلو کے نگدے کے ساتھ پکایا ہُوا گھی اپھارے کو دُور کرتا ہے۔

گُلم کو دُور کرنے والے نیلنی گھرت یا مشرک سنیہہ کو پی کر بھی اُدر

---

[۱] نگدا

روگ دُور ہو جاتے ہیں۔
بہ ترتیب بالا دوشوں کے خارج ہو جانے کے بعد جنگلی جانوروں کے مالس رس وغیرہ لبطور غذا کھلانے چاہئیں۔
اب اُن مرکبات کا بیان کیا جاتا ہے۔ جو بقیہ خرابیوں کے دفعیئے کے لئے مفید ہیں۔
(۱) چیتیا اور دیودارو کا نگدا دُودھ کے ساتھ استعمال کریں۔
(۲) گج پیپل۔ سونٹھ۔ واوڑنگ۔ چیتیا۔ دنتی اور چب سب ہموزن لیکر نگدا بنائیں۔ اور اس میں سے بیر کے برابر لیکر ہر روز دُودھ کے ساتھ کھلائیں۔ ایک مہینے تک کھلاتے رہنے سے بڑھا ہُوا اُدر روگ دُور ہو جاتا ہے۔
(۳) ترپھلا۔ دنتی اور روہتیک کا کاڑھا بنا کر ترگُٹا اور کھشار ڈالکر پلائیں جب دوائی ہضم ہو چکے۔ تو جنگلی جانوروں کا مالس رس پلائیں۔
یا تھوہر کے دُودھ کے گھی سے پکایا ہُوا مالس کھلائیں۔
(۴) گومُوتر کے ساتھ ہرڑ کا چُورن پھانک کر اُوپر سے دُودھ پلائیں۔
(۵) سات دن تک بھینس کا پیشاب پلائیں اور اُسی کا دُودھ پی کر گُذارہ کریں۔ اناج کا کھانا ترک کر دیں۔
(۶) اُونٹ کا گوشت اور بکری کا دُودھ ترگُٹا ملا کر تین مہینے تک پئیں۔
(۷) ایک ہزار ہرڑوں کا استعمال ایک ایک بڑھانے گھٹانے کی ترکیب سے کرنا چاہیئے۔ ساتھ ہی دُودھ کا استعمال بھی جاری رکھیں۔
(۸) شلاجیت کا استعمال کریں۔

(۹) شلاجیت ہی کی ترکیب کے مطابق گوگل کھائیں۔
(۱۰) دُودھ میں اُس کے برابر ہی ادرک کا رس ملا کر پئیں۔
(۱۱) دس حصے ادرک کے رس میں ایک حصہ تیل پکا کر کام میں لائیں
(۱۲) دنتی اور درونتی کے پھلوں کا تیل بگڑے ہوئے اُدر روگ میں استعمال کریں۔
(۱۳) شُول۔ اپھارہ۔ قبض میں شکتو۔ پُوش اور مالش رس کے ساتھ اسی اوّل الذکر تیل کا استعمال کریں۔
(۱۴) دانج اُدر روگ میں درد کو دُور کرنے کے لئے سرل کاشٹ سہانجنہ یا مُوبی کے بیجوں کے تیل مالش اور پلانے کے طور پر کام میں لائیں۔
(۱۵) کفج اُدر روگ میں جب پیٹ کف کی وجہ سے چکنا اور سخت ہو جائے نیز رطوبت۔ کھانے سے بے رغبتی۔ جی متلانا اور ضُعفِ ہضم کی حالت میں شرابخور اشخاص کو ارشٹ یا کھشار دان کا پلانا واجب ہے۔
(۱۶) پیپل۔ لودھ۔ ہینگ۔ سونٹھ۔ گج پیپل۔ بھلاوہ۔ سہانجنا۔ ترپھلا۔ کُٹکی۔ دیودارو۔ ہردو ہلدی۔ سرلا۔ اتیس۔ بچ۔ کُٹھ۔ موتھا اور پانچوں نمک اِن سب کو کُوٹ کر دہی۔ گھی۔ چربی۔ مغز اور تیل ملا کر ایسے طور سے جلائیں۔ کہ دھُواں اندر کا اندر ہی رہے۔ باہر نہ نکلنے پائے۔ اس کھشار میں سے ہر روز دو تولہ بھر شراب۔ دہی کے منڈ۔ گرم پانی۔ ارشٹ سُرا اور آسو کے ساتھ پلائیں۔ تو امراضِ دل۔ سوج۔ باؤگولہ۔ تلّی۔ بواسیر۔ ہیضہ۔ اُداورت (بادِ مخالف کا رُک جانا) ضُعفِ ہضم اور وات اشٹیلا روگ دُور ہو جاتے ہیں۔

اُجکرِ لشیکا پریوگ۔ بکری کی مینگنوں کو جلا کر آٹھ گنا پیشاب میں پکائیں۔ جب خوب پک جائے۔ اُتار کر ایک کٹورے میں نتھار لیں۔ اِس طرح یہ بیس کرش کھشار لے کر اُس میں پیپلا مُول۔ پانچوں نمک۔ پیپل۔ چیتا سونٹھ۔ ترپھلا۔ نسوتھ۔ بچ۔ ہر دو کھشار۔ ساتلا۔ دنتی۔ سورن کھشیری اور سیڈھا سینگی ایک ایک کرش لے کر سب کو ملا کر بیر کے برابر گولیاں بنا لیں۔ اور ایک گولی کھا کر اُوپر سے سُرا پی لیں۔ اِس سے سوج بدہضمی اور بڑھے ہوئے اُدر روگ دُور ہو جاتے ہیں۔

اُدر روگوں کے لئے اغذیات ساٹھی چاولوں کو گومُوتر کی بھاونا دے کر دُودھ کے ساتھ اُن کا یوا گو بنا کر حسب خواہش کھائیں۔ اُوپر سے گنّے کا رس پلائیں۔ ایسا کرنے سے جٹھر روگ (امراضِ ہاضمہ) دور ہو جاتے ہیں۔ اور وات۔ پت۔ کف اپنے اپنے مقامات پر چلے جاتے ہیں۔

جس مریض کا پاخانہ گاڑھا ہو گیا ہو۔ اُسے ٹنکھا ہُولی۔ تھوہر۔ تربد دنتی اور کنجے کے پتّوں کا ساگ غذا سے پیشتر کھلانا چاہیئے۔ جب پاخانہ اور دوش پتلے ہو جائیں۔ تو باقی ماندہ دوشوں کو دُور کرنے کے لئے گومُوتر اور دُودھ پلائیں۔

جب وایو درد پسلی۔ اُپ ستمبھ اور دِل گرفتگی پیدا کرے۔ تو مریض کو بلوکھشار کے ساتھ تیل پلانا چاہیئے۔

ارنی۔ سُونا پاٹھا۔ ڈھاک۔ تِل کی نال۔ کھریٹی۔ کیلا اور اونگا ان سب کے الگ الگ کھشار تیار کریں۔ پھر اِن کھشاروں کے ساتھ تیل پکا لیں۔ یہ تیل اُدر روگ اور وایو جنیہ دل گرفتگی دُور کر دیتے ہیں۔

کف وات یا وات پت سے وایو کے گھر جانے پر طاقتور مریض کو وات ناشک یا کف ناشک ادویات سے پکایا ہُوا ارنڈ کا تیل دینا چاہیئے۔ اچھی طرح سے اسہال کے آچکنے پر بھی اگر اُدر روگ پھر پیدا ہو جائے۔ تو کھٹائی اور نمکینی کے ذریعے مرغن نروہن وستی دینی چاہیئے۔

جس مریض کو وایو اُپ ستمبھ کے ساتھ اُدر روگ پیدا کر دے۔ اُسے کھشار اور گومُوتر کے ذریعے تیز وستی[1] دینی چاہیئے۔

یا جو شخص اُپ ستمبھ سمیت وایو کے پنجے میں گرفتار ہو جائے۔ اُسے گومُوتر میں تیز کھشار ملا کر حقنہ کرنا چاہیئے۔

تر دوشج اُدر روگ میں ضروری ہدایات | مندرجہ بالا ہر قسم کا علاج کرنے پر بھی اگر تر دوش[2] سے پیدا ہونے والا جھٹر روگ دُور نہ ہو۔ تو مریض کے برادری والے۔ دوستوں۔ عزیزوں۔ عورت۔ برہمن۔ راجہ اور گورو سے کہہ دے۔ کہ مَیں نے مریض کا فلاں فلاں علاج کیا۔ لیکن اُس کی بیماری نہیں گئی۔ اب صرف فلاں تدبیر باقی ہے۔ اگر اُس کے عمل میں لانے سے بھی مرض نہ گیا۔ تو مریض ضرور مر جائیگا لیکن اُس کے عمل میں لانے پر بھی یقیناً نہیں کہا جا سکتا۔ کہ مریض بچیگا یا نہ بچیگا اگر وُہ اِس تدبیر کے عمل میں لانے کی رائے دیدیں۔ تو مندرجہ ذیل تدبیر عمل میں لائے۔

اُدر روگ میں سانپ کے زہر کا استعمال | ایسے قریب المرگ جھٹر روگی کو جس کا اُوپر بیان ہو چکا ہے۔ کھانے پینے کی چیزوں

[1] حقنہ۔ پچکاری۔ اینمہ   [2] وات۔ پت اور کف

میں زہر استعمال کرانا چاہیئے۔ یعنی اُسے وُہ پھل کھانے کو دیں۔ جن میں سانپ نے غصّے میں آکر اپنا زہر چھوڑا ہو۔ اِس طرح زہر کا استعمال کرانے سے مضبوط۔ جذب شُدہ اور اُلٹے راستوں سے جانے والے دوشوں کے گروہ بہت جلد ہلکر اور الگ الگ ہوکر اپنے اپنے راستوں پر چلے جاتے ہیں۔ جب زہر کے ذریعے دوش خارج ہو چُکیں۔ تو ٹھنڈے پانی سے مریض کو غسل کرائیں۔ پھر مریض کی طاقت کے مطابق اُسے دُودھ اور یوا گو پلائیں۔ ترُبد۔ منڈوک پرنی۔ جَو ساگ۔ باتھو یا کال ساگ پانی میں اُبال کر دینا چاہیئے۔ اِس ساگ میں کھٹائی۔ نمک اور چکنائی نہ ڈالیں۔ ساگ کو اچھی طرح سے گلا لینا چاہیئے۔ ایک مہینے تک یہی ساگ کھلاتے رہیں۔ اناج سے پرہیز رکھائیں۔ اور پیاس لگنے پر ان کا سورس[1] پلائیں۔

ایک مہینے کے بعد جب اِن ساگوں کے ذریعے سب دوش دُور ہو چُکیں۔ اور مریض کمزور ہو جائے۔ تو اُسے ہتھنی کا دُودھ پلائیں۔ تاکہ مریض کو طاقت آجائے۔

اُدر روگ میں عمل جرّاحی | جو وید فنِ جرّاحی میں مہارت رکھتا ہو۔ اور جس نے اِس فن میں بہت سا تجربہ حاصل کیا ہو۔ وُہ اُدر روگ میں اِس طرح سے شستر کرم (اپریشن) کرے۔ کہ ناف سے نیچے کی طرف چار اُنگل کا فاصلہ ناپ کر بائیں پہلو میں چار اُنگل کے شستر سے چیرا دیکر رُکی ہوئی اور زخمی آنتوں کا معائنہ کرے۔ اور اُن پر گھی چُپڑ کر بال وغیرہ جو

---

[1] جو رس کسی چیز کو دبا کر یا نچوڑ کر نکالا جائے۔

اوپری اشیا چمٹ رہی ہوں - اُنہیں نکال ڈالے - اِن کے نکال لینے سے آنتوں میں اگر سوراخ ہو جائے - تو اُنہیں بڑے بڑے کیڑوں سے کٹوائے - ایسا کرنے سے اُن کے زخموں کے مُنہ مِل جائینگے - جب زخموں کے مُنہ مِل جائیں - تو اُن کیڑوں کو الگ کر دیں - اور آنتوں کو اُن کے اصلی مقام پر رکھ کر چیرے ہوئے مقام کو باہر سے سی دیں -

جلودر میں عمل جرّاحی | جس اُدر روگ میں پانی بڑھ گیا ہو - اُس میں بھی ناف کے نیچے بائیں پہلو میں چیرا دیکر ایک نلی کے ذریعے پانی کو خارج کر دینا چاہیئے - پانی کے نکل چکنے کے بعد چمڑے کو جوں کا توں رکھ کر اُوپر کپڑا لپیٹ دیں -

اِسی طرح دستی (حقنہ) اور وریچن (مُسہل) سے مکدّر پیٹ کو کپڑے سے لپیٹ دینا چاہیئے - پانی کے نکل جانے کے بعد فاقہ کرا کے ایسی پییا استعمال کرائیں - جس میں چکنائی اور نمک نہ ڈالا گیا ہو - اِس کے بعد چھ ماہ تک مریض صرف دودھ ہی پر گذارہ رکھے - اِس کے بعد تین ماہ تک دُودھ کے ساتھ پییا استعمال کیا کرے - اور پھر تین ماہ تک دُودھ کے ساتھ سونکھیا اور کوردُوش وغیرہ ہلکے اناج کا استعمال کرتے رہیں - اِس طرح ایک سال تک اچھی غذا اور اعلےٰ درجے کے آہار بیوہار رکھنے سے انسان جلودر روگ کو مغلوب کر سکتا ہے - اُدر روگوں میں تمام ادویات کے بعد دُودھ کا پینا ضروری ہے - کیونکہ ایسا کرنے سے وات وغیرہ دوشوں کی خرابی کا اندیشہ دُور ہو جاتا ہے - اور طاقت و مضبوطی قائم رہتی ہے - بہُت ادویات کے استعمال سے مریض کا

جسم لاغر ہو جاتا ہے۔ اور جملہ دھاتو بھی کم ہو جاتی ہیں۔ اسلئے اُوزروگی کیلئے دُودھ ایسی مفید چیز ہے۔ جیسے دیوتاؤں کے لئے امرت۔

ادھیائے کا خلاصہ اس ادھیائے میں بھگوان پُنرؤسُو نے آٹھ قسم کے امراضِ شکم کے اسباب۔ علامات قبل المرض اور علامات بعد المرض کا اختصار اور تفصیل سے بیان کیا ہے۔ نیز امراض شکم کے عوارض۔ اُن کی قابلیت اور ناقابلیت علاج۔ اُنکا عسیر العلاج ہونا پیدا شُدہ اور ناپیدا شُدہ پانی کی علامات نیز امراضِ شکم کا علاج اختصاً اور تفصیل دونو طرح سے بیان کیا ہے ؛

اُنیسواں ادھیائے

سنگرہنی کا علاج

اگنی کی فضیلت عُمر۔ رنگت۔ طاقت۔ صحّت۔ حوصلہ۔ مضبوطی۔ رُعب اوج۔ تیج (جلال)۔ حرارت ہاضمہ اور زندگی یہ سب اگنی[۱] پر انحصار رکھتی ہیں۔ اگنی کے مدھم ہو جانے سے انسان کمزور ہو کر مر جاتا ہے اس کے ٹھیک پیمانے پر قائم رہنے سے تندرست رہ کر مُدّت العُمر تک زندہ رہتا ہے۔ اور اس کے بگڑ جانے سے انسان مریض ہو جاتا ہے۔ ان وجوہات سے اگنی کو جسم کی جڑھ کہنا چاہیئے۔ جو اناج جسم دھاتو۔ اوج۔ طاقت اور رنگت وغیرہ کا پرورش کرنے والا سمجھا جاتا ہے

[۱] آگ۔ حرارت

اُس میں بھی اناج کی پرورش کرنے کی طاقت کی حقیقی بنیاد اگنی ہی ہے۔ کیونکہ جب تک اگنی کھانے کو نہیں پکاتی۔ تب تک اُس سے رس وغیرہ نہیں بن سکتے

اناج سے رس وغیرہ بننے کی ترتیب غذا کو اخذ کرنے والی پران وایُو اُسے پیٹ میں لے جاتی ہے۔ جہاں کف کے پتلاپن کی وجہ سے وہ غذا بھی رقیق اور چکنائی سے نرم ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد سمان وایو حرارت ہاضمہ کو بڑھا کر اُس کھائی ہوئی غذا کو ٹھیک وقت پر ہضم کر دیتی ہے جس سے عمر بھی بڑھتی ہے۔ حرارت ہاضمہ معدے میں پڑی ہوئی غذا کو پکا کر اُس کا رس اور فضلہ ایسے طور سے بنا دیتی ہے جیسے چُولھے کی آگ ہانڈی میں بھرے ہوئے پانی اور چاولوں کو پکا کر بھات بنا دیتی ہے۔

غذا سے دوشوں کا پیدا ہونا جس طرح اناج کو پکاتے وقت پہلے جھاگ اُٹھ آتی ہے۔ ویسے ہی چھوُں رسوں والی کھائی ہوئی غذا کے مدھر پاک[۱] سے اول کف پیدا ہوتا ہے۔ پھر پکنے کے قابل جلی ہوئی غذا کی کھٹائی سے پت پیدا ہوتا ہے۔ بعد ازاں انتڑیوں میں پہنچی ہوئی غذا اگنی سے خشک ہو جاتی ہے۔ اور وہ گولا سا بن کر پاخانہ بن جاتی ہے۔ جس کی چرپراہٹ سے وایو پیدا ہوتی ہے۔

اچھی غذا کے فوائد اچھی خوشبوئیات سے پکایا ہوا اچھا اناج جسم میں جا کر اندرونی خوشبوئیات کو بڑھاتا اور ناک کی قوتِ شامہ کو طاقت دیتا ہے۔

---

[۱] پیٹ میں جا کر غذا کا میٹھا پکنا اِس بات کی دلیل ہے۔ کہ وہ اچھی طرح سے ہضم ہوئی ہے۔ اور وہ اِس طرح سے معلوم ہوتی ہے۔ کہ ڈکار اچھے آئیں۔ کیونکہ وہ پک کر معدے میں میٹھی ہو جاتی ہے۔

پانچ عناصر والی غذا کے فوائد مٹی۔ پانی۔ آگ۔ ہوا اور آکاش (پنچ مہا بھوت) میں یہ پانچ صفات ہوتی ہیں۔ یہی پانچ صفات غذا میں بھی ہوتی ہیں۔ ان میں سے ہر ایک قسم کا پت غذا کے ہر قسم کے جزو کو ہضم کرتا ہے۔ جیسے بھومیہ اُشما غذا کے مٹیلے اجزا کو اور آگنیہ اُشما غذا کے آتشی اجزا کو ہضم کرتی ہے۔ علےٰ ہذا القیاس باقیوں کو بھی سمجھو۔ یعنی غذا کے مٹیلے وغیرہ پانچوں قسم کے اجزا ایک کر پنچ مہا بھوت[۵۱] آتمک جسم کے پانچوں صفات کو بڑھا دیتے ہیں۔ جیسے غذا کا آبی جزو جسم کی رس رکت وغیرہ رقیق صفات کو ترقی دیتا ہے۔ اسی طرح اوروں کو بھی سمجھو۔

اپنی اپنی سات اگنیوں سے جسم کے ساتوں دھاتو پک کر مَل اور پرساد دو حصوں میں منقسم ہو جاتے ہیں۔

رس سے خون۔ خون سے گوشت۔ گوشت سے چربی۔ چربی سے ہڈی۔ ہڈی سے مغز۔ مغز سے منی اور منی سے حمل پیدا ہوتا ہے نیز اس سے دودھ۔ دودھ سے خون۔ خون سے کنڈرا[۵۲] اور سرا۔ گوشت سے چربی اور چھ جلدیں اور چربی سے سنایو[۵۳] اور جوڑ بنتے ہیں۔

اگنی ویش نے یہ سنکر پوچھا۔ مہاراج! رس اور خون میں کوئی مطابقت نہیں۔ پھر رس سے خون کیسے پیدا ہوتا ہے؟ رس میں سرخی نہیں ہوتی پھر خون سرخ کیسے ہو جاتا ہے؟ رس اور خون تو مائع اشیاء ہیں۔ پھر ان سے گوشت جیسی ٹھوس چیز کیسے پیدا ہوتی ہے؟

---

۵۱ پانچ عناصر سے بنے ہوئے جسم ۵۲ کری کی ہڈیاں۔ نرم ہڈیاں۔ سیمی بون ۵۳ دریدیں ۵۴ پٹھے

رس۔ خون اور گوشت سے پیدا ہونے والی چربی کیوں سفید ہوتی ہے
گوشت اور چربی دونو چکنی چیزیں ہیں۔ پھر ان سے پیدا ہونے والی
ہڈیوں میں کھرداہٹ کیوں پائی جاتی ہے؟ پھر کھوری ہڈیوں میں مغز
کیونکر چکنا اور نرم ہوتا ہے؟ اگر اس مغز سے ہی منی (ویرج) کی
پیدائش ہوتی ہے۔ جیسے پنڈت لوگ سارے جسم میں پھیلا ہوا
(ویاپک) بتاتے ہیں۔ تو معلوم ہوا۔ کہ ویرج انسان کے مغز ہی میں
ہوتا ہے۔ لیکن ہڈیوں کے بیچ میں اس کے نکلنے کا کوئی سوراخ
نہیں دکھائی دیتا۔ پھر وہ باہر کیسے نکل آتا ہے؟
بھگوان اتری کمار نے یہ سنکر جواب دیا۔ کہ تمام انسانوں کے
آہار (کھانے) میں تیج نامی ایک رس ہوتا ہے۔ جو پت کی حرارت
سے خون بن جاتا ہے۔
وہ خون وایو اور اگنی کے تیج نیز پت سے مل کر جم جاتا ہے۔ اور
گوشت بن جاتا ہے۔ اسی طرح گوشت کی حرارت سے سفید رنگ
کی چربی بن جاتی ہے۔ کف سے بھری ہوئی مٹی۔ آگ اور ہوا کے ملنے
سے کھرداہٹ پیدا ہوتی ہے۔ اور ہڈیوں کو پیدا کر دیتی ہے۔
تب وایو ہڈیوں کے درمیان سوراخ پیدا کر دیتی ہے۔ اور وہ سوراخ میا
سے بھر جاتے ہیں جس سے ہڈیوں کے اندر مغز بن جاتا ہے۔
پھر اس مغز کی چکنائی سے ویرج بنتا ہے۔ اور ہڈیوں میں وایو اور
آکاش وغیرہ کے خواص کی وجہ سے بہت سے چھوٹے چھوٹے سوراخ
ہو جاتے ہیں۔ جن کے ذریعے سے ویرج اس طرح خارج ہوتا ہے۔

جیسے مٹی کے کورے گھڑے میں سے پانی نکل آتا ہے۔ سارے
جسم کی ویرج بہانے والی نالیوں کے ذریعے من سے پیدا ہونے
والی خوشی محبت اور تخیل کی وجہ سے ویرج متحرک ہوتا ہے۔ اور
جماع وغیرہ کی حرارت سے گھی کی طرح پگھل کر اپنے مقام سے چلکر
مثانے میں جمع ہو کر اس طرح سے نکلنے لگتا ہے۔ جیسے نیچے مقام
سے پانی نکلتا ہے۔

الگ الگ فضلات کا بیان اناج کا کٹا یعنی فضلہ بول وبراز
ہیں۔ رس اور خون کا کٹا کف ہے۔ گوشت کا فضلہ پت ہے۔
چربی کا فضلہ پسینہ ہے۔ ہڈی کا فضلہ بال اور رونگٹے ہیں۔ مغز کا
فضلہ چکناہٹ ہے۔ جلد کا فضلہ آنکھوں کی گیڈ ہے۔

اس طرح دھاتوؤں کے پکنے سے پرساد اور مل پیدا ہوتے ہیں۔

تمام دھاتو اپنی جبلی چکناہٹ کے ذریعے ہی ایک دوسری کو
طاقت دیتی ہیں لیکن مبھی ادویات کا یہ خاصہ ہے۔ کہ وہ بہت
جلد طاقت کو بڑھا دیتی ہیں۔

بعضوں کی رائے ہے۔ کہ ایک دھاتو سے دوسری کے بننے میں
چھ دن رات لگتے ہیں۔ لیکن اصل میں ایک دھاتو سے دوسری
دھاتو کا بننا گاڑی کے گھومنے والے پہیئے کی مثال رکھتا ہے۔

ویان وایو[1] رس دھاتو کو ہمیشہ سارے جسم میں پھیلاتی رہتی ہے اس
طرح پھیلا ہوا رس بگڑ کر جسم میں جہاں کہیں جمع ہو جاتا ہے۔ وہیں

---

[1] وہ وایو جو سارے جسم میں پھیلی ہوئی ہے۔ اور رسوں کو متحرک رکھتی ہے۔

خرابی برپا کرتا ہے۔ جیسے آسمان میں بادل ایک جگہ جمع ہو کر برسنے لگتے ہیں۔ اسی طرح دوش ایک مقام میں خراب ہو جاتے ہیں۔ اس طرح یہ بھوتک دھاتو اور پاچک اگنی کا بیان کیا گیا ہے۔

جٹھر اگنی[1] کی فضیلت۔ تمام اگنیوں میں سے غذا کو ہضم کرنے والی اگنی زیادہ ہوتی ہے۔ یہی اگنی تمام دیگر اگنیوں کی جڑ ہے۔ کیونکہ اسی کی کمی بیشی سے اوروں میں کمی بیشی ہوتی ہے۔ اس لئے ہیندھن نما فائدہ مند اغذیات و اشربات کے باقاعدہ استعمال سے جٹھر اگنی کی تربیت کرتے رہنا چاہیئے۔ اس ہاضم اگنی کے قائم رہنے ہی سے عُمر اور طاقت کا بھی قیام رہتا ہے۔

گرہنی دوشوں کی وجہ جو شخص مقرّرہ قواعد کے خلاف کھانا کھاتا ہے۔ اُس کی زبان کے لعاب سے گرہنی دوش پیدا ہو کر کئی قسم کے امراض کو پیدا کر دیتے ہیں۔

حرارت کے بگڑنے کی وجہ غذا نہ کھانے سے۔ بدہضمی میں کھانا کھا لینے سے۔ زیادہ کھانے سے۔ بے ترتیب کھانا کھانے سے۔ مُسہل قئے اور سنیہن کرم کی کثرت سے۔ بیماریوں کے سبب بہت لاغر ہو جانے سے۔ دیش کال اور رتوں میں بے ترتیبی ہو جانے سے۔ اور بول و براز وغیرہ حوائج ضروریہ کے روکنے سے حرارتِ ہاضمہ بگڑ جاتی ہے۔ اور بگڑ جانے کی وجہ سے وہ زود ہضم غذا کو بھی ہضم نہیں کر سکتی۔ اس لئے نا ہضم شُدہ کھانا کھٹا اور زہر کی مانند ہو جاتا ہے۔

---

[1] حرارتِ ہاضمہ

ناہضم شدہ غذا کی علامات پیٹ میں گڑگڑاہٹ ہونا۔ اعضاء کا سُست ہو جانا۔ دردِ سر۔ غشی۔ چکر آنا۔ پیٹھ کا اکڑ جانا۔ کمر کا جکڑ جانا۔ جمائیاں آنا۔ اعضاشکنی۔ تشنگی۔ بخار۔ قے۔ کچے دستوں کا آنا۔ کھانے کی خواہش نہ ہونا اور ناپختگی۔ اس طرح سے غذا مُہلک زہر بن جاتی ہے۔

وُہی ناہضم شُدہ کھانا پت سے مِلکر جلن۔ پیاس۔ امراضِ دہن۔ اِمل پت اور دیگر پتج امراض کو پیدا کر دیتا ہے۔

کف سے مِل کر ٹیکشما (سِل)۔ زُکام۔ پرمیہہ اور دیگر کفج بیماریوں کے پنجے میں گرفتار کرا دیتا ہے۔ اور وات سے مِل کر کئی قسم کے واتج روگ کا باعث بن جاتا ہے۔

پیشاب سے مِلکر کئی قسم کے امراضِ پیشاب پیدا کرتا ہے۔ پاخانے سے مِلکر کئی قسم کے کوکھشی روگوں کو پیدا کرتا ہے۔ اسی طرح رس وغیرہ سے مِلکر رس وغیرہ سے پیدا ہونے والے امراض کا باعث ہو جاتا ہے۔

ناہموار حرارتِ ہاضمہ کی علامات وشم اگنی (ناہموار حرارتِ ہاضمہ) غذا کو ناہموار طور سے پکا کر دھاتوؤں کو بھی ناہموار کر دیتی ہے تیکشن اگنی (تیز حرارت) غذا کے ایندھن کو کم پا کر وقت پر ہضم کر کے دھاتوؤں کو صاف کر دیتی ہے۔

سمان اگنی (اوسط درجے کی حرارت) باقاعدہ غذا کھانے کی وجہ سے دھاتوؤں میں مطابقت پیدا کرتی ہے۔ اور مند اگنی (مدھم حرارت)

غذا کو اچھی طرح ہضم نہ کرنے سے جلن پیدا کر دیتی ہے۔ اور وہ غذا قے کے ذریعے یا پاخانے کے ذریعے باہر نکل جاتی ہے۔

گرہنی روگ کی علامات پکا ہوا یا کچا کھانا جب پاخانے کے ذریعے خارج ہوتا ہے۔ تو اُسے گرہنی روگ بولتے ہیں۔ اس میں عموماً ہر قسم کی خوراک جل جاتی ہے۔ اور پاخانہ کثیف ہو کر یا پتلا ہی نکل جاتا ہے۔ پیاس۔ کھانے کی خواہش نہ ہونا۔ بے ذائقہ پن۔ رالوں کا بہنا۔ تمک شواس[۱]۔ ہاتھ پاؤں کا متورم ہو جانا۔ ہڈیوں اور پروؤں[۲] میں درد ہونا۔ قے۔ بخار۔ لوہے کی سی بُو آنا۔ کچی بُو آنا۔ اور کڑوے وکھٹے ڈکار آنا اس مرض میں یہ علامات پائی جاتی ہیں۔

گرہنی روگ کی علاماتِ قبل المرض[۳] پیاس۔ سستی۔ کمزوری۔ غذا کا جلن پیدا کرنا۔ غذا کا دیر میں ہضم ہونا اور جسم کی گرانی یہ سب گرہنی روگ کی علاماتِ قبل المرض ہوتی ہیں۔

گرہنی روگ کا خاص بیان گرہنی اگنی (حرارت) کا مسکن ہے۔ یہ غذا کو گرہن[۴] کرتی ہے۔ اس لئے اسے گرہنی کہتے ہیں۔ یہ ناف کے اوپر ہوتی ہے۔ حرارت کی طاقت ہی اس کا ستون اور اسے طاقت دینے والا ہے۔ یہ کچی غذا کو لے کر پکا کر پہلو سے نکال دیتی ہے۔ حرارت کی طاقت کے بگڑ جانے سے ہی اس میں خرابی واقع ہو کر کچا کھانا نکلنے لگتا ہے۔

---

[۱] دمے کی ایک قسم ہے [۲] دو جوڑوں کے درمیان کی ہڈی
[۳] پُورب رُوپ [۴] لے لیتی ہے

گرہنی روگ کی اقسام اس کی چار اقسام ہیں۔ واتج۔ پتج۔ کفج اور سنپاتج۔ اب الگ الگ طور پر ان کے اسباب۔ علامات اور معالجات کا بیان کیا جاتا ہے۔

واتج گرہنی روگ کے اسباب۔ چرپرا۔ کڑوا۔ کسیلا۔ نہایت خشک اور نہایت سرد کھانا کھانے سے۔ قلیل کھانا کھانے سے۔ یا بالکل نہ کھانے سے۔ بکثرت سفر کرنے سے۔ حوائج ضروریہ کے روکنے سے اور جماع کرنے سے وایو بگڑ کر حرارت کو ڈھانپ کر مدھم کر دیتی ہے۔ اور واتج گرہنی روگ پیدا ہو جاتا ہے۔

واتج گرہنی روگ کی علامات۔ جس شخص کو واتج گرہنی روگ ہوتا ہے۔ اُسے کھانا بمشکل ہضم ہوتا ہے۔ اور امل پاک[1] ہوتا ہے یعنی کھٹے ڈکار آنے لگتے ہیں۔ جسم کا کھردرا پن۔ گلے اور منہ میں خشکی۔ بھوک۔ پیاس۔ آنکھوں تلے اندھیرا۔ کانوں میں آواز ہونا۔ پسلی کا درد۔ رانوں میں درد۔ چڈوں میں درد۔ گردن میں درد۔ بار بار پیٹ میں درد ہونا۔ دل کی بیقراری۔ لاغری۔ کمزوری۔ بے ذائقہ پن۔ تحیش۔ ہر قسم کے رسوں کی خواہش ہونا۔ منی کا شقل[2] پڑ جانا۔ غذا کے ہضم ہو جانے پر یا ہضم ہوتے وقت پیٹ کا اپھر جانا اور صرف کھانا کھانے سے طبیعت درست ہونا بھی واتج گرہنی کی علامات ہیں۔ اِس مرض کے گرفتار کو وات گلم۔ ہردروگ اور تلی کے ہو جانے کا شک ہوتا ہے اِس مرض میں دیر میں تکلیف سے پتلا خشک۔ تھوڑا سا۔ کچا۔

---

[1] کھائی ہوئی غذا کا معدے میں پک کر کھٹا ہو جانا [2] گرنا

آوازدار اور جھاگ دار پاخانہ بار بار نکلتا ہے۔ نیز مریض کو کھانسی اور دمہ بھی آگھیرتا ہے۔

پتج گرہنی روگ کے اسباب۔ چرپری۔ بدہضمی پیدا کرنے والی جلن پیدا کرنے والی اور کھٹّی غذا نیز کھشار وغیرہ کا کھانا پت کو طاقتور بنا دیتا ہے۔ جو حرارت ہاضمہ کو گھیر کر اس طرح سے مدّھم کر دیتا ہے۔ جیسے گرم پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔

پتج گرہنی روگ کی علامات۔ اس بیماری کے مریض کو ناپختہ۔ نیلا پیلا یا زرد رنگ کا دست آتا ہے۔ سڑے ہوئے کھٹے ڈکار آتے ہیں۔ دل اور گلے میں جلن ہوتی ہے۔ کھانے کی خواہش نہیں ہوتی۔ اور پیاس وغیرہ عوارض آگھیرتے ہیں۔

کفج گرہنی روگ کے بواعث۔ ثقیل۔ نہائت مرغّن اور نہائت ٹھنڈا کھانا کھانے سے۔ بالکل غذا نہ کھانے سے یا بہت سا کھانا کھا کر سو رہنے سے کف بگڑ کر کفج گرہنی روگ کو پیدا کر دیتا ہے۔

کفج گرہنی روگ کی علامات۔ کھانا بڑی مشکل سے ہضم ہونا۔ جی متلانا۔ قے آنا۔ کھانے کی خواہش نہ ہونا۔ منہ میں لعاب کا جم جانا۔ منہ کا مزا میٹھا ہونا۔ کھانسی۔ کف کا نکلنا۔ زکام۔ دل میں گھبراہٹ۔ پیٹ کا مرطوب اور بھاری ہونا۔ بگڑے ہوئے میٹھے ڈکار آنا۔ انگ ساد[۱]۔ عورت کی خواہش نہ ہونا۔ پھٹے ہوئے۔ کچّے اور کف آلودہ بھاری پاخانے کا آنا۔ لاغری کے بغیر دبلاپن اور سستی

---

[۱] اعضا شکنی

واقع ہونا یہ سب کپفج گرہنی روگ کی علامات ہیں۔
"وِمان سنھان" کے "روگانیک ادھیاسئے" میں جو چار قسم کی اگنی بیان کی گئی ہے۔ اُن میں سے سم اگنی (درمیانہ درجے کی حرارت) کو چھوڑ کر باقی تین طرح کی اگنی گرہنی روگ کا باعث ہوتی ہیں۔
واتج وغیرہ مندرجہ بالا تینوں قسم کے گرہنی روگوں کے مِلے جُلے اسباب اور علامات سنپاتج گرہنی روگ میں پائے جاتے ہیں۔
اب ان کے الگ الگ معالجات کا بیان کیا جاتا ہے۔

گرہنی روگ کا علاج کھائے ہوئے کھانے کے جل جانے سے جب دوش بیہوش ہو کر گرہنی کا سہارا پکڑ لیتے ہیں۔ تو وِشٹمبھتا۔ رالوں کا بہنا۔ ارتی۔ جلن۔ کھانے کی خواہش نہ ہونا۔ گرانی اور ناپختگی کی علامات دکھائی دینے لگتی ہیں۔
اُس وقت سہارتا ہوا گرم پانی۔ مین پھل کا کاڑھا یا پیپل اور سرسوں کا نگدا دے کر قے کرا دیں۔
اور اگر پکو آشے (انتڑیوں) میں جذب ہو جائے۔ تو ہاضمہ افزا ادویات کے استعمال سے آم (غذا کے کچے رس) کو نکال دیں۔
جب آم (غذا کا کچا رس) سارے جسم میں پھیل جائے۔ تو فاقہ کشی یا ہاضم ادویات سے کام لینا چاہیئے۔ اِس طرح آم آشے (معدے) کی صفائی کے بعد پنچ کول وغیرہ ملے ہوئے پیپا وغیرہ لطیف کھانے اور ہاضمہ افزا ادویات کا استعمال کریں۔
واتج گرہنی روگ میں اگر آم (غذا کے کچے رس) کی پختگی معلوم ہو۔ تو

ہاضمہ افزا ادویات سے پکایا ہُوا گھی تھوڑا تھوڑا دیں۔ اس سے حرارت کے کچھ بڑھ جانے پر جب بول و براز اور باد مخالف کی رکاوٹ نظر آئے۔ تو دو تین دن تک سنیہن کرم اور ابھیانگ کرکے نروہن وستی دیں۔ جب اس طرح دوش ڈھیلے پڑ جائیں۔ اور وات شانت ہو جائے۔ تو انڈ کے تیل میں کھشار ملا کر یا اسہال آور ادویات سے پکایا ہُوا گھی یا تیل پکا کر مسہل کرائیں۔ اس طرح اندرونی صفائی کرنے والی ادویات کے استعمال سے پکو آشے (انتڑیوں) کے خشک ہو جانے پر پاخانے کے بند ہو جانے کی صورت میں ہاضمہ افزا ادویات کا کاڑھا یا وات کو دور کرنے والی ادویات سے پکائے ہوئے تیل کے ذریعے انوواسن وستی دیں۔ اس طرح سے جب نروہن۔ وریچن اور انوواسن وستی اچھی طرح سے عمل میں آ چکیں۔ تو لطیف غذا کھلا کر مندرجہ ذیل گھرت کا استعمال کرائیں۔

دو پنچ مول آدی گھرت ہر دو پنچ مول۔ سرلا۔ دیودار۔ سونٹھ۔ پیپل۔ پیپلا مول۔ چیتا۔ گج پیپل۔ سن کے بیج۔ جو۔ بیر۔ کلتھی اور سرخ ان سب کو ہموزن لے کر چوگنے کانجی۔ دہی یا سَووِیرہ کے ساتھ پکائیں۔ جب ایک چوتھائی باقی رہ جائے۔ اُتار کر چھان لیں۔ پھر ان میں سجی۔ جوکھار۔ سیندھا نمک۔ اُدبھد نمک۔ سمندر نمک۔ بڑ نمک۔ رومک نمک۔ سوورچل نمک اور پاکیہ نمک ہر ایک دو دو پل ڈال دیں۔ اور ایک آڑھک گھی ملا کر پکا لیں۔ یہ گھی ہر روز دو پل بھر

ــــــــ

لہ کھانا کھلا کر

استعمال کرنے سے حرارت ہاضمہ۔ طاقت اور رنگت بڑھ جاتی ہے۔ وات دُور ہوجاتی ہے۔ اور کھانا ہضم ہوتا ہے۔

ترپُوش آدی گھرت | ترکٹا اور ترپھلا کا نگدا ایک ایک پل۔ گڑ ایک پل۔ گھی آٹھ پل اور چار گُنا پانی ڈالکر پکا لیں۔ اس گھی کو مقدار کے مطابق استعمال کرنے سے ضُعف ہضم کی شکائت رفع ہوجاتی ہے۔

پنچ مُول آدی گھرت اور چُورن | پنچ مُول۔ ہرڑ۔ ترکٹا۔ واوڑنگ اور بچ۔ ان سب سے چوگنا گھی۔ مشکت بجورے کا رس اور ادرک کا رس الگ الگ گھی کے ہموزن۔ سُوکھی مُولی۔ بیر۔ نیتر بالا۔ چُوکا اور انار کا کاڑھا گھی کے ہموزن۔ تکر (دلتی) گھی کے برابر۔ ستو۔ سُرا منڈ۔ سوویرک اور تشُودک ہر ایک گھی کے برابر لیکر حسب قاعدہ گھی کو پکا لیں۔ یہ گھی حرارت کو بڑھاتا۔ درد پیٹ۔ باد گولہ۔ اُدر روگ۔ دمہ۔ کھانسی اور وات کف کو دُور کرتا ہے۔

یا تمام ادویات کا نگدا اور صرف بجورے کے رس میں پکایا ہُوا گھی بھی مندرجہ بالا فوائد ظہور میں لاتا ہے۔

مندرجہ صدر ادویات سے پکایا ہُوا تیل مالش کے کام میں لانا چاہیئے۔ یا انہی ادویات کا چوُرن گرم پانی کے ساتھ پھانکیں۔ تو کف سے گھری ہوئی وات۔ آم سے ملا ہُوا کف اور وات کف دُور ہوجاتے ہیں۔

امتحان بُراز | کچا بُراز بھاری ہونے کی وجہ سے پانی میں ڈوب جاتا ہے۔ اور پکا ہُوا پانی کے اُوپر تیرتا رہتا ہے۔

لیکن پکا ہُوا فضلہ بھی نہائت پتلا۔ گاڑھا۔ نہائت ٹھنڈا یا کف سے

بگڑا ہوا ہونے کی وجہ سے پانی میں ڈوب جاتا ہے۔

اس طرح مریضوں کے غذا کے کچّے رس (آم) والے اور آم سے خالی فضلے کا امتحان کرنا چاہیئے۔ نیز حسب قاعدہ ہاضمہ افزا اور ہاضم ادویات کے ذریعے علاج کریں۔

چترک آدی گولیاں چیتا۔ پپلامول۔ ہر دو کھشار۔ پانچوں نمک ترکٹا۔ ہینگ۔ اجمود اور چیب ان سب کو بجورے یا انار کے رس میں کھرل کر کے گولیاں بنائیں۔ یہ گولیاں غذا کے کچّے رس کو پکا دیتی ہیں۔ اور حرارتِ ہاضمہ کو بڑھا دیتی ہیں۔

دیگر نسخہ جات۔ سونٹھ۔ اتیس اور موتھا کا کاڑھا غذا کے کچّے رس کو پکا دیتا ہے۔

یا انہی ہر سہ ادویات کا چورن یا سانٹھ گرم پانی کے ساتھ پھانکنے سے آم ہضم ہو جاتا ہے۔

یا دیودارو۔ بچ۔ موتھا۔ سونٹھ۔ اتیس اور ہرڑ کو وارُنی مد میں ڈالیں جب اِن کا اثر اُس میں چلا جائے۔ تو چھان کر پی لیں۔

یا انہی ادویات کے چورن میں سیندھا نمک ملا کر نیم گرم پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ تو آم پک جاتا ہے۔

اگر آم اور پیچش کی شکائت ہو۔ تو بِل گری۔ چیتا۔ سونٹھ اور بڑ نمک ملا کر انار کے کاڑھے کے ساتھ نوش کریں۔

کف والے آم اور والج درد شکم میں اندرجو۔ ہینگ۔ اتیس اور بچ کا چورن گرم پانی کے ساتھ پھانکیں۔

یا قے۔ بواسیر اور گرنتھی شول میں ہرڑ۔ سونچر نمک۔ زیرہ اور کالی مرچ کا چورن گرم پانی کے ساتھ پھانکیں۔

یا ہرڑ۔ پیپلا مول۔ بج۔ کٹکی۔ پاٹھا۔ اندر جو۔ چیتا اور سونٹھ کا کاڑھا بنا کر پینا چاہیئے۔

یا انہی ادویات کا چورن گرم پانی کے ساتھ پھانکیں۔ تو کف۔ پت اور حرارت سے پیدا ہونے والی گرہنی اور اروچی (کھانے سے بے رغبتی کی شکائت) دور ہو جاتی ہے۔

آم والے پت۔ کف سے گھری ہوئی گرہنی میں اتیس۔ ترکٹا۔ نمک کھشار اور ہینگ کا کاڑھا بنا کر نوش کریں۔

یا انہی کا چورن بنا کر گرم پانی کے ساتھ پھانکیں۔

یا پیپل۔ سونٹھ۔ پاٹھا۔ ساریوا۔ ہردو کٹیری۔ چیتا۔ کڑا کے بیج۔ پانچوں نمک اور جو کھار کا چورن بنا کر دہی۔ گرم پانی یا سرا کے ساتھ نوش کریں۔ تو حرارت ہاضمہ بڑھتی ہے۔ اور شکم کا وایو دور ہو جاتا ہے۔

مرچ آدی چورن ۔ مرچ سیاہ۔ زیرہ سیاہ۔ پاڑھ اور ورکھشامل ہر ایک ایک کرش۔ امل بیت دس پل۔ سونچر نمک۔ بڑ نمک۔ پاک نمک۔ جو کھار۔ سیندھا نمک۔ کچور۔ پوہکر مول۔ ہینگ اور ہنگو پتری ہر ایک نصف پل لیکر چورن بنا لیں۔ اور استعمال میں لائیں۔ یہ چورن وات گرہنی اور اروچی[۵] کے لئے بڑا نافع ہے۔

چاروں قسم کی کھٹائی ایک پرستھ۔ ترکٹا تین پل۔ چاروں قسم کے

[۵] کھانے سے بے رغبتی

نمک چار پل اور شکر آٹھ پل ان سب کا چورن بنا کر ساگ سوال اور راگ[۱] وغیرہ میں ڈال کر استعمال کرتے رہیں۔ تو کھانسی۔ بے ہضمی۔ اعچو دمہ۔ بحس اور بادگولہ دُور ہو جاتا ہے۔

یواگو۔ چبب۔ دارچینی۔ پیلامُول۔ دھاوے کے پھول۔ ترکٹا۔ چیتا کیتھ۔ بل گری۔ پاٹھا۔ سیمر۔ گج پیپل۔ شلو دبھد اور کالا زیرہ ہر ایک ایک ایک تولہ بھر لے کر پیس لیں۔ پھر دہی یا کیتھ یا چوکا یا درکھشا ل یا انار کے رس کے ساتھ یواگو تیار کر کے گھی میں بگھار کر استعمال میں لائیں۔ تو ہر قسم کے اتیسار۔ ضعف ہضم۔ بادگولہ۔ بواسیر اور تلی دُور ہو جاتی ہے۔

غذا۔ نیخ کول کے ساتھ پکایا ہوا مونگ کا یوش۔ سوکھی مولی کا یوش انار یا تکر[۲] کی کھٹائی ڈال کر پکایا ہوا جنگلی جانوروں کا مانس رس۔ یا گوشت خور جانوروں کا مانس رس لبطور غذا نوش کریں۔ اور مٹھا۔ کانجی یا شراب پینے کے کام میں لانا چاہیئے۔

تکر کے فوائد۔ حرارتِ ہاضمہ کو بھڑکانے والا۔ قابض اور لطیف ہونے کی وجہ سے تکر گرہنی دوش کے لئے مفید ہوتا ہے۔ مدُھر پاکی ہونے (ہضم ہونے کے وقت میٹھا ہو جانا) کے سبب پت کو خراب نہیں کرتا۔ کسیلا۔ گرم۔ وکاسی[۳] اور خشک ہونے سے کف کے لئے مفید ہے۔ یہ میٹھا۔ کھٹا اور گاڑھا ہوتا ہے۔ اس لئے وات کے واسطے مفید ہے۔ تازہ مٹھا جلن نہیں ہونے دیتا۔ اس لئے تکر کے جو جو نسخے

---

[۱] شربت [۲] دہی کا مٹھا [۳] جسم میں فوراً پھیل جانے والا

جنٹھر روگ اور بواسیر کے بیان میں لکھے جا چکے ہیں۔ گرہنی دوش کے
لئے بھی اُن کا استعمال مفید ہوتا ہے۔

تکرّ ارِشٹ اجوائن۔ آملہ۔ ہرڑ۔ کالی مرچ ہر ایک تین تین پل۔
اور پانچوں نمک ایک ایک پل لے کر اِن سب کا چُورن بنا کر سولہ
سیر مٹھے میں بھر کے تین چار روز تک رکھا رہنے دیں۔ تکرّارشٹ
تیار ہو جائیگا۔ اِس کے پینے سے سوج۔ باد گولہ۔ بواسیر۔ کرمی روگ
میدروگ اور اُدر روگ دُور ہو جاتے ہیں۔ نیز یہ حرارتِ ہاضمہ کو
بھی بڑھا دیتا ہے۔

اگنی کا بجھانے والا پت اگر اپنے ہی مقام میں ہو۔ تو مُسہل دینا چاہئے
جب وُہ بڑھ جائے۔ تو قے کے ذریعے نکال دیں۔

اِس مرض میں جلن نہ پیدا کرنے والی۔ ہلکی اور چرپری ادویات سے
مدّبر کرکے غذا۔ جنگلی جانوروں کے مانس رس۔ مُونگ کا یُوش۔ انار دانہ
کی کھٹائی۔ گھی نیز حرارت ہاضمہ بڑھانے والی اور قابض ادویات
سے مدّبر کیا ہُوا کھڑ یوش اور ہاضمہ بڑھانے والا چُورن اور تکتک
گھرت سے حرارت ہاضمہ کو قوّی کرنا چاہیئے۔

چندن آدی گھرت چندن۔ پدماکھ۔ اُسیر۔ پاٹھا۔ مروڑ پھلی۔
کیوٹی موتھا۔ بچ۔ ساروا۔ آسپھوتا۔ سپت پرن۔ اڑوسہ۔ پٹول
گولر۔ پیپل۔ بڑ۔ پاکر۔ آمڑا۔ کٹکی۔ موتھا اور نیم میں سے ہر ایک دو دو
پل لیکر ایک دروُن پانی ڈالکر پکالیں۔ جب چوتھائی پانی رہ جائے۔ اُتار کر
چھان لیں۔ اور اُس میں ایک پرستھ گھی ڈال کر پکائیں۔ مگر ساتھ

ہی اندر جو۔ چرائتہ۔ شال پرنی پیپل اور نیل کنول کا ایک ایک تولہ نُگدا ضرور
ملا لینا چاہیئے۔ اس گھی کے پینے سے پنچ گرہنی روگ دُور ہو جاتا ہے۔
نیز کُشٹھ روگ (جذام) کے بیان میں جو تکتک گھرت بتایا گیا ہے۔
وہ بھی اس کے لئے فائدہ مند ہے۔

ناگر آدی چُورن سُونٹھ۔ اتیس۔ موتھا۔ دھاوے کے پھول۔
رسونت۔ کُڑا کی چھال۔ اندر جو۔ بل گری۔ پاٹھا اور کُٹکی ہموزن لیکر
چُورن بنا لیں۔ اس چُورن کو چاولوں کے پانی میں شہد ملا کر اُس
کے ساتھ پھانکیں۔ تو پنچ گرہنی دوش۔ رکت روگ۔ بواسیر
گُدشُول اور پیچش دُور ہو جاتی ہے۔
اس چُورن کی کرشن آتریہ نے بڑی تعریف کی ہے۔

بھُومبھ آدی چُورن چرائتہ۔ کُٹکی۔ ترکُٹا۔ موتھا اور اندر جو ایک
ایک حصہ۔ چیتا دو حصے اور کُڑا کی چھال سولہ حصے لیکر سب کا
چُورن بنا کر ٹھنڈے پانی کے ساتھ نوش کریں۔ تو گرہنی دوش۔
باؤ گولہ۔ یرقان۔ بخار۔ بھس میہہ۔ اروچی[۱] اور اسہال دور ہو جاتے ہیں

نپچ آدی چُورن نپچ۔ اتیس۔ پاٹھا۔ سپت پرن۔ رسونت نیتر بالا
شیوناک۔ نیتر بالا۔ سونا پاٹھا۔ کُڑا کی چھال۔ جوالنسہ۔ دار ہلدی۔
پت پاپڑا۔ مروڑ پھلی۔ اجوائن۔ سہانجنا۔ پٹول کے پتے۔ سفید
سرسوں۔ پُوتھکا۔ چمبیلی کے پتے۔ جامن کی گُٹھلی کا اندرونی حصہ
(گری)۔ آم کی گُٹھلی کا اندرونی حصہ (گری)۔ بل گری۔ نیم کے پتے

---

[۱] عدم خواہشِ طعام

اور مونی - نیز بھو نمب آدی چورن کی ادویات جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے - لے کر چورن بنالیں - یہ بھی مندرجہ صدر بھو نمب کی مانند ہی مفید ہے -

کرات تکت آدی چورن چرائتہ - بچ - ترائمان - ترکٹا - چندن - پدماکھ - خس - دارہلدی کی چھال - کٹکی - کڑا کی چھال - کڑا کے بیج - موتھا - اجوائن - دیودارو - پٹول - نیم کے پتے - الائچی - دارچینی - سوراشٹر بھرتکا - اتیس - سرخ سہانجنے کے بیج - مروڑ پھلی - اور پت پاپڑا ان سب کا چورن بنا کر شہد ملا کر چاٹیں - یا شراب یا پانی کے ساتھ پھانکیں - تو ہردے روگ - بھس - گرہنی دوش - باؤ گولہ - دردِ شکم - اروچی - بخار - یرقان - سنپات اور امراض دہن دور ہو جاتے ہیں -

دیگر چورن - کف سے بگڑے ہوئے گرہنی روگ میں باقاعدہ قے کرا کے کٹ ونگ - نمک - کھشار اور دیگر کڑوی ادویات استعمال کرا کے مریض کی حرارتِ ہاضمہ کو بڑھانا چاہیئے -

انویان (بدرقہ) وغیرہ کا بیان - پلاش - چیتا - چب - بجورا - ہرڑ - پیپل - پیپلا مول - پاٹھا - سونٹھ اور دھنیا ہر ایک ایک کرش لے کر ایک پرستھ پانی ڈالکر آگ پر رکھ دیں - جب پک کر پانی چوتھائی حصہ رہ جائے - تو اتار کر چھان لیں - اور پینے کے پانی میں ڈال کر اس پانی کو پلائیں - یا انہی ادویات سے پکایا ہوا یواگو پلائیں -

چر پری - کھٹی - کھشار اور کڑوی ادویات سے پکائے ہوئے سوکھی مُولی کے یُوش یا کُلتھی کے یُوش کے ساتھ ہلکی غذا کھانے کو دیں۔

انوپان (بدرقہ) کے طور پر کھٹّا تکر - تکرارشٹ - شراب - مدھوارسٹ - نگدیا سیدُھو میں سے کوئی ایک چیز استعمال میں لانی چاہیئے۔

مدہوُ آسو مہوا کے پھُول ایک درون - واؤ بڑنگ نصف درون - چیتا چوتھائی درون - بھلاوہ ایک آڑھک اور مجیٹھ نصف پل لے کر سب کو تین درون پانی میں ڈالکر پکائیں - جب ایک درون باقی رہ جائے۔ اُتار کر چھان لیں - اور ٹھنڈا کر کے اُس میں نصف آڑھک شہد ملا دیں - پھر اُسے ایک گھی والی چکنی ہانڈی میں بھر دیں - جس کے اندر کی طرف الائچی - کنول نال - اگر اور صندل سُرخ کے نگدے کا لیپ کیا گیا ہو - اِس برتن کو ایک ماہ تک بند پڑا رہنے دیں - جب آسو بن جائے - نکالکر اُس کا استعمال کریں - یہ آسو گرہنی کو دیپن[۱] کرتا ہے موٹاپا لاتا ہے - کف پت کو دُور کرتا ہے - سُوکھا - کوڑھ کلاس اور پرمیہہ روگ اِس کے استعمال سے رفع ہو جاتے ہیں۔

دوسرا مدہوُ آسو مہوا کے پھُولوں کے رس کو آگ پر نصف حصہ سُکھا کر ٹھنڈا کر کے ایک چوتھائی شہد ملا کے پہلے کی طرح ایک ماہ تک رکھا رہنے دیں - اگر مفید غذا کا استعمال کرنے والا شخص اِس کا استعمال کرے - تو وہ گرہنی روگ سے نجات حاصل کر لیتا ہے۔

علیٰ ہٰذا القیاس داکھ - گنّے کے رس اور کھجُور کا آسو تیار کر کے پینا چاہیئے۔

دُرالبھا آسو جوانسہ دو پرستھ - آنولی دو پرستھ - چیتا اور دنتی دو دو پل

---

[۱] میٹھا - دہی میٹھا ہوا [۲] بڑھانا - بھڑکانا یعنی حرارت ہاضمہ کو بڑھاتا ہے

اور بہڑ کی گٹھلی نکالی ہوئی ایک سو عدد - ان سب ادویات کو چار درون پانی میں ڈالکر پکائیں - جب پانی نصف باقی رہ جائے - تو چھان کر ٹھنڈا کر کے دو سو پل گڑ - ایک کڑو شہد - ایک کڑو پرنیگو - ایک کڑو پیپل اور ایک کڑو واوڑنگ ملا کر گھی والی چکنی ہانڈی میں بھر کے پندرہ روز تک رکھا رہنے دیں - اس کے بعد نکال کر استعمال کریں - تو گرہنی دوش بھس بواسیر - کوڑھ - وسرپ - پرمیہہ - زہر کی خرابیاں - پت اور کف دور ہو جاتے ہیں - آواز اور رنگت صاف ہو جاتی ہے۔

مول آسو ہلدی - ہر دو پنج مول - دیرک - رشبھک - جیوک ہر ایک پانچ پل لے کر چار درون پانی میں پکائیں جب پانی ایک چوتھائی باقی رہ جائے - اتار کر چھان لیں جب ٹھنڈا ہو جائے - تو اس میں دو سو پل گڑ اور ایک کڑو شہد ملا دیں - نیز پرنیگو - موتھا - مجیٹھ - واوڑنگ ملٹھی کیوٹی موتھا اور لودھ پٹھانی ہر ایک نصف پل پیس کر ملا کر ایک مہینے تک رکھا رہنے دیں - بعد ازاں استعمال میں لائیں - یہ مول آسو مجرب دوائی ہے - اور رکت پت کے لئے نہایت مفید ہے - اس کے استعمال سے اپھارہ - کف - امراض دل - بھس اور انگ ساد بھی دور ہو جاتے ہیں -

پنڈ آسو پیپل - گڑ - بہیڑے کا گودا - اور پانی ہر ایک ایک ایک پرتھ لے کر سب کو گھی کی چکنی ہانڈی میں ڈالکر جو کے ڈھیر میں دبا دیں - اور ایک ماہ تک وہیں پڑا رہنے دیں - بعد ازاں تیار ہونے پر نکال کر بمقدار ایک پل نصف سیر پانی میں ملا کر نوش کریں - تو تمام امراض رفع ہو جاتے ہیں - اور اگر تندرست شخص اس دوائی کا استعمال ایک ماہ تک کرتا رہے

تو اُسے کوئی مرض ہونے ہی نہیں پاتا۔

مدہُو ارشٹ مٹّی کے ایک نئے گھڑے میں اگر کا دھُواں دے کر اُس کے اندر کی طرف پسی ہوئی پیپل اور شہد ملا کر اُن کا لیپ کر دیں۔ اور پھر اُس میں ایک آڑھک پانی اور ایک ہی آڑھک شہد ڈال کر مندرجہ ذیل ادویات کا سفوف ملا دیں۔ جیسے واوڑنگ نصف کُڑَو۔ پیپل ایک کُڑَو۔ بنسلوچن ایک پل۔ کیسر۔ مرچ سیاہ۔ دارچینی۔ الائچی خورد۔ تیج پات۔ کچُور۔ سپاری۔ اتیس۔ ہرینو۔ ایلوا۔ چب۔ پپلامُول اور چیتا ہر ایک ایک ایک کرش۔

ایک مہینہ تک اِن ادویات کو اُس گھڑے میں پڑا رہنے دیں۔ بعد ازاں اِسے کام میں لائیں۔ یہ حرارت ہاضمہ کو تیز کرتا ہے۔ حرارت ہاضمہ کی بے ترتیبی کو اعتدال پر لاتا ہے۔ نیز امراضِ دل۔ ہُکس۔ گرہنی روگ۔ کوڑھ۔ بواسیر۔ سوج۔ بخار۔ وات کفج وغیرہ امراض کے لئے نہائت نافع ہے۔

پپلامُول آدی پریوگ پپلامُول۔ پیپل۔ سجّی کھار۔ جَوکھار۔ پانچوں نمک۔ بجورا۔ ہرڑ۔ راسنا۔ کچور۔ مرچ سیاہ اور سُونٹھ سب کو ہموزن لے کر چُورن بنالیں۔ اور ہر روز گرم پانی کے ساتھ اِس کا استعمال کریں۔ تو کفج گرہنی روگ دُور ہو جاتا ہے۔ اور طاقت۔ رنگت نیز حرارتِ ہاضمہ ترقی پاتی ہے۔ یا انہی ادویات سے پکایا ہُوا گھی وات کف کی گرہنی کے لئے نہائت مفید دوائی ہے۔

گُلم روگ (باؤ گولہ) کے بیان میں لکھا ہُوا کھٹ پل گھرت اور بھلاّتک گھرت بھی اِس مرض کے لئے مفید دوائیں ہیں۔

کھشار گھرت سجی - بڑنمک - کالانمک - جوکھار - ساتلا - کیڑی اور چیتا لے کر ان سب میں سے موخر الذکر تینوں کی راکھ بنالیں - اور ان کو دو آڑھک پانی میں ملا کر سات مرتبہ چھان لیں - اور پھر ایک آڑھک گھی ملا کر پکائیں - یہ گھی حرارت ہاضمہ کو بڑھا دیتا ہے۔

پپلا مُول آدی کھشار پپلا مُول - پیپل - پاٹھا - چب - اندر جو - سونٹھ چیتا - اتیس - ہینگ - گوکھرو - کٹکی اور بچ میں سے ہر ایک دوائی ایک ایک کرش بھر لیں - پانچوں نمک پانچ پل - دہی دو پرستھ - گھی اور تیل دو کُڑو۔ کُوٹنے کے قابل ادویات کو جو کوب کر کے کاڑھا بنالیں - جتنے کہ کاڑھے کا پانی ادویات کے بیچ ہی میں جذب ہو جائے - پھر انہیں ایک ہانڈی میں بند کر کے ایسے طریق سے جلائیں - کہ دھواں باہر نہ نکلنے پائے۔
اس میں سے ایک تولہ بھر چُورن گھی میں ملا کر کھائیں - اور دوائی کے ہضم ہو جانے کے بعد میٹھی غذا کھائیں - تو وات کفج اور سب قسم کے وِش روگ دُور ہو جاتے ہیں۔

بھلاتک آدی کھشار بھلاوہ - ترکٹا - ترپھلا - تینوں (سیندھا - سونچر اور بڑ) نمک ہر ایک دو دو پل لے کر گائے کے گوبر کی آگ میں انتر دھوم[1] کی ترکیب کے مطابق جلائیں - اس کھشار کو گھی میں ملا کر یا غذا کے ساتھ کھائیں۔ تو امراض دل - پھُس - گرہنی وش - باؤگولہ - اُداورت اور سُوکھا دُور ہو جاتے ہیں۔

دُرالبھا آدی کھشار جوانسہ - ہردو کنجا - سیت پرن - اندر جو - بچ - راڑا - مرُوڑ پھلی - پاٹھا اور املتاس سب کو ہموزن لے کر کھرل کریں - اور

[1] یعنی ایسے طور سے جلائیں کہ دھواں اندر ہی رہے - باہر نہ نکلنے پائے۔

پھر انتر دُھوم کی ترکیب سے جلا کر اِسے گؤ مُوتر کے ساتھ استعمال کریں۔ تو حرارت ہاضمہ کو طاقت ملتی ہے۔

بھُونمب آدی کھشار چرائتہ۔ کُٹکی۔ پٹول۔ نیم اور پت پاپڑا کو انتر دھوم کی ترکیب کے مطابق جلا کر بھینس کے مُوتر کے ساتھ استعمال کریں۔ تو حرارتِ ہاضمہ بڑھ جاتی ہے۔

ہردر آدی کھشار دونو ہلدی۔ بچ۔ کُٹھ۔ چیتا۔ کُٹکی اور موتھا کو انتر دھوم کی ترکیب کے مطابق جلا کر بکرے کے مُوتر کے ساتھ استعمال کریں۔ تو حرارتِ ہاضمہ بڑھ جاتی ہے۔

کھشار وٹکا تھوہر کی ٹہنی چار پل۔ تینوں نمک[۵] تین پل۔ وانارک ایک کُڑو۔ آک کی جڑھ آٹھ پل اور چیتا دو پل لے کر ان سب کو انتر دھوم کی ترکیب کے مطابق جلا کر وانارک کے رس میں گولیاں بنائیں۔ اور کھانا کھانے کے بعد اِن کا استعمال کریں۔ تو کھائی ہوئی غذا جلدی ہضم ہو جاتی ہے۔ نیز کھانسی۔ دمہ۔ بواسیر۔ ہیضہ۔ زکام اور ہر دروگ دُور ہو جاتے ہیں۔

وتسک آدی کھشار کُڑا کی چھال۔ اتیس۔ پاٹھا۔ جوانہ۔ ہینگ اور چیتا اِن سب کا چُورن بنا کر اُس میں گؤ مُوتر میں چھانے ہوئے ڈھاک کی کھشار ملا کر لوہے کی کڑاہی میں ڈال کر پکا لیں۔ اور جب گاڑھا ہو جائے اُتار کر ٹھنڈا کر لیں۔ اِس میں سے ایک تولہ بھر دوائی گرم پانی یا شراب کے ساتھ نوش کریں۔ تو گرہنی دوش۔ شوش۔ بواسیر اور بھس دُور ہو جاتے ہیں۔

---

[۵] سینڈھا۔ سونچر اور بڑ نمک

ترپھلادی کھشار ترپھلا۔ کنتھی۔ چب۔ بل گری۔ لوہ چُورن۔ کٹکی۔ موتھا گُٹھ۔ پاٹھا۔ ہینگ۔ جوکھار۔ گھنٹا پاٹل کا کھشار۔ ملٹھی۔ بیلا مُول۔ ترکُٹا۔ بج۔ واوڑنگ۔ سجّی۔ نیم۔ چیتا۔ مُوروا۔ اجمود۔ اِندرجو۔ گلو اور دیودارو ہر ایک ایک کرش۔ پانچوں نمک پانچ پل ان سب کا چُورن بنا کر تین گُڑ۔ دہی میں ملالیں۔ اور تھوڑا سا گھی و تیل ملا کر انتردُھوم کی ترکیب سے جلا کر رکھ لیں۔ اور ہر روز دو تولہ بھر اس میں سے لے کر گھی کے ساتھ کھایا کریں۔ تو اس کے استعمال سے کف وات۔ بواسیر۔ گرہنی دوش۔ پھُس تلی۔ پیشاب کا رُک جانا۔ دمہ۔ ہچکی۔ کھانسی۔ کرمی روگ۔ بخار۔ سُوکھا۔ اتیسار۔ یکھشما روگ۔ پرمیہہ۔ اپھارہ۔ انقباض دِل اور سب قسم کے وِش دوش دُور ہو جاتے ہیں۔ نیز حرارتِ ہاضمہ بڑھ جاتی ہے۔ دوائی کے ہضم ہو جانے پر میٹھے مانس رس یا دُودھ کے ساتھ غذا کھائیں۔

گرہنی دوش کے لئے دیگر ہدایات تینوں دوشوں سے پیدا ہونے والی گرہنی میں لائق وَید کو پنچ کرموں[۱] کو کام میں لانا ضروری ہے۔ نیز حرارتِ ہاضمہ کے بڑھانے والے گھی کھشار۔ آسو اور ارشٹ استعمال کرائے۔

وات وغیرہ دوشوں سے پیدا ہونے والے گرہنی روگوں میں جو جو تدابیر بیان کی گئی ہیں۔ ان کا استعمال دوشوں کے لحاظ سے وَیٹ یاس (عین بالمقابل) کی ترکیب کے مطابق کرنا چاہیئے۔ یعنی جو دوش بڑھا ہُوا ہو۔ اُس کے مخالف علاج عمل میں لائیں۔

اِن امراض میں سنیہن (چکنائی دینا) سویدن (پسینہ لانا)۔ سنشودھن

---

[۱] ومن وریچن وغیرہ کرموں سے مراد ہے۔

(اندرونی صفائی)۔ لنگھن (فاقہ کشی)۔ دیپن (حرارت ہاضمہ کا بڑھانا) چُورن (سفوف)۔ لَوَن (نمک)۔ کھشار۔ مدھو۔ ارشٹ۔ سُرا اور آسو وغیرہ کئی قسم کے تکّر یوگ اور حرارتِ ہاضمہ کو بڑھانے والے گھرتوں کا استعمال کرانا چاہیئے۔

گرہنی روگوں کے لئے اوستھی کی ترکیب

کف کے غلبے والے گرہنی روگ میں خشک۔ حرارت ہاضمہ کو بڑھانے والی اور کڑوی ادویات کا کاڑھا پلا کر رالیں ٹپکائیں۔

اگر کف کے غلبے کی صُورت میں مریض لاغر ہو۔ تو کبھی خُشک اور کبھی سنیہن (مرغن) تدابیر عمل میں لانی چاہئیں۔

اگر کف زائل ہو گیا ہو۔ تو چکنائی مُلا کر حرارتِ ہاضمہ کو بڑھانے والی ادویات کا استعمال کرانا چاہیئے۔ اگر پت کا غلبہ ہو۔ تو مٹھاس ملی حرارتِ ہاضمہ کو بڑھانے والی کڑوی ادویات کا استعمال کرائیں۔ اور اگر وات کا غلبہ ہو۔ تو چکنائی۔ نمک اور کھٹاس ملی حرارتِ ہاضمہ کو بڑھانے والی ادویات دیں۔

حرارتِ ہاضمہ بڑھانے والی ادویات کے استعمال سے حرارتِ ہاضمہ اسطرح طاقتور ہو جاتی ہے۔ جیسے ایندھن کے جلنے سے آگ تیز ہو جاتی ہے۔

کمزور حرارتِ ہاضمہ کو بڑھانے کے لئے گھی نہائت عُمدہ چیز ہے۔ جو حرارت گھی سے تیز ہوتی ہے۔ اُسے ثقیل غذا بھی نہیں بجُھا سکتی۔

ضُعفِ ہضم والے جس شخص کو پکا ہُوا یا خانہ بکثرت آتا ہے۔ اُسے چاہیئے۔ کہ حرارتِ ہاضمہ بڑھانے والی ادویات سے پکایا ہُوا گھی مناسب مقدار کے مطابق نوش کرے۔ تو سمان وایو تر و تازہ ہو کر اپنے راستے میں مقیم رہتی ہے۔

نیز حرارتِ ہاضمہ کے قریب رہنے کے سبب وہ طاقت کو جلدی بڑھا دیتی ہے
جس مریض کا پاخانہ سخت ہو کر بمشکل خارج ہوتا ہے۔ اُسے غذا کے ساتھ نمک ملایا ہوا گھی دینا چاہیئے۔
اگر خُشکی کی وجہ سے حرارت ہاضمہ مدّھم پڑ جائے۔ تو دیپن[1] ادویات والا گھی پلانا چاہیئے
اگر چکنائی کے کثرتِ استعمال سے حرارت ہاضمہ مدّھم پڑ گئی ہو۔ تو چُورن۔ آسو اور ارشٹوں کا استعمال کرائیں۔
گُدا پ لیپ کی وجہ سے اگر پاخانہ پھٹ گیا ہو۔ تو تیل۔ سُرا اور آسو استعمال کرانے چاہئیں۔
اگر اُدادرت کی وجہ سے حرارت ہاضمہ کمزور ہوئی ہو۔ تو نردہن اور سنیہن وستی دیں۔
اگر دوشوں کے غلبے کی وجہ سے حرارت ہاضمہ کمزور ہوئی ہو۔ تو اندرونی صفائی کرنے والی ادویات استعمال میں لائیں۔
اگر حرارت ہاضمہ کا ضُعف بیماری کے دُور ہو جانے کے بعد بھی باقی رہے۔ تو حرارت ہاضمہ کو بڑھانے والے گھرت کا استعمال کریں۔
فاقہ کشی اور سفر کے تکان کی وجہ سے ہاضمہ میں ضُعف آجانے پر دُبلے۔ لاغر اور ضعیف اشخاص کو گوشت خور پرندہ جانوروں کا مانس رس کھٹائی ڈالکر دیں۔ یہ مانس رس ہلکا۔ تیز۔ گرم اور صفائی کنندہ ہونے کے سبب بہت جلد حرارت ہاضمہ کو تیز کر دیتا ہے۔
گوشت خور جانوروں کا گوشت اُن کے گوشت کھانے کی وجہ سے طاقتور ہونے کے سبب بہت جلد قوّت کو بڑھا دیتا ہے۔

---

[1] ہاضمے کی حرارت کو بڑھانے والی ادویات

غذا نہ کھانے یا بکثرت غذا کھانے سے حرارتِ ہاضمہ بڑھنے نہیں پاتی۔ جیسے ایندھن کے بغیر یا تھوڑے ایندھن سے یا بہت زیادہ ایندھن سے آگ نہیں جلنے پاتی۔

انواع واقسام کی چکنائیوں۔ اغذیات۔ اشربات۔ چورنوں۔ ارشٹوں سُراؤں اور آسووں کے استعمال سے حرارتِ ہاضمہ کی قوّت بڑھ جاتی ہے۔ جس طرح سانڑ[1] والے ایندھن کی آگ بہت دیر تک ٹھہر سکتی ہے۔ ویسے ہی جٹھراگنی (حرارتِ ہاضمہ) بھی کئی طرح کے سنیہوں اور ان پانوں کے استعمال سے مضبوط رہتی ہے۔ پہلے کھانے کے ہضم ہو جانے پر تھوڑا اور مفید کھانا کھا لینے سے بہت دیر تک صحت قائم رہتی ہے۔ حرارت کی ترقی کے لئے ایسے طریقوں کو کام میں لاتے رہیں۔ کہ دوشوں کا اعتدال نہ بگڑنے پائے۔

جسم میں دوشوں کے اعتدال سے اگر حرارتِ ہاضمہ ٹھیک ہی رہے۔ تو غذا اچھی طرح سے ہضم ہوکر طاقت۔ عمر اور تروتازگی کو بڑھا دیتی ہے۔

بگڑے ہوئے اعتدال والے دوشوں سے حرارتِ ہاضمہ مدّھم پڑ کر یا بہت بڑھ کر کئی قسم کے امراض کو دُور کر دیتی ہے۔ اِن میں سے مدّھم ہوئی ہوئی حرارت کو بڑھانے کی تدابیر بیان کر دی گئی ہیں۔ اب بڑھی ہوئی حرارت کو اعتدال پر لانے کی ادویات کا بیان کرتے ہیں۔

اتی اگنی (کثرتِ حرارت) کے عوارض وغیرہ | کف کے زائل ہو جانے پر پت وایو سے مل کر نہایت خراب ہو جاتا ہے۔ اور اپنی گرمی سے اگنی ستھان

[1] قوّت والے۔ مضبوط

میں پہنچ کر حرارت کو بہت طاقتور کر دیتی ہے۔ اس طرح روکھے جسم میں وایو سمیت اگنی طاقت حاصل کر کے غذا کو مغلوب کر لیتی ہے۔ اور اپنی تیزی کی وجہ سے غذا کو بار بار ہضم کرتی جاتی ہے۔ اور کھانا ہضم کر کے جب پھر کھانا نہیں ملتا۔ تو خون وغیرہ دھاتوؤں کو بھی ہضم کر دیتی ہے پس مریض کو دبلا پن مختلف امراض اور پھر موت آگھیرتی ہے۔ کھانا کھاتے ہی کچھ تسلی آجاتی ہے۔ لیکن اس کے ہضم ہوتے ہی پھر تپش ہونے لگتی ہے۔ حرارت کے اس غلبے کی وجہ سے پیاس۔ دمہ۔ جلن اور غشی وغیرہ مختلف امراض آگھیرتے ہیں۔

حرارت کے غلبے کا علاج جس طرح جلتی ہوئی آگ کو پانی سے بجھاتے ہیں۔ ویسے ہی ثقیل۔ چکنی میٹھی۔ گاڑھی۔ ٹھنڈی اور سخت اشیاء کا استعمال کرا کے حرارت کے اس غلبے کو دور کریں۔ ہضم نہ ہونے کے باوجود کھانا کھلاتے ہی رہیں۔ تاکہ غذا کے ایندھن کے نہ ملنے سے ایسا نہ ہو۔ کہ حرارت اس مریض کو مار ڈالے۔

کثرتِ حرارت میں کھانا وغیرہ کی ترتیب کھیر۔ کھچڑی۔ چکنائی ملے میٹھی کے کھانے۔ گڑ کے پکوان۔ آبی جانوروں کا گوشت۔ رطوبت پسند جانوروں کا گوشت۔ گھی کی بنی چیزیں۔ خصوصاً رکے ہوئے پانی کی مچھلیاں گھرت بھوشیٹ بھیڑ کا گوشت حرارت کے غلبے کو دور کرنے کے لئے استعمال میں لانا چاہیئے۔

بہت بھوک لگنے پر یواگو میں موم ڈالکر یا مصری ملا کر گھی پئیں۔ یا دودھ پئیں۔ یا جیونیہ (زندگی افزاء ادویات سے پکایا ہوا گھی پلائیں۔

یا اُت کرنج پھلوں کو کھانڈ ملا کر کھائیں - جن سے تیل نکلتا ہے۔
چکنے مالش رسوں کے استعمال سے حرارت ہاضمہ مدّھم پڑ جاتی ہے۔
یا پگھلا ہُوا موم گھی میں ملا کر پی کر اُوپر سے ٹھنڈا پانی پی لیں۔
ماسوائے تیل باقی کے تینوں سنیہہ (چکنائیاں) یعنی گھی - چربی اور مغز کو رطوبت پسند جانوروں کے مالش رس میں پکا کر استعمال میں لائیں۔
یا فصد کھلوا کر گیہوں کے آٹے کا منتھ دیں۔
یا دُودھ میں گیہوں کا آٹا ڈال کر پکا کر گاڑھا کریں - اور اُس میں گھی - چربی اور مغز ڈال کر استعمال کرائیں۔
یا عورت کے دُودھ میں گُولر کی چھال اُبال کر پلائیں۔
یا عورت کے دُودھ یا گُولر کی چھال کے ساتھ کھیر پکا کر نوش کرائیں۔ تو کثرتِ حرارت کی شکائت دُور ہو جاتی ہے۔
یا سیاہ ترُبد کے ساتھ دُودھ پکا کر مُسہل دیں۔
پت کے دفعیئے کے لئے مریض کو کھیر کھلانی چاہیئے۔
میٹھی - چربی افزا اور کف پیدا کرنے والی اغذیات کھلا کر دن کے وقت سونا بھی مفید ہوتا ہے۔ جو شخص ہمیشہ چربی افزا اغذیات کا استعمال کرتا رہتا ہے۔ اُسے کثرتِ حرارت کی شکائت نہیں ہونے پاتی ہے۔ بلکہ ترو تازگی بڑھتی جاتی ہے۔
کف کے بڑھ جانے اور وات پت کے دُور ہو جانے پر حرارتِ ہاضمہ اعتدال پر آجاتی ہے۔ اور وُہ جملہ دھاتوؤں کو درجۂ اعتدال پر لا کر ترو تازگی عُمر اور طاقت کو بڑھا دیتی ہے۔

سم شن سفید اور مضر اغذیات کو ملا کر کھانا سم شن کہلاتا ہے۔

وشم بھوجن کم یا بیش۔ قبل از وقت اور بعد از وقت جو کھانا کھایا جاتا ہے۔ اسے وشم بھوجن کہتے ہیں۔

ادھیہ شن ابھی پہلا کھانا بھی نہ ہضم ہوا ہو۔ کہ اور کھانا کھالیا جائے تو اسے ادھیہ شن کہتے ہیں۔

مندرجہ بالا ہر سہ قسم کے کھانے موت یا مہلک امراض کا باعث ہیں۔

دن کا کھانا صبح کا کھانا نہ ہضم ہونے پر بھی جو کھانا شام کے وقت کھایا جاتا ہے۔ وہ کچھ نقصان نہیں پہنچاتا۔ کیونکہ دن کے وقت انسان کا دل ایسا پریشان رہتا ہے جیسے سورج کی کرنوں سے کنول۔ اس کی پریشانی کی وجہ سے تمام سوراخ بھی مرجھائے رہتے ہیں۔ علاوہ ازیں دن کے وقت انسان کچھ نہ کچھ محنت بھی کرتا رہتا ہے۔ نیز اس کا چت بھی بے قرار رہتا ہے۔ اس لئے دھاتوؤں میں نمی نہیں آنے پاتی۔ اور غیر مرطوب دھاتوؤں میں دوسرا بھوجن اسی طرح سے کوئی خرابی برپا نہیں کرسکتا جیسے بے جلے دودھ میں دوسرا ملایا ہوا دودھ بگڑنے نہیں پاتا۔

رات کا کھانا رات کے وقت دل مکدر رہتا ہے۔ تمام سوراخہائے بدن بھی کدورت آمیز ہوتے ہیں۔ ایسے ہی کوشٹ (شکم) بھی سُم دریت[۱] رہتا ہے۔ جسم کی تمام دھاتو بھی مرطوب رہتی ہیں۔ اس لئے مرطوب دھاتوؤں کی صورت میں پہلے کھائے کے ہضم ہوئے بغیر دوسرا کھانا کھالینا نقصان دیتا ہے۔ جیسے جلے ہوئے گرم گرم دودھ میں اور دودھ کے ملا دینے

---

[۱] ہموار

سے دودھ بگڑ جاتا ہے۔ اس لئے رات کے وقت پہلے کھانے کے ہضم ہوئے بغیر اور کھانا کھا لینا منع ہے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے طاقت اور عمر گھٹ جاتی ہیں۔

ادھیائے کا خلاصہ اس ادھیائے میں بھگوان پُنر وسُو نے اندرونی حرارت کے فوائد۔ اندرونی حرارت کے ذریعے جسم کے قیام کی ترتیب۔ غذا کے ہضم ہونے کا طریق۔ کھانا کھانا۔ حرارت کی اقسام۔ حرارت سے قوّت پانے والی اشیاء جنکو حرارت پکا دیتی ہے۔ رس وغیرہ دھاتوؤں کی پیدائش کی ترتیب دھاتوؤں سے فضلے کی پیدائش۔ پیاس کے سریع الاثر اسباب۔ دھاتوؤں کی پیدائش کے وقت کی ترتیب۔ اندرونی حرارت کے ذریعے روگ پیدا کرنیوالے اسباب۔ خراب اندرونی حرارت کے بگڑنے کی ترکیب۔ خراب حرارت سے پیدا شدہ امراض کا بیان۔ لفظ گرہنی کے لغوی معنے۔ گرہنی دوش کی علامات۔ چار طرح کی گرہنی کی علامات قبل المرض۔ دوشوں کے لحاظ سے گرہنی کی الگ الگ علامات۔ علاج۔ آدھسقی کی ترکیب۔ کثرتِ حرارت کی علامات اور اس کے فرو کرنے کی تدابیر یہ سب باتیں بیان کی ہیں ؂

بیسواں ادھیائے

پانڈو روگ (بھُس) کا علاج

اقسام پانڈو روگ پانچ طرح کا ہوتا ہے:۔ (۱) واتج (۲) پتج (۳) کفج (۴) سنپاتج اور (۵) مردبھکشن اُدبھو

پیدائش جس شخص کے پت پردھان (پت کے غلبے والے) دوش سے دھاتو میں بگڑ جاتے ہیں۔ اور اُن کے بگاڑ کی وجہ سے دھاتوؤں میں استرخا اور گرانی آجاتی ہے۔ تو دُوشیط (دھاتوؤں) کے دوشوں سے بگڑ جانے کے سبب جسم کی رنگت۔ طاقت۔ چکناہٹ اور اوج کی دیگر صفات نہایت کم ہو جاتی ہے۔ اور مریض کا خون و چربی بہت گھٹ جاتی ہے۔ نیز اندریاں ڈھیلی پڑ جاتی ہیں۔ جسم میں ستیا نہیں رہتی۔ اور بدن کی رنگت بھی بگڑ جاتی ہے۔

بواعث کھاری۔ کھٹی۔ نمکین۔ نہائت گرم۔ متضاد اور ناموافق اغذیات کے استعمال سے چولائی۔ اُرد۔ دَل۔ تِل اور تیل کے بکثرت کھانے سے۔ خوراک کے وِدگدھ ہونے (جل جانے) سے۔ دن کے وقت سونے سے جسمانی محنت کی کثرت سے۔ کثرتِ جماع سے۔ سنیہن وغیرہ پانچوں کرموں (تدابیر) کی بے اعتدالی سے۔ پیشاب و پاخانہ وغیرہ حوائجِ ضروریہ کے روکنے سے۔ شہوت۔ غضب۔ فکر۔ خوف اور رنج وغیرہ سے۔ اور چیت (قوتِ متخیلہ) کی پریشانی سے دل میں قیام رکھنے والا پت حرکت میں آجاتا ہے۔ تو وایُو اُسے نہائت زور سے دھکیل دیتی ہے۔ اور وہ دسوں دھمنیوں (رگوں) کے ذریعے سارے جسم میں پھیل کر جلد اور گوشت کے درمیان ٹھہر جاتا ہے۔ اس کے بعد وُہ کف۔ وات۔ خون۔ جلد اور گوشت میں بگاڑ پیدا کرکے جلد کو سبز۔ ہلدی کا سا یا زردی نما وغیرہ کئی رنگوں کا بنا دیتا ہے۔ اسی کو پانڈو روگ (ہُس) کہتے ہیں۔

علامات قبل المرض دِل کا دھڑکنا۔ خشکی۔ پسینے کا نہ آنا اور نکان

یہ پانڈو روگ کی علاماتِ قبل المرض ہیں۔

عام علامات اس مرض کے نمایاں ہونے پر کرن ناد (کانوں میں خود بخود آواز آتے رہنا)۔ ضُعف ہاضمہ۔ دُبلا پن۔ انگ ساد (اعضا شکنی)۔ نیند نہ آنا تکان۔ چکّر آنا۔ گردن کا درد۔ بخار۔ دمہ۔ گرانی بدن اور کھانے کی خواہش نہ رہنا یہ علامات بھی عام طور پر ظاہر ہو جاتی ہیں۔ سارا جسم ایسا ہو جاتا ہے۔ گویا اُسے کسی نے مَل دیا ہو۔ یا دبا دیا ہو۔ یا بلو دیا ہو۔ آنکھوں کے کوئے متوّرم ہو جاتے ہیں۔ رنگ سبز ہو جاتا ہے۔ بال گرنے لگتے ہیں۔ خُوبصُورتی زائل ہو جاتی ہے۔ مزاج غصیلہ ہو جاتا ہے۔ سردی سے نفرت آنے لگتی ہے۔ اُونگھ۔ رالوں کا بہنا۔ زبان کا بند ہو جانا۔ پنڈلیوں کا پھُول جانا اور چلنے پھرنے سے کمر۔ رانوں اور پاؤں میں درد ہونے لگتا ہے اور استرخا پیدا ہو جاتا ہے۔

خاص علامات اب پانڈو روگ کی مُختلف اقسام کی خاص علامات کا بیان کیا جاتا ہے۔

وات ج پانڈو روگ کی علامات۔ وایو پیدا کرنے والے آہار بیوہار سے وایُو بگڑ کر جسم کے رنگ کو سیاہ۔ زرد۔ خُشک یا سُرخ کر دیتی ہے۔ نیز اعضا شکنی۔ درد۔ سُوئی چُبھنے کی سی تکلیف۔ لرزہ۔ درد پسلی۔ درد سر۔ پاخانے کا سُوکھ جانا۔ بے ذائقہ پن۔ سُوکھا اور اپھارہ پیدا کر کے طاقت کو زائل کر دیتا ہے۔

پتج پانڈو روگ کی علامات۔ پتج پرکرتی (سوبھاؤ) والے شخص کا پت ایسی اشیاء کے استعمال سے بڑھ کر جو پت کو بگاڑ دیتے ہیں۔ خُون وغیرہ

دھاتوؤں کو خراب کر کے پانڈوروگ کو پیدا کر دیتا ہے۔ ایسے پانڈوروگ، میں جسم کا رنگ زرد یا سبز ہو جاتا ہے۔ نیز مریض بخار۔ جلن۔ پیاس اور غشی میں گرفتار رہتا ہے۔ اُس کے پاخانے اور پیشاب کا رنگ زرد ہو جاتا ہے۔ پسینہ آتا ہے۔ ٹھنڈی چیزیں پسند آتی ہیں۔ کھانے کی خواہش نہیں رہتی ہے۔ مُنہ کڑوا رہتا ہے۔ گرم اور کھٹّی چیزیں نہیں بھاتیں۔ کھٹّے ڈکار آتے ہیں۔ جلن ہوتی ہے۔ کھانا ہضم نہیں ہوتا۔ بدبو آتی ہے۔ پاخانہ پھٹا ہُوا نکلتا ہے۔ کمزوری بہُت ہو جاتی ہے۔ نیز آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا جاتا ہے۔

کفج پانڈوروگ کی علامات۔ کف پیدا کرنے والی اشیائ کے استعمال سے جمع شُدہ کف کفج پانڈوروگ پیدا کر دیتا ہے۔ اس بیماری کی علامات یہ ہیں جیسے گرانیٔ بدن۔ اُونگھ۔ قے۔ جسم میں سفیدی کی جھلک۔ پر سیک۔ رونگٹوں کا کھڑا ہو جانا۔ اعضا شکنی۔ غشی۔ چکّر آنا۔ تکان۔ دمہ۔ کھانسی۔ سُستی کھانے کی رغبت نہ ہونا۔ زبان کا پکڑا جانا۔ آواز کا ٹوٹ جانا۔ پیشاب۔ پاخانے اور آنکھوں کا سفید ہو جانا۔ نیز کڑوی خُشک اور گرم چیزوں کا پسند آنا۔ ان علامات سے کفج پانڈوروگ کی شناخت ہو سکتی ہے۔

سنّپاتج پانڈوروگ کی علامات۔ تینوں دوشوں کو بگاڑنے والی اغذیات کے استعمال سے تینوں دوش بگڑ کر سنّپاتج پانڈوروگ پیدا کر دیتے ہیں۔ جس میں تینوں دوشوں کی ملی جُلی علامات پائی جاتی ہیں۔ یہ مرض نہایت خطرناک ہوتا ہے۔

ے۱ رالیں گرنا

مردُو بھکشنج پانڈوروگ کی علامات - مٹّی کھانے کی عادت سے تینوں میں سے کوئی ایک دوش بگڑ جاتا ہے۔ کسیلی مٹّی وائُو کو۔ اُشرا[1] پت کو اور میٹھی کف کو بگاڑ دیتی ہے۔

مٹّی خُشک ہونے کی وجہ سے رس۔ رکت وغیرہ دھاتوؤں کو خراب کر دیتی ہے۔ اور غذا کو بھی خُشک بنا دیتی ہے۔ نیز ہضم نہ ہونے کی وجہ سے سوراخوں کو بند کر کے روک دیتی ہے۔ نیز اندریوں کی طاقت۔ چمک آمج اور ویرج کو زائل کر کے طاقت۔ رنگت اور ہاضمہ کو ضائع کرنے والے پانڈوروگ کو پیدا کر دیتی ہے۔ اِس مرض میں گنڈستھل[2]۔ آنکھوں کے کوئے۔ ابرو۔ ناف۔ پاؤں کے اگلے حصّوں اور عُضوِ تناسل میں سوج پیدا ہو جاتی ہے مریض کے شکم میں کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں۔ اُسے دست بکثرت آتے ہیں نیز پاخانے میں خُون اور کف خارج ہوتا ہے۔

پانڈوروگ کی لا علاج علامات - بہت مُدت کا پُرانا پانڈوروگ جس سے جسم کھُردرا ہو جاتا ہے۔ وہ لا علاج ہوتا ہے۔ جس پانڈوروگ کے مزمن ہونے کی وجہ سے سوج پڑ جائے۔ اور جس کا رنگ سبز ہو۔ جس سے مریض عاجز آ جائے۔ جس سے سارا جسم سفید پڑ جائے جس کے ساتھ قے۔ غشی اور پیاس بھی دُکھ دیتی ہو۔ اور جس میں خُون کی قلّت کی وجہ سے مریض کا بدن سفید ہو جائے۔ وہ سب لا علاج ہوتے ہیں۔

کاملا روگ (یرقان) کی علامات | پانڈوروگ کا جو مریض پت پیدا کرنے والی چیزوں کا بکثرت استعمال کرتا ہے۔ اُس کا پت خُون اور گوشت

---

[1] اُشرا۔ شور مٹّی۔ کلّر [2] کنپٹیاں

کو بگاڑ کر کاملا روگ کو پیدا کر دیتا ہے۔ اس میں مریض کی آنکھیں ہلدی کی مانند زرد پڑ جاتی ہیں۔ بدن کی جلد۔ ناخن اور مُنہہ بھی ہلدی کی مانند زرد ہو جاتے ہیں۔ اُس کا پاخانہ اور پیشاب سُرخ اور زرد پڑ جاتے ہیں۔ اُس کے جسم کا رنگ برسات کے مینڈک کا سا ہو جاتا ہے۔ اندریوں میں طاقت نہیں رہتی۔ مریض اندرونی جلن۔ بے ہضمی۔ اعضا شکنی اور کھانے کی خواہش نہ رہنے کی وجہ سے لاغر ہو جاتا ہے۔ اسی کو کاملا روگ (یرقان) بولتے ہیں۔ اس میں پت کی کثرت ہوتی ہے۔ شکم۔ بازو اور ٹانگیں اس کے اقامت گاہ ہوتے ہیں۔

کمبھ کاملا کی علامات یہی کاملا روگ عرصہ تک رہنے سے کھُردرا پن حاصل کر کے مشکل العلاج کمبھہ کاملا کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ اس میں پاخانہ اور پیشاب سیاہ و زرد پڑ جاتے ہیں۔ ورم بُہت بڑھ جاتا ہے مریض کی آنکھوں۔ مُنہہ۔ قے۔ پاخانے اور پیشاب کا رنگ سُرخ ہو جاتا ہے۔ جلن۔ کھانے کی خواہش نہ ہونا۔ پیاس۔ اپھارہ۔ اُونگھ اور موہ[1] کی شکایات آمُنہہ دکھاتی ہیں۔ ہاضمہ کمزور ہو جاتا ہے۔ سنگیا[2] ضائع ہو جاتی ہے۔ اور مریض بُہت جلد ہلاک ہو جاتا ہے۔

علاج پانڈو روگ والے مریض کو مرغن اور تیز قے آور اور دست آور دوائیں دینی چاہئیں۔

کاملا روگ والے کو نرم اور کڑوی دست آور دوائیں دیں۔

جب اِن سے جسم کی صفائی ہو جائے۔ تو مفید اغذیات کا استعمال کرائیں

---

[1] بے خبری سی ہو جانا [2] قوتِ ممیزہ

جیسے پُرانے شالی چاول۔ جو۔ گیہوں۔ مُونگ۔ ارہر۔ مسُور اور جنگلی جانوروں کا مانس رس کھانے کو دیں۔

ان روگوں میں جس دوش کا غلبہ ہو۔ اُسی کے مطابق علاج کرنا چاہیئے۔

سنیہن گھرت کاملا اور پانڈو روگ والوں کو پنج گویہ۔ مہاتکتک اور کلیانک گھرت سنیہن کرتے ہیں۔

داڑِمادی گھرت انار کی چھال ایک کُڑو۔ دھنیا نصف کُڑو۔ چیتا ایک پل۔ ادرک ایک پل اور پیپل نصف پل کے کلکے میں بیس پل گھی۔ اور ایک آڑھک پانی ملاکر پکالیں۔ یہ داڑِمادی گھرت ہردروگ۔ پانڈوروگ۔ بواسیر۔ تلّی اور وات کف کو دُور کردیتا ہے۔ ہاضمہ کو بڑھاتا ہے۔ دمہ اور کھانسی کو دُور کرتا ہے۔ مُوڑھ وات کے لیئے نہایت مفید ہے۔ اور جن عورتوں کے ہاں بچّے تکلیف سے پیدا ہوتے ہیں۔ ان کے لیئے راحت بخش ہے۔ اس گھرت کے استعمال سے بانجھ عورتوں کو حمل ٹھہر جاتا ہے۔

کُٹکادی گھرت کُٹکی۔ موتھا۔ ہردہ ہلدی۔ اندرجو۔ پٹول۔ رکت چندن دُورلبھا۔ ترائمان۔ جوانسہ پیپل۔ پت پاپڑا۔ نیم۔ چرائتہ۔ دیودارو ہر ایک ایک ایک کرش۔ گھی ایک پرستھ اور دُودھ چار پرستھ۔ ان سب کو ملاکر پکالیں۔ یہ کُٹکادی گھرت رکت پت۔ بخار۔ جلن۔ سوج۔ بھگندر۔ بواسیر۔ اور اربُخون اور وسپھوٹک روگوں کو دُور کردیتا ہے۔

پتھیا گھرت ایک سو پل ہرڑ لے کر سولہ سیر پانی میں پکالیں۔ جب پانی ایک چوتھائی رہ جائے۔ اُتار کر چھان لیں۔ پھر اس میں ہرڑ کے پچاس

پل ڈنٹھل پیس کر ملا دیں - اور ایک پرستھ گھی ڈال کر پکا کر کام میں لائیں - تو پانڈوروگ اور باؤگولہ بھی دُور ہو جاتا ہے۔

دنتی آدی گھرت چار پل دنتی کو آٹھ سیر پانی میں جوش دیں - ایک چوتھائی پانی رہنے پر اُتار کر چھان لیں - پھر اُس میں دنتی کے کچے پھلوں کا نگدا ملا کر اُس کے ساتھ ایک پرستھ گھی کو پکا لیں - تو باؤگولہ، تلّی - پانڈوروگ اور ارتی دوش دُور ہو جاتے ہیں۔

دراکھشادی گھرت پُرانا گھی ایک پرستھ - داکھ کا نگدا نصف پرستھ پانی دونوں سے چار گُنا لے کر ان تینوں کو ملا کر پکا لیں - یہ گھی کاملا روگ باؤگولہ - پانڈوروگ - ارتی دوش - بخار - پرمیہہ اور امراضِ شکم کو دُور کر دیتا ہے۔

ہردرآدی گھرت دارہلدی کا نگدا ایک پل - بھینس کا گھی ایک پرستھ - اور گائے کا پیشاب دو پرستھ سب کو ملا کر گھی میں پکا لیں - اور اس گھی سے پانڈوروگی کو سنگدھ کریں - نیز دارہلدی پانچ پل کا کاڑھا بنا کر اُس میں صندل زرد کا نگدا ایک پل اور بھینس کا گھی ایک پرستھ ڈال کر پکا کے کاملا روگی کو سنگدھ کریں - جب ان گھرتوں سے مریض سنگدھ ہو جائے - تو مسہل دیں۔

دُودھ میں بہت سا گوموتر ڈال کر یا اکیلا گوموتر پلا کر بھی مسہل ہو سکتا ہے

پانڈوروگ کے لئے دیگر تدابیر دنتی کے گرم کاڑھے میں ایک انجلی کھنبھاری پھل یا ایک انجلی داکھ ڈال کر بمقدار مناسب مریض کو پلائیں تو مسہل ہو کر مریض کا پانڈوروگ دُور ہو جاتا ہے۔

بیج پانڈو روگ میں دو پل شرکرا اور نصف پل لنو بتھ کا چورن ملا کر کھلانا چاہیئے
کفج پانڈو روگ کے مریض کو گو موتر میں ہرڑ بھگو کر دینی چاہیئے۔ اور اُوپر سے تھوڑا سا گو موتر پلا دینا چاہیئے۔
یا املتاس کے گُودے کو گنّے کے رس۔ وداری کند کے رس یا آملے کے رس کے ساتھ کھلائیں۔

کاملا روگ کے معالجات ترکٹا اور بلو پتر کے پینے سے کاملا روگ دُور ہو جاتا ہے۔
یا دنتی کا انگدا نصف پل اور گڑ دو پل دونو کو ملا کر ٹھنڈے پانی کے ساتھ نوش کریں۔
یا تُربد کو ترپھلے کے ساتھ کھائیں۔
دیگر۔ بیج حنظل۔ کٹکی۔ موتھا۔ دیودارو۔ اندر جو ہر ایک ایک کرش۔ اتیس نصف کرش۔ مدھورسا دو کرش۔ اِن سب کو کُوٹ کر بہت گرم پانی میں مسل ڈالیں۔ پھر چھان کر پیئیں۔ اُوپر سے تھوڑا سا شہد چاٹ لیں۔ تو کھانسی۔ دمہ۔ بخار۔ جلن۔ پانڈو روگ۔ اروچی۔ باؤ گولہ۔ اپھارہ۔ آم وات اور رکت پت دُور ہو جاتے ہیں۔
دیگر۔ ترپھلا۔ گلو۔ دارہلدی یا نیم میں سے کسی ایک چیز کو رات بھر پانی میں بھگوئے رکھیں۔ اور علی الصبح سب کو چھان کر تھوڑا سا شہد ملا کر پی لیں۔ تو کاملا روگ دُور ہو جاتا ہے۔
یا اِس روگ میں پندرہ روز تک گائے یا بھینس کا دودھ اور موتر ملا کر پیتے رہنا چاہیئے۔

یا سات روز تک گؤمُوتر میں پکائے ہوئے ترپھلے کا رس پئیں۔

بجورسے کی تازہ کونپلوں کو جلا کر اور جلتے ہوئے انگاروں کو گؤمُوتر میں بجھ کر مسل ڈالیں۔ پھر اُسے چھان کر پی جائیں۔ تو اِس سے پانڈوروگ کی سوج دُور ہو جاتی ہے۔

سورن کھشیری۔ ترُبد سیاہ۔ دیودار۔ اور سُونٹھ کو پیس کر ایک انجلی گؤمُوتر کے ساتھ نوش کریں۔ یا انہی ادویات کا گؤمُوتر کے ساتھ کاڑھا بنا کر پئیں یا انہی ادویات کے ساتھ دوُدھ کو جوش دے کر پی لیں۔ تو بھی دوش نیچے سے خارج ہو جاتے ہیں۔

دیگر۔ گؤمُوتر میں بھگوئی ہوئی ہرڑ کو گؤمُوتر کے ساتھ نوش کریں۔ اور دوائی کے ہضم ہو جانے پر دوُدھ کے ساتھ یا میٹھے مانس رس کے ساتھ کھانا کھائیں۔

یا لوہ چُورن کو سات دن تک گؤمُوتر کی بھاونا دیکر دوُدھ کے ساتھ نوش کریں۔ تو پانڈوروگ دُور ہو جاتا ہے۔

نوائس چُورن | ترکٹا۔ ترپھلا۔ موتھا۔ وائوڑنگ اور چیتا اِن سب کو ہموزن لے کر کوٹ لیں۔ اور اِن سب کے برابر لوہ چُورن ملا کر شہد اور گھی کے ساتھ کھائیں۔ تو پانڈوروگ۔ ہردروگ۔ کوڑھ۔ بواسیر اور کاملا روگ دور ہو جاتے ہیں۔ یہ نُسخہ نوائس چُورن کا کرشن اترے کا مجوزہ ہے۔

دیگر۔ گڑ۔ سونٹھ۔ منڈور اور تِل چار چار حصے ہموزن اور پیپل آٹھ حصے لیکر گولیاں بنا کر پانڈوروگی کو کھلاتے رہیں۔

منڈور وٹکا ترپھلا۔ ترکٹا۔ واوڑنگ۔ موتھا۔ چب۔ چیتا۔ دارہلدی کی چھال۔ سونا مکھی۔ پیپلا مول اور دیودارو میں سے ہر ایک دو دو پل لے کر الگ الگ کوٹ ڈالیں۔ اور ان سب سے دُگنا شدھ اجن کا منڈور۔ اور منڈور سے آٹھ گنا گومُوتر لے کر پہلے گومُوتر اور منڈور کو پکائیں۔ جب پکنے پر آجائے۔ تو ترپھلا آدی اوّل الذکر چُورن ڈال کر گُولر کے برابر گولیاں بنالیں۔ اور قوّت ہاضمہ کے مطابق ہر روز ایک گولی مٹھے میں گھول کر نوش کریں۔ جب دوائی ہضم ہو چکے۔ تو تکّر کے ساتھ موافق غذا کھائیں۔ ان گولیوں کے کھانے سے پانڈو روگی کے جسم میں گویا از سر نو جان آجاتی ہے۔ نیز یہ گولیاں کوڑھ۔ اجیرن سوج۔ اُرُوستمبھ۔ کف روگ۔ بواسیر۔ کاملا۔ سیہہ اور تلی کو بھی دُور کر دیتی ہیں۔

تاپیادی چُورن سونا مکھی۔ شلاجیت۔ روپا مکھی۔ لوہے کی میل۔ ہر ایک پانچ پانچ پل۔ چیتا۔ ترپھلا۔ ترکٹا۔ واوڑنگ ہر ایک ایک پل۔ شکر آٹھ پل۔ ان سب کا چُورن بنا کر ہر روز ایک تولہ بھر شہد میں ملا کر چاٹا کریں۔ اور دوائی کے ہضم ہو جانے پر مقرّرہ غذا کھائیں۔ نیز کلتھی مکو اور کپوت وغیرہ اشیاء کو ترک کر دیں۔

یوگ راج وٹکا ترپھلا تین حصّے۔ ترکٹا تین حصّے۔ چیتے کی جڑ ایک حصہ۔ واوڑنگ ایک حصہ۔ شلاجیت پانچ حصے۔ چاندی کی میل پانچ حصّے۔ صاف کی ہوئی سونا مکھی پانچ حصّے۔ صاف کیا ہوا لوہ چُورن پانچ حصے اور مصری آٹھ حصے۔ ان سب کو باریک پیس کر شہد میں ملا کر

لوہے کے صاف برتن میں بھر دیں۔ بعد ازاں ہاضمے کی قوّت کے مطابق تولہ بھر ہر روز استعمال میں لایا کریں۔ دوائی کے ہضم ہو جانے پر ہر روز حسب خواہش کھانا کھایا کریں۔ صرف کُلتھی۔ مکو اور کپوت سے پرہیز رکھنا چاہیئے۔ یہ یوگ راج وٹکا امرت کا سا حکم رکھتا ہے۔ اِس رسائن سے جُملہ امراض رفع ہو جاتے ہیں۔ نیز پانڈوروگ۔ وش روگ۔ کوڑھ کھانسی۔ یکھشما۔ وِشم جُوَر۔ اجیرن۔ پرمیہہ۔ سُوکھا۔ دمہ اور اروچی کو بھی دُور کر دیتا ہے۔ خصوصاً اِس کے استعمال سے مرگی۔ یرقان اور بواسیر دُور ہو جاتی ہے۔

شلاجتو وٹکا اندرجو۔ ترپھلا۔ نیم۔ پٹول۔ موتھا اور سونٹھ کے کاڑھے میں آٹھ پل شلاجیت کو دس۔ بیس یا تیس روز تک بھاونا دیکر اُس میں اُتنی ہی مصری نیز بنسلوچن۔ پیپل۔ آملہ۔ کاکڑا سینگی۔ کیڑی کی جڑھ کیڑی کے پھل اور ترگندھ[1] ایک ایک پل کا چُورن بنا کر اور تین پل شہد ملا کر ایک ایک تولہ کی گولیاں بنا لیں۔ کھانا کھا کر یا نہار پیٹ ہی ایک گولی کھا کر اُوپر سے انار کا رس۔ دودھ۔ پرندوں کا مانس رس۔ پانی۔ سُرا یا آسو پی لیں۔ اِس کے استعمال سے پانڈوروگ۔ کوڑھ۔ بخار۔ تلی۔ تمک شواس۔ بواسیر۔ بھگندر۔ یوتی روگ۔ ہردروگ۔ شکر روگ۔ مُوتر روگ۔ اگنی دوش۔ سُوکھا۔ زہر کی خرابیاں۔ امراض شکم۔ کھانسی۔ اورار خُون۔ رکت پت۔ سوج۔ باؤ گولہ اور وِش روگ دُور ہو جاتے ہیں۔ نیز یہ گولیاں سب قسم کی بھرانتی اور سب قسم کے امراض کو دُور کرنے کے

---

[1] الائچی۔ تیج پات اور دار چینی سے مُراد ہے۔

لئے نہائت مفید ہیں۔

پُنر نوا آدی پریوگ سانٹھ۔ لنوتھ۔ ترکُٹا۔ واوڑنگ۔ دیودارو۔ چیتا کُٹھ۔ ہردو ہلدی۔ ترپھلا۔ دنتی چب۔ اندرجَو۔ پیپل۔ پپلامُول اور موتھا ہر ایک ایک پل۔ اِن سب سے دُگنا منڈور لے کر سب کا چُورن بنالیں۔ اور دو آڑھک گومُوتر میں پکا کر بیر کے برابر گولیاں بنا کر تکّر میں گھول کر نوش کیا کریں۔ تو پانڈو روگ۔ تلی۔ بواسیر۔ وِشم جور۔ سوجن گرہنی دوش۔ کوڑھ اور کِرمی روگ دور ہو جاتے ہیں۔

اولیہہ پریوگ دار ہلدی کی چھال۔ ترپھلا۔ ترکُٹا۔ واوڑنگ اور لوہ چُورن کو شہد اور گھی ملا کر چاٹیں۔

یا ہرڑ کو گُڑ اور شہد کے ساتھ چاٹنا چاہیئے۔

ترپھلا۔ ہردو ہلدی۔ کُٹکی اور لوہ چُورن کو گھی اور شہد ملا کر چاٹیں۔ تو کاملا روگ جاتا رہتا ہے۔

دھاتریہ اولیہہ بنسلوچن دو پل۔ سونٹھ۔ ملٹھی۔ پیپل اور داکھ ایک ایک پرستھ اور سفید چینی نصف تُلا اِن سب کو پیس کر ایک درون آملے کے رس میں پکائیں۔ جب لعوق سا بن جائے۔ تو اُتار لیں۔ اور ٹھنڈا ہونے پر ایک پرستھ شہد ملا کر رکھ چھوڑیں۔ اِس میں سے ہر روز دو تولہ بھر کھا لیا کریں۔ تو کاملا۔ پت روگ۔ پانڈو روگ۔ کھانسی اور ہلیمک دُور ہو جاتے ہیں۔

منڈور کٹکا ترکُٹا۔ ترپھلا۔ چب۔ چیتا۔ دیودارو۔ واوڑنگ۔ موتھا اور اندرجَو اِن سب کا چُورن بنالیں۔ پھر اِن سب کے برابر منڈور

لے کر پہلے اکیلے منڈور کو آٹھ گنے گؤ موتر میں پکائیں۔ بعد ازاں اس میں مندرجہ صدر چورن ڈال دیں۔ اور آنچ دھیمی کر دیں۔ تھوڑی دیر کے بعد اتار کر ٹھنڈا کر لیں۔ اور ایک ایک کرش کی گولیاں بنا لیں۔ ان گولیوں کے قوت ہاضمہ کے موافق استعمال کرنے پر تلی۔ بھس۔ گرہنی اور بواسیر دور ہو جاتی ہے۔

دوائی کے ہضم ہو جانے پر تکر یو منڈ کا استعمال کرنا چاہیئے۔

گڑ ارشٹ مجیٹھ۔ ہلدی۔ داکھ۔ کھریٹی کی جڑ۔ لوہ چورن اور لودھ۔ یہ سب ہموزن لے کر چورن بنا لیں۔ نیز ان سب سے چوگنا گڑ اور گڑ سے چوگنا پانی ملا کر سب کو ایک گھی کی ہانڈی میں بھر دیں۔ یہ گڑ ارشٹ پانڈو روگیوں کے لئے نہایت مفید چیز ہے۔

دیگر ارشٹ بجوا سولہ پل۔ ترپھلا بیس پل۔ داکھ پانچ پل۔ اور لاکھ سات پل لے کر سب کو ایک درون پانی میں پکائیں جب چوتھائی باقی رہ جائے۔ اتار کر چھان لیں۔ اور ٹھنڈا ہونے پر اس میں ایک تلا سفید چینی۔ ایک پرستھ شہد نیز ترکٹا۔ ویا گھر نکھی۔ اشیر (خس)۔ سپاری۔ ایلوا (مصبر)۔ ملٹھی اور کٹھ ایک ایک کرش کا چورن بنا کر ایک چکنی ہانڈی میں بھر دیں۔ اور گرمی کے موسم میں دس روز تک جو کے ڈھیر کے درمیان دبا رکھیں بعد ازاں نکال کر استعمال میں لائیں۔ تو گرہنی۔ بھس۔ بواسیر۔ یرقان۔ اروچی۔ موتر کرچھر۔ پتھری۔ کوڑھ اور سنپات دور ہو جاتا ہے۔

دھاتریہ ارشٹ دو ہزار آملوں کو مل کر رس نکال لیں۔ اس رس کا آٹھواں حصہ شہد۔ نصف کڑو پیپل اور نصف تلا شکر ان سب کو ملا کر پکائیں۔ اور ایک چکنے گھڑے میں بھر کر رکھ دیں۔ ہر روز بمقدار مناسب اس میں سے

علے الصبح کھایا کریں - اور اس کے ہضم ہو جانے پر مفید غذا کھائیں - تو
یرقان بھس - ہر دروگ - وات رکت - وشم جوڑ - کھانسی - دمہ - ہچکی اور
اروچی دُور ہو جاتی ہے -
پانڈو روگ میں سہتر آدمی ادویات سے اصلاح دیا ہُوا پانی یا کھانا
مفید ہوتا ہے -
نیز کاملا روگ (یرقان) میں داکھ اور آملے کا رس بھی مفید ہوتا ہے -
مہرشی اتری کمار نے پانڈو روگ کے دفعیے کے لئے یہاں تک جو دوائیں
بیان کی ہیں - الگ الگ دوشوں کے لئے وہی کم بیش کر کے استعمال کرانی چاہئیں
جیسے واتج روگ میں یہ ادویات زیادہ چکنی اشیائ سے اصلاح دے کر
پتج روگ میں کڑوی ٹھنڈی اور کفج روگ میں چرپری - کڑوی اور گرم
نیز سنپاتج میں تینوں طرح کی ملی جلی ادویات دینی چاہئیں -

مٹی کھانے سے پیدا ہونے والے پانڈو روگ کا علاج

ایسے پانڈو روگی کے مریض کی جو مٹی کھانے کی وجہ سے پیدا ہُوا ہو - طاقت اور
کمزوری کا اندازہ کر کے مریض کے جسم میں سے مٹی کو نکالنے کی کوشش
کرنی چاہیئے - اور جب جسم کی صفائی ہو جائے - تو مندرجہ ذیل گھرت استعمال کرائیں
مٹی کھانے کی خرابی کے لئے گھی - ترکُٹا - بل گری - دو نو ہلدی - ترپھ
دو نو قسم کی ساٹھی - موتھا - لوہ چُورن - پاٹھا - واوڑنگ - دیو دارو -
وِچھیونی اور بھارنگی سب کو ہموزن لے کر چُورن بنالیں - پھر اِن سے
چوگنا گھی اور گھی سے چوگنی دُوب ڈال کر پکالیں -
اس گھی کے استعمال سے مٹی سے پیدا ہونے والا پانڈو روگ دُور ہو جاتا ہے

علےٰ ہذاالقیاس کیسر۔ ملٹھی۔ پپلامُول اور شادول (دُبی چھوٹی گھاس) سے پکایا ہُوا گھی بھی اِس مطلب کے لئے مفید ہے۔

دیگر تدابیر۔ جس شخص کو مٹّی کھانے کی عادت ہو جائے۔ اُسے مٹّی سے نفرت دلانے کے لئے مٹّی کی خرابیاں رفع کرنے والی ادویات سے بھاونا دے کر مٹّی خُوب کھلانی چاہیئے۔

مٹّی کی خرابیاں دُور کرنے والی ادویات یہ ہیں۔ جیسے اتیس۔ نیم۔ واونڈنگ اندرجو۔ وارتاک۔ کٹکی۔ پاٹھا اور مُورُوا۔

پانڈو روگ میں دوش کے مطابق علاج کرنا چاہیئے۔ یو اعث کے اختلاف سے علاج میں بھی فرق پڑ جاتا ہے۔

کاملا کے جس مریض کو پاخانہ تلوں کے گُدے کا سا آئے۔ اُسکے پت کا سوراخ کف سے بند ہو گیا ہُوا سمجھنا چاہیئے۔ اِس لئے اُس میں کف کو دُور کرنے والی تدابیر اختیار کرنی چاہئیں۔

شاکھا آشرت کاملا کی علامات رُوکھی۔ ٹھنڈی ثقیل اور میٹھی اشیا کے استعمال سے۔ ورزش سے نیز حوائج ضروریہ کے روکنے سے وایُو کف سے ملکر پت کو اُس کے مقام سے باہر نکال دیتی ہے۔ تب آنکھیں پیشاب اور جلد بدن ہلدی کے سے زرد ہو جاتے ہیں۔ مگر پاخانہ سفید آتا ہے۔ اپھارہ۔ گڑگڑاہٹ۔ گرانیٔ قلب۔ دُبلا پن۔ ضعفِ ہاضمہ۔ دردِ پسلی ہچکی۔ دمہ۔ ارُوچی اور بخار کی شکایات بھی نمایاں ہو جاتی ہیں۔ اور رفتہ رفتہ یہ پت بازوؤں اور ٹانگوں کو بھی گھیر لیتا ہے۔

پانڈو روگ کے لئے دیگر تدابیر۔ مور۔ تیتر اور مُرغ کے ماس رس کو

رُوکھی۔ کھٹی اور چرپری ادویات سے اصلاح دیکر استعمال کرائیں۔
یا سُوکھی مُولی اور کُلتھی کے یُوش کے ساتھ کھانا کھلائیں۔
بجورے کے رس میں شہد پیپل۔ مرچ سیاہ اور سُونٹھ ڈال کر پینے سے پت اپنے مقام میں چلا جاتا ہے۔
ل میں پت کے نہ ملنے اور وائُو کی اشانتی سے جو پیاس وغیرہ شکایات پیدا ہوتی ہیں۔ اُن کا علاج چرپری۔ گرم۔ رُوکھی اور نمکین ادویات سے کرنا چاہیئے۔ جب پت اپنے مقام میں آجاتا ہے۔ اور مَل پت سے رنگا جاتا ہے۔ تو سب شکایات دُور ہو جاتی ہیں۔ اُس وقت کاملا روگ کا سا علاج کرنا چاہیئے۔

ہلیمک کی علامات جب پانڈو روگی کا رنگ سبز۔ سیاہ یا زرد پڑ جائے۔ طاقت اور حوصلہ زائل ہو جائیں۔ اُونگھ۔ ضُعفِ ہاضمہ۔ ہلکا ہلکا بخار۔ عورتوں کی خواہش نہ ہونا۔ انگ مرد۔ انگ ساد۔ پیاس۔ اروچی اور چکّر آنے کی شکایات نمایاں ہو آئیں۔ تو وات پت کے کوپت ہو جانے کی وجہ سے ہلیمک روگ پیدا ہو جاتا ہے۔

ہلیمک کا علاج گلو کے رس اور دُودھ میں بھینس کا گھی پکاکر نیم گرم کر کے لئے پیئں۔ سنگدھ ہو چکنے کے بعد آملے کے رس کے ساتھ ترِیُد نوش کریں۔ جب دست ہو جائیں۔ تو وات پت کو دُور کرنے والی میٹھی ادویات کا استعمال کرائیں۔
اوّل الذکر دراکھش اَولیہہ۔ میٹھی ادویات سے پکایا ہُوا گھی۔ یا پن کھشیر وستی یا انوواسن وستی کام میں لائیں۔

حرارت ہاضمہ کو بڑھانے کے لئے مردویکا ارشٹ وغیرہ نسخوں کا استعمال کرائیں۔ یا کاس ادھیائے (کھانسی کے بیان) میں بیان کیا ہوا ابھیا اولیہہ یا پیپل۔ ملٹھی اور کھریٹی کو دوش اور طاقت کے مطابق دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

ادھیائے کا خلاصہ۔ اس ادھیائے میں پانڈو روگ کی پانچ اقسام اُن کے بواعث۔ علامات۔ معالجات۔ دو قسم کا کاملا روگ۔ ان امراض کی قابل علاج اور لاعلاج علامات۔ ادویات کا قسموار استعمال۔ ہلیمک نامی مہا ویادھی۔ نیز ہلیمک کی علامات اور علاج کا مختصراً بیان درج کیا گیا ہے۔

اکیسواں ادھیائے

ہکاشواس چکتسا

(ہچکی اور دمے کا علاج)

اگنی ویش نے پوچھا۔ بھگوان! آپ نے دوی ودھاتمک دوشوں کا بیان کیا۔ نیز تین دوش اور اُن تینوں کے بگاڑنے والے اسباب بھی بتائے۔ اب میں اُن امراض کا حال جاننا چاہتا ہوں۔ جو بمشکل مغلوب ہو سکتے ہیں۔ بھگوان اتری کمار بولے۔ اگرچہ مہلک امراض کی فہرست لمبی ہے۔ تاہم وہ مریض کو ایسی جلدی سے ہلاک نہیں کر سکتے۔ جس جلدی سے کہ ہچکی اور دمہ دونو امراض ہلاک کر دیتے ہیں۔ انسان کے دیگر مختلف امراض میں گرفتا

ہونے پر بھی آخر میں موت کے وقت ہچکی لگ جاتی ہے۔ یا دمہ ہو جاتا ہے
یہ ہر دو امراض کف وات کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ ان کی پیدائش کا
مقام پت آشئے ہے۔ اور دونوں ہی ہردے میں قیام کرنے والی رس وغیرہ
دھاتوؤں کو خشک کر دیتے ہیں۔ اس لئے یہ دونو سب پہلوؤں سے یکساں
اور نہائت مشکل سے مغلوب ہوتے ہیں۔

اقسام۔ یہ ہر دو امراض خراب اغذیات کی وجہ سے پیدا ہو کر غصے میں بھرے
ہوئے زہریلے سانپ کی طرح انسان کو ہلاک کر ڈالتے ہیں۔ سوتر ستھان
میں ان دونو امراض کی پانچ پانچ قسمیں بیان کی گئی ہیں۔ اب ان میں سے
ہر ایک کی پیدائش اور علامات کا بیان کیا جاتا ہے۔

گرد۔ دھواں اور گندی ہوا کے ناک میں داخل ہونے سے۔ ٹھنڈے
مقام میں رہنے اور ٹھنڈے پانی کا بکثرت استعمال کرنے سے۔ ورزش۔
کثرت جماع۔ پیدل چلنے۔ خشک اور متضاد اغذیات کے کھانے سے۔
آم دوش۔ اپھارہ۔ خشکی۔ بکثرت کھانا کھا لینے۔ دبلا پن۔ مرم ستھان
میں چوٹ لگ جانے۔ باندھنے۔ جلاب یا قے کی کثرت۔ اتیسار (اسہال)
بخار۔ قے۔ زکام۔ کھشے۔ کھشت۔ رکت پت۔ اُداورت۔ ہیضہ۔ السک
پانڈوروگ اور زہر کھا لینے سے مندرجہ بالا دونو امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔
چورا۔ اُرد۔ پنیاک۔ تل۔ تیل۔ میٹھی کی چیزیں۔ شالوک۔ وشٹمبھی[۵] اغذیات
جلن پیدا کرنے والی غذائیں۔ ثقیل اغذیات۔ آبی جانوروں کا گوشت پانی
کو پسند کرنے والے جانوروں کا گوشت۔ دہی اور کچے دودھ کے کثرت استعمال

---

[۵] چکناہٹ پیدا کرنے والی

سے ۔ابھشینڈیؔ[۱] معالجات سے ۔کف پیدا کرنے والی چیزوں کے استعمال سے گلے اور وکھش ستھلؔ[۲] میں زخم ہونے سے اور کئی طرح کی قبض سے وایو پران واہیؔ[۳] سروتوں میں داخل ہو کر بگڑ جاتی ہے ۔ نیز ہردے میں پہنچ کر کف کو نکال کر ہچکی اور دمے کو پیدا کر دیتی ہے ۔ اسی سبب سے یہ دونو پانچ پانچ اقسام والے مہلک امراض انسان کو پیدا ہو جاتے ہیں۔

ہچکی کی علامات قبل المرض ۔گلے اور وکھش ستھل میں گرانی ۔منہ کا کسیلا پن اور کوکھ کا پھولنا ہچکی کے پوُرب روُپ ہیں۔

دمے کی علامات قبل المرض ۔ اپھارہ ۔ درد پسلی ۔ ہردے پیڑن اور پران وایو کا الٹا پھرنا یہ دمے کی علامات قبل المرض ہوتی ہیں۔

کف ملی وات پران واہی ۔ اُدکؔ[۴] واہی ۔ اور انؔ واہیؔ[۵] سروتوں کو روک کر ہچکی پیدا کرتی ہے ۔

اب الگ الگ ہچکیوں کی الگ الگ علامات کا بیان کیا جاتا ہے ۔

مہاہکاؔ کی علامات جس شخص کا گوشت ۔ طاقت ۔ پران اور تیج کم ہو گیا ہو ۔ اُس کے گلے کو کف والی وایو پکڑ کر بڑی آواز والی اوُپر کی ہچکی پیدا کر دیتی ہے ۔ یہ ہچکی ہمیشہ ایک ۔ دو ۔ تین دفعہ آتی ہے ۔ اُس وقت مریض کے پران واہی سروت ۔ مرم ستھان ۔ پت اور تمیز جاتی رہتی ہے ۔ جسم میں نمی اور گرمی پیدا ہو جاتی ہے ۔ مریض کے کھانے پینے کے راستے رُک جاتے ہیں ۔ یادداشت نہیں رہتی ۔ آنکھوں میں پانی بھر آتا ہے ۔

---

[۱] رطوبت پیدا کرنے والی [۲] چھاتی [۳] پران وایو کے لیجانیوالی نالی [۴] پانی بہانے والی [۵] غذا لے جانے والی

کنپٹیاں جکڑ جاتی ہیں۔ ابرو گرے پڑتے ہیں۔ مُنہہ سے لفظ نہیں نکل سکتے کسی کل چین نہیں آتا۔ اس ہچکی کی جڑھ گہری۔ زور بڑا۔ آواز زور کی اور طاقت بہت بڑھ کر ہوتی ہے۔ اسی لئے اسے مہا ہکّا کہتے ہیں۔ یہ آدمیوں کو فوراً ہلاک کر ڈالتی ہے۔

گنبھیرا ہکّا کی علامات لاغر اور دین من ہو کر بکثرت ہچکیاں لینا۔ ہر دے میں جرجراہٹ ہونا۔ ہچکی کی آواز گہری ہونا۔ مریض کا ہاتھ پاؤں کو پھیلا کر جمائی لینا۔ اور ہاتھ پاؤں کو اِدھر اُدھر ٹپکنا۔ دونوں پسواڑوں کو لمبا کر دینا۔ گلے میں گھر گھراہٹ۔ بدن میں اکڑاہٹ اور درد ہونا۔ ناف یا انتڑیوں سے ہچکی کا چلتے معلوم ہونا اور اس سے سارے جسم میں بے چینی ہونا۔ جسم کا جُھک جانا۔ درد ہونے لگنا۔ سانس آنے جانے کا راستہ رُک جانا۔ طاقت اور سنگیا (تمیز) کا مارا جانا جان کو ہلاک کر دینے والی گنبھیرا ہکّا کی علامات ہیں۔

وِسے پیتیا ہکا کی علامات جو ہچکی چاروں قسم کے کھانے پینے سے اُٹھتی ہے۔ اور کھانے کے ہضم ہونے کے وقت جس کی طاقت بہت بڑھ جاتی ہے۔ جس کے ہونے سے بکواس۔ قے۔ اتیسار۔ پیاس اور سنگیا زائل ہو جاتی ہے۔ جس میں جمائیاں آئیں۔ آنکھوں میں آنسو بھرے رہیں مُنہہ خشک رہے۔ جسم جُھک جائے۔ پیٹ اپھر جائے۔ اور جو جتر و ہڈی کی جڑھ سے پیدا ہو۔ اُسے وِسے پیتیا ہکّا کہتے ہیں۔ یہ ہچکی پران واہی سروتوں کو روک دیتی ہے۔

کھشدرا ہکّا کی علامات کھشدروات جب کثرت محنت کی وجہ سے اُدھر ت

ہو کر گلے میں ٹھہر جاتی ہے۔ تو یہ کھشنّد اسکا کو پیدا کر دیتی ہے۔ یہ ہچکی زیادہ تکلیف نہیں دیتی۔ نہ یہ وکھش ستھل۔ سر اور مرم ستھانوں کو تکلیف دیتی ہے۔ نہ سانس اور کھانے پینے کے راستوں کو روکتی ہے۔ محنت سے بڑھتی ہے۔ اور کھانا کھانے سے نرم پڑ جاتی ہے۔ یہ جس وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ اُسی سے دُور ہو جاتی ہے۔ اِس کے سہارے کے مقامات ہردا۔ کلوم۔ گلا اور تالُو ہیں۔ یہ نرم ہوتی ہے۔ اِسی سبب سے اِسے کھشنّدر ہکّا کہتے ہیں۔ یہ ہچکی قابل علاج ہوتی ہے۔

اَنّ جا ہکّا کی علامات | یکایک غذا کے بکثرت کھا لینے سے یا نہایت نشے والے شراب کے پینے سے وایُو بڑھ کر اُوپر کے خانوں میں چلی جاتی ہے۔ نیز بہت غصّے۔ بہت بولنے۔ بکثرت پیدل سفر کرنے۔ بوجھ اُٹھانے یا بکثرت بدل بدل کر کھانا کھانے سے تکلیف پہنچنے کے سبب کوشٹ (شکم) کی وایُو اور ہردے (دل) کے سرتوں کو گھیر کر یہ بیماری پیدا ہو جاتی ہے۔ کبھی کبھی یہ ہچکی کھانا کھانے کی وجہ سے نہیں پیدا ہوتی۔ بلکہ یونہی ہچکیاں آنے لگتی ہیں۔ اِن سے مرم ستھانوں یا اِندریوں کو کوئی تکلیف نہیں ہوتی بلکہ کھانے پینے سے یہ دُور ہو جاتی ہے۔

قابل علاج اور لاعلاج ہچکی | جس شخص کے دوش بکثرت جمع ہو گئے ہوں۔ جسے کھانے کی خواہش نہ ہوتی ہو۔ جو کھشت سے تکلیف اُٹھا رہا ہو۔ جس کا جسم امراض کی وجہ سے لاغر ہو چکا ہے۔ جو بُوڑھا اور بکثرت جماع کرنے والا ہے۔ اُس کے معدے سے جو ہچکی پیدا ہوتی ہے۔ وُہ لاعلاج ہوتی ہے۔

جس دوہری ہچکی میں بکواس۔ درد۔ پیاس اور موہ (غفلت) رہے۔ اُسے بھی لاعلاج سمجھنا چاہیئے۔ اگر وہ ہچکی ایسے شخص کو ہو۔ جو لاغر نہ ہو۔ عاجز نہ ہو۔ جس کے دھاتو قائم اور اندریاں مضبوط ہوں۔ وہ قابل علاج سمجھنی چاہیئے۔ اس کے ماسوا لاعلاج سمجھنی چاہیئے۔

دمے کی پیدائش | جب کف سے ملی ہوئی وایو پران واہی سوراخوں کو روک دیتی ہے۔ تو وہ رُکی ہوئی وایو سارے جسم میں پھیل کر شواس روگ (مرض دمہ) پیدا کر دیتی ہے۔

مہاشواس کی علامات | وایو کے اُوپر کو جانے سے سنسر بدھ ہو کر جو شخص نہائت تکلیف سے آواز والا اُونچا سانس لیتا ہے۔ تو اُس کے گیان وگیان زائل ہو جاتے ہیں۔ آنکھیں پھرتی رہتی ہیں۔ آنکھ اور مُنہہ بگڑ جاتے ہیں۔ پیشاب اور پاخانہ بند ہو جاتے ہیں۔ آواز رُک جاتی ہے۔ وینتا (عاجزی) چھا جاتی ہے۔ اور مریض کا دم لینا دُور ہی سے دکھلائی دینے لگ جاتا ہے۔ اِسے مہا شواس کہتے ہیں۔ اِس کی وجہ سے مریض جلدی مر جاتا ہے۔

اُوردھو شواس کی علامات | جو مریض اُوپر کو مُنہہ کر کے گہرا سانس لیتا ہے۔ اور نیچے مُنہہ کر کے سانس کو اندر کی طرف نہیں کھینچ سکتا۔ جس کے مُکھ سروت (مُنہہ وغیرہ سوراخ) کف سے بھرے رہتے ہیں۔ جس کے مُنہہ سے بدبودار بھاپ نکلتی ہے۔ جو نظر اُوپر کی طرف کر کے پھرنے والی آنکھوں سے دیکھتا ہے۔ تکلیف سے بیاکل ہو کر بیہوش ہو جاتا ہے۔ جس کا مُنہہ سُوکھ جاتا ہے۔ جسے سخت درد ہوتا ہے۔ اُوردھو شواس

کے دورے کے وقت جس کا نیچے کا سانس رُک جاتا ہے۔ اُس میں بہت تکلیف ہوتی ہے۔ اس لئے یہ اُدردھوشواس بہت جلد مریض کو ہلاک کر ڈالتا ہے۔

چھن شواس کی علامات جس شخص کا سانس ٹوٹا ہُوا نکلے۔ اور سارے جسم میں اس سے تکلیف ہوتی ہو۔ یا تکلیف کی وجہ سے سانس کم نکلتا ہو یا مرم سستھان میں درد ہونے لگے۔ اور درد کی وجہ سے اپھارہ۔ پسینہ اور غشی آئے۔ مثانے میں جلن ہونے لگے۔ آنکھوں میں پانی بھر آئے۔ لاغری ہو۔ آنکھیں سُرخ ہو جائیں۔ تمیز جاتی رہے۔ مُنہ سوکھے۔ جسم کی رنگت بگڑ جائے۔ مریض بکواس کرے۔ تو یہ چھن شواس کی علامات سمجھنی چاہئیں۔ اس مرض کا ستایا ہُوا مریض بہت جلد ہلاک ہو جاتا ہے۔

تمک شواس کی علامات جب وایو اُلٹی ہو کر پران واہی سوراخوں میں ٹھہر جائے۔ تو وہ گردن اور سر کو جکڑ کر اور کف کو متحرک کر کے زکام پیدا کر دیتی ہے۔ اور خود رُک کر گلے میں گھرگھراہٹ پیدا کر دیتی ہے۔ اُس وقت جان کو دُکھ دینے والا اور تیز زور والا شواس پیدا ہوتا ہے۔ اس کے پیدا ہونے سے مریض نہایت زور سے کھانسنے لگتا ہے۔ اور کھانستے کھانستے گلا رُک سا جاتا ہے۔ اور مریض کو بار بار غشی آ جاتی ہے۔ کف کے نہ نکلنے کی وجہ سے مریض بہت دُکھی ہوتا ہے۔ جب کف نکل جاتا ہے۔ تو مریض کو تھوڑی دیر چین سا پڑ جاتا ہے گلے میں دُھواں سا اُٹھتا رہتا ہے۔ اس لئے بات بھی مشکل سے کر سکتا ہے۔ سونے کے وقت دم کا زور زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ اس لئے وہ سو

بھی نہیں سکتا۔ اُسے کروٹ بدلنے میں بھی تکلیف ہوتی ہے۔ کیونکہ کروٹ لینے میں دم کا زور بہت بڑھ جاتا ہے۔ بیٹھے رہنے پر قدرے آرام ملتا ہے۔ گرم اشیاء کی خواہش ہوتی ہے۔ آنکھیں پھٹ سی جاتی ہیں۔ پیشانی پر پسینہ آجاتا ہے۔ درد زیادہ ہونے لگتا ہے۔ مُنہ سُوکھ جاتا ہے دم بار بار بڑھ جاتا ہے۔ اور جسم میں بار بار جھکولے سے آتے ہیں۔ ابر محیط آسمان ہونے کے وقت۔ ٹھنڈا پانی چھو لینے پر۔ مشرقی ہوا کے چلنے پر اور کف پیدا کرنے والی اشیاء کے استعمال سے دم کی کثرت ہوتی ہے۔ یہ تمک شواس یا پیہ روگ (مُشکل العلاج) بیماری ہے۔ نیند آ پر قابل علاج بھی ہوتا ہے۔

پرتمک شواس کی علامات اگر تمک شواس میں مریض کو بخار اور غشی بھی ہو۔ تو اُسے پرتمک شواس کہتے ہیں۔

سنتمک شواس کی علامات اُداورت۔ رج اور اجیرن کے سبب جسم کے مرطوب ہو جانے سے یا حرارتِ ہاضمہ کے رُک جانے سے جو شواس پیدا ہو۔ اور جو اندھیرے میں بڑھ جایا کرے۔ جو ٹھنڈے علاج سے دُور ہو جائے۔ اور مریض کو دَورے کے وقت اندھیرا چھایا ہُوا معلوم ہو۔ تو اِس شواس کو سنتمک شواس کہتے ہیں۔

کھشدر شواس کی علامات خُشک اشیاء کے استعمال اور کثرتِ محنت کی وجہ سے ہلکی علامات والی وایو متحرک ہو کر کھشدر شواس کو پیدا کر دیتی ہے اِس بیماری سے جسم کو زیادہ تکلیف نہیں ہوتی۔ شواس (دمے) کی دیگر اقسام کی طرح یہ اعضائے بدن کو دُکھ نہیں دیتی۔ نہ ہی اغذیات واشربات

کی نا مناسب چال کو روکتی ہے۔ اندریوں کو بھی مضطرب نہیں کرتی۔ نہ کسی قسم کی تکلیف یا دیگر عوارض پیدا کرتی ہے۔

دمے کی یہ قسم قابل علاج ہوتی ہے۔ نیز طاقتور اشخاص کا سب قسم کا دمہ جس کی علامات پورے طور پر ظاہر نہ ہوں۔ قابل علاج ہوتا ہے۔

دمے اور ہچکی کی مختلف اقسام کی علامات کا الگ الگ بیان ہو چکا۔ ان میں سے مہلک مہیب اور شیگھر کاری (تیز رفتار) امراض کا علاج ترک کر دینا چاہیئے۔ سادھیہ (قابل علاج) اور یاپیہ (مشکل العلاج) امراض کا علاج بہت جلد شروع کر دینا چاہیئے۔ جیسے آگ سوکھے گھاس کے ڈھیر کو بہت جلد جلا دیتی ہے۔ ویسے ہی مندرجہ بالا امراض کے علاج میں دیر لگانا جسم کو جلا دیتا ہے۔

دمے اور ہچکی دونوں کے بواعث۔ مقام اور بنیاد ایک ہی ہیں۔ اس لئے رشیوں نے دونوں کا علاج بھی ایک ہی بیان کیا ہے۔ جس کی تفصیل نیچے لکھی جاتی ہے۔

ہچکی اور دمے کا علاج مریض کو پہلے سنگدھ[1] کر کے پسینہ دیں۔ یعنی پہلے نمک ملے تیل سے سنگدھ کریں۔ پھر ناڑی سوید۔ پرستر سوید یا سنکر سوید کی تراکیب میں سے کسی ایک سے پسینہ دیں۔ ایسا کرنے سے مریض کے مسامات میں جما ہوا کف پگھل جاتا ہے۔ اور تمام سوراخ نرم ہو جاتے ہیں۔ اس لئے وایو کی رفتار سیدھی ہو جاتی ہے۔

جس طرح پہاڑوں کے غاروں میں جمع شدہ برف سورج کی تیز کرنوں

---

[1] چکناہٹ استعمال کرانا

سے پگھل جاتی ہے۔ ویسے ہی جسم کے سوراخوں میں جما ہوا کف بھی
سویدن کرم (پسینہ لانے) سے پگھل جاتا ہے۔
پسینہ آ چکنے کے بعد مریض کو بہت جلد مرغن غذا کھلانی چاہیئے۔ یا
مچھلی یا سوٗر کے مانس رس میں دہی ملا کر پلائیں۔ ایسا کرنے سے کف
بڑھیگا۔ کف کے بڑھ جانے پر قے آور ادویات میں پیپل۔ سیندھا نمک
شہد اور وات کو دُور کرنے والی دیگر چیزیں ملا کر پلائیں۔ جبکہ قے
ہو کر بگڑا ہوا کف خارج ہو جائیگا۔ تو مریض کو راحت محسوس ہو گی۔
اور وایو بھی صاف سوراخوں میں بے رُکاوٹ گھومنے لگیگی۔
اگر قے کرانے پر بھی دوش باقی رہ جائے۔ تو مندرجہ ذیل دھوم پان کرائیں
ہلدی۔ تیج پات۔ ارنڈ کی جڑھ۔ لاکھ۔ منسل۔ دیودارو اور الائچی ان سب
کو باریک کر کے بتّی بنا کر گھی میں بھگو کر دھوم پان کریں۔
یا جو باریک کر کے بتّی بنا کر گھی میں بھگو کر دھوم پان کریں۔
یا موم۔ رال اور گھی کو پیس کر چلم میں رکھ کر پئیں۔
یا بکرے یا گائے کے بالوں اور سنایو کا دھوم پان کریں۔
دیگر دھوم پان۔ شیوناک۔ ارنڈ یا گشا کی سوکھی نلی کو گھی میں بھگو کر
دھوم پان کریں۔
یا پدماک۔ گوگل۔ لوہ اور شلکی کو پیس کر بتی بنا کر گھی میں بھگو کر دھوم پان کریں
جس دمے اور ہچکی کے ساتھ کھشت۔ کھینا۔ اتی سار۔ رکت پت اور
داہ کی بھی شکائت ہو۔ اس میں میٹھی۔ چکنی اور ٹھنڈی تدابیر عمل
میں لانی چاہئیں۔

پسینے کے ناقابل مریض پت روگی۔ داہ روگی۔ رکت روگی۔سوید روگی۔ کھین دھاتو روگی۔ کھین بل والے۔ خشکی والے اور حاملہ عورتیں یہ سب پسینہ دینے کے ناقابل ہیں۔ ان کو کبھی پسینہ نہ دینا چاہیئے۔

اگر ان اشخاص کو پسینہ دینے کی ضرورت پڑے۔ تو ان کے ہردے اور گلے پر کھانڈ ملے نیم گرم سنیہہ اور سیچن کے ذریعے یا نرم پلٹس یا اُپناہ کے ذریعے پسینہ لانا چاہیئے۔

یا تل۔ السی۔ اُرد اور گیہوں کا آٹا پسوا کر اُس میں وات کو دُور کرنے والی ادویات ملائیں۔ اور کانجی یا سنیہہ یا دُودھ ڈال کر پلٹس بنا کر پسینہ دینا چاہیئے۔

نئے بخار اور آم دوش میں رُوکھشن سویدن یا فاقہ کرانا چاہیئے۔

یا اس کے ساتھ ہی نمک اور پانی ملا کر قے کرا دیں۔

پسینے کے زیادہ آجانے سے اگر وایو کا غلبہ ہو جائے۔ تو وات کو دُور کرنے والے مالش رس استعمال کرائیں۔ یا نہ زیادہ گرم اور نہ زیادہ ٹھنڈی مالش کرا کے اُسے دُور کریں۔

اُدا ورت اور آدھمان کی صُورت پیدا ہونے پر بجورا۔ امل بیت۔ ہینگ۔ پیلو اور بڑ نمک کے ساتھ کھانا کھلانے سے انولومن ہوتا ہے۔

مختلف حالات میں معالجات ۔ہچکی اور دمے کے مریضوں میں سے کوئی تو طاقتور ہوتا ہے۔ اور کوئی کمزور۔ بعض میں کف کا غلبہ ہوتا ہے۔ بعض میں خشکی کا۔ اور بعض وات کی کثرت کے سبب سے دُکھی ہوتے ہیں۔

کف کے غلبے کی صورت میں طاقتور مریض کو قے اور مسہل دے کر نہایت احتیاط سے رکھیں۔ پھر دھوم پان اور اولیہہ وغیرہ کف کو دور کرنے والی تدابیر کام میں لائیں۔

وات کے غلبے کی صورت میں کمزور مریضوں، بچوں اور بوڑھوں کو وات کو دور کرنے والے سنشمن کرتا سنیہہ۔ یوش اور مانس رس استعمال کرا کے سنترپن دیں۔

قے کی ممانعت - جس مریض کو کف کا غلبہ نہ ہو۔ اور پسینہ بھی نہ دیا گیا ہو۔ ایسے دبلے مریض کو سنشودھن (اندرونی صفائی کرنیوالی) دوائی نہ دینی چاہیئے۔ کیونکہ سنشودھن دوائی سے صاف شدہ سروتوں میں وایو داخل ہو کر بگڑ کے مرم ستھانوں کو ستھا کر جان کو ہلاک کر ڈالتی ہے۔

اسی سبب سے مضبوط اور بہت کف والے مریضوں کو پسینہ دینے کے بعد آنوپ اور آبی جانوروں کا مانس رس دے کر ترپن کریں۔ اور پھر قے کرائیں۔ نیز وات کے غلبے والے بوڑھوں اور بچوں کو مقوی ادویات استعمال کرائیں۔ مور۔ تیتر۔ مرغ اور جنگلی جانوروں و پرندوں کا مانس رس دشمول کے رس یا کلتھی کے رس میں پکا کر دیں۔

ہچکی اور دمے کے لئے **یوش** کیڑی۔ بل گری۔ کاکڑا سینگی۔ جوانسہ۔ گوکھرو۔ ہیر۔ کلتھی اور پیپلیاں ان سے کلتھی کے سوا سب چیزوں کو ہموزن لیکر پانی میں پکائیں۔ پھر اسے چھان کر اس رس میں کلتھی ڈال کر یوش بنائیں اور پیپلی۔ سونٹھ۔ مرچ اور نمک ملا کر گھی میں بگھار کر کھانے کے لئے تیار کریں۔

راسنا۔ گھرتی۔ لگھوپنچ مول اور چیتا کو بیلے کی طرح کاڑھا کر کے ان میں مونگ اور جو اُبال کر بیلے کی طرح مصالحہ ڈال کر استعمال کریں۔
بجورے۔ نیم اور پٹول کے پتوں کو جوش دے کر کاڑھا بنائیں۔ اس میں مونگ۔ ترکٹا اور کھشار ڈال کر یوش بنائیں۔ پھر اس میں نمک کھشار۔ سہانجنا اور مرچ سیاہ ڈال کر حسب ترکیب استعمال کریں۔ تو ہچکی اور دمہ دور ہو جاتے ہیں۔
کسوندی۔ سہانجنا اور گھی منڈی کے پتوں کے کاڑھے میں پکایا ہوا یوش ہچکی اور دمے کو دور کرتا ہے۔
اسی طرح بینگن کے یوش میں دہی۔ ترکٹا اور گھی ڈال کر استعمال کرنے سے بھی ہچکی اور دمہ دور ہو جاتے ہیں۔ پرانے شالی چاول۔ ساٹھی چاول۔ گیہوں اور جو بھی مندرجہ بالا امراض کے لئے مفید ہوتے ہیں۔
ہچکی اور دمے کے لئے یوا گو۔ ہینگ۔ سونچل نمک۔ زیرہ سیاہ۔ جینتی۔ ترکٹا۔ انار اور کاکڑا سینگی سے ساتھ پکایا ہوا یوا گو دمے اور ہچکی کے لئے مفید ہے۔
یا دش مول۔ کچور۔ راسنا۔ پیپلا مول۔ گڑا۔ کاکڑا سینگی۔ بھنبھی آملہ۔ بھارنگی۔ گلو۔ سونٹھ اور ہڑتکی سے پکایا ہوا یوا گو یا ان ادویات کا کاڑھا استعمال کرنے سے کھانسی۔ انقباض دل۔ درد پسلی ہچکی اور دمہ دور ہو جاتا ہے۔
پشکر مول۔ شٹی۔ ترکٹا۔ بجورا اور امل بیت کے کاڑھے میں پکایا ہوا کھانا۔ گھی۔ بڑ نمک اور ہینگ ڈال کر استعمال کرنے سے دمہ اور

ہچکی دُور ہو جاتے ہیں۔

ہچکی اور دمہ کے لئے دیگر نسخہ جات دش مُول یا دیودارو کا کاڑھا یا شراب میں۔ سے کسی ایک کے پینے سے ہچکی اور دمے کے امراض اور پیاس لگنے کا عارضہ دُور ہو جاتا ہے۔

یا پاٹھا۔ داکھ۔ راسنا۔ سرل کاشٹ اور دیودارو کو دھو کر نیم کوب کر کے سُرا منڈ میں بھگو دیں۔ اور اُس میں تھوڑا سا نمک ڈالکر ایک پسا پلائیں۔ اِس سے ہچکی اور دمہ دُور ہو جاتے ہیں۔

ہینگ۔ سونچر نمک۔ بیر۔ مونگ۔ پیپل اور کھرہٹی کو بجورے۔ کے رس میں پیس کر کانجی کے ساتھ پئیں۔

یا سونچر نمک۔ سُونٹھ۔ بھارنگی ہر ایک ایک ایک حصہ اور شکر ا دو حصے۔ اِن کا چُورن بنا کر پھانک کر اُوپر سے گرم پانی پی لیں۔ تو ہچکی اور دمہ دُور ہو جاتے ہیں۔

یا بھارنگی اور سُونٹھ کا کُنگدا یا کالی مرچ اور جَوکھار کا کُنگدا یا سرل کاشٹ کا چیتا۔ آسپھوتا اور مُوردا کا کُنگدا گرم پانی کے ساتھ پینے سے مندرجہ بالا امراض دُور ہو جاتے ہیں۔

دیگر معالجات۔ شواس میں اگر پت کا تعلّق ہو۔ تو گیہوں کا میدا نیبلو چن چینی اور پیپل کی اُتکار کا بنا کر گھی میں سِدّھ کر کے استعمال کرائیں۔

وات کے تعلّق والے شواس روگ میں سیہہ کا گوشت۔ خرگوش کا گوشت یا چھوٹی سیہہ کا خُون پیپل ملا کر اور گھی میں سِدّھ کر کے کھلائیں۔

وات پت کے تعلّق والے شواس کے لئے سانچولی کا رس یا گھی۔

دُودھ اور ترکٹا ملا کر شالی چاول کا بھات کھلائیں۔
کف پت کے تعلّق کی صُورت میں سرس کے پھُولوں کا رس۔ یا سپیت پرنی کا سورس پیپل اور شہد ملا کر دینا چاہیئے۔
خشک اور ابھشیندی شواس میں ملٹھی۔ پیلا مُول۔ گڑ۔ گوبر کا رس اور گھوڑے کی لید کا رس گھی اور شہد ملا کر استعمال میں لائیں۔
دیگر نسخے۔ گدھا۔ گھوڑا۔ اونٹ۔ سُور۔ مینڈھا اور ہاتھی میں سے کسی ایک کی لید کا رس شہد ملا کر کف کے غلبے میں پیتے رہیں۔
یا اسگندھ کا کھشار شہد اور گھی ملا کر چاٹیں۔
شواس میں کف کے غلبے کے واسطے دیگر نسخے۔ مور کے پنجے یا نلی یا سیہہ کے کانٹے یا سیہہ۔ جانڈک۔ نیں کنٹھ یا گرڑ کے بال یا سینگ دار ایک سُم والے یا دو کھُروں والے جانوروں کے چمڑے اور ہڈی کو الگ الگ یا یکجا جلا کر اُن کی راکھ میں گھی اور شہد ملا کر چاٹیں تو کھانسی۔ ہچکی اور مُہلک دمہ بھی دُور ہو جاتا ہے۔
کف سے پران وائیو کا راستہ رُک جانے پر جب پران وایو بگڑ جائے تو بھی یہ ادویات مفید ہوتی ہیں۔ پران وائیو کے راستے کی صفائی کے لیئے ان کا استعمال کرنا بہُت اچھا ہوتا ہے۔ اگر کف نہ ہو۔ تو اِن کا استعمال کبھی نہ کرنا چاہیئے۔
جیسے ندیوں کا باہر کا راستہ رُک جانے سے اندر کا پانی بڑھتا رہتا ہے اسی طرح وائیو کا راستہ رُکنے سے وُہ بھی بڑھتی چلی جاتی ہے۔ اِس لیئے اُس کے راستے کی صفائی کوشش سے کرنی چاہیئے۔

تمک شواس کے لئے دوائی | پوکر مول۔ کچور۔ موتھا۔ بھینٹی۔ تلسی دانہ چینی۔ بھوآملہ۔ سونٹھ۔ چنڈا۔ اگر۔ پیپل اور مشریا ان سب ہموزن لیکر چورن بنائیں۔ اور آٹھ گنا کھانڈ ملا کر تمک شواس اور ہچکی کے مریض کو استعمال کرنا چاہیئے۔

کھانسی اور سوز تنفس کے غلبے کی صورت میں وات کف کو دور کرنے والی ادویات کے ذریعے قے کرائیں۔ اور تمک شواس میں انہی ادویات سے سدھ کیا گیا تیل دیں۔

ملاودی چورن | موتی۔ مونگا۔ ویدوریہ منی۔ سنکھ۔ سپھٹک منی (بلور) رسوت۔ کانچ منی۔ گندھک۔ آک کی جڑھ۔ الائچی خورد۔ سرد نمک۔ تانبہ بھسم۔ لوہ بھسم۔ چاندی بھسم۔ جا پھل۔ سن کے بیج اور اونگا کے بیج سب کو ہموزن لے کر چورن بنائیں۔ پھر دو تولہ بھر چورن لے کر گھی اور شہد ملا کر چاٹ تیار کریں۔ اس کے استعمال سے ہچکی۔ دمہ اور کھانسی بہت جلد دور ہو جاتے ہیں۔ اگر اسی چورن کو بطور سرمہ استعمال کیا جائے۔ تو آنکھوں کے کہر (دھند)۔ کانچ۔ نیلک۔ پھولا۔ تم۔ پٹل۔ ابھشید اور منداندھ روگ (ضعف بصارت) بھی بالکل دور ہو جاتے ہیں۔

دیگر۔ کچور۔ پوکر مول اور آملے لے کر ان کے چورن یا لوہ بھسم میں شہد ملا کر چاٹیں۔

یا چینی۔ بھوآملہ۔ داکھ۔ گائے کے گوبر اور گھوڑے کی لید کا رس۔ گڑ اور سونٹھ سب ہموزن لے کر کھلائیں۔ یا سونگھائیں۔

یا لہسن - پیاز یا گرنجن کے رس کی نسوار دیں۔
یا چندن اور استری کے دُودھ کی نسوار دیں۔
یا نیم گرم گھرت منڈ میں سیندھا نمک ملا کر نسوار دیں۔
یا مکھی کا پاخانہ اور مہاور کا رس ملا کر اس کی نسوار دیں۔
یا مکھی کے پاخانہ لنے کو عورت کے دودھ میں ملا کر اس کی نسوار دیں۔
یا میٹھی ادویات سے پکایا ہُوا گھی پلائیں۔ یا نسوار دیں۔ تو بہت جلد ہچکی دُور ہو جاتی ہے۔
دیگر۔ آملے کے رس یا کیتھ کے رس میں پیپل اور شہد ملا کر پیئیں۔
یا کھیل۔ لاکھ۔ شہد اور گھوڑے کی لید کا رس ملا کر استعمال کریں۔
یا بیر۔ شہد۔ داکھ۔ پیپل اور سونٹھ کا استعمال کریں۔
ٹھنڈے پانی کا تریڑا۔ یکایک ڈرا دینا۔ بھول میں ڈالنا۔ خوف دلانا۔ غُصے میں لانا۔ مسرور کرنا اور عزیزوں کا رنج کرانا ان تدابیر سے بھی ہچکی دُور ہو جاتی ہے۔
ہچکی اور دمہ جن بواعث سے پیدا ہوتے ہیں۔ ان امراض کے گرفتاروں کے لئے بہت مفید ہوتے ہیں۔ جو صحت کے خواہشمند ہیں۔
ہچکی اور دمے میں گھی کا استعمال | جن اشخاص کے حلق، گلا اور تالو ہچکی یا دمے کی وجہ سے سوکھ گئے ہوں۔ اور جن کا جسم طبعی طور سے خشک ہو۔ اُن کو گھی دینا چاہیئے۔
دش مُول آدی گھرت | دش مُول کا کاڑھا۔ دُوہی منڈ۔ پیپل۔ سونچر نمک۔ جو کھار۔ ہرڑ۔ ہینگ اور چترک ملا کر گھی کو پکا لیں۔

یا دش مُول کا کاڑھا اور الائچی خورد ملا کر گھی کو پکالیں۔ تو اس گھی کے استعمال سے ہچکی اور دمہ کے امراض دُور ہو جاتے ہیں۔

تیجو وتیادی گھرت تیجو وتی۔ ہرڑ۔ کُٹھ۔ پیپل۔ کُٹکی۔ اجوائن۔ پوہکر مُول ڈھاک۔ چیتے کی جڑھ۔ کچور۔ سونچل نمک۔ بھُو آملہ۔ سیندھا نمک بل گری۔ تالیس پتر۔ جیونتی اور بچ ہر ایک دو دو تولہ لیں۔ پھر ان کا کاڑھا بنا کر چوگنے کاڑھے میں ایک پرستھ گھی پکائیں۔ مگر بھُنی ہوئی ہینگ نصف تولہ اُس میں پہلے ملا لینی چاہیئے۔ اس گھی کو طاقت ہاضمہ کے مطابق پینے سے ہچکی اور دمہ دُور ہو جاتے ہیں۔ نیز شاکھا وات (ٹانگوں اور بازوؤں کی وات)۔ بواسیر۔ گرہنی روگ۔ ہر ورگ اور دردِ پسلی بھی اس کے استعمال سے جاتے رہتے ہیں۔

دیگر۔ منسل۔ رال۔ لاکھ۔ ہلدی۔ پدماک۔ مجیٹھ اور الائچی خورد سب ایک ایک کرش لے کر کاڑھا بنالیں۔ اور چار حصے کاڑھے میں ایک حصہ گھی ڈال کر پکالیں۔ یہ مجرّب نسخہ ہے۔

یا جیونیہ گن (زندگی افزا ادویات) سے پکایا ہُوا گھی شہد ملا کر نوش کرنا چاہیئے۔

یا ورسا گھرت میں ترکٹا ڈال کر استعمال کریں۔

جو جو ادویات کف وات کو دُور کرنے والی۔ گرم اور وات انولومی (وات کو خارج کرنے والی) ہیں۔ وُہ سب کھانے یا پینے میں دمہ اور ہچکی کے مریضوں کو دیتے رہیں۔

جو اشیا وات پیدا کرنے والی اور کف کو دُور کرنے والی ہیں۔ یا جو کف کو پیدا کرنے والی اور وات کو دُور کرنے والی ہیں۔ ایسی اشیا کا استعمال ٹھیک

نہیں ہوتا - اِن سے تو صرف وات کو دُور کرنے والی اشیا ہی اچھی ہوتی ہیں - جو ہچکی اور دمے کے لئے مفید ہوتی ہیں۔

اِن تمام امراض میں درنگھن دوائیں عموماً الپ شکیہ ہوتی ہیں سنشمن کرنے والی دوائیں اتینت شکیہ نہیں ہوتیں - اور کرشن نہائت شکیہ ہوتی ہیں - اس لئے ہچکی اور دمے کے مریض سنشودھن ادویات سے شُدھ ہوئے ہوئے یا نہ ہُوئے ہوں - اُن کو شمن کرتا اور ورنگھن کرتا ادویات کا عموماً استعمال کرانا چاہیئے۔

ادھیائے کا خلاصہ اس ادھیائے میں ہچکی اور دمہ کا مُشکل العلاج ہونا - دونو کی یکساں پیدائش - یکساں علاج - یکساں بواعث - علامات اور یکساں چِکِتسا بیان کیئے گئے ہیں +

بائیسواں ادھیائے

کاس چِکِتسا

(کھانسی کا علاج)

اقسام واتج - پتج - کفج - کھشتج اور کھشیج کھانسی اِن پانچ قسم کی ہوتی ہے - اور آہستہ آہستہ بڑھ کر سارے جسم کو گھلا ڈالتی ہے۔

علامات قبل المرض گلے اور مُنہ میں کانٹے بھرے ہُوئے معلوم ہونا - گلے میں خراش اور کھائی ہوئی چیز کا اُدروَدھ[۱] کھانسی کی

---

۱ رُکنا

علاماتِ قبل المرض ہوتی ہیں۔

علامات نیچے سے رُکی ہوئی وایُو اُوپر کو اُٹھ کر اُوپر کے سوراخوں کا سہارا لے کر اُدان وایُو سے مل کر جب گلے اور چھاتی میں پھیل جاتی ہے۔ تو سر کے تمام سروتوں (سوراخوں) کو بھر کے تمام جسم کو بے قرار اور جباڑے۔ گردن و آنکھوں کو بے حرکت کر دیتی ہے۔ اس کے بعد تو یہی وایُو دونوں آنکھوں، پیٹھ۔ چھاتی اور پسلیوں کو توڑ کر جکڑ دیتی ہے ہر سُوکھی ہو یا کف والی۔ دونوں حالتوں میں "کھوں کھوں" کی آواز آتی ہے۔ اسی وجہ سے اسے کھانسی کہتے ہیں۔

وایُو کے نیچے رُک کر اُوپر کی طرف جانے میں کئی طرح کا درد ہوتا ہے اُسی کے مطابق کھانسی میں آواز بھی کئی طرح کی ویسے ترتیب نکلتی ہے۔

واتج کھانسی کا ندان (بواعث) خشک۔ کسیلی اور سرد چیزوں کے استعمال سے۔ غذا تھوڑی کھانے سے۔ مقررہ مقدار کے مطابق غذا کھانے سے۔ جماع کرنے سے۔ حوائج ضروریہ کے روکنے سے۔ اور محنت کرنے سے واتج کھانسی پیدا ہوتی ہے۔

واتج کھانسی کی علامات ہردے۔ پسلی۔ چھاتی اور سر میں درد ہونا۔ آواز ٹوٹ جانا۔ گلے اور منہ میں خشکی چھا جانا۔ رونگٹوں کا کھڑے ہو جانا۔ آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا جانا۔ آواز بند ہو جانا۔ دینتا۔ کھینتا۔ کمزوری اور موہ کا گھیر لینا۔ سُوکھی کھانسی ہونا۔ سُوکھا کف بڑی مشکل سے تھوڑا سا خارج ہونا۔ چکنی۔ کھٹی۔ نمکین اور گرم غذا کھانے ہی کھانسی کا دُور ہو جانا اور غذا کے ہضم ہو جانے پر پھر کھانسی

کا زور پکڑ لینا وا پتج کھانسی کی علامات ہیں۔

پتج کھانسی کے اسباب کڑوی۔ نیم گرم۔ جلن افزا۔ کھٹی اور کھشا وغیرہ اشیاء کے کثرت استعمال سے۔ غصے سے۔ آگ یا سورج کی حرارت تاپنے سے پتج کھانسی پیدا ہوتی ہے۔

پتج کھانسی کی علامات کف کا زردی مائل ہونا۔ آنکھوں میں زردی ہونا۔ منہ کا مزہ تلخ ہونا۔ آواز کا ٹوٹ جانا۔ ہر دے میں دھوئیں سا گھرا ہونا۔ پیاس۔ جلن۔ مدہ۔ کھانے کی خواہش نہ ہونا۔ سر میں چکر آنا۔ کھانستے وقت آنکھوں کے سامنے تاروں کی سی چمک کا دکھائی دینا۔ نیز پت ملا ہوا کف نکلنا یہ سب پتج کھانسی کی علامات ہوتی ہیں۔

کفج کھانسی کے اسباب بھاری۔ ابھشیندی اور مرغن اشیاء کے استعمال سے۔ سونے سے اور نہ ہلنے جلنے سے بڑھا ہوا کف وایو کو روک کر کفج کھانسی پیدا کر دیتا ہے۔

کفج کھانسی کی علامات ضعف ہاضمہ۔ کھانے کی خواہش نہ ہونا۔ زکام بے قراری۔ گرانی۔ رونگٹوں کا کھڑے ہونا۔ منہ کا میٹھا پن۔ کلید۔ اعضا کا ٹوٹنا۔ نہائت میٹھا۔ چکنا اور گاڑھا کف نکلنا۔ کھانستے وقت نہائت تکلیف ہونا اور چھاتی کا کف سے بھرا ہوا معلوم ہونا کفج کاس کی علامات ہیں۔

کھشتج کاس کے بواعث بکثرت جماع کرنے سے۔ بوجھ ڈھونے سے۔ راستہ چلنے سے۔ لڑائی لڑنے سے۔ گھوڑے ہاتھیوں کو بزور بازو روکنے سے خشک اشخاص کی چھاتی میں زخم ہو جاتا ہے۔ جس میں وایو

کے مل جانے سے کھشتج کاس پیدا ہو جاتی ہے۔

کھشتج کاس کی علامات اس مرض میں پہلے سوکھی کھانسی اُٹھتی ہے۔ پھر تھوک کے ساتھ خون آنے لگتا ہے۔ گلے اور چھاتی میں سخت درد ہونے لگتا ہے۔ پنی (موٹے مُنہ والی) سوئی کے چبھنے کا سا درد ہوتا ہے۔ چھاتی پر ہاتھ لگانے سے چھاتی دُکھتی ہے۔ وہاں پھٹنے کا درد ہوتا ہے۔ نیز تپش ہوتی ہے۔ جوڑوں کا درد۔ بخار۔ دمہ۔ پیاس۔ اور آواز کی شکستگی کی بھی شکایت ہوتی ہے۔ اس کھانسی میں گلے کے اندر ایسی آواز آتی ہے۔ جیسے کبوتر کوجن کرتا ہے۔

کھشیج کاس کے بواعث بے ترتیب خوراک کھانا۔ نا موافق غذا کھانا۔ کثرت جماع اور حوائج ضروریہ کو روکنا۔ تنفر کرنا اور فکر کرنا حرارت ہاضمہ کو ضعیف کر کے تینوں دوشوں کو بگاڑ کر جسم کو کھین کرنے (گھٹانے) رہنے والی کھشیج کاس پیدا کر دیتے ہیں۔

کھشیج کاس کی علامات اس کھانسی میں بدبودار سبز یا سُرخ پیپ کا سا کف خارج ہوتا ہے۔ اور کھانستے وقت ایسا معلوم ہوتا ہے۔ گویا ہردا اپنی جگہ سے جدا ہوا جاتا ہے۔ مریض کو یکایک کبھی جاڑا اور کبھی گرمی لگنے لگتی ہے۔ وہ کھانا بہت کھاتا ہے۔ اس پر بھی دُبلا اور لاغر رہتا ہے۔ مُنہ کی رنگت اور چہرے میں چکناہٹ اور صفائی پائی جاتی ہے۔ دانت اور آنکھیں چمکتی ہیں۔ ہتیلیاں اور پاؤں کے تلوے چکنے ہوتے ہیں۔ طبیعت گھناؤنی سی رہتی ہے۔ بخار۔ گڑبڑی۔ دردِ پسلی زکام اور کھانے سے بے رغبتی ہوتی ہے۔ پاخانہ پھٹ جاتا ہے۔

بے وجہ آواز پھٹ جاتی ہے۔ لاغر اشخاص کے اجسام کو ہلاک کرنے والی یہ کھشیج کاس کہلاتی ہے۔

سادھیہ اور اسادھیہ کاس طاقتور مریض کی کھشتج اور کھشیج کھانسیاں یاپیہ ہوتی ہیں۔ اور اگر علاج کے چاروں اجزا ٹھیک ہوں۔ تو یہ سادھیہ بھی ہوجاتی ہیں۔ بوڑھے اشخاص کی بڑھاپے کی کھانسی بھی یاپیہ ہوتی ہے۔

اوّل الذکر تینوں قسم کی سادھیہ کھانسیوں کو دور کرنے کے لئے علاج شروع کر دینا چاہیئے۔ اور موخر الذکر دونو قسم کی کھانسیوں کو دوائیں دے کر یاپیہ بنانا چاہیئے۔

واتج کھانسی کا علاج خشک اشخاص کی واتج کھانسی میں پہلے سنیہن کرم کرنا چاہیئے۔ پھر گھرت۔ وستی۔ پیپا۔ یوش۔ کھشیر اور مانس رس وغیرہ کے ذریعے علاج کریں۔ دافع وات ادویات سے اصلاح دے کر اور چکنائی ملا کر دھوم پان اور اولیہہ استعمال کرائیں۔ نیز مالش۔ پری ٹیک اور سنگدھ سویدن بھی کریں۔ پاخانہ اور بادِ مخالف کے بند ہونے پر وستی دینا چاہیئے۔ اور اوپر کے حصے کے خشک ہونے پر غذا کے بعد گھرت پلائیں۔ اگر اس کھانسی میں کف یا پت کا بھی میل ہو۔ تو سنیہہ ویرچن (مرغن مسہل) دیں۔

کنٹکاری گھرت کیٹری اور گلو ہر ایک تیس پل۔ دونو کا آٹھ گنے پانی میں کاڑھا بنالیں۔ اور جب ایک چوتھائی رہ جائے۔ اُتار کر چھان لیں پھر اس میں ایک پرستھ گھی پکالیں۔ اس کے استعمال سے واتج کھانسی

دور ہو جاتی ہے۔ اور حرارت ہاضمہ بڑھ جاتی ہے۔

پپلی آدی گھرت پیپل۔ پپلامول۔ چب۔ چیتا۔ سونٹھ۔ دھنیا۔ پاٹھا
بیج۔ راسنا۔ ملہٹھی۔ جوکھار اور ہینگ کا سفوف بنا لیں۔ پھر دش مول
سے ایک آڑھک بھر کاڑھے میں ایک پرستھ گھی اور اوّل الذکر چورن ملا
کر پکا لیں۔ اس گھی میں سے ہر روز ایک پل بھر گھی کھا کر اوپر سے پیپا
یا منڈ پی لیا کریں۔ تو دمہ۔ کھانسی۔ دردِ دل۔ دردِ پسلی۔ گرہنی اور
باؤگولہ بھی دُور ہو جاتے ہیں۔

تریوشن آدی گھرت ترکٹا۔ ترپھلا۔ داکھ۔ کھنبھاری۔ فالسہ۔ دونو
قسم کا پاٹھا۔ سنبل کا شٹ۔ کیڑی۔ کینچ کے بیج۔ چیتا۔ کچور۔ بردھی
بھو آملہ۔ میدا۔ کوڑ تونٹی۔ شتاور۔ گوکھرو اور بدھاری کند ہر ایک ایک
ایک کرش لے کر سفوف بنا لیں۔ اس چورن میں ایک پرستھ گھی اور چار
پرستھ دُودھ ملا کر گھی پکا لیں۔ اس گھی کے استعمال سے کھانسی۔
بخار۔ باؤگولہ۔ کھانے سے بے رغبتی۔ تلی۔ دردِ سر۔ دردِ دل۔ دردِ پسلی۔ یرقان
بواسیر۔ واتاشٹیلا۔ کھشت روگ۔ شوش اور کھشئی روگ بھی دُور ہو
جاتے ہیں۔ اسے تریوشن آدی گھرت کہتے ہیں۔ اس سے اچھا اور
کوئی گھرت نہیں ہے۔

راسنا آدی گھرت راسنا۔ دش مول کی دسوں چیزیں اور شتاور ہر ایک
ایک پل۔ کُلتھی۔ بیر۔ جو ہر ایک آٹھ پل۔ اور بکرے کا گوشت نصف تُلا۔ ان
میں ایک درون پانی ڈال کر آگ پر رکھ دیں۔ جب چوتھائی پانی رہ جائے
اُتار کر چھان لیں۔ پھر اس کاڑھے میں ایک آڑھک گھی۔ ایک آڑھک دودھ

دسوں جیونیہ (زندگی افزا) ادویات ایک ایک پل پیس کر ملا دیں۔
اس گھی کا استعمال عمر کے مطابق حسب ضرورت وات روگوں میں نسوار لینے پینے اور الُوواسن وستی کے ذریعے سے کرنا چاہیئے۔
یہ گھی پانچوں قسم کی کھانسی۔ سر کے کانپنے۔ ونکھشن (چڈوں) کے درد یونی (فرج) کے درد۔ سروانگ روگ۔ ایکانگ روگ۔ تلی اور جسم کے اوپر کے حصے کے وات روگوں کو دور کرتا ہے۔

وڈنگ آدی چورن داوڈنگ۔ سونٹھ۔ راسنا۔ پیپل۔ ہینگ۔ بھارنگی سیندھا نمک اور جوکھار کا چورن چوگنے گھی میں ملا کر مقدار کے مطابق کھایا کریں۔ تو کف والی واتج کھانسی۔ دمہ۔ ہچکی اور ضعف ہاضمہ کی شکائت رفع ہو جاتی ہے۔

کھشار آدی چورن دونو کھشار۔ پنچ کول۔ پانچوں نمک۔ کچور۔ سونٹھ اور نیتر بالا کا چورن بنا کر کپڑ چھان کر کے گھی میں ملا کر استعمال کریں۔ تو واتج کھانسی دور ہو جاتی ہے۔

دُرالبھادی پریوگ جواسہ۔ کچور۔ داکھ۔ ادرک اور کاکڑا سینگی کو پیس کر کپڑ چھان کر کے چوگنی مصری ملا کر تیل کے ساتھ واتج کھانسی میں دینی چاہئیں۔
یا جواسہ۔ پیپل۔ موتھا۔ بھارنگی۔ کاکڑا سینگی اور کچور کے چورن کو پرانے گڑ اور تیل میں ملا کر کھانی چاہئیں۔
یا داوڈنگ۔ سیندھا نمک۔ کُٹھ۔ ترکٹا۔ ہینگ اور منسل کے چورن کو شہد اور گھی میں ملا کر کھانے سے کھانسی۔ دمہ اور ہچکی دور ہو جاتی ہے

چترک آدی چورن چیتا۔ پیپلامول۔ ترکٹا۔ ہینگ۔ جوانسہ۔ کچور۔ پوہکرمول۔ گج پیپل۔ تلسی بیج۔ بھارنگی۔ گلو۔ راسنا۔ کاکڑا سینگی۔ اور دا کھ ان سب کے چورن ایک ایک کرش۔ کیڑی کا کاڑھا نصف تلا مصری بیس پل اور گھی ایک کڑو سب کو ملا کر پکا لیں۔ پک جانے پر ٹھنڈا کر کے اس میں ایک کڑو شہد۔ ایک کڑو پسی ہوئی پیپل۔ چار پل بنسلوچن استعمال کریں۔ تو اس کے استعمال سے کھانسی امراض دل۔ دمہ اور با ؤ گولہ دور ہو جاتے ہیں۔

اگستیو کت رسائن دش مول۔ تخم کیمچ۔ سنکھ پشپی۔ کچور۔ کھریٹی گج پیپل۔ اونگا۔ پیپلامول۔ چیتا۔ بھارنگی۔ پوہکرمول ہر ایک دو دو پل۔ جو ایک آڑھک اور ہرڑ ایک سو عدد لے کر پانچ آڑھک پانی میں پکائیں۔ جب جو گل جائیں۔ اور پانی بھی چوتھائی رہ جائے۔ تو اسے اتار کر چھان لیں۔ پھر اس کاڑھے میں ایک تلا گڑ۔ ایک کڑو گھی۔ ایک کڑو تیل اور ایک کڑو پپلی کا چورن ڈالیں۔ نیز اوّل ڈالی ہوئی ہرڑیں بھی گٹھلیاں نکال کر اس میں ملا دیں۔ اور آگ پر چڑھا دیں جب پک جائے۔ اتار کر ٹھنڈا کر لیں۔ اور پھر اس میں ایک کڑو شہد ملا کر رکھ چھوڑیں۔ اس میں سے تھوڑا سا اولیہہ اور دو ہرڑ ہر روز استعمال کریں۔ تو بدن پر جھریاں پڑنا اور بالوں کا گرنا بھی بند ہو جاتا ہے۔ رنگت۔ عمر اور طاقت بڑھتی ہے۔ پانچوں قسم کی کھانسی۔ کھشئی روگ۔ دمہ۔ ہچکی۔ وشم جور۔ بواسیر۔ گرہنی امراض دل۔ ارچی اور زکام بھی دور ہو جاتے ہیں۔ یہ اعلے درجے

کی رسائن اگست جی نے بیان فرمائی تھی۔

دیگر | سیندھا نمک۔ پیپل۔ بھارنگی۔ ادرک اور جوانسہ کے چورن کو انار کے رس کے ساتھ پئیں۔

یا بھارنگی اور سونٹھ کے چورن کو گرم پانی کے ساتھ پھانکیں۔

یا خیر سار کو شراب یا دہی کے توڑ کے ساتھ نوش کریں۔

یا پسی ہوئی پیپل کو گھی میں بھونکر سیندھا نمک ملا کر استعمال کریں۔

دہوم پان کا طریق۔ کھانسی اور زکام سے جب سر میں درد ہوتا ہو نتھنوں سے پانی بہتا ہو۔ دل میں درد ہوتا ہو۔ تو دہوم پان کرائیں۔ آٹھ یا دس انگل لمبی ایک ٹیڑھی نلی لے کر ایک چلم کے سوراخ میں لگائیں۔ اس چلم میں وات کو دور کرنے والی ادویات رکھ کر اوپر آگ رکھ دیں۔ اور اول الذکر نلی کے دوسرے کنارے کو منہ میں لے کر دھواں کھینچیں۔ جب یہ دھواں چھاتی کے اندر پہنچ جائے۔ تو اسے پھر منہ کے راستے سے ہی باہر نکال دیں۔ اس دھوئیں کی تیزی سے چھاتی میں جما ہوا کف کھنچ کر باہر نکل جاتا ہے۔ اور وات کنج کھانسی دور ہو جاتی ہے۔

دہوم پان کا نسخہ اور فوائد۔ منسل۔ ہرتال۔ ملٹھی۔ جٹا مانسی۔ موتھا اور گونذی کو اول الذکر طریق سے پئیں۔ اوپر سے نیمگرم دودھ میں گڑ ڈال کر پی جائیں۔ اس دہوم پان سے الگ الگ دوشوں سے پیدا ہونے والی اور سنپاتج کھانسی بھی دور ہو جاتی ہے۔ جو کھانسی سینکڑوں نسخوں سے بھی دور نہ ہو سکے۔ وہ اس سے

بسہولت دُور ہو جاتی ہے۔

دیگر۔ پُنڈریا ملٹھی۔ گھنٹارَوا۔ ہرتال۔ منسل۔ مرچ سیاہ۔ پیپل۔ داکھ۔ الائچی اور تلسی کی منجری ان سب کو پیس کر بتی سی بنا کر ایک ریشمی کپڑے میں لپیٹیں۔ پھر اِسے گھی میں بھگو کر دُہوم پان کریں پھر دُودھ یا گُڑ کا شربت پی لیں۔

یا منسل۔ الائچی۔ مرچ سیاہ۔ جُوکھار۔ انجن۔ کیوٹی موتھا۔ بنسلوچن۔ شیوال۔ السی۔ لاکھ اور رو ہش ترن اوّل الذکر ترکیب کے مطابق بتّی بنا کر دہوم پان کریں۔ نیز اوّل الذکر انوپان کا بھی استعمال کریں۔

یا ہرتال۔ منسل۔ پیپل اور سُونٹھ کی بتّی بنا کر اوّل الذکر ترکیب سے دہُوم پان کریں۔

یا گوندی کی چھال۔ ہر دو کٹیری۔ تال مُول۔ منسل۔ نبولا اور اسگندھ کا بھی اوّل الذکر ترکیب سے دہُوم پان کرنا چاہیئے۔ تو کھانسی بالکل دُور ہو جاتی ہے۔

کھانسی کے لیے یُوش وغیرہ کے نسخے دیہاتی۔ آبی اور رطوبت پسند جانوروں کے مانس رسوں کے ساتھ یا کینچ کے بیج کے یُوش کے ساتھ شالی چاول۔ جَو۔ گیہوں اور ساٹھی چاول کھلائیں۔

اجوائن۔ پیپل۔ بلگری۔ سُونٹھ۔ چیتا۔ راسنا۔ زیرہ۔ پرشن پرنی۔ پلاس کچور اور پوشکر ہموزن لے کر سب کا کاڑھا بنائیں۔ اِس کاڑھے میں چکنائی۔ کھٹائی اور نمک ڈال کر پیپا پکالیں۔ یہ پیپا واتج کاس کو دُور کر دیتی ہے۔ اِس کے استعمال سے کمر۔ چھاتی۔ پسلی اور شکم

کا درد مٹ جاتا ہے۔ اور دمہ ہچکی بھی دُور ہوجاتی ہے۔

مندرجہ بالا ترکیب کے مطابق ہی دشن مُول کے کاڑھے میں پنچ کول اور گُڑ ڈال کر پیپا پکالیں۔ یا ہموزن تِل ڈال کر سینڈھا نمک کے ساتھ دُودھ میں پکائی ہوئی پیپا پئیں۔

یا مچھلی۔ مُرغ اور سؤر کے ماس کی پیپا گھی اور سینڈھا نمک ڈالکر واتج کھانسی میں پئیں۔

اِس بیماری میں بھتوا۔ مکو۔ مُولی اور چوپتہ کا ساگ۔ تیل وغیرہ سنیہہ دُودھ۔ گنّے کا رس اور گُڑ کی بنی ہوئی چیزیں۔ دہی۔ کانجی۔ کھٹّے پھل اور پرسنّا نامی شراب پینا۔ نیز کھٹّے۔ میٹھے اور نمکین پدارتھوں کا استعمال مفید ہوتا ہے۔

پتج کھانسی کا علاج کف پتج کھانسی میں گھی پلا کے قے کرائیں نیز رارڑا۔ کھنبھاری اور ملٹھی کا کاڑھا پلا کر قے کرائیں۔ یا ملٹھی اور رارڑا کو پیس کر ودارِی کند کے رس کے ساتھ یا گنّے کے رس کے ساتھ پلا کر قے کرائیں۔

جب قے کے ذریعے مرض کا صفایا ہوجائے۔ تو ٹھنڈی اور میٹھی پیپا کا استعمال کریں۔ اگر پت کی کھانسی میں کف پتلا ہو۔ تو میٹھی ادویات کے ساتھ ترنبُد دے کر دست کرائیں۔ اور اگر کف گاڑھا ہو۔ تو کڑوی ادویات کے ساتھ ترنبُد کھلا کر دست کرائیں۔

اگر کف پتلا ہو۔ تو سنگدھ اور ٹھنڈا علاج کریں۔ اگر کف گاڑھا ہو۔ تو رُوکھی اور ٹھنڈی تدابیر عمل میں لائیں۔

اس کے بعد سنیہہ اور اولیہہ وغیرہ کے ساتھ کھانا کھلائیں۔

پانچ اولیہہ (۱) سنگھاڑہ۔ کنول گٹہ کی مینگی۔ نیلا ساد اور پیپل
(۲) پیپل۔ موتھا۔ ملٹھی۔ داکھ۔ مروڑ پھلی اور سونٹھ
(۳) لاکھ۔ آملہ۔ داکھ۔ نبسلوچن۔ پیپل اور سفید چینی
(۴) پیپل۔ پدماکھ۔ داکھ اور کٹیری کا رس
(۵) کھجور۔ پیپل۔ داکھ اور گوکھرو

اِن پانچوں میں سے کسی ایک کا چُورن بنا کر گھی اور شہد ملا کر چھیج کھانسی کے مریض کو کھلائیں۔

چھیج کھانسی کے لئے دیگر نسخے۔ شرکرا۔ رکت چندن۔ داکھ۔ ہرڑ آملہ اور نیل کنول کے چُورن کو شہد میں ملا کر چھیج کھانسی میں استعمال کریں
نیز مندرجہ صدر چُورن میں موتھا اور کالی مرچ بڑھا کر شہد ملا کر کف پت والی کھانسی میں کھلائیں۔ اِس چُورن کو وات پت والی کھانسی میں گھی میں ملا کر استعمال کرنا چاہیئے۔

کشمش پچاس عدد۔ پیپل تیس عدد اور چینی ایک پل کو شہد میں ملا کر چاٹیں۔

یا گائے کے گوبر میں اُسی کے گوبر کے رس کو جوش دے کر اور اُس میں مندرجہ صدر چُورن کو ملا کر چاٹیں۔

دار چینی۔ الائچی۔ ترکٹا۔ کشمش۔ پیپل۔ پوہکر مُول۔ کھیل۔ موتھا۔ کچُور راسنا۔ آملہ۔ بہیڑا اور چینی اِن سب کو گھی اور شہد میں ملا کر چاٹیں تو کھانسی دُور ہو جاتی ہے۔ نیز دمہ۔ ہچکی۔ کھشئی اور امراضِ دِل

بھی دُور ہو جاتے ہیں۔
دیگر۔ پیپل۔ آملہ۔ داکھ۔ لاکھ۔ کھیل اور چینی کو شہد میں ملا کر استعمال کریں۔ یہ پنچ کاس کے دُور کرنے کے لئے نہایت عُمدہ دوائی ہے۔
یا ودارِی کند کا رس۔ ایکھ کا رس۔ کنول نال کا رس۔ مصری۔ دُودھ اور شہد ملا کر استعمال کریں۔ تو پنچ کھانسی دُور ہو جاتی ہے۔
جنگلی جانوروں کا میٹھا مانس رس۔ سونکھیا۔ جو۔ کودوں اور مُونگ وغیرہ کے یُوش کے ساتھ یا کڑوے ساگوں کے ساتھ کھانا کھائیں۔ تو بہت فائدہ ہوتا ہے۔
دیگر یُوش وغیرہ کے نسخے۔ کھانسی میں اگر کف گاڑھا نکلتا ہو۔ تو کڑوی اور میٹھی ادویات ملا کر شالی چاول کھلائیں۔
اگر کف پتلا ہو۔ تو مانس رس وغیرہ کے ساتھ ساٹھی چاول دیں۔ اور اُوپر سے کھانڈ کا شربت پلا دیں۔ یا داکھ کا رس یا گنّے کا رس یا دُودھ پلائیں۔ یا دیگر شیریں۔ سرد اور اوداہی غذا دیں۔
ہرڑ۔ کاکولی۔ ہرڑ۔ کیڑی۔ میدا۔ مہامیدا۔ اڑوسہ اور سونٹھ کے ساتھ مانس رس۔ یُوش یا دُودھ پکا کر پنچ کھانسی میں دیں۔
شر آدی پنچ مُول۔ پیپل اور داکھ کے کاڑھے کے ساتھ پکایا ہُوا دُودھ شہد اور کھانڈ ملا کر پئیں۔

شتھر آادی دودھ یا گھرت شال پرنی۔ چینی۔ پرشن پرنی۔ شرادنی مہا شرادنی۔ کیڑی۔ بڑی کیڑی۔ جیوک۔ رشبھک۔ کاکولی۔ بھوآملہ۔ بردھی اور زیرہ کے ساتھ پکایا ہُوا دُودھ پینے سے کھانسی۔ بخار۔ جلن۔

کھشت اور کھشئے روگ بھی دُور ہو جاتے ہیں۔ یا انہی ادویات کے ساتھ دُودھ اور گنّے کا رس ڈالکر پکایا ہُوا گھی بھی مفید ہوتا ہے۔

جیوک وغیرہ مدھر گن کی دسوں ادویات۔ میٹھے پھل اور لپسنہ وغیرہ پھل ہر ایک تین تین کرش لے کر پانی ڈال کر ان کا کاڑھا بنا لیں۔ اور ایک چوتھائی رہ جانے پر اُس سے گھی کو سِدّھ کر لیں۔ پھر اس میں شکرا پیپل۔ بنسلوچن۔ مرچ سیاہ اور سنگھاڑا سب کو ہموزن لے کر اوّل الذکر گھی میں ڈال دیں۔ اور اس گھی میں گیہوں کا آٹا گرم کرکے ایک ایک پل کے ایسے لڈّو بنالیں۔ جن کے بیچ میں شہد بھرا ہو۔ ان کے استعمال سے منی کی خرابیاں۔ خُون کی خرابیاں۔ سُوکھا۔ کھانسی۔ کھین روگ اور کھشت روگ دُور ہو جاتے ہیں۔

سُونٹھ۔ نیتر بالا۔ کیڑی اور کھجور ہموزن لے کر پیس کر رس نکال لیں۔ پھر اُس رس میں کھانڈ اور گھی ملا کر استعمال میں لائیں۔

بھینس کا دُودھ۔ بکری کا دُودھ۔ بھیڑ کا دُودھ۔ گائے کا دُودھ اور آملے کا رس یکساں مقدار میں لے کر ان سے گھی کو پکا لیں۔ اور اس گھی کو یکتی پوربک استعمال میں لائیں۔ تو پیچ کھانسی بالکل دُور ہو جاتی ہے۔

کفج کھانسی کا علاج | کفج کھانسی کا مریض اگر طاقتور ہو۔ تو پہلے اُسے قے دے کر اندرونی صفائی کرنی چاہیئے۔ پھر کف کو دُور کرنیوالی چرپری۔ خشک اور گرم اشیا سے سِدّھ کیا ہُوا جَو کا اناج دیں۔

کُلمتی یا مُولی کا یُوش پیپل اور جَوکھار ملا کر ہلکی غذا کے ساتھ کھلائیں۔

یا چرپرے رسوں سے تیار کئے ہوئے دھانوُ دیلشج یا بلیشیہ جانوروں کا مانس رس دیں۔ یا تل۔ سرسوں اور بلوُ کے تیل کے ساتھ کھانا کھلائیں۔ پھر اُوپر سے شہد۔ کانجی۔ گرم پانی۔ چھاچھ۔ شراب یا نگد پلائیں۔

کفج کاس میں پینے کے قابل اشیاء۔ پوہکرمول۔ املتاس کی جڑھ۔ اور سٹھول کو رات کے وقت پانی میں بھگو دیں۔ دوسرے دن کھانا کھانے کے وقت اس پانی میں شہد ڈالکر پئیں۔

یا کاپھل۔ گندھ ترن۔ بھارنگی۔ موتھا۔ دھنیا۔ بچ۔ ہرڑ۔ سونٹھ۔ پت پاپڑ اور کاکڑا سینگی کا کاڑھا بنا کر شہد اور بھونی ہوئی ہینگ ملا کر پئیں۔ تو وات کف کی کھانسی۔ امراضِ حلق۔ امراضِ دہن۔ شول۔ دمہ۔ ہچکی اور بخار دُور ہوجاتا ہے۔

دیگر۔ پاڑھا۔ سُونٹھ۔ کچور۔ مروڑ پھلی۔ اندرائن۔ موتھا اور پیپل اِن کو پیس کر ہینگ اور سیندھا نمک ملا کر گرم پانی کے ساتھ نوش کریں۔

یا سونٹھ۔ اتیس۔ موتھا۔ کاکڑا سینگی۔ ہرڑ اور کچور کو پیس کر ہینگ اور سیندھا نمک ملا کر گرم پانی کے ساتھ پئیں۔

یا پیپل کے تولہ بھر کلک کو تیل میں بھون کر مصری اور کُلتھی کا رس ملا کر نوش کریں۔ تو کفج کھانسی دُور ہوجاتی ہے۔

یا کسوندی کے پتوں کا رس۔ گھوڑے کی لید کا رس۔ بھنگرے کا رس اور بینگن کا رس شہد ملا کر نوش کریں۔

یا کالی تُلسی کے پتوں کا رس شہد ملا کر پئیں۔

(۱) دیودارو - کچور - راسنا - کاکڑاسینگی اور جوالسہ یا (۲) پیپل - سونٹھ موتھا - ہرڑ - آملہ اور مصری۔

اِن دو نوں نسخوں میں سے کسی ایک کو شہد اور تیل میں ملا کر چاٹنے سے وات کف کی کھانسی دُور ہو جاتی ہے۔

کفج کھانسی کو دُور کرنے والے چار نسخے:- (۱) پیپل - پپلا مُول چیتا اور گج پیپل۔

(۲) ہرڑ - بھو آملہ - آملہ - ناگر موتھا اور پیپل

(۳) دیودارو - ہرڑ - موتھا - پیپل اور سونٹھ

(۴) اندرائن کی جڑھ - پیپل - موتھا اور سونٹھ

اِن چاروں میں سے کسی ایک نسخے کو شہد میں ملا کر چاٹنا کف کی کھانسی کو دُور کر دیتا ہے۔

یا سوبرچل - ہرڑ - آملہ - پیپل - جوکھار اور سونٹھ کا چُورن گھی میں ملا کر چاٹنے سے وات کف کی کھانسی جاتی رہتی ہے۔

دش مُول آدی گھرت دش مُول کا کاڑھا ایک آڑھک اور گھی ایک پرستھ - نیز پوہکر مُول - کچور - بل گری - تلسی - ترکٹا اور ہینگ ہر ایک ایک تولے کر سب کا نگدا بنا کر کاڑھے اور گھی میں ملا دیں۔ اور آگ پر چڑھا کر گھی کو پکا لیں - اور اِس گھی کو پی کر اُوپر سے پیپا نوش کر لیا کریں۔ تو وات کف کی کھانسی - دمہ اور دیگر امراض جو وات کف سے پیدا ہو سکتی ہیں - دُور ہو جاتی ہیں۔

کنٹکاری گھرت کیٹری کے پتّوں - پھلوں اور جڑوں کے ایک ایک

آڑھک رس میں ایک پرستھ گھی پکائیں - اور پکتے وقت کھرمٹی - ترکٹا - واوڑنگ - کچور - چیتا - سونچر نمک - جوکھار - پیپلا مول - پوہکر مول - دچھون بڑی کیٹری - سہرڑ - اجوائن - انار - ردھی - داکھ - سانٹھ - چیب - جوانسہ امل بیت - کاکڑا سینگی - بھوآملہ - بھارنگی - راسنا اور گوکھرو کا ایک ایک تولہ بھر نگدا اس میں ملا دیں -

اس گھی کے استعمال سے کھانسی - ہچکی - دمہ اور کپھ امراض دور ہو جاتے ہیں - اسے کنٹکاری گھرت کہتے ہیں -

کلتھی آدی گھرت کلتھی کا کاڑھا ایک آڑھک اور گھی ایک پرستھ ملا کر پکائیں - اور اس میں پکتے وقت پنج کول کا کلک ڈال دیں - یہ گھی اوّل الذکر امراض کے لئے نہائت مفید ہوتا ہے -

واتج کاس میں جو جو دھوم پان بیان کئے گئے ہیں - وہ بھی اس مرض کے لئے نہائت مفید ہوتے ہیں -

یا کھیا توری کی گری میں سنسل ملا کر نوش کریں -

کپھج کاس کے لئے دوسری تدبیر - کپھج کھانسی میں اگر پت کے تعلق والا تمک شواس ہو جائے - تو حالت کے مطابق پت کاس میں بیان کی ہوئی تدابیر کام میں لانی چاہئیں - کف انوبندھی واتج کاس میں کف کو دور کرنے والا علاج کرنا چاہیئے -

پت انوبندھی واتج کاس یا پت انوبندھی کپھج کاس میں پت کو دور کرنے والی تدبیر عمل میں لانی چاہیئے -

وات کف کی کھانسی میں اگر کف تر ہو - تو خشک اغذیات دیں - اور اگر

کف سوکھا ہو۔ تو اغذیاتِ مُرغن کھلائیں۔ علےٰ ہذا القیاس۔
پت الونبدھی کھنج کھانسی میں ادویات سے بدّھ کیا ہُوا کھانا دینا چاہیئے۔

کھشتج کاس کا علاج کھشتج کھانسی مُہلک ہوتی ہے۔ اِسلیئے طاقت اور گوشت کو بڑھانے والی میٹھی اور زندگی افزا ادویات کے ذریعے بہت جلد اس کا علاج شروع کر دینا چاہیئے۔

پپلی آدی اولیہہ پیپل۔ ملٹھی ہر ایک ایک کرش لے کر پیس لیں۔ اِن سے دُگنی مصری۔ گائے کا دُودھ۔ بکری کا دُودھ۔ گنّے کا رس۔ جَو کا آٹا۔ گیہوں کا آٹا اور داکھ ایک ایک پرستھ۔ آملوں کا رس اور تیل چار چار پل۔ اِن سب کو پکا کر مدّھم آگ پر رکھ کر آہستہ آہستہ پکائیں۔ پھر اس میں شہد اور گھی ملا کر استعمال میں لائیں۔

اِس کے استعمال سے کھشتج کاس دُور ہو جاتی ہے۔ نیز دمہ۔ سر درد۔ دِق لاغری اور ویریج کی کھینچا بھی جاتی رہتی ہے۔

کھشتج کاس کے مریضوں کو ہتج کاس میں لکھا ہُوا پتھیہ (کھانا) دینا چاہیئے اور اس کھانے میں دُودھ۔ گھی اور شہد کا حصہ زیادہ ہونا چاہیئے۔

لیکن جو کھانسیاں دو دو دوشوں کے ملاپ سے پیدا ہوئی ہوں۔ اُن میں کچھ خصوصیت ہوتی ہے۔ جیسے وات پت کی کھانسی میں جسم میں پھٹنے کا سا درد ہو۔ تو گھی کی مالش کرانی چاہیئے۔

وائُو کے غلبے کی صُورت میں تیلوں کو کام میں لانا چاہیئے۔

اگر سر دے اور پسلی میں درد کا غلبہ ہو۔ تو زندگی افزا ادویات سے پکایا ہُوا گھی مفید ہوتا ہے۔

جلن والی کھانسی کے مریضوں کو یا ایسی کھانسی والوں کو جنہیں کف کے ساتھ خُون آتا ہو۔ یا جن کی قوتِ ہاضمہ طاقتور ہو۔ اور اُنہیں گوشت کا کھانا موافق آتا ہو۔ لوا وغیرہ پرندوں کا مانس رس پلائیں - اگر پیاس کا غلبہ ہو۔ تو شر مُول آدی ادویات ڈالکر جوش دیا ہُوا بکری کا دوُدھ دینا چاہیئے۔ جس کھانسی کے مریض کے ناک یا مُنہہ کے راستے سے خُون نِکلتا ہو۔ اُسے دوُدھ سے نکالا ہُوا مکھّن دینا چاہیئے۔ یا اُس کی نسوار دیں۔

جو مریض تھک گیا ہو۔ یا لاغر پڑ گیا ہو۔ یا اُس کی حرارت ہاضمہ کمزور ہو گئی ہو۔ تو اُسے یواگو پلانا چاہیئے۔ جسم کی جکڑاہٹ یا آیاس کی حالت میں گھی کی بڑی مقدار پلانی چاہیئے۔ اِس میں پت رکت سے غیر مخالف وات کو دُور کرنے والی تدابیر بھی مفید ہوتی ہیں۔

دُہوم پان کی ادویات اگر چھاتی کا زخم مِٹ جائے۔ اور اُسے بڑھانے والے وات پت دوش بھی فرو ہو جائیں۔ لیکن کف بڑھ جائے۔ اور اُس کف کے بڑھنے سے سر میں دکھنے کا سا درد ہو۔ تو مندرجہ ذیل دُہوم پان مفید ہوتے ہیں۔

میدا۔ مہا میدا۔ ملٹھی۔ بلا اور ناگ بلا کو پیسکر ریشمی کپڑے کے ٹکڑے یا سُوتی چیتھڑے میں لپیٹ کر گھی میں بھگو کے دُہوم پان کریں۔ اِس کے بعد جیونیہ گھرت کھالیں۔

منسل۔ ہِلاس۔ اِجگندھ۔ بنسلوچن اور سونٹھ کو پیسکر اوّل ذکر ترکیب سے بتی تیار کر کے دُہوم پان کریں۔ پھر گُڑ کا شربت یا کھانڈ کا شربت

یا گنّے کا رس پی لیں۔

بڑ کی سبز کونپل اور منسل ہر دو ہموزن لے کر پیس ڈالیں۔ اور گھی ملا کر ترکیب اوّل کی طرح دہوم پان کریں۔ بعد ازاں تیتر کے مانس رس کے ساتھ غذا کھائیں۔

یا زندگی افزا ادویات اور چرونٹے کے انڈوں کے رس سے ریشمی کپڑے کو بھگو لیں۔ پھر سکھا کر اس کی بتّی بنا کر دہوم پان کریں۔ اور اُوپر سے گرم گرم لوہے کے گولے ڈالکر گرم کیا ہُوا دودھ پی لیں۔

کھشیج کاس کا علاج کھشے کی کھانسی اگر اپنے پُورے زور پر پہنچ گئی ہو۔ اور مریض دُبلا ہو۔ تو اُس کا علاج چھوڑ دینا چاہیئے۔

اگر مرض تازہ ہو۔ نیز مریض بھی طاقتور ہو۔ تو یہ کہہ کر علاج پر ہاتھ ڈالیں۔ کہ آرام آ گیا۔ تو اچھا۔ ورنہ اس کی قسمت۔ اور ایسے مریض کو پہلے ہی طاقت بڑھانے والی اور حرارت ہاضمہ کو ترقّی دینے والی ادویات دینی چاہئیں۔ اور مریض میں اگر بہت سی خرابیاں واقع ہوں تو ہلکا مرغن مسہل دینا چاہیئے۔

کھشیج کاس کے لئے ویرچن (مسہل)۔ املتاس کا گودا۔ تربُد اور داکھ کا رس ملا کر گھی پکا لیں۔ اور اِس گھی کو پئیں۔

یا تربُد اور وِداری کند کے کاڑھے میں گھی پکا کر دیں۔ یہ لاغر جسم والوں کے لئے بہت اچھے مسہل ہیں۔ اس مرض میں جسم کی طاقت کی حفاظت سب سے ضروری فرض ہے۔

پت اور کف کے کھین ہونے پر نیز دھاتوؤں کے کھین ہونے کی

صُورت میں کاکڑا سنگی۔ کھرہٹی اور ناگ بلا کو پیس کر ان سے چوگنا دودھ اور چوتھائی گھی ڈال کر پکا لیں۔

یا پیشاب کی رنگت کی تبدیلی اور دُکھ مُوترے میں وِداری کند یا کدمب یا تاڑ کی کونپلوں کے ساتھ پکایا ہُوا گھی یا دُودھ دیں۔

عُضو تناسل۔ گدا شرونی اور وکھشن میں درد ہونے پر شہد ملے ہوئے گھرت منڈ کی انُوواسن وستی دیں۔ یا تیل اور گھی دونوں کو ملا کر انُوواسن وستی دیں۔

جانگل۔ درتک آدی بلیشیہ اور گوشت خور پرسہ جانوروں کا گوشت بہ ترتیب دینا چاہیئے۔ اِن جانوروں کا گوشت گرم اور نہائت مفید ہونے کی وجہ سے کف کو سروتوں میں سے نکال دیتا ہے۔ جب سب سوراخ صاف ہو جاتے ہیں۔ تو اُن میں اچھی طرح سے بہتا ہُوا خُون جسم کو خُوب طاقت دیتا ہے۔

وش مُول آدی گھرت | چب۔ ترھپلا۔ بھاڑنگی۔ وش مُول۔ چیتا گلتھی۔ پپلا مُول۔ پاٹھا۔ بیر اور جَو کے کاڑھے میں سُونٹھ۔ جوانسہ بیل۔ کچور۔ پوہکر مُول اور کاکڑا سینگی کا ہموزن کلک ڈال کر گھی پکائیں۔ گھی کے پک جانے پر دونوکھشار اور پانچوں نمک ڈال دیں اور حسب ترکیب مقدار کے مطابق استعمال کریں۔ تو کھشیج کھانسی روگ دُور ہو جاتا ہے۔

گڑوچیادی گھرت | گلو۔ بیل۔ مروڑپھلی۔ ہلدی۔ گج پیپل۔ بچ۔ کیٹری۔ کسوندی۔ پاٹھا۔ چیتا اور سُونٹھ کا سب ادویات سے چوگنے

پانی میں کاڑھا بنائیں جب ایک چوتھائی باقی رہ جائے۔ تو اس میں گھی پکاکر استعمال میں لائیں۔ اس گھی کے استعمال سے باؤ گولہ۔ دمہ اور کھشیبج کھانسی دُور ہو جاتی ہے۔

کاس مرد آدی گھرت کسوندی۔ ہرڑ۔ موتھا۔ پاٹھا۔ کائپھل۔ سونٹھ۔ پیپل۔ گٹکی اور کھنبھاری سب ایک ایک اکھش لیکر اُن کا کاڑھا بنالیں پھر اُس میں دُودھ اور داکھ کا رس ایک آڑھک ڈالکر ایک پرستھ گھی میں پکاکر استعمال کریں۔ تو سُوکھا۔ بخار۔ تلی اور ہر قسم کی کھانسی بالکل دُور ہو جاتی ہے۔

دھاتری پھل آدی گھرت دُودھ میں آملے پکاکر اُن کی گٹھلیاں نکال ڈالیں۔ پھر اُن کا گُودا بناکر گھی میں پکالیں۔

یا گھی سے دُگنا انار کا رس اور ترگٹا ڈال کر پکائیں۔

نیز کھانا کھانے کے بعد جَوکھار کے ساتھ پکائے ہوئے گھی کا پینا مفید ہوتا ہے

یا پیپل۔ گڑ۔ بکری کا دُودھ اور گھی لے کر پکا کر دیں۔

یہ گھی کھشیبج کاس کے مریض کی حرارتِ ہاضمہ کو بڑھانے کے لیئے نہائت مفید ہوتے ہیں۔ اِن کے استعمال سے دوشوں کی رکاوٹ۔ گلے اور راتوں کے سروت صاف ہو جاتے ہیں۔

ہریتکی اولیہہ ہرڑ بیس عدد لیکر دو آڑھک جَو کے کاڑھے میں پکائیں گل جانے پر گٹھلیاں نکال کر پیس ڈالیں۔ اُن میں چھ پل پُرانا گُڑ ڈالکر نیز ایک کرش منسل۔ نصف کرش سونٹھ اور نصف کرش پیپل پیسکر ڈالدیں اس اولیہہ کے استعمال سے دمہ اور کھانسی دُور ہو جاتی ہے۔

دیگر اولیہہ سیہہ کے کانٹوں کی بھسم کو گھی۔ شہد اور کھانڈ ملا کر چاٹیں یا مور کے پنکھے کی راکھ کو گھی اور شہد کے ساتھ چاٹنے سے دمہ اور کھانسی دُور ہو جاتی ہے۔

یا ارنڈ کے پتّوں کا کھشار ترکٹا ملا کر گڑ اور تیل کے ساتھ چاٹیں۔

یا اِسی ترکیب سے تُلسی کے پتّوں کا کھشار چاٹیں۔

داکھ۔ پدماکھ۔ بینگن اور پیپل کے چُورن کو گھی اور شہد کے ساتھ چاٹیں یا اس میں ترکٹا کا چُورن۔ پُرانا گڑ اور گھی ملا کر چاٹیں۔

چیتا۔ ترپھلا۔ زیرہ۔ کاکڑا سینگی۔ ترکٹا اور داکھ کو گھی۔ شہد اور گڑ کے ساتھ چاٹیں۔

پدماکھ آدی اولیہہ پدماکھ۔ ترپھلا۔ ترکٹا۔ واوڑنگ۔ دیودارو۔ کھریٹی اور راسنا اِن سب کو باریک پیس لیں۔ اور اُن میں چینی شہد اور گھی ملا کر چاٹیں۔ تو ہر قسم کی کھانسی دُور ہو جاتی ہے۔

جیونتیادی اولیہہ جیونتی۔ ملٹھی۔ پاٹھا۔ بنسا وچن۔ ترپھلا۔ کچُور موتھا۔ الائچی خورد۔ پدماکھ۔ داکھ۔ دونوں کٹیری۔ دھنیا۔ شاروا۔ پوہکر مُول کاکڑا سینگی۔ رسونت۔ سانٹھ۔ لوہ چُورن۔ ترائمان۔ اجوائن۔ بھارنگی بھُوآملہ۔ ردّھی۔ واوڑنگ۔ جوانسہ۔ جوکھار۔ چیتا۔ چب۔ امل بیت ترکٹا اور دیودارو کو ہموزن لے کر چُورن بنا لیں۔ اِس چُورن میں سے ہر روز دو تولہ بھر چُورن لے کر گھی اور شہد ملا کر چاٹا کریں۔ تو ہر قسم کی کھانسی دُور ہو جاتی ہے۔

دیگر۔ مرچ سیاہ کا سفوف گھی۔ شہد اور کھانڈ کے ساتھ ملا کر استعمال

کرنا نہائت مفید ہوتا ہے۔
بہر کے پتوں کو گھی میں بھونکر اور سیندھا نمک ملا کر کھائیں۔ تو سوز
بھنگ اور کھانسی دُور ہو جاتی ہے۔
بل کے پتوں کو گھوٹ کر گھی میں بھونکر چینی ملا کر حلوہ بنالیں۔ تو اس
کے استعمال سے قے۔ پیاس۔ کھانسی اور اتیسار روگ دُور ہو جاتے ہیں
یا سفید سرسوں۔ گنڈیر۔ واوڑنگ۔ ترکٹا۔ چیتا اور ہرڑ ہر ایک دو دو
تولہ لے کر کاڑھا بنالیں۔ اور اس کاڑھے سے یواگو پکالیں۔ پھر اس
مین نمک اور گھی ڈالکر نوش کریں۔ تو اسکے استعمال سے کھانسی۔ ہچکی۔ در
زکام۔ بحس۔ کھشئی۔ سوج اور دردِ کان دُور ہو جاتا ہے۔
یُوش وغیرہ دیگر مرکبات۔ کیڑی کے کاڑھے کے ساتھ مُونگ کا یُوش
تیار کریں۔ اِس میں کافور اور آملہ کی کھٹائی ڈالکر استعمال میں لائیں۔ تو
سب قسم کی کھانسی دُور ہو جاتی ہے۔
کھشیج کھانسی میں وات کو دُور کرنے والی ادویات کے کاڑھے میں پکایا ہُو
دودھ۔ یُوش اور وِشکر۔ پرتدو بلیشیہ جانوروں کا مانس رس بھی بہت
مفید ہوتا ہے۔
کھشیج کھانسی میں جو جو دہوم پان انوپانوں سمیت لکھے گئے ہیں۔
وُہ سب بھی حالت کے مطابق کھشیج کھانسی کے دفعیئے کے کام میں
لائے جاسکتے ہیں۔ کھشیج کھانسی والوں کے لیئے ہاضمہ افزا نیز بھی بسروتوں
کی صفائی کرنے والی اور طاقت افزا ادویات "وئیت یاس کرم" سے
استعمال کرانی چاہئیں۔

یہ مُہلک کھانسی سنّپات سے بھی ہو جاتی ہے۔ اِس لیئے اِس بیماری کے دفیعے کے لئے سنّپات کو دُور کرنے والی ادویات کا بھی استعمال کرایا جاسکتا ہے۔ دوشوں کے زور کے مطابق امراض کی طاقت کی کمی بیشی کو دُور کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

ادھیائے کا خلاصہ اِس ادھیائے میں کھانسی کے مختلف معالجات جیسے بھوجیہ۔ پان۔ گھرت۔ اولیہہ۔ پاچن۔ دوُدھ۔ سر پر گرٹ اور دُھوم پان وغیرہ کا بیان کیا گیا ہے۔ نیز کھانسی کی اقسام۔ اسباب۔ علامات قابلِ علاج اور لاعلاج کی علامات اور علاج بیان کیا گیا ہے ٭

تیئسواں ادھیائے

ومن چکتسا

(قے کا علاج)

اگنی ویش نے پوچھا۔ مہاراج! روگ ادھکار (تفصیلِ امراض) بیان فرماتے ہوئے آپ نے ومن روگوں کا بھی ذکر فرمایا تھا۔ اب عوام کے بھلے کیلئے کرپا کر کے اُن کے معالجات۔ اسباب اور علامات کا حال بتائیں اقسام۔ مہرشی پُنرِوسُو اگنی ویش کے اِس سوال سے بہت خوش ہوئے۔ اور فرمانے لگے۔ کہ ومن (قے) پانچ قسم کی ہوتی ہے۔ واتج۔ پتج۔ کپھج۔ سنّپاتج اور دشیوں کے بگڑے ہوئے دوش سے دِوِشٹارتھ یوگج۔ علاماتِ قبل المرض۔ دِل کی بیقراری۔ کف پر سیک اور کھانے کی خواہش

نہ ہونا قَے کے یہ تین پُورب رُوپ ہوتے ہیں۔
والتج ومن کے اسباب ۔ورزش ۔تیز ادویات ۔رنج ۔غصّہ ۔بیماری اور فاقہ کشی سے نہائت لاغر شُدہ اشخاص کے مہاسروتوں میں وایُو بگڑ کر دوشوں کو متحرّک کر کے اُوپر کو پھینکتی ہے ۔نیز ہردے وغیرہ مرم ستھانوں کو دُکھ دیکر قَے لے آتی ہے ۔
یہ قَے یعنی والتج ومن معدے کے اُوریک سے بھی ہوتی ہے ۔
والتج ومن کی علامات ۔ہردے اور پسلی میں درد ۔مُنہہ کا سُوکھنا ۔ناف کے اُوپر درد ہونا ۔کھانسی ۔تغیّر آواز ۔سُوئی چبھنے کا سا درد ۔ڈکار بلند آواز سے لینا ۔جھاگدار ۔پھٹی ہوئی ۔تکلیف دِہ ۔پتلی ۔کسیلی ۔نہائت دِقّت سے تھوڑی اور نہائت زور والی قَے ہونا ۔یہ قَے نہائت تکلیف دِہ ہوتی ہے ۔
پتج ومن کے اسباب ۔بدہضمی میں کڑوی ۔کھٹّی ۔جلن کرنے والی اور گرم اغذیات کے کثرتِ استعمال سے معدے میں پت نہائت زور سے حرکت پاکر اور رس واہی سوراخوں کے ذریعے پھیل کر اور مرم ستھانوں کو ایذا دیکے اُوپر کو اُٹھ کر قَے لے آتا ہے ۔
پتج ومن کی علامات ۔غشی ۔پیاس ۔مُنہہ سُوکھا ۔گلے تالو اور اکھشی میں تپش ہونا ۔آنکھوں میں اندھیرا آجانا ۔چکّر آنا ۔نیز نہائت گرم تیز دُھوئیں اور جلن والا پت خارج ہونا پتج ومن کی علامات ہیں ۔
کفج ومن کے اسباب ۔چکنی ۔ثقیل ۔کچّی اور جلن افزا اغذیات کے کھانے سے یا بہت سونے سے کف بہت بڑھ کر دل ۔سر ۔مرم ستھان

اور رس واہی سروتوں کا احاطہ کرکے قے لے آتا ہے۔
کفج ومن کی علامات۔ اونگھ۔ منہ میں میٹھاس ہونا۔ کف کا بہنا۔ سیری نیند آنا۔ کھانے کی خواہش نہ ہونا۔ گرانی اور تکلیف ہونا۔ قے میں چکناہٹ گاڑھا پن۔ شیرینی۔ کف کی آمیزش اور صفائی۔ قے کرتے وقت رونگٹوں کا کھڑے ہو جانا اور درد کم ہونا یہ کفج ومن کی علامات ہیں۔
سنپاتج قے کے اسباب۔ تمام رسوں کے برابر ستعمال کرنے (مفید و مضر غذا کا ملا کر کھانا)۔ آم دوش اور رتو وپریئے (موسموں کے بے وقت آنے) سے تینوں دوش ایک ساتھ بگڑ کر سنپاتج قے کو پیدا کر دیتے ہیں۔
سنپاتج قے کی علامات۔ شول۔ بے ہضمی۔ کھانے سے بے رغبتی جلن۔ پیاس۔ دمہ۔ موہ۔ نہائت تیزی سے قے ہونا۔ قے کا نمکین۔ کھٹا نیلا۔ گاڑھا۔ گرم اور خون آمیز ہونا سنپاتج قے کی علامات ہیں۔
مہلک قے کی علامات۔ جب وائیو پرلیش واہی۔ سویدواہی۔ موتر واہی اور جل واہی سروتوں کو روک کر اوپر کو جاتی ہے۔ اور اٹھے ہوئے دوش والے مریض کے دوش کو شکم میں سے متحرک کر دیتی ہے۔ تو قے کی بو اور رنگت پاخانے اور پیشاب کی بو اور رنگت کی سی ہو جاتی ہے۔ نیز اس میں پیاس۔ دمہ۔ ہچکی اور درد کی کثرت ہوتی ہے۔ اور مریض ایسی قے بڑے زور سے نکالتا ہے۔ حتیٰ کہ اس زور سے دکھ اٹھا کر وہ مرجاتا ہے۔
ووشٹارتھ سنیوگج قے کی علامات۔ خراب۔ متضاد۔ ناپاک۔

سڑے ہوئے۔ امیدھیہ۔ بھیانک بُودار اور مَن کو بگاڑنے والی اغذیات کے کھانے یا دیکھنے سے مَن کے پریشان ہو جانے کی وجہ سے جو قے ہوتی ہے۔ اُسے دِوِشٹارتھ سنیوگج قَے کہتے ہیں۔

لاعلاج قے کی علامات۔ لاغر مریض کی قَے کا زور بہت بڑھ جانے پر اگر وہ عوارض سے مِلا اور خُون یا پیپ آمیختہ ہو۔ اور اُس میں مور کے پَر کے چاند سے دکھائی دیتے ہوں۔ تو اُسے اسادھیہ (لاعلاج) سمجھنا چاہیئے۔ عوارض سے خالی ایسی قَے سادھیہ (قابلِ علاج) ہوتی ہے اور اُس کا ہی علاج بھی کرنا چاہیئے۔

قے کا علاج سب قسم کی قَے معدے کے لگاڑ کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ اِس لیئے قَے میں پہلے فاقہ کرانا چاہیئے۔ پھر کف پت کو دُور کرنے والا جلاب دیں۔ لیکن واتج وَمن میں ایسا نہیں کیا جاتا۔

کف پت کو دُور کرنے والا مُسہل۔ ہرڑ کا سفوف شہد کے ساتھ مِلا کر چاٹیں۔ یا دیگر ادویات کو جو دِلپسند اور مُسہل ہوں۔ شراب یا دُودھ کے ساتھ کھائیں۔ ایسا کرنے سے اُوپر کو اُٹھے ہوئے دوش نیچے کی طرف لوٹ جاتے ہیں۔

یا دَنّی پھل وغیرہ کے ذریعے قَے کرا دیں۔

دُبلے اشخاص کو سنشودھن نہ دینا چاہیئے۔ اُن میں سنشمن کریا ہی کرنی کافی ہے۔ دُبلے اشخاص کو دِل پسند ہلکے مانس رس۔ خُشک بھوجن اور کئی قسم کی پینے کے قابل اشیا دینی چاہیئں۔

اچھی طرح پکائے ہوئے تیتر، مور اور لوا کے مانس رس بڑھی ہوئی وات

قے کو روک دیتے ہیں۔ ایسے ہی بیر۔ کُلتھی۔ اُرد۔ بلوٗ آدی پنچ مُول کا کاڑھا اور جَو کا یُوش بھی واتج وَمن کو دُور کر دیتا ہے۔

واتج وَمن کا علاج۔ اگر واتج وَمن میں مریض کا دِل پھڑ پھڑائے۔ نیز کھانسی ہوتی ہو۔ تو اُسے سینِدھا نمک ملا کر گھی پلانا چاہیئے۔

یا گھی کو دہی کے ساتھ پکا کر اُس میں سُونٹھ اور لیپا ہُوا دھنیا ملا کر پلائیں

یا انار کے رس میں گھی کو پکا لیں۔ اور استعمال کرائیں۔

یا مندرجہ بالا گھرت میں ترِکٹا اور تینوں نمک ڈالکر مقدار کے موافق پیئیں۔ اور دہی یا انار کی کھٹائی ڈالے ہوئے مالس رس و یُوش کے ساتھ مرغن اور دِل پسند کھانا کھائیں۔

پتج قے کا علاج۔ پتج قے میں انولومن کے لیئے داکھ رس۔ وِداری رس یا اِیکھ رس کے ساتھ ترِبُد دیں۔ اور اگر بہت بڑھا ہُوا پت کف آشے میں رُکا ہُوا ہو۔ تو خوش ذائقہ ادویات کے ذریعے قے کرائیں۔ اِس طرح شُدّھ ہوکر کھیلوں کے منتھ میں شہد اور کھانڈ ڈالکر پلائیں۔ یا شہد اور شرکرا ڈال کر پیپا پلائیں۔ یا مُونگ کے یُوش کے ساتھ یا جنگلی جانوروں کے مالس رس کے ساتھ شالی چاولوں کا بھات کھلائیں۔ یا کلماش۔ کھیل۔ جَو کے سَتّو۔ گرجن چُورن۔ کھجور کا گُودا۔ ناریل اور داکھ یا بیر میں شہد۔ پیپل اور مصری ملا کر استعمال میں لانا چاہیئے۔

یا رسونت۔ کھیل۔ نیل کنول اور بیر کے چُورن کو شہد اور ہرڑ کے ساتھ چاٹیں۔

یا بیر کی گٹھلی کا گودا۔ سونٹھ۔ مکھی کا پاخانہ۔ کھیل۔ مصری اور پیپل کے بیج لے کر شہد کے ساتھ چاٹیں۔

یا داکھ کے کاڑھے کو ٹھنڈا کر کے پیئیں۔

یا مٹی کے ڈھیلے کو خوب گرم کر کے آب میں بجھالیں۔ اور اُس پانی کو ٹھنڈا کر کے پی لیں۔

یا جامن اور آم کے پتوں کا کاڑھا ٹھنڈا کر کے شہد ملا کر پلائیں۔

یا مونگ اور پیپل کو رات کے وقت پانی میں بھگو دیں۔ اور علی الصبح پانی چھان کر پی جائیں۔

یا چینے۔ خس اور دھنیا رات کے وقت پانی میں بھگو دیں۔ اور علی الصبح اُس پانی کو چھان کر پی جائیں۔

یا گوندھ کی جڑ اور کٹھ کو بھگو کر علی الصبح اُس پانی کو پی لیں۔

یا گنے کا رس اور دودھ پیئیں۔

یا خس۔ کھانڈ۔ گیرو اور نیتربالا کو بھگو کر چاول کے پانی کے ساتھ پیئیں۔

یا آملے کے رس میں سفید چندن گھس کر پیئیں۔

یا دافع تشنگی اور دافع قے ادویات میں شہد ملا کر چٹائیں۔

یا رکت چندن۔ چب۔ جٹا مانسی۔ داکھ۔ پرینگو۔ نیتربالا اور گیرو کے کلک کو ٹھنڈے پانی کے ساتھ پیئیں۔

یا گیرو اور شالی چاول کو ملا کر ٹھنڈے پانی کے ساتھ پیئیں۔

یا مروڑ پھلی کو چاول کے پانی کے ساتھ نوش کریں۔

کفج قے میں کف آشے اور آم آشے کی صفائی	کفج قے کا علاج

کے لئے پیپل سرسوں۔ نیم کا کاڑھا۔ مین پھل اور سیندھا نمک ملا کر قے کرا دیں۔
یا پرانے شالی دھانیہ اور جو کو پٹول۔ گلو اور چیتے کے یوش کے ساتھ دیں۔
یا ترکٹا ڈالکر میٹھے کے ساتھ یا نیم کے کاڑھے کے ساتھ سدھ کئے ہوئے میٹھے
کے ساتھ یا کھٹے پھلوں اور چرپری چیزوں کے ساتھ سدھ کئے ہوئے
یوش کے ساتھ کھلائیں۔
جنگلی جانوروں کا مانس رس یا جنگلی جانوروں کے گوشت کا کباب۔
پرانا شہد۔ سیدھو۔ ارشٹ۔ راگ کھانڈو اور داکھ۔ کیتھ یا بجورے کے رس
کے ساتھ سدھ کئے ہوئے پانک استعمال میں لائیں۔
مونگ۔ گیہوں۔ جو اور مٹر کو گھی میں تل کر سونٹھ اور شہد ملا کر استعمال کریں۔
یا ترپھلا اور وائڑنگ کا سفوف شہد کے ساتھ چاٹیں۔
یا وائڑنگ اور کبوتی موتھا کو شہد کے ساتھ چاٹیں۔
یا موتھا اور کاکڑا سینگی یا جوالسہ کا چورن شہد ملا کر کھائیں۔
یا جامن کی مینگی اور بیر کی مینگی کا چورن بنا کر شہد کے ساتھ استعمال کریں
تو کفج قے دور ہو جاتی ہے۔
بجورے یا کیتھ کے رس کے ساتھ منسل کا چورن استعمال میں لانے سے
یا پیپل اور کالی مرچ کا چورن شہد میں ملا کر استعمال کرنے سے بڑھے ہوئے
زور والی قے دور ہو جاتی ہے۔
سنپاتج قے کا علاج۔ الگ الگ دوشوں سے ہونے والی الگ
الگ قے کے جو جو معالجات بیان کئے گئے ہیں۔ دوش۔ موسم۔ جسم۔ حرارت
ہاضمہ اور طاقت کا معائنہ کر کے نہائت احتیاط سے سنپاتک قے کے دور

کرنے کے لئے وہ سب تدابیر عمل میں لانی چاہئیں۔

جو قے من میں کسی قسم کی گھرنا پیدا ہونے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اُس میں دل پسند باتیں۔ تسلّی دہ اقوال۔ دل خوشکن کہانیاں۔ خوبصورت عورتوں کی صحبت اور شرنگار وغیرہ مفید تدابیر ہیں۔

کئی طرح کی دل پسند خوشبودار اشیا۔ کھلے ہوئے پھولوں کی خوشبو۔ سفید پھول۔ تازہ کھٹے پھلوں کی خوشبو۔ ساگ۔ بھوجن کے پدارتھ۔ پانک۔ اچھی طرح سے پکائے ہوئے کھانڈو۔ مربّے۔ اولیہہ۔ کئی قسم کے یوش۔ رس۔ کانبلک یوش۔ کھڑ یوش۔ مالن۔ دھان۔ کئی قسم کی خوشبوئیں۔ کئی قسم کی کھانے کی چیزیں۔ خوش رنگ اور خوش ذائقہ پھلوں اور جڑوں کا استعمال بھی قے کو دور کر دیتا ہے۔

جو جو گندھ۔ رس۔ سپرش۔ شبد اور روپ مریض کے دل پسند ہوں۔ اگرچہ وہ ناموافق بھی ہوں۔ تاہم مرض کے دفیعئے کے لئے اُنکا استعمال کرائیں۔ کیونکہ من کی نفرت سے پیدا شدہ امراض دلپسند اشیا کے استعمال سے بسہولت دور ہو سکتے ہیں۔

جو علاج قے کے دور کرنے کے لئے بتائے گئے ہیں۔ وہی قے سے پیدا ہونیوالے عوارض کیلئے بھی کام میں لائے جاتے ہیں۔ نیز وریچن کے اتی یوگ (جلاب کی کثرت) کے بیان میں لکھے گئے ہیں۔ وہی ومن کے اتی یوگ (قے کی کثرت) میں بھی مفید ہوتی ہے۔

قے کی وجہ سے دھاتوؤں کے گھٹ جانے پر وایو ضرور ہی بڑھ جاتی ہے۔ اسلئے پرانے ومن روگ میں وات ناشک ستمبھن اور ورنگھن کریا کریں۔

اس روگ میں سرپر گڑ۔ کھشیروِدہی۔ کلیان گھرت۔ ترپوشن گھرت۔ جیونیہ گھرت۔ ورشیہ پریوگ۔ مانس رس اور اولیہہ ان سے بہت پرانی تے کی بیماری بھی دور ہو جاتی ہے۔

ادھیائے کا خلاصہ اس ادھیائے میں مہرشی پُنر وسو نے وِمن روگوں کی تعداد۔ اسباب۔ علامات۔ عوارض۔ لاعلاج اور قابلِ علاج علامات اور معالجات کا بیان کیا ہے۔

چوبیسواں ادھیائے

ترشا چکتسا

(تشنگی کا علاج)

اسباب بے قراری۔ خوف۔ تکان۔ افسوس۔ غصہ۔ فاقہ کشی شراب نوشی کھاری۔ کھٹی۔ نمکین۔ کڑوی۔ گرم خشک اور سوکھی غذا کھانا۔ دھاتوؤں کا زائل ہو جانا۔ بیماری کی وجہ سے لاغر ہو جانا۔ قے کی کثرت اور دھوپ کا سینکنا پت اور وات دونو کو بڑھا دیتا ہے۔ پھر یہ دونو نہایت طاقتور دوش بڑھ کر سرد مزاج والی دھاتوؤں کو خشک کرتے ہوئے رس داہی ناڑیوں زبان کی جڑھ۔ گلے۔ تالو۔ اور پیاساستھان کو سکھا کر انسان کے جسم میں تشنگی پیدا کر دیتے ہیں۔ پانی پیتے پیتے گلا خشک ہوتا چلا جاتا ہے۔ اور کسی طرح سے پیاس نہیں مٹتی۔ جو اشخاص سخت بیماری کی وجہ سے لاغر ہو گئے ہوں۔ انہیں مختلف عوارض والی تشنگی آگھیرتی ہے۔

علامات قبل المرض مُنہہ کا سُوکھنا۔ پیاس لگنا اور ہمیشہ پانی کی خواہش رہنا یہ تشنگی کے پُورب رُوپ ہوتے ہیں۔

سب قسم کی تکھشن والی پیاسوں کا لاگھوہی علاج ہے۔

علامات مُنہہ کا سُوکھنا۔ آواز کا ٹوٹ جانا۔ چکر آنا۔ تپش بھی معلوم ہونا بکواس۔ تالُو۔ ہونٹوں۔ گلے اور زبان کا کرخت ہو جانا۔ چِت کی پریشانی زبان کا باہر نکلنا۔ کھانے کی خواہش نہ ہونا۔ بہرہ پن۔ مرم ستھانوں میں تپش ہونا اور بدن کا ڈھیلا پن مرض تشنگی کی علامات ہیں۔

تشنگی پانچ قسم کی ہوتی ہے۔ ذیل میں الگ الگ ہر ایک کی علامات کا بیان کیا جاتا ہے۔

واتج ترشا کے اسباب۔ وایُو بگڑ کر جب جسم کے جل دھاتو کو خشک کر دیتی ہے۔ تو اُس کے سُوکھ جانے سے دُبلے اشخاص کے اجسام خشک ہو جاتے ہیں۔ اور اُنہیں پیاس لگ آتی ہے۔

واتج ترشا کی علامات۔ نیند نہ آنا۔ سر گھومنا۔ مُنہہ کا سُوکھنا اور بے ذائقہ پن اور کانوں میں سائیں سائیں کی آواز آنا واتج ترشا کی علامات ہیں۔

پتج ترشا کے اسباب۔ پہلے کہہ چکے ہیں۔ کہ پت کا سوبھاؤ گرم ہوتا ہے اور جب یہ بگڑ جاتا ہے۔ تو جل دھاتو کو تپا دیتا ہے۔ جس سے اِنسانوں کے اجسام میں جلن کے غلبے والی پیاس پیدا ہو جاتی ہے۔

پتج ترشا کی علامات۔ مُنہہ کی کڑواہٹ۔ سر کا جلنا۔ ٹھنڈی اشیا کی رغبت ہونا۔ غشی۔ آنکھوں۔ پیشاب اور پاخانے میں زردی آجانا پتج ترشا کی علامات ہیں۔

کفج ترشا- جو پیاس آم (کھانے کے کچّے رس) کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے- وہ آگنیہ (گرم) ہوتی ہے- کیونکہ وہ آم آشرت پت (کچّے رس کے پت) سے پیدا ہوتی ہے-

کھانے کی خواہش نہ ہونا- اپھارہ اور کف پرسیک اس کی علامات ہیں- رس سے جسم پیدا ہوتا ہے- اور رس پانی سے بنتا ہے- اسلئے رس دھاتو کے زائل ہو جانے پر پیاس لگ آتی ہے- اس پیاس میں آواز مدھم پڑ جاتی ہے- دینتا چھا جاتی ہے- ہردا- حلق اور تالو خشک ہو جاتے ہیں-

بخار- پرمیہہ- کھشئی- شوش اور دمہ وغیرہ عوارض والے مریضوں کو جو پیاس لگتی ہے- وہ "سوپدرو" ہوتی ہے- اسے "دوشوشنی" بھی کہتے ہیں- یہ مشکل العلاج ہوتی ہے-

سب قسم کی "اتینت پرسکت ترشا"- امراض سے لاغر ہونیوالوں کی پیاس مریضانِ قے کی پیاس اور سخت عوارض والے اشخاص کی پیاس مُہلک ہوتی ہے اگنی اور وایو کے بغیر پیاس نہیں لگتی- کیونکہ یہی دونو جل دھاتو کو سکھانے والی چیزیں ہیں- اس طرح جل دھاتو کے بکثرت زائل ہو جانے سے پیاس پیدا ہوتی ہے-

پیاس کے دیگر بواعث ہضم ہوتے ہوئے ثقیل انلج- دودھ اور گھی وغیرہ پدارتھوں کے وداہ کے وقت پیاس پیدا ہوتی ہے- اس کا باعث بھی رُکے ہوئے راستے والی اگنی اور وایو ہی ہیں-

تیز- گرم اور خشک اثرات کی وجہ سے شراب پت اور وایو کو بگاڑ دیتا ہے یہی پت اور وایو شراہنوش کے جل دھاتو کو سکھا دیتے ہیں جس طرح

گرم ریت میں پانی ڈالنے سے خشک ہو جاتا ہے۔ ویسے ہی شراب پانی کو خشک کر دیتی ہے۔ شراب سے تپے ہوئے اشخاص کا ٹھنڈا پانی پینا خشک ہو کر مرم سقاؤں کو خشک کر دیتا ہے۔ یکایک ٹھنڈے پانی کے ساتھ نہانے سے پت رُک کر شکم میں جا کر پیاس کو پیدا کر دیتی ہے۔ اسلئے گرمی کے مارے ہوئے آدمی کو یکایک ٹھنڈے پانی سے نہ نہانا چاہیئے۔

ان مندرجہ صدر اسباب و بواعث میں وایُو کے کم ہونے سے پنج ترشنا کی علامات نمایاں ہوتی ہیں۔

علاج چونکہ جل دھاتو کے زوال سے ہی پیاس انسان کو سُکھا کر جلد ہلاک کر دیتی ہے۔ اس لئے ترشا روگ میں انترکھش جل (آسمانی پانی مینہ کا) شہد ملا کر یا ویسے ہی خواص والا کوئی دُوسرا پانی پینا چاہیئے۔

زمین پر گرا ہوا پانی بھی جس میں کچھ کسیلا پن۔ ہلکا پن۔ ٹھنڈک۔ خوشبو۔ لطافت اور صفائی ہوتی ہے۔ انترکھش جل ہی کا سا ہوتا ہے۔

پانی کو جوش دیکر یا شرآدی پنج مُول کا کاڑھا بنا کر مصری ڈال کے پینا بھی پیاس کو رفع کر دیتا ہے۔

چاولوں کی کھیلوں کے سُتّو مصری یا شہد ملا کر اور منقہ میں انترکھش پانی ڈال کر گھول کر دیں۔

یا جَو کا باٹ ٹھنڈا کر کے شہد اور چینی ملا کر دیں۔ یا شالی چاول یا کودھوں کی پیپا دیں۔

یا جوش دئے ہوئے دودھ میں شہد اور کھانڈ ڈالکر اسکے ساتھ کھانا کھلائیں یا پاراوت وغیرہ پرندوں کے مانس رس کو گھی میں بگھار کر بے نمک اور

کھٹائی ڈالنے کے استعمال میں لائیں۔
یا ترن پنچ مُول۔ مُنج اور پیال کے کاڑھے کے ساتھ جنگلی جانوروں کا مالش رس اچھی طرح پکا کر استعمال میں لائیں۔
یا انہی ترن پنچ مُول وغیرہ میں دُودھ کو جوش دے کر شہد اور کھانڈ ڈال کر استعمال میں لائیں۔
سو مرتبہ دُھلے ہوئے گھی سے جسم پر مالش کر کے اور ٹھنڈے پانی سے نہا کر دُودھ پئیں۔ یا مُونگ، مسور اور چنے کے یُوش کو گھی میں بگھار کر پلائیں۔
یا مُدھر (شیریں)۔ زندگی افزا۔ ٹھنڈی اور چربی ادویات سے پکایا ہُوا دُودھ شہد اور کھانڈ ملا کر پینے۔ مالش کرنے اور سینکنے کے لئے بڑا مفید ہوتا ہے۔
کھانڈ ملا کر عورت یا اونٹنی کا دُودھ یا گنے کا رس نسوار کے کام میں لانا چاہیئے۔
دُودھ۔ گنے کا رس۔ گُڑ کا شربت۔ مصری کا شربت۔ شہد۔ سید ھُو یا دہو یک ورکھشامل اور بجورے کے رس کے غرغرے تالُو کے سُوکھنے کی شکائت کو دُور کر دیتے ہیں۔
جامن۔ آنولا۔ بیر۔ جل ونتیس اور بیل پھل کے نُگدے میں گھی ملا کر ہرے مُنہ اور سر پر لیپ کرنے سے غشی۔ چکّر آنا اور پیاس دُور ہو جاتی ہے۔
انار۔ کُبیر۔ لودھ۔ وِداری اور بجورے کے نُگدے کا سر پر لیپ کرنا یا کافور اور آملے کو گھی اور کانجی میں ملا کر لیپ کرنا پیاس کو دُور کر دیتا ہے۔
شیوال کیچڑ اور کنول کا لیپ یا گھی اور کھٹائی ملا کر ستوؤں کا لیپ کرنا پیاس کو دُور کر دیتا ہے۔
یا دہی کے توڑ۔ کانجی۔ گیلے کپڑے اور جواہرات کے ہار کو چھونے سے

بھی پیاس دُور ہو جاتی ہے۔

ٹھنڈے پانی سے بھیگی ہوئی یا چندن لگی ہوئی نوجوان حسینوں کی چھاتیوں اور ہاتھوں کا چھونا پیاس کو دُور کر دیتا ہے۔

ریشمی گیلے کپڑوں کے پہننے والی دِلکش نازنین عورتوں کے گلے لگانے سے بھی پیاس دُور ہو جاتی ہے۔

ہمالیہ کی سرد گُفا۔ بن۔ ندی۔ سروور۔ کنول۔ ہوا۔ چاند کی ٹھنڈی کرنوں۔ جاڑے اور دِلکشا ٹھنڈے پانیوں کی یاد سے بھی پیاس دُور ہو جاتی ہے۔

وات کو دُور کرنے والی۔ نرم۔ ہلکی اور ٹھنڈی اغذیہ واتج ترشا کو دُور کرنیوالی چیزیں ہیں کھشت کاس کو دُور کرنے والے گھی کو پی کر اُوپر سے دُودھ پی لینے سے واتج ترشا دُور ہو جاتی ہے۔

وات پت کی پیاس میں جیونیہ ادویات سے پکایا ہوا گھی اور دُودھ مفید چیزیں ہیں پت کی پیاس میں داکھ۔ چندن۔ کھجور اور خس کے ٹھنڈے کاڑھے میں شہد ملا کر پینا چاہیئے۔

سُرخ شالی چاول۔ کھجور۔ فالسہ۔ نیل کنول اور داکھ کو پیسکر پانی میں چھان لیں۔ اور مٹی کے ایک ڈھیلے کو آگ میں خُوب گرم کر کے اُس میں بجھا دیا پھر ٹھنڈا ہونے پر شہد ملا کر پئیں۔

سُرخ شالی چاول ایک پرستھ۔ لودھ۔ ملٹھی۔ رسونت اور نیل کنول کو پیسکر مٹی کے برتن میں چھان لیں۔ اور اُس میں گرم مٹی کا ڈھیلا بجھا کر ٹھنڈا کر کے شہد ملا کر پی لیں۔

بڑ۔ بجورا۔ بیت کے پتے۔ کشا۔ کانس کی جڑھ اور ملٹھی ڈالکر پکائے ہوئے

پانی میں کالی مٹی یا کالی ریت یا نئے کھپڑے کو آگ میں خوب سرخ کرکے بجھاویں۔ اسی پانی کے پینے سے بھی پیاس بجھ جاتی ہے۔

یا گلو کو گھوٹ چھان کر کھانڈ ملا کر پی جائیں۔

یا دودھ والی ٹھنڈی اور میٹھی چیزوں کے کاڑھے میں گرم مٹی کا ڈھیلا بجھا کر اس میں چینی اور شہد ڈال کر پینے سے بھی پتج پیاس دور ہو جاتی ہے۔

ترکٹا۔ بچ۔ بھلاوہ اور تکتک ادویات کا کاڑھا پیاس کو بجھا دیتا ہے۔

جو علاج کف کی قے کے دفعیئے کیلئے بیان کیا گیا ہے۔ وہ بھی مفید ہے۔

اگر پیاس کے ساتھ اکڑاہٹ۔ کھانے کی عدم خواہش۔ بے ہضمی۔ سستی اور قے بھی ہو۔ تو وہ پیاس کف انوگت ہوتی ہے۔ اس میں دہی رسشہ ترپن نمک اور گرم پانی کے ذریعے قے کرانی چاہیئے۔ اس میں قے کرانے کے لیئے انار اور راڑے کا کاڑھا دیں۔ یا اور کوئی قے آور کاڑھا یا قے آور ادویہ استعمال کرائیں۔ یا ہلدی کے کاڑھے میں شہد اور کھانڈ ملا کر استعمال میں لائیں۔

کھشیج کھانسی کے مطابق ہی کھشیج پیاس بھی مشکل العلاج ہوتی ہے۔ دونو کا علاج بھی یکساں ہی ہوتا ہے۔ اسلئے کھین رگی۔ کھشت روگی اور شوش روگی کے لیئے جو جو ادویات مفید ہیں۔ ان سے ان کا علاج کرنا چاہیئے۔

شراب سے پیدا ہونے والی پیاس کے مریض کو شراب میں نصف پانی کھٹائی نمک اور قدرے خوشبودار اشیا ملا کر پلائیں۔ نیز ٹھنڈے پانی سے نہلا کر نصف پانی ملا کے شراب دیں۔

یا گڑ کا شربت پلائیں۔

کھانے کے وقت پر نہ ملنے یا سنیہہ کے پینے سے جو پیاس پیدا ہوتی ہے
اُس میں پتلا یواگو پلائیں۔
ثقیل اغذیات کے کھانے سے اگر پیاس پیدا ہوئی ہو۔ اُسے قے کے ذریعہ
سے نکال دیں۔ اگر مریض طاقتور ہو۔ تو پانی ملا کر شراب یا گرم پانی پلا کے
قے کرا دیں۔ قے کے بعد دو ایک پیپل چبا کر مُنہہ میں وشدتا (صفائی) پیدا
کریں۔ پھر شکرا ملا کر منتھ پئیں۔
تالوشوش میں پیاس والا مریض اگر طاقتور ہو۔ تو درشیہ گھی پلا کر اُوپر سے
چاولوں کا بھات کھلا دیں۔ اور اگر مریض کمزور ہو۔ تو دُودھ اور گھی
میں تلے ہوئے مالس رس دیں۔
نہایت خشکی والے اور دُبلے اشخاص کی پیاس دُودھ سے جلد دُور ہو جاتی ہے
یا بکرے کا مالس رس یا دیگر دلپسند ٹھنڈے میٹھے مالس رس استعمال کرنے
سے بھی پیاس دُور ہو جاتی ہے۔
مُرغن غذا کے استعمال سے جو پیاس پیدا ہوتی ہے۔ وہ گُڑ کا شربت
پینے سے دُور ہو جاتی ہے۔
غشی کے مریض کی پیاس رکت پت کو دُور کرنیوالی ادویات کے استعمال
کرنے سے دُور ہو جاتی ہے۔
ٹھنڈا اور گرم پانی۔ قے گرمی جلن۔ غشی۔ اندھیرا۔ کلانتی۔ مداتیہ۔
رکت پت اور وِش روگوں میں سوبھاؤ شیتل پانی مفید ہوتا ہے۔
اور سنّپات میں جوش دیکر ٹھنڈا کیا ہُوا پانی مفید ہے۔
ہچکی۔ دمہ۔ نئے بخار، زکام۔ گھرت پانچ روگ دگھی سے پیدا ہونیوالے امراض

دردپسلی - امراضِ حلق - کف وات روگ - کف کے گاڑھاپن اور سنشودھن (اندرونی صفائی) کے بعد فوراً ہی گرم پانی پینا مفید ہوتا ہے۔

بھُس - اُدرروگ - زکام - پرمیہہ - باؤگولہ - ضُعفِ ہاضمہ - اتی سار اور تلّی میں پانی پینا اچھا نہیں ہوتا - اگر پانی پیئے بغیر کام نہ چل سکے - تو بہت ہی قلیل مقدار میں پانی پینا چاہیئے۔

مرض کا ستایا ہُوا پیاسا شخص اگر پانی پینا چاہے - اور اُسے نہ ملے - تو وُہ بہت جلد مرجاتا ہے - یا اُسے کوئی اور بڑا مرض گھیر لیتا ہے - اِس لئے اُسے دھنئے کا پانی شہد اور کھانڈ ڈال کر پلانا چاہیئے - یا مرض کے مطابق اگر اور کوئی موافق چیز ہو - تو وُہ دیں - پیاس کے دُور ہوجانے پر اُس سے پیدا شُدہ دیگر عوارض بھی بسہولت دُور ہوجاتے ہیں - اِس لئے سب امراض سے پہلے پیاس کا علاج کرنا چاہیئے۔

ادھیائے کا خلاصہ اِس ادھیائے میں پانچوں قسم کی پیاس کے اسباب - علامات بیان کی گئی ہیں - اور بتایا گیا ہے - کہ اگنی اور وایو ہی سب قسم کی کھانسی کے بواعث ہیں - اور یہی پیاس کے ساتھ دیگر عوارض کو بھی پیدا کردیتے ہیں - نیز اِس میں پیاس کی الگ الگ اشکال - قابلیتِ علاج - ناقابلیتِ علاج اور دُور کرنے کی مُختلف تدابیر کا بیان کیا گیا ہے ؛

پچیسواں ادھیائے

وش چکتسا

(زہر کا علاج)

وش کی پیدائش - مہرشی پُنروسو بولے۔ کہ اے اگنی ویش! اب میں تمہیں وش کی پیدائش۔ خواص۔ یونی۔ ویگ۔ علامات اور معالجات بتاتا ہوں۔ غور سے سُنو۔ جب دیوتاؤں اور راکھشسوں نے مل کر سمندر کو بلویا۔ تو امرت کی پیدائش سے پہلے ایک ایسا شخص نکلا۔ جس کی شکل نہائت مہیب تھی اُس کے چہرے سے جلال ٹپک رہا تھا۔ چار داڑھیاں تھیں۔ بال سبز تھے۔ اور اُس کی آنکھیں آتشیں تھیں۔ اُسے دیکھ کر سارا عالم متفکر ہوگیا اسی فکر (وشادا) کی وجہ سے اُسے وش کہتے ہیں۔

وش کی یونی وغیرہ کا بیان - برہما نے اِس زہر کو ستھاور (معدنی) اور جنگم (حیوانی) دو اقسام میں منقسم کر دیا۔ اسی سبب سے یہ آگ کا سا تیز اثر رکھنے والا اور پانی سے پیدا ہونے والا زہر دو طرح کا ہوتا ہے زہر کے آٹھ ویگ۔ دس خواص اور چوبیس قسم کے علاج ہوتے ہیں۔

وش کی یونی پانی ہے۔ اسی سبب سے یہ برسات کے موسم میں مرطوب ہو کر گڑ کی مانند پتلا پڑ جاتا ہے۔ اور زمین پر بہنے لگتا ہے۔ نیز برسات کے انجام میں جبکہ اگست ستارے کا طلوع ہوتا ہے۔ تو وش ضائع ہو جاتا ہے۔ اسی سبب سے وش کا اثر برسات کے ابعد

بہت کم ہو جاتا ہے۔

جنگم وِش کی یونی سانپ۔ کیڑا۔ چوہا۔ مکڑی۔ بچھو۔ چھپکلی۔ جونک مچھلی۔ مینڈک۔ چیونٹی۔ کرکنیٹا۔ کُتا۔ شیر۔ ویاگھر۔ سرکٹا۔ ترکھشو اور نیولا وغیرہ دلشٹری جانور ہیں۔ یعنی اِن کے دانت ہوتے ہیں۔ اِن کے دانت لگنے سے جو زہر پیدا ہوتا ہے۔ اُسے جنگم وِش کہتے ہیں۔

ستھاور وِش۔ مُستک۔ پوشکر۔ کردیخ۔ ولس نابھ۔ ولاہک۔ کرکٹ۔ کال کوٹنیڈر۔ کرویرک۔ گانو۔ اِندرایدھ۔ تیل میڈھ یک۔ کُش پُشپک۔ روہش۔ پُنڈریکاکھش۔ لانگلوی۔ انجنابھک۔ سنکوچ۔ مرکٹ۔ شرنگی وِش۔ ہلاہل وغیرہ اور بھی کئی مُول ج (جڑوں سے پیدا ہونے والے) اور دھاتج (معدنی) زہر ستھاور وِش کہلاتے ہیں۔

گرؔ وِش (مصنوعی زہر)۔ زہر کی آمیزش سے پیدا شدہ سنیوگی زہر ہوتا ہے۔ اُسے "گرؔ وِش" کہتے ہیں۔ یہ امراض کو پیدا کرتا ہے۔ یہ بہت دیر کے بعد ہضم ہوتا ہے۔ اس لیئے یہ زندگی کو بہت جلد ہلاک نہیں کرسکتا۔

جنگم وِش کے نتائج۔ نیند۔ اونگھ۔ کلانتی۔ جلن۔ پاک۔ رونگٹوں کا کھڑے ہونا۔ سوج اور اسہال جنگم وِش کے نتائج (کام) ہوتے ہیں۔

ستھاور وِش کے نتائج۔ بخار۔ ہچکی۔ دنت ہرش۔ گلو گرفتگی۔ جھاگ قے۔ کھانے کی خواہش نہ رہنا۔ دمہ اور غشی یہ ستھاور وِش کے نتائج ہوتے ہیں۔

دونو قسم کے زہروں میں باہمی تضاد۔ جنگم وِش ادھوگامی (مائل باسفل رفتار والا) اور ستھاور اُوردھوگامی (مائل با اعلےٰ رفتار والا) ہوتا ہے۔ اس لیئے جنگم وِش ستھاور وِش کا اور ستھاور جنگم کا اثر

زائل کر دیتا ہے۔

وِش کے آٹھوں ویگوں کے نتائج - وِش کے پہلے ویگ میں رس دھاتو کے بگڑ جانے پر پیاس موہ۔ دنت ہرش۔ رالیں بہنا۔ قے اور کلانتی پیدا ہو جاتی ہے۔

دُوسرے ویگ میں خُون کے بگڑ جانے پر وِورنتا (بے رنگی)۔ چکّر آنا۔ لرزہ غشی۔ جمائیاں۔ اعضا کا چٹکیں مارنا اور تمک شواس آگھیرتے ہیں۔

تیسرے ویگ میں ماس کے بگڑ جانے پر جسم میں چکتّے پڑ جاتے ہیں کھجلی ہوتی ہے۔ سوج پڑ جاتی ہے۔ اور پِتّی ہوتی ہے۔

چوتھے ویگ میں وات وغیرہ دوشوں کے بگڑنے سے قے۔ جلن۔ دردِ اعضا اور غشی رُونما ہوتی ہے۔

پانچویں ویگ میں نیلا یا اندھیرا دکھائی دینے لگتا ہے۔

چھٹے ویگ میں ہچکیاں آتی ہیں۔

ساتویں ویگ میں سکندھ بھنگ ہو جاتا ہے۔

آٹھویں ویگ میں موت آجاتی ہے۔

علےٰ ہذا القیاس چوپاؤں کے وِش کے چار ویگ ہوتے ہیں۔ اور پرندوں کے تین ہی ویگ ہوتے ہیں۔

چوپاؤں (حیوانات) کے وِش کے ویگ - چوپائے وِش کے پہلے ویگ میں ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔

دُوسرے میں چکّر کھاتے ہیں۔ اور کانپنے لگتے ہیں۔

تیسرے میں اُنہیں سوج پڑ جاتی ہے۔ اور کم خور ہو جاتے ہیں۔

اور چوتھے ویگ میں شواس ہو کر جان جانِ آفرین کے سپرد کر دیتے ہیں۔

پرندوں کے وِش ویگ ۔ وِش کے پہلے ویگ میں پرندوں کا دھیان پریشان ہو جاتا ہے۔

دوسرے میں چکّر کھا کر ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔

اور تیسرے ویگ میں اُنہیں موت آجاتی ہے۔

وِش کے دس خواص ۔ لگھوتا (ہلکاپن)۔ رُوکھشا (خشکی)۔ آشوکاریتا (تیز رفتاری)۔ وِشدتا (صفائی)۔ وِیوائتا (پھیل جانا) تیکھشنتا (تیزی) وِکاسِتوٗ (سرائت کر جانا)۔ سوکھشمتا (لطافت)۔ اُشنتا (گرمی) اور اَنِرلشیہ رُستوٗ (ذائقے کا غیر نمایاں ہونا) وِش کے دس گُن کہلاتے ہیں۔

ان دسوں خواص کے کام ۔ زہر رُوکھش (خشک) ہونے کی وجہ سے وائُو کو۔ اُشن (گرم) ہونے کی وجہ سے پت کو اور سُوکشم (لطیف) ہونے کی وجہ سے خون کو بگاڑ دیتا ہے۔ اَویہ اِکت رس (ذائقے کے غیر نمایاں) ہونے کی وجہ سے کف کو بگاڑتا ہے۔ اور بہت جلد غذا کے پیچھے چلا جاتا ہے۔ آشُوکاری اور ویوائی ہونے کی وجہ سے بہت جلد سارے جسم میں پھیل جاتا ہے۔ اور تیکھشن ہونے کی وجہ سے مرم ستھانوں اور پرانوں کو ہلاک کر دیتا ہے۔

وِکاسی (ساری) ہونے کے سبب مشکل العلاج اور ہلکا وِشدتا (صاف) ہونے کی وجہ سے اِس کی رفتار اَنزوائی[۵] ہوتی ہے۔

وِش کا تِردوش الو گامی ہونا ۔ وِش کے ستھان اور پرکرتی میں پہنچکر

[۵] غیر مرئی۔ غیر نمایاں

وِش ایک دوش کو اُدیرن کردیتا ہے۔ یعنی جونسا دوش غالب ہوتا ہے۔
اُس کے ستھان اور پرکرتی میں پہنچکر اُسی دوش کو بڑھا دیتا ہے۔
جیسے واتج پرکرتی والے اشخاص کے وات ستھان میں جاکر وِش واتج ترشنا
مُورچھا۔ ارُوچی موہ۔ گلوگرفتگی۔ قے اور جھاگ وغیرہ پیدا کر دیتا ہے۔
اور اُس وقت کف وپت کی علامات کم پائی جاتی ہیں۔
پت پرکرتی والے اشخاص کے پت آشئے میں جاکر وِش پتج ترشنا۔ کھانسی
بخار۔ قے۔ کلانتی۔ جلن۔ اندھکار اور اسہال وغیرہ پیدا کر دیتا ہے۔ اور
اُس وقت کف و وات کی علامات کم پائی جاتی ہیں۔
اسی طرح وِش کے کف ستھان میں جانے سے کفج دمہ۔ گلوگرفتگی کنڈو
رالوں کا بہنا اور قے وغیرہ پیدا کر دیتے ہیں۔ اور اُس وقت وات
اور پت کی علامات کم پائی جاتی ہیں۔
زہریلا وِش خواب کو خراب کر کے کُشٹھ اور پِتّی وغیرہ خونی عوارض کو پیدا
کر دیتا ہے۔ اِسی طرح زہر ایک ایک دوش کو خراب کر کے جان کو
ہلاک کر ڈالتا ہے۔

وِش سے مرنے کی وجہ۔ زہر کی تیزی سے خون ٹپک ٹپک کر رونگٹوں
کے مساموں میں بھر کے اُنہیں روک دیتا ہے۔ اور انسان کو ہلاک کر ڈالتا ہے
پیا ہُوا زہر مُردے کے سر دے میں ٹھہر جاتا ہے۔ اور زہریلے اوزار سے
کاٹے ہوئے یا زہر میں بجھے ہوئے تیر وغیرہ سے زخمی ہونیوالے اشخاص
کے زخمی مقام میں زہر رُک جاتا ہے۔

وِش سے مرے ہوئے کی علامات۔ ہونٹوں کا نیلا پن۔ دانتوں

کا ڈھیلا پن - بالوں کا گرنا - اعضا شکنی - اعضا کا اضطراب - ٹھنڈی چیزوں سے رونگٹے نہ کھڑے ہونا - لکڑی کی چوٹ مارنے سے جسم پر داغ نہ پڑنا اور زخم سے خون نہ نکلنا یہ سب زہر سے مرے ہوئے کی علامات ہیں۔

علاج مندرجہ بالا علامات سے خلاف علامات رکھنے والا علاج کے قابل ہوتا ہے۔ اب ہم ان کے معالجات کا بیان کرتے ہیں۔

منتر - ارشٹ (نظر آسکنے والے مقام کا باندھنا) - اُت کرتن (نظر آسکنے والے مقام کا کسی پینی چھری وغیرہ سے کاٹنا یا کھرچنا) - نش پیڑن (دبا کر مواد خارج کرنا) - چوشن (دانت سے کٹے ہوئے مقام کو چوس کر تھوک دینا) اگنی کرم (جلا دینا) - پری شیک (دواؤں کے پانی سے دھونا) - اوگاہن (نہلانا) - رکت موکشن (فصد کھلوانا) - ومن (قے) - ویرچن (جلاب) - اُپ دھان (سہارا دینا) - ہردے آورن (دل کا بچانا) - انجن (سُرمہ) - نسیہ (نسوار) - دھوم پان - اولیہہ (لعوق) - اوشدھ (ادویات) پرشمن (شانتی دینا) - پرتی سارن (دھوڑا) - پرتی وش (زہر کے خلاف دوائی دینا) سنگیا ستھاپن (ہوش و حواس کا قائم کرنا) - لیپ اور مرت سنجیون (مُردہ کو زندہ کرنا) وش کے علاج کی یہ چوبیس صورتیں ہیں۔ مندرجہ بالا صورتوں کو جہاں جہاں استعمال میں لایا جاتا ہے۔ اب اُن کا بیان کیا جاتا ہے۔

بندھن آدی ودھی اگر کسی شخص کو کسی جانور نے کاٹ کھایا ہو۔ اور اس کے کاٹنے کے مقام سے زہر نہ خارج ہوا ہو۔ نیز وہ کاٹنے کا مقام ہاتھ یا پاؤں وغیرہ ایسی جگہ میں ہو۔ جسے باندھا جا سکتا ہو۔ تو جہاں تک زہر پھیل چکا ہو۔ اُس کے اوپر اور نیچے دونو طرف "وینکا" نامی بندھن سے باندھ کر

چاروں طرف سے خوب کھینچیں۔ اس کے بعد کاٹنے کے مقام کو کسی تیز چھری سے خوب کھرچ ڈالیں۔ مگر مرم ستھان کی صورت میں ایسا نہ کرنا چاہیئے۔

اگر وہ کاٹنے کا مقام باندھنے یا کھرچنے کے قابل نہ ہو۔ تو منہ میں جو کا آٹا یا ڈھول بھر کے کاٹنے کے مقام کو چوس ڈالیں۔ پھر اسے چیر کر پچھنے لگا کر یا سوراخ کر کے یا جونکیں یا سینگیاں لگا کر خون کو نکال ڈالیں۔

زہر سے بگڑے ہوئے خون کا انجام۔ زہر سے خون کے بگڑ جانے پر سوبھاؤ بھی بگڑ جاتا ہے۔ اور پرکرتی (سوبھاؤ) کے بگڑ جانے پر جان بھی نکل جاتی ہے۔ اس لئے اگر مندرجہ بالا تدابیر سے خون نہ نکلا ہو۔ تو مندرجہ ذیل گھرشنوں کے عمل میں لانے سے خون نکل آتا ہے۔

گھرشن پریوگ۔ ترکٹا۔ گھر کا دھواں۔ ہلدی۔ پانچوں نمک اور بینگن کو پیس کر آہستہ آہستہ رگڑنے سے رکا ہوا خون بہنے لگتا ہے۔

اگر خون بکثرت بہنے لگ جائے۔ تو بڑ وغیرہ ٹھنڈے درختوں کی چھال کو پیس کر لیپ کر دیں۔

زہر کے پھیلانے میں خون کی فضیلت۔ خون ہی زہر کا آدھار ہے جیسے ہوا کے لگنے سے آگ بڑھتی ہے۔ ویسے ہی خون کے ملنے سے زہر بڑھتا ہے۔ ٹھنڈے لیپ سے خون کے جم جانے پر زہر پھیل نہیں سکتا۔ سبب یہ ہے۔ کہ خون دن رات سارے جسم میں گھومتا رہتا ہے۔ اور زہر بھی اس کے ساتھ پھیلتا چلا جاتا ہے۔ جب خون ہی بہنے سے بند ہو گیا۔ تو پھر زہر کیسے پھیل سکتا ہے۔

وش کے ویگ کی علامات۔ زہر کے زور سے مستی۔ غشی۔ وشاد (رنج)

اور دل میں لرزہ ہوتا ہے۔ ٹھنڈی تدابیر کے عمل میں لانے سے یہ عوارض دُور ہو جاتے ہیں۔ نیز پنکھے کی ہوا سے رونگٹے بھی کھڑے ہو جاتے ہیں جڑ کے کٹ جانے سے جسطرح درخت نہیں بڑھتا۔ ویسے ہی کاٹے کے مقام کے کاٹنے سے زہر نہیں بڑھنے پاتا۔

کاٹے کے مقام کے چُوس لینے سے زہر نکل جاتا ہے۔

پانی کے سامنے بند ھ باندھ دینے سے جس طرح پانی کا زور رُک جاتا ہے۔ ویسے ہی کاٹے کے مقام کے اُوپر نیچے بندھ باندھ دینے سے زہر کا زور رُک جاتا ہے۔

جب زہر جلد اور گوشت میں پہنچ گیا ہو۔ اُس وقت اگنی کرم سے کاٹے کے مقام کو جلانا چاہیئے۔ جب زہر خُون میں پہنچ جائے۔ اُس وقت خُون کو خارج کر دینے سے زہر کا زور ہلکا ہو جاتا ہے۔

وِش کے پہلے اور دُوسرے ویگ کا علاج۔ پیا ہُوا زہر قَے کرانے سے فوراً نکل جاتا ہے۔ دُوسرے ویگ میں پہنچ جانے پر مُسہل دینا چاہیئے۔ زرد زہر میں سب سے پہلے ہردے کی حفاظت کا فکر کرنا چاہیئے جب وِش ہردے کو گھیر لے۔ تو مجھّا۔ شہد۔ گھی۔ گیرو۔ ڈوبر کا رس اور ہنس یا کوّے کا مالنی رس پلا کر قَے کرائیں۔

یا بکرے کا خُون یا مٹّی یا راکھ میں سے جو جو چیز مِل سکے۔ بہت جلد پلا دیں۔

تیسرے اور اُس کے بعد کے وِش ویگوں کا علاج۔ تیسرے ویگ میں کھشار۔ اگد۔ سوج کو دُور کرنے والی ادویات اور شہد میں پانی ملا کر پلا کے قَے کرا دیں۔

چوتھے ویگ میں گوبر کے رس میں کیتھ - شہد اور گھی ملا کر پلائیں۔
پانچویں ویگ میں کرشن شموی اور سرس کا رس نکال کر آنکھ میں ٹپکائیں۔
اُسی کا سُرمہ لگائیں - اور اُسی کی لنوار دیں۔
چھٹے ویگ میں ہوشیار کرنے والی ادویات پلانی چاہئیں۔ جیسے گائے کے پتّے میں ملا کر ہلدی - مجیٹھ - مرچ سیاہ اور پیپل کا چورن پلائیں۔ تو اس سے ہوش آجاتی ہے۔
جب اور تدبیر سے کوئی نتیجہ نہ نکلے۔ تو کاٹے ہوئے مریضوں کو زہر پلا دیں اور جس نے زہر پیا ہو۔ اُسے سانپ سے کٹوائیں۔
جو مریض مُردے کی مانند ہو جائے۔ اُسے مور کا پتّہ ایک حصہ - ڈھاک کے بیج دو حصے ملا کر دیں - نیز وارتا کیہ گڑ کی راب - گھر کا دھُواں - گائے کا پتّہ اور نیم استعمال کرائیں۔
یا گائے کے پتّے میں تلسی بیج - ہر دو ہلدی - ملٹھی اور کُٹھ ملا کر گولی بنا کر دیں۔
یا سرس کا پھول - کالی شموی کا رس اور گائے کا پتّہ ملا کر دیں۔
یا جو شخص اُدبندھن - زہر اور پانی سے قریب المرگ ہو جائے۔ اُسے کالی شموی تلسی - اندرائن - سانٹھ - مکوئے اور سرس کے بیجوں کا استعمال دوائی کے طور پر اور اشربہ کے طور پر کرائیں۔
مرت سنجیونی وٹکا سپّر کا - کیوٹی موتھا - تھونیر - کاچھی[۵] - شلائیشپ گوروچن - تگر - گندھ ترن - کنکم - جٹا مانسی - تلسی کی منجری - الائچی - ہرتال - کُٹھ - موتھا - بڑی کیٹری - سرس کے پھول - شری ایشٹک۔

---

[۵] سوراشٹر دیش کی مٹّی

پدم چارنی - اندرائن کی جڑھ - دیودارو - پدم کیسر - لودھر - منسل - رینکا -
جاتی کے پھول کا رس - آک کے پھول کا رس - دونو ہلدی - ہینگ - پیپل
لاکھ - نیتر بالا - مدگ پرنی - چندن - ملٹھی - راڑا - سنبھالو - املتاس -
لودھر - اونگا - پرنیگو - راسنا - واوڑنگ یہ سب ادویات پُشیہ نکھشتر
میں ہموزن لے کر گولیاں بنائیں - ان گولیوں کو پینے - لیپ کرنے - پاس
رکھنے اور ہوم پان کرنے کے کام میں لانے سے سب قسم کے زہروں کا
اثر دُور ہو کر اقبال بڑھ جاتا ہے - اور بخار دُور ہو جاتا ہے -
اِس دوائی کو گھر میں رکھنے سے بھوت - زہریلے جانور - افلاس - کارمن
منتر - آگ - اشنی - دُشمن - بُرے خواب - استری دوش - بے وقت موت
خوفِ آب اور چور کا ڈر دُور ہو جاتا ہے - اِس کے استعمال سے دولت
اناج - کامیابی - طاقت اور عُمر بڑھتی ہے - اِس دوائی کو برہما نے امرت
کی پیدائش سے پہلے تجویز کیا تھا - یہ دوائی دھن ہے -
سانپ کے کاٹنے کے مقام کی دھمنی کو اُوپر نیچے سے باندھ کر منتروں کے ذریعے مارجن
اور آتم رکھشا کریں - زہر جس دوش کے مقام میں ہو - پہلے اُس کا علاج کریں
اگر زہر وات ستھان میں ہو - تو پسینہ دے کر دہی کے ساتھ تگر اور کُٹھ
کا کلک نوش کرائیں -
اگر وِش پت ستھان میں ہو - تو گھی - شہد - دُودھ اور پانی پینے اور
نہانے کے کام میں لائیں -
وِش کے کف ستھان میں جانے پر کھشار - اگد - سویدن اور فصد کھولیں
دُوشی وِش کے رکت ستھان میں پہنچنے پر پانچ طرح سے فصد کھولنا چاہیئے

اِس طرح پُورے طور پر غور کر کے دوائی دینی چاہیئے۔
پہلے وِش کے دوش ستھان کو مغلوب کریں۔ لیکن ستھان کے مخالف علاج ہرگز نہ کرنا چاہیئے۔
وِش کی وجہ سے کف کا راستہ خراب ہو جاتا ہے۔ اور سوراخ رُک جاتے ہیں۔ اِس لیئے وایُو کے رُک جانے کے سبب آدمی مُردے کی مانند ہو جاتا ہے۔ اگر اِس حالت میں اُس کی علامات لاعلاج نہ ہوں۔ تو ایسے مریض کے ماتھے پر کوّے کے پاؤں کی مانند نشان بنا کر تولہ بھر چرم کشائے کو پیس کر لیپ کر دینا چاہیئے۔ نیز ناک کے ذریعے کُٹھی۔ کُٹکی اور کاپھل کی لنسوار بھی دینا چاہیئے۔
وِش کے سبب سہامت ہو جانے کی صُورت میں پہلے کی طرح ماتھے پر کاک پد کا نشان بنا کر اُوپر بکرے۔ گائے۔ بھینس۔ بھیڑ اور مُرغ کا گوشت رکھ دیں۔
ناک۔ آنکھ۔ کان۔ زبان اور گلے کے رُکنے پر بینگن۔ بجورا اور مالکنگنی کے رس کی لنسوار دیں۔
آنکھوں کے بند ہو جانے کی صُورت میں ہر دو ہلدی۔ ترِکُٹا۔ کنیر۔ کنجا اور تُلسی کو بکرے کے پیشاب میں پیس کر آنکھوں میں لبطور سُرمہ ڈالیں۔
اگد گندھ ہستی سفید کوئیل بیج۔ واوڈنگ۔ ہینگ۔ گلو۔ گٹھ سینددھا نمک لہسن۔ سرسوں۔ کیتھ کا گُودا۔ شیونا ک۔ کنجا کے بیج۔ بڑی کیٹری۔ سرس کے پھُول۔ ہر دو ہلدی اور بنسلوچن سب کو ہموزن لے کر بکرے کے پیشاب میں پیس لیں۔ پھر گائے اور گھوڑے کے پتّے کی سات سات بھاونا دیکر سر پر لیپ کریں۔ تو فوراً وِش روگ دُور ہو جاتا ہے۔ اگر اِن کا سُرمہ

کے طور پر استعمال کیا جائے۔ تو سرب جُور۔ بھُوت گرہ۔ ہیضہ۔ بے ہضمی۔ غشی۔ ارتی۔ جنون۔ مرگی۔ کاچ۔ پٹل۔ نیلکا۔ امراضِ سر۔ کھشے۔ دُبلاپن۔ مداتیہ۔ بھُس اور موہ بھی دُور ہو جاتے ہیں۔

اس کے لیپ کرنے سے دِگدھ۔ کھشت۔ لیڑھ۔ درشٹی وِش اور بیت وِش بھی دُور ہو جاتے ہیں۔

بواسیر۔ گُدا روگ۔ یونی روگ۔ دُشٹ موڑھ گربھ اور زکام میں پیشانی پر لیپ کرنا چاہیئے۔ داد۔ کھُجلی۔ کِٹبھ۔ کوڑھ۔ برص اور وچرچکا میں اِن امراض کے اُوپر لیپ کرنا چاہیئے۔ یہ اگدھ گندھ ہستی مندرجہ بالا امراض کی اس طور سے بیخکنی کر دیتا ہے۔ جیسے ہاتھی درختوں کو اُکھاڑ ڈالتا ہے۔

مہاگندھ ہستی | تیج پات۔ اگر۔ موتھا۔ الائچی۔ پانچوں قسم کے گوند[۱]۔ چندن۔ اُشیرگ۔ دارچینی۔ جٹا مانسی۔ نیل کنول۔ نیتر بالا۔ ہرینیوکا۔ خس۔ بن تلسی۔ دیو دارو۔ ناگ کیسر۔ کُنکُم۔ گندھ ترن۔ کُٹھ۔ پرینگو۔ تگر۔ سرس کے پھل۔ پھُول۔ پتّے۔ جڑیں اور چھال۔ ترکُٹا۔ ہرتال۔ منسل۔ زیرہ سیاہ۔ سفید کویل۔ کٹبھی۔ دونو قسم کا کنجا۔ سرسوں۔ سمبھالو۔ ہلدی۔ تُلسی۔ رسونت۔ گیرو۔ مجیٹھ۔ نیم کی گوند۔ بانس کی چھال۔ اسگندھ۔ ہینگ۔ کیتھ۔ امل بیت۔ لاکھ۔ مہوا۔ ملٹھی۔ سوم راجی۔ نیج۔ دُوب اور گورو چن۔

یہ دوائی تریمبک نے وَیشروَن سے کہی تھی۔ اِس کے فوائد کا بیان نہیں ہو سکتا۔ اِسے مہاگندھ ہستی کہتے ہیں۔

اِن اُوپر لکھی ساٹھ ادویات کو جمع کر کے پُشیہ نکھشتر میں گائے کا پتّہ ڈالک

---

[۱] رال۔ گوگل۔ افیون۔ سِلہک اور لوبان

گولیاں بنالیں۔ اِن گولیوں کو کھانے۔ سُرمہ لگانے اور لیپ کرنے سے سب جگہ کامیابی ہوتی ہے مفید۔ تھوڑا اور ہتھیہ بھوجن کھانے والے اشخاص کے اِس دوائی کو ہمیشہ استعمال کرتے رہنے سے پِیل کُھجلی۔ تمر (تاریکیٔ چشم)۔ شب کوری۔ کاچ۔ ارُبد اور پٹل روگ دُور ہو جاتے ہیں نیز وشم جوڑ۔ بدہضمی۔ داد سفید۔ پاما۔ کوڑھ۔ کنٹھی۔ برص اور دیگر چکتے بھی رفع ہو جاتے ہیں۔

چوہے۔ مکڑی اور سب قسم کے سانپوں کے زہر۔ جڑوں سے اور کندوں سے پیدا ہونے والے زہر اسکے استعمال سے بے اثر ہو جاتے ہیں۔

اِس دوائی کا جسم پر لیپ کرکے آدمی سانپ کو پکڑ سکتا ہے۔ زہر کھا سکتا ہے۔ کالا تیبت[1] شخص اِس کے پاس رکھنے سے بے فکر رہ سکتا ہے۔

آناہ روگ۔ گُدروگ۔ مُوڑھ گربھ۔ یونی روگ۔ مُوردھا اور ارتی روگ میں اِسی دوائی کا پیشانی پر لیپ کرنا بڑا مفید ہے۔

جو مریض زہر کی وجہ سے بیہوش ہو گیا ہو۔ اُسکے کانوں کے پاس بھیری۔ مردنگ اور ڈھولک پر اِس دوائی کا لیپ کرکے بجائیں۔ نیز چھتر۔ دھوجا اور پتاکا پر اِسی دوائی کا لیپ کرکے وِش روگ کے بیمار کو دکھائیں۔

جہاں پر یہ دوائی موجود ہوتی ہے۔ وہاں پر بال گرہ۔ راکھشش۔ کارمن بیتال اور اتھرو نوکت منتر کچھ اثر نہیں ڈال سکتے۔ جملہ گرہ۔ آگ۔ ہتیار۔ راجہ اور چور بُرا ارادہ نہیں کر سکتے۔ جہاں یہ دوائی موجود ہوتی ہے وہاں پر دولت رہتی ہے۔

---

[1] جس کے جسم میں زہر داخل ہوئے دیر ہو گئی ہو۔

اِس دوائی کو پیتے وقت مندرجہ ذیل منتر کا پاٹھ کرتے رہنا چاہیئے۔
"نم ماتا جیا نام وِجیو نام سے پِتا۔ سوا ہم جیو جیا پُتر وِجیو اَتھ جیا پچے۔ نمہ پُرش سِنگھائے وِشنوسے وِشو کرمنے۔ سناتنائے کرشنائے بھوائے وِبھوائے۔ تیجو درِشاپئے سا کھشات تیجو برہمیندر یو ریہ۔ یتھا ہم نا بھی جانامی داسو دیہ پر اجیم۔ ماتیج یا ہی گرہم سمدرسیہ چہ شوشنم۔ انین ستیہ واکیہ این سِدھتا مگدھو ادھیم۔ ہل ہل سنسر شٹے رکھش سرؤ بھیشجے تمے سواہا"
یہ سِدّھ منتر ہے۔

وِش روگ دُور کرنے والے دیگر مرکّبات

۔ رِشبھک جیوک بھارنگی۔ ملٹھی۔ نیل کنول۔ دھنیا۔ کیہر۔ کالا زیرہ۔ چینی۔ گیرو اور بیر کی گٹھلی کی مینگی کو نوش کرنے سے دمہ اور بخار وغیرہ امراض دُور ہو جاتے ہیں۔
ہینگ۔ پیپل۔ کیتھ کا رس۔ سونچل نمک۔ شہد اور کھانڈ ملا کر نوش کرنے سے بخار۔ ہچکی۔ دمہ اور کھانسی دُور ہو جاتی ہے۔
بیر کی مینگی۔ رسونت۔ کھیل اور کنول میں گھی اور شہد ملا کر استعمال کرنے سے قے بند ہو جاتی ہے۔
ہر دو کیٹری اور ارہر کے پتے پیس کر بتّی بنا کر دھوم پان کرنے سے ہچکی بند ہو جاتی ہے۔
مور کے پر۔ بگلے کی ہڈی۔ سفید سرسوں اور سُرخ صندل کو کوٹ کر گھی ملا کر دھونی دینے سے گھر۔ بستر۔ آسن اور کپڑوں وغیرہ کا زہر زائل ہو جاتا ہے۔
تگر اور کُٹھ میں گھی ملا کر یا سانپ کے پھن اور سرس کے پھول کو یکجا کر

کے دھونی دیں۔ تو تمام وش روگ اور سوج دُور ہو جاتی ہے۔

اکھر۔ خس۔ تیج پات۔ گوگل۔ بھلاوہ۔ ارجن کا پھول۔ رال اور سفید کوپل کو کوٹ کر اِن کی دھونی دینے سے سانپ۔ چوہے۔ کیڑے اور کپڑوں کے کیڑے دُور ہو جاتے ہیں۔

کھشار اگر ۱۶ ماشہ پلاس کے کھشار کو پانی میں گھول کر چھان لیں۔ پھر اُس پانی میں مندرجہ ذیل اشیا ہموزن ملا لیں۔

گیرو۔ سیر دو ہلدی۔ سفید تلسی کی منجری۔ ملیٹھی۔ لاکھ۔ سیندھا نمک۔ جٹا ماسی۔ ہر سنگھار۔ ہینگ۔ دو قسم کا ساروا۔ کٹھ۔ ترکٹا اور ہینگ۔ اور سب کو ملا کر آگ پر چڑھا دیں۔ اور اُس وقت تک کڑچھی سے ہلاتے رہیں۔ جب تک کہ کڑچھی سے نہ لگیں۔ پھر اِس کی تولہ تولہ بھر کی گولیاں بنا کر سایہ میں خشک کر کے رکھ چھوڑیں۔ اِن گولیوں کے استعمال سے سانپ کا زہر نیز ہر قسم کے زہر۔ سوج۔ باؤگولہ۔ جلد کی خرابیاں۔ بواسیر بھگندر۔ تلی۔ سوکھا۔ مرگی۔ کرمی روگ۔ بھوت۔ آواز کی شکستگی۔ بھس ضعف ہاضمہ۔ کھانسی اور جنون بھی دُور ہو جاتے ہیں۔

زہر پینے والوں۔ زہریلے جانوروں کے کٹے ہوؤں۔ زہر میں بجھے ہوئے اوزاروں سے زخمی شدہ اور زہر سے جلنے والوں کے عام علاج اُوپر بیان کیئے گئے ہیں۔ اب الگ الگ سب کا بیان کیا جاتا ہے۔

دُشمن راجاؤں اور عورتوں کے ذریعے راجہ کے آہار بیوہار میں زہر ملایا جاتا ہے۔ اِس لئے نوکروں کا نہائت احتیاط سے امتحان کر لینا چاہیئے۔

زہر دینے والے نوکر کا امتحان۔ نہائت شکی مزاج۔ طبع بہت

بولنے والا جو دانستہ کم گو بن جائے۔ تحمل سے گر جانے والا اور ایسا شخص جس کی پرکرتی یک لخت بدل جائے۔ زہر دینے والا سمجھنا چاہیئے۔

آگ کے ذریعے کھانے کا امتحان کرنا۔ کسی نوکر میں مندرجہ بالا علامات دیکھ کر اُس کے لائے ہوئے یا پکائے ہوئے کھانے کو یکایک نہ کھالیں۔ بلکہ پہلے اُس کا آگ کے ذریعے سے امتحان کر لینا چاہیئے۔ یعنی اُس کھانے میں سے قلیل سا لیکر آگ میں ڈالیں۔ اگر اُس میں زہر ملا ہوا ہے۔ تو آگ کئی قسم کے رنگ بدلیگی۔ آگ کے شعلے میں مور کے پر کے سے کئی رنگ دکھائی دینے لگینگے۔ اور اُس میں سے تیز۔ ناقابلِ برداشت۔ خشک اور مُردے کی سی بُو والا دُھواں اُٹھنے لگیگا۔ اور آگ میں سے پھڑپھڑاہٹ کی آواز آئیگی۔ یا اُس کا شعلہ بلند نہ ہوسکیگا۔

برتن کے اندر کھانے کی شناخت۔ زہریلا کھانا برتن میں رکھے رہنے سے بدرنگ سا ہو جاتا ہے۔ اُس پر بیٹھنے والی مکھیاں مرجاتی ہیں۔ اُسے دیکھ کر کوؤں کی آواز بیٹھ جاتی ہے۔ اور چکور کی آنکھیں سُرخ ہو جاتی ہیں۔

زہریلے اشربات کی شناخت۔ اگر پانی یا کسی اور پینے کے قابل چیز میں زہر ملا ہوا ہو۔ تو اُس میں نیلی لکیریں سی پڑ جاتی ہیں۔ اُس کا رنگ بگڑ جاتا ہے۔ اُس میں کسی چیز کا عکس نہیں پڑتا۔ اگر پڑتا ہے۔ تو خراب سا دکھائی دیتا ہے۔ نیز اُس میں نمک ڈالنے پر جھاگ سی اُوپر کو اُٹھنے لگتی ہے۔

زہریلی اغذیات و اشربات کے استعمال کے نتائج۔ زہریلی

اغذیات واشربات کی بُو سے سردرد۔ دِل کی بیقراری اور غشی واقع ہوجاتی ہے
اُسے چھولینے سے ہاتھ ورم کر آتے ہیں۔ اُنگلیوں میں سُنسناہٹ
چھاجاتی ہے۔ اور جلن ونکھ بھید (ناخُنوں کے پھٹ جانے)
کی شکائت ہوجاتی ہے۔
اُس کے مُنہہ میں رکھ لینے سے مُنہہ۔ تالُو اور ہونٹوں میں چھچھاہٹ۔
زبان میں درد۔ اکڑاہٹ اور بدرنگی ہونے لگتی ہے۔ دنت ہرش۔
جبڑے کا جکڑ جانا۔ مُنہہ کی جلن۔ رالوں کا بہنا اور گلے کی خرابیاں
واقع ہوجاتی ہیں۔
اُس کے معدے میں پُہنچ جانے پر بدن کی رنگت بدل جاتی ہے پسینے
آنے لگتے ہیں۔ اعضا شکنی ہونے لگتی ہے۔ اُت کلید ہوتا ہے۔ بصارت
زائل ہوجاتی ہے۔ ہردے درد ہوتا ہے۔ اور جسم پر بُوندوں کی
مانند سینکڑوں پھُنسیاں نمایاں ہوجاتی ہیں۔
اُس کے پکو آشے (انتڑیوں) میں پُہنچ جانے پر غشی۔ مستی۔ غفلت اور
جلن ہوتی ہے۔ اور طاقت زائل ہوجاتی ہے۔
جب وہ شکم میں قیام کرلیتا ہے۔ تو اُونگھ۔ لاغری اور پانڈوروگ
نمایاں ہوجاتے ہیں۔
زہریلے دنت دھاون (داتنوں) کے بُرش کو دانتوں پر پھیرنے سے
مسوڑہوں اور ہونٹوں پر سوجن آجاتی ہے۔ وُہ بُرش وشیرن ہوجاتا ہے
یعنی اُس کے پھوسڑے گرنے لگتے ہیں۔
زہریلی چیزوں کے سر پر ملنے سے بال گرپڑتے ہیں۔ اور سر پر پھُنسیاں ہو

جاتی ہیں۔ سُرمے میں زہر ملا ہونے سے آنکھوں میں جلن۔ پانی بہنا۔ اُپ دیہہ شوتھ اور سُرخی چھا جاتی ہے۔

زہریلی غذا کے کھانے سے پہلے پیٹ میں جلن ہوتی ہے۔

زہریلی چیز کے چھونے سے پہلے جلد میں جلن ہوتی ہے۔

علےٰ ہذا القیاس زہر آمیز سنان۔ مالش۔ اُتسادن۔ کپڑوں اور زیوروں کے پہننے سے کھجلی۔ اُستی۔ رونگٹوں کا کھڑے ہونا۔ پِتی۔ پڑکا۔ چمچاہٹ اور سوج ہو جاتی ہے۔

زین۔ کھڑاؤں۔ ہاتھی گھوڑوں کی زین۔ بستر اور آسن کے زہر سے ہاتھ پاؤں میں جلن سُوئی چبھنے کا سا درد۔ کلانتی اور دیگر خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

زہریلے پھول بے بو۔ مکدر۔ دردِ سر پیدا کرنے والے اور رونگٹے کھڑے کر دینے والے ہوتے ہیں۔

زہریلے دھوئیں کے ناک میں داخل ہونے سے نتھنے رُک جاتے ہیں۔ اور آنکھوں میں درد ہونے لگتا ہے۔

کنوئیں یا تالاب کا پانی زہر آمیز ہونے سے بدبودار۔ سیاہی مائل اور بدرنگ سا ہو جاتا ہے۔ اس پانی کے پینے سے سوج۔ پتّی۔ پھنسیاں اور موت واقع ہو جاتی ہے۔

زہر کے معدے میں داخل ہوتے ہی پہلے قے کرائیں۔ جلد میں جا پہنچنے پر مالش اور پرِی شیک کرانا چاہیئے۔ وَید کو چاہیئے کہ اس صُورت میں مریض کے دوش اور طاقت کو دیکھ کر علاج کرے۔

مندرجہ بالا مُوبلیج وِشوں (جڑیوں کے زہروں) کا بیان ہے۔ اب

جنگم وِش کا بیان کرتے ہیں۔

سانپوں کی اقسام :- دروی کر منڈلی اور راجی مان تین طرح کے سانپ ہوتے ہیں۔ اِن میں سے دروی کر وات کو کوپت کرنیوالے۔ منڈلی پت کو بگاڑنے والے اور راجی مان کف کو کوپت کرنے والے ہوتے ہیں۔

سانپوں کی شناخت :- جس سانپ کا پھن برچھی کا سا ہوتا ہے۔ اُسے "دروی کر" کہتے ہیں۔

جس کا پھن گول ہوتا ہے۔ اُسے "منڈلی" کہتے ہیں۔

جسکے جسم پر طرح طرح کے داغ اور لکیریں ہوتی ہیں۔ وُہ "راجی مان" کہلاتا ہے

سانپوں کے زہر کے خواص :- دروی کر سانپ کا زہر خصوصیت سے خشک اور چرپرا ہوتا ہے۔

منڈلی کا زہر گرم اور کھٹّا ہوتا ہے۔

اور راجی مان کا زہر ٹھنڈا اور میٹھا ہوتا ہے۔

اِسی لئے یہ بہ ترتیب وات، پت اور کف کو کوپت کرنے والے ہیں۔

دروی کر کے کاٹے کی علامات :- دروی کر کے کاٹے کا مقام بہت چھوٹا اور سیاہ ہوتا ہے۔ اُس میں سے خون نہیں نکلتا۔ دیکھنے میں کچھوے کا سا نظر آتا ہے۔ اور اُس شخص میں وات کی خرابی کی علامات نمایاں ہوتی ہیں

منڈلی کے کاٹے کی علامات۔ منڈلی کے کاٹے کا مقام بڑا متورم زرد رنگ اور پیت رکت والا ہوتا ہے۔ اور اُس شخص میں سب طرح سے پت کی خرابی کی علامات دکھائی دیتی ہیں۔

راجی مان کے کاٹے کی علامات :- راجی مان کے کاٹے کا مقام لیسدا

سخت۔ متورّم۔ چکنا اور پانڈو ورن کا ہوتا ہے۔ اس کے زخم کا خون جم جاتا ہے۔ اور کف کی علامات خصوصیت سے دکھائی دیتی ہیں۔ نیز وات کی بھی تھوڑی تھوڑی علامات نظر آتی ہیں۔

سانپوں کی تذکیر و تانیث:۔ جس سانپ کا پھن گول اور دیکھنے میں بڑا ہو جسم بڑا اور نظر بلند ہو۔ اُسے مذکر سمجھنا چاہیئے۔

جسکی مُور دھا موٹی اور باقی سب اعضا یکساں ہوں۔ اسے مؤنث جاننا چاہیئے۔

جس میں مذکّر اور مؤنث دونو قسم کے سانپوں کی علامات پائی جائیں اُسے نپنسک سمجھنا چاہیئے۔

بعضوں نے مذکّر اور مؤنث سانپوں کی علامات مندرجہ بالا کے برعکس بیان کی ہیں یعنی جس میں اوّل الذکر علامات پائی جائیں۔ اُسے مؤنث اور جس میں ثانی الذکر علامات پائی جائیں۔ اُسے مذکّر سمجھنا چاہیئے۔

جسے سانپنی کاٹ جائے۔ اُسکا عضو مشتعل (ڈھیلا سا) ہو جاتا ہے۔ نظر نیچی پڑ جاتی ہے۔ آواز مدھم ہو جاتی ہے۔ اور جسم کانپنے لگتا ہے۔

جس شخص میں سانپ کے کاٹنے سے اس کے خلاف علامات پائی جائیں۔ سمجھنا چاہیئے۔ کہ اُسے مذکّر سانپ نے کاٹ کھایا ہے۔ جیسے جسم کا سخت ہو جانا۔ نظر کا بلند ہو جانا۔ آواز کا بلند ہو جانا اور جسم کا نہ کانپنا یہ مذکّر سانپ کے کاٹنے کی علامات ہیں۔

جس شخص میں دونو قسم کی علامات پائی جائیں۔ اُسے کلیہ و نشٹ (نپنسک سانپ کا کاٹا ہوا) سمجھنا چاہیئے۔

حاملہ اور زچّہ سانپنیوں کے کاٹنے کی علامات:۔ حاملہ سانپنی

کے کاٹ جانے سے منہ پر پانڈوتا (کدورت) - ہونٹوں پر سوج اور آنکھوں میں سیاہی چھا جاتی ہے - جمائیاں بکثرت آتی ہیں - اور آپ جھبکا کی شکائت ہو جاتی ہے - زرچہ سا نپنی کے کاٹ جانے سے پیشاب خون کا سا آنے لگتا ہے

گودھیرک کے کاٹے کی علامات :- گودھیرک بھی ایک قسم کا سانپ ہوتا ہے - جسے سنسکرت میں گودھا اور ہندی میں گوہ بولتے ہیں - اس کے چار پاؤں ہوتے ہیں - اس کا زہر کالے سانپ کا سا ہوتا ہے اور بھی کئی مختلف اقسام کے سانپ ہوتے ہیں -

خوفناک کاٹے ہوئے کی علامات :- کاٹے کا جو مقام گہرا ہو - اُدھوت (اُٹھا ہُوا) ہو - کھنچا ہُوا اور لمبا ہو - نیز پھیلتا چلا جائے - وہ نہائت خوفناک ہوتا ہے - اسکے خلاف علامات والا خوفناک نہیں ہوتا -

عمر کے مطابق کاٹے کی علامات :- نوجوان کالے سانپ کا زہر بڈھے منڈلی سانپ کا زہر اور درمیانی عمر کے راجی مان کا زہر آشی وش کی مانند ہوتے ہیں -

سانپ کے دانتوں کا بیان :- سانپ کے چار دانت ہوتے ہیں ان میں سے بائیں طرف کے نیچے والے سیاہ ہوتے ہیں - اور بائیں طرف کے اوپر والے زرد - دائیں طرف کے نیچے والے سرخ اور اوپر والے سیاہ ہوتے ہیں -

دانتوں میں زہر کی مقدار :- گائے کی دُم کے بال کے اگلے حصے سے پانی کی جتنی مقدار ٹپک سکتی ہے - اُتنا ہی زہر سانپ کے بائیں طرف کے نیچے کے دانت میں ہوتا ہے - اس سے دُگنا بائیں طرف کے اوپر

والے میں۔ تین گنا دائیں طرف کے نچلے میں اور چوگنا دائیں طرف کے اوپر والے میں ہوتا ہے۔

کاٹے کے مقام کا رنگ:۔ اُسی دانت کا سا کاٹے کے مقام کا رنگ ہوتا ہے۔ جس سے کہ سانپ کاٹتا ہے۔ اِن دانتوں کی کاٹ بہ ترتیب خوفناک ہوتی چلی جاتی ہے۔

کیڑوں کا بیان سانپوں کے فضلے اور پیشاب سے پیدا ہونیوالے کیڑے "کیچ" کہلاتے ہیں۔ یہ مختصر طور پر "دُوشی وِش" اور "پران ناشک" دو اقسام پر منقسم ہوتے ہیں۔

دُوشی وِش کیڑوں کے کاٹے کی علامات:۔ دُوشی وِش کیڑوں کے کاٹنے سے جسم سفید۔ سُرخ۔ سیاہ یا نیلگوں پڑ جاتا ہے۔ پڑکائیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ کھجلی۔ جلن۔ وسرپ۔ پاک اور سڑاند ہوتی ہے۔

پران ناشک کیڑوں کے کاٹے کی علامات:۔ اِن کیڑوں کے کاٹنے سے سانپ کے کاٹنے کی طرح سوج بڑھ جاتی ہے۔ اور خون میں سے بڑی تیز بُو آتی ہے۔

دُوشی وِش کے کاٹے کی علامات:۔ دُوشی وِش کیڑوں کے کاٹنے سے آنکھوں میں گرانی۔ غشی۔ بے چینی۔ شواس کی ترقی اور پیاس ہوتی ہے۔ اور کھانے کی خواہش نہیں رہتی۔

مکڑی کے کاٹے کی علامات:۔ مکڑی کے کاٹ کھانے سے کاٹے کے مقام پر سیاہ۔ بھورا جلنے کا ہمشکل جال سا گھرا ہوا معلوم ہوتا ہے جس کے ساتھ پاک۔ کلید۔ سوج اور بخار بھی پائے جاتے ہیں۔ سوج ہوتی ہے

سفید۔ سیاہ۔ سُرخ اور زرد پھنسیاں ہو جاتی ہیں۔ بخار۔ مُہلک دمہ۔ جلن۔ ہچکی اور سر گرفتگی بھی ہو جاتی ہے۔

چوہے کے کاٹے اور زھر کی علامات: زہریلے چُوہے کے کاٹنے سے کاٹے کے مقام کے چاروں طرف خُون میں پانڈو تا۔ چکتے۔ بخار۔ کھانے کی عدم خواہش۔ رونگٹوں کا کھڑے ہونا اور جلن ہوتی ہے۔

اگر چُوہے کے کاٹے ہوئے کو غش آئیں۔ کاٹے ہوئے عضو پر سوج پڑ جائے۔ رنگ بدل جائے۔ رطوبت چھا جائے۔ آواز نہ سُنائی دے۔ بخار ہو۔ سر میں گرانی ہو۔ رالیں بہنے لگیں۔ اور خُون کی قے آئے۔ تو اُسے لا علاج سمجھنا چاہیئے۔

گرگنٹا کے کاٹے کی علامات۔ گرگٹ کے کاٹنے سے کاٹے کے مقام پر سیاہی یا کئی قسم کے رنگ پائے جاتے ہیں۔ مریض کو بے خبری سی آگھیرتی ہے۔ اور اُس کا پاخانہ چھٹ جاتا ہے۔

بچھّو کے کاٹے کی علامات: جب بچھّو کاٹ جائے۔ تو پہلے آگ سے جل جانے کی سی جلن ہوتی ہے۔ جو چیرتی ہوئی اُوپر کو اُٹھتی ہے۔ اور پھر کاٹے کے مقام میں آکر ٹھہر جاتی ہے۔

اگر بچھّو کے کاٹ جانے سے آنکھیں۔ ناک اور زبان اُپ ہت ہو جائیں۔ کاٹے کے مقام کا گوشت گر پڑے۔ اور درد بُہت ہوتا ہو۔ تو اُسے لا علاج سمجھنا چاہیئے۔

کنّبھ کے کاٹے کی علامات: کنّبھ ایک قسم کا بھونرا ہوتا ہے۔ اُس کے کاٹ کھانے سے وِسرپ۔ سوج۔ درد۔ بخار اور قے ہوتی ہے۔

اور کاٹے کا مقام و شیرن ہو جاتا ہے۔

اُچٹنگ کے کاٹے کی علامات:۔ اُچٹنگ کے کاٹنے سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اکڑاہٹ چھا جاتی ہے۔ سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اور ٹھنڈے پانی میں ڈوبنے کی سی علامات نمایاں ہوتی ہیں۔

مینڈک کے کاٹے کی علامات:۔ مینڈک اپنی ایک داڑھ سے کاٹتا ہے۔ اسلئے کاٹے کے مقام پر سوج اور درد زیادہ ہوتا ہے۔ رنگ قدرے زرد پڑ جاتا ہے۔ پیاس لگتی ہے۔ قے اور نیند آتی ہے۔

مچھلی کے کاٹے کی علامات:۔ زہریلی مچھلی کے کاٹ جانے سے جلن۔ سوج اور درد بہت ہوتا ہے۔

جونک کے کاٹے کی علامات:۔ زہریلی جونک کے کاٹ جانے سے کھجلی۔ سوج۔ بخار اور غشی آگھیرتی ہے۔

چھپکلی کے کاٹے کی علامات:۔ چھپکلی کے کاٹ کھانے سے جلن اور سوئی چبھنے کا سا درد ہوتا ہے۔ پسینہ آتا ہے۔ اور سوج ہو جاتی ہے۔

مچھر کے کاٹے کی علامات:۔ مچھر کے کاٹنے سے کھجلی۔ سوج اور مرم ستھانوں میں درد ہوتا ہے۔

بعض مچھروں کا کاٹنا ایسا لاعلاج ہوتا ہے۔ جیسا کہ کیٹ کا کاٹنا۔

مکھی کے کاٹے کی علامات:۔ مکھی کے کاٹ کھانے سے فوراً پانی رسنے لگتا ہے۔ کاٹے کا مقام سیاہ پڑ جاتا ہے۔ اُس میں جلن ہوتی ہے غشی آگھیرتی ہے۔ بخار بھی ہو جاتا ہے۔ اور چھوٹی چھوٹی پھنسیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

مکّھی کی کئی قسمیں ہوتی ہیں۔ اِن میں سے سنفلک مکّھی کا کاٹا لاعلاج ہوتا ہے

شمشان بھد۔ بلمیک۔ یگیہ آشرم اور دیو مندر وغیرہ مقامات میں اماوسیہ یا پُورنماشی کے دن۔ دوپہر کے وقت۔ آدھی رات کے وقت۔ اشٹمی کے روز اور پاکھنڈی سنیاسی کے گھر میں کاٹا ہوُا لاعلاج ہوتا ہے۔

درشٹی وِش (آنکھ کا زہر) شواس وِش (سانس کا زہر)۔ مل وِش (پاخانے یا پیشاب کا زہر) اور سپرش وِش (چھونے کا زہر) بھی آشی وِش کی مانند لاعلاج ہوتے ہیں۔

مرم ستھانوں پر ڈنک لگ جانے سے انسان بہت جلد مر جاتا ہے۔

خوف زدہ سست۔ کمزور۔ گرم مزاج اور پیاسے آدمی کا زہر جلدی بڑھتا ہے۔ زہر اگرچہ مزاج اور مُوسم کے موافق بھی ہو۔ تو بھی اُس کا زور بڑھنے سے نہیں رہ سکتا۔ خلاف ازیں ہونے پر زہر کا زور بُہت کم ہو جاتا ہے۔

کمزور زہر والے سانپوں کی علامات:۔ پانی کا مارا ہوُا۔ سُوکھا ہوُا خوف زدہ۔ نیولے سے ہارا ہوُا۔ بوڑھا۔ بچّہ اور تازہ کینچلی اُتارنے والا سانپ کمزور زہر والا ہوتا ہے۔

غُصّے میں آیا ہوُا سانپ اپنے سارے جسم سے زہر کا اخراج کرتا ہے۔ لیکن آہار (کھانے) اور خوف کے وقت وُہ ایسا نہیں کر سکتا۔

دیگر زہریلے کیڑوں کی پرکرتی:۔ اُچٹنگ اور بچھّو کے زہر عموماً وات کے غلبے والے ہوتے ہیں۔ کیڑوں کا زہر وات پت کے غلبے والا اور

کنبھ کا زہر کف کے غلبے والا ہوتا ہے۔

جس جس دوش کی خاص علامات دکھائی پڑیں۔ اُسی دوش کے مخالف خواص والی ادویات کے ذریعے علاج کرنا چاہیئے۔

واتک وِش کی علامات:۔ واتک وِش میں ہردے میں درد ہوتا ہے۔ ڈکار آتے ہیں۔ جکڑاہٹ ہوتی ہے۔ سر بوجھل ہو جاتا ہے۔ پنڈلیاں اور پروں میں درد ہوتا ہے۔ انگڑائیاں آتی ہیں۔ چکّر آتے ہیں۔ اور جسم سیاہ پڑ جاتا ہے۔

پیتک وِش کی علامات:۔ پیتک وِش میں بیہوشی ہو جاتی ہے۔ سانس گرم آتا ہے۔ ہردے میں جلن ہوتی ہے مُنہہ کا ذائقہ کڑوا ہو جاتا ہے۔ مانس گل جاتا ہے۔ اور سُرخ و زرد سوج ہو جاتی ہے۔

شلیشمک وِش کی علامات:۔ قے۔ اروچی۔ جی متلانا۔ پرسیک اضطراب۔ گرانی اور مُنہہ کی مٹھاس یہ کفج وِش کی علامات ہیں۔

واتک وِش کا علاج:۔ کھانڈ کا لیپ۔ تیل کی مالش۔ ناڑی سویدھ پُلا کا آدی سُوید اور ورنگھن (مُنہی اندابیر) واتک وِش کے لیئے نہائت مفید ہوتی ہیں۔

پیتک وِش کا علاج:۔ ٹھنڈے پری شیک اور پردیہہ وغیرہ پیتک وِش کے لیئے اعلےٰ تدابیر ہیں۔

شلیشمک وِش کا علاج:۔ لیکھن۔ چھیدن۔ سویدن اور دمن کے ذریعے کفج وِش کو دُور کرنا چاہیئے۔

بچھو اور اُچپٹنگ کے سوا باقی سب قسم کے سارے جسم میں پھیل گئے ہوئے زہروں کے لیئے ٹھنڈی تدابیر عمل میں لانی چاہئیں۔

بچھو کے زہر کا علاج:۔ گھی اور نمک سے پسینہ دیں یا لش کرائیں گرم پری ٹیک۔ مرغن اغذیات اور گھی پلانا بھی مفید تدابیر ہیں۔

اُچپٹنگ کے زہر کا علاج:۔ جو تدابیر بچھو کے کاٹنے کے بیان میں ذکر کی گئی ہیں۔ وُہی یہاں بھی عمل میں لانی چاہئیں۔

یا جہاں ڈنک لگا ہو۔ وہاں پر دھول لگا کر پرتی لوم کریں۔ اُدورتن کریں۔ اور سُہاتے ہوئے گرم پانی میں بھگوئے ہوئے کپڑے کی کئی تہیں کرکے کاٹنے کے مقام پر رکھ دیں۔

ترووشچ وش کی علامات:۔ تینوں دوشوں کے لگاڑ اور دھاتوؤں کے اختلاف سے کاٹے ہوئے شخص کے سر میں تپش ہوتی ہے۔ رالیں گرتی ہیں۔ اور مُنہہ نیچا ہو جاتا ہے۔

ان کے سوا اور بھی کئی قسم کے سانپ ہوتے ہیں۔ جو کف وات کو لگاڑ دیتے ہیں۔ ان کے کاٹنے سے ہردے میں تکلیف۔ دردِ سر اور بخار ہو جاتا ہے اکڑاہٹ ہوتی ہے۔ پیاس لگتی ہے اور غشی آتی ہے۔

زہر آمیز جسم کی علامات:۔ کھجلی۔ لسنود۔ تغیر رنگ۔ سُنساہٹ۔ گیلا پن اُپ شوشن۔ وِداہ۔ راگ ویدنا۔ پاک۔ موج۔ گرنھتی۔ سُکنچن۔ نظر کا پھٹ

جانا۔ پھوڑے۔ کرنکا۔ چکتے اور بخار یہ زہر آمیز جسم کی علامات ہیں۔ ان کے خلاف بے زہر جسم ہوتا ہے۔ زہر آمیز جسم میں عمر کے مطابق علاج کرنا چاہیئے۔ ان میں سے کچھ تدابیر پہلے بیان کی جا چکی ہیں۔ اور کچھ اب بتاتے ہیں۔

وِش روگوں کا علاج وِش کی وجہ سے جب ہر دسے میں اور ادہر اودر الیں بہیں۔ تو عمر کے مطابق تیز قے یا مسہل دیکر جسم کی اندرونی صفائی کے بعد "سمسر جن کرم" کو عمل میں لائیں۔

اگر وِش سر میں چلا گیا ہو۔ تو بندھوک کی جڑ۔ بھارنگی کی جڑ اور تلسی سیاہ کی جڑ کو پیس کر نسوار دیں۔

اگر کسی چیز نے پاؤں یا پیشانی پر کاٹ کھایا ہو۔ تو مرغ۔ مور اور کوے کا گوشت اور خون لگائیں۔

اگر زہر آنکھوں میں پہنچ گیا ہو۔ تو پیپل۔ مرچ سیاہ۔ جوکھار۔ بچ۔ سیندھا نمک اور سہاںجنے کے بیجوں کو پیس کر روہو مچھلی کے پتے میں ملا کر سرمہ کے طور پر استعمال کریں۔

اگر زہر گلے میں پہنچا ہو۔ تو کیتھ کا گودا مصری اور شہد ملا کر دیں۔

معدے میں پہنچے ہوئے زہر کے لئے تگر کا ایک پل سفوف چینی اور شہد ملا کر کھائیں۔

انتڑیوں میں زہر کے پہنچ جانے پر پیپل۔ ہر دو ہلدی اور مجیٹھ سب ہموزن لے کر گائے کے پتے میں ملا کر نوش کریں۔

رس دھاتو میں وِش کے پہنچ جانے پر گوہ کے خون اور گوشت کو سکھا کر پیس کر کیتھ کے رس کے ساتھ نوش کریں۔

خون میں زہر کے مل جانے پر شیلو کی جڑھ اور چھال نیز بیر۔ گولر اور گنٹھی کی شاخوں کے اگلے حصے پیسکر پانی کے ساتھ نوش کریں۔
اگر وش سب دھاتوؤں میں پہنچ جائے۔ تو بلا۔ اتی بلا۔ ملٹھی۔ مہوا اور تگر کو پانی میں پیسکر پلادیں۔
اگر وش میں کف بگڑ جائے۔ تو پیپل۔ سونٹھ اور جوکھار کو شہد میں ملا کر پرتی سارن کریں۔

سرب شوتھ ناشک جٹامانسی۔ کنگم۔ پنج پات۔ دارچینی۔ ہلدی۔ تگر۔ چندن۔ منسل۔ ویاگھر نکھ (ایک بوٹی) اور تلسی کو پانی کے ساتھ پیسکر پیئے۔ نسوار اور سرمے کے طور پر کام میں لائیں۔ تو سب قسم کی سوج اور زہروں کے اثر دور ہو جاتے ہیں۔

دیگر: چندن۔ تگر۔ کٹھ۔ دونو ہلدی۔ دارچینی۔ منسل۔ تمال۔ اس کیسر اور ویاگھر نکھ کو چاولوں کے پانی کے ساتھ اچھی طرح پیس لیں اس کے نوش کرنے سے سب قسم کے زہر اس طرح سے دور ہو جاتے ہیں۔ جیسے اندر کا بجر اسروں کو ہلاک کر دیتا ہے۔

دیگر: سہانجنے کے بیجوں کو سات روز تک سرس کے پھولوں کے رس کی بھاونا دیں۔ اگر اسے نسوار۔ پینے اور سرمہ کے کام میں لائیں۔ تو سانپ کے کاٹے کے لئے مفید ہے۔

دیگر: گھر کا دھواں۔ ہر دو ہلدی اور جڑھ سمیت چولائی کو پیسکر دہی اور گھی سے ملا کر نوش کریں۔ تو باسک ناگ کا کاٹا ہوا بھی اس سے اچھا ہو جاتا ہے۔

دیگر:- تگر اور کُٹھ دو پل۔ گھی دو پل اور شہد دو پل لیکر ان سب کو ملا کر نوش کریں۔ تو تنکشک ناگ کا کاٹا ہؤا بھی اچھا ہو جاتا ہے۔

دیگر:- سنبھالو کی جڑھ۔ سفید کوئل کی جڑھ اور گِرکرنکا کی جڑھ کا کاڑھا بنا کر پئیں۔ نیز شہد و پاکلا کی لسنوار لیں۔ تو دروی کر سانپ کے کاٹے کے زہر کا اثر زائل ہو جاتا ہے۔

دیگر:- منڈلی سانپ کے کاٹے کے لئے مجیٹھ۔ شہد۔ ملٹھی۔ جیوک۔ رشبھک۔ چینی۔ کھنبھاری اور بڑ کی کونپل کا گھوٹ کر پینا مفید ہوتا ہے۔

دیگر:- ترِکٹا۔ اتیس۔ کُٹھ۔ گھر کا دُھوَاں۔ ہرینو۔ تگر اور کُٹکی کو پانی کے ساتھ پیس کر شہد ملا کر نوش کریں۔ تو راجی مان سانپ کے کاٹے کا زہر زائل ہو جاتا ہے۔

دیگر:- قے کرا کے اور مُسہل دیگر بڑ وغیرہ شیر دار درختوں کی چھالوں کا لیپ کریں۔ تو کیٹ کے کاٹے کا زہر دُور ہو جاتا ہے۔

دیگر:- کیٹوں کے کاٹے کے مقام پر راسنا کو پانی میں پیس کر لیپ کریں۔ تو سوج۔ جلن۔ تود اور بخار دُور ہو جاتا ہے۔

مکڑی کے زہر کا علاج:-

چندن۔ پدماکھ۔ خس۔ پاٹلا۔ سنبھالو۔ وِداری کند کا دُودھ۔ تگر۔ کُٹھ۔ ہریں نیتر بالا اور ساروا کو شیلُو کے رس میں پیس کر پینے اور لیپ کرنے سے مکڑی کے زہر کا اثر زائل ہو جاتا ہے۔

دیگر:- ملٹھی۔ مہوا۔ کُٹھ۔ ساروا۔ نیتر بالا۔ پاٹلا۔ نیم اور ساروا کو پانی میں پیس کر شہد ملا کر پینے سے مکڑی کا زہر دُور ہو جاتا ہے۔

دیگر: کُسُم کے پھول۔ ہرتال گوذنتی۔ سورن کھشیری۔ کبوتر کی بیٹھ۔ دنتی لسوبھڑ۔ سیندھا نمک اور الائچی کلاں کو پیس کر لیپ کریں۔ تو مکڑی اور کیٹ کے زہروں کا اثر زائل ہو جائیگا۔

دیگر: کٹھی۔ ارجن۔ کٹھ۔ شیلو اور بڑ وغیرہ شیر دار درختوں کی چھال کا کاڑھا کلک اور چورن بنا کر استعمال میں لانے سے کیٹ اور مکڑی کے زہر کی وجہ سے پیدا ہونے والا پرلاپ (بکواس کرنا) بند ہو جاتا ہے۔

دیگر: دارچینی اور لسوبھڑ ہموزن لیکر باریک پیس لیں۔ اور پھر اُسے گرم پانی کے ساتھ پھانکیں۔ تو چوہے کے کاٹے کا زہر دُور ہو جاتا ہے۔

دیگر: اندرجو۔ تگر۔ گھیاتوری اور کڑوی تُونبی کو پیس کر پئیں۔ یا لسوار لیں۔ تو بچھو۔ چوہے۔ مکڑی اور سانپوں کے زہر بھی دُور ہو جاتے ہیں۔ یہ نسخہ آبِ حیات کا حکم رکھتا ہے۔ اس کے استعمال سے زہروں کی خرابیاں اور بےہضمی بھی رفع ہو جاتی ہے۔

کرکٹ کے کاٹے کا علاج:۔

مریض کی عُمر کے مطابق ہر قسم کی ادویات کے استعمال سے کرکٹ کے کاٹے کا زہر دُور ہو جاتا ہے۔

بچھو کے کاٹے کا علاج:۔

کبوتر کی بیٹھ۔ بجورا۔ سرس کے پھولوں کا رس۔ سنکھنی۔ آک کا دودھ۔ سونٹھ۔ کینی اور شہد کو ہم وزن لے کر پیس کر لیپ کریں۔ تو بچھو کے کاٹے کے زہر کا اثر زائل ہو جاتا ہے۔

مینڈک کے زہر کا علاج:۔

سرس کے بیجوں کو تھوہر کے دُودھ میں پیس کر لیپ کرنے سے مینڈک

کے کاٹے کا زہر دُور ہو جاتا ہے۔

مچھلی کے زہر کا علاج:-

سفید اپراجتا کی جڑ بھا اور ترٹا کو پیس کر لیپ کرنے سے مچھلی کا زہر دُور ہو جاتا ہے

جونک کے زہر کا علاج:-

کیٹ کے کاٹے کی جو جو تدابیر بیان کی گئی ہیں۔ اُنہی کا سا جونک کے کاٹے کے زہر کا علاج کرنا چاہیئے۔

بچھو۔ اُچٹنگ۔ کنبھ اور اُندر کے زہروں میں بالعموم وات کو دُور کرنے والی تدابیر عمل میں لانی چاہئیں۔

وِشومبھ وغیرہ کے زہروں کا علاج:-

نچ۔ بانس کی چھال۔ پاٹھا۔ تگر۔ تُلسی کی منجری۔ دو لونبلا۔ راسنا۔ کُٹھ سرس۔ ہر دو ہلدی۔ شال پرنی۔ پرشن پرنی۔ سفید اپراجتا۔ اجگندھ۔ شلاجیت کترن۔ کُنٹھی۔ جَو کھار۔ گھر کا دُھواں اور منسل کو پیس کر روہو مچھلی کے پتے میں ملا کر نسوار۔ سُرمہ اور لیپ کے طور پر استعمال کریں۔ تو وِشومبھ کیڑوں کے کاٹے کا زہر دُور ہو جاتا ہے۔

کانتر کے کاٹے کا علاج:-

سجّی کھار اور بکری کی مینگنوں کی کھار کو تُلسی کے پتّوں کے رس میں ملا کر آنکھوں پر لگائیں۔ یا انہی ادویات کو سُرا منڈ میں ملا کر شت بدی (کنکھجورا) کے کاٹے کے مقام پر لیپ کریں۔ تو آرام ہو جاتا ہے۔

چھپکلی کے زہر کا علاج:-

کیتھ کا رس۔ آک کے بیج اور تر کُٹا کو پیس کر رس نکال کر آنکھوں پر لگائیں۔

دیگر:۔ کنجا اور ہر دو ہلدی کا رس نکال کر آنکھوں پر لگائیں۔ تو چھپکلی کے کاٹے کا زہر دُور ہو جاتا ہے۔

دیگر:۔ کرشن شموی اور چولائی کے رس سب زہروں میں مفید ہیں۔

دیگر:۔ مکو اور پیلو کا مور کے پتّے کے ساتھ استعمال کرنا بھی سب زہروں کے اثر کو دُور کر دیتا ہے۔

دیگر:۔ سرس کے پھل پھُول پتّے۔ جڑھیں اور چھال ہموزن لیکر گھی میں پیس کر لیپ کریں۔ تو سب قسم کے زہروں کیلئے نافع ہے۔ اسے "پنچ شرِش" بھی کہتے ہیں۔

دانتوں اور ناخنوں کے زخموں کا علاج:-

چوپائے اور دو پائے جانوروں کے دانتوں اور ناخنوں سے زخم لگ کر اگر سوج۔ پاک اور بخار ہو جائے۔ اور زخم رِستا رہے۔ تو سفید خیر۔ اشوکرن۔ گوبھی ہنس پدی۔ ہر دو ہلدی اور گیرو کا لیپ کریں۔ دانتوں اور ناخنوں کے زہر کا اثر دُور ہو جائیگا۔

شنکاوِش کا علاج:-

گہری تاریکی میں چیونٹی وغیرہ کسی ننھّے سے کیڑے کے کاٹ کھانیسے سانپ کے کاٹ جانے کا شک پڑ کر جب بخار۔ قے۔ غشی اور جلن ہونے لگے۔ نیز گلانی۔ موہ اور اتیسار بھی زہر کے شک وجہ سے آگھیریں۔ تو تسلّی بخش باتوں سے مریض کو تسلّی دیں۔ اور مندرجہ ذیل دوائی استعمال کرائیں۔ چینی۔ گوندی۔ داکھ۔ کھشیر کاکولی۔ ملٹھی اور شہد ملا کر کھلاویں۔ نیز منتر پڑھا

ہُوا پانی چھڑک دیں۔ اور تسلّی دِہ باتوں سے مریض کو خوش رکھیں۔

وِش روگوں میں مناسب غذا :۔

شالی چاول۔ ساٹھی چاول۔ کودوں اور پرنیگو کھلائیں۔ نمکوں میں سے سیندھا نمک۔ ساگوں میں سے چولائی۔ جیونتی۔ بینگن۔ چوپتیہ۔ چچُوُ۔ منڈوک پرنی اور پٹول۔ کھٹائیوں میں سے آملہ اور انار۔ یُوشوں میں سے مُونگ اور ہرینو کے یُوش۔ مانس رسوں میں سے مور۔ مینڈھا۔ لوا۔ تیتر اور پرشت ہرن کے مانس رس اچھے ہوتے ہیں۔ مگر ان یُوشوں اور مانس رسونکو وافع سمیات ادویات سے اصلاح دیکر کھانا چاہیئے۔

وِش روگیوں کے لئے ایسی غذا کا استعمال بھی جو اندرُونی جلن نہ پیدا کرے۔ نہائت مفید ہوتا ہے۔

وِش میں ممنوعہ کام :۔

متضاد اغذیات۔ غُصّہ۔ بھُوک کے زور کو برداشت کرنا۔ خوف۔ تکان۔ جماع اور دِن کے وقت سونا زہر کا اثر دُور ہو جانے پر بھی منع ہیں۔

چار پاؤں والے جانوروں کے کاٹنے کی علامات :۔

مریض کا بار بار سر کو اِدھر اُدھر پھینکنا۔ سوج۔ ہونٹوں پر خُشکی۔ کانوں میں اکڑاہٹ۔ بخار۔ آنکھوں کا پتھرانا۔ جسم کا اکڑ جانا۔ جبڑے کا کانپنا۔ اعضا شکنی۔ رونگٹوں کا کھڑے ہونا۔ گلانی۔ ارتی۔ لرزہ اور جکڑاہٹ چار پاؤں والے زہریلے جانوروں کے کاٹنے کی علامات ہیں۔

چار پاؤں والے جانوروں کے زہر کا علاج :۔

دیودارو۔ ہردو ہلدی۔ سرل کاشٹ۔ چندن۔ اگر۔ راسنا۔ گولوچن۔

کالا زیرہ۔ گوگل۔ تالملکھانہ۔ تگر۔ سیندھانمک اور اننت مول کا چورن بنا کر شہد اور گائے کے پتے میں ملا کر کھانا۔ پینا اور لگانا چارپاؤں والے جانور کے زہروں کا اثر زائل کر دیتا ہے۔

گروش (مصنوعی زہر) کی علامات:-

وشی کرن (اپنے بس میں کر لینے) وغیرہ کی اغراض سے بعض عورتیں اپنے مختلف اعضا کے پسینے اور حیض وغیرہ فضلوں کو کھانے پینے کی اشیا میں ملا کر کھلا دیتی ہیں۔ اسی طرح دشمن بھی گروش ملا کر اغذیات و اشربات کھلا دیتے ہیں۔ تو پانڈو روگ (کھیس)۔ لاغری۔ ضعف ہاضمہ۔ بخار۔ مرم ستھانوں پر دباؤ محسوس ہونا۔ اپھارہ۔ ہاتھ پاؤں میں سوج۔ امراض شکم۔ گرہنی دوش۔ سل۔ شوتھ اور کھشے روگ وغیرہ بہت سے امراض آگھیرتے ہیں گروش کا شکار خواب میں عموماً بلی۔ سرکٹا۔ سانپ۔ نیولا۔ بندر۔ دریا۔ اور خشک نباتات کو بہت دیکھتا ہے۔ اسے اپنا سیاہ بدن گورا اور گورا بدن سیاہ نظر آتا ہے۔ اس کے کان اور ناک بدوضع ہو جاتے ہیں۔ اور جملہ اعضا میں بیاکلتا آجاتی ہے۔

گروش کا علاج:-

مندرجہ بالا علامات کا معائنہ کر کے عقلمند وید کو مریض سے دریافت کرنا چاہیئے۔ کہ تم نے کب۔ کس کے ساتھ اور کیا کھایا ہے؟ یہ پوچھ کر فوراً تانبے کی بھسم میں شہد ملا کر مریض کو کھلا کے قے کرا دے۔ ایسا کرنے سے ہردا صاف ہو جائیگا۔ ہردے کی صفائی کے بعد اسے ایک شان ہیم چورن دیں۔ کیونکہ سونا جملہ قسم کے وشوں اور گروشوں کا اثر زائل کر دیتا ہے

جس طرح کنول کے پتے پر پانی کی بوند نہیں ٹھہر سکتی۔ ویسے ہی سونے کے استعمال کرنے والے کے جسم میں زہر نہیں ٹھہر سکتا۔

دیگر:۔ ناگ دنتی۔ ترید۔ دنتی۔ دروتی۔ تھوہر کا دودھ اور راڑا کا کلک بنا کر ایک آڑھک گو موتر میں ایک پرستھ بھینس کا گھی ملا کر پکائیں۔ اس گھی کے استعمال سے سانپ کا زہر۔ کیٹ کا زہر اور گردش کا اثر زائل ہو جاتا ہے۔

امرت گھرت سرس کی چھال۔ ترکٹا۔ ترپھلا۔ چندن۔ نیل کنول۔ دونو بلا۔ ساروا۔ آسپھوتا۔ سرکھی۔ نیم۔ پاٹلا۔ بندھوک کا پھول۔ ارہر۔ موروا۔ اڑوسہ تلسی۔ اندرجو۔ پاٹھا۔ بیر۔ اسگندھ۔ آک کی جڑھ۔ ملٹھی۔ پدماکھ۔ اندرائن کی جڑھ۔ وریتی۔ لاکھ۔ کنیر۔ شت موُلی۔ کُٹکی۔ دنتی۔ اونگا۔ پرشن پرنی۔ رسونت سفید اپراجتا۔ اشوگھرک۔ کٹھ۔ دیودارو۔ پرینگو۔ وداری کند۔ نہوسے کا گودا کنجا کے پھل۔ بیج۔ ہردو ہلدی اور لودھ سب ایک ایک تولہ لے کر پیس لیں اور ان میں گھی ایک آڑھک۔ پانی ایک آڑھک۔ بکرے کا پیشاب ایک آڑھک گو موتر ایک آڑھک ملا کر پکا کر کام میں لائیں۔ اس کے استعمال سے زہر کا اثر زائل ہو جاتا ہے۔ نیز مرگی۔ کھشئی روگ۔ جنون۔ بھوت گرہ۔ گردش امراض شکم۔ بھس۔ کری روگ۔ بادگولہ۔ تلی۔ رانوں کا جکڑ جانا۔ یرقان جبڑوں کی گرفتگی اور سکندھ گرہ دور ہو جاتے ہیں۔

اس کے استعمال سے وہ شخص بھی جی اٹھتا ہے۔ جو زہر کی وجہ سے قریب المرگ ہو رہا ہو۔ اسی سبب سے اسے امرت گھرت کہتے ہیں۔ اور یہ سب گھرتوں میں سے افضل ہوتا ہے۔

ادھیائے کا خاتمہ رات ہو یا دن۔ چاہیئے۔ کہ ہاتھ میں چھتری یا چھڑی

لیکر گھر سے باہر نکلیں۔ کیونکہ سانپ وغیرہ چھتری کے سایہ اور چھڑی کی آواز سے ڈر کر بھاگ جاتے ہیں۔ جونہی سانپ کاٹے۔ فوراً اُسی سانپ کو کاٹ کھائیں۔ یا لوہے پر دانت ماریں۔ اور کاٹے کے مقام سے چار اُنگل اُوپر و نیچے کیطرف بندھ باندھ دیں۔ اور کاٹے کے مقام کو کاٹ ڈالیں یا جلا دیں۔

ہیرا۔ رکت منی۔ سار پچکی۔ وِش مُشکا۔ کرکوٹک۔ سانپ کی منی۔ وَید وریہ منی گج مُکتا وغیرہ زہر کو دفع کرنیوالی منیوں کے پہننے سے بھی وِش دُور ہو جاتا ہے زہر سے بچاؤ کے لئے مَینا۔ کرونچ۔ مور۔ ہنس اور طوطے وغیرہ پرندوں کا پالنا بھی اچھا ہے۔

ادھیائے کا خلاصہ اِس ادھیائے میں ستھاور اور جنگم بہت سے زہروں کا بہت سا علاج بیان کیا گیا ہے۔ جو شخص اِن سب باتوں کو اچھی طرح سے سمجھ کر علاج پر ہاتھ ڈالتا ہے۔ وُہ وِش روگوں کے علاج سے کبھی نہیں گھبراتا۔

چھبیسواں ادھیائے

ترمرمیہ چکتسا

مرموں کا شمار شریر سنکھیا (تشریح البدن) کے بیان میں بتایا جا چکا ہے۔ کہ سارے جسم میں کُل ایک سو سات مرم ستھان ہوتے ہیں۔ جن میں سے وستی (مثانہ)۔ ہردا (دل) اور سر یہ تین سب سے پردھان (برتر) سمجھے جاتے ہیں۔ اِن پران آشے (ماوائے زندگی) مرموں کو وات وغیرہ دوش تکلیف دیتے ہوئے ہلاک کر ڈالتے ہیں۔

اب میں تمہیں اُن مہا روگوں (امراضِ اعظم) کے بواعث اور علاج بتا
ہوں۔ جو اِن مرموں میں پیدا ہوتے ہیں۔

کوپت وات کے نتائج :-

کسیلی۔ کڑوی۔ چرپری اور نہائت خُشک اغذیات کے کھانے۔ پیشاب و
پاخانہ وغیرہ حوائج ضروریہ کے روکنے۔ فاقہ کشی اور کثرتِ جماع سے بڑھی ہو
اُپان وایُو نیچے جانے والے راستوں کو روک کر اُوپر کو لوٹتی اور مثانے
میں داخل ہو کر سخت وِڈگرہ۔ حبس البول اور ادہووات گرہ پیدا کر دیتی ہے

اُدا ورت کے نتائج :-

مندرجہ بالا وجوہات سے اُدا ورت روگ کی پیدائش کے بعد مثانے۔ دل۔
کوکھ اور شکم میں ہمیشہ درد رہتا ہے۔ پیٹھ اور پسلیوں میں سخت درد ہونے
لگتا ہے۔ آدھمان۔ جی متلانا۔ وِکرتکا (اینٹھنا)۔ سُوئی چبھنے کا سا درد۔ وِپاک
اور ورم مثانہ آگھیرتے ہیں۔ بڑھے ہوئے دوش جبھڑ میں گنڈ اور اُور دھو وا
کو ملا دیتے ہیں۔ اگر پاخانہ آتا بھی ہے۔ تو پتلا۔ خُشک۔ ٹھنڈا۔ تنگی سے۔ دیر
میں۔ سُوکھا ہُوا اور تھوڑا تھوڑا آتا ہے۔ بعد ازاں بخار۔ دُکھ مُوترا۔ پرواہکا
ہردے دوش۔ گرہنی دوش۔ قے۔ اندھتا۔ بہرہ پن۔ سر میں جلن۔ وات اُدر
وات اشٹیلا۔ منووِکار۔ پیاس۔ رکت پت۔ اروچی۔ باؤگولہ۔ کھانسی۔ دمہ۔ زُکام
اروت اور پارشو روگ وغیرہ دیگر بہت سے واتج روگ پیدا ہو جاتے ہیں۔

واتج روگوں کا علاج :-

ایسے مریض کو پہلے شیت جوڑ ناشک تیل کی مالش کر کے اور حسب ترکیب بیان
کردہ پسینہ دیکر دوشوں کو دُور کریں۔ پھر بتّی۔ نروہن وسنی۔ سنگدھ وریچن اور

انُولوم کرتا ادویات سے علاج کریں۔

اُداورت کے لئے ورتی :-

تُربد سیاہ۔ پیپل۔ چیتا۔ نیلکا ہر ایک دس ماشہ اور نمک اِن سب سے دُگنا لیکر گومُوتر میں گھوٹ لیں۔ پھر اُس میں گُڑ ملاکر انگوٹھے کے برابر بتیاں بنا کر گُدا میں داخل کر کے باندھ دیں۔ اور تھوڑا عرصہ رکھ کر بتّی کو نکال لیں۔ اور پھینک دیں۔ ایسا کرنے سے اُداورت روگ دُور ہو جاتا ہے۔

دیگر:۔ تلوں کا کلک۔ سونچر نمک۔ ہینگ سفید۔ سرسوں۔ تر کُٹا اور جَو کھار کی گُڑ کے ساتھ بتّی بنا کر گُدا میں داخل کریں۔

دیگر:۔ واوڑنگ۔ کنبیلہ۔ سنکھنی۔ تھوہر کا دُودھ اور آک کے دُودھ کو گُڑ کے ساتھ بتّی بنا کر گُدا میں رکھیں۔

دیگر:۔ پیپل۔ سفید سرسوں۔ راڑا اور گھر کا دھُواں لے کر اِن کی گومُوتر اور گُڑ کے ساتھ بتّی بنا کر گُدا میں رکھیں۔

دیگر:۔ تُربد سیاہ۔ کھریٹی۔ گھیا کے بیج اور پیپل کے چُورن کو ایک نلکے میں بھر کے گُدا میں لگا کر اُوپر سے پھُونک ماریں۔

دیگر:۔ سرسوں۔ تونبی۔ راڑا۔ پیپل۔ توری اور سیندھا نمک کے چُورن کا مندرجہ صدر ترکیب کے مطابق پردھمن کریں۔ یعنی نلکے کے ذریعے پھُونک لگا کر گُدا میں دوائی چڑھائیں۔

مندرجہ بالا ورتیوں اور چُورنوں کے استعمال سے پہلے گُدا کو چکناہٹ لگا لینی چاہیئے۔ تو پاخانہ۔ وائیو اور پیشاب کی روکاوٹ کھُل جاتی ہے۔

نروہن وستی کی ترکیب:-

اگر وتی اور چورن سے کچھ فائدہ نظر نہ آئے۔ تو مریض کو اچھی طرح سے تیل ملکر اور پسینہ دیکر نروہن وستی دیں۔ اِس وستی کو موتر۔ تیل۔ کھشار اور کھٹائی وغیرہ جلاب آور نیز وات کے دور کرنیوالی ادویات ملا کر بہت تیز بنا لینا چاہیئے۔

وات کے غلبے والے اُداورت روگ کے لئے وستی میں کھٹائی۔ نمک اور تیل ڈال لینا چاہیئے۔

پت کے غلبے والے اُداورت میں دودھ اور کف کے غلبے والے اداورت میں گوموتر ملا کر نروہن وستی دینی چاہیئے۔

اِن مندرجہ بالا تدابیر سے پیشاب۔ پاخانے اور بادِ مخالف کا روکاؤ کھل جاتا ہے۔ اور شِرا و گُدا اپنی اصلی حالت پر عود کر آتی ہیں۔

دیگر مفید تدابیر:-

اِس مرض میں ترُبد کے پتے۔ تھوہر کے پتے اور تِلوں وغیرہ کا ساگ مفید ہوتا ہے اور دیہاتی۔ آبی اور رطوبت پسند جانوروں کے مانس رس کے جَو کے پکوان بھی کھلانے چاہئیں۔ نیز پاخانہ۔ پیشاب اور بادِ مخالف کے خارج کرنے والی دیگر ادویات کے ساتھ جَو کے پکوان نوش کرائیں۔ اور اُوپر سے پرسنّا اور گوریا شیدھو کا انوپان کرائیں۔

اگر اِن تدابیر کے اختیار کرنے سے پاخانہ و پیشاب کا روکاؤ ایک دفعہ دور ہو کر پھر روکاوٹ ہو جائے۔ تو گوموتر۔ پرسنّا اور ددھی منڈ ملا کر پھر جلاب دیں۔

اُڈ گا ٹھ۔ وات رکت۔ گردھسی۔ خالج اور دیگر وات روگ جو جُلاب کے لائق ہوں۔ نیز میدا یا کف یا پت رکت کے ذریعے رُکے ہوئے راستے والے وات روگ۔ روکاوٹ کے مطابق دُودھ۔ مالنس رس۔ ترپھلے کے کاڑھے۔ یُوش گومُوتر یا شراب میں ارنڈ کا تیل ملا کر جلاب دینے سے رفع ہو جاتے ہیں۔

ارنڈ کا تیل طبعاً وات کو دُور کرتا ہے۔ اور دیگر ادویات سے مِلکر جلاب بھی لاتا ہے۔ اسلئے یہ میدا روگوں۔ رکت پت اور کف وات روگونکو دُور کر دیتا ہے

ارنڈ کے تیل کی مقدارِ خوراک:۔

جسمانی طاقت۔ شکم اور مرض کے لحاظ سے ارنڈ کے تیل کی مقدارِ خوراک پانچ پل تک ہو سکتی ہے۔ نرم شکم والے اور قُبیلے مریضونکو کھانے میں ملا کر پلانا چاہیئے۔

جلاب کے بعد کیا کرنا چاہیئے؟

جلاب کے بعد طبیعت کے ٹھیک ہو جانے پر خُشکی کی وجہ سے اگر وایُو کے بگاڑ کے سبب پاخانہ نہ آئے۔ تو انوواسن وستی دیں۔

اُداورت کے معالجات:۔

ہینگ۔ بچ۔ کُٹھ۔ سونچر نمک اور واوڑنگ بہ ترتیب پہلے سے دُوسرے کو دُگنا لیکر سفوف بنالیں۔ اور گرم پانی کے ساتھ پھانکیں۔ تو اپھارہ۔ ہیضہ۔ ارتی۔ ہردروگ۔ باؤ گولا اور اُوردھو وات روگ دُور ہو جاتے ہیں۔

دیگر:۔ بچ۔ ہرڑ۔ چیتا۔ جوکھار۔ پیپل۔ اتیس اور کُٹھ کا چُورن بنا کر گرم پانی کے ساتھ پھانکیں۔ تو اپھارہ اور مُوڑھ وات روگ دُور ہو جائینگے۔ بعد ازاں مالنس رس اور چاولوں کے بھات کی غذا کھائیں۔

دیگر:۔ شال پرنی وغیرہ پنچ مُول۔ سانٹھ۔ شیامک اور پوتی کنجا ہر ایک دو دو پل

لیکر پانی ڈال کر کاڑھا بنالیں۔ اور جب ایک چوتھائی پانی باقی رہ جائے اُتار کر چھان کر ایک پرستھ گھی ملا کر پکالیں۔ اِس گھی سے رُکی ہوئی وات کو بڑا فائدہ پہنچتا ہے۔

دیگر:۔ جلاب آور پھل۔ جڑھیں۔ ہینگ۔ آک کی جڑ۔ وش مول چیتیا۔ تھوہر چیتیا اور سانٹھ ہموزن لیکر سب کے برابر پانچوں نمک ملا کر کوٹ ڈالیں۔ پھر اِن میں سنیہہ (چکنائی) اور گوموتر وغیرہ ملا کر شراب سن پٹ میں رکھ کر کپڑمٹی کر کے جلالیں (گل حکمت کرلیں)۔ جب جل جائے۔ نکالکر پیس لیں۔ اور اِس نمک کو غذا کے ساتھ استعمال میں لائیں۔ تو نہائت عمدگی سے آناہ روگ (اپھارہ) دُور ہو جاتا ہے۔

دل گرفتگی۔ بشر روگ۔ گرانی۔ ڈکاروں کا نہ آنا اور زکام والے آناہ روگ (اپھارے) اور آم (کچے رس) سے پیدا شدہ آناہ روگ کے لئے قے آور اور ہاضم ادویات نیز فاقہ کشی مفید تدابیر ہیں۔

دیگر:۔ ہینگ۔ بچ۔ بڑ نمک۔ سونٹھ۔ زیرہ سیاہ۔ ہرڑ۔ پوہکر مول اور کُٹھ کو بہ ترتیب ایک سے دُوسری ایک حصّہ زیادہ لیکر سب کا چُورن بنا کر کھائیں تو تلی۔ اُدر روگ۔ بے ہضمی اور ہیضہ دُور ہو جاتا ہے۔

مُوتر کرِچھر (دُکھ مُوترے) کے بواعث:۔

جسمانی محنت۔ تیز ادویات۔ خشک اغذیات۔ شراب خوری۔ جماع۔ تیز رفتار اُچھل اُچھل کر چلنے والے جانور مثلاً اُونٹ وغیرہ کی سواری۔ رطوبت پسند

جانوروں اور مچھلی کا گوشت بکثرت کھانے۔ ادھیہ شن اور بے ہضمی میں کھانا کھ
لینے وغیرہ بواعث سے آٹھ قسم کے مُوتر کرچھّر روگ پیدا ہو جاتے ہیں۔

پیشاب کے تنگی سے آنے کی وجہ:-

اپنے اپنے بواعث سے ایک ایک دوش یا ایک ساتھ سب دوش بگڑ کر مثانے
میں پہنچکر پیشاب کے راستے کو تکلیف زدہ کر دیتے ہیں۔ تو بڑی مُشکل سے نہایت
تھوڑا تھوڑا پیشاب آتا ہے۔

واتج مُوتر کرچھّر کی علامات:-

پیشاب کرتے وقت جوڑوں، مثانے اور عُضوِ تناسل میں سخت تیز درد ہونا اور
پیشاب کا قلیل مقدار میں بڑی دقّت سے آنا واتج مُوتر کرچھّر کی علامات ہیں۔

پتج مُوتر کرچھّر کی علامات:-

زرد۔ سُرخ یا سیاہ رنگ کا پیشاب بڑی تکلیف اور جلن کے ساتھ بار بار
آنا پتج مُوتر کرچھّر کی علامات ہیں۔

کفج مُوتر کرچھّر کی علامات:-

مثانے اور عُضوِ تناسل میں گرانی اور پیشاب میں چپ چپاہٹ ہونا کفج
مُوتر کرچھّر کی علامات ہیں۔

سنّپاتج مُوتر کرچھّر کی علامات:-

تینوں دوشوں کی علامات کا پایا جانا سنّپاتج مُوتر کرچھّر کی علامات ہیں مُوتر
کرچھّر کی یہ قسم لاعلاج ہوتی ہے۔

پتھری کے بواعث:-

جب وایو کسی وجہ سے مثانے میں پہنچے ہوئے ویرج کو خُشک کر دیتی ہے

یا پت والے کف کو خشک کر دیتی ہے۔ تو آہستہ آہستہ بڑھ جانے والا مرض پتھری (اشمری روگ) پیدا ہو جاتا ہے۔ جیسے گائے کے پتّے میں گوروچن پیدا ہو جاتا ہے۔

پتھری کی وضع:-

پتھری کدمب کے پھول کی سی۔ پتھر کی سی چکنی تکھونٹی اور ملائم بھی ہوتی ہے۔

پتھری کے نتائج:-

جب پتھری پیشاب کے گذرگاہ میں پہنچ جاتی ہے۔ تو پیشاب کا راستہ روک دیتی ہے۔ اور مثانے میں سخت درد ہونے لگتا ہے۔ سیون سے عضوِ تناسل تک مثانے میں درد کی سخت لہر سی پڑتی ہے۔ اس وقت پیشاب کی دھار پھٹ جاتی ہے۔ اور تکلیف کی وجہ سے مریض عضوِ تناسل کو پکڑ کر مسلنے لگتا ہے۔ نیز اسے پاخانہ اور پیشاب کی بار بار حاجت ہوتی ہے۔ مسلتے مسلتے عضوِ تناسل کے اندر کی طرف زخم ہو جاتا ہے جس میں سے بعد ازاں خون آنے لگتا ہے اور جماع کرنے سے پیشاب بسہولت آنے لگتا ہے۔

شرکرا (Sand) کی علامات:-

جب یہ پتھری وائو کے سبب ریزہ ریزہ ہو کر پیشاب کے ساتھ خارج ہوتی ہے۔ تو اسے شرکرا (ریت) بولتے ہیں۔ (بعض نسخوں میں ذیل کی عبارت زیادہ لکھی ہے (مترجم) پیشاب کے ابھی کہات سے اور ویرج کے انعدام سے ہونیوالی پتھریاں صرف مردوں کے ہی ہوتی ہیں۔ عورتوں اور بچوں کو نہیں ہوتیں۔ موخر الذکر میں چڈوں، مثانے اور عضو تناسل میں سخت درد ہوتا ہے۔ ویرج کی وجہ سے پیشاب کا راستہ رک جانے کے سبب پیشاب تنگی سے آتا ہے۔ اس ریتو

ابھی گھات موتر کرچھر کو انڈ ستبدھ بھی بولتے ہیں)۔
جب تینوں دوش علیحدہ علیحدہ یا سب ملکر پیشاب کے گذر گاہ کو محیط کر کے ویرج کو خارج ہونے سے روک دیتے ہیں۔ اور اُس ویرج کے رُک جانے کی وجہ سے پیشاب بھی رُک جاتا ہے۔ تو اُس وقت عضوِ تناسل اور مثانے میں سخت درد ہوتا ہے۔ نیز مثانے اور عضوِ تناسل میں جکڑاہٹ سوج اور سخت درد ہوتا ہے۔ اور مثانے و خصیوں میں سُوئی چُبھنے کا سا درد ہونے لگتا ہے۔

دیگر پتھریوں کے بواعث:۔

عضوِ تناسل میں زخم ہو جانے۔ مثانے میں چوٹ آجانے یا رکت (خون) وغیرہ دھاتوؤں کے زائل ہو جانے سے دوش بگڑ کر خون وغیرہ کو مثانے میں لے جا کر روک دیتے ہیں۔ اُس وقت سخت تکلیف دیکر پیشاب کے ساتھ آہستہ آہستہ اُن کا اخراج ہوتا ہے۔ اگر یہ اشیا مثانے میں بکثرت جمع ہو جائیں تو مثانہ بوجھل ہو جاتا اور ابھر جاتا ہے۔ اگر یہ اشیا خارج ہوتی رہیں۔ تو ہلکا پن رہتا ہے۔

وانتج موتر کرچھر کا علاج مالش۔ سنیہہ۔ نروہن وستی۔ سنیہہ اُپناہ۔ اُتروستی اور پری شیک کرائیں۔ نیز شال پرنی وغیرہ وات ناشک ادویات سے پکایا ہؤا مانس رس پلائیں۔

دیگر:۔ پُنرنوا۔ انڈ۔ شتاوری۔ پٹوّر۔ ورشچیر۔ کھرٹی۔ پاکھان بھید۔ دش مُول کُلتھی۔ بیر اور جو۔ کے کاڑھے میں انہی ادویات کا کلک اور پانچوں نمک ڈالکر تیل۔ سؤر کی چربی۔ ریچھ کی چربی اور گھی ملا کر پکا لیں۔ مقدار کے مطابق اِسکا استعمال کرنے سے درد والا وانتج موتر کرچھر بہت جلد دُور ہو جاتا ہے۔

مندرجہ بالا نیز اچھی اچھی دیگر ادویات کو روغن دار پھلوں۔ چکناہٹ اور کھٹی ادویات کے ساتھ کُوٹ پیس کر گرم کر کے اُپ ناہ کریں۔ (باندھ دیں)

پیتج مُوتر کرچھر کا علاج سینک دیں۔ اوگاہ کرم عمل میں لائیں۔ ٹھنڈے لیپ کریں۔ گرمی کو دُور کرنے والی تدابیر اختیار کریں۔ نیز داکھ۔ بداری کند کا رس۔ گنّے کا رس اور گھی ملا کر دستی دیں۔ دودھ پلائیں اور مُسہل دیں۔

دیگر:۔ شتاور۔ کانس۔ کُشا۔ گوکھرو۔ وداری کند۔ ایکھ اور کسیرو کا کاڑھا بنا کر ٹھنڈا کر کے شہد اور کھانڈ ملا کر پلانے سے پیتج مُوتر کرچھر دور ہو جاتا ہے۔

دیگر:۔ کنول اور نیل کنول کا کاڑھا یا سنگھاڑے کا کاڑھا یا وداری کند کا کاڑھا یا ڈنڈ اُت پل کی جڑ کا کاڑھا ٹھنڈا کر کے شہد اور کھانڈ ملا کر نوش کریں۔

دیگر:۔ ککڑی کے بیج۔ کھیرے کے بیج۔ کُسم کے بیج۔ کُنکم اور اڑوسہ کو پیس کر داکھ کے رس کے ساتھ نوش کریں۔ تو پتھری۔ ریت اور سب قسم کے مُوتر کرچھر دُور ہو جاتے ہیں۔

دیگر:۔ ککڑی کے بیج۔ ملٹھی اور دارہلدی کو پیس کر آملے کے رس کے ساتھ شہد ملا کر پئیں۔ تو پیتج مُوتر کرچھر دُور ہو جاتا ہے۔

کفج مُوتر کرچھر کا علاج کھشار۔ گرم اور تیز ادویات۔ گرم اور تیز اغذیات واشربات۔ پسینہ لانا۔ جَو کا اناج۔ قے لانا۔ نزوہن وستی۔ تکر اور چرپری ادویات کے ساتھ پکائے ہوئے تیل کی مالش کرنا اور اس کا پینا کفج مُوتر کرچھر کے لئے نہائت مفید ہیں۔

دیگر:۔ ترکٹا۔ گوکھرو۔ الائچی خورد اور کنول گٹا کی مینگی ہر ایک ایک ایک تولہ بھر لے کر چُورن بنا کے شہد اور گومُوتر کے ساتھ نوش کریں۔

دیگر:- الائچی خورد اور شہد کو کیلے یا کیوٹی موتھا کے رس کے ساتھ نوش کریں۔
دیگر:- شالنج کے بیجوں کو تکّر کے ہمراہ کھائیں۔
دیگر:- مونگے کی بھسم کو چاولوں کے پانی کے ساتھ کھا جائیں۔
دیگر:- ساتلا۔ املتاس کا گُودا۔ کیئیک۔ الائچی خورد۔ دھؤ۔ کنجا۔ کڑاکی چھال اور گلو کے کاڑھے کا یواگو بنا کر نوش کریں۔ یا انہی ادویات کے کاڑھے کو ٹھنڈا کر کے شہد ملا کر پئیں۔

سنّپاتج مُوتر کرچھّر کا علاج

سنپاتج مُوتر کرچھّر میں اگر تینوں دوش یکساں ہوں۔ تو وات کو غالب سمجھ کر علاج کرنا چاہیئے۔ اگر تینوں دوشوں میں سے کف کا غلبہ ہو۔ تو پہلے قے کرائیں۔ پت کے غلبے کی صُورت میں مُسہل دیں۔ اور وات کی زیادتی میں وستی دیں۔
کفج اور واتج مُوتر کرچھّر روگوں کے لئے جو معالجات بیان کئے گئے ہیں وہی پتھری اور شرکرا (ریت آنے) کے لئے بھی فائدہ مند ہیں۔
اب کفج پتھری کے ٹکڑے کر کے نکالنے کیلئے خاص تدابیر کا بیان کیا جاتا ہے:

پتھری کا علاج:-

پاکھان بھید۔ اڑوسہ۔ گوکھرو۔ پاٹھا۔ برڑ۔ ترکُٹا۔ کچُور۔ دنتی۔ ہنسری۔ اجوائن خراسانی۔ شالنج کے بیج۔ ککڑی کے بیج۔ کھیرے کے بیج۔ کالا زیرہ ہینگ۔ امل بیت۔ دونو کیٹری۔ ہاؤبیر اور سیج کے چُورن کو نوش کر لینے سے پتھری ٹوٹ جاتی ہے۔
یا انہی ادویات کے کاڑھے میں انہی ادویات کا کلک اور چوگنا گؤموتر ڈالکر گھی پکا لیں۔ تو بھی پتھری دُور ہو جاتی ہے۔

دیگر:- گوکھرو۔ تالمکھانہ اور انڈکی جڑھ کو پیسکر دُودھ کے ساتھ نوش کریں۔
دیگر:- سرد و کیڑی کو پیسکر اور میٹھے دہی میں ملا کر سات روز تک نوش کریں۔ تو پتھری دُور ہو جاتی ہے۔
دیگر:- پُنرنوا۔ لودھ بھسم۔ گوکھرو۔ کٹھومر۔ مُولنگا اور دربھ لُپٹپ کو پیسکر دُودھ۔ پانی۔ شراب یا گنّے کے رس کے ساتھ نوش کریں۔ اس کے پینے سے پتھری اور شرکرا دور ہو جاتی ہے۔
دیگر:- الائچی خورد۔ دیودارو۔ پانچوں نمک۔ جَوکھار۔ کُندرُو۔ پاکھان بھید کنبیلہ۔ گوکھرو کے بیج۔ ککڑی کے بیج اور کھیرے کے بیج لیکر سب کا چُورن بنالیں۔ اور اس چُورن میں اس سے دُگنا چیتیا۔ ہینگ۔ جٹا مالسی۔ اجوائن اور ترپھلے کا چُورن ملا کر کھٹائی۔ سرکے۔ رس۔ شراب اور یُوش کے ہمراہ نوش کریں۔ تو باؤ گولہ اور پتھری دُور ہو جاتی ہے۔
دیگر:- سہانجنے کی جڑھ کا کلک دو تولہ بھر لیکر اُسکا کاڑھا بنائیں۔ اور اُس میں کُلتھی وغیرہ کا یُوش تیار کرکے گھی یا تیل میں بگھار لیں۔ پھر دہی منڈ کے ساتھ سدّھ کرکے نمک ملا کر ٹھنڈا کرکے حسب دلخواہ نوش کریں۔ تو پتھری دُور ہو جاتی ہے۔
دیگر:- پانی کے ساتھ سہانجنے کی جڑھ کا کلک سدّھ کرکے کھانے سے پتھری اور شرکرا روگ دُور ہو جاتے ہیں۔
دیگر:- سب قسم کے مُوتر کرِچھر روگوں میں مصری ۔ جَوکھار ہموزن ملا کر کھانا مفید ہوتا ہے۔
دیگر:- نگدنام کے شراب کو پی کر تیز رفتار رتھ یا گھوڑے پر بیٹھ کر سفر

کرنے سے پتھری ٹوٹ جاتی ہے۔
اگر مندرجہ بالا تدابیر میں سے کسی تدبیر سے بھی شرکرا نہ ہلے۔ اور پتھری نہ ٹوٹ سکے۔ تو شلیہ چکتسا (عمل جراحی) کے ذریعے سے اُسے نکلوانا چاہیئے۔

ریتو و گھات کرچّھر کا علاج:۔

ریتو وگھات سے پیدا ہونے والے مُوتر کرچّھر میں دوشوں کے مطابق علاج کریں
کپاس کے پودے کی جڑھ۔ اڑوسہ۔ پاکھان بھید۔ کھریٹی۔ شال پرنی گن کی ادویات۔ گوکھرو دُھکا۔ سفید سانٹھ۔ اندرائن۔ سرخ سانٹھ۔ ملٹھی۔ اشن اور آکھو پرنی کے کاڑھے میں پکایا ہُوا مالش رس یا دُودھ وات کے غلبے میں دینا چاہیئے۔
پت کے غلبے میں اسی کاڑھے میں سدّھ کیا ہُوا گھی یا دُودھ دیں۔
کف کے غلبے کی صُورت میں اسی کاڑھے میں سدّھ کیا ہُوا یُوش وغیرہ کھانا پینا کھلائیں۔ اور سنّپاتج میں سب قسم کی تدابیر عمل میں لانی چاہئیں۔
اگر ان تدابیر سے یہ روگ دُور نہ ہوسکے۔ تو پُرانا شراب یا مدھو آسو دیں۔
ورنگھن کے لئے پرندوں کا مالش اور شکر آشے کی صفائی کے لئے وستی کا استعمال کریں۔
مندرجہ بالا تدابیر سے جب مریض شُدّھ اور تریت ہوجائے۔ تو ورشنا کارک ادویات کا استعمال کرائیں۔ اور دلپسند و خوبصُورت عورتوں کو اُسکے پاس بٹھائے رکھیں
رکت اور بھؤ (خونی) مُوتر کرچّھر میں نیل کنول کی ڈنڈی۔ تال مُول کا لس کی جڑھ۔ ایکھ کی جڑھ اور کُشا کے کاڑھے میں شہد اور مصری ملا کر پئیں۔
دیگر:۔ ایکھ۔ بِداری کند اور کھیرے کے بیجوں کے کاڑھے میں شہد

اور کھانڈ ڈال کر پی جائیں۔

دیگر:۔ گوکھرو کا رس آٹھ حصے۔ دُودھ آٹھ حصے اور گھی ایک حصہ ملا کر پکالیں۔ اور استعمال میں لائیں۔

دیگر:۔ شال پرنی وغیرہ پنج مُول کے رس یا نرملی کے رس میں مندرجہ بالا ترکیب سے گھی کو پکا کر استعمال میں لائیں۔

دیگر:۔ دُودھ کی یا میٹھی ادویات کے کاڑھے کی یا اثمار شیریں کے تیل کی دستی دیں۔

دیگر:۔ پنج مُوتر کرِچھر کے بیان میں جو معالجات بیان کئے گئے ہیں۔ وُہ سب رکتج مُوتر کرِچھر کے لئے مفید ہیں۔

مُوتر کرِچھر کے لئے ممنوعات:۔

ورزش۔ پاخانہ اور پیشاب وغیرہ حوائج ضروریہ کا روکنا۔ سُوکھی۔ رُوکھی اور تیکھی والی غذا کھانا۔ ہوا خوری۔ دُھوپ سینکنا۔ جماع کرنا اور کھجور۔ شالوک کپتھ۔ جامن۔ وِش اور کسیلے رسوں کا کھانا مندرجہ بالا سب قسم کے مُوتر کرِچھر روگوں میں منع ہے۔

ہردروگ کے بواعث:۔

ورزش۔ تیز جلاب۔ تیز دستی۔ قے۔ پاخانے کی حاجت کو روکنا۔ فاقہ کشی وغیرہ لاغر کرنے والی باتیں۔ زخم۔ فکر۔ خوف۔ تراس۔ مستی اور ابھی چاریہ ساری باتیں ہردروگ کو پیدا کر دیتی ہیں۔

ہردروگ کے عوارض:۔

ہردروگ سے تبدیلیٔ رنگت۔ غشی۔ بخار۔ کھانسی۔ ہچکی۔ دمہ۔ مُنہہ میں

بدذائقہ پن چھاجانا۔ پیاس۔ پرموہ۔ قے۔ کف اُت کلیش۔ درد اور اروچی وغیرہ دیگر بہت سے عوارض پیدا ہو جاتے ہیں۔

واتج ہردروگ کی خاص علامات:۔

ہردے کی سنسناہٹ۔ دل کا دھڑکنا۔ شوش۔ بھید۔ ستمبھتا اور موہ واتج ہردروگ کی خاص علامات ہیں۔

پتج ہردروگ کی علامات:۔

تاریکی دکھائی دینا۔ گلانی۔ جلن۔ موہ۔ تراس۔ تپش۔ بخار اور اشیائ کا زرد نظر آنا پتج ہردروگ کی علامات ہیں۔

کفج ہردروگ کی علامات:۔

ستبدھتا۔ گرانی۔ مرم ستھان میں گیلاپن۔ رالوں کا بہنا۔ بخار۔ کھانسی اور اُونگھ کفج ہردروگ کی علامات ہیں۔

سنپاتج ہردروگ کی علامات:۔

تینوں دوشوں کی علامات کا پایا جانا سنپاتج ہردروگ کا ہونا بیان کرتا ہے اور کرمج ہردروگ میں تیز درد۔ بھید اور کھجلی ہوتی ہے۔

واتج ہردروگ کا علاج:۔

سوویر۔ دہی کے مٹھے اور دہی کے توڑ کے ساتھ تیل پئیں۔

دیگر:۔ گومُوتر اور پانی کے ساتھ نمک کو سدھ کر کے سہاتا ہوا گرم گرم نوش کریں۔

دیگر:۔ پانچوں نمک کے ساتھ سدھ کیا ہوا تیل پئیں۔ تو واتج ہردروگ آناہ اور باؤ گولہ دور ہو جاتا ہے۔

دیگر:۔ سانٹھ۔ دیودارو۔ پنج مُول۔ راسنا۔ جو۔ بل کی چھال۔ کلتھی اور بیر

کا پانی ڈال کر کاڑھا بنائیں - جب چوتھائی پانی باقی رہ جائے - تو اُتار کر چھان لیں - اور اُس میں تیل پکا کر مالش اور پینے کے کام میں لائیں - تو واتج ہر دروگ دُور ہو جاتا ہے۔

دیگر :- ہرڑ - سُونٹھ - پوہکر مُول - کاکولی - الائچی خورد - سینڈھا نمک اور ہینگ کے کلک میں چوگنا پانی ڈالکر گھی پکائیں - اِسکے کھانے سے واتج گلم - ہر دروگ اور پسلی کا درد دُور ہو جاتا ہے۔

دیگر :- پوہکر مُول - بجورے کی جڑھ - سونٹھ - کچورا اور ہرڑ کا کلک - جو کھار کا پانی - گھی اور سینڈھا نمک ملاکر سب کو پکالیں - تو اِس گھی کے استعمال سے واتج ہر دروگ اور وِکرتکا کا دفعیہ ہو جاتا ہے۔

دیگر :- پوہکر مُول - بجورا - پلاس - اجوائن - کچور اور دیودارو کا کاڑھا بناکر اُس میں سُونٹھ - کالا زیرہ - ہر دو قسم کی بچ - اجوائن - جو کھار اور نمک ڈالکر گرم گرم پینے سے واتج ہر دروگ دُور ہو جاتے ہیں۔

دیگر :- ہرڑ - کچور - پوہکر مُول - بیخ کول اور بجورے کے کلک میں گڑ - پرسنا اور نمک ڈالکر گھی اور تیل میں بھُونکر کھانے سے ہر دشُول - پارشو شُول - گلم - اُدر روگ اور یونی شُول روگ دُور ہو جاتے ہیں۔

تر یُوشن آدی گھرت | ترگُنا - دو نو قسم کا تر پھلا (۱) ہرڑ - بہیڑا - آملہ (۲) داکھ - گنبھاری - فالسہ) - پاٹھا - کیڑی - گوکھرو - بلا - اتی بلا - بردھی - الائچی خورد - بھُو آملہ - کینچ - میدا - مہا میدا - ملٹھی - شال پرنی - شتاور - جیوک اور پرشن پرنی ہر ایک ۲ ۲ تولہ لیکر باریک پیس لیں - اور پھر اِن میں بھینس کا گھی ایک پرستھ اور دہی ایک پرستھ ملا کر پکالیں - اِس گھی کی مقدارِ خوراک

طاقت کے مطابق ایک تولہ۔ نصف پل اور ایک پل ہوتی ہے۔ اسکے استعمال سے دمہ۔ کھانسی۔ حبس۔ حلیمک۔ ہردروگ اور گرہنی دوش دور ہو جاتے ہیں۔

پنچ ہردروگ کا علاج:-

ٹھنڈے لیپ۔ پری شیک اور جلاب پنچ ہردروگ کے لئے مفید تدابیر ہیں۔ اس طرح اندرونی صفائی کے بعد داکھ۔ مصری۔ شہد اور فالسوں کیساتھ کھانا کھائیں۔

دیگر:- ملٹھی اور کٹکی کو گھوٹ کر مصری کے پانی میں چھان کر پینے سے بھی پنچ ہردروگ دور ہو جاتا ہے۔

دیگر:- کھشت روگ کے اثنائے بیان میں جو جو گھرت اور گڑ بیان کئے گئے ہیں۔ مرض کی تشخیص کر کے وے سب بھی پنچ ہردروگ میں استعمال کرائے جا سکتے ہیں۔ مگر ان کے ساتھ مریض کو دھنوج جانوروں کا مانس رس اور گائے کا دودھ بھی پلاتے رہنا چاہیئے۔

دیگر:- داکھ۔ کھریٹی۔ گج پیپل اور شرکرا۔

یا کھجور۔ کھشیر کاکولی۔ رشبھک اور نیل کنول

یا کاکولی۔ میدا۔ مہامیدا اور جیوک۔ ان مندرجہ بالا تینوں نسخوں میں سے کسی ایک کے کلک میں گائے کا دودھ اور بھینس کا گھی ملا کر پکا کر مریض کو کھلائیں۔

دیگر:- کسیرو۔ شیول۔ اورک۔ پنڈ۔ یا۔ ملٹھی اور کنول نال کی گانٹھ کے کلک میں چوگنا دودھ اور گھی ملا کر گھرت پکالیں۔ اس گھرت میں شہد ملا کر کھانے سے پنچ ہردروگ دور ہو جاتے ہیں۔

دیگر:- شال پرنی وغیرہ کے کلک اور دودھ سے گھی کو پکائیں۔ یا دلکھ کے رس یا گنے کے رس کے ساتھ گھی کو پکا کر استعمال میں لائیں۔ تو

پتج ہردروگ دور ہوجاتا ہے۔

دیگر:- دراکھش وغیرہ شیریں اثمار کا کاڑھا بناکر ٹھنڈا کرکے استعمال میں لائیں۔ تو پتج ہردروگ کے لئے بڑا مفید ہوگا۔

کفج ہردروگ کا علاج:-

پسینہ دینا۔ قے لانا اور فاقہ کشی کفج ہردروگ کے لئے مفید تدابیر ہیں۔

دیگر:- کلتھی اور دھنیا کے کاڑھے کے ساتھ جو کی روٹیاں یا شرکرا کے ساتھ تیز اغذیات و اشربات کا استعمال مفید ہوتا ہے۔

دیگر:- کائپھل۔ ادرک۔ سرل کاشٹ۔ ہرڑ اور اتیس کا گو موتر میں کاڑھا بناکے چھان کر نوش کریں۔

دیگر:- پیپل۔ کچور۔ پوہکر مول۔ راسنا۔ بچ۔ ہرڑ اور سونٹھ کا چورن بناکے استعمال میں لائیں۔

دیگر:- گولر۔ پیپل۔ بڑ۔ ارجن۔ پلاس۔ روہیڑا اور کھیر کی لکڑی کا کاڑھا بناکر نربد اور ترکٹے کا چورن ملاکر پکائیں۔ اس چٹنی کو گرم پانی کے ساتھ نوش کرنے سے کفج ہردروگ دور ہوجاتا ہے۔

سنپاتج ہردروگ کا علاج:-

اس مرض میں پہلے فاقہ کرانا چاہیئے۔ پھر تینوں دوشوں کے ہردروگوں میں بیان کئے ہوئے مفید کھانے کھلائیں۔ اور دوشوں کی کمی بیشی و اوسط دیکھ کر ایسا علاج تجویز کریں۔ جو تینوں دوشوں کے لئے مفید ہو۔

اگر کھانا کھاتے ہی ہردروگ میں درد کا غلبہ اور ہضم ہوجانے پر اس میں کمی واقع ہوجائے۔ تو دیودارو۔ کٹھ۔ لودھ۔ سینڈھا نمک۔ سونچر نمک۔ واوڑنگ

اور انتیس کے چورن کو گرم پانی کے ساتھ نوش کریں۔
دیگر: یا بہت ہوشیاری کے ساتھ کلپ ودھان میں بیان کیا ہوا شلاجیتو رسائن۔ اگستیہ اولیہہ۔ برہم رسائن یا آملک رسائن استعمال کرائیں۔
اگر غذا کے ہضم ہو جانے پر ہردے میں درد کی زیادتی ہو۔ تو مرغن جلاب دیں
اگر غذا کے ہضم کے اثنا میں درد ہو۔ تو پھل وریچن دیں۔
اگر تینوں اوقات میں ہی یعنی غذا کھاتے ہی۔ غذا کے اثنائے ہضم میں اور غذا کے ہضم ہو جانے پر بھی درد زیادہ ہوتا رہے۔ تو تیز مول وریچن استعمال کرائیں

کرمج ہردروگ کا علاج:۔

اس مرض میں عموماً وائیو کا راستہ رک جاتا ہے۔ اور وہ آم آشے (معدے) میں جا کر کوپت ہو جاتی ہے۔ اسلئے اس مرض میں پہلے اندرونی صفائی (شودھن کرم) مفید تدبیر ہے۔ بعد ازاں کرموں کو دور کرنے والی اور ہاضم ادویات استعمال کرائیں۔ نیز فاقہ کرائیں۔

پینس روگ (زکام) کے بواعث:۔

حوائج ضروریہ کا روکنا۔ بے ہضمی۔ رج۔ زیادہ بولنا۔ غصہ۔ موسم کی بے ترتیبی۔ سر کو سینکنا۔ بہت جاگنا۔ بہت سونا۔ ٹھنڈے پانی میں نہانا۔ اوس میں سونا۔ جماع کرنا۔ ورشیہ اور دھواں سر کے اندر رطوبت کو بڑھا دیتے ہیں۔ اور اسی سبب سے وائیو بڑھ کر زکام کو پیدا کر دیتی ہے۔

واتج زکام کی علامات:۔

نتھنوں میں ارتی اور سوئی چبھنے کا سا درد۔ سوج۔ ناک سے پانی ٹپکنا۔ آواز بھاری ہو جانا اور سر میں درد واتج زکام کی علامات ہیں۔

پیتج زُکام کی علامات:۔

ناک کے اگلے سرے کا پک جانا۔ بخار۔ مُنہ میں خُشکی۔ پیاس۔ گرم اور زرد رنگ کا مواد ناک سے ٹپکنا پیتج زُکام کی علامات ہیں۔

کفج زُکام کی علامات:۔

کھانسی۔ کھانے کی خواہش نہ ہونا۔ ناک سے گاڑھا مواد بہنا۔ پانی ٹپکنا۔ سر و تالو میں گرانی اور کھُجلی کا ہونا کفج زُکام کی علامات ہیں۔

سنّپاتج زُکام کی علامات:۔

سنّپاتج زُکام میں تینوں دوشوں کی علامات پائی جاتی ہیں۔ نیز اس میں تیز درد اور تکلیف ہوتی ہے۔

زُکام کے بگڑ جانے کا باعث:۔

تینوں دوشوں کے بہت بڑھ جانے۔ غیر مفید غذا کھانے یا علاج میں دیر لگانے سے زُکام بگڑ جاتا ہے۔

بگڑے ہوئے زُکام کی علامات:۔

چھینکیں آنا۔ ناک کا سُوکھنا۔ ناک کا بند ہو جانا۔ پانی بہتے رہنا۔ ناک اور مُنہ سے بدبو آنا۔ اپینس۔ ناک کا پک جانا۔ سوج۔ ارنبد۔ پیپ اور خُون آنا۔ پھُنسیاں نکلنا۔ پیشاب کا بہت آنا۔ امراضِ کان۔ امراضِ چشم۔ کھالیتہ۔ بالوں کا زرد یا سفید ہو جانا۔ پیاس۔ دمہ۔ کھانسی۔ بخار۔ رکت پت۔ آواز کا بھرّا جانا اور شوش بگڑے ہوئے زُکام کی علامات ہیں۔

جس مرض میں ناک رُک جاتا ہے۔ اُس میں اچھی گھات۔ سراو شوش اور پاک ہوتا ہے جس میں قوّتِ شامہ ماری جاتی ہے۔ اور مُنہ میں سے بدبو آتی ہے۔ وُہ بار

بار بگڑنے والا خراب قسم کا زُکام ہوتا ہے۔

چھینک کا باعث:۔

تمام مرم ستھانوں کو چھونے کے بعد پیشانی کے تمام راستوں میں ٹھہرا ہوُا وایُو کھشوَ تھو (چھینک) پیدا کر دیتا ہے۔

شوش (ناک کے سُوکھنے) کا باعث:۔

بڑھی ہوئی وایو کف کو خُشک کر کے نتھنوں کے پُٹ اور ناک کے راستوں میں خُشکی پیدا کر دیتی ہے۔

پرتی ناہ (ناک کے رُک جانے) کا باعث:۔

کف وایُو سے مل کر جب سانس کے راستے کو روک لیتا ہے۔ تو اُسے پرتی ناہ (ناک کا بند ہو جانا) کہتے ہیں۔

سراؤ (ناک سے پانی ٹپکنا):۔

ناک سے جب گاڑھا۔ زرد۔ سفید یا پتلا بگڑا ہوُا مواد نکلتا ہے۔ تو اُسے سراؤ کہتے ہیں

اپینس:۔

پیشانی سے جو پیلا۔ پکا ہوُا۔ گاڑھا اور بکثرت کف نکلتا ہے۔ اُسے اپینس کہتے ہیں

پُوتی ناسا:۔

اپینس کے علاج میں دیر لگا دینے سے جو دورنا ہو جاتی ہے۔ بدبو آتی ہے۔ سوج ہو جاتی ہے۔ اور چکر آتے ہیں۔ اُسے پُوتی ناس کہتے ہیں۔

گھران پاک (ناک کا پک جانا):۔

ناک میں سوزش۔ راگ۔ سوجن اور پک جانے کو گھران پاک کہتے ہیں۔ یہ رکت پت کی وجہ سے بھی ہو جاتا ہے۔

ناسا شوتھ (ناک کا سُوج جانا):۔

جب وات وغیرہ دوش نتھنوں میں رہنے والے خُون وغیرہ کو بگاڑ دیتے ہیں۔ تو ناک سُوج جاتا ہے۔

اربُد:۔

سانس کے رُک جانے کے سبب سانس اور خون کے بگڑ جانیسے ناسکا اربُد روگ ہوجاتا ہے

پُویہ رکت:۔

ناک ۔کان یا مُنہہ میں سے پت ملے رکت کا نکلنا پُویہ رکت کہلاتا ہے۔

ارُو:۔

پت سے ملی ہوئی وایُو جلد وغیرہ کو بگاڑ کر جو پھُنسیاں پیدا کردیتی ہے۔ اُسے ارُو کہتے ہیں

شر روگ کے بواعث:۔

واتج شرروگ میں سخت تکلیف ۔ درد اور پھڑپھڑاہٹ ہوتی ہے۔
پتج شرروگ میں سوزش اور ارتی ہوتی ہے۔
کفج شرروگ میں گرانی ہوتی ہے۔
سنپاتج شرروگ میں تینوں قسم کی علامات ملی ہوئی پائی جاتی ہیں۔
کرمج شرروگ میں کھجلی ۔ بدبو ۔ سُوئی چُبھنے کا سا درد اور ارتی ہوتی ہے۔

مُکھ روگ:۔

واتج مُکھ روگ میں مُنہہ کا سوکھنا ۔کرختی ۔ رُوکھاوٹ ۔ متحرک درد ۔ سیاہ ۔ سُرخ اور ٹھنڈا پانی بہنا ۔ پرسرن ۔ سنیدن ۔ تود اور بھید ہوتا ہے۔
پتج مُکھ روگ میں پیاس ۔ بخار ۔ سپھوٹک ۔ تالُو کا جلنا ۔ دُھواں سا اُٹھنا ۔ پھٹنا ۔ غشی کئی قسم کی تکلیف ۔ اور رنگت کا سفیدی یا سُرخی کے ماسوا ہوجانا یہ علامات ہوتی ہیں۔

کفج مُکھ روگ میں کھُجلی۔ گرانی۔ سفیدی۔ گلگلاپن۔ چکناہٹ۔ اروچی۔ بے حسی کف پریک۔ اُت کلیش۔ ضعفِ ہاضمہ۔ اُونگھ اور درد کم ہوتا ہے۔

سنپاتج مُکھ روگ میں تینوں دوشوں کی ملی جُلی علامات پائی جاتی ہیں۔ اسے تردوشج مُکھ روگ بھی کہتے ہیں۔

مُکھ روگ کی دیگر اقسام:۔

مُقام۔ لگاڑ۔ وضع اور نام کے لحاظ سے مُکھ روگ چونسٹھ قسم کے ہوتے ہیں ان کے الگ الگ بواعث۔ علامات۔ اوضاع اور معالجات شالاکیہ تنتر میں بہ تفصیل بیان کئے گئے ہیں۔ یہاں پر صرف مُختصر سے واتج وغیرہ اوّل الذکر چار دل قسم کے مُکھ روگوں کا علاج بیان کیا جاتا ہے۔

اروچی کی اقسام:۔

وات۔ پت۔ کف۔ اور سنّپات کے سبب سے پیدا ہونیوالا اروچی روگ چار قسم کا ہوتا ہے۔ نیز اس کی ایک قسم اور بھی ہے۔ جو افسوس۔ خوف۔ لالچ۔ غُصّہ۔ غیر دلپسند اغذیات۔ خوشبویات اور اشکال کی وجہ سے پیدا ہو جاتی ہے۔

واتج اروچی کی علامات:۔

دانتوں میں کرختگی۔ ٹھنڈک اور مُنہہ میں کسیلاپن واتج اروچی کی علامات ہیں۔

پتج اروچی کی علامات:۔

مُنہہ کا ذائقہ کڑوا۔ کھٹّا اور پھیکا ہونا۔ مُنہہ میں سے گرمی اور بدبو آنا پتج اروچی کی علامتیں ہیں۔

کفج اروچی کی علامات:۔

کفج اروچی میں مُنہہ میٹھا۔ لیسدار۔ بھاری اور ٹھنڈا ہوتا ہے۔ نیز قبض

اور ستمبھتا بھی ہوتی ہے۔

افسوس وغیرہ سے پیدا ہونے والی اروچی کی علامات:۔

اروچی کی پانچویں قسم میں جو افسوس وغیرہ اوّل الذکر اسباب سے پیدا ہوتی ہے۔ مُنہہ کا ذائقہ طبعی ہوتا ہے۔ اور تردوشج اروچی میں مُنہہ کا ذائقہ ایک طرح سے کوئی نہیں ہوتا

کرن روگ:۔

کانوں میں آواز آنا۔ درد ہونا۔ میل کا سوکھ جانا۔ پتلا مواد بہنا۔ یا مواد کا نہ بہنا واتج کرن روگ کی علامات ہیں۔

سُرخ رنگ کی سوج۔ سخت جلن اور زرد رنگ کی پیپ کا بہنا پتج کرن روگ کی علامات ہیں

سُنائی نہ دینا۔ کھجلی سخت سوج سفید اور چکنا پانی نکلنا۔ نیز درد کا تھوڑا ہونا کفج کرن روگ کی علامات ہیں۔

سنپاتج کرن روگ میں تینوں دوشوں کی علامات پائی جاتی ہیں۔ نیز اس میں سراؤ دوش اور ورن کی کثرت ہوتی ہے۔

نیتر روگ:۔

آنکھوں میں آنسوؤں کا نہ آنا۔ سُرخی کا کم ہونا۔ چیپ کا کم نکلنا۔ پھڑکنا۔ چوکا اور تیز درد ہونا واتج نیتر روگ کی علامات ہیں۔

جلن۔ پاکنا۔ درد۔ بہت سُرخی۔ زردی کا چھا جانا۔ آنسوؤں کا گرم اور بکثرت نکلنا پتج نیتر روگ کی علامات ہیں۔

آنکھوں میں سفیدی چھا جانا۔ بہت اور لیسدار آنسوؤں کا نکلنا۔ آنکھوں کا بوجھل معلوم ہونا اور ان میں کھجلی ہونا کفج نیتر روگ کی علامات ہیں۔

تردوشج نیتر روگ میں تینوں دوشوں کی ملی جُلی علامات پائی جاتی ہیں۔

سب قسم کے نیتر روگ تعداد میں چھیانوے ہوتے ہیں۔

ان امراض کا مفصّل بیان شالاکیہ تنتر میں کیا گیا ہے۔

کھالتیہ (بالوں کا گرنا) کے بواعث:۔

وات وغیرہ دوشوں سے ملکر تیج بالوں کی جڑھونکو جلا کر کھالتیہ روگ کو پیدا کر دیتا ہے۔ اگر بالونکی جڑھیں مکمّل طور پر نہ جلیں۔ تو بال باہر سے سفید ہو جاتے ہیں۔

جتر و سے اُوپر پیدا ہونے والے امراض کا حال اُوپر بیان کر دیا گیا۔ اب ہم ذیل میں ان سب کا مختصر طور پر علاج بتاتے ہیں۔

واتج زُکام کا علاج:۔

اگر واتج زُکام میں کھانسی ہو جائے۔ اور آواز بھرّا جائے۔ تو جَو کھار ملا ہُوا گھی مالش رس یا گرم دوُدھ پلائیں یا مرغّن دھوم پان کرائیں۔

دیگر:۔ سونف۔ دار چینی۔ کھریٹی کی جڑھ۔ شیوناک۔ اِرنڈ کی جڑھ۔ بل کی چھال اور املتاس کو پیس کر موم۔ چربی اور گھی میں ملا کر بتّی بنا کے دُھوم پان کریں۔

دیگر:۔ نئے زُکام میں گھی اور جَو کے ستوؤنکو چلم میں بھر کے دم کشی کریں۔

دیگر:۔ اگر کنپٹی۔ مُوردھا اور پیشانی میں درد ہوتا ہو۔ تو ہاتھوں کو گرم کریں۔ اور گرم ہی پُلٹس باندھیں۔

دیگر:۔ اگر چھینک و زُکام کا بہنا بند ہو جائے۔ تو جسم پر اچھی طرح سے تیل وغیرہ کی مالش کر کے سشنکر سویدیں۔

دیگر:۔ ہِنش ترن۔ زیرہ سیاہ۔ بچ۔ ترکاری اور چوُرک کو پیس کر سُونگھیں۔

دیگر:۔ دار چینی۔ تیج پات۔ مرچ سیاہ۔ الائچی خورد اور زیرہ کا چوُرن بنا کر سُونگھیں۔

تیل | سر دتوں۔ ناسا پُٹ۔ نتھنوں اور آنکھوں میں خُشکی چھا جانے کی

صورت میں مندرجہ ذیل تیل کی نسوار دیں۔ جیسے
تلوں کو بکری کے دودھ کی بھاونا دیکر بکری ہی کے دودھ میں انہیں گھوٹ لیں۔ پھر ایک ہانڈی میں دودھ بھر کر اس پر ایک کپڑا باندھ کر اوپر تلوں کے اس ٹکڑے کو رکھ دیں۔ اور ہانڈی کے نیچے آگ جلائیں۔ تاکہ دودھ کی گرمی سے تیل نکل آئے۔ پھر اس میں ملٹھی کا چورن ملا کر اسے اوپر والے دودھ میں ہی نچوڑ ڈالیں۔ پھر اس میں دش مول کا کاڑھا ڈال کر پکالیں۔ پھر اس میں راسنا ملٹھی۔ اور سیندھا نمک ملا کر پکائیں۔ اس طرح دس دفعہ پکانے سے انو تیل تیار ہوتا ہے۔
مریض کو پہلے آستھاپن وستی دیکر سنگدھ کریں۔ پھر داتج زکام میں مندرجہ بالا تیل کی نسوار دیں۔ چکنے۔ کھٹے اور گرم دیہاتی جانوروں کے مانس رس کے ساتھ ہلکا اناج کھانے کو دیں۔ گرم پانی سے نہائیں۔ اور گرم ہی پانی پیا کریں۔ ہوا سے خالی گرم مکان میں رہائش رکھیں۔ اور فکر۔ ورزش۔ گفتگو۔ حرکت اور جماع سے قطعی دور رہیں۔

پت زکام کا علاج:۔

پت زکام میں تکت آدی گھرت یا سونٹھ ڈالکر جوش دیا ہوا دودھ پینا چاہیئے پکے ہوئے زکام میں دوش کے پکانے کے لئے اوردھ وریچن دیں۔
اس پکے ہوئے زکام میں پاٹھا۔ ہر دو ہلدی۔ مروڑ پھلی۔ پیپل۔ جاتی پتر۔ اور دنتی ڈال کر پکائے ہوئے تیل کی نسوار دیں۔
پت یہ رکت میں رکت پت کو دور کرنے والے کاڑھے اور نسواریں کام میں لائیں پاک۔ جلن اور پھنسیاں وغیرہ ہونے کی صورت میں ٹھنڈے لیپ اور

سیچن کریں۔ اس کے لئے سنیہک۔ لسنیہ اُپ چار اور شیریں و ٹھنڈے
کاڑھے مفید ہوتے ہیں۔

تھوڑے پت والے زکام میں سنگدھ وریچن دینا چاہیئے۔

گھی۔ دُودھ۔ جو۔ شالی چاول۔ گیہوں۔ جنگلی جانوروں کا مانس رس۔ شیبت اہل
تکت ساگ اور مُونگ وغیرہ کا یُوش مفید ہوتا ہے۔

کفج زکام کا علاج:۔

کفج زکام میں اگر گرانی اور اروچی ہو۔ تو پہلے فاقہ کرائیں۔ پھر کف کے پکانے
کے لئے گھی کا لیپ کر کے سوید اور پری ثیک کریں۔

کفج زکام میں کف کے اُت کلشٹ ہونے پر مُدگ چُورن۔ ترکُٹا۔ کھشار اور
گھی میں لہسن ملا کر کھلائیں۔ اور کف کو دُور کرنے والی قے کرائیں۔

کفج زکام میں اپینس۔ پُوتی نسیہ۔ گھران سراو اور کھجلی ہونے پر دُھوم پان
اور چرپری ادویات کے ذریعے آڈ پیڑن دینا مفید ہوتا ہے۔

نسوار وغیرہ کے نسخے:۔

منسل۔ بچ۔ ترکُٹا۔ واوڑنگ۔ ہینگ اور گوگل اِن کے چُورن کا پردھمن
کریں۔ یا اس چُورن کو سُونگھیں۔

دیگر:۔ بھارنگی۔ لاڑا۔ ترکاری اور سُرسا آدی گن کی ادویات کے ساتھ پکا
ہُوا سرسوں کا تیل کفج زکام کے لئے مفید ہوتا ہے۔

دیگر:۔ اگر تکلیف زیادہ ہوتی ہو۔ تو کالا گورو۔ بچ۔ ہڑتال۔ واوڑنگ۔ کُٹھ۔
پیپل اور کنجا کا کلک بنا کر اُسکے ساتھ سرسوں کا تیل پکالیں۔ اس تیل کی نسوار دینے
سے پاک اُنمکھ۔ کاڑھے اور میدا کے سے کف آنے کو دُور کرتا ہے۔

دیگر:- کفج زکام میں کف کے رُک جانے پر مریض کو سنیہن دیکر قے کرانی چاہیئے
دیگر:- قے آور ادویات ڈالکر پکایا ہُوا دُودھ - تل - ارُد اور یواگو کے ساتھ دے کر قے کرانی چاہیئے۔
اس مرض میں بینگن - پٹول - ترکُٹا - کُلتھی - ارہر اور مُونگ کے یُوش کیف کو دُور کرنے والے اناج اور گرم پانی سے سیچن کرنا مفید تدابیر ہیں۔
بگڑے ہوئے زکام میں تردوش کو دُور کرنے والی تدابیر عمل میں لانی چاہئیں سوج میں دافع ورم علاج کریں۔
اور باقی کے ارُبد اور ادھی مالش وغیرہ امراض میں خُوب غور کر کے علاج کریں۔

شروروگ کا علاج:-

واتج شروروگ میں سنیہن - سویدن - نسوار - اتّی پان - اُپناہ (پُلٹس) اور دیگر وات کو دُور کرنے والے نسخوں کا استعمال کریں۔
بخار کے بیان میں لکھی ہوئی اگرُو آدی ادویات کو تیل میں بھُون کر گرم گرم کا سر پر لیپ کریں۔
علےٰ ہذا القیاس زندگی افزا ادویات اور چمبیلی وغیرہ کے پھُول کا یا مچھلی کے مالش کا اُپناہ بھی مفید ہوتا ہے۔
اسی طرح راسنا اور شال پرنی وغیرہ لگھو پنچ مُول میں پکائے ہوئے دودھ کی نسوار دینے سے سر کی پاتنا دور ہو جاتی ہے۔
دیگر:- راسنا - کاکولی - کھشیر کاکولی اور شرکرا کا کلک بنا کر دُودھ اور تیل ڈال کر پکا لیں - اور اس تیل کی نسوار دیں۔

واتج پتج شروروگ کا علاج:-

کھریٹی۔مہوا۔ملٹھی۔وداری کند۔رکت چندن۔نیل کنول۔جیوک۔رشبھک۔ داکھ اور شکر ہر ایک دو کرش۔ تیل ایک پرستھ۔ دودھ ایک پرستھ اور جنگلی جانوروں کا مانس رس بقصف تُلا لیکر پکا کر نسوار کے کام میں لائیں۔ تو دات پت سے پیدا ہونے والے جترو سے اوپر کے جملہ امراض دور ہو جاتے ہیں۔

مایور گھرت دش مول۔کھریٹی۔راسنا۔ترپھلا۔ملٹھی اور مور کا گوشت وخون وغیرہ (پروں۔پتے۔آنتوں۔بیٹھ۔چونچ اور پنجوں کے ماسوا باقی سب اشیا) پانی ملا کر کاڑھا بنا لیں۔ پھر اس کاڑھے میں ایک پرستھ گھی اور اتنا ہی دودھ۔نیز زندگی افزا ادویات کا کلک ایک ایک کرش ڈال کر پکا لیں۔

اس گھرت کے پینے سے سر کے امراض۔کانوں کے امراض۔آنکھوں کے امراض۔ناک کے امراض۔زبان کے امراض۔تالو کے امراض منہ کے امراض اور گلے کے امراض دور ہو جاتے ہیں۔جترو سے اوپر کے جملہ امراض کو دور کرنے والا یہ مایور گھرت کہلاتا ہے۔

مہا مایور گھرت مایور گھرت کی ادویات کے کاڑھے میں ایک پرستھ گھی۔ چار پرستھ دودھ اور مندرجہ ذیل ادویات کے کلک ایک ایک کرش بھر ڈالکر پکا لیں۔ جیسے جیونتی۔ترپھلا۔میدا۔ردھی۔فالسہ۔سمنگا۔چب۔بھارنگی۔کھنبھاری۔ دیودارو۔کنیج کے بیج۔مہا میدا۔تال۔کھجور۔مرنال۔کنول کی گانٹھ۔کھجور کا گڑا۔سینگی۔جیوک۔بدماکھ۔ستاور۔وداری کند۔ایکھ۔بڑی کیٹری۔ دونوں سارو ا۔مروڑپھلی۔گوکھرو۔رشبھک۔سنگھاڑا۔کسیرو۔راسنا۔شال پرنی۔ بھوآملہ۔چھوٹی الائچی۔شٹھی۔پوہکر مول۔سانٹھ۔بنسلوچن۔کاکولی۔جوانن

ملٹھی - اخروٹ - بادام - مُنجات اور پستہ -
ان میں سے جتنی ادویات مِل سکیں - لے کر اُن کے کلک بنا کر مذکورہ بالا کاڑھے گھی اور دُودھ کے ساتھ ملا کر پکالیں -
اس گھی کو لنوار - مالش پینے اور دستی کے طور پر استعمال کریں - تو ہر قسم کے شرورگ - مُہلک کھانسی اور دمہ - گردن کا اکڑ جانا - پُشت کا جکڑ جانا - سُوکھا - آواز کا بھرّا جانا - ادِت روگ - یونی روگ - فسادِ خون اور منی کی خرابیاں دُور ہو جاتی ہیں -
اس کے استعمال سے بانجھ عورت کے بھی لڑکا پیدا ہو جاتا ہے -
جو عورت ایّام حیض سے فراغت پا کر اسے پیتی ہے - اُس کے ہاں بالیقین لڑکا پیدا ہوتا ہے -
بھگوان اتری کمار نے اس مہا مایُورنامی گھرت کی بڑی ہی تعریف کی ہے -
دیگر :- اوّل الذکر ترکیب ہی کے مطابق مور کے مالس کی بجائے چُوہے بنیر مُرغ یا خرگوش کا مالس ملا کر گھرت پکا کے بھی استعمال کیا جاتا ہے - جس سے جترو سے اُوپر کے جُملہ امراض دُور ہو جاتے ہیں -

ہیج شرورگ کا علاج :-

ہیج شرورگ میں گھی - دُودھ - ٹھنڈے پری ثیک - ٹھنڈے لیپ - لنوار - زندگی افزا ادویات سے پکائے ہوئے گھی اور پت کو دُور کرنیوالی اغذیات و اشربات کا استعمال کرنا چاہیئے -
دیگر - رکت چندن - خس - ملٹھی - کھرٹی - دیا گھر نکھ اور نیل کنول کو دُودھ کے ساتھ پیس کر سر پر لیپ کریں -

دیگر:- یا انہی ادویات بالا کا کاڑھا بنا کر سر پر پری ٹیک کریں۔
دیگر:- دارچینی۔ تیج پات اور شرکرا کو چاولوں کے پانی کے ساتھ پیس کر ناک میں نچوڑیں۔ اور اوپر سے گھی کی نسوار دیں۔
دیگر:- ملٹھی چندن اور اننت مول کے کلک کو دودھ اور گھی میں ملا کر پکا لیں۔ اور اس گھی کی نسوار دیں۔
دیگر:- اسی طرح شرکرا ملٹھی اور داکھ میں دودھ اور گھی ڈال کر پکا لیں۔ اور بطور نسوار کام میں لائیں۔ تو پنج شرو روگ دور ہو جاتے ہیں۔

کفج شرو روگ کا علاج:-

کفج شرو روگ میں سویدن کے بعد دھوم۔ لنیہ اور پردھمن وغیرہ سے مریض کو شدھ کر کے کف ناشک پرلیپ اور کھانا کھلائیں۔
کف اور واتج شرو روگ میں پرانے گھی کا پلانا اور تیز روستی کا استعمال میں لانا اچھا ہوتا ہے۔
سنّپاتج اور کرمج شرو روگوں میں فصد کھولنا مفید ہوتا ہے۔

مندرجہ بالا شرو روگوں کا علاج:-

ارنڈ کی جڑ۔ خس۔ گوگل۔ اگر اور رکت چندن کو پیس کر ریشمی کپڑے کے ٹکڑے پر لگا کر بتّی بنا کر دھوم پان کریں۔
دیگر:- اگر۔ کُٹھ اور تگر کی مندرجہ صدر ترکیب کے مطابق بتّی بنائیں۔ اور دھوم پان کریں۔
دیگر:- سنّپاتج شرو روگ میں سنّپات کو دور کرنیوالی تدابیر عمل میں لائیں۔
دیگر:- کرمج شرو روگ میں تیز شرو ویرچن دیں۔

دیگر:- دارچینی - مہوا - نکھی - دنتی - واوڑنگ - نوُمالکا - اونگا کے بیج - کنجا کی مینگی - سرس کی چھال - کھشبک - اشمنتک - بِل - ہلدی - ہینگ - پُوتھکا اور پھینی جُھک - اِن سب سے چوگنا تیل اور تیل سے چوگنا مینڈھے کا پیشاب ملا کر تیل پکا لیں - اِس تیل کو نسوار کے کام میں لائیں۔

دیگر:- انہی ادویات کا چُورن بنا کر پردھمن کریں۔

دیگر:- سہانجنے کے بیج - کنجے کی مینگی اور ترِکُٹا کا چُورن بنا کر ناک میں رگڑیں نیز امراض کو دُور کرنے والے کاڑھے - کھشار - چُورن اور کلک بھی اُدوپرٹن کے کام میں لائیں۔

مکھ روگوں کا علاج:-

مُکھ روگ میں دوش کے مطابق شُکت - تِکت - کٹُو اور کھشودر کے ذریعے اُدگھرشن (منجن) - کَول گرہ - دھُوم پان - پردھمن - ومن - ویچن - لنگھن اور بھوجن کرنا چاہیئے۔

مکھ روگوں کے لئے کَول گرہ:-

پیپل - اگر - دارہلدی - دارچینی - جَوکھار - رسونت - پاٹھا - تیجوتی اور ہرڑ کو ہموزن لے کر چُورن بنا لیں - اور اُس میں شہد - سیندھو - مادھو اور مادھویک ملا کر مُنہ میں رکھیں - تو سب قسم کے مُکھ روگ دُور ہو جاتے ہیں - یہ اُتم کَول گرہ کہلاتا ہے۔

دنت منجن:-

چَب - ہرڑ - الائچی خورد - لجالُو - کُٹکی - موتھا - پاٹھا - مالکنگنی - لودھ - دارہلدی اور کُٹھ کو ہموزن لے کر چُورن بنا کر دانتوں پر رگڑیں - تو لہو کا

نکلنا۔ کنٹھ و اور درد دانت دُور ہو جاتا ہے۔

کنٹھ روگوں کا علاج:۔

پنج کول۔ تالیس پتر۔ الائچی۔ مرچ سیاہ۔ دارچینی۔ پلاس۔ مُشکک۔ کھشار اور جوکھار لے کر سب کو پیس کر دُگنا پُرانا گُڑ ڈال کر پکا کر جھڑبیری کے بیر کے برابر گولیاں بنا کر سات روز تک مُشکک کی راکھ میں دبا رکھیں۔ اِن گولیوں کے مُنہہ میں رکھ کر چُوسنے سے سب قسم کے امراضِ حلق دُور ہو جاتے ہیں۔

دیگر:۔ گھر کا دُھواں۔ جوکھار۔ پاٹھا۔ ترکُٹا۔ رسونت۔ چیب۔ ترپھلا۔ لودھ اور چیتا کو باریک پیس کر شہد ملا کر گولیاں باندھ لیں۔ اور اِنہیں مُنہہ میں رکھ کر چُوسیں۔ تو ہر قسم کے امراضِ حلق دُور ہو جاتے ہیں۔ اِن ادویات کا چُورن کالک چُورن کہلاتا ہے۔ اور دانت۔ مُنہہ و گلے کے امراض کو دُور کر دیتا ہے۔

پیتیک چُورن:۔

منسل۔ جوکھار۔ ہرتال۔ سیندھا نمک۔ دارہلدی اور دارچینی کے چُورن میں شہد اور گھی ملا کر مُنہہ میں رکھنے سے گلے کے امراض دُور ہو جاتے ہیں۔ اِسے پیتیک چُورن کہتے ہیں۔ مکھ روگوں کے لِئے بھی یہ چُورن بُہت مفید ہوتا ہے۔

مردویک آدی چُورن:۔

داکھ۔ کٹکی۔ ترکُٹا۔ دارہلدی۔ دارچینی۔ ترپھلا اور موتھا اِن کا چُورن بنا کر گھی سے گولیاں بنا کر مُنہہ میں رکھیں۔ تو گلے کے روگ دُور ہو جاتے ہیں۔

دیگر:۔ پاٹھا۔ رسونت۔ مروڑپھلی اور چیب کے چُورن میں شہد ملا کر مُنہہ

میں رکھیں۔ تو گلے کے امراض دُور ہو جاتے ہیں۔ مندرجۂ الصدر تینوں نُسخوں کے استعمال سے وات۔ پت اور کف دُور ہو جاتے ہیں۔

دیگر: کُٹکی۔ اتیس۔ پاٹھا۔ دارہلدی۔ موتھا اور اِندر جَو کا گو مُوتر میں کاڑھا بنا کر پینے سے گلے کے امراض دُور ہو جاتے ہیں۔

دیگر: دارہلدی کے کاڑھے کے تلے آگ جلا کر ہلاتے رہیں جب وُہ گاڑھا پڑ جائے۔ تو اُس میں شہد ملا کر استعمال میں لائیں۔ تو مُکھ روگ۔ رکت دوش اور ناڑی ورن دُور ہو جائینگے۔

دیگر: تالُو سُوکھنے اور پیاس لگنے کی حالت میں کھانا کھانے کے بعد گھی پینا چاہیئے۔ اِس حالت میں لنوار دینا اور شراب نیز مرغّن و ٹھنڈے مالش رس بھی مفید ہوتے ہیں۔

دیگر: مُکھ پاک میں شرا کرم۔ شرو وِریچن اور کائے وِریچن دیں۔ نیز گو مُوتر۔ تیل۔ گھی۔ شہد اور دُودھ کے ساتھ گُول گرہ دینا بھی اچھا ہوتا ہے

دیگر: مُکھ پاک میں ترپھلا۔ پاٹھا۔ داکھ اور چنبیلی کے پتّوں کے کاڑھے میں شہد ڈالکر غرغرے کریں۔

دیگر: کسیلے۔ کڑوے اور ٹھنڈے کاڑھے بھی مُنہہ کے دھونے کے لئے اچھی چیزیں ہیں۔

کھدر آدی وٹکا سفید خیر سال ایک تُلا اور رِیٹ خیر دو تُلا کو اچھی طرح دھو کر کُوٹ لیں۔ اور پھر ان کو چار درون پانی میں ڈالکر آگ پر چڑھا دیں۔ جب پانی ایک درون رہ جائے۔ تو اُسے چھان کر چھنے ہوئے کو پھر آہستہ آہستہ (دھیمی آگ پر) پکائیں۔ اِس طرح پکتے پکتے جب وُہ گاڑھا سا ہو

جائے۔ تو اُس میں مندرجہ ذیل ادویات کا دو دو تولہ بھر چُورن ملا دیں۔ جیسے صندل سُرخ۔ پدماکھ۔ خس۔ مجیٹھ۔ دھاوے کے پھُول۔ موتھا۔ پُنڈریا۔ ملٹھی دارچینی۔ الائچی۔ تیج پات۔ کیسر۔ لاکھ۔ رسونت۔ جٹا مانسی۔ ترپھلا۔ لودھ نیتر بالا۔ ہردو ہلدی۔ پرینگو۔ بڑی الائچی۔ لجّالُو۔ کائپھل۔ بچ۔ جوالسہ۔ اگر۔ پتنگ۔ گیرو اور انجن یہ ادویات چُورن بنا کر ڈالنی چاہئیں جب قوام ٹھنڈا ہو جائے۔ آگ کے اُوپر سے اُتار کر لونگ۔ نکھی۔ ککّول اور جاوتری ایک ایک پل ڈال دیں۔ اور ایک کُڑو کپور ملا لیں۔ پھر اس کی گولیاں بنا کر سُکھا لیں۔ اور ایک ایک گولی مُنہ میں رکھ کر چُوستے رہیں۔

یا انہی ادویات کے کاڑھے اور کلک سے تیل کو پکا کر مُنہ میں رکھیں۔ تو دانتوں کا ہلنا۔ ٹُوٹنا۔ دانتوں میں سوراخ ہو جانا۔ کیڑا لگنا۔ مواد رِسنا۔ اُپ لیپ۔ پچھلتا۔ بدآوازی اور امراضِ حلق دُور ہو جاتے ہیں۔ غرض دانتوں اور گلے کے جملہ امراض کے لئے یہ نہائت ہی مفید دوائی ہے۔

اروچی کا علاج:۔

اروچی روگ میں جس میں کھانے کی رغبت نہیں رہتی۔ کَوَل گرہ۔ دُھوم پان مُکھ دھاون (غرغرے)۔ دل پسند اغذیات واشربات۔ خُوش کرنا اور تسلّی دینا نہائت مفید تدابیر ہیں۔

کَوَل گرہ کے چار نسخے:۔

(۱) کُٹھ۔ سونچر نمک۔ زیرہ سیاہ۔ شکرا۔ مرچ سیاہ اور بڑ نمک۔

(۲) آملہ۔ الائچی خورد۔ پدماکھ۔ خس۔ پیپل۔ نیل کنول اور چندن

(۳) لودھ۔ چیب۔ ہرڑ۔ ترکٹا اور جوکھار

(۴) ادرک کا رس - انار کا رس اور شکرا

مندرجہ صدر چاروں نسخے چار قسم کے گول گرہوں کے ہیں۔ ان میں استعمال سے پہلے تیل اور شہد ملا لینا چاہیئے۔ تو واتج۔ پتج۔ کفج اور سنپاتج اروچی کو بالترتیب دُور کر دیتے ہیں۔

دیگر:۔ زیرہ سیاہ۔ مرچ سیاہ۔ زیرہ سفید۔ داکھ۔ ورکھشامل۔ داڑم۔ سونچر نمک۔ گڑ اور شہد کو ہموزن لے کر ملا کے استعمال کرانے سے سب قسم کی اروچی دُور ہو جاتی ہے۔

واتج اروچی میں وستی۔ پتج میں وریچن اور کفج میں قے کرانی چاہیئے۔ علیٰ ہذا القیاس من کی خرابی سے پیدا شدہ اروچی میں دِل پسند اور مسرت بخش تدابیر اختیار کرنی چاہئیں۔

واتج سوڑ بھید کا علاج:۔

واتج سوڑ بھید کی شکائت میں غذا کے بعد گھی پینا چاہیئے۔

دیگر:۔ بلا تیل۔ راسنا تیل۔ گڑوچی نیل نیز کاڑھا۔ چورن۔ لیہہ اور گول استعمال کرانے چاہئیں۔

دیگر:۔ پنچ مول کے کاڑھے کے ساتھ پکائے ہوئے مور۔ تیتر اور مرغ کے مانس رس پیئیں۔

دیگر:۔ مایور کھشیر۔ مایور گھرت یا ترکٹا آدی گھرت کا استعمال بھی نہائت مفید ہوتا ہے۔

پتج سوڑ بھید کا علاج:۔

پتج سوڑ بھید میں مسہل۔ شیریں ادویات سے پکایا ہوا دودھ۔ سر پر گڑ اور

چرپری ادویات کا استعمال مفید ہوتا ہے۔
دیگر:- چب۔ بھارنگی۔ ہرڑ۔ ترکٹا۔ جوکھار۔ شہد اور چیتا کا لیہہ (لعوق) بنا کے چاٹیں۔
دیگر:- پیپل اور ہرڑ میں شہد ملا کر چاٹیں۔
دیگر:- تیز شراب پلائیں۔

رکتج سُوژبھید کا علاج:-

جنگلی جانوروں کا مانس رس گھی ملا کر پلائیں۔
دیگر:- داکھ۔ ودراری کند اور گنّے کے رس میں شہد۔ گھی اور کھانڈ ملا کر کھلائیں۔
دیگر:- کھشے کاس میں جو معالجات بیان کئے گئے ہیں۔ وہ سب بھی اِس کے لئے مفید تدابیر ہیں۔
دیگر:- اِس مرض میں پتج سُوژبھید کو دُور کرنے والی تدابیر اور فصد کھولنا بھی مفید ہوتا ہے۔

سنّپاتج سُوژبھید کا علاج:-

فصد کے علاوہ اور سب مندرجہ بالا معالجات سنّپاتج سُوژبھید کے لئے بھی بُہت مفید ہوتے ہیں۔

کرن روگوں کا علاج:-

دردِ کان میں زُکام کی مانند وات کو دُور کرنے والی تدابیر مفید ہوتی ہیں۔ اِس کے لئے تیل سے بھرا پروبہہ اور نسوار بھی مفید ہوتی ہے۔
کرن پاک (کان پکنے) یا کرن سراو (کان بہنے) میں ترن کا سا علاج کرنا چاہیئے

امراضِ گوش میں غذا۔ کرن پورن اور سنیہہ دوش کے مطابق ہونا چاہیئے۔

کرن پورن پریوگ:۔

ہینگ۔ دھنیا اور سونٹھ ڈالکر پکایا ہُوا تیل سرسوں کان میں ڈالنا چاہیئے یہ دردِ کان کے دفعیے کے لئے نہائت مفید ہے۔

دیگر:۔ دیودارو۔ بچ۔ سونٹھ۔ سونف۔ کُٹھ۔ سینِدھا نمک اور بکرے کے پیشاب میں پکایا ہُوا تیل دردِ کان کو دُور کر دیتا ہے۔

دیگر:۔ زرد کوڑیاں لیکر اُنہیں مٹی کے ایک نئے برتن میں جلالیں۔ اِس راکھ کو چار گُنا پانی میں سرادت کریں (ٹپکالیں)۔ اور اُس پانی میں سُگندھت تیل پکالیں۔ پھر اُس میں رسونت اور سُونٹھ پیسکر ڈال دیں۔ تو اِس کے کان میں ڈالنے سے دردِ کان دُور ہو جاتا ہے۔

کھشار تیل | سُوکھی مُولی اور سُونٹھ کا کھار۔ ہینگ۔ سونٹھ۔ سونف۔ بچ۔ کُٹھ۔ دارہلدی۔ سُہانجنے کی چھال۔ رسونت۔ سونچر نمک۔ جَو کھار۔ سجّی کھار اُدبھِد نمک۔ سینِدھا نمک۔ بھُوج گرنتھی۔ بڑ نمک اور موتھا ان کے کلک ہموزن اور سب سے چوگنا شہد کا سرکہ[۱]۔ اِتنا ہی بجورے کا رس۔ آم قدر کدلی کا رس اور ایک چوتھائی تیل ڈال کر پکائیں۔

اِس تیل کو کان میں ڈالنے سے بہرہ پن۔ کانوں میں سے آواز کا آنا۔ بکثرت پیپ بہنا۔ کیڑے اور دردِ کان دُور ہو جاتا ہے۔

---

[۱] شہد کا سرکہ بنانے کی ترکیب یہ ہے۔ کہ بجورے کا رس ایک پرستھ۔ شہد ایک کڑو اور پیپل پسی ہوئی ایک پل سب کو ملا کر شہد والے برتن میں بھر کے ایک ماہ تک دھانوں کے ڈھیر میں دبا رکھیں۔

وَید کو چاہیئے۔ کہ مریض کے دوش۔ موسم اور طاقت و کمزوری کا لحاظ رکھ کر مُکھ روگوں۔ کرن روگوں اور نیتر روگوں میں بھی اِس کا استعمال کرائے۔

نیتر روگوں کا علاج:۔

نیتر روگوں کے پیدا ہوتے ہی وِڈالک نامی لیپ کے لگانے سے جلن اُپ لیپتا۔ سوج اور سُرخی دُور ہو جاتی ہے۔

دوشوں کے لحاظ سے نیتر روگوں کا علاج:۔

سُونٹھ اور سیندھا نمک لے کر گھی میں چرب کر لیں۔

دیگر:۔ موتھا۔ سیندھا نمک اور گیرو کو گھی میں چرب کر لیں۔

مندرجہ بالا ہر دو نُسخوں کو رس کریا کے مطابق واتج نیتر روگوں میں استعمال کریں۔ تو جلدی آرام ہو جاتا ہے۔

دیگر:۔ پٹھانی لودھ کو گھی میں ملا کر یا ہرڑ کے ٹکڑے کو گھی میں گرم کر کے وِڈالک دیں۔

پِتج نیتر روگ میں صندل سُرخ۔ اننت مُول اور مجیٹھ کا وِڈالک دیں۔

دیگر:۔ پدماکھ۔ ملٹھی۔ جٹا مانسی اور صندل زرد کا وِڈالک دیں۔

دیگر:۔ گیرو۔ سیندھا نمک۔ موتھا اور گوروچن کی رس کریا کریں۔

کفج نیتر روگ میں شہد۔ پرینگو اور منسل کا وِڈالک دیں۔

سنّپاتج نیتر روگ میں تینوں دوشوں کی بیان کردہ ادویات کا آنکھوں کے باہر باہر لیپ کریں۔ روگ کے پختگی کو پہنچ جانے پر تین دن کے بعد آنکھوں کے اندر سُرمہ لگانا چاہیئے۔ مگر پلکوں میں نہ لگائیں۔

واتج نیتر روگ میں بِلْو آدی پنچ مُول۔ اَرنڈ کی جڑھ۔ ترکاری۔ کیڑی کلا

اور میٹھے سہانجنے کو پانی میں پکا کر چھان لیں۔ اور اس پانی کو سہاتا سہاتا گرم گرم آنکھوں میں ٹپکائیں۔

دیگر:۔ داکھ۔ دارہلدی۔ مجیٹھ۔ لاکھ۔ ملٹھی۔ مہوا اور نیل کنول کے کاڑھے میں چینی ڈال کر ٹھنڈا ہونے پر آنکھوں میں بھر دیں۔ تو رکت پت کی وجہ سے پیدا ہونے والی سُرخی دُور ہو جاتی ہے۔

کفج نیتر روگ میں سونٹھ۔ ترپھلا۔ موتھا۔ نیم کی چھال اور اڑوسے کا رس قدرے گرم کرکے آنکھوں میں ٹپکائیں۔

اسی طرح سنّپاتج نیتر روگ میں تینوں دوشوں کا ملا جُلا آشچوتن کرنا چاہیئے (ادویات کا رس ٹپکانا چاہیئے)۔

نیتر روگوں کے لئے ورتی کریا:۔

بڑی کٹیری۔ ارنڈ کی جڑھ کی چھال۔ سہانجنے کے پھول اور سیندھا نمک بکری کے دُودھ میں پیس کر بتّی بنالیں۔ اس بتّی کو دُودھ یا پانی میں گھس کر آنکھوں پر لگانے سے واتج نیتر روگ دُور ہو جاتے ہیں۔

دیگر:۔ چمبیلی کی کھشار۔ سنکھ کی بھسم۔ ترپھلا۔ ملٹھی اور کھریٹی کو انترکھشر (آسمانی) پانی میں پیس کر بتّی بنالیں۔ تو اس سے رکت پتج نیتر روگ دُور ہو جاتے ہیں۔

دیگر:۔ سیندھا نمک۔ ترپھلا۔ ترکٹا۔ سنکھ بھسم۔ سمندر جھاگ۔ شلاپشپ، اور رال کی بتّی کفج نیتر روگوں کو دُور کر دیتی ہے۔

سرب دوش ناشنی ورتی | پُنڈریا کاٹھ۔ ملٹھی اور دارہلدی لیکر آٹھ گنا پانی ڈال کر آگ پر چڑھا دیں۔ جب ایک چوتھائی پانی باقی رہ جائے تو

اُتار کر چھان لیں۔ اور اُس کاڑھے کو پھر آگ پر چڑھا دیں۔ جب پکتے پکتے گاڑھا ہو جائے۔ تو اُس میں سہانجنے کے بیج۔ درونی لُشپ اور کچّا نیل کنول ہر ایک ایک کرش لے کر چُورن بنا کر ملا لیں۔ اور بتّی بنا کر استعمال میں لائیں تو سب دوش دُور ہو جاتے ہیں۔ اور نظر صاف ہو جاتی ہے۔

دیگر:۔ گلو۔ ملٹھی۔ نیم کی چھال۔ پٹول۔ بکری کی مینگنی۔ اڑوسہ۔ پُنڈریا کاٹھ دارہلدی اور اننت مُول ہر ایک آٹھ آٹھ پل لیکر اچھی طرح دھو کر کُوٹ لیں اور آٹھ گُنا پانی ملا کر آگ پر چڑھا دیں۔ جب چوتھائی پانی رہ جائے۔ اُتار کر چھان لیں۔ اور اُسے پھر آگ پر پکائیں۔ جب پکتے پکتے گاڑھا ہو جائے تو اُس میں چینی اور مرچ سیاہ ایک ایک کرش۔ چمبیلی کے پھول ایک کرش اور کچّا نیل کنول ایک کرش پیسکر ملا لیں۔ اور پھر سب کی بتّی بنا کر آنکھوں پر لگانے سے سب دوش دُور ہو جاتے ہیں۔ نیز بصارت بھی صاف ہو جاتی ہے

دیگر:۔ سنکھ کی بھسم۔ مُونگے کا چُورن۔ وَیدُوریہ کا چُورن۔ لوہتا کھش اور پَلَوْ کی ہڈّیاں۔ سَووِیرا انجن اور سُہانجنے کے بیج لیکر اِن سب کی بتّی بنا کر استعمال کریں۔ تو سب قسم کے نیتر روگ دُور ہو جاتے ہیں۔

بعض جگہ لوہتا کھش کی بجائے لوہے اور تانبے کی بھسم بیان کی گئی ہے۔ لوہتا کھش ایک قسم کا پرند ہے۔ اور پَلَوْ پھُدک پھُدک کر چلنے والا ایک جانور ہے۔ گنگا دھر شاستری نے "پَلَوْ" کی بجائے "بھیک" لکھا ہے جس کے معنے مینڈک کے ہوتے ہیں۔

دیگر:۔ مرچ سیاہ صرف آدھا شان۔ پیپل ایک شان۔ سمندر جھاگ ایک شان۔ سینڈھا نمک نصف شان اور سَووِیرا انجن کو چترا نکھشتر میں بہت

باریک پیس کر سُرمے کے کام میں لائیں۔ تو کھُجلی۔ کاچ روگ۔ کف اور آنکھوں کی مَیل دُور ہو جاتی ہے۔ اسے چوُرن انجن کہتے ہیں۔

دیگر:۔ بکرے کے پیشاب میں الائچی کے بیجوں کو تین روز تک اچھی طرح بھگو کر سُکھا کر پیس لیں۔ یہ چوُرن انجن ہمتر۔ کری روگ۔ پٹلیہ اور مَیل کو دُور کر دیتا ہے۔

دیگر:۔ سوویرا انجن۔ نیلا تھوتھا۔ سونا مکھی۔ منسل۔ ملٹھی۔ لوہ منی اور کُسُما انجن کو پیس کر آنکھوں میں لگانے سے آنکھوں کے لئے بڑا مفید ہے۔

دیگر:۔ سیندھا نمک۔ سؤر کا دانت اور نرملی کو پیسکر سُرمہ بنائیں۔ یا بتّی بنا کر آنکھوں میں لگائیں۔ تو تمر وغیرہ امراض دُور ہو جاتے ہیں۔

دیگر:۔ نرملی پھلی۔ سنکھ۔ سیندھا نمک۔ ترکُلا۔ مصری۔ سمندر جھاگ۔ سونت شہد۔ واوڑنگ۔ منسل اور مُرغی کے انڈے کا چھلکا۔ ان سب کو پیس کر سُرمہ یا بتّی بنا کر استعمال میں لائیں۔ تو تمر۔ پٹل۔ کاچ اور رُمل دُور ہو جاتے ہیں۔ اسے سُکھا ورتی بھی کہتے ہیں۔

درشٹی پردا ورتی ترپھلا۔ مُرغی کے انڈے کا چھلکا۔ کسیس۔ لوہ بھسم۔ نیل کنول۔ واوڑنگ اور سمندر جھاگ کو بکری کے دُودھ میں پیسکر تانبے کے برتن میں بکری کا دُودھ بھر کے سات روز تک بھاونا دیں پھر بتّی بنا کر آنکھوں میں لگائیں۔

دیگر انجن:۔ کالے سانپ کا سر کاٹ کر اُس کے مُنہ میں رسانجن بھر کے ایک مہینہ تک پڑا رہنے دیں۔ اور ایک مہینے کے بعد اُسے نکال کر سُکھا کر پیس لیں۔ پھر اُس میں مالتی کی کھشار اور سیندھا نمک [illegible]

ملا کر آنکھوں میں لگائیں۔ تو تمر روگ کے دفعیے کیلئے نہائت مفید چیز ہے۔

دیگر:۔ پلاس کی جڑھ کا رس۔ کالے سانپ کی چربی۔ سیندھا نمک اور پُرانا گھی اِن سب کو ملا کر پیسکر آنکھوں میں لگائیں۔ تو سب قسم کے نیتر روگ دُور ہو جاتے ہیں۔

دیگر:۔ کالے سانپ کی چربی۔ شہد اور آملے کے رس کو گھوٹ کر آنکھوں میں ڈالنے سے وجہ واتج نیتر روگ اور کاچ اربُد وملؒ وغیرہ دُور ہو جاتے ہیں۔

دیگر:۔ آملے کا رس۔ رسونت۔ شہد اور گھی کیا رس کریا کے ذریعے استعمال کرنے سے پت رکتج نیتر روگ۔ تمر اور پٹل روگ دُور ہو جاتے ہیں۔

دیگر:۔ آملہ۔ سیندھا نمک پیپل اور کالی مرچ سب کو ہموزن لیکر اور شہد میں گھوٹ کر رس کریا کے ذریعے استعمال کرنے سے نابینائی اور پٹل روگ دُور ہو جاتے ہیں۔

کھالتیہ کا علاج :۔

کھالتیہ۔ پالتیہ (بالوں کے سفید ہو جانے)۔ ولی (جھُرّیاں پڑنے) اور بالوں کے سبز ہو جانے کی شکایات میں لنوار۔ تیل۔ شرا پر لیپ اور مُکھ پر لیپ وغیرہ کے ذریعے علاج کرنا چاہیئے۔

دیگر:۔ وداری گندھ آدی گن یا جیونیہ آدی گن سے پکایا ہوا تیل یا پہلے بیان کیا ہوا اَنو تیل لنوار کے طور پر استعمال کرنے سے کھالتیہ اور پالتیہ دونو روگ دُور ہو جاتے ہیں۔

دیگر:۔ دودھ۔ بہیڑی کا رس۔ بھنگرے کا رس اور تُلسی کا رس ہر ایک

ایک ایک پرستھ لے کر ایک کڑو تیل اور ایک پل ملٹھی ملا کر پکا لیں۔ اس تیل کو پتھر یا کانچ کے برتن میں یا مینڈھے کے سینگ میں بحفاظت رکھ کر اس کی نسوار لیا کریں۔

دیگر:۔ پہلے سفید بالوں کو اکھڑوا لیں۔ پھر دودھی یا کنیر پیس کر سر پر لیپ کرائیں۔ تو پالتیہ روگ دور ہو جاتا ہے۔

دیگر:۔ بھنگرے کا رس دو پرستھ۔ دودھ دو پرستھ۔ ملٹھی ایک پل اور تیل ایک کڑو ان سب کو پکا کر نسوار لینے سے بھی پالتیہ روگ دور ہو جاتا ہے۔

مہانیل آکھیہ تیل آدتیہ وتی کی جڑھ۔ کرشن سیر یے اک۔ تلسی کے پتے۔ کارسن کے پھل۔ بھنگرا۔ مکو۔ ملٹھی اور دیودارو ہر ایک دس دس پل۔ پیپل۔ ترپھلا۔ رسونت۔ پنڈریا کاٹھ۔ مجیٹھ۔ لودھ۔ کرشنا گورد۔ نیل کنول۔ آم کی گٹھلی۔ کردم۔ مرنال۔ رکت چندن۔ نیل۔ بھلاوے کی گٹھلی۔ ہیراکسیس۔ ملکا۔ سوم راجی۔ اشن۔ لوہ بھسم۔ پیپل۔ راڑا۔ چیتا ارجن کے پھول (بعض نسخوں میں پوکر مول اور ارجن بھی لکھا ہے) یکھنبار کے پھل۔ آم اور جامن میں سے ہر ایک پانچ پانچ پل لے کر سب کو پیس کر ان میں ایک آڑھک بہیڑے کا تیل اور چار آڑھک آملوں کا رس ملا کر آگ پر چڑھا دیں۔ یا سورج کی دھوپ میں رکھ دیں۔ جب گاڑھا ہو جائے چھان کر لوہے کے برتن میں رکھ لیں۔ اس تیل کی نسوار لینے۔ پینے اور سر پر مالش کرنے سے آنکھوں کو بڑا فائدہ پہنچتا ہے۔ عمر بڑھ جاتی ہے۔ اور سر کے تمام امراض دور ہو جاتے ہیں۔ نیز پلت روگ بھی جاتا رہتا ہے اسے مہانیل آکھیہ تیل کہتے ہیں۔

دیگر:- پُنڈریاکاٹھ ملٹھی - پیپل - چندن - نیل کنول ہر ایک ایک کرش - تیل ایک کُڑو اور آملے کا رس دو کُڑو سب کو ملا کر پکا کے استعمال کرنے سے سر کے تمام روگ دُور ہو جاتے ہیں۔

دیگر:- دوُدھ - پیال ملٹھی - جیونیہ گن کی ادویات اور کالے تلوں کو پیس کر لیپ کرنے سے بالوں کی ہربادل دُور ہو جاتی ہے۔

دیگر:- ملٹھی تِل - پدم کیسر - شہد اور آملے کا ماتھے پر لیپ کرنے سے بال مضبوط اور سیاہ ہو جاتے ہیں۔

دیگر:- سیندھا نمک - سرکہ - کانجی - لوہ چُورن اور تنڈل کو پیس کر بے چکنائی ڈالے سر کی صفائی کے بعد پہلے دِن رات کے وقت لیپ کریں - دُوسرے دن صُبح کے وقت ترپھلے کے پانی سے دھو ڈالیں - تو بال نرم اور سیاہ ہو جائینگے

دیگر:- لُوہ چُورن اور ترپھلے کو کانجی کے ساتھ پیس کر سر پر لیپ کرنے سے بھی بال سیاہ پڑ جاتے ہیں۔

جترو سے اُوپر ہونیوالے امراض میں ویسا ہی علاج کریں جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چُکا ہے - اور باقی امراض کا علاج سِدّھی ستھان میں بیان کیا جائیگا۔

ادھیائے کا خاتمہ:-

وات - پت اور کف کے بڑے مقامات وستی - ہردا اور مُوردھا ہیں - اس بنئے ستھان کی ترتیب کے لحاظ سے وَمن وغیرہ کے ذریعے اُن کی صفائی کرنی چاہیئے - جیسے بگڑی ہوئی ہوا - سُورج اور چاند دُنیا کو دُکھی کر دیتے ہیں۔

اور قدرتی حالت میں دُنیا کے قیام کا باعث ہیں۔ ویسے ہی بگڑی ہوئی
وات۔پت اور کف جسم کو دُکھی کر دیتے ہیں۔ اور اعتدال پر رہ کر جسم
کے قیام کا باعث بنے رہتے ہیں۔

وات۔پت اور کف تینوں اگرچہ خواص میں ایک دُوسرے کے خلاف
ہوتے ہیں۔ تو بھی ایک دُوسرے کو زائل نہیں کر سکتے۔ کیونکہ یہ سب ایک
ساتھ پیدا ہوتے ہیں۔ اور ساتمیہ بھی ہوتے ہیں۔ جیسے سانپ کا زہر
سانپ کو ہلاک نہیں کر سکتا۔

ادھیائے کا خلاصہ:۔

اس ادھیائے میں تینوں عظیم مرم ستھانوں کے امراض۔ اُن کے بواعث
اوضاع اور معالجات الگ الگ بالتفصیل بیان کئے گئے ہیں:

ستائیسواں ادھیائے

اُرُوستمبھ چکتسا

اگنی وِیش نے پُوچھا۔ مہاراج! آپ نے وَمن وِریچن وغیرہ پانچوں کرموں
کا الگ الگ بیان کیا۔ اور جملہ امراض کے معالجات بھی بتائے۔ لیکن کیا کوئی
ایسا بھی دوش سے پیدا ہونے والا مرض ہے۔ جو سادھیہ (قابل علاج)
ہونے پر بھی اوّل الذکر تمام تدابیر سے دُور نہ ہو سکتا ہو؟

مہرشی پُنَروَسُو نے جواب دیا:۔ ہاں! اُرُوستمبھ ایک ایسا ہی مرض ہے
جو وَمن۔ وِریچن وغیرہ پانچوں کرموں سے اچھا نہیں ہو سکتا۔

اگنی ویش نے پھر سوال کیا:- کرپا کر کے اُس کے اسباب۔ علامات اور معالجات ارشاد فرمائیں۔ مہرشی اتری کمار بولے:-

اسباب چکنی۔ گرم۔ ہلکی اور ٹھنڈی اغذیات کے کثرتِ استعمال سے۔ بے ترتیب کھانا کھا لینے سے۔ بے ہضمی میں کھانا کھانے سے۔ سَم شن سے۔ پتلے یا سُوکھے دہی۔ دودھ۔ دیہاتی جانوروں کے گوشت۔ رطوبت پسند جانوروں کے گوشت اور آبی جانوروں کے گوشت کے کثرتِ استعمال سے۔ میٹھی کے پکوانوں کے بکثرت کھانے سے۔ بگڑے ہوئے شراب کے پینے سے۔ دِن کے وقت سونے سے۔ رات کے وقت زیادہ جاگنے سے۔ پھلانگنے سے کُودنے سے۔ خوف سے۔ حوائجِ ضروریہ کے روکنے سے اور چکنائی کے کثرتِ استعمال سے شکم میں جمع شُدہ آم (کچّا رس) میدا کے ساتھ وات وغیرہ دوشوں کو روک کر بھاری ہونے کے سبب ادھوگامی سروتوں (نیچے جانے والے راستوں) سے اُرُو (رانوں) میں چلا جاتا ہے۔ تب دوش میدا کے ساتھ ملنے سے بلوتکٹ ہوکر سُوتھ۔ جنگھا اور اُرُو کو بھر دیتے ہیں اس لئے مریض چلنے پھرنے سے عاری ہوکر کمزور ہو جاتا ہے۔

پیدائش جس طرح بڑے سرور کے لبالب بھر جانے پر اُس میں پانی ٹھہر جاتا ہے۔ ویسے ہی کف اُرُو میں جا کر قائم اور بے حرکت ہو کر ٹھہر جاتا ہے۔

جس اُرُو ستمبھ میں گرانی۔ آیاس۔ سُکڑاہٹ۔ جلن۔ تکلیف۔ سُنسناہٹ لرزہ۔ پھٹنے اور سُوئی چُبھنے کا سا درد اور پھڑکنا پایا جائے۔ اُس سے مریض بہت جلد ہلاک ہو جاتا ہے۔

میدا سے ملا ہُوا کف وات اور پت کو مغلوب کر کے ستھرتا (سختی) اور ٹھنڈک کی وجہ سے اُرُووں (رانوں) کو جکڑ دیتا ہے۔ اس لئے یہ روگ اُرُوستمبھ کہلاتا ہے۔ اس روگ میں وات کی خرابیوں کے اندیشے سے لوگ ناواقفیت کے باعث وات کو دُور کرنے والے تیل وغیرہ کی مالش کرتے ہیں۔ جس سے پاؤں بھاری اور بے حس ہو جاتے ہیں۔ اور بڑی مشکل سے اُٹھائے جا سکتے ہیں۔

علامات ٹانگوں اور رانوں میں سخت گلانی (تکان)۔ ہمیشہ جلن اور درد ہوتے رہنا۔ پاؤں کے زمین پر رکھنے سے بیقراری ہونا۔ ٹھنڈی چیزوں کا احساس نہ ہونا۔ نیز پاؤں کے ایک مقام پر رکھے رہنے یا ہلانے سے درد ہونا اور ایسا معلوم ہونا گویا رانیں اور پاؤں دونو ٹوٹ رہے ہیں۔

پُورب رُوپ (علامات قبل المرض) دھیان۔ نیند۔ بہت گیلاپن۔ اروچی۔ بخار۔ رونگٹوں کا کھڑے ہونا۔ قے۔ ٹانگوں اور رانوں کا ٹوٹنا اُرُوستمبھ کے پُورب رُوپ ہوتے ہیں۔

اُرُوستمبھ کا قابلِ علاج اور لاعلاج ہونا اُرُوستمبھ روگ کہنہ ہو جانے پر جب جلن۔ یاتنا اور سُوئی چبھنے کا سا درد ہوتا رہے۔ نیز لرزہ بھی ہو۔ تو اُرُوستمبھ لاعلاج اور مُہلک ہوتا ہے۔ اِن علامات سے خلاف علامات والا اور نیا اُرُوستمبھ قابلِ علاج ہوتا ہے۔

اُرُوستمبھ میں ممنوعات:-

سنیہن۔ وستی۔ ومن اور ویریچن کرم اِس روگ میں سخت منع ہیں۔ کیونکہ سنیہن اور وستی کرم ہمیشہ کف کو بڑھا دیتے ہیں۔ اور ومن و ویریچن کف کو

رانوں سے نکال نہیں سکتے۔ کیونکہ ومن اور وریچن کا رانوں سے کوئی ظاہری تعلق نہیں ہے۔

کف ستھان میں پہنچے ہوئے کف اور پت ستھان میں پہنچے ہوئے پت کو قے کے ذریعے بسہولت دُور کیا جاتا ہے۔ مگر آم آشئے (معدے) میں پہنچے ہوئے پت اور کف کو سرلنن کے ذریعے دُور کرنا چاہیئے۔ پکوآشئے (انتڑیوں) میں ٹھہرے ہوئے وات۔ پت اور کف تینوں وستی کرم سے بسہولت دُور ہو جاتے ہیں۔ لیکن آم اور میدا سے جکڑی ہوئی ٹانگوں اور رانوں میں ٹھہرے ہوئے دوش وستی کرم سے دور نہیں ہو سکتے۔

اُرُو اور جنگھا وات کے مقامات ہیں۔ اور وات کی سردی کی وجہ سے ہی اُرُوستمبھ اور جنگھا ستمبھ روگ پیدا ہوتے ہیں۔ اسلئے ان کا دفعیہ آسان کام نہیں ہے۔ جیسے گہرے مقامات سے پانی نکالنے میں دقّت رُونما ہوتی ہے۔ ویسے ہی جسم کے نچلے حصّوں میں ٹھہرے ہوئے دوشوں کا دُور کرنا آسان کام نہیں ہے۔

اُرُوستمبھ کا علاج:۔

کف اور آم کی کثرت کا لحاظ رکھ کر اُرُوستمبھ میں باقاعدہ سنشمن تدابیر عمل میں لانی چاہئیں۔ تاکہ اس مرض کا دفعیہ ہو سکے۔

نیز خشک علاج کی غرض سے ہمیشہ جو۔ سونکھیا اور کودوں کا استعمال کراتے رہیں اور نمک ملائے بغیر صرف پانی اور تیل سے پکائے ہوئے چوپتیا۔ برگ نیم برگ مدار۔ برگ بیت۔ برگ املتاس۔ مکوہوا اور پٹول وغیرہ دیگر کڑوے ساگوں کا استعمال کرائیں۔

علیٰ ہٰذا القیاس کھشار۔ ارشٹ۔ ہرڑ مدھودک اور پیپل اُرُوستمبھ کو دُور کر دیتے ہیں۔

دیگر:۔ لجّالو۔ سیمر کی چھال اور بیل کی چھال کے کاڑھے میں شہد ملا کر پینا چاہیئے۔

دیگر:۔ شری ولیٹک۔ نیتر بالا۔ دیودارو اور تگر کے کاڑھے میں شہد ملا کر پیئیں۔

دیگر:۔ رکت چندن۔ دھاوے کے پھُول۔ کُٹھ۔ تالیس پتر اور خس کے کاڑھے میں شہد ملا کر پیئیں۔

دیگر:۔ (۱) موتھا۔ ہرڑ۔ بودھ۔ پدماکھ اور کُٹکی
(۲) دیودارو۔ ہر دو ہلدی۔ بچ اور کُٹکی
(۳) پیپل۔ پپلامُول۔ سرل کاشٹ اور دیودارو
(۴) چب۔ چیتے کی جڑھ۔ دیودارو اور ہرڑ
(۵) بھلاوہ۔ پیپل اور پپلامُول

مندرجہ بالا پانچوں نسخوں میں سے کسی ایک کا کلک شہد ڈال کر پینے سے اُرُوستمبھ دُور ہو جاتا ہے۔

دیگر:۔ شارنگ اشٹ۔ راڑا۔ دنتی۔ اِندر جَو۔ بچ۔ مُوروا۔ املتاس۔ پاٹھا۔ کنجا اور پٹول کے کاڑھے میں شہد ڈال کر نوش کریں۔
یا انہی ادویات کے چُورن کو پانی میں گھول کر شہد یا دہی منڈ کے ساتھ پئیں۔ تو اُرُوستمبھ دُور ہو جاتا ہے۔

دیگر:۔ مُوروا۔ اتیس۔ کُٹھ۔ چیتا اور کُٹکی کے کاڑھے یا چُورن کو مندرجہ با

ترکیب کے مطابق نوش کریں۔ یا ان ادویات کو رات کے وقت پانی میں بھگو دیں۔ اور علے الصبح اس پانی کو پئیں۔

دیگر:۔ سُورن کھشیری۔ اتیس۔ موتھا چب۔ بچ۔ دیودارو۔ چیتا۔ کُٹھ پاٹھا اور کُٹکی کے چُورن کو شہد کے ساتھ یا شہد ملے ہوئے پانی کے ساتھ نوش کریں۔

دیگر:۔ پرنگو۔ ویاگھر نکھ اور ناگ کیسر کے چُورن کو شہد ملا کر نوش کریں۔

دیگر:۔ ترپھلا۔ پیپل۔ موتھا۔ چب اور کُٹکی کے چُورن کو شہد میں ملا کر نوش کریں۔

اُرُوستمبھ کے عوارض کا علاج:۔

جو اُرُوستمبھ اَپ ترپن سے پیدا ہُوا ہو۔ اُس کیلئے سنترپن کرم مفید ہوتا ہے ایسے مریض کو جنگلی جانوروں کا ماس رس اور شالی چاول دینے چاہئیں خُشکی والے مریض کو اگر نیند نہ آتی ہو۔ اور یا تنا کے ساتھ اُس کی وات کوپت ہو جائے۔ تو وات کے امراض کو دُور کرنے والی سنیہن اور سویدن تدابیر عمل میں لانی چاہئیں۔

دیگر:۔ مرور پھلی۔ کھشیر کاکولی۔ راسنا۔ گوکھرو۔ بچ۔ سرل۔ دیودارو اور کُٹھ ڈال کر تیل پکائیں۔ اور اِس تیل میں سے ایک پرسرت یا ایک انجلی بھر تیل لے کر شہد ملا کر نوش کریں۔

دیگر:۔ کُٹھ۔ شری ویشٹک۔ نیتر بالا۔ سرل کاشٹ۔ دیودارو۔ ناگ کیسر اجگندھ اور اسگندھ کو ڈالکر سرسوں کا تیل پکائیں۔ اِس تیل میں حسب مقدار مناسب شہد ملا کر پئیں۔ تو اُرُوستمبھ دُور ہو جاتا ہے۔

دیگر:- سیندھا نمک دو پل۔ سونٹھ پانچ پل۔ بچ اور چیتا دو دو پل۔ بھلاوؤں کی بیس عدد گٹھلیاں اور کانجی دو آڑھک ڈالکر ایک پرستھ تیل پکائیں۔ اس تیل کے استعمال سے اولاد کا مُنہہ دیکھنا نصیب ہوتا ہے۔ اس کے استعمال سے گردھرسی۔ اُرُوگرہ۔ ارش یا تنا اور سب قسم کے وات روگ دُور ہو جاتے ہیں۔

دیگر:- پیلا مُول ایک پل۔ سُونٹھ ایک پل کٹ ور آٹھ پرستھ۔ تیل ایک پرستھ اور دہی ایک پرستھ ان سب کو پکا کر استعمال کرنے سے گردھرسی اور اُرُوگرہ دُور ہو جاتے ہیں۔

مندرجہ بالا اُرُوستمبھ کا اندرونی علاج بیان کیا گیا ہے۔ اب اس لگ کا بیرونی علاج بتایا جاتا ہے:-

اُروستمبھ کے لئے لیپ:-

بانبی کی مٹی۔ کنجا کی جڑھ۔ پھل اور چھال نیز رات بھر گومُوتر میں بھگوئی ہوئی سرسوں ان سب کو پیس کر لیپ کریں۔

دیگر:- اینٹ کا چُورن آہستہ آہستہ اُوپر ملنے سے بھی اُروستمبھ کو آرام ہو جاتا ہے۔

دیگر لیپ:- اسگندھ کی جڑھ یا آک کی جڑھ یا نیم کی جڑھ یا دیودارد کی جڑھ کے چُورن میں شہد۔ سرسوں اور بانبی کی مٹی ملا کر اُروستمبھ پر گاڑھا سا لیپ کریں۔

دیگر:- درونتی۔ سُرسا تلسی۔ ونتی اور سفید سرسوں کا لیپ کریں۔

دیگر:- جینتی۔ سونٹھ۔ سہانجنا۔ سیاہ تلسی اور اندرجو ان کے پتّوں۔ جڑ اور پھلوں کو پانی میں جوش دیکر اُس گرم پانی کا تریڑا دیں۔

دیگر:۔ اندر جو۔ تُلسی۔ کُٹھ۔ اسگندھ۔ دھنیا۔ سہانجنا۔ ہنسراکی جڑھ۔ آک کی جڑھ باہنی کی مٹّی اور کُٹھیرک تلسی میں دہی اور سیندھا نمک ملا کر لیپ کریں۔

دیگر:۔ شیوناک۔ خیر۔ بل کی چھال۔ ہر دو کیڑی۔ سرل۔ اسن۔ ارنی۔ سہانجنہ گوکھرو۔ تُلسی۔ ارجک۔ ترکاری اور کنجی اِن سب کا کاڑھا بنا کر اس گرم گرم کاڑھے کا تریڑا دیں۔

یا اِن سب ادویات کو پیس کر لیپ کریں۔ تو بھی اُرو ستمبھ دُور ہو جاتا ہے۔

کف کے گھٹانے کے لئے مریض جس قدر تکلیف برداشت کرسکے۔ اس سے اتنی ہی جسمانی محنت کرائیں۔ مریض کو ریت یا کنکروں کے ڈھیر پر چڑھائیں۔ ٹھنڈے پانی والے اور بے خطر دریاؤں میں بہاؤ کے اُلٹ تیرائیں۔ نیز صاف۔ ٹھنڈے اور ٹھہرے ہوئے پانی کے سروروں میں تیرائیں۔ اِن تدابیر سے جب کف سُوکھ جائے۔ تو اُرو ستمبھ دُور ہو جاتا ہے۔

جو ادویات کف کو دُور کریں۔ لیکن وایُو کو کوپت نہ کریں۔ وہ سب اُرو ستمبھ کے دفعیئے کے لئے مفید ہوتی ہیں۔ مگر اس علاج میں جسمانی طاقت اور حرارتِ ہاضمہ کی حفاظت کا پُورا خیال رکھنا چاہیئے۔

ادھیائے کا خلاصہ:۔

اِس ادھیائے میں اُرو ستمبھ کے اسباب۔ علامات قبل المرض۔ علامات اور وسن وغیرہ کی ناقابلیت نیز دو قسم کے معالجات بیان کئے گئے ہیں ؛

اٹھائیسواں ادھیائے

وات ویادھی چکتسا

(وات کی خرابیوں کا علاج)

وائیو کی فضیلت:-

وائیو ہی دیہہ دھاریوں (جانداروں) کی آیو (عمر) ہے۔ وائیو ہی اُن کی طاقت ہے۔ وائیو ہی اُن کا دِدھاتا ہے۔ وائیو ہی یہ جُملہ عالم ہے۔ اور وائیو کو ہی پربھو کہا گیا ہے۔ جس شخص کے جسم میں وائیو کی رفتار بے عیب ہو۔ اور وُہ اپنے مقام میں قائم نیز طبعی حالت میں ہو۔ تو وُہ شخص سو برس تک تندرست زندگی بسر کرتا ہے۔

وائیو کی اقسام پران وائیو۔ اُدان وائیو۔ سمان وائیو۔ ویان وائیو اور اپان وائیو۔ وائیو کی یہ پانچ قسمیں ہیں۔ یہ پانچوں وائیو اپنے اپنے مقام میں بے نقص رہ کر جسم کو ٹھیک طور سے اعتدال پر رکھتی ہیں۔

پران وائیو کے مقامات اور کام:-

سر۔ چھاتی۔ دونوں کان۔ زبان۔ آنکھیں اور ناک پران وائیو کے مقامات ہیں۔ تھوکنا۔ چھینکنا۔ ڈکار لینا۔ سانس لینا اور کھانے وغیرہ کا اندر لے جانا پران وائیو کے کام ہیں۔

اُدان وائیو کے مقامات اور کام:-

نابھی۔ ہردا اور گلا اُدان وائیو کے مقامات ہیں۔

بولنا۔ جسم کی سیرابی۔ اُورجا۔ طاقت اور رنگت اُدان وائیو کے کام ہیں۔

سمان وائیو کے مقامات اور کام :۔

پسینہ۔ دوش اور امبو لیجانے والے سروت سمان وائیو کے مقامات ہیں۔ سمان وائیو جٹھر اگنی کے پہلو میں قیام کر کے حرارتِ ہاضمہ کی طاقت کو بڑھا دیتی ہے۔

ویان وائیو کے مقامات اور کام :۔

ویان وائیو انسان کے سارے جسم میں رہتی ہے۔ اسکی رفتار نہائت تیز ہوتی ہے رفتار۔ پرسارن۔ آکھشیپن اور نمیش وغیرہ اس کے کام ہیں۔

اپان وائیو کے مقامات اور کام :۔

انڈکوش (خصیے)۔ مثانہ۔ عضوِ تناسل۔ شرونی۔ رانیں۔ چڈّے اور گُدا اپان وائیو کے مقامات ہیں۔ اس کا بڑا مقام انتڑیاں ہیں۔ یہ آنتوں میں قیام کر کے ویرج۔ موتر۔ پاخانہ۔ خونِ حیض اور گربھ کو نکالتی ہے۔

یہ پانچوں قسم کی وائیو اپنے اپنے مقامات میں ٹھہر کر اور ٹھیک رہ کر اپنے اپنے فرائض انجام دیتی رہتی ہیں۔ اور جسم کو تندرست رکھتی ہیں۔

بگڑی ہوئی پانچوں قسم کی وائیو کے کام :۔

جب یہ وائیو غلط راستہ اختیار کر لیتی ہیں۔ اور طبعی حالت پر قائم نہیں رہتیں۔ تو اپنے اپنے مقامات اور کاموں سے پیدا ہونے والے امراض کو پیدا کر کے جسم کو تکلیف زدہ بنا دیتی ہیں۔ بعض دفعہ جان کو بھی بہت جلد ہلاک کر ڈالتی ہیں ؎

سُوتر ستھان میں مُختصر طور پر اُسیؔ قسم کے وائیُو روگوں کا بیان کیا گیا ہے۔ اب اُن کے اسباب اور معالجات کا بالتفصیل بیان کیا جاتا ہے۔
یہاں پر مقامات کے لحاظ سے صرف وائیُو کا اور آورت وائیُو کے لحاظ سے اُدیشیہ کا بیان کیا جائیگا۔

سروانگ آدی وات ویادھیوں کے اسباب:۔

خُشک۔ سرد۔ تھوڑی اور ہلکی غذا کے کھانے سے۔ جماع سے۔ زیادہ جاگنے سے متضاد معالجات سے۔ دوش اور خُون کے بکثرت اخراج سے۔ کنوئیں وغیرہ گڑھوں کے پھلانگنے سے۔ چھلانگ مارنے سے۔ پیدل سفر کرنے سے جسمانی محنت سے۔ بہت ہلنے جُلنے سے۔ دھاتوؤں کے گھٹ جانے سے۔ فکر۔ رنج اور امراض کی وجہ سے بہت لاغر ہو جانے سے۔ تکلیف دینے والے بستر اور آسن پر بیٹھنے سے۔ غصہ کرنے سے اور دِن کے وقت سونے سے۔ خوف سے۔ پاخانہ اور پیشاب وغیرہ حوائج ضروریہ کے روکنے سے۔ آم (کچّے رس) سے۔ چوٹ لگ جانے سے۔ کھانا نہ کھانے سے۔ مرم ستھان میں زخم ہو جانے سے۔ ہاتھی۔ اُونٹ اور گھوڑے پر چڑھ کر اُنہیں تیز چلانے سے اور ہاتھی۔ اونٹ اور گھوڑے پر سے گر پڑنے سے جسم کے سروت خالی ہو جاتے ہیں۔ اور موقع پا کر وائیُو طاقت پکڑ کے اُن میں گھس جاتی ہے۔ اور سارے جسم میں پیدا ہونے والی یا ایک عُضو میں پیدا ہونے والی کئی قسم کی امراض پیدا ہو جاتی ہیں۔

وات کے رُوپ وغیرہ:۔

وایُو کی غیر نمایاں (ہلکی سی) علامات اُس کا پُورب رُوپ کہلاتی ہیں۔
علامات کا پُورے طور پر نمایاں ہونا اُس کی علامات ہوتی ہیں۔
اور وایُو کا لگہو (ہلکا) ہوجانا ہی اُس کا ناش ہوجانا کہلاتا ہے (کیونکہ وایُو بکُلّی فنا نہیں ہوسکتی۔ بلکہ اُسکا ہلکا ہوجانا ہی اُس کا علاج ہے)

وِکِت وایُو کی علامات:۔

جوڑوں کا سُکڑنا اور جکڑ جانا۔ ہڈّیوں اور پوروں کا ٹُوٹنا۔ رونگٹوں کا کھڑا ہو جانا۔ بکواس۔ پانی گرہ (ہاتھوں کا پکڑا جانا)۔ پرشِٹ گرہ (پیٹھ کا اکڑ جانا)۔ شِرو گرہ (سر کا پکڑا جانا)۔ کھنجتا پنگلاپن۔ کبڑاپن۔ اعضا کا سُوکھ جانا۔ نیند کا زائل ہوجانا۔ حمل کا ضائع ہوجانا۔ ویرج کا نہ رہنا۔ خُون حیض کا نہ رہنا۔ اعضا کا پھڑکنا۔ جسم کا بے حس ہوجانا۔ سر۔ ناک۔ آنکھوں اور گردن کا بگڑ جانا۔ بھید (پھٹنے کا سا درد)۔ تود (سُوئی چُبھنے کا سا درد)۔ یاتنا۔ آکھشیپن۔ موہ اور آیاس نیز دیگر تکالیف وایُو کے بگڑ جانے سے پیدا ہوجاتی ہیں۔
اسباب کے تفاوت اور مقام کے تفاوت سے اِن امراض میں بھی تفاوت ہوتا ہے۔

کوشٹ آشرت (شکم کی) وایُو کے کام:۔

شکم کی وایُو کے بگڑ جانے پر پیشاب اور پاخانے کا رُکاؤ۔ وِردھِن۔ ہردروگ باؤگولہ۔ بواسیر اور دردِ پسلی پیدا ہوجاتا ہے۔

سروانگ گت وایُو کے کرم:۔

وایُو کے سارے جسم میں بگڑ جانے پر جسم میں درد اور سپھرن ہوتا ہے۔ درد کی وجہ سے جسم کے جوڑ ٹوٹتے سے معلوم ہوتے ہیں۔

گدا کی وایو کے کرم:-

وایو کے گدا میں چلے جانے پر پاخانہ۔ پیشاب اور بادِ مخالف رُک جاتی ہے۔ درد شکم۔ اپھارہ۔ پتھری اور شرکرا روگ پیدا ہو آتے ہیں۔ ٹانگیں۔ رانیں۔ دُم۔ پاؤں اور پشت میں درد اور شوش ہوتا ہے۔

آم آشے کی وایو کے کرم:-

وایو کے آم آشے (معدے) میں پہنچ جانے پر ہردے۔ نابھی۔ پسلیوں اور اُدر میں درد ہوتا ہے۔ پیاس لگتی ہے۔ ڈکار آتے ہیں۔ ہیضہ۔ کھانسی۔ گلے کا سوکھنا اور منہ کا سوکھنا نیز دمہ پیدا ہو جاتا ہے۔

پکوآشے کی وایو کے کرم:-

وایو کے آنتوں میں پہنچ جانے پر آنتیں بولنے لگتی ہیں۔ دردِ شکم اور آٹوپ ہوتا ہے۔ پاخانہ اور پیشاب بمشکل اخراج پاتے ہیں۔ اپھارہ اور دُم کے مقام پر درد ہوتا ہے۔ کان وغیرہ اندریوں کی طاقتیں زائل ہو جاتی ہیں۔

توک (جلدِ بدن) کی وایو کے کرم:-

وایو کے جلد میں ٹھہر جانے پر چمڑے میں رُوکھاوٹ آجاتی ہے۔ چمڑہ پھٹ جاتا ہے۔ بےحس ہو جاتا ہے۔ پتلا اور سیاہ پڑجاتا ہے۔ نیز سوئی چبھنے کا سا درد ہوتا ہے۔ چمڑہ پھیلا ہوا سا معلوم ہوتا ہے۔ اس میں جلن معلوم ہوتی ہے۔ اور پوروں میں درد بھی ہوتا ہے۔

رکت گت وایو کے کرم:-

وایو کے خون میں بگڑ جانے سے تیز درد ہوتا ہے۔ تپش ہوتی ہے۔ رنگت بدل جاتی ہے۔ لاغری ہوتی ہے۔ کھانے کی خواہش نہیں ہوتی۔ جسم پر

پھنسیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور کھانا کھانے کے بعد جسم جکڑا ہوا سا معلوم ہونے لگتا ہے۔

مانس اور میداگت وایو کے کرم:-

مانس اور میدا میں وایو کے بگڑ جانے سے جسم بوجھل معلوم ہوتا ہے۔ سوئی چبھنے کا سا درد ہوتا ہے۔ جکڑاہٹ ہوتی ہے۔ لاٹھی یا مکوں کی چوٹوں کا سا درد ہوتا ہے۔ اور سانس درد سے آتا ہے۔

مجّھا اور استھی گت وایو کے کرم:-

مجّھا اور استھی میں وایو کے بگڑ جانے سے ہڈیاں اور جوڑ ٹوٹتے معلوم ہوتے ہیں۔ جوڑوں میں درد ہوتا ہے۔ گوشت اور طاقت کم ہو جاتی ہے۔ نیند زائل ہو جاتی ہے۔ اور ہمیشہ درد رہتا ہے۔

شُکر گت وایو کے کرم:-

شُکر میں وایو کے بگڑ جانے سے ویرج اور حمل جلدی خارج ہو جاتے ہیں۔ یا وہ رُک جاتے ہیں۔ یا ویرج اور حمل دونوں میں بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے۔

سنایُو گت وایو کے کرم:-

سنایُو گت وایو واہیا یام۔ ابھیانترایام۔ کھلّی اور کُبڑا پن پیدا کر دیتی ہے اور اسی سے سروانگ گھات یا پکھشا گھات (فالج) پیدا ہوتے ہیں۔

سِراگت وایو کے کرم:-

سِراگت وایو کے بگڑ جانے پر جسم میں ہلکا درد۔ سوجن۔ شوش (سوکھا) اور سپندن ہوتا ہے۔ نیز تمام سراؤں میں بے حسی۔ پتلا پن۔ یا گہرائی آ جاتی ہے۔

سندھی گت وایُو کے کرم:-

سندھی میں وایُو کے بگڑ جانے پر چھونے میں ہوا سے بھری ہوئی مشک کی مانند سوج پیدا ہو جاتی ہے۔ جوڑوں کے پھیلانے اور سکیڑنے کی طاقت نہیں رہتی۔ اور درد بھی ہونے لگتا ہے۔

اردھانگ گت وایُو کے کرم:-

جب وایُو سخت بگاڑ حاصل کر کے جسم کے دائیں یا بائیں نصف حصے کا سہارا پکڑ لیتی ہے۔ تو اُسی طرف کے خون۔ بلغم۔ پاؤں اور زانوؤں کو خشک کر دیتی ہے۔ اور پھر وہی حصہ سکڑ جاتا ہے۔ نیز اُسی طرف کا آدھا مُنہ ٹیڑھا ہو جاتا ہے۔ ناک کا بانسہ۔ پیشانی۔ آنکھیں اور ٹھوڑی بھی ٹیڑھی پڑ جاتی ہیں۔ ایسے مریض کے مُنہ میں خوراک بھی ٹیڑھی ہو کر داخل ہوتی ہے۔ باتیں کرنے کے وقت آنکھیں پتھرا جاتی ہیں۔ چھینک رُک جاتی ہے۔ زبان عاجز اور ٹیڑھی ہو کر باہر نکل آتی ہے۔ آواز رُک جاتی ہے۔ دانت ہلنے لگتے ہیں۔ کان بہرے ہو جاتے ہیں۔ آواز مدھم پڑ جاتی ہے۔ پسلیاں ہاتھوں۔ آنکھوں۔ ٹانگوں۔ رانوں۔ کنپٹیوں۔ کانوں اور چھاتی میں درد ہوتا ہے۔ یہ مرض آدھے جسم میں ہوتا ہے۔ یا صرف آدھے مُنہ میں ہی ہوتا ہے۔ اور اسے اردت روگ کہتے ہیں۔

منیا آشرت وایُو کے کرم:-

جب وایُو گردن کے اندر کی طرف نسوں پر حملہ آور ہوتی ہے۔ تو انترا نامی منیا ستمبھ پیدا ہوتا ہے۔

انترایام کی علامات:-

جب گردن کے اندر کی طرف انترایام ہوتا ہے۔ تو مینا (گردن) سخت جکڑ جاتی ہے۔ دنت ونش (دانت کٹ کٹانا)۔ رالوں کا بہنا۔ پرشٹ آکھشیپ اور شروگرہ ہوتا ہے۔ جمائیاں آتی ہیں۔ اور منہہ پر شبعتا ہوتی ہے۔

پرشٹ اور مینا آشرت وائو کے کرم:۔

وائو پیٹھ اور گردن کا سہارا لے کر باہر کی نسوں کو سکھا کر دھنوستمبھ نامی باہرایام روگ کو پیدا کر دیتی ہے۔

باہرایام کی علامات:۔

اس مرض میں جسم پیٹھ کی طرف سے کمان کی طرح جھک جاتا ہے۔ سر ٹیڑھا پڑ جاتا ہے۔ چھاتی اونچی ہو جاتی ہے۔ مینا ستمبھ ہو جاتا ہے۔ گردن مروت ہو جاتی ہے۔ دانت ایک دوسرے سے لگ جاتے ہیں۔ جمائیاں آتی ہیں۔ رالیں بہتی ہیں۔ زبان بند ہو جاتی ہے۔ بہت بڑھ جانے پر یہ مرض ہلاک کر ڈالتا ہے یا سخت بیکلی پیدا کر دیتا ہے۔

ہنوگرہ کی علامات:۔

ٹھوڑی کے آس پاس سے اٹھی ہوئی وائو کوپت ہو کر جبڑوں کے بندھنوں کو ڈھیلا کر دیتی ہے۔ اس سے منہہ کھلا رہ جاتا ہے۔ یا لرزے سے خالی جکڑ جاتا ہے۔ جبڑوں کی جڑوں میں رہنے والی وائو جبڑوں کو جکڑ کر بباعث تکلیف دہ امراض ہنوگرہ یا سنورشت و کنترتا (جس میں منہہ کھلا کا کھلا رہ جاتا ہے) کو پیدا کر دیتی ہے۔

آکھشیپک کی علامات:۔

اس مرض میں مریض غصے میں بھر کے اعضا کو بار بار ادھر ادھر پھینکتا

ہے۔ اور اُس کے ہاتھ۔ پاؤں۔ سرا۔ سنایو اور کنڈرا خشک ہو جاتے ہیں۔ اس مرض کو آکھشیپک وایو کہتے ہیں۔

ونڈ اپتانک روگ کی علامات:-

جس مرض میں ہاتھ۔ پاؤں۔ سر۔ پیٹھ اور شرمائی لکڑی کی مانند اکڑ جاتی ہیں۔ اُسے ونڈ اپتانک یا ڈنڈک روگ بولتے ہیں۔ یہ مرض سخت مُشکل العلاج ہوتا ہے۔

اردت روگ کی لاعلاج علامات:-

اردت وغیرہ وات روگوں کے زور کے فرو ہو جانے پر اگر مریض صحیح سلامت ہو جائے۔ اور پھر زور پر آنے سے تکلیف اُٹھانے لگے۔ تو ایسا مریض علاج کے قابل نہیں ہوتا۔

پکھشا گھات کی علامات:-

جب وایو بگڑ کر دائیں یا بائیں حصے کو بلے حس کر کے ناکارہ بنا دیتی ہے تو جسم میں بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ اور زبان رُک جاتی ہے۔ یا جسم کے آدھے حصے پر حملہ کر کے اُس کی سراؤں اور سنایو کو سُکھا دیتی ہے۔ اگر اُوپر کے حصے پر حملہ آور ہوتی ہے۔ تو ہاتھ سُکڑ جاتا ہے۔ اور اگر نچلے حصے پر حملہ آور ہوتی ہے۔ تو ایک پاؤں مارا جاتا ہے۔ اس میں سُوئی کے چُبھنے کی سی سخت تکلیف ہوتی ہے۔ درد بھی ہوتا ہے۔ اسے ایکانگ روگ یا پکھشا گھات کہتے ہیں۔ اور سارے جسم میں پھیلے ہوئے کو سروانگ گھات کہتے ہیں۔

گردھرسی کی علامات:-

اس مرض میں وایو پہلے چوتڑوں پر حملہ آور ہوکر آہستہ آہستہ کمر۔ پشت
رانوں۔ زانوؤں۔ پنڈلیوں اور پاؤں پر حملہ کر دیتی ہے۔ اور ان مقامات
میں جکڑاہٹ۔ درد اور سوئی چبھنے کی سی پیڑا ہونے لگتی ہے۔ یہ مرض
صرف وایو سے یا وات کف سے پیدا ہوتا ہے۔ اس میں اونگھ گرانی
اور اروچی ہوتی ہے۔

کھلّی کی علامات:۔

جس مرض میں پاؤں۔ پنڈلیوں۔ زانوؤں اور کلائیوں میں اکڑ موڑن ہوتا
ہے۔ اسے کھلّی روگ کہتے ہیں۔

باقی وات روگوں کے نام ان کے مقامات اور علامات کے مطابق سمجھے جا
سکتے ہیں۔ اور ان سب امراض میں کف پت کی ملاوٹ ہوتی ہے۔

دھاتو کے زوال سے یا راستوں کے محاط ہو جانے سے وایو کوپت ہو جاتی ہے

وات پت اور کف یہ تینوں دوش جسم کے تمام سروتوں میں جاتے ہیں۔
لیکن وات نہائت لطیف ہونے کی وجہ سے دکھائی نہیں دیتی۔ اور وہ
کف اور پت کو متحرک کر دیتی ہے۔
بگڑی ہوئی وایو کف پت کو بھڑکا کر سروتوں کے راستوں میں لے جاکر
راستوں کو روک دیتی ہے۔ اور رسوں کو سکھا دیتی ہے۔

پت آورت وایو مارگ کی علامات:۔

پت کے ذریعہ وایو کا سوکا ڈ ہونے سے جلن و درد ہوتی ہے۔ چکر آتے ہیں اور کلانتی ہوتی ہے۔ نیز چرپری کھٹی۔ نمکین اور گرم اشیا کے استعمال سے جلن ہوتی ہے۔ اور ٹھنڈی چیزوں کی خواہش ہوتی ہے۔

کف آورت وایو مارگ کی علامات:۔

کف بہانے والے سروتوں میں وایو کف سے محیط ہو کر سردی اور گرانی پیدا کر دیتی ہے۔ اور چرپری وغیرہ ادویات کے استعمال سے بکثرت اُپ تسے (اجتماع) پیدا کرتی ہے۔

فاقہ کشی محنت اور خشک وگرم ادویات کی خواہش بھی پیدا ہوتی ہے۔

رکت آورت وایو کی علامات:۔

خون بہانے والے سروتوں میں خون کے ذریعے وایو کے رُک جانے پر جلن۔ یا تنا اور چمڑے وگوشت کے درمیان نہایت سخت سُرخ رنگ والی سوج نیز چکتے پیدا ہو جاتے ہیں۔

مانس آورت وایو کی علامات:۔

مانس واہی سروتوں میں مانس سے وایو کے رُک جانے پر سخت بدرنگ پھنسیاں اور سوج پیدا ہو جاتی ہے۔ نیز جسم میں چیونٹیاں چلنے کی سی سُرسُراہٹ ہوتی ہے۔

میدا آورت وایو کی علامات:۔

میدا واہی سروتوں میں میدا کے ذریعے وایو کے رُک جانے پر بیقراری، چکناہٹ۔ ملائمت۔ ٹھنڈک۔ اعضا میں سوج اور ارُوچی پیدا ہوتی ہے۔ اسے آڑھیہ وات کہتے ہیں۔ یہ مرض مشکل العلاج ہے۔

ہڈی سے آورت وایو کی علامات:-

استھی دھاتو (ہڈی) سے وایو کے راستے کے رک جانے پر گرم اشیاء کا چھونا اور دبانا بھلا معلوم ہوتا ہے۔ سوئی چبھنے کا سا سخت درد ہوتا ہے۔ شول ہوتا ہے۔ اور جسم ڈھیلا پڑ جاتا ہے۔

مجا آورت وایو کی علامات:-

وایو کے مجا کے ذریعے رک جانے سے ونام (ترچھا پن)۔ جر بھن اور اینٹھن ہوتا ہے۔ شول بھی ہوتا ہے۔ اور ہاتھوں سے مسلنے پر کچھ راحت سی معلوم ہوتی ہے۔

شکر آورت وایو کی علامات:-

شکر کے ذریعے وایو کے راستے کے بند ہو جانے پر شکر کا زور رک جاتا ہے۔ یا بڑھ جاتا ہے۔ یا شکر ناکارہ ہو جاتا ہے۔

ان آورت وایو کی علامات:-

ان واہی مارگ میں ان کے ذریعے وایو کے رکنے پر کھانا کھانے کے بعد کوکھ میں درد ہوتا ہے۔ اور کھانے کے ہضم ہو جانے پر درد دور ہو جاتا ہے

موتر آورت وایو کی علامات:-

وایو کے راستے کے پیشاب سے رک جانے پر پیشاب نہیں نکلتا۔ اور مثانے میں اپھارہ ہو جاتا ہے۔

ورچو ورت وایو کی علامات:-

جب انتڑیوں میں ٹھہری ہوئی وایو کے راستے کو پاخانہ روک لیتا ہے۔ تب پاخانہ نہیں آتا۔ انتڑیوں میں قینچی سے کترنے کا سا درد ہوتا ہے چکناہٹ

جلدی ہضم ہو جاتی ہے۔ کھانا کھانے پر اپھارہ ہو جاتا ہے۔ شکم کو تکلیف دیگر تنگی سے سُوکھا ہُوا پاخانہ آتا ہے۔ شرونی۔ چڈوں اور پُشت میں درد ہوتا ہے۔ وائیو کا پرتی لوم ہوتا ہے۔ اور ہر دے میں نادرستی آجاتی ہے۔ یہ سب ورنچھ وریت وائیو کی علامات ہیں۔

سادھیہ اور اسادھیہ وات روگوں کے نام:-

سندھی چیُت۔ ہنوستمبھ۔ آکنچن۔ کُبڑاپن۔ اردت۔ فالج۔ انگ شتوش۔ لنگڑاپن۔ کُھڑواتا۔ ستمبھن۔ آرھیہ وات۔ مجّا گت وائیو اور استھی گت وائیو یہ روگ اپنے اپنے مقامات کی گہرائی کے سبب بُہت محنت کرنے پر سادھیہ بھی ہو جاتے ہیں۔ اور اسادھیہ بھی رہتے ہیں۔ اگر یہ امراض طاقتور مریض کو تازہ ہی ہوئے ہوں۔ اور عوارض سے خالی بھی ہوں۔ تو اُنکا علاج کرنا چاہیئے اب وات روگوں کو دُور کرنیوالے مجّرب معالجات کا بیان کیا جاتا ہے۔

وات روگوں کا علاج | نراُپ ستمبھ یعنی پت وغیرہ دوشوں سے نہ رُکی ہوئی وات کی بیماریوں میں پہلے سنیہن دیں۔ پھر مریض کو گھی۔ چربی۔ تیل اور مجّا پلائیں۔ چکنائی کے کثرتِ استعمال سے جب مریض کو گلانی ہو جائے تو اُسے تسلّی دیکر دُودھ کے ذریعے سنیہن دینا چاہیئے۔

یا چکنائی ملاکر دیہاتی۔ آبی اور رطوبت پسند جانوروں کے مانس رس۔ یا چکنائی ملے یُوش یا پایس یا کھٹائی اور نمک ملے کرشرا کے ذریعے انوواسن وستی اور نسوار دیں۔ نیز کھانا کھلاکر سیر کریں۔

اِس طرح بخوبی طور پر سنگدھ کرکے جسم پر چکنائی کی مالش کرکے چکنائی ملاکر ناڑی سوید۔ پرستر سوید یا سنکر سوید دیں۔ یا جیسا مناسب ہو۔ اُس کے

مطابق دیگر سُویدنوں کے ذریعے پسینہ لائیں۔

جیسے سُوکھی لکڑی پر تیل چُپڑ کر سینکنے سے اُسے حسب دِلخواہ جھکا سکتے ہیں۔ ویسے ہی سنیہہ سے گیلے ہوئے شخص کو پسینہ دیکر خواہ وُہ کیسا ہی کُبڑا اور اکڑا ہُوا کیوں نہ ہو۔ سیدھا کر لیا جا سکتا ہے۔

سنیہن کرنے سے وات روگی کے ہرش۔ تود۔ ویدنا۔ آیاس۔ شوتھ۔ ستمبھ۔ اور گرہ وغیرہ امراض جلد ہی دُور ہو جاتے ہیں۔ اور جسم بھی نرم پڑ جاتا ہے۔

سنیہہ کے استعمال سے سُوکھی ہوئی طاقت بہت جلد تر و تازہ ہو جاتی ہے طاقت۔ حرارت ہاضمہ۔ تر و تازگی اور زندگی بھی بڑھ جاتی ہے۔ انہی مقاصد کے لئے سنیہہ کا استعمال بار بار کرنا چاہیئے۔ کیونکہ سنیہہ سے نرم ہوئے جسم میں وات روگ نہیں ٹھہر سکتے۔

دوشوں کی کثرت کی وجہ سے اگر اِس تدبیر سے وات روگ دُور نہ ہوں۔ تو سنیہہ ملا کر نرم ادویات کے ذریعے جلاب دیں۔

دودھ یا ساتلا سے پکایا ہُوا گھی پلا کر جلاب دیں۔

یا گرم دوُدھ میں انڈ کا تیل ملا کر جلاب دیں۔ یہ دوشوں کو دوُر کرنے میں اعلےٰ درجے کی دوائی ہے۔

سنگدھ۔ کھٹّی۔ نمکین اور گرم چیزوں کے بکثرت استعمال سے دوش بڑھ کر سروتوں میں رُکی ہوئی وات کو روک دیتے ہیں۔ اِس لئے وایُو کا انولومن کرانا چاہیئے۔

جو مریض جلاب دینے پر کمزور ہو جائے۔ اُسے نرو ہن وستی دیں۔ یا ہاضمہ یا حرارت ہاضمہ کو بھڑکانے والی ادویات دیں۔

اندرونی صفائی کے بعد اگر وات پھر اُٹھ کھڑی ہو۔ تو پھر سنیہن سویدن دی
سب قسم کے وات روگوں میں شیریں۔ کھٹی۔ نمکین اور مرغن غذا ہمیشہ
دیتے رہنا چاہیئے۔ نیز نسیہ کرم اور دھُوم پان بھی کرائیں۔
اب وات روگوں کے الگ الگ خاص معالجات کا بیان کرتے ہیں۔
کوشٹ کی وات میں کھشار کا پینا بالخصوص مفید ہوتا ہے۔ نیز ہاضم اور
حرارت افزا غذا کھا کر مل کو پکا دیں۔
گدا یا انتڑیوں کی وات میں اُدا ورت کو دُور کرنے والی تدابیر بہت
مفید ہوتی ہیں۔
آمم آشئے یا معدے کی وات میں اندرونی صفائی کے بعد دوشوں
کے مطابق علاج کرنا چاہیئے۔
سروانگ کوپت وائو میں مالش کرائیں۔ اور انوواسن وستی کو کام میں لائیں
توک آشرت وائو میں پسینہ دینا۔ مالش کرنا اور بے ہوا مکان میں رہنا
نیز دل پسند اغذیات کھانا مفید تدابیر ہیں۔
رکت کی وات میں ٹھنڈے لیپ کرنا۔ مُسہل دینا اور فصد کھلوانا مناسب ہیں
مالنس اور میدا کی وات میں مُسہل۔ نروہن وستی اور قے کرانا مفید تدابیر
استھی گت اور مجا گت وات میں بیرونی اور اندرونی طور سے
چکنائی کا استعمال کرنا چاہیئے۔
شکر گت وات میں خوشی۔ طاقت اور ویرج بڑھانے والی اغذیات
کا استعمال مفید ہوتا ہے۔ اگر ویرج کا راستہ رُک گیا ہو۔ تو پہلے مُسہل دیں۔ اور
مُسہل کے بعد کھانا کھلا کر اوّل الذکر تدبیر عمل میں لائیں۔

اگر وایُو سے گربھ سُوکھ جائے۔ یا جنین سُوکھ جائے۔ تو ان کے ترو تازہ کرنے کے لئے چینی، کھمبھاری اور ملٹھی ڈالکر جوش دیا ہُوا دودھ پلائیں۔

ہردے میں وایُو کے کوپت ہونے پر شالپرنی ڈالکر جوش دیا ہُوا دُودھ پلانا چاہیئے۔

نابھی کے ارد گرد وایُو کے رُک جانے پر بلگری ڈالکر پکائی ہوئی مچھلی کھلائیں

اگر سارا جسم وایُو کے سبب بندھا ہُوا معلُوم ہو۔ تو اُپ ناہ کریا کریں۔

اعضا کے وایُو کی وجہ سے سُکڑ جانے پر ارد اور سیندھا نمک ڈالکر پکائے ہوئے تیل کی مالش کریں۔

بازوؤں اور سر میں وایُو کے بند ہو جانے پر نسوار دے کر اور کھانا کھلا کر گھی پلائیں۔

نابھی کے نیچے وایُو کے کوپت ہونے پر وستی کرم اور اُو پیڑن مفید تدابیر ہیں۔

اردت روگ کا علاج :-

اس مرض میں نسوار، ستک میں تیل۔ ترپن اور آنوپ مانس سے ناڑی سوید دینا بہت مفید ہوتا ہے۔

پکھشا گھات (فالج) کا علاج :-

پکھشا گھات میں سنیہہ سوید۔ سنیہک وریچن نیز کنڈرا و اُنگلی کے درمیان شرا دستی اور اگنی کرم کریں۔

گردھرسی کا علاج :-

گردھرسی میں بھی کنڈرا اور اُنگلی (یعنی ٹخنے) کے درمیان میں شرا دستی

اور اگنی کرم کرنا چاہیئے۔
کھلی روگ میں گھی اور تیل ملا کر پالیں یا کرشرا کا گرم اُپ ناہن کریں۔

ہنو روگ کا علاج:۔

مُنہہ کے کھلے رہ جانے کی صُورت میں ٹھوڑی پر پسینہ لاکر انگوٹھے سے مسل کر ترجنی اُنگلی سے ٹھوڑی کو اُٹھا دیں۔
اگر جبڑہ اپنے مقام سے ہٹ گیا ہو۔ تو اُسے اُس کے مقام پر لے آئیں۔
اگر وُہ جکڑ گیا ہو۔ تو اُسے پسینہ دیکر جھکائیں۔
امراض کے مقامات اور دُوشیہ وغیرہ کے لحاظ سے ہر ایک مرض کا علاج اوّل الذکر تدابیر سے کرنا چاہیئے۔

وات روگوں کا علاج:۔

وات روگوں میں گھی۔ تیل۔ چربی اور مغز کا پینا۔ پری شیک کرنا۔ مالش کرنا حقنہ کرنا۔ سنگدھ۔ سوید۔ بے ہوا مکان میں رہنا۔ موٹے گرم کپڑے پہننا۔ مانس رس اور دُودھ کا پینا۔ میٹھی۔ کھٹی اور نمکین چیزوں کا کھانا مفید ہوتا ہے۔ نیز تمام ورنگھن کرت ادویات وات روگوں کے لئے بہت مفید ہوتی ہیں۔

وات روگوں کے لئے ورنگھن ادویات:۔

وات روگیوں کو ورنگھن کرنے کے لئے کھرنٹی یا پنچ مُول یا دش مُول کے کاڑھے میں بکرے کا ماس۔ آبی۔ دھنو پسند اور گوشت خور جانوروں کے گوشت پکا کر رس کو نکال لیں۔ اور ان میں سے کسی ایک رس کو گھی میں بگھار کر دہی کی کھٹائی۔ ترکٹا اور تیز نمک ڈال کر استعمال کریں۔

مندرجہ بالا مالشوں میں سے بیج نکالکر قیمہ بنا کے پکا لیں۔ پھر اُسے گھی تیل اور کھٹائی کے ساتھ ملا کر اُپ ناہ تیار کریں۔

وات روگی کو خوب تیل لگا کر تیل کی ایک وروتی یعنی کا کھڑے میں وات ناشک پتّوں کا کاڑھا بھر کے اُس میں نہلائیں۔ یا اس کاڑھے سے سینچن کریں۔

آنوپ مالش۔ اودک مالش۔ ووش مُول۔ شتاور۔ کُلتھی۔ بیر۔ اُڑد۔ تل۔ راسنا۔ جَو اور کھریٹی کو چربی۔ دہی۔ کانجی اور کھٹائی کے ساتھ ایک گھڑے میں پکائیں۔ اور اس سے مریض کو ناڑی سوید دیں۔ نیز انہی ادویات کو پیس کر اُپ ناہ تیار کریں۔ یا انہی ادویات سے گھی اور تیل پکا کے مالش کریں۔ اور پیئیں۔

اُپ ناہ کا نسخہ:۔

موتھا۔ سُرا بیج۔ تل۔ کُٹھ۔ دیودارو۔ نمک۔ تگر۔ دہی۔ دودھ۔ تیل۔ گھی چربی اور مغز کو ایک ساتھ پکا کر اُپ ناہ کے کام میں لائیں۔

اُتکاریکا۔ ولیشوار۔ دودھ۔ اُڑد۔ چاول۔ ارنڈ کے بیج۔ گیہوں۔ جَو۔ بیر اور شال پرنی وغیرہ پنچ مُول کا چُورن چکنائی ملا کر جسم پر گاڑھا گاڑھا لیپ کریں۔ رات کے وقت اِس لیپ پر ارنڈ کے پتّے باندھ دیں۔ اور دُوسرے دن علے الصبح کھول ڈالیں۔ اور دُودھ و پانی سے اُسے دھو کر پھر لیپ کریں۔ اِس دن کے لیپ کے اوپر بالوں والا چمڑا باندھ دیں۔ اور اِس لیپ کو شام کے وقت دور کر دیں۔

دیگر:۔ سرسوں وغیرہ روغن دار پھلوں کو پیس کر گرم کر کے لیپ اور اُپ ناہ کے کام میں لائیں۔

دیگر:- وات کو دُور کرنے والی خوشبودار اشیا- پالیں اور کرشرا کو گھی کے ساتھ پکا کر لیپ اور اُپ ناہن کریں-

اب ہم خشکی والے اور شدھ وات روگیوں کے لئے کئی قسم کی خرابیوں کو دُور کرنے والے اکسیر کے سے مفید سنیہوں کا بیان کرتے ہیں-

دش مُول کی ہر ایک دوائی چار چار پل- جَو ایک پرستھ- کُلتھی ایک پرستھ- اور بیر ایک پرستھ لے کر ان سب کو ایک دروَن پانی میں پکائیں- اور چوتھائی پانی باقی رہ جانے پر اُتار کر چھان لیں- پھر زندگی افزا ادویات کی دسوں چیزیں ہشر گرا- کھجور- کھنبھاری- داکھ- بیر اور گولر سب ملا کر ایک سیر- دُودھ ایک پرستھ اور گھی ایک پرستھ ڈالکر پکائیں- اِس گھی کو پینے- ملنے اور حقنے کے کام میں لانے سے وات روگ جڑھ سے دُور ہو جاتے ہیں-

چترک آدی گھرت:-

چیتا- سونٹھ- راسنا- پوہکر مُول- پیپل اور کچور کو پیس کر گھی ڈال کر پکالیں- یہ گھرت وات روگوں کو دُور کر دیتا ہے-

دیگر:- کھریٹی اور بل کی چھال ڈالکر آٹھ گنے دودھ اور چوگنے پانی میں پکائیں- جب دودھ باقی رہ جائے- اُتار کر چھان لیں- اور اُس میں گھرت منڈ ڈال کر پکالیں- اِس گھی کے چار یا آٹھ تولے لنوار کے ذریعے استعمال کرنے پر شر وگت وات دُور ہو جاتی ہے-

دیگر:- دیہاتی- رطوبت پسند اور آبی جانوروں کی ہڈیاں کوٹ کر پانی میں پکائیں- پک جانے پر اسے اُتار لیں- اور رکھا رہنے دیں- اِس پانی کے اُوپر چکنی چکنی ملائی سی جم جاتی ہے- اُسے اُتار کر اُس میں دُگنا دُودھ

چوگنا دش مُول کا کاڑھا اور زندگی افزا ادویات (جیسے جیوک۔ رشبھک۔ آسپھوتا۔ وداری کند اور کینچ) کا کلک ملا کر پکائیں۔ اس گھی کو بطور نسوار۔ ابھینگ۔ پان اور انوواسن وستی کے کام میں لائیں۔ تو جن اشخاص کی مجلّہ شکر اور اوج زائل ہو گئے ہیں۔ اُن کو بڑا فائدہ پہنچتا ہے۔ اور طاقت بڑھ جاتی ہے۔ یہ گھی آب حیات کی مانند فائدہ مند ہے۔

دیگر:۔ مندرجہ صدر ترکیب ہی کے مطابق مگر مچھ۔ مچھلی۔ کچھوے اور سونس کی چربی کو پکا کر نسوار لینے اور پینے سے ویسے ہی فوائد ظاہر ہوتے ہیں۔

دیگر:۔ ترپھلا ایک پرستھ۔ کُلتھی دو کُڑو۔ سہانجنے کی چھال پانچ پل۔ ارہر کی چھال پانچ پل۔ چیتا دو پل اور دش مُول کا ہر ایک جزو ایک ایک پل۔ ان سب کو جوکوب کر کے ایک درون پانی میں پکائیں۔ اور چوتھائی باقی رہ جانے پر اُتار کر چھان لیں۔ اس کاڑھے میں سُرا۔ کانجی۔ دہی۔ کھٹائی سَوویرک۔ تُشودک۔ بیر کا رس۔ انار کا رس۔ ورکھش امل کا رس۔ تیل۔ چربی۔ گھی۔ مجّا اور دودھ ہر ایک ایک ایک پرستھ اور زندگی افزا ادویات کا کلک چھ پل ڈال کر پکا لیں۔ یہ مہا سنیہہ شرا نُت۔ مجّا گت۔ استھی گت۔ سروانگ گت۔ ایک انگ گت۔ لرزہ۔ آکشیپن اور شُول روگوں میں بطور مالش استعمال کیا جاتا ہے۔

نرگنڈی کا تیل نرگنڈی کی جڑھ اور پتّوں کا رس نکال کر اُسی کے ہموزن تیل ملا کر پکا لیں۔ اس تیل کو ملنے اور پینے سے ناڑی روگ۔ کوڑھ۔ وات کنٹک پاما اور اپچی دور ہو جاتے ہیں۔

دیگر:۔ ترکیب بالا کے مطابق بنولے اور کُلتھی کے کاڑھے میں پکایا ہوا

تیل بھی وات کے دُور کرنے میں بے نظیر ہوتا ہے۔
دیگر: مُولی کے رس میں اُسی کے برابر دُودھ ملا کر تھوڑا سا دہی ملا کر تین دن تک رکھ چھوڑیں۔ جب یہ جم کر کھٹا ہو جائے۔ تو اس میں اسکا ایک تہائی تیل ڈالکر پکا لیں۔ اور اس میں ملٹھی۔ شہر کرا۔ راسنا۔ نمک۔ ادرک اور سونٹھ ایک ایک پل پیس کر ڈال دیں۔ اس تیل کے پینے اور ملنے سے وات روگ دُور ہو جاتے ہیں۔
دیگر: پنج مُول کا کاڑھا اور بہت سے سالوں کی رکھی ہوئی پُرانی تلوں کی کھلی کو پانی میں پکا کر چھان لیں۔ پھر اس میں ایک پرستھ تیل ڈالکر پکائیں۔ اور پکتے وقت اس میں آٹھ گنا دُودھ بھی ملا دیں۔ تو یہ تیل سب قسم کے وات روگوں کو دُور کر دیتا ہے۔ خصوصاً کف والے وات روگ میں بہت ہی فائدہ مند ہے۔
دیگر: جَو۔ بیر۔ کُلتھی۔ راسنا کی جڑھ اور بل کی چھال ایک ایک انجلی لیکر آٹھ گنا کھٹی کانجی میں پکائیں۔ اور ایک چوتھائی باقی رہ جانے پر اُتار لیں۔ پھر اس کاڑھے میں تیل نیز چرپرے اور کھٹے پھل پیس کر ملا کر پکائیں۔ یہ تیل مہا وات سے تکلیف اُٹھانے والے مریض کو سردی کے وقت لگائیں۔
اب تمام وات روگوں کو دُور کرنے والے تیلوں کا بیان کیا جاتا ہے۔
جن کا پینا۔ جن کی نسوار لینا۔ جن کی مالش کرنا اور جن سے حُقنہ کرنا عُمر۔ طاقت اور خوبصورتی کو بڑھا دیتا ہے۔ نیز خُونِ حیض اور ویرج کی خرابیوں کو دُور کر دیتا ہے۔ جو اولاد پیدا کرنے کے قابل ہوتے ہیں

جو سب قسم کے نردوشی۔ سدّھی اور تمام دوشوں کیلئے مفید ہوتے ہیں۔
مہا چر (لہسن) ایک تلا کے کاڑھے میں ایک آڑھک تیل ڈال کر
پکا لیں۔ پھر اُس میں لہسن ہی کی جڑھ کا کلک دس پل اور دودھ چوگنا ڈال
دیں۔ جب پک جائے۔ تو اس میں اٹھارہ پل چینی ملا لیں۔ اس تیل کا
مندرجہ صدر چاروں طرح سے استعمال کرنے پر سب قسم کی وات کی
خرابیاں دُور ہو جاتی ہیں۔

دیگر:۔ گوکھرو کا رس دو پرستھ۔ دودھ دو پرستھ۔ ادرک چھ پل۔ گڑ آٹھ
پل اور تیل ایک پرستھ ان سب کو ملا کر پکا لیں۔ اور سب قسم کے
وات روگوں میں استعمال کرائیں۔ اس تیل کے ہضم ہو جانے پر دُودھ
کے ساتھ پییا کا استعمال کرائیں۔

بلا تیل کھرٹی ایک سو پل۔ گلو پچیس پل اور راسنا ساڑھے بارہ پل۔
ان سب کو ایک سو آڑھک پانی میں پکا کر دسواں حصہ باقی رہ جانے
پر اُتار کر چھان لیں۔ اور اس کاڑھے میں دہی کا توڑ۔ گنّے کا رس۔
سرکہ اور تیل ایک ایک آڑھک۔ نصف حصہ بکری کا دودھ۔ نیز
کچُور۔ سرل کا شٹ۔ دیودارو۔ الائچی خورد۔ مجیٹھ۔ اگر۔ رکت چندن۔
پدما کھ۔ اتی بلا۔ موتھا۔ مُدگ پرنی۔ ماش پرنی۔ ہرینو۔ ملٹھی۔ تُلسی۔
ویا گھر نکھ۔ رشبھک۔ جیوک۔ پلاس کا گوند۔ کستوری۔ نلکا۔ جاپھل
سپرکا۔ کنگم۔ شیلیہ۔ تُنپ۔ جاپھل۔ کائپھل۔ دارچینی۔ کندُوری
کپُور۔ ترشک۔ شیری لواس۔ لونگ۔ نکھی۔ کنکول۔ کٹھ۔ جٹا مانسی
پرینگو۔ تھونیر۔ تگر۔ گندھ ترین۔ بچ۔ راڑا۔ کیوڑی موتھا اور ناگ کیسر کا

نگدا بنا کر ڈال کر پکالیں۔ جب پک جائے۔ اُتار کر خوشبودار اشیا ملا کر حسب ترکیب استعمال میں لائیں۔

بلا تیل کے فوائد:۔ یہ تیل دمہ۔ کھانسی۔ بخار۔ ہچکی۔ قے۔ باؤگولہ کھشت کھشے۔ تلی۔ شوش۔ مرگی اور افلاس کو بھی دُور کر دیتا ہے۔ نیز سب قسم کی وات دیا دھیوں کو دُور کرنے میں بے نظیر ہے۔

امرت آدی تیل پانچ تُلا گلو کو آٹھ درون پانی میں پکائیں۔ اور ایک چوتھائی باقی رہ جانے پر اُتار کر چھان لیں۔ پھر اس کاڑھے میں اسی کے برابر دُودھ۔ دو آڑھک تیل نیز الائچی خورد۔ جٹا مانسی۔ تگر۔ خس۔ شاروا۔ کُٹھ۔ چندن۔ کھریٹی۔ بھُو آملہ۔ میدا۔ سونف۔ ردّھی۔ جیوک۔ کاکولی۔ کھشیر کاکولی۔ شراونی۔ اتی بلا۔ نکھی۔ مہا شراونی۔ ودآری کند جیونتی۔ کیلنج۔ شتاور۔ مہامیدا۔ کاکڑا سینگی۔ ہرینو۔ بیج۔ گوکھرو۔ ارنڈ۔ راسنا۔ اسگندھ۔ سہجن۔ ویہا۔ شلکی۔ موتھا۔ دارچینی۔ تیج پات۔ رشبھک نیتر بالا۔ بڑی الائچی۔ کنکم۔ سپرکا اور ولیودار وسب ایک ایک کرش مجیٹھ تین کرش اور ملٹھی آٹھ پل کا کلک ملا کر پکالیں۔ اِس تیل کے استعمال سے ویرج کی کمی دُور ہو جاتی ہے۔ حرارت غریزیہ بڑھ جاتی ہے۔ مُوڑھ چِتّتا اُنماد۔ ارتی اور مرگی دور ہو جاتی ہے۔ اور انسان اپنی طبعی حالت پر آ جاتا ہے۔ یہ تیل وات دیا دھیوں کے دفعیئے کے لئے بھی نہائت مفید ہے۔

راسنا تیل ایک ہزار پل راسنا کو آٹھ گُنے پانی میں پکا کر چوتھائی باقی رہ جانے پر اُتار کر چھان لیں۔ اور اُس میں اوّل الذکر ایلادی چُورن (الائچی وغیرہ ادویات کا سفوف) اور تیل ڈال کر پکائیں۔ جب پک جائے۔ اُتار کر

اُس میں سفید زیرہ کا بُرادہ چھڑک دیں۔ یہ تیل وات روگوں کو دُور کر دیتا ہے۔

دیگر:۔ اسگندھ۔ پرسارنی اور دو نو بلا کا تیل بھی مندرجہ صدر ترکیب سے تیار کیا جاتا ہے۔

دیگر:۔ بلا وغیرہ کے الگ الگ کاڑھوں۔ کلکوں [illegible] کے ساتھ تیل پکا کر استعمال میں لائیں۔

مُولک آدی تیل مُولی کا رس۔ دودھ۔ تیل۔ [illegible] اور [illegible] کانجی سب ہموزن۔ کھرنی۔ چیتا۔ سیندھا نمک۔ پیپل۔ اتیس [illegible] راسنا۔ چب۔ اگر۔ سہانجنا۔ بھلاوہ۔ زیرہ۔ کٹھ۔ گوکھرو۔ سونٹھ۔ پد [illegible]۔ کچور۔ بیل کی چھال۔ سونف۔ تگر اور دیودارو کا کلک تیل سے چوتھائی حصہ ڈالکر پکا لیں۔ اس تیل کے پینے سے نہائت سخت وات روگ بھی جلد دُور ہو جاتے ہیں۔

وَرِش مُول آدی تیل اڑوسے کی جڑھ ایک سو پل۔ گلو ایک سو پل۔ اسگندھ ایک سو پل اور چیتا ایک سو پل ان کا کاڑھا بنائیں۔ پھر اس کاڑھے میں ہموزن دُودھ اور ایک آڑھک تیل ملا کر پکا لیں۔ یہ تیل وائُو بھگن یا جرجرت دیہہ میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اگر پکاتے وقت ان ادویات کے ساتھ اوّل الذکر بلا آدی ادویات کا کلک بھی ملا لیا جائے۔ تو دُگنا مفید ہو جاتا ہے۔

راسنا تیل راسنا۔ سرس۔ ملٹھی۔ سونٹھ۔ سہجنہ۔ گلو۔ شیونا ک۔ دیودارو۔ املتاس۔ اسگندھ اور گوکھرو میں سے ہر ایک دس دس پل لیکر کاڑھا بنا لیں۔ اس کاڑھے میں ایک ایک کرش سرد گندھ کے کلک نیز

دہی - کانجی - اُرد کا کاڑھا - مُولی کا کاڑھا اور گنّے کا رس ہر ایک ایک پرستھ اور تیل ایک پرستھ ملا کر پکا لیں - یہ تیل تلی - مُوتر گرہ - دمہ - کھانسی اور وات روگوں کو دُور کر دیتا ہے۔

یہ مُولک آدی تیل سے بھی اعلےٰ درجے کی چیز ہے۔ اِس کے استعمال سے خُوبصُورتی - طاقت اور عُمر بڑھ جاتی ہے۔

دیگر: - جَو - بیر - کُلتھی - مچھلی - سہانجنا - بِل کی چھال اور مُولی کا کاڑھا دہی - دُودھ اور تیل کو ملا کر پکا لیں - یہ تیل سب قسم کے وات روگوں کو دُور کر دیتا ہے۔

دیگر: - مندرجہ بالا ادویات کے ساتھ لہسن کے رس میں پکایا ہُوا تیل بھی وات کو دُور کرنے والا ہے۔

اِن اُوپر لکھے تیلوں میں سے کوئی ایک تیل خُونِ حیض سے فراغت پائے کے بعد عورت کو پلائیں - تو بانجھ عورت کے بھی اولاد ہو سکتی ہے۔

اگرؤ آدی جو تیل شیت جوَرْ میں بتائے گئے ہیں - وہ کئی دفعہ پکائے جائے پر وات روگوں کو بھی دُور کر دیتے ہیں - اِن تیلوں کا کئی مرتبہ تجربہ کیا گیا ہے - علاوہ ازیں وات رکت میں جو تیل بتائے جائینگے - وات روگوں کے دفعیئے کے لئے وُہ بھی دئے جا سکتے ہیں۔

تیل کی فضیلت: -

تیل سے بڑھ کر وات کو دُور کرنے والی اور کوئی دوائی نہیں ہے - کیونکہ یہ دیوائی (سرائت کرنے کی طاقت رکھنے والا) - گرم - بھاری اور چکنا ہوتا ہے اور وات کو دُور کرنے والی اشیائ کے ساتھ پکنے سے اِس کی طاقت نہائت

ہی بڑھ جاتی ہے۔ ایسی ہی ادویات کے ساتھ سو یا ہزار مرتبہ پکنے سے یہ لطیف ترین سروتوں کے امراض کو بھی بہت جلد دُور کر دیتا ہے۔

اکیلی وائُو کے لئے جو عام علاج بتایا گیا ہے۔ ملے ہوئے دوشوں میں بھی وہی علاج مفید ہوتا ہے۔ خصوصاً جبکہ سروت وات پت۔ وات کف یا کف پت سے رُکے ہوئے ہوں۔ ان حالتوں میں وات کو دُور کرنے والی تدابیر نہائت ہی مفید ہوتی ہیں۔

پت آورت وائُو مارگ کا علاج :-

جب وائُو کا راستہ پت سے رُک جائے۔ تو وَیَش یاس کرم (علاج بالمقابل کے اصُول کے مطابق) سرد یا گرم علاج کرنا چاہیئے۔

اِس مرض کے لئے زندگی افزا ادویات سے پکایا ہُوا گھرت بھی مفید ہوتا ہے۔ نیز دھن وج مانس۔ جَو۔ شالی چاول۔ یاپن کرنا۔ کھشیر دستی۔ مسہل اور پنچ مُول یا بلا ڈال کر جوش دیا ہُوا دودھ بھی مفید ہوتا ہے۔ ملٹھی کے کاڑھے۔ بلا تیل۔ گھی۔ دودھ۔ پنچ مُول کے کاڑھے یا ٹھنڈے پانی سے سیچن کرنا بھی مفید ہوتا ہے۔

کف آورت وائُو مارگ کا علاج :-

جب وائُو کا راستہ کف سے رُک جائے۔ تو جَو۔ جنگلی جانوروں اور پرندوں کے مانس۔ پسینہ دینا۔ تیز نروہن دستی۔ قَے۔ مسہل۔ پُرانا گھی۔ تلوں کا تیل اور سرسوں کا تیل مفید ہوتے ہیں۔

جب وائُو کا راستہ کف اور پت دونو کے ملنے سے رُک جائے۔ تو پہلے پت کے دفعیئے کی تدبیر کریں۔

اگر کف معدے میں ٹھہرا ہوا نظر آئے۔ تو قے کرائیں۔
اگر کف انتڑیوں میں ٹھہرا ہو۔ تو مُسہل دیں۔
اگر پت سارے جسم میں پھیلا ہوا معلوم ہو۔ تو بھی مُسہل ہی ایک مفید تدبیر ہے۔
اگر سویدن کرم (پسینہ لانے) سے کف پگھل کر انتڑیوں کو چھوڑ دے۔ اور اگر پت کی علامات بھی دکھائی دیں۔ تو وستی دے کر اُس کے دفیعے کی کوشش کرنی چاہیئے۔
کف ملی وات میں گرم گومُوتر ملا کر نروہن وستی دیں۔
پت ملی وات میں کھشیر (دُودھ) ملا کر نروہن وستی دینی چاہیئے۔ نیز شیریں ادویات سے پکائے ہوئے تیل کی انوواسن وستی اِس مقصد کے لئے مفید ہوتی ہے۔

شروگت وات کا علاج:۔

اگر کف ملی وات سر میں داخل ہو جائے۔ تو دُھوم پان کرائیں۔ اور نسوار بھی دیں۔

اُراگت وات کا علاج:۔

پت اور کف کے نہ رہنے پر اگر وات وکھش ستھل (چھاتی) کے سروتوں میں گھومے۔ تو صرف وات کو دُور کرنے والا علاج کرنا چاہیئے۔

رکت آورت وات کا علاج:۔

جب وایُو کا راستہ خُون سے رُک جائے۔ تو اُس کا علاج دافع وات تدابیر سے کرنا چاہیئے۔

آڑھیہ وات کا علاج :۔

اِس مرض میں پرمیہہ وائیو اور میدا کو دُور کرنیوالی تدابیر کام میں لانی چاہئیں۔

مالش آورت وات کا علاج :۔

جب وائیو کے راستے کو مالش روک دے۔ تو پسینہ دینا۔ مالش کرنا مالش پر دُودھ اور چکنائی کا پلانا مفید ہوتا ہے۔

اسھتی گت اور مجّا گت وات کا علاج :۔

اسھتی گت اور مجّا گت وات روگ میں مہا سنیہہ کا استعمال کرائیں۔

شُکر آورت وات کا علاج :۔

جب وائیو کے راستے کو شُکر (ویرج) روک دے۔ تو شکر ستھ وات کا سا ہی علاج کرنا چاہیئے۔ جس کا ذکر پہلے آچُکا ہے۔

اَن آورت وات کا علاج :۔

جب وائیو کے راستے کو کھایا ہُوا کھانا روک لے۔ تو قے کرائیں۔ ہاضم ادویات دیں۔ حرارت افزا ادویات کھلائیں۔ اور ہلکے کھانے دیں۔

مُوتر ستھ وات کا علاج :۔

مُوتر گت وات میں مُدِرّ (پیشاب آور) ادویات دیں۔ پسینہ لائیں۔ اور اُتر وستی کا استعمال کریں۔

پُریشھ وات کا علاج :۔

پُریش آورت وات میں ارنڈ کا تیل۔ سنیہن وستی اور بھیدن کرتا ادویات کا استعمال کرانا چاہیئے۔

سوستھا نستھ دوش کا علاج :۔

اگر کوئی دوش اپنے اصلی مقام میں رہتا ہوا بھی بگڑ جائے۔ تو اُسی دوش کو دُور کرنے والی ادویات کا استعمال کرنا چاہیئے۔ یعنی اپنے مقام میں ٹھہرے ہوئے کف کو قے سے۔ پت کو جُلاب سے اور وات کو وستی سے دُور کرنا چاہیئے۔

اوّل الذکر پانچوں قسم کے وائیو جب آپس میں ایک دُوسرے کے راستے کو روک دیتے ہیں۔ تب جو علامات نمایاں ہوتی ہیں۔ اب اُن کا اختصار اور تفصیل کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے۔

پانچوں قسم کی وائیو کا آپس میں ایک دُوسرے کا راستہ روک لینا:۔

پران وائیو باقی کی اُدان وائیو وغیرہ چاروں کا اور اُدان وائیو باقی کی پران وائیو وغیرہ کا۔ اِسی طرح دُوسری تینوں وائیو الگ الگ باقی ماندہ وائیو کا راستہ روک لیتی ہیں۔ گویا فرداً فرداً یہ بیس قسم کی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں جن کا بیان آگے لکھا جاتا ہے۔

پران آورت ویان وائیو کی علامات:۔

جب پران وائیو ویان وائیو کا راستہ روک لیتی ہے۔ تو تمام اندریاں بے حس ہو جاتی ہیں۔ نیز قوّتِ حافظہ اور جسمانی طاقت کم ہو جاتی ہے۔ ایسی صُورت میں اُوردھو جترو کریا کرنی چاہیئے۔

ویان آورت پران وائیو کی علامات:۔

جب ویان وائیو پران وائیو کا راستہ بند کر دیتی ہے۔ تو لپسینہ بہت آتا ہے۔ رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ جلد بدن بگڑ جاتی ہے۔ اور جسم بے حس ہو جاتا ہے۔ اِس میں سنیہہ ملا جلاب دینا چاہیئے۔

پران آورت سمان وائیو کی علامات:۔

جب پران وائیو سمان وائیو کا راستہ روک دیتی ہے۔ تو بے حسی۔ گدگداہٹ اور موکتا ہوجاتی ہے۔ اس کے لیئے چار طرح کی تدابیر مفید ہوتی ہیں۔ جیسے پان (دوائی پلانا)۔ ابھینگ (مالش کرنا)۔ انُوداسن (حقنہ) اور نسیہ (نسوار دینا)۔

نیز کھشیر وستی بھی اس کے لئے فائدہ مند تدبیر ہے۔

سمان آورت پران وائیو کی علامات:۔

جب سمان وائیو پران وائیو کا راستہ روک لیتی ہے۔ تب گرہنی دوش اور دردِ پسلی پیدا ہوجاتا ہے۔ نیز معدے میں درد اُٹھنے لگتا ہے۔

اس کے لیئے حرارت افزا گھرت مفید ہوتا ہے۔

پران آورت اُدان وائیو کی علامات:۔

جب پران وائیو اُدان وائیو کا راستہ روک لیتی ہے۔ تب سر میں جکڑاہٹ زُکام۔ نشواس کا روکاؤ۔ اُچھواس کا روکاؤ۔ ہردروگ اور مکھ شوش پیدا ہوجاتے ہیں۔

اس کے لیئے وَمن وغیرہ جسم کے اُوپر کے حصے کے معالجات اور تسلی دینی نہائت مفید تدابیر ہیں۔

اُدان آورت پران وائیو کی علامات:۔

جب اُدان وائیو پران وائیو کا راستہ روک لیتی ہے۔ تب کرم (قوتِ کارکردگی اوج (چہرے کا نور)۔ بل (طاقت جسمانی) اور ورن (خوبصورتی) زائل ہو جاتے ہیں۔ اور بعض مرتبہ موت بھی واقع ہوجاتی ہے۔

اس میں آہستہ آہستہ ٹھنڈے پانی کے چھینٹے مارنے چاہئیں۔ تسلی دیں۔
اور راحت افزا تدابیر عمل میں لائیں۔

پران آورت اپان وائو کی علامات:۔

جب پران وائو اپان وائو کا راستہ بند کر دیتی ہے۔ تو قے اور دمہ وغیرہ امراض
پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس شکائت کے دفعیے کیلئے وستی کرم اور انولومن
کرنے والی اغذیات کا استعمال مفید ہوتا ہے۔

اپان آورت پران وائو کی علامات:۔

جب اپان وائو پران وائو کا راستہ بند کر دیتی ہے۔ تو موہ۔ ضعف ہضم اور اتیسار
کی شکائت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کے لئے قے لانا۔ حرارت افزا اور سنگراہی
اغذیات مفید تدابیر ہیں۔

ویان آورت اپان وائو کی علامات:۔

جب ویان وائو اپان وائو کا راستہ روک لیتی ہے۔ تو قے۔ اپھارہ۔ اُداورت
بادگولہ اور پری کرتکا وغیرہ عوارض نمایاں ہو جاتے ہیں۔
اس تکلیف کے دفعیئے کے لئے سنگدھ انولومن کرانا چاہیئے۔

اپان آورت ویان وائو کی علامات:۔

اپان وائو جب ویان وائو کا راستہ روک لیتی ہے۔ تو پاخانہ پیشاب
اور ویرج بکثرت اخراج پاتے ہیں۔ اس کے لئے سب قسم کی سنگراہی
(قابض) ادویات مفید ہوتی ہیں۔

سمان آورت ویان وائو کی علامات:۔

جب سمان وائو ویان وائو کا راستہ بند کر دیتی ہے۔ تو غشی۔ اُونگھ

بکواس ۔اعضا شکنی اور ضعفِ ہاضمہ کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔ تیج اور طاقتِ جسمانی کم ہو جاتی ہے۔ اِس شکائت کے دفعیئے کے لئے جسمانی محنت اور ہلکے و حرارت افزا کھانے مفید ہوتے ہیں۔

اُدان آورت ویان وائو کی علامات :۔

جب اُدان وائو ویان وائو کا راستہ روک لیتی ہے۔ تب جکڑاہٹ ضُعفِ ہاضمہ۔ پسینے کا نہ آنا۔ حرکت نہ کر سکنا اور تمنیلن کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔

اِس شکائت کے دفعیئے کیلئے تھوڑا اور ہلکا کھانا چاہیئے۔

پران وغیرہ پانچوں وائو جب آپس میں ایک دوسرے کا آورن کرلیتی (راستہ روک لیتی) ہیں۔ تب اُوپر بیان کردہ علامات نمایاں ہو جاتی ہیں۔ ان پانچوں قسم کی وائو کے اپنے کاموں کی بیشی یا کمی کا نام ہی آورن ہے۔ یا یُوں کہو۔ کہ آورن سے ہی ان کے اپنے کاموں کی بیشی یا کمی واقع ہوتی ہے۔

موٹے طور پر اُوپر آٹھ قسم کے آورنوں کا بیان کیا گیا ہے۔ ساتھ ہی اِن کی علامات اور مختصر علاج بھی بتا دیئے گئے ہیں۔ باقی کے بارہ آورنوں کو عقلمند اپنی عقل سے خود سوچ سکتے ہیں۔ اُن باقی ماندہ آورنوں میں وائو کے الگ الگ مقامات اور اُس کے کرموں کی بیشی یا کمی پر بخوبی غور کر کے ابھینگ (مالش کرنا)۔ سنیہہ پان (چکنائی پینا) اور وستی کرم (حقنہ کرنا) وغیرہ سب قسم کا علاج کرنا چاہیئے۔ نیز ویث یاس کرم (علاج بالمقابل کے اصُول) کے مطابق گرم اور ٹھنڈا علاج کرنا چاہیئے

اُدان وغیرہ وایو کا علاج :۔

اُدان وایُو کے آورت ہونے پر وَمن اور سینہہ وغیرہ اُوردھ کریا کرنی چاہئے
ایان وایُو کے آورت ہونے پر وِریچن وغیرہ انُو لومن کریا کریں۔
سمان وایُو کے آورت ہونے پر سنشمن چکنسا کریں۔
اور ویان وایُو کے آورت ہونے کی صُورت میں مندرجہ صدر تینوں قسم کا علاج کرنا چاہیئے۔

پران وایُو کے لئے تدابیر :۔

اوّل الذکر چاروں قسم کی وایُو سے پران وایُو کی حفاظت نہائت ہی ضروری کام ہے۔ اِس کا اپنے اصلی مقام میں ٹھہرا رہنا بھی نہائت ضروری ہے پران وایُو کی یُوں حفاظت کر کے باقی ماندہ چاروں قسم کی آورت اور گمراہ وایُو کو اپنے اپنے مقامات میں لے جانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

پت آورت پران وایو کی علامات :۔

جب پت پران وایُو کا راستہ بند کر لیتی ہے۔ تو غشی۔ جلن۔ درد تاریکی دکھائی دینا۔ رِوداہ اور ٹھنڈی چیزوں کی نہائت خواہش ہونا یہ علامات ہوتی ہیں۔

کف آورت پران وایو کی علامات :۔

کف آورت پران وایُو میں تھوک بہت آتا ہے۔ چھینکیں آتی ہیں۔ ڈکار آتے ہیں۔ نشواس روودھ۔ اُچھّاس رودھ اور اردچی ہوتی ہے۔ نیز قے آتی ہے۔

پت آورت اُدان وایُو کی علامات :۔

پت آورت اُدان وائیو میں غشی وغیرہ اوّل الذکر علامات ۔ نابھی اور چھاتی میں جلن ۔ چکّر ۔ اُدر جا بھرنش اور اعضا شکنی ہوتی ہے ۔

کف آورت اُدان وائیو کی علامات :۔

جب کف اُدان وائیو کا راستہ بند کر دیتا ہے ۔ تو رنگت میں تغیّر آجاتا ہے ۔ زبان بند ہو جاتی ہے ۔ آواز بھرّا جاتی ہے ۔ دُبلا پا ہو جاتا ہے ۔ جسم میں گرانی چھا جاتی ہے ۔ اور کھانے کی خواہش نہیں رہتی ۔

پت آورت سمان وائیو کی علامات :۔

جب پت سمان وائیو کا راستہ بند کر دیتا ہے ۔ تو پسینہ بکثرت آتا ہے پیاس لگتی ہے ۔ جلن ہوتی ہے ۔ غش آتے ہیں ۔ کھانے کی خواہش نہیں رہتی ۔ اور پت کا اُپ گھات ہوتا ہے ۔

کف آورت سمان وائیو کی علامات :۔

جب کف سمان وائیو کا راستہ روک دیتا ہے ۔ تو پسینہ نہیں آتا ۔ حرارت ہاضمہ کمزور ہو جاتی ہے ۔ رونگٹے اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں ۔ اور جسم نہائت سرد ہو جاتا ہے

پت آورت ویان وائیو کی علامات :۔

جب پت ویان وائیو کا راستہ روک دیتا ہے ۔ تو تمام بدن میں جلن ۔ کلانتی گاترو کھشیپ ۔ سنگ ۔ سنتاپ اور درد ہوتا ہے ۔

کف آورت ویان وائیو کی علامات :۔

جب کف سے ویان وائیو کا راستہ رُک جاتا ہے ۔ تو تمام اعضا وجوارح میں ثقالت آجاتی ہے ۔ پَرواوررودھ ۔ سندھیہ وررودھ ۔ استھیہ وررودھ اور اتینت گتی رودھ ہوتا ہے ۔

پت آورت اپان وایُو کی علامات:-

جب پت سے اپان وایُو کا راستہ بند ہو جاتا ہے۔ تو پاخانہ اور پیشاب زرد ہلدی کے سے رنگ کا آتا ہے۔ گدا اور عضوِ تناسل میں تپش ہوتی ہے۔ اور خونِ حیض بکثرت خارج ہوتا ہے۔

کف آورت اپان وایُو کی علامات:-

جب کف اپان وایُو کا راستہ روک لیتا ہے۔ تو پھٹا ہُوا اور کچے کف سے مِلا ہُوا بھاری پاخانہ نکلتا ہے۔ نیز کف میہہ کا آگم ہوتا ہے۔

کف پت آورت وایُو کی علامات:-

جب وایُو کف اور پت دونو سے آورت ہوتی ہے۔ تو دونو کی مِلی جُلی علامات پائی جاتی ہیں۔

جب وایُو کف اور پت سے آورت ہو کر مُختلف مقامات میں گھُومتی پھرتی ہے۔ تو اُن مُختلف مقامات میں کف اور پت اپنی اپنی علامات والی خرابیاں پیدا کر دیتے ہیں۔

پران اور اُدان وایُو کا بھاری پن:-

پت اور کف سے آورت پران اور اُدان وایُو کو شاستر کے جاننے والے وَید بہت بھاری سمجھتے ہیں۔ سبب یہ ہے۔ کہ زندگی پران وایُو پر منحصر ہوتی ہے اور طاقت اُدان وایُو پر انحصار رکھتی ہے۔ اِسلئے اِن دونو کے تکلیف میں مبتلا ہونے سے عُمر اور طاقت دونو کا نقصان ہوتا ہے۔

اِن سب باتوں کو اچھی طرح سے سمجھ لینا چاہیئے۔ کیونکہ یہ سب تکالیف علاج میں ڈھیل دینے سے ایک برس کے بعد لا علاج یا مُشکل العلاج ہو جاتی ہیں

اِن آورت وائیوؤں کے علاج میں دیر لگانے سے ہردروگ۔ ودردھی۔ تلّی۔ باؤگولہ اور اتیسار وغیرہ امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔

اس لیئے وَید کو چاہیئے کہ وائیو کے آورتوں پر نگاہ رکھے۔ کہ یہ پانچوں قسم کی وائیو وات [illegible] کس سے آورت ہیں۔ اور بخوبی غور کر کے ان کی بھشنیا سنگدھ اور سروتوں کو شدھ کرنے والی ادویات سے علاج کرے۔

آورت وائیو کا علاج :-

سب مقامات میں آورت وائیو کا علاج وہی کرنا چاہیئے۔ جو کف پت کے اُورد ودھ ہو۔ اور وات کو انولومن کرنے والی ہو۔ کھشیر وستی۔ مدھر وستی اور انو واسن وستی بھی اس کے لیئے مفید تدابیر ہیں۔ نیز طاقت کے مطابق نرم جلاب دینا چاہیئے۔ تمام رسائن ادویات بھی اس کے لیئے فائدہ مند ہوتی ہیں۔ بہت سے دودھ کے ساتھ شلاجیت اور گوگل کا استعمال بھی اچھا ہوتا ہے۔ صرف دودھ کی غذا رکھ کر پہلے ادھیائے میں بیان کیئے ہوئے چون پراش کا استعمال کریں۔ یا گیارھوں قسم کی ابھیا ملکیہ رسائن بھی بہت مفید ہوتی ہے۔

اپان آورت پران وائیو کا علاج :-

اپان آورت پران وائیو میں حرارت افزا۔ قابض۔ وات کو خارج کرنے والی اور انتڑیوں کو صاف کرنے والی ادویات استعمال کرانی چاہئیں۔

یہ آورت وائیوؤں کے معالجات کا مختصر بیان کیا گیا ہے۔ ان میں وَید کو اپنی عقل سے بھی کام لینا چاہیئے۔

پت آورت وائیو میں پت ناشک اور وات کے انولومن علاج کرنا چاہیئے

کف آورت وائیو میں کف ناشک اور وائیو کا انولومن کرنے والی ادویات استعمال کرانی چاہئیں۔

دُنیا میں جس طرح ہوا۔ سورج اور چاند کی گتی سمجھ میں نہیں آتی۔ ویسے ہی جسم میں وات۔ پت اور کف کی گتی کا سمجھنا بھی ٹیڑھی کھیر ہے۔

جو وَید وات وغیرہ کی کمی۔ زیادتی۔ اعتدال اور آدان کو سمجھ کر علاج شروع کرتا ہے۔ وہ ناکام نہیں رہتا۔

ادھیائے کا خلاصہ اس ادھیائے میں پانچوں قسم کی وائیو کے جسم میں الگ الگ مقامات۔ دیہہ دھاتو کے کرم۔ کوپت ہونے کے اسباب کوپت ہو کر اپنے اور دیگر مقامات میں خرابیاں برپا کرنے کی تفصیل۔ الگ الگ وائیوؤں کے آورنوں کا حال اور اُن کے معالجات بیان کئے گئے ہیں۔ وَید کو چاہیئے۔ کہ اِن سب باتوں کو دیکھ کر نیز دیش۔ ساتمیہ۔ رتو اور بل کا لحاظ رکھ کر علاج پر ہاتھ ڈالے +

اُنتیسواں ادھیائے

وات رکت کا علاج

جب گورو پُنر وسو جی اگنی ہوتر سے فراغت پا کر بکیسوئی کے ساتھ رشیوں کی جماعت کے درمیان اگنی کے شعلے کی مانند تشریف فرما تھے۔ تو اگنی ویش نے پوچھا۔ گورو جی! اب اگنی اور وائیو کی مانند ملے ہوئے وات رکت کے اسباب۔ علامات اور معالجات کا ارشاد فرما کر مشکور فرمائیے۔ مہرشی

پُنر وَسُو نے جواب دیا :-

اسباب :-

نمکین ۔کھٹّی ۔کڑوی ۔کھاری ۔مرغن ۔گرم اور مُشکل الہضم اشیا گیلے یا سُوکھے آبی جانوروں یا رطوبت پسند جانوروں کے مانس ۔پنیاک مُول کُلتھی ۔اُڑد ۔چولائی وغیرہ ساگوں ۔پلل ۔ایکھ ۔دہی ۔کانجی ۔سَووِیر ۔سرکہ ۔تکّر ۔سُرا ۔آسَو اور متضاد اغذیات کے بکثرت کھانے سے ۔ ادھیہ شن ۔غُصّہ کرنے ۔بہت جاگنے اور دن میں سونے سے نازک مزاج والوں اور میٹھی کے بنے ہوئے پکوان کھانے والوں نیز ایسے شخصوں کا وات رکت کوپت ہوجاتا ہے ۔جو زیادہ تر بیٹھے رہتے ہیں ۔ اور چلنے پھرنے سے محترز رہتے ہیں ۔چوٹ لگنے پر جمع شدہ مَیل کو نہ نکالنے سے بھی خُون خراب ہوجاتا ہے ۔کسیلی ۔چرپری ۔کڑوی ۔تھوڑی اور رُوکھی غذا کھانے سے یا فاقہ کشی سے یا گھوڑے یا اُونٹ پر سواری کرنے سے یا جل کریڑا اور پلَوَن کرنے سے یا گرمی کے وقت اُونچے نیچے راستے پر بہت سفر کرنے سے ۔ جماع سے اور حوائج ضروریہ کے روکنے سے بڑھی ہوئی وایو اپنے راستے میں بڑھے ہوئے رکت سے رُک کر کوپت ہوجاتی ہے ۔ اور رکت کو خراب کردیتی ہے ۔اسے ہی وات رکت کہتے ہیں ۔گرُوات ۔ وات ولاس اور آڑھیہ وات بھی اسی کے مترادف الفاظ ہیں ۔

مقامات :-

دونو ہاتھ ۔ دونو پاؤں ۔اُنگلیاں اور پَروؤں کے جوڑ وات رکت کے مقامات ہیں ۔ یہ شکائت پہلے ہاتھ اور پاؤں میں پیدا ہوتی ہے ۔

اور پھر سارے جسم میں پھیل جاتی ہے۔
وایُو کی لطافت اور رکت کی سب جگہ چلے جا سکنے کی طاقت کے سبب کوپت ہونے والے وات رکت تمام جسم میں پھیل جاتے ہیں۔ لیکن جب وہ پوروں میں جاتے ہیں۔ تو اُن کے ترچھا ہونے کے باعث وہیں رُک جاتے ہیں۔ اِس کے بعد وہ پت وغیرہ دوشوں سے مِلکر اُن دوشوں کے مطابق درد پیدا کر دیتے ہیں۔ اس لئے انہی جوڑوں میں سخت درد ہوتا ہے۔

پُورب رُوپ:-

پسینہ بکثرت آنا یا بالکل نہ آنا۔ لاغری۔ قوتِ لامسہ کا زائل ہو جانا۔ گوشت میں بہت درد ہونا۔ جوڑوں کا ڈھیلا پڑ جانا۔ سُستی چھانا۔ اعضا شکنی۔ پھنسیوں کا ظاہر ہونا۔ زانوؤں۔ پنڈلیوں۔ رانوں۔ کمر۔ کندھوں۔ ہاتھوں پاؤں اور جسم کے تمام جوڑوں میں سُوئی چبھنے کا سا درد ہونا۔ سپھرن (پھڑکنا) پھٹنا۔ گرانی۔ سو جانا۔ خارش ہونا۔ جوڑوں میں درد ہو ہو کر مٹ جانا۔ رنگ میں تغیّر ہو جانا اور چکتے پڑ جانا وات رکت کے پُورب رُوپ ہوتے ہیں۔

اقسام:-

وات رکت دو قسم کا ہوتا ہے۔ اُتان اور گنبھیر۔ جلد اور گوشت کا سہارا پکڑنے والا اُتان اور گوشت کے نیچے کا سہارا لیکر پیدا ہونیوالا گنبھیر کہلاتا ہے۔

اُتان وات رکت کی علامات:-

جس وات رکت روگ میں کھُجلی۔ جلن۔ درد۔ سُوئی چبھنے کی سی تکلیف سپھرن اور تپش ہوتی ہو۔ اور جلد بدن سیاہ یا تانبے کے رنگ کی سی پڑ جائے۔

اُسے اُتان وات رکت کہتے ہیں۔

گنبھیر وات رکت کی علامات

جس وات رکت میں سوج۔ جکڑاہٹ۔ سختی اور اندر کی طرف تیز درد ہو۔ اور جلد سیاہ یا تانبے کے رنگ کی سی ہو جائے۔ نیز جلن۔ سوئی چبھنے کا سا درد اور سپھرن ہوتا ہو۔ اور جو پاک ابھی نکھ ہو۔ اُسے گنبھیر وات رکت بولتے ہیں۔ درد اور جلن والی وائو جوڑوں۔ ہڈیوں اور مجّا میں چھیدن کی سی تکلیف دیتی ہوئی گھومتی پھرتی ہے۔ اور اپنے زور سے اُنگلی وغیرہ اعضا کو ٹیڑھا کر دیتی ہے۔ نیز تمام جسم میں پھرتی ہوئی لنگڑاپن اور لُولاپن پیدا کر دیتی ہے۔

اُبھے آشرت وات رکت کی علامات:۔

جس وات رکت میں مندرجہ بالا دونو قسم کے وات رکتوں کی ملی جُلی علامات پائی جائیں۔ اُسے "اُبھے آشرت" کہتے ہیں۔

اوّل الذکر دونو طرح کا وات رکت۔ وات ادھک۔ رکت ادھک۔ پت ادھک یا کف ادھک ہوتا ہے۔ یا دو دو دوشوں سے ملا ہُوا یا سب دوشوں سے ملا ہُوا بھی ہوتا ہے۔

وات ادھک وات رکت کی علامات:۔

وات کے غلبے والے وات رکت میں سراؤں میں خاص یا تنا۔ درد۔ سپھرن۔ سوئی چبھنے کی سی تکلیف۔ سوج کی سیاہی مائل رنگت۔ رُوکھاپن سیاہی۔ کمی بیشی کا ہوتے رہنا۔ دھمنیوں۔ اُنگلیوں اور جوڑوں کا سکڑ جانا۔ زنگ گرہ۔ سخت تکلیف۔ کنچن۔ ستمبھن (اکڑاہٹ) اور ٹھنڈی اشیا سے نفرت ہوتی ہے۔

رکت ادھک وات رکت کی علامات:۔

خون کے غلبے والے وات رکت میں سوجن اور سخت تکلیف ہوتی ہے جلد کا رنگ تانبے کا سا اور چمکدار ہو جاتا ہے۔ کسی قسم کی روکھی یا مرغن ادویات سے آرام نہیں آتا۔ کھجلی اور کلید تا (رطوبت) بھی نہائت ہوتی ہے۔

پت ادھک وات رکت کی علامات:۔

پت کے غلبے والے وات رکت میں جلن اور تکلیف ہوتی ہے۔ اور پسینہ آتا ہے۔ پیاس لگتی ہے مستی سی چھائی ہوتی ہے۔ اور چکر آتے ہیں نیز راگ۔ پاک۔ سوج اور بھید بھی ہوتے ہیں۔

کف ادھک وات رکت کی علامات:۔

کف کے غلبے والے وات رکت میں گیلاپن۔ گرانی۔ چکناہٹ سنسناہٹ اروچی اور تھوڑی تکلیف ہوتی ہے۔

سنسرشٹ وات رکت کی علامات:۔

اوپر بیان کئے ہوئے اسباب اور علامات کے مخلوط ہونے سے دو دوشوں والا یا تینوں دوشوں والا وات رکت روگ سمجھا جاتا ہے۔ یعنی جس وات رکت میں دو دوشوں کے ملے جلے اسباب اور علامات پائی جائیں۔ اسے "دوندوج" اور جس میں سب دوشوں کے اسباب اور علامات ملی جلی پائی جائیں۔ اسے سر ذوعشج بولتے ہیں۔

وات رکت کا سادھیہ اور اسادھیہ ہونا:۔

ایک دوش والا اور نیا وات رکت سادھیہ (قابل علاج) ہوتا ہے

دو دو دوشوں والا یاپیہ (مشکل العلاج) ہوتا ہے۔ اور تینوں دوشوں والا نیز عوارض سے گھرا ہوا اسادھیہ (لاعلاج) ہوتا ہے۔

سو یدرڈ وات رکت کی علامات:۔

نیند نہ آنا۔ کھانے کی خواہش نہ ہونا۔ دمہ۔ گوشت کا گل جانا۔ سرگرفتگی غشی۔ سستی۔ تکلیف۔ تشنگی۔ بخار۔ غفلت۔ لرزہ۔ ہچکی۔ پانڈو روگ یا پنگلا پن۔ وسرپ۔ پکاوٹ۔ سوئی چبھنے کا سا درد۔ چکر آنا۔ گلانی۔ انگلیوں کا ٹیڑھا ہو جانا۔ پھوڑے۔ جلن۔ مرم گرہ اور اربد یہ وات رکت کے عوارض ہیں۔ اور ان کے پیدا ہونے پر وات رکت کا علاج منع ہے یا ان میں سے کوئی عوارض سوائے غفلت کے نہ ہو۔ تو بھی اُس وات رکت کے مریض کا علاج ترک کر دینا چاہیئے۔

سراو (مواد رسنے) والے۔ ودرنتا (رنگت میں تغیر کر دینے) والے۔ ستبدھتا (جکڑاہٹ) والے۔ اربد والے۔ سنکوچیتا (سکڑاہٹ) والے اور اندر سے تاپ والے وات رکت بھی ناقابل علاج ہوتے ہیں۔

سہل العلاج وات رکت کی علامات:۔

جس وات رکت میں اوّل الذکر عوارض ایک ساتھ نہ پائے جائیں۔ وہ مشکل العلاج (یاپیہ) ہوتا ہے۔ اور جس میں ایک بھی عارضہ نہ پایا جائے اُسے سادھیہ یعنی سہل العلاج سمجھنا چاہیئے۔

وات کے کوپت ہونے کا علاج:۔

وایو ہاتھ پاؤں کے جوڑوں میں داخل ہو کر خون کے راستوں کو روک دیتی ہے۔ تب خون اور وایو باہم ایک دوسرے کو روکتے ہوئے

بہت جلد زندگی کو ہلاک کر ڈالتے ہیں۔
ایسی صورت میں طاقت کا لحاظ رکھ کر سینگی۔ جونکوں۔ سوچی۔ الا[illegible]
(کوزوں)۔ پچھنوں یا فصد کے ذریعے خون نکال ڈالنا چاہیئے۔
وات رکت میں اگر تکلیف۔ جلن۔ درد اور تود ہو۔ تو جونکیں لگو
کر خون کو خارج کردیں۔
اگر جگہ سو جائے۔ خارش یا چنچناہٹ[ا] ہو۔ تو سینگیاں لگوا کر خون ک
خارج کرنا چاہیئے۔
اگر وات رکت ایک جگہ سے دوسرے مقام پر سرک جاتا ہو۔ تو فص
کھلوا کر یا پچھنے لگوا کر خون نکلوانا چاہیئے۔
لیکن اگر جسم میں کسی قسم کی تکلیف یا کدورت ہو۔ یا خشکی والے
شخص کے وات کے غلبے والا وات رکت ہو۔ تو ایسی صورتوں میں
خون کا نکلوانا سخت منع ہے۔
خون کے بہت ہی کم ہو جانے سے گنبھیر۔ سوج۔ اکڑاہٹ۔ لرزہ۔
سنایو روگ۔ شرا روگ۔ گلانی اور سکڑاہٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ نیز
زیادہ خون کے اخراج سے لنگڑاپن وغیرہ پیدا ہو کر بعض دفعہ موت
بھی واقع ہو جاتی ہے۔ اسی سبب سے پہلے سنیہن کر کے خون
کو نکلوانا چاہیئے۔

وات رکت کا علاج:۔

وات رکت میں پہلے سنیہن کرا کے مرغن جلاب دیں۔ یا رُوکھا یا نرم

[ا] چنگیں پڑنا

جلاب دیں - اور وستی کرم بھی بار بار کرتے رہیں - وات رکت میں پہلے عموماً اُودواہی پری شیک - ابھینگ (مالش) اور لیپ کرنا چاہیئے - نیز اُودواہی اَنّ اور سنیہہ دیں -

واہیہ وات رکت کا علاج :-

واہیہ وات رکت میں آلیپن - ابھینگ - پری شیک اور اُپ ناہن کو استعمال کرنا چاہیئے -

گنبھیر وات رکت کا علاج :-

گنبھیر وات رکت میں مُسہل - آستھاپن اور سنیہہ پان کرانا چاہیئے -

واتوتر وات رکت کا علاج :-

واتوتر وات رکت میں گھرت - تیل - چربی اور مغز کے کھلانے - ملنے حُقنہ کرنے اور نیم گرم اُپ ناہ کے طور پر استعمال کرنا چاہیئے -

رکت پتوتر وات رکت کا علاج :-

رکت پتوتر وات رکت میں ویریچن - گھرت پان - کھشیر پان - پری شیک - وستی کرم اور ٹھنڈا نِروا پن کرنا مناسب ہوتا ہے -

کفوتر وات رکت کا علاج :-

کفوتر وات رکت میں نہائت نرم مقئی ادویات - سنیہہ سیک - فاقہ کشی اور بہت ہی تھوڑا گرم لیپ مفید تدابیر ہیں -

کف واتوتر وات رکت کا علاج :-

کف واتوتر وات رکت میں ٹھنڈے لیپ کرنے سے اکڑاہٹ ہونے کے باعث داہ - سوج - درد اور کھجلی بڑھ جاتی ہے -

رکت پتو تر وات رکت کا علاج :-

رکت پتو تر وات رکت میں گرم علاج کرنے سے داہ۔ کلید اور اُوڈرن ہوتا ہے۔ اِس لئے اِس میں دوش کی طاقت دیکھ کر علاج کرنا چاہیئے۔

وات رکت میں ممنوعہ کام :-

دن میں سونا تپش۔ ورزش۔ جماع تیز چرپری۔ گرم۔ بھاری۔ ابھشیندی نمکین اور کھٹی چیزوں کا کھانا منع ہے۔

وات رکت میں استعمال کے قابل اشیا :-

وات رکت میں پرانے جو۔ گیہوں۔ نیوار۔ شالی چاول اور ساٹھی چاول کھانے کے لئے مفید غذائیں ہیں۔ وشکر اور پرتُد پرندوں کے مانس رس بھی فائدہ مند ہوتے ہیں۔ ارہر چنے۔ مونگ۔ مسوُر اور موٹھ کے بہت ساگھی ڈالے ہوئے یوُش وات رکت کے لئے مفید چیزیں ہیں۔

اگر وات رکت کا مریض ساگ کے لئے بڑی خواہش ظاہر کرتا ہو۔ اور وُہ اسکے موافق بھی ہو۔ تو چوپتیا۔ بیت کی کونپل۔ مکو۔ شاور۔ بتھوا۔ پوئی اور ہل ہل کے ساگوں کو گھی میں بھونکر مانس رس کے ساتھ کھلائیں۔

اِس مرض میں گائے۔ بھینس اور بکری کے دوُدھ بھی مفید ہوتے ہیں۔ مندرجہ بالا وات رکت کا بالاختصار علاج بیان کیا گیا ہے۔ اب ہم بالتفصیل بتاتے ہیں۔

شراونی آدی گھرت شراونی۔ کھشیر کاکولی۔ کھشیر کا۔ جیوک اور رشبھک کو ہموزن لیکر کلک بنالیں۔ اِس کلک میں چوگنا گھی اور گھی سے چوگنا دوُدھ ڈالکر پکائیں۔ یہ گھرت وات رکت کو دوُر کر دیتا ہے۔

بلا آدی گھرت بلا - اتی بلا - میدا - کینچ کے بیج - شتاور - کاکولی - کھشیر کاکولی - راسنا اور ردّھی کے ہموزن کلکوں میں چوگنا گھی اور گھی سے چوگنا دُودھ ڈالکر پکائیں - یہ گھرت وات رکت - ہردروگ - پانڈوروگ وسرپ - یرقان اور داہ کو دُور کر دیتا ہے -

کمالکیہ آدی گھرت بھوآملہ - کاکولی - کھشیر کاکولی - پیپل - ترائمان اور کسیرو کے کاڑھے اور کلک میں گھی پکا کر استعمال کرنے سے وات رکت دُور ہو جاتا ہے -

پارُوشک گھرت فالسے کا رس - داکھ کا رس - کھنبھاری کا رس اور گنّے کا رس چاروں ہموزن - وداری کند کا رس چاروں کے برابر - ان سب سے چوگنا گھی اور گھی سے چوگنا دُودھ لے کر سب کو ملا کر پکانے سے پارُوشک نامی گھرت بنتا ہے - جس کے استعمال سے وات رکت - کھشت روگ کھیز روگ - وسرپ اور پنج جوڑ دُور ہو جاتے ہیں -

دِوی پنج مُول آدی گھرت دش مُول - سفید سانٹھ - ارنڈ کی جڑھ - سُرخ سانٹھ - مُدگ پرنی - مہا میدا - ماش پرنی - شت مُولی - شنکھ پُشپی سونف - راسنا - اتی بلا اور بلا ہر ایک دو دو پل لے کر کُوٹ لیں - اور ایک درون پانی ڈالکر پکائیں - جب ایک چوتھائی پانی رہ جائے - اُتار کر چھان لیں - پھر اُس میں اسی کے ہموزن دُودھ - آملے کا رس گنّے کا رس اور بکرے کا مانس رس نیز ایک آڑھک گھی ملا کر مدّھم آنچ پر رکھ کے پکائیں - لیکن پکتے وقت اُس میں مندرجہ ذیل ادویات کا کلک بھی ڈال دینا چاہیئے - جیسے

میدا۔ مہامیدا۔ گمبھاری پھل۔ نیلوفر۔ بنسلوچن۔ پیپل۔ داکھ۔ کنول گٹّہ کی مینگی۔ سانٹھ۔ سونٹھ۔ کھشیر کاکولی۔ پدماکھ۔ ہرد و کیٹری۔ کاکولی۔ سنگھاڑا۔ بھویہ۔ اُردمانی۔ نلکوچک۔ بیر۔ اخروٹ۔ بادام۔ مُنجات اور پستہ۔

جب پک جائے۔ گھی کے ٹھنڈا ہونے پر اُس میں شہد ڈالکر کسی گھڑے میں بھر کر ڈھانپ کر رکھ دیں۔

اکھشاکرم کے بعد اس گھڑے میں سے ہر روز دو تولہ بھر لیکر کھالیا کریں تو پانڈو روگ۔ بخار۔ ہچکی۔ آواز کا بھرّانا۔ بھگندر۔ درد پسلی۔ کھشئی۔ کھانسی تلی۔ وات رکت۔ شوش۔ کھشت۔ مرگی۔ پتھری۔ شنرکرا۔ سروانگ روگ ایکانگ روگ اور مُوتر سنگ دُور ہو جاتے ہیں۔ اِس کے استعمال سے طاقت اور خوبصورتی بڑھتی ہے۔ دلی اور پلت روگ دُور ہو جاتے ہیں۔ زندگی بڑھتی ہے۔ قوّت ترقّی پاتی ہے۔ دولت ملتی ہے۔ اِس کے استعمال سے بانجھ عورتوں کے ہاں بھی بچّے پیدا ہو جاتے ہیں۔

دراکھشادی گھرت داکھ اور ملٹھی کے کاڑھے میں پکایا ہوا گھی مصری ملا کر کھانا وات رکت کو دُور کر دیتا ہے۔

گڑوچیادی گھرت گلو کے رس میں دُودھ اور گھی کو پکا کر استعمال کرنے سے وات رکت دُور ہو جاتا ہے۔

جیوک آدی گھرت جیوک۔ رشبھک۔ میدا۔ کینچ کے بیج۔ شتاور ملٹھی۔ گلو۔ کاکولی۔ کھشیر کاکولی۔ مُدگ پرنی۔ ماش پرنی۔ دش مُول سفید سانٹھ۔ لال سانٹھ۔ بلا۔ گلو۔ وداری کند۔ اسگندھ اور پاکھان بھید

کے کاڑھے اور کلک میں تیل اور گھی ڈال کر پکالیں۔

دیگر:۔ دھنونج۔ پنڈ اور وشکر جانوروں کی چربی اور مغز جتنا مل سکیں۔ لیکر چوگنے دودھ میں پکا کر نوش کریں۔ تو وات رکت اور تمام جسم کی دائج مہلک امراض دور ہوجاتی ہیں۔

دیگر:۔ شال پرنی۔ گوکھرو۔ بڑی کیڑی۔ساروا۔ شتاور۔ کھنبھاری۔ کنیج کے بیج۔ سانٹھ۔ بلا اور اتی بلا کے کاڑھے میں میدا۔ شتاور ملہٹی جیونتی جیوک اور رشبھک کا کلک ڈال کر گھی اور تیل کو الگ الگ پکائیں۔ پھر اُن دونو کو تین حصے دودھ اور نصف حصہ کھانڈ کے ساتھ ملا کر رئی سے بلو کر نوش کریں۔ تو تر دوشج وات رکت دور ہوجاتا ہے۔

دیگر:۔ تر دوشج وات رکت میں تیل۔ دودھ اور کھانڈ ملا کر نوش کرائیں۔

دیگر:۔ گھی۔ تیل۔ کھانڈ اور شہد کو دودھ میں ڈال کر پلائیں۔

دیگر:۔ شال پرنی کے ساتھ ایک پرستھ دودھ کو چوگنے پانی میں جوش دیکر دودھ کے باقی رہ جانے پر چھانکر مصری ملا کر پئیں۔

دیگر:۔ اسی طرح پیپل اور سونٹھ ڈال کر جوش دیا ہوا دودھ پینا بھی مفید ہوتا ہے۔

دیگر:۔ بلا۔ شتاور۔ راسنا۔ دش مول۔ پیلو۔ شیام لتا کی جڑھ۔ ارنڈ کی جڑھ اور شال پرنی سے اول الذکر ترکیب کے ساتھ دودھ کو جوش دے کر نوش کریں۔

دیگر:۔ شیر گرم دودھ میں گوموتر کو ملا کر پینے سے بھی دوشوں کا اخراج ہوجاتا ہے۔

دیگر:۔ پت رکت سے آورت وات میں بھی شیر گرم دودھ میں ترُبد کا سفوف ملا کر پینا چاہیئے۔

دیگر:۔ اگر وات رکت میں بہت سے دوش ہوں۔ تو مسہل کے لئے دودھ میں ارنڈ کا تیل ملا کر دیں۔ اور ہضم ہو جانے پر دودھ بھات کھانے کو دیں۔

دیگر:۔ ہرڑ کے کاڑھے کو گھی میں بگھار کر ویریچن کے لئے پلائیں۔ اُوپر سے دودھ پی لیں۔

دیگر:۔ داکھ کے رس کے ساتھ ترُبد کا چورن پھانکیں۔

دیگر:۔ کھنبھاری۔ ترُبد اور داکھ کے چورن کو داکھ کے رس کے ساتھ کھائیں۔

دیگر:۔ کھنبھاری۔ ترُبد۔ داکھ۔ ترپھلا اور فالسے کے کاڑھے میں سیندھا نمک اور شہد ملا کر مسہل کے لئے پلائیں۔

دیگر:۔ ترپھلا کے کاڑھے میں شہد ملا کر پلائیں۔

دیگر:۔ کف کے غلبے والے وات رکت کے لئے آملہ ہلدی اور موتھا کا کاڑھا پینا چاہیئے۔

دیگر:۔ اگر وات کا راستہ مل نے بند کر رکھا ہو۔ تو کلپ ستھان کے مردُو یوگوں میں چکنائی ڈال کر دیں۔

دیگر:۔ گھی ملا کر کھشیر وستی کے ذریعے فُضلے کو نکال ڈالیں۔

دیگر:۔ وات رکت میں وستی کا سا اور کوئی علاج نہیں ہے۔

دیگر:۔ اگر وات رکت میں مریض کے مثانہ۔ چڈوں۔ پسلیوں۔ رانوں

پردوں - ہڈیوں اور جنتھر میں شول ہو - یا اُداوہرت کی شکائت ہو - تو نروہن وستی دیکر انوواسن وستی دینی چاہیئے۔

عقلمند وید کو چاہیئے - کہ وات رکت کی جلن اور درد کے دفیعے کیلئے وستی کرم - نسیہ کرم - ابھینگ اور پری شیک کے طور پر مندرجہ ذیل تیل کا استعمال کرائے۔

یشٹھیادی تیل ایک تُلا ملٹھی کا آٹھ گُنا پانی ڈالکر کاڑھا بنالیں جب چوتھائی پانی رہ جائے - اُتار کر چھان لیں - پھر اُس میں ایک آڑھک تیل اور اتنا ہی دودھ ملاویں - اور ایک ایک پل نیچے لکھی ہوئی ادویات کا کلک ملاکر پکا لیں - جیسے

سونف - شتاور - مرور پھلی - وداری کند - اگر - چندن - شال پرنی - ہنس پدی - جٹا مانسی - میدا - مہامیدا - گلو - کاکولی - کھشیر کاکولی - بھو آملہ - ردّھی - پدماکھ - جیونتی - جیوک - رشبھک - دارچینی - تیج پات - نکھی - نیترّ بالا - پُنڈریا - مجیٹھ - سارِوا - اندرائن کی جڑ اور دھنیا۔

اس تیل کی نسوار لینے - مالش کرنے اور وستی لینے نیز اس کے پینے سے تمام جسم میں پھیلی ہوئی سوپدرڈ وات رکت - دردِ اعضا - پت - داہ اور یا تنا دُور ہو جاتی ہے - بخار بھی جاتا رہتا ہے - یہ تیل طاقت جسمانی کو بڑھانے والا ہے۔

سُکمارک تیل ملٹھی ایک سوپل - داکھ ایک پرستھ - کھجور ایک پرستھ فالسے ایک پرستھ - مہوا ایک پرستھ - کھرنی ایک پرستھ - مُوج ایک پرستھ اور کھنبھاری ایک آڑھک کو چار درون پانی میں ڈالکر آگ پر رکھ دیں۔

جب پانی ایک چوتھائی باقی رہ جائے۔ اُتار کر چھان لیں۔ پھر اُس کاڑھے
میں آملے کا رس۔ کھنبھاری کا رس۔ ودارِی کند کا رس اور گنے کا رس
ہموزن لے کر ڈالدیں۔ اور اُس میں ایک آڑھک تیل ملا کر پکالیں۔
نیز مندرجہ ذیل اشیا کے ایک ایک پل کلک بھی اُس میں پکتے وقت ملا لیں جیسے
کدمب کی چھال۔ آملہ۔ اخروٹ۔ کنول گٹّا کے بیج۔ کسیرو۔ سنگھاڑا۔ ادرک
نمک۔ پیپل اور چینی نیز زندگی افزا ادویات۔
جب پک کر تیار ہو جائے۔ اُتار کر رکھ لیں۔ اور ٹھنڈا ہو جانے پر اُس
میں ایک پرستھ شہد ملا لیں۔ نسوار۔ مالش۔ حقنہ اور پینے میں اس کا
استعمال کرنا چاہیئے۔ تو سب قسم کی وات کی خرابیاں۔ مینا ستمبھ۔ مینوگرہ
سرو انگ وات۔ ایکانگ وات۔ کھشت کھین۔ کھشت جوڑ اور وات رکت
کے جملہ عوارض دُور ہو جاتے ہیں۔ اسے سُکمارک تیل کہتے ہیں۔
یہ تیل مضبوط کرنے والا۔ خوبصورتی بڑھانے والا۔ صحّت بخش۔ طاقت
افزا اور بڑاتا زندگی بخش ہے۔

امرت آنکھیہ تیل گلو۔ ملٹھی۔ لگھو پنچ مُول۔ سانٹھ۔ راسنا۔ ارنڈ کی
جڑ اور جیونیہ گن کی جو جو دوائیں مل سکیں۔ وُہ سب سو سو پل۔ کھریٹی
پالنو پل۔ سُوکھے بیر۔ کچّا بلُو۔ جَو۔ اُڑد اور کلتھی ہر ایک ایک ایک آڑھک
اور سُوکھے ہوئے کھنبھاری کے پھل ایک درون لیکر ان سب کو اچھی طرح
سے دھو کر کوٹ کر ایک سو درون پانی میں پکائیں۔ جب چار درون پانی
باقی رہ جائے۔ اُتار کر چھان لیں۔ اِس کاڑھے میں ایک درون تیل اور
پانچ گُنا دُودھ ڈالکر پکائیں۔ اور مندرجہ ذیل اشیا کے تین تین پل کلک

بھی پکتے وقت اُس میں ملالیں۔ جیسے
چندن خس کیسر۔ تیج پات۔ الائچی۔ اگر۔ کُٹھ۔ تگر اور ملٹھی ہر ایک تین تین پل اور مجیٹھ آٹھ پل۔
اِس طرح اس تیل کو پکا کر استعمال کرنے سے وات رکت۔ کھشت کھین زیادہ بوجھ اُٹھانے سے پیدا ہونے والے امراض۔ ویرج کی کھنیتا۔ درد آکھشیپک۔ ہڈی ٹوٹنا۔ سروانگ روگ۔ ایکانگ روگ۔ یونی دوش۔ مرگی جنون۔ لنگڑا پن اور لولا پن دُور ہو جاتے ہیں۔
یہ تیل ننپسوں بڑھانے کے لئے بھی امرت کا سا اثر رکھتا ہے۔
مہا پدم تیل | پدم پھول۔ بیت۔ ملٹھی۔ بیر۔ پدما کھ۔ نیلوفر۔ دابھ۔ کھرٹی چندن اور ڈھاک کے پھول ہر ایک پانچ پل لیکر آٹھ گنا پانی میں پکالیں جب ایک چوتھائی پانی باقی رہ جائے۔ اُتار کر چھان لیں۔ پھر اس کاڑھے میں ایک پرستھ تیل۔ ایک پرستھ سوویرا اور مندرجہ ذیل ادویات کا کلک ملا کر پکالیں۔ جیسے
لودھ۔ پدماکھ۔ خس۔ جیوک۔ رشبھک۔ کیسر۔ ملکا کی چھال اور پتے۔ کنول کیسر تیج پات۔ پُنڈریا کاٹھ۔ کاکولی۔ جٹا مانسی۔ میدا اور پرینگو ہر ایک ایک ایک کرش۔ کُنکم دو کرش اور مجیٹھ ایک پل۔ اِس تیل کو مہا پدم تیل بولتے ہیں۔ اور اس کے استعمال سے وات رکت اور بخار دُور ہو جاتا ہے۔
گھڈاک پدم تیل | پدماکھ۔ خس۔ ملٹھی اور ہلدی کے کاڑھے میں رال۔ مجیٹھ۔ کاکولی۔ کھشیر کاکولی اور چندن کا کلک ڈالکر تیل پکالیں۔ اِس تیل کو گھڈاک پدم تیل کہتے ہیں۔ اِس کے استعمال سے وات رکت میں ہونے والے

درد اور جلن دونو دُور ہو جاتے ہیں۔

بلا آدی تیل کھریٹی کے کاڑھے میں اُسی کا کلک اور موزن تیل و دُودھ ملا کر پکا لیں۔ تو کھنڈا اک پدم تیل کے سے فوائد دیتا ہے۔

سہسر پاک تیل اُوپر لکھے ہوئے بلا تیل کو ایک ہزار یا ایک سو مرتبہ پکائیں۔ تو وات رکت اور دیگر وات ج امراض کو دُور کرنے کے لئے نہایت طاقتور بن جاتا ہے۔ یہ اعلےٰ درجے کا رسائن اور اندریوں کو تازگی بخشنے والا تیل ہے۔ اِس سے زندگی۔ قوتِ باہ اور آواز بڑھ جاتی ہے۔ ویرج کی خرابیاں رفع ہو جاتی ہیں۔ اور فسادِ خون کی شکایت نہیں رہتی۔

آرنال آدی تیل کانجی ایک آڑھک۔ تیل کانجی سے ایک چوتھائی اور رال تیل سے ایک چوتھائی لے کر۔ ان میں بہت سا پانی ملا کر پکا لیں پھر رئی سے بلو کر جسم پر لگائیں۔ تو بخار۔ یا تپا اور جلن دُور ہو جاتی ہے۔

پنڈ تیل موم۔ مجیٹھ۔ رال اور سارو ا۔ اِن سے چوگنا تیل اور سولہ گنا پانی ملا کر پکا لیں۔ اِس پنڈ تیل کے لگانے سے وات رکت کی تکلیف رفع ہو جاتی ہے۔

شت پاک مدھو پرنی تیل ایک سو پل ملٹھی کو آٹھ گنا پانی میں پکا کر چوتھائی رہ جانے پر اُتار کر چھان لیں۔ پھر اس کاڑھے میں دس گنا دُودھ اور ایک پرستھ تیل ڈال کر پکائیں۔ دیگر ملٹھی اور گنبھاری کے رس کے ساتھ پکائیں۔ تو وات رکت دُور ہو جاتی ہے۔

دیگر:- ایک پل گلو کو ایک پرستھ تیل اور چوگنے دُودھ کے ساتھ پکا کر پھر اُس تیل کو سو مرتبہ ملٹھی کے کاڑھے کے ساتھ پکائیں۔ اِس تیل سے

استعمال سے تردوش وات رکت - دمہ - کھانسی - ہردروگ - پانڈو روگ وسرپ - کاملا اور داہ دُور ہو جاتے ہیں۔

گڑوچیادی تیل گلو کے کاڑھے اور دودھ کے ساتھ یا داکھ کے رس کے ساتھ یا ملٹھی اور کھمبھاری کے رس کے ساتھ پکایا ہُوا تیل وات رکت کو دُور کر دیتا ہے۔

دیگر:- دش مُول کے ساتھ جوش دیا ہُوا دُودھ فوراً شُول کو دُور کرتا ہے۔

دیگر:- اسی طرح سُہاتے ہوئے گرم گھی سے وات دیا دھیوں اور وات رکت میں پری شیک کریں۔

دیگر:- شیریں ادویات کے ساتھ پکائے ہوئے نیم گرم گھرت - تیل - چربی اور مغز کا پری شیک کرنے سے سُتمبھ - آکشیپک اور شُول آرتا دور ہو جاتی ہے۔ اگر جلن ہو۔ تو ٹھنڈا پری شیک کرنا چاہیئے۔

دیگر:- اسی طرح گائے - بکری اور بھیڑ کے دُودھ کے ساتھ پکایا ہُوا تیل - یا جیونیہ ادویات کے کاڑھے کے ساتھ پکایا ہُوا تیل یا پنچ مُول کے کاڑھے کے ساتھ پکایا ہُوا تیل مفید ہوتا ہے۔

دیگر:- وات رکت میں پری شیک کے لیئے داکھ کا رس - گنّے کا رس - شراب دہی کا توڑ - کانجی - چاولوں کا پانی - شہد کا پانی اور کھانڈ کا پانی مفید چیزیں ہوتی ہیں۔

دیگر:- داہ کی شانتی کے لیئے کمودنی - نیل کنول - پدم وغیرہ دیگر کنول - جواہرات کے ہار اور چندن کو ٹھنڈے پانی میں بھگو کر داہ والے مریض کو چھینٹے مارتے رہیں - یا ان جواہرات سے مریض کو چھوئیں۔

چاند کی کرنوں اور ٹھنڈے پانی سے شدھ کئے ہوئے ریشمی کپڑوں اور کنول پتروں سے ڈھنپے ہوئے پلنگوں کے بیچ میں جبکہ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا آتی ہو۔ پلنگ پر چندن لگانے والی۔ دلکش گفتار والی نازنینوں کے ... اور آرام دہ سپرش سے وات رکت کی جلن۔ درد اور کلانتی بالکل دُور ہو جاتی ہے۔

دیگر:۔ اگر وات رکت میں سُرخی۔ جلن اور درد ہو۔ تو خُون نکال کر ملٹھی۔ پیپل کی چھال۔ جٹا مانسی۔ کشمیری کاکولی۔ گُولر کی چھال اور سبز دوب کا لیپ کرنا چاہیئے۔

دیگر:۔ کنول اور جَو کا آٹا یا ملٹھی۔ دُودھ اور گھی کا لیپ کرنا چاہیئے۔

دیگر:۔ جیونیہ گن کی ادویات کو گھی کے ساتھ پیس کر لیپ کرنے سے بھی جلن دُور ہو جاتی ہے۔

دیگر:۔ تِل۔ پیال۔ ملٹھی۔ کنول نال اور بیت کی جڑ کو دُودھ اور گھی کے ساتھ پیس کر لیپ کریں۔ تو جلن اور سُرخی دُور ہو جاتی ہے۔

دیگر:۔ پُنڈریا کاٹھ۔ مجیٹھ۔ دار ہلدی۔ ملٹھی اور چندن۔ نیر کمند۔ نیل کنول سر کنڈے کی جڑ۔ سکتُو۔ مسور۔ خس اور پدماکھ کا لیپ کرنے سے داہ وسرپ۔ سُرخی اور سوج دُور ہو جاتی ہے۔

اب اُن لیپوں کا بیان کیا جاتا ہے۔ جو وات کے غلبے والے پت رکت کے لئے مفید ہیں۔

دافع وات ادویات کے ساتھ سدھ کیا ہُوا کر شرا۔ مُونگ۔ پائیس یا تِل اور سر سوں کے لیپ کا اُپناہ وید نا کو دُور کر دیتا ہے۔

دیگر:- آبی - پر سے اور آنوپ جانوروں کے ماس کا ویشوار- اچھی طرح سے مصالحے ڈالکر تیار کیا ہوا نیز جیونیہ گن کی ادویات اور ستیہہ سے پکایا ہوا اپناہ ستعبھ - تود - ویدنا - یاتنا - شوتھ اور انگ گرہ کو دور کر دیتا ہے یا جیونیہ گن کی ادویات کے ساتھ پکائے ہوئے دودھ اور چربی بھی بہت مفید ہیں۔

دیگر:- گھی - سہچری کی جڑھ - جیونتی اور بکری کے دودھ کا لیپ کرنا بھی مفید ہے۔

دیگر:- اسی طرح گھی میں بھنے ہوئے تلوں کو دودھ کے ساتھ پیس کر لیپ کرنے سے داہ دور ہو جاتا ہے۔

دیگر:- اسی طرح وات کے غلبہ والے وات رکت میں شوول کے دفیعے کے لئے دودھ میں پسی ہوئی السی - دودھ میں پسے ہوئے انڈ کے بیج یا دودھ میں پسی ہوئی سونف کا لیپ کریں۔

دیگر:- انڈ کی جڑ - سول - شاخوں اور پتوں کا کاڑھا دو بستھ - گھی - تیل آنوپ جانوروں اور پرندوں کی چربی اور مغز - گائے اور بکری کے دودھ جیونیہ گن کی ادویات - ہلدی - نیلوفر - کٹھ - الائچی - سونف کے پتوں اور ارجن کے پھولوں کے کلک ایک ایک پل لے کر سب کو ملا کر پکا لیں۔ جب بخوبی پک جائے - اتار کر اس میں آٹھ پل مدہم ڈال دیں - یہ تیل اردت انگ - سندھی گت وات - سراو والے وات رکت - ہڈی ٹوٹنے لنگڑے پن اور کبڑے پن کو دور کر دیتا ہے۔

کف پردھان وات رکت کا علاج:-

کف کے غلبے والے وات رکت میں جس کے ساتھ سوج - بھاری پن اور کھجلی وغیرہ عوارض بھی ہوں - گو موتر - کھشار اور سُرا کے ساتھ پکائے ہوئے گھی کا پری ٹیک کرنا اور ملنا مفید ہوتا ہے۔

دیگر:- اس روگ میں پدماکھ - دارچینی - ملٹھی اور شاروا نیز مدھو شکت کے ساتھ پکایا ہوا گھی پری ٹیک کرنے اور مالش کرنے کے لئے بڑا مفید ہوتا ہے۔

دیگر:- دودھ - تیل - گو موتر اور ترکٹا سے جوش دیا ہوا پانی کف کے غلبے والے وات رکت میں پری ٹیک کرنے کے لئے اچھا ہے۔

دیگر:- سفید سرسوں - نیم کی چھال - آک - ہنسرا - دودھ اور تلوں کا لیپ کرنا بھی فائدہ مند ہے۔

دیگر:- کیتھ - دارچینی اور جَو کے ستوؤں میں گھی اور دودھ ملا کر لیپ کریں۔

دیگر:- سرود ہلدی بیج - موم سا کٹھ اور سونف کا لیپ وات کفوتر وات رکت کے شول کو دور کر دیتا ہے۔

دیگر:- تگر - دارچینی - سونف - الائچی - کٹھ - موتھا - ہریٹو - دیودار اور یا گھ نکھ کو کانجی میں پیس کر لیپ کرنے سے وات کف کے غلبے والے وات رکت کا شول دور ہو جاتا ہے۔

دیگر:- سُرخ سہانجنے کے بیج دھانیہ امل کے ساتھ پیس کر دو گھڑی تک لیپ لگا رہنے دیں۔ بعد کو کانجی سے دھو ڈالیں۔

دیگر:- ترپھلا - ترکٹا - تیج پات - الائچی - بنسلوچن - چیتا - بیج - واو ڑنگ - پیپلا مول - جٹا مانسی - اڑوسے کی چھال - بردھی - بھوآملہ اور چب سب

کو ہمورن لے کر پیس لیں۔ پھر اس کا لیپ ایک لوہے کے برتن پر کر دیں اور دوپہر کے وقت اسے کھالیں۔

وات رکت کے لئے مناسب غذا:۔

دہی۔ سرکہ۔ کھٹاس اور نقصان دہ اشیا کا استعمال وات رکت والے کو بالکل ترک کر دینا چاہیئے۔ تمام دوشوں والے وات رکت اور شول میں مقام اور دوش کی کمی بیشی پر غور کر کے مندرجہ بالا نسخوں کی ادویات کو حسب ضرورت گھٹا بڑھا کر کام میں لائیں۔ میدا اور کف کے راستوں کے رک جانے سے جب وائیو سخت کوپت ہو کر نہایت بڑھ جائے۔ تو سنیہن یا ورنگھن تدابیر کا کام میں لانا مفید ہوتا ہے۔ ورزش صفائی ارشٹ۔ گو موتر پینا۔ جلاب۔ منٹھا اور سہرڑ کا استعمال بھی میدا اور کف کو دور کر دیتے ہیں۔

دیگر:۔ اشوگندھ کی چھال کے کاڑھے میں شہد ڈال کر پینے سے تر دوشج مہلک وات رکت بھی دور ہو جاتا ہے۔

دیگر:۔ پرانے جو۔ گیہوں۔ سیدھو۔ ارشٹ اور آسو کا استعمال کریں۔

دیگر:۔ شلاجیت۔ گوگل یا شہد کا استعمال کر کے پہلے کف اور میدا کو شانت کریں۔ پھر وات رکت کو دور کرنے والی تدابیر عمل میں لائیں۔

تنبیہ وات رکت میں اگر خون وات سے آکرانت ہو۔ تو اس میں علاج نہ کرنا چاہیئے۔ رکت پت کے زیادہ بڑھ جانے سے وات لگت میں فوراً پختگی آجاتی ہے۔ تب اس کے پھٹ جانے پر گدھ (سیاہی مائل) خون اور پیپ نکلنے لگتی ہے۔ ایسے موقع پر پکے ہوئے رکت پت کو چیرا دے کر

شودھن (صفائی کرنے والی) اور روپن (انگور لانے والی) تدابیر عمل میں لانی چاہئیں۔ اگر اس میں کچھ عوارض بھی نمایاں ہو جائیں۔ تو اُن کا علاج اُن عوارض کے لحاظ سے کرنا چاہیئے۔

ادھیائے کا خلاصہ | اِس ادھیائے میں وات رکت کے بواعث پیدائش کے مقامات۔ عموماً جوڑوں میں پیدا ہونے کی وجوہات۔ علامات قبل المرض۔ اُتان اور گنبھیر دو قسمیں۔ الگ الگ وات رکت کی علامات دوشوں کا غلبہ۔ عوارض۔ قابلیت علاج مشکل العلاج ہونا۔ لا علاج ہونا۔ قابل علاج وات رکت کے سب طرح کے معالجات اور حسب ضرورت معالجات وغیرہ امور اختصار اور تفصیل دونو طور سے بیان کیئے گئے ہیں۔ جو مہرشی اتری کمار نے اگنی ولیش کو بتائے تھے :۔

تیسواں ادھیائے

یونی ویاپت چکتسا

(یونی روگوں کا علاج)

مقدّس ہمالیہ کی بلند ترین چوٹی پر جہاں کئی قسم کی بیش قیمت ادویات اُگی ہوئی تھیں۔ آب شیریں بہ رہا تھا۔ کئی طرح کے معدنیات والے پتھر پڑے ہوئے تھے۔ اور بیشمار دیوتا۔ کامل اور رشی منی بستے تھے۔ تپ یوگ کے ماہر اشد تتو گیان کے عالم۔ جتیندریہ کرشن آتریہ تھے جو وہاں پر براجمان تھے۔ اگنی ویش نے پوچھا۔ مہاراج! مردوں کے

لئے عورتیں عیش و عشرت اور اولاد کشی کا ذریعہ ہیں۔ لیکن جب اُن کی یونیاں بیمار ہو جاتی ہیں۔ تو یہ دونوں مقاصد زائل ہو جاتے ہیں۔ اس لئے بھگون! خلقت کی بھلائی کے لئے آپ یونی روگوں کی پیدائش کے بواعث۔ علامات اور معالجات بیان فرمائیں
مہرشی اتری کمار بولے۔ سنو!

یونی روگوں کا شمار:-

روگ سنگرہ نامی ادھیائے میں بتایا جا چکا ہے۔ کہ یونی روگ بیس قسم کے ہوتے ہیں۔ اور وہ غلط آہار وہار۔ خراب حیض۔ ویرج کی خرابی اور دیوتا کے غصے کے سبب سے پیدا ہوتے ہیں۔

واتج یونی روگوں کی علامات:-

واتج پرکرتی والی عورت کے وات پیدا کرنے والی اغذیات کھانے۔ کام کرنے اور حرکات کرنے سے وایو سخت بگڑ کر یونی کا سہارا لے کے وہاں پر سوئی چبھنے کے درد کی سی تکلیف پیدا کر دیتی ہے۔ نیز اکڑاہٹ۔ چیونٹیاں سی چلنے کا سا احساس۔ کرختگی۔ سنسناہٹ اور آیام وغیرہ دیگر واتج روگ بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور مریضہ کی یونی میں سے پتلا۔ روکھا اور آواز کرتا ہوا جھاگ دار خون نکلتا ہے۔

پتج یونی روگوں کی علامات:-

کھٹی۔ نمکین اور کھشار والی اغذیات بکثرت کھانے سے پتج یونی روگ پیدا ہو جاتے ہیں جن کی وجہ سے یونی میں جلن۔ پاک۔ بخار۔ گرمی اور پاتنا ہوتی ہے۔ نیز یونی میں سے نیلا۔ زرد اور سیاہ آرتو خارج ہوتا ہے۔ اور نہایت گرم مُردے کی سی بُو والا پانی رستا رہتا ہے۔

کفج یونی روگوں کی علامات:-

ابھشیندی (لیسدار) غذا کھانے سے کف بڑھ کر عورتوں کی یونیوں میں کفج امراض پیدا کر دیتی ہے۔ اِن امراض کی وجہ سے یونی میں ڈھیلا پن۔ لیس کھجلی۔ درد اور پانڈوتا پیدا ہو جاتی ہے۔ اور یونی میں سے زرد رنگ کا سا لیسدار آرتو نکلتا رہتا ہے۔

سنپاتج یونی روگوں کی علامات:-

تر دوش پیدا کرنے والی غذا کے کھانے سے تمام دوش جملہ رسوں کو خراب کر کے یونی اور رحم کا سہارا لے کر اپنی علامات نمایاں کرتے ہیں۔ اِن امراض کی وجہ سے جلن۔ شُول اور پیاتنا بکثرت ہوتی ہے۔ نیز یونی میں سے سفید اور لیسدار آرتو نکلتا رہتا ہے۔

رکت پتج یونی روگ:-

رکت پت پیدا کرنے والی اغذیات وغیرہ سے رکت پت کے سبب خراب ہو کر یونی میں سے بکثرت خُون خارج ہونے لگتا ہے۔ اور ویریہ کے رحم میں داخل ہو جانے پر بھی مریضہ اولاد نہیں پیدا کر سکتی۔

ارجسکا یونی کی علامات:-

یونی اور رحم کا پت جب خُون کو خراب کر دیتا ہے۔ تو خُونِ حیض بند ہو جاتا ہے۔ اور مریضہ سخت کمزور ہو جاتی ہے۔ اُس کی رنگت متغیّر ہو جاتی ہے ایسی یونی کو "ارجسکا یونی" کہتے ہیں۔

اَچرن یونی کی علامات:-

یونی کو نہ دھونے سے اس میں ایک قسم کے غیر مرئی ننھّے ننھّے سے کِرم پڑ کر

کھجلی پیدا کر دیتے ہیں۔ اور اُس کھجلی کی وجہ سے عورت کو مرد سے ہم صحبت رہنے کی بڑی خواہش رہتی ہے۔ ایسی یونی کو "اچرن یونی" بولتے ہیں۔

اتی چرن یونی کی علامات:۔

کثرت جماع کی وجہ سے وایو کوپت ہو کر یونی میں سوج۔ بے حسی اور درد پیدا کر دیتی ہے۔ ایسی یونی کو "اتی چرن یونی" کہتے ہیں۔

پراک چرن یونی کی علامات:۔

بہت ہی چھوٹی عمر کی عورت کے ساتھ جماع کرنے سے وایو اُس کی پیٹھ۔ پنڈلیوں۔ رانوں اور چڈوں میں درد پیدا کر کے اس کی یونی کو بگاڑ دیتی ہے۔ ایسی یونی کو "پراک چرن یونی" کہتے ہیں۔ پراک چرن کے لغوی معنے قبل از وقت مقررہ جماع کی گئی یونی کے ہیں۔

اُپ پلتا یونی کی علامات:۔

کف پیدا کرنے والی غذا کے بکثرت کھانے سے نیز قے اور سانس وغیرہ ویگوں کے روکنے سے حاملہ عورت کی وایو بگڑ کر کف کو یونی میں لا کر یونی کو خراب کر دیتی ہے۔ تو یونی میں سے پانڈو رنگ کا پانی بہنے لگتا ہے۔ جس کے ساتھ ہی سوئی چبھنے کا سا درد بھی ہوتا رہتا ہے۔ یا سفید رنگ کا کف خارج ہوتا ہے۔ کف وات روگوں والی ایسی یونی کو "اُپ پلتا" بولتے ہیں۔

پری پلتا یونی کی علامات:۔

پت پرکرتی والی عورت کو اگر جماع کے وقت چھینک یا ڈکار آئے۔ اور وہ اُسے روک لے۔ تو پت سمیت وایو کوپت ہو کر عورت کی یونی کو خراب کر دیتی ہے۔ اور اُس وقت یونی ایسی سوج جاتی ہے۔ کہ ہاتھ تک نہیں لگایا جا سکتا

نیز اُس میں سے نیلا و زرد پانی بہنے لگتا ہے۔ اور درد ہوتا ہے۔ مریضہ کی کمر، جوڑوں اور پشت میں بھی درد ہوتا ہے بخار ہو آتا ہے۔ ایسی یونی کو "پری پلتا" بولتے ہیں۔

اُداورتا یونی کی علامات:-

نیچے کے ویگوں کے روکنے سے دایُو کے باعث یونی کا ویگ اُوپر کو ہوتا ہے اور اس سبب سے بڑی تکلیف کے ساتھ خُونِ حیض نکلتا ہے۔ اسے "اُداورتا یونی" بولتے ہیں۔

اُداورتنی یونی کی علامات:-

آرتو کے اخراج کے بعد جس میں فوراً چین پڑ جاتا ہے۔ اُس یونی کو رُخ کے اوپر جانے کے سبب سے "اُداورتنی" کہتے ہیں۔

کرنی یونی کی علامات:-

چھوٹی عمر میں حمل قرار پا جانے کی وجہ سے گربھ کے سبب پھیلی ہوئی دایُو یونی کے منہ میں کف اور خُون سے ملی ہوئی ایک قسم کی کرنکا پیدا کر دیتی ہے۔ یہ خُون کے راستے کو روک دیتی ہے۔ اس لئے اس یونی کو "کرنی" بولتے ہیں۔

پُتر گھنی کی علامات:-

جو حمل عورت کی خرابیٔ خُون سے پیدا ہوتا ہے۔ اُسے جب جب وہ پیدا ہوتا ہے۔ تب تب ہی دایُو خشکی کی وجہ سے اُسے ضائع کر دیتی ہے۔ ایسی یونی کو "پُتر گھنی" کہتے ہیں۔

انترمکھی یونی کی علامات:-

جب عورت خُوب شکم سیر ہو کر جماع میں مشغول ہو جاتی ہے۔ تو دایُو اُس کی

یونی کے سوراخ میں داخل ہوکر یونی کے مُنہہ کو ٹیڑھا کر دیتی ہے۔ جس کی وجہ سے مریضہ کی یونی کی ہڈی اور مانس میں سخت درد ہونے لگتا ہے۔ ایسی عورت آخرکار جماع کے ناقابل ہو جاتی ہے۔ اِسے "انترمکھی یونی" بولتے ہیں۔

سُوچی مکھی یونی کی علامات:۔

ماتا کے نقص کی وجہ سے وایُو رُوکھی ہوکر حمل کی کنیا کی یونی کو خراب کر کے اُسکے سوراخ کو چھوٹا کر دیتی ہے۔ ایسی یونی کو "سُوچی مکھی" بولتے ہیں۔

شُشک یونی کی علامات:۔

جماع کے اثنا میں جب عورت پاخانے اور پیشاب کی حوائج کو روک لے۔ تو اُس کی وایُو کوپت ہوکر پاخانے اور پیشاب کو روک کے یونی کو شُشک کر دیتی ہے۔ ایسی یونی کو "شُشک یونی" کہتے ہیں۔

وامنی کی علامات:۔

جس عورت کی یونی میں سے رحم میں داخل شدہ ویرج درد کے ساتھ یا بغیر درد کے ہی چھ سات روز کے اندر نکل پڑتا ہے۔ اُسے "وامنی" کہتے ہیں۔

کھنڈی کی علامات:۔

ویرج کی خرابی کی وجہ سے حمل میں جس کنیا کا جنم ضائع ہو جاتا ہے۔ اُسے مرد کی خواہش نہیں ہوتی۔ نہ اُس کی چھاتیاں اُبھرتی ہیں۔ ایسی عورت کھنڈی یا ہیجڑی کہلاتی ہے۔

مہایونی کی علامات:۔

بڑے ہوئے تکلیف دہ پلنگ کے اُوپر ٹیڑھے طور سے ہمبستر ہوکر جو عورت جماع کرتی ہے۔ اُس کی وایُو کوپت ہوکر رحم اور یونی کے مُنہہ کو تھمبت کر

کر دیتی ہے۔ اور اسی سبب سے یونی اسنورت مکھ۔ دردناک اور دکھی ہو جاتی ہے۔ نیز اُس میں سے جھاگدار آر تو نکلنے لگتا ہے۔ وہ مانس اُبھرا بھی ہو جاتی ہے اور مریضہ کے جوڑوں اور چڈوں میں درد بھی ہونے لگتا ہے۔

مندرجہ بالا بیس قسم کے یونی روگوں کی علامات کا بیان ہے۔ اِن عوارض میں مبتلا ہو کر یونی حمل قرار پانے کے قابل نہیں رہتی۔ نہ اُسے سنبھال سکتی ہے علاوہ ازیں مریضہ بادگولہ۔ بواسیر اور پردر وغیرہ عوارض میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ نیز وہ ہمیشہ واتج روگوں سے دکھی رہتی ہے۔

یونی روگوں میں دوشوں کی ترتیب:۔

مندرجہ بالا بیس قسم کے یونی روگوں میں سے اوّل الذکر چار واتج۔ پتج۔ کفج اور سنپاتج ہوتے ہیں۔ باقی سولہ میں سے پہلے دو پت سے پیدا ہوتے ہیں پری پلتا اور وامنی وات پت سے پیدا ہوتے ہیں۔

کرنی اور اپ پلتا وات کف سے اور باقی کے آٹھ صرف وات سے ہی پیدا ہوتے ہیں۔ اِن میں سے وات وغیرہ دوش اپنی اپنی علامات سے جسم کو سخت تکلیف دیتے ہیں۔

واتج یونی روگوں کا طریق علاج:۔

واتج یونی روگوں میں سنیہن۔ سویدن اور وستی وغیرہ معالجات سے وات دوش سم ہو جاتی ہے۔

پتج یونی روگوں کا طریق علاج:۔

پتج یونی روگوں میں رکت پت کو دُور کرنے والا ٹھنڈا علاج کرنا چاہیئے۔

کفج یونی روگوں کا طریق علاج:۔

کفج یونی روگوں میں خشک اور گرم علاج کرنا بہتر ہوتا ہے۔

سنپاتج یونی روگوں کا طریق علاج:۔

تردوشج اور دوی دوشج یونی روگوں میں تینوں قسم کا ملا جلا علاج کرنا چاہیئے۔

واتج یونی روگوں کا علاج واتج یونی روگوں میں یونی کو سنگدھ اور سویدت کر کے اگر وہ ٹھیک مقام پر نہ ہو۔ تو ٹھیک مقام پر لائیں یعنی اگر یونی ٹیڑھی ہو۔ تو اسے ہاتھ سے جھکائیں۔ اگر باہر نکل آئی ہو۔ تو اسے اندر کی طرف دھکیل دیں۔ سکڑی ہوئی یونی کو چوڑی کریں۔ اور جو چوڑی ہو تو اسے سکیڑ دیں۔

جو یونی اپنے اصلی مقام سے ہٹ جاتی ہے۔ وہ عورتوں کے لئے شلیہ (اوپری چیز) کا کام کرتی ہے۔

سب قسم کے یونی روگوں میں مریضہ کو پہلے سنیہن اور سویدن کرم کرائیں بعد ازاں نرم وَمن ویریچن وغیرہ پانچوں تدابیر کو عمل میں لائیں۔ اس طریق سے جب یونی بخوبی صاف ہو جائے۔ تو باقی تدابیر کو کام میں لائیں۔

واتج یونی روگوں میں ہمیشہ دافع وات تدابیر مفید ہوتی ہیں۔ آبی اور رطوبت پسند جانوروں کے مانس۔ دودھ۔ تِل۔ چاول اور وات ناشک ادویات پکا کر ناڑی سوید دیں۔ یا کبھی سوید کے ذریعے سے وات کو دور کریں۔

دیگر:۔ نمک اور تیل کا استعمال کر کے اشم گھن۔ پرستر سوید اور سنکر سوید کے ذریعے پسینہ دے کر گرم پانی کا پری شیک کریں۔ بعد ازاں وات ناشک مانس رس کھلانا چاہیئے۔

دیگر:۔ بلا کا کاڑھا دو درون گھی اور تیل ایک ایک آڑھک۔ نیز شال پرنی

کھشیرو داری - جیونتی - کھشیر کاکولی - رشبھک - جیوک - شتاوری - پیپلا مول پیلو - ماش پرنی - شرکرا - کھشیر کاکولی اور کور ٹونٹی - ان سب کا کلک چار سیر اور دودھ سولہ سیر -

ان اجزا کو ملا کر پکالیں - اس گھرت تیل کا حسب طاقت استعمال کرانے سے وات پت یونی روگوں کے دُور ہو جانے پر مریضہ کو حمل قرار پا جاتا ہے -

کاشمری آدی گھرت کھنبھاری - ترپھلا - داکھ - کسونڈی - فالسہ سانٹھ - ہر دو ہلدی - کور ٹونٹی - سپھر شتاور اور گلو میں سے ہر ایک کا کلک دو دو تولہ لے کر اور سب کے برابر گھی ملا کر چوگنے پانی کے ساتھ پکالیں یہ گھرت سب قسم کے وات یونی روگوں کو دُور کرکے مریضہ کو حمل قرار پانے کے قابل بنا دیتا ہے -

دیگر: پیپل - زیرہ سیاہ - زیرہ سفید - اڑوسہ - سیندھا نمک - بچ - جوکھار - اجمود - شکرا اور چیتا ان سب کا کلک بنا کر گھی میں بھون کر پرنا کے ساتھ کھائیں - تو یونی شول - درد پسلی - پاتنا - ہر درد روگ - باؤ گولہ اور بواسیر دُور ہو جاتی ہے -

دیگر: بیخ اڑوسہ - بیخ بجورا اور بیخ چنبیلی کو پیس کر سیندھے نمک اور شراب کے ساتھ نوش کریں -

دیگر: اگر یونی میں درد ہوتا ہو - تو گوکھرو - اڑوسہ اور راسنا پیس کر دودھ کے ساتھ پکالیں - اور اسے پئیں -

دیگر: گلو - ترپھلا اور دنتی کے کاڑھے سے یونی کو دھو ڈالیں -

دیگر: سیندھا نمک - تگر - کٹھ - کٹیری اور دیودارو کو ہموزن لے کر

اِن کے کلک کے ساتھ تیل پکالیں۔ اِس تیل سے روئی کا پھویہ بھگو کر یونی
نیں رکھ دیں۔ تو درد جاتا رہتا ہے۔

دیگر: ۔گلو۔ مالتی۔ کیڑی۔ راسنا۔ دیودارو۔ کھریٹی۔ چیتا۔ ملٹھی اور چنبلی
کی جڑھ ایک ایک کرش لے کر کلک بنا کے ایک پرستھ تیل۔ دو پرستھ گوموتر۔
اور دو پرستھ دودھ ملا کر پکالیں۔ اِس تیل میں ایک پھویہ بھگو کر وات
روگ والی عورت کی یونی میں رکھ دیں۔ تو یونی ہمیشہ تندرست رہتی ہے۔

دیگر: ۔ہنسراکو پیس کر گھی ملا کر اُس تگدے کو وات سے تکلیف پانے
والی یونی میں رکھ دیں۔

کفج و پتج یونی روگوں کا علاج پتج یونی روگوں میں پتج وکلل کا
کلک اور کفج یونی روگ میں انت مُخل کا کلک یونی میں رکھنا چاہیئے۔

پتلی یونی والی عورتوں کی یونی میں پری شیک۔ ابھینگ سیچو کریا اشیافہ
واقع پت ٹھنڈی تدابیر اور سنیہن کرتا گھرتوں کا کام میں لانا مفید ہوتا ہے۔

شتاوری گھرت شتاور کی جڑھ چار تلا کو کوٹ کر کپڑے سے اُس
کا رس نکال لیں۔ پھر اس رس میں اتنا ہی دودھ اور ایک آڈھک گھی
ڈالکر پکالیں۔ نیز اِس میں جیونیہ گن کی ادویات کا کلک۔ شتاور۔ کشمش۔
فالسہ۔ پیال اور دو نو قسم کی ملٹھی ہر ایک دو دو تولہ ڈال لیں۔

جب گھی پک کر ٹھنڈا ہو جائے۔ تو اُس میں شہد آٹھ پل۔ پیپل آٹھ
پل اور مصری دس پل ملا کر ہر روز دو تولے کھا لیا کریں۔ تو یونی دوش۔
فسادِ خون۔ ویرج کی خرابی۔ کھشت کھشے۔ رکت پت۔ وسرپ۔ پردر روگ
سر گردشگی۔ جنون۔ آیاس۔ سنیاس اور دیگر وات پت سے پیدا ہونے

والے روگ دُور ہو جاتے ہیں۔ یہ گھرت طاقت دینے والا اور سنپوون ہوتا ہے۔
دیگر: - اسی طرح سے جیونیہ گن کے ساتھ پکائے ہوئے دودھ کا گھی حمل ٹھہراتا اور تِل یونی روگوں کو دُور کر دیتا ہے۔

کفج یونی روگوں کا علاج کف سے بگڑنے والی یونیوں کیلئے سنشودھن کرنے والی بتی یونی کے اندر داخل کرنی چاہیئے۔
پُرانے کپڑے کی بتی بنا کر اُسے سُور کے پتّے کی کئی بھاونا دیکر یونی میں رکھ دیں۔
دیگر: - اُرد کا آٹا اور سیندھا نمک ہموزن لیکر پیس کر ایک بتی بنالیں۔ اور اُسے آک کے دُودھ کی بھاونا دے کر تھوڑی دیر تک یونی میں رکھیں پھر اُسے گرم پانی سے دھوڈالیں۔
دیگر: پیپل۔ مرچ سیاہ۔ اُرد۔ سونف۔ کُٹھ اور سیندھا نمک ان سب کی ترجنی اُنگلی کے برابر بتی بنا کر یونی میں رکھنے سے یونی شُدھ ہو جاتی ہے۔

یونی شودھک تیل گولر خام کے ایک درون چھلکے۔ اتنے ہی پنچ ولکل پٹول کے پتے۔ نیم کے پتے اور مالتی کے پتے لیکر رات کے وقت سب سے دُگنے پانی میں بھگو دیں۔ علے الصبح اسے مسل کر رس چھان لیں۔ اس رس میں ایک پرستھ تیل پکالیں۔ اور پکتے وقت اس میں لاکھ۔ دھو کی گوند۔ پلاس کی گوند اور سیمر کی گوند پیس کر ڈالدیں۔ جب پک جائے۔ تو اُس میں رُوئی کا ایک پھویہ بھگو کر یونی میں رکھ دیں۔ بعد ازاں اوّل الذکر اُدمبر وغیرہ ادویات کے ٹھنڈے کاڑھے میں شرکرا ملا کر یونی کو دھوڈالیں۔ تو چپّلا وِبتا۔ دُوشتا اور دارُنا کیسی ہی یونی کیوں نہ ہو۔ سات روز میں صاف ہو جاتی

ہے - اور بہت جلد وہ عورت بچوں کی ماں بن جاتی ہے۔
دیگر:- گولر کے دودھ میں تلوں کو چھ دفعہ بھاونا دیکر اُن کا تیل نکال لیں - اور اِس تیل کو گولر کی چھال کے کاڑھے میں پکائیں - اِس تیل میں روئی کا ایک پھویہ بھگو کر یونی کے اندر رکھنے سے بھی اوّل الذکر فوائد حاصل ہوتے ہیں۔
دھاتکیہ آدی تیل دھاوے کے پتّے - آملے کے پتّے - شنکھ نابھی - ملٹھی - نیل کنول - جامن کی مینگی - آم کی مینگی - ہیرا کسیس - لودھ - کائپھل - تیندو - سوراشٹر کی مٹی - انار کے چھلکے اور کچّا گولر یہ سب دو دو تولہ لے کر پیس لیں - اور اِن میں ایک پرستھ تیل - دو پرستھ بکری کا موتر اور چار پرستھ دودھ ڈالکر پکائیں - اِس تیل میں روئی کا ایک پھویہ بھگو کر یونی میں رکھ دیں - نیز کمر، پیٹھ اور ترک میں اس تیل کی مالش کرائیں - نیز اِس تیل کی سنیہن وستی دیں - تو چپّل سراونی - وِپلتا - اُپ پلتا - اُتّان - اُنتّا - شوتھ یکتا - سپھوٹ یکتا اور شُول یکتا یونی اچھی ہوجاتی ہے۔
دیگر:- کریل - دھو کی لکڑی - نیم کی چھال - آک کی جڑھ - وینو - کوشام - جامن کی گٹھلی - مجیٹھ اور اڑوسے کی جڑھ کا کاڑھا - انگوری شراب - اور انگوری سرکہ ملاکر یونی کو دھونے سے اُس میں سے پانی کا بہتے رہنا بند ہوجاتا ہے۔
دیگر:- تکر - گو موتر اور سرکہ ملاکر یا صرف ترپھلے کے رس سے یونی کو دھو ڈالیں
یونی روگ کے لئے اولیہہ:-
پیپل - لوہ چورن اور ہرڑ کا چورن شہد ملاکر چاٹنے سے بہت فائدہ دیتا ہے۔

یونی روگ کے لئے وستی کرم:-

کفج یونی روگ میں چربی ادویات میں گوموتر ملا کر وستی دینی چاہیئے۔
پتج یونی روگ میں مدھر کھشیر ملی وستی اور واتج یونی روگ میں تیل اور کھٹائی کی وستی مفید ہوتی ہے۔
تردوشج یونی روگ میں تینوں دوشوں کو دفع کرنے والی ملی جلی تدابیر عمل میں لانی چاہئیں۔

رکت پردر کا علاج جس یونی میں سے خون بہتا ہو۔ اس میں خون کا رنگ بغور ملاحظہ کر کے دوش کے مطابق خون کو روکنے کی دوائی دیں۔

واتج رکت پردر کا علاج:-

تلوں کا چورن۔ دہی۔ گھی۔ راب اور سور کی چربی کو شہد ملا کر کھانے سے واتج رکت پردر دور ہو جاتا ہے۔
دیگر:۔ گلفتی کے کاڑھے کے ساتھ پکایا ہوا سور کا مانس رس بھی اس مقصد کے لئے اچھا ہوتا ہے۔
دیگر:۔ چینی۔ تیل۔ ملٹھی اور سونٹھ ملا کر دہی کھلانا چاہیئے۔

پتج رکت پردر کا علاج:-

کھشیر کاکولی۔ نیل کنول۔ شالوک۔ کنول نال۔ کالی اک اور پدم کلک کا کلک دودھ۔ کھانڈ اور شہد ملا کر کھائیں۔ تو پتج رکت پردر دور ہو جاتا ہے۔

پشیانوگ چورن پاٹھا۔ جامن کی گٹھلی۔ آم کی گٹھلی۔ پاکھان بھید۔ رس انجن۔ امبشٹکی۔ موچرس۔ بجالو۔ کڑا کی چھال۔ ہینگ۔ اتیس۔ بل گری۔ موتھا۔ لودھ۔ گیرو۔ کائپھل۔ کالی مرچ۔ سونٹھ۔ داکھ۔ رکت چندن۔ شیونا ک

اندرجو - اننت مول - دھاوے کے پھول - ملٹھی اور ارجن -
یہ سب ادویات پُشیہ نکشتر میں اکٹھی کریں - اور ہموزن کر کے سب کا چورن بنا لیں - اس چورن میں شہد ملا کر چاولوں کے پانی کے ساتھ نوش کرنے سے بواسیر انیسار منجمد خون - بالوں کے آگنتک دوش - یونی دوش - بج دوش - سفید نیلا - پیلا - سیاہ اور سرخ پردر بھی دور ہو جاتا ہے - اس چورن کو "پشیا نوگ چورن" کہتے ہیں -

دیگر:- چولائی کی جڑھ کو گھوٹ کر شہد اور چاولوں کے پانی کے ساتھ نوش کریں -

دیگر:- رس انجن اور لاکھ کو بکری کے دودھ کے ساتھ کھائیں -

دیگر:- املتاس اور کیتھ کے پتوں کو پیس کر گھی میں بھون کے استعمال میں لائیں تو پتج پردر کا دات پت اور سب قسم کے رکت پت دور ہو جاتے ہیں -

دیگر:- کفج پردر میں ملٹھی - ترپھلا - لودھ - موتھا اور سوراشٹر مرتکا کے کلک میں شہد ملا کر کھائیں -

دیگر:- نیم کی چھال اور گلو کے کلک کو شراب کے ساتھ نوش کریں -

دیگر:- پتج پردر میں جذام کے بیان میں لکھا ہوا مہا تکتک گھرت جلاب کے لئے استعمال کرائیں -

دیگر:- گربھ سراو (حمل سے خون بہنا) کو روکنے کے لئے جو جو دوائیں بیان ہوئی ہیں - وہ سب بھی اس کے لئے مفید ہوتی ہیں -

رکت یونی آدی کا علاج:-

گولا کی چھال اور کھنبھاری کے کاڑھے میں ایک چوتھائی گھرت پکا کر اترو ستی کے کام میں لانے سے رکت یونی - ارجسکا اور پتر گھنی کی خرابیاں دور ہو جاتی ہیں

دیگر:- ہرن - بکرے - بھیڑ اور سؤر کے خُون میں دہی - کھٹائی اور گھی ڈال کر پلانا چاہیئے۔

دیگر:- جیونیہ گن کی ادویات ڈال کر پکایا ہُوا دودھ پلانے سے ارجسکا یونی کی خرابی رفع ہو جاتی ہے۔

دیگر:- کرنی - اَچرنا - شُشک یونی - پراک چرن اور کف وات سے بگڑی ہوئی یونی میں واقع وات ادویات سے پکائے ہوئے تیل کی اُتر وستی دیں۔

دیگر:- گائے کے پتّے اور مچھلی کے پتّے میں ریشمی کپڑے کی دھجّی کو اکیس مرتبہ بھاونا دے کر یونی میں رکھ دیں۔

دیگر:- سُرا بیج کے چُورن میں شہد ملا کر یونی میں رکھیں - اِن دونو نُسخوں سے اَچرنا دوش دُور ہو جاتا ہے - سروت شُدھ ہو جاتے ہیں - اور کھُجلی - کلید اور شوتھ دُور ہو جاتے ہیں۔

پراک چرنا اور اَچرنا یونیوں میں وات ناشک شت پاک تیلوں کے ذریعہ آستھاپن اور انوواسن وستی دیں - اور وات ناشک ادویات کے ذریعے پسینہ دلائیں۔ نیز وات ناشک اشیا کا کھانا اور وات ناشک اُپ ناہ کرنا چاہیئے۔

دیگر:- سونف - جَو - گیہوں - سُرا بیج - کُٹھ - پرنیگو - کھریٹی - مُوشک پرنی - اور اسگندھ کا کلک یونی میں رکھنا چاہیئے۔

دیگر:- وامنی اور اپلُتا یونی میں پہلے سویدن کرکے بعد کو سنسکار کئے ہوئے سنیہہ کا پھویہ رکھ کر سنترپن کریں۔

دیگر:- شلکی - مجیٹھ - جامن کی چھال - دھو کی چھال اور پنچ وَلکل کے کاڑھے میں پکائے ہوئے تیل کا پھویہ وِپلُتا یونی میں رکھنے سے مرض کا جلد

ہی دفعیہ ہوجاتا ہے۔

کرنی یونی کا علاج:۔

کوٹھ۔ پیپل۔ آک کی شاخ کا اگلا حصہ اور سیندھا نمک سب کو بکرے کے مُوتر میں پیس کر کلک بنالیں۔ پھر اس کی بتی سی بنا کر یونی میں رکھ دیں۔
اِس مرض میں سب قسم کی کف ناشک تدابیر بھی مفید ہوتی ہیں۔

اُدا ورتا یونی کا علاج:۔

وات کے غلبے والی اُدا ورتا یونی میں ترپوی کا جلاب۔ سنیہن۔ سویدن۔ دیہاتی۔ آبی اور رطوبت پسند جانوروں و پرندوں کے مانس رس اور دش مُول کے کاڑھے میں پکائے ہوئے دُودھ کی وستی دینی چاہیئے۔
اِس روگ میں ترپوی کے ساتھ پکائے ہوئے سنیہہ کی وستی اور اُتر وستی بھی مفید ہوتی ہے۔
شُمل ہوئی مہایونی میں بھی یہی تدبیر نفع کرتی ہے۔
دیگر:۔ ریچھ و سؤر کی چربی اور گھی کو شیریں ادویات کے کاڑھے کے ساتھ پکا کر یونی میں بھر کے اُوپر سے ریشمی کپڑے کی پٹی باندھ دیں۔
اگر یونی باہر نکل آئی ہو۔ تو اُس پر گھی چُپڑ کر دُودھ سے سویدت کر کے اندر کو دھکیل دیں۔ اور اُس کے مُنہہ پر ویشوار کا گولا سا بنا کر رکھ کر باندھ دیں تاکہ پھر باہر نہ نکلنے پائے۔ جب پیشاب کی حاجت ہو۔ تو اُسے کھول دیں۔
وات کی خرابیوں میں جو جو معالجات نیک نتائج پیدا کرنے والے ہیں۔ وُہ بھی یہاں پر ہر قسم کے یونی روگوں کے لئے عمل میں لانے چاہئیں۔ البتہ مہایونی روگ میں وات کو دُور کرنے والی تدابیر کا خاص دھیان رکھنا چاہیئے

وات کے سوا اور کسی وجہ سے یونی روگ نہیں ہوا کرتے۔ اِسلئے پہلے وات کا زور مٹا کر دیگر دوشوں کا علاج کرنا چاہیئے۔

پانڈو پردر کا علاج :-

روہیڑے کی جڑھ کا کلک بنا کر پانی کے ساتھ نوش کریں۔ تو پانڈو پردر روگ دُور ہو جاتا ہے۔

دیگر :- آملے کے بیجوں کو پیس کر کھانڈ اور شہد ملا کر نوش کریں۔

دیگر :- آملے کا چُورن یا رس شہد ملا کر کھائیں۔

دیگر :- بڑ کی چھال کے کاڑھے میں لودھر کا کلک ملا کے نوش کریں۔

یونی سراو کا علاج :-

بڑ کی چھال کے کاڑھے یا لودھر کی چھال کے کاڑھے میں ریشمی کپڑے کی ایک دھجّی کو بھگو کر یونی میں رکھ کے باندھ دیں۔ تو یونی سراو روگ دُور ہو جاتا ہے۔

دیگر :- پاکڑ کی چھال کا کلک یا چُورن بنا کر شہد میں ملا کے گولا سا بنا کر یونی میں رکھ دیں۔

دیگر :- یونی میں چکنائی لگا کر لودھ۔ پرینگو اور ملٹھی کا چُورن شہد ملا کر یونی میں رکھ دیں۔

دیگر :- سب قسم کے کسیلے رس والی ادویات کے کلک میں شہد ملا کر یونی میں رکھ دیں۔

دیگر :- سراو (پانی رسنے) کے دفعیئے کے لئے سرل کا شٹ۔ گوگل۔ جو کٹو تیل اور پچھلی کے کلک میں گھی ملا کے یونی میں اُسکی دھُونی دینی چاہیئے۔

پچھلا یونی کا علاج :-

کسیس - ترپھلا - ارہر کی جڑھ - آم کی گٹھلی - جامن کی گٹھلی اور دھاوے کے پھولوں کے چورن کو شہد ملا کے یونی میں رکھنے سے پچھلا یونی دور ہوکر وشدتا آجاتی ہے۔

دیگر :- ڈھاک کی چھال - رال - جامن کی چھال - لجالو - گاموچ اور دھاوے کے پھولوں کو پیس کر یونی میں رکھنے سے چپ چپاہٹ اور لیسدار رطوبت دور ہو جاتی ہے۔

یونی کی دیگر خرابیوں کا علاج :-

یونی کی جکڑاہٹ اور کرختگی کو دور کرنے کے لئے ولیشوار - پالیس یا کریشرا کا گولا بنا کے یونی میں رکھیں۔

یونی کی بدبو کے دفعیے کے لئے خوشبودار چیزوں کا تیل یا کلک ، یا سرب گندھ کا چورن لگانا چاہیئے - تو یونی درگندھ دوش دور ہو جاتا ہے۔

یونی چکتسا کا خاتمہ :-

مندرجہ بالا تدابیر کے عمل میں لانے سے یونی کے شدھ ہو جانے پر یا پراکرم اور ویرج کے بے نقص ہونے سے گربھ میں جیو داخل ہو جاتا ہے۔ اور عورت کو حمل قرار پا جاتا ہے۔

اسی طرح اگر آدمیوں کا ویرج خراب ہو - تو اُسے ومن وریچن وغیرہ پنچ کرموں سے شدھ کر کے بگڑے ہوئے ویرج کے رنگ کا امتحان کر کے اُس دوش کو دور کرنے والا علاج کریں۔

بھگوان پُنرو سُو نے یونی کے الگ الگ امراض - اُن کی علامات - بواعث

اور معالجات بہ تفصیل بیان فرمائے ہیں۔

شکر دوش (ویرج کی خرابیاں) اگنی ویش نے پوچھا۔ بھگون! آپ مردوں کے ویرج کی آٹھ قسم کی خرابیاں بتا چکے ہیں۔ اب کرپا کر کے اس کی خرابی کی وجوہات۔ خراب اور بے نقص ویرج کی علامات۔ خراب ویرج کا علاج اور یونی پردر کے بواعث۔ علامات اور معالجات اختصار اور تفصیل دونو طرح سے بیان فرمائیں۔

یہ سنکر بھگوان اتری کمار بولے۔ کہ شکر یعنی ویرج یونی کے لمس اور جماع کی خواہش سے ہیجان میں آتا ہے۔ یہ بات پہلے میں بتا چکا ہوں۔ اب اس میں جسطرح سے خرابیاں واقع ہوتی ہیں۔ اس کا بیان کرتا ہوں۔

تمثیل:۔ جیسے بے وقت بارش۔ کیڑے پتنگوں اور آگ کی وجہ سے بگڑا ہوا بیج نہیں اُگ سکتا۔ ویسے ہی مردوں کا بگڑا ہوا ویرج بھی اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں رہتا۔

خرابی کے اسباب:۔

کثرتِ جماع۔ کثرتِ محنتِ جسمانی۔ سخت ناموافق اشیا کا کھانا۔ بے وقت کا جماع۔ بگڑی ہوئی یونی والی عورت سے جماع کرنا۔ اگمیہ (محرّمہ) عورت سے جماع کرنا۔ خشک۔ کڑوی اور کسیلی چیزوں کا بکثرت استعمال کرنا۔ نہائت نمکین۔ کھٹّی اور گرم اشیا کا کھانا۔ نہائت میٹھے۔ چکنے اور ثقیل کھانے کھانا۔ بڑھاپا۔ فکر۔ رنج۔ روشنی میں جماع کرنا۔ شستر کرم (جراحی) اگنی کرم (داغ دینے) اور کھشار کرم (کاسٹک ادویات سے جلانے) کا غلط استعمال۔ خوف۔ غصّہ۔ ابھیچار۔ بیماری وغیرہ سے لاغر ہو جانا۔ پاخانہ

اور پیشاب وغیرہ حوائج ضروریہ کا روکنا۔ دھاتو کی کمی اور دھاتوؤں کا بگڑ جانا ایسے بواعث ہیں۔ جن سے جملہ دوش ملکر یا الگ الگ ویرج واہی سراؤں میں داخل ہوکر ویرج کو بہت جلد بگاڑ دیتے ہیں۔

بگڑے ہوئے ویرج کی اقسام :-

بگڑا ہوا ویرج آٹھ قسم کا ہوتا ہے :- (۱) جھاگ دار (۲) پتلا (۳) رُوکھا (۴) وورن (۵) بدبودار (۶) چپ چپا (۷) کسی اور دھاتو سے ملا ہوا اور (۸) اوٗساوی

وات سے بگڑے ہوئے ویرج کی علامات :-

وات سے بگڑا ہوا ویرج جھاگ دار۔ خشک۔ لیسدار اور پتلا ہوتا ہے۔ نیز مشکل سے خارج ہوتا ہے۔ ایسا ویرج حمل ٹھہرانے کے بالکل ناقابل ہوتا ہے۔

پت سے بگڑے ہوئے ویرج کی علامات :-

پت سے بگڑا ہوا ویرج قدرے نیلا۔ زرد۔ بہت گرم اور بدبودار ہوتا ہے۔ نیز اخراج کے وقت بڑی جلن پیدا کرتا ہے۔

کف سے بگڑے ہوئے ویرج کی علامات :-

کف سے بگڑے ہوئے ویرج کا راستہ کف کی وجہ سے رُک جاتا ہے۔ اور وہ بہت چپ چپا ہو جاتا ہے۔

دیگر وجوہات سے خراب ہو جانیوالے ویرج کی علامات :-

کثرتِ جماع سے۔ ابھی گھات سے یا کمزور ہو جانے سے جو ویرج خارج ہوتا ہے۔ اُس میں خون ملا ہوا ہوتا ہے۔

اُوسادی شُکر کی علامات:-

جب پاخانہ اور پیشاب وغیرہ حوائج ضروریہ کے روکنے سے شُکر راستے میں رُک کر اور گانٹھ دار بن کر بڑی مشکل سے خارج ہوتا ہے۔ تو اُسے اُوسادی شُکر کہتے ہیں۔

شُدھ (بے نقص) ویرج کی علامات:-

چکنے۔ گاڑھے۔ لیسدار۔ شیریں۔ آوداہی (جلن نہ پیدا کرنے والے) اور سپھٹک منی کی مانند سفید شُکر کو شُدھ سمجھنا چاہیئے۔

واجی کرن۔ راحت افزا۔ دافع رکت پت اور دافع یوِنی روگ ادویات سے جو ویرج بگڑ جاتا ہے۔ اُس کا علاج مندرجہ ذیل ادویات سے کرنا چاہیئے۔ جیسے جیونتیہ گھرت۔ چَوَن پراش اور شلاجتو پریوگ۔ یہ سب ویرج کی خرابیوں کو رفع کرنے والی اشیا ہیں۔

وات سے بگڑے ہوئے ویرج کی صفائی کے لئے نروہن اور انوواسن دستیاں دینی چاہئیں۔

پت سے بگڑے ہوئے ویرج کی صفائی کے لئے برہم رسائن اور ابھیا ملکیہ رسائن مفید ہیں۔

کف سے بگڑے ہوئے ویرج کی صفائی کے لئے پیپلی رسائن گڑوچی لوہ۔ ترپھلا رسائن اور بھلاتک پریوگ مفید ہوتے ہیں۔

اگر ویرج سے کوئی دُوسری دھاتو ملی ہوئی ہو۔ تو اُس کا معائنہ کر کے حسب ضرورت اُس کا علاج کرنا چاہیئے۔

ویرج کی خرابیوں کا عام علاج:-

گھی - دودھ - مالش رس - شالی چاول - جو - گیہوں اور ساٹھی چاول
ویرج کی خرابیوں کو دُور کرنے کے لئے عام طور پر اچھی اشیا ہیں - اور
وستی کرم بالخصوص مفید ثابت ہوتا ہے۔

کلیوتا (نامردی) کے بواعث :-

جو نامردی ویرج کی خرابی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ وہ ویرج کی شُدھی پر
خود بخود ہی رفع ہو جاتی ہے۔
کلیوتا (نامردی) کے چار بواعث ہوتے ہیں - (۱) ویرج کی خرابی (۲)
دھوج بھنگ (۳) بڑھاپا اور (۴) ویرج کی کمی
اب نامردی کی عام علامات کا بیان کیا جاتا ہے۔

عام علاماتِ نامردی :-

مرد کا شہوت ہونے پر بھی عُضوِ تناسل کے ڈھیلا پن کی وجہ سے اپنی
عورت کے پاس نہ جا سکنا - اور اگر چلا بھی جائے - تو سانس کا تیزی سے
چلنے لگنا پسینہ آجانا - اُس کی خواہش کا اکارت جانا - شہوت کا مٹ
جانا - عُضوِ تناسل کا ڈھیلا پڑ جانا اور ویرج سے خالی ہو جانا کلیوتا
یعنی نامردی کی عام علامات ہیں۔
اب نامردی کی الگ الگ اقسام کی الگ الگ علامات بیان کی جاتی ہیں

ویرج اُپ گھاتج کلیوتا کی علامات :-

ٹھنڈی - رُوکھی - تھوڑی سبد وضع - متضاد اور مُشکل الہضم غذا کھانا -
رنج - فکر - خوف - تراس - کثرتِ جماع - ابھی چار - اَوی سر نبھر - رس
وغیرہ دھاتوؤں کی کمی - وات وغیرہ دوشوں کی بے اعتدالی - اوج کی

کمی - فاقہ کشی - تکان - اُرسگیہ عورت سے جماع کرنا - اور وَمن وغیرہ پنچ کرموں کا اتی یوگ ایسے اسباب ہیں - جن سے ویرج کا ناش ہوجاتا ہے - جس سے مرد پانڈو رنگ کا اور نہائت دُبلا ہوجاتا ہے - عورتوں سے اُسے نفرت ہوجاتی ہے - اِس کے بعد اُسے امراضِ دل - بُھس - تمک شواس - یرقان اور تکان آگھیرتے ہیں - وَمن - اتیسار - شُول اور کاس جوَر کی پیدائش ہوجاتی ہے - اِسے "وِیرج اُپ گھاتج کلیوتا" کہتے ہیں -

دھوَج بھنگ :-

نہائت کھٹّی - نمکین - کھشار ملی - متضاد اور مُشکل الہضم اغذیات - بکثرت آب نوشی - کھانے کی بے ترتیبی - بیٹھی والے کھانے کھانا ثقیل چیزیں کھانا - دہی اور دُودھ کا بکثرت استعمال کرنا - بیماری کی وجہ سے لاغر ہوجانا - کم عُمر عورت سے جماع کرنا - اَیونی گمن - لمبے بالوں والی عورت سے جماع کرنا - ایسی عورت سے جماع کرنا جس نے ایک مُدت سے مرد کا ملاپ ترک کر رکھا ہو - حائضہ سے جماع کرنا - دُرگندھ یونی - دُشٹ یونی اور سراد یونی والی عورت سے برغبت جماع کرنا - گائے - بھینس وغیرہ چوپائیوں سے خلاف وضع فطری کا مرتکب ہونا - عُضوِ تناسل پر چوٹ لگ جانا - عُضوِ تناسل کا نہ دھونا - اوازار - دانت یا ناخن سے عُضوِ تناسل پر زخم ہوجانا - لکڑی سے چوٹ لگ جانا - مُشت زنی (جلق) شُوک پر یوگوں کا بکثرت استعمال کرنا اور ویرج کا نہ رہنا ایسے اسباب ہیں - جن سے دھوَج بھنگ ہوجاتا ہے - یعنی عضوِ تناسل کو خیزش نہیں ہوتی -

دُھوج بھنگ کی علامات:-

عُضوِ تناسل میں سوجن - درد اور سُرخی پیدا ہو جانا - نہائت تیز پھوڑے کا نکلنا اور لِنگ پاک ہونا - جلدی جلدی زخم ہوتے جانا - پُلاک کے پانی کی مانند سیاہ اور سُرخ رنگ کا پانی نکلنا - عُضو مذکور کا ٹیڑھا پڑ جانا سخت ہو جانا اور جکڑ جانا - بخار - پیاس - چکّر و غش آنا - اور قے آنا - نیلا سُرخ - سیاہ - میلا اور لوہت رنگ کا پانی رِسنا - اور مثانے - چڈّوں خُصیوں و سیون میں آگ کی سی تیز جلن محسوس ہونا نیز درد ہونا - کبھی کبھی لیسدار اور پانڈو ورن کی رطوبت بھی رِسنا - منہ - الپ سراوو والی اور ستمبت سوج کا ہونا اور اُس کا دیر میں پکنا - کبھی کبھی جلدی بھی پک جانا - کیڑے پڑ جانا - اور سڑی ہوئی بدبو کا اُس میں سے آنے لگنا - منی - میڈھر اور مُشک کا و شیرن ہو جانا یہ سب دھوج بھنگ کلیوتا کی علامات ہیں -

جرا سمبھو کلیوتا کی علامات:-

آدمی کی عُمر تین طرح کی ہوتی ہے :- (۱) لڑکپن (۲) جوانی اور (۳) بڑھاپا بڑی عُمر کے مردوں کا ویرج بالعموم کھین ہو جاتا ہے - کیونکہ اُن کے رس وغیرہ باقی دھاتو بھی کھین ہوتے چلے جاتے ہیں - اور تازگی بخش اشیاء وُہ نہیں کھاتے - جس سے اُن کی طاقت - خوبصورتی اور اندریوں کی چستی رفتہ رفتہ کم ہوتی چلی جاتی ہے - آیو کے کم رہ جانے سے - کھانے کی طاقت نہ رہنے سے اور تکان سے جرا سمبھو نامردی پیدا ہو جاتی ہے اِس لئے مرد کے دھاتو بہت ہی تنزل پذیر ہو جاتے ہیں - اور وُہ دُبلا - بدرنگ - بے قرار اور عاجز ہو جاتا ہے - نیز وُہ بہت جلد امراض

کا شکار بن جاتا ہے۔

کھشیج کلیوتا کی علامات:۔

جو شخص ہمیشہ افکار۔تاسف۔خوف۔غصے۔حسد۔اُتکنٹھا اور اُدویگ میں مُبتلا رہتا ہے۔جو لاغر ہونے کے باوجود ہمیشہ خُشک اغذیات۔اشربات اور ادویات کا استعمال رکھتا ہے۔اور طبعاً دُبلا ہونے پر بھی فاقے بہت کھینچتا ہے۔یا تھوڑی خوراک کھاتا ہے۔تو اُس کا ہردے میں رہنے والا سب سے افضل دھاتو رس بہت جلد کم ہو جاتا ہے۔اور اُس کی باقی کی جُملہ دھاتو بھی کھین ہو جاتی ہیں۔شکر سب دھاتوؤں کے لیئے تیج کا سروپ سمجھا جاتا ہے۔جو شخص چت کی اتینت سرشتا کی وجہ سے جماع میں مشغول ہوتا ہے۔اُس کا ویرج زائل ہو جاتا ہے اور اُسے کھشئی روگ گھیر لیتا ہے۔یا دیگر مُہلک امراض کی وجہ سے وُہ موت کے مُنہہ میں بھی چلا جاتا ہے۔

اسی سبب سے جو شخص صحت کا خواہشمند ہو۔اُسے چاہیئے۔کہ ویرج کی نہائت احتیاط کے ساتھ حفاظت کرے۔

لاعلاج نامردی:۔

بعض آچاریوں کی رائے میں دھوج بھنگ اور کھشیج نامردیاں لاعلاج ہوتی ہیں۔اور بعض کہتے ہیں۔کہ سوج میں سوراخ ہو جانے اور انڈکوش کے پھٹ جانے سے جو نامردی پیدا ہوتی ہے۔وُہ لاعلاج ہوتی ہے ماں باپ کے بیج کی خرابی سے۔اور اپنے پچھلے جنموں کے کئے ہوئے خراب کاموں سے۔گربھ کے دوش شکر واہی سروتوں میں داخل ہو کر

اُنہیں خُشک کر دیتے ہیں۔ جن کے خُشک ہو جانے کی وجہ سے ویرج بھی سُوکھ کر ضائع ہو جاتا ہے۔ ایسا شخص کامل الجسم ہونے پر بھی نامرد ہوتا ہے۔ یہ نامردی سنیاّت کی تیزی کی وجہ سے مُشکل العلاج بلکہ لا علاج ہوتی ہے۔

نامردی کا مختصر علاج:۔

شُکر دوشوں کے دفیعئے کے لئے جو جو تدابیر بیان کی گئی ہیں۔ نیز کھین کھشت کے لئے جو جو معالجات بتائے گئے ہیں۔ وہ سب نامردی کے دفیعئے کے لئے مفید ہوتے ہیں۔ جسم۔ دوش۔ حرارت۔ طاقت۔ دوائی اور وقت کا خیال رکھ کر وستی۔ دُودھ۔ گھی۔ برنہی اور رسائن ادویات کا استعمال کرانا چاہیئے۔

جماع کی وجہ سے اور متضاد اسباب سے پیدا شُدہ نیز بددعا سے پیدا ہونے والی نامردی کو دیو ویپ آشرے ادویات سے دُور کرنیکی کوشش کریں۔ نامردی کا یہ مختصر طریق علاج ہے۔ اب تفصیل کے ساتھ اِس کی الگ الگ اقسام کا علاج بیان کیا جاتا ہے۔

ویرج اُپ گھاتج کلیوتا کا علاج:۔

مریض کو اچھی طرح سے شکم سیر کرا کے پہلے پسینہ دیں۔ پھر چکنائی ملا کر مُسہل دیں۔ بعد ازاں انو واسن وستی کام میں لائیں۔ اِس کے بعد ڈھاک انڈ اور موکھا کے کاڑھے وغیرہ کی آستھاپن وستی دیں۔

نیز پہلے جو واجی کرن ادویات بیان کر چکے ہیں۔ وہ سب بھی نامردی کی اِس قسم کے لئے مفید ہوتی ہیں۔

دھوج بھنگ کا علاج:-

پرویہہ۔ پری ٹیک۔ فصد کھلوانا۔ سنیہہ پان اور چکنائی ملا ورچن مفید معالجات ہیں۔ بعد ازاں الوواسن اور آستھاپن وستی دے کر برن کا سا علاج کرنا چاہیئے۔

جراسمبھوکلیوتا کا علاج:-

بڑھاپے اور ویرج کے نہ رہنے کی وجہ سے پیدا ہونے والی نامردی میں سنیہن اور سویدن کر کے سنیہہ ملا کر مسہل دینا چاہیئے۔

دودھ۔ گھی۔ برنہی ادویات۔ کھشیر وستی اور رسائن ان شکایات کے لئے مفید چیزیں ہیں۔

پردر جو عورت نہایت افسوسناک رہتی ہے۔ نمکین اور بھاری چیزوں کا استعمال رکھتی ہے۔ جو چرپرے۔ جلن افزا۔ چکنے اور دیہاتی و آبی جانوروں کے مانس کھانے کی عادی ہے۔ جو کھچڑی۔ کھیر۔ دہی۔ سرکہ اور سرا وغیرہ کا بہت استعمال کرتی ہے۔ اس کا وایو بگڑ کر خون کو غیر معمولی مقدار میں خارج کرنے لگ جاتا ہے۔ اس وقت رجو داہی سراؤں میں وایو خون کے ساتھ داخل ہو کر خون حیض کو بڑھا دیتی ہے۔ شاستر کے جاننے والے اس وایو سے رکت پت کو پردر روگ کہتے ہیں۔ اسے پردر کا نام اس لئے دیا گیا ہے۔ کہ اس میں خون کا پردیرن (اخراج) ہوتا رہتا ہے۔

پردر کی اقسام:-

پردر چار قسم کا ہوتا ہے۔ واتج۔ پتج۔ کفج اور سنپاتج۔

واتج پردر کے بواعث:۔

اوّل الذکر رُوکھی چیزوں کے کثرتِ استعمال سے کوپت شدہ وایُو خُون سے مِل کر پردر روگ پیدا کر دیتی ہے۔

واتج پردر کی علامات:۔

واتج پردر میں خارج ہونے والا خُون جھاگ دار۔ پتلا۔ رُوکھا۔ سُرخ اور ٹیسو کے پھُولوں کے پانی کا سا ہوتا ہے۔ اِس سے درد بھی ہوتا ہے اور نہیں بھی ہوتا۔ اِس روگ میں وایُو کی وجہ سے کمر۔ چڈّوں۔ دل۔ پسلیوں پُشت اور شرونی میں بھی تیز درد ہوتا ہے۔

پتج پردر کے اسباب:۔

کھٹے۔ نمکین۔ گرم اور کھشار غذائیں کھانے سے پت کوپت ہو کر پہلے بیان کردہ ترتیب کے مطابق پردر روگ کو پیدا کر دیتا ہے۔

پتج پردر کی علامات:۔

نیلا۔ پیلا۔ نہائت گرم۔ کالا اور درد کے ساتھ بار بار بہت سا خُون نکلنا جس کے ساتھ جلن۔ راگ۔ پیاس۔ غفلت۔ بخار اور چکّر بھی آتے ہوں تو پتج پردر کی علامات ہیں۔

کفج پردر کے اسباب:۔

ثقیل اشیا کے کھانے سے بگڑا ہوا کف کفج پردر پیدا کر دیتا ہے۔

کفج پردر کی علامات:۔

چپچپا۔ پانڈو رنگ کا۔ بھاری۔ چکنا۔ ٹھنڈا اور جھاگ دار خُون کا نکلنا جس کے ساتھ مرم ستھانوں میں درد بھی ہوتا ہو۔ نیز قے۔ ارُوچی۔

جی متلانا۔ دمہ اور کھانسی کی بھی شکائت ہو۔ کفج پردر کی علامات ہیں۔

سنپاتج پردر کے اسباب اور علامات:۔

جو بواعث تینہ دوش کے بیان کئے جائینگے۔ وہی سنپاتج پردر کے بھی سمجھنے چاہئیں۔ سنپاتج پردر میں تینوں دوشوں کی ملی جلی علامات پائی جاتی ہیں۔ اور اس کی حالت ایک سی نہیں رہتی۔

لاعلاج مریضہ:۔

جب مریضہ خون کے بکثرت خارج ہو جانے کی وجہ سے بہت کمزور ہو جاتی ہے۔ اور اُس کے بدن کا خون بہت کم رہ جاتا ہے۔ تو تینوں دوش غلبہ پکڑ لیتے ہیں۔ اِن میں سے وائیو بہت ہی بگڑ کر خون کے راستے مخالف صفات والے کف کو نکال دیتی ہے۔ تب پت کی حرارت کی وجہ سے خون بدبودار۔ لیسدار۔ زرد اور جلا ہوا سا ہو جاتا ہے۔ اور طاقتور وائیو جسم کی تمام وسا اور میدا سے ملکر یونی کے راستے گھی۔ مغز اور چربی کا سا مادہ نکالتی رہتی ہے۔ اِس روگ میں مریضہ کو پیاس۔ جلن اور بخار بھی تنگ کرتے رہتے ہیں۔ ایسی کمزور اور تھوڑے خون والی عورت علاج کے قابل نہیں ہوتی

شدھ رتو کی علامات:۔

جو عورت ماہ بماہ حائضہ ہوتی ہے۔ اور بوقت حیض جلن یا تنگی اُسے نہیں ہوتی۔ اور پانچ رات تک خون حیض آتا رہتا ہے۔ اور خون بھی بلحاظ جثہ اوسط نکلتا ہے۔ اُسے شدھ رتو کہتے ہیں۔

واتج وغیرہ یونیوں کے جو جو علاج بیان کئے گئے ہیں۔ وہی چاروں قسم کے پردروں میں کرنے چاہئیں۔

رکت اتیسار۔ رکت پت اور خونی بواسیر کے معالجات اِس روگ میں بھی پُورا کام دے سکتے ہیں۔

ستینہ دوش جاتی سُوتر بیہ ادھیائے میں دایہ کی چھاتیوں کے دُودھ کے خواص بالتفصیل بیان کردئے گئے ہیں۔ نیز وہیں پر دُودھ پیدا کرنے والی اور دُودھ کو صاف کرنے والی تدابیر بھی بتائی گئی ہیں۔ وات وغیرہ دوشوں سے خراب شُدہ دودھ کی علامات اور اُنکے معالجات بھی بیان کئے جا چکے ہیں۔ اشٹودری ادھیائے میں دُودھ کی خرابیوں کا بھی بیان کیا گیا ہے۔ عقلمند وَید کو چاہیئے۔ کہ ستینہ میں وات وغیرہ دوشوں کا معائنہ کرکے دوشوں کے مطابق ہی علاج کرے۔ مگر شاگرد تین طرح کے ہوتے ہیں۔ تیز طبع۔ اوسط درجے کے اور بھدّی طبیعت کے۔ اِس لئے بالتفصیل یہ مضمون بتا دیا جاتا ہے۔ تاکہ ہر طرح کے شاگرد اِسے سمجھ سکیں۔

مُشکل الہضم۔ ناموافق۔ بے ترتیب۔ متضاد اور بکثرت کھانا کھانے سے۔ نمکین کھٹّی۔ کھاری اور پُر کلّن غذا کے کثرتِ استعمال سے۔ روحانی اور جسمانی تکلیف سے۔ شب بیداری سے۔ تفکّرات سے۔ پاخانے اور پیشاب کی حوائج کو روکنے سے۔ ناپیدا شُدہ حوائج کو بزور پیدا کرنے سے [illegible] کی غذائیں۔ کھچڑی۔ دہی۔ مچھلی اور ابھشیندی۔ دیہاتی۔ آبی اور رطوبت [illegible] جانوروں کا ماس کھاتے ہی دن کے وقت [illegible] سے۔ بکثرت [illegible] پینے سے۔ جسمانی محنت کرنے سے۔ چوٹ۔ غصّہ اور مرض [illegible] سے دوش کھشیر آشئے (چھاتیوں) میں پہنچ کے

کھشیر واہی سراؤں کو خراب کر کے دُودھ کو خراب کر دیتے ہیں۔ جس سے آٹھ قسم کے ستینہ دوش پیدا ہو جاتے ہیں۔

ستینہ دوش کی علامات:۔

وات سے بگڑا ہُوا دُودھ بے رس۔ جھاگدار اور رُوکھا ہوتا ہے۔

پت سے بگڑا ہُوا بد رنگ اور بدبودار ہوتا ہے۔

اور کف سے بگڑا ہُوا چکنا۔ چپ چپا اور بھاری ہوتا ہے۔

خُشکی وغیرہ بواعث سے وائُو کو پت ہو کر چھاتیوں میں اپنا عمل دخل جما کر ستینہ رس کو خراب کر دیتی ہے۔ ایسے بے رس اور وات ملے دُودھ کو پینے والا بچہ لاغر ہو جاتا ہے۔ اس بچّے کو دُودھ اچھا نہیں لگتا اور وہ بڑی مُشکل سے بڑھتا ہے۔

وات سے بگڑے ہوئے دُودھ کی خرابیاں:۔

وائُو کوپت ہو کر دُودھ کو اندر ہی اندر بلو کر جھاگ دار بنا دیتی ہے۔ اور ایسا دُودھ نہائت تھوڑا تھوڑا باہر نکلتا ہے۔ اِس دُودھ کے پینے سے بچّے کی آواز نہائت باریک ہو جاتی ہے۔ پاخانہ۔ پیشاب اور بادِ مخالف رُک جاتے ہیں۔ پھر وائج شِر روگ اور زُکام پیدا ہو جاتا ہے۔

بگڑی ہوئی وائُو دُودھ کی چکناہٹ کو جذب کر لیتی ہے۔ اور ایسے خُشک دُودھ کے پینے والے بچّے کا دُودھ کی رُوکھاوٹ کی وجہ سے زور بہت گھٹتا چلا جاتا ہے۔

پت سے بگڑے ہوئے دُودھ کی خرابیاں:۔

گرم وغیرہ اشیا۔ کے استعمال سے پت کوپت ہو کر چھاتیوں میں خرابی برپا

کرکے دودھ میں نیلاہٹ۔ زردی اور سیاہی وغیرہ غیر طبعی رنگتوں کو پیدا
کردیتا ہے۔ ایسے دودھ کو پینے والے بچے کا جسم بدرنگ اور پسینہ آمیز
ہوتا ہے۔ اُسے پیاس بہت لگتی ہے۔ اُسکا پاخانہ پھٹ جاتا ہے۔ اور
جسم ہمیشہ گرم رہتا ہے۔ پت کو پت ہونے کی وجہ سے دودھ میں سے
بدبو آنے لگتی ہے۔ اور بعد میں اُس مریض کو کھُس اور یرقان ہو جاتا ہے

کف سے بگڑے ہوئے دودھ کی خرابیاں:۔

چکنی اور بھاری اغذیات کے استعمال سے کف چھاتیوں میں جا کر
خود چکنا ہونے کے سبب دودھ کو بھی نہائت چکنا بنا دیتا ہے۔ ایسے
دودھ کے پینے سے بچہ قے کرنے لگتا ہے۔ اور اُسکی رالیں ٹپکنے لگتی ہیں
کف کے سبب بچہ کے سروتوں کے بھر جانے سے نیند۔ سستی۔ دمہ۔
کھانسی۔ پرسیک اور تمک شواس کی کثرت ہوتی ہے۔

جب کف دودھ کو بگاڑ کر چپ چپا کر دیتا ہے۔ تو اُس دودھ کے پینے
والے بچے کی رالیں گرنے لگتی ہیں۔ اُس کا مُنہہ سُوج جاتا ہے۔ اور
آنکھیں پتھرا سی جاتی ہیں۔ چھاتیوں میں کف جا کر بھاری ہونے کی
وجہ سے دودھ کو بھی ثقیل بنا دیتا ہے۔ اُس نہائت چکنے دودھ
کے پینے سے بچے کو مہر درد روگ ہو جاتا ہے۔ نیز دودھ کے متعلقہ اور
بھی کئی امراض آگھیرتے ہیں۔

وات وغیرہ دوشوں سے خراب ہونے والے دودھ سے وات وغیرہ
دوشوں سے پیدا ہونے والے کئی قسم کے اور بھی امراض پیدا ہو
جاتے ہیں۔

دُودھ کی صفائی کے لئے قے:۔

دُودھ کی صفائی کی غرض سے پہلے دایہ کو سنگدھ کریں۔ پھر گھی کی مالش کرا کے پسینہ دیکر مندرجہ ذیل قے آور ادویات دیں۔ جیسے
بچ۔ پرنیگو۔ اندر جَو۔ ملٹھی اور سرسوں کا کلک۔
یا نیم اور پٹول کے کاڑھے میں نمک ملا کر گرم گرم پلائیں۔ جب اچھی طرح سے قے آچکے۔ تو پیا وغیرہ استعمال کرائیں۔

مُسہل کی تدابیر:۔

پھر دوش۔ کال اور بل کا لحاظ کر کے سنیہن کرا کے مُسہل دیں۔ اِس مقصد کے لئے ترُبد یا ہرڑ کے کلک کو ترپھلے کے رس کے ساتھ دیں۔
دیگر:۔ صرف ترپھلے کے کاڑھے میں شہد ملا کر پلائیں۔
دیگر:۔ صرف ہرڑ کو گو مُوتر کے ساتھ کھلائیں۔
جب اچھی طرح سے مُسہل ہو جائے۔ تو پیا وغیرہ تدابیر کو کام میں لائیں۔

ستینہ دوش میں مناسب غذا:۔

آخر کار باقی دوشوں کے دفعیئے کے لئے دوش ناشک اغذیات دیں۔
شالی چاول۔ ساٹھی چاول اور سونکھیا کی غذا اچھی ہوتی ہے۔
پرنیگو۔ کودوں۔ جَو۔ بینی۔ جوی۔ بانس کی کونپل اور بیت کی کونپل کا گھی میں بھُونا ہُوا ساگ۔ مُونگ۔ مسور اور کلتھی کا یُوش بھی اچھی چیزیں ہیں۔ نیم کے پتے۔ بیت کی کونپل۔ پٹول۔ بینگن اور آملے کے ساتھ پکائے ہوئے یُوشوں میں سُونٹھ۔ مرچ۔ پیپل اور سیندھا نمک ڈالکر استعمال کرنے سے دُودھ صاف ہو جاتا ہے۔

خرگوش۔ تیتر اور ہرن کے اچھی طرح سے پکائے ہوئے مالنس رس دیں۔
شارنگ اشٹا۔ سپت پرنی کی چھال اور اسگندھ ڈال کر جوش دیا
ہؤا پانی پینے کو دینا چاہیئے۔

مصفی شیر دیگر ادویات:۔

دُودھ کی صفائی کے لئے کُٹکی کا کاڑھا بھی مفید چیز ہے۔
دیگر:۔گلو اور سپت پرنی کی چھال کے کاڑھے میں سونٹھ ڈالکر پلائیں۔
دیگر:۔ چرائتے کا کاڑھا پلائیں۔

ستینہ دوش کا خاص علاج:۔

جس عورت کا دُودھ بے رس ہو جائے۔ اُسے داکھ۔ ملٹھی۔ شاردا
یا کھشیر کا کولی باریک پیس کر گرم پانی میں ملا کر پلائیں۔

ستینہ شودھک لیپ:۔

پنچ کول اور گُلنبھی کو پیس کر چھاتیوں پر لیپ کریں۔ جب سُوکھ جائے
خُوب دھوکر صاف کر دیں۔

پھیپنل ستینہ کا علاج:۔

اگر دُودھ چھاگ دار ہو۔ تو پاٹھا۔ سونٹھ۔ شارنگ اشٹ اور مروڑ پھلی کو
پیسکر سہارتے سہارتے گرم پانی کے ساتھ کھلائیں۔
دیگر:۔ انجن۔ تگر۔ دیودارو۔ بلؤمُول اور پریگو ان سب کو پیس
کر چھاتیوں پر لیپ کر دیں۔
دیگر:۔ چرائتہ۔ سُونٹھ اور گلو کا کاڑھا بنا کر دُودھ کی صفائی کے
لئے دایہ کو پلانا چاہیئے۔

دیگر:- جَو۔گیہوں اور سرسوں کو پیسکر چھاتیوں پر لیپ کریں۔

دُودھ کی رُوکھاوٹ کو دُور کرنے والی دوائیں:-

اگر دودھ رُوکھا پڑ جائے۔ تو سُوترستھان کے کھڑوریک آشرت ادھیائے میں بیان کی ہوئی ستینہ شودھک ادویات کے ساتھ پکایا ہُوا دُودھ یا گھی پلائیں اور جیوک وغیرہ جیونیہ ادویات یا لگھو پنچ مُول کو پیسکر سہارتے ہوئے گرم پانی میں ملا کر چھاتیوں پر لیپ کردیں۔

بدرنگی کو دُور کرنے والی دوائیں:-

دُودھ کی بدرنگی کو دُور کرنے کے لئے ملٹھی۔ داکھ۔کھشیر کاکولی اور سنبھالو کے کلک کو سہاتے ہوئے گرم پانی کے ساتھ پلائیں۔ تو دُودھ کی بدرنگی دُور ہو جاتی ہے۔ اِس شکائت میں چھاتیوں پر داکھ اور ملٹھی کے کلک کا لیپ کرنا چاہیئے۔ اور سُوکھ جانے پر اچھی طرح سے دھو ڈالنا چاہیئے۔

بدبو کو دُور کرنے والی دوائی:-

اگر دُودھ میں سے بدبو آتی ہو۔ تو مینڈھا سینگی۔ اَج شرنگی۔ ترپھلا۔ ہلدی اور بچ کو دُودھ اور پانی کے ساتھ پیسکر نوش کرائیں۔

دیگر:- سرڑ اور ترکُٹا کے چُورن میں شہد ملا کر چاٹیں۔ ساتھ ہی مریضہ کو نہایت احتیاط کے ساتھ موافق غذا کا استعمال کرنا چاہیئے۔

دیگر:- ساروا خس۔ مجیٹھ۔ لسوڑے کی جڑھ اور رکت چندن یا تیج پات نیتر بالا۔ رکت چندن اور خس کا لیپ چھاتیوں پر کریں۔

سنگدھتا کا علاج:-

اگر دُودھ میں چکنائی بڑھ جائے۔ تو دیودارو۔ موتھا۔ پاٹھا اور سینڈھا نمک

کا چورن بنا کر سہاتے ہوئے گرم پانی کے ساتھ نوش کریں۔

بچھلتا کا علاج:۔

اگر دودھ لیسدار ہو جائے۔ تو شارنگ اشٹہ ہرڑ بیج۔ موتھا۔ سونٹھ اور پاٹھا کو گھوٹ کر پلائیں۔

دیگر:۔ بواسیر کے بیان میں لکھے ہوئے تکرارشٹ بھی اس مرض کے لئے مفید ہوتے ہیں۔

دیگر:۔ وداری کند۔ بل اور ملٹھی کا چھاتیوں پر لیپ کرنا چاہیئے۔

گوروتا کا علاج:۔

اگر دودھ بھاری ہو جائے۔ تو ترائمان۔ گلو۔ نیم کی چھال۔ پٹول اور ترپھلہ کا کاڑھا نوش کرائیں۔

دیگر:۔ پیپلا مول۔ چب۔ چیتا اور سونٹھ کا کاڑھا پلائیں۔

دیگر:۔ کھریٹی۔ سونٹھ۔ شارنگ اشٹا اور مورو ا یا پرشن پرنی اور کھشیرکاکولی کا لیپ کریں۔

اوپر آٹھ قسم کے ستینہ دوشوں۔ اُن کے اسباب۔ علامات اور معالجات کا بیان کیا جا چکا ہے۔ نیز اس بات کا بھی ذکر ہو چکا ہے۔ کہ خراب دودھ کے پینے سے بچوں کو کیا کیا خرابیاں آگھیرتی ہیں۔ اب بچوں کے لئے دوائی کی مقدار کا اندازہ بتایا جاتا ہے۔

بچوں کے لئے دوائی کی مقدار:۔

دوش۔ دھاتو۔ مَل اور دیگر امراض جو بڑے آدمیوں کو آگھیرتے ہیں۔ بچوں کو بھی اُن میں مبتلا ہونا پڑتا ہے۔ لیکن بچوں کو دوائی کی مقدار بہت

قلیں دی جاتی ہے۔ کیونکہ وہ نازک اور پرتنتر (قائم بالغیر) ہوتے ہیں۔
اور بول کر اپنے دل کا حال نہیں بتا سکتے۔ نہ ہی کسی قسم کی کوئی حرکت کر سکتے
ہیں۔ اسلئے عقلمند وید کو چاہیئے۔ کہ مرض کے مطابق دوائی کی تھوڑی مقدار
انہیں استعمال کرائے۔ معالج کو لازم ہے۔ کہ بچّوں کو میٹھی کسیلی اور نرم دوائی
دودھ کے ساتھ نہائت ہوشیاری سے استعمال کرائے۔

نہائت چکنی۔ نہائت رُوکھی۔ گرم۔ کھٹی۔ پاک میں چرپری اور ثقیل دوائی
نیز غذا بچّوں کو ہرگز نہ دینی چاہیئے۔

یہ جو بچّوں کے سب قسم کے امراض کے معالجات بیان کئے گئے ہیں۔
شاستر کے مطابق ان پر اچھی طرح سے غور کر کے عمل کرنا چاہیئے۔

یہاں پر بھگوان پُنر وسُو کے بتائے ہوئے یونی روگوں کی علامات اسباب
اور معالجات کا بیان ختم ہوتا ہے۔

یہیں پر سب قسم کے امراض کے معالجات کا بھی خاتمہ ہوتا ہے۔ یہ چکتسا
ستھان اس ساری کتاب کا خلاصہ عطر اور رازہائے سینہ بہ سینہ سے بھرا ہوا
چرک کے تصحیح کئے ہوئے اور اگنی ویش کے تصنیف کئے ہوئے
اس گرنتھ میں کلپ ستھان اور سدّھی ستھان کے باقیماندہ سترہ ادھیائے
نہیں ملتے۔ درڑھ بل نے اُن کی بجائے کپل بل وغیرہ کے گرنتھوں سے اگلا
مضمون اکٹھا کر کے تکمیل کتاب کے لئے لگا دیا ہے۔

امراض کے نام اور رُوپ بیشمار ہیں۔ اسلئے جن امراض کا یہاں پر ذکر نہیں آیا
اُن کے بھی دوش دیکھ کر اُن دوشوں کے مطابق علاج کرنا چاہیئے۔

تمام بیان کردہ یا نابیان کردہ امراض میں دوش۔ دھاتو اور اسباب کے

برعکس دوائی دینی چاہیئے۔

پتھیہ اور اپتھیہ:-

دیش (مُلک)۔ کال (وقت)۔ مقدار۔ موافقت اور غیر موافقت کا لحاظ رکھ کر جو غذا کھائی جاتی ہے۔ اُسے "پتھیہ" کہتے ہیں۔ اس کے برعکس کو "اپتھیہ" بولتے ہیں۔

مُنہہ سے معدے تک۔ ناک سے پیشانی تک اور گُدا سے انتڑیوں تک کے امراض دوائی کے اندرونی استعمال سے جلدی دُور ہو جاتے ہیں۔

جسم کے بیرونی اعضا میں جو وِسرپ اور پڑکا وغیرہ پیدا ہوتے ہیں۔ اُن پر اُن کے مقامات کے لحاظ سے اگر لیپ وغیرہ کا استعمال کیا جائے۔ تو وہ جلدی رفع ہو جاتے ہیں۔

دِن۔ مریض۔ دوائی۔ مرض۔ جیرن لکھشن اور موسم پر غور کر کے علاج شروع کرنا چاہیئے۔

دِن وچار:-

کال سے مُراد دِن کے حِصے سے ہے۔ جیسے پوروانہہ (دن کے پہلے حصہ) میں قَے آور ادویات کا استعمال کرنا چاہیئے۔

روگی وچار:-

طاقتور مریض کو علے الصبح نہار شکم ہی دوائی کھانی چاہیئے۔ مگر دُبلے مریض کو تھوڑا سا پتھیہ بھوجن کر کے دوائی کا استعمال کرنا مناسب ہے۔

اَوشدھ وِچار:-

دوائی کھانے کے دس موقعے ہوتے ہیں (۱) کھانے سے پہلے (۲) کھانیکے

بیچ میں (۳) کھانے کے بعد (۴) بار بار تھوڑے وقفے کے بعد (۵) سامدر (۶) کھانے کے ساتھ ملا کر (۷) لقمے لقمے میں (۸) دو لقموں کے بیچ میں (۹) نہار پیٹ اور (۱۰) پتھیہ میں ملا کر۔

پنچ وائیو میں دوائی کھانا:۔

اپان وائیو کے بگڑ جانے پر کھانے سے پہلے۔ سمان وائیو کے خراب ہو جانے پر کھانے کے درمیان۔ ویان وائیو کے بگڑنے پر علے الصبح۔ اُدان وائیو کے خراب ہونے پر کھانے کے بعد اور پران وائیو کے بگڑ جانے پر لقمے لقمے میں یا دو لقموں کے بیچ میں دوائی کھانی چاہیئے۔

دمہ۔ کھانسی اور تشنگی کی شکایات میں دوائی کو بار بار مُنہہ میں رکھنا چاہیئے۔ ہچکی میں زُود ہضم غذا کے ساتھ سامدر اور شہد دینی چاہیئے۔ اور اروچی میں کئی قسم کی اغذیات کے ساتھ دوائی دیں۔

دیا دھی وچار:۔

بخار میں ہر چھٹے دن پیپا۔ کشائے۔ دُودھ۔ گھی اور مسہل دیں۔ جیسے پہلے دن فاقہ کرا کے ساتویں روز تک پیپا اور آٹھویں سے چودھویں تک کشائے علےٰ ہذا القیاس دُودھ اور گھی وغیرہ کا استعمال کرنا چاہیئے۔

اسی طرح مرض کے مطابق علاج کرنا چاہیئے۔

جیرن لکھشن:۔

بھوک لگنا۔ پاخانے اور پیشاب کا صاف ہونا۔ جسم کا ہلکا ہونا۔ ڈکار اور باد شکم وغیرہ کا صاف آنا جیرن (ٹھیک ہاضمے) کی علامات ہیں۔ جب ایسی علامات نمایاں ہوں۔ اُس وقت دوائی دینی چاہیئے۔ ان کے ماسوا وہ خرابیاں

پیدا کر دیتی ہے۔

رِتو وِچار:-

سوتر ستھان میں جہاں پر رِتوچریا کا بیان کیا گیا ہے۔ وہاں دوشوں کا اجتماع۔ بگاڑ اور اُن کے پھر اعتدال پر آنے کا حال بھی بتایا جا چکا ہے نیز کرنے اور نہ کرنے کے قابل باتیں بھی وہیں پر لکھی جا چکی ہیں۔

سہل العلاج امراض کے اسباب۔ ممنوع العلاج امراض کے اسباب اور دُبلے مریضوں کے لئے ادویات کے مرکّبات بھی پہلے بیان ہو چکے ہیں۔

جو وَید مرض اور مریض کی عُمر کا لحاظ کر کے علاج پر ہاتھ ڈالتا ہے۔ وہ ہرگز ناکام نہیں رہتا۔

مگر جو وَید مندرجہ بالا چھئوں باتوں کا دھیان کئے بغیر دوائی دیتا ہے۔ اُسکی دوائی کھیت میں بے وقت کی بارش کی مانند نقصان دِہ ہوتی ہے۔

کال وِچار:-

سب بیماریاں رِتو۔ دن۔ رات۔ عُمر اور بھوجن کال کے لحاظ سے الگ الگ دوشوں سے پیدا ہوتی ہیں۔ جیسے

بسنت رِتو میں کفج روگ۔ شرت کال میں پِتج روگ اور ورشا رِتو میں عموماً واتج روگ پیدا ہوتے ہیں۔

رات کے پہلے پہر میں۔ دن کے پچھلے پہر میں اور بڑھاپے میں واتج روگ پیدا ہوتے ہیں۔ رات کے انجام میں اور علی الصبح کفج روگ پیدا ہوتے ہیں۔ اور پِتج روگ دوپہر کو اور آدھی رات کے وقت ہوتے ہیں۔

کھانا ہضم ہونے پر واتج روگ۔ اثنائے ہضم میں پِتج روگ اور کھانا کھاتے

ہی کفج روگ میں ترقی ہوتی ہے۔

دوا کی مقدار کا اندازہ:-

جس طرح سے تھوڑا پانی تیز آگ کو نہیں بجھا سکتا۔ ویسے ہی قلیل المقدار دوائی مرض کو دُور نہیں کرسکتی۔ علےٰ ہذا القیاس کثرتِ باراں سے جسطرح کھیتیاں تباہ ہوجاتی ہیں۔ ویسے ہی کثیر المقدار دوائی سے دوش اُدیرن ہوجاتے ہیں۔ اس لئے دوائی اور طاقت کا لحاظ رکھ کر نہ بہت تھوڑی اور نہ ہی بہت زیادہ بلکہ بدرجہ اوسط دوائی دینی چاہیئے۔

جس مُلک میں جو دوائی مروّج ہے۔ یا جس مُلک کے رہنے والوں کو جو چیز موافق آتی ہے۔ اگرچہ وُہ شاستر کے خلاف بھی ہو۔ اگر اُسے یکدم ترک کردیا جائے۔ تو سُکھ مِلنے کی بجائے صحت کے بگڑ جانے کا اندیشہ ہے

دلیش انوکول ساتمیہ دربیہ:-

باہیک (بلخ دلیش کے باشندے)۔ **پلّو۔ چینی۔ سُولیک۔ یُون** اور **شک** (تاتاری) لوگوں کو مانس۔ گیہوں۔ شراب۔ شستر کرم (عمل جراحی) اور اگنی کرم (داغ دینا) موافق آتے ہیں۔ **پُورب کے رہنے والوں** کو مچھلی اور بنڈیوں کو دُودھ موافق آتا ہے۔ **پہاڑی اور اُوشکادیز والوں** کو تیل اور کھٹائی بھلی لگتی ہے۔ **ملے دلیش کے باشندوں** کو ساگ۔ پھل اور جُہار موافق آتی ہیں۔ **دکھنیوں** کو پیا اور **شمال مغرب والوں** کو منتھ موافق آتے ہیں۔ **مدھیہ دلیش والوں** کو جَو۔ گیہوں اور دُودھ وغیرہ موافق آتے ہیں۔

اِن الگ الگ مُلکوں کے رہنے والوں کی الگ الگ موافق اشیا کو دیکھ

کر علاج کرنا چاہیئے۔ موافق اشیا طاقت کو جلدی بڑھا دیتی ہیں۔ نیز موافق اشیا کا مقدار سے بڑھ کر کھالینا بھی زیادہ نقصان نہیں پہنچاتا۔ ملک کا لحاظ کئے بغیر جو وید شاستر میں لکھی ہوئی ادویات سے علاج شروع کردیتا ہے۔ وہ خرابیاں پیدا کرنے کا ملزم سمجھا جانا چاہیئے۔

مریضوں کی عمریں۔ قویٰ اور اجسام انواع و اقسام کے ہوتے ہیں۔ علےٰ ہذا القیاس اُن کے اندر جوڑوں۔ سروتوں اور مخفی رہنے والے دوشوں میں کئی قسم کی بیماریاں ہوتی ہیں۔

شاستر کے خلاف تدابیر کا عمل میں لانا:۔

کبھی کبھی شاستر کے خلاف تدابیر کا عمل میں لانا بھی مفید ہوتا ہے۔ جیسے جب پت کی حرارت جسم کے اندر کی طرف بڑھ جاتی ہے۔ تو گرم سینک کر کے پسینہ دیکر اور اُپ ناہ کے ذریعے اندر کی حرارت کو باہر لاکر دُور کیا جاتا ہے یہاں حرارت سے حرارت کو دُور کرنے کا اصُول علاج بالموافق کہلاتا ہے۔ جو شاستر کے مشہُور اصُول علاج بالمتضاد کے برخلاف ہے۔

دُوسری بات یہ ہے۔ کہ جب کف بدن کے اندر کی طرف پیپ کی شکل اختیار کر کے چھپا رہتا ہے۔ تو اُوپر ٹھنڈے لیپ کرنے سے حرارت اندر کی طرف رجُوع کر کے اُسے سکھا دیتی ہے۔ یہاں پر بھی سردی کو سردی سے دُور کیا گیا ہے۔

اگر چندن کو باریک پیس کر جسم پر گاڑھا گاڑھا لیپ کردیں۔ تو اُس سے جلن بڑھ جاتی ہے۔ کیونکہ وُہ لیپ جلد کی حرارت کو روک لیتا ہے۔

اِسی طرح اگر ایک گرم چیز ہے۔ لیکن اُسے باریک پیس کر لیپ کرنے سے

جلن مٹ جاتی ہے۔ جیسے مکھی کا پاخانہ قے کو روکتا ہے۔ لیکن مکھی بذاتِ خود قے لاتی ہے۔

اسی طرح سب اشیا بھیگنے اور جلنے سے الگ الگ خواص اختیار کر لیتی ہیں۔ پس مندرجہ صدر دسوں طریق سے دوائی وغیرہ کا امتحان کرکے علاج کریں۔ صرف شاستر میں لکھے ہوئے نسخوں پر ہی بھروسہ کر لینا ٹھیک نہیں ہے۔

رفع شدہ بیماری میں دوائی کا استعمال؟۔

بسا اوقات بیماری دُور ہو جانے پر بھی چھوٹی سی وجہ سے ہی عود کر آیا کرتی ہے۔ اور دوش کھین (زائل) ہو جانے نیز اپنا راستہ اختیار کر لینے کے باوجود آگ کی چنگاریوں کی طرح لطیف طور پر باقی رہ جاتے ہیں۔ اس لئے بیماری کے جاتے رہنے پر بھی کچھ عرصہ تک دوشوں کے دُور کرنے والی ادویات کا استعمال کرتے رہنا چاہیئے۔

پتھیہ کی تبدیلی:۔

حصولِ مقصد کے لئے جس دوائی کا پہلے استعمال کرایا گیا ہے۔ اُس کے کامیاب ہونے پر بھی اُس کی سختی یا نرمی کی وجہ سے باطن میں بگڑے ہوئے بڑے دوش مناسب غذا کے ذریعے نرم اور کم ہو کر چھوٹے دوش پیدا کر دیتے ہیں۔ پتھیہ (مناسب غذا) کے استعمال سے بھی اگر مرض بڑھتا جائے۔ تو پھر کسی دُوسرے پتھیہ کو کام میں لانا چاہیئے۔ ہمیشہ ایک ہی چیز کے استعمال کرتے رہنے سے یا بے مزہ ہو جانے سے اگر پتھیہ دوش کارک ہو جائے۔ تو مختلف تدابیر سے پتھیہ کا استعمال کرانا چاہیئے۔ تاکہ مریض کو اچھا لگے۔

دشیوں میں من کی موافقت سے ہی تشٹی ۔ اُورجا ۔ روچی ۔ بل اور سُکھ بڑھتا ہے ۔ نیز بیماری کا زور گھٹتا ہے ۔

اروچی میں پتھیہ ودھی :۔

زبان کے بگڑ جانے ۔ وات وغیرہ دوشوں کے زائل ہو جانے ۔ یا مرض کی وجہ سے جو اروچی ہوتی ہے ۔ اُس کے دفعیئے کے لئے پتھیہ اشیا کا استعمال کرانا چاہیئے ۔ نیز اُس پتھیہ کو مختلف ادویات سے مدبّر کر لینا چاہیئے ۔

ادھیائے کا خلاصہ اس ادھیائے میں بیس قسم کے یونی روگ ۔ اُن کے بواعث ۔ علامات اور معالجات شاگردوں کے بھلے کے لئے مہرشی اتری کمار نے بیان فرمائے ہیں ۔

آٹھ قسم کے شکر دوش ۔ اُن کے بواعث ۔ علامات اور معالجات بھی ارشاد کئے ہیں ۔

چار قسم کی نامردی ۔ چار قسم کے پردر روگ اور اُن کے بواعث ۔ علامات اور معالجات کا ذکر کیا ہے ۔

آٹھ قسم کے ستینہ دوش ۔ اُن کے بواعث ۔ علامات اور معالجات کا اختصار اور تفصیل کے ساتھ ذکر کیا ہے ۔

ویرج اور رج کے صاف ہونے کی علامات بھی بتائی ہیں ۔

بیان کردہ اور نا بیان کردہ امراض کا علاج ۔ مناسب ادویات مختلف ممالک کی خاص صفات ۔ چھ طرح کا کال ۔ الگ الگ ملکوں کے رہنے والوں کی موافق اشیا ۔ ویدکے ملزم ہونے کی وجوہات ۔

اور گوڑھ چاری امراض کا علاج بھی بتایا گیا ہے۔

ادھیائے کا خاتمہ جو ویدا اچھی طرح سے دوشوں اور دوشوں کے وشیوں نیز شاستر اور شاستر کے وشیوں کو نہیں جانتا۔ وہ بخوبی طور پر علاج کرنے سکے ایسا ہی ناقابل ہوتا ہے جیسے اندھا مصوّر اچھی تصویر نہیں بنا سکتا ؞

چکتسا ستھان ختم ہوا

کلپ ستھان

پہلا ادھیائے

مدن کلپ

مہرشی اتری کمار بولے۔ اگنی ویش! ارآ وغیرہ قے آور اور تربد وغیرہ مسہل ادویات کا نہائت مختصر طور سے کچھ بیان پہلے سوتر ستھان میں بتا آئے ہیں۔ اب اس کلپ ستھان میں ان باتوں کا بیان کیا جائیگا حصول راحت کے لئے جن چیزوں کی ان متذکرہ صدر ادویات میں ملانے سے کئی اقسام ہو جاتی ہیں۔ نیز اس ستھان میں کئی طرح کے نسخے اور راحت بخش طریق علاج بتایا جائیگا۔

ومن وغیرہ کی تعریف:۔

جس تدبیر سے دوش منہہ کے راستے خارج کئے جاتے ہیں۔ اُسے "ومن" کہتے ہیں۔

نچلے راستے سے دوشوں کے نکالنے کا نام "وریچن" ہے۔

یا جسم کے فضلات کو خارج کرنے کے سبب "ومن" اور "وریچن" دونو کو "وریچن" بولتے ہیں۔

گرم - تیز - لطیف - وِیوائی (سرائت کرنے والی) اور وِکاسی (پھیل جانے والی) ادویات اپنے وِیرج (جوہر) کے پربھاؤ (اثر) کی وجہ سے استعمال میں آتے ہی ہردے میں جاکر دھمنیوں میں داخل ہوکر گرمی حاصل کرکے بڑے اور چھوٹے سروتوں کے ذریعے جسم میں پھیلے ہوئے دوشوں کے اجتماع کو پتلا کردیتی ہیں۔ اور تیزی کے سبب اُنہیں اپنے اپنے مقامات سے علیحدہ کردیتی ہیں۔ اگر سنیہن کرم (چکنائی استعمال کرانے) کے بعد دمن وریچن کا استعمال کیا جائے۔ تو وُہ ادویات جسم کے دوشوں کو منتشر اور باریک کرکے جسم سے اِس طرح الگ رہتی ہیں۔ جیسے چکنے برتن میں شہد نہیں چپک سکتا۔ اِس کے بعد اُنوپر وَن بھاؤ سے معدے میں پہنچکر قے آور ادویات اپنے اگنی اور وایو آتمک ہونے نیز اُوپر جانے کا خاصہ رکھنے والی ہونے کے سبب اُدان وایُو سے متحرک ہوکر معدے کے دوشوں کو اُوپر کے راستے سے قے کے ذریعے نکال دیتی ہیں۔

اِسی طرح سے وریچنک (مُسہل) ادویات جل اور پرتھوی آتمک ہونے اور نیچے جانے کی خاصیت رکھنے کی وجہ سے دوشوں کو اسہال کے ذریعہ نچلے راستے سے خارج کردیتی ہیں۔

علےٰ ہذاالقیاس دونو قسم کے خواص رکھنے والی ادویات کے استعمال سے قے اور اسہال دونو کے ذریعے سے دوشوں کا اخراج ہوتا ہے۔

اِن میں سے راڑا - جی مُوت - کڑوی تونبی - دھامارگو - کنج اور کرت ویدھن نیز سیاہ تُربد - املتاس - لودھر - تھوہر - ساتلا - سنکھنی - دنتی اور دروَنتی

یہ دوائیں مختلف ممالک میں پیدا ہوتی ہیں۔ اور مختلف ذائقوں۔ رسوں۔ ویرجوں وپاکوں اور پربھاووں کو اختیار کرتی ہیں۔ نیز منشوں کے اجسام۔ دوش۔ پرکرتیاں۔ عمریں۔ قوی۔ حرارتیں۔ اغذیات۔ موافقات اور حالات الگ الگ ہوتے ہیں۔ اس لئے ان ادویات کے آرام کی غرض سے کام میں لانے کے سبب چھ سو قسم کے علیحٰدہ علیحٰدہ ورچنوں کا بیان کیا جائیگا۔ اگرچہ بُو۔ رنگ۔ رس۔ سپرش اور ملاپ کے لحاظ سے انکا شمار نہیں ہو سکتا۔

یہ تمام ادویات دیش۔ کال۔ گن اور پاتر کی عُمدگی اور ویرج بل کے ٹھیک ہونے کی صُورت میں ہی اپنا پُورا اثر دکھا سکتی ہیں۔

دیش بھید:-

دیش تین طرح کے ہوتے ہیں۔ (۱) جانگل (۲) آنوپ اور (۳) سادھارن

جانگل دیش کی علامات:-

جانگل دیش کی زمین چاروں طرف پھیلی ہوئی اور اُوپر صاف آسمان چھایا ہُوا ہوتا ہے۔ اس میں کدر۔ خیر۔ اشن۔ پیت سال۔ دھو۔ تنش شلکی۔ سال۔ سوم ولک۔ بیر۔ تنید۔ پیپل۔ بڑ اور آملے کے گھنے جنگل ہوتے ہیں۔ جا بجا شمی۔ ارجن اور شنشپا کے درختوں کی کثرت پائی جاتی ہے۔ درختوں کی شاخیں مضبوط ہوتی ہیں۔ اور ہوا کے چلنے سے ہلتی رہتی ہیں۔ سُورج کی تیز کرنوں سے سُوکھی زمین پر پانی کا دھوکا ہوتا ہے کنوئیں بہت گہرے ہوتے ہیں۔ پتلی۔ کھردری اور کنکری ریت بکثرت پائی جاتی ہے۔ لوا۔ تیتر اور چکور وغیرہ پرند بہت ہوتے ہیں۔ وات پت کی زیادتی ہوتی ہے۔ اور یہاں کے باشندے مضبوط و سنگدل ہوتے ہیں۔

آنوپ دیش کی علامات:-

آنوپ دیش میں ہنتال۔ تمال۔ ناریل اور کیلے کے گھنے جنگل پائے جاتے ہیں۔ اس کے چاروں طرف سمندر اور بیچ میں بہت سی ندیاں ہوتی ہیں۔ ٹھنڈی ہوا عموماً چلتی رہتی ہے۔ بنجل اور وانیر کے باغ رونق افروز ہوتے ہیں۔ پہاڑ اور کنج نہیں ہوتے البتہ درختوں کے جھنڈ ہلکی ہلکی ہوا سے لہراتے رہتے ہیں۔ مختلف قسم کی بیلوں اور انواع و اقسام کے پھولوں سے یہ دیش بھرا ہوتا ہے۔ اور طرح طرح کی خوبصورت بیلوں سے ایسے دیش کی زمین گھری ہوتی ہے۔ چکوے بگلے۔ نندی مکھ۔ پنڈریک کادمب۔ مدگو۔ بھونرے اور شت پتر پرندوں کے گروہ درختوں کی شاخوں پر بیٹھے چہچہاتے رہتے ہیں۔ متوالی کوئل نئے درختوں کی ٹہنیوں پر بیٹھ کر مست ہو ہو کر راگ الاپتی ہے۔ اس دیش کے باشندوں کے جسم نازک ہوتے ہیں۔ اور ان کی پرکرتی وات کف کے غلبے والی ہوتی ہے۔

سادھارن دیش کی علامات:-

جس زمین میں جانگل اور آنوپ دونو دیشوں کی علامات پائی جائیں اُسے سادھارن دیش کہتے ہیں۔ اس دیش میں اوّل الذکر دونو دیشوں کی بیلیں۔ نباتات۔ درخت۔ پرندے اور جانور پائے جاتے ہیں۔ اور اس مُلک کے رہنے والے مضبوط۔ نازک مزاج خوبصورت اور محنتی ہوتے ہیں۔

اعلےٰ مقام میں پیدا شدہ ادویات:-

ان میں مندرجہ ذیل صفات سے متصف جانگل یا سادھارن دیش میں پیدا شدہ اور ٹھیک وقت پر جمع کردہ ادویات اچھی ہوتی ہیں۔ جیسے

جہاں سردی۔ گرمی اور بارش اپنے اپنے وقت پر ہوں۔ جہاں کی زمین ہموار صاف اور ٹھیک ہو۔ جہاں شمشان۔ عبادتگاہ۔ دیومندر۔ یگیہ شالا۔ کھائی۔ باغیچہ۔ بانبی اور اُسر بھومی نہ ہو۔ جہاں کُشا اور گندھ ترن بکثرت ہوں۔ جہاں کی مٹی نرم۔ چکنی۔ کالی۔ نند اور شیریں ہو۔ جہاں بڑے بڑے جنگلی درخت نہ ہوں۔ اور جہاں کی زمین کرم خوردہ نہ ہو۔ ایسے مقام کی ادویات اعلےٰ درجے کی ہوتی ہیں۔

ادویات کے جمع کرنے کا طریق:۔

جو دوائی اپنے ٹھیک وقت پر پیدا ہوئی ہو۔ جو مقدار۔ رس۔ ویرج اور بُو کے لحاظ سے مکمل ہو۔ موسم۔ حرارت۔ آگ۔ پانی۔ ہوا اور کیڑوں سے جس کی بُو۔ رنگت۔ رس۔ سپرش اور اثر بگڑ نہ گیا ہو۔ جو اعلےٰ اور شمال کی سمت میں پیدا ہوئی ہو۔ ایسے تھوڑے عرصے کی پیدا شدہ ادویات کی ٹہنیاں اور پتے برسات اور بسنت کے موسم میں لینے چاہئیں۔ گرمی اور سردی میں ادویات کی جڑیں حاصل کرنی چاہئیں۔ جب اُنکے پتے پک کر گر پڑیں شرد رِتو میں چھال۔ کند اور دودھ نکالنا چاہیئے۔ ہیمنت رِتو میں گوند۔ پھول اور پھل جمع کرنے چاہئیں۔

جس دن دوائی لانے کا ارادہ ہو۔ اُس دن سنان وغیرہ کے ذریعے سے پاک صاف ہو کر اور منگلاچرن کر کے سفید کپڑے پہنیں۔ دیوتا اشونی کمار اور گائے برہمن کی پوجا کر کے اُس دن فاقہ سے رہیں۔ پھر مشرق یا شمال کی طرف مُنہ کر کے دوائی حاصل کریں۔

ادویات کی حفاظت کی ترکیب:۔

متذکرہ صدر طریق سے ادویات جمع کر کے اُنہیں اپنے اپنے خواص کے مطابق برتنوں میں رکھ کر ایسے مکان میں جس کا مُنہہ شمال یا شرق کی طرف ہو۔ جس میں ہوا داخل نہ ہوتی ہو۔ مگر جن کے صرف ایک حصے میں ہوا آتی ہو۔ اور جس میں ہمیشہ پُشپ آہار اور بلی کرم ہوتا ہو۔ اُونچے چھینکوں پر لٹکا دیں۔ اور اُن برتنوں کے مُنہہ ایسے طور سے ڈھانک دیں کہ اُن میں آگ۔ پانی۔ گرمی۔ دُھواں اور مٹی نیز چُوہے وغیرہ جانور نہ داخل ہو سکیں۔

اِن ادویات کا دوشوں کے لحاظ سے استعمال میں لانا مناسب ہوتا ہے۔

دوشوں کے مطابق ادویات کا استعمال:۔

واتج روگوں میں اِن ادویات کے سُرا۔ سُوویر۔ تشودک۔ مَیریہ۔ میدک۔ دھانیامبُو۔ پھلامبُو۔ دہی اور کھٹائی کے ساتھ استعمال کرانے چاہئیں۔

پتج روگوں میں داکھ۔ آملہ۔ شہد۔ ملٹھی۔ فالسہ۔ پھانت اور دُودھ وغیرہ کے ساتھ دیں۔

کفج روگوں میں شہد۔ گومُوتر اور کاڑھوں میں ملا کر اِن کا استعمال کرائیں۔

مین پھل (راڑا):۔

قے آور ادویات میں سے مین پھل (راڑا) سب سے اچھی چیز ہے۔ کیونکہ اِس سے کسی قسم کا نُقصان نہیں ہوتا۔ اِسے بسنت اور گرِیکھم رُتُو کے سندھی کال (درمیانی وقت) میں پُشیہ۔ اشونی اور مرگشرا نکھشتروں کے میتری مہُورت میں لانا چاہیئے۔ اِس کے جو جو پھل پک کر سبز یا پانڈو رنگ کے ہو گئے ہوں۔ جن کو کیڑا نہ لگا ہو۔ جو پچکے ہوئے اور چھوٹے چھوٹے نہ ہوں

یا کسی پرندے کے بگاڑے ہوئے نہ ہوں۔ انہیں لے کر کُشا میں لپیٹ کر باندھ دیں۔ اوپر سے گوبر کا لیپ کر کے جو کے بھُس۔ اُردوں کے ڈھیر۔ شالی یا بریہی چاولوں کے ڈھیر۔ کُلتھی یا مُونگ کے پتّوں کے ڈھیر میں سے کسی ایک میں آٹھ دن تک گاڑ رکھیں۔ جب یہ ملائم پڑ جائیں۔ یا ان میں سے میٹھی میٹھی اعلےٰ درجے کی خوشبو آنے لگے۔ تو نکال کر سُکھا لیں۔ جب اچھی طرح سے سُوکھ جائیں۔ تو پھلوں کے بیج باہر نکال لیں۔ اور دہی۔ شہد یا تلوں کے کلک کے ساتھ پھر ملا کر پھر سُکھا کر ریت سے اچھی طرح منجھے ہوئے صاف نئے کلسے میں گلے تک بھر دیں۔ اور اچھی طرح ڈھانک کر چھینکے پر لٹکا دیں۔

قے کرانے کی ترکیب :-

قے کرانے کے قابل مریض کو قے کرانے سے دو تین روز پیشتر سنیہن اور سویدن کرا کے قے کرانی چاہیئے۔ قے کرانے کی یہ تدبیر ہے۔ کہ پہلے دیہاتی آنوپ اور اودک جانوروں کے مانس رس۔ دُودھ۔ دہی۔ اُرد اور تل وغیرہ کھلا کر کف کو اُبھاریں۔ دُوسرے دن غذا ہضم ہو جانے کے بعد دوپہر سے پہلے بلی۔ ہوم۔ منگل آچار اور پرائسچت کرا کے بے کچھ کھائے انن سنگدھ مریض کو یواگو کے ساتھ گھرت پلائیں۔

قے کرانے کی رات کو انتر نکھہ مُشٹی بھر (ایک مُٹھی بھر جس کے ناخن اندر کی طرف کر لیئے گئے ہوں) راڑے کے بیجوں کو باریک پیس کر ملٹھی کے کاڑھے یا کووِدار۔ کربُدار۔ کدمب۔ بیت۔ کندوری۔ سن پُشپی۔ آک یا اونگا میں سے کسی ایک کے کاڑھے میں بھگو دیں۔ اور صُبح ہوتے ہی سب کو مسل کر چھان کر اُس میں شہد اور سیندھا نمک ملا کر نیم گرم کر کے پیالے میں بھر کر

نیچے لکھا منتر پڑھ کر اور مریض کا منہ شمال کی طرف کرا کے پلا دیں۔
(اصل منتر کی ضرورت نہ سمجھ کر اس کا ترجمہ ذیل میں دیا جاتا ہے)
"برھم دیو۔ دکھش۔ اشونی کمار۔ رُدّر۔ اندر۔ پرتھوی۔ چاند۔ سورج۔
اگنی۔ وایو۔ رشی۔ تمام دوائیں اور بھوت سموہ تیری حفاظت کریں۔
جیسے رشیوں کو رسائن۔ دیوتاؤں کو امرت اور ناگوں کے لئے سُدھا
مفید ہوتی ہے۔ ویسے ہی یہ دوائی تجھے فائدہ دے۔"
یہ طریقہ قے کرانے کا خصوصاً کفج جوَر۔ گلم روگ اور پرتی شیائے میں
استعمال کیا جاتا ہے۔ اگر اس سے پت خارج ہو۔ تو سمجھنا چاہیئے
کہ قے اچھی طرح سے ہو گئی ہے۔
اگر قے قلیل مقدار میں آئے۔ تو پیپل۔ آملہ۔ اور سرسوں کے کلک میں
سیندھا نمک ملا کر گرم پانی کے ساتھ بار بار پلائیں۔ تو وَمن کا زور
بڑھ جائیگا۔ یہی تدبیر ہر قسم کی قے میں کرنی چاہیئے۔
کف کے پتلے کرنے اور اُسے دُور کرنے کے لئے سب قسم کی قے کیلئے
شہد اور سیندھا نمک ضرور دینا چاہیئے۔ (اس مقام میں شہد کو گرم
اشیا کے ساتھ دینے میں کوئی ہرج نہیں ہے۔ کیونکہ شہد پاک سے پہلے
ہی دوشوں کو نکالتا ہوا آپ بھی نکل آتا ہے)
دیگر:۔ راڑے کے بیج دو حصے پیسکر اُسے کووِدار وغیرہ آٹھوں اشیا میں
سے کسی ایک کے کاڑھے کی اکیس بھاونا دیں۔ پھر ایک حصہ اور لے کر
اُسی کاڑھے میں پیسکر اس کو اوّل الذکر چُورن میں ملا دیں۔ پھر اس میں
سے ہرڑ۔ بہیڑے اور آملے کے برابر گولیاں بنا کر تیار رکھیں۔ اور ایک یا

دو گولیاں اوّل الذکر کو وِدار وغیرہ میں سے کسی ایک کے آدھ سیر کاڑھے کے ساتھ نوش کرائیں۔ اِس کے ذریعے قے کرانے سے کف پر سیک۔ گرنتھی۔ بخار۔ اُدر روگ اور اروچی روگ دُور ہو جاتے ہیں۔ باقی ترکیب اوّل الذکر کے موافق ہی سمجھنی چاہیئے۔

دیگر:۔ راڑے کے بیج ڈالکر پکایا ہُوا دُودھ یا اُس دُودھ کی یواگو ادہو گامی رکت پت اور ہردو داہ میں دینی چاہیئے۔ اور اُسی دُودھ کا دہی جما کر اُس کے اُوپر سے ملائی اُتار کر کف کی قے۔ تمک شواس اور کف پر سیک میں استعمال کرائیں۔

اُسی دُودھ کو ٹھنڈا کر کے اُس کی ملائی اُتار کر ایک انجلی بھر کو پت پت کے لیئے دیں۔ اگر چھاتی۔ گلے اور ہردے میں پتلا کف چپکا ہُوا ہو۔ تو اُوپر لکھا دُودھ پلا کر قے کرائیں۔ باقی ترکیب اوّل کی طرح کرنی چاہیئے۔

راڑے کا گھی:۔

راڑے کے بیجوں کے ساتھ پکائے ہوئے دُودھ کا ماکھن نکال کر مین پھل آدی ادویات کے کلک کے ساتھ پکالیں۔ اور مقدار کے موافق نوش کرائیں۔ تو کف ابھی بھُوت اگنی اور شُشک دیہہ کی صفائی ہو جاتی ہے۔ باقی ترکیب پہلے کی سی سمجھنی چاہیئے۔

دیگر:۔ مین پھل کے بیجوں کو مین پھل آدی ادویات کے کاڑھے کی اکیس بھاونا دے کر پھُول کے غبار کا سا باریک چُورن بنالیں۔ پھر اِس چُورن کو شام کے وقت تالاب میں اُگے ہوئے ایک بڑے سے کنول کے پھُول میں رکھ دیں۔ علے الصُبح اِس چُورن کو نکال کر ہلدی۔ کرِشرا۔ دُودھ اور یواگو

میں سے کسی ایک کے ساتھ سیندھا نمک۔ گڑ اور راب ملا کر گلے گلے تک نوش کریں۔ اور اُس پھول کو سونگھیں۔ اِس تدبیر سے قے کرانا نازک مزاجوں بڑھے ہوئے کف اور پت والوں اور دوائی کھانے سے نفرت کرنے والوں کے لیئے بہت مفید ہے۔ باقی ترکیب پہلے کی سی سمجھنی چاہیئے۔

دیگر:۔ بھلاوے کی طرح مین پھل کے بیجوں کا رس نکال کر راب کی مانند پکا کر چاٹنا چاہیئے۔

دیگر:۔ اِن بیجوں کو دھوپ میں سکھا کر جی موت وغیرہ کے کاڑھے کے ساتھ پلا کر اُس وقت قے کرائیں۔ جب پت کف کے مقام میں چلا گیا ہو

دیگر:۔ مین پھل کے بیجوں کو مین پھل آدی چھیئوں ادویات میں سے کسی ایک کے کاڑھے کے ساتھ ملا کر گولیاں بنا لیں۔ اور اِن گولیوں کو اوّل الذکر کاڑھے کے ساتھ نوش کریں۔

پھل آدی اولیہہ املتاس۔ اِندر جَو۔ سوادو کنٹک۔ پاٹھا شارنگ اشٹا پاٹلا۔ مروڑ پھلی۔ سپت پرنی۔ کنجا۔ نیم۔ پٹول۔ سکھوی۔ گلو۔ سفید خیر۔ اجوائن کی جڑھ۔ پیپل۔ پپلامول۔ گج پیپل۔ چیتا اور سونٹھ اِن بیس ادویات میں سے کسی ایک کے کاڑھے میں مین پھل کے بیجوں کو پکا کر لعوق بنالیں۔ اور اُسے استعمال میں لائیں۔ باقی کی ترکیب پہلے کی مانند ہی سمجھنی چاہیئے۔

دیگر:۔ الائچی خورد۔ ہرینو۔ سونف۔ دھنیا۔ تگر۔ کٹھ۔ دارچینی۔ چھوڑک۔ مروا۔ اگر۔ گوگل۔ نیتر بالا۔ شری ولیشٹک۔ موتھا۔ جٹا ماسی۔ شیلییہ۔ تھونیر۔ سرل کاشٹ۔ پارادت پدی۔ اشوک اور کٹکی اِن بیس ادویات

میں سے کسی ایک کے کاڑھے کے ساتھ مین پھل کے دانوں کی اُتکارکا یا لڈو بنالیں۔ اور انہیں مرض کے مطابق قے کرانے کے لئے استعمال میں لائیں۔ باقی ترکیب پہلے کی سی سمجھنی چاہیئے۔

دیگر:۔ مین پھل کے رس اور اُس کے بیجوں کے کاڑھے میں تل اور شالی چاول کا چورن بھگو کر مین پھل کے کاڑھے کے ساتھ پوریاں یا پوڑے بنالیں۔ باقی ترکیب پہلے کی سی سمجھنی چاہیئے۔

دیگر:۔ اسی طرح سُمُکھ۔ سرل۔ کُٹھیرک۔ گنڈیر۔ کال مالک۔ پرناس۔ پھنی جھجھک۔ گاجر۔ سونٹھ۔ گندھ ترن۔ کسوندی۔ بھنگرا۔ اکھشو والکا۔ ایکھ اور کانڈیکھشو ان سترہ ادویات میں سے کسی ایک کے کاڑھے کے ساتھ مین پھل کے بیجوں کی پوری یا پوڑے بنالیں۔

دیگر:۔ علیٰ ہذا القیاس کھانڈو۔ راگ۔ لیہہ۔ مودک۔ اُتکارکا۔ ترپن۔ پانک۔ مانس رس۔ یوش اور مدیہ میں سے کسی ایک کو مین پھل کے ساتھ پکا کر اُسی کے کاڑھے کے ساتھ دوش کے مطابق استعمال کرائیں تو اچھی طرح سے قے ہوجاتی ہے۔

راڑے کے مختلف نام:۔

مدن۔ کرہاٹ۔ راٹھ۔ پنڈیتک۔ پھل اور شوشن یہ سب مین پھل کے ہی مختلف نام ہیں۔

ادھیائے کا خلاصہ اس ادھیائے میں نو کاڑھوں کے۔ آٹھ ورتیوں کے۔ پانچ دودھ کے۔ ایک پھانٹ کا۔ ایک چورن کا۔ ایک سونگھنے کا۔ چھ ورتی کریا کے۔ بیس لیہہ کے۔ بیس مودکوں کے۔ بیس

اُلکار کا کے۔ سولہ پُوری کے۔ سولہ پُوڑوں کے اور دس کھانڈو وغیرہ کے نُسخے بیان کئے گئے ہیں۔ اور کُل مِل کر ایک سو تینتیس کلپ میں پھل کے ہوتے ہیں ؛

دُوسرا ادھیائے

جی مُوت کلپ

جی مُوت کے مرادف الفاظ:۔

کمرا۔ گری۔ وینی اور دیوتا مک یہ جی مُوت کے مرادف الفاظ ہیں۔
جی مُوت کے پُھول اور پھل دونو قے کرانے میں استعمال کئے جاتے ہیں۔

جی مُوت کے فوائد:۔

حسب ضُرورت ادویات کے ساتھ مرکّب کیا ہُوا جی مُوت تر دوش کو دُور کر دیتا ہے۔ نیز بخار۔ دمہ اور ہچکی کے لئے بھی مفید چیز ہے۔

جی مُوت کے مرکّبات:۔

(۱) اوّل الذکر صفات سے مُتصف مقامات میں پیدا شُدہ جی مُوت کے پھُولوں کو دُودھ میں پکا کر پئیں۔
(۲) اِس کے پھلوں کو دُودھ میں جوش دے کر پئیں۔
(۳) دوشوں کے اُنو لوم (اخراج) کے لئے جی مُوت ڈالکر جوش دئے ہوئے دُودھ کی ملائی کھلائیں۔
(۴) دوشوں کا پرتی لوم ہونے پر جی مُوت کے ساتھ پکائے ہوئے

دُودھ کا دہی بنا کے پلائیں۔
(۵) "ہرت پانڈو روگ" کے دفیعے کے لئے جی مُوت ڈال کر جوش دیئے ہوئے دُودھ کا کھٹا دہی پلائیں۔
(۶) اچھی طرح پکے ہوئے جی مُوت کے پھلوں کو سُکھا کر ایک صاف برتن میں رکھیں۔ اور اُن کا چُورن نصف پل لے کر دُودھ کے ہمراہ پھانکیں۔ تو وات پت روگ دُور ہو جاتے ہیں۔
(۷) جی مُوت کے پھلوں کو سُرا منڈ میں بھگو کر سُرا سے مل کے چھان کر پی لیں۔ تو کُنج اروچی۔ کھانسی۔ پانڈو روگ اور یکیشما روگ دُور ہو جاتے ہیں
(۸) جی مُوت کے دو یا تین پھلوں کو کُوٹ کر گلو۔ آملہ۔ کووِدار آدی گن اور نیم میں سے کسی ایک کے کاڑھے میں بھگو کر مل لیں۔ بعد ازاں چھانکر پی جائیں۔ تو بھی پہلے بیان کردہ فوائد حاصل ہوتے ہیں۔
(۹) آرگو دادی ادویات میں سے کسی ایک کے کاڑھے میں پہلے کی طرح پھلوں کو بھگو کر اور چھان کر پی لیں۔ تو پت کف جُوَر دُور ہو جاتا ہے۔
(۱۰) مین پھل کی مانند کووِدار آدی گن کے کاڑھے کے ساتھ آٹھ طرح کی بتّیاں بنا کر استعمال میں لائیں۔
(۱۱) جی مُوت کے کلک یا چُورن کو ٹھنڈے پانی کے ساتھ بڑھے ہوئے پت۔ وات اور گھٹے ہوئے کف جُوَر میں استعمال کریں۔
(۱۲) جی مُوت کے کلک کو جیوک۔ رِشبھک۔ ایکھ یا شتاور کے رس کے ساتھ استعمال کرنے سے پت کف جُوَر یا وات بہت جُوَر دُور ہو جاتا ہے۔

(۱۳) جی مُوت ڈالکر جوش دئے ہوئے دوُدھ کو جماکر گھی نکالیں۔ اور اِس گھی کو مین پھل آدی ادویات کے کاڑھے کے ساتھ نوش کریں۔ تو بُہت اچھی طرح سے قے ہوجاتی ہے۔

ادھیائے کا خلاصہ اِس ادھیائے میں جی مُوت کے اُنتالیس مرکّبات بتائے گئے ہیں۔ جیسے چھ دودھ والے۔ ایک شراب والا۔ بارہ آسرت والے آرگود آدی والے سات۔ ورتی والے آٹھ۔ جیوک آدی والے چار۔ اور گھی والا ایک ؂

تیسرا ادھیائے

اِکھشواکو کلپ

اِکھشواکو (کڑوی تونبی) کے پینتالیس مشہور مرکّبات کا مہرشی اتری کمار نے اِس ادھیائے میں بیان فرمایا ہے۔

اِکھشواکو کے مرادف:۔

لمُوّا۔ پنڈ پھلا۔ تونبی۔ کٹکا۔ الابُو۔ اِکھشواکو اور پھلنی

اِکھشواکو کے فوائد:۔

کھانسی۔ دمہ۔ وِش۔ قے۔ بخار۔ کف اور پت مُورچھا میں اِس سے قے لانی چاہیئے۔

اِکھشواکو کے کلپ (مرکّبات):۔

کڑوی تونبی کی اُس بیل کی جس میں پھُول نہ آئے ہوں۔ بارہ بارہ اُنگل لمبی

تازہ شاخیں ایک پل بھر لے کر ایک پرستھ دُودھ میں ڈالکر پکالیں - اور اِس دُودھ کو نوش کریں - تو پتو لوَن کف دُور ہوجاتا ہے -

دیگر:- جی مُوت کی طرح اِس کے بھی پھل پھُول سے تعلّق رکھنے والے چار مرکّبات ہوتے ہیں - اِن چاروں سے ہرت پانڈو وغیرہ امراض دُور ہوجاتے ہیں -

دیگر:- جس طرح سُر امنڈ میں جی مُوت کو بھگو کر ایک کلپ بنتا ہے - ویسے ہی ایک مرکّب اِس کا بھی ہے -

دیگر:- اِکشواکُو کے پھل کا رس نکال کر تین گُنا دُودھ کے ساتھ جوش دیکر پینے سے ہردے میں ٹھہرا ہُوا کف - آواز کا بھرّانا اور زکام وغیرہ دُور ہوجاتے ہیں -

دیگر:- ایک عدد کڑوی تُونبی کے بیج کا گُودا نکال کر اس میں دُودھ بھر دیں - جب اُس کا دہی جم جائے - تو اُس ہی دہی کو کھلا کر کفج کھانسی - دمہ اور ومن روگ میں قے کرانی چاہیئے -

دیگر:- کڑوی تُونبی کے بیجوں بکری کے دُودھ کی بھاونا دیکر چوُرن بنالیں اور اِس کا استعمال کرائیں - تو وِش روگ - بادگولہ - اُدر روگ - گرنتھی - گنڈمالا اور شلیپد دُور ہوجاتے ہیں -

دیگر:- کڑوی تُونبی کے گُودے کو دہی کے توڑ میں پکا کر استعمال کرانے سے پانڈو روگ - کوڑھ اور وِش دُور ہوجاتے ہیں -

دیگر:- اُسی گُودے کو تکّر کے ساتھ پکا کر سیندھا نمک اور شہد مِلا کے پیئیں -

دیگر:۔ کڑوی تونبی کے پھولوں کو تونبی ہی کے رس کی بھاونا دیکر سکھا کر چورن بنا لیں۔ پھر اس چورن کو خوشبودار پھول میں لپیٹ کر سونگھنے سے بسہولت قے ہو جاتی ہے۔
دیگر:۔ کڑوی تونبی کے گودے کو گڑ یا تلوں کے کلک کے ساتھ استعمال میں لائیں۔
دیگر:۔ کڑوی تونبی ڈالکر پکایا ہوا تیل یا جی موت کی طرح پکایا ہوا گھی استعمال کرنے سے بھی قے آجاتی ہے۔
دیگر:۔ مین پھل آدی قے آور ادویات کے کاڑھے میں کڑوی تونبی کے بیجوں کو ملکر اور چھان کر مندرجہ ذیل طریق سے نوش کریں۔ جیسے
پہلے دن دس بیج۔ دوسرے دن بیس۔ تیسرے دن تیس۔ چوتھے دن چالیس اور پانچویں دن پچاس بیج لیں۔
دیگر:۔ کڑوی تونبی کے بیج بقدر انگوٹھے کا ناخن اندر کی طرف کرکے بھری ہوئی مٹھی کے لیکر ملٹھی اور کوڑا وغیرہ آٹھوں ادویات کے کاڑھے میں پیس کر مین پھل کے برابر خوراک کھائیں۔
دیگر:۔ بل کی جڑھ کے کاڑھے میں ایک انجلی بھر تونبی کے بیجوں کو پکائیں پھر اسے چھان کر تین حصے لیں۔ ایک حصہ پھانت۔ ایک حصہ گھی۔ اور نصف حصہ توری یا جی موت۔ کھیا توری اور اندر جو کے بیجوں کو پیسکر ڈالدیں۔ اور ہلکی ہلکی آگ پر پکائیں۔ پکانے کے اثنا میں کڑچھی سے انہیں ہلاتے رہیں۔ جب اس میں تار آجائے۔ اور پانی میں ڈالنے سے نہ گھلے۔ تب اُتار کر مقدار کے مطابق اسے نوش کرکے اوپر سے منقہ پیئیں۔

دیگر:- اسی طرح اگنی منتھ آدی اولیہہ کے چار مرکبات ہیں۔
دیگر:- تونبی کے رس کی بھاونا دے کر جو کے ستوؤں کا منتھ کھائیں۔
دیگر:- کنج جوڑ۔ کھانسی۔ کنٹھ روگ۔ اروچی۔ باؤ گولہ۔ پرمیہہ اور رالوں کے بہنے وغیرہ کی شکایات میں تونبی کے کلک کو مالش رس کے ساتھ نوش کرنا چاہیئے۔ اس سے قے بہت خوبی سے ہو جاتی ہے۔ اور دُبلا پن بھی نہیں ہونے پاتا۔

ادھیائے کا خلاصہ اس ادھیائے میں مہرشی پُنر وسُو نے رعایا کی بھلائی کے لئے اِکشواکو کے پینتالیس مرکبات بتلائے ہیں۔ جیسے دُودھ کے آٹھ۔ سُرا منڈ۔ دہی کے توڑ اور تکّر کا ایک ایک۔ سُونگھنے کا ایک۔ گڑ۔ تل کلک تیل اور گھی کا ایک ایک۔ وردھمان چھ۔ ملٹھی وغیرہ کے کاڑھوں کے نو۔ آٹھ قسم کی ورتیاں۔ پانچ قسم کے اولیہہ منتھ انو پانوں کا ایک اور مالش رس کا ایک +

چوتھا ادھیائے

دھامارگو کلپ

دھامارگو کے مرادف الفاظ:-

کرکوٹکی۔ کٹو پھلا۔ مہا جالنی۔ دھامارگو اور راجکوشاتکی یہ سب دھامارگو کے ہم معنی الفاظ ہیں۔ اور عرف عام میں اسے گھیا توری بولتے ہیں۔

دھامارگو کے فوائد:-

گردوش - باؤگولہ - اُدر روگ - کھانسی - وات روگ - کف روگ - کنٹھ اور منہہ میں ٹھہرے ہوئے کف نیز دیگر کف کو بڑھانے والے امراض اور بدہضمی وگوردہ روگوں میں دھامارگو کے مرکبات سے قے کرانا مفید ہوتا ہے۔

دھامارگو کے کلپ (مرکبات):-

دھامارگو کے پھول - پھل اور پتے ٹھیک طریق کے مطابق لانے چاہئیں - اور اُنہیں مندرجہ ذیل تدابیر کے مطابق کام میں لائیں جیسے دھامارگو کے پتّوں کا رس نکال کر سُکھا کر گولیاں بنا لیں - اس گولی کو کوودار آدی آٹھوں ادویات میں سے کسی ایک کے کاڑھے میں یا ملٹھی کے کاڑھے کے ساتھ کھلائیں۔

دیگر:- اوّل الذکر تراکیب کے مطابق دھامارگو کے پھول وغیرہ کے دُودھ کے ساتھ چار مرکب ہیں - پانچواں دھامارگو کو سُرا میں بھگو کر مسل کر اسے پینا ہے۔

اِن پر یوگوں میں پکے ہوئے پھل سُکھا کر کام میں لائے جاتے ہیں۔

دیگر:- دھامارگو کے بیجوں کے چھلکے وغیرہ دُور کر کے ملٹھی کے کاڑھے یا کوودار وغیرہ آٹھوں ادویات میں سے کسی ایک کے کاڑھے میں بھگو دیں - اور علے الصبح اُسکو چھان کر تھوڑا سا گُڑ ملا کے پیئیں - تو باؤگولہ - اُدر روگ اور دیگر کف روگ دُور ہو جاتے ہیں۔

یا اِس میں کھٹائی ملا کر دینے سے قے اور ہر دروگ دُور ہو جاتے ہیں۔

دیگر:- دھامار گوڑ کے چورن میں نیل کنول وغیرہ کے پھولوں کو رکھار سنے دیں۔ اور مالتی رس۔ دودھ اور یواگو وغیرہ شکم سیری کے ساتھ کھا کر ان پھولوں کو سونگھیں۔ تو بنہائت سہولت سے قے ہو جاتی ہے۔
دیگر:- تولہ بھر دھامار گوڑ کے پھولوں کے چورن کو گائے کے گوبر کے ایک انجلی بھر رس کے ساتھ نوش کریں۔
دیگر:- اسی طرح چتکبرے ہرن۔ ریچھ۔ سیاہ ہرن۔ گھوڑے۔ ہاتھی۔ اونٹ۔ خچر بھیڑ۔ سور۔ شترا۔ گدھے اور گینڈے میں سے کسی ایک کے گوبر کے رس کے ساتھ دھامار گوڑ کا چورن نوش کرنا چاہیئے۔
دیگر:- جیوک۔ رشبھک۔ کھشیر کاکولی۔ آتم گپتا۔ شتاور۔ کاکولی۔ شرادنی میدا۔ مہامیدا اور ملٹھی میں سے کسی ایک شے کے چورن کو دھامار گوڑ کے چورن کے ساتھ ملا کر شہد اور مصری کے ساتھ چاٹنے پر ہردے کی جلن اور کھانسی دُور ہو جاتی ہے۔
دیگر:- پت کی حرارت والے کف میں دھامار گوڑ کا چورن پھانک کر اوپر سے گرم پانی پی لیں۔
دیگر:- دھنیا۔ تمبورو دھنیا اور یوش کے ساتھ نوش کریں۔ تو سب قسم کے وش دُور ہو جاتے ہیں۔
دیگر:- مالتی کے پھول۔ ہلدی۔ چورک۔ پنر نوا۔ کسوندی۔ کندوری۔ نج۔ مہاسہا۔ کھشدر سہا اور رکت پنرنوا کے الگ الگ کاڑھے میں ایک یا دو دھامار گوڑوں کو مسل کر چھان کے پی جائیں۔
یا۔ اس کے ساتھ جوش دیئے ہوئے دودھ کے گھی کو مین پھل آدی

کے کلک کے ساتھ پکا کر استعمال کرنے سے بخوبی ترپتی ہو جاتی ہے۔

ادھیائے کا خلاصہ اس ادھیائے میں دھامارگو کے پتوں کے چار مرکب۔ دودھ کا ایک۔ سُرا آسو کا ایک۔ کاڑھے کے بیس۔ گائے وغیرہ کے پُریش رس کے بارہ۔ اناج کا ایک۔ سونگھنے کا ایک۔ اولیہہ کے دس اور گھی کے دس۔ اس طرح کُل ساٹھ مرکب دھامارگو کے بیان کئے گئے ہیں۔

پانچواں ادھیائے

وتسک کلپ

وتسک دو طرح کا ہوتا ہے۔ مذکّر اور مؤنث

وتسک کے مرادف الفاظ:-

وتسک۔ کُٹج۔ ورکھشک اور گری مُلکا یہ سب مرادف الفاظ ہیں۔ اس کے بیجوں کو اندر جو اور کلنگی بھی کہتے ہیں۔

مذکّر اور مؤنث وتسک کی علامات:-

جس وتسک کے پھل بڑے بڑے۔ پھول سفید اور پتے چکنے ہوتے ہیں۔ اُسے مذکّر اور جس کے پھول سیاہ یا سُرخ۔ پھل اور پتے چھوٹے ہوتے ہیں۔ اُسے مؤنث کہتے ہیں۔

وتسک کے فوائد:-

وتسک رکت پت اور کف کو دُور کرتا ہے۔ نازک مزاجوں کے عوارض کو

رفع کرتا ہے۔ ہردروگ۔ بخار۔ وات رکت اور وسرپ وغیرہ امراض پر بڑا نافع ہوتا ہے۔

ونسک کے کلپ (مرکبات):۔

ٹھیک موقع پر دو نو قسم کے ونسک کے درختوں کے پھل لیکر سکھا کر گھر میں رکھ چھوڑیں۔ اور وقت ضرورت اِن میں سے انتر نکھ مُشٹی بھر پھل لے کر چُورن بنالیں۔ اس چُورن کو ملٹھی یا کو وِدار آدی آٹھوں ادویات میں سے کسی ایک کے کاڑھے میں رات کے وقت بھگو دیں۔ علے الصبح مسل کر چھان لیں۔ اور سینڈھا نمک و شہد ملا کر پی جائیں۔ تو پت روگوں میں۔ اس کی قے اچھی ہوتی ہے۔ نیز یہ پت کف کو دُور کر دیتی ہے۔

دیگر:۔ اُس چُورن کو آٹھ روز تک آک کے دودھ کی بھاونا دیکر اُس میں سے دو تولہ بھر چُورن لیکر جیوک کے کاڑھے کے ساتھ نوش کر جائیں۔

دیگر:۔ آک کے دُودھ میں بھاونا دیا ہُوا اوّل الذکر چُورن مین پھل۔ جی مُوتہ اکھشواکو یا جیونتی کے کاڑھے کے ساتھ نوش کریں۔

دیگر:۔ سرسوں کے کاڑھے ملٹھی کے کاڑھے یا نمک کے پانی یا کرِشرا کے ساتھ اندر جو کے کلک کو نوش کریں۔ تو قے با فراغت ہو جاتی ہے۔

ادھیائے کا خلاصہ اِس ادھیائے میں کاڑھے کے نو۔ چُورن کے پانچ۔ پانی کے تین اور کرِشرا کا ایک اِس طرح کُل اٹھارہ کلپ ونسک کے بیان کئے گئے ہیں ۔

چھٹا ادھیائے

کرت ویدھن کلپ

کرت ویدھن کے مرادف:۔

گھشوڑ۔ کوشاتکی اور مردنگ پھلی یہ کرت ویدھن کے نام ہیں۔

بھاشا میں اسے توری بولتے ہیں۔

فوائد:۔

توری نہائت چرپری۔ تیز اور گرم ہوتی ہے۔ یہ گاڑھ روگوں میں مفید ہوتی ہے۔ کوڑھ۔ پانڈوروگ (دھس)۔ تلی۔ سوج۔ باؤگولہ اور وش روگ اس کے استعمال سے دور ہوجاتے ہیں۔

کرت ویدھن کے کلپ (مرکبات):۔

قے لانے کے لئے کرت ویدھن کے پتوں۔ پھولوں۔ پھلوں اور دودھ وغیرہ کو پکا کر استعمال کرایا جاتا ہے۔

اس کے پھولوں اور پھلوں وغیرہ کو رات کے وقت سرا (شراب) میں بھگو کر علے الصبح چھان کر پلانے سے قے ہوجاتی ہے۔

دیگر:۔ کرت ویدھن کے ایک یا دو پکے ہوئے سوکھے بیج ملٹھی یا کووِدار وغیرہ آٹھوں ادویات میں سے کسی ایک کے کاڑھے کے ساتھ مین پھل کی طرح نوش کرائیں۔

دیگر:۔ کرت ویدھن کا کاڑھا بنا کر چھان لیں۔ اور اسے لیہہ (لعوق) کی طرح پکا کر استعمال کرائیں۔

دیگر:- دو تولہ بھر کرت ویدھن کے کلک میں مین پھل کا کلک ایک تولہ بھر ملا کر کھلائیں۔

دیگر:- آرگ ودھ آدی تیرھوں ادویات میں سے کسی ایک کے کاڑھے میں کرت ویدھن کو بھگو کر اور چھان کر پلائیں۔

دیگر:- سیمر کی جڑھ اور ڈنڈھل کو بچھا وغیرہ دس ادویات کے ساتھ الگ الگ پکا کر استعمال میں لائیں۔

دیگر:- اسی طرح کوودار آدی چھ ادویات میں سے الگ الگ ہر ایک کے ساتھ کرت ویدھن کی چھ قسم کی ورتیاں بنائی جاتی ہیں۔

نیز مین پھل ہی کی طرح کرت ویدھن کا گھرت بھی تیار کیا جاتا ہے۔

دیگر:- پچاس عدد کرت ویدھن کے پھلوں کو کوودار کے رس میں پکائیں۔ اس کاڑھے میں مین پھل آدی ادویات کا کلک ڈالکر لعوق (لیہہ) بنالیں۔ کرت ویدھن جتنی ڈالی جائیں۔ باقی کی ادویات اس سے نصف ڈالنی چاہئیں پھر ان سب کو کوودار وغیرہ ادویات کے الگ الگ کاڑھے میں پکا کر استعمال کرائیں۔

دیگر:- مین پھل آدی کے کاڑھے میں آنوپ مالش اور کوشاتکی کو پکا کر اس رس کو نمک کے ساتھ پینا چاہیئے۔

دیگر:- اوّل الذکر کوشاتکی اور آنوپ مالش کے پکے ہوئے رس کو مین پھل سے تیل تک پہلے بتائی ہوئی ادویات کے کاڑھے کے ساتھ پکا کر استعمال میں لائیں۔

یا مین پھل آدی کے کاڑھے میں پکائی ہوئی کوشاتکی کو گنّے کے

رس کے ساتھ نوش کرائیں۔

ادھیائے کا خلاصہ اس ادھیائے میں دودھ کے چار۔ سُرا کو ایک۔ کاڑھے کے بائیس۔ پچھا کے دس۔ گھی کا ایک۔ درتی کے چھ۔ لیہہ کے آٹھ۔ مالش کے سات اور گنّے کے رس کا ایک۔ اس طرح کو شاکو کے کُل ساٹھ کلپ (مرکبات) بتلائے گئے ہیں ؛

ساتواں ادھیائے

شیاما ترورت کلپ

لائق ویدوں نے مُسہل کیلئے نسوتھ (تربدا) کی جڑھ کی نہائت تعریف کی ہے اب اس کا حال بیان کیا جاتا ہے۔

ترورت کے مرادف الفاظ:۔

ترِبھنڈی۔ ترورتا۔ شیاما۔ کوٹرا۔ کُٹرنا اور سردانُو بھُوت سب مرادف الفاظ ہیں۔ عام بول چال میں اسے نسوتھ کہتے ہیں۔

فوائد:۔

تربد کسیلی۔ میٹھی۔ خُشک اور کٹو پاک والی ہوتی ہے۔ کف پت کو دُور کر دیتی ہے۔ رُوکھی ہونے کی وجہ سے وات کو کوپت کر دیتی ہے لیکن وات پت اور کف کو دُور کرنے والی ادویات سے ملا کر استعمال کرانے سے سب قسم کے امراض کو دُور کر دیتی ہے۔

اقسام:۔

تربُد کی جڑھ سُرخ اور سیاہ دو طرح کی ہوتی ہے۔ ان میں سے سُرخ جڑھ والی تربُد بہُت عمدہ ہوتی ہے۔ یہ نازک مزاجوں، بچوّں، بوڑھوں اور نرم پیٹ والوں کے لئے اچھی ہوتی ہے۔

سیاہ تربُد آشوکاری (زُودِ اثر) ہونے کی وجہ سے موہ اور کنٹھ میں کھینچا پیدا کر دیتی ہے۔ تیز ہونے کے باعث ہردے اور کنٹھ کو لاغر بنا دیتی ہے۔ اور دوشوں کو جلدی دُور کر دیتی ہے۔ یہ تربُد زیادہ دوش والے اور سخت پیٹ والے مریضوں کے لئے اچھی چیز ہے۔

برت رکھ کر پاکیزہ ہو کر صاف کپڑے پہن کے شُکل پکھش میں کسی روز دِن کے وقت اچھی صفات والی زمین میں پیدا شدہ دونو قسم کی لنوتھ کی جڑھ لانی چاہیئے۔ جو کہ سیدھی پھیلتی ہوئی بہُت گہری چلی گئی ہو۔ اور چکنی ہو۔ اُسے نکال کر اُس کی چھال اُتار کر سُکھا لیں۔ اور باقی لکڑی کو پھینک دیں۔

مقدار خوراک:۔

جسے مُسہل دینا ہو۔ اُسے سنیہن اور سویدن دے کر دونو قسم کی لنوتھ میں سے کسی ایک کا تولہ بھر کانجی میں ملا کر پلائیں۔ اور جلاب ہو چکنے کے بعد پییا وغیرہ کا استعمال کرائیں۔

دیگر:۔ اسی طرح تولہ بھر لنوتھ کی جڑھ کو گائے۔ بھیڑ۔ بکری یا بھینس کے پیشاب۔ سَووِیر۔ تشودک۔ پرسنّا یا ترپھلا کے کاڑھے کے ساتھ کھلائیں۔

دیگر:۔ چار قسم کے نمکوں اور آٹھ قسم کے مُوتروں میں سے کسی ایک کے ساتھ لنوتھ اور اُس سے دُگنی سُونٹھ ملا کر دیئیں۔ اور اُوپر سے گرم پانی پی لیں۔

دیگر:۔ مرچ سیاہ۔ پپلا مُول۔ پیپل۔ گج پیپل۔ سرل کا شٹ۔ دیودارو۔

ہینگ ۔ بھارنگی ۔ چب ۔ موتھا ۔ بچ ۔ ہرڑ ۔ چیتا ۔ ہلدی ۔ بچ ۔ اجمود ۔ سورن کھشیری اور سونٹھ اِن میں ان سب ادویات سے دُگنی لنوتھ ملاکر گومُوتر کے ساتھ پئیں ۔

دیگر :۔ ایک حصہ ملٹھی اور دو حصے لنوتھ کو ملاکر شرکرا کے پانی کے ساتھ نوش کریں ۔

دیگر :۔ کاکڑا سینگی ۔ شراونی ۔ میدا ۔ رشبھک ۔ جیوک ۔ مُدگ پرنی ۔ ماش پرنی ۔ مہا شراونی ۔ کاکولی ۔ کھشیر کاکولی ۔ چھترا گلو ۔ کھشیر شُکلا ۔ وِداری کند اور ملٹھی میں ان سب کے ہموزن تربُد ملاکر نوش کریں ۔ یہ مرکّب وات پت کے لئے مفید ہے ۔ اور دیگر وات کف کو دُور کرتے ہیں ۔

دیگر :۔ دُودھ ۔ مالش رس ۔ گنے کا رس ۔ کھنبھاری ۔ داکھ ۔ پیلُو کا رس یا گھی میں نصف حصہ ہرڑ اور ایک حصہ دونوں قسم کی لنوتھ میں سے کوئی ایک ملاکر نوش کریں ۔

دیگر :۔ تربُد کے چُورن میں شہد ۔ گھی اور کھانڈ ملاکر چاٹیں ۔

دیگر :۔ اجگندھ ۔ سنبلو چن ۔ وداری کند ۔ چینی اور لنوتھ کے چُورن کو شہد اور گھی ملاکر چاٹنے سے اچھی طرح جلاب ہوجاتا ہے ۔

سنپاتج جور ۔ ستمبھ ۔ داہ اور ترشنا روگوں کے لئے یہ وریچن نہائت ہی مفید ہوتا ہے ۔

دیگر :۔ سیاہ تربُد کے کاڑھے میں تربُد کا کلک اور چینی ملاکر پکا لیں ۔ اور اس میں سے دو تولہ بھر لے کر چاٹ جائیں ۔

دیگر :۔ شرکرا کو پکا کر ٹھنڈا کر کے شہد ملاکر مٹی کے نئے برتن میں

ڈال کر رکھ چھوڑیں۔ اُسی میں لسنوبھر کا چُورن نیز دار چینی۔ تیج پات اور مرچ سیاہ کا چُورن بنا کر بھی ڈال دیں۔ اور ملا کر اسے حسب مقدار کام میں لائیں۔ یہ مسہل متمول اصحاب۔ امیر اُمرا اور راجاؤں کے لئے بڑا مفید ہوتا ہے۔

دیگر:۔ گنے کا رس۔ داکھ کا رس۔ پیلو کا رس اور فالسوں کا رس ایک ایک کُڈو۔ چینی دو پل۔ ان سب کو ملا کر پکا کر ٹھنڈا کر کے نصف کُڈو شہد ملا کر اُس میں لسنوبھر کا چُورن ملا کر استعمال میں لائیں۔

یہ وریچن اُدیرن پت والے متمول اشخاص کیلئے نہائت مفید ہوتا ہے۔

پت پرکرتی والوں کے لئے وریچن:۔

پت پرکرتی والے اشخاص کے لئے لسنوبھر کے بورے کے لڈو۔ ورتی (مسہل گولیاں) اور مالش ڈالے ہوئے پوڑے وغیرہ بنا کر وریچن کیلئے دینے چاہئیں۔

کف پرکرتی والوں کے لئے وریچن:۔

کف پرکرتی والوں کے لئے پیپل۔ سونٹھ۔ کھشار اور سیاہ ترپدکے چُورن میں شہد ملا کر چاٹنے سے جلاب لگ جاتا ہے۔

کف کی زیادتی میں راجاؤں کے لئے وریچن:۔

بجورا۔ ہرڑ۔ آملہ۔ شرمی پرنی۔ بیر اور انار کا ہموزن رس اور اتنی ہی شکر اسے کر ملا دیں اور پکائیں۔ بعد کو اسے تیل میں بھون لیں۔ اور لسنوبھر ملا لیں۔

دیگر:۔ اسی طرح آم۔ کیتھ اور دیگر کھٹے پھلوں کے کاڑھوں کو پکا کر گاڑھا کر کے لسنوبھر کا چُورن۔ دار چینی۔ تیج پات۔ کیسر۔ الائچی اور

شہد ملا کر چاٹیں۔
یہ وریچن کف کی زیادتی والے راجوں مہاراجوں کیلئے بہت مفید ہیں۔
دیگر:- اسی طرح پانک۔ رس۔ یُوش۔ مودک اور راگ کھانڈو بنا کر کف کے غلبے والے اشخاص کو مُسہل کے لئے بھی دئے جاتے ہیں۔
دیگر: سوار چینی ایک حصہ۔ الائچی ایک حصہ۔ تربُد دو حصے اور چار حصے کھانڈ ملا کر آمل پھل کے رس۔ شہد اور جَو کے ستوؤں کے ہمراہ ترپن نوش کرائیں۔
یہ وریچن واتج۔ پتج و کفج روگوں۔ ضُعفِ حرارتِ ہاضمہ اور نازک مزاج کے لئے بہت مفید ہوتا ہے۔
دیگر:- چینی۔ ترپھلا۔ ہر دو قسم کی تربُد۔ پیپل اور شہد کو ملا کر مودک بنائیں یہ مودک سنّپات مائل با علّتِ رکت پت اور بخار کو دُور کرتے ہیں۔
دیگر:- تربُد۔ گلو۔ ترپھلا کی چھال ہر ایک تین شان۔ واوڑنگ پیپل اور جوکھار ہر ایک ایک شان لے کر سب کا چُورن بنا کے گھی اور شہد ملا کر چاٹیں۔
یا۔ اسی چُورن میں گُڑ ملا کر مودک (لڈّو) بنالیں۔ ان مودکوں کے استعمال میں خوراک وغیرہ کے چھوڑنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اور یہ بہت اچھی وریچن (مُسہل) ہے۔ اس کے استعمال سے بائوگولہ۔ تلی۔ اُدر روگ۔ دمہ۔ ہلیمک۔ اروچی اور کف واتج دیگر امراض بھی دُور ہو جاتے ہیں۔

کلیانک گُٹکا | واوڑنگ۔ پیپلامُول۔ ترپھلا۔ دھنیا۔ چیتا۔ مرچ سیاہ

اندر جو - زیرہ پیپل اور گج پیپل - سینڈھا نمک اور اجمود میں سے ہر ایک ایک پل لے کر چورن بنا کر رکھ لیں - نیز تلوں کا تیل آٹھ پل - تربد کا چورن آٹھ پل - آملوں کا رس تین پرستھ اور پرانا گڑ نصف تُلا بہم پہنچا کر تیار رکھیں - جب یہ سب اشیاء مہیا ہو چکیں - تو پہلے آملوں کے رس میں گڑ کی چاشنی بنائیں - پھر اس میں تربد سمیت اوّل الذکر ادویات کا چورن اور اچھی طرح پکا ہوا تیل ڈالکر ملا لیں - اور بیر یا گولر کے برابر اس کی گولیاں بنا لیں - ان گولیوں کے استعمال کے اثنا میں کسی قسم کے کھانے پینے کا پرہیز نہیں ہے ان گولیوں کے استعمال سے کوڑھ - بواسیر - یرقان - پرمیہہ - باؤ گولہ - اُدر روگ - بھگندر - گرہنی روگ اور ہبس دُور ہو جاتے ہیں -
یہ ٹینسون بھی ہے - اور اسلئے اِسے کلیانک گُڑکا کے نام سے پکارتے ہیں - اور یہ ہر موسم کے لئے مفید ہوتا ہے -

وِیوش آدی وریچن | ترکُٹا - دارچینی - تیج پات - موتھا - الائچی - وادڑنگ - آملہ اور ہرڑ سب ایک ایک حصہ - دنتی دو حصے - تربد آٹھ حصے اور شکرا چھ حصے لیکر سب کا چورن بنا کے شہد ملا کر ایک ایک پل کی گولیاں بنا لیں - ان میں سے ایک گولی کو علی الصبح کھا کر اوپر سے ٹھنڈا پانی پی لیا کریں - تو اس کے استعمال سے مُوتر کرچھر - بخار - قے کھانسی - دمہ - چکر آنا - کھشے روگ - تپش - یرقان اور ضعفِ حرارت ہاضمہ کی شکایات دُور ہو جاتی ہیں - اس میں آہار بیوہار کا کوئی خاص پرہیز نہیں کرنا پڑتا ہے - اور سب قسم کے وِش روگوں کے لئے بھی یہ بہت اچھا وریچن ہے -

دش مودک پریوگ

ترىبُد ایک پل۔ ہرڑ۔ دھنیا اور ارنڈ کی جڑھ دو دو پر سُرت۔ ان سب کا چورن بنا کر شہد یا گُڑ کے ساتھ دس لڈو بنائیں۔ یہ ویرچن راجاؤں اور دیگر متموّل اصحاب کے لئے بہت مفید ہوتے ہیں۔

دیگر:۔ سُرخ ترىبُد۔ سفید نبج۔ سیاہ ترىبُد۔ نیلنی۔ گج پیپل۔ پیپل۔ پیپلا مُول موتھا۔ اجمود اور جوائن ہر ایک نصف پل۔ سُونٹھ ایک پل اور گڑ بیس پل لے کر چورن بنا کے گُڑ کے برابر مودک بنالیں۔ پھر ہینگ۔ سونچل نمک ترکُٹا۔ اجوائن۔ داوڑنگ۔ زیرہ سفید۔ اجگندھ۔ ترپھلا۔ چب۔ چیتا اور دھنیا ان سب کا چورن بنا کر اُس میں اوّل الذکر مودکوں کو لپیٹ لیں۔ اور کام میں لائیں۔ ان مودکوں کے استعمال سے ترک (دُم) چڈّوں۔ ہردے۔ مثانے۔ شکم۔ بواسیر اور تلی کے درد دُور ہو جاتے ہیں۔ ہچکی۔ کھانسی۔ اروچی۔ دمہ۔ کف اور اُدَاورت والوں کے لئے بھی یہ ویرچن ایک مفید چیز ہے۔

دیگر:۔ سُونٹھ۔ مرچ سیاہ اور پیپل ہر ایک ایک کرش۔ شکرا اور الائچی دو دو کرش۔ ساتلا چار کرش۔ نیلنی آٹھ کرش۔ دنتی بتیس کرش دار چینی اور دار چینی ایک ایک شان لے کر سب کا چورن بنالیں۔ اور اس چورن میں سے نصف پل لیکر شہد ملا کر نوش کریں۔ اُوپر سے ٹھنڈا پانی پی لیں۔ تو مُسہل بھی بخوبی ہو جاتا ہے۔ اور کسی قسم کی کوئی تکلیف بھی نہیں ہونے پاتی۔

موسموں کے لحاظ سے الگ الگ ویرچن:۔

(۱) ترىبُد۔ اندر جَو۔ پیپل اور سونٹھ کا چورن بنا کر داکھ کے رس اور شہد

کے ساتھ نوش کریں۔ یہ دریچن موسم برسات کے لئے مفید ہے۔

(۲) تربد۔ جوانسہ۔ موتھا۔ شرکرا۔ نیتر بالا۔ رکت چندن اور ملٹھی کا چورن بناکر داکھ کے ٹھنڈے کاڑھے (خیسانڈے) کے ساتھ نوش کریں۔ یہ دریچن شرد رتو کے لئے اچھا ہے۔

(۳) تربد۔ چیتا۔ پاٹھا۔ زیرہ۔ سرل کاشٹ۔ بچ اور سورن کھشیری کا چورن بناکر گرم پانی کے ساتھ نوش کریں۔ یہ دریچن ہیمنت رتو میں اچھا رہتا ہے۔

(۴) گرنیکھم رتو میں دریچن کیلئے تربد اور چینی ہموزن ملاکر استعمال کرائیں۔

دیگر:۔ ہاڈبیر۔ ساتلا۔ سیاہ تربد۔ درونتی۔ کٹکی اور سورن کھشیری کا چورن بناکر تین دن تک گوموتر میں بھگو رکھیں۔ اس کے بعد استعمال میں لائیں۔ یہ سب موسموں کے لئے یکساں فائدہ کرتا ہے۔ چکنائی ملاکر اس کا استعمال کرنے سے مل کی خرابیاں رفع ہوجاتی ہیں۔

دیگر:۔ تربد ہر دو قسم۔ جوانسہ۔ اندرجو۔ گج پیپل۔ نیلنی۔ ترپھلا۔ موتھا اور کٹکی کا چورن بناکر گھی۔ مانس رس یا گرم پانی کے ساتھ بقدر دو تولہ استعمال کرائیں۔ تو خشکی والے اشخاص کو بھی کھل کر جلاب ہوجاتا ہے۔

دیگر:۔ ترپھلا ایک ٹکا اور ہینگ ایک ایک کرش۔ تربد ایک پل سونچل نمک نصف کرش اور امل بیت نصف پل کا چورن بناکر ان میں سب کے برابر کھانڈ ملاکر شراب یا کھٹائی کے ساتھ کھلائیں۔ اس کے استعمال سے باد گولہ اور درد پسلی دور ہوجاتا ہے۔ دوائی کے

ہضم ہو جانے پر مالش رس کے ساتھ بھات کھائیں۔
دیگر:۔ساتلا۔ترپھلا۔دنتی۔ترِبد۔ترہ گُنا اور سیندھا نمک کا چُورن بنا کر سات دن تک آملوں کے رس میں بھگو رکھیں۔ پھر اُسے ترپن۔نُوش مالش اور راگ کھانڈو کے ذریعے استعمال میں لائیں۔
دیگر:۔کانجی اور گھی ایک ایک حصہ اور ترُبد چوتھا حصہ ملا کر پکالیں یہ گھرت باؤ گولے کو دُور کردیتا ہے۔
دیگر:۔ دونو قسم کی ترُبد اور آملوں کو آٹھ گُنا پانی میں پکا کر چوتھائی پانی باقی رہنے پر اُتار کر چھان کر اُس کاڑھے میں گھی پکالیں۔ یا ان دونو کے نزیوہ میں صرف دُودھ یا گھی پکا کر استعمال میں لانے سے بسہولت ویریچن ہو جاتا ہے۔
دیگر:۔ناخنوں سمیت آٹھ مُٹھیاں ترُبد لے کر ایک درون بھر پانی میں پکائیں۔جب ایک چوتھائی پانی باقی رہ جائے۔ تو اُتار کر چھان لیں۔ اور ٹھنڈا کر کے اُس میں ایک تلا گُڑ ملا دیں۔ پھر ایک چکنے گھڑے کے اندر کی طرف شہد۔پیپل۔داڑا اور چیتے کا لیپ کر کے اُس میں اسے بھر کے رکھ دیں۔ ایک مہینے کے بعد مقدار کے مطابق اِس کا استعمال کریں۔تو گرہنی۔ بھس۔باؤ گولہ اور سوج دُور ہو جاتی ہے۔
دیگر:۔سُرا اور ترُبد ایک ایک حصہ۔سُرا بیج چوتھائی حصہ۔ ان سب کو ملا کر پکا کے استعمال میں لائیں۔
دیگر:۔سیاہ ترُبد کے کاڑھے میں جَوؤں کو اچھی طرح سے پکا کر چھان لیں پھر اُس کاڑھے میں کُلماش ملا کر چھ رات تک جَوؤں کے ڈھیر میں دبائے

رکھیں۔ یہ سوویر ویچن کے لئے نہائت مفید ہوتا ہے۔
دیگر:۔ چھلکوں سمیت جَو کو بُھنا کر اُسی قدر تُربد ملا کر پانی ڈال کے جو عل کے ڈھیر میں دبا دیں۔ چھ روز کے بعد یہ تُشودک تیار ہو جاتا ہے۔
اِسی طرح مدن کلپ کے بیان میں لکھے ہوئے دس قسم کے کھانڈو وغیرہ کو تُربد کے چُورن میں ملا کر ویچن کے لئے دیں۔ ان دسوں کے نام یہ ہیں:۔
کھانڈو۔ راگ۔ اولیہہ۔ مودک۔ اُتکاریکا۔ ترپن۔ پانک یالس رس یُوش اور مد۔

خاتمہ دارچینی۔ ناگ کیسر۔ آمڑا۔ انار۔ الائچی۔ کھانڈ۔ شہد۔ بجورا اور مد یا دیگر دل پسند اشیا میں ملا کر دست آور دوائی کو استعمال کرانا چاہیئے۔
مُسہل دوائی کے استعمال کے بعد احتیاط رکھیں۔ کہ قے نہ ہونے پائے۔ اِس لئے ٹھنڈے پانی سے مریض کے مُنہ کو دُھلاتے رہیں۔ نیز سُونگھنے کے لئے اُسے دِل پسند مٹی۔ پھول۔ پھل اور پتے وغیرہ دیتے رہنا چاہیئے۔

ادھیائے کا خلاصہ اِس ادھیائے میں لنوتر (تُربد) کے ایک سو دس کلپ (مرکّب) بیان کئے گئے ہیں۔
امل آدی کے نو۔ سیند ھو آدی کے بارہ۔ سوتر کے اٹھارہ۔ ملٹھی کے دو۔ جیوک وغیرہ کے چودہ۔ کھشیر آدی کے سات۔ لیہہ کے آٹھ۔ شرکرا کے چار۔ پانک آدی کے پانچ۔ رتوؤں کے چھ۔ مودک

کے پانچ۔ گھرت اور دُودھ کے چار۔ چُوسن اور ترپن کے دو۔
مد کے دو۔ کانجی کے دو اور کھانڈ وغیرہ کے دس۔ اِس طرح کُل
ایک سو دس مرکبّات بیان کئے گئے ہیں۔

آٹھواں ادھیائے

چِترُ انگل کلپ

چِترُ انگل کے مرادف:۔

آرگ وَدھ۔ راج وَرکھش۔ شمپاک۔ چِترُ انگل۔ پرگرہ۔ کرت مال۔
کرنی کار اور ویادی گھاتک یہ سب ہم معنی لفظ ہیں۔

چِترُ انگل (املتاس) کے فوائد:۔

بخار۔ ہردے روگ۔ وات رکت اور اُداورت وغیرہ امراض میں
املتاس کا استعمال زیادہ مفید ہے۔ یہ نرم۔ شیریں اور سرد ہوتا
ہے۔ نیز اِس کے استعمال سے کوئی عارضہ نہیں پیدا ہوتا۔ اِسلئے
بچوں۔ بُوڑھوں۔ نازک مزاجوں اور کھشت کھین کے مریضوں کے
لیئے اِس کا استعمال نہائت نفع بخش ہوتا ہے۔

رکھنے کا طریق:۔

جس موسم میں اِسکے پھل آتے ہیں۔ اُسی موسم میں اِس کے پُختہ
پھلوں کو جمع کرکے ریت میں دبا دیں۔ اور سات روز کے بعد نکال
کر دھوپ میں سُکھا لیں۔ پھر اِن کا گُودا نکال کے ایک صاف

برتن میں بھر دیں۔
املتاس کے مرکّبات:۔
داہ اور اُداورت کے اُن مریضوں کے لئے جن کی عُمر چار سے بارہ سال تک ہو۔ داکھ کے رس کے ساتھ سِدّھ کیا (پکایا) ہُوا املتاس کا گُودا نہائت مفید ہوتا ہے۔
دیگر:۔ املتاس کے دو پل یا آدھ سیر گُودے کو سُرا منڈ یا کول سِید ھُو۔ یا دِدھی منڈ یا آملوں کے رس کے ساتھ نوش کریں۔
دیگر:۔ املتاس کے شیت کشائے (خیساندے) کو سَوویرک کے ساتھ نوش کریں۔
دیگر:۔ املتاس کے گوند کو پیکر املتاس کے کاڑھے کے ساتھ نوش کریں۔
دیگر:۔ املتاس کے گُودے میں سیندھا نمک اور شہد ملا کر بِل کے کاڑھے کے ساتھ نوش کریں۔
دیگر:۔ املتاس کے کاڑھے میں تُربد کا چُورن اور گُڑ ڈالکر آہستہ آہستہ پکا کر لعوق سا بنالیں۔ اور اُسے چاٹیں۔
دیگر:۔ املتاس ایک حِصہ۔ دُودھ آٹھ حِصّے اور پانی چار حِصے سب کو ملا کر آگ پر چڑھا دیں جب پانی جل جائے۔ اُتار کر چھان لیں۔ اور اُس دُودھ کو جما کر گھی نکال کے املتاس کے گُودے اور آملوں کے رس کے ساتھ سِدّھ کر کے نوش کریں۔
یا اُسی اوّل الذکر گھی کو دش مُول کُلتھی اور جَو کے کاڑھے میں ڈالکر شیاما نسوتھ آدی ادویات کا کلک ملا کر پکا کے نوش کریں۔
دیگر:۔ دنتی کا کاڑھا ایک انجلی۔ املتاس کا گُودا اور گُڑ حسب ضرورت

لاکر ایک برتن میں ڈال کے پندرہ روز تک پڑا رہنے دیں۔ بعد ازاں نکال کر اس ارشٹ کو کام میں لائیں۔

جس شخص کو میٹھا۔ کڑوا یا نمکین جیسا کھانا اچھا لگتا ہو۔ اُس کو ویسے ہی کھانے میں ملا کر مسہل دینا چاہیئے۔

ادھیائے کا خلاصہ اس ادھیائے میں املتاس کے بارہ مرکبات بتائے گئے ہیں۔ یعنی داکھ کے رس۔ سُرا۔ کول بیدھو۔ دہی۔ آملے کے رس۔ سَووِیرک۔ تریوی۔ بل اور شمپاک کا ایک ایک۔ لیہہ (لعوق) کا ایک۔ ارشٹ کا ایک اور گھرت کے دو +

نواں ادھیائے

تل وک کلپ

تل وک کے مرادف الفاظ:۔

تل وک۔ لودھر۔ رودھر۔ بریہٹ پترا اور تریٹک یہ سب مرادف الفاظ ہیں۔ ہندی میں اسے لودھر کہتے ہیں۔

لودھر کے کلپ:۔

لودھر کی جڑ کی چھال اُتار کر اس کے تین حصے کر لیں۔ ایک حصے کو سکھ کر چورن بنالیں۔ باقی دو حصوں کا کاڑھا بنائیں۔ اور اُس کاڑھے سے اول الذکر چورن کو بھاونا دیں۔ اس کے بعد اسے وش مُول کے کاڑھے سے بھاونا دیکر سُکھا لیں۔ اور پیس کر رکھ چھوڑیں۔ اس میں سے دو

تولہ بھر لیکر دہی۔ مٹھا۔ سُرا منڈ۔ گومُوتر۔ کول بیدُھو یا آملوں کے رس کے ساتھ استعمال میں لائیں۔

دیگر:۔ مینڈھا سینگی۔ ہرڑ۔ پیپل اور چیتا کے کاڑھے میں جوؤں کو اُبالکر ٹپکالیں اس سے سُودیرک بنتا ہے۔

یہ سُودیرک آدھ سیر لیکر اس میں لودھ حسب مقدار ملا کر نوش کریں۔

دیگر:۔ سُرا اور لودھ کا کاڑھا ملا کر پندرہ روز تک رکھا رہنے دیں۔ بعد ازاں اسے استعمال میں لائیں۔

دیگر:۔ دنتی اور چیتا ایک ایک آڑھک لیکر ایک ایک درون پانی ڈالکر الگ الگ کاڑھے بنا لیں۔ اور ان میں ایک ایک تلا گُڑ اور آدھ آدھ سیر لودھ ڈالکر رکھا رہنے دیں۔ جب ان کے مدیہ (شراب) تیار ہو جائیں۔ نکالکر استعمال کریں۔ تو با فراغت مُسہل ہو جاتا ہے۔

دیگر:۔ لودھ کے کاڑھے میں لودھ کے چُورن کو دس بھاونا دیں۔ اسکے بعد اُسے کمیلے کے کاڑھے کی دس بھاونا دیکر کام میں لائیں۔

دیگر:۔ املتاس کے لیہہ (لعوق) کی طرح اسکا بھی لعوق بنا کر چاٹیں۔

دیگر:۔ ترپھلا کے کاڑھے میں گھی۔ شہد۔ راب اور لودھ کا چُورن ڈالکر لیہہ (لعوق) بنالیں۔ یہ بہت اچھا مُسہل ہے۔

دیگر:۔ ترِوی وغیرہ ادویات کی ناخُن سمیت آٹھ آٹھ مُٹھیاں لیکر ایک درون پانی ڈالکر پکائیں۔ اور ایک چوتھائی پانی باقی رہنے پر اُتار کر چھان لیں۔ پھر اس کاڑھے کے ساتھ گھی کو پکائیں۔

دیگر:۔ ترِوی وغیرہ ادویات ایک ایک تولہ بھر لے کر پیس کر گو مُوتر اور

سینڈمے نمک کے ساتھ پکا کر نوش کریں۔
دیگر:۔ املتاس کی طرح ہی لودھ کے کلک۔ گوموتر۔ کھٹائی اور نمک کو ملا کر دو طرح سے پکائیں۔ اور استعمال میں لائیں۔
ادھیائے کا خلاصہ اس ادھیائے میں لودھ کے سولہ مرکبات بیان کئے گئے ہیں۔ جیسے دہی۔ تکر۔ سُرامنڈ۔ گوموتر۔ کول سیدھو۔ اور آملوں کے رس کا ایک ایک۔ سُرا۔ سَووِیر۔ ارشٹ اور کمیلے کا ایک ایک۔ لیہہ (لعوق) کے تین اور گھی کے چار ؎

دسواں ادھیائے

مہاورِکھش کلپ

سب قسم کی مسہل ادویات میں سے مہاورِکھش یعنی تھوہر سب سے تیز دوائی ہے۔ یہ دوشوں کے اجتماع کو بہت جلد دُور کر دیتی ہے۔ بہت تکلیف دیتی ہے۔ اور وبھرم پیدا کر دیتی ہے۔ اس لئے نرم پیٹ والے کو اس کا استعمال کبھی نہ کرانا چاہیئے۔ دوشوں کی قلت کی حالت میں بھی اس کا استعمال منع ہے۔ نیز اُن امراض میں جو دیگر مسہل ادویات سے ٹھیک ہو سکتے ہیں۔ اِسے ہرگز استعمال نہ کرانا چاہیئے۔
تھوہر سے دُرست ہو سکنے کے قابل امراض:۔
گلم۔ اُدر روگ۔ باؤگولہ۔ کوڑھ۔ دُوشی وِش روگ۔ سوج۔ مدھومیہ (ذیابیطس) اور جنون وغیرہ امراض کے بیمار اگر طاقتور ہوں۔ تو سینہڑ

(تھوہر) کا استعمال کرائیں۔

تھوہر کے اچھی طرح سے استعمال میں لائے جانے پر دوشوں کا بڑا اجتماع بھی بُہت جلد دُور ہو جاتا ہے۔

اقسام:۔

تھوہر دو طرح کی ہوتی ہے۔ ایک میں بُہت سے کانٹے ہوتے ہیں۔ اور دُوسری پَتّے (موٹے مُنہ والی) اور تھوڑے سے کانٹوں والی ہوتی ہے۔ لیکن اوّل الذکر بُہت اچھی چیز ہے۔

مہاوَرکھش کے مرادف الفاظ:۔

سُنُک۔ گُڑا۔ نندا۔ سُدھا اور لِس ترِنش پتر مہاوَرکھش کے مرادف نام ہیں۔ ہندی میں اِسے سینہڑ یا تھوہر کہتے ہیں۔

لانے کی ترکیب:۔

دو یا تین سال کی عُمر کے تھوہر کے درخت کو کسی اوزار سے چیرا دے کر دُودھ نِکال لیں۔ دُودھ نکالنے کا سب سے اچھا موقع بالخصوص ششِر رِتُو کا انجام ہے۔

تھوہر کے مرکّبات:۔

دُودھ نکالکر بل۔ بَرِہتی یا کیٹری میں سے کسی ایک کے کاڑھے میں مساوی الوزن ڈال کر آگ پر خُشک کرلیں۔ بعد ازاں اِس میں سے جھڑبیری کے بیر کے برابر لے کر سَوِیرک کے ساتھ نوش کریں۔ یا تشُودک یا بیروں کے رس یا آملوں کے رس کے ساتھ کھائیں۔ یا سُرا یا دَدھی منڈ یا بجورے کے رس کے ساتھ نوش کریں۔

دیگر:۔ساتلا۔سُورن کھشیری۔ترُبد وغیرہ ادویات اور ترکُٹا کو حسب ترکیب سات روز تک تھوہر کے دُودھ کی بھاونا دیں۔پھر اُس میں سے بیر کے برابر دوائی لے کر گولی بنا کر گھی یا مالس رس کے ساتھ نوش کریں۔

دیگر:۔ترکُٹا۔ترپھلا۔دنتی۔چیتا اور ترُبد کو تھوہر کے دُودھ کی بھاونا دیکر گُڑ کے شربت کے ساتھ نوش کریں۔

دیگر:۔ترُبد۔املتاس۔دنتی۔سنکھنی اور ساتلا کو ہموزن لیکر رات کے وقت گومُوتر میں بھگو دیں۔علے الصبح دُھوپ میں سُکھا لیں۔اسی طرح سات روز تک کریں۔بعد ازاں سات روز تک تھوہر کے دُودھ کی بھاونا دیں۔اور اُس چوُرن کو کسی خوشبودار پھُول میں رکھ کر سُونگھیں اور سُونگھنے کے اثنا میں جسم پر موٹا کپڑا لپیٹ رکھیں۔تو نرم پیٹ والے راجاؤں کو بھی جلاب ہو جاتا ہے۔

دیگر:۔شیاما لنوتھر (ترُبد سیاہ) کے کاڑھے میں تھوہر کا دُودھ۔گھی اور راب ڈال کر پکا کر مقدار کے مطابق لعوق (لیہہ) کی طرح سے چاٹیں۔تو جلاب ہو جاتا ہے۔

دیگر:۔تھوہر کے دُودھ کو گھی۔مالس رس یا یُوش کے ساتھ نوش کریں

دیگر:۔سُوکھی مچھلی یا مالس کو تھوہر کے دُودھ کی بھاونا دیکر نوش کریں

دیگر:۔املتاس کی طرح تھوہر کے ساتھ پکائے ہوئے دُودھ کا گھی نکال کر اُس میں ایک چوتھائی تھوہر کا دُودھ اور چوگنا آملوں کا رس ملا کے پکائیں۔

دیگر:- تھوہر کا دودھ اور سُرا ہموزن لے کر ملالیں - یا پہلے کی طرح گھی پکا کر کام میں لائیں۔

ادھیائے کا خلاصہ اِس ادھیائے میں تھوہر کے بیس مرکبّات بتائے گئے ہیں۔ جیسے سُوویرک کے سات۔ گھی کا ایک۔ مانس رس کا ایک۔ گُڑ کے شربت کا ایک۔ سُونگھنے کا ایک۔ لیہہ کا ایک۔ یُوش کے تین۔ سُوکھی مچھلی اور مانس کے دو نیز گھی کے دو۔ اِس طرح سب مِلکر بیس کلپ ہیں ؁

گیارھواں ادھیائے

سپتلا اور شنکھنی کلپ

سپتلا اور شنکھنی کے مرادف:-

شنکھنی۔ تکتلا۔ یَوتکتا اور اکھش پیڑک یہ سب مرادف الفاظ ہیں۔
سپتلا۔ چرم سا ہوا اور بہو پھین سا یہ سپتلا کے نام ہیں۔
ہندی میں اسے ساتلا کہتے ہیں۔

ساتلا اور شنکھنی بوجہ وِکاشی۔ تیکھشن اور رُوکھش ہونے کے باؤگولہ۔ گردوش۔ ہردروگ۔ کوڑھ۔ سوج اور اُدر روگوں کو دُور کر دیتی ہیں۔ اور کف کے غلبے والے امراض میں یہ نہائت فائدہ مند ہوتی ہیں۔

اِن دونوں کے مرکبّات:-

سنکھنی کے پھلوں کے چھلکے اُتار کر ایسے پھل الگ کر لیں۔ جو بہت سُوکھے ہوئے نہ ہوں۔ اور ساتلا کی جڑھیں لیکر دونوں کو ایک برتن میں ڈال دیں۔ اور بوقتِ ضرورت اِن میں سے دو تولہ بھر دوائی لے کر پرسنا یا سیندھے نمک کے ساتھ ہر دروگ اور کف وات سے پیدا شدہ باؤ گولے میں استعمال کرائیں۔

دیگر:۔ اِن دونوں کو پیال پیلو۔ بیروں کے رس۔ آنوڑے۔ کھٹے انار۔ داکھ۔ پنس۔ کھجور۔ بیروں کے کاڑھے۔ فالسے۔ میریہ۔ دودھی منڈ۔ کانجی۔ سوویرک۔ تشودک یا سیدھو کے ساتھ بھی استعمال کرایا جا سکتا ہے۔ تو اِن کے استعمال سے بسہولت مسہل ہو جاتا ہے۔

دیگر:۔ تیل چار سیر۔ شال پرنی وغیرہ پنچ مُول کے ساتھ پکایا ہُوا دُودھ سولہ سیر اور ساتلا۔ سنکھنی و دونو قسم کی تربد کا کلک ملا کر پکا کر تیل تیار کر لیں)۔ اور اِس تیل کو دودھی منڈ میں ملا کر نوش کریں۔

دیگر:۔ سنکھنی کا چورن دو حصے اور نیلنی کا چورن ایک حصہ لیکر دونوں کو ملا کر کولھو میں پیلوا کر روغن نکلوا لیں۔ اور اِس تیل کو ہرڑ کے کاڑھے کے ساتھ نوش کریں۔

دیگر:۔ اِسی طرح سے السی۔ سرسوں۔ ارنڈ اور کنجا کی مینگی کو ملا کر تیل نکلوا کر ہرڑ کے کاڑھے کے ساتھ پینا چاہیئے۔

دیگر:۔ سنکھنی اور ساتلا ڈال کر پکائے ہوئے دودھ میں سے گھی نکالکر اُس میں دونوں کا کلک۔ دونو قسم کی تربد کا کلک اور چوگنا دُودھ ملا کر پکا لیں۔ تو اِس کے استعمال سے ویرچن بخوبی ہو جاتا ہے۔

دیگر:- اسی ترکیب سے دنتی اور دروَنتی کے ساتھ جوش دیئے ہوئے دوُدھ کا گھی نکال کر دنتی اور دروَنتی کا کلک نیز دونو قسم کی ترُبد کا کا کلک ملا کر پکا لیں۔
دیگر:- ایسے ہی سنکھنی اور ساتلا کے ساتھ پکائے ہوئے دوُدھ کا گھی نکال کر انہی دونو ادویات کا کلک دو حصے۔ مینڈھا سینگی و اجگندھ کا کلک ایک حصہ اور دوُدھ ملا کر پکا لیں۔
دیگر:- اسی طرح اوّل الذکر دُگدو دھرت گھی میں کھشیرنی اور نیلنی کا کلک ملا کر گھی پکا لیں۔
دیگر:- مسُور کی دال پر تیکٹ شیرینی یا واوڑنگ کا کلک ڈال کر گھی پکا لیں۔
دیگر:- سنکھنی۔ ساتلا اور آملوں کے رس میں گھی پکا لیں۔
دیگر:- ساتلا اور سنکھنی کے ساتھ تین طرح کے گھرت ترُبد کی طرح تیار کریں۔ اور لودھ کی طرح لیہہ (لعوق) بنائیں۔
دیگر:- لودھ ہی کی طرح سُرا اور کمیلے کے کلپ تیار کریں۔
دیگر:- دنتی اور دروَنتی کے کلپ کی طرح اجگندھ اور مینڈھا سینگی کے سَودیرہ اور تشودک بنا کر کام میں لائیں۔

ادھیائے کا خلاصہ اس ادھیائے میں ساتلا اور سنکھنی کے انتالیس مرکب بیان کئے گئے ہیں۔ جیسے کاڑھوں کے سولہ۔ تیلوں کے چھ۔ گھی کے آٹھ۔ شرابوں کے پانچ۔ لعوق کے تین اور کمیلے کا ایک ٭

بارھواں ادھیائے

دنتی اور دروَنتی کلپ

دنتی اور دروَنتی کے مرادف الفاظ:-

اُدُمبر پرنی - نکُمبھ اور موکُولک یہ دنتی کے نام ہیں۔

چتِرا - نیکُرودھا اور مُوسکا ہَوَیہ - یہ دردنتی کے نام ہیں۔

دنتی اور دروَنتی کے کلپ (مرکّبات):-

دنتی دروَنتی کی جڑھ جو مضبوط - تروتازہ - ہاتھی دانت کی سی اور سیاہ یا تانبے کے رنگ کی سی ہو - لے کر شہد اور پیپل میں لپیٹ کر اُوپر کُشا باندھ کر کپڑ مٹی کر دیں - اور دُھوپ میں سُکھا کر آگ میں سُویدت کریں - ایسا کرنے سے اُس کی تیزی دُور ہو جاتی ہے۔

دنتی اور دروَنتی تیز - گرم - نُعداثر - وِکاشی اور بھاری ہوتی ہے۔ یہ دونوں کف اور پت کو دِلین اور وائُو کو کوپت کرتی ہیں۔ اِس لئے مندرجہ ذیل اشیاء کے ساتھ ملا کر ان کا استعمال کرانا چاہیئے۔

دنتی اور دروَنتی کا کلک دہی - تکّر - سُرا منڈ - پیال - بیر - جھڑبیری کے بیر - پیلو اور سیدھو کے ساتھ پینے سے باؤ گولہ - اُدر روگ اور ابھشنیہ روگ دُور ہو جاتے ہیں۔

اگر اِن کو ہرن اور بکرے کے مانس رس کے ساتھ کھایا جائے - تو پانڈو روگ - کرمی روگ - کوڑھ اور بھگندر جاتا رہتا ہے۔

دیگر:- دنتی درونتی کا کلک ایک سیر۔ انہی کا کاڑھا آٹھ سیر۔ دش مُول کا کاڑھا آٹھ سیر اور گھی چار سیر اِن سب کو ملا کر پکا لیں۔ یہ گھرت روکھا دِسرپ اور سوزش کے لئے مفید ہوتا ہے۔

دیگر:- مندرجہ صدر نسخے میں گھی کی بجائے تیل ڈالکر پکانے سے وہ تیل باؤگولہ اُداورت اور وات کف کے لئے مفید ہوتا ہے۔

دیگر:- گھی یا تیل دونو کے عوض میں چاروں قسم کے سنیہہ پکا کر استعمال کرنے سے مَل کی رکاوٹ۔ ویرج کی روکاوٹ۔ وایو کی رکاوٹ اور داہج روگ دُور ہو جاتے ہیں۔

دیگر:- دنتی اور منیڈھا سینگی کی جڑھ ہموزن لے کر آٹھ گُنا پانی میں پکائیں۔ جب چوتھائی حصہ پانی باقی رہ جائے۔ تو گڑ اور گھی کے ساتھ اُسے پکا کر لعوق بنا لیں۔ اور ٹھنڈا ہونے پر شہد ملا کر پاس رکھ چھوڑیں۔ تو اِس کے استعمال سے مُسہل کے ذریعے سوزش تپش اور پرمیہہ دُور ہو جاتا ہے۔

دیگر:- اِسی طرح سے اجگندھ اور دنتی کی جڑھ برابر برابر لے کر آٹھ گُنا پانی میں پکا کر کاڑھا بنا لیں۔ اور چوتھائی باقی رہ جانے پر چھان کر چوتھا حصہ گھی اور گڑ کے ساتھ پکا کر لعوق بنا لیں۔ اور اُس میں شہد ملا کر رکھ چھوڑیں۔ اِس کے استعمال سے پیاس اور پت جوَر دُور ہو جاتے ہیں۔

دیگر:- دنتی در دنتی کی جڑھ کو آملے کے رس میں پکائیں چوتھائی باقی رہ جانے پر یہ کاڑھا تین حصے اور پھانت دو حصے ملا کر

گرم گرم گھی یا تیل میں بگھاریں۔ بعد ازاں اس میں دنتی و دونتی اور ۱۳ اپامارگ تنڈلیہ ادھیائے میں بیان کی ہوئی" ترورت آدی پندرہ ادویات کا کلک اوّل الذکر کاڑھے اور پھانت سے چوتھا حصہ ڈال دیں۔ اس لعوق کے استعمال سے بسہولت مُسہل ہوجاتا ہے۔

دیگر:۔ اسی طرح آملوں کے رس کی بجائے دش مُول کے کاڑھے۔ یا بہیڑے کے کاڑھے یا ہرڑ کے کاڑھے میں دنتی و دونتی کی جڑھ کو پکا کر اوّل الذکر ترورت آدی پندرہوں ادویات کو ڈال کر لعوق تیار کریں۔

دیگر:۔ دنتی دونتی کی جڑھ کے ایک پل چُورن میں انہی کے کاڑھے کی بھاونا دے کر کنجا کے ساتھ استعمال کریں۔ تو پاخانے کی قبض اور وائج گلم دُور ہوجاتا ہے۔

دیگر:۔ گنّے کی ایک پوری کو بیچ میں سے کھوکھلا کر کے اُس میں دنتی اور دونتی کا چُورن بھر دیں۔ اور اُس کا مُنہ بند کر کے دھاگے سے باندھ دیں۔ بعد ازاں اُسے آگ میں گرم کر کے چُوس لیں۔ تو بسہولت مُسہل ہوجاتا ہے۔

دیگر:۔ دنتی اور دونتی کی جڑھ ہموزن مُونگ کے ساتھ۔ لوا کے مانس رس کے ساتھ یا بٹیر کے مانس رس کے ساتھ پکا کر پئیں۔ تو بخوبی مُسہل ہوجاتا ہے۔

دیگر:۔ دنتی دونتی کی جڑھ کے کاڑھے کو یو اگو یا جنگلی جانوروں کے مانس رس یا اُردکے یوش کے ساتھ مدبّر کر کے استعمال کرانے سے بھی بخوبی مُسہل ہوجاتا ہے۔

دیگر:- دنتی درونتی کی جڑھ کا کاڑھا تین حصے۔ چینی دو حصے اور گیہوں کا آٹا ایک حصّہ ملا کر موہن بھوگ یا لڈّو بنالیں۔ تو اِن کے استعمال سے بھی مسہل ہو جاتا ہے۔

دیگر:- انہی دونو ادویات کے کاڑھے سے شراب بنا کر استعمال کریں

دیگر:- دنتی کے کاڑھے میں گڑ اور سفید ھا نمک ملا کر بنائے ہوئے کھانے کے قابل پکوان دنتی کے تیل ہی میں تل کر استعمال کرنے سے بسہولت دست ہو جاتے ہیں۔

وریچنک چوُرن:- درونتی۔ کالی مرچ۔ دنتی۔ اجوائن کی جڑھ۔ زیرہ سیاہ۔ سونٹھ۔ سورن کھشیری اور چیتیا کا چوُرن بنا کر سات روز تک گوموُتر کی بھاونا دیں۔ پھر اُسے باریک کرکے دو تولے گھی میں ملا کر چاٹیں۔ اور دست ہو جانے کے بعد ترپن کا استعمال کریں۔ یہ چوُرن سب روگوں کو دوُر کر دیتا ہے۔ اور ہر موسم میں کام دے سکتا ہے۔ اِس سے کسی طرح کی تکلیف نہیں ہونے پاتی۔ اِس لئے بچّوں اور بوُڑھوں کے لئے بھی مفید چیز ہے۔ اِس کے استعمال سے متضاد اغذیات سے پیدا شدہ اجیرن۔ دردِ پسلی۔ باؤ گولہ۔ تلی۔ اُدر روگ۔ گنٹھ مالا۔ وات روگ اور پانڈو روگ دوُر ہو جاتے ہیں۔

دیگر:- چیتیا ایک پل۔ دنتی ایک پل۔ ہرڑ بیس عدد۔ پیپل دو تولہ۔ ترپھلہ دو تولہ اور گڑ آٹھ پل۔ ان سب کو پکا کر دس مودک بنائیں۔ اِن مودکوں میں سے ایک مودک کو گرم پانی کے ساتھ ہر دسویں روز کے بعد کھا لیا کریں۔ اِن مودکوں کے اثنائے استعمال میں کسی

خاص پرہیز کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ لڈو سب امراض کو دُور کر دیتے ہیں۔ خصوصاً ان کے استعمال سے گرہنی دوش۔ بھُس۔ بواسیر۔ کھُجلی۔ کوڑھ اور واتج روگ دُور ہو جاتے ہیں۔

دیگر:- دنتی کی جڑھ کا آٹھ گُنا پانی میں کاڑھا بنا کر اُس میں ایک پرستھ داکھ کو پکا کر لعوق بنا کر چاٹیں۔ تو پتج کھانسی اور بھُس دُور ہو جاتا ہے۔

دیگر:- دنتی کے کلک میں برابر کا گُڑ ملا کر ٹھنڈے پانی کے ساتھ نوش کریں تو بخوبی مُسہل ہو جاتا ہے۔ اور یرقان کو دُور کر دیتا ہے۔

دیگر:- ایک برتن کے اندر کی طرف پیپل۔ مین پھل اور چیتا کا لیپ کر کے کالی ترلوی اور دنتی کا کاڑھا نیز گُڑ بھر کے رکھ دیں۔ اور ایک ماہ کے بعد ارشٹ تیار ہو جانے پر استعمال کریں۔ تو وات کف تلی۔ پانڈ روگ اور اُدر روگ دُور ہو جاتے ہیں۔

دیگر:- اسی طرح دنتی دروندتی کی جڑھ اور اجگندھ کے کاڑھے میں گُڑ ڈال کر ارشٹ تیار کریں۔

دیگر:- مینڈھا سینگی اور دنتی دروندتی کے کاڑھے میں گُڑ ڈال کر بسہولت کام کرنے والا وریچن دیں۔

دیگر:- دنتی دروندتی کا چُورن اور کاڑھا۔ اُڑد کا کاڑھا۔ سُرابیج اور پانی۔ ان سب کو ایک برتن میں بھر دیں۔ اور مدیہ (شراب) بن جانے پر بادگولہ۔ ضعفِ حرارتِ ہاضمہ۔ پارشوگرہ اور کئی روگوں میں استعمال کرائیں۔ تو شفا ہو جاتی ہے۔

دیگر:- اجگندھ کے کاڑھے کے ساتھ دنتی و درونتی کے سوویرک[1] اور تشودک[1] نیز لودھ کے برابر سُرا[2] اور کمبیلک[3] یوگ تیار کر کے استعمال کریں۔

عملاً مدۂ ادھیاسے | اس ادھیائے میں دہی کے تین۔ پیال کے پانچ۔ کاڑھے کے تین۔ سنیہہ کے تین۔ لیہہ کا ایک۔ چُورن کا ایک۔ ایکھ کا ایک۔ مانس رس کے تین۔ یواگو کے تین۔ اُتکارکا کا ایک۔ مودک کا ایک۔ مدیہ کا ایک۔ کاڑھے اور تیل کا ایک۔ چُورن کا اور مودک کا پھر ایک۔ آسو کے پانچ۔ سوویرک کا ایک۔ تُشودک کا ایک۔ سُرا کا ایک۔ کمبیلک کا ایک اور گھرت کے پانچ۔ اس طرح سب اڑتالیس یوگ ہیں۔ ان مرکبات سے کئی طرح کے بھوجنوں کے دوش اور روگ دُور ہو جاتے ہیں ؛

---

[1] سوویرک اور تُشودک بنانے کی ترکیب یہ ہے۔ کہ اجگندھ کا کاڑھا۔ مقشر جَو اور اتنا ہی دنتی درونتی کا کلک اور کانجی ملا کر ایک برتن میں چھ روز تک رکھا رہنے دیں۔ تو سوویرک تیار ہو جاتا ہے۔ اور چھلکوں سمیت (غیر مقشر) جووں اور بُھنے ہوئے جووں کو کوٹ کر مندرجہ بالا ترکیب کے مطابق تیار کرنے پر تُشودک بنتا ہے [2] دنتی درونتی کے کاڑھے اور ہموزن سُرا کو ملا کر پندرہ روز تک رکھا رہنے دیں۔ تو سُرا تیار ہوتی ہے۔

[3] دنتی درونتی کے کلک میں دنتی درونتی کے چُورن کو دس مرتبہ بھاونا دیں۔ پھر اُسی چُورن کو کیلے کے کاڑھے میں دس مرتبہ بھاونا دینے سے کمبیلک یوگ تیار ہو جاتا ہے۔

اس کلپ ستھان میں کُل ۲۵۵ قے آور اور ۲۴۵ دست آور مرکبات بیان کئے گئے ہیں۔ گویا کُل ۵۰۰ مرکبات ہیں۔ جو تریوی وغیرہ پندرہوں ادویات کے ملاپ سے تیار ہوتے ہیں۔

جس مرکّب میں جو دوائی پردھان (سب سے بڑھ کر) ہوتی ہے۔ اُس میں اُسی کے خواص زیادہ ہوتے ہیں۔ جیسے رعایا راجہ کے فرمان کے تابع ہوتی ہے۔

اپردھان (تھوڑی) دوائی اثر میں مخالف ہونے پر بھی پردھان (بڑھی ہوئی) دوائی کے خواص کے لئے مانع نہیں ہوتی۔

اور یکساں تاثیر والی اپردھان (تھوڑی) دوائی بھی پردھان (بڑھی ہوئی) دوائی کے اثر کو بڑھا دیتی ہے۔ کیونکہ اُن کا کام ایک سا ہوتا ہے۔

دِل پسند رنگت۔ ذائقہ۔ لمس اور بُو کے لحاظ سے ہی متضاد اثر والی ادویات کو ترکیب دیا جاتا ہے۔ نیز مرض کے مطابق بھی متضاد ادویات مرکّب کی جاتی ہیں۔

سورش سے بھاونا دینے کی وجہ:۔

کسی دوائی کو اُسی دوائی کے رس کی بھاونا دینے کی وجہ یہ ہے۔ کہ اُس دوائی کا اثر اس ترکیب سے بڑھ جاتا ہے۔ کم اثر اور کم مقدار دوائی بھی اچھی طرح بھاونا دیے جانے پر بہت سے فوائد دکھاتی ہے۔ اِس لئے کسی دوائی کو اُسی کے رس سے یا کسی اور ویسے ہی اثر والی دوائی کے رس سے بھاونا دینی چاہیئے۔

ملاوٹ۔ علیحدگی۔ وقت اور سنسکار (تدبیر) سے تھوڑی دوائی کا اثر

بڑھ سکتا ہے۔ اور کثیر المقدار دوائی کا اثر کم ہو سکتا ہے۔
اس جگہ چھ سو قسم کے قے آور اور دست آور نسخہ جات خلاصتہً بیان کئے گئے ہیں۔ مگر لائق آدمی کو انہی پر اکتفا نہ کر لینا چاہیئے۔ وہ انہیں ہی اپنی عقل اور سمجھ کے مطابق ہزاروں بلکہ کروڑوں طور پر استعمال کرا سکتا ہے۔ بہت ادویات ترکیب پا سکنے کے سبب سے اُن کی تعداد کو محدود نہیں کیا جا سکتا۔
اب تیز۔ نرم اور اوسط درجے کے وریچنوں کی علامات سُنو۔

تیکھشن وریچن (تیز مُسہل) کی علامات:۔

جس کے استعمال سے پاخانہ رُک نہ سکے۔ اور بڑے زور سے خارج ہو۔ جو زیادہ تکان نہ پیدا کرے۔ لیکن پاخانہ کے اخراج کے وقت گُدا اور ہردے کو تکلیف دے۔ اور معدے کو کمزور کر کے تمام دوشوں کو نکال دے۔ ایسے وریچن (مُسہل) اور نروہ (حقنے) کو تیکھشن (تیز) سمجھنا چاہیئے۔

دوائی میں تیزی کا سبب:۔

جو دوائی پانی۔ آگ یا کیڑا لگنے کی وجہ سے خراب نہ ہوئی ہو۔ جو مقام اور وقت کی صفات سے متصف ہو۔ جسے اپنے جیسی تاثیر والی ادویات کے رس سے بھاونا دی گئی ہو۔ جو مقدار مقرّرہ سے کچھ زیادہ کھلائی گئی ہو۔ اور سنیہن وسویدن کرموں کے بعد استعمال کرائی گئی ہو۔ وہ تیکھشن (تیز) ہو جاتی ہے۔

معتدل اثر والی دوائی کی علامات:۔

جو دوائی مندرجہ بالا صفات سے تھوڑی صفات رکھتی ہو۔ اور اوپر بیان کی ہوئی مقدار سے کم سنیہن وسویدن کے بعد دی گئی ہو۔ وہ اوسط درجے کا اثر رکھتی ہے۔

ہین اوشدھ (نرم دوائی) کی علامات:۔

جو کم اثر دوائی نابرابر اثر والی ادویات سے مرکب کر کے رُوکھے مریض کو تھوڑی مقدار میں دی جاتی ہے۔ وہ نرم اور کمزور ہوتی ہے۔ ایسی دوائی دوشوں کو اچھی طرح سے خارج نہیں کر سکتی۔ اس لئے اگر اس کا استعمال طاقتور مریض کو کرایا جائے۔ تو یہ خرابی کو اور بھی بڑھا دیتی ہے۔

جو شخص ایسی دوائی سے کامیابی حاصل کرنا چاہے۔ اُسے چاہیئے کہ کمزور اور درمیانہ درجے کی طاقت والے مریضوں کو ہی اس کا استعمال کرایا کریں۔

جس بیماری کی علامات کُلّی طور پر نمایاں ہوں۔ وہ تیز۔ درمیانہ درجہ کی علامات والی مدھّم اور تھوڑی علامات والی بیماری مردُو (نرم) ہوتی ہے۔ ان باتوں پر غور کر کے تیز۔ نرم یا درمیانہ درجہ کے اثر والی دوائی کا استعمال کرانا چاہیئے۔

اگر قے آور دوائی کے پینے پر بھی دوش نہ نکلیں۔ تو جب تک پت نہ خارج ہو۔ تب تک بار بار قے آور دوائی پلاتے جانا چاہیئے۔

مرض اور مریض کی تینوں قسم کی طاقتوں کا لحاظ رکھ کر بار بار دوائی کا استعمال کرانا چاہیئے۔ اگر وقت نہ رہا ہو۔ تو بالکل دوائی بند کر دیں۔

اگر قے آور دوائی نکل گئی ہو۔ یا ہضم ہو گئی ہو۔ یا دوش کو نہ نکال سکتی ہو۔ تو کامیابی کی خواہش رکھنے والے وید کو پھر دوائی دینی چاہیئے۔ قے دوائی کے ہضم ہونے سے پہلے اور جلاب دوائی کے ہضم ہونے تک دوشوں کو نکال دیتے ہیں۔ اِس لیئے قے آور دوائی کے ہضم ہونے کا انتظار نہ کریں۔ دست آور دوائی کے نوش کرنے پر اگر وہ دوشوں کو خارج کیئے بغیر ہضم ہو گئی ہو۔ یا بذریعہ قے خارج ہو گئی ہو۔ تو مکرّر دہی دوائی پلانی چاہیئے۔

بسہولت اور بمشکل صحتیابی کے قابل مریض:-

تیز حرارت ہاضمہ والے۔ بہت دوشوں والے اور اتی شئے سنگدھ (بہت چکنے) مریض کی صفائی مشکل سے ہوتی ہے۔ کیونکہ تیز ہاضمہ کی وجہ سے وہ دوائی کو بہت جلد ہضم کر لیتا ہے۔ دوشوں کی کثرت کی وجہ سے کم مقدار دوائی کچھ کام نہیں کر سکتی۔ اور قے آور دوائی اگر رُوکھی ہو۔ تو زیادہ چکنے مریض پر کچھ اثر نہیں کر سکتی۔ اِس لیئے اگر دوائی پلانے کے بعد قے نہ ہوئی ہو۔ تو اُس دن اُسے کھانا کھلا کر اگلے روز پھر قے آور دوائی پلانی چاہیئے۔

بہت دوشوں والے دُبلے مریض کا پاخانہ بسہولت خارج نہیں ہو سکتا۔ بلکہ دوشوں کے پک جانے کے بعد خارج ہوتا ہے۔ ایسے مریض کو مسہل دوائی دینے پر بھی اگر دست نہ ہوں۔ تو پھر مسہل نہ دیں۔ بلکہ مختلف اغذیات و اشربات کے ذریعے دوشوں کو خارج کرنے کی تدبیر کریں۔

نرم دوائی کا استعمال:-

جو مریض دُبلا ہو۔ یا پہلے شُدھ ہو چکا ہو۔ یا تھوڑے دوش والا ہو۔ یا اُس کے شکم کا حال معلوم نہ ہو۔ اُسے نرم دوائی کا استعمال کرانا چاہیئے تھوڑی تھوڑی دوائی کا بار بار کھانا اچھا ہوتا ہے۔ تاکہ کسی قسم کی تکلیف یا خرابی نہ پیدا ہو۔ ایسی تیز دوائی کے استعمال کا کیا فائدہ؟ جو جلدی سے زندگی ہی کو ہلاک کر ڈالے۔

بڑے دوش والے دُبلے مریض کو کئی دفعہ تھوڑی تھوڑی کر کے مُسہل دوائی دینی چاہیئے۔ کیونکہ دوائی کی نرمی کی وجہ سے دوش خارج نہ ہو سکنے کے سبب جان کو لے لیتے ہیں۔ اُوپر کے راستوں کے کف کے رُک جانے کے سبب اگر زور اُوپر کو نہ جائے۔ اور نیچے کی طرف رجوع کرے۔ تو قے کی خواہش کو کَوَل (کوئی چیز مُنہ میں رکھنے کے ذریعے) سے روک کر فاقہ کرا کے کف کے زائل ہو جانے کے بعد قے کرائیں۔

اگر دوش تھوڑا تھوڑا قبض کے ساتھ یا دیر میں خارج ہو۔ تو گرم پانی پلائیں۔ اِس سے اپھارہ، پیاس۔ قے اور قبض سب دُور ہو جائیں گے۔

دوشوں کی وجہ سے رُکی ہوئی دوائی جو نہ اُوپر کو نہ جا سکے۔ اور نہ نیچے کو۔ بلکہ ڈکار آنے لگیں۔ اور اعضا میں درد ہونے لگے۔ تو پسینہ دینا چاہیئے۔

اچھی طرح جلاب ہو جانے کے بعد بھی اگر ڈکاروں میں سے دوائی کی بُو آتی ہو۔ تو بہت جلد معدے میں رُکی ہوئی دوائی کو قے کے ذریعے سے خارج کر دینا چاہیئے۔ اگر دوائی کے ہضم ہو جانے پر

زیادہ دست آنے لگیں۔ تو شیتل کیا ٹھنڈی تدابیر سے انہیں روکنا چاہیئے۔
اگر دوائی کف سے رُک کر چھاتی ہی میں ٹھہر جائے۔ اور شام کو یا رات کے وقت کف کے زائل ہوجانے پر خارج ہو۔ رُدکھاپن کی وجہ سے یا کھانا نہ کھانے کے سبب۔ دوائی کے ہضم ہوجانے پر یا بے ہضم ہوئے ہی گڑگڑاہٹ کر کے وایُو کے سبب اُوپر کو جائے۔ تو پھر اُسی دوائی کو چکنائی اور نمک ملا کر نوش کرائیں۔
اگر دوائی کے ہضم ہوجانے پر پیاس لگے۔ موہ (بے خبری) ہو جائے۔ غش یا چکّر آئیں۔ تو میٹھی۔ ٹھنڈی اور پت کو دُور کرنے والی دوائی پلانی چاہیئے۔
اگر کف آورت روگ میں رالیں گرنے لگیں۔ جی متلائے۔ وِشٹبدھتا ہو۔ رونگٹے کھڑے ہوں۔ اور سردی لگے۔ تو تیز۔ گرم اور کف کو دُور کرنے والی چرپری وغیرہ ادویات دیں۔
اچھی طرح سے سنگدھ ہوئے ہوئے شخص کو مسہل نہ دینا چاہیئے۔ بلکہ اُسے فاقہ کرائیں۔ تو چکنائی سے پیدا ہونے والا اُس کا کف اور پاخانے کی قبضیت دُور ہوجائیگی۔

وستی کرم (حُقنے) کے قابل مریض:-

اگر مریض رُدکھا۔ واتج پرکرتی والا۔ سخت پیٹ والا۔ ونذشی۔ تیز ہاضمے والا اور شُول روگ کا شاکی ہو۔ تو وہ مُسہل دوائی کو دست ہوئے بغیر ہی ہضم کر جاتا ہے۔ اِس لئے پہلے اُسے وستی کرم (حُقنہ) کرلینا چاہیئے۔ اِسکے بعد مُسہل دیں۔ وستی سے حرکت یافتہ دوشوں کو مُسہل دوائی بہت جلد خارج کردیتی ہے۔

سنیہن (چکنا کرنے) کے قابل مریض:-

خُشک غذائیں کھانے والے۔ ہر روز محنت کرنے کے عادی۔ اور تیز حرارتِ

ہاضمہ والے اشخاص کے دوش محنت - وائیو - دھوپ اور حرارت کی وجہ سے زائل ہو جاتے ہیں - نیز متضاد اغذیات سے - ادھیہ شن اور اجیرن میں کھانا کھا لینے سے کھانے وغیرہ سے پیدا ہونے والے دوش بھی مٹ جاتے ہیں - ایسے اشخاص کو سنیہن دینا چاہیئے - کیونکہ ایسے اشخاص کی وائیو سے ضرور حفاظت کرنی چاہیئے -

کسی خاص بیماری کے نمایاں ہوئے بغیر مسہل دینا بھی ٹھیک نہیں ہے -

جس مریض کا جسم زیادہ چکنا نہ ہو - یعنی رُوکھا ہو - اُسے مرغن مسہل دینا چاہئے یا یُوں کہہ لو - کہ زیادہ چکنے جسم والے اشخاص کو مرغن مسہل نہ دیں چکنائی کے استعمال کی وجہ سے تکلیف پانے والے مریضوں کو خشک مسہل دینا چاہیئے -

مندرجہ بالا جملہ باتوں کا دھیان رکھ کے جو شخص مُلک - موسم اور مقدار کے مطابق مسہل دیتا ہے - وُہ کسی حالت میں بھی قصور وار نہیں ہوتا -

جو دوائی بے طریقہ برتے جانے پر زہر کا سا اور با طریقہ برتے جانے پر امرت کا سا اثر دکھاتی ہے - اُسے نہائت احتیاط سے ٹھیک وقت پر سوچ سمجھ کر کام میں لانا چاہیئے -

خاتمہ اِس گرنتھ میں جس دوائی کی جو مقدار بتائی گئی ہے - کوشٹ (معدہ) عُمر اور طاقت کے مطابق اُس کا استعمال کرنا چاہیئے - یعنی اِنہی کے لحاظ سے اُن بیان کردہ مقادیر میں کمی وبیشی ہو سکتی ہے -

مقادیر و اوزان :-

تیس (۳۰) پرمانو کا ایک اَنُو یا ترسرینُو یا ونشی - چھ (۶) ونشی کی ایک مریچی - چھ (۶) مریچی کی ایک سرسوں - آٹھ (۸) سرسوں کی ایک رتی یا ایک تنڈل

دو تنڈل کا ایک دھانیہ ماشک - دو دھانیہ ماشک کا ایک جو - چار جو کا ایک انڈکا - چار انڈکا کا ایک ماسہ یا ہیم یا دھانک ہوتا ہے - تین ماشک کا ایک شان - دو شان کا ایک درنکھشن یا کول یا دَدر ہوتا ہے - دو درنکھش کا ایک کرش یا سُوَرن یا اکھش یا وِڈال پدک یا پچُو یا پانی تل یا تندُک یا کول گرہ ہوتا ہے - دو سُوَرن کا ایک پلاردھ یا شکتی یا اَشٹمکا ہوتا ہے - دو پلاردھ کا ایک پل یا مُشٹی یا پرکنچ یا چترتھکا یا وِلو یا کھوڈشکا یا آمر ہوتا ہے -

دو پل کا ایک پرسرت - دو پرسرت کا ایک اشٹ مان یا کُڑو - دو کُڑو کا ایک مانکا - چار پل کی ایک انجلی یا کُڑو - چار کُڑو کا ایک پرستھ - چار پرستھ کا ایک آڑھک یا پاتر - آٹھ پرستھ کا ایک کنس - چار کنس کا ایک درون یا ارمن یا نلون یا کلش یا گھٹ یا اُنمان ہوتا ہے -

دو گھٹ کا ایک سُورپ یا کُمبھ ہوتا ہے - دو سُورپ کا ایک گونی یا کھاری یا بھاری ہوتا ہے - بتیس سُورپ کا ایک ورہ اور سو پل کی ایک تُلا ہوتی ہے -

یہ اوزان خُشک ادویات کے لئے کام میں لائے جاتے ہیں - رقیق یا تازہ لائی ہوئی ادویات اس تول سے دُگنی لی جاتی ہیں -

مگر جن اشیاء کی مقدار ایک پل سے ایک تُلا تک بتائی گئی ہے - وے اُتنی ہی لینی چاہئیں -

جہاں پر ادویات کا وزن نہیں بتایا گیا - وہاں سب ادویات کو

ہم وزن لینا چاہیئے۔[5]

پاچن (ہاضم) وغیرہ ادویات کے اثنائے بیان میں اگر رقیق ادویات کا ذکر نہ لکھا گیا ہو۔ تو پانی ہی سے مراد سمجھنی چاہیئے۔

پادِ نرویش سے ایک چوتھائی مراد ہوتی ہے۔

جس مقام پر پانی۔ دوائی اور چکنائی کی مقدار نہ بتائی گئی ہو۔ وہاں دوا سے چوگنی چکنائی اور چکنائی سے چوگنا پانی ڈالنا چاہیئے۔

سنیہہ پاک (چکنائی کا پکانا) تین طرح کا ہوتا ہے۔ نرم۔ بدرجہ اوسط اور سخت۔ جہاں پر چکنائی کی گاد کلک کی سی پتلی ہو۔ اُسے مردو (نرم) پاک بولتے ہیں۔ جہاں چکنائی کی گاد المتاس کے گودے کی سی گاڑھی ہو۔ اُسے مدھیہ پاک (بدرجہ اوسط) بولتے ہیں۔ اور جو گاد کڑچھی سے دور ہو سکے۔ لیکن اُس میں کسی قدر چپ چپاہٹ باقی رہے۔ تو اُسے کھر (سخت) پاک بولتے ہیں۔

سنیہہ کا کھر پاک مالش کے لئے۔ مردو پاک نسوار کے لئے اور مدھیہ پاک پینے اور وستی کرم کے کام میں لائے جاتے ہیں۔

مان کی اقسام:۔

مان (اوزان) دو قسم کے ہوتے ہیں۔ کالنگ اور ماگدھ۔ مگر ان

---

[5] ایک کڑو یعنی لفیف سیر تک گیلی ادویات کو دوگنا نہ لیں۔ کڑو سے اُوپر گیلی ادویات دگنی لینی چاہئیں۔ گھی۔ کھانڈ۔ گڑ۔ شہد۔ دودھ۔ تیل اور شراب کے لئے کڑو آٹھ پل کا لینا چاہیئے۔ ناریل کے واسطے بھی یہی بات پرمان سمجھنی چاہیئے۔

دونوں میں سے ماگدھ افضل ہوتا ہے۔[1]

کلپ ستھان کا خلاصہ اس کلپ ستھان میں کلپ کے مفامز شودھن کی اقسام - شودھن کے الگ الگ بواعث - دلیش وغیرہ کے گُن - مین پھل وغیرہ ادویات کے گُن - وریچن کے چھ سو پریوگ - وکلپ کے بواعث - نام - تیکھشن - مدھیہ اور الپ وریچن کی علامات۔ آوستھک ودھی - ادویات کے اوزان اور سنیہہ پاک کا بیان کیا گیا ہے +

---

[1] اس کتاب میں کالنگ وزن نہیں لکھے - جو بھاوپرکاش سے ذیل میں نقل کیے جاتے ہیں:-

بارہ[12] سفید سرسوں کا ایک جو - دو[2] جو کی ایک گنجا یا رتی - تین[3] رتی کی ایک وتی - آٹھ[8] رتی کا ایک ماشہ - بعضوں کی رائے میں ماشہ سات رتی کا ہوتا ہے۔ چار[4] ماشے کا ایک شان جسے نشک یا ٹنک بھی بولتے ہیں۔ چھ ماشے کا ایک گدیانک - دس[10] ماشے کا ایک کرش - چار[4] کرش کا ایک پل یعنی دس شان ہوتے ہیں - چار پل کا ایک کڑو ہوتا ہے۔

پرستھ کا وزن ماگدھ وزن ہی کے مطابق ہوتا ہے۔

سدّھی ستھان

پہلا ادھیائے

کلپنا سدّھی

اگنی ویش نے پُوچھا: - بھگون! ومن - ویریچن - سویدن نسیہ اور وستی کرموں کی پرکریا کیا ہے؟ اِن سب کرموں میں کھانے وغیرہ کا کیا قاعدہ ہے؟ اِن پانچ کرموں کے باوقت استعمال - بے وقت استعمال اور ضرورت سے زیادہ استعمال کی کیا علامات ہیں؟ سنکھیا (تعداد) - گُن (صفات) - وستی اور ریرتی کرم کے وقت ممنوعات کیا کیا ہوتے ہیں؟ ومن ویریچن کے بعد معمولی خوراک سے کتنے روز تک پرہیزر کھنا چاہیے؟ وستی کِس طرح سے پرویش نہیں کرسکتی؟ وستی کیونکر جلدی لَوٹ آتی ہے؟ اور کِس طرح سے دیر کے بعد لوٹتی ہے؟ کون کون سے امراض اُن کے دُور کرنے والی ادویات سے بھی دُور نہیں ہوتے؟

مہرشی اتری کمار بولے: - مَیں تمہیں تمہارے سوالات کا جواب دیتا ہوں - بغور سُنو!

پسینہ دینے کا وقت:۔

یہ بات سُوتر ستھان کے سنیہہ ادھیائے میں بیان کردی گئی ہے۔ کہ نرم پیٹ والا شخص تھوڑی سی چکنائی کے استعمال کرتے رہنے سے ہی تین روز میں سنگدھ ہو جاتا ہے۔ سنیہہ (چکنائی) کی یہ مقدار ادنےٰ درجے کی سمجھی جاتی ہے۔

سخت پیٹ والا شخص سات دن تک سنیہہ پان کرنے سے سنگدھ ہوجا ہے۔ اسے سنیہہ کی اعلےٰ مقدار سمجھنی چاہیئے۔

سات روز کے بعد مریض کو پسینہ دینا چاہیئے۔ اس کے بعد سنیہن کرم نہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ سات روز کے بعد سنیہہ سامتیہ (جزو بدن) بن جاتا ہے

سنیہن سویدن کا فائدہ:۔

سنیہن وات کو دُور کرتا ہے۔ جسم کو نرم بناتا ہے۔ اور پاخانے کی قبضیت کو دُور کر دیتا ہے۔

سویدن سنگدھ شخص کے تمام لطیف سوراخوں میں جذب شدہ دوشوں کو پتلا کر دیتا ہے۔

جس مریض کو قے کرانا مطلوب ہو۔ اُسے پہلے دیہاتی۔ آبی اور رطوبت پسند جانوروں کے مانس اور مانس رس نیز دُودھ کا استعمال کرا کے کف کو اُبھارنا چاہیئے۔ تاکہ اپنے آپ قے آجائے۔

اسی طرح جسے مُسہل دینا ہو۔ اُسے کف کو نہ بڑھانے والے جنگلی جانوروں کے مانس رس اور یُوش کے ذریعے سنگدھ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ دیہاتی وغیرہ جانوروں کے مانس کے استعمال سے کف کے بڑھ جانے کی وجہ

سے قے بسہولت ہو جاتی ہے۔ اور تھوڑے کف والے کو مسہل آسانی سے ہو جاتا ہے۔ کف کی قلت کی صورت میں قے آور دوائیں نیچے کو چلی جاتی ہیں۔ اسی طرح کف کی زیادتی کی حالت میں دست آور ادویات اوپر کو چلی آتی ہیں۔

جس شخص کو قے کرانی ہو۔ اُسے پہلے سنگدھ کر کے اچھی طرح سے قے ہو جانے پر پییا وغیرہ کو کام میں لائیں۔

اسی طرح جسے مسہل کرانا ہو۔ اُسے پہلے سنیہن اور پھر سویدن دے کر مناسب مسہل دینا چاہیئے۔

شودھن (اندرونی صفائی) تین طرح کا ہوتا ہے۔ اعلیٰ۔ ادنےٰ اور درجہ اوسط۔ ان تینوں طرح سے شدّھ ہونے والے اشخاص کو پییا۔ ولیپی۔ کرتاکرت یوش اور مانس رس کا بہ ترتیب۔ تین۔ ایک اور دو مرتبہ استعمال کرانا چاہیئے۔

پییا وغیرہ سے اندرونی حرارت کے بڑھنے کی تمثیل:۔

جس طرح آگ کی ایک چنگاری پہلے تنکے۔ پھر اُپلے پھر لکڑی میں لگ کر بہت بڑھ جاتی ہے۔ ویسے ہی شدّھ آدمی کی پییا وغیرہ سے بہ ترتیب بڑھائی ہوئی حرارتِ ہاضمہ بہت مضبوط اور سب کو ہضم کرنے کے قابل ہو جاتی ہے۔

ومن وریچن کے ویگ:۔

قے کے چار ویگ ادنےٰ۔ چھ درمیانہ اور آٹھ اعلیٰ ہوتے ہیں۔ اسی طرح وریچن کے دس ویگ ادنےٰ۔ بیس درمیانہ اور تیس ویگ

اعلےٰ ہوتے ہیں۔

خارج شدہ قے کی مقدار اگر ایک پرستھ ہو۔ تو اعلےٰ۔ تین پرستھ ہو۔ تو درمیانہ اور آدھا پرستھ ہو۔ تو ادنےٰ ہوتی ہے۔

اسی طرح ویریچن کے ذریعے نکلے ہوئے فضلے کی مقدار اگر دو پرستھ ہو تو ادنےٰ۔ تین پرستھ ہو۔ تو درمیانہ اور چار پرستھ ہو۔ تو اعلےٰ سمجھنی چاہیئے۔

ومن و ویریچن کی اودھی (میعاد):۔

قے میں جب تک پت نہ آنے لگے۔ تب تک قے کراتے جانا چاہیئے۔ اور جب تک پاخانے میں کف نظر نہ آئے۔ تب تک دست کراتے رہیں۔

ویریچن کی مندرجہ صدر تعداد میں دوائی کے پیتے ہی جو دو تین ویگ ہوتے ہیں۔ وہ گنے نہیں جاتے۔

اسی طرح ومن ویگوں میں بھی پہلے دو تین ویگ شمار نہیں کئے جاتے جن میں پی ہوئی دوائی نکلتی ہے۔

کف۔ پت اور ڈکاروں کا بہ ترتیب آنا قے کے ٹھیک ٹھیک ہو جانے کی علامت ہے۔ ومن کے ٹھیک ہو جانے پر ہردا۔ پسلیاں۔ مُوردھ اندریاں اور جسم کے تمام سوراخ صاف ہو جاتے ہیں۔ اور بدن بھی ہلکا ہو جاتا ہے۔

اگر قے ٹھیک نہ ہوئی ہو۔ تو پھوڑے۔ پھنسیاں۔ کھُجلی۔ ہردے اور اندریوں کی اشدھی اور جسم میں گرانی رہتی ہے۔

قے کے ضرورت سے زیادہ ہونے کی صورت میں پیاس۔ موہ (بیخبری)

مُورچھا (غشی)۔ وات کوپ۔ نیند کا نہ آنا اور کمزوری ہوجاتی ہے۔

ویچن کے ٹھیک ہوجانے پر تمام سروت (سوراخ) صاف ہوجاتے ہیں۔ اندریاں تروتازہ ہوجاتی ہیں۔ جسم میں ہلکا پن آجاتا ہے۔ طاقت بڑھتی ہے۔ حرارت ہاضمہ تیز ہوجاتی ہے۔ بیماری دُور ہوجاتی ہے۔ پاخانہ۔ پت۔ کف اور بادِ مخالف بخوبی طور پر بالکل خارج ہوجاتے ہیں۔

ویچن کے ٹھیک نہ ہونے کی حالت میں کف پت اور وات کا کوپ ہوتا ہے حرارتِ ہاضمہ مند ہوجاتی ہے۔ جسم بھاری ہوجاتا ہے۔ زُکام۔ اُونگھ اور اروچی ہوتی ہے۔ نیز وات کا پرتی لوم ہوتا ہے۔

ضرُورت سے زیادہ دست آنے پر کنج۔ رکت پت۔ کھشیج اور وات امراض پیدا ہوجاتے ہیں۔ بدن کے سوجانے۔ اعضا شکنی۔ کلانتی۔ لرزہ۔ نیند کے زائل ہوجانے۔ تما پرولیش جنون اور ہچکی کی شکایات رُونما ہوجاتی ہیں۔

ٹھیک ومن۔ ویچن کے بعد بہ ترتیب پیپا وغیرہ کا استعمال کرا کے نویں دن چاولوں کا بھات کھلا کر گھی پلائیں۔ یا انوواسن وستی دیں۔ بعد ازاں تین روز کے پیچھے جسم کو تیل سے بخوبی طور پر مالش کرا کے کچھ کھلا کر نروہن وستی دیں۔

نروہن کے لوٹ آنے پر دوش اور بل کو ملحوظ رکھ کر جنگلی جانوروں کا مالش رس پلائیں۔ اور انوواسن کے قابل ہوجانے پر اُسی دن رات کے وقت تھوڑا سا کھانا کھلا کر انوواسن وستی دیں۔

شیت اور بسنت رتُو میں دن کے وقت اور شرد۔ گرکھشم نیز ورشا رتُو میں رات کے وقت انوواسن وستی دینی چاہیئے۔

سنیہہ پان میں جو جو دوش بیان کئے گئے ہیں - وُہ سب ہی انوواسن میں بھی ترک کر دینے چاہئیں -

انوواسن کے تیل کے لوٹ آنے پر رات کو فاقہ کرا کے علے الصبح کھانا کھلائیں اور انوواسن تیل کے رات کے وقت لوٹ آنے پر رات کو کھانا کھلا کر تین یا پانچ روز بعد پھر انوواسن دیں -

اس طرح دوشوں کے مطابق نروہن سے دو دن - تین دن یا پانچ دن بعد انوواسن دستی دینی چاہیئے -

کچھ امراض میں ایک یا تین دستیاں - پتج روگوں میں پانچ یا سات - اور وات ج وکاروں میں نو یا گیارہ دستیاں دینی چاہئیں - اس طرح دستیاں ہمیشہ طاق تعداد میں دینی چاہئیں - جُفت کبھی نہ دیں -

دریچن کے بعد سات روز تک نروہن دستی نہ دینی چاہیئے - کیونکہ دریچن کے ذریعے شُدھ ہونے والے مریض کو نروہن کا دینا اُس کے تمام جسم کو لاغر کر دیتا ہے -

دستی کے فوائد:-

دستی عُمر کو برقرار رکھتی ہے - راحت - آیو - طاقت - حرارت ہاضمہ میدہ خُوش آوازی اور خُوبصُورتی کو بڑھاتی ہے - بچوں - بُوڑھوں اور جوانوں سب کو فائدہ دیتی ہے - یہ سب امراض کو دُور کر دیتی ہے - اور کوئی تکلیف نہیں دیتی - پاخانے - پت - پیشاب - وایُو اور کف کو خارج کرتی ہے مضبوطی کو بڑھاتی ہے - ویرج پیدا کرتی اور صاحب اولاد بناتی ہے -

نروہن دستی کے فوائد:-

نردہن وستی تمام جسم کے دوشوں کو نکال کر تمام خرابیوں کو دُور کر دیتی ہے
اگر نروہن کے ذریعے جملہ سروت (سوراخ) صاف ہو جائیں۔ اور پھر
سنیہن کرم کیا جائے۔ تو طاقت اور خوبصورتی بڑھ جاتی ہے۔

انو واسن وستی کے فوائد:-

وائیو کے دفعیے کے لئے انو واسن وستی سے بڑھ کر اور کوئی اچھی تدبیر نہیں
ہے۔ کیونکہ تیل کی چکنائی سے وائیو کی خشکی۔ کثافت سے لطافت اور
گرمی سے سردی دُور ہو جاتی ہے۔ تیل بہت جلد من کو خوش کر دیتا ہے۔
اور ویرج۔ طاقت جسمانی حرارت ہاضمہ نیز تر و تازگی کو بڑھا دیتا ہے۔
جس طرح درخت کی جڑ میں پانی ڈالنے سے اس کے پتے سبز۔ پُر رونق
اور اُن کی نوکیں نرم ہو جاتی ہیں۔ اور وقت پا کر درخت بڑھ جاتا اور
بہت سے پھل پھول دینے لگتا ہے۔ ویسے ہی انسان کے لئے انو واسن
وستی مفید ہوتی ہے۔
ایسے اشخاص کے لئے جو وائیو سے ستبدھ۔ سکڑے ہوئے۔ لولے اور
امراض زدہ ہوں۔ اور جن کے ہاتھ پاؤں میں وائیو پھیلی ہوئی ہو۔ وستی
بہت اچھی تدبیر ہے۔ نیز اپھارے۔ شول۔ اروچی اور گلھشی دانج روگوں والے
اشخاص کے لئے بھی وستی ایک نہایت ہی مفید تدبیر ہے۔
جن عورتوں کو وانج روگوں کی وجہ سے حمل نہیں ٹھہر سکتا۔ اور جو مرد
کمزور اندریوں والے اور لاغر ہوں۔ اُن کے لئے بھی وستی ایک نہایت
مفید چیز ہے۔ پت کے غلبے والے امراض میں ٹھنڈی تاثیر والی ادویات کے
ملاپ سے اور سردی سے پیدا ہونے والے امراض میں گرم ادویات

کی ترکیب سے وستی تیار کر کے استعمال کرانی چاہیئے۔ یعنی جیسا مرض ہو۔ اُس کے خلاف خواص رکھنے والی ادویات کے ملاپ سے وستی دیں۔

وید کو چاہیئے۔ کہ جو امراض اندرونی صفائی کے قابل ہیں۔ اُن میں ورنگھن وستی نہ دے۔ کوڑھ اور پرمیہہ وغیرہ امراض میں۔ مید سنشٹ روگ میں اور دیگر سنشودھن کے قابل امراض میں وستی منع ہے۔

کھین کھشت۔ شوش۔ نہایت دُبلاپن اور مُورچھا والے مریضوں۔ نیز پہلے سنشودھت اشخاص کو بھی سنشودھن نہ دینا چاہیئے۔ ایسے اشخاص کو بھی سنشودھن نہ دیں۔ جن کے دوشوں میں وائو بندھ ہو

واتج روگوں میں وستی کی فضیلت:۔

ہاتھوں۔ پاؤں۔ شکم اور مرم ستھانوں میں ہونے والے امراض اُوپر کو چلنے والے امراض۔ اعضا اور جوارح کے امراض یہ سب امراض وات کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ وائو ہی پاخانے۔ پیشاب اور پت وغیرہ دوشوں کو مجتمع اور منتشر کرتی ہے۔ اس بڑھی ہوئی وائو کے دفعیہ کے لئے وستی کے سوا اور کوئی علاج نہیں ہے۔ اس لئے وستی کو چکتسا ردھ (کُل علاج کا نصف حصہ) تسلیم کیا جاتا ہے۔ بعضوں کی رائے میں وستی کو سمپورن چکتسا (سب امراض کا مکمّل علاج) بھی تسلیم کیا گیا ہے۔

ٹھیک وستی کی علامات:۔

ناف۔ کمر۔ پسلیوں اور کوکھ میں جا کر مل دوشوں کے اجتماع کو بلو کر جسم کو چکنائی دے کر اور پُرِش دوش کو ساتھ لے کر لوٹنے والی وستی سُسمیک پرتیکت دستی (ٹھیک وستی) کہلاتی ہے۔

ٹھیک نروہ وستی کی علامات:-

نروہن وستی کے ٹھیک طور پر ہو جانے کی صورت میں پاخانہ۔ پیشاب اور بادِ مخالف کا اخراج ہوتا ہے۔ روچی اور حرارت ہاضمہ بڑھ جاتی ہیں معدے گرمی۔ رودۂ مستقیم اور مثانے میں ہلکا پن آجاتا ہے۔ امراض دور ہو جاتے ہیں۔ دوش اعتدال پر آجاتے ہیں۔ اور طاقت بڑھ جاتی ہے۔

اَسمیک نروہ کی علامات:-

جب نروہن وستی کا ٹھیک عمل نہ ہو۔ تو سر۔ ہردے۔ گُدا۔ کوکھ اور لنگ (عضوِ تناسل) میں درد ہوتا ہے۔ سوج۔ زکام اور وِکرتکا ہو جاتی ہے۔ جی متلاتا ہے۔ ہوا رُک جاتی ہے۔ پیشاب نہیں آتا۔ اور کبھی دمہ بھی ہو جاتا ہے۔

اتی نروہ کی علامات:-

جب ضرورت سے زیادہ نروہ وستی استعمال کی جائے۔ تو وہی علامات ظاہر ہو جاتی ہیں۔ جو وریچن کے اتی یوگ میں بیان کی گئی ہیں۔

ٹھیک انوواسن وستی کی علامات:-

ٹھیک انوواسن ہونے پر تیل پاخانے کو لے کر باہر آجاتا ہے۔ خون وغیرہ ساتوں دھاتو اور پانچوں بدھی اندریاں تروتازہ ہو جاتی ہیں۔ نیند آجاتی ہے۔ جسم ہلکا ہو جاتا ہے۔ طاقت بڑھ جاتی ہے۔ اور پاخانہ و پیشاب وغیرہ اچھی طرح سے بافراغت خارج ہوتے ہیں۔

اَسمیک انوواسن کی علامات:-

انوواسن وستی کے ٹھیک نہ ہونے کی صورت میں جسم کے نچلے حصہ

شکم - بازوؤں - پُشت اور پسلیوں میں درد ہوتا ہے - جسم رُوکھا اور کھردرا ہو جاتا ہے - پاخانہ - پیشاب اور ہوا رُک جاتی ہے -

اتی انُوواسن کی علامات :-

انوواسن وستی کا اتی یوگ ہونے سے جی متلانے - موہ - کلانتی - اُداس - غشی اور پیٹ میں مروڑ ہونے کی شکایات نمایاں ہو جاتی ہیں -

انُوواسن وستی کا تیل جسم میں تین پہر تک رہنے سے جسم صاف ہوتا ہے تیل کے جلدی نکل آنے پر پھر انوواسن وستی دینی چاہیئے - کیونکہ اگر تیل جسم میں نہ ٹھہرا - تو جسم کو سنگدھ نہ کر سکیگا -

وستیوں کا شمار :-

کرم وستی تینتیس (۳۳) ہوتی ہیں - کال وستی پندرہ (۱۵) ہوتی ہیں - انوواسن اور نروہن وستیاں بارہ بارہ ہیں -

اِن وستیوں کے استعمال کی ترتیب یہ ہے - کہ سویدن - ومن - وریچن اور لنسیہ کرموں کے درمیان میں یہ وستیاں دی جاتی ہیں - اِس طرح سے کہ سنیہن اور سویدن کے بعد ایک سنیہہ وستی دے کر قے کرائیں - پھر ایک سنیہن وستی دے کر مسہل دیں - پھر ایک دفعہ سنیہن وستی اور ایک مرتبہ نروہن وستی دیکر اِس طرح سے بارہ نروہن وستیاں اور بارہ ہی سنیہن وستیاں دیں - اور بعد میں لنسیہ کرم کرائیں - پھر پانچ سنیہن وستیاں دیں ایک وستی چونکہ پہلے دی گئی تھی - اِس طرح سب مل کر تیس وستیاں ہوئیں - اِن کو کرم وستی بولتے ہیں -

وستی کے بعد وستی نہ دینی چاہیئے - ایک ایک وستی کے بعد پیا وغیرہ

کرموں کو کام میں لاتے رہیں۔

کال وستیاں پندرہ ہوتی ہیں۔ یہ وہ شامک توں میں وایو کی شانتی کے لئے دی جاتی ہیں۔ کال وستی کے استعمال کا طریقہ یہ ہے۔ کہ پہلے ایک سنیہہ وستی دیں۔ پھر ایک نروہ۔ اسی ترتیب سے بارہ وستیاں دیں۔ آخر بار تین سنیہہ وستیاں ایک کے بعد ایک دیں۔

یوگ وستیاں آٹھ ہوتی ہیں۔ یہ واجی کرن (قوت باہ کی ترقی) کے لئے دی جاتی ہیں۔ ان میں پہلے اور آخر میں ایک ایک انوواسن وستی دینی چاہیئے۔ اور بیچ میں تین نروہن اور تین انوواسن دیں۔

وات کے غلبے والے امراض میں تین۔ پانچ۔ چار یا چھ انوواسن وستیاں دیگر سمرتوں کی شدھی کے لئے نروہن وستی دیں۔

شرو ویچن کی ترکیب:

وسن ویچن وغیرہ کے ذریعے جب جسم کی صفائی ہو چکے۔ تو شرو ویچن کیلئے اوّل الذکر تیل سے پیشانی کو سنگدھ اور سوّن کریں۔

اس طرح مریض کی طاقت اور تینوں دوشوں کو دیکھ کر تین۔ دو یا ایک مرتبہ شرو ویچن دیں۔

شرو ویچن کے ٹھیک طور سے ہونے پر دکھ شتھل (ختم) - سر اندر اندریاں ہلکی ہو جاتی ہیں۔ اور سب سوراخ صاف ہو جاتے ہیں۔

لیکن اچھی طرح شرو ویچن نہ ہونے پر گلے میں کف چپکا رہتا ہے۔ سر میں گرانی ہوتی ہے۔ اور منہہ میں تھوک بھرا رہتا ہے۔

شرو ویچن اگر ضرورت سے زیادہ کیا جائے۔ تو پیشانی۔ آنکھوں کنپٹیوں

اور کانوں میں سُوئی چبھنے کا سا درد ہوتا ہے۔ اور مریض کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھا جاتا ہے۔

شر و ویچن کے اتی یوگ وغیرہ میں مریض کو سنگدھ کر کے نرم اور پتلا ترپن دینا چاہیئے۔ اِس میں تیز ادویات نہ ملائیں۔

مریض اور تندرست دونو اشخاص کی ایسی ادویات استعمال کرانے سے طاقت اور عمر بڑھتی ہے۔ مرض دُور ہو جاتا ہے۔

وستی وغیرہ کرموں میں جتنا وقت صرف ہوتا ہے۔ اُس سے دُگنا پیبا وغیرہ تدابیر پر عمل کرنے میں لگنا چاہیئے۔

پنچ کرم کے بعد پُرخوری۔ زیادہ بیٹھنا۔ زیادہ بولنا۔ زیادہ چلنا۔ دن کے وقت سونا۔ جماع کرنا۔ پاخانہ اور پیشاب وغیرہ حوائجِ ضروریہ کا روکنا غُصّہ افسوس۔ شیت اُپچار۔ دُھوپ سبے وقت کھانا اور غیر مفید غذا یہ سب باتیں ترک کر دینی چاہئیں۔

وستی کے نل کا مُنہہ اگر کُھرکا ہُوا ہو۔ یا ناہموار ہو۔ یا نواسیر کا سوراخ کف یا پاخانے سے بند ہو۔ تو اُس میں وستی نہ تو بسہولت داخل ہو سکتی ہے۔ نہ آ ہی سکتی ہے۔

وستی کا راستہ اگر دوشوں سے گھرا ہُوا ہو۔ یا وستی کی دوائی تھوڑی اور بے اثر تیل وغیرہ سے بنی ہو۔ تو بھی اُوپر کی ہی حالت ہوتی ہے۔

پاخانہ۔ بادِ مخالف اور پیشاب کی حاجت ہو رہی ہو۔ وائیو کا غلبہ ہو۔ گدا کمزور ہو۔ شکم نرم ہو۔ اور وستی کی چیز نہایت گرم اور تیز ہو۔ تو وستی کی چیز بہت جلد واپس لوٹ آتی ہے۔

میدا اور کف سے رُکی ہوئی وایو انگ سُپتی (اعضا کا سو جانا) اور سوج
پیدا کر دیتی ہے۔ بیوقوف وَید اِسے وات کی خرابی تصوّر کر کے انو واسن
وغیرہ کا استعمال کراتا ہے۔ مگر مرض بڑھتا ہی جاتا ہے۔
اِس طرح ایک دوش کے ذریعے دُوسرے دوش کا راستہ رُک جانے
پر دیگر امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔
دیگر دھاتوؤں سے بگڑے ہوئے دوش رُک کر اپنی اپنی دواؤں
سے دُور نہیں ہوتے۔
مریض کے مناسب غذا کھانے اور پرہیز سے رہنے پر بھی اگر مریض
کو دوائی ٹھیک طور سے نہ استعمال کرائی گئی ہو۔ یعنی کم۔ زیادہ یا
غلط طور سے استعمال کرائی گئی ہو۔ یا اُلٹے موسم میں دی گئی ہو
تو مرض دُور نہیں ہو سکتا۔

ادھیائے کا خلاصہ:-

اِس ادھیائے میں بھگوان اتری کمار نے عوام کے بھلے کے لیئے
وَمن۔ وِریچن وغیرہ پانچ کرموں سے علاقہ رکھنے والے بارہ سوالوں
کا جواب دیا ہے ؞

دُوسرا ادھیائے

پنچ کرمییہ سِدّھی

اے اگنی ولیش! کِن اشخاص کو پنچ کرم کرانے چاہئیں۔ اور کون اشخاص

ان پنچ کرموں کے ناقابل ہوتے ہیں۔ اب اُن کا بیان کیا جاتا ہے۔

پنچ کرموں کے ناقابل اشخاص:-

چنڈ۔ جو کھوں میں پڑنے کا حوصلہ رکھنے والا۔ ڈرپوک۔ احسان فراموش۔ دیس دروہی۔ اچھے وید کا دشمن۔ راگی۔ دِدوِشٹ۔ الم زدہ۔ اپنی حسب مرضی کام کرنے والا۔ ہمیشہ بے فکر۔ دشمن۔ مغرور وید سے بے اعتقاد اور شکّی مزاج نیز وید کی ہدایات پر عمل نہ کرنے والا یہ سب اشخاص پنچ کرموں کے ناقابل ہوتے ہیں۔ ایسوں کا علاج کرنے سے وید بڑے پاپ کا مرتکب ہوتا ہے۔ ان کے علاوہ باقی سب اشخاص سب قسم کے معالجات کے قابل ہوتے ہیں۔

مگر حالات کے تفاوت سے جو جو کام منع ہیں۔ اب اُن کی تفصیل بتاتے ہیں

وَمن کے ناقابل اشخاص:-

کمشت کھیں۔ نہایت موٹا۔ لاغر۔ بچّہ۔ بُوڑھا۔ دُبلا۔ شرانت۔ پیاسا بھوکا۔ محنت سے تھکا ہُوا۔ بارکشی سے تھکا ہُوا۔ سفر سے تھکا ہُوا۔ فاقہ کشی سے بے سکت ہُوا ہُوا۔ جماع۔ مطالعہ۔ ورزش اور چنتا سے تھکا ہُوا۔ کمبیام۔ حاملہ عورت۔ نازک مزاج۔ سنورت کوشٹ یعنی جسے بآسانی قَے نہ ہو سکے مُشکل سے قے کرنے والا۔ مائل بالعلاء رکت پت کا شاکی۔ دمن روگی۔ اُوردھگو وات روگی۔ آستھاپن وستی دیا ہُوا۔ انُوواسن وستی دیا ہُوا۔ ہردرد گی۔ اُداورت روگی۔ مُوتر اگھات کا شکار۔ پلیہہ روگی۔ گلم روگی۔ اُدر روگی۔ اشٹیلا روگی۔ سُور بھنگ روگی۔ تمر روگی۔ شِرو روگی۔ کنپٹی کے روگ والا۔ کان کے روگ والا۔ آنکھوں کے

روگ والا اور پسلی کے درد والا - یہ سب اشخاص قے کرانے کے ناقابل ہوتے ہیں -

مندرجہ صدر اشخاص کے قے کے ناقابل ہونے کی وجوہات:-

کھشت روگی کو اگر قے کرائی جائے - تو اس کا اُرا کھشت (زخم چھاتی) اور بھی بڑھ جاتا ہے - اور خون زیادہ خارج ہونے لگتا ہے

کھین - بہت موٹے - لاغر بچے - بوڑھے اور دُبلے اشخاص قے کے زور کو برداشت نہیں کر سکتے - اسلئے اُنکو قے کرانے سے جان کے جاتے رہنے کا اندیشہ ہوتا ہے -

سترانت - پیاسے اور بھوکے کو بھی انہی وجوہات سے قے نہیں کرائی جاتی ہے -

محنت - بارکشی - پیدل سفر - فاقہ کشی - جماع - مطالعہ - ورزش اور چلنا سے تھکے ہوؤں اور کھشیام روگیوں کو قے کرانے سے خشکی کے سبب اُن کے وات اور رکت کوپت ہو جاتے ہیں - گلے کی نالی میں سوراخ ہو جانے اور چھاتی میں زخم ہو جانے کا اندیشہ رہتا ہے -

حاملہ عورت کو قے کرانے سے حمل گر جاتا ہے - اور حمل کے متعلقہ دیگر امراض بھی رُونما ہو جاتی ہیں -

نازک مزاج کو قے کرانے سے اُس کا دل خراب ہو جاتا ہے - اس لئے اُوپر یا نیچے کی طرف سے خون زیادہ آنے لگتا ہے -

ایسے اشخاص کو نہیں جلاب اور قے سخت مشکل سے ہو سکتے ہیں - قے کرانے سے قے تو اچھی طرح سے ہو نہیں سکتی - لیکن جو شخص زبردستی قے لانا چاہتے ہیں - اُن کے دوش شتم کو تکلیف دیکر سر پہ - جکڑاہٹ

بے حسی ۔ بے قراری اور موت کو بھی پیدا کر دیتے ہیں۔
اُوردھوگامی (مائل باعلےٰ) رکت پت کو قے کرانے سے اُس کی اُڑان وائیو اُوپر کو اُٹھتی ہے ۔ جس سے جان جاتی رہتی ہے ۔ اور خُون بکثرت نکلتا ہے جیسے دمن روگ ہو۔ اُسے قے کرانے سے بھی مندرجہ اوّل حالت رُونما ہوتی ہے
اُوردھو وات روگی ۔ انڈواسن بستی کئے ہوئے اور آستھاپن وستی دئے ہوئے شخص کو قے کرانے سے بھی اُوردھو وات بکثرت نکلتی ہے ۔
ہردروگی کو قے کرانے سے اُس کے دِل کی حرکت بند ہو جاتی ہے ۔
اُداورت روگی کو قے کرانے سے اُس کا روگ بڑھ جاتا ہے ۔ جس سے مریض جلدی ہی ہلاک ہو جاتا ہے ۔
مُوترا گھات ۔ تِلی ۔ بائو گولہ ۔ اُدر ۔ اشٹیلا اور سُوڑ بھنگ کے مریضوں کو قے کرانے سے سخت تیز درد پیدا ہوتا ہے ۔
تمِرروگی کو قے کرانے سے درد سخت بڑھ جاتا ہے ۔ اِسلئے مندرجہ بالا تمام امراض میں قے ہرگز نہ کرائیں ۔

استثنا :-

مندرجہ بالا تمام امراض کی موجُودگی میں بھی اگر وِش ۔ متضاد کھانے ۔ گر (مصنوعی زہر) یا آم (کچے رس) سے پیدا ہونے والے عوارض موجُود ہوں ۔ تو قے کرانے کی ممانعت نہیں ہے ۔ کیونکہ یہ موخرالذکر امراض بہت تیز رفتار ہوتے ہیں ۔

قے کے قابل اشخاص :-

اوپر بیان کئے ہوئے مریضوں کے علاوہ دیگر اشخاص قے کرانے کے قابل

ہوتے ہیں ۔ زکام ۔ کوڑھ ۔ نئے بخار ۔ راج یکشما (سل) ۔ کھانسی ۔ دمہ ۔ گلو گرفتگی ۔ گل گنڈ ۔ شلیپد (فیل پا) ۔ میہہ ۔ ضعف ہاضمہ ۔ متضاد غذا کھانے ۔ مشکل الہضم غذا کھانے ۔ ہیضہ ۔ السک ۔ وش کھانے ۔ گرپان ۔ کاٹنے کے زہر ۔ دگدھ ۔ بشرا وغیرہ کے کاٹنے ۔ ادہوگت رکت پت ۔ کف پر سیک (رالوں کے ٹپکنے) ۔ بواسیر ۔ جی متلانے ۔ اروچی ۔ اودپاک ۔ اپچی ۔ مرگی ۔ جنون ۔ اتی سار ۔ سوج ۔ بھس ۔ منہہ کا پکنا ۔ دوش ستینہ (دودھ کا خراب ہو جانا) وغیرہ دایہ کے امراض خصوصاً مہا روگ ادھیائے میں بیان کئے ہوئے بیس قسم کے کف کے امراض ۔ یہ سب ومن سے علاج کے قابل ہوتے ہیں ۔ جیسے کھیت کی مینڈ توڑ دینے سے پانی کے نکل جانے کے سبب کھیتی سوکھ جاتی ہے ۔ ویسے ہی قے کے ذریعے دوشوں کے خارج ہو جانے سے مرض جاتی رہتی ہے ۔

جلاب کے ناقابل مریض :-

مندرجہ ذیل مریضوں کو جلاب نہ دینا چاہیئے ۔ جیسے نازک مزاج ۔ کھشت گد (جن کی گدا میں زخم ہو) ۔ مکت نال (جن کی پاخانے کی نالی پاخانوں کے سبب سے ڈھیلی پڑ گئی ہو) ۔ ادہوگامی رکت پت والے ۔ فاقہ کشی سے لاغر ہونے والے ۔ دبلی اندریوں والے ۔ ضعف ہاضمہ والے ۔ نروہن وستی دئے ہوئے ۔ شہوت وغیرہ وجوہات سے پریشان چت والے ۔ اجیرن روگی ۔ نئے بخار والے ۔ مداتیہ روگ والے ۔ اپھارے کے شاکی ۔ شلیہ کی شکائت والے ۔ مضروب (چوٹ لگے ہوئے) ۔ اتی سنگدھ یا اتی رو کھشن ۔ سخت پیٹ والے ۔ نیز ومن کے بیان میں اوپر

بتائے ہوئے کھشت سے لے کر حاملہ عورت تک تمام مریض جلاب کے ناقابل ہوتے ہیں۔

نازک مزاج شخص کو دست دینے سے اُس کا ہروا کرشت ہوجاتا ہے۔

جس کی گدا میں زخم ہو۔ اُسے جلاب دینے سے ٹہنک اور سخت تیز درد ہوتا ہے

مُکت نالی مریض کو زیادہ جلاب دینے سے جان ہلاک ہوجاتی ہے۔

ادہوگامی (مائل باسفل) رکت پت والے کو جلاب دینے سے خون بکثرت خارج ہونے لگتا ہے۔

فاقہ کش۔ دُبلی اِندریوں والے ضُعف باللمس والے اور نروہن دستی دیے ہوئے جلاب آور دوائی کے زور کو برداشت نہیں کر سکتے۔

شہوت وغیرہ جذبات سے منتشر الخیال اشخاص کو دست نہیں آسکتے۔ اور اگر بمشکل آ بھی جائیں۔ تو اُن کے نچلے راستوں میں تمام دوش بگڑ جاتے ہیں۔

اجیرن والے کو جلاب دینے سے آم دوش پیدا ہوجاتا ہے۔

نئے بخار میں جلاب دینے سے آم دوش کا اخراج نہیں ہوسکتا۔ بلکہ وات بگڑ جاتی ہے۔

مداتیہ روگی کے شراب کی وجہ سے لاغر شدہ جسم میں جلاب دینے سے وائو پرانوں کو روک دیتی ہے۔

اپھارا والے اور اپھارے کی طرف رجحان والے شخص کو جلاب دینے سے اُس کے رودہ مستقیم میں جمع شدہ وائو پھیل کر بہت جلد نہایت تیز اپھرا بلکہ موت کو بھی لا کھڑا کرتی ہے۔

شلیہ اردت اور آہت شخص کے زخم میں وائیو رہتی ہے۔ اس حالت میں اگر جلاب دیا جائے۔ تو جان ہلاک ہوجاتی ہے۔

اتی سنگدھ شخص کو جلاب دینے سے اُس کا اتی یوگ ہوجاتا ہے۔

رُوکھے مریض کو جلاب دینے سے وائیو اُس کے اعضا کو جکڑ لیتی ہے۔

سخت شکم والے مریض کو جلاب دینے سے دوش حرکت میں آکر ہردے میں درد۔ پردوں کا ٹوٹنا۔ اپھارہ۔ اعضا شکنی۔ قے۔ غشی اور کلانتی پیدا کر کے جان کو بھی ہلاک کر دیتے ہیں۔

کھشت روگی سے حاملہ عورت تک جتنے اشخاص کا اُوپر بیان کیا گیا ہے اُنہیں جلاب دینے سے ومن کے ذکر میں بیان کئے ہوئے امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔

اس لئے ان سب اشخاص کو جلاب نہ دینا چاہیئے۔

جلاب کے قابل مریض:۔

اُوپر بیان کئے ہوئے مریضوں کو چھوڑ کر باقی سب اشخاص جلاب کے قابل ہوتے ہیں۔ کوڑھ۔ بخار۔ پرمیہہ۔ اُوردھ رکت پت۔ بھگندر۔ اُدر روگ۔ بواسیر۔ ورِدھن۔ تلی۔ باؤگولہ۔ اربُد۔ گل گنڈ۔ گرنھتی۔ ہیضہ۔ السک۔ مُوترا گھات۔ کرمہائے شکم۔ وِسرپ۔ بھُس۔ دردِ سر۔ دردِ پسلی۔ اُداورت۔ سوزشِ چشم۔ سوزشِ دہن۔ ہردروگ۔ چھائیاں نیلکا۔ امراضِ چشم۔ امراضِ انف۔ امراضِ دہن۔ امراضِ گوش۔ ہلیمک۔ دمہ۔ کھانسی۔ یرقان۔ مرگی۔ جنون۔ وات رکت۔ یعنی دوش شُکر دوش۔ بخر۔ اروچی۔ نا پاک سے قے۔ سوجن۔ وِسپھوٹک اور

مہا روگ ادھیائے میں بیان کی ہوئی چالیس پیتج امراض بالخصوص جلاب سے دُور ہوتی ہیں۔

ان سب امراض میں وریچن ہی سب سے افضل تدبیر ہے۔

جس طرح آگ کے بجھ جانے پر گھر میں خود بخود شانتی ہو جاتی ہے۔ ویسے ہی وریچن کے ذریعے دوشوں کے خارج ہو جانے سے جسم کے امراض خود بخود دُور ہو جاتے ہیں۔

آستھاپن وستی کے ناقابل اشخاص:-

مندرجہ ذیل مریض آستھاپن وستی کے ناقابل ہوتے ہیں۔ جیسے:-

اجیرن روگی - اتی سنگدھ - پیت سنیہہ - انگلشٹ دوش - ضعف ہاضمہ والے - [illegible] تھکا ہوا - نہایت لاغر - بھاری کھایا ہوا - نہایت دبلا بھوکا - پیاسا - تھکا ہوا - پیٹ [illegible] سے کریشٹ والا - جلاب لینے والا زخمی - [illegible] غصہ [illegible] ڈرا ہوا - خائف - متوالا - غش خوردہ - [illegible] روگی - [illegible] تھوک [illegible] رہنے کا شاکی - دمے والا - کھانسی [illegible] - السک کا مریض - نہایت [illegible] سے کم [illegible] کی حالت - اتیسار کا مریض - مدھومیہہ روگی اور کوڑھی

یہ سب آستھاپن وستی کے ناقابل ہوتے ہیں۔

کیونکہ اجیرن روگی - اتی سنگدھ اور پیت سنیہہ والے مریضوں کو آستھاپن وستی دینے سے اُدر روگ - غشی اور سوجن پیدا ہو جاتی ہے۔

انگلشٹ دوش اور ضعف ہاضمہ والے اشخاص کو آستھاپن وستی دینے سے کھانے سے نہایت سخت نفرت ہوتی ہے۔

سواری سے تھکے ہوئے کو آستھاپن وستی دینے سے وستی کھشوبھت ہو کر بہت جلد اُس کے جسم کو سُکھا دیتی ہے۔

نہائت دُبلے۔ بھُوکے۔ پیاسے اور تھکے ہوئے کو آستھاپن دینے سے اوّل الذکر خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

نہائت لاغر کو آستھاپن دینے سے وُہ اور بھی لاغر ہو جاتا ہے۔

پانی پینے اور کھانا کھانے کے بعد وستی دینے سے مریض کی وائیو اُوپر نیچے اُت کلیشت ہو کر اور وستی کو اُت کھشپت کر کے بہت جلد وستی میں مُہلک خرابیاں برپا کر دیتی ہے۔

قے کرنے والے اور جلاب دئے ہوئے کا جسم پہلے ہی رُوکھا ہوتا ہے۔ اس پر بھی اگر اُسے آستھاپن وستی دی جائے۔ تو گوشت کھشار کی طرح اُس کے جسم کو جلا دیتی ہے۔

جس شخص نے نسیہ کرم کیا ہو۔ اُسے آستھاپن دینے سے اُس کے تمام سروت رُک کر نسیہ کرم کے فوائد کو زائل کر دیتے ہیں۔

غُصّہ میں گھبرائے ہوئے اور خوف زدہ شخص کو آستھاپن وستی دینے سے وستی اُوپر کو چلی جاتی ہے۔

متوالے اور غش خوردہ کو نہائت بگڑی ہوئی حالت میں وستی دینے سے چت اُپ گھات ہو جاتا ہے۔

وسن روگی۔ دمہ والے۔ کھانسی والے اور ہچکی والے کو آستھاپن وستی دی جائے۔ تو اُس کے آستھاپن کو وائیو اُوپر کی طرف لے جاتی ہے۔

بدھ اُدر - چھدر اُدر - دکودر اور آدھمان میں وستی دینے سے پیٹ میں سخت اپھرا پیدا ہو جاتا ہے - اور جان جاتی رہتی ہے -

السک - ہیضے - آم گربھ اور اتیسار میں آستھاپن دینے سے آم کرت دوش پیدا ہو جاتے ہیں -

مدھومیہہ اور کوڑھ میں آستھاپن دینے سے مرض بڑھ جاتا ہے - اسلئے اُوپر لکھے ہوئے امراض میں آستھاپن وستی نہ دینی چاہیئے -

آستھاپن کے قابل مریض :-

مندرجہ بالا امراض کے علاوہ دیگر امراض آستھاپن کے قابل ہوتے ہیں جیسے سروانگ وات - ایکانگ وات - گلھشی روگ - ادہو وایُو - پیشاب اور وید یح کا رُک جانا - طاقت کا زوال - درن گھٹنے - مانس گھٹنے - ویریح گھٹنے - اپھارہ - اعضا کا سو جانا - کرمی کوشٹ - اُداورت - اتیسار - اُستخوان شکنی - تلی - بائگولہ - ہردروگ - بھگندر - جنون - بخار - وُدھن شرا شُول - درد کان - دل گرفتگی - پارشوگرہ - پرشٹ گرہ - کٹی گرہ - لرزہ - آکھشیپ - انگ گورو - جسم کا نہایت ہلکا ہو جانا - رج گھٹنے - خون حیض کا نہ آنا - وِشم اگنی - نتمب شُول - جانُو شُول - جنگھا شُول اُرُو شُول - ٹخنوں میں درد - یُونی شُول - باہُو شُول - اُنگلیوں میں درد ہتھیلی کا درد - کندھوں میں درد - درد دانت - درد پسلی - اسھتی شُول شوش - ستمبھ - انتڑیوں کا بولنا - پریہہ کرتا اور مہاروگ ادھیائے میں بیان کردہ اسی قسم کی وات ویادھیاں بالخصوص آستھاپن وستی سے دُور ہو جاتی ہیں -

اِن روگوں کے دفعیے کے لئے آستھاپن وستی سب سے افضل تدبیر ہے جیسے جڑھ کاٹ ڈالنے سے نباتات یکدم مُرجھا جاتی ہیں۔ ویسے ہی آستھاپن دینے سے بھی تمام روگ جڑھ سے دُور ہو جاتے ہیں۔

انوواسن وستی کے ناقابل مریض:-

جو امراض آستھاپن وستی کے ناقابل بیان کی گئی ہیں۔ اُنہی میں انوواسن وستی بھی نہ دینی چاہیئے۔ خصوصاً اُبھکت بھکت۔ تازہ بخار۔ بھُس۔ کھانسی۔ یرقان۔ پرمیہہ۔ بواسیر۔ زُکام۔ اروچی۔ ضُعف ہاضمہ۔ دُبلاپن۔ تلی۔ کف اُدر۔ اُرُوستمبھ۔ پاخانے کا پھٹا ہُوا سا آنا۔ پیٹ وِش پینے گر۔ کف ابھشیند۔ بھاری کوشٹ۔ شلیپد روگ۔ گل گنڈ روگ۔ اپچی اور کِرمی کوشٹ۔ اِن سب امراض میں انوواسن وستی نہ دینی چاہیئے۔

کیونکہ نہار پیٹ انوواسن وستی دینے سے وستی کا مُنہہ کھُلا رہنے کے سبب تیل اُوپر کو چلا جاتا ہے۔

نئے بخار۔ بھُس۔ یرقان اور پرمیہہ میں انوواسن وستی دینے سے دوش اُتکلیشت ہو کر اُدر روگ کو پیدا کر دیتے ہیں۔

بواسیر میں انوواسن وستی دینے سے چکنائی بواسیر کو ابھشیندی کر کے آدھمان پیدا کر دیتی ہے۔

اروچی میں انوواسن دینے سے انتر ورودھی ہو کر زندگی کو ہلاک کر دیتی ہے۔

ضعفِ ہاضمہ اور دُبلاپن میں انوواسن دینے سے حرارتِ ہاضمہ نہایت مدھم ہو جاتی ہے۔

زکام اور تلی میں انوواسن وستی دینے سے سب دوش اور بھی بڑھ جاتے ہیں اس لئے ان تمام روگوں میں انوواسن وستی نہ دینی چاہیئے۔

انوواسن وستی کے قابل اشخاص:-

جن امراض میں آستھاپن وستی کا استعمال کیا جاتا ہے۔ انہی میں انوواسن وستی کا بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ بالخصوص خشکی والے۔ تیز ہاضمہ والے اور صرف وات کی امراض میں مبتلا شدہ اشخاص کو تو انوواسن وستی ضرور ہی دینی چاہیئے۔

ان سب امراض کے لئے انوواسن وستی سب سے افضل تدبیر ہے۔ جیسے جڑھ کے کاٹ دینے سے نباتات کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ ویسے ہی انوواسن وستی کے استعمال سے سب امراض کی جڑھ کٹ جاتی ہے۔ اور جس طرح درخت کی جڑھ میں پانی ڈالنے سے وہ نیچے سے اوپر تک ہرا بھرا ہو جاتا ہے۔ ویسے ہی انوواسن وستی کے استعمال سے مریض کی سب دھاتو ترو تازہ ہو جاتی ہیں۔

شرو ویرچن کے ناقابل اشخاص:-

مندرجہ ذیل مریض شرو ویرچن کے قابل نہیں ہوتے۔ جیسے اجیرن روگی۔ بھات کھائے ہوئے۔ پیت سنیہہ۔ پانی یا شراب پینے کے تمنائی۔ سنات بشرا (سر سمیت نہانے والے)۔ سنا تو کام (نہانے کے خواہشمند)۔ بھوکے۔ پیاسے۔ تھکے ہوئے۔ غش خوردہ۔ ہتیار سے زخم کھائے ہوئے۔ لاٹھی سے مضروب۔ جماع اور ورزش سے تھکے ہوئے شراب خوری کی وجہ سے تکان آلودہ۔ نئے بخار والے۔ رنجیدہ۔ جلاب

دئے ہوئے۔ انووا سن وستی کئے ہوئے۔ حاملہ عورت اور تازہ زُکام میں
مُبتلا اشخاص کو شرو وریچن نہ دیں۔

علاوہ ازیں سبے موسم اور جس دن بادل گھر رہے ہوں۔ اُس دن
بھی شرو وریچن نہ دیں۔

کیونکہ اجیرن روگی اور بھات کھائے ہوئے کو شرو وریچن دینے سے
دوش اُور دھو واہی سروتوں کو روک کر کھانسی۔ دمہ۔ ومن روگ اور
زُکام پیدا کر دیتے ہیں۔

پیت سلیشمہ اور پانی یا شراب پینے کے تمنائی کو شرو وریچن دینے سے
مُنہ سے پانی ٹپکنے۔ ناک سے پانی بہنے۔ آنکھوں میں چیپ آجانے۔ نیتر روگ
اور شرو روگ پیدا ہو جاتے ہیں۔

سر سمیت نہانے والے اور نہانے کے خواہشمند کو شرو وریچن دینے
سے زُکام ہو جاتا ہے۔

بھوکے کو شرو وریچن دینے سے وائیو کوپت ہو جاتی ہے۔

پیاسے کو شرو وریچن دینے سے پیاس بڑھ جاتی ہے۔ اور مُنہ سُوکھتا ہے
تھکے ہوئے۔ متوالے اور غش خوردہ کو شرو وریچن دینے سے وہی خرابیاں
پیدا ہو جاتی ہیں۔ جو آسنھاپن میں بیان کی جا چکی ہیں۔

ہتھیار سے زخم کھائے ہوئے اور لاٹھی سے مضروب شخص کو شرو وریچن دینے
سے نہائت سخت درد ہوتا ہے۔

جماع اور ورزش سے تھکے ہوئے شخص کو شرو وریچن دینے سے سر۔
کندھوں۔ آنکھوں اور چھاتی میں درد ہونے لگتا ہے۔

نئے بخار والے کو شرودریچن دینے سے بخار بڑھ جاتا ہے۔
افسوسناک شخص کو شرودریچن دینے سے دوش آنکھوں کی نالیوں میں داخل ہو کر تمر روگ پیدا کر دیتے ہیں۔
مُسہل دئے ہوئے شخص کو شرودریچن دینے سے وائیو کوپت ہو کر اِندریوں کو بے حرکت بنا دیتی ہے۔
الاداسن وستی دئے ہوئے شخص کو شرودریچن دینے سے کف ترقّی پا کر سر میں گرانی۔ کھجلی اور کرمی روگ پیدا کر دیتی ہے۔
حاملہ عورت کو شرودریچن دینے سے اُس کا حمل بڑھنے سے رُک جاتا ہے اور جنین کانا۔ بدوضع ناخنوں والا۔ پکھشا گھات روگ میں مُبتلا اور پنگلا (لولا) ہو جاتا ہے۔
نئے زُکام والے کو شرودریچن دینے سے سروت نکمّے ہو جاتے ہیں۔
بے موسم اور ابر والے دن شرودریچن دینے سے شیت۔ پُوتی ناسکا۔ اور سر روگ آدباتے ہیں۔
اس لئے ان مریضوں کو شرودریچن نہ دینا چاہیئے۔

شرودریچن کے قابل اشخاص:-

مندرجہ صدر امراض کے ماسوا روگوں میں شرودریچن کا دینا مفید ہوتا ہے جیسے شر روگ۔ دنت روگ۔ مینا ستمبھ۔ گل گرہ۔ ہنو گرہ۔ زُکام گل شنڈک شالوک۔ شُکر۔ تمر۔ ورتم روگ۔ چھائیاں۔ اُپ جہبّکا۔ آدھا سیسی۔ امراض گردن۔ سکندھ روگ۔ آسیہ روگ۔ ناسکا روگ۔ کرن روگ مُوتر روگ۔ مُوردھا روگ۔ کپال روگ۔ مستک روگ۔ اردت روگ۔

اُپ تنترک ۔اشتانک ۔گل گنڈ۔ دنت شُول۔ دنت ہرش۔ دنت وَل۔ اکھشی روگ ۔ادبُد۔سُوڑ بھید۔ واک گرہ ۔گدگدتا۔ اُردُدھوجترو گت روگ اور وات آدی روگ۔

اِن سب امراض میں شرو ویریچن افضل ترین علاج ہے۔

شرو ویریچن سر میں داخل ہو کر مغز اور ہنسلی میں ٹھہر کے خرابی برپا کرنے والے دوشوں کو نکال دیتا ہے۔

نسیہ کرم کی ترکیب:۔

برسات۔ سردی اور بسنت رِتُو میں نسوار دینی چاہیئے۔ اگر کوئی آتیہ اِت روگ پیدا ہو جائے۔ تو گرمی کے موسم میں دوپہر سے پہلے اور سردی میں دوپہر کے وقت اور برسات میں جس دن مطلع ابرآلود نہ ہو۔ تب نسوار دینی چاہیئے۔

ادھیائے کا خاتمہ:۔

اِس ادھیائے میں دمن ویریچن وغیرہ پانچوں کرموں کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔ جن وجوہات سے جو کرم جس شخص کے لئے مفید اور غیر مفید ہے۔ وہ بھی بتائی گئی ہیں۔

جو قواعد اِس ادھیائے میں بیان کئے گئے ہیں۔ وَید کو صرف اُنہی پر اکتفا نہ کر لینا چاہیئے۔ بلکہ اپنی عقل سے بھی اُسے کام لینا چاہیئے۔ اگر کسی قاعدے میں تبدیلی کی ضرورت دکھائی دے۔ تو تبدیلی کر دینے میں بھی کوئی ہرج نہیں ہے۔ مُلک ۔موسم اور طاقت جسمانی کے متعلق کبھی کبھی ایسی ضرورت بھی پڑ جاتی ہے۔ کہ اُس میں کرنے کے قابل کرم

ممنوع ہو جاتا ہے۔ اور نہ کرنے کے قابل اچھا اور کرنے کے قابل
سمجھا جاتا ہے۔

ومن روگ۔ ہردروگ اور گلم روگ میں قے نہیں کرائی جاتی۔ لیکن
کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ قے کرانی ہی پڑ جاتی ہے۔

کوڑھ میں وستی دینا منع ہے۔ لیکن اگر خاص حالات میں وستی دینا
پڑے۔ تو دی جا سکتی ہے۔

اس لئے اگرچہ تمام قواعد بتا دیئے گئے ہیں۔ تو بھی اپنی عقل کو
کام میں لانا ضروری بات ہے۔

اپنی عقل کو کام میں لانے سے جو کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ اُسے
"یدرچھا سِدھی" کہنا چاہیئے ؛

تیسرا ادھیائے

وستی سوتریہ سِدھی

ہمالیہ کی کیلاش نامی دلفزا چوٹی پر کوبیر کے گھر کے پاس ہی رشیوں
کی جماعت سے گھرے ہوئے مہرشی پُنر وسو وقت فرصت پاکر بیٹھے تھے۔
کہ اگنی ویش نے ہاتھ جوڑ کر پوچھا۔ بھگون! کس عمر میں کس طرح سے
وستی کا استعمال کرنے پر کامیابی حاصل ہو سکتی ہے؟ وستی نیتر کتنا
بڑا ہونا چاہیئے؟ وستی کس چیز سے بنائی جاتی ہے؟ وستی کا اندازہ
وضع اور فوائد کیا ہیں؟ کس شخص کو کس چیز کی بنی ہوئی وستی کیا

فوائد دکھلاتی ہے؟ نرو ہن کرم کی کلپنا کیا ہے؟ انوواسن وستی کی مقدار کتنی ہونی چاہیئے امراض کی شانتی کے لئے وستی دینے کے وقت کونسی ترکیب پر عمل پیرا ہونا چاہیئے؟ کس کے لئے کونسی وستی مفید ہوتی ہے؟

اگنی ویش کے ان سوالات کو سُنکر بھگوان اتری کمار بولے۔

دوش۔ دوائی۔ مُلک۔ موسم۔ موافقت۔ حرارتِ ہاضمہ۔ سَتو۔ اوج۔ عُمر اور طاقت کا نہائت غور کے ساتھ معائنہ کر کے وستی کے استعمال کرنے سے وُہ یقیناً مفید ثابت ہوتی ہے۔ باقی تمام تدابیر میں کامیابی بھی انہی باتوں کے غور کے ساتھ معائنہ کر کے ملحوظ رکھنے پر منحصر ہوتی ہے۔

وستی کا نیتر سونے۔ چاندی۔ سیسے۔ تانبے۔ پیتل۔ کانسی۔ ہڈی۔ لوہے لکڑی۔ بانس۔ ہاتھی دانت۔ سینگ۔ منی یا نل میں سے کسی ایک کا بن سکتا ہے۔ اور وستی کے مُنہ پر ایک کرنکا ہونی چاہیئے۔

چھ۔ بیس اور بارہ سالہ مریضوں کے لئے وستی بہ ترتیب چھ۔ بارہ اور آٹھ انگل لمبی ہونی چاہیئے۔ اور نل کا اندرونی سوراخ بہ ترتیب مونگ۔ مٹر اور جھڑبیری کے چھوٹے بیر کے برابر ہونا چاہیئے۔

وستی کے مُنہ پر بتی لگی رہنی چاہیئے۔ تاکہ اُس کے اندر کوئی چیز نہ گھس جائے۔ جتنی عُمر کے مریض کو وستی دینی منظور ہو۔ اُتنی ہی عُمر کے آدمی کے انگوٹھے کی موٹائی کے برابر وستی کی نلی کے نیچے کا محیط ہونا چاہیئے۔ اور مُنہ کا محیط ہاتھ کی چھنگلیا کے برابر ہونا چاہیئے۔

وستی کی نلی سیدھی۔ گاؤدُم۔ چکنی اور گول مُنہ والی ہونی چاہیئے۔ اُسی نلی کے چوتھے حصے میں مُنہ کی طرف ایک کرنکا اور نیچے کی طرف دو کرنکا ہونی

چاہئیں - بوڑھے بیل - بھینسے - ہرن یا بکرے کا مثانہ لے کر ایک چونگا بنوائیں۔ جو بہت مضبوط - سشراہین - بو سے خالی - کسیلے رنگ سے رنگا ہوُا - نرم اور صاف ہونا چاہیئے۔ مریض کی حالت پر غور کر کے وستی پُٹ چھوٹا یا بڑا رکھنا چاہیئے۔ اور یہ پُٹک وَل کے ساتھ ڈورے سے اچھی طرح باندھ دینا چاہیئے۔

اگر بیل وغیرہ کا مثانہ مل سکے۔ تو مینڈک وغیرہ کے چمڑے کی وستی بنا لیں - یا چارپایوں کے پیٹ کا درمیانی چمڑہ لیکر اُس سے وستی بنائیں۔ اگر کچھ بھی نہ مل سکے۔ تو گاڑھے کپڑے سے ہی کام چلا لیا جا سکتا ہے۔

آستھاپن کے لائق مریض کو کھانا ہضم ہو جانے کے بعد شُکل پکش کے شُبھ دن - نکھشتر - مہورت اور روگ کو دیکھ کر نہائت ہوشیاری کے ساتھ آستھاپن وستی دینی چاہیئے۔

کھرہٹی - گلو - ترپھلا - راسنا - ہر دو پنچ مُول سب ایک ایک پل - بکرے کا گوشت نصف تُلا اور آٹھ پل - سب کو آٹھ گنے پانی میں پکائیں - اور چوتھائی پانی باقی رہ جانے پر اُتار کر چھان لیں - اِس کاڑھے میں اجوائن راڑا - بل - کُٹھ - بچ - سونف - ناگر موتھا اور پیپل کے کلک دو دو تولے۔ گُڑ ایک پل - تیل اور گھی دو دو پرسرت نیز شہد اور سیندھا نمک ٹھیک طور سے ملا کر اچھی طرح بلو لیں - تا کہ سب یک جان ہو جائیں - اور وستی کو بائیں ہاتھ میں لیکر اُس میں مندرجہ بالا مرکب ڈال دیں - اور اُس کے مُنہہ کو اچھی طرح سے باندھ دیں - بعد ازاں وستی کے مُنہہ پر انگوٹھا رکھ کر بتی کو نکال ڈالیں - پھر مریض کے بدن پر تیل لگا کر پاخانہ اور پیشاب کی

حاجات رفع کرا کے اُسے تھوڑی دیر تھوکا رہنے دیں۔ اِس کے بعد مریض کو ہموار یا سر کی طرف سے قدرے جھکی ہوئی زمین پر لٹا دیں۔ مگر مریض کا بستر بہت اُونچا نہ ہونا چاہیئے۔ البتہ اُس پر نرم اور ملائم کپڑا اچھا ہوا ہونا چاہیئے۔ مریض کو بائیں کروٹ سے ایسے طور پر لٹائیں۔ کہ جسم سیدھا رہے۔ اور اُسکا بایاں ہاتھ سر کے نیچے بطور تکیہ کے رکھا ہو۔ پھر مریض کی دائیں ٹانگ کو سکڑوا کر بائیں کو پسارا ہُوا رہنے دیں۔

اِس کے بعد گدا اور وستی کے چوتھائی حصے پر چکنائی لگا کر وستی کو گدا میں آہستہ آہستہ داخل کرتے جائیں۔ وستی کا مُنہہ گدا میں پیٹھ کے بالشتے کی طرف ہونا چاہیئے۔ وستی کو داخل کرتے وقت دونوں ہاتھ مضبوط رہیں۔ کانپنے نہ پائیں۔ اور احتیاط رکھیں۔ کہ ہاتھ ہلکا بھی رہے۔ جب یہ سب کچھ ہو چُکے۔ تو وستی کی دوائی کو آہستہ آہستہ گدا میں داخل کریں۔ اور دوائی کے تمام وکمال داخل ہو چُکنے کے بعد وستی کے نل کو آہستہ آہستہ نکال لیں۔ اگر وستی کا نل گدا میں ترچھا جائے۔ تو دوائی کی دھار انتڑی کے اندر نہ داخل ہو سکیگی۔ اور اگر وستی کا مُنہہ گدا کے اندر جا کر اِدھر اُدھر ہٹ جائیگا۔ تو گدا کے اندر کی طرف زخم ہو جائیگا۔

جو وستی نہائت ہی آہستگی سے داخل کی جائیگی۔ وُہ انتڑیوں کے ٹھیک ٹکانے تک نہ پُہنچ سکیگی۔ اور جو بُہت زور سے چلائی جائیگی۔ تو وستی کی دوائی گلے تک پُہنچ جائیگی۔

الگ الگ وستیوں کے فوائد:۔

نہائت سرد وستی جسم میں سُمبھنا پیدا کر دیتی ہے۔

نہائت گرم دستی سے جسم میں جلن اور غشی پیدا ہوتی ہے۔
نہائت چکنی دستی جڑتا (بے حسی) پیدا کرتی ہے۔
علےٰ ہذا القیاس نہائت رُوکھی دستی وایُو کو لگاڑ دیتی ہے۔
نہائت تھوڑے نمک والی دستی کا ایوگ ہوتا ہے۔
دستی کی مقدار زیادہ ہونے پر اتی یوگ ہوتا ہے۔
تھوڑی مقدار والی اور گاڑھی دستی دیر کے بعد لوٹتی ہے۔
زیادہ نمک والی دستی جلن اور دست پیدا کر دیتی ہے۔ اس لئے دستی میں نمک اعتدال کے ساتھ ملانا چاہیئے۔

پہلے شہد۔ سیندھا نمک۔ اور چکنائی ملا کر بلوئیں۔ بعد ازاں اس میں کلک ملا کر [illegible] اس میں کوئی پتلی چیز ملا کر دستی میں بھریں۔

آم آشے (معدہ)۔ اگنی آشے (پتہ)۔ گرہنی اور ستھول انتر کا باقی حصہ انسان کے بائیں پہلو میں ہوتا ہے۔ اور گُدا کی تینوں [illegible] بھی بائیں طرف ہی کو لین ہوتی ہیں۔ اس لئے بائیں طرف لٹا کر دستی کا استعمال کرنے سے دستی سیدھی [illegible] چلی جاتی ہے۔ اس لئے بائیں پہلو کے بل لٹا کر ہی دستی دینی درست ہے۔

اگر دستی کے زیادہ دخول سے پاخانہ اور بادِ مخالف کی حاجت ہو جائے۔ تو دستی کو نکال کر پاخانہ اور بادِ مخالف کو خارج کر کے پھر دوسری دستی کو داخل کریں۔

دستی کے استعمال کے بعد تکیہ لگا کر مریض کو چت لٹا دینا چاہیئے۔ تاکہ دوائی کا اثر مریض کے جسم میں پہنچ جائے۔

پہلی وستی سے دایُو۔ دُوسری سے پت اور تیسری سے کف اپنے راستے پر آکر باہر نکل جاتے ہیں۔ وستی کے لَوٹ آنے پر قدرے گرم پانی سے جسم کو پُونچھ کر پتلے مانس رس کے ساتھ شالی چاولوں کا بھات کھلائیں۔ اس غذا کے ہضم ہو جانے پر شام کے وقت ہلکی غذا کی تھوڑی سی خوراک دیں۔ پھر ورنگھن کے لئے انوواسن وستی دیں۔ نروہ کی مقدار سے ایک چوتھائی تیل انوواسن وستی میں دیا جاتا ہے۔ یہ تیل کانجی اور ہلکی ادویات سے پکایا جاتا ہے۔ تیل بہت جلد نہ لَوٹ آئے۔ اس لئے چوتڑوں کو ہتھیلیوں سے آہستہ آہستہ تھپکتے رہنا چاہیئے۔ دونوں پاؤں کے انگوٹھوں کو قدرے کھینچنا بھی چاہیئے۔ نیز چت (لٹا) کر پاؤں کے تلووں کو آہستہ آہستہ ملتے رہیں۔ ایڑیوں۔ اُنگلیوں۔ دونوں پنڈلیوں اور دُکھیا اعضا و جوارح کو تیل سے ملتے رہیں۔ جب مریض کو کسی قدر چین سا معلُوم ہونے لگے۔ تو سر کے نیچے تکیہ رکھ دیں۔ تاکہ آرام نیند آجائے۔ تیج روگ میں اگر وایُو اعتدال پر ہو۔ تو پانچ حصّے کا [illegible] اور ایک حصہ سنیہ لینا چاہیئے۔ اگر وایُو بڑھی ہوئی ہو۔ تو [illegible] حصّے [illegible] حصہ تیل ڈالیں۔

اگر کف میں نروہن وستی دینا ہو۔ تو آٹھواں حصہ تیل ڈالنا چاہیئے۔ ایک برس کے بچّے کے لئے نروہن وستی کی مقدار ایک پل ہونی چاہیئے۔ اس سے آگے ایک ایک برس کے لئے ایک ایک پل ماترا بڑھاتے رہنا چاہیئے۔ یہ ترتیب بارہ سال تک کے بچّے کے لئے ملحوظ رہنی چاہیئے۔ بارہ سے اٹھارہ برس کی عُمر تک ہر سال دو دو پل بڑھاتے رہیں۔

پھر اٹھارہ برس سے ستر سال کی عمر تک یہی مقدار رکھنی چاہیئے۔
بچے اور بوڑھے کے لیئے نرم وستی کا استعمال ملحوظ رکھنا چاہیئے۔

لیٹنے کا قاعدہ :-

جس شخص کو وستی دی جائے۔ اُس کے پلنگ کے پائے نہ بہت بلند اور نہ بہت نیچے ہونے چاہئیں۔ پاؤں رکھنے کے لیئے اُن کے نیچے بھی تکیے ہونے چاہئیں۔ پلنگ پر بہت نرم بچھونا بچھائیں۔ چارپائی کا سرہانہ مشرق کی سمت میں ہونا چاہیئے۔ اور اوڑھنے بچھونے کے کپڑے سفید ہوں۔

غذا وغیرہ کا قاعدہ :-

وستی دینے کے بعد مرض کے مطابق دودھ۔ یوش اور ماس رس وغیرہ کے ساتھ بھوجن بنا کر کھلانا چاہیئے۔
سب قسم کی وستیوں میں غذا کا پہلا قاعدہ یہی ہے۔

وات ناشک نروہن پریوگ :-

بکرے کے مانس اور دش مول تشو کو آٹھ گنا پانی میں پکا کر ایک چوتھائی باقی رہنے پر چھان لیں۔ تین حصے یہ کاڑھا اور ایک حصہ تیل ملا کر کچھ کانجی ڈال کر ملا لیں۔
یہ نروہن پریوگ سب قسم کے وات روگوں کے دفعیئے کے لیئے نہائت اچھی چیز ہے۔
دیگر:- شال پرنی آدی پنچ مول۔ کھرٹی۔ پرول۔ ترائمان۔ انڈ کی جڑ اور جوؤں کو آٹھ گنا پانی میں پکائیں۔ جب چوتھائی پانی باقی رہ جائے۔ اُتار کر چھان لیں۔ چار سیر یہ کاڑھا اور دو سیر بکرے کا

مالش رس ڈالکر پھر پکائیں۔ جب وہ سیر باقی رہ جائے۔ تو اس میں پرنیگو۔ پیپل اور موتھا کا کلک نیز تیل۔ گھی۔ شہد اور سیندھا نمک ملا کر اچھی طرح سے بلو لیں۔ اور نروہن کے کام میں لائیں۔ تو حرارت ہاضمہ بڑھ جاتی ہے۔ گوشت بدن بڑھتا ہے۔ طاقت آتی ہے۔ اور آنکھوں کی بصارت میں ترقی ہوتی ہے۔

دیگر:۔ ارنڈ کی جڑ ڈھ تین پل۔ لگھو پنچ مول۔ راسنا۔ اسگندھ۔ کھریٹی۔ گلو پنر نوا۔ املتاس اور دیودار ایک ایک پل۔ بارڑ آٹھ پل۔ ان سب کو دو کنس پانی میں پکائیں۔ اور آٹھواں حصہ پانی باقی رہ جانے پر اُتار کر چھان لیں۔ اس کاڑھے میں سونف۔ ہاؤبیر۔ پرینگو۔ پیپل۔ ملٹھی۔ بچ۔ رسونت اندر جَو۔ موتھا اور سیندھا نمک دو دو تولہ۔ نیز شہد تیل اور گوموتر ملا کر دستی دیں۔ یہ دستی دینے اور لیکھن کے کام آتی ہے۔

دیگر:۔ ارنڈ کے تیل کی دستی دینے سے جنگھا۔ رانوں۔ پاؤں۔ دُم اور پیٹھ کا درد۔ کف آورت وایو۔ پاخانہ۔ پیشاب اور بادِ مخالف کا درد والا روکاؤ۔ آدھمان۔ پتھری۔ اھدیت کا آنا۔ آناہ۔ بواسیر اور گرہنی دوش بھی دور ہو جاتے ہیں۔

دیگر:۔ بکرے کا مانس پچاس پل آٹھ گنا پانی ڈال کر پکائیں۔ چوتھا حصہ باقی رہ جانے پر رس کو چھان لیں۔ اس مالش رس کو دہی اور انار رس کی کھٹائی ڈالکر دو پل تیل اور دو پل گھی میں تل کر سیندھا نمک اور ددارٹ ملا کر نروہن دستی کے کام میں لائیں۔ تو دیرج۔ حرارت ہاضمہ۔ طاقت۔ خوبصورتی اور گوشت بدن کو بڑھا دیتی ہے۔ تِمر روگ اور درد سر بھی دُور ہو جاتا ہے۔

دیگر:۔ ڈھاک کی چھال آٹھ پل کو دو کنس پانی میں پکا کر نصف باقی رہ جانے

پر چھان لیں پھر اس میں بچ اور پیپل ایک ایک پل۔ سونف دو پل۔ سیندھا نمک۔ شہد اور تیل ملا کر روہن کے کام میں لائیں۔ تو طاقت اور خوبصورتی بڑھ جاتی ہے۔ آناہ۔ درد پسلی۔ یونی دوش۔ باؤگولہ۔ اُداوت اور درد سب دُور ہو جاتے ہیں۔

دیگر۔ ملٹھی آٹھ پل۔ دودھ آٹھ گنا۔ پانی دودھ سے چوگنا ملا کر پکائیں جب صرف دودھ باقی رہ جائے۔ تو اس میں سونف۔ راڑا۔ پیپل۔ شہد اور گھی ملا کر روہن کے کام میں لائیں۔ تو وات رکت۔ سوربھنگ اور بسرپ روگ دُور ہو جاتے ہیں۔

پت روگ ناشک روہن وستی:-

ملٹھی۔ لودھ۔ ہڑ۔ صندل سُرخ۔ کنول اور نیلوفر ڈال کر دودھ کو پکائیں اور ٹھنڈا ہونے پر اُس میں جیونیہ گن کی ادویات کا نگدا چینی اور شہد ڈال کر پلائیں۔ تو پت روگ دُور ہو جاتے ہیں۔

دیگر۔ صندل سُرخ۔ پدماکھ۔ ردھی۔ ملٹھی۔ راسنا۔ اڑوسہ۔ اننت مُول لودھ مجیٹھ۔ کھریٹی۔ جوانسہ۔ شال پرنی آدی پنچ مُول اور ترن پنچ مُول۔ اِن سب ادویات کو دو دو کرش لے کر آٹھ گنا پانی میں کاڑھا بنا لیں۔ اور چوتھائی باقی رہ جانے پر اُتار کر چھان لیں۔ اس کاڑھے کے ساتھ نصف آڑھک دودھ پکائیں۔ جب صرف دودھ باقی رہ جائے۔ تو اُس میں مندرجہ ذیل ادویات کو پیس کر ڈال دیں۔ جیسے

جیونتی۔ میدا۔ ردھی۔ شتاور۔ برہت شتاور۔ کاکولی۔ کھشیر کاکولی۔ شتاور۔ مصری۔ جیوک۔ پدم رنیو۔ پنڈریا کاٹھ۔ کنول۔ نیلوفر۔ لودھ۔

کینچ کے بیج ۔ ملٹھی ۔ بداری کند ۔ موچ ۔ کیسر اور چندن ۔
ان سب ادویات کا چوُرن ملا کر نرون وستی کے کام میں لائیں ۔ جب یہ
دوائی باہر لوٹ آئے ۔ تو نیم گرم پانی سے جسم کو دہو کر جانگل مانس رس ۔ یا
دُودھ کے ساتھ شالی چاولوں کا بھات کھائیں ۔
اِس وستی کے استعمال سے سوزش ۔ اتیسار ۔ پَردر ۔ رکت پت ہردے روگ
عُبس ۔ وِشم جُوَر ۔ باؤ گولہ ۔ پیشاب کا رکاؤ ۔ قبض اور یرقان وغیرہ
تمام قسم کے پت روگ دُور ہو جاتے ہیں ۔
دیگر :۔ دراکھش آدی ادویات ۔ کنبھاری ۔ مہوا ۔ خس ۔ شارِوا ۔ صندل سُرخ
اور تھریٹی کے کلک میں چوگنا پانی اور آٹھ گنا دوُدھ ڈال کر پکائیں ۔
جب صرف دوُدھ باقی رہ جائے ۔ تو اُس میں شرا ونی ۔ مُدگ پرنی ۔
کینچ کے بیج اور ملٹھی کا کلک ملاویں ۔ پھر دو تولہ گیہوں کا آٹا ۔ شہد
گھی ۔ ملٹھی کا تیل ۔ ہرڑ ۔ بداری کند ۔ گنے کا رس اور گڑ ملا دیں ۔ اور
وستی کے کام میں لائیں ۔ تو پت کا دفعیہ ہو جاتا ہے ۔ نیز ہردے ۔
ناف ۔ پسلی اور پیشانی کی جلن ۔ اندرونی جلن ۔ مُوتر کرِچھر کی جلن ۔ کھین
کھشت روگ نشٹ شکر روگ اور پت اتیسار دُور ہو جاتے ہیں ۔

کف ناشک وستی :۔

کوشاتکی ۔ املتاس ۔ دیودارو ۔ مروڑ پھلی ۔ شارنگ اشٹا ۔ کڑا کی چھال
آک ۔ پاٹھا ۔ گلنقی اور تری کیٹری نیکر سب کو آٹھ گنا پانی میں پکائیں ۔
جب دس پرسرت پانی باقی رہ جائے ۔ تو کاڑھے کو الگ کر لیں ۔ اور
اُس میں سرسوں ۔ الائچی ۔ پارا اور سُنٹھ کے دو دو پل کلک ۔ زیرے

کا تیل۔ شہد۔ جوکھار۔ اور سرسوں کا تیل دو دو پل ملاکر نروہن وستی دیں تو کنج روگ۔ ضعف ہاضمہ اور اروچی روگ دُور ہوجاتے ہیں۔

دیگر:۔ پُرَول۔ ہرڑ۔ دیودارو اور پیپل کا کاڑھا پلانے سے بھی اُوپر لکھے امراض دُور ہوجاتے ہیں۔

دیگر:۔ ہردو پنچ مُول۔ ترپھلا۔ بل گری۔ اور راڑے کا آٹھ گُنا پانی میں کاڑھا بنالیں۔ پھر اِس کاڑھے میں گومُوتر۔ اِندر جَو۔ پاٹھا۔ راڑا اور موتھا کا کلک۔ سیندھا نمک۔ جوکھار۔ شہد اور تیل ملاکر نروہن دینے سے کف روگ۔ بھس۔ السک اور آم دوش دُور ہوجاتے ہیں۔

وائُو ناشک وستی:۔

راسنا۔ گلو۔ ارنڈ کی جڑھ۔ واوڑنگ۔ دیودارو۔ سپت چھد۔ خس۔ دیودارو۔ نیم کی چھال۔ سونکھیا۔ چرائتہ۔ پٹول۔ پاٹھا۔ کُنکی۔ موشک پرنی۔ دش مُول۔ موتھا۔ ترائیتری۔ سہانجنا اور ترپھلا کو آٹھ گُنا پانی میں پکائیں۔ چوتھائی باقی رہ جانے پر اُتار کر چھان لیں۔ پھر اِس کاڑھے میں مین پھل کا کاڑھا۔ گومُوتر۔ ملٹھی۔ پیپل۔ پرینگو۔ سونف۔ رسونت۔ سفید بچ۔ واوڑنگ۔ اِندر جَو۔ پاٹھا۔ موتھا اور سیندھا نمک کا کلک۔ نیز گھی۔ شہد اور تیل ملادیں۔ اور نروہن کے طور پر کام میں لائیں۔ تو کِرمی روگ۔ کوڑھ۔ پرمیہہ۔ وِدرِدھی۔ اُدر روگ۔ اجیرن اور کف دُور ہوجاتے ہیں۔ جو شخص رُوکھی ادویات کے استعمال سے آپ تربیت ہُوا ہو۔ اُس کے لئے بھی یہ وستی مفید ہوتی ہے۔ اِس سے وائُو دُور ہوجاتی ہے۔ جٹھر اگنی بڑھ جاتی ہے۔ امراض دُور ہوکر طاقت بڑھ

جاتی ہے۔ بادِ مخالف اور پیشاب کی روکاوٹ کو دُور کر کے وستی کے
سخت آٹوپ کو بھی دُور کر دیتی ہے۔
دیگر:- سانٹھ۔ انڈکی جڑھ۔ اڑوسہ۔ پاکھان بھید سفید سانٹھ۔ اجوائن
کھرنٹی۔ ڈھاک اور دش مُول سب ایک ایک پل۔ پل گری آٹھ پل۔ جَو
بیر۔ دھنیا۔ کُلتھی اور مین پھل دو دو پل لے کر اچھی طرح دھو کوٹ کر ایک
آڈھک پانی اور ایک آڈھک دُودھ ملا کے پکا کر دودھ باقی رہ جانے
پر سفید کپڑے میں چھان لیں۔ پھر اُسی دُودھ میں بچ۔ سونف۔ دیودارو
کُٹھ۔ ملٹھی۔ سرسوں۔ پیپل۔ اجوائن اور راڑے کا کلک۔ گڑ سیندھا نمک
شہد دو پل۔ تیل دو پل اور گھی دو پل ملا کر نیم گرم کر کے نروہن وستی کے
کام میں لائیں۔ تو دُوندَوج روگ دُور ہو جاتے ہیں۔
واتج ویادھی میں ایک وقت ایک ہی تر گرم نروہن وستی دینی چاہیئے۔
پتج ویادھی میں دودھ کے ساتھ میٹھی اور ٹھنڈی دو وستیاں ایک ساتھ دیں
کفج ویادھی میں گومُوتر کے ساتھ چرپری۔ گرم اور تیز تین وستیاں
ایک ساتھ دینی چاہئیں۔
وائُو روگ میں نروہن دینے کے بعد مالش رس۔ پتج روگ میں دُودھ
اور کفج روگ میں یُوش کے ساتھ مناسب غذا دیں۔
اِن سب روگوں میں انوواسن دینے کی غرض سے وائُو روگ میں بلوتیل
پت روگ میں جیونیہ گن کی ادویات سے پکایا ہُوا تیل اور کفج روگ میں
راڑے وغیرہ سے پکایا ہُوا تیل دینا چاہیئے۔

ادھیائے کا خلاصہ:-

اس ادھیائے میں وستی دینے کی تدابیر حسب مناسب بیان کی گئی ہیں۔
جو عقلمند ویدان کو سوچ سمجھ کر وستی کرم کرنے میں مصروف ہوتا ہے۔
وہ دنیا میں کامیابی حاصل کرتا ہے +

چوتھا ادھیائے

سینہہ ویاپاد کا سدّھی

بھگوان اتری کمار بولے۔ اب ہم وات۔ پت اور کف کو دور کرنے والی
سینہہ وستیوں کا بیان کرینگے۔ نیز ان وستیوں کے غلط استعمال سے
جو جو تکالیف ہوتی ہیں۔ انکا اور ان کے معالجات کا بھی ذکر کیا جائیگا

وات ناشک انوواسن ودھی:۔

دش مول۔ کھریٹی۔ راسنا۔ اسگندھ۔ سانٹھ۔ گلو۔ ارنڈ کی جڑھ۔ اجوائن
بھارنگی۔ اڑوسہ۔ روہش ترن۔ شتاور۔ سہچری۔ اور کوانٹی سب
ایک ایک پل۔ جو۔ اُرد۔ السی۔ بیر اور کلتھی دو دو پل لے کر ان سب
کو چار درون پانی میں پکائیں۔ جب چوتھائی پانی باقی رہ جائے۔ اُتار
کر چھان لیں۔ پھر اس کاڑھے میں ایک آڑھک دودھ۔ ایک آڑھک
تیل اور ایک ایک پل جیونیہ گن کی ادویات کا کلک ملا کر پکائیں۔ اس
تیل کے ذریعے انوواسن وستی دینے سے سب قسم کی وات ویادھیاں
دور ہو جاتی ہیں۔

وسا پریوگ:۔

اُوپر لکھی وش مُول وغیرہ ادویات کے کاڑھے میں دودھ۔ جیونیہ گن کی ادویات کا کلک اور تیل کی بجائے ایک آڑھک بھر آنوپ جانوروں کی چربی پکا کر انوواسن دینے سے بھی وات روگ دور ہو جاتے ہیں۔

دیگر تیل:۔

سونف۔ جو اور بل گری کا کلک۔ کانجی اور تیل سب کو ملا کر پکائیں۔ پھر اس تیل کی انوواسن وستی دیں۔ تو بھی اُوپر لکھے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

انوواسن کے لئے گھرت:۔

سیندھے نمک کو آگ میں رکھ کر سُرخ کر لیں۔ پھر اُسے گھی میں ڈال دیں۔ اِس سُہاتے ہوئے گھی کی انوواسن وستی دیں۔ تو بھی اوّل الذکر فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

دیگر:۔ جیونتی۔ راڑا۔ میدا۔ شراونی۔ ملٹھی۔ کھرنٹی۔ سُونٹھ۔ رشبھک۔ پیپل۔ کواٹونٹی۔ بشتادر۔ کینچ کے بیج۔ کھشیر کاکولی۔ کاکڑا سینگی۔ نیچُو اور بیج لے کر ان سب کو پیس کر ملا ہُوا تیل اور گھی چار سیر اور دودھ سولہ سیر ملا کر پکا لیں۔ اور انوواسن کے کام میں لائیں۔ تو قوتِ باہ بڑھاتا ہے وات پت کو دُور کرتا ہے۔ طاقت۔ ویرج اور حرارتِ ہاضمہ کو ترقی دیتا ہے۔ اِس سے مُوتر دوش۔ ویرج دوش اور حیض کی سب خرابیاں بھی دُور ہو جاتی ہیں۔

دیگر:۔ بخار کے علاج میں "چندن آدک تیل" کے جو اجزا بیان کئے گئے ہیں۔ اُن میں سے جو جو چیز مل سکے۔ اُسے پیس کر ہموزن تیل۔ تیل سے چوگنا گھی اور گھی سے چوگنا دودھ ملا کر پکا لیں۔ اور وستی کے کام میں

لائیں - تو پت روگ دُور ہو جاتے ہیں۔

دیگر:- سیندھا نمک - راڑا - کُٹھ - سونف - ہجل - کھریٹی - ہاؤبیر - ملٹھی بھارنگی - دیودارو - کاپھل - سونٹھ - پوہکر مول - میدا - چیب - چیتا - کچور - واوڑنگ - اتیس - ستر بد سیاہ - رینوکا - نیلنی - شال پرنی - وِلو - اجموود - پیپل - دنتی اور راسنا سب ہموزن لے کر پیس لیں - اِس کلک کے ساتھ انڈ کا تیل یا سرسوں وغیرہ کا تیل پکا کر انوواسن وستی کے کام میں لائیں - تو کف روگ - وردھم - اُداورت - باؤگولہ - بواسیر تلی - پرمیہہ - آڑھیہ وات - آناہ اور پتھری یہ سب امراض بالکل رفع ہو جاتے ہیں۔

دیگر:- مین پھل کا کلک اور کانجی یا بلّو آدی پنچ مُول کا کاڑھا اور کلک یا کف ناشک پپلی وغیرہ گن کے کاڑھے کے ساتھ تیل کو پکا کر انوواسن دینے سے کف دُور ہو جاتا ہے۔

دیگر:- واوڑنگ - انڈ کی جڑھ - ہلدی - پٹول - ترپھلا - گلو - چمبیلی کے پتے - نرگنڈی - وش مُول - مُوشک پرنی - نیم - پاٹھا - سہجنہ - املتاس اور کھدیرہ کی چھال کے کاڑھے میں انہی ادویات کا کلک ڈال کر تیل کو پکا لیں - اور اس تیل سے انوواسن وستی دیں - تو کف روگ دُور ہو جاتے ہیں۔

دیگر:- مین پھل - بِل گری - نسوتھ - پیپل - راسنا - چرائتہ - دیودارو - سپت پرن - بچ - خس - دارہلدی - کُٹھ - اندرجو - پرینگو - ملٹھی - سونف - چیتا - کچور - چورک اور پوہکر مول کے کلک کے ساتھ پکایا ہُوا تیل

پینے ۔ مالش کرنے اور انوواسن وستی میں دینے سے کوڑھ ۔ گرمی ۔ پرمیہ بواسیر ۔ گرمنی روگ ۔ نامردی ۔ وِشم اگنی اور تردوش دُور ہو جاتے ہیں ۔

سنیہہ وستی کے فوائد :-

جو شخص مرض ۔ ورزش ۔ کام ۔ سفر یا کسی اور وجہ سے لاغر ہو گئے ہیں ۔ یا جن کے ہر دسے کا اوج دھاتو زائل ہو گیا ہے ۔ یا جن کا بیج گھٹ گیا ہے ۔ اُن کے بارے میں سنیہہ وستی بہت ہی فائدہ مند ہوتی ہے ۔ یہ پاؤں جانگھوں ۔ رانوں ۔ پیٹھ اور کمر کو نہایت مضبوط کر دیتی ہے ۔

سنیہہ وستی میں چھ رکاوٹیں ۔

سنیہہ وستی وات ۔ پت ۔ کف ۔ غذا اور پاخانے سے بھی رک جاتی ہے اور نہار پیٹ اس کا استعمال کرنے سے بھی تکلیف ہوتی ہے ۔ اس طرح سنیہہ وستی کے راستے میں یہ چھ رکاوٹیں ہوتی ہیں ۔

اِن روکاوٹوں کی وجوہات :-

زیادہ بگڑی ہوئی وات میں ٹھنڈی یا قلیل المقدار وستی دینے سے وہ واپس نہیں آسکتی ۔ اِسی طرح پت کے غلبے میں اگر بہت گرم اور کف کے غلبے میں نہائت نرم وستی دی جائے ۔ تو وہ لوٹ نہیں سکتیں ۔ بہت کھانا کھا لینے پر بھاری وستی اور پاخانے کی کثرت میں قلیل المقدار وستی لوٹ نہیں سکتی ۔ اگر نہار پیٹ وستی دی جائے ۔ تو چونکہ اُس کو کوئی روکنے والا نہیں ہوتا ۔ اِس لئے وہ اُوپر کو چلی جاتی ہے ۔

وات سے رُکی ہوئی سنیہہ وستی کی علامات :-

اعضا شکنی ۔ بخار ۔ آدھمان (اپھارہ) ۔ ٹھنڈک ۔ اکڑاہٹ ۔ درد ران ۔

درد پسلی اور انگڑائیوں کا آنا اِس بات کی علامات ہیں۔ کہ سنیہہ وستی وائیو سے رُکی ہوئی ہے۔

علاج:۔

وائیو سے رُکی ہوئی سنیہہ وستی کے نکالنے کے لئے راسنا۔ سرل کاشٹ۔ لوہ کا کلک۔ تیز سووِیرک۔ سُرا۔ بیر۔ گلُمتی اور جَوؤں کے کاڑھے کے ساتھ پکا کر سنیہہ۔ کانجی اور سیندھا نمک ڈالکر گرم نروہن وستی دیں۔

دیگر:۔ گومُوتر اور پنچ مُول کے کاڑھے کے ساتھ نروہن وستی دیں۔

دیگر:۔ اوّل الذکر دونوں ادویات کے ساتھ تیل پکا کر کھانا کھلانے کے بعد اس کی انوواسن وستی دیں۔

پت سے رُکی ہوئی سنیہہ وستی کی علامات:۔

سنیہہ وستی دینے کے بعد جسم میں سوزش۔ سُرخی۔ پیاس۔ غفلت۔ تمک شواس اور بخار کا ہوجانا اِس بات کی علامات ہیں۔ کہ سنیہہ وستی پت سے رُکی ہوئی ہے۔

علاج:۔

اس میں شیریں اور چرپری نروہن وستی دیکر سنیہہ کو خارج کردیں۔

کف سے رُکی ہوئی سنیہہ وستی کی علامات:۔

سنیہن وستی کے بعد اونگھ آنا۔ شیت جوَر کا ہوجانا۔ سستی ہوجانا رالوں کا بہنا۔ ارُوچی۔ گرانی۔ غش آنا اور تکان ہونا اِس بات کی علامات ہیں۔ کہ سنیہہ وستی کف سے رُکی ہوئی ہے۔

علاج:۔

کف سے رُکی ہوئی سنیہہ وستی میں چرپری ۔ کڑوی ۔ کسیلی اور گرم ادویات نیز سُرا اور گوموتر کے ساتھ پکا کے تیار کی ہوئی نزوہن وستی جس میں مین پھل کا کلک ۔ تیل اور کانجی ملا ہوا ہو ۔ دے کر سنیہہ کو خارج کردیں۔

کھانا زیادہ کھالینے سے رُکی ہوئی سنیہہ وستی کی علامات:۔

پُرخوری کی وجہ سے جو سنیہہ وستی رُک جائے ۔ اُس میں قے ۔ غشی اروچی ۔ تکان ۔ درد ۔ نیند ۔ اعضا شکنی ۔ آم کی علامات اور سوزش ہوتی ہے

علاج :۔

جو سنیہہ وستی کھائے ہوئے کھانے سے رُک جائے ۔ اُس میں چرپری اور نمکین ادویات کے کاڑھے کے ذریعے آم دوش کو پکانا چاہیئے ۔ اسی طرح ہلکا جلاب اور آم کو دُور کرنے والی دیگر تدابیر بھی نافع ہوتی ہیں

پاخانے سے رُکی ہوئی وستی کی علامات:۔

سنیہہ وستی دیگر اگر پاخانہ ۔ پیشاب اور بادِ مخالف رُک جائیں گرانی اپھارہ اور پیر دشُول ہو ۔ تو سمجھنا چاہیئے کہ وستی پاخانے سے رُک گئی ہوئی ہے ۔

علاج :۔

پاخانے سے رُکی ہوئی وستی کے نکالنے کے لئے سنیہہ ۔ سوید اور ورتی کو کام میں لائیں ۔ نیز سیاہ تربد کی جڑھ اور بلو آدی پنج مُول کے کاڑھے کے ساتھ پکا کر تیار کی ہوئی نزوہ اور انوواسن وستی دیں ۔

دیگر :۔ اِس میں آدھاورت کو دُور کرنے والی دیگر تدابیر کا کام میں

لانا بھی مفید ہوتا ہے۔

اُوپر گئی ہوئی وستی کی علامات:۔

نہار پیٹ یا خالی گدا میں سنیہہ وستی کو زیادہ دبانے سے سنیہہ اُوپر کو موڑ کر گلے کے اُوپر مُنہہ یا ناک کے راستے سے بھی نکل پڑتا ہے۔

علاج:۔

گومُوتر اور ترِیڈ ہر دو قسم کو جَو۔ بیر اور کُلتھی کے کاڑھے کے ساتھ پکا کر نروہ دیں یا اُوپر لکھی ہوئی ادویات کے ساتھ پکا کر تیل دیں۔ تو اُوپر گئی ہوئی وستی ٹھیک ہو جاتی ہے۔

سنیہہ کے گلے سے نکلنے پر گلا رُک کر سنیہہ کو روک لیتا ہے۔ اِس کا علاج ورِیچن اور قے کو دُور کرنے والی تدابیر سے کرنا چاہیئے۔

خشکی کی وجہ سے اگر سنیہن وستی خارج ہوئے بغیر کسی قسم کی تکلیف نہ دے۔ تو اُس کا سارا یا تھوڑا سنیہہ انتظار کے قابل ہوتا ہے۔

مکت سنیہہ کے بعد کی تدابیر:۔

رُکے ہوئے سنیہہ کے نکل جانے کے بعد نیم گرم ہلکی غذا مقدار کے مطابق دیں۔ پھر تیسرے روز انوواسن دیں۔

پینے کے لئے دھنیا اور سونٹھ ڈال کر جوش دیا ہوا پانی دیں۔ یا رات کے وقت بھگو کا رکھ کر صرف گرم پانی دیں۔

گرم پانی کے فوائد:۔

گرم پانی ناہضم شُدہ سنیہہ کو ہضم کرتا ہے۔ کف کو پھاڑتا ہے۔ اور وائیو کو خارج کرتا ہے۔ اِسی لئے وِمن۔ ورِیچن۔ نروہن یا انوواسن میں

وات کف کی شانتی کے لئے گرم پانی دینا چاہیئے۔
ہر روز خشک اشیاء کے استعمال کرنے والے۔ تیز ہاضمہ والے۔ ورزش کے عادی۔ وات گوشٹ والے۔ ونکشن۔ شردنی اور اُداورت میں وات کے غلبے والے اشخاص کو دیا ہؤا سنیہہ بہت جلد اس طرح سے ہضم ہوجاتا ہے۔ جیسے ریت میں ڈالا ہؤا پانی خشک ہوجاتا ہے۔
اُوپر بیان کئے ہوئے اشخاص کے علاوہ دیگر اشخاص کی حرارت ہاضمہ تین روز میں سنیہہ کو ہضم کر سکتی ہے۔
وستی کے ذریعے آم سنیہہ کا استعمال ہرگز نہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اِس سے گدا ابھشیندت ہوجاتی ہے۔
وستی میں جتنا سنیہہ ہوتا ہے۔ اُس سب کا استعمال نہیں کیا جاتا۔ کیونکہ بچے ہوئے سنیہہ کے ساتھ وائو ہوتی ہے۔
ایک ہی وقت میں گدا اور گلے دونو طرف سے سنیہہ کا استعمال کرنا ٹھیک نہیں ہے۔ کیونکہ وہ ایک ساتھ اندر جانے سے وائو اور اگنی بگڑ جاتی ہیں۔ سنیہہ وستی اور نروہ وستی کا بھی ایک ساتھ دینا ٹھیک نہیں ہے۔ کیونکہ سنیہہ سے اُت کلیش اور حرارت کا ناش ہوجاتا ہے۔ اور نروہ سے وائو کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اِس لئے جس کو نروہن دینا ہو۔ اُسے پہلے سنیہن دیں۔ اور نروہن دینے کے بعد انوواسن دیں۔ سنیہن اور شودھن کی یکتی ہی سے وستی کرم تینوں دوشوں کو بالکل دُور کر دیتا ہے۔
محنت۔ ورزش۔ بارکشی۔ راستے کی تھکاوٹ۔ سواری کے تکان

اور جملاع سے لاغر نیز دُبلے اور وات گرست روگوں میں نیچے لکھی ہوئی ماترا وستی دینی چاہیئے۔

ماترا وستی سنیہہ کی ہر شو ماترا کے مطابق ہوتی ہے۔

ماترا وستی لے کر حسب دلخواہ آہار بیوہار رکھنا چاہیئے۔ تاکہ کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ مقدار کے مطابق سنیہہ کا استعمال کرنے سے وہ سنیہہ طاقت کو بڑھاتا ہے۔ آرام دیتا ہے۔ بسہولت دست لاتا ہے۔ وات رکت کو دُور کرتا ہے۔ اور تر و تازگی بخشتا ہے۔

جو سنیہہ نصف یوم میں ہضم ہوتا ہے۔ اور جو نازک مزاجوں کو استعمال کرایا جاتا ہے۔ اُسے ہی سنیہہ کی ہر شو ماترا بولتے ہیں۔

ادھیائے کا خلاصہ:-

اِس ادھیائے میں وات وغیرہ دوشوں کے دفعیئے کے لیئے اعلے اعلے سنیہہ وستیوں کا بیان کیا گیا ہے۔ غلط طریق سے استعمال کی ہوئی سنیہہ وستیوں سے پیدا شدہ امراض۔ اُن کے معالجات۔ وستی کے استعمال سے پہلے کی غذا۔ سنیہہ پریوگ کے قابل اشخاص اور تین دن کے اندر سنیہہ وستی کے قابل اشخاص کا بیان بھی کیا گیا ہے۔ نیز سنیہہ وستی کی ترکیب اور ماترا وستی کی ترکیب بھی بتائی گئی ہے۔

پانچواں ادھیائے

نیتر وستی ویاپاد کا علاج

اب علاج میں نہ استعمال کئے جانے کے قابل نیتر اور وستی نیز نا تجربہ کار ہاتھوں سے استعمال میں لائی ہوئی وستی سے پیدا شدہ خرابیوں اور اُن خرابیوں کے معالجات کا مفصّل بیان کیا جاتا ہے۔

ممنوعہ وستی نل:-

چھوٹا۔لمبا۔پتلا۔موٹا۔پُرانا۔ڈھیلا بندھا ہوا۔ارد گرد سے سوراخدار اور ٹیڑھا ان آٹھ قسم کے وستی نلوں کا استعمال میں لانا منع ہے۔

ممنوعہ وستی نلوں کی خرابیاں:-

اگر وستی نل چھوٹا ہو۔ تو ٹھیک ٹکانے پر نہیں پہنچتا۔ لمبا ہو۔ تو ٹھیک مقام سے اُوپر چلا جاتا ہے۔ پتلا ہو۔ تو ہلتا رہتا ہے۔ موٹا ہو۔ تو وستی مُنْہ مارگ کو کھینچتی ہے۔ پُرانا ہو۔ تو اندر جاکر ٹوٹ جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ ڈھیلا بندھا ہونے سے دوائی نکل جاتی ہے۔ سوراخدار ہونے سے گدا کو تکلیف دیتا ہے۔ اور ٹیڑھا ہونے سے وستی کی رفتار ٹیڑھی ہو جاتی ہے۔

ممنوعہ وستی:-

ناہموار۔ سوراخدار۔ اُٹھے ہوئے چمڑے والی۔ موٹی۔ جالی دار۔ وایو والی پھٹی ہوئی اور مرطوب۔ ان آٹھ قسم کی وستیوں کا استعمال میں لانا منع ہے۔

ممنوعہ وستیوں کی خرابیاں:-

اگر وستی ناہموار ہو۔ تو اُس کی رفتار اُونچی نیچی ہو جاتی ہے۔ سوراخدار ہو۔ تو اُس کے اندر کی دوائی رستی رہتی ہے۔ اُڑے ہوئے چمڑے والی ہو۔ تو اُس کے پھٹ جانے کا اندیشہ رہتا ہے۔ موٹی ہو۔ تو اچھی طرح سے پکڑے جانے کے قابل نہیں ہوتی۔ جالی دار ہو۔ تو بھی رسنے لگتی ہے۔ واتل ہو۔ تو اُس کی دوائی میں جھاگ پیدا ہو جاتی ہے۔ پھٹی ہوئی ہو۔ تو سب کچھ بہہ جاتا ہے۔ اور مرطوب ہو۔ تو اُس کی دوائی رُک جاتی ہے۔

ناتجربہ کار ہاتھوں کی خرابیاں:-

وستی کی وائیو کے ساتھ پریرنا۔ اُتی اُت کھشپت۔ ٹیڑھا پن کے ساتھ اُت کھشپت۔ لرزہ۔ نہایت سُست رفتاری۔ وستی کی کمزوری اور تیزی یہ سب خرابیاں ناتجربہ کار ہاتھوں سے وستی کے استعمال میں لائے جانے کے باعث نمایاں ہوتی ہیں۔

وستی کے استعمال کے متعلق ہدایات:-

وستی کو کام میں لانے سے پہلے اُسے دبا کر اُس کے اندر کی تمام ہوا خارج کر دینی چاہیئے۔ ورنہ وستی کی دوائی کے ساتھ وائیو بھی مل کر شکم میں داخل ہو کے بگڑ جائیگی۔ اور شول (درد) اور تود (سُوئی چبھنے کی سی تکلیف) پیدا کر دیگی۔ ایسی حالت میں تیل ملنا چاہیئے۔ گُدا کو پسینہ دینا چاہیئے۔ نیز وات ناشک اغذیات و اشربات نوش کریں۔

وستی کے جاری سے استعمال میں لانے۔ جلدی سے نکلنے اور

سے مہر اُت کھشپت ہونے سے کمر۔گدا اور پنڈلیوں میں درد ہونے لگتا ہے۔ رانیں پھٹتی ہیں۔ اور مثانے میں جلن سی معلوم پڑتی ہے۔ ایسی صورت میں وات ناشک اغذیات کھائیں۔ سنیہن کرم۔ سویدن کرم۔ انوواسن دستی اور نروہن دستی کام میں لائیں۔

ٹیڑھے بندھن کی علامات:۔

ٹیڑھے بندھے ہونے سے دستی کا راستہ رُک جانے یا اور کسی سبب سے رُک جانے پر دستی کی دوائی اندر نہیں جا سکتی۔ اس لئے اُس وقت دستی کے نل کو گدا سے نکال کر اُسے سیدھا اور صاف کر کے پھر داخل کریں۔

پیڑن (دباؤ) کی خرابیاں:۔

دستی پیڑن پورا یک دستی کریا کے بغیر ختم ہوئے ہی اگر دستی کھول دی جائے تو گدا میں پیڑتی ہے۔ وایو بگڑ کر ہردے کا درد۔ دردِ سر اور رانوں کے ٹوٹنے کی شکائت پیدا کر دیتی ہے۔

ایسی صورت میں بلؤ آدی پنچ مول۔ رائڈا۔ ترِ قدرت آدی گن اور گو موتر سے سِدھ کی ہوئی نروہن دستی دیں۔

ہاتھ کانپ جانے کی خرابیاں:۔

دستی کے اثنائے استعمال میں ہاتھ کانپ جانے سے گدا میں چوٹ لگ کر جلن اور سوج پیدا ہو جاتی ہے۔

ایسی صورت میں کسیلے۔ میٹھے اور ٹھنڈے پری شیک۔ انوواسن دستی اور نروہن دستی کام میں لائیں۔

اتی پرنیت دستی کی خرابیاں:۔

وستی کے نہائت زور کے ساتھ گدا میں داخل کرنے سے گدا مارگ پھٹ جا
ہے۔ جس سے درد۔ جلن اور سوئی چبھنے کی سی تکلیف ہوتی ہے۔ نیز گد
کا مُنہ نکل آتا ہے۔
ایسی صورت میں گھی۔ گھی سے تر کیا ہوا روئی کا پھویہ۔ دودھ اور
پچھا وستی مفید تدابیر ہیں۔

مند پریت وستی کی خرابیاں:۔

وستی کے بہت ہی آہستگی کے ساتھ گدا میں داخل کرنے سے وستی کی
دوائی آگے چل نہیں سکتی۔ بلکہ بہت ہی جلد واپس لوٹ آتی ہے۔
ایسی حالت میں پھر احتیاط کے ساتھ اچھی طرح سنیہن وستی کا
استعمال کرنا چاہیئے۔

اتی پیڑت وستی کی علامات:۔

بہت دبائی ہوئی وستی شکم میں رک جاتی ہے۔ یا حلق تک پہنچ جاتی ہے۔
ایسی صورت میں انوواسن وستی۔ وریچن اور گل پیڑن (گلے کو دبانا)
وغیرہ کرم کرنے چاہئیں۔

ادھیائے کا خلاصہ اِس ادھیائے میں وستی نل اور وستی کے
نقائص۔ ناتجربہ کاری سے پیدا شدہ خرابیاں اور اُن کا علاج بیان کیا گیا
ہے۔ جو عقلمند ان سب باتوں کو اچھی طرح جان لیتا ہے۔ وستی کرم
اُسی سے کرانا ٹھیک ہوتا ہے ؛

چھٹا ادھیائے

وِمن وِریچن وِیا پدستھی

اس ادھیائے میں وِمن وِریچن کی صحیح ترکیب۔ غلط وِمن وِریچن کی خرابیاں اور اُن کے معالجات کا بیان کیا گیا ہے۔

گرِیکھم رِتُو میں سخت گرمی پڑتی ہے۔ ورشا رِتُو میں بارش بکثرت ہوتی ہے اور شیت رِتُو میں جاڑا بہت لگتا ہے۔ ان رِتوؤں کے سندھی کال (درمیانی وقت) میں پراورٹ۔ شرت اور بسنت یہ تین رِتُو (موسم) او ہوتے ہیں۔ ان میں بارش۔ گرمی اور ٹھنڈک معمولی سی ہوتی ہے۔

اندرونی صفائی کا وقت:۔

آساڑھ اور ساون یہ دو مہینے پراورٹ رِتُو کے ہیں۔ کتک اور مگھر شرت رِتُو کے اور پھاگن وچیت بسنت رِتُو کے ہوتے ہیں۔ یہی تین موسم وِمن وِریچن کے لائق ہوتے ہیں۔

تندرست اشخاص کو انہی تین موسموں میں وِمن وِریچن دینا چاہیئے۔ لیکن بیماروں کی بیماریوں کے دفعیے کے لیئے اوّل الذکر تینوں موسموں میں بھی وِمن وِریچن دیا جا سکتا ہے۔

وِمن آدی پانچوں کرم کرانے سے پہلے سنیہن اور سویدن کرا لینا چاہیئے۔

وِریچن کے ناقابل روگ:۔

وِسرپ۔ پڑکا۔ سوج۔ یرقان۔ کھُبس۔ ابھی گھات اور وِش روگوں میں

زیادہ سنگدھ (چکنا) کرکے وریچن نہ دیں۔
بہت چکنے جسم والے کو مرغن جلاب نہ دینا چاہیئے۔ چکنائی کی وجہ سے تکلیف زدہ شخص کو خشک وریچن دیں۔
پہلے روز کی غذا ہضم ہو جانے پر سنیہن اور سویدن کرکے یکسوئی کے ساتھ قے آور اور مسہل ادویات نوش کرنے سے ٹھیک طور پر ومن وریچن ہوتا ہے۔ جس طرح چکنے برتن میں پانی نہیں لگ سکتا۔ اور بآسانی سب کا سب خارج ہو جاتا ہے۔ ویسے ہی مرغن ادویات کے ذریعے جسم کو چکنا کرنے سے کف وغیرہ دوش جلدی خارج ہو جاتے ہیں۔
اور جس طرح آگ گیلی لکڑی کو چاروں طرف سے مرطوب کر دیتی ہے۔ یعنی اُس کے پانی کو باہر کی طرف کھینچ لیتی ہے۔ ویسے ہی سویدن کرم سنگدھ جسم کے رُکے ہوئے دوشوں کو باہر کھینچ لیتا ہے۔
میلے کپڑوں کو جس طرح صابن سجی وغیرہ مل کر اور پانی سے دھو کر صاف کرتے ہیں۔ ویسے ہی جسم کی میل کو سنیہن سویدن سے اُگال کر اندرونی صفائی کرنے والی ادویات کے استعمال سے جسم کو صاف کرتے ہیں۔
اجیرن (بدہضمی) میں ومن وریچن وغیرہ ادویات کے استعمال سے گلانی بڑھتی ہے۔ اور قبض ہو جاتی ہے۔ نیز ومن اور وریچن کی رفتار اُلٹ جاتی ہے۔

ماترا وت (مقدار کے مطابق) دوائی کی علامات:-

جو دوائی کم مقدار ہونے پر بھی نہائت زوردار ہوتی ہے۔ بہت دوشوں کو دور کرتی ہے۔ اور راحت بڑھاتی ہے۔ ہلکے پاک والی۔ خوش مزہ

زندگی بخش اور دافع مرض ہوتی ہے۔ کوئی خرابی نہیں کرتی۔ دُکھ نہیں دیتی۔ گلانی نہیں کرتی۔ خوشبودار۔ خوبصورت اور تروتازہ ہوتی ہے۔ اُسے "ماترادت" اوشدھ کہتے ہیں۔

سمیگ یوگ:-

دوائی پینے کے وقت شہوت اور غصہ وغیرہ جذباتِ نفسانی کو دُور کرکے جو دوائی نوش کی جاتی ہے۔ ایسے طور سے اُس دوائی کے استعمال کو اُس کا سمیگ یوگ کہتے ہیں۔

ومن وریچن کا پُورب کرم:-

جس شخص کو علے الصبح قے آور دوائی استعمال کرانی ہو۔ اُسے پہلے روز کف بڑھانے والی غذا دینی چاہیئے۔ اور جسے علے الصبح مُسہل دینا ہو۔ اُسے پہلے روز ایسا ہلکا اور ٹھنڈا کھانا کھلائیں۔ جو زُود ہضم ہو۔ اس طرح غذا کے استعمال سے کف کے بڑھنے کے سبب قے اور گرم ہو جانے کی وجہ سے اسہال جلدی آجاتے ہیں۔

صفائی کی علامات:-

جس شخص نے قے آور یا مُسہل دوائی استعمال کی ہو۔ اُس کی علامات بیان کی جاتی ہیں۔

قے آور دوائی دینے کے بعد اگر پہلے کف اور پھر پت کا اخراج ہو۔ تو ومن سے شُدھی سمجھنی چاہیئے۔

مُسہل دوائی کے استعمال کے بعد اگر پاخانے کے بعد پت اور پت کے بعد کف آنے لگے۔ تو وریچن سے شُدھی سمجھنی چاہیئے۔

اگر مریض کا جسم لاغر، دُبلا اور ہلکا ہو جائے۔ تو سمجھنا چاہیئے۔ کہ قے ٹھیک ہو گئی ہے۔ اِس پر بھی اگر معدے میں کچھ دوائی باقی رہ گئی ہو۔ تو اُسے پھر قے کرا کے نکال دینا چاہیئے۔ اگر ہلکا پن نہ ہُوا ہو۔ تو دوائی کو نہ نکالیں۔

اگر جسم مرطوب ہو۔ بادِ مخالف اور ڈکار رُک جائیں۔ تو بھی قے کرائیں جب تک جسم میں ہلکا پن نہ آئیگا۔ اور تھوڑا سا بھی کف باقی رہیگا۔ تب تک بیماری نہ جائیگی۔ قے کے بعد حرارتِ ہاضمہ بڑھ جاتی ہے۔ اور سب دوش دُور ہو جاتے ہیں۔

قے کے بعد بھی اگر کف کے جیرن ہو جانے (پک جانے) کی ٹھیک علامات نہ دکھائی دیں۔ تو فاقہ کرائیں۔ اگر کف کے پک جانے کی ٹھیک علامات دکھائی دیں۔ تو پییا وغیرہ تدابیر کو کام میں لائیں۔

ترپن آدی کرموں کے قابل مریض:۔

جس شرا انجور اور وات پت روگی کا کف یا پت قے یا اسہال کے ذریعے شُدھ ہو گیا ہو۔ اُسے قلیل مقدار میں ترپن وغیرہ تدابیر پر عمل کرائیں۔ کیونکہ پییا اُن کو اَجِش اندت کر دیتی ہے۔

جیرن دوائی کی علامات:۔

وایُو کا اخراج۔ صحت۔ بھوک۔ پیاس۔ اُور جا۔ من کی پرسنّتا۔ اِندریوں کا ہلکا پن اور شُدھ ڈکار یہ سب جیرن دوائی کی علامات ہیں۔

جیرن وشٹ دوائی کی علامات:۔

کلانتی۔ جلن۔ اعضا شکنی۔ چکر آنا۔ غشی۔ دردِ سر۔ یاتنا اور زوالِ طاقت یہ سب جیرن وشٹ دوائی کی علامات ہیں۔

اگر دوائی بے وقت نوش کی جائے۔ یا زیادہ مقدار میں یا کم مقدار میں نوش کی جائے۔ یا پرانی ہو۔ یا بھاونا نہ دی گئی ہو۔ یا اچھی طرح مدبّر نہ کی گئی ہو۔ اور نوش کر لی جائے۔ تو اُس سے بہت جلد عوارض پیدا ہو جاتے ہیں۔

بے وقت کھائی ہوئی دوائی کی دس علامات:-

دوائی کے ایوگ یا اتی یوگ سے اپھارہ۔ پری کرتکا۔ سراو۔ دِل گرفتگی۔ انگ جیواوان۔ دبھرنش۔ ستمبھ۔ اُپدرو اور کلانتی یہ دس روگ ہو جاتے ہیں۔
تیماردار۔ دوائی۔ معالج اور مریض کے ٹھیک نہ ہونے سے شُدھ دوش بھی بگڑ کر بدبودار اور بے اعتدال ہو جاتے ہیں۔
دوائی کے ٹھیک یوگ سے دوش ٹھیک طور پر خارج ہوتے ہیں۔
دوائی کے ایوگ سے دوشوں کے پرتی لوم ہونے کے باعث دوش بالکل نہیں نکلتے۔ یا تھوڑے نکلتے ہیں۔ دوائی کے اتی یوگ سے دوش بھی بکثرت خارج ہوتے ہیں۔

اجیرن (بے ہضمی) کی حالت میں مسہل دوائی کے استعمال کا نقص:-

اگر اجیرن کی حالت میں مسہل دوائی کا استعمال کیا جائے۔ تو کف کے بڑھے ہوئے ہونے کی وجہ سے تھوڑا یا بہت اُوپر کے راستے سے بھی خارج ہو جاتا ہے۔

قے آور دوائی سے جلاب دینا:-

جس شخص کو بھوک لگ رہی ہو۔ جس کا شکم نرم ہو۔ یا جس کا کف بہت اُٹھا ہوا ہو۔ اگر اُسے قے آور دوائی دی جائے۔ تو وہ ستھر (ساکن) اور تھسمبدھ (متحرک) ہو کر دست لانے لگتی ہے۔
اِس طرح قے آور دوائی کے مسہل بن جانے سے پرتی لوم کے ذریعے

دوشوں کے اخراج پر بھی اگرچہ مریض کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ تو بھی یہ
قے کا ایوگ کہلاتا ہے۔ کیونکہ اِس طرح دوش تھوڑے تھوڑے یا مُشکل
سے خارج ہوتے ہیں۔
اندرونی صفائی کرنے والی دوائی کے پینے سے اگر مریض کے اندر کی صفائی
نہ ہو سکے۔ تو اُس دوائی کے ہضم ہو جانے پر پھر وہی دوائی پلانی چاہیئے۔
اگر اُس کے ہضم ہوئے بغیر ہی اور دوائی پلا دی جائیگی۔ تو اتی یوگ کی وجہ
سے اور اندیشہ ہوگا۔
سنشودھن دوائی کے ایوگ کی حالت میں پیٹ کی گرانی۔ ہلکاپن اور طاقت
کا اندازہ لگا کر نرم یا تیز دوائی استعمال کرانی چاہیئے۔
جس شخص کو قے مُشکل سے آتی ہے۔ اُسے قے نہ کرائیں۔ جس کا پیٹ
سخت ہو۔ اُسے مُسہل نہ دیں۔ کیونکہ ایسے اشخاص کو ومن ویرچن کرانے
سے جان جانے کا ڈر ہوتا ہے۔
سنیہن اور سویدن کرم نہ کئے ہوئے نیز خُشک جسم والے اشخاص کو
پُرانی دوائی دینے سے دوش حرکت میں تو آجاتے ہیں۔ لیکن نِکل
نہیں سکتے۔ کیونکہ وُہ بے اثر ہوتی ہے۔ اور کئی خرابیاں برپا کر دیتی
ہے۔ جیسے وِبھرنش۔ سوجن۔ ہچکی۔ اندھکار درشن (اندھیرا دکھائی دینا)
پنڈلیوں میں اینٹھن۔ کھُجلی اور رانوں کا ٹُوٹنا۔
سِنگدھ اور سوِن مریض کو اگر تھوڑی مقدار دوائی کی دی جائے۔ یا
وُہ مریض کی حرارت ہاضمہ کی تیزی کی وجہ سے ہضم ہو جائے۔ یا ٹھنڈے
علاج اور آم دوش کے سبب دوائی مُستبدھ ہو جائے۔ تو وہ دوشوں

کو حرکت میں تولا دیتی ہے۔ مگر نکال نہیں سکتی۔ اور ایسا ہونے
سے مندرجہ بالا تمام روگ پیدا ہو جاتے ہیں۔ اسے ہی دوائی کا
اَیوگ بھی کہتے ہیں۔
اس طرح دوائی کا ایوگ سمجھ کر عقلمند وید کو چاہیئے۔ کہ مندرجہ ذیل
تدبیر اختیار کرے۔

ومن وریچن کے اَیوگ کی تدبیر:-

ایسے شخص کو نمک ملے ہوئے تیل سے مالش کر کے پرستر سوید اور سنکر
سوید کی تدابیر سے پسینہ دیں۔ پہلے دوائی یا غذا کے ہضم ہو جانے پر
گؤموتر ملی ہوئی نروہن وستی دیں۔ بعدازاں جنگلی جانوروں کے
مانس رس کے ساتھ کھانا کھلا کر انوواسن دیں۔
انوواسن کا تیل مارادت راڑا۔ پیپل اور دیودارو کے کلک و کاڑھے کے ساتھ
پکانا چاہیئے۔ پھر مریض کو وات ناشک تیلوں سے سنگدھ کر کے تیز سنشودھن
دے دینا چاہیئے۔
بھوکے اور نرم پیٹ والے کو تیز سنشودھن دینے سے پہلے پاخانہ۔ پت اور
کف نکل جاتے ہیں۔ وہی دوائی دھاتوؤں کو پھر پگھلا کر بہا دیتی ہے نیز
کمزوری۔ بدصورتی۔ شکستگیٔ آواز۔ سوزش۔ کھجلی۔ شوش۔ بھرم اور پیاس
کو پیدا کر دیتی ہے۔
ایسی حالت میں میٹھی ادویات سے ملائی ہوئی قے آور دوائی دیکر ناہضم شدہ
دیگر دوائی کو قے کے ذریعہ نکال دیں۔
ومن کے اتی یوگ کی صورت میں وریچن اور وریچن کے اتی یوگ کی صورت

میں نرم قے آور دوائی دینا مفید ہوتا ہے۔ بعدازاں ٹھنڈے پری شیک اور
اُڈگاہن وغیرہ کے ذریعے اُسے روک دیں۔
کسیلی میٹھی اور ٹھنڈی اغذیات واشربات اور ادویات نیز رکت
پت اتیسار کو دُور کرنے والی دوائیں۔ داہ جُوڑ کو دُور کرنے والی دوائیں
استعمال کرکے اُسے روکنا چاہیئے۔

اتی یوگ کے نسخے:۔

رسونت۔ صندل سُرخ اور خس کو پیس کر بکرے کے خُون اور کھانڈ کے
شربت کے ساتھ کھیلوں کے چُورن میں منتھ بنا کر نوش کرنے سے
اتی یوگ دُور ہو جاتا ہے۔

دیگر:۔ بڑ وغیرہ شیر دار درختوں کی شاخوں کے اگلے حصے پیامیں
ڈال کر پکالیں۔ پھر ٹھنڈا ہونے پر شہد ملا کر نوش کرنے سے
اتی یوگ دُور ہو جاتا ہے۔

دیگر:۔ پاخانے کو روکنے والی ادویات ڈال کر پکایا ہُوا دُودھ پینے سے
بھی اتی یوگ دُور ہو جاتا ہے۔

دیگر:۔ جنگلی جانوروں کے مانس رس کے ساتھ کھانا کھلانا اور پچھا دستی
دینا بھی مفید ہوتا ہے۔

دیگر:۔ جیونیہ (زندگی افزا) وغیرہ ادویات ڈالکر پکائے ہوئے دُودھ میں
سے گھی نکال کر اُس کی انوواسن وستی دیں۔
مندرجہ بالا نسخے وریچن کے اتی یوگ کو دُور کر دیتے ہیں۔

وَمن اتی یوگ کے لئے تدابیر:۔

وِمن کے اتی یوگ میں سردپانی کے چھینٹے مریض کو ماریں۔ اور پھلوں کے رسوں کے ساتھ منتھ بنا کر اُس میں گھی۔ شہد اور شکر ڈالکر پئیں۔
ڈکاروں والی کثرتِ قے میں اور غش کی حالت میں دھنیا۔ موتھا۔ ملٹھی اور سونٹ کا چُورن شہد ملا کر چٹائیں۔
اگر قے کرتے کرتے زبان اندر کی طرف گھس گئی ہو۔ تو نمک اور دل پسند یُوش۔ یا دُودھ یا مانس رس کا کُول مُنہ میں رکھائیں۔ مریض کو کھٹے انار وغیرہ پھلوں کا کھلانا بھی ایسی حالت میں مفید ہوتا ہے۔ یا اُس کے سامنے کسی دُوسرے مریض کو کھلائیں۔
اگر قے کرتے کرتے زبان باہر کو نکل آئی ہو۔ تو زبان پر تل اور داکھ کا لیپ کر سے زبان اندر کو چلی جاتی ہے۔
اگر قے کرتے کرتے زبان چلنے سے رہ جائے۔ یا وائو کے بگڑ جانے سے زبان نہ ہل سکے۔ تو گھی اور مانس رس کے ساتھ پکایا ہوا پتلا سا یوا گوا ور سنیہن وسویدن کرموں کو کام میں لائیں۔
وِمن ورِیچن کے ذریعے شدھ ہوئے ہوئے۔ ضعیف ہاضمہ والے اور فاقہ کش کی حرارتِ ہاضمہ کو بڑھانے کے لئے پیپا وغیرہ کو کام میں لانا نہائت ضروری ہے۔
دوشوں کی کثرت کی صورت میں۔ خشکی والے یا کمزور ہاضمہ والے کو اور اُداورت کے مریض کو قلیل المقدار مُسہل دوائی کے دینے سے اُس کے دوش متحرک ہو کر راستوں کو روک لیتے ہیں۔ اِس لئے ناف کے پاس سے پیٹ اُبھر جاتا ہے۔ پُشت۔ پسلیوں اور سر میں درد ہونے لگتا ہے

سانس۔ پاخانہ پیشاب اور بادِ مخالف بُری طرح سے رُک جاتے ہیں۔ ایسی حالت میں تیل ملنا۔ پسینہ دینا۔ بتّی چڑھانا۔ نروہن وستی اور انوواسن وستی کا استعمال کرانا۔ نیز اُداورت کو دُور کرنے والی تمام تدابیر کا کام میں لانا مفید ہوتا ہے۔

پیچش کی وجہ:۔

سنگدھ کو۔ سخت شکم والے کو اور آم دوش والے کو طاقتور دوائی دینے سے۔ یا کھین کو۔ نرم پیٹ والے کو۔ شرائت اور کمزور کو ویسی ہی دوائی دینے سے آم سمیت دوش متحرک ہو کر گدا کے راستے سے نکلنے لگتے ہیں۔ تو نہائت درد والا۔ لیسدار اور خُون آمیز مروڑ (پری کرتکا) ہونے لگتا ہے۔

پیچش کا علاج:۔

اس طرح کے آم والے دوش میں فاقہ کشی۔ ہاضم۔ خُشک۔ گرم اور ہلکی غذا کھلانی چاہیئے۔ اگر ایسی شکائت کھین شخص کو ہو جائے۔ تو اُسے موٹا کرنے والی اور شیریں ادویات استعمال کرائیں۔

آم کے نہ پکنے کی وجہ سے اگر قبض ہو گئی ہو۔ تو کھشار اور کھٹائی ڈالکر ہلکا کھانا دینا مفید ہوتا ہے۔

اگر وائُو کا غلبہ ہو۔ تو پشپیہ کا سر یا کھشار۔ نمک اور انار کا رس ملا ہُوا گھی مفید ہوتا ہے۔

اسی طرح وائُو کے غلبے کی صُورت میں اغذیات و اشربات کے ساتھ کھٹے دہی میں انار کے چھلکے ملا کر کھلائیں۔

دیگر:- دیودارو اور تلوں کے کلک کو گرم پانی کے ساتھ نوش کریں۔
دیگر:- پیپل۔ گولر۔ پاکڑ اور کدمب کی چھالوں کو دودھ میں پکا کے نوش کرائیں۔
دیگر:- کسیلی اور میٹھی ادویات کی وستی یا پچھّا وستی یا ملتّھی کے ساتھ مدبّر کی ہوئی سنیہن وستی بھی وایو کے غلبے کی صورت میں مفید ہوتی ہے۔
زیادہ دوشوں والے مریض کو قلیل مقدار میں مسہل دینے سے دوش حرکت میں آکر تھوڑے تھوڑے نکلتے رہتے ہیں۔ اور کھجلی، سوج، کوڑھ گرانی۔ ضعفِ ہاضمہ۔ ستمتا (گیلاپن) - اروچی اور حبس پیدا کر دیتے ہیں۔ نیز رطوبت بھی بہتی رہتی ہے۔
ایسی صورت میں سنشمن دوائی دیکر دوشوں کا دفعیہ کریں۔ اگر وہ اس سے بھی دور نہ ہوں۔ تو قے کرائیں۔
مریض کو سنگدھ کر کے تیز مسہل دینا چاہیئے۔ اور شدّھ ہو جانے کے بعد چورن۔ آسو۔ ارشٹ اور ادویات سے مدبّر کئے ہوئے یوش وغیرہ کا استعمال کرائیں۔
قے آور اور مسہل دواؤں کو پی کر جو شخص قے اور اسہال کو روکتا ہے۔ اُس کے وات وغیرہ دوش بگڑ کر ہردے میں پہنچکر مہلک دل گرفتگی کو پیدا کر دیتے ہیں۔ ہچکی۔ کھانسی۔ پسلی کا درد۔ عاجزی۔ سرخیٔ چشم اور وبھرم روگ بھی نمایاں ہو جاتے ہیں۔ مریض بیہوش ہو کر زبان کو دانتوں سے [illegible] میں ڈالتا ہے۔ دانتوں کو کرکرانے لگتا ہے۔

ایسے وقت میں وید کو مناسب ہے۔ کہ بے تامل قے کرا دے۔

اگر مریض کو پت کے غلبے کی وجہ سے غش آیا ہو۔ تو میٹھی ادویات سے اور اگر کف کی وجہ سے غش آیا ہو۔ تو چرپری ادویات سے قے کرانی چاہیئے۔ اِس پر اگر دوش باقی بچ رہیں۔ تو انہیں ہاضم ادویات سے پکا کر مریض کی حرارتِ ہاضمہ اور طاقتِ جسمانی کے بڑھانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

کثرتِ قے کی وجہ سے جس مریض کے ہردے کو وائو تکلیف دے۔ اُسے چکنی۔ نمکین اور کھٹی دوائیں دینی چاہئیں۔ لیکن پت کف کے غلبے کی صورت میں سنگدھ۔ کھٹی اور نمکین دوائی نہ دینی چاہیئے۔

جس مریض نے قے آور دوائی پی ہو۔ اور وہ قے آنے پر اُس کے ویگ (حاجت) کو روک لے۔ تو اُس کا کف بہت بڑھ جاتا ہے۔ اور اُس بڑھے ہوئے کف سے وائو رُک کر انگ گرہ۔ جکڑاہٹ۔ لرزہ۔ سوئی چبھنے کا سا درد۔ اعضا شکنی۔ اُدویشٹن۔ یا تنا اور مورچھا روگ پیدا ہو جاتے ہیں۔

ایسے حالات میں وات ناشک تدابیر اور سنیہن و سویدن کرم نہائت مفید علاج ثابت ہوئے ہیں۔

تھوڑے دوشوں والے اور نرم پیٹ والے مریض کو بہت تیز دوائی کے دینے سے اُس کے دوش بالکل دُور ہو جاتے ہیں۔ نیز وہ دوائی اُس کے پیٹ کو بلو کر جیو شونت (خون) نکال دیتی ہے۔

خون کا امتحان:-

طریق اوّل:- تیز قے سے جو خُون نکلتا ہے۔ یہ دیکھنے کے لئے کہ وُہ جیوشونت ہے۔ یا رکت پت کا خُون ہے۔ یہ کام کرنا چاہیئے۔ کہ وُہ خُون کھانے میں ملا کر کسی کوّے یا کُتّے کو کھلا دیں۔ اگر وُہ کوّا یا کتّا اُسے کھا لے۔ تو اُسے جیوشونت سمجھیں۔ اور اگر نہ کھائے۔ تو اُسے پت رکت سمجھنا چاہیئے۔

طریق دوم:- ایک سفید کپڑے کو اُس خُون میں بھگو کر سُکھا لیں۔ پھر اُسے قدرے گرم پانی کے ساتھ دھو ڈالیں۔ اگر رنگت بگڑ جائے۔ تو رکت پت کا اور اگر رنگت نہ بگڑے۔ تو جیوشونت سمجھنا چاہیئے۔

اگر ودیچن کی زیادتی سے پیاس لگے۔ غش آئیں۔ اور بے ہوشی سی طاری ہو جائے۔ تو ہمیشہ پت کو دُور کرنے والی تدابیر عمل میں لاتے رہا کریں۔ نیز اتی یوگ کی جو جو تدابیر بتائی گئی ہیں۔ وُہ سب عمل میں لائیں۔

دیگر:- خُون کے بہُت زیادہ کھین (زائل) ہو جانے پر ہرن۔ بھینس یا بکرے کا فوراً نکلا ہُوا تازہ بتازہ خُون پلا دیں۔ تو خارج شُدہ جیوشونت (طبعی خُون) کی کمی پُوری ہو جاتی ہے۔ اور مریض بھی جلدی سے ہوشیار ہو جاتا ہے۔

دیگر:- نیز انہی جانوروں کے خُون میں دُوب گھوٹ کر وستی کے کام میں لانا چاہیئے۔

دیگر:- اننت مُول۔ کھنبھاری۔ بیر۔ دُوب اور کھشیر کا کوبی کا کاڑھا بنا لیں۔ اُس کاڑھے میں گھرت منڈ اور رسونت ملا کر شیتل وستی دیں۔

دیگر:- یا شیتل پچھّا دستی دیکر گھرت منڈ کی انوواسن وستی دیں۔

اگر زیادہ ودیچن کی وجہ سے گدا بھرنش روگ ہو گیا ہو (یعنی ڈھنڈی

نکلتی ہو۔ تو اُسے شیر دار درختوں کے کاڑھے سے دھو کر اندر کی طرف گھسیڑ دیں۔
اگر مریض بیہوش ہو گیا ہو۔ تو شام وید کے منتروں کا گانا اور سُریلے باجوں کا بجانا مریض کے لئے نہائت مفید ہوتا ہے۔
اگر پاخانے کے نکلتے ہی مُسہل دوائی کا اثر زائل ہو جائے۔ اور پت خارج نہ ہو۔ علےٰ ہذا القیاس قے آور دوائی کے نکلتے ہی ومن کریا کا اثر جاتا رہے اور کف نہ نکلے۔ تو ایسے مریض کو کھجلی وغیرہ امراض پیدا ہو جاتے ہیں اِس حالت کو ومن وریچن ادویات کا وِبھرنش بولتے ہیں۔
اگر سنگدھ شخص چکنائی ملا وریچن نوش کرے۔ تو وہ وریچن نرم ہونے کے باعث دوشوں سے رُک جاتا ہے۔ اور اپنے مقام سے ہلے ہوئے دوشوں کو بھی ستمبھت کر دیتا ہے۔ تب وانج قبض۔ گدا ستمبھ اور گدشول روگ پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور مریض کو پاخانہ قلیل مقدار میں آتا رہتا ہے۔
ایسی صُورت میں تیز ومن وریچن یا فاقہ کشی اور ہاضم ادویات مفید ہوتی ہیں
اگر رُوکھا یا کمزور مریض رُوکھے وریچن کا استعمال کرے۔ تو وہ وریچن وائیو کو بگاڑ کر مُہلک عوارض کا باعث بن جاتا ہے۔ اور مریض کے تمام جسم میں گھور ستمبھ اور درد ہوتا ہے۔ اِس کے لئے وات ناشک سنیہن اور سویدن تدابیر مفید ہوتی ہیں۔
اگر سخت پیٹ والا آدمی نرم دوائی کو استعمال میں لائے۔ تو وہ دوائی اُس کے کف کو اُبھار کر اور وات پت کو روک کر اُدنکھ۔ گرانی۔ کلانی

دُبلاپن اور اعضا شکنی پیدا کر دیتی ہے۔
ایسی صُورت میں اُس دوائی کو قے کے ذریعے نکلوا دیں۔ پھر فاقہ کشی اور ہاضم ادویات کے ذریعے سے چکناہٹ اور بھاری پن کو دُور کر کے تیز وریچن دیں۔

ادھیائے کا خلاصہ :-

اِس ادھیائے میں نالائق وَید کے ذریعے ومن وریچن کرانے سے جو جو بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ وُہ سب اور اُن کے معالجات بیان کر دئے گئے ہیں۔
عقلمند وَید کو چاہیئے۔ کہ اِن سب باتوں اور اُنکے حالات پر خُوب غور کر کے صحّت کے حصُول کے لئے مریضوں کو ومن وریچن کا استعمال کرائے ؛

ساتواں ادھیائے

وستی ویاپاد کا سِدّھی

شاگردوں نے اپنے گورو پُنر وسُو سے جو عقل۔ تحمّل۔ گنبھیرتا۔ عفو فراخدلی۔ شم۔ دم اور تپسیّا کا خزانہ کہلاتے ہیں۔ نہائت انکساری کے ساتھ سوال کیا۔ مہاراج! وستی روگ کیسے ہوتے ہیں؟ اُن کی پیدائش کے بواعث اور علامات کیا کیا ہیں؟ اور اُن کے دفیعے کی کیا تدابیر ہیں؟ کرپا کر کے ان کی تفصیل بیان فرمائیں۔
یہ سُن کر مہرشی پُنر وسُو بولے۔

وستی روگ:-

یہ ہیں۔ جیسے ایوگ۔ اتی یوگ۔ کلانتی۔ آدھمان (اپھارہ)، ہچکی۔ دِل کا دھڑکنا۔ اُدردھتا۔ پرواہکا۔ دردِ سر۔ انگ شُول۔ بھی کرتکا (پیچش) اور پری سراؤ۔

وستی کے یہ بارہ روگ ہوتے ہیں۔ جو وستی کے نادُرست طریق استعمال سے پیدا ہوتے ہیں۔ اب ہم اِن میں سے ہر ایک کی علامات اور معالجات بتاتے ہیں۔

ایوگ ویاپت کی علامات:-

وات پرایا سخت پیٹ والے یا وات کے غلبے والے رُوکھے مریض کو ٹھنڈی۔ تھوڑے نمک والی۔ تھوڑی چکنائی والی علیٰ ہذا القیاس جتر پتلی یا گاڑھی وستی دی جائے۔ تو وہ دوشوں کو بگاڑ دیتی ہے۔ لیکن کم اثری کی وجہ سے اُسے نکال نہیں سکتی۔ اِس لئے پیٹ میں گرانی۔ بادِ مخالف۔ پاخانے اور پیشاب کی رُکاوٹ۔ [illegible] درد ناف۔ درد مثانہ۔ جلن۔ سر دلیپ۔ گُدا کی سوج۔ کھجلی۔ گنڈمالا۔ [illegible] اور دچی۔ اور ضعف ہاضمہ کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔

علاج:-

اِس روگ میں گرم پِتھیا پلانی چاہیئے۔ کئی قسم کے سوئیدن کرم پھل ورتی اور اگر وقت ہو۔ تو مُسہل بھی دیں۔

(پِتھیا بنانے کی ترکیب یوں ہے۔ نہ دو پل چاولوں کو کوٹ کر آٹھ گُنا پانی میں پکا کر ایک چوتھائی باقی رہ جانے پر اُتار لیں۔

اسی کو پرمتھیا کہتے ہیں)۔
بل کی جڑ ھر ستربدر- دیودارو۔ جو۔ بیر اور گلتھی کا کلک سرا اور
تومُوتر ملا کر نروہن وستی دیں۔ لیکن پہلے دی ہوئی وستی کو اوّل
نکال لینا چاہیئے۔

اتی یوگ وپاپت کی علامات:-

سنیہن سویدن کی کثرت کے بعد نرم پیٹ والے مریض کو تیز اور گرم
وستی دینے سے وستی کا اتی یوگ ہوتا ہے۔ اور وِمن وریچن کے
اتی یوگ کی مانند ہی وستی کے اتی یوگ کی بھی علامات ہوتی ہیں۔
نیز اس کا علاج بھی ویسا ہی ہوتا ہے۔

علاج:-

چاولوں کو دودھ میں دھو کر اُن میں مہوے کا کلک یا داکھ کا کلک
یا جلی ہوئی مٹی یا ملٹھی کا کلک ڈال کر جو پرساد بنے۔ اس میں پرشن پرنی
یا شال پرنی یا پدم کاشٹ یا کھنباری یا ملٹھی یا کھرٹی میں سے
ایک ایک کا۔ یا اگر سب مل سکیں۔ تو سب کا کلک ملا کر گھی کے ساتھ
وستی دیں۔ تو اتی یوگ کی سوزش مٹ جاتی ہے۔

گلم وپاپت (کلانتی) کی علامات:-

آم دوش کی حالت میں نرم نروہن وستی دینے سے دوش متحرک ہو کر
وات کے راستے کو روک دیتے ہیں۔ نیز حرارت ہاضمہ کو ضعیف کر کے
مریض کو بیہوش بھی کر دیتے ہیں۔ اور کلانتی۔ درد اور پیرو کے شول۔
جوہ ... انگڑائیاں اور بدن میں گرانی ہو جاتی ہے

علاج :-

اس روگ میں رُوکھے سویدن اور ہاضم ادویات کے ذریعے علاج کرنا چاہیئے
پیپل۔روہش ترن۔خس۔ دیودارو اور مروڑ پھلی کے کاڑھے میں سونچر
نمک ڈال کر نوش کرنے سے حرارت ہاضمہ بڑھ جاتی ہے۔ اور ہردے
کی وِشدھی ہوتی ہے۔

دیگر:۔بچ۔سونٹھ اور کچور کے چورن کو دودھی منڈ کے ساتھ یا پرسنّا کے
ساتھ یا ارشٹ کے ساتھ یا آسَو کے ساتھ نوش کریں۔

دیگر:۔دیودارو۔ترکٹا۔ہرڑ۔پلاس۔چیتا۔کچور اور کُٹھ کو گومُوتر
میں پیس کر نوش کریں۔

دیگر:۔سب قسم کے ہاضم کھشار نوش کریں۔

دیگر:۔دش مُول کے کاڑھے میں گومُوتر ملا کر دستی دیں۔

دیگر:۔گومُوتر میں تھوڑا نمک۔شہد اور تیل ڈال کر دستی دیں۔

آدھمان ویاپت کی علامات :-

سخت پیٹ والے۔بہت دوشوں والے اور رُوکھے مریض کو کم اثر
والی دستی دینے سے دوشوں سے رُکی ہوئی وایو اُوپر اور نیچے کے
تمام راستوں کو روک دیتی ہے۔ اور راہ سے بے راہ ہو کر مرم ستھانوں
پر دباؤ ڈالنے والا اپھارہ پیدا کر دیتی ہے۔ وہ شکم میں گرانی۔
تھیوں اور چڈوں میں درد اور انقباض دل کی شکایات بھی نمایاں
کر دیتی ہے۔ اور وایو درد پیدا کرتی ہوئی اِدھر اُدھر گھومتی رہتی ہے

علاج :-

سُوتر ستھان کے "اُپا مارگ تنڈلییہ" ادھیائے میں بیان کی ہوئی
مین پھل وغیرہ اور لشوتھ وغیرہ ادویات۔ کُٹھ۔ پیپل۔ سینڈھا نمک
سرسوں۔ دُھوم سا۔ ماش۔ بیج۔ سُرا بیج اور جوکھار ان سب کو
پیس کر گُڑ میں ملا کر انگوٹھے کے برابر بتّی بنا کے اُس میں جوؤں کا آٹا
بھر دیں۔ پھر اِس بتّی کو تیل میں بھگو کر مریض کی گُدا میں داخل کریں
بتّی رکھنے سے پیشتر مریض کو اچھی طرح سے مالش کر کے سویدت کر
لیں۔ اور اُس کی گُدا میں بھی تیل لگا لیں۔

دیگر:۔ سینڈھا نمک۔ دُھوم سا اور سفید سرسوں کی بتی بنا کر پہلے
کی طرح گُدا میں رکھیں۔

دیگر:۔ بِلوٗ آدی پنچ مُول کے کاڑھے کے ساتھ پیلو اور سرسوں کا کلک
اور گو مُوتر ملا کر نروہن وستی دیں۔

دیگر:۔ سرل کاشٹ اور دیودارو سے سِدّھ کی ہوئی انوواسن وستی دیں

ہِکّا و یاپت چکتسا:۔

نرم پیٹ والے دُبلے مریض کو تیز وستی دینے سے وہ وستی دوشوں کو
خارج کر کے ہچکی پیدا کر دیتی ہے۔ ایسی صُورت میں ہچکی کو دُور کرنے والی
اور ورنگھن (فربہی افزا) ادویات دینی چاہئیں۔

ہچکیوں کو روکنے کے لئے کھریٹی۔ شال پرنی آدی پنچ مُول۔ کھنبھاری۔
ترپھلا۔ گُڑ اور سینڈھا نمک کا کلک ایک سیر۔ تیل چار سیر۔ پرسنّا اور
امل کانجی سولہ سیر سب کو ملا کر پکا کے انوواسن وستی دیں۔

دیگر:۔ پیپل اور سینڈھا نمک دونوں دو تولے لے کر گرم پانی کے

ساتھ نوش کریں۔
اس روگ میں دھوم پان۔لیہہ (لعوق) مالتی رس۔ دودھ اور وات
ناشک غذا مفید ہوتی ہے۔

ہردے کے دھڑکنے کا علاج:۔

دستی کے نہائت تیز ہونے کی صورت میں یا وائو ملی ہونے میں یا دُرستط
سے دبائے نہ جانے پر وہ دل کی دھڑکن پیدا کر دیتی ہے۔
اس روگ میں کالس۔کُشا اور گنّے کی جڑھوں کا کاڑھا بنا کے اُس
میں امل سکندھ اور توڑ ورگ کی ادویات۔کریرا اور بیر ڈال کر
پکا کے وستی دیں۔
دیگر:۔ وات ناشک ادویات کے ساتھ پکائے ہوئے تیل کی الوواس
وستی دینی چاہیئے۔

اُوردھ و یا پت چکتسا:۔

اگر باد مخالف۔پیشاب اور پاخانے کی حوائج کو روک کر وستی لی جائے
یا وستی کو نہائت زور سے دبایا جائے۔ تو وہ مُنہہ کے ذریعے سے
باہر نکل جاتی ہے۔ ایسا ہونے پر اگر مریض بیہوش ہو جائے۔ تو پہلے
اُس کے مُنہہ پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے دینے چاہئیں۔
پسلیوں پیٹ اور نچلے حصے میں مارجن کر کے مریض کو ونگر کر دیں۔
اُس کے بال اُونچے کریں۔ اور کمان کھینچ کر اُسے ڈرائیں۔
یا گائے۔گھوڑا۔گدھا۔ہاتھی۔شیر۔سپاہی اور سانپ وغیرہ دکھا
کر اُسے ڈرائیں۔ تاکہ وستی نیچے کی طرف چلی جائے۔

کپڑے یا ہاتھ سے مریض کے گلے کو ایسے طور سے دبائیں۔ کہ وہ مرنے نہ پائے
اس طرح گلے کو دبانے سے پران اور اُدان وایُو کے رُکنے کے سبب اپان وایُو
کا زور نیچے کی طرف بڑھ جاتا ہے۔ اور وستی بہت جلد نیچے کو چلی جاتی ہے۔
بعد ازاں سپاری کا کلک دو تولہ بھر کانجی کے ساتھ نوش کرائیں۔
اس کلک کی گرمی۔ تیزی اور کھرداہٹ کی وجہ سے وستی بہت جلد نکل جاتی ہے
اگر وستی انتڑیوں میں رُکی ہوئی ہو۔ تو اُسے نکالنے کے لیئے دش مُول
کے کاڑھے کے ساتھ جَو۔ بیر۔ کُلتھی کا کلک نیز گومُوتر ملا کر نروہن وستی
دینی مفید ہوتی ہے۔
اگر وستی ہردے میں رُک گئی ہو۔ تو بلڈ وغیرہ پنچ مُول کے کاڑھے
کے ساتھ نروہن دیں۔
اگر وستی سر میں چلی گئی ہو۔ تو نسوار اور دھوم پان کا استعمال کرائیں
اور سر کے اوپر سرسوں کا لیپ کریں۔

پرواہکا و یا پیت چکتسا:-

بہت دوشوں والے مریض کو سنیہن اور سویدن کر کے اگر نرم تاثیر والی
اور قلیل المقدار وستی دی جائے۔ تو وہ سب دوشوں کو ہلا کر صرف
تھوڑے سے حصے کو خارج کرتی ہے۔ اور اس سے پرواہکا روگ پیدا
ہوتا ہے۔ یعنی تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد پاخانے کی حاجت ہوتی ہے
اور پاخانہ بھی تھوڑا تھوڑا آتا ہے۔ نیز پیٹ میں درد ہوتا ہے۔
یہ وستی گدا میں سوج اور پنڈلیوں و رانوں میں شکستگی سی پیدا کر دیتی
ہے۔ اور رُکی ہوئی وایُو کی وجہ سے بار بار پاخانے کی حاجت ہوتی رہتی ہے

اس مرض میں سویدن - مالش اور شودھن و انو وسن کرنے والی نِردھین وستی دینی چاہیئے۔

اسی طرح مریض کو فاقہ کرا کے وریچن دیئے ہوئے مریض کی طرح پییا وغیرہ تدابیر کو عمل میں لانا چاہیئے۔

دردِ سر کی علامات:-

ایسے شخص کو جو دُبلا ہو - جس کے دوش بڑھے ہوئے ہوں - اور جس کا پیٹ نرم ہو - ٹھنڈی اور قلیل المقدار وستی دینے سے وُہ وستی دوشوں سے گھر جاتی ہے - وستی کے اس طرح گھر جانے سے وایو مڑ کر اُوپر کو چلی جاتی ہے - اور سر میں پہنچکر گردن اور دونو نیاؤں کو جکڑ دیتی ہے - جس سے سر اور گلے میں پھٹنے کا سا درد ہونے لگتا ہے - نیز بہرا پن - کانوں میں آوازیں آنا - زُکام اور تیمر وبھرم روگ پیدا ہو جاتے ہیں۔

دردِ سر کا علاج:-

اس روگ میں ترکیب کے مطابق تیل اور نمک کی مالش کریں - نیز پردھمن دھوم پان اور نسوار وغیرہ شِرو وریچن کو کام میں لائیں۔

نیز دنت یچن - نِردھین وستی اور انو وسن وستی کا استعمال کریں۔

انگ شول کی علامات:-

جس مریض کو اچھی طرح سے سنیہن اور سویدن کرم کرنے کے بعد نہایت تیز اور بھاری وستی دی جاتی ہے - اس کے دوش کثرت سے خارج ہونے لگتے ہیں - اور اس طرح دوشوں کے نکلنے پر زیادہ نِردھین کئے ہوئے

ستبدھ اور اُفاحیت کوشٹ والے شخص کی وائو لوٹ جاتی ہے۔ تب وائو کے لوٹ جانے کی وجہ سے اعضا میں درد ہونے لگتا ہے۔ انگڑائیاں آتی ہیں۔ جسم میں لستو دہوتا ہے۔ بدن پھٹتا ہے۔ پھڑپھڑاہٹ ہوتی ہے۔ اور جماہیاں آتی ہیں۔

علاج:-

ایسے مریض کے جسم پر تیل اور نمک کی مالش کرکے اسے گرم پانی سے سیچن کریں۔ نیز ارنڈ کے پتوں کے کاڑھے سے سیچن کرکے پرستر سویدن دیں۔ دیگر:- جَو۔ کُلتھی۔ بیر اور دش مُول کو آٹھ گنا پانی میں پکا کر چوتھائی باقی رہ جانے پر اُتار لیں۔ پھر اُس میں حسب مقدار بلُو تیل اور سنیدھا نمک ملا کر گرم گرم کے ساتھ الووا سن دیں۔ نیز نروہن وستی دیکر مریض کے تندرست ہو جانے پر گرم پانی سے بھرے ہوئے ٹب میں بٹھا کر اسنان کرائیں۔ بعد ازاں کھانا کھلا کر کھانے کے ہضم ہو جانے پر پھر الووا سن دیں۔ اس میں ملیٹھی کے تیل یا بلُو کے تیل کا الووا سن دیا جاتا ہے۔

پری کرتکا کا علاج:-

ایسے مریض کو جس کا شکم نرم ہو۔ اور جس میں ووش بھی تھوڑے ہوں اُسے رُوکھی۔ تیز اور کثیر المقدار وستی دینے سے ووشوں کے نکلنے پر پری کرتکا روگ ہو جاتا ہے۔ اور دُم۔ چڈوں اور مثانے میں سُوئی چبھنے کا سا درد ہوتا ہے۔ ناف کے نیچے درد ہوتا ہے۔ مثانے کے زیادہ دہانے سے گُدا زخمی ہو جاتی ہے۔

اس روگ میں گنے وغیرہ میٹھی اور ٹھنڈی ادویات کے ساتھ پکایا ہو

دُودھ۔ ملٹھی اور تلوں کا کلک ملا کر پلائیں۔ اور صرف دودھ لبطور غذا دیتے رہیں

پت رکت کا علاج:۔

رکت پت میں کھٹی۔ گرم۔ تیز یا نمکین وستی دینے سے گُدا زخمی ہوجاتی ہے نہائت تیز ہونے پر جلن بھی ہوتی ہے۔ اس طرح گُدا کے زخمی ہونے اور جلنے پر کئی رنگ کا پت بہنے لگتا ہے۔ نیز بہت زور سے بہنے پر غش بھی آنے لگتا ہے۔

اس روگ میں سیمر کے کچےّ ڈنٹھلوں کو کوٹ کر اُن کے ساتھ بکری کا دودھ پکائیں۔ پھر اُس میں گھی ملا کر ٹھنڈا ہونے پر وستی دیں۔

دیگر:۔ اسی طرح سے بڑ وغیرہ درختوں کے پتّوں کا کلک یا جووں اور تلوں کا کلک یا سوور چلا اور پوئی یا سُرخ کنیر کے ساتھ دودھ کو جوش دے کر گھی ملا کر ٹھنڈا ہونے پر وستی دیں۔

گُدا میں ٹھنڈے پری ثیک میٹھی ادویات کے ٹھنڈے لیپ۔ نیز رکت پت اور اتیسار کو دُور کرنے والے معالجات کام میں لائیں۔

ادھیائے کا خاتمہ:۔

اس ادھیائے میں وستی سے پیدا شُدہ امراض۔ اُن کی علامات اور معالجات بیان کئے گئے ہیں۔

اِن سب باتوں پر خُوب غور کر کے وستی کا استعمال کرنے والا وید مُجرم نہیں ٹھہر سکتا۔

اگر مناسب سمجھا جائے۔ تو گو مُوتر۔ بلوُ۔ راڑا۔ نمک۔ کھشار اور سرسوں ملا کر وستی کو تیز بھی کر لیا جا سکتا ہے۔

نیز دُودھ اور گھی وغیرہ ملانے سے وستی نرم ہو جاتی ہے۔
جیسے آسمان پر طلوع ہونے والا سُورج زمین کے رسوں کو کھینچ لیتا ہے۔ ویسے ہی مل آشے (رودہ مستقیم) میں ٹھہری ہوئی وستی اپنی کشش سے پاؤں کے تلوے سے لیکر پیشانی کی سطح تک کے سب دوشوں کو کھینچ لیتی ہے۔ اور جس طرح کپڑا کُسم ملے ہوئے پانی میں سے سُرخی کو کھینچ لیتا ہے۔ ویسے ہی سنیہن سویدن کرموں سے نرم کئے ہوئے جسم میں سے نروہن وستی دوشوں کو کھینچ لیتی ہے +

آٹھواں ادھیائے

پرا سرت یوگ کا سِدّھی

اِس ادھیائے میں نازک مزاجوں اور محنت کشی سے تھکے ہوئے اشخاص کے لئے نرم نروہن اور سنیہن کے استعمال کی مقادیر کا پرسرت کے ذریعے الگ الگ اندازہ بیان کیا جائیگا۔
دُودھ دو پرسرت۔ شہد۔ تیل اور گھی تینوں ملے ہوئے تین پرسرت ان سب کو ملا کر اور رئی سے بلو کر وستی دیں۔ تو وات دُور ہو جاتی ہے۔ اور طاقت و خُوبصُورتی بڑھ جاتی ہے۔
دیگر:۔ تیل۔ پرسنا۔ شہد اور گھی ایک ایک پرسرت۔ بلؤ آدی پنچ مُول کا کاڑھا دو پرسرت اور کُلتھی کا کاڑھا دو پرسرت یہ سب ملا کر رئی سے بلو کر وستی دیں۔ تو وات دُور ہو جاتی ہے۔

دیگر:- پنچ مُول کا کاڑھا پانچ پرسرت- تیل دو پرسرت- شہد اور گھی ایک ایک پرسرت- اِن سب کو ملا کر وستی دینے سے سنیہن ہوتا ہے۔ اور وات دُور ہو جاتی ہے۔

ویرج بڑھانے والی نروہن وستی:-

سینِدھا نمک ایک تولہ- شہد- تیل- دُودھ اور گھی ایک ایک پرسرت اور ہُوشا کا کاڑھا ایک پرسرت- اِن سب کو ملا کر نروہن وستی دینے سے ویرج بکثرت بڑھ جاتا ہے۔

پنچ تکت نروہ وستی:-

پٹول- نیم کی چھال- چرائتہ- راسنا اور سپت چھد کا کاڑھا چار پرسرت گھی ایک پرسرت- نیز حسب ضرورت سرسوں کا کلک لے کر اِن سب کو ملا کر وستی دیں- تو موہ- ابھشیند اور کوڑھ روگ دُور ہو جاتے ہیں۔

کرمی ناشک وستی:-

واوڑنگ- ترپھلا- سہانجنے کے بیج- موتھا اور مُوشک پرنی ان سب کا کاڑھا پانچ پرسرت اور تیل ایک پرسرت- اِن میں حسب ضرورت واوڑنگ اور پیپل کا کلک ملا کر بلو ڈالیں- اور اُسے نروہن وستی کے کام میں لائیں- تو شکم کے کیڑوں کو یہ وستی ہلاک کر ڈالتی ہے۔

ورشیہ (مقوّی باہ) وستی:-

کھشیر کاکولی- گنگا- شال پرنی- راسنا- ودارِی کند- شہد اور گھی میں سے کاڑھا بنانے کے قابل ادویات کا کاڑھا بنا لیں- اور رس نکالنے کے قابل ادویات کا رس نکال لیں۔ پھر یہ کاڑھا اور رس ایک ایک

پرسرت لے کر اُن میں پیپل کا کلک ڈال کر وستی کے کام میں لائیں۔ تو قوّتِ باہ بہت بڑھ جاتی ہے۔

دیگر:۔ تیل۔ گؤموتر۔ دودھی منڈ اور اہل کا نجی ایک ایک پرسرت۔ اور سرسوں کا کلک سب کو ملا کر وستی دیں۔ تو قبض اور اپھارہ دُور ہو جاتے ہیں۔

دیگر:۔ گوکھرو۔ پاکھان بھید اور ارنڈ کی جڑھ کا کاڑھا تین پرسرت۔ تیل ایک پرسرت اور سُرا ایک پرسرت لے کر اِن میں ملٹھی۔ رینو کا (الائچی خورد) پیپل اور مصری کا کلک مناسب مقدار میں ملا کر وستی دیں۔ یہ وستی اپھارے اور مُوتر کرچھر روگوں کو دُور کر دیتی ہے۔

یہ جو اُوپر نو قسم کی وستیاں بیان کی گئی ہیں۔ اِن میں قدرے سیندھا نمک ملا کر تھوڑی گرم کر کے استعمال کرنی چاہئیں۔

نرم وستی جب کچھ اثر نہ دکھائے۔ تب تیز وستی دینی چاہیئے۔

اگر تیز وستی سے مریض لاغر ہو جائے۔ تو اُس کے لئے میٹھی ادویات کی آستھاپن وستی مفید ہوتی ہے۔

اگر شاید روگی کو تیز وستی دینے سے اُس کی گُدا میں داہ (سوزش) وغیرہ شکایات پیدا ہو جائیں۔ تو دودھ کے کاڑھے کے ساتھ ترُبد کا کلک پلائیں۔ تو اِس سے دوش خارج ہو جاتے ہیں۔ اور پت۔ یا خانہ نیز وائیو دُور ہو کر داہ وغیرہ عوارض رفع ہو جاتے ہیں۔

اِس طرح مریض کے شُدھ ہونے پر اُسے ٹھنڈے پانی میں شکرا ملا کر نوش کرائیں۔

وریچن کی کثرت سے جس شخص کا پاخانہ کھین (ذائل) ہو گیا ہو۔ اُن کو ماش یُوش کے ساتھ کلماش کا کھانا کھلائیں۔ یا دہی یا سُرا پلائیں۔ وستی دینے کے بعد اگر درد۔ اروچی اور آم اتیسار کی شکائت ہو جائے تو ہاؤبیر۔ کٹھ۔ تگر۔ دیودارو اور سنچ کا چوُرن کھلائیں۔

وستی کے استعمال کے بعد اگر پاخانہ۔ بادِ مخالف۔ رکت پت اور کف بکثرت نکلیں۔ تو اتیسار کو دُور کرنے والی ادویات کے ساتھ تیار کی ہوئی وستی کا استعمال نہائت مفید ہوتا ہے۔

آم۔ پاخانہ۔ وائیو۔ رکت۔ پت اور کف میں سے دو دو کے ملنے سے پندرہ اقسام کی شکایات ہوتی ہیں۔ نیز آم وغیرہ کے اکیلے ہونے سے چھ اور نو عوارض جن کا آگے بیان آئیگا۔ یہ کُل تیس اقسام عوارض کی ہیں۔

نو اُپدرو:۔

شُول (درد)۔ پرواہیکا (پیچش)۔ آدھمان (اپھارہ)۔ پری کرتکا (مروڑ)۔ اروچی (کھانے کی خواہش نہ ہونا)۔ جوُر (بخار)۔ ترشنا (پیاس)۔ داہ (جلن) اور مورچھا (غش) یہ نو اُپدرو کہلاتے ہیں۔

آم اتیسار میں ترکٹا۔ کھٹائی اور نمک سے قے کرانا مفید ہوتا ہے۔ یا ہاضم ادویات دیں۔ مگر آم میں وستی دینا منع ہے۔

وشٹا اتیسار میں وات کو دُور کرنے اور قابض ادویات استعمال کرا۔

وات اتیسار میں میٹھی کھٹی اور نمکین ادویات کی سنیہہ وستی دیں۔

رکت اتیسار میں بکرے وغیرہ کے خون کی وستی دیں۔

پت رکت میں کسیلی۔ شیریں اور کڑوی ادویات کی وستی دینی چاہیئے۔

کف اتیسار میں کسیلی۔ چرپری اور کڑوی ادویات کی وستی دیں۔
آم وشٹ والے اتیسار میں یا آم وایو سے ملے اتیسار میں
وستی کرم کے بعد ترکٹا کا چورن۔ کانجی اور سیندھا نمک دیں۔
پت اور آم سے ملے ہوئے اتیسار میں یا رکت اور آم سے
ملے ہوئے اتیسار میں۔ یا پت رکت اور آم ملے اتیسار میں
ترکٹا نیز شیریں اور کڑوی ادویات کا استعمال مفید ہوتا ہے۔
آم کف اتیسار میں ترکٹا۔ کسیلی اور کڑوی ادویات کا استعمال کریں
نیز آم والے تھوڑی مقدار کے کف میں ترکٹا کسیلی ادویات
اور نمک کا استعمال مفید ہوتا ہے۔
وات ملے وشٹا اتیسار میں۔ یا وات پت اتیسار میں۔ یا وات
پت ملے وشٹا اتیسار میں۔ یا وات ملے پت رکت اتیسار
میں میٹھی۔ کھٹی اور کسیلی ادویات کی وستی دینی چاہیئے۔
وشٹا اور رکت یا وشٹا اور پت یا رکت پت کے اتیسار
میں یا تینوں کے سنپات اتیسار میں کسیلی۔ میٹھی اور کڑوی
ادویات کی وستی دیں۔
کف وشٹا اتیسار میں۔ یا کف پت اتیسار میں نیز کف۔ وشٹا
پت اور رکت کے اتیسار میں ترکٹا نیز کڑوی اور کسیلی ادویات
کی وستی دینی چاہیئے۔
وات کف اتیسار میں ترکٹا اور کڑوی، کھٹی ادویات کی وستی
دینی مفید ہوتی ہے۔

کف رکت اتیسار میں ترکٹا۔ میٹھی اور کڑوی ادویات کی وستی دینی چاہیئے۔
کف ملے وات اتیسار میں ترکٹا۔ کھٹی اور نمکین ادویات کی وستی دیں۔
وات ملے رکت اتیسار میں میٹھی۔ کھٹی اور کڑوی ادویات کی وستی بہت مفید ہوتی ہے۔

اسی طرح آم۔ وشٹا۔ وایو۔ پت۔ رکت اور کف ان چھ ملوں کے تین تین۔ چار چار۔ پانچ پانچ اور چھ دوشوں کے ملنے سے بیس قسم کے عوارض پیدا ہو جاتے ہیں۔

تین تین کے جیسے آم وشٹا وات۔ آم وشٹا پت۔ آم وشٹا رکت۔ آم وشٹا کف۔ وشٹا وات پت۔ وشٹا وات رکت۔ وشٹا وات کف۔ وات پت رکت۔ وات پت کف اور پت رکت کف۔

چار چار کے جیسے آم وشٹا وات پت۔ آم وشٹا وات رکت۔ آم وشٹا وات کف۔ وشٹا وات پت رکت۔ وشٹا وات پت کف اور وات پت رکت کف۔

پانچ پانچ دوش والے جیسے آم وشٹا وات پت رکت۔ آم وشٹا وات پت کف اور وشٹا وات پت رکت کف۔

چھ دوشوں والا ایک جیسے آم وشٹا وات پت رکت کف۔

اتیسار میں بیان کی ہوئی یہی ترکیب تمام امراض میں ملحوظ رکھنی چاہیئے۔
آم وشٹا وات پت رکت کف ان چھوں کے ملاپ کی حالت میں میٹھی۔ کھٹی۔ نمکین۔ چرپری۔ کڑوی اور کسیلی چھوں قسم کی ادویات ملا کر استعمال کرانے سے مل پک جاتا ہے۔

نیز آم سے خالی دیگر پانچوں دوشوں کے ملاپ کی حالت مین چھئوں رسوں کی وستی مفید ہوتی ہے۔

دیگر:- گولر خشک شدہ۔ جامن کی چھال۔ آم کی چھال۔ گولر کی چھال۔ سنکھ کا بُرادہ۔ رال۔ لاکھ اور کردم ہر ایک ایک پل لے کر پیس لیں۔ اور ایک پرستھ گھی و دو پرستھ دودھ ملا کر پکا لیں۔ اور اسے ہر قسم کے اتیساروں میں طاقت کے مطابق استعمال کرائیں۔

دیگر:- کینچ کے بیج۔ دھاوے کے پھول۔ بیل گری۔ لجالو۔ رکت شالی۔ مسور اور پیپل کے درخت کے ڈنٹھل کا کاڑھا بنا کر اوس سے یواگو کو سدھ کر کے پینے سے اتیسار دور ہو جاتے ہیں۔

دیگر:- نیتر بالا۔ گولر۔ شیوناک۔ لجالو۔ پاکڑ کے پتے۔ مسور۔ دھاوے کے پھول اور کھریٹی کے کاڑھے کے ساتھ پہلے کی طرح یواگو کو سدھ کر کے پئیں۔

دیگر:- شالپرنی وغیرہ پنچ مول یا بلا وغیرہ ادویات یا اکھشو آدی گن کی ادویات کے کاڑھے کے ساتھ مسور کا یواگو نوش کریں۔

دیگر:- کینچ کی جڑھ کے کاڑھے کے ساتھ شالی چاولوں کا یواگو یا دہی تکر (مٹھا)۔ کانجی۔ جوکھار اور گنے کے ساتھ سدھ کی ہوئی یواگو کے ٹھنڈا ہونے پر چینی اور شہد ملا کے نوش کرنے سے سب قسم کے اتیسار دور ہو جاتے ہیں۔

سب قسم کے یواگوؤں میں گھی۔ مرچ سیاہ۔ زیرہ۔ میتھی ادویات اور نمک بھی ملا لینے چاہئیں۔

ادھیائے کا خاتمہ :-

وات کی حالت میں چکنی۔ کھٹی۔ نمکین اور میٹھی ادویات استعمال کرنی چاہئیں۔ نیز وستی قدرے گرم ہونی چاہیئے۔

پت اور رکت کی صورت میں ٹھنڈی۔ کڑوی۔ کسیلی اور میٹھی ادویات کا استعمال مفید ہوتا ہے۔

کف میں کڑوی۔ گرم۔ کسیلی اور چرپری ادویات استعمال کرنی چاہئیں

مل کی حالت میں قابض اور دافع وات ادویات کا استعمال بہت مفید ہوتا ہے۔

آم دوش کی حالت میں ہاضم ادویات کا استعمال کرانا چاہیئے۔

رکت کی حالت میں پچھا وستی اور رکت وستی کا استعمال اچھا ہوتا ہے۔

علےٰ ہٰذا القیاس وَبندھ وغیرہ سنپاتک اتیسار میں بھی یہی طریق عمل کام میں لانا چاہیئے۔

ملے جلے دوشوں میں جس دوش کی زیادتی معلوم ہو۔ اسی کے مطابق علاج کرنا چاہیئے۔

ادھیائے کا خلاصہ :-

اِس ادھیائے میں تمام پراسرتک نسخے۔ الگ الگ عوارض۔ اُن کے الگ الگ معالجات۔ اتیساروں کو دور کرنے والی علیحدہ علیحدہ اقسام کی نروہن وستیاں۔ رسوں کے مرکبات۔ گھی اور دیواگو بیان کئے گئے ہیں ﴿

نواں ادھیائے

ترِی مرمییہ سدّھی

اے اگنی ویش! اس جسم کے سکندھ اور شاکھاؤں میں ایک سو سات[۱۰۷] مرم ہیں۔ ان مرموں میں سے کسی ایک میں بھی درد ہو۔ تو سارا جسم نہایت بیتاب ہو جاتا ہے۔ کیونکہ قدرت کی طرف سے مرم ستھانوں میں چیتنا (قوّتِ زندگی) خصوصیت کے ساتھ رکھی گئی ہے۔

مرم ستھانوں کا بھاری پن:-

شاکھاؤں (ہاتھ پاؤں) کے مرموں سے سکندھ (سر اور دھڑ) کے مرم بھاری ہوتے ہیں۔ کیونکہ شاکھا بذاتِ خود سکندھ پر انحصار رکھتی ہیں۔ سکندھ کے مرموں میں سے بھی دیگروں کی نسبت ہردا۔ وستی اور سر بہت ہی بھاری ہوتے ہیں۔ اسلئے کہ یہی جسم کی بنیاد ہوتے ہیں۔

جیسے نابھی میں ارا ناڑی ہوتی ہے۔ ویسے ہی ہردے میں دس دھمنیاں رہتی ہیں۔ ہردا ہی پران۔ اُدان۔ من۔ بدھی اور چیتنا کے رہنے کا بھی مقام ہے۔ جسم کے باقی اعضا کی نسبت پنچ مہا بھوت (پانچوں عناصر) بھی ہردے میں زیادہ رہتے ہیں۔

جس طرح تمام کرنوں کا مرکز سورج ہوتا ہے۔ ویسے ہی تمام اندریوں اور اندریوں کے پران واہی سروتوں کا مرکز سر ہوتا ہے۔

وستی (مثانے) کا مقام ستھول انتر (رودہ کلاں)۔ انڈکوش (خصیتین) سیون

شُکر واہنی (منی لے جانیوالی) ناڑی اور مُوتر واہنی (پیشاب لے جانیوالی) ناڑیوں کے بیچ میں واقع ہوتا ہے۔ جسطرح سمندر تمام دریاؤں کے درمیان میں واقع ہے۔ ویسے ہی یہ وستی بھی تمام جل واہی سروتوں کی مُوتر ادھار ہے۔ یعنی اِسی میں پیشاب جمع رہتا ہے۔

جیسے آسمان میں سُورج کرنوں کے جال سے گھِرا ہُوا ہے۔ ویسے ہی جانداروں کا یہ جسم بھی مرم سنگیک سروتوں سے گھرا ہُوا ہے۔

اُوپر لکھے ہوئے تینوں مرموں میں سے کسی ایک کے پھٹ جانے سے جسم بھی ہلاک ہو جاتا ہے۔ کیونکہ سہارے کے نہ رہنے سے سہارا لینے والی چیز بھی نہیں رہتی۔

اِن مرم ستھانوں پر چوٹ لگ جانے سے بیشمار مُہلک امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ اِسلئے اِن مرم ستھانوں کی بیرونی چوٹ اور اندرونی وات وغیرہ دوشوں سے بالخصوصیت حفاظت کرنی چاہیئے۔

ہردے ابھی گھات (ہردے پر چوٹ آجانے) کی خرابیاں:۔

اِن مرموں میں سے جب ہردے کو چوٹ لگ جائے۔ تو کھانسی۔ دمہ کمزوری۔ گلے کا سُوکھنا۔ کلوم آکرشن۔ زبان کا باہر نکل آنا۔ مُنہہ کا سُوکھنا تالُو کا سُوکھنا۔ مرگی۔ جنون۔ بکواس اور قوّتِ متمیّزہ کا زائل ہو جانا یہ خرابیاں برپا ہو جاتی ہیں۔

سر میں چوٹ آجانے کی خرابیاں:۔

جب سر میں چوٹ آجائے۔ تو مینا ستمبھ۔ اردت۔ نیتر وِبھرم۔ موہ انگڑائی۔ چیشٹا ناش۔ کھانسی سوسہ۔ ہنوگرہ۔ مُوکتا۔ گدگدتا۔ چکشو نمیلن

گنڈ سپندن ۔ جماہیاں آنا۔ رانوں کا بہنا۔ آواز کی شکستگی اور منہہ کا ٹیڑھا پڑ جانا
یہ خرابیاں پیدا ہوجاتی ہیں۔

مثانے پر چوٹ لگ جانے کی خرابیاں:۔

جب مثانے پر چوٹ لگ جائے۔ تو باد مخالف ۔ پیشاب اور پاخانہ رُک جاتے ہیں۔ چڈوں میں درد ہوتا ہے۔ عُضو تناسل میں درد ہونے لگتا ہے۔ وستی شُول ۔ وات کُنڈل ۔ اُدا ورت ۔ باؤگولہ ۔ واتا شٹیلا ۔ اُپ ستمبھ ۔ نابھی گرہ گُھنٹی گرہ ۔ گُدگرہ اور شرونی گرہ یہ روگ ہوجاتے ہیں۔

چکتسا ستھان میں وات وغیرہ دوشوں سے بگڑے ہوئے اِن مرم ستھانوں کی خرابیوں کی علامات اور اُن کے معالجات بالتفصیل بیان کردئے گئے ہیں لیکن یہ تینوں مرم زیادہ وائُو سے حفاظت کئے جانے کے قابل ہوتے ہیں۔ کیونکہ وائُو ہی پت کف کو حرکت میں لانے کا باعث ہوتی ہے۔

یہ وائُو جیسے زندگی کی بُنیاد کہنا چاہیئے۔ دیگر تدابیر کی نسبت وستی کرم سے بسہولت سادھیہ ہوتی ہے۔ اِس لئے مرموں کی حفاظت کے لئے وستی کرم سے اچھی اور کوئی تدبیر نہیں ہے۔

اِن میں سے وِمان ستھان میں چھ آستھاپن سکندھ اور سِدّھی ستھان میں دو انُوواسن سکندھ بیان کئے گئے ہیں۔

نہائت احتیاط سے غور کر کے مہا مرموں کی حفاظت کے لئے اِن کا استعمال کرنا چاہیئے۔ اگر اِن مرموں میں درد ہونے لگے۔ تو وات کی خرابی کے مطابق علاج کرنا چاہیئے۔

وات سے ہردے کے اُپ سر شٹ ہونے کا علاج:۔

اگر وات کے ذریعے ہردا اُپ سرشٹ ہو جائے۔ تو منگو جو رن یا اور کسی قسم کے نمک کے ساتھ پیا بنا کر بجورے کا رس یا اور کسی کھٹی چیز کا رس ڈال کر نوش کریں۔

دیگر:۔ شال پرنی وغیرہ پنچ مول کے کاڑھے میں شکر ڈال کر پلائیں۔

دیگر:۔ بلوآدی پنچ مول کے کاڑھے میں پکایا ہوا یوا گو پئیں۔

دیگر:۔ ہردے روگ میں بیان کئے ہوئے معالجات بھی اس شکائت کے لئے مفید ہوتے ہیں۔

وات سے سر کے اُپ سرشٹ ہونے کا علاج:۔

وات اُپ سرشٹ سر میں مالش کرنا۔ سویدن۔ اُپ ناہن۔ سینہہ پان۔ لنوار دینا۔ اَدپیڑن اور دہوم پان وغیرہ تدابیر مفید ہوتی ہیں۔

وات سے وستی کے اُپ سرشٹ ہونے کا علاج:۔

وات اُپ سرشٹ دستی میں کبھی سُوید اور وستی پریوگ اچھے ہوتے ہیں۔

دیگر:۔ ترُبد وغیرہ دسوں ادویات کا کاڑھا بنا کے گو موتر میں ملا کے نروہن وستی دیں۔

دیگر:۔ بلوآدی پنچ مول کے کاڑھے کے ساتھ سرکنڈے کی جڑھ۔ کُشا کی جڑھ گنّے کی جڑھ اور گوکھرو کی جڑھ سے پکایا ہوا دودھ ملا کر وستی کے کام میں لائیں۔

دیگر:۔ کھیرے و ککڑی کے بیج اور جنگلی اجوائن کے کاڑھے میں ریدھی اور وریدھی کا کلک ڈال کر نروہن دیں۔

دیگر:۔ سرل کاشٹ ڈال کر پکایا ہوا تیل انوواسن وستی کے کام میں لائیں۔

دیگر:۔تل وَٹ ڈالکر پکایا ہوا گھی بھی مسہل کے لئے اچھی چیز ہے۔

دیگر:۔شتاور۔گوکھرو۔بڑی کیڑی۔چھوٹی کیڑی۔گلو۔سانٹھ۔خس۔ملٹھی، تربد کی جڑھ۔اننت مول۔لودھ۔گج پیپل۔کشا کی جڑھ اور کانس کی جڑھ۔ان سب ادویات کا کاڑھا۔کاڑھے سے چوگنا دودھ نیز کھریٹی اڑوسہ۔رشبھک۔اجوائن جنگلی۔کالا زیرہ۔اندر جو۔کھیرے کے بیج۔ککڑی کے بیج۔ستی مارک۔ملٹھی۔بیج۔سونف۔پاکھان بھید اور راڑے کا کلک و تیل ملا کر پکالیں۔پھر مریض کو نزوہن دیکر شدھ کرکے سنیہن اور سویدن دیکر اس تیل کی اُتروستی دیں۔تو دردِ مثانہ اور پیشاب کی خرابیاں رفع ہوجاتی ہیں۔

ادھیائے کا خاتمہ:۔

ہردے۔سر اور مثانے میں جانداروں کے پران (زندگی) رہتے ہیں۔ اس لئے نہائت ہوشیاری کے ساتھ ان کی حفاظت کرنی چاہیئے۔ مرموں کی حفاظت کی غرض سے ہمیشہ چوٹ سے بچانا۔تدابیر حفظ صحت پر عمل کرنا اور پیدا شدہ امراض کو دُور کرنا ہی مناسب تدابیر ہیں۔ مرموں سے تعلق رکھنے والے جو روگ اس ادھیائے میں بیان کرنے سے رہ گئے ہیں۔اب اُن کا بیان کیا جاتا ہے۔

اُپ تنترک کی علامات:۔

حرکت میں آنے کی وجہ سے وائو کوپت ہوکر اپنے مقام سے اُوپر کو چلی جاتی ہے۔اور ہردے میں پہنچ کر ہردے کو نہائت دُکھی کر دیتی ہے۔نیز سر اور کنپٹیوں میں درد پیدا کر دیتی ہے۔اعضا کو ٹیڑھا کر دیتی ہے

اور آکھشیپن کرتی ہے۔ سانس کو بند کر دیتی ہے۔ یا سانس مُشکل سے نکلتا ہے۔ آنکھیں ستبدھ ہو جاتی ہیں۔ یا جھپکی چلی جاتی ہیں۔ گلے میں سے کبوتر کی غٹر غوں کی سی آواز آسنے لگتی ہے۔ بے ہوشی چھا جاتی ہے۔ ایسے ہی "اُپ تنترک" کہتے ہیں۔

اُپ تانک کی علامات :-

آنکھوں کا ستبدھ ہونا۔ بیہوشی ہونا۔ گلے میں سے کبوتر کے کوجنے کی سی آواز آنا۔ ہردے کے گرد سے وائو کے دُور ہونے پر صحت ہو جانا۔ اور وائو کے دوبارہ ہردے کے گرد چھا جانے سے پھر طبیعت کا خراب ہو جانا یہ سب مُہلک اُپ تانک روگ کی علامات ہیں۔

علاج :-

جس شخص کا سانس کف اور وات کی وجہ سے رُک گیا ہو۔ اُس کے سانس کو تیز پر دھمن کے ذریعے چلانے کی کوشش کرنا چاہیئے۔ سانس کے آنے پر ہوش بھی آجاتی ہے۔

دیگر:۔ مرچ سیاہ۔ سہانجنے کے بیج۔ واوڑنگ اور پھینی جھبک کو باریک پیس کر شیرش ورپچن دیں۔

دیگر:۔ دھنیا۔ ہرڑ۔ ہینگ۔ پوہکر مُول۔ سیندھا نمک۔ سونچر نمک اور بڑ نمک کے چُورن کو جَو کے کاڑھے کے ساتھ نوش کرنے سے دردِ دل دردِ پسلی اور اُپ تنترک روگ دُور ہو جاتے ہیں۔

دیگر:۔ ہینگ۔ امل بیت۔ سونٹھ۔ سونچر نمک اور انار کے چھلکے کا چُورن نوش کرنے سے مندرجہ بالا امراض دُور ہو جاتے ہیں۔

دیگر:- اِن امراض میں وات کف ناشک اور ہردے روگ ناشک تدابیر بھی مفید ہوتی ہیں۔

دیگر:- اِن روگوں میں شودھن کرنے والی تیز وستی بھی پورے طور سے مفید ہوتی ہے۔

دیگر:- سونچر نمک۔ ہرڑ اور ترکٹا کے ساتھ پکایا ہوا گھی بھی بہت مفید ہوتا ہے۔

تندرا روگ کے بواعث:-

میٹھی۔ چکنی۔ بھاری اور کھٹی اغذیات کے کثرتِ استعمال سے۔ تفکرات سے۔ محنت سے۔ افسوس سے۔ بیماری سے یا انوشنگ سے وایُو کے سبب کف ترکت میں آکر جب مریض کے ہردے کو گھیر لیتا ہے۔ تب ہردے میں رہنے والے گیان وغیرہ بھی گھر جاتے ہیں۔ اور تندرا نامی روگ پیدا ہو جاتا ہے۔

تندرا کی علامات:-

دل کی بیقراری۔ آواز کا بھاری ہو جانا۔ حرکت کرنا دشوار ہو جانا۔ اندریوں کی گرانی۔ من اور بدھی کی نادرستی یہ سب تندرا کی علامات ہیں۔

تندرا کا علاج:-

تندرا روگ میں کف ناشک۔ سنشودھن اور مریض کے دبلاپن کی حالت میں سنشمن کریا کرنی چاہیئے۔

اگر یہ تندرا ایجا وغیرہ امراض کی وجہ سے نہ پیدا ہوئی ہو۔ تو ورزش کرنا۔ فصد کھلوانا اور چرپری وکڑوی ادویات کے ساتھ غذا کھلانا بھی

بہت مفید ہوتا ہے۔

وستی روگوں کی قسمیں:۔

موتر یک ساد۔ موتر جبٹھر۔ موتر کرچّھر۔ موترات سنگ۔ موتر سنکھشے موتر اتیت۔ واتا شٹیلا۔ وات وستی۔ اُشن وائیو۔ وات کُنڈ لِکا گرنتھی۔ وِڑگھات اور وستی کُنڈل۔ یہ تیرھوں مثانے کی بیماریاں ہیں۔ اب ان کی علامات کا بیان کیا جاتا ہے۔

موتر یک ساد کی علامات:۔

پت یا کف یا دونو جب وائیو کی وجہ سے مثانے میں اکھٹے ہو جائیں۔ تو سُرخ۔ مذ رعا اور گاڑھا پیشاب آنے لگتا ہے۔ یا جلن والا سفید اور گاڑھا پیشاب آتا ہے۔ یا اُس پیشاب میں یہ سب علامات پائی جاتی ہیں۔ اسے موتر یک ساد کہتے ہیں۔ اور اس میں پت کف ناشک تد[illegible] کام میں لانی چاہئیں۔

موتر جبٹھر کے بواعث اور علاج:۔

پیشاب کی حاجت کے روکنے سے پیشاب رُک کر جب وائیو کی وجہ سے واپس لوٹ کر اُدر کو بھر دیتا اور وہیں ٹھہر جاتا ہے۔ اور بلا وجہ درد ہونے لگتا ہے۔ نیز رفتہ رفتہ قوتِ ہاضمہ کمزور ہوتی جاتی ہے۔ پیشاب و پاخانہ رُک جاتے ہیں۔ تو اس روگ کو موتر جبٹھر بولتے ہیں۔

اِس بیماری میں مُدِرّ ادویات استعمال کرنی چاہئیں۔

نیز تری مرمیہ ادھیائے میں جو ہنگو چورن بیان کیا گیا ہے۔ وہ بھی مفید ہوتا ہے۔ اِس کے استعمال سے موتر روگ۔ اُدر روگ۔ آناہ

اپھارہ اور گُدا و لِنگ کے دیگر روگ بھی رفع ہو جاتے ہیں۔

مُوتر کرِچھّر کی علامات:۔

پیشاب کی حاجت کے اثنا میں عورت سے ہمبستری کرنے سے وِیرج وائُو سے رُک کر مجرائے بَول میں رہ جاتا ہے۔ اور اِس میں وِیرج کے اخراج کے بعد پیشاب نکلتا ہے۔ یا پیشاب کے بعد ویرج خارج ہوتا ہے۔ تو اِسے مُوتر کرِچھّر روگ پکارتے ہیں۔ عام اصطلاح میں اِسے سوزاک کہا جاتا ہے۔

مُوتر اُتسنگ کی علامات:۔

مجرائے بَول کے بگڑ جانے اور وائُو کے حملہ آور ہونے سے پیشاب کرتے وقت کچھ پیشاب عُضوِ تناسل کی سپاری کے جوڑوں میں ٹھہر جاتا ہے اور بعد کو درد کے بغیر یا سخت درد کے بعد خارج ہو جاتا ہے۔ اِسی وِچھّیز مُوتر روگ کو "مُوتر اُتسنگ" کہتے ہیں۔ اِس مرض میں عُضوِ تناسل بھاری بھی ہو جاتا ہے۔

مُوتر سنکھشے کی علامات:۔

وائُو کے کوپت ہو جانے کی وجہ سے جب مُوتر سُوکھ کر کھین ہو جاتا ہے تو اُسے مُوتر سنکھشے بولتے ہیں۔ اِس میں وات کے کوپت ہونے کی علامات پائی جاتی ہیں۔

مُوتر اتیت کی علامات:۔

پیشاب کی حاجت کو بہت دیر تک روک کر پھر پیشاب کرنے سے پیشاب جلدی نہیں آتا۔ اور بہت آہستہ آہستہ خارج ہوتا ہے۔ اِسی کو

مُوترا تیت روگ بولتے ہیں۔

واتاشٹیلا کی علامات:۔

بگڑی ہوئی وایُو وستی اور گُدا کو پھلا کر غیر ساکن۔ بلند اور نہائت تیز درد والی واتاشٹیلا کو پیدا کر دیتی ہے۔ اس سے پاخانے اور پیشاب کا راستہ رُک جاتا ہے۔

وات وستی کی علامات:۔

جوش میں آئی ہوئی وایُو مثانے میں پیشاب کو روک لیتی ہے۔ اس رکاوٹ سے مُوتر رودھ (پیشاب کا رُکنا)۔ درد اور کھُجلی پیدا ہو جاتی ہے۔ اسے وات وستی بولتے ہیں۔

اُشن وات کی علامات:۔

پت کی گرمی مُوتر کو سُکھا دیتی ہے۔ اس لیے پیشاب گرم اور سُرخ یا زرد بڑی تکلیف سے آتا ہے۔ اسے اُشن وات بولتے ہیں۔ اس سے عُضوِ تناسل اور مثانے میں سخت درد ہوتا ہے۔

وات کنڈلکا کی علامات:۔

وایُو بگڑ کر مثانے اور مجرائے پیشاب کو روک دیتی ہے۔ اس لیے پیشاب پھر اُوپر کو چڑھنے لگتا ہے۔ اور یہ وایُو پھٹ کر چکر کھا جاتی ہے۔ اس سے مُوترا گھات پیدا ہو جاتا ہے۔ اس مرض میں ستمبھ۔ ٹُوٹنے کی سی درد۔ بھاری پن۔ اینٹھن۔ تیز درد۔ پیشاب کا روکاؤ اور قبض ہو جاتی ہے۔ اسے وات کنڈلکا کہتے ہیں۔

مُوتر گرنتھی کی علامات:۔

وائیو اور کف کے کوپت ہو جانے سے بگڑا ہُوا خون وستی (مثانے) کے مُنہ پر ایک مُہلک گانٹھ پیدا کر دیتا ہے۔ اور اِس گانٹھ سے رُک جانے کے سبب پیشاب بڑی دِقّت سے خارج ہوتا ہے۔ اِس میں پتھری کی مانند سخت درد ہوتا ہے۔ اِس مرض کو مُوتر گرنتھی بولتے ہیں۔

وِڑوِگھات کی علامات:-

رُوکھے اور دُبلے شخص کی وات کے کوپت ہو جانے کے سبب اُلٹا پھرا ہُوا پاخانہ مُوتر واہی سروت پر حملہ آور ہو جاتا ہے۔ اور ایسی صُورت میں پاخانہ مِلا ہُوا پیشاب بڑی مُشکل سے خارج ہونے لگتا ہے۔ نیز اس میں سے پاخانے کی سی بدبو آنے لگتی ہے۔ اِس روگ کو وِڑوِگھات بولتے ہیں۔

وستی کُنڈل کی علامات:-

جلدی چلنے سے۔ بہت گھومنے سے۔ چھلانگ مارنے سے۔ محنت کشی سے۔ چوٹ لگ جانے سے۔ پریشر سے وستی اپنے مقام سے اُٹھ کر گربھ کی مانند موٹی ہو کر ٹھہر جاتی ہے۔ اِس سے وستی میں درد، سپندن اور جلن ہوتی ہے۔ نیز پیشاب قطرہ قطرہ ہو کر آنے لگتا ہے۔ مثانے کو ہاتھ سے دبانے پر پیشاب کی دھار نکلتی ہے لیکن نکلتے وقت سنستمبھن۔ اُدویشٹن اور سخت درد ہوتا ہے۔ اِس روگ کو وستی کُنڈل بولتے ہیں۔ یہ مرض شستر اور زہر کی مانند مُہلک ہوتا ہے۔ اِس روگ میں عموماً وات کا غلبہ ہوتا ہے۔ یہ روگ بے عقل وید سے اچھا نہیں ہو سکتا۔

اِن رگوں میں اگر وائو پت سے ملی ہوتی ہے۔ تو جلن اور درد ہوتا ہے۔ اور پیشاب کا رنگ متغیّر ہو جاتا ہے۔ اگر وائو کف سے ملی ہو۔ تو مثانے میں گرانی اور سوج نیز پیشاب میں چکناہٹ۔ گاڑھاپن اور سفیدی ہوتی ہے۔

اگر مثانہ کف سے رُکا ہُوا ہو۔ جو بگڑے ہوئے پت والا ہو۔ تو وُہ لاعلاج ہوتی ہے۔ لیکن کُنڈلی کرت وستی کف سے رُکی ہوئی نہ ہونے پر بھی لاعلاج ہوتی ہے۔

کُنڈلی بھوت وستی کی علامات:۔

وستی کے کُنڈلی بھوت ہونے پر پیاس۔ موہ اور دمہ یہ عوارض پیدا ہوتے ہیں۔ پیشاب سے علاقہ رکھنے والے ان تمام امراض میں جس دوش کا غلبہ ہو۔ اُسی کے مطابق مؤثر کرچھر کو دُور کرنے والی تدابیر کام میں لائی جاہئیں۔ ان سب قسم کے امراض میں اُتر وستی مفید ہوتی ہے۔

اُتر وستی کا بیان:۔

اُتر وستی کی نلی سونے کی بنائی جاتی ہے۔ اِس کا مُنہہ چنبیلی کے پھُول کے ڈنٹھل کی مانند سوکھشم ہوتا ہے۔ اور گائے کی دُم کی مانند یہ نلی بیچ میں سے موٹی ہوتی ہے۔ اگر سونے کی نہ مِل سکے۔ تو چاندی ہی کی سے کام چلا لینا چاہیئے۔ اِس کے مُنہہ کا سوراخ سرسوں کے دانے کے برابر ہوتا ہے۔ اور لمبائی بارہ اُنگل کے برابر ہوتی ہے اور اِس میں دو کرنکا ہوتی ہیں۔ اور یہ بکرے کی وستی سے بھی بنائی جاتی ہے۔ آج کل اِسے "کیتھی ٹر" بولتے ہیں۔

اُترو ستی کی دوائی کی مقدار:-

اُتروستی کے ذریعے نصف پل سنیہہ دیا جاتا ہے۔ یا عمر کے مطابق اِس مقدار میں کمی بیشی ہو سکتی ہے۔

اُترو ستی کے دینے کا طریق:-

مریض کو نہلا کر مانس رس یا دودھ کے ساتھ بھات کھلائیں۔ پھر پاخانے اور پیشاب کی حاجات سے فارغ کرکے گھٹنے کی مانند بلند اور نرم آسن پر سیدھا بٹھا دیں۔ مگر احتیاط رکھیں۔ کہ مریض کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہونے پائے۔ پھر معالج مریض کے عضوِ تناسل کو موٹا کرکے اور گھی مل کر اُس کے سوراخ میں سلائی ڈال کر دیکھے۔ کہ راستہ کہاں تک صاف ہے۔ اگر سلائی بے رُکے چلی جائے۔ تو عضو کے مطابق اُس کے اندر کی طرف اُترو ستی کی نلی داخل کر دیں۔ اِس کے داخل کرتے وقت نہائت ہی احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ ہاتھ ہل جائے۔ داخل کرتے وقت اُس کا مُنہہ عضوِ تناسل اور گُدا کے درمیان کی سیون کی طرف ہونا چاہیئے۔

نہائت زور سے دھکیلی ہوئی وستی اُلٹ سمپادن کرتی ہے۔ یعنی ٹھیک مقام سے آگے نِکل جاتی ہے۔ اور نہائت آہستگی سے دھکیلی ہوئی ٹھیک مقام پر بھی نہیں پہنچتی۔

جس طرح ہاتھ کو کنپائے بغیر وستی کی نلی کو اندر داخل کیا گیا ہے۔ ویسے ہی بے کنپائے اُسے باہر نکال لیں۔

وستی کی دوائی کے لَوٹ آنے پر دوسری اور تیسری اور دوائی وستی

کے ذریعے اندر داخل کریں۔ اگر وہ دوائی نہ نکلے تو ایک رات تک انتظار کرنا چاہیئے۔

اُتروستی کی دوائی کے لوٹانے کی تدبیر:-

پیپل۔ سیندھانمک۔ دھوسا۔ اونگا کے بیج۔ سرسوں۔ بینگن کا رس۔ نرگُنڈی۔ املتاس کا گُودا اور سہجری کو گومُوتر اور کانجی کے ساتھ پیس کر گڑ ملا کر بتی بنا کر عُضو تناسل میں داخل کریں۔ تو وستی کی دوائی باہر نکل آتی ہے۔

اِس بتّی کا مُنہہ آگے سے سرسوں کے برابر اور پیچھے سے نصف اُرد کے برابر ہونا چاہیئے۔ یہ بھی وستی کی نلی کے برابر بارہ اُنگل لمبی ہونی چاہیئے۔ یہ بتّی نرم ہونی چاہیئے۔ ٹوٹی ہوئی نہ ہو۔ اور داخل کرنے سے پہلے اِس پر گھی بھی چُپڑ لینا چاہیئے۔ جو بتّی مُجرائے بُول میں داخل کی جائے۔ اُس کی موٹائی بھی وستی نل کے برابر ہی رکھنی چاہیئے۔ مگر جو بتّی گُدا میں داخل کرنے کا ارادہ ہو۔ اُس کی موٹائی ہاتھ کے انگُوٹھے کے برابر ہونی چاہیئے۔

اُتروستی میں مناسب غذا:-

سینہہ کے باہر نکل آنے پر وہی غذائیں کھانی چاہیئں۔ جو انوواسن وستی کے بیان میں لکھی گئی ہیں۔ اگر اُتروستی میں کسی قسم کی خرابی برپا ہو جائے تو وہی کام کرنا چاہیئے۔ جو انوواسن سے پیدا ہونے والی خرابیوں کے بیان میں لکھا گیا ہے۔

ٹھیک اُتروستی کی علامات ٹھیک انوواسن وستی کی سی ہی ہوتی ہیں۔

عورتوں کے لئے اُتر وستی:-

اگر عورتوں کو اُتر وستی دینی ہو۔ تو ایام حیض میں دینی چاہیئے۔ کیونکہ اُس وقت رحم قرارِ حمل کے لائق ہوتا ہے۔ اور اُس کا مُنہہ کُھلا رہتا ہے اِس لئے وہ سنیہہ کو بسہولت اخذ کر سکتا ہے۔ اُس وقت اُتر وستی کے دینے سے وایُو کے دفعیئے کے سبب حمل بھی بہت جلد قرار پا جاتا ہے۔ سب قسم کی وستی کی خرابیاں۔ یونی وِبھرنش دِکار۔ تیبر یونی شُول۔ یونی ویاپت۔ رکت پردر۔ مُوتر رودھ اور تقطیر البول میں عورتوں کو مختلف ادویات سے سِدھ کرکے اُتر وستی دینی چاہیئے۔

عورتوں کے لئے اُتر وستی کا اندازہ:-

زنانہ اُتر وستی کی نلی دس اُنگل لمبی ہوتی ہے۔ اِس کی موٹائی پیشاب کے سوراخ کی چوڑائی کے مطابق ہونی چاہیئے۔ اِس کی دفع مجرائے بول کی سی ہوتی ہے نلی کا سوراخ مُونگ کے برابر ہونا چاہیئے۔ عورتوں کے گربھ مارگ کے لئے چار اُنگل کی۔ مُوتر مارگ کے لئے دو اُنگل کی اور لڑکی کے لئے ایک اُنگل لمبی وستی ہونی چاہیئے۔

عورتوں کو اُتر وستی دیتے وقت چت لٹا لینا چاہیئے۔ اُن کے دونوں پاؤں اکٹھے کر دیں۔ پھر یونی میں پُشت کے بالمقابل ریڑھ کی طرف رُخ کر کے وستی نل کو داخل کریں۔

ایک دن رات میں دو۔ تین یا چار مرتبہ چکناہٹ کا استعمال کرانا چاہیئے اِس طرح وستی کی دوائی کے لوٹ کر آنے پر پھر وستی دیں۔ اِس طرح تین دن تک کراتے رہیں۔ مگر وستی کی دوائی کی مقدار بہ ترتیب بڑھاتے جائیں

تین روز ٹھہر کر اسی طرح سے پھر دستی دینی چاہیئے۔

شنکھک کے بواعث اور علامات:۔

اب سر کی امراض کی چند اقسام کا بیان کیا جاتا ہے۔ ان میں سے پہلا "شنکھک" ہے۔ اس میں کنپٹی میں رکت پت اور وائو بگڑ کر وہاں پر تیز درد۔ جلن۔ راگ اور سوج پیدا کر دیتے ہیں۔ یہ روگ زہر کی مانند زبردست ہوتا ہے۔ اور گلے کو روک کر آگ کی طرح بہت جلد انسان کو ہلاک کر ڈالتا ہے۔ اگر مریض تین دن تک زندہ رہے۔ تو یہ کہہ کر کہ مرض لاعلاج ہے۔ وید کو علاج پر ہاتھ ڈالنا چاہیئے۔

اس مرض میں شرو ویرچن۔ پری ٹیک اور سب طرح کی وسرپ کو دور کرنے والی تدابیر عمل میں لانی چاہئیں۔

ارد ھاوبھیدک کے اسباب اور علامات:۔

خشک اغذیات۔ کثرتِ خوراک۔ ادھیہ شن (بے ہضمی میں کھانا کھا لینا) مشرقی ہوا۔ اوس۔ جماع۔ پاخانہ اور پیشاب وغیرہ حوائج ضروریہ کا روک رکھنا۔ محنت اور ورزش سے وائو بگڑ کر بذاتِ خود یا کف کے ساتھ مل کر نصف پیشانی میں مقیم ہو جاتی ہے۔ اور منیا۔ ابرو۔ کنپٹی۔ کان۔ آنکھوں نیز نصف پیشانی میں درد پیدا کرتی ہے۔ یہ روگ جب بہت بڑھ جاتا ہے۔ تو آنکھ اور کان کو بھی نقصان پہنچاتا ہے۔

اردھاوبھیدک کا علاج:۔

اس روگ میں چاروں قسم کی چکنائیوں کی اعلےٰ مقدار نوش کرانی چاہیئے۔ ناڑمی سوید۔ اُپ ناہ۔ اگنی کرم۔ پُراتا گھی اور انوواسن وستی کرم اس

مرض کے لئے نہائت مفید تدابیر ہیں۔ نیز زکام اور شیرو روگ میں جو جو معالجات لکھے گئے ہیں۔ وہ بھی اس مرض میں استعمال کئے جا سکتے ہیں

سُوریا ورت کے اسباب اور علامات:-

پاخانہ اور پیشاب وغیرہ حوائج ضروریہ کے روکنے اور بے ہضمی وغیرہ اسباب کی وجہ سے رکت اور وائو بگڑ کر پیشانی کو بھی بگاڑ دیتے ہیں۔ اس طرح رکت وات کی وجہ سے بگڑی ہوئی پیشانی میں سُورج کی کرنوں کی حرارت سے جوں جوں سُورج بُلند ہوتا جاتا ہے۔ درد بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اور دوپہر کے بعد جوں جوں سُورج نیچا ہوتا جاتا ہے۔ درد میں بھی کمی واقع ہوتی جاتی ہے۔ اس روگ کو "سُوریا ورت" کہتے ہیں۔

اس روگ میں غذا کے پیچھے گھی پلانا چاہیئے۔

علاج:-

اس روگ کے مبتلا کو شرو وریچن۔ کائے وریچن۔ ماتھے پر تیل لگانا۔ جنگلی جانوروں کے مانس کا اُپ ناہ اور گھی و دُودھ سے سینچن کرنا چاہئے مور۔ تیتر اور لوا وغیرہ جنگلی پرندوں کا مانس ڈال کر جوش دئے ہوئے دُودھ کا گھی۔ جیونیہ گن (زندگی افزا) ادویات کا کلک اور آٹھ گنا دُودھ ملا کر پکا لیں۔ اس گھی کی نسوار لینے سے "سُوریا ورت" روگ دُور ہو جاتا ہے۔

اننت ورت:-

فاقہ کشی۔ کثرتِ افسوس۔ نہائت خشک اور سرد غذا کھانا یا نہائت کم مقدار میں خوراک کھانا۔ ان اسباب سے تینوں دوش بگڑ کر گینا کے

پچھلے حصے میں نہائت تیز درد پیدا کردیتے ہیں۔ اور یہ درد آنکھ۔ ابرو اور کنپٹی میں قیام کرکے گنڈستھل کے ادھر ادھر سپندن۔ نیتر روگ اور ہنو گرہ پیدا کردیتا ہے۔ اس روگ کو "اننت ورت" کہتے ہیں۔
اس مرض میں اُوا ورت کو دُور کرنے والی تدابیر مفید ہوتی ہیں۔

شراکمپ (سر کانپنے) کی علامات:۔

خُشک اشیا کے کھانے سے جوش میں آئی ہوئی وائیو "شراکمپ" روگ کو پیدا کردیتی ہے۔ اس میں وات کو دُور کرنے والی تدابیر سنیہن۔ سویدن۔ نسیہ اور ترپن مفید ہوتی ہیں۔

شرو روگ میں نسوار کی فضیلت:۔

سب قسم کے امراضِ سر میں نسوار دینا بہت مفید تدبیر ہے۔ کیونکہ ناک سر کا دروازہ ہے۔ اس دروازے سے داخل کی ہوئی دوائی سر میں جاکر اُس کے جملہ امراض کو براہِ راست دُور کردیتی ہے۔

نسوار کی قسمیں:۔

ناون۔ اَوپیڑن۔ دھماپن۔ دُھوم پان اور پرتی مرش نسوار کی یہ پانچ قسمیں ہوتی ہیں۔

ناون کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) سنیہن اور (۲) شودھن

اَوپیڑن کی بھی دو قسمیں ہیں۔ (۱) شودھن اور (۲) ستمبھن

دھماپن نسیہ اُسے کہتے ہیں کہ دوائی کا چُورن کسی نل میں بھر کے پھُونک مار کے ناک میں پہنچایا جائے۔ اس سے جسم کے تمام سروت شُدھ ہو جاتے ہیں۔

دُھوم پان کی شمن وغیرہ تینوں اقسام کا بیان پہلے ہو چکا ہے۔
پرتی مرش میں سنیہہ (چکنائی) کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اس سے سنشودھن (صفائی) اور سنشمن (دفعیۂ مرض) دونوں کام عمل میں آتے ہیں۔ اور بے ضرر بھی ہے۔

نسوار کے کام:-

ریچن۔ ترپن اور شمن نسوار کے یہ تین کام ہیں۔

ریچن سے دُور ہونیوالے امراض:- ستک ستمبھتا۔ سُپتی۔ بھاری پن اور دیگر کفج روگوں میں ریچن کرم مفید ہوتا ہے۔

ترپن سادھیہ روگ:- شر اکمپ اور اردت سے لیکر باقی تمام واتج روگ ترپن نسیہ سے دُور ہوتے ہیں۔

شمن سادھیہ روگ:- رکت پت وغیرہ دوشوں میں شمن نسیہ بہت مفید ہوتی ہے۔

دوش وغیرہ کا امتحان کر کے حسب ضرورت دھماپن اور دُھوم پان کا استعمال کرانا چاہیئے۔

شروو ریچن ادویات:-

شروو ریچن کے لئے پہلے جو ادویات بیان کی گئی ہیں۔ اُنہی ادویات کے ساتھ سنیہہ کو پکا کر شروو ریچن دینا چاہیئے۔

ترپن ادویات:-

مدھر سکند میں جن ادویات کا بیان کیا گیا ہے۔ اُن ادویات کے ساتھ سنیہہ کو پکا کر ترپن دیں۔

ترپن کی ترکیب:-

علے الصبح یا دوپہر کے وقت حوائج ضروریہ سے فراغت پاکر مریض کو آرام دہ پلنگ پر سیدھا لٹا کر سر کو پیچھے کی طرف قدرے نیچا کرا دیں۔ اور پاؤں کو سکڑوا دیں۔ اس کے بعد مریض کے نتھنوں میں سنیہک ترپن بھر دیں۔
سر کو نیچے کئے بغیر لنوار دینے سے وہ سر میں نہیں پہنچتی۔ اور نہائت نیچا سر کرنے سے مغز تک چلی جاتی ہے۔
اس لئے مریض کو لٹا کر مستک کی اندرونی صفائی کے لئے پہلے سر کو لپینہ دیں۔ پھر بائیں انگوٹھے کے پورے سے ناک کے پٹوں کو اٹھا کر دونو کو یکساں کر کے نلکے یا روئی کے پھوئے سے لنوار دیں۔
اس طرح لنوار دیکر پھر لپینہ دیں۔ ایسا کرنے سے سنیہہ کف کو ساتھ لیکر باہر نکل آئیگا۔ اور پیشانی کے اندر نہ رہ سکیگا۔
پیشانی کا کف لپینہ دینے سے اُگل آتا ہے۔ لیکن لنوار کی چکنائی کی سردی سے پھر جم جاتا ہے۔ اس لئے کان نیا اور گلے وغیرہ میں خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔
اس لئے لنیہ کرم کے بعد کف ناشک دھوم پان کریں۔
موافق غذا کا کھانا۔ بے ہوا مکان میں رہنا۔ حرارت کا استعمال اور برہمچرج سے رہنا چاہیئے۔

پردھماپن کا بیان:-

مندرجہ بالا ترکیب آوپیڑن کی بیان کی گئی ہے۔
چھ اُنگل کی نلی میں لنوار کا چورن بھر کے پھونک مارنے سے جو چورن

مستک میں پہنچایا جائے۔ اُسے پردھماپن لنسیہ کہتے ہیں۔

شرو وریچن کے بعد کی تدابیر:-

شرو وریچن کے بعد مریض کو گرم پانی پلاکر تینوں دوش کے موافق زود ہضم کھانا کھلا کے بے ہوا مکان میں بٹھائیں۔ لیکن احتیاط رکھیں۔ کہ وُہ سونے نہ پائے۔

وریچن کے ذریعے جسم کی اندرونی صفائی کے بعد جو شخص دوشوں کو بگاڑنے والی اغذیات کھاتا اور طریق زندگی اختیار کرتا ہے۔ اُسے دوشوں کے مطابق کئی قسم کی بیماریاں آگھیرتی ہیں۔

ایسے روگوں میں دوشوں کے مطابق علاج عمل میں لانا چاہیئے۔

لنسیہ کرم کے ناموافق اوقات:-

بے وقت اوقات میں لنسیہ کرم کرنے سے جو جو امراض پیدا ہوتے ہیں اُن کا علاج اُنہی کے مطابق کیا جاتا ہے۔ اُن سب بے وقت اوقات کی تفصیل یہ ہے۔

بے ہضمی میں۔ کھانا کھا کے پانی پی کر۔ بادل گھرے ہوئے دِن میں نزکام میں۔ نہاتے ہی۔ سنیہہ پی کر اور انوواسن وستی کے بعد سنیہک لنسیہ کے استعمال سے کئی قسم کے تشنج روگ پیدا ہو جاتے ہیں۔

ایسے موقعہ پر سب قسم کا کف ناشک۔ تیز اور گرم علاج کرنا چاہیئے۔

کھین (لاغر شُدہ)۔ وریچت (مُسہل دیا ہُوا)۔ حاملہ عورت۔ جسمانی محنت سے تھکے ہوئے اور پیاسے اشخاص کو لنسو اردینے سے اُن کی وایُو بگڑ کر والج امراض کو پیدا کر دیتی ہے۔ ایسی صُورت میں سب قسم کی

وات ناشک تدابیر (جیسے سنیہن۔ ورنگھن۔سویدن۔گھرت پان اور دودھ کا استعمال) مفید ہوتی ہیں۔ یہی تدابیر حاملہ عورت اور افسوس زدہ اشخاص کے لئے بھی نہائت مفید ہیں۔

شرا بخور شخص کے بستر روگ کو خشک سینک۔ انجن (سرمے)۔ لیپ اور پُٹ پاک کے ذریعے سے شُدّھ کرنا چاہیئے۔

نسیہ کرم سنیہن اور شودھن دو طرح کا ہوتا ہے۔

پرتی مرش دونو طرح کی لسنوار کا کام دیتا ہے۔ اور بیضرر ہوتا ہے۔ سنیہہ میں انگلی ڈبو کر ہر روز علے الصبح اور رات کے وقت نتھنے میں ڈال کر سونگھا کریں۔ مگر زور سے نہیں۔ یہ پرتی مرش تندرستوں کو مضبوط بنا دیتا ہے۔

ادھیائے کا خلاصہ:۔

اس ادھیائے میں اُن تمام امراض کی علامات۔ معالجات اور الگ الگ اقسام کا بیان کیا گیا ہے۔ جو تین سب سے بڑے مرموں میں چوٹ آجانے کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ نیز اُتر وستی اور نسیہ کرم کی تراکیب۔ اُن کی خرابیاں اور اُن خرابیوں کے علاج بھی بیان کئے گئے ہیں ۵

دسواں ادھیائے

وستی سِدھی

اب مختلف امراض کے لئے مفید اور مجرّب وستیوں کا بیان کیا جاتا ہے۔

طاقت ۔ دوش ۔ موسم اور مزاج کو اچھی طرح سے دیکھ کر کسی مرض کو دُور کرنے والی ادویات سے بنائی ہوئی وستی اُس مرض مذکور کو رفع کر دیتی ہے۔ وستی کے برابر زُود اثر ۔ راحت بخش اور اندرونی صفائی کرنے والی اور کوئی تدبیر نہیں ہے۔ یہ بہت جلد آپ ترپن کر دیتی ہے۔ اور کسی قسم کی خرابی پیدا نہیں کرتی۔

چرپری ۔ تیز اور گرم دوائیں اگرچہ دوشوں کو دُور کر دیتی ہیں۔ مگر ان دواؤں کے پینے میں مریض کو بڑی دِقت ہوتی ہے۔ ڈکار بُرے سے آتے ہیں۔ چت خراب ہو جاتا ہے۔ اور دست آتے وقت پیٹ میں درد بھی ہوتا ہے لیکن وستی میں یہ شکایات نہیں پائی جاتیں۔

آستھاپن وستی کے قابل مریض:-

بچّے اور بُوڑھے ویریچن (دست آور دوائی) کے قابل نہیں ہوتے۔ کیونکہ بچّے تو کمزور ہوتے ہیں۔ اور اُن کے دھاتو بھی کچّے ہوتے ہیں۔ اور بُوڑھے کھین دھاتو (زائل شُدہ دھاتو والے) اور ہین بل (کمزور شُدہ) ہوتے ہیں۔

پس بچّوں اور بُوڑھوں کے لیئے آستھاپن وستی سب معالجات سے افضل اور ہر پہلو سے مفید ہوتی ہے۔ اِس عمل سے طاقت ۔ خوبصورتی اور راحت

بڑھ جاتی ہے۔ جسم ملائم اور چکنا ہو جاتا ہے۔

وستیوں کے فوائد:-

وستیاں انوواسن۔ نروہن اور اُتر تین قسم کی ہوتی ہیں۔ اِن کے استعمال سے شاکھاگت وات۔ گاترسنکوچ۔ ستمبھتا۔ بھگنتا۔ ویدنا (درد)۔ قبض۔ اپھارہ۔ اروچی اور پری کرتکا وغیرہ امراض کو فائدہ پہنچتا ہے۔

گرمی سے دُکھ پانے والوں کو ٹھنڈی اور سردی سے دُکھ اُٹھانے والوں کو گرم وستی مفید ہوتی ہے۔

ہمیشہ فائدہ مند ادویات سے سدّھ کی ہوئی وستی استعمال میں لانی چاہیئے۔

ورنگھن وستی کے ناقابل مریض:-

شودھن کے قابل امراض میں ورنگھن وستی نہیں دی جاتی۔

میدا والوں۔ وِمن وریچن کے قابل اشخاص۔ کوڑھیوں اور پرمیہہ روگ والوں کو آستھاپن وستی نہ دینی چاہیئے۔

سنشودھن وستی کے ناقابل اشخاص:-

کھین روگی۔ کھشت روگی۔ دُبلے۔ مُورچھا والے۔ سُوکھے ہوئے خشک جسم والے اور ایسے اشخاص کو جن کے دوش آیُو سے بندّھ ہیں۔ سنشودھن وستی نہ دینی چاہیئے۔

داجی کرن کے قابل امراض میں اور رکت پت میں شہد۔ گھی اور دُودھ کی وستی دینی چاہیئے۔

وستی میں کانجی۔ گَومُوتر۔ دُودھ۔ شراب اور کاڑھا سب کو ملا لینا چاہیئے مگر ان میں سے وہی چیزیں کام میں لائیں۔ جو مرض کے موافق ہوں۔

نیز پانی جوکہ تمام دواؤں کی پیدائش کا باعث ہوتا ہے۔ گرم کر کے ڈال لینا چاہیئے۔

دیودارو۔ سونف۔ الائچی۔ گٹھ۔ ملٹھی۔ پیپل۔ سینہہ۔ قے آور ادویات۔ مُسہل دوائیں۔ سرسوں۔ شرکرا اور سینڈھا نمک کو باریک کرکے وستی میں ڈالنا چاہیئے۔ لیکن اس بات کا دھیان رکھیں۔ کہ جس وقت جونسی دوائی ڈالنی ہو۔ وہی ڈالیں۔

جو مرض بہت پُرانے سخت اور طاقتور ہیں۔ اُن میں تیز ادویات اور تیز کاڑھوں والی انو واسن یا نروہن وستی دیں۔

مگر جو مرض نئے۔ معمولی اور کمزور سے ہیں۔ اُن میں نرم ادویات کی انو واسن اور نروہن وستی دینی چاہیئے۔

وات ناشک نسخے:۔

(۱) بل۔ ارنی۔ شیوناک۔ کھنبھاری اور پاٹلا۔

(۲) شال پرنی۔ پرشن پرنی۔ ہر دو کٹیری اور ارنڈ کی جڑھ۔

(۳) جو۔ کلتھی۔ بیر کی گُٹھلی اور شال پرنی۔

ان تینوں نسخوں میں سے ہر ایک کا الگ الگ کاڑھا بنا کر چاروں قسم کی چکنائی اور پالنی رس ملا کر وستی دینے سے وات روگ دُور ہو جاتے ہیں۔

پت ناشک نسخے:۔

(۱) نرسل کی جڑھ۔ جل بیت۔ بیت۔ پدم کنول اور شیوال۔

(۲) مجیٹھ۔ سارِوا۔ اننت مُول۔ کھشمیر کا کوئی اور ملٹھی۔

(۳) رکت چندن۔ پدماک۔ خس اور پُناگ۔

ان تینوں میں سے ہر ایک کا الگ الگ کاڑھا بنا کر کھانڈ گھی۔ شہد اور دودھ ملا کے وستی کے کام میں لائیں۔ تو پتج روگ دُور ہو جاتے ہیں۔

کف ناشک نسخے:۔

(۱) سفید آک۔ سُرخ آک۔ بک ور کھش اور سانٹھ۔

(۲) ہلدی۔ ترپھلا۔ موتھا۔ دار ہلدی اور کیوٹی موتھا۔

(۳) پیپل اور چیتے کی جڑھ۔

اِن تینوں میں سے ہر ایک کا الگ الگ کاڑھا بنا کر اُس میں جَوکھار شہد۔ گو مُوتر اور تھوڑی سی چکنائی مِلا کر وستی کے ذریعے استعمال کریں۔ تو کفج روگ دُور ہو جاتے ہیں۔

پکو آشے شودھن (انتڑیوں کی صفائی کرنیوالے) نُسخے:۔

(۱) راڑا۔ جی مُوت۔ کڑوی تونبی۔ توری اور اِندر جَو۔

(۲) سیاہ تربُد۔ ترپھلا۔ دنتی اور درونتی۔

(۳) دونو قسم کا کنجا۔ نیلینی اور کھشیرنی۔

(۴) ساتلا شنکھنی۔ لودھ۔ راڑا اور کمیلہ۔

اِن چاروں میں سے ہر ایک کو الگ الگ گو مُوتر میں پکا کر وستی کے ذریعے استعمال کرنے سے پکو آشے شُدّھ ہو جاتا ہے۔

ویرج بڑھانے والے نُسخے:۔

(۱) کاکولی۔ کھشیر کاکولی۔ مُدگ پرنی اور شاور۔

(۲) وِداری کند۔ ملٹھی۔ سنگھاڑا اور کسیرو۔

(۳) کینچ کے بیج۔ اُڑد۔ گیہوں اور جَو۔

(۴) جنگلی اور رطوبت پسند جانوروں کے مالس۔
ان چاروں نسخوں کے الگ الگ استعمال سے ویرج بڑھ جاتا ہے۔

قابض نسخے:۔

(۱) جیونتی۔ ارنی۔ گل دھاوہ اور اندر جو۔
(۲) املتاس۔ خیر۔ کٹھ پشمی۔ راڑا اور جو۔
(۳) پرنگیو۔ لجالو۔ گوار پاٹھا اور سورن یوتھی۔
(۴) بڑ وغیرہ شیر دار درخت۔ کنشک اور لودھ۔
یہ چاروں سنگراہی (قابض) نسخے ہیں۔

پری سراو کا علاج:۔

سفید سانٹھ اور سرخ سانٹھ ڈال کر پکایا ہوا دودھ۔
یا موشک پرنی اور چپالی ڈال کر پکایا ہوا دودھ دستی کے طور پر کام میں لانے سے پری سراو کی شکائت رفع ہو جاتی ہے۔

داہ ناشک (دافع جلن) نسخے:۔

بیر کی گٹھلی۔ بزلی پھلی۔ کانڈ یکشو۔ دوب۔ گنے کی جڑھ۔ شالی کی جڑھ۔ اور گھی کو دودھ میں جوش دے کر دستی کے ذریعے استعمال کریں۔ تو جلن رفع ہو جاتی ہے۔
اسی طرح اُت پل آدی گن کی ادویات اور دودھ کے ساتھ پکائے ہوئے گھی کی دستی جلن کو دور کر دیتی ہے۔
دیگر:۔ سفید کچنار۔ اریر کی جڑھ۔ کدمب اور بیت کے ساتھ پکائے ہوئے دودھ کو ٹھنڈا کر کے شہد اور چینی ملا کر دستی کے کام میں لائیں۔ تو جلن جاتی رہتی ہے

پری کرتکا کے لئے وستی:-

کھنبھاری اور سرخ کچنار کے ڈنٹھلوں کو دودھ گھی کے ساتھ سدھ کر کے یا سیمر کے ڈنٹھل ایک پل اور دودھ کے ساتھ گھی کو پکا کر وستی کے کام میں لائیں۔ تو پری کرتکا روگ دور ہو جاتا ہے۔

پرواہکا کو دور کرنے والی دوائی:-

سیمر کے ڈنٹھلوں اور دودھ کے ساتھ گھی کو پکا کر وستی دیں۔ تو پرواہکا روگ دور ہو جاتا ہے۔

اتی یوگ کو دور کرنے والی دوائیں:-

اسگندھ۔ کوا ٹونٹی اور راج کسیرو کے ساتھ سدھ کئے ہوئے دودھ میں شہد کھانڈ اور گھی ملا کر وستی کے کام میں لانے سے اتی یوگ دور ہو جاتا ہے۔

علیٰ ہذا القیاس بڑ۔ گولر۔ پیپل اور پاکڑ کے ساتھ سدھ کئے ہوئے دودھ کی وستی بھی اتی یوگ کو دور کر دیتی ہے۔

دیگر:- (۱) بڑی کٹیری۔ کھشیر کاکولی۔ پرشن پرنی اور شتاور (۲) کھنبھاری۔ بیر کی گٹھلی۔ دوب۔ خس اور پرینگو۔

ان دو نسخوں کے ساتھ الگ الگ دودھ کو پکا کر گھی۔ انجن۔ شہد اور کھانڈ ملا کر وستی دینے سے اتی یوگ دور ہو جاتا ہے۔

جیوشونت کے لئے وستی:-

خرگوش۔ ہرن۔ مرغ۔ بلی۔ بھینس۔ بھیڑ یا بکری کا تازہ خون لے کر وستی کے طور پر عمل میں لانے سے اتی یوگ سے پیدا ہونے والی جیوشونت کی کمی دور ہو جاتی ہے۔

دیگر:۔ گائے۔ بھیڑ۔ بکری یا بھینس کا دودھ جیونیہ (زندگی افزا) ادویات کا کلک۔ گھی۔ شہد اور کھانڈ ملا کر وستی دیں۔ تو اتی یوگ دُور ہو جاتا ہے۔

دیگر:۔ خُون کے کم ہو جانے پر مہوا ملٹھی۔ داکھ۔ دُوب۔ کھنبھاری اور چندن کی وستی دیں۔

دیگر:۔ کھانڈ۔ رکت چندن۔ داکھ۔ ملٹھی۔ آملہ اور نیل کنول کی وستی بھی مفید ہوتی ہے۔

رکت پت کے لئے دوائی:۔

رکت پت اور پرمیہ میں سفید کھیر کے کاڑھے کی وستی مفید ہوتی ہے۔

ادھیائے کا خلاصہ:۔

اِس ادھیائے میں وات روگوں کے لئے تین۔ کف روگوں کے لئے تین پت روگوں کے لئے تین۔ پکوآشے کی صفائی کے لئے چار۔ ویرج بڑھانے کے لئے تین۔ قابض تین۔ پری سراو کے لئے تین۔ جلن کے لئے دو۔ پری کرتکا کے لئے ایک۔ پرواہکا کے لئے ایک۔ اتی یوگ کے لئے پانچ۔ جیوشونت کی کمی کے لئے تین۔ رکت پت کے لئے ایک اور پرمیہ کے لئے ایک۔ اسطرح کُل چھتیس نُسخے وستیوں کے بیان کئے گئے ہیں۔

ادھیائے کا خاتمہ:۔

باؤگولہ۔ اتیسار۔ اُداورت۔ بنبدھتا۔ سنکوچ۔ سروانگ گھات۔ ایکانگ گھات اور اسی قسم کے دُوسرے امراض میں اُن ان امراض کو دُور کرنے والی ادویات سے سِدّھ کی ہوئی وستی دینی چاہیئے۔

یہ وستیاں عقلمند وید مندرجہ صدر ترکیب کے مطابق اپنی سمجھ کے موافق

حسب ضرورت کم و بیش کر کے استعمال میں لا سکتا ہے۔

گیارھواں ادھیائے

پھل ماترا سدّھی

ایک دفعہ بھرگو۔ کوشِک۔ کاپیہ۔ شونک۔ پُلستیہ۔ اَسِت اور گوتم وغیرہ رشیوں میں بحث چل پڑی۔ کہ آستھاپن وستی کے لئے کونسا پھل اچھا ہوتا ہے؟

شونک رشی کہتے تھے۔ کہ کف پت کو دُور کرنے والا ہونے کی وجہ سے جی مُت کا پھل اچھا ہوتا ہے۔

راجہ ورمک کی رائے تھی۔ کہ جی مُوت نرم اثر والا اور پاخانہ کو پھاڑتا ہے مگر کڑوی تونبی کا پھل قے لانے کے لئے اچھی چیز ہے۔ کیونکہ یہ دوشوں کو بہت جلد متحرّک کر دیتا ہے۔

لیکن گوتم کہتے تھے۔ کہ کڑوی تونبی گرم۔ تیز۔ چرپری اور خشک ہوتی ہے اسلئے استعمال کے قابل نہیں۔ البتہ دھامارگو کف پت کو دُور کرتی ہے۔ اسلئے دھامارگو اس مقصد کے لئے اچھی چیز ہے۔

ورِش سے لئے اسیر فرمایا۔ کہ دھامارگو وات پیدا کرنے والی۔ تکان بڑھانیوالی اور طاقت کو زائل کرنیوالی چیز ہے۔ اس سے تو اندرجو اچھے ہیں۔ وہ طاقت کو تو نہیں گھٹاتے۔ اور کف پت کو دُور کر دیتے ہیں۔

یہ سُنکر کاپیہ رشی بولے۔ کہ اندرجو نہایت لیسدار۔ اُور دھوگامی اور

وات کو اکھاڑنے والے ہیں۔ البتہ کرت ویدھن زود اثر۔ وات نہ کرنے والی اور بڑھے ہوئے کف پت کو دور کرتی ہے۔

بھدرشونک نے کہا۔ کہ کرت ویدھن کڑوی ہوتی ہے۔ اور طاقت کو گھٹاتی ہے۔ اس لئے یہ بھی اچھی نہیں ہوتی۔

آخر سب ملکر فیصلہ کرانے کیلئے اتری کمار پُنرؔ وسُو کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور اپنی اپنی رائے کا اظہار کر کے پوچھنے لگے۔ کہ آپ کی رائے میں کونسا پھل آستھاپن کے لئے اچھا ہوتا ہے؟

ان رشیوں کی با دلیل باتوں کو سُنکر مہرشی پُنر وسُو بولے:-

آپ سب لوگوں نے ان سب پھلوں کے فوائد اور مضرات کا بہت خوبی سے بیان فرمایا ہے۔ مگر ان میں سے کوئی چیز ایسی نہیں۔ جو بے عیب ہو۔ یا جو نکمی ہو۔ البتہ ہر ایک دوائی موقع کے مطابق ہونے سے فوائد میں بڑھ کر ہوتی ہے۔ جیسے

جی موت کا پھل کوڑھ میں مفید ہوتا ہے۔ کڑوی تونبی پر میہہ کیلئے اچھی ہے۔ اندر جو ہر دروگ کے لئے۔ کنج کا پھل پانڈو روگ کے لئے۔ کرت ویدھن اُدر روگ کے لئے مفید ہوتی ہے۔ اور مین پھل سب قسم کے امراض کے لئے اچھا ہے۔

مین پھل میٹھا۔ قدرے کسیلا۔ چرپرا۔ روکھاوٹ سے خالی۔ کڑوا۔ گرم اور لیسدار ہوتا ہے۔ یہ کف پت کو دور کرتا ہے۔ زود اثر ہوتا ہے بے ضرر ہے۔ اور وات کو خارج کرتا ہے۔ اس لئے دیگر قے آور پھلوں کی موجودگی میں بھی مین پھل ہی کو افضل سمجھا گیا ہے۔

مہرشی کی اِس بات کو سُنکر سب نے اُن کے چرنوں میں سر جھکایا۔ اور پوچھا کہ مہاراج! آپ فرما چُکے ہیں۔ کہ وستی سے سب کام نکل سکتے ہیں۔ اور یہ سب قسم کے فوائد ظاہر کرتی ہے۔ لیکن نابھی کے نیچے گُداہی میں ٹھہر کر یہ دوشوں کو کیونکر کھینچ لیتی ہے۔ کرپا کر کے اِسکی تفصیل ارشاد فرمائیں۔

یہ بات سُنکر اتری کمار بولے۔ کہ وائیو جسم کی تمام اشیا کو اکٹھا رکھتی ہے وائیو کی وجہ سے ہی جسم کا قیام ہے۔ یہ وائیو اکیلی بھی اور دیگر دوشوں سے مِل کر بھی بگڑ جاتی ہے۔

جب وستی انتڑیوں میں جا کر پت۔ کف اور پاخانے کے ساتھ ہی اُس وائیو کو بھی نیچے سے خارج کرتی ہے۔ تو اس طرح سے شُدّھ ہوئی ہوئی وائیو سارے جسم میں چل پھر کر بیماریوں کو دُور کرتی ہوئی شانت ہو جاتی ہے۔

یہ سُنکر اُن شاگردوں نے پھر پُوچھا۔ کہ ہاتھی۔ اُونٹ۔ گائے۔ گھوڑے۔ بھیڑ اور بکری کو وستی کسطرح سے دی جاتی ہے؟ مہرشی پُنر وسُو اُنکے سوال کو سُنکر بولے۔ کہ بکری۔ بھیڑ۔ ہاتھی۔ اُونٹ۔ گائے اور گھوڑے کو وستی دینے کیلئے بھینس کے وستی پُٹ کی وستی بنانی چاہیئے۔ بکری، بھیڑ وغیرہ کی وستی کو "سووستی" اور اُتر وستی کو اُتر سووستی کہتے ہیں۔

سووستی کا اندازہ:-

ہاتھی اور اونٹ کیلئے سووستی کی لمبائی اٹھارہ اُنگل۔ گائے اور گھوڑے کیلئے [illegible] اُنگل اور بھیڑ و بکری کے لیئے دس اُنگل ہونی چاہیئے۔ اِس کی [illegible] آدمی کی وستی سے چوگنی ہوتی ہے۔

بکری اور بھیڑ کی نروہن وستی کی مقدار ایک پرستھ ہوتی ہے۔ گائے اور گھوڑے

کی نروہن وستی کی مقدار حسب طاقت دو اور تین پر ستھ ہوتی ہے۔
اونٹ کی نروہن وستی کی مقدار دو آڑھک ہوتی ہے۔ اور ہاتھی کی نروہن وستی
کی مقدار طاقت کے مطابق بڑھائی جاسکتی ہے۔
ان سب جانوروں کو اگر انوواسن وستی دینی ہو تو نروہن وستی کا آٹھواں
حصہ کام میں لانا چاہیئے۔

نروہن سووستی کا عام نسخہ:-

اندرجو۔ کُٹھ۔ ملیٹھی۔ پیپل۔ بچ۔ سونف اور راڑے کے کاڑھے میں رسونت۔ گڑ اور
سیندھا نمک ملا کر سب جانوروں کو معمولی طور پر نروہن سووستی دی جاتی ہے۔
نیز دش مُول کے کاڑھے کی بھی نروہن وستی دی جاتی ہے۔

ہاتھی کیلئے نروہن وستی کے نسخے:-

ہاتھی کو پیپل۔ بڑ اور سال کی نروہن وستی دینی چاہیئے۔
یا خیر۔ املتاس۔ سال اور تال کی نروہن وستی دیں۔

اونٹ کے لئے نروہن وستی:-

اُونٹ کو دھو۔ سہانجنہ۔ پاٹلا۔ ببوے کا عصارہ۔ دنتی اور چینے کی نروہن وستی دیں۔

گائے کے لئے نروہ پریوگ:-

گائے کو پلاس۔ اجوائن۔ دیودارو اور کنگنی کے کاڑھے کی نروہن وستی دینی چاہیئے۔

گھوڑے کے لئے نروہ پریوگ:-

گھوڑے کو پلاس۔ دنتی۔ دیودارو۔ گندھ ترن اور دنتی کی نروہن وستی دیں۔

گدھے اور اُونٹ کے لئے نروہ پریوگ:-

پیلو۔ کریل اور خیر یا بلا آدی گن کے پتّوں کی نروہن وستی گدھے

اور اونٹ دونوں کو ہی دی جا سکتی ہے۔

بھیڑ اور بکری کے لئے نزدہ پر یوگ:۔

بھیڑ اور بکری کو تر پھلا اور فالسہ یا کیتھ - بیر بل اور بڑے بیر کی نروین دستی دیں

ان باتوں کے بعد اگنی ویش نے سوال کیا۔ مہاراج ! برہمن - راج سیوک (سرکاری ملازم) - رنڈیاں اور دکاندار لوگ کیوں دائم المریض رہتے ہیں۔

مہرشی اتری کمار بولے برہمن ہمیشہ شاگردوں کو پڑھاتے رہتے ہیں۔ برت رکھتے اور دن کے فرائض میں مشغول رہتے ہیں۔ اسلئے صحت بدن کا خیال نہیں رکھتے۔

راج سیوک راجہ کے تابع فرمان ہونے کی وجہ سے بے بس متفکر اور خائف رہتے ہیں۔ اس لئے تندرستی کا لحاظ نہیں رکھ سکتے۔

رنڈیاں غیر مردوں کو لبھانے اور اپنی خدمتگذاری میں کمربستہ رہنے کی غرض سے شب و روز اپنے کپڑوں سے آراستہ رہتی ہیں۔ اسلئے وہ بھی ہمیشہ بیمار رہتی ہیں۔

دکاندار ایک ہی مقام پر سارا سارا دن بیٹھے رہتے ہیں۔ اور وہیں پر لین دین کرتے رہتے ہیں۔ اسی لالچ میں پڑ کر وہ بھی اپنی صحت کی پرواہ نہیں کرتے۔ اور ہمیشہ بیمار رہتے ہیں۔

یہ لوگ پاخانہ اور پیشاب کی حوائج کو روک رکھتے ہیں۔ ٹھیک وقت پر کھانا نہیں کھاتے۔ بیوقت پاخانے جاتے ہیں۔ اور بے وقت ہی سیر کرتے ہیں۔ اس لئے ہمیشہ مریض رہتے ہیں۔ نیز دیگر اشخاص بھی جو ایسا ہی طریق رکھتے ہیں۔ وہ بھی ہمیشہ مریض رہتے ہیں۔

حوائج ضروریہ کے روکنے سے انسانی جسم کی وائیو بگڑ جاتی ہے۔ پاخانہ اور پیشاب بند ہو جاتے ہیں۔ اور تمام اعضا میں درد ہونے لگتا ہے ایسی صورت

میں اچھی طرح تیار کی ہوئی سنیہہ ملی پھلی ورتی کا استعمال کرنا چاہیئے۔
نروہن کے بعد جنگلی جانوروں کے مانس رس کے ساتھ کھانا کھلا کر دیں
کے ساتھ سدّھ کئے ہوئے تیل کی انوواسن دستی دیں۔
کھریٹی - اسگندھ - بل - چیتیا - دش مُول - املتاس - نیلوفر - جَو اور کُلتھی
کو ایک آڑھک پانی میں پکا کر چوتھائی باقی رہ جانے پر چھان لیں۔ اس
کاڑھے میں اندر جَو وغیرہ دسوں ادویات کا کلک - تیل - گھی - گُڑ اور سیندھا
نمک ملا کر پکائیں - اور انوواسن کے کام میں لائیں - یہ برہمن - راج سیوک -
ویشیا اور دو کاندار مریضوں کی طاقت بڑھاتی ہے۔
سانٹھ - ارنڈ - دنتی - چیتیا - دیودارو - ترِیُد - کٹیری اور بر ہت پنچ مول کو دہی
کے توڑ ملے ہوئے گؤ مُوتر میں پکائیں - پھر اس کاڑھے میں تیل - گھی
اور پانچوں نمک ملا کر دستی دیں۔
اُوپر لکھی ترکیب کے مطابق بِل - ملٹھی یا سونف کے ساتھ پکائے
ہوئے تیل کی انوواسن دستی دیں۔
بچّوں کو جیونیہ (زندگی افزا) ادویات کے ساتھ پکائے ہوئے تیل کی
انوواسن دستی دینی چاہیئے۔
بچّوں کو جو نروہن دستی دی جاتی ہے - اُس میں نمک نہیں ڈالا جاتا - بچّوں اور
بُوڑھوں کیلئے نروہن کے سوا طاقتِ بدنی کو بڑھانیوالی اور کوئی دوائی نہیں ہے

ادھیائے کا خلاصہ :-

اس ادھیائے میں تے آور ادویات میں سے راڑے کی نفیلت - ہاتھی -
گھوڑے وغیرہ جانوروں کیلئے دستیاں - راج سیوکوں - رنڈیوں وغیرہ

پرآدھین اشخاص کے دائم المرض رہنے کا باعث اور اُنکا علاج بالتفصیل بیان کیا گیا ہے

بارھواں ادھیائے

اُترو ستی سِدّھی

سنشودھن (اندرونی صفائی) کے بعد پییا وغیرہ کی ترکیب:۔

اگر مریض قَے آور یا مُسہل ادویات کے استعمال کے بعد شُدّھ ہو کر دُبلا۔ لاغر۔ کمزور ہاضمہ اور مُکت سندھی بندھن (مُسترخی المفاصل) ہو گیا ہو۔ نیز وائو۔ پاخانہ پیشاب۔ کف اور پت کے اخراج کی وجہ سے اُسکا پیٹ لاغر پڑ گیا ہو علیٰ ہذا القیاس جسم کے خالی ہو جانے کیوجہ سے وُہ دوائی کے اثر کو نہ برداشت کر سکتا ہو۔ تو اُسے دوائی نہ دیں۔ صرف اُس کی تربیت کا دھیان رکھیں۔

جیسے تیل سے بھرے ہوئے نئے گھڑے کی حفاظت خاص احتیاط سے کی جاتی ہے۔ اور جیسے گوالئے لاٹھی کی مدد سے گائیوں کی سب قسم کی خرابیوں سے حفاظت کرتے ہیں۔ ویسے ہی وَید کو چاہیئے۔ کہ مریض کی حفاظت کرے۔

حرارتِ ہاضمہ کا بڑھانا:۔

حرارتِ ہاضمہ کے بڑھانے کیلئے پہلے پییا وغیرہ کا استعمال کرائیں۔ بعد کو مانس رس پلائیں۔ پھر چکنے۔ کھٹّے اور دل پسند رس دیکر کھٹّے اور نمکین رس دیں۔ پھر میٹھے اور چرپرے رس۔ آخرکار کسیلے اور کڑوے رسوں کا استعمال کرائیں۔ اِس طرح ترتیب بدل کر مریض کو مختلف رسوں کا استعمال کرائیں یعنی کسی دن چکنے رس پلائیں۔ اور کسی روز خشک۔ اِس ترتیب پر عمل

کرنے سے مریض اپنی پہلی صحت کو حاصل کرلیگا۔

صحت عود کر آنے کے نشان:۔

جب مریض سب قسم کے آہار بیوہار کے قابل ہوجائے۔ اس کے پاخانے اور پیشاب کی رکاوٹ دور ہوجائے۔ وشیوں (جذبات) میں اُسکا چِت جمنے لگے سب اندریاں مضبوط ہوکر اپنے اپنے فرائض کی طرف راغب ہوں۔ جسمانی طاقت بڑھ جائے۔ من میں سنتو آجائے۔ تو سمجھنا چاہیئے۔ کہ مریض کی صحت عود کر آئی ہے۔

مریض کے لئے ممنوعہ کام:۔

جب تک مریض اپنی پوری صحت کو حاصل نہ کرلے تب تک اُسے کسی قسم کی ممنوعہ چیز کا استعمال نہ کرنا چاہیئے۔ خصوصاً مندرجہ ذیل آٹھ کاموں کو جن سے بڑی بڑی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ بالکل ترک کردے۔ جیسے

(۱) چلا کر بولنا (۲) سواری پر چڑھ کر نشیب و فراز میں سفر کرنا (۳) زیادہ گھومنا (۴) ایک ہی مقام پر بہت دیر تک بیٹھے رہنا (۵) پہلے کھانے کے ہضم ہوئے بغیر ہی دوسری غذا کھا لینا (۶) ناموافق غذا کھانا۔ (۷) دن کے وقت سونا اور (۸) جماع

ان کاموں کو عمل میں لانے کی خرابیاں:۔

چلا کر بولنے سے جسم کے اوپر کے حصے میں بیماریاں پیدا ہوجاتی ہیں۔

سواری پر چڑھ کر نشیب و فراز میں سفر کرنے سے اعضا میں بیتابی پیدا ہوجاتی ہے

زیادہ گھومنے سے جسم کے نچلے حصے میں خرابیاں پیدا ہوجاتی ہیں۔

زیادہ بیٹھے رہنے سے جسم کے درمیانی حصے میں خرابیاں نمایاں ہوجاتی ہیں

بے ہضمی کی حالت میں کھانا کھا لینے سے آم دوش سے پیدا ہونے والے امراض نمایاں ہو جاتے ہیں۔

ناموافق غذا سے واتج امراض۔ دن میں سونے سے کیفج اور جماع کرنے سے کھشیج امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔

اب ان امراض کی الگ الگ اقسام۔ اُن کی علامات اور معالجات کا بیان کیا جائیگا۔ نیز چند مجرب یا پن وستیاں بھی بتائی جائینگی۔

چلا کر بولنے کی خرابیاں:-

چلا کر یا زیادہ بولنے سے سر میں تپش۔ کانوں اور کنپٹیوں میں سوئی چبھنے کا سا درد۔ تمام سروتوں کا رک جانا۔ منہہ کا سوکھنا۔ تالو کا سوکھنا۔ گلے کا سوکھنا۔ دھند۔ پیاس۔ بخار۔ تنگ شواس۔ ہنوگرہ۔ ملیاگرہ۔ تشنج سینون وکھشا شول (ذات الجنب)۔ درد پسلی۔ آواز کا بھرا جانا۔ ہچکی اور دمہ وغیرہ امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔

سواری پر چڑھکر نشیب و فراز میں سفر کرنے کی خرابیاں:-

سواری پر چڑھکر نشیب و فراز میں سفر کرنے سے جوڑ ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔ ٹھوڑی۔ ناک۔ کان اور سر میں درد اور تود ہوتا ہے۔ حرارت ہاضمہ ضعیف ہو جاتی ہے۔ آٹوپ۔ آنتڑیوں کا بولنا۔ اپھارہ۔ دل کا انقباض۔ تمام اندریوں کا منفعل ہو جانا۔ جوڑوں پسلیوں۔ چڈوں۔ خصیوں۔ کمر اور پشت میں درد ہونا۔ جوڑوں۔ کندھوں اور گردن کا دبلا ہو جانا۔ اعضا میں تپش پاؤں پر سوج پڑنا۔ جسم کا بے حس ہو جانا اور رونگٹوں کا کھڑے ہو جانا یہ شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔

زیادہ گھومنے کی خرابیاں:-

زیادہ گھومنے سے پاؤں۔ پنڈلیوں۔ زانوؤں۔ رانوں۔ چڈوں۔ شرونیوں اور پیٹھ میں درد ہونے لگتا ہے۔ ٹانگوں میں اُوسنتا اور نستود۔ پنڈلیوں میں اینٹھن۔ اعضا شکنی۔ کندھوں میں تپش۔ شرائُں اور دھمنیوں میں ہرش۔ کھانسی اور دمہ وغیرہ بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

زیادہ بیٹھے رہنے کی خرابیاں:-

زیادہ بیٹھے رہنے سے بھی وہی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ جو رتہ کھشوبھ سے پیدا ہوتی ہیں۔ نیز چوتڑوں پسلیوں۔ چڈوں خصیوں۔ کمر اور نشست میں بھی درد ہوتا ہے

بے ہضمی میں کھانا کھا لینے کی خرابیاں:-

اجیرن میں کھانا کھا لینے سے مُنہ کے سوکھنے۔ اپھارے۔ درد نستود۔ پیاس۔ اعضا شکنی۔ قے۔ اسہال غشی۔ بخار۔ پرواہن اور آم وِش کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں

ناموافق غذا کی خرابیاں:-

بے ترتیب اور ناموافق غذا کھانے سے کھانے کی خواہش ماری جاتی ہے جسم دُبلا ہو جاتا ہے۔ رنگ بدن متغیر ہو جاتا ہے۔ کھجلی۔ پامہ۔ اعضا شکنی اور جو لنا دوش بگڑا ہوا ہو۔ اُسی کے مطابق گرہنی اور بواسیر وغیرہ امراض نمایاں ہو جاتے ہیں۔

دن میں سونے کی خرابیاں:-

دن کے وقت سونے سے اروچی۔ اَویاک۔ ضعف ہاضمہ۔ گیلاپن۔ رنگ کا مٹیالا سا ہو جانا۔ کھجلی۔ پامہ۔ جلن۔ قے۔ اعضا شکنی۔ انقباضِ دل۔ بے حسی۔ اُونگھ۔ نیند کا نہ آنا۔ گانٹھیں پڑ جانا۔ دُبلاپن۔ پیشاب اور آنکھوں کی رنگت کا سُرخ ہو جانا تالو میں کف کی سی چپکاہٹ اور پیاس کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔

جماع کی خرابیاں:-

جماع کرنے سے طاقت زائل ہوتی ہے۔ رانیں ٹوٹتی سی معلوم ہوتی ہیں مثانے کے مقام پر۔ سر۔ گدا عضوِ تناسل۔ چڈوں۔ رانوں۔ زانوؤں۔ پنڈلیوں اور پاؤں میں درد ہوتا ہے۔ دل دھڑکتا ہے۔ آنکھیں دکھتی ہیں۔ انگ ڈھیلے پڑجاتے ہیں۔ ویرج کی بجائے اُسکے راستے سے خون آنے لگتا ہے۔ کھانسی دمہ کف کے ساتھ خون آنا۔ آواز کا بھرا جانا۔ کمر کا کمزور ہوجانا۔ ایکانگ روگ سروانگ روگ خصیوں میں سوج ہوجانا۔ باد مخالف۔ پاخانہ اور پیشاب کا رُک جانا۔ خود بخود ویرج کا نکل جانا۔ بے حسی۔ ارزہ۔ بہرا پن اور غمگینی وغیرہ شکایات پیدا ہوجاتی ہیں۔ گدا میں پھٹنے کا سا درد ہوتا ہے چیت پریشان رہتا ہے۔ سردا کانپتا ہے۔ جوڑوں میں درد ہوتا ہے۔ اور آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھا جاتا ہے اسلئے بیماری کی حالت میں اِن آٹھوں کاموں کو جو اُوپر بیان ہوچکے ہیں کبھی بھی عمل میں نہ لائیں جب تک کہ صحت کامل طور پر عود نہ کر آئے۔

چلاّ کر بولنے کی خرابیوں کا علاج:-

اُن شکایات کے دفعیئے کیلئے جو چلاّ کر بولنے یا زیادہ بولتے رہنے سے پیدا ہوں مالش کرنا پسینہ دینا۔ اُپ ناہ کرم۔ دھوم پان۔ نسیہ کرم۔ کھانے کے بعد گھی پینا دودھ وغیرہ اشیاء کا نوش کرنا۔ سب قسم کی وات ناشک تدابیر اور خاموشی سب سے بہتر معالجات ہیں۔

رتھ کھشوبھج وغیرہ امراض کا علاج:-

سواری پر چڑھ کر نشیب و فراز میں سفر کرنے سے۔ زیادہ گھومنے اور زیادہ بیٹھے رہنے سے جو امراض پیدا ہوں۔ اُن کے دفعیئے کے لئے سنیہن اور سویدن

سے لے کر وات ناشک کرم تک سب تدابیر عمل میں لانی چاہئیں۔ نیز جن بواعث کی وجہ سے وہ امراض پیدا ہوئے ہوں۔ اُن کو بھی ترک کر دینا چاہیئے۔

اجیرن اور ادھیہ شن سے پیدا شدہ خرابیوں کا علاج:۔

مُشکل الہضم غذا کھانے اور پہلی غذا ہضم نہ ہونے پر دُوسرا کھانا کھا لینے سے جو شکایات پیدا ہوں۔ اُن کے دفیعئے کیلئے کامل قے۔ روکھش سویدن۔ دہوم پان فاقہ کشی۔ ہاضم اور ہاضمہ بڑھانے والی ادویات کا استعمال کرنا چاہیئے۔

ناموافق غذا کی خرابیوں کا علاج:۔

بے ترتیب اور ناموافق غذا کھانے سے جو خرابیاں پیدا ہوں۔ اُنکے دُور کرنے کیلئے جیسا دوش ہو۔ اُسی کے موافق دُور کرنے والی تدابیر عمل میں لائیں۔

دن میں سونے سے پیدا ہونیوالی خرابیوں کا علاج:۔

ایسی شکایات کے دفیعئے کیلئے جو دن میں سونے سے پیدا ہوئی ہوں۔ دُہوم پان فاقہ کشی۔ قے۔ شرو ویرچن۔ ورزش۔ خُشک اغذیات اور اگنشٹ دیپنیہ ادویات کا استعمال مفید ہوتا ہے۔ اِن امراض میں لیکھن۔ اُن مردن اور پری سیچن وغیرہ تدابیر کا عمل میں لانا بھی مفید ہوتا ہے۔

جماع سے پیدا ہونے والی خرابیوں کا علاج:۔

جماع سے پیدا ہونے والے امراض میں جیونیہ (زندگی افزا) ادویات سے پکائے ہوئے دُودھ اور گھی کا استعمال کرانا چاہیئے۔ نیز وات کو دُور کرنے والی تدابیر جیسے پسینہ دینا۔ مالش کرنا۔ اُپ ناہن کرم۔ مقوّی اغذیات۔ سنیہن کرم۔ یاپن وستی اور انوواسن وستی وغیرہ استعمال میں لائیں۔

جماع کی وجہ سے اگر پیشاب میں خرابی آجائے۔ یا مثانے میں درد ہو

تو اُتر وستی کا استعمال کرنا چاہیئے۔

دواری کند آدی گن کی ادویات۔ جیونیہ گن کی ادویات اور دودھ ڈالکر پکایا ہوا تیل نیز یاپن وستی ہمیشہ ہی اس مقصد کے لئے مفید ہوتی ہیں۔

پہلی یاپن وستی:۔

موتھا۔ خس۔ کھریٹی۔ املتاس۔ راسنا۔ مجیٹھ۔ کٹکی۔ ترائمان۔ سانٹھ۔ بہیڑا۔ گلو اور شال پرنی وغیرہ پنچ مول۔ ان سب ادویات کو ایک ایک پل بھر لیں۔ نیز آٹھ مین پھل لے کر ٹکڑے کرکے اور پانی سے دھو کر ایک آڈھک پانی میں پکالیں۔ جب چوتھائی پانی رہ جائے۔ اُتار کر چھان لیں۔ اور اس کاڑھے میں دودھ دو پرستھ ڈال کر پھر پکائیں۔ جب پانی جل کر صرف دودھ باقی رہ جائے۔ تو اُتار کر اس سے چوتھائی جنگلی جانوروں کا مانس رس اور برابر کا دودھ و گھی نیز سونف۔ ملٹھی۔ اندرجو۔ رسونت اور پرینگو کا کلک و سیندھا نمک سب کو ملا کر نیم گرم کرکے وستی دیں۔ یہ وستی ویریہ۔ گوشت اور طاقت کو بڑھا دیتی ہے۔ نیز کھشت کھین۔ کھانسی۔ باؤگولہ۔ شول۔ وشم جوا ور دھم۔ کنڈل۔ اُداورت۔ کُکھشی شول۔ موتر کرچھر۔ رکت پردر۔ وسرپ پرواہکا۔ شرورگ۔ جانوگرہ۔ اُرُوگرہ۔ جنگھا گرہ۔ وستی گرہ۔ پتھری۔ جنون بواسیر۔ پرمیہہ۔ اپھارہ۔ رکت پت اور کف امراض کو دور کر دیتی ہے۔ اس وستی سے فوراً طاقت بڑھ جاتی ہے۔ اور رسائن ہے۔

دوسری یاپن وستی:۔

ارنڈ کی جڑھ اور ڈھاک چھ چھ پل۔ شال پرنی۔ پرشن پرنی۔ بڑی کٹیری چھوٹی کٹیری۔ گوکھرو۔ راسنا۔ اسگندھ۔ گلو۔ سانٹھ۔ املتاس اور دیودار میں سے

ہر ایک ایک پل لیکر ٹکڑے ٹکڑے کر لیں۔ پھر انہیں پانی سے دھو کر ایک آڑھک
پانی میں چوتھائی دودھ اور یہ ادویات ملا کر پکا لیں۔ جب پانی چوتھا حصہ
رہ جائے۔ تو اُتار کر چھان لیں۔ پھر اس کاڑھے میں سونف۔ کُٹھ۔ موتھا
پیپل۔ ہاؤبیر۔ بل۔ بچ۔ اِندر جو۔ راڑا۔ رسونت۔ پرینگو اور اجوائن کا کلک
نیز شہد۔ گھی۔ تیل اور سیندھا نمک ملا کر ایک۔ دو یا تین روز بن دستیار
دیں۔ اِس وستی کو نیم گرم استعمال کرانا چاہیئے۔ یہ وستی قریباً سب اشخاص
کے لئے مفید ہوتی ہے۔ بالخصوص نازک مزاجوں۔ کشت کھین کے مریضوں
اور بواسیر والوں کے لئے بہت ہی مفید ہوتی ہے۔ نیز جو اشخاص اولاد کے
آرزومند ہوں۔ اُن کے لئے بھی اس کا استعمال بہت اچھا ہوتا ہے۔

تیسری یاپن وستی:۔

سپچری۔ کھریٹی۔ مروڑ پھلی اور اننت مُول کے ساتھ دودھ کو پکا کر
یا بڑی کیڑی۔ چھوٹی کیڑی اور گلو کے ساتھ دودھ کو پکا کر ملٹھی۔ راڑا اور
پیپل کا کلک ملا کر پہلے کی طرح وستی دیں۔

چوتھی یاپن وستی:۔

کھریٹی۔ اتی بلا۔ وداری کند۔ شال پرنی۔ پرشن پرنی۔ ہر دو کیٹری۔ دُوب کی
جڑھ۔ جو۔ کھنبھاری۔ بیل پھل اور مین پھل کے ساتھ پکائے ہوئے دودھ
میں مہوا اور ملٹھی کا کلک نیز شہد۔ گھی اور سونچر نمک ڈالکر وستی کے کام
میں لائیں۔ یہ وستی کھانسی۔ بخار۔ باؤگولہ۔ تلی اور اداورت کے مریضوں
نیز جماع اور شراب خوری سے لاغر ہونے والوں کو فوراً طاقت دیتی ہے
اور رسائن ہے۔

پانچویں یاپن وستی:-

بلا - اتی بلا - راسنا - املتاس - راڑا - بل پھل - گلو - سانٹھ - ارنڈ کی جڑھ - اسگندھ - سہجن - ڈھاک - دیودارو اور وش مول ہر ایک ایک پل - جو - بیر - کلتھی اور سوکھی مونی دو دو پرسرت لیکر ایک درون پانی میں پکائیں - اور نروہن وستی کیلئے جسقدر کاڑھا مناسب ہوتا ہے - اُتنا رہنے پر اُتار کر چھان لیں پھر اس کاڑھے میں ملٹھی - راڑا - سونف - گٹھ پیپل - بچ - اندر جو - رسونت - پرنگو اور اجوائن کا کلک نیز گُڑ - گھی - تیل - شہد - دودھ - مالس رس - امل کانجی اور سیندھا نمک ملا کر نیم گرم وستی دیں - یہ وستی ویرج - پیشاب اور پاخانے کی قبضیت نیز وات ج باؤ گولہ - ہردروگ - اپھارہ - وردھم - پارشو گرہ - پرشٹ گرہ - کٹی گرہ - سنگیا ناش اور بل گھٹنے کے لئے بہت مفید ہوتی ہے -

چھٹی یاپن وستی:-

ہاؤبیر نصف کڑو - جو نیم کوب ایک کڑ وانہیں برابر برابر ملے ہوئے دودھ اور پانی میں پکائیں جب صرف دودھ باقی رہ جائے - تو شہد گھی تیل اور نمک ملا کر وستی دیں یہ وستی سروانگ گت وات رکت - پاخانے کی قبضیت پیشاب کے رُکنے اور کثرتِ جماع سے پیدا شدہ کمزوری کو دُور کر دیتی ہے - نیز وات کو دُور کرتی ہے عقل - ذہانت - حرارت ہاضمہ اور طاقت جسمانی کو بڑھاتی ہے -

ساتویں یاپن وستی:-

لگھو پنچ مول کو برابر برابر دودھ اور پانی میں پکا کر دودھ کے باقی رہ جانے پر چھان لیں - اور اس میں پیپل ملٹھی اور راڑے کا کلک نیز گڑ گھی تیل اور نمک ملا کر وشم جوڑ سے لاغر ہونیوالے مریض کو وستی کے طور پر استعمال کرائیں -

آٹھویں یاپن وستی:-

بلا۔ اتی بلا۔ اونگا اور کینچ کے بیج یہ سب آٹھ پل۔ نیز جَو نیم کوب ایک انجلی بھر لیکر برابر ملے ہوئے دُودھ اور پانی میں پکاکر کاڑھا بنا لیں۔ اور اُس کاڑھے میں پیپل۔ ملٹھی اور راڑسے کا کلک نیز گڑ۔ گھی۔ تیل اور نمک ملاکر بُوڑھوں۔ دُبلو کھین اور بکثرت جماع کرنے والوں کو وستی کے طور پر استعمال کرائیں۔ ایسے اشخاص کے لیئے یہ وستی بہت مفید ہے۔

نویں یاپن وستی:-

کھرنٹی ملٹھی۔ وداری کند۔ دُوب کی جڑھ۔ کشمش اور جَو کو بکری کے دُودھ میں پکا کر ملٹھی کا کلک نیز گھی۔ شہد اور سیندھا نمک ڈالکر بخار کے مریضوں کو وستی دیں۔

دسویں یاپن وستی:-

شال پرنی۔ پرشن پرنی۔ گوکھرو کی جڑھ۔ کٹنبھاری۔ فالسہ۔ کھجور۔ راڑا اور مہوا کو ایک پرستھ بکری کے دُودھ اور پانی میں پکاکر۔ اس کاڑھے میں پیپل۔ ملٹھی اور نیل کنول کا کلک نیز گھی اور سیندھا نمک ملاکر دُبلی اندریوں والے اور وِشم جوڑ سے لاغر ہونے والے مریضوں کو وستی دیں۔

گیارھویں یاپن وستی:-

شال پرنی آدی پنچ مُول کی پانچوں ادویات پانچ پل۔ شالی چاول۔ ساٹھی چاول۔ جَو۔ گیہوں اور اُڑد سب پانچ پرسرت لیکر بکری کے دُودھ میں پکاکر چوتھائی دُودھ باقی رہ جانے پر اُتار کر چھان لیں۔ اور پھر اُس میں مُرغی کے انڈوں کا رس۔ شہد۔ گھی۔ کھانڈ۔ سیندھا نمک اور سوچل نمک ملاکر وستی دیں۔ یہ وستی باہ کو نہائت طاقت دیتی ہے۔ اور قوّتِ جسمانی کو بڑھاتی ہے۔

بارھویں یاپن وستی:-

گیارھویں نسخے میں مرغی کے انڈوں کے رس کی بجائے اگر مور سارس یا ہنس کے انڈوں کا رس ڈالکر وستی دی جائے۔ تو بھی وہی فوائد نمایاں ہوتے ہیں۔

تیرھویں یاپن وستی:-

شال پرنی آدی پنچ مول کو برابر برابر ملے ہوئے دودھ اور پانی میں پکا کر کاڑھا بنالیں۔ اور اس کاڑھے میں تیتر۔ مور یا راج ہنس کا مانس رس نیز سونف۔ ملیٹھی۔ راسنا۔ اندر جو اور پیپل کا کلک نیز گھی۔ تیل۔ گڑ اور سیندھا نمک ملا کر وستی دیں۔ تو طاقت خوبصورتی اور ویرج میں ترقی ہوتی ہے۔ یہ بھی رسائن ہے

چودھویں یاپن وستی:-

دش مول اور مرغ کے مانس رس کو ملا کر دودھ کے ساتھ پکائیں۔ جب چوتھائی باقی رہ جائے۔ تو پیپل۔ ملیٹھی۔ راسنا۔ راڑا اور ملیٹھی کا کلک نیز کھانڈ۔ شہد اور گھی ملا کر عورتوں کے خیال میں ہر وقت محو رہنے والوں کو وستی دیں۔ یہ وستی شکتی دیتی ہے

پندرھویں یاپن وستی:-

ایک مور کے پتّے۔ پروں۔ پاؤں۔ چونچ اور انتڑیوں کو الگ کر کے صرف اسکا مانس اور ہڈیاں لے لیں۔ پھر انکو پانچ پل پانی اور دودھ میں پکا کر صرف دودھ باقی رہ جانے پر اُتار کر چھان لیں۔ اور اس میں راڑا۔ وِدارِی کند۔ منقّٰی اور ملیٹھی کا کلک نیز شہد۔ گھی اور سیندھا نمک ملا کر وستی دیں۔ نتو نامرد اور کمزور اندریو والے اشخاص کو نہائت فائدہ پہنچتا ہے۔ نیز طاقت اور خوبصورتی بڑھتی ہے

سولھویں یاپن وستی:-

مور کے مانس کی بجائے وِشکر۔ پرتُد۔ پرسہ اور پانی میں چلنے والے جانوروں

کامانس کام میں لائیں۔ مگر روہو مچھلی کے ساتھ دودھ کا استعمال نہ کرنا چاہیئے۔

سترہویں یاپن وستی:۔

گوہ۔ نیولا۔ بلی۔ چوہا اور سیہہ ان سب کا مانس پانچ پل۔ نیز پنچ مول پانچ پل
لیکر بموزن دودھ اور پانی میں پکائیں۔ اور صرف دودھ باقی رہ جانے پر چھانکر
پیپل اور راڑے کا کلک نیز سیندھا نمک۔ سونچر نمک۔ کھانڈ شہد اور گھی ملاکر وستی دیں
یہ وستی طاقت جسمانی کو بڑھاتی ہے اور رسائن ہے۔ کھشت اور کھین روگی کو صحت بخشتی
ہے جسکا سروا پھٹ گیا ہو۔ جسکا بدن رتھ۔ ہاتھی یا گھوڑے سے ٹوٹ گیا ہو۔ جسے
وات ولاس اور ادا ورت روگ ہوں۔ نیز وات کیوجہ سے جسکا پیشاب۔ پاخانہ اور
ویرج رک گیا ہو۔ ایسے مریضوں کے لیئے یہ وستی نہایت مفید ہوتی ہے۔

اٹھارہویں یاپن وستی:۔

کچھوے وغیرہ دسوں قسم کے آبی جانوروں میں سے کسی ایک کے مانس کو دودھ میں پکا
کر اس دودھ میں گائے۔ بیل۔ ہاتھی اور گھوڑے کا مانس رس۔ ہنس اور مور کے انڈوں کا
رس۔ شہد۔ گھی۔ کھانڈ۔ سیندھا نمک۔ تال مکھانہ۔ کینچ کے بیج اور راڑے کا کلک
ملاکر وستی دیں۔ تو بوڑھے بھی جوان ہو جاتے ہیں۔

انیسویں یاپن وستی:۔

بیل۔ بجار۔ بکرے اور سور کے خصیے۔ نیز کرکینٹا اور چڑے کا مانس رس ملاکر
پکائے ہوئے دودھ میں اچٹک۔ تالمکھانہ اور کینچ کے بیج کا کلک،
نیز شہد۔ گھی اور تھوڑا سا نمک ملاکر وستی دیں۔

بیسویں یاپن وستی:۔

کرکٹ رس۔ چرونٹے کے انڈوں کا رس۔ شہد۔ گھی اور کھانڈ ملاکر

دیں۔ تو قوتِ باہ بہت بڑھ جاتی ہے۔

اکیسویں وستی:-

اُچٹا۔ تالمکھانہ اور کینچ کے بیجوں کیساتھ پکایا ہُوا دُودھ کھانے کیساتھ یا کھانے
کے بعد نوش کریں۔ تو ایک سو عورتوں کیساتھ جماع کرنیکی طاقت پیدا ہوجاتی ہے

بائیسویں وستی:-

دش مُول مور شِش اور مُرغ کے مالنسوں کا پانچ پرسرت کا ڈھا بنا کر تیل گھی۔ چربی
اور مغز چار پرستھ نیز سونف موتھا اور ہاؤبیر کا کلک اور تھوڑا سا نمک ملا کر وستی
دیں۔ یہ وستی پاؤں ٹخنوں۔ رانوں۔ زانوؤں۔ پنڈلیوں۔ دُم۔ چڈوں۔
مثانے اور خصیتن کے واتج روگوں کو دُور کردیتی ہے۔

تئیسویں وستی:-

مرگ وشکر آتوپ اور بلیشیہ جانوروں کے مالنس کی وستی بھی اسی طرح سے دی جاتی ہے

چوبیسویں وستی:-

شہد اور گھی دو دو پرسرت۔ گرم پانی دو پرسرت۔ سونف نصف پل اور سیندھا نمک نصف تولہ
سب کو ملا کر وستی دیں۔ یہ وستی حرارت ہاضمہ اور قوتِ باہ کو بڑھاتی ہے۔ طاقت
بخشتی ہے۔ خوبصورت بناتی ہے بے ضرر ہے۔ نیز رسائن کا کام کرتی ہے بکری روگ
کوڑھ۔ اُداورت۔ باؤگولہ۔ بواسیر۔ وردھن۔ تلی اور پرمیہہ کو دُور کرتی ہے۔

پچیسویں وستی:-

شہد اور گھی نیز مدھو کے برابر دُودھ ملا کر اوّل الذکر ترکیب سے وستی دیں یہ وستی طاقت
اور خوبصورتی کو بڑھاتی ہے۔ قوتِ باہ کو ترقی دیتی ہے بےضرر ہوتی ہے۔ اسکے استعمال
وستی پاک میڈھر باک پری کرنکلا موتر کرچھر اور پتج امراض دور ہوجاتے ہیں۔ یہ وستی رسائن بھی ہے

چھبیسویں وستی:-

شہد اور گھی نیز دونوں کے برابر مالنس رس اور ایکتولہ موتھا ملاکر اوّل الذکر ترکیب کے مطابق استعمال کریں۔ یہ وستی کف۔ پادہرش۔ باؤگولہ جانو نکنچن۔ اُرو نکنچن۔ دردِ مثانہ۔ ورشن شُول۔ میڈھر شُول اور دردِ پُشت کو دُور کرتی ہے۔

ستائیسویں وستی:-

سُرا۔ سَوویرک۔ کُلتھی کا رس۔ مالنس رس۔ شہد۔ گھی اور تیل سب کو ملاکر سات پرسرت بھر لے لیں۔ پھر اُن میں موتھا اور سونف کا کلک نیز سیندھا نمک ملاکر وستی دیں۔ یہ وستی سب قسم کے وات روگوں کو دُور کر دیتی ہے۔

اٹھائیسویں وستی:-

لگھو پنچ مُول۔ برہت پنچ مُول۔ ترپھلا۔ بل۔ سونٹھ اور راڑے کا گومُوتر میں کاڑھہ بناکر اندر جَو۔ راڑا۔ موتھا اور پاڑھا کا کلک نیز سیندھا نمک۔ جَوکھار۔ شہد اور تیل ملاکر وستی دیں۔ یہ وستی کنج روگوں۔ وستی پرولیشک آٹوپ۔ بادِ مخالف اور ویرج کے رُک جانے۔ حبس سبے ہضمی۔ سفیہ اور السک کو دُور کر دیتی ہے۔

سنیہہ پرکرن شتاور۔ گلو۔ گنّا۔ بھومی کشمانڈ۔ آملہ۔ داکھ اور کھجور کو الگ الگ کولہو میں پیلوا کر اُنکا ایک پرستھ رس نکلوا لیں۔ پھر گھی تیل۔ گائے کا دُودھ بھینس کا دودھ اور بکری کا دُودھ دو دو پرستھ لیں۔ اِسکے بعد جیوک۔ رِشبھک۔ میدا۔ مہامید۔ بنسلوچن۔ سنگھاڑا۔ مدھُولِکا۔ ملٹھی۔ اُچٹّا۔ پیپل۔ پدم بیج۔ نیلوفر۔ کدمب کے پھُول۔ پنڈریا کاٹھ اور ناگ کیسر کا کلک تیار کریں۔ پھر اِن سب میں پرشت۔ ہرن۔ روجھ۔ مُرغ۔ چڑے۔ چکور۔ متاکش۔ مور۔ جیون جیوک۔ کُلنگ اور ہنس کے مالنس رس چربیاں اور مغز ایک ایک پرستھ ڈالکر سب کو پکائیں۔ اِس سنیہہ کو پکاتے وقت

دَیرد ھوَنی۔ سنکھ۔ پٹہہ اور بھیری بجاتے رہیں جب پک کر تیار ہو جائے۔ تو جس شخص کو اسکا استعمال کرانا ہو اُسکے سر پر ایک سفید چھتر پھیلا کر ہاتھی پر سوار کریں۔ پھر کام دیو کی پُوجا کرا کے اِس سنیہہ میں ایک تنا ؤ شہد ملا کر منگل پاٹھ۔ اشیر بچن۔ ستوتی اور دیو پُوجا کے ساتھ وستی کا استعمال کریں۔ جو اشخاص عورتوں میں ہمیشہ مشغول رہتے ہیں۔ اور جنکا ویرج زائل ہو چکا ہے۔ جو کھشت کھین اور وشم جوَر میں گرفتار ہیں۔ جن عورتوں کو یونی روگوں کی شکائت ہے۔ جو بانجھ ہیں۔ جو رکت گلم میں مبتلا ہیں۔ جنکی اولاد زندہ نہیں رہتی جنہیں حیض نہیں آتا جنکا گوشت اور خُون زائل ہو گیا ہے اُنکے لئے یہ وستی نہائت مفید اعلےٰ درجے کی رسائن۔ جُھرّیاں اور سفید بالوں کو دُور کرنیوالی ہے۔

بلا آدی سنیہہ اکھر بٹی۔ گوکھرو۔ راسنا۔ اسگندھ۔ شاور اور سہچر میں سے ہر ایک سو سو پل لیکر سو درون پانی میں پکائیں جب ایک درون پانی باقی رہ جائے۔ تو اُسے کپڑے سے چھان لیں اور اُس میں ودارِی کند اور آملوں کا رس ایک ایک پرستھ۔ بکرے بھینس۔ سُوئر۔ بیل مرغ۔ مور۔ ہنس۔ کانڈؤ اور سارس کے مانس رس ایک پرستھ۔ گھی اور تیل ایک ایک پرستھ اور دُودھ آٹھ پرستھ ملا کر ان میں جیونتی۔ ملٹھی۔ مدھولکا۔ بنسلوچن۔ کنول نال۔ مرنال۔ نیلوفر۔ پٹول۔ راٹا۔ کینچ کے بیج۔ آن پاکی۔ تال کا گودا۔ کھجور۔ کشمش۔ بھوآملہ۔ کیڑی۔ جیوک۔ رشبھک۔ مُدگ پرنی۔ ماش پرنی۔ شتاور۔ میدا۔ پیپل۔ نیتر بالا۔ دار چینی اور تیج پات کا کلک ڈالکر اوّل الذکر سنیہہ کی طرح وَید دھوَنی اور دیگر باجوں کی آوازوں کے درمیان پکا کر وستی کے طور پر اسکا استعمال کریں۔ تو آدمی میں ایک سو عورتوں کیساتھ جماع کرنیکی طاقت آجاتی ہے۔ اس میں کسی قسم کے آہار بیوہار کی روک ٹوک نہیں ہے۔ اس سے جسم تروتازہ ہوتا ہے۔ خوبصُورتی ترقی پاتی ہے۔ فربہی بڑھتی ہے۔ عُمر دراز ہوتی ہے۔ کھشت کھین۔ شکرناش۔ وشم جوَر اور یونی روگ اسکے استعمال سے دُور ہو جاتے ہیں۔

سہچر آدی سنیہہ ایک سو پل سہچر کو چار درون پانی ڈالکر پکائیں۔ اور چوتھائی باقی رہ جانے پر اُتار کر چھان لیں۔ اُس میں ودارِی کند اور گنّے کا رس ایک ایک پرستھ۔ دُودھ آٹھ پرستھ

گھی اور تیل ایک ایک پرستھ ملاکر کھرٹی ملٹھی مہوا چیندن۔ مدھو لکا بسار وا میدا مہا میدا۔ کاکولی کھشیر کاکولی بھومی کشماندڑ۔ اگر شارنگ اشٹا۔ باگھ نکھی کھجور سہچری۔ ڈوب۔ دارچینی اور لودھ ہر ایک ایک تولہ نیز ان سب سے دُگنی کھانڈ ڈالکر ڈھول ڈھونی وغیرہ باجوں کی آوازوں کے درمیان پکائیں۔ اور وستی کے طور پر اسے استعمال میں لائیں۔ یہ وستی تمام امراض کو دُور کرتی ہے۔ رسائن ہے۔ نازک مزاج اور پردہ نشین استریوں کیلئے بہت مفید ہے۔ اس سے کھشت روگ کھشئی روگ واتج ویدنا۔ پتج ویدنا۔ دمہ اور کھانسی دُور ہو جاتے ہیں۔ اس سنیہہ میں ایک تہائی شہد ملاکر نوش کریں۔ تو جھریاں اور بالوں کی سفیدی دُور ہو جاتی ہے۔ خوبصورتی۔ خوش رنگی طاقت۔ مانس اور ویرج بڑھ جاتا ہے۔

اسطرح سے یہ رسائن مرکبات اور سنیہہ وستیوں کا بیان کیا گیا ہے۔ ویرج اور طاقت بڑھانے کی غرض سے ان سنیہوں کو سو مرتبہ یا ہزار مرتبہ پکاکر بھی دستی کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔

بنی نوع انسان کے فائدے کیلئے ان سنیہہ وستیوں کا بیان کیا گیا ہے۔ یہ وستیاں تندرستوں بیماروں اور بُوڑھوں غرض سب کو ہی موافق ہوتی ہیں جو کثرت جماع کے عادی ہیں۔ ان کے ویرج مانس اور طاقت کو بڑھاتی ہیں۔ تمام امراض کو دُور کر دیتی ہیں۔ سب موسموں میں دی جا سکتی ہیں۔ ان کے استعمال سے بانجھ عورتوں اور لاولد مردوں کے بھی اولاد پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ وستیاں انوواسن اور نروہن دونو کام دیتی ہیں۔

ان وستیوں کے اثنائے استعمال میں ورزش جماع کرنا شراب خوری شہد کھانڈ ٹھنڈے پانی کا استعمال۔ پُرخوری اور سواری پر چڑھ کر نشیب و فراز میں سفر کرنا منع ہے۔

وستیوں کا شمار:-

مور۔ سارس اور ہنس کے انڈوں کی تین۔[۳] مرغ کی ایک بیسوں[۱] وشکر پرندوں کی بیس۔[۲۰] تیسوں پرتُد پرندوں کی تیس۔[۳۰] پرسہوں کی اکتیس۔[۳۱] جل چروں کی ستائیس۔[۲۷] مچھلیوں کی نو[۹]

کرکنٹک آدمی کی دش[۹]۔ ہرنوں کی سترہ[۱۷]۔ ڈِشکروں کی اُنیس[۱۹]۔ آنوپ جانوروں کی نو[۹]۔ بھوشیوں کی چودہ[۱۴] نیز انتیس[۲۹] قسم کے سنیہہ۔ گویا کُل ملکر دوسو سولہ[۲۱۶] قسم کی وستیاں ہیں۔ اگر اِن وستیوں میں شہد ملا لیا جایا کرے۔ تو طاقت بخشتی ہیں۔

اِن وستیوں کے استعمال سے ایوگ۔ اتی یوگ یا ستمبھن کی شکائت نہیں ہوتی۔

اگر اُوپر بیان کی ہوئی وستیوں میں سے نرمی کے سبب کوئی وستی واپس نہ لوٹے۔ تو گؤموتر کے ساتھ پکائی ہوئی تیز آستھاپن وستی کا بہت جلد استعمال کرائیں۔

یاپن وستی کی کثرتِ استعمال کے نقصان اور اُن کا علاج:-

یاپن وستی کے کثرتِ استعمال سے سوج۔ ضُعفِ ہاضمہ۔ بھُس۔ شول۔ بواسیر۔ پری کرتکا بخار اور اسہال کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔

ان خرابیوں کے رونما ہونے کی صورت میں ارشٹ۔ کھشار۔ سیدھو اور حرارت ہاضمہ کو بڑھانے والی تدابیر مفید ہوتی ہیں۔

وستیوںکو ہمیشہ حدِ مناسب تک استعمال کریں۔ نامناسب طور پر انکا استعمال کبھی نہ کریں۔

مرض کی حالت میں چلّا کر بولنے وغیرہ سے جو روگ پیدا ہوتے ہیں اُن سب کا بیان کر دیا گیا ہے۔ نیز انکے معالجات بھی بالتفصیل بتا دئے گئے ہیں۔ اِن تمام امراض سے لوگوں کی ہمیشہ حفاظت کرتے رہیں۔

سِدّھی ستھان:-

سِدّھی ستھان سے مراد یہ ہے کہ وِمن ویریچن وغیرہ کے غلط استعمال سے جو خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اُنکے دفیعئے کی تدابیر اِس ستھان میں بتائی گئی ہیں۔ اِسلئے اِسے سِدّھی ستھان کہتے ہیں۔

اِسطرح مہرشی پُنر وسو نے جو جو اُپدیش دئے ہیں اگنی وِیش نے اُنہیں ایک سو بیس ادھیائوں میں تقسیم کیا ہے۔ جو شخص اِس گرنتھ کو باقاعدگی سے پڑھیگا۔ اُسے لمبی عمر۔ نیک نامی۔ تیز عقل۔ صحت۔ اور لاثانی کامیابی حاصل ہوگی۔

اگنی ویش نے جو باتیں اختصار سے بتائی تھیں چرک آچاریہ نے اِس گرنتھ میں اُنکو تفصیل کیساتھ بیان کر دیا ہے۔ اور جو باتیں بالتفصیل بتائی تھیں اُن کا خلاصہ کر کے سمجھایا ہے۔
اسطرح اگنی ویش کے بنائے ہوئے گرنتھ کو چرک آچاریہ نے گویا نیا بنا دیا ہے۔ یہ گرنتھ کہیں کہیں سے مناسب سے زیادہ طویل اور کہیں کہیں سے مناسب سے زیادہ مختصر تھا اِسلئے چرک آچاریہ نے اسے ازسر نو ترتیب دی۔ اور اِسکے الگ الگ حصّے کر کے اِسے نہائت اعلٰے بنا دیا ہے۔
اِس گرنتھ میں کِسی بات کی کمی نہیں ہے کِسی قسم کا نقص بھی نہیں ہے۔ اور یہ نامکمّل بھی نہیں ہے پہلے نامکمل تھا۔ اور چکتسا ستھان کے پہلے سترہ ادھیائے اور کلپ ستھان وسِدّھی ستھان نہ تھے۔ "پنچ ند" نامی مقام کے رہنے والے "درڑھ بل" نے بہت سے دیگر گرنتھوں سے خوشہ چینی کر کے وہ سترہ ادھیائے۔ کلپ ستھان و سِدّھی ستھان تیار کر کے اِس گرنتھ میں لگا کر اسے مکمّل بنا دیا۔
یہ گرنتھ پینتیس قسم کی عجیب و غریب تنتر یکتیوں سے آراستہ ہے۔ جن کے نام یہ ہیں۔ جیسے ادھی کرن۔ یوگ ہیتو ارتھ۔ پدارتھ۔ پردیش۔ اُدّیش اَپ دیش اتی دیش۔ ارتھاپتی۔ نرنے پرسنگ۔ ایکانت۔ اینکانت۔ اَپ ورگ۔ وِپریے۔ پُوربپکش۔ انا گت اپیکشا۔ سونگیا اُشمیچے۔ ندرشن نرِوچن سنیوگ وِکلپن پرتی اُچار۔ اُدّھار اور سمبھو۔
یہ سب یُکتیاں اِس گرنتھ میں اختصار یا تفصیل کے ساتھ بیان کر دی گئی ہیں۔
جیسے سُورج کنولوں کو بن میں کھلاتا ہے۔ اور چراغ کو گھر کے اندر روشن کرتا ہے ویسے ہی یہ تنتر یکتیاں اِس گرنتھ کے مطالب کو روشن کرتی ہیں۔ جو شخص اِس ایک ہی گرنتھ کو اچھی طرح سے سمجھ گیا ہو۔ وہ اِن یکتیوں کے سہارے دیگر تمام گرنتھوں کو بہت جلد دُوسرے کی مدد کے بغیر خود ہی مطالعہ کر سکتا ہے۔
بدنصیبی کی وجہ سے ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ کہ عقلمند ہونے اور شاستروں کو تنتر یکتیوں کے مطابق پڑھنے پر بھی شاستر کے مضامین کو بخوبی طور پر نہیں سمجھ

سکتے۔ جیسے قسمت کے یاور نہ ہونے پر دولت ہاتھ نہیں آسکتی۔
غلط طریق سے پڑھا ہُوا شاستر جاہل شخص کو ایسی طرح سے ہلاک کر ڈالتا ہے۔
جیسے بُری طرح سے پکڑا ہُوا ہتیار پکڑنے والے ہی کو مار ڈالتا ہے۔ لیکن
باقاعدگی سے پڑھا ہُوا شاستر اور باقاعدگی سے پکڑا ہُوا ہتیار دونو عقلمند
اشخاص کی محافظت کرتے ہیں۔

اِس گرنتھ کو اچھی طرح سے پڑھ کر اور اِسکے مضامین کو غور سے سمجھ کر جو شخص
علاج پر ہاتھ ڈالتا ہے۔ وُہ انسانوں کو راحت اور زندگی بخشنے کی وجہ سے استقلال
حافظہ۔ عقل اور دھرم کی قوّتوں کو حاصل کرتا ہے۔

یہ سنگھتا جس میں بارہ ہزار شلوک ہیں۔ جسے یاد ہو جائے۔ اور جو اِن کا
مطلب بھی اچھی طرح سے جانتا ہو۔ وہی سمجھدار اور علاج میں مہارت
رکھنے والا کہلا سکتا ہے۔ اِس کے بغیر امراض اور اُن کے معالجات کا
کسی طرح سے بھی علم نہیں ہو سکتا۔

تندرست اور مریض دونو کے فائدے کی غرض سے اگنی ویش نے یہ گرنتھ بنایا
ہے۔ اور جو معالجات اِس میں بیان کئے ہیں۔ وُہ دُوسرے کسی گرنتھ میں
نہیں مِل سکتے۔ لیکن جو بات اِس گرنتھ میں نہ مِل سکے۔ وُہ کسی دُوسرے
گرنتھ میں بھی نہیں مِل سکتی ٭

اوم شانتی! شانتی!! شانتی!!!